

فہرست بخاری شریف مترجم جلد سوم

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۱	سورۃ الفاتحہ کی فضیلت	۳۲	۲۳	خوش الحالی سے تلاوت کرنا۔	۲۸
۲	سورۃ البقرہ کی فضیلت	۳۵	۲۴	دوسرے کی زبانی قرآن سننا۔	۲۹
۳	سورۃ آلکہف کی فضیلت	۳۶	۲۵	قاری سے کہنا، بس کافی ہے۔	۲۹
۴	سورۃ الفتح کی فضیلت	۳۶	۲۶	قرآن کریم کتنے دنوں میں ختم کرے۔	۲۹
۵	سورۃ اہلصاف کی فضیلت	۳۶	۲۷	تلاوت کرتے وقت رونما۔	۵۱
۶	آخری دونوں سورتوں کی فضیلت	۳۷	۲۸	دکھانے کے لیے تلاوت یا کمانے کے لیے	۵۱
۷	تلاوت کے وقت سیکینہ اور فرشتوں کا نزول	۳۸	۲۹	یا غفریر پڑھنا۔	۵۱
۸	حضور نے قرآن کے سوا اور کچھ نہیں چھوٹا	۳۸	۳۰	دلی رغبت سے تلاوت کرنا۔	۵۲
۹	قرآن کو ہر کلام پر فضیلت ہے۔	۳۹	۳۱	نکاح کی ترغیب۔	۵۵
۱۰	قرآن کے مطابق وصیت کرنا۔	۴۰	۳۲	نکاح کس کے لیے ضروری ہے۔	۵۵
۱۱	اجرت قرآن پر اتنا قدر کرے۔	۴۰	۳۳	نکاح کی طاقت نہ رکھنے والا بزرے رکھے۔	۵۶
۱۲	قاری پر عہدہ کرنا۔	۴۰	۳۴	کئی بیویاں رکھنا۔	۵۷
۱۳	بہتر مسلمان وہ جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔	۴۱	۳۵	شادی کے لیے ہجرت کی تو ایسا ہی اجر ملے گا۔	۵۷
۱۴	قرآن کریم نبی یا ذکر اللہ	۴۳	۳۶	مجلس شادی کا نکاح۔	۵۸
۱۵	قرآن کریم کی تلاوت ہمیشہ کرتا رہے۔	۴۴	۳۷	اپنی بیوی کا دوسرے مسلمان سے نکاح کرنا۔	۵۸
۱۶	سطاری پر تلاوت کرنا۔	۴۵	۳۸	مجبور رہنا اور حقیقی ہو جانا مکروہ ہے۔	۵۹
۱۷	بچوں کو قرآن مجید سکھانا۔	۴۵	۳۹	کنواری لڑکی سے نکاح کرنا۔	۶۰
۱۸	قرآن مجید پڑھ کر بھول جانے	۴۵	۴۰	شوہر دیدہ سے نکاح کرنا۔	۶۰
۱۹	سورۃ البقرہ وغیرہ کہنا۔	۴۶	۴۱	نوعمر لڑکی کا عرسیدہ مرد سے نکاح۔	۶۱
۲۰	قرآن کریم پڑھ کر ٹھیک کرنا۔	۴۷	۴۲	کیسی عورت سے نکاح کرنا بہتر ہے۔	۶۱
۲۱	تلاوت کے وقت تہ کا ادا کرنا۔	۴۸	۴۳	لوٹری کو آڑ لو کر کے نکاح میں لانا۔	۶۱
۲۲	نرم آواز سے تلاوت کرنا۔	۴۸	۴۴	لوٹری کی آڑ لڑکی کو مہر قرار دینا۔	۶۲
			۴۵	مجلس سے شادی۔	۶۳

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۲۵	برابری دینداری میں ہے۔	۶۳	۷۰	بادشاہ کا ولی ہونا۔	۸۲
۲۶	مال میں برابری اور مفلس کا مالدار عورت سے نکاح	۶۵	۷۱	بالغہ اور یتیمہ کا اس کی رضا مندی سے نکاح کرنا۔	۸۳
۲۷	عورت کی نحوست سے بچنا	۶۵	۷۲	بیٹی ناراض ہو تو نکاح نہیں ہوا۔	۸۳
۲۸	آزاد عورت غلام کے نکاح میں۔	۶۶	۷۳	یتیم لڑکی کا نکاح کرنا۔	۸۳
۲۹	چار سے زیادہ بیویاں نہ رکھنا۔	۶۸	۷۴	ولی کا مخاطب کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا۔	۸۴
۵۰	جو عورتیں نسب نے حرام کیں وہی رضاعت نے۔	۶۸	۷۵	اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ دو۔	۸۵
۵۱	دو سال کی عمر کے بعد دودھ پینے سے رضاعت	۶۸	۷۶	منگنی چھوڑنا۔	۸۵
	ثابت نہیں ہوتی۔	۶۹	۷۷	خطبہ دینا۔	۸۶
۵۲	جس مرد کا دودھ تھا وہ شیر خواہ کارضاعی باپ	۷۰	۷۸	نکاح و ولیمہ میں دف بجانا۔	۸۶
	ہے۔	۷۰	۷۹	عورتوں کے ہر خوشی ادا کر دو۔	۸۶
۵۳	دودھ پلانے والی کی شہادت۔	۷۰	۸۰	بغیر مہر زن پر نکاح کرنا۔	۸۸
۵۴	حلال اور حرام عورتیں۔	۷۰	۸۱	لوہے کی انگوٹھی تک مہر ہو سکتی ہے۔	۸۸
۵۵	بیوی کی بیٹیاں حرام ہیں۔	۷۱	۸۲	نکاح کی شرائط۔	۸۸
۵۶	دو لگی بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔	۷۲	۸۳	جو شرطیں نکاح میں درست نہیں۔	۸۹
۵۷	بیوی کی بھتیجی یا بھانجی سے نکاح نہ کرے۔	۷۳	۸۴	دو لگے کا زرد رنگ استعمال کرنا۔	۸۹
۵۸	بدلے کا نکاح منع ہے۔	۷۳	۸۵	دعوت و ولیمہ۔	۸۹
۵۹	عورت کا اپنی جان شوہر کے سپرد کرنا۔	۷۳	۸۶	دو لگا کو دعا دینا۔	۹۰
۶۰	اسلام کی حالت میں نکاح کرنا۔	۷۴	۸۷	دلہن بنانے والی عورتوں کا دلہن کو دعا دینا۔	۹۰
۶۱	حضور نے آخرین نکاح متعہ سے منع فرما دیا۔	۷۴	۸۸	جہاد سے پہلے دو لگا دلہن کی خلوت	۹۰
۶۲	عورت کا نیک مرد سے نکاح کی درخواست کرنا۔	۷۵	۸۹	نوسالہ بیوی سے خلوت کرنا۔	۹۰
۶۳	نیک آدمی سے بیٹی یا بہن کے نکاح کی درخواست	۷۵	۹۰	سفر میں دلہن سے خلوت کرنا۔	۹۰
	کرنا۔	۷۶	۹۱	دلہن کو سواری اور روشنی کے بغیر لے جانا۔	۹۱
۶۴	نکاح کا پیغام دینا۔	۷۷	۹۲	عورتوں کے لیے نندے وغیرہ	۹۱
۶۵	نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنا۔	۷۷	۹۳	دلہن کو خاوند کے گھر پہنچانے والی عورتیں۔	۹۱
۶۶	ولی کی بغیر اجازت نکاح درست نہیں۔	۷۹	۹۴	دلہن کو تحفہ دینا۔	۹۲
۶۷	ولی خود اس عورت سے نکاح کرنا چاہے۔	۸۱	۹۵	دلہن کے لیے کپڑے اور زیور مستعار لینا۔	۹۳
۶۸	اپنے چھوٹے بچے کا نکاح کر دینا۔	۸۲	۹۶	خاوند اپنی بیوی کے پاس اگر کیا پڑھے۔	۹۴
۶۹	باپ اپنی بیٹی کا اگر امام سے نکاح کرے۔	۸۲	۹۷	ولیمہ کرنا۔	۹۴

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۹۸	دلیر کرنا چاہیئے خواہ ایک بکری سے ہو۔	۹۵	۱۲۵	اگ بیوی کو خاوند کی ناراضگی کا ٹھکانہ ہو۔	۱۱۰
۹۹	ایک بیوی کا دوسری سے زیادہ دلیر کرنا۔	۹۶	۱۲۶	عزل کرنا۔	۱۱۱
۱۰۰	ایک بکری سے بھی کم کا دلیر کرنا۔	۹۶	۱۲۷	سفر کے لیے عورتوں میں قلم اندازی۔	۱۱۱
۱۰۱	دلیر کی دعوت قبول کرنی چاہیئے۔	۹۶	۱۲۸	ایک بیوی کا سوکن کو اپنی باری دینا۔	۱۱۲
۱۰۲	جن نے دعوت قبول نہ کی تو اللہ عزوجل کی نافرمانی کی۔	۹۷	۱۲۹	بیویوں کے درمیان انصاف کرنا۔	۱۱۲
۱۰۳	سب سے پہلے کی دعوت قبول کرنا۔	۹۷	۱۳۰	شیبہ کی موجودگی میں کنواری سے نکاح کرنا۔	۱۱۲
۱۰۴	شادی کی دعوت قبول کرنا۔	۹۷	۱۳۱	کنواری کی موجودگی میں شیبہ سے نکاح کرنا۔	۱۱۲
۱۰۵	دعوت دلیر میں عورتوں اور بچوں کو لے جانا۔	۹۸	۱۳۲	ایک عورت سے مختلف بیویوں کے پاس جانا۔	۱۱۳
۱۰۶	دعوت میں بڑی بات بیکھ کر لوٹ آنا۔	۹۸	۱۳۳	ایک دن میں تمام بیویوں کے پاس جانا۔	۱۱۳
۱۰۷	دھن کا سہانوں کی خدمت کرنا۔	۹۹	۱۳۴	بیمار اپنی باقی بیویوں کی اجازت سے ایک کے پاس رہ سکتا ہے۔	۱۱۳
۱۰۸	دعوت میں نشہ نہ لانے والا شیرہ پلانا۔	۹۹	۱۳۵	خاوند کو کسی بیوی سے زیادہ محبت ہونا۔	۱۱۳
۱۰۹	عورتوں کے ساتھ رواداری برتنا۔	۹۹	۱۳۶	سوکن کا دل جلانا۔	۱۱۴
۱۱۰	عورتوں کے منفعت وصیت کرنا۔	۱۰۰	۱۳۷	نخیرت کا بیان۔	۱۱۴
۱۱۱	اپنے بیوی بچوں کو جہنم سے بچاؤ۔	۱۰۰	۱۳۸	عورتوں کی غیرت اور ناراضگی۔	۱۱۴
۱۱۲	اہل خیال کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا۔	۱۰۰	۱۳۹	خلاف غیرت و انصاف بات کا اپنی بیٹی سے دفع کرنا۔	۱۱۴
۱۱۳	باپ کا بیٹی کو خاوند کے بارے میں نصیحت کرنا۔	۱۰۲	۱۴۰	مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت۔	۱۱۴
۱۱۴	بیوی خاوند کی اجازت سے نفلی روزہ رکھے۔	۱۰۶	۱۴۱	اگر کسی عورت کے پاس تنہائی میں رہا سکتا ہے۔	۱۱۸
۱۱۵	بیوی کا ناراض ہو کر خاوند کے بستر سے الگ ہونا۔	۱۰۶	۱۴۲	لوگوں کے قریب کسی عورت سے علیحدگی میں رہ کرنا۔	۱۱۸
۱۱۶	خاوند کی بغیر اجازت بیوی کسی کو گھر میں نہ آنے دے۔	۱۰۶	۱۴۳	عورتوں کی مشابہت کرنے والے مردوں کا عورتوں کے پاس آنا جانا منع ہے۔	۱۱۹
۱۱۷	جنت میں مفلس اور جہنم میں عورتیں زیادہ ہوں گی۔	۱۰۷	۱۴۴	عورت کا جمشیل کو دیکھنا جب کہ حق تعالیٰ کا اندیشہ نہ ہو۔	۱۱۹
۱۱۸	خاوند کے احسان فراموش کرنا۔	۱۰۷	۱۴۵	ضروری کام کے لیے عورت کا باہر نکلنا۔	۱۱۹
۱۱۹	بیوی کا خاوند پر حق ہے۔	۱۰۸	۱۴۶	مسجد جانے کے لیے خاوند سے اجازت لینا۔	۱۱۹
۱۲۰	بیوی اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے۔	۱۰۹	۱۴۷	رضاعی عورتوں کے پاس جانا اور انہیں دیکھنا۔	۱۲۰
۱۲۱	مرد عورتوں پر حاکم ہیں۔	۱۰۹	۱۴۸		
۱۲۲	خاوند کا اپنی بیویوں کے گھروں میں نہ جانا۔	۱۰۹			
۱۲۳	عورتوں کو کہاں تک بدنی سزا دی جاسکتی ہے۔	۱۱۰			
۱۲۴	بیوی کا گناہ میں شوہر کی اطاعت نہ کرنا۔	۱۱۰			

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
	جائز ہے۔		۱۶۹	لوٹری کی بیع سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔	۱۲۶
۱۴۸	عورت اپنے خاوند کے سامنے کسی دوسری عورت کی تعریف نہ کرے۔	۱۲۰	۱۷۰	لوٹری غلام کے تحت ہو تو اختیار دینا۔	۱۲۶
۱۴۹	مرد کا یہ کہنا کہ آج میں اپنی ساری بیویوں کے پاس جاؤں گا۔	۱۲۱	۱۷۱	برہنہ کے خاوند کے لیے حقوق کا سفارش کرنا۔	۱۲۷
۱۵۰	سفر سے رات کے وقت گھر نہ لوٹے۔	۱۲۱	۱۷۲	لوٹری کو خاوند کے بارے میں اختیار دینا۔	۱۲۷
	پارہ — ۲۲	۱۲۲	۱۷۳	مشترک عورت سے نکاح نہ کرو۔	۱۲۷
۱۵۱	اولاد کی خواہش کرنا۔	۱۲۲	۱۷۴	مشترک اگر مسلمان ہو جائے تو نکاح و عدت۔	۱۲۸
۱۵۲	عورت کا بنوں سے پاک ہونا اور گھٹی کرنا۔	۱۲۲	۱۷۵	اُس مشترک یا نصرانیہ کا مسلمان ہونا جو ذمی یا جہنی کے تحت تھی۔	۱۲۸
۱۵۳	عورتیں اپنا سنگار کس کو دکھائیں۔	۱۲۳	۱۷۶	بیویوں سے ایلا کرنا۔	۱۳۰
۱۵۴	جو حد بلوغ کو نہ پہنچے۔	۱۲۳	۱۷۷	مفقود الخیر کے اہل و عیال اور مال کا حکم۔	۱۳۰
۱۵۵	نقصے میں اپنی بیٹی کو مارتا۔	۱۲۳	۱۷۸	ظہار کا بیان۔	۱۳۱
	کتاب الطلاق	۱۲۴	۱۷۹	طلاق اور دیگر امور کے اشارے۔	۱۳۱
۱۵۶	طلاق کی حدت۔	۱۲۴	۱۸۰	لعان کا بیان۔	۱۳۲
۱۵۷	حائضہ کو طلاق دینا۔	۱۲۵	۱۸۱	کہنا کہ یہ بچہ میرا نہیں ہے۔	۱۳۵
۱۵۸	کیا مرد طلاق کے وقت بیوی کی طرف متوجہ ہو۔	۱۲۵	۱۸۲	لعان کرنے والوں کا قسم کھانا۔	۱۳۶
۱۵۹	جس نے تین طلاقیں کو جائز بتایا۔	۱۲۶	۱۸۳	لعان میں ابتداء مرد کرے۔	۱۳۶
۱۶۰	بیویوں کو اختیار دینا۔	۱۲۸	۱۸۴	جس نے لعان کے بعد طلاق دی۔	۱۳۶
۱۶۱	طلاق کے الفاظ۔	۱۲۸	۱۸۵	مسجد میں لعان کرنا۔	۱۳۷
۱۶۲	عورت کو اپنے اوپر حرام کرنا۔	۱۲۹	۱۸۶	حضور کا ارشاد کہ اگر میں گواہ کے بغیر سنگسار کرتا۔	۱۳۸
۱۶۳	حلال کو حرام کیوں کرتے ہو۔	۱۲۹	۱۸۷	لعان کرنے والی کا مہر	۱۳۸
۱۶۴	نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہے۔	۱۳۱	۱۸۸	لعان کرنے والوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔	۱۳۹
۱۶۵	بیوی کو بہن کہہ دینا۔	۱۳۱	۱۸۹	لعان کرنے والوں میں جلائی کر دینا۔	۱۳۹
۱۶۶	ہجر کے تحت یا نشہ و جنون میں طلاق دینا۔	۱۳۱	۱۹۰	بچہ لعان کرنے والی کا ہے۔	۱۵۰
۱۶۷	خلع میں طلاق دینا۔	۱۳۱	۱۹۱	لہا کا دعا کرنا اسے اللہ حقیقت ظاہر فرما۔	۱۵۰
۱۶۸	کیا ضرورت کے تحت خلع ہو سکتا ہے۔	۱۳۵	۱۹۲	تین طلاقیں کے بعد دوسرے خاوند سے نکاح کیا اور اس نے ابھی ہاتھ نہیں لگایا۔	۱۵۰
			۱۹۳	جو عورتیں حیض سے ناامید ہو گئی ہیں۔	۱۵۱

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	صفحہ
۱۶۸	مرد کا اپنے اہل و عیال کی خدمت کرنا۔	۲۱۶	۱۵۱	حاملہ کی عدت و منع حمل تک ہے۔	۱۹۴
۱۶۸	مرد اگر بیوی کو پورا نفقہ نہ دے۔	۲۱۷	۱۵۲	مطلقہ تین پاکیزہ تک خود کو روکے۔	۱۹۵
۱۶۹	بیوی خاوند کے مال اور نفقہ کی حفاظت کرے۔	۲۱۸	۱۵۲	فاطمہ بنت قیس کا واقعہ۔	۱۹۶
۱۶۸	عورتوں کو دستور کے مطابق لباس دینا۔	۲۱۹	۱۵۲	جب مطلقہ کو خاوند کے گھر میں خدشہ ہو۔	۱۹۷
۱۶۹	بچے کے سسلے میں بیوی کا شوہر کی مذکورہ۔	۲۲۰	۱۵۲	عورت حیض اور حمل کو نہ چھپائے۔	۱۹۸
۱۶۹	مفلس کا اہل و عیال کو نفقہ دینا۔	۲۲۱	۱۵۲	عدت کے دوران شوہر کو رجوع کا حق ہے۔	۱۹۹
۱۷۱	وارثت میں ہر طرح نفقہ دیں۔	۲۲۲	۱۵۲	حائضہ سے رجوع کرنا۔	۲۰۰
	حضور کا فرمان کہ جس نے قرض چھوڑ لیا بچے چھوڑے	۲۲۳	۱۵۵	خاوند مر جائے تو عدت چار ماہ دس دن ہے۔	۲۰۱
۱۷۲	تو میں ذمہ دار ہوں۔		۱۵۶	سوگ والی کا سرسہ لگانا۔	۲۰۲
۱۷۲	بچہ ذابہ وغیرہ کو دودھ پلانے کے لیے دینا۔	۲۲۴	۱۵۶	سوگ والی کا گھر میں قسط استعمال کرنا۔	۲۰۳
۱۷۳	کتاب الاطعمہ		۱۵۷	سوگ والی کا رنگ دار کپڑے پہنا۔	۲۰۴
۱۷۳	پاک روزی کھاؤ۔	۲۲۵	۱۵۷	خاوند مر جائے تو بیوی کی عدت۔	۲۰۵
۱۷۴	بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے کھانا۔	۲۲۶	۱۵۸	زانیہ کا مہر از نکاح فاسد۔	۲۰۶
۱۷۴	سامنے سے کھانا۔	۲۲۷		دخول کب متحقق ہوتا ہے اور دخول و مساس سے	۲۰۷
۱۷۴	سارے برتن سے کھاتے پینا۔	۲۲۸	۱۵۹	پہلے طلاق کا حکم۔	
۱۷۶	کھانا اور دیگر کام دائیں ہاتھ سے۔	۲۲۹	۱۵۹	اُس عورت کے متعہ کا بیان جس کا مہر مقرر	۲۰۸
۱۷۶	جو پیٹ بھر کر کھائے۔	۲۳۰		نہیں ہوا۔	
۱۷۸	اللہ جل جلالہ اور میں پر کھانا نہیں۔	۲۳۱	۱۶۰	کتاب النفقات	
۱۷۹	پتی روٹی اور حوان سفرو پر کھانا۔	۲۳۲	۱۶۰	اہل و عیال پر خرچ کرنے کی فضیلت۔	۲۰۹
۱۸۰	حضور اُس وقت تک نہیں کھاتے تھے جب تک	۲۳۳	۱۶۱	اہل و عیال کو نفقہ دینا واجب ہے۔	۲۱۰
۱۸۰	معلوم نہ ہو جائے کہ کیا کھانا ہے۔	۲۳۴		بیویوں کو سال بھر کی خوراک دینا اور وہ اُسے	۲۱۱
۱۸۱	ایک کا کھانا دو کے لیے کھانا نہ کھاتا ہے۔	۲۳۵	۱۶۲	کس طرح خرچ کریں۔	
۱۸۱	مومن انا کھاتا ہے کہ ایک آنت بھرے۔	۲۳۶	۱۶۲	عورتیں بچوں کو پودے دو سال دودھ پلائیں۔	۲۱۲
۱۸۱	کافران کھاتا ہے کہ سات آنتیں بھر جائیں۔	۲۳۷	۱۶۲	اس عورت کا نفقہ جس کا خاوند غائب ہو جائے	۲۱۳
۱۸۲	ٹیک لگا کر کھانا۔	۲۳۸	۱۶۵	اور بچے کا نفقہ۔	
۱۸۲	بھنا ہوا گوشت کھانا۔	۲۳۹	۱۶۷	عورت کا خاوند کے گھر میں کام کاج کرنا۔	۲۱۴
				عورت کے لیے خادم رکھنا۔	۲۱۵

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۲۴۰	نحریرہ کھانا۔	۱۸۳	۲۶۷	جہاز کھانا۔	۱۹۶
۲۴۱	نفیر اور حبس	۱۸۴	۲۶۸	عجوبہ کھجور	۱۹۶
۲۴۲	چنددر اور جو	۱۸۵	۲۶۹	دو کھجوریں ملا کر کھانا	۱۹۷
۲۴۳	گوشت کو دانتوں سے نوچنا اور ہانڈی سے نکال کر کھانا۔	۲۷۰	۲۷۰	لکڑی	۱۹۷
۲۴۴	دستی کا گوشت جھانکنا۔	۱۸۴	۲۷۱	کھجور کی برکت	۱۹۷
۲۴۵	گوشت چھری سے کاٹنا۔	۱۸۴	۲۷۲	دو کھانے ایک ساتھ کھانا	۱۹۷
۲۴۶	حضور نے کبھی کسی کھانے کی بُرائی نہیں کی۔	۱۸۵	۲۷۳	دس دس آدمیوں کو بٹھا کر کھانا کھانا۔	۱۹۷
۲۴۷	جو کے آٹے میں پنچنکیں مارنا۔	۱۸۶	۲۷۴	لہسن اور بدبو دار چیزوں کی کراہت۔	۱۹۸
۲۴۸	حضور اوصاپ کے صحاب کیا کھاتے تھے۔	۱۸۶	۲۷۵	پیلو کا پیل۔	۱۹۸
۲۴۹	تلمینہ	۱۸۷	۲۷۶	کھانے کے بعد کُلی کرنا۔	۱۹۹
۲۵۰	نحریرہ	۱۸۸	۲۷۷	رومال کے ساتھ پونچھنے سے پہلے انگلیوں کو چاٹنا۔	۱۹۹
۲۵۱	بھٹی ہوئی بکری نیز دستی اور پہلو کا گوشت۔	۱۸۸	۲۷۸	رومال	۱۹۹
۲۵۲	اسلاف کھانے وغیرہ کا کتنا ذخیرہ رکھتے تھے۔	۱۸۹	۲۷۹	کھانے سے فارغ ہو کر کیا پڑھے۔	۲۰۰
۲۵۳	حکس	۱۸۹	۲۸۰	خادم کے ساتھ کھانا۔	۲۰۰
۲۵۴	چاندی کے طبع کردہ برتنوں میں کھانا۔	۱۹۰	۲۸۱	شکر گزار کھانے والا اور صابروں کی طرح ہے جس کی دعوت کی جائے اگر وہ کسی اور کو بھی ساتھ لے آئے۔	۲۰۰
۲۵۵	کھانے کا بیان	۱۹۰	۲۸۲	شام کا کھانا آجائے تو نماز عشاء کی جلدی نہ کرے۔	۲۰۱
۲۵۶	سبزی توکانی	۱۹۱	۲۸۳	دعوت کھا کر چلے جانا چاہیے۔	۲۰۲
۲۵۷	مینہی چیز اور شہد	۱۹۲	۲۸۴	کتاب العقیقہ	۲۰۲
۲۵۸	لکڑی	۱۹۲	۲۸۵	بچے کا نام رکھنا اور تحنیک کرنا۔	۲۰۲
۲۵۹	اپنے بھائیوں کو کھانے میں تکلف کرنا۔	۱۹۲	۲۸۶	عقیقہ کر کے بچے کی تکلیف دور کرنا۔	۲۰۵
۲۶۰	دوسرے کو مدعو کر کے خود کسی کام میں مشغول ہو جانا۔	۱۹۳	۲۸۷	اذنئی کا پہلا بچہ جو بتوں کے لیے ذبح کیا جائے	۲۰۵
۲۶۱	شوربہ	۱۹۳	۲۸۸	رجب میں جو بتوں کے نام پر قربانی دی جائے۔	۲۰۶
۲۶۲	سکھایا ہوا گوشت۔	۱۹۳	۱۹۵		
۲۶۳	دستر خوان پر دوسرے کو چیز پیش کرنا	۱۹۴	۱۹۵		
۲۶۴	تازہ کھجوریں لکڑی کے ساتھ کھانا	۱۹۴	۱۹۵		
۲۶۵	کھجوریں تقسیم کرنا۔	۱۹۵	۱۹۵		
۲۶۶	تراوند خشک کھجوریں	۱۹۵			

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۲۲۲	مُشَدِّد، مَصْبُورہ اور مُحَبَّہ کرنا مکروہ ہے۔	۳۱۳	۲۷۱	پارہ ۲۲۳	
۲۲۲	مُرْنَع	۳۱۴	۲۷۲	خود بخود شکار پر رسم اللہ پڑھنا۔	۲۸۹
۲۲۲	گھوڑے کا گوشت	۳۱۵	۲۷۳	غُذَّہ سے مارا ہوا شکار	۲۹۰
۲۲۲	پالتو گدھوں کا گوشت	۳۱۶	۲۷۴	تیر کے دوسرے سرے سے مارا ہوا شکار	۲۹۱
۲۲۵	دانتوں والا ہر دندہ حرام ہے	۳۱۷	۲۷۵	کمان سے شکار کرنا	۲۹۲
۲۲۶	مُردار کی کھال	۳۱۸	۲۷۶	روڑے اور گولی مارنا	۲۹۳
۲۲۶	مَشْک	۳۱۹	۲۷۷	شکار اور نگرانی کے سوا کتا پالنے کا حکم	۲۹۴
۲۲۷	خِرگوش	۳۲۰	۲۷۸	اگر کتا شکار میں سے کھائے	۲۹۵
۲۲۸	گوہ	۳۲۱	۲۷۹	جو شکار دو تین دن بعد ملے	۲۹۶
۲۲۸	بچے ہوئے یا بچنے والے گھی میں چڑھا کرنا۔	۳۲۲	۲۸۰	جب شکار کے پاس دوسرا کتا ہے۔	۲۹۷
۲۲۹	چھبے پر دُعا یا نشان لگانا	۳۲۳	۲۸۱	شکار کے احکام	۲۹۸
۲۲۹	مُشْتَرک مال غنیمت میں سے اگر ایک آدمی کسی	۳۲۴	۲۸۲	پھاڑی شکار	۲۹۹
۲۲۹	جانور کو ذبح کرے۔	۳۲۵	۲۸۳	دیباٹی شکار حلال ہے۔	۳۰۰
۲۳۰	بھاگے ہوئے اونٹ کو اُس قوم کا کوئی فرقہ	۳۲۶	۲۸۴	مڈی کھانا	۳۰۱
۲۳۰	سے شکار کرے۔	۳۲۷	۲۸۵	مُجربوں کے برتن اور مردار	۳۰۲
۲۳۰	حالتِ اضطرار میں کھانا۔	۳۲۸	۲۸۶	جو ذبیحہ پر جہاں بوجھ کر رسم اللہ نہ پڑھے۔	۳۰۳
۲۳۱	کتاب الاضاحی	۳۲۹	۲۸۷	جو تھانوں پر امانتوں کے لیے ذبح کیا گیا۔	۳۰۴
۲۳۲	قربانی کرنا سنت ہے	۳۳۰	۲۸۸	حضور نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر	۳۰۵
۲۳۲	امام نے لوگوں میں قربانی کا گوشت تقسیم کیا۔	۳۳۱	۲۸۹	ذبح کرنا چاہیے۔	
۲۳۲	مسافروں اور عورتوں کی قربانی	۳۳۲	۲۹۰	جو چیز خون بہادے اُس سے ذبح کرے۔	۳۰۶
۲۳۳	قربانی کے روز گوشت کھانے کی خواہش	۳۳۳	۲۹۱	عورت اور لونڈی کا ذبیحہ	۳۰۷
۲۳۳	جس نے کہا کہ قربانی صرف عید کے روز ہے	۳۳۴	۲۹۲	دانت ہڈی اور ناخن سے ذبح نہ کیا جائے۔	۳۰۸
۲۳۴	قربانی اور نہ عید گاہ میں	۳۳۵	۲۹۳	جاہلوں کا ذبیحہ	۳۰۹
۲۳۵	حضور نے درہنگوں کا لے دینے کی قربانی دی	۳۳۶	۲۹۴	اہل کتاب کا ذبیحہ اور عربی وغیرہ کا	۳۱۰
۲۳۵	ابوبکر کے لیے چھاپے بچے کی اجازت	۳۳۷	۲۹۵	جو جانور بھاگ جائے وہ وحشی کے حکم میں	۳۱۱
۲۳۶	قربانی کا جانور جو اپنے ہاتھ سے ذبح کرے۔	۳۳۸	۲۹۶	ہے۔	
۲۳۶	جو دوسرے کی قربانی کا جانور ذبح کرے۔	۳۳۹	۲۹۷	نحر اور ذبح	۳۱۲

[illegible]

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۲۷۷	ناک میں قسط ہندی ڈالنا	۴۰۵	۲۶۴	بچوں کی عیادت کرنا	۳۸۲
۲۷۸	چکنے کس وقت لگوانے	۴۰۶	۲۶۵	دریہائیوں کی عیادت کرنا	۳۸۳
۲۷۸	سفر اور احرام کی حالت میں چکنے لگوانا	۴۰۷	۲۶۵	مشرک کی عیادت کرنا	۳۸۴
۲۷۸	بیماری کے باعث چکنے لگوانا	۴۰۸		عیادت کے دوران نماز کا وقت ہو جائے تو وہیں	۳۸۵
۲۷۹	سر میں چکنے لگوانا	۴۰۹	۲۶۵	باجامعت نماز ادا کر لیں۔	
۲۷۹	ورد شقیقہ یا مسدود کے باعث چکنے لگوانا	۴۱۰	۲۶۶	مریض پر ہاتھ رکھنا	۳۸۶
۲۷۹	تکلیف کے باعث سرمٹا لانا	۴۱۱	۲۶۶	مریض سے کیا کہیں اور وہ کیا جواب دے	۳۸۷
۲۸۰	جو کسی کو دانے یا خود دانہ لگوانے	۴۱۲	۲۶۷	عیادت کے لیے پیدل یا سوار ہو کر جانا۔	۳۸۸
۲۸۱	تکلیف کے باعث آنکھ میں اٹھدیا سرمہ لگانا	۴۱۳	۲۶۸	مریض کا کہنا کہ مجھے تکلیف ہے۔	۳۸۹
۲۸۱	جذام (کولہ)	۴۱۴	۲۶۹	مریض کا کہنا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ	۳۹۰
۲۸۱	من میں آنکھ کے لیے شفا ہے۔	۴۱۵	۲۷۰	مریض بچے کو دعا کروانے کے لیے لے جانا	۳۹۱
۲۸۲	منہ میں دوا رکھ دینا	۴۱۶	۲۷۰	مریض کا موت کی آرزو کرنا	۳۹۲
۲۸۲	بیمار کو نسلانا	۴۱۷	۲۷۱	عیادت کرنے والے کا مریض کے لیے دعا کرنا	۳۹۳
۲۸۳	گلے کی بیماری	۴۱۸	۲۷۱	عیادت کرنے والے کا مریض کے لیے دمنو کرنا	۳۹۴
۲۸۳	دستوں کا علاج	۴۱۹	۲۷۲	وبا اور بخار دفع ہونے کے لیے دعا کرنا	۳۹۵
۲۸۴	پیٹ کو پکڑنے والی صفر نام کی کوئی بیماری نہیں	۴۲۰			
۲۸۴	نمونہ	۴۲۱	۲۷۳		
۲۸۵	خون روکنے کے لیے ٹاٹ جلانا	۴۲۲			
۲۸۵	بخار جنم کی گرمی سے ہے۔	۴۲۳	۲۷۴		
۲۸۶	ایسی جگہ سے نکلنا جس کی آب و ہوا اچھی نہ ہو۔	۴۲۴	۲۷۴	کیا مرد عورت کا یا عورت مرد کا علاج کرے	۳۹۷
۲۸۶	طاعون کے متعلق روایتیں۔	۴۲۵	۲۷۵	شفا تین چیزوں میں ہے۔	۳۹۸
۲۸۹	طاعون پر صبر کرنے کا اجر	۴۲۶		شہد سے علاج۔ اس میں لوگوں کے لیے شفا	۳۹۹
۲۸۹	قراچی سے معود تین دغیرہ پڑھ کر دم کرنا	۴۲۷	۲۷۵	ہے۔	
۲۸۹	سورۃ الفاتحہ پڑھ کر دم کرنا	۴۲۸	۲۷۵	اونٹ کے دودھ سے علاج کرنا	۴۰۰
۲۹۰	دم کرنے کے لیے چند بکریاں لینے کی شرط رکھنا	۴۲۹	۲۷۶	اونٹ کے پیشاب سے علاج کرنا	۴۰۱
۲۹۰	نظر لگنے پر دم کرنا	۴۳۰	۲۷۶	کلونجی (کالا دانہ)	۴۰۲
۲۹۱	نظر واقعی لگ جاتی ہے۔	۴۳۱	۲۷۷	مریض کو تلبینہ دینا	۴۰۳
۲۹۱	سانپ بچھو کے کاٹے ہوئے پر دم کرنا	۴۳۲	۲۷۷	ناک میں دوائی ڈالنا	۴۰۴

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۲۰۷	کپڑوں کو سمیٹنا	۲۵۶	۲۹۲	پارہ ۲۲	
۲۰۷	ٹخنوں سے نیچے جتنا کپڑا ہے وہ جہنم میں ہے۔	۲۵۷	۲۹۲	حضور کا دم کرنا	۲۳۳
۲۰۷	جواز راہِ تکبر کپڑے گھسیٹنا ہوا چلے	۲۵۸	۲۹۳	دم کرتے وقت تختکارنا	۲۳۴
۲۰۸	ماشیتہ والی بازار	۲۵۹	۲۹۵	سکلیف کی جگہ پر دم کرنے والے کا دایاں ہاتھ پھیرنا۔	۲۳۵
۲۰۹	پادر	۲۶۰			
۲۰۹	قمیص پہننا	۲۶۱	۲۹۵	عورت کا مرد پر دم کرنا	۲۳۶
۲۱۰	قمیص کا سینے کے پاس گریبان	۲۶۲	۲۹۵	جو دم نہ کرے	۲۳۷
۲۱۱	جو سفر میں تنگ کشتیوں کا لالہ جتہ پہنے	۲۶۳	۲۹۶	ٹنگون لینا	۲۳۸
۲۱۲	جہاد میں اونی جتہ پہننا	۲۶۴	۲۹۶	خال لینا	۲۳۹
۲۱۲	تجا اور ریشمی فردق پہننا	۲۶۵	۲۹۷	بامہ کوئی چیز نہیں	۲۴۰
۲۱۲	ٹوپیاں	۲۶۶	۲۹۷	کہانت	۲۴۱
۲۱۳	شکواریں	۲۶۷	۲۹۸	جادو	۲۴۲
۲۱۳	عمامے (چکرلیاں)	۲۶۸	۳۰۰	شرک اور جادو ہلاک کرنے والی چیزیں ہیں	۲۴۳
۲۱۳	کپڑے اور سر اور منہ کو ڈھانپ لینا	۲۶۹	۳۰۰	کیا جادو کا ٹوڑ کیا جائے۔	۲۴۴
۲۱۵	خود کا استعمال	۲۷۰	۳۰۱	حضور پر جادو کیا گیا	۲۴۵
۲۱۵	ماشیتہ والی چادر اور شملہ	۲۷۱	۳۰۲	جادو کے اثر کا بیان	۲۴۶
۲۱۷	ماشیتہ دار چادریں اور کپڑے	۲۷۲	۳۰۲	جادو کا عجوبہ کھجور سے علاحدہ	۲۴۷
۲۱۸	کپڑے میں شوف ہو کر بیٹھنا	۲۷۳	۳۰۲	بامہ کوئی چیز نہیں	۲۴۸
۲۱۹	ایک ہی کپڑے میں ملغوف ہو جانا	۲۷۴	۳۰۳	عدولی کوئی چیز نہیں	۲۴۹
۲۱۹	کالا کپڑے	۲۷۵	۳۰۳	حضور کو نہ ہر دیا گیا	۲۵۰
۲۲۰	سبز کپڑے	۲۷۶	۳۰۴	زہر پینا اور اسے اپنے خوف کا علاج بنانا	۲۵۱
۲۲۱	سفید کپڑے	۲۷۷	۳۰۵	گدھی کا دودھ	۲۵۲
۲۲۱	ریشم پہننا اور نہ کچھانا کتنا جائز ہے	۲۷۸	۳۰۵	اگر برتن میں مٹی گر جائے	۲۵۳
۲۲۲	ریشم کو چھوٹنا	۲۷۹	۳۰۶	کتاب اللباس	
۲۲۵	ریشمی بستری کچھانا	۲۸۰			
۲۲۵	مصری ریشمی کپڑا پہننا	۲۸۱	۳۰۶	زینت کو اللہ نے حلال کیا ہے	۲۵۴
۲۲۵	مردوں کو خارش کے سبب ریشم کی اجازت	۲۸۲	۳۰۶	جو بغیر تکبر ازار لٹکائے	۲۵۵

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۳۲۰	بار مستعار لینا	۵۱۱	۳۲۶	عورتوں کے لیے ریشمی کپڑے	۴۸۳
۳۲۰	ہالیاں	۵۱۲	۳۲۶	حضور کا لباس اور بستر کے بارے میں قناعت فرمانا	۴۸۴
۳۲۰	بچوں کے بار	۵۱۳	۳۲۸	نیا کپڑا پہنتے وقت کیا دعا کرے	۴۸۵
۳۲۱	عورتوں کی مشابہت کرنے والے مرد اور مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتیں۔	۵۱۴	۳۲۹	مردوں کے لیے زعفرانی رنگ	۴۸۶
	عورتوں کی مشابہت کرنے والے کو گھر سے نکال دینا۔	۵۱۵	۳۲۹	زعفرانی رنگ کے کپڑے	۴۸۷
۳۲۱	مو نچھین کر تروانا	۵۱۶	۳۲۹	سرخ رنگ کے کپڑے	۴۸۸
۳۲۲	ناخن کٹوانا	۵۱۷	۳۲۹	سرخ رنگ کے گڈے	۴۸۹
۳۲۲	داڑھی بھڑکانا	۵۱۸	۳۲۹	بال صاف کی ہوئی کھال کے جوتے	۴۹۰
۳۲۳	بڑھاپے کے بارے میں	۵۱۹	۳۳۰	پٹے دابنا جوتا پہنے	۴۹۱
۳۲۳	صحاب	۵۲۰	۳۳۱	پٹے بایاں جوتا اتارے	۴۹۲
۳۲۳	گھنگریالے بال	۵۲۱	۳۳۱	ایک جوتا پہن کر نہ چلو	۴۹۳
۳۲۶	بالوں کو گوند سے جمانا	۵۲۲	۳۳۲	جوتے میں ایک پاندہ سے ہونا	۴۹۴
۳۲۷	ہانگ نکالنا	۵۲۳	۳۳۲	چمڑے کا سرخ قبیۂ	۴۹۵
۳۲۹	گیسور رکھنا	۵۲۴	۳۳۲	چٹائی وغیرہ پر بیٹھنا	۴۹۶
۳۵۰	بال چھوٹے بڑے رکھنا	۵۲۵	۳۳۲	سونے کے بن	۴۹۷
۳۵۰	عورت کا اپنے ہاتھ سے شوہر کو خوشبو لگانا	۵۲۶	۳۳۲	سونے کی انگوٹھیاں	۴۹۸
۳۵۱	سر اور داڑھی میں خوشبو لگانا	۵۲۷	۳۳۵	چاندی کی انگوٹھیاں	۴۹۹
۳۵۱	لنگھی کرنا	۵۲۸	۳۳۵	سونے اور چاندی کی انگوٹھی بھینکنا	۵۰۰
۳۵۱	حائضہ کا اپنے شوہر کے سر میں لنگھی کرنا	۵۲۹	۳۳۶	انگوٹھی کا نگینہ	۵۰۱
۳۵۱	مرد کا سر میں لنگھی کرنا	۵۳۰	۳۳۶	لوہے کی انگوٹھی	۵۰۲
۳۵۱	میشک کے بارے میں	۵۳۱	۳۳۷	انگوٹھی کے نقوش	۵۰۳
۳۵۲	بہترین خوشبو لگانا	۵۳۲	۳۳۷	چھنگلی انگلی میں انگوٹھی پہننا	۵۰۴
۳۵۲	جو خوشبو رد نہ کرے	۵۳۳	۳۳۸	مہر لگانے کے لیے انگوٹھی کا استعمال	۵۰۵
۳۵۲	عطری لگانا	۵۳۴	۳۳۸	جو ہتھیلی کی جانب انگوٹھی کا نگینہ رکھے	۵۰۶
۳۵۲	خوبہ ورق کے لیے دانتوں کو کشادہ کرنا	۵۳۵	۳۳۸	حضور نے فرمایا ہے کہ انگوٹھی متفش نہ کراؤ	۵۰۷
۳۵۲	بالوں کو جوڑنا۔	۵۳۶	۳۳۹	کیا انگوٹھی بدترین سطحوں میں نقش کر دے	۵۰۸
			۳۳۹	عورتوں کے لیے انگوٹھی	۵۰۹
			۳۳۹	عورتوں کے ہار اور کپڑے	۵۱۰

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۵۳۷	عورتوں کا چہرے کے بال صاف کرنا	۳۵۴	۵۵۹	والدین کی بغیر اجازت جہاد پر نہ جائے	۳۶۳
۵۳۸	بال جڑوانے والی	۳۵۴	۵۶۰	کوئی اپنے والدین کو گالی نہ دے	۳۶۴
۵۳۹	گود لے والی	۳۵۵	۵۶۱	والدین کے ساتھ نیکی کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔	۳۶۴
۵۴۰	گدوانے والی	۳۵۶	۵۶۲	والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے	۳۶۶
۵۴۱	تصویریں رکھنا	۳۵۶	۵۶۳	مشرک باپ سے صلہ رحمی	۳۶۶
۵۴۲	قیامت کے روز تصویر بنانے والے کو عذاب ہوگا۔	۳۵۶	۵۶۴	عورت کا اپنی ماں سے خاوند کی موجودگی میں صلہ رحمی کرنا۔	۳۶۷
۵۴۳	تصویریں توڑ دینا	۳۵۷	۵۶۵	مشرک بھائی کے ساتھ صلہ رحمی	۳۶۷
۵۴۴	جو تصویریں بچھائے یا لٹکانے	۳۵۸	۵۶۶	صلہ رحمی کی فضیلت	۳۶۷
۵۴۵	جو تصویر پر بیٹھنا پسند کرتا ہے۔	۳۵۸	۵۶۷	رشتہ داری توڑنا گناہ ہے۔	۳۶۸
۵۴۶	نماز کے وقت تصاویر کی موجودگی	۳۶۰	۵۶۸	صلہ رحمی کے باعث رزق میں فراخی	۳۶۸
۵۴۷	تصویر والے گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے	۳۶۰	۵۶۹	جو رشتہ داری جوڑے خدا اس سے خوش ہو کر رہے گا۔	۳۶۹
۵۴۸	جو تصویر والے گھر میں داخل نہ ہو	۳۶۱	۵۷۰	رشتہ داری معمولی سی تری سے بھی تر رہتی ہے۔	۳۶۹
۵۴۹	جس نے مصوٰر پر لعنت کی	۳۶۱	۵۷۱	بدلہ دینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے۔	۳۷۰
۵۵۰	مصوٰر سے قیامت میں کہا جائے گا کہ اب اس میں رُوح پھونک۔	۳۶۱	۵۷۲	جس نے حالتِ شرک میں صلہ رحمی کی پھر مسلمان ہو گیا۔	۳۷۰
۵۵۱	کسی کے پیچھے سواری پر بیٹھنا	۳۶۱	۵۷۳	دوسرے کے بچے کو کھیلنے دینا، اُسے بوسہ دینا اور اُس سے ہنستا ہونا۔	۳۷۰
۵۵۲	ایک جانور پر تین آدمیوں کا سوار ہونا	۳۶۱	۵۷۴	بچے سے پیار کرنا، اُسے بوسہ دینا اور گلے لگانا۔	۳۷۱
۵۵۳	سواری کے مالک کا کسی کو اپنے آگے بٹھانا	۳۶۲	۵۷۵	اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سوا حقے کئے ہیں۔	۳۷۲
۵۵۴	حضور کا حضرت معاف کو اپنے پیچھے بٹھانا	۳۶۲	۵۷۶	اولاد کو اس طور سے قتل کرنا کہ اس کے ساتھ کھائے گی۔	۳۷۲
۵۵۵	سواری پر عورت کا مرد کے پیچھے بیٹھنا	۳۶۲	۵۷۷	بچے کو گود میں لینا	۳۷۳
۵۵۶	چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھ لینا	۳۶۳	۵۷۸	بچے کو ران پر بٹھانا	۳۷۳
	کتاب الادب		۵۷۹	وعدہ پورا کرنا ایمان کا حق ہے	۳۷۴
۵۵۷	والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا خدا نے حکم دیا ہے۔	۳۶۳			
۵۵۸	حسن سلوک کا لوگوں میں سب سے مستحق کون ہے۔	۳۶۴			

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۲۹۰	نیابت کی برائی	۶۳	۳۷۳	یتیم کی پرورش کرنے کی فضیلت	۵۸۰
۳۵۱	حضور نے فرمایا کہ انصار کے بہترین گھرانے	۶۰۳	۳۷۴	میواؤں کے لیے محنت کرنے والا	۵۸۱
۳۹۱	بنی بنجارہ		۳۷۵	مساکین کے لیے محنت کرنے والا	۵۸۲
	مفسدوں اور مشرک لوگوں کے متعلق بیٹھ بیٹھے	۶۰۴	۳۷۵	آدمیوں اور جانوروں پر ترس کھانا	۵۸۳
۳۹۱	کیا کہا جاسکتا ہے۔		۳۷۷	پڑوسی کے حق میں وصیت کرنے والا	۵۸۴
۳۹۲	چغلی کھانا کبیرہ گناہوں سے ہے	۶۰۵		جس کی ایذا رسانی سے اس کا ہمسایہ بے خوف	۵۸۵
۳۹۲	چغلی خوردی کی برائی	۶۰۶	۳۷۷	نہیں ہے۔	
۳۹۲	جھوٹی بات کہنے سے بچو	۶۰۷	۳۷۸	کوئی عورت اپنی پڑوسن کی تحقیر نہ کرے	۵۸۶
۳۹۳	دو غلی بات کرنے والے کے متعلق	۶۰۸		جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے	۵۸۷
۳۹۳	کس کی بات سُن کر اپنے ساتھی سے جا کھنا	۶۰۹	۳۷۸	ہمسائے کو دہستائے۔	
۳۹۳	کیسی تعریف ناپسندیدہ ہے	۶۱۰		ہمسائیگی کا حق دروازوں کی نزدیکی کے مطابق	۵۸۸
۳۹۳	اپنے بھائی کی ایسی تعریف کرنا جو علم میں ہے	۶۱۱	۳۷۹	ہے۔	
۳۹۳	اللہ تعالیٰ عدل و احسان کا حکم دیتا ہے۔	۶۱۲	۳۷۹	نیکی کا ہر کام ہی صدقہ ہے۔	۵۸۹
۳۹۵	حد و نیابت کی ممانعت	۶۱۳	۳۷۹	اچھی طرح گفتگو کرنا	۵۹۰
۳۹۵	بدگمانی سے بچو	۶۱۴	۳۸۰	ہر معاملے میں نرمی سے کام لینا	۵۹۱
۳۹۶	کیسا گمان کیا جاسکتا ہے۔	۶۱۵	۳۸۰	مسلمانوں کا ایک دوسرے کی مدد کرنا	۵۹۲
۳۹۷	مومن اپنے گناہوں پر پردہ ڈالے	۶۱۶	۳۸۲	پارہ — ۲۵	
۳۹۷	سیکڑ	۶۱۷			
۳۹۷	قطع کلام	۶۱۸	۳۸۲	اچھی یا بُری سفارش کرنے والا بھی قصداً ہے	۵۹۳
۳۹۹	نافرمانی کرنے والے سے ترک ملاقات	۶۱۹		حضور غش گو نہ تھے اور نہ غش گوئی کے قریب۔	۵۹۴
	کیا دوست سے روزانہ صبح و شام ملاقات	۶۲۰	۳۸۲	پھٹکتے تھے۔	
۳۹۹	کر۔ یہ۔		۳۸۲	حُسنِ اخلاق اور سخاوت	۵۹۵
۴۰۰	ملاقات کرنا اور اس کے باں کھانا	۶۲۱	۳۸۵	آدمی اپنے گھر والوں میں کیسے رہے	۵۹۶
۴۰۰	و خود کی خاطر آرائش کرنا	۶۲۲	۳۸۶	محبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے۔	۵۹۷
۴۰۰	اخوت اور دوستی	۶۲۳	۳۸۶	اللہ کے لیے محبت کرنا	۵۹۸
۴۰۱	جسم اور ہنسا	۶۲۴	۳۸۶	ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑانا	۵۹۹
۴۰۵	سچوں کے ساتھ رہو	۶۲۵	۳۸۷	گالی دینا اور لعنت کرنا منع ہے	۶۰۰
۴۰۵	اچھا چال چلن	۶۲۶	۳۸۹	لوگوں کا ذکر کس طرح کرے	۶۰۱

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۶۲۷	اذیت پر صبر کرنا	۶۰۶	۶۵۰	لفظاً رُخْمُوا کے بارے میں	۲۲۸
۶۲۸	جو غصہ کے باعث لوگوں کی طرف متوجہ نہ ہو	۶۰۶	۶۵۱	لفظاً رُخْمُوا کے متعلق	۲۲۸
۶۲۹	جو بغیر کسی تاویل کے مسلمان کو کافر کہے وہ بھی		۶۵۲	خدا سے محبت رکھنے کی نشانی	۲۳۲
	وہی کچھ ہے۔	۶۰۷	۶۵۳	کس سے رُخْمُوا دُور ہو جائے کہنا	۲۳۲
۶۳۰	جو مسلمان کی تکفیر کرنے والے کو تاویل یا بے خبری		۶۵۴	کسی کو مُرَجَّباً کہنا	۲۳۳
	کے باعث کافر نہ کہے۔	۶۰۸	۶۵۵	لوگوں کو ان کے باپ کا نام لے کر بلایا جانے گا۔	۲۳۵
۶۳۱	حکم الہی کے نفاذ میں غصہ اور سختی جائز		۶۵۶	کوئی یہ نہ کہے کہ میرا نفس غصیت ہو گیا۔	۲۳۶
	ہے۔	۶۰۹	۶۵۷	زمانے کو بُرا نہ کہو	۲۳۶
۶۳۲	غصے سے بچنا	۶۱۱	۶۵۸	مغص وہ جو قیامت کے روز مغص رہا	۲۳۶
۶۳۳	حیا	۶۱۲	۶۵۹	کسی سے کہنا کہ تجھ پر میرے ماں باپ قربان	۲۳۷
۶۳۴	جب تجھ میں حیا نہ رہے تو جو چاہے کر	۶۱۲	۶۶۰	کسی سے کہنا کہ اللہ مجھے آپ پر قربان کرے	۲۳۸
۶۳۵	دینی مسائل پر چھنے سے شرمنا نہیں چاہیئے۔	۶۱۲	۶۶۱	اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نام	۲۳۸
۶۳۶	آسانی اختیار کرنا	۶۱۳	۶۶۲	حضور نے فرمایا کہ میرا نام رکھ لو۔ لیکن میری کنیت	
۶۳۷	لوگوں سے خشنہ پیشانی کے ساتھ ملنا	۶۱۵		نہ رکھو۔	۲۳۸
۶۳۸	لوگوں کے ساتھ رواداری برتنا	۶۱۶	۶۶۳	حزن نام رکھنا	۲۳۹
۶۳۹	مومن ایک سوراخ سے دُور دفع نہیں ڈسا جاتا	۶۱۷	۶۶۴	نام بدل کر اُس سے اچھا نام رکھنا	۲۳۹
۶۴۰	مہمان کا حق	۶۱۷	۶۶۵	جو انبیائے کرام کے ناموں پر نام رکھے	۲۴۰
۶۴۱	مہمان کی عزت اور خدمت کرنا	۶۱۷	۶۶۶	ولید بن ولید کا نام	۲۴۲
۶۴۲	مہمان کے لیے پر محنت کھانے تیار کرنا	۶۱۹	۶۶۷	اپنے کا نام گھٹا کر لینا	۲۴۲
۶۴۳	مہمان کے نزدیک غصہ اور رنج کا اظہار کرنا	۶۲۰	۶۶۸	پیدائش سے پہلے بچے کی کنیت رکھنا	۲۴۳
	نامناسب ہے۔		۶۶۹	دوسری کنیت کی موجودگی میں ابو تراب کنیت	
۶۴۴	مہمان کا میزبان سے کہنا کہ اگر آپ نہیں کھاتے			رکھنا۔	۲۴۴
	تو میں بھی نہیں کھاؤں گا۔	۶۲۰	۶۷۰	جو نام اللہ تعالیٰ کو سب سے ناپسند ہے۔	۲۴۴
۶۴۵	بڑوں کا ادب کرنا	۶۲۱	۶۷۱	مشرک کی کنیت رکھنا	۲۴۵
۶۴۶	کیسا شعر، رجز اور حدیث خوانی جائز ہے۔	۶۲۲	۶۷۲	صراحت سے بات نہ کرنا جھوٹ میں داخل نہیں	۲۴۷
۶۴۷	مشرکین کی ہجو گوئی۔	۶۲۵	۶۷۳	یہ کہنا کہ یہ کوئی چیز نہیں اس سے مراد یہ ہے کہ	
۶۴۸	نا پسندیدہ شاعری	۶۲۷		یہ صحیح نہیں ہے۔	۲۴۸
۶۴۹	حضور کا دوزبان رد و محاورے استعمال کرنا	۶۲۷	۶۷۴	آسمان کی جانب دیکھنا	۲۴۸

باب	صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون
۶۷۵	۲۴۹	پانی اور مٹی میں کٹری ملنا	۶۹۸	۲۴۹	جب کسی آدمی کو بلایا جائے تو کیا وہ بھی اجازت
۶۷۶	۲۴۹	اپنے ہاتھ سے کسی چیز کے ساتھ زمین کُردنا			طلب کرے۔
۶۷۷	۲۵۰	تعب کے وقت تکبیر و تسبیح کہنا	۶۹۹	۲۴۹	بچوں کو نہ کہنا
۶۷۸	۲۵۱	لکڑی چھیننے کی ممانعت	۷۰۰	۲۵۱	مردوں کا عورتوں کو اور عورتوں کا مردوں کو
۶۷۹	۲۵۱	چھیننے والا الحمد للہ کہے			سلام کرنا۔
۶۸۰	۲۵۱	چھیننے والا الحمد للہ کہے تو اس کا جواب	۷۰۱	۲۵۱	جب کوئی پوچھے کہ کون ہے تو جواب میں کہہ دینا
۶۸۱		چھینک کے وقت کیا پسندیدہ ہے اور جانی			کہ میں ہوں۔
	۲۵۲	کہہ وقت کیا نا پسند ہے۔	۷۰۲	۲۵۲	جواب میں تَلَّیْتُ السَّلَامُ کہنا
۶۸۲	۲۵۲	جب کوئی چھینکے تو اُسے کیا جواب دیا جائے	۷۰۳	۲۵۲	جب کوئی کہے کہ نفوس آپ کو سلام کتا ہے۔
۶۸۳		مگر چھینکے والا الحمد للہ نہ کہے تو جواب نہ	۷۰۴		ایسی مجلس کو سلام کرنا جس میں مسلمان اور مشرک
	۲۵۲	دیا جائے۔			بیٹھے ہوئے ہوں۔
۶۸۴	۲۵۲	جانی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ لینا چاہیے۔	۷۰۵	۲۵۲	جو اس وقت تک گناہ کے مرتکب کو سلام نہ کرے
	۲۵۳	کتابُ الْاِسْتِئْذَانِ	۷۰۶	۲۵۳	اور نہ جواب دے جب تک وہ توبہ نہ کرے۔
۶۸۵	۲۵۳	سلام کی ابتدا کرنا	۷۰۷	۲۵۳	ذمیوں کے سوال کا جواب کس طرح دیا جائے۔
۶۸۶	۲۵۳	بغیر اجازت دوسرے کے گھر میں نہ جانا	۷۰۸	۲۵۳	جو ایسے خط کو دیکھے جس میں مسلمانوں کے مفاد
۶۸۷	۲۵۵	اَسْلَامُ اللہ تعالیٰ کے ناموں سے ایک نام ہے			کے خلاف لکھا ہو تاکہ صورتِ حال واضح ہو
۶۸۸	۲۵۷	تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں	۷۰۹	۲۵۷	جائے۔
۶۸۹	۲۵۷	سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے	۷۱۰	۲۵۷	اہل کتاب کے لیے خط کس طرح لکھا جائے۔
۶۹۰	۲۵۸	چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے	۷۱۱	۲۵۷	خط کی ابتدا کن لفظوں سے کی جائے۔
۶۹۱	۲۵۸	چھوٹا بڑے کو سلام کرے	۷۱۲	۲۵۸	حضور نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لیے کھڑے
۶۹۲	۲۵۸	سلام کا پھیلنا			ہو جاؤ۔
۶۹۳	۲۵۸	واقف اور ناواقف سب کو سلام کرنا	۷۱۳	۲۵۸	معاذ کرنا
۶۹۴	۲۵۹	پردے کی آیت	۷۱۴	۲۵۸	دونوں ہاتھ پکڑنا
۶۹۵	۲۶۰	اجازت لینے کا حکم اسی لیے ہے کہ نظر نہ			پارہ — ۲۶ —
		پڑے۔	۷۱۵	۲۶۱	مطافحہ کرنا اور دوسرے کا مزاج پوچھنا
۶۹۶	۲۶۱	شرمگاہ کے سوا دوسرے اعضاء کا زنا	۷۱۶	۲۶۱	جو جواب میں تَلَّیْتُ وَتَعَدَّیْتُ کہے
۶۹۷	۲۶۱	سلام کرنا اور تین بار اجازت مانگنا	۷۱۷	۲۶۱	کوئی کسی کو اس کی نشست سے نہ اٹھائے

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۲۸۵	افضل استغفار	۴۳۹	۲۸۱	جلس کے قرآنی آداب	۴۱۶
۲۸۷	حضور کا روزانہ دن اور رات میں استغفار کرنا	۴۴۰	۲۸۲	بغیر اجازت مجلس سے کھڑے ہونا	۴۱۷
۲۸۷	توبہ کرنا	۴۴۱	۲۸۵	گھنٹوں کو ہاتھوں کے حلقے میں لے کر بیٹھنا	۴۱۸
۲۸۸	دائیں کروٹ لیٹنا	۴۴۲	۲۸۵	جو اپنے ساتھیوں کے سامنے ٹیک لگا کر بیٹھے	۴۱۹
۲۸۸	طہارت کی حالت میں رات گزارے	۴۴۳	۲۸۵	جو کسی حاجت کی وجہ سے یا قصداً تیز چلے	۴۲۰
۲۸۹	سوئے وقت کیا پڑھے	۴۴۴	۲۸۶	تخت پر نماز	۴۲۱
۲۹۱	دائیں ہاتھ کو دائیں رخسار کے نیچے رکھے	۴۴۵	۲۸۶	جس کو تکبیر پیش کیا جائے	۴۲۲
۲۹۰	دائیں کروٹ پر سونا	۴۴۶	۲۸۷	نماز جمعہ کے بعد قیلولہ کرنا	۴۲۳
۲۹۰	رات کو جاگ اٹھتے تو یہ دعا پڑھے	۴۴۷	۲۸۷	مسجد میں قیلولہ کرنا	۴۲۴
۲۹۲	سوئے وقت تکبیر اور تسبیح پڑھنا	۴۴۸	۲۸۸	جو کسی قوم کے پاس گیا اور وہاں قیلولہ کیا	۴۲۵
۲۹۲	سوئے وقت، تعوذ اور کچھ قرآن مجید سے	۴۴۹	۲۸۹	جس میں آسانی ہو اسی طرح بیٹھنا۔	۴۲۶
	پڑھنا۔		۲۸۹	جو لوگوں کے سامنے سرگوشی کرے	۴۲۷
۲۹۲	بستر جھاڑ کر سونا	۴۵۰	۲۸۰	چت لیٹنا	۴۲۸
۲۹۲	آدھی رات کے وقت کی دعا	۴۵۱	۲۸۰	تیسرے کو چھوڑ کر دوا آدمی سرگوشی نہ کریں	۴۲۹
۲۹۲	بیت الخلا میں جانے کے وقت کی دعا	۴۵۲	۲۸۱	راز کی حفاظت کرنا	۴۳۰
۲۹۲	صبح اٹھنے پر کیا پڑھے	۴۵۳	۲۸۱	جب تین سے زیادہ ہوں تو آہستہ بات	۴۳۱
۲۹۲	نماز میں پڑھنے کی دعا	۴۵۴		کرنے اور سرگوشی کرنے میں حرج نہیں۔	
۲۹۵	نماز کے بعد کی دعا	۴۵۵	۲۸۲	دیر تک سرگوشی کرنا	۴۳۲
۲۹۶	جو اپنے مسلمان بھائی کے لیے دعا کرے	۴۵۶	۲۸۲	سوئے وقت گھر میں آگ جلتی ہوئی نہ چھوڑو	۴۳۳
۲۹۸	دعا میں تاقیہ آرائی اچھی نہیں	۴۵۷	۲۸۲	رات کو دروازے بند کر لینا	۴۳۴
	یقین کے ساتھ دعا مانگے کیونکہ خدا پر کسی کا	۴۵۸		بڑا ہونے پر حق نہ کروانا اور بغل کے بال	۴۳۵
۲۹۸	دعا مانگنا نہیں ہے۔		۲۸۳	اکھاڑنا۔	
	جلد بازی سے کام نہ لے تو بندے کی دعا	۴۵۹		ہر وہ کھیل باطل ہے جو اللہ کی اطاعت سے	۴۳۶
۲۹۸	قبول ہوتی ہے۔		۲۸۳	روکے۔	
۲۹۹	دعا میں ہاتھوں کا اٹھانا	۴۶۰	۲۸۴	عماروں کے بارے میں	۴۳۷
۲۹۹	دعا میں قبلہ کو ہونا ضروری ہے	۴۶۱	۲۸۴	کتاب الدعوات	
۲۹۹	قبلہ رو ہو کر دعا کرنا	۴۶۲		دعا مانگنے کا حکم	۴۳۸
۵۰۰	حضور کا اپنے خادم کے لیے لمبی عمر اور	۴۶۳	۲۸۴		

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۵۱۲	دادی میں اترتے وقت دعا کرنا	۷۸۸		مال بڑھنے کی دعا کرنا۔	
۵۱۲	سفر کا ارادہ کرتے وقت اور واپسی پر دعا کرنا	۷۸۹	۵۰	تکلیف کے وقت کی دعا	۷۹۲
۵۱۲	دُلہا کے لیے دعا کرنا	۷۹۰	۵۰۰	سخت مصیبت سے پناہ مانگنا	۷۹۵
۵۱۲	میون کی پاس آکر کیا دعا کرے	۷۹۱	۵۰۱	حضور کا رفیق اعلیٰ سے ملنے کی دعا کرنا	۷۹۶
۵۱۲	حضور نے دنیا کی بھلائی کے لیے دعا کی	۷۹۲	۵۰۱	موت اور زندگی کی دعا کرنا	۷۹۷
۵۱۲	دنیا کے فتنے سے پناہ مانگنا	۷۹۳		بچوں کے لیے برکت کی دعا کرنا اور اُن کے	۷۹۸
۵۱۲	بار بار دعا کرنا	۷۹۴	۵۰۲	بسر پہ ہاتھ پھیرنا۔	
۵۱۵	مشرکین کے خلاف دعا کرنا	۷۹۵	۵۰۲	حضور پر درود بھیجنا	۷۹۹
۵۱۶	مشرکین کے لیے دعا کرنا	۷۹۶	۵۰۲	کیا حضور کے سوا دوسروں پر درود بھیجے؟	۷۸۰
۵۱۶	حضور نے اپنے لیے دعائے مغفرت کی	۷۹۷		حضور نے دعا کی کہ جس کو میں نے تکلیف دی اسے	۷۸۱
۵۱۷	جمعہ کی خاص ساعت میں دعا کرنا	۷۹۸	۵۰۲	کفار اور رحمت بنا دے۔	
۵۱۷	حضور نے فرمایا کہ یہود کے خلاف ہماری دعا	۷۹۹	۵۰۲	فتنوں سے پناہ مانگنا	۷۸۲
۵۱۸	مقبول ہے اور ہمارے خلاف ان کی مقبول نہیں۔		۵۰۵	لوگوں کے غالب آجانے سے پناہ مانگنا	۷۸۳
۵۱۸	آمین کہنا	۸۰۰	۵۰۶	غلاب قر سے پناہ مانگنا	۷۸۴
۵۱۸	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے کی فضیلت	۸۰۱	۵۰۷	زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ مانگنا	۷۸۵
۵۱۹	سُبْحَانَ اللَّهِ کہنے کی فضیلت	۸۰۲	۵۰۷	گناہ اور قرض سے پناہ مانگنا	۷۸۶
۵۲۰	اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت	۸۰۳	۵۰۸	بزدلی اور سستی سے پناہ مانگنا	۷۸۷
۵۲۱	لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہنا	۸۰۴	۵۰۸	بخل سے پناہ مانگنا	۷۸۸
۵۲۱	اللہ تعالیٰ کے تالوے نام ہیں	۸۰۵	۵۰۸	بہت ہی ضعیفی کی عمر سے پناہ مانگنا	۷۸۹
۵۲۱	دعائے فتنے کے ساتھ ہوں	۸۰۶		دعا دبا اور مصیبت کو دفعہ کذیبی ہے	۷۸۰
۵۲۲	کِتَابُ الرَّفَاقِ		۵۰۹	بہت ہی ضعیفی کی عمر دنیا اور دوزخ کے فتنے سے پناہ مانگنا۔	۷۸۱
۵۲۲	رقت کے بارے میں اور یہ کہ زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔	۸۰۷	۵۱۰	دولت مندی کے فتنے سے پناہ مانگنا	۷۸۲
۵۲۲	آخرت میں دنیاوی زندگی کی مثال	۸۰۸	۵۱۰	منغسی کے فتنے سے پناہ مانگنا	۷۸۳
۵۲۲	حضور نے فرمایا کہ دنیا میں ایک غریب مسافر کی طرح رہو۔	۸۰۹	۵۱۱	کثرت مال اور برکت کی دعا کرنا	۷۸۴
۵۲۳			۵۱۱	استخارہ کے وقت دعا کرنا	۷۸۵
			۵۱۲	وضو کے وقت دعا کرنا	۷۸۶
				بلندی پر چڑھتے وقت دعا کرنا	۷۸۷

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۸۱۰	امید اور اس کی لمبائی	۵۲۳	۸۳۳	حضور نے فرمایا کہ جو میں جانتا ہوں اگر تم جانتے	۵۲۷
۸۱۱	جس کی عمر ساتھ ساتھ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس			تو کم ہنستے اور زیادہ روتے۔	
	کا عذر قبول نہیں کرے گا۔	۵۲۴	۸۳۴	جہنم شہوتوں سے ڈھانپنی گئی ہے	۵۲۸
۸۱۲	جو عمل رضا سے الٹی کے لیے کیا جائے	۵۲۵	۸۳۵	جنت اور جہنم ہوتے کے قسم سے بھی تمہارے	
۸۱۳	دنیا کی چمک دمک اور اس کی جانب راغب	۵۲۵		زیادہ قریب ہیں۔	۵۲۸
	ہونے سے بچنا۔		۸۳۶	اس کی طرف دیکھو جو تم سے غفلت ہے اور جو	
۸۱۴	دنیا کی زندگی تمہیں دھوکا نہ دے جائے	۵۲۹		تم سے مالدار ہے اس کی طرف نہ دیکھو۔	۵۲۸
۸۱۵	نیک لوگوں کا چلے جانا	۵۲۹	۸۳۷	جو نیکی یا بدی کا ارادہ کرے	۵۲۹
۸۱۶	جو مال کے فتنے سے بچا لیا گیا	۵۳۰	۸۳۸	جو گناہوں کو حقیر سمجھنے سے بچا	۵۲۹
۸۱۷	حضور نے فرمایا کہ مال میں نازگی اور مٹھاس ہے	۵۳۱	۸۳۹	اعمال کا دار و مدار نہاتے پر ہے، اللہ عزوجل	۵۲۹
۸۱۸	بوراہ خدا میں خرچ کر دیا وہی مال اپنا ہے	۵۳۲		سے ڈرتا رہا۔	
۸۱۹	زیادہ مال جمع کرنے والے کم نیکیوں والے		۸۴۰	برے ساتھیوں سے بچنے کے لیے تنہائی	
	ہوتے ہیں۔	۵۳۲		میں راحت ہے۔	۵۵۰
۸۲۰	حضور کو یہ پسند نہ تھا کہ آپ کے پاس کوہ احد		۸۴۱	امانت داری کا اٹھ جانا	۵۵۱
	کے برابر سونا ہوتا۔	۵۳۲	۸۴۲	دکھاوت اور شہرت کے لیے	۵۵۲
۸۲۱	اصل تو نگرانِ دل کی غنا ہے	۵۳۲	۸۴۳	جو اللہ کی اطاعت میں مشقت کرے	۵۵۲
۸۲۲	فقر کی فضیلت	۵۳۵	۸۴۴	تواضع اختیار کرنا	۵۵۴
۸۲۳	حضور اور آپ کے اصحاب نے دنیا سے	۵۳۶	۸۴۵	حضور اور قیامت ساتھ ساتھ ہیں	۵۵۵
	کنارا کشیدہ کر زندگی گزاری		۸۴۶	قیامت اچانک آئے گی۔	۵۵۶
۸۲۴	عمل میں میانہ روی اور ہمیشگی جو	۵۴۰	۸۴۷	جو خدا سے ملنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے	
۸۲۵	امید بھی خوف کے ساتھ رہے	۵۴۲		ملنا چاہتا ہے۔	
۸۲۶	اللہ تعالیٰ کی حرام فرمائی چیزوں سے بچنا	۵۴۲	۸۴۸	موت کی سختی	۵۵۶
۸۲۷	جو توکل کرے اس کے لیے اللہ کافی ہے	۵۴۲			
۸۲۸	بیکار قیل و قال نا پسندیدہ ہے۔	۵۴۲			
۸۲۹	ربان کی حفاظت کرنا	۵۴۲	۸۴۹	نفعِ مکر	۵۵۹
۸۳۰	اللہ کے خوف سے رونا	۵۴۵	۸۵۰	اللہ تعالیٰ زمین کو اپنے ہی قبضے میں کرے گا	۵۶۰
۸۳۱	اللہ سے ڈرنا	۵۴۶	۸۵۱	شرکس طرح ہوگا۔	۵۶۱
۸۳۲	گناہوں سے بچنا	۵۴۷	۸۵۲	قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے	۵۶۲

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۵۹۲	وہی تکلیف پہنچتی ہے جو اللہ نے لکھ دی	۵۷۲	۵۶۲	دوبارہ زندہ ہونا	۸۵۳
۵۹۲	خدا ہدایت نہ دیتا تو ہم راہ نہ پاتے	۵۷۵	۵۶۲	قیامت کے روز قصاص لیا جائے گا	۸۵۴
۵۹۵	کتاب الایمان والندور		۵۶۵	جس کے حساب کی پڑتاں ہوئی وہ عذاب میں گیا۔	۸۵۵
۵۹۵	لغو قسموں پر مواخذہ نہیں	۸۷۶		جنت میں ستر ہزار بغیر حساب داخل ہوں گے۔	۸۵۶
۵۹۷	حضور کا ایم اللہ فرمانا	۸۷۷	۵۶۷		
۵۹۷	حضور کس طرح قسم کھاتے تھے	۸۷۸	۵۶۸	جنت اور دوزخ کا حال	۸۵۷
۶۰۲	آبا و اجداد کی قسم نہ کھاؤ	۸۷۹	۵۷۷	الفرارۃ جہنم کے اوپر پرن ہوگا	۸۵۸
۶۰۵	لات وعزى اور بتوں کی قسم نہ کھاؤ	۸۸۰	۵۸۰	حوض کوثر کا بیان	۸۵۹
۶۰۵	جو کسی چیز کی قسم کھائے حالانکہ قسم نہیں لی گئی۔	۸۸۱			
۶۰۶	جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی قسم کھائے	۸۸۲	۵۸۵	کتاب القدر	
۶۰۶	جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں یہ نہیں کہنا چاہیے۔	۸۸۳	۵۸۵	تقدیر کے بارے میں	۸۶۰
۶۰۷	سخت قسمیں کھانا	۸۸۴	۵۸۶	علم الہی کے حضور قلم خشک ہو گیا ہے	۸۶۱
۶۰۸	جو اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر قسم کھائے	۸۸۵	۵۸۶	اللہ تعالیٰ ہر ایک کے اعمال کو خوب جانتا ہے۔	۸۶۲
۶۰۸	اللہ عزوجل کا حمد	۸۸۶	۵۸۷	اللہ کا حکم ایک مقررہ انداز سے پر ہے	۸۶۳
	اللہ کی عزت، اُس کی صفات اور اس کے	۸۸۷	۵۸۸	اعمال کا دار و مدار خلتے پر ہے	۸۶۴
۶۰۹	گناہات کی قسم کھانا۔		۵۸۹	بندہ نظر کو تقدیر کے حوالے کر دے	۸۶۵
۶۰۹	لغو قسموں پر مواخذہ نہیں	۸۸۸		گناہ سے بچنے کی طاقت اور عبادت کرنے کی توفیق اللہ کی طرف سے ہے۔	۸۶۶
۶۱۰	جو بھول کر قسم کے خلاف کرے	۸۸۹	۵۹۱	بچتا وہ ہے جس کو اللہ بچائے	۸۶۷
۶۱۳	جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا	۸۹۱	۵۹۱	خدا کے فیصلے کو کوئی نہیں بدل سکتا	۸۶۸
۶۱۳	جھوٹی قسم سے دنیا کا مال کھانا	۸۹۲		جو خواب تمہیں دکھایا وہ لوگوں کی آزمائش کے لیے تھا۔	۸۶۹
۶۱۶	ایسی چیز کی قسم کھانا جس کا مالک نہ ہو	۸۹۲	۵۹۲		
۶۱۶	کسی سے بات نہ کرنے کی قسم کھانا	۸۹۳	۵۹۲	بارگاہِ خداوندی میں آدم و موسیٰ کی بحث	۸۷۰
	جس نے قسم کھائی کہ اس ماہ اپنی بیوی کے پاس	۸۹۴	۵۹۲	اللہ سے تو کوئی روکنے والا نہیں	۸۷۱
۶۱۷	نہیں جائیں گا۔		۵۹۳	بد بختی اور بری تقدیر سے پناہ مانگنا	۸۷۲
۶۱۷	جس نے قسم کھائی کہ غیبیہ نہیں پیوں گا۔	۸۹۵	۵۹۳	آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہونا	۸۷۳

باب	صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون
۸۹۶	۶۱۷	جس نے قسم کھائی کہ سالن میں کھاؤں گا	۹۱۷	۶۱۷	قسم توڑنے سے پہلے اور اس کے بعد کفارہ دینا۔
۸۹۷	۶۱۹	قسم میں نیت	۹۱۸	۶۱۸	بیٹی کا حصہ بیٹے سے نصف ہے
۸۹۸	۶۲۰	جو نذر یا تو بہ قبول ہونے پر اپنا مال قربان کرے۔	۹۱۹	۶۲۰	علم میراث حاصل کرنا
۸۹۹	۶۲۱	جب کھانے کی کسی چیز کو کوئی اپنے اوپر حرام کرنے۔	۹۲۰	۶۲۱	حضور نے فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں، ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔
۹۰۰	۶۲۱	نذر پوری کرنا	۹۲۱	۶۲۲	حضور نے فرمایا کہ جو شخص مال چھوڑے تو وہ اس کے گھروالوں کا ہے۔
۹۰۱	۶۲۱	نذر پوری نہ کرنے کا گناہ	۹۲۲	۶۲۲	ماں باپ کی طرف سے بیٹے کی میراث
۹۰۲	۶۲۲	اطاعت میں نذر ماننا	۹۲۳	۶۲۳	بیٹیوں کی میراث
۹۰۳	۶۲۲	حالیہ کفر میں کسی آدمی سے نہ بولنے کی نذر مانی یا قسم کھائی پھر مسلمان ہو گیا۔	۹۲۴	۶۲۴	پوتے کی میراث جب کہ بیٹا زندہ نہ ہو
۹۰۴	۶۲۳	جو مر جائے اور اس نے نذر مانی ہو	۹۲۵	۶۲۵	بیٹی کے ہوتے ہوئے نواسی کی میراث
۹۰۵	۶۲۳	ایسی نذر ماننا جس پر قدرت نہ ہو یا اس کا کرنا گناہ ہو۔	۹۲۶	۶۲۶	باپ اور بھائی کے ہوتے ہوئے دادا کی میراث
۹۰۶	۶۲۴	جو کچھ دونوں کے روزے رکھنے کی نذر مانے اور ان میں قربانی اور عید کا دن آئے۔	۹۲۷	۶۲۷	اولاد وغیرہ کی موجودگی میں خاندان کی میراث
۹۰۷	۶۲۵	قسموں میں کیا چیزیں داخل ہیں۔	۹۲۸	۶۲۸	اولاد وغیرہ کی موجودگی میں میاں بیوی کی میراث۔
۹۰۸	۶۲۵	قسموں کے کفارے	۹۲۹	۶۲۹	بیٹیوں کی موجودگی میں بہنوں کی میراث جو متبہ ہیں۔
۹۰۹	۶۲۶	کفارہ ادا کرنا فرض ہے	۹۳۰	۶۳۰	کئی بہنوں اور ایک بھائی کی میراث۔
۹۱۰	۶۲۶	کفارہ نہ دے کر بھلا کر دے۔	۹۳۱	۶۳۱	کلاہ کی میراث
۹۱۱	۶۲۷	کفارے میں دس مسکینوں کو دیا جائے خواہ وہ قریبی ہوں یا دور کے۔	۹۳۲	۶۳۲	عورت کے دو چچا زاد بھائی ہوں۔ ایک ان میں اس کی والدہ سے اور دوسرا خاندان ہو۔
۹۱۲	۶۲۸	صانع اور مد کا وزن	۹۳۳	۶۳۳	ذوی الارحام (رحم کے رشتے)
۹۱۳	۶۲۸	غلام آزاد کرنا	۹۳۴	۶۳۴	لعان کرنے والوں کی میراث
۹۱۴	۶۲۹	کفارے میں سب سے امیر امیر، مسکین اور ولد الزنا کو آزاد کرنا۔	۹۳۵	۶۳۵	بچہ عورت کو ملے گا۔ خواہ وہ آزاد ہو یا لونڈی۔
۹۱۵	۶۲۹	کفارے میں غلام آزاد کیا تو دلاکس کو ملے گی	۹۳۶	۶۳۶	
۹۱۶	۶۲۹	قسم میں انشاء اللہ تعالیٰ کتنا			

صفحہ	باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون
۶۵۲	۹۳۶	دلدار اس کے لیے ہے جانا کہہ دے	۶۵۸	۹۳۷	سائبہ کی میراث
۶۵۳	۹۳۷	غلام آقا کی مرضی کے خلاف کرے تو گناہ ہے	۶۵۹	۹۳۸	جس کے ہاتھ پر کوئی کافر مسلمان ہو
۶۵۳	۹۳۹	کیا عورت ولاد کی وارث ہوگی؟	۶۶۰	۹۴۰	آزاد کردہ غلام کسی قوم میں شمار ہے۔ اور
۶۵۴	۹۴۱	بہا نجا بھی۔	۶۶۱	۹۴۲	قیدی کی میراث
۶۵۶	۹۴۲	مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں	۶۶۲	۹۴۳	نصرانی غلام اور مکاتب کی میراث
۶۵۸	۹۴۴	جو کسی کا بھائی یا بھتیجا ہونے کا دعویٰ کرے	۶۶۳	۹۴۵	جو کسی غیر کو اپنا باپ بتائے
۶۵۸	۹۴۶	عورت کسی کے متعلق دعویٰ کرے کہ اس کا بیٹا ہے۔	۶۶۴	۹۴۷	تیاذہ شناسی
۶۵۹	۹۴۸	کتاب الحدود	۶۶۵	۹۴۸	شراب نہ پی جائے
۶۵۹	۹۴۹	شرابی کی پٹائی کے بارے میں	۶۶۶	۹۵۰	جس نے گھر کے اندر حد کی ضربیں لگانے کا حکم دیا۔
۶۶۰	۹۵۱	چھڑیوں اور جوتوں سے مارنا	۶۶۷	۹۵۲	جس نے شرابی پر لعنت کی حالانکہ وہ اسلام سے خارج نہیں ہے۔
۶۶۰	۹۵۳	بجوڑ جب چوری کرے	۶۶۸	۹۵۴	نام لیے بغیر چور پر لعنت کرنا
۶۶۲	۹۵۵	حد و کفارہ ہیں	۶۶۹	۹۵۶	حد و کفارہ ہیں
۶۶۲	۹۵۷	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔	۶۷۰	۹۵۸	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔
۶۶۳	۹۵۹	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔	۶۷۱	۹۶۰	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔
۶۶۴	۹۶۱	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔	۶۷۲	۹۶۲	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔
۶۶۵	۹۶۳	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔	۶۷۳	۹۶۴	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔
۶۶۵	۹۶۵	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔	۶۷۴	۹۶۶	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔
۶۶۵	۹۶۷	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔	۶۷۵	۹۶۸	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔
۶۶۵	۹۶۹	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔	۶۷۶	۹۷۰	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔
۶۶۵	۹۷۱	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔	۶۷۷	۹۷۲	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔
۶۶۵	۹۷۳	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔	۶۷۸	۹۷۴	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔
۶۶۵	۹۷۵	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔	۶۷۹	۹۷۶	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔
۶۶۵	۹۷۷	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔	۶۸۰	۹۷۸	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔
۶۶۵	۹۷۹	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔	۶۸۱	۹۸۰	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔
۶۶۵	۹۸۱	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔	۶۸۲	۹۸۲	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔
۶۶۵	۹۸۳	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔	۶۸۳	۹۸۴	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔
۶۶۵	۹۸۵	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔	۶۸۴	۹۸۶	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔
۶۶۵	۹۸۷	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔	۶۸۵	۹۸۸	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔
۶۶۵	۹۸۹	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔	۶۸۶	۹۹۰	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔
۶۶۵	۹۹۱	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔	۶۸۷	۹۹۲	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔
۶۶۵	۹۹۳	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔	۶۸۸	۹۹۴	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔
۶۶۵	۹۹۵	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔	۶۸۹	۹۹۶	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔
۶۶۵	۹۹۷	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔	۶۹۰	۹۹۸	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔
۶۶۵	۹۹۹	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔	۶۹۱	۱۰۰۰	حدیث حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے۔

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۹۷۶	کیا امام اقرار کر لینے والے سے یہ کہہ سکتا ہے کہ تم نے چھو یا اشارہ کیا ہوگا۔	۶۶۶	۹۹۱	تعزیر اور ادب کے لیے کتنی سزا ہے؟	۶۷۷
۹۷۷	اقرار کرنے والے سے امام کا پوچھنا کہ کیا تم شادی شدہ ہو؟	۶۶۶	۹۹۲	جس نے بغیر ثبوت کے بے حیائی و آلودگی کا مظاہرہ کیا اور تہمت لگائی۔	۶۷۹
۹۷۸	زنا کا اعتراف	۶۶۷	۹۹۳	شادی شدہ عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا	۶۸۰
۹۷۹	شادی شدہ عورت کو سنگسار کرنا جو زنا سے حاملہ ہوئی۔	۶۶۷	۹۹۴	غلاموں پر تہمت لگانا	۶۸۰
۹۸۰	بغیر شادی شدہ مرد اور عورت کو دوسرے لگائے جائیں۔	۶۶۸	۹۹۵	کیا امام کسی کو حکم دے سکتا ہے کہ اس کی عدم موجودگی میں کسی پر ۷۰ قائم کر دے۔	۶۸۱
۹۸۱	ابن معاصی اور مفتشوں کو گھر سے نکال دینا	۶۷۲	۹۹۶	جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے۔	۶۸۱
۹۸۲	امام کے سوا اس کی عدم موجودگی میں جو حد قائم کرنے کا حکم دے۔	۶۷۲	۹۹۷	جو مسلمان کی جان بچائے۔	۶۸۲
۹۸۳	جو آزاد عورت سے نکاح کرنے کی حالت نہ رکھے۔	۶۷۳	۹۹۸	قصاص فرض ہے۔	۶۸۵
۹۸۴	جب لونڈی زنا کی مرتکب ہوئی۔	۶۷۳	۹۹۹	قاتل سے اقرار کرنے تک سوال کرنا اور حدود میں اقرار ضروری ہے۔	۶۸۶
۹۸۵	لونڈی اگر زنا کرے تو اس سے علامت نہ کی جائے اور نہ جلا وطن کیا جائے۔	۶۷۳	۱۰۰۰	جب کسی کو پتھر یا لالچی سے قتل کیا گیا ہو	۶۸۶
۹۸۶	ذمیوں کے احکام کہ شادی شدہ کو زنا کے بعد امام کے روبرو پیش کرنا۔	۶۷۳	۱۰۰۱	قصاص کا قرآنی منابطہ	۶۸۶
۹۸۷	جب کوئی شخص اپنی عورت یا دوسرے کی عورت پر زنا کی تہمت لگائے تو کیا امام اس عورت کے پاس کسی آدمی کو دریافت کرنے کے لیے بھیج سکتا ہے؟	۶۷۳	۱۰۰۲	جس نے پتھر سے مار ڈالا	۶۸۷
۹۸۸	سلطان کے علاوہ جو اپنے گھروالوں یا دوسروں کو ادب سکھانے۔	۶۷۳	۱۰۰۳	جس کا کوئی آدمی قتل کر دیا گیا تو اسے دونوں میں سے ایک کا اختیار ہے۔	۶۸۷
۹۸۹	جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو دیکھ کر اسے قتل کر دے۔	۶۷۳	۱۰۰۴	جو ناحق کسی کو قتل کرنا چاہے	۶۸۸
۹۹۰	تحریش کے بارے میں	۶۷۳	۱۰۰۵	قتل خطا کو مرنے کے بعد معاف کر دینا	۶۸۹
			۱۰۰۶	مسلمان جان بوجھ کر دوسرے مسلمان کو قتل نہیں کرتا۔	۶۸۹
			۱۰۰۷	جب ایک بار اقرار قتل کر لیا تو اسے قتل کیا جائے گا۔	۶۸۹
			۱۰۰۸	عورت کے بدلے مرد کو قتل کرنا	۶۹۰
			۱۰۰۹	مردوں اور عورتوں کے درمیان دشمنی کا قصاص	۶۹۰

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۷۰۳	کتاب استنباتہ المیزین		۶۹۰	جو اپنا حق خود حاصل کرے یا سلطان کی اجازت کے بغیر قصاص لے بیٹھے۔	۱۰۱۰
۷۰۳	شرک ظلم عظیم ہے	۱۰۲۸	۶۹۱	جب کوئی ہجوم میں مر جائے یا قتل کر دیا جائے	۱۰۱۱
۷۰۴	مرتد مرد اور مرتدہ عورت کا حکم	۱۰۲۹		جب کوئی غلطی سے اپنے آپ کو قتل کر بیٹھے	۱۰۱۲
۷۰۴	جو فراتعز قبول کرنے سے انکار کرے اور توبہ نہ کرے	۱۰۳۰	۶۹۱	تو اس کی دیت نہیں ہے۔	
۷۰۶	کی جانب نسبت کیا جائے اسے قتل کرنا۔			جب کوئی کسی کو کاٹے اور اس کے دانت	۱۰۱۳
۷۰۸	جب ذمی وغیرہ حضور کو گال دے لیکن کھل کر	۱۰۳۱	۶۹۲	گر جائیں۔	
۷۰۸	نہیں مثلاً اللہ تم غلیک کنا۔		۶۹۲	دانت کے بدلے دانت	۱۰۱۴
۷۰۹	کفار کا ایسا کلام سے سلوک	۱۰۳۲	۶۹۲	انگلیوں کی دیت	۱۰۱۵
۷۰۹	خارجیوں اور محدوں کو حجت قائم کرنے کے	۱۰۳۳		کئی آدمیوں نے ایک آدمی کو قتل کر دیا تو کیا	۱۰۱۶
۷۰۹	بعد قتل کر دینا۔		۶۹۲	ان سب سے بدلہ یا قصاص لیا جائے گا؟	
	جو خوارج کو تالیف قلوب کی خاطر قتل نہ	۱۰۳۴	۶۹۲	قصاصت	۱۰۱۷
	کرے اور اس لیے کہ لوگ اس سے نفرت			جو کسی کے گھر میں جھانکے اور اہل خانہ اس کی	۱۰۱۸
۷۱۱	کرنے لگیں گے۔		۶۹۴	آنکھ پھوڑ دیں تو اس کے لیے دیت نہیں۔	
	حضور نے فرمایا ہے کہ قیامت قائم نہیں ہو	۱۰۳۵	۶۹۷	عاقلم	۱۰۱۹
	گی جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں اور ان		۶۹۸	عورت کا حمل	۱۰۲۰
۷۱۲	کا دعویٰ ایک ہوگا۔			عورت کا حمل اور یہ کہ دیت باپ پر ہے اور	۱۰۲۱
۷۱۲	تاویل کرنے والوں کے بارے میں	۱۰۳۶	۶۹۸	باپ کے عصبہ پر بیٹے پر نہیں ہے۔	
۷۱۵	کتاب الاکراہ		۶۹۹	جو غلام اور بچہ عاریتہ مانگے۔	۱۰۲۲
۷۱۵	جس کو مجبور کر کے کلمہ کفر کہلوا یا گیا۔	۱۰۳۷	۷۰۰	کان یا کنوین میں دب کر مرنے کا خون	۱۰۲۳
۷۱۶	جو مار کھانے یا قتل ہونے اور توہین برداشت	۱۰۳۸	۷۰۱	معاف ہے۔	
	کرنے کو کفر یہ کلمہ کہنے پر ترجیح دے۔		۷۰۱	جو یاٹے خون کر دیں تو معاف ہے۔	۱۰۲۴
۷۱۷	مجبور کا اپنے حقوق ذمیرہ فروخت کرنا	۱۰۳۹		جو بغیر کسی جرم کے ذمی کو قتل کر دے۔	۱۰۲۵
۷۱۸	مجبور کا نکاح جائز نہیں۔	۱۰۴۰	۷۰۱	کافر کے بدلے میں مسلمان قتل نہیں کیا جائے	۱۰۲۶
۷۱۹	مجبور کا کسی کو غلام دینا یا خرید و فروخت کرنا	۱۰۴۱	۷۰۱	گا۔	
۷۱۹	جائز نہیں ہے۔		۷۰۲	جب مسلمان حقے کی حالت میں یہودی کو تھپڑ	۱۰۲۷
۷۱۹	الاکراہ، کراہ اور کراہ ہم معنی ہیں۔	۱۰۴۲		مار دے۔	

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۱۰۴۳	اگر عورت زنا پر مجبور کی گئی تو اس پر حد قائم نہیں کی جائے گی۔	۷۲۰	۱۰۶۱	ابتدا سے تھے خوابوں سے ہوئی تھی۔	۷۲۵
۱۰۴۴	کسی شخص کا اپنے ساتھی کے متعلق قسم کھانا کہ یہ میرا بھائی ہے جب اس کے قتل وغیرہ کا ڈر ہو۔	۷۲۰	۱۰۶۲	نیک لوگوں کے خواب	۷۲۵
			۱۰۶۳	خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں	۷۲۵
			۱۰۶۴	اچھے خواب نبوت کے چھیا لیس حصوں میں سے ایک حصہ ہیں۔	۷۲۶
			۱۰۶۵	بشارتیں	۷۲۸
			۱۰۶۶	حضرت یوسف کا خواب	۷۲۷
			۱۰۶۷	حضرت ابراہیم کا خواب	۷۲۸
			۱۰۶۸	متعدد آدمیوں کا ایک ہی خواب دیکھنا	۷۲۸
			۱۰۶۹	قیدیوں، مفسدوں اور مشرکوں کے خواب	۷۲۸
			۱۰۷۰	جو خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے	۷۲۹
			۱۰۷۱	رات کو خواب دیکھنا	۷۳۱
			۱۰۷۲	دن کے وقت خواب دیکھنا	۷۳۳
			۱۰۷۳	عورتوں کا خواب دیکھنا	۷۳۲
			۱۰۷۴	پریشان خواب شیطان کی طرف سے ہیں	۷۳۲
			۱۰۷۵	خواب میں دودھ دیکھنا	۷۳۵
			۱۰۷۶	جب دودھ پینے سے اپنے اطراف اور ناحوں میں بھی سیرانی دیکھے۔	۷۳۵
			۱۰۷۷	خواب میں قیص دیکھنا	۷۳۵
			۱۰۷۸	خواب میں قیص گھسٹی ہوئی دیکھنا	۷۳۶
			۱۰۷۹	خواب میں سبزی یا سبز بارش دیکھنا	۷۳۶
			۱۰۸۰	خواب میں عورت کا چہرہ کھولنا	۷۳۷
			۱۰۸۱	خواب میں ریشمی کپڑا دیکھنا	۷۳۷
			۱۰۸۲	ہاتھ میں کنجیاں دیکھنا	۷۳۷
			۱۰۸۳	خواب میں دسی یا حلقہ پکڑ کر لٹکنا	۷۳۸
			۱۰۸۴	اپنے تکیہ کے نیچے نیچے کے ستون دیکھنا	۷۳۸
			۱۰۸۵	کریب دیکھنا خواب میں جنت میں داخل ہونا	۷۳۸
			۱۰۸۶	خواب میں قید ہو جانا	۷۳۹
۱۰۴۵	حیلہ ترک کرنا	۷۲۲	۱۰۴۶	نماز میں حیلہ کرنا	۷۲۲
۱۰۴۶	نماز میں حیلہ کرنا	۷۲۲	۱۰۴۷	زکوٰۃ میں حیلہ کرنا	۷۲۲
۱۰۴۷	زکوٰۃ میں حیلہ کرنا	۷۲۲	۱۰۴۸	شفار یعنی بدلے کا نکاح منع ہے۔	۷۲۲
۱۰۴۸	شفار یعنی بدلے کا نکاح منع ہے۔	۷۲۲	۱۰۴۹	تجارت میں حیلہ سازی ناپسندیدہ ہے۔	۷۲۵
۱۰۴۹	تجارت میں حیلہ سازی ناپسندیدہ ہے۔	۷۲۵	۱۰۵۰	نئی بھگت سے بولی بڑھانا مکروہ ہے۔	۷۲۵
۱۰۵۰	نئی بھگت سے بولی بڑھانا مکروہ ہے۔	۷۲۵	۱۰۵۱	تجارت میں دھوکا دینا منع ہے	۷۲۵
۱۰۵۱	تجارت میں دھوکا دینا منع ہے	۷۲۵	۱۰۵۲	دلی کا اپنی پسندیدہ قیم لڑکی سے نکاح کرنے اور پورا مہر بڑھانے کے لیے حیلہ کرنا۔	۷۲۶
۱۰۵۲	دلی کا اپنی پسندیدہ قیم لڑکی سے نکاح کرنے اور پورا مہر بڑھانے کے لیے حیلہ کرنا۔	۷۲۶	۱۰۵۳	کسی کی لونڈی عصب کرنے کا حیلہ کرنا	۷۲۶
۱۰۵۳	کسی کی لونڈی عصب کرنے کا حیلہ کرنا	۷۲۶	۱۰۵۴	حق ثابت کرنے میں غلط بیانی نہ کی جائے	۷۲۷
۱۰۵۴	حق ثابت کرنے میں غلط بیانی نہ کی جائے	۷۲۷	۱۰۵۵	نکاح میں حیلہ سازی کرنا	۷۲۷
۱۰۵۵	نکاح میں حیلہ سازی کرنا	۷۲۷	۱۰۵۶	عورت کا اپنے خاوند اور سوکنوں کے ساتھ حیلہ کرنا ناپسندیدہ ہے۔	۷۲۸
۱۰۵۶	عورت کا اپنے خاوند اور سوکنوں کے ساتھ حیلہ کرنا ناپسندیدہ ہے۔	۷۲۸	۱۰۵۷	طاغون کی جگہ سے بھاگنے کے لیے حیلہ تلاش کرنا بُرا ہے۔	۷۲۹
۱۰۵۷	طاغون کی جگہ سے بھاگنے کے لیے حیلہ تلاش کرنا بُرا ہے۔	۷۲۹	۱۰۵۸	ہبہ اور شفعہ میں حیلہ کرنا	۷۳۰
۱۰۵۸	ہبہ اور شفعہ میں حیلہ کرنا	۷۳۰	۱۰۵۹	حاکم کا حیلہ کرنا تاکہ اسے تحفہ بھیجا جائے۔	۷۳۲
۱۰۵۹	حاکم کا حیلہ کرنا تاکہ اسے تحفہ بھیجا جائے۔	۷۳۲			
			۷۳۲	کتاب التبغیر	
			۷۳۲	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی کی	

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۷۶۲	پارہ ۲۹		۷۶۹	خواب میں بستا ہوا چشمہ دیکھنا	۱۰۸۵
۷۶۳	کتاب الفتن			خواب میں اتنا پانی کنوئیں سے نکالنا کہ تمام	۱۰۸۶
۷۶۴	فتنوں سے ڈرنا چاہیے	۱۱۰۶	۷۷۰	لوگ سیراب ہو جائیں۔	
۷۶۵	حضور نے فرمایا کہ عنقریب تم میرے بعد ناپید ہو	۱۱۰۷		کنوئیں سے ایک ڈول یا ڈولن نکالنا اور کزدن	۱۰۸۷
۷۶۶	امور دیکھو گے۔		۷۷۱	کے ساتھ۔	
۷۶۷	حضور نے فرمایا کہ میری امت کی ہلاکت کم عمر اور	۱۱۰۸	۷۷۲	خواب میں آرام کرنا	۱۰۸۸
۷۶۸	بے وقوف لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔		۷۷۳	خواب میں محل دیکھنا	۱۰۸۹
۷۶۹	حضور نے فرمایا کہ جس شہر میں عربوں کی خوابی ہے	۱۱۰۹	۷۷۴	خواب میں وضو کرنا	۱۰۹۰
۷۷۰	وہ نزدیک آگیا ہے۔		۷۷۵	خواب میں تعبیر کا طواف کرنا	۱۰۹۱
۷۷۱	فتنوں کا ظہور	۱۱۱۰	۷۷۶	خواب میں اپنی بچی ہوئی چیز دوسرے کو دینا	۱۰۹۲
۷۷۲	ہر آنے والا زمانہ پچھلے سے برا ہوگا۔	۱۱۱۱	۷۷۷	خواب میں امن دیکھنا اور خوف دُور ہونا	۱۰۹۳
۷۷۳	حضور نے فرمایا کہ جس نے ہم پر اختیار اٹھایا	۱۱۱۲	۷۷۸	خواب میں دائیں ہاتھ چلنا	۱۰۹۴
۷۷۴	وہ ہم میں سے نہیں۔		۷۷۹	خواب میں پیالہ دیکھنا	۱۰۹۵
۷۷۵	حضور نے فرمایا کہ تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ	۱۱۱۳	۷۸۰	جب خواب میں کوئی چیز لڑتی ہوئی دیکھے	۱۰۹۶
۷۷۶	ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو۔		۷۸۱	جب گائے ذبح ہوتی دیکھے	۱۰۹۷
۷۷۷	ایسا فتنہ بھی آئے گا کہ اُس میں بیٹھا ہوا آدمی	۱۱۱۴	۷۸۲	خواب میں بھونک مارنا	۱۰۹۸
۷۷۸	کھڑے سے بہتر ہوگا۔		۷۸۳	جب یہ دیکھا کہ اُس نے کھڑکی سے کوئی چیز نکال	۱۰۹۹
۷۷۹	جب وہ مسلمان تلوار لے کر ایک دوسرے	۱۱۱۵	۷۸۴	کر اُسے دوسری جگہ لگا دیا ہے۔	
۷۸۰	کے مقابل ہوں۔		۷۸۵	کالی عورت دیکھنا	۱۱۰۰
۷۸۱	جب جماعت نہ رہے تو کیا کرنا چاہیے	۱۱۱۶	۷۸۶	بکھرے ہوئے بالوں والی عورت دیکھنا	۱۱۰۱
۷۸۲	جو فتنہ اور ظلم والوں کی کثرت کو ناپسند	۱۱۱۷	۷۸۷	جب خواب میں تلوار لہرائی	۱۱۰۲
۷۸۳	کرے۔		۷۸۸	جو جھوٹا خواب بیان کرے	۱۱۰۳
۷۸۴	جب انساؤں کا کھنڈا کرکٹ باقی رہ جائے	۱۱۱۸	۷۸۹	جب خواب میں ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اس کا	۱۱۰۴
۷۸۵	فتنوں سے بچ کر جنگل میں رہنا	۱۱۱۹	۷۹۰	کسی سے ذکر نہ کرے۔	
۷۸۶	فتنوں سے پناہ لگنا	۱۱۲۰		جو یہ خیال کرے کہ پہلا تعبیر بتانے والا بُر فتنہ	۱۱۰۵
۷۸۷	حضور نے فرمایا کہ فتنہ مشرق سے ظاہر ہوگا۔	۱۱۲۱		بتائے تو واقع نہیں ہوتی۔	
				نماز فجر کے بعد خواب کی تعبیر بتانا	۱۱۰۶

باب	صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون
۱۱۲۲	۷۸۰	نقٹے دریا کی موجوں کی طرح اکٹھے گئے۔	۱۱۲۰	۷۸۰	کرتا ہے۔
۱۱۲۳	۷۸۲	عورت کو حکمران بنانے والی قوم کبھی ظلمت نہیں پائے گی۔	۱۱۲۱	۷۸۵	جو حکومت مانگے تو وہ اس کے حوالے کر دیا جاتے گا۔
۱۱۲۴	۷۸۵	حضرت عائشہ کے ذریعے کشمکش کی گئی۔	۱۱۲۲	۷۸۶	حکومت کی حرم ناپسندیدہ ہے
۱۱۲۵	۷۸۶	جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے	۱۱۲۳	۷۸۷	جو حاکم بنایا گیا لیکن رعیت کی خیر خواہی نہ کرے
۱۱۲۶	۷۸۷	حضور نے امام حسن کے متعلق فرمایا: میرا یہ بیٹا	۱۱۲۴	۷۸۸	جو لوگوں پر سختی کرے اللہ اس پر سختی کرے گا
		سردار ہے، شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ	۱۱۲۵	۷۸۹	راستہ چلتے ہوئے فیصلہ کرنا اور فتویٰ دینا۔
		مسلمانوں کی درجہ جاعتوں میں اضافہ کر دے۔	۱۱۲۶	۷۸۹	مذکورہ ہے کہ حضور کا کوئی دربان نہ تھا۔
۱۱۲۷	۷۸۸	جب کوئی لوگوں کے سامنے کچھ کہے اور وہاں	۱۱۲۷	۷۹۰	امام کے ماتحت حاکم کا اس کے سامنے کسی کے
		سے مبارک اس کے خلاف کرے۔	۱۱۲۸	۷۹۱	قتل کا حکم دینا۔
۱۱۲۸	۷۸۹	قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب	۱۱۲۹	۷۹۲	کیا غصے کی حالت میں حاکم فیصلہ کرے اور
		تک قبر والوں پر رشک نہ کیا جائے۔	۱۱۳۰	۷۹۳	فتوے دے؟
۱۱۲۹	۷۹۰	زمانہ اتنے بد لے گا کہ لوگ بتوں کو پوجیں	۱۱۳۱	۷۹۴	قاضی اپنے علم سے بھی فیصلہ کر سکتا ہے
		گئے۔	۱۱۳۲	۷۹۵	مہر لگے ہوئے خط پر گواہی
۱۱۳۰	۷۹۱	آگ کا ٹکٹا	۱۱۳۳	۷۹۶	آدمی فیصلہ کرنے کے قابل کب ہوتا ہے۔
۱۱۳۱	۷۹۲	قیامت کی بعض نشانیاں	۱۱۳۴	۷۹۷	افسوں اور گورنروں کی تنخواہ
۱۱۳۲	۷۹۳	دجال کا ذکر	۱۱۳۵	۷۹۸	جو مسجد میں فیصلے کرے اور لعان بھی
۱۱۳۳	۷۹۴	دجال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوگا۔	۱۱۳۶	۷۹۹	جو مسجد میں حکم دے اور مسجد سے باہر حد
۱۱۳۴	۷۹۵	یا بوج و ما بوج	۱۱۳۷	۸۰۰	قائم کرے۔
		کتاب الاحکام	۱۱۳۸	۸۰۱	امام کا جنگ کرنے والوں کو سکھانا
۱۱۳۵	۸۰۱	اللہ کی اطاعت کرو، اللہ کے رسول اور اولوالہام	۱۱۳۹	۸۰۲	عدو قضاٹنے کے بعد یا پہلے قاضی نے حاکم
		کی اطاعت کرو۔	۱۱۴۰	۸۰۳	کے سامنے ایک بات کی شہادت دی ہو، تو
۱۱۳۶	۸۰۲	سربراہ مملکت قریش سے ہوں گے	۱۱۴۱	۸۰۴	کیا اس کے مطابق فیصلہ کر سکتا ہے؟
۱۱۳۷	۸۰۳	حکمت کے ساتھ فیصلہ کرنے والے کا اجر	۱۱۴۲	۸۰۵	والی نے دو آدمیوں کو ایک جگہ کا امیر بنایا تو
۱۱۳۸	۸۰۴	گناہ کا کام نہ ہو تو امام کی بات سننی اور	۱۱۴۳	۸۰۶	انہیں ایک دوسرے کی ماننے اور جھگڑا نہ
		ماننی چاہیے۔	۱۱۴۴	۸۰۷	کرنے کا حکم دینا۔
۱۱۳۹	۸۰۵	جو حکومت طلب نہ کرے اللہ اس کی مدد	۱۱۴۵	۸۰۸	حاکم کا دعوت قبول کرنا
		کے مخالف کے تحفے	۱۱۴۶	۸۰۹	تعمار کے تحفے

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۱۱۵۹	خود میں کوتاہی اور عاقل بنانا	۸۱۲	۱۷۸	جو دودھ بیعت کرے	۸۲۵
۱۱۶۰	لوگوں سے معروف آدمی	۸۱۲	۱۷۹	دیہاتیوں کی بیعت	۸۲۶
۱۱۶۱	بلو شاہ کے سامنے اُس کی تعریف کرنا اور جا۔ نہ پر	۸۱۲	۱۸۰	لوگوں کی بیعت	۸۲۶
۱۱۶۲	مُلائی کرنا مکروہ ہے۔	۸۱۲	۱۸۱	جو بیعت کر کے واپس کرنا چاہے	۸۲۶
۱۱۶۳	غائب کا فیصلہ	۸۱۲	۱۸۲	جس نے صرف دنیاوی غرض سے بیعت کی	۸۲۷
۱۱۶۴	جس کو قاضی نے اُس کے بھائی کا حق دلایا تو وہ	۸۱۲	۱۸۳	غور قوں کی بیعت	۸۲۷
۱۱۶۵	نہ لے کیونکہ حاکم کو حلال اور حلال کو حرام	۸۱۲	۱۸۴	جو بیعت توڑ دے	۸۲۸
۱۱۶۶	نہیں کر سکتا۔	۸۱۲	۱۸۵	خلیفہ مقرر کرنا	۸۲۹
۱۱۶۷	کنوئیں وغیرہ کا حکم	۸۱۵	۱۸۶	قریش سے بارہ امیر ہوں گے	۸۳۰
۱۱۶۸	مختور سے یا زیادہ مال کا فیصلہ کرنا	۸۱۵	۱۸۷	دشمنوں اور مشکوک لوگوں کا علم ہونے پر انہیں	۸۳۱
۱۱۶۹	امام کا لوگوں کے مال اور جائیداد کو فروخت کرنا	۸۱۵	۱۸۸	گھروں سے نکال دینا۔	۸۳۱
۱۱۷۰	جو اہل کے بارے میں لاعلمی کے تحت بات کہنے	۸۱۶	۱۸۹	کیا امام کو حق ہے کہ مجرموں اور مصطکاروں کو بات	۸۳۲
۱۱۷۱	کو طعن شمار نہیں کرتا۔	۸۱۶	۱۹۰	کرنے اور اپنے پاس آنے سے روک دے۔	۸۳۲
۱۱۷۲	بہت زیادہ جھگڑنے والا	۸۱۶	۱۹۱	کتاب التمتنی	۸۳۲
۱۱۷۳	جب حاکم ظالمانہ یا اہل علم کے خلاف فیصلہ دے	۸۱۶	۱۹۲	تمنا کرنے کے بارے میں اور شہادت کی	۸۳۲
۱۱۷۴	تو وہ رد کیا جائے۔	۸۱۶	۱۹۳	تمنا۔	۸۳۲
۱۱۷۵	امام کا کسی قوم کے پاس اگرائی کی صلح کروانا	۸۱۶	۱۹۴	بھلائی کی تمنا۔	۸۳۲
۱۱۷۶	کاتب کے لیے مستحب ہے کہ امانت دار اور	۸۱۸	۱۹۵	حضور کا فرمان کہ مجھے اپنے متعلق پہلے معزز ہوتا	۸۳۲
۱۱۷۷	عاقل ہو۔	۸۱۸	۱۹۶	جس کا بعد میں علم ہوا۔	۸۳۲
۱۱۷۸	حاکم کا اپنے ماطوں، قاضیوں اور امینوں کے	۸۱۹	۱۹۷	حضور کا فرمان کہ کاش! یوں ہوتا۔	۸۳۲
۱۱۷۹	پہلے خط لکھنا۔	۸۱۹	۱۹۸	قرآن کریم اور علم کی تمنا	۸۳۲
۱۱۸۰	کیا حاکم کے لیے جائز ہے کہ حالات معلوم کرنے	۸۲۰	۱۹۹	کیس تمنا مکروہ ہے۔	۸۳۲
۱۱۸۱	کے لیے ایک ہی آدمی روانہ کر دے؟	۸۲۰	۲۰۰	یہ کہنا کہ اگر خدا نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔	۸۳۵
۱۱۸۲	حکام کے ترجمان اور کیا ایک ترجمان رکھنا جائز	۸۲۱	۲۰۱	دشمن سے مقابلے کی آرزو کرنا مکروہ ہے۔	۸۳۶
۱۱۸۳	ہے؟	۸۲۱	۲۰۲	اگر کا استعمال کہاں جائز ہے۔	۸۳۶
۱۱۸۴	امام کا اپنے عمال کا محاسب کرنا	۸۲۱	۲۰۳	کتاب اخبار الاحاد	۸۳۹
۱۱۸۵	امام کے رازدار اور مشیر	۸۲۲	۲۰۴	خبر واحد کی اجازت کے بارے میں	۸۳۹
۱۱۸۶	امام سے لوگ کس طرح بیعت کریں	۸۲۲			

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۱۱۹۹	حضور نے دشمن کی خبر لانے کے لیے اکیلے حضور زیر کو بھیجا۔	۸۴۲	۱۲۱۲	ارشاد باری تعالیٰ ہے :- اور تمہیں گروہ گروہ بنادے۔	۸۶۶
۱۲۰۰	حضور اپنے گھر میں کسی کو داخلہ کی اجازت دیں گویا خبر واحد سے جواز ہو گا۔	۸۴۳	۱۲۱۵	بواصل معلوم کو اصل واضح سے تشبیہ دے کر اس طرح حکم الہی کو بیان کرے کہ سائل سمجھ جائے۔	۸۶۶
۱۲۰۱	حضور افراد اور قاصدوں کو یکے بعد دیگرے بھیجا کرتے تھے۔	۸۴۵	۱۲۱۶	مناظروں کے اجتہاد کرنے کے بارے میں۔	۸۶۷
۱۲۰۲	حضور کا عرب کے وفود کو وصیت کرنا کہ یہ باتیں اپنے پچھلوں تک پہنچادیں۔	۸۴۵	۱۲۱۷	حضور نے فرمایا کہ تم اگلے لوگوں کے طریقوں پر چلنے لگو گے۔	۸۶۸
۱۲۰۳	ایک عورت کا خبر دینا	۸۴۶	۱۲۱۸	مگر ابھی کی طرف بلانا یا برا طریقہ ایجاد کرنا گناہ ہے۔	۸۶۹
	کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة	۸۴۷		پارہ ۳۰	۸۷۰
۱۲۰۴	حضور نے فرمایا کہ مجھے جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا ہے۔	۸۴۸	۱۲۱۹	علمائے حرمین کے اتفاق و غیرہ کا بیان	۸۷۰
۱۲۰۵	سنت رسول کی پیروی کرنا۔	۸۴۸	۱۲۲۰	ارشاد ربانی کہ تمہیں کوئی اختیار نہیں	۸۷۱
۱۲۰۶	کثرت سوال اور بیکار تکلف ناپسندیدہ ہے	۸۵۲	۱۲۲۱	انسان جھگڑا لوستے	۸۷۱
۱۲۰۷	حضور کے افعال کی پیروی کرنا	۸۵۷	۱۲۲۲	تمہیں درمیانی امت بنایا	۸۷۲
۱۲۰۸	تعمق، علم میں جھگڑنا، دین میں غلو کرنا اور بدعت ناپسندیدہ ہے۔	۸۵۷	۱۲۲۳	عامل یا حاکم کا اجتہاد اگر علم کے بغیر یا خلاف	۸۷۲
۱۲۰۹	بدعت کو پناہ دینا گناہ ہے	۸۶۲	۱۲۲۴	رسول ہو تو مردود ہے۔	۸۷۳
۱۲۱۰	رائے کی مذمت اور قیاس میں تکلف کرنا	۸۶۲	۱۲۲۵	حاکم نے اجتہاد کیا تو صحیح ہو یا غلط اجر ملے گا۔	۸۷۳
۱۲۱۱	امام بخاری کے نزدیک حضور بھی اپنی رائے اور قیاس سے کچھ نہیں فرماتے تھے۔	۸۶۲	۱۲۲۶	اُس پر حجت جس نے کہا کہ حضور کے تمام احکام ظاہر تھے اور جو صحابہ دور تھے وہ حضور کے	۸۷۳
۱۲۱۲	حضور نے اپنی امت کے مردوں اور عورتوں کو اپنی رائے اور تمثیل سے نہیں بلکہ اللہ کے سکھانے کے مطابق تعلیم دی۔	۸۶۲	۱۲۲۷	دیکھئے اور امور اسلام سے پورے سے باخبر نہ تھے۔	۸۷۴
۱۲۱۳	حضور نے فرمایا کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا۔ وہ حق پر روتے رہیں گے اور وہ اہل علم ہیں۔	۸۶۵	۱۲۲۸	جس کا خیال ہے کہ حضور کا انکار نہ کرنا تو حجت ہے لیکن دوسرے کا نہیں ہے۔	۸۸۰
			۱۲۲۹	وہ احکام جو دلائل سے پہچانے جاتے ہیں۔	۸۸۰
			۱۲۳۰	حضور کا ارشاد کہ اہل کتاب سے کچھ نہ پوچھو	۸۸۲
				اختلاف میں کہ اہمیت ہے۔	۸۸۲
				حضور کا منع فرمانا تحریم کے باعث ہے اسلحا اُس کے جس کا مباح ہونا بتایا گیا ہو۔ اسی طرح	۸۸۵
				آپ کے اوامر کا حکم ہے۔	۸۸۵

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۱۲۳۱	مشورے کا حکم	۸۸۶	۱۲۵۵	اس روز کتنے ہی چہرے ترقی تازہ ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھتے رہے۔	۹۱۷
۱۲۳۲	کتاب التوحید اور درجہ جمیہ وغیرہ	۸۸۹	۱۲۵۶	ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں سے قریب ہے۔	۹۲۸
۱۲۳۳	حنور کا اپنی امت کو توحید کی دعوت دینا	۸۸۹	۱۲۵۷	ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اللہ نے ہی آسمانوں اور زمین کو اپنے سے روکا ہوا ہے۔	۹۲۹
۱۲۳۴	اُسے اللہ کو یاد رکھنا	۸۹۰	۱۲۵۸	آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے بارے میں بیشک ہمارا کلام گزر چکا ہے ہمارے پیچھے ہوئے بندوں کے لیے۔	۹۳۰
۱۲۳۵	روزی دینے والا اور بڑی قوت والا اللہ ہے	۸۹۱	۱۲۵۹	ارشاد خداوندی: بیشک ہمارا کسی چیز سے فرماتا خدا کے کلمے بیان نہیں ہو سکتے	۹۳۱
۱۲۳۶	اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے	۸۹۱	۱۲۶۰	خدا کی مشیت اور ارادہ	۹۳۲
۱۲۳۷	اللہ تعالیٰ سلامت رکھنے والا اور امن دینے والا ہے۔	۸۹۷	۱۲۶۱	خدا کی اجازت کے بغیر کسی کی شفاعت نفع نہیں	۹۳۳
۱۲۳۸	حقیقی مالک اللہ ہے۔	۸۹۸	۱۲۶۲	خدا کا کلام فرماتا	۹۳۴
۱۲۳۹	اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے	۸۹۸	۱۲۶۳	اللہ تعالیٰ اپنے علم سے نازل کرتا ہے۔	۹۳۵
۱۲۴۰	آسمانوں اور زمین کو اللہ تعالیٰ نے ہی پیدا کیا ہے	۸۹۹	۱۲۶۴	اللہ تعالیٰ	۹۳۶
۱۲۴۱	اللہ تعالیٰ ہی سننے دیکھنے والا ہے۔	۸۹۹	۱۲۶۵	قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کا انبیاء کے کام و نیر سے کلام فرماتا۔	۹۳۷
۱۲۴۲	اللہ تعالیٰ ہی قدرت والا ہے	۹۰۱	۱۲۶۶	اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام فرمایا	۹۳۸
۱۲۴۳	دلوں کا پھرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔	۹۰۱	۱۲۶۷	اللہ تعالیٰ کا اپنی جنت سے کلام فرماتا	۹۳۹
۱۲۴۴	اللہ تعالیٰ کے تئوں سے نام ہیں۔	۹۰۱	۱۲۶۸	اللہ تعالیٰ حکم کے ذریعے بندوں کو یاد کرتا ہے اور بندے اُسے دعا، عاریزی اور اس کے احکام کی پیروی کر کے یاد کرتے ہیں۔	۹۴۰
۱۲۴۵	اسماء الہیہ کے ساتھ سوال کرنا اور پناہ مانگنا	۹۰۲	۱۲۶۹	ارشاد الہی ہے: خدا کا شریک نہ ٹھہراؤ۔	۹۴۱
۱۲۴۶	اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور اس کا ذکر	۹۰۴	۱۲۷۰	کافروں کا خدا کے متعلق گمان	۹۴۲
۱۲۴۷	اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے	۹۰۵	۱۲۷۱	اللہ تعالیٰ ہر روز اپنی شان کا اظہار فرماتا ہے	۹۴۳
۱۲۴۸	خدا کی ذات کے سوا ہر چیز فانی ہے	۹۰۵	۱۲۷۲	اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ ہے۔	۹۴۴
۱۲۴۹	خدا کی آنکھ سے مراد اس کا علم ہے۔	۹۰۶	۱۲۷۳	اللہ تعالیٰ دلوں کے بھید بھی جانتا ہے۔	۹۴۵
۱۲۵۰	پیدا کرنے والا، درست کرنے والا اور محدث بنانے والا صرف خدا ہے۔	۹۰۷			
۱۲۵۱	خدا کے ہاتھ سے مراد اس کا دست قدرت ہے	۹۰۷			
۱۲۵۲	خدا سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں۔	۹۱۰			
۱۲۵۳	خدا کی گواہی سب سے بڑی ہے	۹۱۱			
۱۲۵۴	خدا عرشِ عظیم کا رب ہے۔	۹۱۱			
۱۲۵۵	فرشتوں اور روح کا اُسی کی طرف چڑھنا	۹۱۵			

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۱۲۷۶	نبی کی توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے	۹۶۲		حاصل کرنے کے لیے قرآن کریم کو آسان کر دیا ہے۔	۹۷۱
۱۲۷۷	حضور نے اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچائیے تھے۔	۹۶۳		ارشادِ خداوندی: بلکہ وہ بزرگی والا قرآن لوح محفوظ میں ہے۔	۹۷۲
۱۲۷۸	کلام الہی کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔	۹۶۵	۱۲۸۶	ارشادِ الہی ہے: اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تمہارے اعمال کو بھی۔	۹۷۳
۱۲۷۹	حضور نے نماز کو عمل فرمایا	۹۶۶		بدکار اور منافق کی قرأت نیز ان کی آواز اور ان کی تلاوت ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتی۔	۹۷۵
۱۲۸۰	انسان کی سرشت	۹۰۱۶	۱۲۸۷	ارشادِ جل مجدہ ہے: اور ہم عدل کی ترازویں رکھیں گے قیامت کے دن۔	۹۷۶
۱۲۸۱	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے رب سے ذکر اور روایت کرنا۔	۹۶۶		جدول: پاروں کے لحاظ سے۔	۹۷۸
۱۲۸۲	توریت اور اللہ کی دوسری کتابوں کی عربی وغیرہ میں تفسیر کا جواز۔	۹۶۸	۱۲۹۰	قطفہ نار بج طباغت۔	۹۷۹
۱۲۸۳	حضور کا ارشاد ہے کہ قرآن کریم کا ہر نیک بزرگوں کے ساتھ ہوگا اور قرآن مجید کو اپنی آواز سے زینت دو۔	۹۶۹			
۱۲۸۴	ارشادِ ربانی ہے: قرآن مجید سے جتنا تمہیں آسان ہو پڑو۔	۹۷۱			
۱۲۸۵	ارشادِ ربانی ہے: بیشک ہم نے نصیحت،				

صحیح بخاری شریف جلد سوم

۲۱-۵۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

سورۃ الفاتحہ کی فضیلت

سورۃ الاحقاف ص ۱۰

حضرت ابو سعید بن الخدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
پڑھ رہا تھا تو مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا لیکن میں نے جواب نہ دیا۔
میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ فرمایا کیا اللہ تعالیٰ
پر نہیں فرماتا: اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو جاؤ جب تمہیں بلائیں۔
پھر فرمایا کہ کیا میں تمہیں قرآن کریم کی مسجد سے عظمت والی سورت نہ
سکھاؤں اس سے پہلے کہ تم مسجد سے نکلو؟ پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔
جب ہم نے نکلے گا اللہ کی تو میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! آپ
نے فرمایا تھا کہ میں ضرور تجھے قرآن مجید کی بہت ہی عظمت والی
سورت سکھاؤں گا۔ فرمایا وہ سورت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ
الْعٰلَمِیْنَ ہے۔ یہ سبح شافی اور قرآنِ حکیم ہے جو مجھے
عطا فرمایا گئی۔

بَابُ فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

١- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي خَبِيبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
حَفْصِ بْنِ فَاوِزٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمَعْلِيِّ قَالَ كُنْتُ
أَصِلُ فِدَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَهُ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَصِلُ قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ
أَسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا كَرِهْتُمْ قَالَ أَلَا أَمْلِكُ
أَعْظَمُ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ
فَأَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّكَ قُلْتَ أَلْعَلَّيْكَ أَعْظَمُ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ
الْمُحَمَّدُ بِاللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ
الْعَظِيمُ الَّذِي أَقْسَمْتُ بِهِ -

ف: حضرت ابوسعید بن اعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھ رہے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلوایا۔ وہ فوراً نہیں بلکہ نماز پوری پڑھ لینے کے بعد عافیت خدمت ہونے اور عرض گزار ہونے کی یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سمجھانے کی غرض سے فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا ہے:-

اے ایمان والو! اللہ اور رسول کے بٹانے پر حاضر ہو جایا کرو جب رسول آئیں اُس چیز کی طرف بلائیں جو تمہیں زبردستی بخشنے لگی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ.

(VF: A)

اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بلانا جان بخش ہوتا ہے۔ لہذا ان کے بلانے پر فوراً حاضر ہونے سے نماز نہیں ٹوٹتی

٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنْثَرِي حَدَّثَنَا وَهْبٌ
حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ مَعْبُدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
قَالَ كُنَّا فِي مَسِيرٍ لَنَا فَرَلْنَا فَمَاءٌ تَجَارِيَةٌ فَقَالَتْ
إِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِمَهُ وَإِنْ نَفَرْنَا غَيْبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ رَاقٍ
فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مَا كُنَّا بَنَاهُ بِرُقِيَّةٍ فَرَقَا فَخَبَّرَ أَفْهَمَ

حالا کہ ہم نے نہیں سنا تھا کہ اسے دم کرنا آتا ہے یہ اس نے
دم کیا اور وہ (سرور) اچھا ہو گیا۔ سرور نے اس کو تین بکریاں
دینے کا حکم دیا اور وہیں دودھ پلایا۔ جب وہ واپس لوٹا تو ہم نے اس سے
کہا کیا آپ اچھی باز ہم کرنا جانتے ہیں یا کیا آپ دم کیا کرتے ہیں؟ اس نے
کہا نہیں میں نے دم تو نہیں کیا، سوائے اس کے کہ سورۃ فاتحہ پڑھ لی تھی۔
ہم نے طے کیا کہ اس بابے میں ہمیں کچھ نہیں کرنا چاہیے جب تک ہم نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت نہ کریں۔ پس جب ہم
مدینہ منورہ میں پہنچے تو ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اس کا ذکر
ہو کیا تو آپ نے فرمایا: اسے کیسے معلوم ہوا کہ اسے پڑھ کر دم کیا جا سکتا ہے بہر حال
بکریاں ہنٹ لو اور ایک حصہ میرا بھی ہو۔ ہم بعد ازاں اسے ہشام، محمد بن سیرین
نے بھی اس کی خدمت میں جو سعید خدری سے روایت کیا ہے۔

لَهُ بِثَلَاثِينَ شَاةً وَسَقَانَا لَبَنًا فَلَمَّا رَجَعْنَا قُلْنَا لَكَ أَكُنْتَ
تُحْسِنُ رُثِيئًا كُنْتَ تَرْقِي قَالَ لَا مَا رَقَيْتُ إِلَّا
بِأَمْرِ الْكِتَابِ قُلْنَا لَا تُحَدِّثُوا شَيْئًا حَتَّى نَأْتِيَ أَوْ نَسْأَلَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَكَرْنَا
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَا كَانَ يُدْرِيهِمْ أَنَّهَا
رُقِيَةٌ أَهْمُوا أَذْخِرُوا لِي بِسُجُودٍ قَالَ مَعَكُمْ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَدَّ حَدَّثَنَا هِشَامُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ
حَدَّثَنَا مُعَبَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ بِهَذَا۔

ف: قرآن مجید کی سب سے بڑی سورت البقرہ ہے۔ اس کے اندر چالیس رکوع، پچھ سو چھیالیس آیتیں، پچھ ہزار ایک سو اکیس الفاظ
اور پچیس ہزار پانچ سو محدث ہیں (غالبی، خزائن العربیہ)۔
اس سورت کی آیت کا نام آیۃ الکرسی ہے جو بڑی فضیلت والی آیت ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ جو ہر فرض نماز کے بعد بقیہ
آیۃ الکرسی پڑھنا اپنا معمول بنالے تو اس کی موت اللہ جنت میں داخلے کے درمیان کوئی فاصلہ اور وقفہ نہیں ہو گا۔ جرات کو گھر میں اس آیت کو
پڑھے تو وہ رات بھر اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ رات بھر اس کے اہل خانہ کو شیطان، جنات، چور اور موزی جانوروں
وغیرہ کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سورۃ البقرہ کی فضیلت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دعائیں پڑھیں۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے سورۃ
البقرہ کی آخری دو آیتیں رات میں پڑھیں تو وہ اس کو کفایت کریں گی۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے مجھے رمضان المبارک کے اندر مال زکوٰۃ کی حفاظت پر متفق
فرمایا۔ ایک شخص آیا اور خود رک میں سے لپٹ کر کے جانے لگا، تو
میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں منسوب کر دوں گا۔ پس اس نے حدیث بیان کرتے
ہوئے کہا کہ جب تم سونے کو تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو تو صبح تک اللہ

باب فضل البقرۃ

۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ سَلِيمٍ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ آيَاتِ الْيُسُفِّ حَدَّثَنَا أَبُو
نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعْلَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ آيَاتِ الْيُسُفِّ مِنْ آخِرِ سُورَةِ
الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةِ كَفَّتَاةٍ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا
عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَعَنْ زُرَّادٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْفَظُ رُكُوعَ
رَمَضَانَ فَأَتَانِي أَبُو جَعْفَرٍ يَحْتَمِلُ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذَتْهُ

تعالیٰ کی حفاظت تمہارے ساتھ رہے گی اور شیطان تمہارے قریب نہیں چکے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت ابوہریرہ سے) فرمایا: تم سچ کتے ہو لیکن وہ مجھوں سے کبوتر نہ شیطان ہے۔

سورۃ الکہف کی فضیلت

حضرت براہ بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی سورۃ الکہف پڑھ رہا تھا اور اس کے پاس ہی دو رستوں کے ساتھ ایک گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ پس اس کے اوپر بارل چھایا اور وہ اس کی طرف نزدیک سے نزدیک تر ہوتا گیا، یہاں تک کہ اس کا گھوڑا بچنے لگا۔ جب صبح کے وقت وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ کے حضور اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا سورۃ الکہف پڑھنا اور قرآن کے

سورۃ الفتح کی فضیلت

نذیر بن اسلم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ آپ نے ایک سفر کے دوران رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور حضرت عمرؓ بن خطاب آپ کے ساتھ چل رہے تھے پس حضرت عمرؓ نے کوئی بات پوچھی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کوئی جواب نہ دیا۔ پھر دوبارہ پوچھا لیکن آپ نے انہیں جواب نہ دیا۔ پھر سہ بارہ پوچھا لیکن آپ نے انہیں جواب نہ دیا۔ حضرت عمرؓ نے اپنے دل میں کہا:۔۔۔ تجھے تیری ماں روئے، امین دھو تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا لیکن میں تو تجھے جواب مرحمت نہیں فرمایا گیا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اونٹ کو بھگایا یہی تک کہ لوگوں سے آگے جا پہنچا اور میں ڈر رہا تھا کہ میرے بارے میں قرآن کریم کی کوئی آیت نازل ہو جائے گی۔ ابھی زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ ایک بکھرے والے نے مجھے آواز دی۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا، پھر آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ آج رات مجھ پر ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے ان تمام چیزوں سے بڑھ کر ہے جن پر سورت طلوع ہوتا ہے۔ پھر آپ نے سورۃ سورۃ اخلاص کی فضیلت۔

فَقُلْتُ لَا أَرَىٰ فَعَنَّاكَ إِلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَىٰ الْحَدِيثَ فَقَالَ إِذَا أَدْبَيْتَ إِلَىٰ فِرَاشِكَ فَأَتَىٰ آيَةَ الْكُرْسِيِّ لَنْ يَزَالَ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَفْرُبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّىٰ تَصْبِحَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقْتُ وَهُوَ كَذِبٌ ذِكْرُكَ شَيْطَانٌ۔

باب فضل سورۃ الکہف

۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هُبَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَإِلَىٰ جَانِبِهِ حِمَاصٌ مَّرْبُوطَةٌ بِشَظْطَيْنِ فَتَغَشَّيَتْهُمَا سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَذُودُ وَجَعَلَ فَرَسُهُ يُفِرُّ فَلَمَّا أَصْبَحَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ السَّيِّئَةُ تَكَرَّرْتُ بِالْقُرْآنِ۔

باب فضل سورۃ الفتح

۵۔ حَدَّثَنَا اسْتَعْجِلَ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عُمَرُ نَكَتَكَ أَمْتُكَ نَزَرَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ يَجِبُكَ قَالَ عُمَرُ فَخَرْتُ بِعَيْرِي حَتَّىٰ كُنْتُ أَمَامَ النَّاسِ وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزِلَ فِي قُرْآنٍ فَمَا تَشَبَّهْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَهْرُخُ قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزْلٌ فِي قُرْآنٍ قَالَ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ أَنْزَلْتُ عَلَى الْبَيْلَةِ سُورَةً لَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ فَتَحْنَا لَكَ فَتَحًا مَبِينًا۔

باب فضل قل هو الله أحد فيه

عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے شخص کو (امات کے وقت) بار بار سجدہ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا۔ جب صبح ہوئی تو وہ (سننے والا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بات کا آپ سے ذکر کیا اور اس کا خیال تھا کہ یہ تو چھوٹی سی سجدت ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس ذات کی حمد کے قبضے میں میری جان ہے جسے شک یہ تمہاری قرآن کے برابر ہے۔ دوسری روایت میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے بھائی حضرت قتادہ بن نفعان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ آمد میں ایک شخص رات کو قیام کرتا اور اس میں صبح تک سجدہ اخلاص پڑھتا اور اس پر کسی سجدت کا اضافہ نہ کرتا۔ جب صبح ہوئی تو وہ آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آگے حدیث خلی سابقہ۔

حضرت ابو سعید خدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ہر رات کے اندھ تھائی قرآن کریم پڑھنے سے عاجز ہے؟ یہ بات ان حضرات کو بہت مشکل نظر آئی اور عرض گزار ہوئے مگر یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی اتنی طاقت رکھتا ہے؟ اور شام فرمایا کہ سہ ماہی کا پڑھنا تھائی قرآن مجید کے برابر ہے۔ اس حدیث کو ذریعہ، ابو جعفر محمد بن ابی حاتم کتاب ابو عبد اللہ نے ابراہیم سے مرسلہ اور مشک

→ بَابُ فَضْلِ الْمُعَوَّذَاتِ -

آخری دو سورتوں کی فضیلت
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو آپ سورۃ الفلق اور سورۃ
الناس پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کرتے۔ جب آپ کا مرض شدت
افتد گئی تو یہ منیہ آپ پر پڑھتی اور ان کی برکت کی امید رکھتے ہوئے

اپن ہاتھ پھیرا کرتی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ رات کو جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر آرام فرما جوتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو جمع کر کے ان پر سورۃ اخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الفاس پڑھ کر دم کرتے، پھر انہیں اپنے مارے میں اطر پھیرتے جہاں تک جوسکتا۔ آپ اپنے سر اقدس اور چہرہ مبارک سے ابتدا فرماتے اور ہم انور کے سامنے کے حصے پر عرض تین مرتبہ ایسا ہی کرتے۔

تلاوت قرآن کے وقت سکینہ اور فرشتوں کا نزول

اور لیث بن سعد نے کہا۔

محمد بن ابراہیم نے حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ

عنه سے روایت کی ہے کہ وہ رات کے وقت سورۃ البقرہ پڑھ رہے تھے اور نزیک بن کا گھوڑا بندھا ہوا تھا کہ گھوڑا بدکنے لگا۔ یہ خاموش ہو گئے تو وہ بھی رک گیا یہ دوبارہ پڑھتے گئے تو گھوڑا پھر بدکنے لگا۔ پس یہ خاموش ہو گئے تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا۔ پھر سربارہ پڑھتے گئے تو گھوڑا بھی بدکنے لگا۔ پھر توبیر رک گئے کیونکہ ان کا صاحبزادہ بھی گھوڑے کے قریب سویا ہوا تھا۔ لہذا انہیں ڈر ہوا کہ گھوڑا کہیں اسے کچن نہ دے۔ جب وہ لوگ کو ہٹا کچے تو آسمان کی جانب دیکھا لیکن وہ نظر نہ آیا۔ صبح کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابن حضیر! پڑھو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! مجھے خدشہ لاحق ہوا کہ کہیں وہ بھی گھوڑا کچن دے جو قریب ہی سویا ہوا تھا، لہذا میں نے سر اٹھا کر دیکھا اور اس کے پاس جا کر اسے ہٹایا۔ پھر میں نے آسمان کی جانب نگاہ اٹھائی تو ایک چھتری جیسی چیز دیکھی جس میں چراغ جیسی چیزیں نکل رہی تھیں۔ جب میں باہر نکلا تو کوئی چیز نظر نہیں آئی تھی۔ فرمایا تم جانتے ہو وہ کیا چیز تھی؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ فرمایا، وہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز کے نزدیک آتے تھے، اگر تم پڑھتے رہتے تو وہ بھی صبح تک اس طرح رہتے اور لوگ بھی واضح طور پر ان کا مشاہدہ کرتے۔ اس حدیث کی ابن العلاء نے عبد اللہ بن خباب سے انہوں نے حضرت ابو سعید خدری سے اور انہوں

عَنْ أَبِي أُمَيَّةٍ يَزِيدَ بْنِ رَجَاءَ بَرَكْتُهُا۔

۹۔ حَدَّثَنَا ثَنَا قَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ ابْنِ شَرَفٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَدَّى إِلَى قِرَائَتِهِ كُلِّ لَيْلَةٍ جَمَعَ لَحْيَيْهِ لَوْنَفَتْ فِيهِمَا فَنُفِرَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْعَلَمِينَ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يُمَسِّحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَكُلِّ جِهَةٍ وَمَا أَتْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

۱۰۔ بَابُ نَزُولِ السَّكِينَةِ وَالْمَلَائِكَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ۔

۱۱۔ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الرِّهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

أَبِيهِمُ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حَضِيرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهُ مَرْبُوطٌ عِنْدَهُ إِذْ جَالَتْ الْفَرَسُ نَسَكَتْ نَسَكَتٌ فَقَرَأَ أَجْلَبَ الْفَرَسُ فَسَكَتَ وَسَكَتَتْ الْفَرَسُ ثُمَّ قَرَأَ أَجْلَبَ الْفَرَسُ فَانْفَكَتْ وَكَانَ ابْنُ أَبِي يَحْيَى قَرِيبًا مِمَّنَّهَا فَكَاشَفَ أَنْ تَصِيبَهُ فَلَمَّا اجْتَرَكَ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى مَا يَرَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ أَبِي يَحْيَى قَرِيبًا مِمَّنَّهَا قَالَ فَكَاشَفْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا نَعْتُ رَأْسِي فَانْفَكْتُ إِلَى الْيَوْمِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا امْتَلَأَتْ الظِّلَّةُ فِيهَا أَمْثَالُ النَّصَائِمِ فَخَرَجْتُ حَتَّى لَدَا أَرَاهَا قَالَ وَتَدْرِي مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دُنْتُ بِصَوْتِكَ وَكَوْنُ قَرَأْتَ لَا صَبَحْتَ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَوَارَى مِنْهُمْ قَالَ ابْنُ الرِّهَادِ وَحَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حَضِيرٍ۔

۱۲۔ بَابُ مَنْ قَالَ لَمْ يَتْرِكِ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّائَتَيْنِ -
 ۱۱- حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفِينٌ عَنْ
 عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَشَدَّادُ
 بْنُ مَعْقِلٍ عَلَى ابْنِ مَسَّيْنٍ فَقَالَ لَهُ شَدَّادُ بْنُ مَعْقِلٍ
 أَتَرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ مَا
 تَرَكَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّائَتَيْنِ قَالَ وَدَخَلْنَا عَلَى مُحَمَّدِ
 بْنِ الْحَنَفِيَّةِ فَسَأَلْنَا عَنْهُ فَقَالَ مَا تَرَكَ إِلَّا مَا بَيْنَ
 الدَّائَتَيْنِ -

۱۲- بِأَنَّ فَضْلَ الْقُرْآنِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ -
 حَدَّثَنَا هُدَيْبُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو خَالِدٍ حَدَّثَنَا
 هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ أَبِي مُوسَى
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الذِّبْنِ
 يُمْسُ الْقُرْآنَ كَمَا لَا تُجْعَةُ طَعْمُ طَيِّبٍ قَدِيمٍ طَيِّبٍ
 وَالَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالشَّمْرِ تَطْعَمُهَا طَيِّبٌ
 وَلَا يَرِيحُ لَهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ
 كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ يَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَتَطْعَمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ
 الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْخُضْطَلَةِ تَطْعَمُهَا
 مُرٌّ وَلَا يَرِيحُ لَهَا -

۱۳- حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ سَفِينٍ
 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 إِنَّمَا أُجِلُّكُمْ فِي أَجَلٍ مِنْ خَلَاءِ مَنْ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ
 صَلَاةِ الْعَصْرِ وَمَغْرِبِ الشَّمْسِ وَمَثَلُكُمْ وَمَثَلُ
 الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عَمَّالًا فَقَالَ
 مَنْ يَفْعَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى تَبْرَأٍ لِي فَعَمِلَ لِي
 الْيَهُودُ فَقَالَ مَنْ يَفْعَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ لِي
 الْعَصْرُ فَعَمِلَتْ النَّصَارَى ثُمَّ أَتَكُمْ تَعْلَمُونَ مِنَ
 الْعَصْرِ إِلَى الْمَغْرِبِ بِقِيَارَ طَيْنٍ تَبْرَأُ طَيْنٍ قَالُوا
 نَعْنُ الْكُفْرَ فَلَا أَقْلَ عَطَاءُ قَالَ هَلْ ظَلَمْتُمْكُمْ

جس نے یہ کہا کہ حضور نے قرآن کے سوا اور کچھ نہیں چھوڑا۔
 عبد العزیز بن رفیع کا بیان ہے کہ میں اور شداد بن معقل ہم دونوں
 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے پس شداد بن
 معقل نے ان سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی
 چیز چھوڑی؟ انہوں نے فرمایا کہ جو کچھ قرآن کریم کی صودت میں ہے اس کے
 سوا حضور نے اور کچھ نہیں چھوڑا۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر ہم امام محمد بن حنفیہ
 کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ
 قرآنی محوسے کے سوا حضور نے اور کچھ نہیں چھوڑا۔
 قرآن کی ہر کلام پر فضیلت۔

حضرت انس کے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما روایت
 کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس (مومن) کا مثال
 جو قرآن کریم پڑھتا ہے سنگڑے جیسی ہے کہ ذائقہ اچھا اور
 خوشبو بھی اچھی۔ اور جو مومن قرآن مجید نہ پڑھے وہ کھجور کے
 پتہ ہے کہ اس کا ذائقہ اچھا لیکن خوشبو نہیں ہوتی اور جو قرآن
 قرآن کریم کا تلاوت کرتا ہے وہ نرمی نہ کی طرح ہے کہ خوشبو پڑھ
 ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہے اور اس بد عمل کی مثال جو قرآن مجید نہ
 پڑھے اندرائش (حتمہ) جیسی ہے کہ ذائقہ کڑوا اور خوشبو بھی
 اس میں نہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گزشتہ امتوں کے مقابلے میں تمہارا زمانہ
 ایسا ہے جیسے نماز عصر اور غروب آفتاب کا درمیانی وقت اور
 تمہاری یہود و نصاریٰ کے مقابلے میں مثال ایسی ہے جیسے کبھی شخص
 نے مزدوروں کو کام پر لگایا اور کہا کہ تم میرے کون ہے جو ایک
 قراط کے بدلے دوپہر تک میرے لیے کام کرے؟ پس اس وقت
 یہودیوں نے کام کیا۔ پھر اس نے کہا: کون ہے جو تم سے ایک قراط
 کے بدلے دوپہر سے عصر تک میرا کام کرے؟ پس اس وقت نصاریٰ
 نے کام کیا۔ ان کے بعد عصر سے مغرب تک دو دو قراط پر تم کام
 کر رہے ہو۔ انہوں نے یہود و نصاریٰ نے کہا: ہم نے کالی
 دریا کا پانی انہوں نے یہودیوں کی نسبت بہت کم ہی ہے۔ ایک نے فرمایا:

کیا جو تہم لاق تھا میں نے تمہیں اس سے کچھ کم دیا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا، تو میرا فضل ہے جس کو چاہوں عطا فرماؤں۔
قرآن کے مطابق وصیت کرنا۔

حضرت طلحہ بن معمرؓ نے حضرت عبداللہ بن ابی اونی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ پھر جو لوگوں کو وصیت کا حکم دیا گیا ہے یہ کس طرح فرض ہوا جبکہ آپ نے وصیت ہی نہ فرمائی۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پر جو قرآن پر اکتفا نہ کرے۔

ارشادِ ربانی ہے: یہاں یہ ان کے لیے کافی نہیں کہ ہم نے تمہارے ارپورہ کتاب نازل فرمائی جو ان پر تلاوت کی جاتی ہے۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تو مجھ کیساتھ اور کسی چیز کی سماعت نہیں فرماتا جتنا اپنے نبی (سیدنا محمد مصطفیٰ) کی جانب توجہ فرماتا ہے جبکہ وہ غنی کے ساتھ قرآن کریم پڑھتے ہیں۔ ان حضرت ابو ہریرہ کے ایک دوست نے کہا کہ اس سے ان کی مراد بیکار سے پڑھنا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اتنی توجہ کے ساتھ کسی چیز کی سماعت نہیں فرماتا جتنی توجہ کے ساتھ تمہارے نبی کے قرآن پڑھنے کی سماعت فرماتا ہے۔ سفیان بن عیینہ راوی نے (یعنی) کہ تفسیر میں کہا ہے کہ اس کے باعث آدمی دوسری چیزوں سے بے پروا ہو جاتا ہے۔
قاری پر غبطہ (ارشاد) کرنا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو آدمیوں کے سوا اور کسی پر سزا نہ جاتی تھی۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم دیا اور اس کے ساتھ وہ راتوں کو قیام کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہے اور وہ اس میں سے رات دن راہِ خدا میں خرچ کرتا رہتا ہے۔

وَبَن حَقِّكُمْ قَالُوا لَا تَالِ فَذَاكَ فَفَعَلْنَا أَوْ تَبَهُ مِنْ شَيْئٍ

بَابُ الْوَصَاةِ بِلِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مَا لِكَ بْنِ مَعْمُولٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ قَالَ سَأَلْتُ عَنْكَ اللَّهُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ الْأَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَقْلُتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَمْ رَدَّ أَحَدٌ لَكُمْ يُؤْمِنُ قَالَ أَوْ هِيَ بِلِكِتَابِ اللَّهِ

بَابُ مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى أُولَئِكَ يَكْفُرُ بِمَا أَنَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَى عَلَيْهِمْ

۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا يَذِّنُ اللَّهُ لَشَيْءٍ مِمَّا أَوْزَنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ وَقَالَ صَاحِبُ لَهْ يَرِيدُ يُجَهِّدُ بِهِ

۱۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَوْزَنَ اللَّهُ لَشَيْءٍ مِمَّا أَوْزَنَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ قَالَ سُفْيَانُ نَفْسُهُ يَسْتَعْنِي بِهِ

بَابُ اغْتِبَاطِ صَاحِبِ الْقُرْآنِ

۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأَحْسَدَ الْإِنْسَانُ عَلَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَقَامَ بِهِ آتَاهُ الْبَلَى وَرَجُلٌ أَعْطَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يَتَصَدَّقُ بِهِ آتَاهُ الْبَلَى وَالزُّكَاةَ

۱۸۔ حَدَّثَنَا ثَنَا عَنِّي بَنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا رُوْحٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ
هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ
يَتَكَلَّمُ فِيهِ الْبَلَاءُ وَإِنَاءُ النَّهَارِ فَسَمِعَ جَارًا لَهُ
فَقَالَ بَيْنَتِي أَوْ تَيْتِي مِثْلَ مَا أَوْفَى فَلَا نَفْعَ لِي
مِثْلَ مَا يَفْعَلُ وَلَا جَلَّ إِثَاءُ اللَّهِ مَا لَا أَفْعُو بِكَ
فِي الْحَقِّ فَقَالَ رَجُلٌ لَيْتَنِي أَوْ تَيْتِي مِثْلَ مَا أَوْفَى
فَلَا نَفْعَ لِي مِثْلَ مَا يَفْعَلُ

بَابُ خَيْرِ كَمَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

۱۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
قَالَ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ بَبْهَكَةَ
عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْبَيْهَقِيِّ
عَنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ
قَالَ وَكَأَنَّهُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي إِسْرَاءِ مُلْكِهِ
كَانَ الْحَجَّاجُ يَقَالُ ذَلِكَ الَّذِي أَتَعَدَّنِي مُتَعَدِّي هَذَا
۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعْبُوحَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ
ابْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ
بَابِ عَمْرٍاءَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
أَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمیوں کے سوا اور کسی پر حسد نہیں
کرنا جائز نہیں۔ ایک اس شخص پر جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم سکھایا
پس وہ رات کے وقت اور دن میں بھی اس کی تلاوت کرتا ہے پس
اس کا ہمایہ سن کر کہتا ہے کہ کاش! جو فلاں کو رحمت فرمایا گیا ہے
وہ مجھے بھی عطا ہو تا تو میں بھی اسی طرح کرنا چاہتا ہوں۔ دوسرا وہ
شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا تو وہ اسے نیک کاموں
میں خرچ کرتا ہے۔ پس کوئی آدمی (اے دیکھ کر) کہتا ہے کہ
کاش! مجھے بھی اسی طرح مال دیا جاتا جیسے فلاں کو رحمت فرمایا گیا ہے

بہتر مسلمان وہ جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کریم سیکھے اور
سکھائے۔ سعد بن عبدہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبد الرحمن سلمی نے
حضرت عثمان کے مدغم خلافت سے صحابہ کرام کو کہہ کر فرمایا
تجید پڑھایا۔ انہوں (ابو عبد الرحمن) نے فرمایا کہ یہ حدیث ہے جس نے
مجھے اس جگہ قرآن مجید پڑھانے کے لیے (بشار رکھا ہے)۔
حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے افضل وہ شخص
ہے جو قرآن کریم خود سیکھے اور دوسروں کو
سکھائے۔

ف: قرآن مجید تمام کتابوں کا سرور ہے جس کے اندر تمام دینی اور دنیاوی فہم موجود ہیں۔ یہ انسانوں کے لیے مکمل ضابطہ حیات ہے اور
زندگی کے ہر قدم اور ہر موڑ پر رشد و ہدایت کا سامان فراہم کرتا ہے اور اپنے دامن میں انسانوں کی ترقی و کامرانی کے لالچے ہوئے ہے۔ ہمارے
اسلاف نے اس ہدایت پر پوری طرح عمل کیا تو پوری دنیا پر چھا گئے۔ اس وقت کی عظیم سلطنتیں کسری و قیصر کی تھیں، لیکن صحابہ کرام نے قیصر و کسری
کی طاقت کا ظلم توڑ دیا، ان کے مقام کو خاک میں ملا دیا اور ان کے ملائقوں، شہرہوں، اقداروں کو کیے بے دیگرے فتح کر کے پوری دنیا میں کھڑے
حق کو سر بلند کر دیا۔ کفر کو مغلوب اور سرنگوں کر دیا۔ یہاں تک کہ کافروں اور غیر مسلموں کی ہر بڑی سے بڑی طاقت پہلے گاہ و دھڑکتی اور
سر چیلنے کے لیے جگہ تلاش کرتی پھرتی تھی۔

مسلمانوں کے پاس اس وقت دنیاوی ساز و سامان کی بہت ہی قلت تھی۔ دولت ان کے پاس بالکل نہیں تھی جبکہ غیر مسلموں کے پاس بنیادی

سازد سامان اور دولت کی فراوانی تھی۔ اس کے باوجود نتیجہ برعکس برآمد ہوا اور مسلمانوں پر وہ مسلمان غالب ہوتے چلے گئے جن کے پاس برائے نام سازد سامان تھا۔ اس کامیابی کی وجہ مسلمانوں کے ایمان کی قوت تھی جس کا مقابلہ کسی دوسری طاقت و قوت کے بس کی بات نہیں ہے۔ مسلمانوں کی کامیابی کا راز ان کے ایمان کی قوت کے اندر پنہاں ہے۔ قرآن کریم نے بتایا ہے :-

وَلَا تَحِمْزُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُمْتَلِئِينَ ۝ (۱۳۹:۳)

اور نہ حسرتی کرو اور نہ غم کھاؤ کیونکہ تم نہیں غالب آؤ گے، اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

غیر مسلموں نے بھی یہ پوری طرح جان لیا تھا کہ مسلمان جب تک ایمان کی دولت سے مالا مال رہیں گے ان پر کوئی دوسری طاقت غالب نہیں آسکے گی۔ اسی لیے برٹش گورنمنٹ نے اپنے دور اقتدار میں مسلمانوں کے اندر سے بعض ایسے علماء خریدے جو چند ایسی باتوں کی تشہیر کر دیں جن کے ماننے والے اپنے ایمان کی دولت سے محروم ہو جائیں۔ چنانچہ انہیں بعض ایسے لوگ مل گئے جنہوں نے اللہ جل شانہ اور اس کے سب سے برگزیدہ رسول سیدنا محمد مصطفیٰ علیہ السلام کی شان میں بعض ایسے کلمات اپنی کتابوں میں لکھے ہیں جن کو زبان یا نوک قلم پر لانے کی غیر مسلم بھی جرات نہیں کر سکتے۔ غضب تو یہ ہے کہ ان ایمان سزد کلمات اور عبارتوں کو ان کتابوں سے خارج کرنے کی جگہ انہیں بالکل درست قطعاً بے غبار اور عین اسلامی منوانے پر اُسی وقت سے پروا نہ رکھا کہ اے ایمان سراسر نازیبا عبارتوں کے مصنفین کو پوری شدت سے بڑے اونچے پائے کے بزرگ منوانے پر زبان و قلم کی طاقتیں لگی ہوئی ہیں۔ پاکستان میں یہ ستم ظریفی اور ایمان کے خلاف عداوتی پورے شباب کو پہنچی ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا پاکستان اُسی فتنے کو پروان چڑھانے کے لیے بنایا گیا تھا کیوں کہ نصابی کتب کے قریبے ہی ان دشمنانِ دین و ایمان کو اسلام کے محافظ مسلمانوں کے خیر خواہ اور بہت بڑے بزرگ بتایا جا رہا ہے۔

جلاتے غصہ ہے کہ جب خود مسلمان کہلاتے والے ایمان کے گلے پر چھری پھیر رہے ہوں۔ اسلام کا کلہ پڑھنے والوں کو ایمان کی دولت سے محروم کر رہے ہوں تو ایمان کی برکتیں کہاں سے حاصل ہوں گی؟ تقریباً ایسا ہی کچھ ہر اسلامی ملک میں ہو رہا ہے۔ مسلمانوں کے ہر ملک میں غیر مسلموں نے ایسے ہی ایمان سوز فتنے کھڑے کیے۔ کیا ملت اسلامیہ کے بھی عملوں کو یہ نقصان نظر نہیں آتا؟ کیا یہ نقصان آپ کی نظر میں نقصان ہی نہیں؟ کیا یہ فقرہ ملائم محسوس ہے؟ جی نہیں! یہ غیر مسلموں کی وہ سازش ہے جس کے ذریعے انہوں نے مسلمانوں کو ایمان کی دولت سے محروم کرنے کا پروگرام بنایا تھا تاکہ یہ مسلمان بے شک کہلاتے رہیں لیکن ایمان کی دولت سے ان کے سینے محروم ہو جائیں۔ غیر مسلم مسلمانوں سے نہیں بلکہ ایمان کی طاقت سے خائف ہیں اور غائف رہیں گے۔ جب یہ ایمان کی دولت سے مالا مال تھے تو کافر اور غیر مسلموں کو انہوں نے اپنے پیروں کے نیچے دریایا ہوا تھا۔ غیر مسلموں کے فیصلے ان کی نوک شمشیر سے ہوا کرتے تھے۔ آج جبکہ کہتے ہی مسلمان کہلانے والے قرآنی تعلیمات سے انحراف کر بیٹھے، خود ایمان کو برباد کرنے پر ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں، غلطی نہ داندی اور شانِ مصطفویٰ پر عمل آوریں تو غیر مسلموں نے مسلمان کہلانے والوں کو اپنے منہ بخوں میں جکڑا ہوا ہے۔ شاعر مشرق نے بھی تو یہی بتایا تھا :-

وہ معزرتے زمانے میں مسلمان ہو کر
اور تم خولہ ہونے تارکِ قسطنطنیہ ہو کر

قرآن کریم نے ہدایت فرمائی ہے کہ نجات کے لیے ایمان اور اعمال صالحہ کی ضرورت ہے۔ غیر مسلموں نے جہاں مسلمانوں میں سے ایمان نے دینِ حق کے لیے وہاں برائی چاہی تھی اس لیے ان کے اعمال کو ایسا بدل کر رکھ دیا کہ قرآن مجید کی تعلیمات سے مسلمانوں کو مٹا دے اور ایک منحرف کر دیا۔ آج انہوں نے ضرورت کے خلاف ایمان کو بے جا شک و شبہ میں مبتلا کر دیا۔ ایمان سب سے بڑا ہتھیار ہے جو مسلمانوں کے لیے ہے۔ آج ہر بد اعمالی اور بد اخلاقی میں مسلمان کہلانے والے تمام قوموں سے آگے ہیں۔ خرابیاں ان میں جڑ پکڑ چکی ہیں اور قوم کے

خبر دے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل؟
دل و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

۱۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا ثُلَاثًا عَنْ أَبِي
حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي فِي النِّسَاءِ مِنْ
حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ وَجْهِهَا قَالِ اعْطِيَهَا ثَوْبًا قَالَ
لَا أَحِبُّهَا قَالَ اعْطِيَهَا كَذُوخًا مِمَّنْ حَبِيبُهَا قَالَ
لَا فَقَالَ مَا مَعَكَ مِنَ الثَّرَانِ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ
فَقَدْ رَوَّجْتُهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الثَّرَانِ

باب في الفراءة عن ظهري القلب -
 ١٢٢ حدثنا ثنا قتيبة بن سعيد حدثنا ثنا يعقوب
 بن عبد الرحمن عن أبي حازم عن سهل بن سعيد
 أن امرأة جاءت رسول الله صلى الله عليه وسلم
 فقالت يا رسول الله حيث لاذهب لك نفسي فنظر
 إليها رسول الله صلى الله عليه وسلم فصعد النظر
 إليها ومروبه ثم طأ طأ رأسه فلما رأت المرأة
 أنها لم يقض فيها شيئا جلست فقام رجل من
 أصحابه فقال يا رسول الله إن لم يكن ذلك فماذا
 نذريه لها فقال هل عندك من شيء فقال لا والله
 يا رسول الله قال اذهب إلى أهلك فانظر هل تجد
 شيئا فذهب ثم رجع فقال لا والله يا رسول الله

پس مبارک و مکرم کی نہیں کوئی چیز تھی ہے؟ پس وہ گئے اور جب لوٹے تو عرض گزار ہوئے۔
 خدا کی قسم یا رسول اللہ! مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی۔ فرمایا:۔ پھر دیکھو، خواہ تمہیں ہوے یا
 انکو ملے ہی ہے۔ وہ گئے اور جب واپس لوٹے تو عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! وہ
 کی انکو ملے بھی نہیں، ان یہ تہ بند ہے۔ حضرت سہیل بن سعد فرماتے ہیں کہ اس شخص کے پاس
 چادر بھی نہ تھی۔ (اس شخص نے کہا) نصف (تہ بند) اس عورت کے لیے۔ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ یہ تمہارے تہ بند کا کیا بنائے گی؟ اگر تم اسے باندھو
 تو عورت کے لیے ذرا بھی نہیں بچے گا اور اگر یہ عورت اسے باندھے تو اس میں سے
 تمہارے لیے ذرا بھی نہیں رہے گا پس وہ شخص بیٹھ گیا اور کافی دیر آپ کی مقدس عقل
 میں میچلا، پھر وہ کمر اٹھو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پیٹھ پر رکھتے
 ہوئے دیکھا تو آپ نے حکم فرمایا اور اسے بلا لیا گیا یہ وہ شخص حاضر خدمت ہوا۔ تو آپ نے

قرآن کریم کی تلاوت ہمیشہ کرتا رہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قرآن مجید پڑھے ہوئے آدمی کی
 مثال اونٹوں کے ایک جیسے ہے جو بندھے ہوئے ہوں۔ اگر ان کی
 ٹھکانی کرے گا تو ٹھہرے رہیں گے اور اگر انہیں کھول دے گا تو چلے
 جائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اگر کوئی یہ کہے کہ میں فلاں فلاں
 آیت بھول گیا ہوں تو ایسا کہنا بڑا ہے بلکہ یوں کہے کہ میں بھلا دیا گیا
 ہوں اور قرآن کریم کو خوب پڑھا کرو کیونکہ یہ لوگوں کے
 سینوں سے نکل کر بھاگنے میں جانوروں سے بھی زیادہ
 تیز ہے۔

عثمان نے جریر سے انہوں نے منصور سے مذکورہ
 حدیث کے مطابق روایت کی ہے۔ نیز بشر نے ابن المبارک
 سے اور انہوں نے شعبہ سے اسی طرح روایت کی۔ نیز اس کو ابن جریر،
 عبد الشفیق نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے سنا اور انہوں نے نبی کریم سے سنا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
 کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قرآن مجید کو ہمیشہ پڑھتے رہو۔
 کیوں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ نکل

جلد سوم با فرمایا جاؤ میں نے تمہارے قرآن تلاوت کرنے کے باعث

مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَالِ أَنْظِرْ لَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ نَذَهَبَ
 ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ
 وَلَكِنْ هَذَا أَرَأَيْتَ قَالَ سَهْلٌ مَا لَمْ يَرِدْ أَفْذَلُهَا نِصْفُهُ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْصَعُمْ بِأَنْزَارِكَ إِنْ لَبَسْتَ
 لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِثْلُهُ شَيْءٌ قَالِ لَبَسْتُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ
 فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ مَجْلِسُهُ ثُمَّ قَامَ فَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْلِيًا فَأَمْرِي بِهِ فَنَدَى فَلَمَّا كَبَأَ قَالَ
 مَا ذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِيَ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا
 كَذَا وَسُورَةُ كَذَا أَعَدَّهَا قَالَ اتَّقِ هُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ
 نَعَمْ قَالَ أَذْهَبُ فَقَدْ مَلَكْتُهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

باب استذکار القرآن و تعاہدہ

۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
 عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الدَّيْلِ
 السُّعْلَقَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا
 ذَهَبَتْ

۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
 عَنْ مَنصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْسُ مَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ
 يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتٍ وَكَيْتٍ هَلْ نَسِيتُ وَاسْتَذَكَّرُوا
 الْقُرْآنَ فَإِنَّمَا أَشَدُّ كَفَصِيًّا مِنْ صَدْرِ الرَّجُلِ
 مِنَ النِّعَمِ

۲۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَزْمٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنصُورٍ
 مَثَلُهُ تَابَعًا بِشَرِّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ وَثَابَعٍ
 ابْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شَيْقِيقٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ مَثَلُ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَعْلَى حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ
 عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسِي

کربلا جانے میں اونٹ سے بھی زیادہ تیز ہے۔
سواری پر تلاوت کرنا۔

حضرت: امام بن مفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ فتح مکہ کے بعد
اپنی سواری پر سورۃ الفتح کی تلاوت فرما رہے تھے۔

بچوں کو قرآن مجید سکھانا۔

ابو بشر نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ قرآن کریم
کے، جس سے کو تم مفصل کہتے ہو وہ حکم ہے۔ ان کا بیان ہے
کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت میری عمر دس سال تھی اور میں
حکم سورتیں پڑھ چکا تھا۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ کے اندر
حکم سورتوں کو میں یاد کر چکا تھا۔ پس ان سے کہا گیا کہ حکم سورتیں
کون سی ہیں تو انہوں نے کہا کہ جن کو مفصل کہا جاتا ہے۔
قرآن پڑھ کر بھول جانا۔

کیا یہ کہہ کر میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا ہوں۔ ارشاد ربانی ہے۔
غریب ہم نہیں پھامیں گے کہ ہمیں بھولنے کے بعد اللہ عظیم ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مسجد میں قرآن کریم پڑھتے ہوئے
سن کر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے کہ اس نے مجھے فلاں
سورت کی فلاں آیتیں یاد کر دادیں۔

محمد بن عبید بن میمون، عیسیٰ، ہشام فرماتے ہیں کہ
فلاں سورت سے جو بھلائی گئی تھیں۔ اسی طرح علی بن
مکرم، عبید نے ہشام سے روایت کی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو رات کے وقت

پیدا ہو اشد تفصیلاً من الابل فی عقلہا۔

باب الفاء آء و علی الدال الیم۔

۲۷۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِثْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ
أَخْبَرَنِي أَبُو يَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَوْفَلٍ قَالَ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قَتَمٍ مَلَكًا وَهُوَ
يَقْرَأُ عَلَى رَأْسِهِ سُورَةَ الْفَتْحِ۔

باب تعلیم الصبیان القرآن۔

۲۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ إِنَّ الدَّيَّانَةَ مَوَدَّةُ
الْمُفْصَلِ هُوَ الْمُحْكَمُ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَوَاتَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ وَقَدْ
قَرَأْتُ الْمُحْكَمَ۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُثَيْلُ بْنُ
أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
جَمَعْتُ الْمُحْكَمَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَقَلْتُ لَهُ وَمَا الْمُحْكَمُ قَالَ الْمُفْصَلُ۔

باب نسيان القرآن وهل يقول نسيته
أبنا كذا أو كذا أو قول الله تعالى سَنَقِرُ لَكَ
ذِكْرًا لَئِنْ لَمْ تُشْكِرْ لَإِلَهِكَ مَا أَشَاءَ اللَّهُ۔

۳۰۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ
هَشَامٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا
رَأَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ
يُوحَيُّمَةُ اللَّهُ لَقَدْ أَدْرَكَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً مِنْ
سُورَةِ كَذَا۔

۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا
عِيسَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اسْقَطْتُهُمْ مِنْ سُورَةِ كَذَا
تَابِعًا لِي ابْنُ مَسْرُورٍ وَعَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامٍ۔

۳۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ
عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

قرآن کریم پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ بے شک اس نے مجھے
غلاں غلاں آیتیں جو غلاں غلاں سونگھوں کی ہیں یاد کروادی ہیں جو مجھے
بھلا دی گئی تھیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص یہ نہ کہے
کہ میں غلاں غلاں آیتیں بھول گیا ہوں بلکہ یوں کہے کہ میں بھلا
دیا گیا ہوں۔

سورۃ البقرہ وغیرہ کہنا اور یوں کہنا غلاں سورۃ

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص رات میں
سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھے تو وہ اس کے لیے کفایت
کریں گی یعنی رات بھر اس کی حفاظت کے لیے کافی
ہوے۔

مسود بن مخزوم اور عبدالرحمن بن عبدالقاری دونوں کا بیان
ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے
ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں
ہشام بن حکیم بن حزام کو سورۃ الفرقان پڑھتے ہوئے سنا۔ پس
میں نے ان کی قرأت کو غور سے سنا تو وہ اس کے اکثر حروف
اس طرح پڑھ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس
طرح نہیں پڑھائے تھے۔ قریب تھا کہ میں نماز پڑھتے ہوئے ہی
انہیں پکڑ لیتا لیکن میں نے سلام پھیرنے تک انتظار کیا اور پھر ان کی
گردن میں چادر ڈال کر کہا: میں نے جو تم سے سنی یہ سورت اس
طرح تمہیں کس نے پڑھائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے۔ پس میں نے کہا کہ
تم جھوٹ بولتے ہو کیونکہ خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ سورت تو مجھے بھی پڑھائی ہے۔ لہذا میں انہیں کھینچ کر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور عرض کر دیا
ہوا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سورۃ الفرقان درجی طریقے

تَا لَتْ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ
فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَ
كَذَا آيَةً كُنْتُ أَنْسِيَهَا مِنْ سُورَةٍ كَذَا وَكَذَا ۝

۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفِينٌ عَنْ مَنْصُورٍ
عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا لِأَحَدٍ هُمْ يَقُولُ نَسِيتُ آيَةً كَيْتُ وَكَيْتُ بَلْ
هُوَ نَسِيٌّ ۝

۳۴۔ بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ سَاءًا أَنْ يَقُولَ سُورَةُ
الْبَقَرَةِ وَسُورَةُ كَذَا وَكَذَا ۝

۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا
الْأَعَشَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ
يَزِيدٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْثَانِ مِنَ الْخَيْرِ
سُورَةُ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَ بِهَا فِي لَيْلَةٍ كَفَّتَا ۝

۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ رَوَى عَنْ
الزَّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ وَثْقَةَ عَنْ حَدِيثِ الْيُسُورِ
بْنِ مَعْرُوفَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّهُمَا سَمِعَا
عَمْرًا بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ بِنِ
حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ نَادَاهُ أَهْلُ قَوْمِهِ
عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَدَّتْ أَسَاسُكَ فِي الصَّلَاةِ وَانْتَظَرْنَا
حَتَّى سَلَّمَ فَلَبِثَتْ نَقَلْتُ مَنْ أَتَرَكَ هَذِهِ السُّورَةَ
الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ قَالَ أَقْرَأْتُمُهَا رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقَلْتُ لَهُ كَذَبْتُ
قَالَ اللَّهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ
أَقْرَأْ فِي هَذِهِ السُّورَةِ الَّتِي سَمِعْتُكَ فَانْطَلَقْتُ
بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَوَدُّ
نَقَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ

الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تَقْرَأُ بِهَا وَأَنَّكَ أَتَدْرِي سُوْرَةُ
الْفُرْقَانِ فَقَالَ يَا هِشَامُ اقْرَأْهَا فَقَرَأَهَا بِأَقْرَبِ أَوْدِ الْبَنِي
سَمْعَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا
أَنْذَلْتُ لَمْ تَأَلِ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُهَا الَّتِي أَقْرَأْتِهَا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أَنْزَلْتُ ثُمَّ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْفُرْقَانَ أَنْزَلْتُ عَلَى
سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَأُفَرِّدُ وَأَمَّا تِلْكَ مِثْنَةُ

۳۶۔ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ أَدَمَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ
أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ
الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ بِاللَّيْلِ فِي
السُّجُودِ فَقَالَ يَرْحُمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي لَذًا هَكَذَا
آيَةُ اسْفُطْنَا مِنْ سُوْرَةٍ كَذَا وَكَذَا

۳۷۔ بَابُ التَّرْتِيلِ فِي الْقِرَاءَةِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى
وَرَتَّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا وَقَوْلُهُ وَقَرَأْ أَنْ فَزَعْنَاكَ
لِتَقْرَأَ عَلَى النَّاسِ عَلَى مَكْنَفٍ وَمَا يَكْرَهُ أَنْ
يَهْذَرَ هَذَا الشَّعْرَ يُفَرِّقُ يُفْصِلُ قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ فَرَقْنَا وَفَصَّلْنَا

۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو التَّعَمَّانِ حَدَّثَنَا هَمْدَانُ بْنُ مَيْمُونٍ
حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَلَّمَنِي
عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ رَجُلٌ قَدَرْتُ السَّفْصَلَ الْبَارِحَةَ
فَقَالَ هَذَا أَكْرَهِي السُّعْرَ نَاكَدَ سَمِعْنَا الْقُرْآنَ وَكَانَ فِي
لَا خُفْظَ الْقِرَاءَةِ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهَا ابْنُ أَبِي نَجِيٍّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِي عَشْرَةَ سُوْرَةً مِنَ السَّفْصَلِ وَ
سُوْرَتَيْنِ مِنَ الْإِلْحَامِ

۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ
أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَوْلُهُ لَا تَجْعَلْ بِهِ لِسَانًا
لِتَجْعَلَ بِهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا نَزَلَ جَبْرِئِيلُ بِالنُّوحِي وَكَانَ وَمَا يَجْرِي بِهِ لِسَانُهُ

سے پڑھتے ہوئے سنا ہے حلا کہ سورہ الفرقان آپ نے مجھے بھی پڑھائی ہے۔
آپ نے فرمایا اے ہشام اسے (سورہ الفرقان کو) پڑھو۔ پس انہوں نے اسی
طرح پڑھی جیسے میں نے ان سے سنی تھی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا: اے عمر! تم پڑھو۔ تو مجھے
میں طرح اپنے پڑھائی تھی میں نے اسی طرح پڑھ دی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: جیسے قرآن مجید سات قرآنوں میں نازل ہوا ہے لہذا جو
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے رات کے وقت ایک شخص کو مسجد میں قرآن کریم پڑھتے ہوئے سنا
تو فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے کہ فلاں فلاں سورہ تلاں کی فلاں
فلاں آیتیں جو میرے ذہن سے نکل گئی تھیں اس نے مجھے یاد
کر دیا ہیں۔

قرآن کریم ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا۔ ارشاد ربانی ہے: اور قرآن کو
خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ نیز فرمایا ہے: اور قرآن ہم نے جدا جدا
کر کے اتارا کہ تم اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھو اور شعر کی طرح اسے
جلدی جلدی پڑھنا مکروہ ہے۔ یعنی قرآن جدا جدا کرنا ابن عباس کا
قول ہے۔ فرشتہ ہم نے اسے جدا جدا کیا۔

ابوداؤد کا بیان ہے کہ ایک روز صبح کے وقت ہم حضرت عبداللہ
بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ایک شخص
نے کہا کہ آج رات میں نے تمام مفصل سورہیں پڑھی ہیں۔ انہوں نے
فرمایا کہ یہ تو شعر کی طرح جلدی جلدی پڑھنا ہوا۔ ہم نے حضور کا قرآن
مجید پڑھنا سنا ہے اور مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ان میں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کون کون سی سورتوں کو پڑھا کرتے تھے چنانچہ
احسانہ سورہیں مفصل کی اور دو غم کی ہیں۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
ارشاد باری تعالیٰ ہے: لَا تَجْعَلْ فِيهِ لِسَانًا يَتَكَلَّمَ بِهِ کی تفسیر میں
فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب حضرت جبریل
علیہ السلام نازل کرتے تو آپ اپنی زبان مبارک اور دونوں لبوں کو حرکت
دیا کرتے تھے لہذا ایسا کرنے سے آپ کو تنگی ہوتی تھی جو مذکور

وَشَفَعْنَاهُ فَنِشْتَدُّ عَلَيْهِ وَكَانَ يَعْرِفُ مِنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
الْآيَةَ الَّتِي فِيهَا أَقْسَمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تَحْرِيكَ بِهِ
لِسَانُكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جُمُوعَةَ وَقُرْآنِكَ فَإِذَا
قَرَأْنَا فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ ثُمَّ إِنَّا
عَلَيْنَا بَيِّنَاتٌ قَالُوا إِنَّا عَلَيْنَا أَنْ نُسَيِّدَهُ بِلِسَانِكَ قَالَ
وَكَانَ إِذَا أَنَا جَبْرِيلُ أَطْرَقَ فَإِذَا أَذْهَبَ قَرَأَ لَكُمَا
وَعَدَا اللَّهُ

باب مَدِّ الْقِرَاءَةِ

۳۹ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَبْرِيلُ
بْنُ حَارِثٍ الْأَنْدَلُوبِيُّ حَدَّثَنَا ثَنَا دَاوُدُ قَالَ سَأَلْتُ النَّسَائِيَّ
مَا يَكُنِي مِنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
كَانَ يَمُدُّ مَدًّا

۴۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَزِّقٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ عَنْ
ثَنَادٍ قَالَ سُئِلَ النَّسَائِيُّ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا لَمْ تَرَ أَسْمًا لِلَّهِ
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَمُدُّ بِسْمِ اللَّهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمَنِ
وَيَمُدُّ بِالرَّحِيمِ

باب الترجيع

۴۱ حَدَّثَنَا أَبُو أَدَمُ بْنُ أَبِي أَيَّاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
حَدَّثَنَا أَبُو أَيَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَوْحِلٍ قَالَ
رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَهُوَ
عَلَى نَاقَتِهِ أَوْ جَمَلِهِ وَهِيَ تَسِيرُ بِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ
الْفَتْحِ أَوْ مِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ قِرَاءَةً لَيْسَتْ يَقْرَأُ وَهُوَ
يَرْجِعُ

باب حسن الصوت بالقراءة

۴۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا
أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَمَّانِ حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ أَدِ
بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَدَيَا أَبَا مُوسَى نَقْدُ

کو بھی نظر آئی تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ القیامہ کی یہ آیت نازل
فرمائی: اَمْ تَمْ يَدُ كَرْنِ كِ جِلْدِ كِ مِ قُرْآنِ كِ سَاغِدِ كِ زَبَانِ كِ حَرْكَ
نَدْو۔ بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے
تو جب ہم اسے پڑھ چکیں تو اس وقت اس پڑھے ہوئے کی
اتباع کرو (آیت ۱۸ تا ۱۶) یعنی جب ہم اس کو نازل کریں تو غور سے
سنو۔ پھر اس کا بیان کروانا ہمارے ذمہ۔ ابن عباس کا بیان ہے کہ اللہ نے
فرمایا: بیشک یہ ہمارا ذمہ ہے کہ اسے تمہاری زبان سے بیان کروادیں۔ وہ فرماتے
تلاوت کے وقت مد کا ادا کرنا

تلاوت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ
عنه سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں دریافت
کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ خوب کھینچ کر پڑھا کرتے
تھے

تلاوت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں پوچھا
گیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضور کھینچ کر پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ
انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی تو بسم اللہ کو لمبا کیا، الرحمن
کو لمبا کیا اور الرحیم کو لمبا کیا

نرم آواز سے تلاوت کرنا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے
فتح مکہ کے روز، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ
اپنی ادنیٰ یا اونٹ پر سوار تھے۔ وہ چل رہی تھی اور آپ
سورۃ الفتح کی یا سورۃ الفتح سے تلاوت کر رہے تھے۔
آپ کا پڑھنا نرم آواز میں تھا اور ترجیع کے ساتھ
پڑھ رہے تھے۔

خوش الحانی سے تلاوت کرنا۔

ابوبکر نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے
فرمایا: اے ابوموسیٰ! بے شک تمہیں آل داؤد کی خوش الحانی
(اللہ تعالیٰ کی طرف سے) مرحمت فرمائی گئی

واللہ نے ایک حسب و نسب والی عورت کے ساتھ میرا نکاح کر دیا تو وہ اپنی بہو کے حال
چال و رفت کرتے رہا کرتے تھے۔ ایک دفعہ اس سے اس کے عائد کدو لینے میرے
متعلق پوچھا تو اس نے کہا: وہ آدمی تو بہت اچھے ہیں مگر میرے کدو سے آج تک
میرے بستر پر اپنے قدم نہیں رکھے اور میرے نزدیک بھی نہیں بیٹھے۔ کافی دنوں کے
بعد انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا۔ حضور نے فرمایا کہ اسے ستر
پاس مجھ پر ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا یا آپ نے دیکھا
فرمایا کہ تم روزے کس طرح رکھتے ہو؟ وہ عرض کیا کہ ہر روز روزہ رکھتا ہوں۔ فرمایا: قرآن کریم کیجیے
ختم کرتے ہو؟ میں نے عرض کی: ہر رات میں ختم کرتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: یہ سہ مہینے
میں میں روزے رکھنا کرو اور مہینے میں ایک مرتبہ قرآن کریم ختم کر لیا کرو۔ عرض گزار ہوا
کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا: ہر جمعہ صبح پختے کائے دوران میں پختے
رکھ لیا کرو۔ عرض پر روزہ ہوا کہ اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ ارشاد ہوا کہ
داؤدی روزے رکھ لیا کرو جو سب سے افضل ہیں ایک دن روزہ رکھو اور دوسرے دن
انصار کیا کرو اور سات راتوں کے اندر قرآن کریم ایک مرتبہ ختم کیا کرو۔ حضرت عبداللہ بن
عمر کا بیان ہے کہ کاش! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے نانہہ اٹھاتا
کیونکہ اب تو میں بوڑھا اور ضعیف ہو گیا ہوں وہ اپنے کسوٹھرواے کو قرآن کریم کا
ساتھ ساتھ حصہ دن میں سناتے تھے تاکہ دن میں دو رکعت پختے کائے بائٹ رات کے وقت
پڑھتا آسان ہو جائے اور جب طاقت حاصل کرتا چاہتے تو متواتر کئی روز افطار
کرتے اور بعد میں حساب کر کے روزوں کی گنتی پوری کر دیتے کیونکہ انہیں یہ ناپسند نہ تھا کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے جو عہد کیا تھا اس میں سے کوئی چیز نہ جلتے۔ ماہ میں کئی بار ملتا
ہیں کہ بعض حضرات نے تین دن میں، بعض نے پانچ دن میں اور اکثر نے سات دن میں
ختم کرنے کے متعلق فرمایا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ
محب سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: تم
کتنے عرصے میں قرآن کریم پڑھتے ہو؟ — دوسری روایت
میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: — ایک مہینے میں
قرآن مجید ختم کیا کرو۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں اپنے اندر اس
سے زیادہ طاقت دیکھتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ سات دن میں قرآن کریم پڑھ لیا کرو

مُغِيرَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَرَمَى قَالَ
وَأَنَّكَ حَتَّى أَتَى أَمْرًا ذَاتَ حَسَبٍ فَكَانَ يَتَعَاهَدُ
كَتَبَهُ نَيْسًا لَهَا عَنْ بَعْلِهَا أَتَقُولُ نَعْمًا لَدَجُلٍ مِنْ
رَجُلٍ لَمْ يَطْلُ لَنَا فَرَأَى شَاوَلَهُ يَفْتَشُ لَنَا كُنْفًا مَدُ
أَتَيْنَا فَتَلَمَّا طَالَ ذَاكَ عَلَيْهِ ذَكَرَ لَيْتِي صَلَّي
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْقَيْنِي بِهِ فَلَقِيْتُ بَعْدَ
فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ وَكَيْفَ تَخْتِمُ
قَالَ كُلَّ لَيْلَةٍ قَالَ صُغْرِي كُلَّ شَهْرٍ ثَلَاثَةً وَاقْرَأِ
الْقُرْآنَ فِي حَقْلِ شَهْرٍ قُلْتُ أَطِيقُ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ
قَالَ صُمُّ ثَلَاثَةً أَيَّامٍ فِي الْجُبَّةِ قُلْتُ أَطِيقُ أَكْثَرُ
مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَطِيقُ يَوْمَيْنِ وَصُمُّ يَوْمًا قَالَ قُلْتُ
أَطِيقُ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمُّ أَفْضَلَ الْقَوْمِ صُومَ
دَاوُدَ صِيَامَ يَوْمٍ وَافْطَارَ يَوْمٍ وَاقْرَأِ فِي كُلِّ سَبْعٍ
لَيْلًا مَرَّةً فَلَيْتَنِي قَبْلَتْ رَحْصَةً رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ إِنِّي كَبُرْتُ وَصَغُفْتُ فَكَانَ
يَقِفُ أَعْلَى بَعْضِ أَهْلِهِ السَّبْعَ مِنَ الْقُرْآنِ يَا لَتَهَارِ
وَالَّذِي يُقَرِّدُهُ يَعْرِضُهُ مِنَ التَّهَارِ بِرَيْكُونَ أَخَفْتُ
عَلَيْهِ بِأَلِيلٍ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَقَوَّى أَفْطَرَ أَيَّامًا وَأَحْضَى
وَصَامَ مِثْلَهُنَّ كَرَاهِيَةً أَنْ يُتْرَكَ شَيْئًا نَارِقَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
وَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي ثَلَاثٍ وَفِي خَمْسٍ وَكَأَنَّكَ عَلَى سَعٍ
۴۷ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ
يَعْقُبِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي كَلِّ تَعْرَاؤُ الْقُرْآنَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
اللَّهُ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَعْقُبِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ وَاحْسِبْنِي قَالَ
سَمِعْتُ أُنَا مِنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأُوا الْقُرْآنَ

لیکن اس سے زیادہ نہ پڑھا کرو۔

تلاوت کرتے وقت رونما۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسدداً عجیباً، معشاً، ابراہیم، علیہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ معش راوی کا بیان ہے کہ اس حدیث کا کچھ حصہ مجھ سے عمرو بن مرقہ نے ابراہیم، لیکن کچھ اللہ العزیز، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے قرآن کریم پڑھ کر سناؤ۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا کہ میں حضور کو پڑھ کر سناؤں جبکہ قرآن مجید تو آپ پر نازل ہوا ہے۔ فرمایا کہ میری یہ خواہش ہے کہ دوسرے کو زبانی سنوں۔ وہ فرماتے ہیں کہ سب حکم میں نے سورۃ النساء پڑھی، یہاں تک کہ سب اس آیت پر پہنچا کہ تو کسی بات ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لیں اور اے محبوب! ہمیں ان سب پر گواہ و گواہین بنا کر لائیں آیت ام ارشاد فرمائی: اب سب پر گواہ بن کر لیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: مجھے قرآن کریم پڑھ کر سناؤ۔ میں عرض گزار ہوا کہ حضور! میں آپ کو پڑھ کر سناؤں حالانکہ نازل آپ پر ہوا ہے۔ ارشاد ہوا: میں چاہتا ہوں کہ دوسرے کو زبانی سنوں۔

دیکھنے کے لیے تلاوت کیا گمانے کے لیے یا غزیر پڑھنا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آخری زمانہ میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو عمر کے مجبور اور عقل کے کھوئے ہوں گے۔ ان کا زبان پر ہر کون و مکان کی حدیثیں ہوں گی لیکن اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ ان کے ایمان ان کے خلق سے آگے نہیں جائیں گے۔ تم انہیں جہاں بھی پاؤ تو قتل کر دینا کیونکہ

فِي شَهْرٍ قُلْتُ إِنِّي أَحْبَبْتُ قَوْلَهُ حَتَّى قَالَ نَاقِرًا كَأَنَّهُ يَنْسُجُ ذِكْرًا تَزِدُّ عَلَى ذَاكَ۔

باب فی الکتاب عند قراءۃ القرآن۔

۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَحْيَى بَعْضُ الْعُلَاقِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ الْأَعْمَشُ وَبَعْضُ الْحَدِيثِ حَدَّثَنِي عَنْ مَرْثَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الصَّحْحِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُ عَلَى قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ إِنِّي أَشْتَعِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي قَالَ فَقَرَأَتْ النِّسَاءُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ فَلَيْفَ إِذَا اجْتَنَّا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بَشَرِيذٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا قَالَ لِي كَفْتُ أَوْ أَمْسِكْ فَرَأَيْتَ عَلَيْهِمْ كُذْرًا نَ۔

۳۹۔ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ حَفْصٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عُبَيْدَةَ السَّامَكِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُ عَلَى قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ لِي أَجِبْ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي۔

باب من رآيا يقرأ آية القرآن أو تأكل به أو فخر به۔

۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَبِثَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا بَنِي إِخْرَافِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدِّثُوا الْأَسْنَانِ سَفْهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ تَبْزُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَبْزُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يَجَاوِزُ

ان کو قتل کرنے والا قیامت کے روز ثواب پائے گا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ایک ایسی قوم نکلے گی کہ اپنی نمازوں کو تم ان کی نمازوں کے مقابلے میں، اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے مقابلے میں اور اپنے اعمال کو ان کے اعمال کے مقابلے میں متغیر جانو گے۔ وہ قرآن کریم پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حق سے آگے نہیں جائے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے شکار سے تر نکل جاتا ہے۔ وہ پیکان میں دیکھے تو کچھ نظر نہ آئے، کلوڑی کو دیکھے تو کچھ نظر نہ آئے، پر کو دیکھے تو کچھ نظر نہ آئے البتہ سونہار کو دیکھ کر شک گزرتا ہو۔

ت: حدیث ۵۰ اور ۵۱ کے اندر یہ جن لوگوں کا بیان ہے یہ ذوالخویرہ کی ملت ہے جس کا نام ہرقوس بن زبیر تھا اور وہ نجد کا رہنے والا تھا۔ ان لوگوں کا ذکر الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ اسی جلد کی حدیث ۱۱۹۵، ۱۱۸۲۱، ۱۱۸۲۲، ۱۱۸۲۳، ۱۱۸۲۴، ۱۱۸۲۵، ۱۱۸۲۸ اور ۲۴۰۶ میں بھی وارد ہوا ہے۔ حدیث ۱۸۲۲ کے اندر ہے کہ آیت :-

وَمِنْهُمْ مَّن يَلْزِمُكَ فِي الصَّدَقَاتِ

(۵۸۱۹)

اسی نفع الخویرہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی جس نے حضور سے حدیث ۱۰۹۵ کے مطابق یا رسول اللہ اعدل کہا تھا۔ حدیث ۱۸۲۲ کے مطابق کہا تھا :- اعدل یا رسول اللہ۔ اور حدیث ۲۲۸۲ کے مطابق اُس نے حضور سے کہا تھا :- یا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللَّهَ۔ یعنی اے محمد! اللہ سے ڈرو۔ کتنی بیابانک سوجھتی اُس کی! — کیا ایسا سونہارا دیکھ کر ہوا تھا اُس کا! — کتنی بے باکاد گفتگو تھی اُس کی! — تعظیم شان رسالت سے وہ کس درجہ محروم تھا! — ادب و احترام کے تقاضوں سے وہ کتنا نا آشنا تھا! — جانے غور ہے کہ کلمہ بگڑ بگڑ مسلمان کہلا کر وہ ایساں کے تقاضے پورے کر رہا تھا یا کفر کے؟ غلامانِ رسول کے کلیجے ٹھنڈے کر رہا تھا یا دشمنانِ رسول کے؟ اس کا سینہ اللہ کے محبوب کی محبت سے لبریز تھا یا گستاخ سے؟ وہ بارگاہِ رسالت کے ادب و احترام کا پیکر تھا یا توہین و تمقیص کا مجسمہ؟ صحابہ کرام اُس کی اس گفتگو سے غوش ہوئے یا مارے غیظ و غضب کے اُن کے سینے پھٹنے لگے تھے؟

جو کچھ اُس روز ہوا وہی آج بھی ہوا ہے۔ جس طرح سینے اس روز ذوالخویرہ کی جسارت اور گستاخی شان رسالت پر پھٹے اُسی طرح آج بھی پھٹ رہے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ اُس وقت گستاخانِ رسول چند تھے اور آج بے شمار۔ اُس وقت چھپے رہتے تھے اور آج دندنا ہے یہی۔ اُس وقت منہ چھپاتے تھے آج آنکھیں دکھاتے ہیں۔ اُس وقت اُن کا پہلا خفیہ مرکز مسجدِ قرآنی جس کی پر بادی کے بعد مردہ میں مکر قائم ہوا لیکن آج اُن کے مراکز کا کوئی شمار ہی نہیں ہے۔ بے خبر

آؤی سوچنے پر مجبور ہو جائے کہ ہر مسلمان اپنے نبی کا ادب کرتا ہے خواہ وہ عالم ہو یا نہ ہو۔ یہ لوگ اپنے نبی کے نہ صرف بے ادب بلکہ غیر مسلموں سے بھی بڑھ کر گستاخ ہیں لیکن اس کے باوجود اپنی ترقی کیوں کر گئے ہیں؟ — ہر ملک میں کیوں اتنے پھلے پھولے ہیں؟ — ہر خطے اور علاقے میں اہل حق سے کیوں یہ آگے آگے نظر آتے ہیں؟ — سوچنے والے سوچتے ہی رہ جاتے ہیں بات حوالہ یہ ہے کہ اہل اسلام کا یہ طبعہ غیر مسلموں کے لیے بڑے کام کی جنس ہے۔ غیر مسلم طاقتیں اپنی اسلام دشمنی کے باعث انہیں سرانگھوں پر جکڑ دیتی ہیں کیونکہ ان کے ذریعے وہ مسلمانوں کو ایمان کی دولت سے محروم کرنے کا کام لیتے ہیں۔ غیر مسلم مسلمانوں سے مخالفت نہیں بلکہ ان کی ایمانی قوت سے مخالفت ہیں کیونکہ ان کی قوت ایمانی کے مقابلے پر ان کی پیش نہیں جاتی۔ ان کی عادی کثرت اللہ ساز و سامان کی فراوانی بھی انہیں تباہی اور زلزلے سے محفوظ رکھتی ہے۔ اس کے برعکس اگر مسلمانوں کے پاس ایمان کی قوت نہ رہے تو انہیں ساز و سامان کی فراوانی بھی انہیں تباہی اور زلزلے سے محفوظ نہیں کر سکتا۔ ایمان تو اللہ اور رسول کی محبت ہی کا ترنام ہے۔ جب رسول پر زبان اعتراض کھلی، کوئی طاقت اور کوئی ساز و سامان معزز نہیں کر سکتا۔ ایمان تو اللہ اور رسول کی محبت ہی کا ترنام ہے۔ جب رسول پر زبان اعتراض کھلی، رسول کی شان کے منکر ہوئے، اللہ نے رسول کو جو مقام دیا اس کا انکار کر دیتے اور رسول کو اپنی مرضی کا منقام تعویض کرنے کے لیے تودہ خدا پر ایمان راہ اللہ اور رسول پر اللہ اور رسول سے محبت تو اس سے منکروں سے بچھ رہ گئی۔ محبت کا زبان تو اعتراض کے لیے کھلتی ہی نہیں۔ اعتراض کے لیے تو نفرت اور عداوت کی زبان کھلتی ہے جب اللہ اور رسول سے عداوت ہوئی تو ایمان کہاں رہتا ہے۔

اگرچہ ایسے لوگوں کو رسماً اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان رکھنے کا دعویٰ ہوتا ہے وہ رسول کے خلاف اپنے زبان و لہجہ کی توبیہ کا انتفا سمجھتے ہیں اسی فکر سے ابلیس کا بیڑہ فرق کیا اللہ اسی کے باعث اس کے گلے میں لعنت کا طوق پڑا تھا۔ عبادت گو لو تودہ بھی بڑے پائے کا تھا لیکن نبی کی قربان کرنے پر کیا عبادتوں نے اسے کوئی فائدہ دیا؟ نبی کی تریک دفعہ گستاخی کرنے پر ساری عبادتیں گستاخ کے منہ پر پھینک کر ماری جاتی ہیں۔ جو عمر بھر نبی کی گستاخی کو اپنے دین و مذہب کی سبھن کا جزو اعظم بنائے رکھتے ہیں۔ ان کی عبادتیں

انہیں کیا فائدہ پہنچا سکیں گی؟ کیا وہ بارگاہ خداوندی میں قبولیت کا شرف حاصل کر پائیں گی؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی امتیازی عبادت گزاری کا سدھ کرتے ہوئے اس وقت کے اہل اسلام یعنی حضرات صحابہ کرام سے فرمایا تھا: — تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے مقابلے پر اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے مقابلے پر اختیار جانو گے۔ یہ قرآن مجید پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ یہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے اور پھر واپس نہیں آتا۔ — یہ مضمون متعدد حدیثوں میں وارد ہوا ہے۔ ۱۲۱ میں تین باتیں خاص طور پر قابلِ توجہ ہیں یعنی: —

- ۱۔ وہ اسلام کے دائرے سے باہر نکلے ہوئے ہوں گے۔
- ۲۔ اصل اسلام کی طرف کبھی واپس نہیں آئیں گے بلکہ اپنے جعلی اسلاموں ہی کو اصل اسلام منوانے پر اپنی توانائیاں صرف کرتے رہیں گے۔

۳۔ وہ اصلی مسلمانوں کی نسبت زیادہ عبادت گزار ہوں گے۔

معلوم ہوا کہ ان لوگوں کے پھلنے پھولنے کی ایک وجہ توبہ ہوگی کہ یہ اصلی مسلمانوں کی نسبت زیادہ عبادت گزار ہوں گے جس کے باعث بے غیر مسلمان انہیں دین کے اصلی خواہ جان کر ان کے ساتھ ہمتے چلے جائیں گے۔ ان کی ترقی اللہ قوت کی دوسری وجہ غیر مسلموں کی حمایت و امانت ہوگی جس کے باعث انہیں ہر ملک میں پیر جانے اور روز پھلنے پھولنے کے مواقع ملتے رہیں گے۔ متحدہ ہندوستان پر جب انگریزوں کی حکومت تھی تو برٹش گورنمنٹ نے اس فرقہ کی دہلی میں تخم ریزی کی وہ دہلیاں صرف مسیحی جیسے تھے جن کو جملہ ہند مذہب

حضرت جناب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن مجید کی تلاوت اس وقت تک کی کرو جب تک تمہارا دل چاہے اور جب دل اٹھ جائے تو پڑھنا بند کر کے کھڑے ہو جائیو گے۔ اسی طرح عمارت بن عبیدہ، سعید بن زید، ابو عمران سے روایت کی ہے لیکن یہ مرفوض نہیں ہے۔ حماد بن سلمہ، امامان، غندر، شعبہ، ابو عمران نے حضرت جناب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول روایت کیا ہے۔ ابن عون، ابو عمران، عبد اللہ بن صامیت سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ

٥٧ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ أَبِي مَطِيحٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأُوا الْقُرْآنَ مَا امْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَاقْرَءُوا عَنْهُ - تَابِعَهُ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ وَسَعِيدُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَكَانَ وَقَالَ عُنْدَ رُءُوسِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عُمَرَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عز کا قول مرسل ہے لیکن حضرت جنیب کی روایت زیادہ صحیح اور زیادہ مشہور ہے۔
 نزال بن سہو نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کسی شخص کو ایک آیت اس طرح پڑھتے
 ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے غلط سننا تھا۔
 وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کا لہجہ سنا اور اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 کی بارگاہ میں لے گیا۔ ارشاد ہوا کہ تم دونوں ہی درست پڑھتے ہو اور
 دونوں کا پڑھنا میرے مطابق ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ
 نے اختلاف کیا تو انہیں ہلاک کر دیا گیا تھا۔

کتاب النکاح

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا امر بان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
 نکاح کی ترغیب۔

ارشاد ربانی ہے: ۱۔ نکاح کرو جو تمہیں عورتوں سے پسند آئے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں صحابی نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم کی اندراجی مطہرات کے جہیز کے نزدیک آئے تاکہ
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں مدد یافت کریں۔ جب
 انہیں مطلع کیا گیا تو گویا اسے کم سمجھتے ہوئے کہنے لگے کہ ہم بھلا کس
 کھیت کی مولا ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت دیکھنے کے لیے جو
 ان کی تو ہر اگلی پچھلی نظر فرما (پھر اس کا کوئی وجود نہ ہوتا) معاف فرما
 گئی ہے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ میں اب ہمیشہ ساری رات
 نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا کہ میں ہر بھر روزے رکھتا ہوں
 گا اور کسی ایک روز کا روزہ بھی نہیں چھوڑوں گا۔ تیسرے نے کہا کہ میں
 عورتوں سے ہمیشہ دور رہوں گا اور کسی شادی نہیں کروں گا اسی دوران
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ پس آپ نے فرمایا کہ
 تم ہی وہ لوگ جو جنموں نے ایسا کہا ہے، حالانکہ خدا کا قسم، میں تمہاری نسبت خوار سے
 زیادہ درجہ والوں اور اس سے درجہ کم ہوں سے زیادہ بچنے والا ہوں، اس کے باوجود
 وہ بچے رکھنا ہوں اور چھوڑنا بھی ہوں، نماز (رائوں کو) پڑھنا ہوں اور سوتا بھی
 عورت کا ہیں ہے کہ انہوں نے حضرت علیؓ سے روایت کی کہ اللہ فرما سے
 ارشاد باری تعالیٰ: ۳۔ اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم لوگوں میں انصاف نہ کرو گے

القبایم عن غیر توذلما فجدت اصم واکثر۔
 ۵۵۔ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
 عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسُوَةَ عَنِ النَّزَالِ بْنِ سُبْرَةَ عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ سَلِيمَ بْنَ جَبَلَةَ يَقْرَأُ آيَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَا نَهَا فَخَذَّتْ بِيَدِهِ فَانْطَلَقَتْ
 بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَالَتْ كَلَامًا مَحْسُوسًا
 تَالَتْهُ أَكْبَرُ هَلْ بِي نَالٌ فَإِنْ مَنْ كَانَ تَبْلُكُهُ اخْتَلَسُوا
 فَأَهْلَكَهُمْ۔

کتاب النکاح

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بَابُ التَّرغِيبِ فِي النِّكَاحِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى
 فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ۔

۵۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ
 بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا حَمِيدُ بْنُ أَبِي حَمِيدٍ الطَّيْلَبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ
 أَسَدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 إِنْ يَزُوجُ امْرَأَةً النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَ
 عَنْ عِيَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَخْبَرْنَا
 مَا نَقَلْنَاهُ لَهَا قَالُوا وَإِنْ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَفِرَ لَنَا مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا
 تَأَخَّرَ قَالَ أَحَدُهُمْ أَمَا أَنَا فَإِنِّي أَصْلِي النَّبِيَّ أَبَدًا
 قَالَ الْآخَرُ أَنَا أَصُومُ مَا لَمْ يَهْرُوكَ أَفْطِرُ قَالَ الْآخَرُ أَنَا
 أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا
 أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَخْشَاكُمْ بَلَّيْهِ وَأَنْتُمْ كَذَبْتُمْ لِيْكُمْ أَصُومُ وَ
 أَفْطِرُ وَأَصْلِي وَأَزْوَاجُ النِّسَاءِ فَمَنْ رَغِبَ مِنْ
 سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي۔

۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَمِيعٍ حَسَنَ بْنَ أَبِرَاجٍ عَنْ
 يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ

تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں پسند آئیں دو دو اور تین تین اور چار چار۔
 پھر اگر دیکھو کہ عورتوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو یا کبھی جن کے
 تم ہلکے ہو۔ یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو (سورۃ النساء)
 آیت ۱۳ کے بارے میں روایت کیا۔ انہوں نے فرمایا: اسے مجانبہ اچھ
 قیم روک اپنے ولی کی تحویل میں ہو اور وہ اس کے مال و جمال کے باعث
 اس کی رغبت رکھتا ہو، پھر وہ چاہے کہ غصہ سے نہ ہرے کہ بدلے اس سے
 نکاح کروں، تو اس آیت میں ان کے ساتھ اس طرح نکاح کرنے سے منع
 فرمایا گیا ہے کہ یہ کہ انہیں انصاف کے ساتھ پورا ہوا جائے ورنہ ان کے سوا
 نکاح کس کے لیے ضروری ہے۔ حضور کا ارشاد ہے کہ جو
 عورت کے حقوق ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے وہ ضرور نکاح کرے
 کیونکہ یہ نگاہ کو جھکاتا اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے۔ کیا وہ بھی نکاح
 کرے جس کو عورت کی حاجت نہ ہو؟

علقہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
 کے ساتھ تھا کہ سنی کے مقام پر ان کی ملاقات، حضرت عثمان سے ہوئی
 اور انہوں نے کہا: اے ابو عبد الرحمن! مجھے آپ سے ایک کام ہے۔
 چنانچہ دونوں حضرات غنیمہ گاہ میں چلے گئے تو حضرت عثمان نے کہا اے
 ابو عبد الرحمن! کیا آپ کی شادی میں ایک کنواری لڑکی سے نہ کر دوں کہ
 گزشتہ زندگی میں تازہ ہو جائے۔ جب حضرت عبداللہ بن مسعود نے
 دیکھا کہ انہیں اس بات کے سوا مجھ سے کوئی اور کام نہیں تو میری جانب
 اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اے علقہ! پس میں ان کی خدمت میں
 حاضر ہو گیا، تو وہ کہہ رہے تھے جو کچھ آپ نے کہا اس مسئلے میں نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ہمارے سنی فرمایا ہے کہ اسے جو انوکھ میں سے عورت کے حقوق ادا
 کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو اسے ضرور نکاح کرنا چاہیے اور جو طاقت نہ رکھے تو اس
 نکاح کی طاقت نہ رکھنے والا روزے رکھے۔

عبداللہ بن زید کا بیان ہے کہ میں علقہ اور اسود کے ساتھ حضرت
 عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا
 کہ ہم چند ہی دست فوجان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے
 تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: اے فوجان! جو تم میں سے
 عورتوں کے حقوق ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو وہ ضرور نکاح کرے

سَأَلَ عَائِشَةُ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي
 الْبَيْتِ فَاَلْكُلُوا مِمَّا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مِثْلِي ر
 ثَلَاثٌ وَرُبْعٌ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةٌ أَوْ مِمَّا
 مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا قَالَتْ يَا أَبُنَا
 أَخْتِي الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حُجْرٍ وَبَيْنَهَا فَيَرْغَبُ فِي مَا لَهَا
 وَجَمَالَهَا يَزِيدُ أَنْ يَزُوجَهَا بَأَدْنَىٰ مِنْ سُنَّةٍ مَدَّ أَهْلُهَا
 فَنَبَّوْا أَنْ يَكُونُوا هُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا إِلَيْنَّ فَيَكُونُوا
 الْقَدَاقَ رَأْمًا وَابْنُكَاحٍ مِنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
 اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ لَاحِدًا أَوْ غَضًّا
 لِبَيْعِهِ وَاحْصِنَ لِفَرْجِهِ وَهَلْ يَتَزَوَّجُ مَنْ لَا أَرْبَ
 لَهُ فِي النِّكَاحِ۔

۵۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا
 الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ
 مَعَ عَبْدِ اللَّهِ فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ بِمِثْنٍ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 إِنِّي لَأَتِيكَ حَاجَةً فَخَلَا فَقَالَ عُثْمَانُ هَلْ لَكَ يَا أَبَا
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي أَنْ تَزَوَّجَكَ بِكَوَاتِدِكَ مَا كُنْتُ
 تَعْمَدُ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللَّهِ أَنْ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى هَذَا
 أَشَارَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا عَلْقَمَةُ مَا تَعْنِي بِتِلْكَ الْبَاءَةِ وَهُوَ يَقُولُ
 أَمَا لَيْتَ قُلْتُ ذَٰلِكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ
 فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ
 لَهُ وَجَاءٌ۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعِ الْبَاءَةَ فَلْيَصُمْ۔

۵۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا
 أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَلْقَمَةَ وَالدَّسُودِ عَلَى عَمْرِو
 اللَّهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 شَبَابًا لَا يَجِدُ شَيْئًا فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیونکہ یہ نگاہ کو جھکاؤ اور شرنگاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جو اس کی حالت نہ رکے تو اس کے لیے روزے میں کیونکہ یہ جنس، خواہش کو کم کرتے ہیں۔
کئی بیویاں رکھنا۔

عطاء کامیان ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہمراہ سرت کے مقام پر حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے منہ کے جندے پر حاضر ہوئے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ جب آپ حضرت ان کے جنازے کو انھیں تو انہیں لانے جلائے سے پرہیز کرنا اور جنازہ نہ کرنا کہتے آہستہ آہستہ چلتا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نوازاوای مطہرات بحیات تھیں، جن میں سے ایک کی بارہاں مقرر تھیں اور ایک (حضرت سوزہ) کی بارہاں نہ تھی (کیونکہ انہوں نے غوثی سے اپنی باری حضرت عائشہ کو روک دی تھی)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس ہرات میں تشریف لے جایا کرتے تھے اور وہ تعداد میں نو تھیں۔ — غلیظ، یزید بن زریع، سعید، قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

سید بن جابر کامیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عہد نبویؐ دریافت فرمایا کہ نبی کریم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا تو فرمایا کہ شادی کر لو کیونکہ اس امت کا بہتر آدمی وہ ہے جس کی زیادہ بیویاں ہوں۔

شادی کے لیے ہجرت کی یا کوئی نیک کام کیا تو ایسا ہی اچھے گا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمل کا دائرہ مہارت پر ہے اور آدمی کا اجر نیت کے مطابق ہے تو جس نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی تو وہ ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب شمار ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے

يَا مُعْتَرِ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْفِرُ بِلَبْسِهِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرَجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالْقَوَمِ فَإِنَّهُ لِي وَجَاءٌ۔

بَابُ كَثْرَةِ النِّسَاءِ۔

۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ قَالَ حَفْصُ بْنُ غَسَّيْنٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ جَنَانًا مَبْنُوتَةً بِسَرَفٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذِهِ زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا مَا نَعْتَمُ نَعْتَمُهَا فَلَا تَزْعُمُوهَا وَلَا تَزِدُّوهَا دَامَ نَفَقَا فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعٌ كَانَ يَقْسِمُ لَشَبَابٍ وَلَا يَقْسِمُ لِبُحَاكِيَةٍ۔

۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي ثَلَاثَةِ لَيَالٍ وَلَمْ يَزِدْ تِسْعَ نِسْوَةٍ وَقَالَ ابْنُ خَلْفَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ النَّاسَ حَدَّثُوا أَنَّهُمْ رَأَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ رُقْبَةَ عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَزَوَّجْتَ ثَلَاثًا قَالَ نَزَوَّجْتُ نَأَى خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْتَزَاهَا سَلَامٌ۔

بَابُ مَا نَزَلَ مِنَ خَيْرِ التَّزْوِجِ۔

۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ تَزْرَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ وَقَّاسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَمَلُ بِالنَّبِيِّ دَانِمَا لِمِثْرِي مَا نَزَلَ فَمَنْ كَانَتْ هَجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِيَ هَجْرَتُهُ۔

إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَرَادَ مِرَاكَاةً يَتَكَبَّحُهَا فِهْجَرَتُهُ إِلَى مَا هَا جَعَلَ إِلَيْهِ -

نکاح کرنے کے لیے ہے تو اس کی ہجرت وہی شمار ہو گی جس قوم کے لیے ہجرت کی ہے۔

ت: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۵۹۳ اور ۱۸۴۲ کے اندر بھی ہے اور بخاری شریف کی سب سے پہلی حدیث بھی یہی ہے۔ یہ حدیث اصول کا درجہ رکھتی ہے۔ اس سے صاف واضح ہے کہ جو کام جس غرض کے تحت کیا جائے گا اسی کے مطابق وہ شمار ہو گا جیسا کہ اس حدیث میں ہجرت کی مثال بیان فرما کر واضح کر دیا گیا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو صاحب علم امامت و خطابت یا درس و تدریس یا تقریر و تصنیف گزرا اوقات یا دولت کمانے کے لیے کر رہا ہے تو یہ دینی کام اس کا کاروبار ہی شمار ہوں گے یا شہرت اور ناموری کے لیے کر رہا ہو تو اسی لیے شمار ہوں گے ایسا کر کلاحتی کی سر ملندی اور اپنے حلقہ و ملک کو خوش کرنے کے لیے کر رہا ہے تو ان کاموں کی حیثیت پھر کچھ اور ہی ہوگی۔ مذکورہ تینوں صورتوں میں اگر ایک جیسا نہیں ہے بلکہ شہرت یا دکھاوے کے لیے کیا ہوا نیک کام نہ صرف منافع ہو جاتا ہے بلکہ اٹا موافق سے کام لیا جاتا ہے۔ نیک کام پوری طرح وہی ضرور ہوتے ہیں جو علوم و نیت سے کیے جائیں یعنی جن سے شہرت یا دکھاوا مقصود نہ ہو اور نہ مال کمانے کی غرض سے کیا جائے بلکہ مقصود من رضائے الہی ہو۔ رضائے الہی کے لیے کلاحتی کی سر ملندی میں بساط بھر کو شال رہنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو علوم و نیت کے ساتھ نیک کاموں کی تفریق دے اور نیک کاموں سے بچھلنے، آئین۔

مفلس قاری کا نکاح

اس بارے میں حضرت سہل بن سعد نے حضور سے روایت کی ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت میں جہاد کر رہے تھے اور ہمارے پاس عورتیں نہ تھیں تو ہم عمن گرا رہے تھے۔ یا رسول اللہ کیا ہم اپنے آپ کو غصی کر لیں؟ تو آپ نے ہمیں ایسا کرنے سے منع فرما دیا۔

→ بَابُ تَزْوِجِ الْمُفْلسِ الَّذِي مَعَهُ الْقُرْآنُ وَالْإِسْلَامُ فِيهِ سَهْلٌ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الشَّيْخِ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْعَاقُ قَالَ حَدَّثَنِي كَيْسُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَعْمُ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَسْتَحْضِي قُرْبَانًا عَنْ ذَالِكَ -

اپنی بیوی کا دوسرے مسلمان بھائی سے نکاح کرنا۔

حضرت عبدالرحمان بن عوف نے اس کو روایت کیا ہے۔ حمید طویل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ہجرت کر کے حضرت عبدالرحمن بن عوف آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن ابی وقاص کے درمیان اخوت قائم فرمادی۔ حضرت سعد... انصار کی روایات ہیں۔ انہوں نے ان سے کہا کہ ایک بیوی اور اگر مال سے بیچے بیویوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و عیال اور مال میں برکت دے، مجھے

→ بَابُ تَزْوِجِ شَيْتٍ حَتَّى أَنْزَلَ لَكَ عَنْهَا رَاحَةَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ

۴۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ حَمِيدِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَأَخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ وَ عِنْدَ الْأَنْصَارِيِّ امْرَأَتَانِ فَعَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يَتَاَصَّفَهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ

وَتَوَفَّى عَلَى السُّوقِ فَأَتَى السُّوقَ فَوَرِّجَ شَيْئًا مِّنْ أَقِطٍ
وَشَيْئًا مِّنْ سَمْنٍ فَذَاكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعْدَ أَيَّامٍ وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْلِكُمَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ تَزَوَّجْتُ النَّصَارِيَّةَ قَالَ فَمَا سَأَلْتَ
قَالَ دُونَ نَوَافَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ أَدُلِمَّ وَلَوْ بِشَاةٍ
بَابٌ مَا يَكْرَهُ مِنَ التَّبَتُّلِ وَالْخِصَاءِ
۶۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ
سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ
يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَثْمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ الْقَتْلَ وَلَوْ
أَدْرَنَ لَهُ لَأَخْتَصِمْنَا حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ
سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ لَقَدْ سَأَدَ ذَلِكَ
يَعْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَثْمَانَ وَلَوْ أَجَازَ
لَهُ التَّبَتُّلُ لَأَخْتَصِمْنَا

۶۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
إِسْمَاعِيلَ عَنْ قُتَيْبٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا نَعْرِضُ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ لَنَا شَيْءٌ نَقْلُكَ
إِلَّا نَسْتَحْضِي نَهْنَاهَا عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ
تَكُونُ الْمَرْأَةُ بِالثَّوْبِ ثُمَّ تَدْرَأُ عَلَيْهِمَا يَدَاهَا الذَّيْنِ
أَمَّا الْآخَرُ فَأَمَّا الْيَمَانِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا
تَمَسُّوهُ إِنْ أَمَّا لَا يَحْتَاطُ الْمُعْتَدِينَ هَذَا قَالَ أَصْبَغُ
أَخْبَرَ فِي ابْنِ زُهَيْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي شِهَابٍ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ وَأَنَا لَخَافٌ عَلَى نَفْسِي الْغَنَتِ وَلَا
أَجِدُ مَا أَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ
مِثْلَ ذَلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَسَكَتَ
عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا لِيَا هَذَا يَرْجِعُ الْقُلُوبُ بِمَا أَتَى لَوْ بِنَاخِصٍ

تو مرت بازار کا راستہ بتا دیجئے۔ چنانچہ انہوں نے بازار جا کر خرید و
فروخت کے ذریعے کچھ پیاز اور گھی کما لیا۔ یہ اسی طرح کرتے رہے
جبکہ کچھ دنوں کے بعد انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ان کے
پٹروں پر زردی کے نشانات تھے۔ ارشاد فرمایا: اے عبدالرحمن! یہ
کیا بات ہے؟ عرض گزار ہوئے: میں نے ایک انصاری عورت سے شادی
مجھ پر رہنا اور خفی ہو جانا کر رہا ہے۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت عثمان بن مظعون کو مجبور رہنے سے منع فرما دیا تھا۔ اگر آپ انہیں
مجبور رہنے کی اجازت مرحمت فرمادیتے تو ہم اپنے آپ کو خفی کر دیتے۔
سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ بلیک انھوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون کو اس کام سے منع فرمایا
تھا۔ اگر انہیں آپ مجبور رہنے کی اجازت عطا فرمادیتے تو ہم اپنے
آپ کو خفی کر دیتے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر ہر روز کو رہتے تھے چوں کہ اس وقت ہمارے پاس کچھ بھی نہ تھا لہذا
عرض گزار ہوئے کہ کیا ہم اپنے آپ کو خفی نہ کریں؟ آپ نے میں ایسا کرنے
سے منع فرمایا۔ پھر اس بات کی اجازت مرحمت فرمائی کہ عورت سے نکاح کر لو خواہ
ایک کپڑے کے بدلے ہو سکے۔ اس کے بعد آپ نے یہی یہ آیت سنائی اِنَّ اَسْمَانَ
وَالْاَرْضَ وَالْجِبَالَ اَرْسَلْنَا بِهَا آيَاتٍ لِّكَرِّهِيْنَ
سے نہ بڑھو، جبکہ حدیث سے اسے اللہ کو ناپسند ہیں (سورۃ المائدہ)
آیت ۷۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا
یا رسول اللہ! میں نے جو ان آدمی ہوں لیکن بدکاری سے ڈرتا ہوں مگر یہ پاس
ہے کچھ نہیں کہ کسی عورت سے نکاح کر سکوں۔ (کیا میں اپنے آپ کو خفی کر دوں؟)
لیکن حضور نے مجھے نہ جواب نہ دیا۔ میں دوسری دفعہ اسی طرح عرض گزار ہوا
لیکن آپ نے مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ میں تیسری دفعہ اسی طرح عرض گزار ہوا
لیکن آپ نے مجھے کوئی جواب مرحمت نہ فرمایا۔ جب میں چوتھی دفعہ اسی طرح
عرض گزار ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! جو کہ نہیں دے

اسے کہہ کر نہ شک ہوگا۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ اپنے آپ کو خسی کرو یا نہ کرو۔
کنواری لڑکی سے نکاح کرنا۔

ابن ابی شیبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس نے حضرت عائشہ صدیقہ سے کہا کہ حضور نے آپ کے سوا کسی کنواری لڑکی سے نکاح نہیں کیا۔

مردہ بن ربیع نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت

کی ہے کہ وہ عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! اگر آپ ایسی وادی میں اتریں جہاں بہت سے درخت ہوں لیکن ان کے پتے چرا لیے گئے ہوں اور ایک درخت آپ ایسا بھی پائیں جس کے پتے چرا لے نہ گئے ہوں تو آپ اپنے اونٹ کو کس درخت سے چرائیں گے؟ فرمایا اس درخت سے جس کے پتے چرا لے نہیں گئے۔ حضرت صدیقہ کی مراد یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سوا کسی کنواری لڑکی سے نکاح نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے دو مرتبہ جس خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص تمہیں ریشمی کپڑے میں لٹاٹے ہوئے کہہ رہا ہے کہ یہ آپ کی ندم بہر مطلوب ہے۔ جب میں نے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو تم قضیر پس میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو وہ ایسا ہی کر دے گا۔

شوم و دیدہ سے نکاح کرنا۔

حضرت ام حبیبہ کا بیان ہے کہ حضور نے فرمایا: اپنی بیٹیاں اور بہنیں میرے نکاح میں دینے کے لیے پیش نہ کرو۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوہ سے واپس آ رہے تھے اور میں اپنے سست اونٹ کو تیزی سے چلانے کی کوشش کر رہا تھا کہ ایک سوار نے میرے پیچھے سے آکر میرے اونٹ کو تیز چھو دیا جس نے باعث میرا اونٹ ایسا تیز چلنے لگا جیسا آپ نے کسی تیز رفتار اونٹ کو دیکھا ہو۔ دیکھا تو وہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ ارشاد فرمایا: تم کس لیے جلدی کر رہے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ میری ابھی شادی ہوئی ہے۔ فرمایا کنواری یا شوم و دیدہ ہے؟ میں نے عرض کی کہ شوم و دیدہ ہے۔ ارشاد فرمایا: تو عمر لڑکی سے شادی کیوں نہ کی تم اس سے کھیتے اور وہ تمہارے ساتھ

عَلَى ذَالِكَ أَوْ ذَمُّرٌ -

بَابُ نِكَاحِ الْإِنْكَارِ فَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَائِشَةَ لَمْ يُنِكَحِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا غَيْرَ هَذَا -

۶۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي

أَخِي عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ نَزَلَتْ دَاوِيَا دَنِيْمَ شَجَرَةٍ قَدْ أَكَلَ مِنْهَا وَجَدْتَ شَجَرَ الْيُكُوفِ مِنْهَا فِي أَرْهَافِكَ تَرْتَعُ بِعَيْرِكَ قَالَ فِي الذِّئِيِّ لَمْ يَرْتَعُ مِنْهَا تَعْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْزِلْ بِكْرًا غَيْرَ هَذَا -

۶۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ

عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ فِي الْمَنَامِ مَرْكَبَيْنِ إِذَا رَجَلٌ يَحْمِلُكَ فِي سَرَقَةٍ حَرِيرٍ يَقُولُ هَذَا امْرَأَتُكَ مَا كَشَفْنَا إِذَا هِيَ أَنْتَ نَأْتِيَنَّ أَنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يَنْضَبُ -

بَابُ النِّسَاءِ وَتَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْرِضُنَّ عَلَى بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ -

۷۰ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا

سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَقَلْنَا مَعَ ابْنَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزَاةٍ فَتَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرِي تَطْوِي فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي فَتَحَسَّرَ بَعِيرِي بَعِيرَةً كَأَنَّهُ مَعَهُ نَاطِلٌ بَعِيرِي كَأَنَّهُ جَوْوَرٌ مَا أَنْتَ كَرَاءٌ مِنَ الْإِبِلِ فَإِذَا ابْنَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَعْجَلُكَ قُلْتُ حَدِيثٌ عَلَيَّ بَعْرٌ سِيقَ قَالَ بَكْرًا أَمْ نِسَاءً قُلْتُ نِسَاءً قَالَ فَهَلَا جَارِيَةٌ تَلَاهِيكَ وَتَلَاهِيكَ قَالَ لَقَدْ أَهْبَأْنَا لِنَدُخْلَ قَالَ أَهْبَلُوا حَتَّى

کھینتی۔ ان کا بیان ہے کہ جب ہم جاگیر مدینہ منورہ میں داخل ہونے والے تھے تو اپنے فرمایا تھوڑی دیر میں چار عشار سے پہلے گھر میں نہ جاؤ تاکہ جن حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان ہے کہ میں نے شادی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے کسی عورت سے نہادی کہ ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ شوہر دیدہ سے۔ فرمایا یہ کیا نہیں کنواری لڑکیوں کو ان کے کھیل کود سے واسطہ نہیں ہے جب میں اشدہ راوی اسے یہ حدیث مروی دینا سے بیان کی تو انہوں نے بتایا کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے شوہر کی سے نکاح کیوں نہ کیا کہ تم اس سے کھینے شوہر لڑکی کا عمر رسیدہ مرد سے نکاح

عزیز کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو الجحجہ صدیق کو حضرت عائشہ صدیقہ سے نکاح کرنے کا پیغام دیا۔ حضرت ابو الجحجہ عرض گزار ہوئے کہ میں تو آپ کا بھائی ہوں۔ فرمایا تم اللہ کے دین اور اس کی کتاب میں میرا بھائی ہو اور وہ میرے لیے حلال ہے۔ کسی عورت سے نکاح کرنا بہتر ہے۔

اور مستحب ہے کہ اپنی نسل کے لیے بہتر عورت چنے گو یہ واجب نہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں سے قریش کی عقیقہ محمد میں بہتر ہیں کہ وہ بچوں پر احن کی کم ہستی میں بہت مہربان اور خادہ کے مال کی خوب نگہبان ہوتی ہیں۔

لونڈی کو آزاد کر کے نکاح میں لانا۔

ابو ہریرہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس لونڈی ہو پس وہ اسے علم سکھائے پھر ادب آداب بتائیے، پھر اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح کرے تو اس کے لیے دوا اجر میں اور اہل کتاب سے جو شخص اپنے نبی پر ایمان لایا اور مجھ پر ایمان لایا تو اس کے لیے دوا اجر میں اور جو غلام اپنے مالک کا حق ادا کرے دوا اپنے رب کا حق بھی ادا کرے تو اس کے لیے دوا اجر میں۔ شیخی نے

تَدْخُلُوا الْيَلَاءِ عِشَاءً لَّيْكَ تَمْسُطُ الشَّعْبَةَ وَتَسْجُدُ الْبُغْيَةَ۔
۱۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ مَحَارِبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ تَزَوَّجْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَزَوَّجْتَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ نَيْبًا فَقَالَ مَا لَكَ وَلِغَدَا لِي وَلِغَدَا لَهَا نَذَرْتُ ذَاكَ لِعَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ فَقَالَ عَمْرٍو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا جَارِيَةً تَلَامِيهَا وَتَلَامِيكَ۔

۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عِرَاقٍ عَنْ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَائِشَةَ إِلَى ابْنِ بَكْرٍ فَقَالَ لَهَا ابْنُ بَكْرٍ إِنَّمَا أَنَا الْفُتَّى فَقَالَ أَتُخَوِّي فِي دِينِ اللَّهِ وَكِتَابِهِ وَهِيَ لِي حَلَالٌ۔
۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْأَبْلَ صَالِحٌ نَسْلُهُ قُرَيْشٌ أَحْسَنُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَأَوْفَا عَلَى سُرُوحٍ فِي ذَاتِ يَدٍ۔

۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَالِيدِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ الْمُنْذَرِ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ رَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ وَلِيدَةٌ فَعَلِمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا وَأَدْبَعَهَا فَحَسَنَ تَأْدِيبَهَا ثُمَّ اعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْدَانُ وَآيِمَانٌ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ

۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَالِيدِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ الْمُنْذَرِ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ رَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ وَلِيدَةٌ فَعَلِمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا وَأَدْبَعَهَا فَحَسَنَ تَأْدِيبَهَا ثُمَّ اعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْدَانُ وَآيِمَانٌ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ

کہا کہ یہ حدیث ہم سے بغیر کسی تکلیف کے سیکھ لو حالانکہ لوگ اس سے کم تر بزرگ دشمنوں کی اس حدیث کو حاصل کرنے کی خاطر مدینہ طیبہ تک کا سفر کرتے تھے۔ ابو بکر، ابو حصین، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اسے آزاد کر دیا پھر اس کا پورا مہر ادا کر دیا۔

سعید بن عید، ابن زہب، جریر بن عازم، ابوبہرہ، حضرت ابوبکرؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ وہ سری روایت میں حضرت ابوبکرؓ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ظالم کے خلاف کبھی بات نہیں کی مگر تین مواقع پر۔ ایک جب وہ ظالم بادشاہ کے پاس سے گزرے اور ان کے ہمراہ حضرت سارہ بھی تھیں۔ پس اس نے حضرت سارہ کی خدمت کے لیے حضرت ہاجرہ کو پیش کیا جبکہ اللہ تعالیٰ نے کار کا ہاتھ روک دیا اور اس سے خدمت گارہ لوائی۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرماتے کہ اے آسمانی پانی! کہ اولاد (یعنی اہل عرب) تمہاری والدہ محترمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دروغ و خبر سے ٹوٹتے وقت اخیر اور مدینہ منورہ کے درمیان تین روز قیام فرمایا اور حضرت صفیہ بنت حنی سے خلوت کی۔ پس ان کے دلیر کے لیے مسلمانوں کو میں بلا کر لایا۔ دعوت و لہجہ میں روٹی اور گوشت کا بندوبست نہ تھا بلکہ آپ نے دستر خوان بچانے کا حکم دیا تو اس پر کھجوریں، پنیر اور حربی کو حین دیا گی، پس یہی ان کا دلیر تھا۔ پس بعض مسلمانوں نے کہا کہ معلوم نہیں یہ اب اہبات المؤمنین میں شامل ہیں یا نہ یوں ہیں؟ بعض حضرات نے کہا کہ اگر پردہ کر دیا گیا تو اہبات المؤمنین سے ہیں اور پردہ نہ کر دیا گیا تو نہ یوں ہیں میں شمار ہوں گی۔ جب کوچ کیا تو حضور نے انہیں اپنے پیچھے جگہ دی اور لوگوں کے درمیان پردہ تان دیا گیا۔

لوٹنے کی آزادی کو اس کا مہر قرار دینا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آزاد کر دیا اور یہی آزادی ان کا مہر قرار دیا گیا۔

بِئْسَ مَا فِي فُلْهَ أَجْرَانِ وَإِنَّمَا مَمْلُوكٌ أَدَّى حَقَّ مَوْلَاهُ وَحَقَّ رَبِّهِ فُلْهَ أَجْرَانِ قَالَ الشَّعْبِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَذَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ ثُمَّ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِيمَا دُونَهَا إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي بُرَّةٍ عَنْ أَبِي سَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَهَا، ثُمَّ أَصْدَقَهَا.

۵۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَدْلَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ زُهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَمْ يَكُنْ أَبْرَاهِيمُ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ بَيْنَمَا أَبْرَاهِيمُ مَرَّ بِجَبَّارٍ وَمَعَهُ سَارَةُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَأَعْلَمَهَا هَا هَا جَكَرَ قَالَتْ كَفَّ اللَّهُ يَدَ الْكَافِرِ وَاحْدًا مَعِيَ أَجَرَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَبِتِلْكَ أَمْلَكُوا يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ.

۵۶۔ حَدَّثَنَا تَيْبَةُ حَدَّثَنَا اسْعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا يَتَنَبَّى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتُ حَنْظَلَةَ كَاغُوتُ السُّبُلِيِّنَ إِلَى وَلِيمَةٍ فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خَبَزٍ وَلَا لَحْمٍ أَمْرًا بِالْأَطْعَامِ نَأَلَتْ فِيهَا مِنَ التَّبَرِّ وَالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ فَمَا كَانَتْ وَلِيمَةً فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِحْدَى أَمَهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَقَالُوا آتِ حَجَبًا فَهِيَ مِنْ أَمَهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا ارْتَحَلُ وَطَى لَهُ لَحْلَفًا وَ مَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ.

۵۷۔ بَابُ مَنْ جَعَلَ عَتَقَ الْأَمَةِ صَدَاقًا.

۵۸۔ حَدَّثَنَا تَيْبَةُ حَدَّثَنَا اسْعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عَتَقَهَا صَدَاقًا.

مفسر سے شادی۔

ارشاد ربانی ہے :- اگر وہ غریب پہلی قرآن شریف نے فضل سے انہیں اللہ کریم نے حضرت سہیل بن سعد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی۔ یا رسول اللہ میں آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوئی ہوں کہ اپنے آپ کو حضور کے لیے پیش کر دوں۔ رادی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا، اوپر سے نیچے تک نظر ڈالی اور پھر آپ نے اپنا سر مبارک جھکا لیا۔ جب اس عورت نے دیکھا کہ میرے پاس سے کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو وہ بیٹھ گئی۔ چنانچہ آپ کے اصحاب میں سے ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ اگر آپ کو اس کی صحبت میں ہے تو اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجیے۔ ارشاد فرمایا : کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے جو حق کو ادا کرے یا رسول اللہ خدا کی قسم، میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے۔ فرمایا : اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ اور دیکھو شاید تمہیں کوئی چیز ملی جائے۔ پس وہ گئی اور واپس آ کر عرض گزار ہوا : خدا کی قسم، مجھے تو کوئی چیز بھی نہیں ملی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : دیکھو تو کسی خواہلوہ کی انگوٹھی ہے۔ وہ گئی اور واپس آ کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ خدا کی قسم، لوہے کی انگوٹھی مجھ میں نہیں ہے، ہاں یہ تمہارے ہے۔ حضرت سہیل کہ بیان ہے کہ اس کے پاس چادر بھی نہ تھی۔ اس نے کہا کہ اُدھا تمہارا اس عورت کے لیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے تمہارے کیا بنا ہے گی؟ اگر تم اسے استعمال کرو گے تو اس عورت کے اور تمہارے رہے گا اور اگر یہ استعمال کرے گی تو تمہارے اور پر نہ رہے گا۔ پس وہ بیٹھ گیا اور کافی دیر مجلس میں بیٹھا رہا، پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیٹھ پھر کر جاتے ہوئے دیکھا تو اسے بلانے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ اسے بلا لیا گیا۔ جب وہ خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا تمہیں قرآن کریم کتنا آتا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ مجھے طعن فلاں تک پہنچتا ہے اور اگر بڑھ کر آتا ہے۔ فرمایا : کیا تمہیں یہ ربانی یلہ ہے؟ عرض گزار ہوا : ہاں۔ ارشاد فرمایا : میں نے تمہارے قرآن مجید جانتے کے باعث اس عورت کو برابر کی ویندار کی میں ہے۔

ارشاد ربانی ہے :- اور وہی ہے جس نے پانی سے آدمی بنایا، پھر اس کے رشتے اور سسرال متحرک اور تمہارا رب قدرت والا ہے (الفہرستان، ۴۵۶)

باب ۲۳ تَرْوِیجُ الْمُعْسِرِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى
إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ -
۸۸ - حَدَّثَنَا كَثِيبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي
حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ
جَاءَتْ أُمْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ أَحَبَّ نَفْسِي قَالَتْ
فَنَظَرُ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ
بَيْنَهَا وَمَوْبِئًا ثُمَّ طَافَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ
فَلَمَّا رَأَتْ الْمُدَاةَ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ
فَتَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ نَزَّوْجِنَهَا فَقَالَ
هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ (۴)
فَقَالَ إِذْ هَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا
لَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا خَاتَمًا
مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ
اللَّهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا أَمْرًا رَأَيْتُ قَالَ
سَهْلٌ مَا لَمْ يَرَأَ دَاءً فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ يَا نَارِكَ إِنْ لَيْسَتْ لَكَ
يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ كُفَى وَ إِنْ لَيْسَتْ لَكَ يَكُنْ عَلَيْكَ
شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَدَعَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْلِيَانِ أَمْرًا بِهِ
فَدَعَا فَمَّا جَاءَهُ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ
مَعِيَ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا فَقَالَ تَقْرَأُوهُنَّ
عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَذْهَبْ فَقَدْ مَلَكَتْهَا
بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ -

باب ۲۴ الْإِكْفَاءُ فِي الدِّينِ وَقَوْلُهُ وَهُوَ
الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا
وَصِهْرًا أَوْ كَانَ رَجُلٌ تَدْبِيرًا -

عمرہ بن عبد بن سعید مائتہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیع بن عبد شمس وہ شخص تھے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے اور انہوں نے سالم کو اپنا منجولہ بیٹا بنا رکھا تھا اور اس کے ساتھ اپنی بھتیجی ہند بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ کا نکاح کر دیا تھا۔ یہ سالم

ایک انصاری عورت کے آزاد کردہ غلام تھے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید کو اپنا منجولہ بیٹا بنا لیا تھا۔ نہ اسے جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ جو کسی کو اپنا بیٹا بنایا تو لوگ اسے اسی کا بیٹا کہتے اور وہ اس کی سیرت پاتا تھا، میان ملک کو لٹھنے یہ حکم نازل فرمایا انہیں کہ حقیقی باپ ہی کا کہہ کر پکارو تا مگر انکو سورۃ الاحزاب، آیت ۵ (تو لوگ ان کے حقیقی باپ کی طرف نسبت کرنے گئے اور اگر کسی کے باپ کا نام معلوم نہ ہو تو اسے غلام کا آزاد کردہ غلام اور دینی بھائی کہتے اس کے بعد سہد بنت سہیل بن عمرو قرشی مامولہ جو حضرت ابو حذیفہ کی بیوی تھیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں: ہم سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے لیکن اللہ نے اس بارے میں حکم نازل فرمادیا جیسا کہ نبی آپ کے علم میں ہے۔ پھر اپنی حدیث بیان کی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز حضرت منہاج بنت زبیر کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: شاید تم حج کا ارادہ کر رہی ہو، وہ عرض گوار ہوئیں کہ مجھے تو بیماری نے گھیر رکھا ہے۔ فرمایا: تم حج کرو اور شرط باندھ کر لو کہ اسے اللہ نے میرے احرام کھولنے کی جگہ وہ ہے جہاں تو مسجد کو مدک دے گا اور یہ حضرت مقداد بن اسود کے نکاح میں تھیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت سے چار چیزوں کے باعث نکاح کیا جاتا ہے۔ اس کے مال، اس کے حسب و نسب، اس کے حسن و جمال اور اس کے دین کی وجہ سے۔ نیز اسے اللہ گرد آورہ ہوں، تو دیندار کو حاصل کر۔

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص گزر تو آپ نے لوگوں سے فرمایا: تم اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ لوگ عرض گزار ہوئے:

۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَأَتْ أَنَّ أَبَا حَذِيفَةَ بْنَ عَتَبَةَ بْنَ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ مَعَهُ شَهِدٌ بَنَى رَأْمَةَ ابْنَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْنِي سَالِمًا وَانْكَحَهُ بِنْتُ أَخِيهِ هِنْدُ بِنْتُ الْوَلِيدِ بْنِ عَتَبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَهُوَ مَوْلَى لَدَى مُرَاةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبْنِي ابْنَتِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مِنْ تَبْنِي رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دُمَاةُ النَّاسِ إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ قَبِيلِهِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ أَوْعَوْهُمْ لِأَبَائِهِمْ إِلَى قَوْلِهِ وَمَوَالِيكُمْ فَدَرَدُوا إِلَيْهِ أَبَائِهِمْ فَمِنْهُمْ لَمْ يَعْلَمْ لَهُ أَبٌ كَانَ مَوْلَى وَآخَا فِي الدُّنْيَا فَجَاءَتْ سَهْمَةُ بِنْتُ سَهِيلِ بْنِ عَمْرِو الْقُرَشِيِّ ثُمَّ الْعَامِرِيَّةُ وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي حَذِيفَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَأْكُلُ مِنْ سَالِمًا وَلَكِنَّا إِذَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ مَا قَدْ عَلِمْتُ نَذَرَ لِحَدِيثٍ۔

۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَأَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَبَاغَةٍ بِنْتُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكَ أَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللَّهِ لَا أَجِدُ فِيهِ إِلَّا رُجْعَةً فَقَالَ لَهَا حَبِيبِي وَأَشْرَفِي قَوْلِي اللَّهُمَّ مَجِّئِي حَيْثُ حَبَسْتَنِي وَكَانَتْ تَحْتَ الْمُقَدَّادِ بْنِ

الْأَسَدِ۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَنْكِحُ الْمَرْأَةَ لِأَرْبَعٍ لِمَا رَهَا وَلِحَسْبِهَا وَجَمَالَهَا وَلِدِينِهَا فَتَظْفَرُ بِذَاتِ الدِّينِ تَرَبَّتْ يَدَاكَ۔

۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّحْمَنِ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ قُلَسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا

قَالَ اَخْبَرَنِي اِنْ خُطِبَ اَنْ يَنْكَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ يُشْفَعَ
وَاِنْ قَالَ اَنْ يَسْتَمَعَ قَالَ ثُمَّ سَلْتُ لِمَ رَجُلٌ مِنْ
نَحْنُ اَوْ السُّلَمِيُّ فَقَالَ مَا تَقْوُونَ فِي هَذَا اَتَاَلَا
خَبَرَنِي اِنْ كُتِبَ اَنْ لَا يَنْكَحَ وَاَنْ لَا يُشْفَعَ وَاِنْ
قَالَ اَنْ لَا يَسْتَمَعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا خَيْرٌ مِنْ قُلِّ الْأَرْضِ شِلْ هَذَا
بَابُ الْأَنْكَاهِ فِي الْمَالِ وَتَرْوِيحِ الْبَقْلِ
الْمُتَرَتِّبِ

۸۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكِيْلٍ رَحِمَهُ اللَّهُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ
عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَرَأَى خُفْلَمًا لَا يَقْسُطُوا فِي الْيَتَامَى قَالَتْ
يَا بَنِي أَخِي هَذَا الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي خَيْرٍ وَلِيهَا
فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ أَنْ يَنْتَقِصَ
مِنْهَا لَهَا فَتُخَوَّاهُ عَنْ نِكَاحِهَا إِلَّا أَنْ يَقْسُطُوا فِي
الْمَالِ الْقَدَاقِ وَأَمْرًا بِنِكَاحِ مَنْ سَوَاهُنَّ قَالَتْ
وَأَسْتَفْغِي النَّاسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعْدَ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَى
وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكَحُوهُنَّ كَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ لَهُمْ أَنْ الْيَتِيمَةُ
إِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ وَمَالٍ مَرْغُوبًا فِي نِكَاحِهَا
تُسَبِّحُ فِي الْمَالِ الْقَدَاقِ وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبَةً مَرْغُوبًا
فِي بِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرْكُوهَا وَآخِذًا وَغَيْرَهَا
مِنَ النِّسَاءِ كَالَّتِ فَكَمَا يَتَرَكُوْنَ لَهَا حَيْثُ يَرْغَبُونَ
عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكَحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا
إِلَّا أَنْ يَقْسُطُوا لَهَا وَيُعْطَوْهَا حَقَّهَا الْأَوْفَى
فِي الْقَدَاقِ

بَابُ مَا يَتَّقَى مِنْ شُؤْمِ الْمَرْأَةِ وَقَوْلُهَا
تَعَالَى اِنْ مِنْكُمْ رَجُلٌ وَاجِبٌ لَكُمْ وَلَدًا
مَدَّ يَدَيْكُمْ
۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَرَبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكِيْلٍ

یہ ایسا آدمی ہے مگر کسی کو نکاح کا پیغام نہ تو اس کا نکاح کر دیا جائے مگر
سفاقت کرنے تو منظور جو ان بات کہے تو خود سے منع جائے۔ رادہ کا بیان
ہے کہ آپ خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد فریب پسلا دیا یہ صاحب آدمی
کو رادہ آپ نے فرمایا۔ تم انکار سے میں کیا کہتے ہو وہ لوگوں نے کہا کہ اگر یہ
کسی کو نکاح کا پیغام بھیجے تو کوئی نکاح نہ کرے، اگر سفاقت کرے تو قبول نہ

کر جائے اللہ بات کہے تو کوئی عین خود سے دینے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مال میں برابری اور مفلس کا مالدار عورت سے
نکاح۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا اور اگر
تھیں اندیشہ ہو کر قیم رکھیں میں انصاف نہ کرو گے و عروہ النساء
آیت ۳ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا۔ اے عجب! یہ ان
قیم رکھنے کے متعلق ہے جو اپنے ولی کے پاس زیر تربیت
ہوں۔ پس وہ اس کے حسن و جمال اور مال کے باعث اس سے
توڑنے سے مر کے بدلے نکاح کرنا چاہے۔ پس ان کے ساتھ
نکاح کرنے سے منع فرمایا گیا کہ یہ انہیں انصاف کے ساتھ پورا
مہر دیا جائے اور ان کے سوا دوسری عورتوں سے نکاح کا حکم فرمایا۔
وہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
فتویٰ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ اللہ تم سے عورتوں کے
بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں سورۃ النساء، آیت ۱۲۴ یعنی اللہ تعالیٰ
نے یہ حکم نازل فرمایا کہ قیم رکھ کر جمال اور مال والی عورت ہے تو اس کے
نکاح اور نسب کی جانب راہب مہرتے اور اس کا پورا مہر ادا کرتے
میں لیکن اگر وہ مال اور جمال کی نسبت ہو تو اس کا خیال چھوڑ کر مرد
مہرت سے نکاح کر لیتے ہیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب ہم پسندیدہ
عمر کر اس سے نکاح کا خیال چھوڑتے ہیں تو پسندیدہ قیم رکھ کر نکاح
کیوں کرتے ہیں؟ اور اگر کرنا ہے تو ان کے ساتھ انصاف جتنی اور ان کا
عورت کی محبت سے بچنا۔

ارشاد ربانی ہے۔ بے شک تمہاری بیوی نہیں اور تمہاری اولاد
میں تمہارے دشمن ہیں۔

عروہ اور سالم دونوں نے اپنے والد ماجد حضرت

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خواست
بیوی، گھر اور گھوڑا (تین چیزوں میں سے ہو سکتی)
ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور لوگوں نے خواست کا ذکر کیا تو نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خواست کسی چیز میں ہے
تو وہ گھر، عورت اور گھوڑا ہے (یعنی ان میں سے کوئی چیز
منووس ہو سکتی ہے)۔

حضرت سہل بن سعد مادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر
خواست کسی چیز میں ہے تو گھوڑا، گھر اور مکان میں
ہو سکتی ہے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد
کوئی فتنہ ایسا باقی نہیں رہا جو لوگوں پر عورت کے فتنے
سے زیادہ نقصان دہ ہو۔

آزاد عورت غلام کے نکاح میں۔

عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِحِ ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّوْمُ فِي الْمَرْأَةِ وَالذَّارِ
وَالْفَرَسِ۔

۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يَحْيَى الْعَسْقَلَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرُوا الشَّوْمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ الشَّوْمُ
فِي شَيْءٍ وَفِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ۔

۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ وَفِي الْفَرَسِ
وَالْمَرْأَةِ وَالْمَسْكَنِ۔

۸۷۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلِيمَانَ
التَّمِيمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَثْمَانَ التَّهْمَنِيَّ عَنْ أَسَامَةَ
بْنِ زَيْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كُنْتُ
بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ۔
بَابُ الْحُرِّ تَحْتَ الْعَبْدِ۔

ف: اللہ تعالیٰ اپنے محبوب سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے ہم سب کو جملہ فتنوں سے محفوظ و مامون فرمائے،
آمین۔ — فتنے بے شمار ہیں جو انفرادی اور اجتماعی زندگیوں کو تباہی اور ہلاکت تک پہنچا دیتے ہیں۔ اب جن فتنوں نے تمام مسلمانوں
کو اپنی پیٹ میں لیا ہوا ہے اور تباہی کے گڑھے تک پہنچا دیا ہے ان میں سب سے بڑے دو فتنے ہیں۔ ایک عورت کا فتنہ اور دوسرا
دولت کا فتنہ۔ — ادھر تباہی کے ہر ایک کے پاس قارون کی دولت، ہمارا اور اُدھر خاتمہ ہے کہ راجہ اندر کا اکھاڑا میسر آئے اور
نگاہوں کے سامنے پریاں ناچیں۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے بموجب عورت کا فتنہ اپنے نقطہ عروج کو چھو رہا ہے۔ عورت اسی درجہ
مردوں کے اعصاب پر سوار ہو چکی ہے کہ ہر میدان میں اور ہر مقام پر عورت نظر آرہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں آکر ہمارے
منکر و انش مندوں کی گائیاں یا تو پتھر ہو گئی ہیں یا پھر تارنا۔ نے میں شور ہی اتنا زیادہ ہے کہ ان طوطیوں کی آوازیں دوسروں
کے کافوں تک پہنچنے سے قاصر رہ جاتی ہیں۔ عورتوں کا بھڑت مردوں کو جس طرح گھنی کا ناپ بچار لے آئے ہر چشم بٹا دیکھ رہی ہے اور
خون کے آنسو بہا رہی ہے۔ — دیدہ حیران سوال کرتی ہے کہ کیا اخلاق و کردار کا خرمین اسی طرح دہر دہر جتا رہے گا؟

کیا ہم دنیا سے پاک دامنی کرنا کر دے لیں گے؟ — آخر یہ ہمارا معاشرہ کدھر جا رہا ہے — جو کچھ ہو رہا ہے ہمیں اس پر مدد ملے گی کہیں نہیں ہوتی؟ — کیا کل ہم عفت کے محافظ نہیں تھے؟ — کیا ہم غیرت کے امین نہیں تھے؟ — ہم تو دوسروں کی حرمت پر بھی ہاتھ نہیں ڈالتے تھے — لیکن آج ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ آج ہم اپنی عفت و غیرت کے خود دشمن ہو رہے ہیں۔ — ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ آج ہم خود اپنے اعتقالات اپنی شرافت کے طعن کو تار تار کر رہے ہیں۔ ہٹے افسوس!

سے متاجر دین و دانش لٹ گئی اللہ والوں کی

یہ کس کافر ادا کا غزوہ غول ریزہ ہے ساقی

اس صورت حال کا کچھ نقشہ ایک نظم کے اندر کراچی کے ایک کالج کی پرنسپل محترمہ وحیدہ نسیم صاحبہ نے کھینچا تھا۔ اُن کی وہ نظم ۱۹۶۱ء کے ہوا اور ۱۹۶۲ء کے شروع میں بھارت اور پاکستان کے کئی اخبارات و رسائل میں چھپی تھی۔ ہم یہاں ماہنامہ طیبہ کوئی دو سال بابت ماہ جنوری ۱۹۶۱ء صفحہ ۲۶ سے وہ نظم نقل کر رہے ہیں:-

لوگو ملتے عام ہے۔	غیرت کا یہ پیام ہے	تہذیب کا پیغام ہے	ہر مرد اب گھٹام ہے
انہیں گھروں سے بیباں	تہذیب ماضی الاماں	تہذیب کا پیغام ہے	مغرب بھی اسی پر گم ہے
سب اپنا جانتے گم ہے	چپ بی زمین و آسماں	تہذیب ماضی الاماں	باپ اور بھائی سب گم
اسکے کمرے پر ہن !!	ان میں محبت اب کہاں !!	تہذیب ماضی الاماں	
مٹی کے تھے بوائے فریڈ	اتنی کے بھی آئے فریڈ	ایٹنی نے بڑے فریڈ	گھر پر ہیں سب چلے فریڈ
پیارے سہیلی تو کہاں	تہذیب ماضی الاماں	تہذیب ماضی الاماں	
باہر رہیں ہر شام جو	غیرت کے آئین کا جو	تہذیب ماضی الاماں	ہنس ہنس پلائیں جام جو
یہ ہیں بہر اور بیٹیاں	تہذیب ماضی الاماں	تہذیب ماضی الاماں	
اتنی کھڑی بازار میں	دل کس کا ہے گھر باریں	تہذیب ماضی الاماں	بچے پلے بیگمار ہیں
بے منزلوں کے کارواں	تہذیب ماضی الاماں	تہذیب ماضی الاماں	
یہ مرد جن کی ڈوریاں	خود باپ بھائی یا میاں	تہذیب ماضی الاماں	کہہ دیں جہاں ناچیں وہاں
دیکھے تاشا اک جہاں	تہذیب ماضی الاماں	تہذیب ماضی الاماں	
طاقتوں میں بھی قرائن نہیں	سب کچھ تو ہے انسان	تہذیب ماضی الاماں	اس دود کا درماں نہیں
یہ ناؤ ہے بے باراں	تہذیب ماضی الاماں	تہذیب ماضی الاماں	

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو آزاد کو اپنے مال میں سے بیسہ حصہ دے گا وہ اس کا آزاد ہو جائے گا۔ (صحیح بخاری جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۰)

۸۸۔ كَلَّا لَنَا عَبْدًا لِّلّٰهِ بَنِي يُوسُفَ اَخْبَرْنَا مَا لَكَ مِنْ دَبِيْعَةِ بَنِي اَبِي مُثَلِّبٍ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْعَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مَالِكَةَ ؓ قَالَتْ كَانَ فِي بَيْتِي ثَلَاثُ سَنَنِ نَفَقَةٍ فَخَبَّرْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٩١- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ

عَنْ تَقَادُةٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَوِّجُوا ابْنَةَ حُمْرَةَ
قَالَ لَهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّمَضَاءِ وَقَالَ بِشْرُ بْنُ
عَمْرٍو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ تَقَادُةَ سَمِعْتُ جَابِرَ
بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ -

۹۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ
ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ جَبِيئَةَ بِلَتْ أَبِي
سُفْيَانَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكِ أَخْبَرْتِ
أَنِّي سُفْيَانَ فَقَالَ أَخْبَرْتِ ذَاكَ فَقُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ
لَكَ بِمُخْلِطَةٍ وَاجِبٌ مِنْ شَاوِ كُنِّي فِي خَيْرِ أَخْتِي فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذَاكَ لَا يَحِلُّ
لِي قُلْتُ يَا نَا حَدَّثْتُ أَنَّكَ تَرِيدُ أَنْ تُنِكَحَ بِنْتُ أَبِي
سَلَمَةَ قَالَ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لَهَا لَهَا لَمْ
يَكُنْ لِي بِنْتُ فِي جَبِيئَةَ مَا حَلَّتْ لِي إِنْهَا لَا يَنْدُ أَخِي
مِنَ الرَّمَضَاءِ أَرَضَعْتَنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثَوْبِيَّةَ فَلَا
تَعْرِفُنَّ عَلَى بَنَاتِي وَلَا أَخَوَاتِي قَالَ عَمْرُو
ثَوْبِيَّةَ مَوْلَاةٌ لَأَبِي لَهَبٍ كَانَ أَبُو لَهَبٍ اعْتَقَهَا
فَأَرَضَعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا مَاتَ
أَبُو لَهَبٍ أَرَاهُ بِعَظْمِ أَهْلِهِ بِشْرَ جَبِيئَةَ قَالَ لَهَا
ذَلِكَ قَالَتْ أَبُو لَهَبٍ لَمْ أَتَى بَعْدَكُمْ فَيُرَاقِي سَقِيَتْ
فِي هَذَا بِعَتَا قِي ثَوْبِيَّةَ -

۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ فِيهَا وَفَعَلَهَا رَجُلٌ فَكَانَتْ

اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ آپ حضرت حمزہ کے صاحبزادی
سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے؟ ارشاد فرمایا: وہ میرے رضا میں
مبارک کی بیٹی ہے۔ اسی طرح بشر بن عمر،
شعبہ، تقادہ نے جابر بن زید سے روایت
کی ہے۔

حضرت زینب بنت ابوسلمہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت
ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابوسفیان نے بتایا کہ وہ عرض
گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! آپ میری بہن سے نکاح کر لیجئے
جو حضرت ابوسفیان کی صاحبزادی ہے۔ فرمایا: کیا تم اس بات کو پسند
کرتی ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں۔ اب بھی میں آپ کے پاس ایلی
تو نہیں ہوں اور میں چاہتی ہوں کہ اپنی نیک بہن کو اپنے ساتھ
شریک کر لوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

میں ان کے لیے حلال نہیں ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ ہم نے یہی
سنسہ کہ آپ حضرت ابوسلمہ کے صاحبزادی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔
فرمایا: ابوسلمہ کی بیٹی سے؟ عرض کیا: ہاں۔ فرمایا: اگر وہ میری بیوی کے پہلے
خاندان کی بیٹی نہ ہوتی تب بھی میرے لیے حلال نہیں ہے۔ وہ میری رضائی
بہن ہے تو اگر مجھے ابوسلمہ کو قریبیہ نے دودھ پلایا تھا لہذا میرے
لیے ان کے بیٹیاں اور بہنیں پیش نہ کیا کرو۔ عروہ کا بیان ہے کہ ثویبہ
پہلے ابولہب کی لونڈی تھی۔ جب ابولہب نے اسے آزاد
کر دیا تو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا۔ جب ابولہب مر گیا تو
اس کے گھر والوں میں سے کسی نے اسے بڑے حال میں دیکھا ماس نے پوچھا کہ
تمہارے ساتھ کیا گھر کا؟ ابولہب نے جواب دیا کہ تم سے جدا ہوتے ہی سخت غم
دو سال کی عمر کے بعد دودھ پینے سے رضاعت
ثابت نہیں ہوتی۔

یعنی جو رضاعت پوری کروائے تو پورے دو سال میں اگر دودھ پھوڑا
پیا ہو یا زیادہ رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے اور
اس وقت ان کے پاس ایلی آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ یہ دیکھ کر حضور کے مبارک

تَغَيَّرَ وَجْهَهُ كَأَنَّمَا كَرِهَ ذَلِكَ فَقَالَتْ إِنَّهُ أَخْبَى
فَقَالَ انْظُرِي مَنْ إِخْوَانُكَ فَإِنَّمَا الرِّضَاعَةُ مِنَ
الْمُجَاعَةِ -

بَابُ لَبَنِ الْفُحْلِ -

۹۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ أُمَّكُمْ أَخَا أَبِي الْقَعِيسِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ
عَمَّهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ بَعْدَ أَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ فَأَبَيْتُ
أَنْ أَذِنَ لَهَا فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَخْبَرْتَهُ بِأَلَدِي مَنَعْتَ فَأَمَرَني أَنْ
أَذِنَ لَهَا -

بَابُ شَهَادَةِ الْمَرْضِعَةِ -

۹۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ
بْنُ أَبِي هَيْمٍ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ
قَالَ حَدَّثَنِي عَبِيدُ بْنُ أَبِي مُرَيْمٍ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ
قَالَ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عَقْبَةَ لَكِنِّي لَيْسْتُ بِعَبِيدٍ
أَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجَتْ امْرَأَةً فَجَاءَتْ امْرَأَةً سُودَاءَ
فَقَالَتْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَبَيْتُ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَزَوَّجَتْ فَلَنَاءُ بِنْتُ فَلَانٍ فَجَاءَتْ تَنَا
امْرَأَةً سُودَاءَ فَقَالَتْ لِي إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ
كَاذِبَةٌ فَأَعْرَضَ عَنْ فَاتِيَّتِهِ مِنْ قَبْلِ وَجْهِهَا قُلْتُ
إِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ كَيْفَ كَيْفَ بِهَا وَقَدْ رَأَيْتُ أَنَّهَا قَدْ
أَرْضَعْتُكُمَا دَعَا عَنْكَ وَأَشَارَ اسْمَاعِيلُ بِأَصْبَعِيهِ
السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى يَحْكِي أَيُّوبُ -

بَابُ مَا يَحِلُّ مِنَ النِّسَاءِ وَمَا يَحْرُمُ
وَقَوْلُهُ تَعَالَى حَرِّمْتُ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبنَاتُكُمْ
وَإِخْوَانُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ
وَبَنَاتُ الْأَخْتِ إِلَى الْإِخْوَانِ الْيَتِيمِينَ إِلَى قَوْلِهِ
إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا وَقَالَ أَشْنُ وَالْحَصْنَةُ

چہرے کا رنگ بدل گیا گویا یہ بات آپ کو ناگوار گزری۔ وہ عرض گزار
ہوئیں کہ یہ تو میرا (رضاعی) بھائی ہے، فرمایا، دیکھو تو کسی بھلا تمہارے بھائی کو
میں؟ کوئی کہہ دے تو اس وقت ثابت ہوتی ہے جب بچے کا گڑلا صرف دودھ پر ہو۔
حسب مرد کا دودھ ہو وہ شیر خوار کا رضاعی باپ ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد ابوالقیس کے بھائی النعم نے
اندر آنے کی اجازت مانگی جو ان کے رضاعی چچا کہتے تھے۔ حضرت
عائشہ کا بیان ہے کہ میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جو میں نے کیا تھا وہ میں
کو یاد آئے مجھے حکم دیا کہ انہیں اجازت دے دینا۔

دودھ پلانے والی کی شہادت

ایوب نے عبد اللہ بن الوعلیک سے روایت کی۔ ان کا بیان ہے
کہ یہ حدیث مجھ سے عبید بن الجرم نے اور ان سے حضرت عقبہ
بن حارث نے بھی بیان کی۔ عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث
عقبہ سے خود بھی سنی ہے۔ لیکن مجھے عبید کی حدیث زیادہ اچھی طرح
یاد ہے کہ حضرت عقبہ نے ایک عورت کے ساتھ نکاح کیا۔ پھر ایک
عربی عورت آکر کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ پس
میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا
کہ میں نے ایک عورت فلاں بنت فلاں سے نکاح کیا ہے۔ لیکن ایک حبش
ہمارے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے حالانکہ وہ
محبوطہ بول رہی ہے۔ حضور نے میری طرف سے منہ پھیر دیا میں پھر سامنے
پیش ہوا اور عرض کی کہ وہ غلط بیانی کر رہی ہے۔ فرمایا: یہ کیسے ہو سکتا ہے
جبکہ وہ اس بات کا دعویٰ کر رہی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔

حلال اور حرام عورتیں

ارشاد ربانی ہے: حرام ہوں تم پر تمہاری ماںیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور
بھوپیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں تا علیہا حکمتنا وسورة النساء
آیت ۲۳، ۲۴۔ حضرت انس کا قول ہے کہ عورتوں میں سے آزاد اور
غاندوں والی عورتیں حرام ہیں، سوائے لونڈیوں کے۔ اس میں کوئی

مِنَ السَّامِ ذَوَاتِ الْأَرْوَاحِ الْحَرَامِ إِلَّا
مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ لَا يَدْرِي بَأْسًا أَنْ يَنْزِعَ الرَّجُلُ
جَارِيَتَهُ مِنْ عَيْدٍ وَقَالَ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ
حَتَّى يُؤْمِنُوا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا نَزَلَ عَلَى أَرْبَعٍ
فَرُوحُ حَرَامٍ كَأَمِّهِ وَابْنَتِهِ وَأَخْتِهِ وَقَالَ لَنَا
أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
سَفِينِ بْنِ حَدَّادٍ عَنْ جَبْرِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مِنْ النَّسَبِ سَبْعٌ وَمِنَ الْقُرْبَى سَبْعٌ
ثُمَّ نَزَلَ حَرَمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ
عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ جَعْفَرٍ ابْنُ ابْنَةِ عَلِيٍّ وَامْرَأَتُهُ
عَلِيٌّ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَا بَأْسَ بِهِ وَكَرِهَهُ
الْحَسَنُ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ وَجَمَعَ الْحَسَنُ
بْنُ الْحَسَنِ بِنَ عَلِيٍّ بَيْنَ ابْنَتِي فِي لَيْلَتِي وَكَرِهَهُ
جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ لِلْقَطِيعَةِ وَلَيْسَ فِيهِ تَحْرِيمٌ لِقَوْلِهِ
تَعَالَى وَاجْلِسْ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ وَقَالَ عِكْرِمَةُ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا زَنَى بِأَخْتِ امْرَأَتِهِ لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ
امْرَأَتَهُ وَيَذُوقُ مِنْ يَحْيَى الْكَفْدَتِي عَنْ الشَّعْبِيِّ وَ
ابْنِ جَعْفَرٍ فِيمَنْ يَلْعَبُ بِالْهَيْبَةِ أَنْ أَدْخَلَهُمْ فَلَا
يَنْزِلُ عَنْ أَمَةٍ وَيَحْيَى هَذَا أَفْزَعُ مَعْرِفَةِ لَعْنَتِهَا بَعْدَ
عَلَيْهِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا زَنَى بِهَا لَمْ
تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَيَذُوقُ مِنْ أَبِي تَعْمُرٍ أَنَّ ابْنَ
عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ وَابْنُ تَعْمُرٍ هَذَا لَمْ يَعْرِفْ بِسَمَاعِهِ
مَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيَذُوقُ مِنْ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ حَصِينٍ وَ
جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ وَالحَسَنُ وَبَعْضُ أَهْلِ الْعِرَاقِ مُحَرَّمٌ
عَلَيْهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَحْرُمُ حَتَّى يَلْزُقَ بِالْأُذُنِ
يَعْنِي يَجَامِعُ وَحَوَّزَةُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَغُرْدَةُ وَ
الزَّهْرِيُّ وَقَالَ الزَّهْرِيُّ قَالَ عَلِيٌّ لَا تَحْرُمُ وَهَذَا
مَرْسَلٌ

بَابُ ۵ وَدَبَابُكُمْ الَّتِي فِي جُحُورِكُمْ مِنْ

حرم نہیں کر لگا شخص اپنی لونڈی کو اس کے غلام خاوند سے عید و کر
دے۔ حکم خداوندی ہے کہ مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک
ایمان نہ آئیں۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ چار سے زیادہ عیدیں
اسی طرح حرام ہیں جیسے آدمی کی بیٹی اور بہن۔ حضرت ابن عباس سے
مروئی ہے کہ سات رشتے نسب سے اور سات سسرال سے حرام
ہیں، پھر انہوں نے قربت علیکم اصحابکم والی سورۃ النساء کی آیت ۲۲
پر بھی۔ حضرت عبداللہ بن جعفر نے حضرت علی کی بیٹی اور عورتی کو
اپنے نکاح میں جمع کیا۔ ابن سیرین کا قول ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔
حسن بصری نے ایک دفعہ اسے کردہ قرار دیا، پھر کہا کہ اس میں کوئی حرج
نہیں۔ حسن بن حسن بن علی نے ایک رات میں دو چچا زاد بہنوں کو
جمع کیا اور اسے جابر بن زید نے قطع رحمی کے باعث کردہ
قرار دیا لیکن یہ حرام نہیں ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ۱۔
اور ان کے سوا جو میں تم پر حلال ہیں (سورۃ النساء آیت ۲۲)۔
عالم نے حضرت ابن عباس کا قول نقل کیا کہ جب کوئی اپنی سالی سے
زنا کرے تو عورتی اس پر حرام نہیں ہوگی۔ یحییٰ کندی نے شعبی اور ابو جعفر
سے روایت کی ہے کہ اگر کوئی شخص نابالغ لڑکے سے لواطت کرے
اور دخول ہو جائے تو اس کی ماں سے نکاح نہیں کر سکتا۔ یحییٰ ویسے غیر
معروف شخص ہے اور کسی دوسرے نے اس کی ہمنوائی نہیں کی مگر
نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ اگر کوئی سال سے زنا کرے
تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی سادہ کہا جاتا ہے کہ ابو نعیم نے ابن
عباس کے حوالے سے کہا ہے کہ حرام ہو جائے گی جبکہ ابو نعیم کا حضرت
ابن عباس سے سماع ثابت نہیں ہے۔ عمران بن حصین، جابر بن
زید، حسن بصری اور بعض اہل عراق سے مروی ہے کہ حرام ہو جائے گی
اور حضرت ابو ہریرہ کا قول ہے کہ حرام نہیں ہوگی جب تک اس کے
ساتھ معاشرت نہ کرے۔ سعید بن مسیب، عروہ اور زہری نے
اس کو جائز رکھا ہے۔
زہری نے حضرت علی کا قول بیان کیا کہ حرام نہیں ہوگی جبکہ
یہ قول مرسل ہے۔
بیوی کی بیٹیاں حرام ہیں۔

ارشاد ربانی ہے: "اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں، ان جو یوں سے جن سے تم صحبت کر چکے ہو، (سورۃ النساء، آیت ۲۳) حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ اللہ عزوجل، ان بیٹیاں اور انہیں سے مراد ہمارے ہیں اور فرمایا کہ بیٹے کی بیٹی حرام ہونے میں اپنی بیٹی کی طرح ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام حبیبہ سے فرمایا کہ مجھ پر اپنی بیٹیاں بیٹن نہ کر اور رسول بن پڑنے کی بیوی میں بیٹے کی بیوی کی طرح ہے۔ ربیبہ خواہ اپنی پرورش میں ہو یا نہ ہو حرام ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ربیبہ دوسرے کو پرورش کے لیے دی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسے امام حسن کو اپنا بیٹا کہہ لیا۔

ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! کیا آپ کو (دوسری) بنت ابوسفیان میں کوئی چیز پسند ہے؟ فرمایا: ہجر میں کی گودوں! میں نے عرض کی: نکاح کر لیجئے۔ فرمایا: تم یہ چاہتی ہو؟ میں عرض گزار ہوئی کہ میں آپ کے پاس انکی تو نہیں ہوں، لہذا میں چاہتی ہوں کہ میری بہن میں میرے ساتھ شریک ہو جائے۔ ارشاد فرمایا: وہ میرے لیے حلال نہیں ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ میں نے یہ سنا ہے کہ آپ نے ام سلمہ کو رکھ کر لیے پینا سہا ہے؟ فرمایا: ام سلمہ کو لڑکی سے؟ میں نے عرض کی: ہاں، فرمایا: اگر وہ میری ربیبہ نہ ہوتی تب مجھ سے یہ حلال نہیں ہے کیونکہ مجھے اور اس کے والد کو تو یہ سنا ہے۔ وہ دھو پلا یا تھا۔ لہذا میرے لیے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو پیش نہ کیا۔

دوسری بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔

حضرت زینب ابوسلمہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! میری بہن سے نکاح کر لیجئے جو حضرت ابوسفیان کی دوسری صاحبزادی ہے۔ فرمایا: کیا تم یہ پسند کرتی ہو؟ میں عرض گزار ہوئی: ہاں، میں آپ کے پاس انکی تو نہیں ہوں اور مجھے اور ان کی شرکت سے اپنی نیک بہن کی شرکت زیادہ پسند ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا کہنا میرے لیے حلال نہیں ہے۔ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! خدا کی قسم، ہم نے تو یہ چچا سنا ہے کہ آپ دورہ بنت ابوسلمہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں؟ فرمایا: ام سلمہ کی بیٹی سے! میں نے عرض کی: ہاں۔ فرمایا: خدا کی قسم، اگر یہ میری گود میں نہ ہوتی تب مجھ سے یہ حلال

نَسَاءُكُمْ الَّتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
الَّذِي خُولُ وَالْمَسِيْسُ وَالْمَسِيْسُ هُوَ الْمُحَامَاةُ وَقَالَ
بَنَاتُ وَلَدِهَا مِنْ بَنَاتِهِ فِي الْحَرْمِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرْجِيْبِيَّةَ لَا تَعْرِضْنَ عَلَى بَنَاتِكُنَّ
وَكُنَّ لَكَ حَلَالًا وَلَدِ الْأَبْنَاءِ هُنَّ حَلَالٌ لِلْأَبْنَاءِ
وَهَلْ تَسْمِي التَّزْيِيْبَةَ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ فِي حَجْرٍ دَفَعَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسِيْسِ
يَكْفُلُهَا وَسَمِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ
أَبْنَتِهِ أَبْنًا۔

۹۶۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ حَدَّثَنَا
هَشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ ابْنِ سَفِيَانَ قَالَ
فَأَفْعَلُ مَاذَا قُلْتُ تَنْكِحُ قَالَ أَتَحْبِبِينَ قُلْتُ لَسْتُ لَكَ
بِمُخْلِیَّةٍ وَأَحَبُّ مِنْ شَرِكْنِي لِيكَ أَخْتِي قَالَ إِنْهَا لَا
يَحِلُّ لِي قُلْتُ بَلِّغْنِي أَنَّكَ تَخْطُبُ قَالَ ابْنَةُ أُمِّ سَلَمَةَ
قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَوْلَمْ تَكُنْ رَبِیْبَتِي مَا حَلَّتْ لِي أَرْضَعْتَنِي
وَأَبَاها فَتُوبِيَّةٌ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَى بَنَاتِكُنَّ وَلَا إِخْوَاتِكُنَّ
وَقَالَ ابْنُ سَفِيَانَ حَدَّثَنَا هَشَامٌ عَنْ زَيْنَبَ ابْنِ سَلَمَةَ
بَابُ ۱۰ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأَخْتَيْنِ إِلَّا

مَا نَدَّ سَلَمَةُ۔
۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَمَةَ
عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَنَا
أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ ابْنِ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيْبَةَ
قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتُمْ أَخْتِي بِنْتُ أَبِي
سَفِيَانَ قَالَ وَتَحْبِبِينَ قُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ بِمُخْلِیَّةٍ
وَأَحَبُّ مِنْ شَرِكْنِي فِي خَيْرٍ أَخْتِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ ذَاكَ لَا يَحِلُّ لِي قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ فَوَاللَّهِ إِنْ لَمْ تَحْدَثْ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دَرَّةَ
بِنْتُ ابْنِ سَلَمَةَ قَالَ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ

میں ہے کیونکہ وہ میری رضاعی بہتی ہے۔ مجھے اور ابوسلمہ کو تو یہ نے
درد دہلا یا تھا۔ پس مجھ پر اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو پیش نہ کیا
کرد۔ جو یہی کی جیتی یا بھانجی سے نکاح نہ کرے۔

شیخ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے
ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہی کی جیتی اور بھانجی
کے ساتھ نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح داؤد بن ملون نے
شیخ سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص اپنی جو یہی کے ساتھ
اس کی جیتی یا اس کی بھانجی کو جمع نہ کرے۔

قبیصہ بن ذویب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے
ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص
اپنی جو یہی کی موجودگی میں اس کی جیتی سے نکاح کرے یا اس کی بھانجی
سے۔ پس ہم (زمیر) اس شخص کی حالت کا بھی ایسی حکم سمجھتے ہیں کیونکہ عروہ
نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی
ہے کہ رضاعت بھی ان رشتوں کو حرام کر دیتی ہے جو نسب
کی وجہ سے حرام ہیں۔

بدلے کا نکاح۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلے کے نکاح سے منع
فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کا اس شرط پر نکاح کرے کہ
وہ اپنی بیٹی کا اس سے نکاح کر دے اور درمیان میں مر نہ
رکھا جائے۔

عورت کا اپنی جان شوہر کے سپرد کرنا۔

مرد کا بیان ہے کہ حملہ جنت حکیم ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں
نے اپنی ذات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیش کیا تھا۔ اس پر

قَالَ اللَّهُ تَوَلَّوْا تَكُنْ فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي أَنْهَا لَابَنَةُ
أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَمْ صُعْتَنِي وَأَبَا سَلَمَةَ تَوَلَّيْتُ فَلَا
لَهُمْ مَنَ عَلَى بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ۔

بَابُ لَا تَنْكِحُ الْمَرْأَةَ عَلَى عَمَّتِهَا۔

۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَنْ
عَنِ الشَّعْبِيِّ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَنْكِحَ الْمَرْأَةَ عَلَى عَمَّتِهَا أَضْغَلَتْهَا
وَقَالَ دَاوُدُ بْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْمَعُ

بَيْنَ الْكُفَاةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَاتِهَا۔

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي
يُونُسُ بْنُ الْأَهْرَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي قَبِيصَةُ ابْنُ ذَوَيْبٍ
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ تَنْكِحَ الْمَرْأَةَ عَلَى عَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةَ وَخَالَاتِهَا
فَتَكُنْ خَالَاتُ ابْنِهَا بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ لِأَنَّ عَمًّا وَخَالَاتُ ابْنِ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَّ مَوْلَا مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْضَرُ
مِنَ النَّسَبِ۔

بَابُ الشَّغَارِ۔

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ قَاتِبٍ عَنْ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشَّغَارِ الشَّغَارُ أَنْ يَدَّوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ
عَلَى أَنْ يَكُونَ رَجُلًا لَا يَدَّوِّجُ ابْنَتَهُ لَيْسَ بِبَيْتٍ لَهَا،
مَنْ دَاوَّجَ۔

بَابُ هَلْ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِأَخِي۔

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نَفَيْسٍ
حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ یہ عورت کو اجائز مرد کے لیے بہرہ کرتے ہوئے خرم محسوس نہیں ہوتی؟ جب آیت فرمائی تَشَافَعُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ تَوَافُّوا عَرْشَ عِزِّهِمْ تَبَارَكَ الَّذِي فِي يَدَيْهِ الْمَقَالِدُ یَوْمَئِذٍ یُفَصِّلُ الْبَیِّنَاتِ لِقَوْمٍ أُولِیْ بَیِّنَاتٍ۔ یا رسول! میں تو یہ دیکھتی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی مرضی پوری کرنے میں جلدی فرماتا ہے اس کی البوسیدہ، مودت، محمد بن بکتر، عبدہ، ہشام، عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی اور ایک دوسرے سے کم و بیش بیان کیا ہے۔

احرام کی حالت میں نکاح کرنا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے دنوں میں متعہ کرنے (متعہ کی دت کے لیے نکاح کرنے) اور پانچ گھنٹوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا۔

حضور نے آخر میں نکاح متعہ سے منع فرمادیا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا کہ متعہ کرنے (متعہ کی دت کے لیے نکاح کرنے) اور پانچ گھنٹوں کا گوشت کھانے سے منع فرمادیا تھا۔

ابو حمزہ کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے کے بارے میں پوچھا گیا، تو انہوں نے اجازت بتائی۔ پس ان کے آزاد کردہ غلام نے کہا کہ یہ اجازت تنگی کے حالات میں تھی جبکہ عورتوں کی قلت وغیرہ کے مسائل درپیش تھے۔ ابن عباس نے فرمایا۔ ہاں۔

حسن بن محمد نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ہم ایک شکر میں تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: مجھے اجازت مل گئی ہے کہ تم متعہ کر سکتے ہو۔ پس تم متعہ کر لیا کرو۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اگر کوئی آدمی اور عورت آپس میں تین تک عشرت کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں، اگر وہ اس مدت کے

مِنَ اللَّائِی وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا لَيْسَتْ أَمَّا تَسْتَعِی الْمَرْأَةُ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ لَعَلَّهَا تَزِلُّ تَرْجِی مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا یَسَارِعُ فِی هَوَاكَ مَرَاةَ ابْنِ سَعْدٍ الْمَوْدُبِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ یَزِیدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ۔

بَابُ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ۔

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا مَا يَكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَيْنَةَ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ أُنَبِّئُكَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ تَزَوَّجَ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

بَابُ نِكَاحِ الْمُتَعَةِ الْخَرَاءِ۔

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا مَا يَكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَأَخُوهُ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُتَعَةِ وَمَنْ لِحُومِ الْحِمْرِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ۔

۱۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ أَبِي جُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ سَأَلَ عَنْ مُتَعَةِ النِّسَاءِ فَرَخَّصَ فَقَالَ لَهَا مَوْلَى لَهُ إِنَّمَا ذَٰلِكَ فِی الْحَالِ الشَّدِيدِ وَفِی النِّسَاءِ قِلَّةٌ وَأَخُوهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ۔

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا سَفِينٌ قَالَ عَمْرٌو عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَسَلَّمَ بْنِ الْأَكُوْعِ قَالَ كُنَّا فِی حَبِشٍ فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا تَدْرُونَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا فَاسْتَمْتِعُوا وَقَالَ ابْنُ أَبِي ذَرْبٍ حَدَّثَنِي إِيَّاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكُوْعِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ تَزَوَّجُوا نِسَاءَ قَوْمِكُمْ فَتَشْرِكُوا

مَا يَنْبَغِي لَهَا ثَلَاثُ لَيَالٍ نَكَاحًا أَنْ تَحْضِيَ إِذَا دُ
يَتَنَاءَتَا كَأَنَّمَا أُدْرِي أَيْشِيٌّ كَانَتْ خَامِثَةً أَمْ
لِلنَّاسِ عَامَّةٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَبَيَّنَّهُ عَلِيُّ بْنُ
الْثَّبَّاطِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ مَنْسُوخٌ
بَابُ عَرْضِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا عَلَى الرَّجُلِ
الْقَبَائِمِ

۱۰۷۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَرْحُومُهُ
قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتَ الْبُنَاتِي قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَنَسٍ رَضِيَ
عَنْهُ لَا ابْنَةَ لَهُ قَالَ أَنَسٌ جَاءَتْ أُمْدَاةُ ابْنِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْكَ فِي حَاجَةٍ فَقَالَتْ بِنْتُ أَنَسٍ
مَا أَقْلَ حَيَاءً هَذَا وَسَوَاطَا تَا تَا قَالَتْ هِيَ
حَتَّى خَيْرَ مِنْكِ رَغِبْتُ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَعْرِضْتُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا

۱۰۷۱ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو
عَفَّانٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أُمْدَاةَ
عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لَكَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرَوْنَهَا فَقَالَ مَا عِنْدَكَ
قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ أَذْهَبُ فَالْتَمِسْ وَلَوْ
خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا
فَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ
هَذَا إِذَا رَأَيْتُ وَكَلِمًا نَفْصًا قَالَ سَهْلٌ وَمَا لَكَ بِكَاءٍ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَعْنَعُ بِأَذَارِكَ
إِنْ لَيْسَتْ لَكَ لَيْسَتْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَيْسَتْ
لَكَ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ
حَتَّى إِذَا هَلَكَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَذَاكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَوْ دُرِّي لَهُ فَقَالَ لَهُ مَاذَا مَعَكَ مِنَ
الْقُرْآنِ فَقَالَ مَعِيَ سُورَةُ كَذَا أَوْ سُورَةُ كَذَا السُّورَةُ
يَقِيذُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَلْنَا لَهَا

اندر کوئی کمی یا بیشی کرنا چاہی تو ایسا بھی کر سکتے ہیں۔ راوی کا بیان
ہے کہ معلوم نہیں یہ اجازت ہمارے ساتھ خاص تھی یا عام لوگوں کو
بھی اس کی اجازت ہے امام بخاری فرماتے ہیں کہ اس کے منسوخ ہونے کو
حضرت علی نے نبی کریم سے مرفوع روایت پیش کر کے واضح کر دیا۔

عورت کا نیک مرد سے نکاح کی درخواست کرنا۔

ثابت بناتی کا بیان ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
منہ کی خدمت میں موجود تھا اور اس وقت ان کی صاحبزادی بھی ان کے
پاس تھی۔ حضرت انس نے فرمایا کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے کہنے لگی۔
یا رسول اللہ! کیا آپ کو میری حاجت ہے؟ حضرت انس کی صاحبزادی
نے کہا۔ اس کے پاس حیا کی کس درجہ قید ہے، ہائے بی حیا،
ہائے بی حیا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ یہ عورت تم سے بہتر ہے وہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی طرف راغب ہے، اسی لیے تو اس نے اپنے آپ کو حضور کیلئے پیش کیا۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنے آپ کو پیش کیا۔ ایک
شخص عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! اس کا نکاح میرے ساتھ کر
دیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ تمہارے پاس کیا ہے؟ عرض کیا۔ میرے پاس
تو کوئی چیز نہیں ہے۔ فرمایا عاۃ اللہ تعالیٰ کہ تم خواہ لوہے کا انگوٹھی
بی لے۔ پس وہ گیا اور جب واپس لوٹا تو عرض گزار ہوا۔ خدا کی
قسم مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی اور لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے۔ ہاں
یہ تھمد ہے جو آدھا میں اسے دے سکتا ہوں۔ حضرت سہل فرماتے
ہیں کہ اس کے پاس چادر بھی نہیں تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تمہارے تھمد کا کیا کرے گی؟ اگر تم اسے استعمال کر گئے تو اس کے
اوپر نہ رہے گا اور وہ استعمال کرے گی تو تمہارے اوپر نہ رہا۔ پس وہ
آدمی بیچ گیا اور کافی دیر مجلس میں بیٹھا رہا۔ پھر اٹھ کھڑا ہوا، جب نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر بلایا یا وہ بلایا گیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا
کہ تمہیں قرآن مجید کتنا آتا ہے؟ اس نے عرض کیا۔ حضور! مجھے فلاں فلاں
سورہیں آتی ہیں جو اس نے سن کر بتادیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ
أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ أَنَّ مُرَيْسَبَ ابْنَ أَبِي
سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّكَ نَالِحٌ دَرَسَكَ
يُنْتُ ابْنِي سَلَمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَعْلَىٰ أَمَّ سَلَمَةَ لَوْلَا نَعِيمُ أَمْرَ سَلَمَةَ مَا أَكَلَتْ لِي إِكَّ
أَبَاهَا أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ -

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُولُوا لِلَّهِ حُلًّا وَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ فِيمَا عَصَيْتُمْ بِهِ مِنْ خُطْبَةِ النِّسَاءِ
أَوْ الْكِنْفِ فِي أَنْفُسِكُمْ عَلِمَ اللَّهُ إِلَى قَوْلِهِ
غَفُورًا حَلِيمًا كُنْتُمْ أَضْمَرْتُمْ وَكُلُّ شَيْءٍ صُنْعُهُ
وَالْمُحَرَّمُ فَهُوَ يَكُونُونَ وَقَالَ لِي طَائِفٌ

۱۱۱۔ مَحْكَمًا لَنَا زَائِدًا لَهُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ قُجَاهِدٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْمَا عَزَّيْتُمْ يَقُولُ اِنِّي اُرِيدُ التَّوْبَةَ

فَلَمَّا كُنْتُ أَمَّا تَسْتَبْرِي أَمَّا صَالِحَةٌ قَالَ الْقَاسِمُ

يَقُولُ إِنَّكَ عَلَىٰ لَدِيمِهِ قَرَأَ فِيكَ لِأَعْبَ وَأَنَّ اللَّهَ
سَاءَ لَكَ إِلَهُ خَلِّ اللَّهُ هَذَا وَهُوَ إِلَهُ الْوَالِدِينَ

فَلَا يُدْرِكُ يَقُولُ إِنَّ لِي حَاجَةً وَأَنْشَأَ مُحَمَّدٌ

اللَّهُ نَافِقَةٌ وَتَقُولُ هِيَ قَدْ أَسْمَعَ مَا تَقُولُ وَلَا تَعِدُ

شَيْئًا وَلَا يُؤَاعِدُ وَلِيًّا بَغَيْرِ عِلْمِهَا وَإِنْ وَّاعَدَتْ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ

مَتَّكِينَ الْكِتَابِ أَجَلُهُ تَنْقُضِي الْعِدَّةَ - بعد ویکایه که در کتب قرآن

- بَابُ النَّظَرِ إِلَى الْمَرْءِ وَتَبَلُّغِ التَّرِيحِ -

۱۱۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُتَّابُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ

هَتَمَ مِنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ
رَبِّي صَلَّى (لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَلَيْسَ فِي الْمَنَامِ بَحْثٌ بَرٌّ

لَيْسَ لَكَ فِي سَرِقَةٍ مِّنْ حَدِيرٍ فَقَالَ لِي هَذِهِ أَمْرَاتُكَ

لَسْتُ عَنْ وَجْهِكَ الثَّوْبَ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ نَقَلْتُ إِنْ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کہ عروسی بڑی عالمہ و فاضلہ تھیں اور پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

پروردگار عالم نے ان کا اپنے حبیب کے لیے انتخاب فرمایا تھا جیسا کہ

نوازی ایسی جو سرحدِ مد عالم پہلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نکلیں ایسی د

[illegible]

ایک یہی تھیں کہ جن کے بستر میں جنور ہوتے تو وحی آجاتی تھی — حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد ازواج مطہرات میں سے صرف یہی تھیں جن کے متعلق حضرت جبریل علیہ السلام بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ انہیں میرا سلام کہہ دیجئے۔ جب ان پر تہمت لگائی گئی تو پروردگار عالم نے قرآن مجید میں ان کی پاکدامنی کی گواہی دی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی ہیں جن کی گردن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دھال ہوا۔ وہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی کا حجرہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قیامت تک قیام گاہ بنا اور جس گنبدِ خضرا پر ہر وقت ستر ہزار فرشتے صلوٰۃ و سلام کے پھول نچا کر کھڑے رہتے ہیں اور ہر مسلمان ہر روز کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں میں پہنچنے اور روضہٴ انور کی زیارت کرنے کے لیے تڑپتا رہتا ہے۔ عدائے ذوالنہن اپنے اس عیالِ شہادہ بندے کو بھی اپنے محبوبِ رحمتِ مدظلہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدس قدموں میں پہنچائے اور وہاں صلوٰۃ و سلام عرض کرنے کی ساداتِ رحمت فرماتے، آمین — کیونکہ عاشقانِ رسول کی جانب سے کانوں میں یہ آواز گونجتی رہتی ہے :-

حاجیو! او شہنشاہِ کار و خرد دیکھو

کعبہ تو دیکھ چکے کہے کا کعبہ دیکھو

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی :- یا رسول اللہ! میں اس لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں کہ اپنا نفس آپ کے لیے ہبہ کر دوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف نظر فرمائی، اور سے نیچے تلک اسے بغور ملاحظہ فرمایا۔ پھر اپنا سر مبارک جھکایا۔ جب اس عورت نے دیکھا کہ اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا گیا تو وہ بیٹھ گئی۔ پھر آپ کے اصحاب سے ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا :- یا رسول اللہ! اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو اس کا میرے ساتھ نکاح کر دیجئے۔ پس آپ نے فرمایا :- کیا تمہارا پاس کوئی چیز ہے جو عرض گزار ہو :- یا رسول اللہ! خدا کی قسم، نہیں ہے۔ فرمایا :- اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ اور دیکھو کیا کوئی چیز تمہیں ملتی ہے۔ وہ چلا گیا اور جب واپس لوٹا تو عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی۔ فرمایا :- دیکھو تو مہی خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ پس وہ پھر گیا اور واپس آ کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں، ہاں ہر نعمتِ نوسہ۔ حضرت سہیل فرماتے ہیں کہ اس کے پاس چادر بھی نہ تھی۔ چنانچہ اس نے کہا کہ یہ آدھا اس عورت کے لیے ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارا کیا بنائے گی؟ اگر یہ تم باندھو گے تو اس کے اوپر نہ آ گا اور اگر وہ استعمال کرے گی تو تمہارے اوپر نہ آ بھی نہ رہ سکے گا پس وہ آدمی

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي كَأْبٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ لِأَهْبَ لَكَ نَفْسِي نَنْظُرَ إِلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَ ثَمَّ طَائِرًا أَسْمًا نَكَمَتْ رَأَتْ الْمَرْأَةَ إِنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا اجْتَسَتْ نَقَامَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكِ بِهَا حَاجَةٌ فَذَرِي جِئْتِ فَقَالَ هَلْ عِنْدُكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَذْهَبُ إِلَى أَهْلِكَ نَا نَنْظُرُ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذْهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ أَنْظُرِي لَوْ خَافَتْ مَا مِنْ حَدِيدٍ فَذْهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَافَتْ مَا مِنْ حَدِيدٍ وَابْنُ هَذَا إِنْ رَأَيْتِ قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِادَةٌ نَكَمَتْ نَفْسُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ يَا بَرَارُكَ إِنْ لَيْسَتْ لَكِ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ لَيْسَتْ لَكِ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ جُلُوسُهُ ثُمَّ قَامَ فَرَأَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمْرِيهِ فَنَدَى فَلَمَّا قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ

مِنَ سُورَةٍ كَذًا وَسُورَةٍ كَذًا وَاعْتَدَا كَذًا كَالْ
 أَنْفَادِ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ انْصَبْ فَقَدْ
 مَلَئَتْكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ -

۳۲۱ بَابُ مَنْ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بَوَاقِي الْقَوْلِ
 اللَّهُ تَعَالَى فَلَا تَعْصِلُوهُنَّ فَدَخَلَ فِيهِ الثَّيِّبُ وَ
 كَذَلِكَ الْبُكَرُ وَقَالَ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّى
 يُؤْمِنُوا وَقَالَ وَأَنْكِحُوا الْأَيَّامَ مِنْكُمْ -

۱۱۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ
 عَنْ يُونُسَ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالٍم حَدَّثَنَا عُبَيْدُ
 حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ
 الرَّبِيعِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النِّكَاحَ فِي الْبَاحِلِيَّةِ كَانَ عَلَى
 أَرْبَعَةِ أَعْلَاهُ نِكَاحٌ مِنْهَا نِكَاحُ النَّاسِ الْيَوْمَ يُخْطَبُ
 الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ وَلَيْتَهُ أَوْ ابْنَتُهُ فَيُصْبِدُ فَيَقَامُ
 يُنْكِحُهَا وَنِكَاحٌ آخَرُ كَانَ الرَّجُلُ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ إِذَا
 طَهَّرْتُ مِنْ مَشِيئَتِي أَرْسِلِي إِلَى فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعِي مِنِّي
 وَتَعَدَّ لَهَا رُجُوعًا وَلَا يَسْمُهَا أَبَدًا حَتَّى يَتَيَسَّرَ حَمْلُهَا
 مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ فَإِذَا تَبَيَّنَ
 حَمْلُهَا أَصَابَهَا رُجُوعًا إِذَا أَحَبَّ وَإِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ
 مَا فِيهِ فِي نَجَابَةِ الْوَلَدِ فَكَانَ هَذَا النِّكَاحُ يَنْتَعِمُ
 إِلَّا سُبْضًا وَنِكَاحٌ آخَرُ يَجْتَبِعُ الرَّهْطَ مَا دُونَ الْعَشْرِ
 ثُمَّ يَخْلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ كُلَّهَا يَصِيبُهَا فَإِذَا أَحْمَلَتْ
 وَوَضَعَتْ وَوَضَعَتْ عَلَيْهَا لِيَاكُلِي بَعْدَ أَنْ تَضَعُ حَمْلَهَا أَرْسَلَتْ
 إِلَيْهِمْ فَكُلُوا وَسَطِعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يَمْتَنِعَ حَتَّى يَجْتَبِعُوا
 مِنْهَا كَمَا يَقُولُ لَقَدْ قَدَّرْتُ أَنَّكَ الْيَوْمَ كَانَتْ مِنْ أُمَّرِكُمْ
 وَقَدْ وَلَدَتْ فَرُجُوا بَنُكَ يَا فُلَانُ لَسِي مِنْ أَجَلَتْ
 بِرَأْسِي لِيَلْحَقَ بِهِ وَلَسْنَا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَمْتَنِعَ بِهِ الرَّجُلُ
 وَنِكَاحٌ الْكَارِيعُ يَجْتَبِعُ النَّاسَ أَنْ كَثِيرٌ فَيَنْدُ خُلُونِ عَلَى الْمَرْأَةِ
 لَا تَمْنَعُ مِنْ جَاءِهَا وَهِيَ الْبَغَايَا لَنْ يَنْصَبُنَّ عَلَى

بیمہ گی اور کانی در میار با ہر ائمہ کرام اجماعاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے
 پرہیز کرنا چاہیے ہے دیکھتے تو اس کا حکم دیا چنانچہ اسے بلا لیا جب وہ حاضر بارگاہ
 ہوا تو آپ نے فرمایا تمہیں قرآن مجید سنا آنا ہے جس میں مودہ جو اگر نکاح نکالے
 ولی کی بغیر اجازت نکاح درست نہیں -

ارشاد باری تعالیٰ ہے :- انہیں روکا نہ کرو - پس اس میں خاندان
 دیدہ اور کھواری دونوں داخل ہیں اور فرمایا کہ مشرکوں کے ساتھ نکاح نہ
 کرواؤ جب تک ایمان نہ آئے اور فرمایا کہ اپنی بیواؤں کا نکاح کر دیا کرو -

عروہ بن ربیع کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
 زوجہ نبوی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ زمانہ جاہلیت میں نکاح کرنے
 کے چار طریقے تھے - ایک نکاح تو کسی طرح کا تھا جیسے لوگ آج بھی نکاح
 کرتے ہیں کہ ایک آدمی دوسرے کے پاس اس کی دلیہ یا بیٹی کے لیے
 پیغام بھیجتا - پھر مرد اکتا اور اس کے ساتھ نکاح کر لیتا تھا - دوسرا طریقہ
 نکاح یہ تھا کہ جب کوئی عورت ایام سے پاک ہوتی تو خاندان اس سے کہتا
 کہ تم لوگوں کے پاس چلی جاؤ اور اس سے فائدہ حاصل کرو چنانچہ خاندان
 اپنی بیوی سے کہتا کہش جو جاتا اور پھر اسے کہی ہوتی لگتا ایسا ملک کہ مرد
 آدمی سے فائدہ اٹھایا جاتا اس کا محل ظاہر نہ ہو جائے - جب اس کا محل
 ظاہر ہو جاتا تو خاندان اپنی بیوی کے پاس جاتا، جب وہ چاہتا اور ایسا اچھا پیر
 حاصل کرنے کی آرزو میں کیا جاتا تھا - اس کو وہ لوگ نکاح استبضاع کہتے
 تھے - نکاح کی میری کہی تھی کہ دوسرے سے کم افراد اکٹھے ہو کر کسی عورت کے پاس
 جاتے اور سارے اس کے ساتھ صحبت کرتے - جب وہ حاملہ ہو کر پھر پختہ
 اور بچہ کو پیدا کرتے چند روز گزر جاتے تو وہ ان سب کو پیغام بھیجتی - پس
 ان میں سے کوئی شخص آنے سے انکار نہیں کر سکتا تھا، یہاں تک کہ وہ اس کے
 پاس جمع ہو جاتے تو وہ ان سے کہتی - آپ اپنا سناٹے جانتے ہیں اور میرے
 ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے - پس اسے نکال کر آپ کا بیٹا ہے - پس جو آپ کو پسند
 ہو اس کا نام رکھ دیجئے - پس وہ بچہ ایسا کا شمار ہوتا اور وہ آدمی اس بات
 سے انکار نہیں کر سکتا تھا - نکاح کی جو قسم یہ تھی کہ بہت سے آدمی

ایک عورت کے پاس جاتے رہتے اور وہ کسی کو اپنے پاس آنے سے منع نہیں
 کرتی تھی - دراصل ایسی عورتیں طوائف ہوتی تھیں اور نشانی کے لیے اپنے
 دروازوں پر جھنڈا نصب کر دیا کرتی تھیں - پس جو چاہتا وہ ان کے پاس

۱۱۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَ مَا يَتْلُو عَلَيْكَ فِي الْكِتَابِ يَتْنِي الْبَسَاءُ الْمَلِكِي لَا تَوَدُّ أَنْ تَكُنْ لَهَا مَا كَتَبَ لَهَا وَ تَرْتَبُونَ أَنْ تَكُنْ هُوَ هُنَّ قَالَتْ هَذَا فِي الْيَتِيمَةِ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا أَنْ تَكُونَ شَرِيكَةً فِي مَالِهِ وَ هُوَ أَزْوَجُهَا فَكَرِهْتُ أَنْ يَنْكِحَهَا فَيَعْضَلَهَا لِمَا لَهَا وَ لَا يَنْكِحَهَا غَيْرُهَا كَرَاهِيَةً أَنْ يَشْرَكَ مَا أَحْدَى فِي مَالِهَا

ابوابہن رآیات تَكُونُ عَلِمًا مَنْ أَرَادَ هُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ فَأَدَّاحِلَتْ أَحَدًا هُنَّ وَ وَضَعَتْ حُلْمًا لَجِبَعُوا لَهَا وَ دَمَوُا لَهَا الْغَفَاةُ ثُمَّ الْحَقُّ وَ لَدَهَا بِالدِّي يَرُونَ نَا لَنَا طِبَهُ وَ دُمِي ابْنَهُ لَا يَمْتَنِعُ مِنْ ذَاكَ فَلَمَّا بَعِثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ هَدَمَ نِكَاحَ الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهُ إِلَّا نِكَاحَ النَّاسِ الْيَوْمَ

جاءاً پس جب ان میں سے کسی کا محل طہر جاتا اور وہ اس بچے کو جن لیتی تو وہ سب اس کے پاس جمع ہو کر قیافہ مشناس کو بلانے اور وہ بچے کو جس کے مشابہہ دیکھتا اس سے کہہ دیا جاتا کہ یہ آپ کا بیٹا ہے۔ چنانچہ وہ اسی کا بیٹا کہہ کر پکارا جاتا اور وہ اس سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن جب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حق کے ساتھ مبعوث ہو گئے تو زمانہ جاہلیت کے سارے نکاح ختم ہو گئے اور وہی ایک طریفہ نکاح عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آیت اور وہ جو تم پر قرآن میں پڑھا جاتا ہے ان تیرم رطکیوں کے بارے میں کہ تم انہیں نہیں دیتے جو ان کا مقر رہے اور انہیں نکاح میں بھی لسنے سے منع پھرتے ہو (سورۃ النساء، آیت ۱۲۴) کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ اس شخص رطکی کے بارے میں ہے جو ایسے شخص کی حقول میں ہو جو اس کے مال میں شریک اور سب قریبی ولی ہو۔ پھر وہ اس سے نکاح نہ کرنا چاہا ہے اور کسی دوسرے کے ساتھ بھی اسے نکاح نہ کرنے دے کہ مال میں اس کا شریک ہو جائے گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت حفصہ بنت عمر پورہ ہو گئیں میں ان کے خادمہ حضرت عبد اللہ بن حذافہ سہمی کا مدینہ منورہ میں انتقال ہو گیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے بدی صہابی تھے تو حضرت عمر نے فرمایا کہ میں حضرت عثمان بن عفان سے ملا اور ان سے پیشکش کرتے ہوئے میں نے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا نکاح آپ سے کروں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں اپنے بارے میں غور کروں گا۔ میں کئی روز تک جواب کا انتظار کرتا رہا اور جب ان سے میری ملاقات ہوئی تو معلوم ہوا کہ ان کا ابھی نکاح کرنے کا ارادہ نہیں ہے پھر میں حضرت ابوبکر سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا نکاح آپ کے ساتھ کروں؟

امام حسن بصری کا بیان ہے کہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بتایا کہ لَا تَغْنِيكَ هُنَّ والی آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ ہواویں کہ میں نے عیسیٰ بن کا ایک آدمی سے نکاح کر دیا تھا۔ کچھ عرصے بعد اس نے علاقہ دے دی۔ جب اس کی عدت گزر گئی تو وہ پھر نکاح کا بیغاسے کر آگیا۔ میں نے اس سے کہا کہ میں نے اسے آپ کی زوجیت میں دیا اور آپ کی بیوی بنا کر آپ کی عزت افزائی کی۔

۱۱۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَ مَا يَتْلُو عَلَيْكَ فِي الْكِتَابِ يَتْنِي الْبَسَاءُ الْمَلِكِي لَا تَوَدُّ أَنْ تَكُنْ لَهَا مَا كَتَبَ لَهَا وَ تَرْتَبُونَ أَنْ تَكُنْ هُوَ هُنَّ قَالَتْ هَذَا فِي الْيَتِيمَةِ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا أَنْ تَكُونَ شَرِيكَةً فِي مَالِهِ وَ هُوَ أَزْوَجُهَا فَكَرِهْتُ أَنْ يَنْكِحَهَا فَيَعْضَلَهَا لِمَا لَهَا وَ لَا يَنْكِحَهَا غَيْرُهَا كَرَاهِيَةً أَنْ يَشْرَكَ مَا أَحْدَى فِي مَالِهَا

۱۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ حَدَّثَنَا الذَّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي عُمرٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ عُمَرَ جِئْتُ تَأَيَّمْتُ حَفْصَةَ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ ابْنِ حَذَافَةَ الشَّرَفِيِّ وَ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ بَدَا تَوَفَّى بِالْمَدِينَةِ لِقَالِ عُمَرَ لَقِيتُ عُثْمَانَ ابْنَ عَفْقَانَ نَعَرَ ضَمْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ إِنَّ شَيْئًا أَنْتَ كُنْتَ حَفْصَةَ فَقَالَ مَا أَنْظَرَنِي أَمْرِي نَلِيتُ لِيَالِي ثُمَّ لَقِيتُ فَقَالَ بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا قَالَ عُمَرَ لَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنَّ شَيْئًا أَنْتَ كُنْتَ حَفْصَةَ

۱۱۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَرَاهِيلَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْحَسَنِ فَلَا تَعْصَلُوهُنَّ قَالَ حَدَّثَنِي مُعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ أَنْزَلَتْ فِيهِمْ قَالَ زَوَّجْتُ أَخْتَانِي مِنْ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا حَتَّى إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا جَاءَ وَيُخْطَبُهَا فَقُلْتُ لَهَا زَوَّجْتُكَ وَ فَرَّشْتُكَ وَ كَرَّمْتُكَ فَطَلَّقْتُهَا ثُمَّ جِئْتُ بِخُطْبَةٍ لَهَا

اس کے باوجود آپ نے اسے طلاق دے دی اور پھر پیغام دینے آپہنچے
میں تو خدا کی قسم اب میں اس کا دوبارہ آپ کے ساتھ کبھی نکاح نہیں
کند گا۔ اس بی بی میں غلط فہمی کوئی دھڑلہ نہیں بن رہی مگر دوبارہ اس کے
نکاح میں جانا چاہتی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس وقت **فَلَا تَحْضُرُوهُنَّ** والی آیت
جب وہی خود اس عورت سے نکاح کرنا چاہے۔

جب علیؓ خود اس عورت سے نکاح کرنا چاہے
حضرت مغیرہ بن شعبہ نے ایک عورت کو نکاح کا بیٹھام دیا اور اس کے یہ
سب سے قریبی ولی تھے۔ تو انہوں نے ایک آدمی کو حکم دیا جس نے
ان کا نکاح پڑھا دیا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے امّ حکیم بنت
قارظہ سے کہا: کیا تم مجھے اپنا اختیار دیتی ہو؟ اس نے اثبات میں جواب
دیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں خور تھیں اپنی زوجیت میں لے لیتا ہوں۔
معاذ کا قول ہے کہ گواہوں کے سامنے منکر ہو گئیں نے تجربے سے نکاح کی دیکھا
جو اس کے ولی یا رشتہ دار ہوں۔ حضرت سہل بن سعد کا بیان ہے کہ ایک عورت
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئی کہ میں اپنا نفس آپ کو

خود بن زہر کیا ہیں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس آیت - اے
 محبوب! تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں ان کے
 متعلق فتویٰ دیتا ہے۔۔۔ (سورۃ النساء، آیت) کی تفسیر میں فرمایا کہ یہ اس خیمہ کی
 کے متعلق ہے جو ایسے شخص کی تحویل میں ہو کہ اس کے مال میں اس کا حصہ دار جو عین
 خود اس سے نکاح کرنا چاہے اور دوسرے کے ساتھ نکاح کرنے سے کہ وہ دوسرا مال
 پر غصہ کر رہا ہو جائے گا، اسی لیے لہ کے رکھے تو اللہ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک عورت نے آکر کہنے لگے کہ آپ کو خدمت دینی میں پیش کیا، آپ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور میری کوئی جواب مرحمت نہ فرمایا۔ پھر آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! کیا کلام میرے ساتھ کر دیجئے۔ فرمایا، کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ پھر عرض گزار ہوا، میرے پاس جو کوئی چیز بھی نہیں۔ فرمایا، کیا لوہے کی انگوٹھی ہے؟ میں نے عرض کی:۔۔۔ لوہے کی انگوٹھی تک نہیں، ہاں میری یہ چادر ہے، میں سے آگے اسے مرحمت فرمادیجئے اور آدمی میں نہ کہ لون کا۔ فرمایا، نہیں۔ پھر یہ بتاؤ تمہیں قرآن مجید کچھ آتا ہے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا، احباب! میں نے اسے قرآن کریم جاننے کے باعث اسے تمہارے نکاح میں دے دیا ہے۔

۶۸ بَابُ النِّكَاحِ الرَّجُلِ وَلَدَا الصَّغَارَ لِقَوْلِهِ
تَعَالَى وَاللَّائِي لَمْ يَحْضُنْ يُجْعَلْ عِدَّتُهَا ثَلَاثَةٌ
أَشْهُرٌ قَبْلَ الْبُلُوغِ -

۱۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
هَشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَأَدْخَلَتْ عَلَيْهِ
وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَامْلَأَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا -

اپنے چھوٹے بچے کا نکاح کر دینا
ارشادِ ربانی: "اور وہ عورتیں جن کو ابھی حیض نہیں آیا، پس بالغ ہونے سے
پہلے مدتِ تین مہینے ہے۔"

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت
کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا تو ان کی عمر چھ
سال تھی۔ جب ان سے خلوت کی گئی تو عمر نو سال تھی اور یہ آپ کے
پاس نو سال رہیں۔

نوٹ: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۲۱ اور ۱۲۲ میں بھی موجود ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح چھ سال کی عمر
میں ہوا۔ بھتیجی نو سال کی عمر میں ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے وقت ان کی عمر صرف اٹھارہ سال تھی۔ ان کا وجود فخر
دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات میں سے تھا۔ پاکستان میں مائیں قرآن میں بنانے والوں اور ان کی تائید و تصدیق کرنے والے
مفتیوں کو ایسی احادیث کی روشنی میں اپنی روش اور روایہ نظر پر غندے دل و دماغ کے ساتھ نظر ثانی کرنی چاہیے۔ وَاللَّهُ يَهْدِي
مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ -

۶۹ بَابُ تَزْوِيجِ الْأَبِ ابْنَتَهُ مِنَ الْإِمَامِ
رَبِّهَا - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
هَشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَ
بَنِي دَهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ سِنِينَ قَالَ هَشَامٌ وَأَنْشَأَتْ
أَنْفُهَا كَأَنَّهُ عِنْدَهُ تِسْعٌ سِنِينَ -

۱۲۱ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ
هَشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَ
بَنِي دَهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ سِنِينَ قَالَ هَشَامٌ وَأَنْشَأَتْ
أَنْفُهَا كَأَنَّهُ عِنْدَهُ تِسْعٌ سِنِينَ -

۶۸ بَابُ السُّلْطَانِ وَلِيِّ الْقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجَنَا كَرَامًا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ -

۱۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سُرْقِلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتْ أُمُّ رَأْسٍ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي وَهَبْتُ
مِنْ نَفْسِي نَقَامَتَ طُولِي فَقَالَ رَجُلٌ مَرَّ وَجَنِيهَا إِنْ
لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ
تُعْطِيهَا قَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا إِرَادِي فَقَالَ إِنْ أُعْطِيَتْهَا
إِيَّاهُ جَلَسَتْ لَا إِرَادَ لَكَ نَالَتْ شَيْئًا فَقَالَ مَا لِي بِهَا

باب اپنی بیٹی کا اگر امام سے نکاح کرے۔
حضرت محمدؐ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حنفیہ کیلئے
پیغام دیا تو میں نے اس کا آپ سے نکاح کر دیا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت
کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا تو ان کی
عمر چھ سال تھی۔ جب ان کے ساتھ خلوت فرمائی تو عمر نو سال تھی۔ ہشامؓ
بیان ہے کہ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ یہ حضور کے پاس نو سال
رہی تھیں۔

بادشاہ کا ولی ہونا۔ حضور نے فرمایا کہ تمہارے قرآن جاننے
کے باعث میں نے اسے تمہارے نکاح میں دیا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی کہ میں نے اپنا
نفس آپ کو ہبہ کر دیا۔ پھر وہ کافی دیر کھڑی رہی تو ایک آدمی عرض گزار
ہوا: حضور! اگر آپ کو حاجت نہیں تو اس کا نکاح میرے ساتھ کر
دیجئے۔ فرمایا: کیا تمہارے پاس اسے ہر میں دینے کے لیے کچھ ہے؟
عرض گزار ہوا: میرے پاس تو صرف یہی تہمد ہے۔ فرمایا: اگر تم یہ اسے
دے دو گے تو تمہد سے محروم ہو بیٹھو گے۔ کوئی اور چیز تلاش کرو عرض کی

مجھے تو اور کوئی چیز نہیں ملتی فرمایا۔ تلاش تو کرو خواہ لوہے کی انگوٹھی ملے۔ جب وہ بھی نہ پائی تو فرمایا۔ کیا تمہیں کچھ قرآن مجید آتا ہے؟ عرض کیا ہوا۔ ہاں فلاں فلاں سورتیں آتی ہیں اور ان کے نام یہ۔ فرمایا۔ میں نے تمہارے اس قرآن کریم جلالت کے باعث اس کا تمہارے ساتھ نکاح کر دیا۔ بالقرآن و شوہر دیدہ کا اس کی رضا مندی سے نکاح کرنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے اور کھدی لڑکی (بالغہ) کا نکاح بھی اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کنواری کی اجازت کیسے معلوم ہوتی ہے؟ فرمایا۔ اگر پوچھنے پر وہ خاموش ہو جائے تو یہ بھی اجازت ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کنواری لڑکی تو نکاح کی اجازت دینے سے شرماتی ہے۔ ارشاد فرمایا کہ اس کا خاموش ہو جانا ہی اجازت دینا ہے۔ بیٹی اگر ناراض ہو تو نکاح نہیں ہوا۔

یزید بن حباریہ کے دونوں صاحبزادوں یعنی عبدالرحمن اور جمع نے حضرت غسانہ بنت خزام انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ ان کے والد نے ان کا نکاح کر دیا جبکہ یہ شوہر دیکھتے ہی اور اس نکاح کو ناپسند کرتی تھیں۔ پس یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ نکاح نہیں ہوا۔

عبدالرحمن بن یزید اور جمع بن یزید دونوں کا بیان ہے کہ خزام نامی ایک شخص نے اپنی بیٹی (حضرت غسانہ) کا نکاح کر دیا۔ آگے گزشتہ حدیث کے مطابق بیان کیا۔

یتیم لڑکی کا نکاح کرنا۔ ارشاد ربّانی ہے اگر تم یتیموں میں سے کسی لڑکی کو گھر لے کر نکاح کر لو۔ اور جب کوئی ولی سے کہے کہ فلاں

کھینا فقال التمس و لو خاتما من حديد فلم يجد فقال امعك من القرآن شيء قال نعم سورة لدا و سورة كذا السور سماها فقال نزعنا كها بما معك من القرآن۔

بَابُ لَا يُنِكَحُ الْأَبُ وَغَيْرُهُ الْبُكَرُ وَالثِّبَابُ الْأَبْرَضَانِ۔

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَصَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَاهُ يُرَى حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنِكَحُوا الْبُكَرَ حَتَّى تُسَأَلَ وَلَدُكُمْ الْبُكَرَ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ إِذَا قَالُوا أَنْ تُسَلِّتَ۔

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ أَبِي مَكِينَةَ عَنْ أَبِي عَمْرِو مَوْلَى عَائِشَةَ عَنْ مَا بَشَّةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ الْبُكَرُ تَشْتَجِي قَالَتْ رَفَاهَا مَسْتَحَا۔

بَابُ إِذَا ارْتَدَّ ابْنَتُهُ وَهِيَ كَارِهَةٌ فَنِكَاحُهُ مُرَدُّودٌ۔

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُجِيعِ بْنِ يَزِيدٍ أَنَّ جَارِيَةَ عَنْ خُثَاءٍ بِنْتِ خُثَامٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ أَبَاهَا رَجَعَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهَا۔

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدٍ وَمُجِيعَ بْنَ يَزِيدٍ حَدَّثَنَا أَنَّ رَجُلًا يَدْعَى خُثَامًا أَلْكَمَ ابْنَتَهُ لَهُ نَحْوًا۔

بَابُ تَزْوِيجِ الْيَتِيمَةِ لِقَوْلِهِ وَ إِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانكِحُوا

کانکاح میرے ساتھ کر دینے تو وہ کچھ دیر غاسر نہ رہے یا جو چھے کر تمہارے پاس کیا ہے؟ پس وہ کہے کہ میرے پاس نکاح نکاح چیزیں ہیں یا

دروغ کے میں پھر ولی کے کہ میں نے اس کانکاح تمہارے ساتھ کر دیا تو یہ جائز ہے۔ حضرت سہل نے اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ: انا من جان آیت وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي النِّكَاحِ کے بارے میں

بتایے؛ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا: اے مجھے! یہ اس قسم کی لڑکی کے بارے میں ہے جو اپنے ولی کے پاس پرورش پاری ہو اور وہ اس

لڑکی کے حسن و جمال اور مال کے باعث نکاح کرنا چاہے لیکن اسے پورا امر دینے کا ارادہ نہ رکھے تو ایسی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے

منع قرار لگایا، ہاں اس صورت میں اجازت ہے کہ انہیں انصاف کے ساتھ پورا امر دیا جائے وہ حکم دیا ہے کہ ان کے سوا دوسری عورتوں

سے نکاح کر لو۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے و

يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّكَاحِ وال آیت نازل فرمادی۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ جب تم لڑکی مال اور جمال والی ہوتی ہے

تو اس کے ساتھ نکاح کرنے، ارشاد داری جوڑنے اور مرد دینے کی جانب راعب ہو جاتے ہو اور اگر لڑکی مال اور جمال کی قلت کے

باعت پسند نہ آئے تو اسے چھوڑ کر دوسری عورت سے نکاح کر لیتے ہو۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب رغبت نہ ہونے کے باعث لوگ اس کا خیال

چھوڑ دیتے ہیں تو جس کی جانب رغبت ہو اس کے ساتھ بھی انہیں نکاح کر کے حق نہیں پہنچتا ماسوائے اس کے کہ اس کے ساتھ انصاف کریں اور مرد جو اس کا حق

ولی کا مخاطب کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا، یہ پیام دینے والا ولی سے کہے کہ نکاح عورت کے ساتھ میرا نکاح کر دیجئے۔ وہ کہے کہ میں نے اتنے تم

کے بدلے تمہارا نکاح کر دیا۔ اگرچہ اس نے خاندان کی رضامندی اور قبولیت نہ پوچھی ہو حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور آپ کی خدمت میں خود کو پیش کیا۔ فرمایا: مجھے تو اب عورتوں کی ضرورت نہیں ہے۔ پس ایک شخص

عمر گزارا ہوا۔ یا رسول اللہ! اس کانکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔

وَإِذَا قَالَ لِلْوَلِيِّ زَوْجَتِي فَلَا كِتْمَانًا فَكَيْفَ كُنْتَ سَاعَةً
أَوْ قَالَ مَا مَعَكَ فَقَالَ مَعِيَ كَذَا وَكَذَا أَوْ لَبِثْنَا ثُمَّ قَالَ
زَوْجَتُكَهَا فَلَوْ جَاءَ نَزْرُفِيهِ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
قَالَ أَلَيْتُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَهَا يَا أُمَّتَاهُ
وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي النِّكَاحِ إِلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

قَالَتْ مَا بُشَّةٌ يَا ابْنَ أَخْتِي هَذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي
خَجِرٍ وَلَيْتَ مَا كَرِهْتُ فِي جَمَالِهَا وَمَا لَهَا وَبِإِدْبَارِ

أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ صَدَاقِهَا ثُمَّ هُوَ عَنْ نِكَاحِ جَرِيْمَةٍ إِلَّا
أَنْ يَقْسِطُوا لَكُنْ فِي الْكَيْفَالِ الْقَدَرِ وَأَمْرٌ وَإِنْ كَانَ

مِنْ سَوَاحَتٍ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ مَا بُشَّةٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
النَّاسُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَاكَ

فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَى تَرْغُوبَتٍ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكُمْ فِي هَذِهِ آيَةٌ أَنْ الْيَتِيمَةَ

إِذَا كَانَتْ ذَاتَ مَالٍ وَجَمَالٍ تَرْغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَنِسَاءَهَا
وَالْقَدَاقِ وَإِذَا كَانَتْ مُرْغُوبًا عَنْهَا فِي تِلْكَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ

تَرَكَوْهَا وَآخِذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ فَكَمَا
يَتَرَكَوْنَ زَوَاجِينَ يَرْغِبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا

إِذَا ارْتَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يَقْسِطُوا لَهَا وَيُعْطَوْهَا لِحَقِّهَا
الْأَدْنَى مِنَ الْقَدَاقِ۔

بَابُكَ إِذَا قَالَ الْحَاظِبُ لِلْوَلِيِّ زَوْجَتِي
فَلَنَاءُ فَقَالَ قَدْ زَوْجَتُكَ بَكْدَا أَوْ كَذَا جَارَ

النِّكَاحِ وَإِنْ كُنْ يَقُولُ لِلزَّوْجِ أَرْضَيْتِ أَوْ قَبِلْتِ۔
۱۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّ أُمِّ رَأْسَةَ أُنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَ مَا لِي

الْيَوْمَ فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ

فرمایا تمہارے پاس کیا ہے؟ عرض کی ا۔ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ فرمایا اسے کچھ درخواست وہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ عرض گزار جواب میرے پاس تو کچھ بھی نہیں نہ فرمایا تمہیں تو کچھ کتب یاد ہے؟ عرض کی کہ اتنے فرمایا میں تمہارے قرآن مجید جاننے کے باعث اس غوث کا تمہیں ملک فرمایا اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ دیا یہاں تک کہ وہ نکاح کرے یا چھوڑ دے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص دوسرے کے بھائی پر بھائی نہ کرے اور کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیغام پر نکاح کا پیغام نہ دے یہاں تک کہ پہلا از خود منگنی کا ارادہ ترک کر دے یا اسے پیغام بھیجنے کی اجازت دے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے بھونٹ بات ہے اور ایک دوسرے کے معاملات کا کھوج مت نکالا کرو گانا بھوسہ نہ کیا کرو اور آپس میں ایک دوسرے سے دشمنی نہ رکھا کرو جبکہ بھائی بھائی بن کر نہ ہو اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ دے یہاں تک کہ وہ نکاح کرے یا چھوڑ دے۔

منگنی چھوڑنا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت حفصہ بنت عمر یوحہ ہو گئیں تو حضرت عمر نے حضرت ابوہریرہ سے ملاقات کی اور کہا کہ اگر آپ پسند کرتے ہوں تو میں حفصہ بنت عمر کا آپ کے ساتھ نکاح کر دوں؟ اس کے بعد میں کئی روز تک (ان کے جواب کا) انتظار کرتا رہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام بھیج دیا۔ پھر جب حضرت ابوہریرہ کے ساتھ میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ جواب نے مشکیش کی تھی اس کے منظور کر لینے میں مجھے ملانے کا رشتہ تھی لیکن یہ بات میرے علم میں تھی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اس کا تذکرہ فرمایا تھا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھید کو ظاہر کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا اگر حضور اس ارادہ سے نہ ترک فرمادیتے تو میں قبول کر لیتا۔ اسی طرح یونس، موسیٰ بن عقبہ

رَوَّحْنَاهَا قَالَا مَا عِنْدَكَ قَالَا مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَا أَطْلِقْنَاهَا وَتَوَخَّأْنَا مِنْ حَدِيدٍ قَالَا مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَا نَسْأَلُكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَا كَذَا وَكَذَا قَالَا فَقَدْ مَثَلْتُمْ قَابًا بِمَا مَعَكُمْ مِنَ الْقُرْآنِ

بَابُ لَا يُخْطَبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مَكِّي بْنُ أَبِي هَيْرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَحْدِثُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ لَمْ يَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْهَيْهِ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعٍ بَعْضٌ وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ الْخَاطِبُ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ بَكِيدَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرَبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَكُنَّ الْفُلَّانَ لَا يَكُنَّ الْفُلَّانَ الْكُذَّابَ الْحَدِيثَ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَكُنَّ الْفُلَّانَ وَلَا تَكُنَّ الْفُلَّانَ الْخَوَّانَ وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ

بَابُ تَفْسِيرِ تَرْكِ الْخُطْبَةِ

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَحْدِثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَلَسَ نَائِمًا حَفْصَةُ قَالَتْ عُمَرُ لَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَكْثُرَ حَفْصَةُ بَسْتُ عُمَرَ فَلَبِثْتُ لَيْلًا ثُمَّ خَلَعْتُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَنْعَنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فَمِنَا مَا مَنَ إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لَا فَنَشِئْتُ سِرًّا رَوَى اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكْتُ نَفْسِي لَهَا بَعْدَ يُونُسَ وَ

خطبہ دینا۔

نبی بن اسلام کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ مشرق کی جانب سے دو آدمی آئے اور انوں نے غلبہ دیا (تقریباً) تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک بعض تقریریں جابر اور حوٹی ہیں۔
نکاح اور وتیمہ میں دف بجانا۔

عالم ابن ذکوان نے حضرت ربیع بنت معوذ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ جب میری رخصتی ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور اس طرح میرے بستر پر آکر جلوہ افروز ہوئے جیسے آپ بیٹھے ہیں۔ پس کچھ روکیاں دف بجا کر اپنے ان بزرگوں کے کارنامے بیان کر رہی تھیں جو غزوہ بدر میں جام شہادت نوش فرما گئے تھے۔ جب ان میں سے ایک روکی نے کہا: ”اور میں ایسے نبی بھی ہیں جو کل کی بات جانتے ہیں“ تو حضور نے فرمایا: یہ بات چھوڑو اور وہی باتیں کہو جو عورتوں کے فہر بخوشی ادا کرو۔

اور زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم کتنا ہر جائز ہے سادہ شاد بانی ہے۔ اگر تم نے ان میں سے کسی کو خواہ مخواہ دیا تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو۔ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جو تمہارا حق کے لیے مقرر کر چکے“ اور اس کے متعلق حضرت سہل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ خواہ لوہے کے انگوٹھی ہی ہو

ن: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رخصتی کے وقت چند روکیاں دف بجا کر اپنے ان بزرگوں کے کارنامے بیان کر رہی تھیں جو غزوہ بدر میں جام شہادت نوش کر گئے تھے۔ واقعی شمع ہدایت کے ان پروانوں کا کارنامہ ہی ایسا ہے کہ اُسے قیامت تک فراموش نہیں کیا جاسکتا کیونکہ بدری صحابہ کا عزم جلال، ہمت و مردانگی، جرات و استقلال اور ایمان کی پختگی ایسی ہے جو مسلمانوں کی ہمت و حوصلے میں ہمیشہ تازہ روح پھونکتی رہی ہے۔

یہاں سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ غشی کے مواقع پر اظہارِ مسرت کرنا اچھی بات ہے اور ایسے مواقع پر ان بزرگوں کا خاص طور پر ذکر کرنا جن کے عون سے گلشنِ اسلام میں تازہ بہار آئی ہوئی تھی اور بھی ضروری تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اشار یا جملے کسی صحابی کے تسلیم فرمائے ہوئے ہوں گے لہذا شہداء بدر کی تعریفیں کرنے کے ساتھ ہی ایک روکی نے یہ بھی کہا: ”ہم میں ایسا نبی جوہِ انور ہے جو کل کی بات جانتا ہے۔“ واقعی حضور کل کی بات جانتے ہیں یعنی آج کل دلی کل کی ہی نہیں بلکہ خلتنظرو نفس مکا قدمت لغیب۔ دلی کل تک کیونکہ حضور نے خود فرمایا ہے کہ: ”وَاللّٰهُ لَا تَسْكُوْنِيْ فِيْ شَيْءٍ وَفِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ السَّاعَةِ اِلَّا نَبَاْتُكُمْ بِهِ۔“ یعنی خدا کی قسم تم مجھ سے میرے اور قیامت کے درمیان کسی چیز کے متعلق نہیں پڑھو گے

- بابک الخطبة -

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ جَاءَ رَجُلَانِ مِنَ الشَّرْقِ نَحْنُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيِّنَاتِ سِحْرًا۔

- بابک حُرْب الدَّفِّ فِي النِّكَاحِ وَالْوَلِيْمَةِ -
۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا شُرَيْبُ بْنُ الْمَقْفِلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ قَالَ قَالَتْ الزَّوْبِعُ بِنْتُ مَعُوذِ بْنِ عَمْرٍو جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حِينَئِذٍ عَلَى نِسَاءِ عَلِيٍّ فَرَأَتْهُنَّ كَمَا جَلَسَتْ مَتْنِي نَجَعَلَتْ بَعُوْزِيَّاتٍ لَّنَا يَصْرِيْنَ بِالدَّفِّ وَبَيْنَهُنَّ مَنْ قَتَلَ مِنْ آبَائِيْ يَوْمَ بَدْرٍ إِذْ قَالَتْ أَخَذَهُنَّ وَفِيْنَا نِسَاءٌ يَعْلَمْنَ مَا فِيْ غَدٍ فَقَالَ دَعْنِيْ هَذِهِ وَقُولِيْ بِالَّذِيْ كُنْتِ تَقُولِيْنَ۔

- باب قول الله تعالى والتمسوا النساء صدقاتهن نحلة وكثرة السهر وأذى ما يجوز من الصدقات وقوله تعالى واتمتم أحدهن قنطاراً فلا تأخذوا منها شيئاً أو ذلها جل ذلك أو تفرضوا لهن وقال سهل قال النبي صلى الله عليه وسلم ولو خاها تمام من حدائد۔

ن: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رخصتی کے وقت چند روکیاں دف بجا کر اپنے ان بزرگوں کے کارنامے بیان کر رہی تھیں جو غزوہ بدر میں جام شہادت نوش کر گئے تھے۔ واقعی شمع ہدایت کے ان پروانوں کا کارنامہ ہی ایسا ہے کہ اُسے قیامت تک فراموش نہیں کیا جاسکتا کیونکہ بدری صحابہ کا عزم جلال، ہمت و مردانگی، جرات و استقلال اور ایمان کی پختگی ایسی ہے جو مسلمانوں کی ہمت و حوصلے میں ہمیشہ تازہ روح پھونکتی رہی ہے۔

یہاں سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ غشی کے مواقع پر اظہارِ مسرت کرنا اچھی بات ہے اور ایسے مواقع پر ان بزرگوں کا خاص طور پر ذکر کرنا جن کے عون سے گلشنِ اسلام میں تازہ بہار آئی ہوئی تھی اور بھی ضروری تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اشار یا جملے کسی صحابی کے تسلیم فرمائے ہوئے ہوں گے لہذا شہداء بدر کی تعریفیں کرنے کے ساتھ ہی ایک روکی نے یہ بھی کہا: ”ہم میں ایسا نبی جوہِ انور ہے جو کل کی بات جانتا ہے۔“ واقعی حضور کل کی بات جانتے ہیں یعنی آج کل دلی کل کی ہی نہیں بلکہ خلتنظرو نفس مکا قدمت لغیب۔ دلی کل تک کیونکہ حضور نے خود فرمایا ہے کہ: ”وَاللّٰهُ لَا تَسْكُوْنِيْ فِيْ شَيْءٍ وَفِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ السَّاعَةِ اِلَّا نَبَاْتُكُمْ بِهِ۔“ یعنی خدا کی قسم تم مجھ سے میرے اور قیامت کے درمیان کسی چیز کے متعلق نہیں پڑھو گے

گرمی تیں اُس کے متعلق بتا دوں گا۔ پھر آپ نے قیامت تک کی بے حساب خبریں دے رکھی ہیں اور قیامت کے روز کیا کچھ ہو گا یہ سب کچھ ہونے سے اتنا عرصہ پہلے ہی بتا دیا تھا جن سے اعاذیثِ مطہرہ کے دفتر بھرے پڑے ہیں۔ وہ اُس کل تک کا علم عطا فرماتے گئے تھے اسی لیے تو خبریں دی ہیں۔

اس کے باوجود یہ بات سننے پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن بچہوں سے فرمایا کہ یہ بات چھوڑ دو اور وہی باتیں کہہ دو تم کہہ رہی تھیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ شاید اپنے سامنے تشریف پسند فرمائی۔ یا ممکن ہے بچہوں کی زبان سے عقیدے کی نازک بات ہونے کی وجہ سے مخالفت فرمائی ہو۔ یا ہو سکتا ہے کہ اظہارِ مسرت کرتے ہوئے دقت بجا کر قتائد کے ایک بازگشتے کو چھیر نامناسب شمار نہ فرمایا ہو۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ روکنے کی اصل وجہ کیا ہے مگر یہ بات بالکل نہیں ہے کہ جن لوگ کی بات نہیں جانتے تھے لہذا بچہوں کو یہ کہنے سے روک دیا کہ ہم میں ایسے نبی تشریف فرما ہیں جو کل کی بات جانتے ہیں۔ "بعض لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے غیوبِ محسوس اور علمِ صافی غیب ماننے کو شرک و کفر کہتے ہیں اور اُن کا دعویٰ ہے کہ پانچ چیزوں کا علم غیبی کسی کو نہیں بتایا اور نہ بتائے گا جن کو متاویجِ غیب کہتے ہیں کیونکہ یہ خدا کے ساتھ ہی خاص ہیں اور کسی دوسرے کے لیے ان کا اثبات کرنا کفر و شرک ہے۔ اُن مہربانوں کا یہ دعویٰ درست نہیں ہے۔ انعام پسند حضرت خدا بخاری شریف کی اسی عیسوی جلد کی حدیث ۱۵۰۶ اور ۲۳۰۲ کو دیکھیں کہ مال کے ہیٹ میں کچھ جب چار ماہ کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر فرماتا ہے جو اُس کے متعلق چار باتیں کہتا ہے:-

- ۱۔ اُس بچے کو کتنا رزق دیا جائے گا۔
- ۲۔ کتنی عمر گزار لینے کے بعد اسے موت آئے گی۔
- ۳۔ وہ اپنی زندگی میں کیسے عمل کرے گا۔

۴۔ وہ شقی ہے یا سعید یعنی جہنمی ہے یا جنتی۔

جائے خود ہے کہ یہ چاروں باتیں علمِ صافی غیب سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس کا اللہ تعالیٰ اُس فرشتے کو علم دیتا ہے اور وہ خدا کے دیے ہوئے علم کے مطابق کچھ دیتا ہے۔ اُن سر پروردگار کے نام سے ادا کرتے ہیں کہ یہ چاروں باتیں چاروں باتیں فرشتوں کو بتائیں اور انھوں نے کہیں۔ اگر غیوبِ محسوس کا علم خدا ہی سے خاص ہے اور وہ مطلقاً کسی کو بتاتا ہی نہیں تو یہ بات غلط ثابت ہو گئی کیونکہ آج تک جتنے بھی انسان ہوتے ہیں سب کے متعلق یہ چار باتیں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بتائیں اور انھوں نے کہیں۔ اگر دوسروں کے لیے ان کا علم تعلیمِ الہی کے ساتھ ہی شرک ہوتا تو کیا اتنے فرشتوں کو خدا نے آج تک اپنا شریک بنایا تھا ہرگز نہ اُس نے کسی کو شریک بنایا اور تعلیمِ الہی سے کسی کے لیے غیوبِ محسوس کا علم ماننا شرک۔ بات صحت اتنی ہے کہ بعض لوگوں کو عبادتِ رسول کے باعث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساری مخلوق سے زیادہ علم و اختیار کی بات پسند نہیں آتی۔ وہ فرشتوں کے لیے تو کیا الہی حکم کے لیے جس علم کو مان لیں گے اُسی کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ماننے کو شرک ٹھہرا دیتے ہیں۔ اس وہنیت کی اصلاح اور اس مرض کا علاج موت پر درودگارِ عالم کے پاس ہے جس کے اٹھ میں دلوں کی چامیاں ہیں۔ وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ۔

۱۳۴۷ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے ایک گھٹلی کے برابر ہونے کے بدلے ایک عورت سے

نکاح کیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر شادی کی نشانیں
لا حفظ فرمائیں تو ان کے متعلق دربارت فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوئے
کہ میں نے ایک عورت کے ساتھ گھٹلی برابر سونے پر نکاح کیا ہے۔
قتادہ نے حضرت انس سے روایت کی کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف
نے ایک عورت سے سونے کی ڈلی کے بدلے نکاح کیا۔

بغیر مہر قرآن پڑھنے پر نکاح کر دینا

ابو حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد سادی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کچھ لوگوں کے درمیان
میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک

عورت کھڑی ہو کر عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! میں نے اپنی
ذات کو آپ کے لیے بیہ کر دیا، اب جو آپ کی مرضی۔ آپ نے اسے کوئی
جواب نہ دیا۔ پھر دوسری دفعہ کھڑی ہو کر عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ!
میں نے اپنا نفس آپ کے لیے بیہ کر دیا، آگے آپ کی مرضی۔ آپ نے
اسے کوئی جواب مرحمت نہ فرمایا۔ پھر تیسری دفعہ کھڑی ہو کر عرض گزار
ہوئی کہ میں نے اپنا نفس آپ کی ملک میں دیا، آگے جو آپ کی رائے لگائی
ہو۔ اس کے بعد ایک شخص کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! اس کا
نکاح میرے ساتھ کیا جائے۔ فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ۱۱ ہر کے
لیے ہے؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: جاؤ اور تلاش کرو، خواہ وہ نوے
کی انگوٹھی ہو۔ چنانچہ وہ گیا اور تلاش کر تا رہا۔ پھر جب واپس آیا تو عرض کی
کہ مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی بلکہ نوے کی انگوٹھی بھی نہیں۔ فرمایا: کیا تمہیں کچھ
لوہے کی انگوٹھی تک مہر ہو سکتی ہے۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا: نکاح
کر دے (مہر کے لیے) ایک لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔

نکاح کی شرطیں

حضرت عسمر نے فرمایا کہ حقوق کا ادا کرنا شرطیں پوری کرنے پر
موقوف ہے۔ حضرت مسور کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا کہ اپنے ایک داماد کا ذکر کیا اور رسال کے ساتھ اچھا سوک کرنے پر اس کی تعریف

بْنِ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاقِةٍ فَرَأَى النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاشَةِ الْعُرْسِ فَسَأَلَ فَقَالَ إِنِّي
تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاقِةٍ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ
أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى
وَزْنِ نَوَاقِةٍ مِنْ ذَهَبٍ۔

باب التزويج على القدران وبغير

صداق۔

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ
يَقُولُ إِنِّي بَنِي الْقَوْمِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذَا قَامَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ
نَفْسَهَا لَكَ فَرَأَيْتَ مَا رَأَيْتَ لَمْ يَجِبْهَا شَيْئًا لَمْ تَأْمُرْ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَأَيْتَ مَا رَأَيْتَ
لَمْ يَجِبْهَا شَيْئًا لَمْ تَأْمُرْ فَتَالَتْ إِنَّهَا
قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَأَيْتَ مَا رَأَيْتَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ نِكَحْ جَنِينَهَا قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ
لَا قَالَ أَذْهَبَ نَاظِلٌ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ
لَطَلَبَ لَهَا خَاتَمًا مَا وَجَدَ فَسَلَّهَا لَهَا خَاتَمًا مِنْ
حَدِيدٍ فَقَالَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقَدَرِ شَيْءٌ قَالَ مَعِيَ سُرَّةُ
كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا قَالَ أَذْهَبَ فَقَدْ أَنْكَحْتَهَا بِمَا مَعَكَ
مِنَ الْقَدَرِ۔

باب المهر بالعرض وخاتم من حديد

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ

أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ تَزَوَّجْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ۔

باب الشرط في النكاح وقال عسمر

مَقَامُهُ الْحَقُّوْقُ عِنْدَ الشَّرْطِ وَقَالَ الْبُسُورِيُّ

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُ مَوْلَاهُ

فَاتْنِي مَلِيٍّ فِي مَصَاهِرِهِ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي

فرمایا۔ فرمایا اس نے جو کما وہ سچ کر دکھایا، جو میرے ساتھ وعدہ کیا ہے نکاح کیا۔
 حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن شرطوں کا پورا کرنا ضروری ہے ان میں سے
 ان شرطوں کا پورا کرنا اور بھی ضروری ہے جن کے باعث تمہارے
 لیے شرک میں حلال ہوتی ہیں۔

فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَقِيَ لِي -
 ۱۳۷۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ
 حَدَّثَنَا الْبَيْهَقِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ
 عَنْ عُبَيْدِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَقُّ
 مَا أَذْنِبْتُمْ مِنَ الشُّرُوطِ أَنْ تَوَفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ
 بِهِ الْفُرُوجَ -

بَابُ الشُّرُوطِ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي النِّكَاحِ وَ
 قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَا تَشْتَرِطُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ اخْتِهَا -
 ۱۳۷۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى عَنْ زَكْرِيَّا عَنْ
 أَبِي أَبِي زَيْنَبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 لَا تَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَسْأَلُ طَلَاقَ اخْتِهَا لِتُسْتَفْرَغَ مِنْهَا
 فَإِنَّمَا لَهَا مَا قَدَّرَ لَهَا -

بَابُ الْقَفْرِ لِلْمَرْجُوعِ وَرَدِ الْوَلَدِ وَالْوَلَدِ
 ابْنُ عَوْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
 ۱۳۷۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ
 عَنْ حَمِيدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ
 بْنَ عَوْفٍ جَاءَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِمَا أَكْرَهَ صَفْرَةَ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نَأْخِذُ بِهَا أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ كُفُّ
 سَقَتِ إِلَيْهَا قَالَ نَزَاةٌ نَوَاقٍ وَنَظَبٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُولَئِكَ كَوْنُ بَشَارَةٍ -

بَابُ
 ۱۳۸۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ عَنْ حَمِيدِ
 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِرَزِينٍ نَأْخِذُ سَمْعَ السُّلَيْمِيِّ خَيْرًا فَخَرَجَ كَمَا يَنْصَحُ
 إِذَا كَذَبَ نَأْخِذُ جَهْدًا مَهْمَاتِ الْمُؤْمِنِينَ يَدْعُو وَ
 يَدْعُونَ لِمَا نَصَرَتْ كَرَامِي رَجُلَيْنِ مُرْجَعًا لَا أَدْرِي
 أَخْبَرْتُهُ أَوْ أَخْبَرْتُهُ جَدُّهُمَا -

جن شرطوں کا نکاح میں ٹگانا درست نہیں۔
 حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ عورت اپنی بن کی طلاق کی شرط نہ لگائے۔
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کے لیے اپنی طلاق
 کا مطالبہ کرنا جائز نہیں ہے تاکہ اس کا حصہ بھی اسی کو مل جائے
 حالانکہ اس کو وہی ملے گا جو اس کی قسمت میں ہے۔

دو لے کا زور رنگ استعمال کرنا
 حضرت عبدالرحمن بن عوف نے اس کو حضور سے روایت کیا ہے۔
 حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کی خدمت میں حضرت عبدالرحمن بن عوف حاضر ہوئے اور ان
 کے اوپر زور نشانا تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ان سے پوچھا، تو انہوں نے بتایا کہ میں نے ایک انصاری عورت
 سے نکاح کر لیا ہے۔ دریافت کیا کہ اسے کھریدا ہے یا عرس کی،
 ایک گھٹلی کے برابر ہونا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زور
 بھی کروغلاہ ایک بکری ہی میسر آئے۔
 دعوت و لمیہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے حضرت زینب کا دمیر کیا اور بہت سے مسلمانوں کو کھانا
 کھلایا اس کے بعد آپ صبح معمول باہر نکلے اور اقامات المؤمنین
 کے جہروں پر بار بار بلی التشریف لے گئے۔ آپ نے انہیں اور انہیں
 آپ کو دعائے برکت دی۔ جب آپ واپس تشریف لائے تو در آدمیوں
 کو بھی دیے۔ پس آپ واپس لوٹ گئے۔ مجھے یاد نہیں رہا کہ ان کے ہاتھ

دولہا کو دعا دینا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف پر زردی کے نشانات دیکھ کر فرمایا: یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ میں نے ایک عورت کے ساتھ گھٹلی کے برابر سونے کے بدلے نکاح کر لیا ہے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے، لہذا اور میری بھی کرلو، خواہ ایک بڑی ہی میسر آئے۔

دلہن بنانے والی عورتوں کا دلہن کو دعائیں دینا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے شرف زوجیت بخشا تو میری والدہ ماجدہ مجھے ایک دولت خانے میں لے کر آئیں، اس وقت کاشانہ اقدس کے اندر انصار کچھ عورتیں موجود تھیں۔ انہوں نے کہا: خیر و برکت ہو اور اللہ اچھا نصیب کرے۔

جہاد سے پہلے دولہا دلہن کی خلوت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے پیوں میں سے ایک نبی نے جہاد کیا، پھر اپنی قوم سے فرمایا: میرے ساتھ وہ شخص جہاد میں شریک نہ ہو جس نے ابھی نئی شادی کی ہو۔ اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنا چاہتا ہو لیکن ابھی صحبت نہ کی ہو۔

نورالہ بیوی کے ساتھ خلوت کرنا۔

عروہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا تو وہ چھ سال کی تھیں، جب ان کے ساتھ خلوت فرمائی تو وہ نو سالہ تھیں اور وہ نو سال آپ کی خدمت میں رہیں۔

سفر میں دلہن سے خلوت کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر اور بدینہ منورہ کے درمیان (واپسی پر) امین روز قیام

بَابُ كَيْفَ يُدْعَى لِلْمُتَزَوِّجِ

۱۴۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُدَّابُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثْرَ صَفْرَةٍ قَالَ مَا هَذَا قَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَرَنٍ ذَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْلَمَ دَلَّ بِشَاةٍ-

بَابُ الدَّعَاءِ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِي يُهْدِيْنَ الْعُرُوسَ وَالْعُرُوسِ-

۱۴۲- حَدَّثَنَا زُرَّادَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْتِحُنِي أَيْ نَأْ دَخَلْتَنِي الدَّارَ نَادَا نِسْوَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ نَقَلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَاتِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ-

بَابُ مَنْ أَحَبَّ الْبِنَاءَ قَبْلَ الْعَزْوِ-

۱۴۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَزَا نَبِيُّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتَّبِعْنِي رَجُلٌ مَّلَكَ بَضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يَرِيدُ أَنْ يَتَّبِعَنِي بِهَا وَلَدُ يَبْنِ بِهَا-

بَابُ مَنْ بَنَى بِامْرَأَةٍ وَهِيَ بِنْتُ

تَسْمِ سِنِينَ- ۱۴۴- حَدَّثَنَا تَبِيصَةُ بْنُ عَقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَهِيَ ابْنَةُ سِتٍّ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ ابْنَةُ تَسْمِ وَمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا-

بَابُ الْبِنَاءِ فِي السَّفَرِ-

۱۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْرِ الْمَدِينَةِ ثَلَاثًا يَتَبَنَّى عَلَيْهَا
بِصَفِيَّةَ بِنْتَ حَيٍّ نَدَّ عَوْنُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى دَلِيمَتِهِ
ثُمَّ كَانَ فِيهَا مِنْ خَيْرِ دَلِيمَتِهِمْ أَمْرًا بِالْأَنْطَارِ فَأُلْقِيَ
فِيهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيمَتُهُ فَقَالَ
الْمُسْلِمُونَ إِحْدَى أَمْعَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مِثْلًا
مَلَكًا يَمِينُهُ فَقَالُوا إِنْ حُجِبَتْ فَهِيَ مِنْ أَمْعَاءِ
الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ يُحْجَبْهَا فَهِيَ مِثْلُ مَلَكٍ
يَمِينُهُ ثَلَاثًا أَرْتَحِلُ وَطَى لَهَا خَلْفَتِي مَدَّ الْحُجَابَ
بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ

→ بَابُ الْإِسَاءِ بِاللَّهَارِ بِغَيْرِ مَرْكَبٍ

لَا يُدْرَانِ

۱۴۶- حَدَّثَنِي نَزْدَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْزَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ
بْنُ مُسْبَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَنَنِي أُتِي
فَأَمَّ خَلْفَتِي الدَّارَ لَمْ يَدْعُنِي إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنِي

→ بَابُ الْأَنْطَارِ وَخَوَّهَا لِلنِّسَاءِ

۱۴۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفِينُ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ اتَّخَذْتُ
أَنْتُمْ مَا قُلْتُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنِّي لَأَنَا أَنْطَارُ قَالَ
إِنَّهَا سَتَكُونُ

→ بَابُ النِّسْوَةِ الَّتِي يَهْدِيَنَّ الْمَرْأَةُ
إِلَى شَرٍّ وَجَهًا

۱۴۸- حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا سُورَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَّا أَنَا إِلَى رَجُلٍ
مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْفَانِ الْأَنْصَارِ

فرمایا اور آ۔ نے حضرت صفیہ بنت حنی کے ساتھ عورت فرمائی۔ پھر
ان کے دوسرے مسلمانوں کو دعوت دی۔ اس میں مدنی اور گوشت کا تھا
نہ تھا بلکہ آپ نے دسترخوان بچانے کا حکم دیا اور اس پر کھجوریں بھریں
اور گھی رکھا گیا۔ یہی ان کا دوسرا تھا۔ مسلمان آپس میں کہنے لگے کہ
معلوم نہیں ان کا شہداء تہات المؤمنین میں کیا ہے یا لونڈیوں میں؟
بعض حضرات کہنے لگے کہ اگر پردہ کیا گیا تو اہمات المؤمنین سے ہیں
اور اگر پردہ نہ کیا گیا تو لونڈیوں سے ہیں۔ جب وہاں سے کوچ کرنے
لگے تو حضور نے اپنے پیچھے ان کی جگہ بتائی نیز ان کے اور لوگوں
کے درمیان پردہ تان دیا گیا۔

والہن کو سواری اور روشنی کے بغیر بے
عابا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی زوجیت کا شرف بخشا تو برابر والدہ
میں مجھے لے کر آپ کے کاشانہ اقدس میں داخل ہوئیں۔
پس مجھے کوئی ڈر محسوس نہ ہوا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاہل
کے وقت تشریف لائے۔

عورتوں کے لیے خندے وغیرہ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے خندے تیار
کر لیے ہیں؟ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! ہمیں خندے کھل
میسر ہیں۔ خندہ پایا۔ صغیر تہارے پاس
ہوں گے۔

والہن کو خاندن کے گھر پہنچانے والی عورتیں۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک عورت کا نکاح کسی
انصاری مرد کے ساتھ کر دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: عائشہ! تمہارے پاس تو بچیوں کے بچانے
کے لیے کوئی چیز نہیں جبکہ انصاری مرد کو پسند

يُعْجِبُهُمَا اللَّهُ -

بَابُ الْهَدْيَةِ لِلْعَرُوسِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ
عَنْ أَبِي عَثْمَانَ وَاسْمُهَا الْجَعْدُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ مَرَّ بِنَا فِي مَسْجِدِ بَنِي رِفَاعَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بِعَنْبَاتٍ
أَوْ سَلِيمٍ دَخَلَ عَلَيْهَا فَاسْلَمَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِذَيْلِبَ وَتَنَالَتْ
لِي أُمُّ سَلِيمٍ لَوْ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَدْيًا فَقُلْتُ لَهَا أَفَعَلِي فَعَمِدَتْ
إِلَى تَمْرٍ وَسَمْنٍ فَأَقِطَ فَأَخَذَتْ حَبْسَةً فِي بُرْمَةٍ
فَأُمْرَسَلَتْ بِهَا مَعِيَ إِلَيْهِ فَأَنْطَلَقْتُ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ
لِي مَضَعُهَا ثُمَّ أَمَرَنِي فَقَالَ ادْعُ لِي رَجُلًا سَمَاهُمْ
وَادْعُ لِي مَنْ لَقِيتُ قَالَ فَفَعَلْتُ الَّذِي أَمَرَنِي
فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصُّ بِأَهْلِهِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى تِلْكَ الْحَبْسَةِ
وَتَكَلَّمَ بِهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشِيرَةً
يَا كَلُونْ مِنْهُ وَيَقُولُ لَقَدْ أَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَلْيَا كُلُّ
حَقٍّ رَجُلٍ مَيَّابِلِيهِ قَالَ حَتَّى تَصَدَّعُوا أَكْمَهُمْ
عَنْهَا فَخَرَجَ مِنْهُمْ مَنْ خَرَجَ وَبَقِيَ نَفَرٌ يَتَخَدُّونَ
قَالَ وَجَعَلْتُ أَغْنَمُ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَحْوًا الْعُجَدَاتِ وَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ فَقُلْتُ
إِنَّهُمْ قَدْ ذَهَبُوا فَرَجَعْتُ فَدَخَلْتُ الْبَيْتَ وَأَمْرَخِي
السُّتْرَ وَرَأَيْتُ لَفِي الْحَجَرَةِ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بَيْتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ
إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاطِرِينَ إِنَّهُ وَاسِعٌ إِذَا دُعِيتُمْ
فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مَسْتَأْنِينَ
لِحَدِيثِ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَعِجِي
مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَعِجِي مِنَ الْحَقِّ قَالَ أَبُو عَثْمَانَ
قَالَ أَنَسُ إِنَّهُ خَدَّمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کرتے ہیں۔

ولین کو تحفہ دینا۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ ہمارے پاس سے گزرتے ہوئے حضرت
انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نور نامہ کی مسجد میں آئے تو یہ
نے انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر
جب حضرت ام سلمہ کے پاس سے جوتا تو آپ انہیں سلام
کرتے۔ پھر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت زینب
سے نکاح کیا تو (والدہ ماجدہ) حضرت ام سلمہ نے مجھ سے فرمایا
کہ کاش ام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی دیر
پیش کریں۔ میں نے عرض کی، ایسا ہی کیجئے۔ پس انہوں نے

بہن بھریں، اگلی اور غیر یہاں انہیں ہند میں ڈال کر حیدر ملو، تیار کیا اور
پھر میرے ہاتھوں آپ کی خدمت میں روانہ کیا۔ میں اسے لے کر آپ کی
خدمت میں حاضر ہوا تو مجھ سے فرمایا۔ اسے رکھ دو اور حکم دیا کہ فلاں فلاں
آریوں کو بلاؤ اور ان کے علاوہ اور جتنے میں انہیں بھرا۔ ان کا بیان ہے کہ
میں نے وہی کیا جو آپ نے حکم فرمایا تھا جب میں لوٹ کر واپس آیا تو دیکھا کہ
کاشانہ اقدس تو آدمیوں سے کھپا کھسکا ہوا ہے۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اس حیدر پر اپنا دست اقدس رکھا اجماعاً شریعتاً
چاہوں اس کے ساتھ کلام فرمایا، پھر آپ نے اس میں سے کھانے کے لیے دس
آدمیوں کو بلا دیا اور ان سے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر کھاؤ اور ہر شخص اپنے
ساتھ سے کھائے۔ وہ فرماتے ہیں کہ (دس دس کر کے) سب آدمی کھائے۔

چنانچہ انہیں ہر چلے گئے اور چند ازار بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ ان کا بیان ہے
کہ یہ بات مجھ پر گواہ گزری پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور مجھوں
کی جانب تشریف لے گئے اور آپ کے پیچھے میں بھی نکل آیا۔ پھر میں نے عرض
کی کہ وہ چلے گئے ہیں تو آپ کاشانہ اقدس میں واپس تشریف لے آئے اور وہ
ٹکادیا۔ میں بھی حجرے میں تھا کہ آپ زبان حق ترجمان سے فرمانے لگے۔ اے
ایمان والو! نبی کے گھر میں نہ حاضر ہو جب تک اجازت نہ ملے شلاً کھانے
کے لیے بلائے جاؤ۔ یوں نہیں کہ خور اس کے کہنے کی راہ تکر۔ ہاں جب با
جاؤ تو حاضر ہو جاؤ اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ۔ یہ نہیں کہ بیٹھے باتوں میں
دل بہلاؤ بے شک اس میں نبی کو ایذا ہوتی ہے، تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے اسے ہمیں شرعاً (سورۃ الاحزاب، آیت ۵۳) اور ضمناً

دلہن کے لیے کپڑے اور زیور مستعار لینا

عزیز بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے حضرت اسماء سے بار مستعار لیا۔ جب وہ گم ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے پیش میں ردائے کبیا۔ جب انہیں وہاں نماز کا وقت ہو گیا تو انہوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی۔ جب وہ گم ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو انہوں نے اس کی آپ سے شکایت کی۔ پس تیمم کی آیت نازل ہو گئی۔ اس پر حضرت اسید بن خنیز نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ (حضرت عائشہ) کو جزائے خیر دے کیونکہ خدا کی قسم آپ کی وجہ سے کوئی سختی ایسی نہیں آئی مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے فیض سے حضرت انس سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کاوش مال شرف حاصل کیا ہے۔

۴ آسانی نذرانہ اور اسے مسلمانوں کے لیے باعث رکت بنا دیا۔

ف: لشکر اسلام نے جنگل میں ایسی جگہ پر پڑاؤ کیا جہاں پانی نہیں ہے۔ رات کا وقت ہے مسلمانوں کے پاس پانی ختم ہو چکا ہے۔ ایسے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا وہ ہار گم ہو جاتا ہے جو انہوں نے اپنی بڑی بن حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مستعار لیا ہوا تھا۔ اس کو تلاش کرنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض آدمی بھیجے لیکن لارنہ ملا اور لشکر اسلام کو مجبوراً اسی جگہ پر ٹھہرنا پڑا۔ آخر کار نماز کا وقت ہو جاتا ہے اور پانی صحابہ کرام کے پاس ختم ہو چکا ہے اور کہیں سے دستیاب بھی نہیں ہے۔ اس مجبوری کے وقت میں آیت تیمم کا نزول ہوتا ہے۔

بعض لوگوں کو اس واقعے سے یہ عجیب بات سوچتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قرآن میں ہر کا پتہ بھی نہ ملا۔ لہذا آپ غیب نہیں جانتے تھے۔ مگر یہ ایسی باتیں کر کے وہ لوگ خوشیاں منالیتے ہیں کہ اسلام کی بڑی خدمت کر رہے ہیں اور قہر کے جھنڈے کو بلند کر رہے ہیں لیکن بات یہ نہیں ہے۔ وہ حضرات عائشہ یا نوافستہ طود پر اپنی جانوں پر ظلم کر رہے ہیں کیونکہ یہ نہ دین کی خدمت ہے اور نہ عقیدہ توحید کی سر بلندی بلکہ شان رسالت کے خلاف محاذ آرائی ہے اور اس نوافستہ نظر کے باعث خواہ ایسا آدمی بظاہر کتنے ہی اچھے مقام پر فائز ہونے کا دعویٰ کرتا رہے لیکن وہ ایمان کی دولت سے محروم ہو جاتا ہے۔

اس واقعے میں پروردگار عالم کی مرضی یہی تھی کہ لشکر اسلام اسی جگہ میں ٹھہرا رہے نماز کا وقت آجائے، پانی نہ ملے اور وہ کھڑے ہو جائیں۔ اس صورت حال میں آیت تیمم کا نزول ہو۔ اس ساری صورت حال کے پیش آنے میں ہرگز شک ہی بہانہ بنی ہوئی تھی۔ اگر ہر بتا دیا جاتا یا خود بخود مل جاتا تو لشکر اسلام چل پڑتا اور آیت

بَابُ اسْتِعَارَةِ الثِّيَابِ لِلْعَدُوِّ

وَعَبْرَهَا

۱۴۹ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَأَذْرَكْتُمُ الْبَقْلَ فَصَلُّوا بِغَيْرِ وَضُوهِ فَلَمَّا أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَّوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ فَذَلَّتْ آيَةُ التَّيْمُمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حَفْصٍ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا تَوَالَّهُ مَا نَزَلَ بِكَ أَمْزَقُطُ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ لَكَ مِنْهُ بَعْنٌ جَاءَ جَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرْكََةٌ

تیمم کا نزول موقع کے مطابق نہ رہتا۔ لہذا ہمارے تو از خود ہلا اور در حضور نے ہی بتایا۔ تاکہ خدا کی مرضی کے مطابق جو جگہ سے اور آیت تیمم کے نزول سے مطابقت رکھنے والی حالت برقرار رہے۔ — یہاں یہ بات ہی لا تعلق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس بار کا علم بتایا نہیں تھا؟ — بات صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسی صورت حال کو برقرار رکھنا چاہتا تھا۔ تاکہ صورت حال آیت تیمم کے نزول سے مطابقت رکھے اور ہمارا کام ہونا اس کے لیے قادر مطلق نے بیان نہ بنایا ہوا تھا۔

ان مہربانوں کو تو یہ علم مصطفیٰ کے غلات ہتھیار نظر آتا ہے لیکن صحابہ کرام کا زاویہ نظر تو ملاحظہ ہو کہ حضرت انس بن حنبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے مسلمانوں پر اکل اور بکر کے احسانات میں شمار کرتے ہیں۔ — اگر ان حضرات کو حضور کا نہ بتانا یا بعض صحابہ کرام کو ہمارے پیش کے لیے کہنا حضور کے عدم علم کی دلیل نظر آتا ہے تو خدا نے بھی بے حساب باتیں نہیں بتائیں اور ہر آدمی کے کندھوں پر نیکی بدی کھینے کے لیے دو فرشتے کراما کا تین جٹائے ہوئے ہیں، کیا اسے وہ خدا کے عدم علم پر محمول کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں تو یہاں بھی ایسے واقعات کو وہ اس نبی کے عدم علم پر محمول نہ کیا کریں جس کا کلمہ پڑھ کر مسلمان کہلاتے ہیں، کیونکہ اس نبی کو تو ان کے پروردگار نے اپنا علم مرحمت فرمایا ہے جس کو مانپنے کا خدا نے کوئی پیمانہ ہی پیدا نہیں فرمایا۔ ان کے علم و امتیاز، فضائل و کمالات اور خاصائص کو عطا فرمانے والا پروردگار ہی جانتا ہے کوئی دھڑلہ کا حق جانتا ہے اور نہ جان سکتا ہے۔ خدا نے خود اللہ تعالیٰ میں توفیق مرحمت فرمائی کہ اس کے محبوب کو صحابہ کرام دوسرے زاویہ نظر سے دیکھا کریں کیونکہ اصل اسلامی اور ایمانی زاویہ نظر وہی ہے جو صحابہ کرام کا تھا۔

→ بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا آتَى أَهْلَهُ۔

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا لَوْنُ أَحَدِهِمْ يَقُولُ حِينَ يَأْتِي أَهْلَهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَلَمْ يَجِئْنِي الشَّيْطَانُ وَجَلِبَّ الشَّيْطَانُ مَا دَرَسْنَا نَعْتِدُ رَبَّنَا مَا فِي ذَلِكَ أَوْ قَضَى وَلَكِنْ يَفْعَلُ الشَّيْطَانُ أَبَدًا۔

→ بَابُ الْوَلِيْمَةِ حَقٌّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ

بْنُ عَوْدٍ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أُولِمُ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ

عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

أَنَّهُ كَانَ ابْنُ عَشَرَ سِنِينَ مَقَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدَنِيَّةَ فَكَانَ أُمِّهِ قَائِلًا لِيَا هَذَا بَنِي عَلَى خِدْمَتِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَّمْتُهُ عَشْرَ سِنِينَ وَ

تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرِ بَنٍ

سَنَةً فَلَمَّا عَلِمَ النَّاسُ بِشَأْنِ الْحَبَابِ حِينَ أُنْزِلَ

خاورند اپنی بیوی کے پاس اگر گیا پڑھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی اپنی بیوی کے پاس جاتے اگر

اس وقت اللہ کا نام لے کر یوں کہے: اے اللہ! مجھے شیطان سے

دور رکھ اور اسے بھی شیطان سے دور رکھنا جو تو ہمیں مرحمت فرمائے

پھر اگر ان کے مقتدر میں ہے اور انہیں کوئی اولاد دی گئی تو شیطان کبھی اسے

ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔

ولمیر کرنا اچھی بات ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف کا بیان ہے کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ دیر کرو خواہ ایک بکری سے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے مدینہ منورہ کو اپنی تشریف آوری سے نوازا تو میری عمر دس سال تھی میری والدہ

مابہرہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنے کی تاکید فرماتیں۔ چنانچہ میں

دس سال آپ کی خدمت کا شرف حاصل کیا اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کا دس سال ہوا تو میری عمر بیس سال تھی اور پردے کے بارے میں جب حکم نازل ہوا

مجھے اس کا بخوبی علم ہے یہ اس وقت کی بات ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش سے غلوٹ فرمائی چنانچہ جب عروسی حالت

وَكَانَ أَوَّلَ مَا أُتِيَ فِي مَبْتَنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبِ ابْنَةِ جُهَيْشِ الْأَنْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا عَزَّوَسَاءُ قَدْ مَا الْقَوْمُ لَأَمَّا بَوَائِنِ الْإِطْعَامِ لَمْ يَخْرُجُوا وَبَقِيَ مَرَّ حُطِّ مَقْدَمِهِمْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَمَّا نَوَاسُكَتُ لِقَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَخَرَجَتْ مَعَهُ نَكِي يَخْرُجُوا أَنْفُسِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ حَتَّى جَاءَ مَقْبَلَةُ حَجْرَةٍ عَائِشَةَ لَمْ تَطْنِ أَنْهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعُ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا جَلَّ عَلَى مَرْتَبِ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ لَمْ يَقُومُوا فَرَجَعْتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ مَقْبَلَةَ حَجْرَةٍ عَائِشَةَ وَطْنِ أَنْهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعُ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا فَتَقَرَّبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ بِالْبِشْرِ وَأَنْزَلَ الْحِجَابَ -

بَابُ الْوَلِيْمَةِ وَكَوْشَاةٍ -

۱۵۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُذَّافَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ أَنَّ سَمْعَ بْنَ أَسَدٍ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ كَرِهَ أَصْدَقُهَا قَالَ وَزَنَ لَوَا مِنْ ذَهَبٍ -

۱۵۳ - وَعَنْ حُسَيْبِ بْنِ سَمْعَةَ أَنَّ سَأَلَ لَقَاءَ مَوْلَانِيَّةٍ نَزَلَ إِلَهَا جَرُونِ عَلَى الْأَنْصَارِ نَزَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ عَلَى سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ أَتَا سَمْعَكَ مَا لِي وَ أَنْزَلَ لَكَ مِنْ أَحَدِي إِسْدَاقِي قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَا لَكَ فَخَرَجَ إِلَى السُّوقِ فَبَاعَ وَاشْتَرَى فَلَمَّا بَ شَيْئًا مِنْ أَقْبَلِ وَمِنْ تَزَوَّجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْلَمَ وَكَوْشَاةٍ -

۱۵۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَذْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فُلِي مِنْ نَسَائِهِ مَا أَذْلَمَ عَلَى مَرْتَبِ أَذْلَمَ بِشَاةٍ -

۱۵۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ شُعَيْبِ

میں اہل صحیح کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا اور انہیں کہا کہ آج تو لوگ کا کرنا ہے لیکن چند لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ رہے اور کئی دیر گزری تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور باہر نظر پڑے۔ اُنہوں نے ار میں بھی آپ کے ساتھ باہر نکل گیا کہ شاید یہ جیسے ہمیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا۔ جہاں تک کہ جب حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے کے قریب پہنچے تو آپ نے گمان کیا کہ وہ چلے گئے ہوں گے۔ چنانچہ آپ واپس لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹا۔ جب حضرت زینب کے پاس آئے تو دیکھا کہ وہ بیٹھے ہوئے تھے۔ واپس لوٹ گیا، یہاں تک کہ جب حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے کے پاس پہنچے تو آپ نے سوچا کہ وہ چلے گئے ہوں گے۔ چنانچہ آپ واپس آئے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا۔ دیکھا تو وہ چلے گئے تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لگا لیا اور اس وقت پردے کا حکم نازل ہوا۔

ولمیرہ کرنا چاہیے خواہ ایک بکری سے ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف سے پوچھا، جنہوں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کر لیا تھا کہ تم نے اسے کتنا مہر دیا ہے؟ یہ عرض گزار ہوئے کہ گھنٹل کے وزن برابر سونا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب ہماری بیوی منورہ میں انصار کے پاس آکر رہے تو حضرت عبدالرحمن بن عوف نے حضرت سعد بن ربیع کے پاس قیام کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ کو اپنا مال تقسیم کر دیتا ہوں اور آپ کے لیے اپنی ایک بکری سے جدا ہو جاتا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کی بیویوں اور آپ کے مال میں برکت دے۔ پھر ان کی بیوی نے کچھ خرید و فروخت کی جس سے کچھ بچ گیا اور کئی حاصل ہوا۔ پھر انہوں نے کہا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی زوجہ مطہرہ کا ایسا دیر نہیں کیا جیسا حضرت زینب کا کیا تھا۔ یہ وہی آپ نے ایک بکری سے کیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو آزاد کر کے ان کے ساتھ نکاح کر لیا اور اسی آزادی کو ان کا مقررہ قرار دیا اور عیس کے ساتھ ان کا ولیمہ کیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک زوجہ مطہرہ کے ساتھ خلوت فرمائی تو آپ نے مجھے بھیجا کہ لوگوں کو کھانے کے لیے بلاؤں۔

ایک بیوی کا ولیمہ دوسری سے زیادہ کرنا۔

زید بن ثابت کا بیان ہے کہ حضرت زینب بنت جحش کے نکاح کا ذکر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ مطہرہ کا ایسا ولیمہ نہیں دیکھا جیسا ان کا کیا تھا۔ ان کا ایک بکری کے ساتھ ولیمہ کیا گیا تھا۔ ایک بکری سے بھی کم کا ولیمہ کرنا۔

حضرت صفیر بنت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض ازواج مطہرات کا ولیمہ دوڑ مہ جو کے ساتھ کیا تھا۔

ولیمہ کی دعوت قبول کرنی چاہیے۔

سات روز تک ولیمہ کرنے کا حکم اور حضور نے ایک یا دو دن کی مدت مقرر نہیں فرمائی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو ولیمہ کھانے کے لیے بلایا جائے تو اسے چاہیے کہ حاضر ہو جائے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیدی کو چھڑایا کرو، دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کیا کرو اور بیمار کی بیمار پرسی کیا کرو۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةً وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عَتَقَهَا مَدَامَةً أَوْ ذَلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ.

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ بَيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ بَيَّنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَدَامَةٍ نَارًا سَلَوْنِي لَكَ مَذُوتٌ بِرَحَالٍ إِلَى الطَّعَامِ.

۱۵۷۔ بِأَبٍ مَنْ أَوْلَمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ أَكْثَرَ مِنْ بَعْضٍ.

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا لُحَاذُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ ذَكَرْتُ زَوْجِي مَرْيَمَ بِنْتَهُ حُجْشٍ عِنْدَ أَنَسٍ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَيْهَا أَوْلَمَ بِشَاةٍ.

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَفِينٌ عَنْ مَنصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ مِنْ شَعِيرٍ.

۱۶۰۔ بِأَبٍ حَتَّى إِجَابَةَ الْوَلِيمَةِ وَالِدَاعُودَ وَمَنْ أَوْلَمَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَخَوَّكَ وَلَمْ يُوَقِّبِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَلَا يَوْمَيْنِ.

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا.

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَفِينٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَنصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَلَوْا الْغَائِي وَأَجِزُوا الدَّاعِيَ وَعُودُوا النَّارِيضَ.

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَكِيلِ
عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ مَعْبُودٍ عَنْ سُوَيْدٍ قَالَ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ
عَازِبٍ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعِ ذُرْمَانَا
عَنْ سَبْعِ أَمْكَاتٍ بَعْدَ الْمَرْفُوعِ وَاتِّبَاعِ الْحَنَافَةِ وَ
تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَابْتِزَاجِ الْقِسْمِ وَتَعْمُرِ الْمُطْلُومِ وَانْفِاسِ
السَّلَامِ وَاجَابَةِ الدَّاعِي وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ
وَعَنْ أُنْيَةِ الْفَقِصَةِ وَعَنْ الْمَيَاثِرِ وَالْقَبِيضَةِ وَالْأُسْبُوقِ
وَالْإِسْبَاجِ تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَالشَّيْبَانِيُّ عَنْ الْأَشْعَثِ
فِي الْفَتْحِ السَّلَامِ۔

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ
كَانَ أَبُو سَعِيدٍ السَّاعِدِيُّ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ فِي عَرَسِهِ وَكَانَتْ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ حَادٍ مَهُمٌ وَ
هِيَ الْكُرْدُوسُ قَالَ سَهْلٌ تَدَارُونَ مَا سَقَتْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَقَعْتُ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ الْبَيْسَلِ
فَلَكْنَا كُلُّ سَقْتِهِ آيَةً۔

باب ۱۲ من ترك الدعوة فقد عصى
الله ورسوله۔

۱۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الزُّعْرَجِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
كَانَ يَقُولُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يَدْعُو لَهَا
الْأَقْبِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ
عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۳ من أجاب إلى كبراء
۱۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُودُمِيَّتُ إِلَى كُودَامٍ لَا جَبَّتْ وَلَا أُهْدِيَتْ إِلَى كُودَاعٍ تَقِيلَتْ۔

باب ۱۴ إجابة الداعي في العرس

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ نے ہمیں ہمارے عیدت کرنے، جہازے کے پیچھے جانے، پھینکنے والے کو جواب دینے، تمہیں پوری کرنے، مغلوں کی مدد کرنے، سلام کو پھیلانے اور دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے کا حکم فرمایا اور شونے کی انگوٹھی، چاندی کے برتنوں، ریشی گدھن، ریشی بھول، ریشی کپڑوں، استبرق اور دیاج کے کپڑوں سے منع فرمایا ہے۔ ابو عوانہ نے بواسطہ شیبانی، اشعث سے سلام پھیلانے کے بارے میں بھی طرح روایت کی۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ الحاسید ساعدی نے اپنی شادی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدعو کیا اور اس روز ان کی اہلیہ عرسہ عروسی حالت کے اندام کی خدمت گزائی مگر وہی نہیں۔ حضرت سہل نے فرمایا کہ ہمیں معلوم ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا بلایا۔ اس نے رات کے وقت آپ کے لیے کھجوریں بگودہ دی تھیں۔ جب آپ کھانا تناول فرما چکے تو اس نے وہی آپ کو شیرہ بلایا تھا۔

جس نے دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جب برادر میرے کا وہ کھانا ہے جس میں امیروں کو بلایا جائے اور غریب نفع انداز کر دے۔ مابین۔ نیز جو دعوت کو قبول نہ کرے اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

بہر کی پائے کی دعوت قبول کرنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مجھے بہر کی پائے کھانے کی دعوت دی جائے تو میں قبول کر لیتا اور اگر مجھے بہر کی پائے کا ہیرہ دیا جاتا تو میں قبول کر لیتا۔

شادی وغیرہ کی دعوت قبول کرنا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہاری دعوت کی جائے تو اس (دعوت) کو قبول کر لیا کرو۔ ان (نافع) کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر عسر روزہ دار ہونے کے باوجود شادی وغیرہ کی دعوتوں میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔

دعوتِ ولیمہ میں عورتوں اور بچوں کو لے جانا۔

عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ عورتوں اور بچوں کو دعوتِ ولیمہ سے واپس آتے ہوئے دیکھا تو آپ جوشِ مسرت میں کھڑے ہو گئے اور فرمایا: خدا گواہ ہے کہ تم مجھے لوگوں میں سب سے پیارے ہو۔

دعوت میں بڑی بات دیکھ کر لوٹ آنا۔ حضرت ابن مسعود نے گھر میں تصویر دیکھی تو واپس چلے آئے۔ حضرت ابن عمر نے حضرت ابوالیوب انصاریؓ کو دیکھا تو انہوں نے گھر میں دیوار پر پہنچا دیکھا مابین تمہارے گئے کہ عورتوں نے ہمیں مجبور کر دیا ہے۔ حضرت ابوالیوب نے کہا کہ مجھے دوسروں سے تو اس بات کا خطرہ تھا لیکن آپ کے متعلق یہ خدشہ نہ تھا۔ خدا کی قسم، اب میں آپ کا کھانا نہیں کھاؤں گا۔ اور واپس لوٹ گئے۔ قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ انہوں نے ایک گدا خریدا جس پر تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپ اندر داخل نہ ہوئے بلکہ دروازے پر ہی کھڑے رہے۔ میں نے نذرانگی کو آپ کے مبارک چہرے سے پہچان لیا۔ پس میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں، مجھ سے کیا لگن ہو رہی ہے؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس گدے کا کیا حال ہے؟ وہ نرمائی پر کہ

وغيرها۔ ۱۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ عَنْ تَافِيعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَبُوا هَذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ وَهُوَ مَأْتِمٌ۔

بَابُ ذَهَابِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ إِلَى الْعُرْسِ۔

۱۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْبَارِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صَهْبِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً وَصِبْيَانًا مُقْبِلِينَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ مُسْتَنًا فَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مَنْ أَحَبَّ النَّاسُ إِلَيَّ۔

بَابُ هَلْ يَرْجِعُ إِذَا رَأَى مُنْكَرًا فِي الدَّعْوَةِ وَرَأَى ابْنَ مَسْعُودٍ صُورَةً فِي الْبَيْتِ فَرَجَعَهُ رَدًّا ابْنُ عُمَرَ أَبَا الْوَدَّ فَقَالَ فِي الْبَيْتِ سَلُّوا عَلَيَّ الْجِدَارَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ غَلَبْنَا عَلَيْهِ النِّسَاءُ فَقَالَ مَنْ كُنْتُ أَخْشَى عَلَيْهِ قُلْتُ أَكُنْ أَخْشَى عَلَيْكَ وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُكُمْ طَعَامًا نَرْجِعُ۔ ۱۴۷۔ حَدَّثَنَا إِسْبُعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ثَلَاثٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ ثَمَرَةً فِيهَا ثَمَرٌ وَجَرَتْ كَتَا ذَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَذَاهِيَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَكَرْسُلِهِ مَاذَا أَدْبَنْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالَ هَذِهِ الثَّمَرَةُ قَالَتْ فَقُلْتُ

میں عرض گزار ہوئی۔ میں نے یہ آپ کے لیے خریدیا ہے تاکہ آپ اس پر عبودہ (غلام) ہو کر اس کے ساتھ ٹیک لگایا کریں۔ اس پر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس تصویر کے بنانے والوں کو قیامت کے روز مذابحہ یا جائیگا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنائی میں لان کے دامن کا مہانوں کی خدمت کرنا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان ہے کہ جب ابو اسید سادی کی شادی ہوئی تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے اصحاب کی دعوت کی مان کی۔ میں نے یہی کھانا تیار کیا انہوں نے ہی ہماروں کے سامنے پیش کیا اور اہم اسید نے رات کے وقت پتھر کے ایک پیالے میں کچھ کھجوریں بھگو دی تھیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرما چکے تو اس نے وہ شیشہ ایک برتن میں نکال کر نوش فرمانے کے لیے آپ کی خدمت میں پیش کیا۔

دعوت میں نشہ نہ لانے والا شیعہ چلاتا۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ابو اسید سادی نے اپنی شادی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ اس روز ان کی بیوی نے میزبانی کے فرائض انجام دے کر حالانکہ وہ عروسی لباس میں تھیں۔ ان کی بیوی یا ابو اسید نے کہا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ چیز تیار کی تھی؟ میں نے رات کے وقت ایک پیالے میں آپ کے لیے کچھ کھجوریں بھگو دی تھیں۔

عورتوں کے ساتھ رواداری برتنا۔

حضور کا ارشاد ہے کہ عورت پسلی کی طرح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت پسلی کے مانند ہے۔ اگر اسے سیدھا کر دے تو ٹوٹ جائے گی، اگر اسی طرح اس کے ساتھ فائدہ اٹھانا چاہے تو فائدہ اٹھا سکتے ہو ورنہ اس کے اندر بیڑھا پن موجود ہے۔

اَسْتَنْبَحُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْطَبَ لِهَذِهِ الْقُرَى يَعْدُ بَوْنُ يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيَا مَا خَلَقْتُمْ وَتَالِي إِنَّ الْبَيْتَ الذِّي فِيهِ الْقَوْدُ لَا تَدْخُلُهُ السَّلَمَةُ.

باب في قيام المرأة على الرجل في العرس وخبرتهم بالنفس.

۱۶۸ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا اسِيدٍ السَّادِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ فَبَنَّا صَنْعَ لَهُمْ مَعَامًا وَ لَوْ فَتَرَبَّأَ إِلَيْهِمْ إِلَّا أَمْرًا أَنَّهُمْ أَسِيدُ بَلَّتْ تَمْرَاتٌ فِي تَوْبِ مِّنْ حِجَارَةٍ مِّنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا تَمَرَّتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقُعْمِ أَمَّا لَنَّهُ لَكَ نَفَقَتُهُ تَحْفَافًا بِذَلِكَ.

باب النفقة والشراب الذي لا يسكر في العرس.

۱۶۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَادِي عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا اسِيدٍ السَّادِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ فَكَاتَبَ أُمُّهُ خَادِمَةً مِّنْهُنَّ بِذِي الْقُعْدُوسِ فَقَالَتْ أَوْ قَالَ أَتَدَاوُونَ مَا أَنْفَعَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفَعَتْ لَهُ تَمْرَاتٌ مِّنَ اللَّيْلِ فِي تَوْبِ.

باب المدايرة مع النساء وقول النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَرْأَةُ كَالْبَطْنِ.

۱۷۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ كَالْبَطْنِ إِنْ أَقْسَمْتُهَا كَسَوْتَهَا وَإِنْ اسْتَمْتَعْتُ بِهَا اسْتَمْتَعْتُ بِهَا وَفِيهَا عَوْنٌ.

عزیز کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ
 گیارہ عورتوں نے ایک جگہ بیٹھ کر آپس میں مہمہ معاہدہ کیا کہ اپنے اپنے
 خاوند کی موتی ذرا سی بات بھی نہیں چسپاں کی گی۔ ان میں سے ایک موت
 نے کہا کہ سرخاوند بیٹے پتلے اونٹ کے گوشت کی طرح ہے جو بہاڑ کی
 چوٹی پر رکھا ہوا ہو۔ نہ اس تک پہنچنا ہی کوئی آسان کام اور نہ وہ آٹا مٹہ
 جس کی خاطر کوئی اتنی تکلیف اٹھائے۔ دوسری کہنے لگی کہ میں تو اپنے
 خاوند کا ذکر کرتے ہوئے ڈرتی ہوں کہ اگر میں نے اس کا ذکر کیا تو اسے چوڑ

خَبَرْتُ أَنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَدْرَكَهُ إِنْ أَذْكَرُهُ أَوْ كَرَّ عَجْرُهُ
وَبَجْرُهُ قَالَتْ ثَلَاثَةٌ رُوِيَ عَنِ الْعَشْنَاقِ أَنَّ أَهْلَ طَلْقٍ
وَأَنَّ أَسْكَنْتُ أَهْلَ طَلْقٍ قَالَتْ ثَلَاثَةٌ رُوِيَ عَنِ كَيْلٍ
رَبَامَةً لَا حَرَدَ وَلَا تَذَرُ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَامَةَ قَالَتْ
أَلْهَامَسَةُ نَذَرِي إِنْ دَخَلَ فِيهِمَا قَرَانٌ خَذَمَ اسِدَّ وَلَا
يَسْأَلُ عَنَّا عَهْدًا قَالَتْ السَّادِسَةُ رُوِيَ عَنِ إِنْ أَكَلْتُ لَفَّ
وَأَنْ شَرِبْتُ اشْتَعْتُ وَإِنْ أَطْعَمْتُهُمُ اشْتَعْتُ وَلَا يُؤَلِّمُ
أَلْفُكَ لِيَعْلَمَ الْبَيْتُ قَالَتْ السَّابِعَةُ رُوِيَ عَنِ عِيَايَا
أَوْ عِيَايَا طَبَايَا كُلُّ حَايَةٍ لَهُ دَاءٌ شَجَلِكِ أَوْ فَلَكَ
أَوْ جَسَمُ كُلِّكَ قَالَتْ الثَّامِنَةُ رُوِيَ عَنِ الْمُسَمِّ مَسْرُ
أَوْ نَبِ وَالْبَرِيْعُ رُوِيَ عَنِ ثَلَاثِ السَّادِسَةِ رُوِيَ عَنِ رَفِيعٍ
الْبَعْدَ طَلْقٍ التَّجَارِدَ عَظِيمًا الزَّمَادَ قَرِيبَ الْبَيْتِ مِنْ
السَّادِ قَالَتْ الْعَاشِرَةُ رُوِيَ عَنِ مَالِكٍ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ
مِنْ ذَلِكَ لَدَى إِبْلِ كَثِيرَاتِ الْمُبَارَكِ قِيلَ لَاتِ الْمَسَارِجِ
وَأَذْأَمِعْنَ مَوْتِ الْبَرْهَرِ لَيْقَنَّ أَهْلُكَ هُوَ أَلِكُ قَالَتْ
الْحَادِيَةُ عَشْرَةٌ رُوِيَ عَنِ أَبُو ذَرٍّ فَمَا أَبْو ذَرٍّ أَنَا سٍ مِنْ
حَلِيٍّ أَدْنَى وَمَلَأَ مِنْ سَحَابٍ عَفْصَدًا وَيَجْعَلِي فَبَجَحَتْ
إِلَى نَفْسِي وَجَعَلَنِي فِي أَحْسَنِ مَنَسَبَةٍ بَشَرٍ رُبَّمَا فِي
أَهْلِ مَرْيَلٍ وَطَبِيطٍ وَدَأْسٍ وَمَنْقٍ نَعْنَدًا أَقُولُ وَلَا
أَتَكِي وَأَمَرْتُ نَأْتِيَهُمْ وَأَشْرَبُ نَأْتِيَهُمْ أَمْرًا فِي نَدْمٍ
فَمَا أَمْرًا فِي نَدْمٍ مَكُونَهَا نَدَامٌ وَبَيْتَهَا نَسَامٌ ابْنُ أَبِي
نَدْمٍ فَمَا ابْنُ أَبِي نَدْمٍ مَفْصَعُهُ كَسَلٌ شَطْبَةٌ وَبَيْتُهُ
وَمَرَامُ الْبَحْرِ بَيْتُ أَبِي نَدْمٍ لَمَّا بَلَّتْ أَبِي نَدْمٍ مَلَامُ
إِيَّاهَا وَطَرَمَ أَمْرًا وَمَلَّ وَكَسَاهَا وَغَطَّ حَادَ حَادَ جَارِيَةٍ
أَبِي نَدْمٍ فَمَا جَارِيَةُ أَبِي نَدْمٍ لَا تَبْكُ حَادًا مَلَامُ بَيْتِهَا
وَلَا تَبْكُ مَبْرُتًا تَقْبَلُهَا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَهَا تَقْبَلُهَا
قَالَتْ خَدَمَ أَبُو ذَرٍّ وَالْأَوَّلُ تَمَحُّصٌ فَلَقِيَ امْرَأَةً
مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْقَهْدَانِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَشِيرِهَا
بِرْمَا تَتَيْنِ نَطْلَقْنِي وَنَكَحَهَا فَتَلَحُّتُ بَعْدَهُ رَجُلًا

نہ دہل، در نہ مجھے اس کی تمام ظاہر اور پوشیدہ ناسیوں کا علم ہے۔ یہی
نے کہا کہ میرا خاوند ایک لمبا رنگا انسان ہے۔ اگر اس کی خامیاں بیان
کروں تو طلاق دے دی جائے گی اور اگر بیان نہ کروں تو مجھے شک یا سہا ہے۔
جو پہلی نے کہا کہ میرا خاوند مادہ کی تمامہ کی آب و ہوا کے اندر معتدل ہے نہ
گرم نہ سرد۔ نہ ڈرتا ہے اور نہ گان مٹا ہے۔ پانچویں نے کہا کہ میرا خاوند گھر
میں چلے اور باہر نہیں ہے۔ جو کتاب ہے اس کے بارے میں پوچھتا بھی نہیں۔
چھٹی عورت نے کہا کہ میرا خاوند کھانے بیٹھے تو سالا ہی چٹ کر جائے آ
پینے لگے تو ایک نظر باقی نہ بچوڑے۔ سونے لگے تو اکیلا ہی پڑ رہتا ہے۔
نہ مجھے ہاتھ لگتا ہے اور نہ کسی میرا حال پوچھتا ہے۔ ساتویں نے کہا کہ
میرا خاوند جاہل نادان اور کھلی انسان ہے۔ میرے اوپر اور ہاتھ پڑ
رہتا ہے۔ دسواں میرے سارے عیب اس کی ذات میں جمع ہیں۔ دسویں بات
پر سر بھونڈے یا بانہ توڑ ڈالے اور چاہے تو دروزن کام کر لے۔ آٹھویں
نے کہا کہ میرے خاوند کا چھوٹا گوش کے چھونے کی طرح ہے لیکن اس
کی خوشبو زعفران جیسی ہے۔ نویں عورت نے کہا کہ میرے خان کا مکان
مالیشان ہے۔ طویل ریتھ اور راکھ کے ڈھیروں والا ہے۔ اس کے
قرب ہی بیچاٹ گھر ہے دسویں نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک ہے
اور کیا مالک! وہ ہر خیر و خوبی والا ہے۔ اس کے پاس بہت سارے اوش
ہیں جو جا بجا گھر کے ارد گرد بیٹھے رہتے ہیں۔ چھاننی کیلئے اونٹ ذبح کر دیتا ہے۔
جہاں وہ گھنٹی کی آواز سنتے ہیں تو انہیں اپنے ذبح کرنے کا یقین ہو جاتا ہے۔ گیارہویں
عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام ابو ذر ہے۔ ابو ذر کا لکیر پوچھنا اس کی عیوب و
عہ میرے کانوں کو بھگادیا۔ کچھ پانچ کر میرے بازوؤں کو چربی سے مٹا کر یا کر مٹانے
مٹا پے کو محسوس کرنے لگی۔ شادی سے پہلے چند چیزیں کر کے سہا سے میں خشک رہے
گورانات کر رہی تھی لیکن ابو ذر نے مجھے بکثرت گھوڑوں، اونٹوں اور کھیتوں کا مالک
بنادیا۔ اتنی باتیں کہ مالک جو ہے پر ہی اس کا راج بہت عمدہ ہے۔ میں بات کرتی ہوں
تو، کچھ بڑا نہیں مٹا، سوجا، زعفران، صابن، سونے کی مین کچھ نہیں جھاننا۔ اپنی مرضی
کے مطابق کھاتی ہوں۔ ابو ذر کا دل لطف ماجہ ہے میری ساس صاحبہ کا دل لطف ہے
مندر، بھرے رہتے ہیں اور گھر کا وہ ہے جو زور کا میاں نہایت نازک اندام پتلا اور
چمک چمک۔ تم خدا کا اتنا چھوٹا ہی کر کے ایک ہی رستی میں سیر ہو جاتے۔ ابو ذر
کی بیوی کیا بات ہے۔ باپ اور ماں کی لڑائی اور فرماں بجا رہے لیکن سونے کے دل

سَرِيًّا مَكِبًّا شَرِيًّا وَآخِذًا بِحُطْبَتَيْهِ قَامَ سَاعًا عَلَى نَعْمَا ثَرِيًّا
وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ دَائِحَةٍ زَوْجًا قَالَ كَلَى أَمَّا زَوْجِي وَمِثْرِي
أَهْلَكَ قَالَتْ فَلَوْ جَعَلْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيَا مَا
بَلَغَ أَصْعَدًا نَبِيَّةً أَيْ زَوْجِي قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَتْ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكَ كَأَنِّي زَوْجٌ لَدَمَ زَوْجِي
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ هِشَامٍ
وَلَا تَعْشِشْ بَيْنَنَا تَعْشِشْنَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَتَالَ
بَعْضُهُمْ فَالتَّقِيْمُ بِالْبَيْتِ وَهَذَا أَصَحُّ -

۱۴۵- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ الْجَيْشُ يَلْعَبُونَ بِحِجَابٍ فَسَارَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَنْظُرُ فَنَازِلْتُ أَنْظُرَ حَتَّى
كُنْتُ أَنَا أَنْظُرُ فَأَقْدَرْتُ أَقْدَادَ الْجَارِيَةِ الْخَدِيْجَةِ
الرَّسْمِ تَسْمَعُ اللَّهُو -

جہن ہے۔ ابو زرارہ کی لہڑی کا بھی کیا کمنا ہماری باتوں کو وہ اور نہیں بھلائی اللہ نہ
گھر کے کسی راز کو فاش کرتے ہیں کوئی چیز جو انہیں عطا کی اور گھر کی پوری طرح منجانی رکھتی ہے
اور گھر کو مسافرت سے رکھے میں کوئی دقیقہ درگزر اشت نہیں کرتی۔ اس کا بیان ہے کہ ایک روز
ابو زرارہ ایسے وقت گھر سے باہر نکلا کہ اس وقت سے کھن نکال رہی تھیں۔ اسے ایک عورت
کی جس کے پیچھے کے بچوں کی طرح دو بچے تھے جو اس کے زیریں پستانوں سے کیست تھے
دو دو چل رہے تھے۔ پس اس نے مجھے طلاق دے کر اس عورت کے ساتھ نکاح کر لیا۔
اس کے بعد باپا میں نے ایک ایسے شخص سے نکاح کر لیا جو بہترین گھر دار اور بہترین بڑائی
کا شائق تھا۔ اس نے مجھے بہت سے بھانجے اور بہنیں کے اسباب ایک جوڑا دیا۔ اس نے مجھے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کی کہ کچھ جیسی اپنے ہمتیاروں
سے کھیل رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے چھپا
لیا اور میں برابر ان کا کھیل دیکھتی رہی، یہاں تک کہ اپنی مرضی سے گئی۔
اس سے اندازہ لگا لیجئے کہ ایک کسین لڑکی کتنی دیر تک
کھیل کود دیکھ سکتی ہے۔

۱۴۵- ہمارے ذکر کرتے ہیں کہ وہ عورت اور اپنے عزیز واقارب کو بھی کھلاؤ، لیکن اس نے بتایا کہ مجھے دیا
اس کے ساتھ تو ابو زرارہ کا ایک برتن بھی نہیں بھرے گا۔ حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ
فرمایا کہ میں بھی تمہارے لیے اسی طرح ہوں جیسے تمہارا گھوڑا کے لیے ابو زرارہ تھا۔

ف حبشیوں کی عید تھی تو انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنے ہمتیاروں کے ساتھ کھیلنے کی اجازت طلب کی۔
حضرت عائشہ انھیں اجازت مرحمت فرمادی تو وہ مسجد نبوی کے صحن میں اپنے ہمتیاروں سے کھیلنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں تھے اور ان کا کام ملاحظہ فرما رہے تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت صدیقہ بھی دیکھنے لگیں اور وہ
حضور کے پیچھے چھپی ہوئی تھیں۔ وہ حسب منشاء کافی دیر تک دیکھتی رہی تھیں اور حبشیوں کو نظر نہیں آ رہی تھیں کیونکہ حضور کے
پیچھے چھپی ہوئی تھیں۔

یہ پر مے کر حکم نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے درنہاں حضرت صدیقہ غیر محرم مردوں سے چھپی ہوئی تھیں وہاں انھیں دیکھ
بھی نہیں سکتی تھیں مگر ایک دفعہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر بارگاہ ہرے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات
سے فرمایا کہ ان سے پردہ کرو۔ وہ عرض گزار ہوئی یہ تو نا بینا ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم تو نا بینا نہیں ہو۔ یعنی اگرچہ یہ تھیں نہیں دیکھ سکتے لیکن تم تو انھیں
دیکھتی ہو اور کسی نامحرم مرد کو دیکھنا تمہارے لیے بھی تو جائز نہیں ہے۔ مومن ہوا کہ کسی نامحرم مرد کو دیکھنا اور نامحرم مرد کو اپنا آپ دکھانا باطل
کے لیے جائز نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

**بَابُ مَوْعِظَةِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ لِحَالِ
مَرْوَجَهَا -**

۱۴۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ رَوَاهُ

باب کاغذ اند کے بارے میں بیٹی کو نصیحت کرنا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میری بیٹی

الَّذِي قَالَ أَخْبِرْنِي عَنِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
لُؤْلُؤٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَدُلَّ حَدِيثًا عَلَى
أَنَّهُ قَالَ عَمَّا بَيْنَ الْأَحْبَابِ مِنَ الْمُرَاكِبِينَ مِنْكُمْ
الَّتِي مَلَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ
تُؤْبَأُ إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا حَتَّى حُجِمَ وَ
وَحُجِبَتْ مَعَهُ وَعَدَلُ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِأَدَا وَ
فَتَكْرَرُ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّطْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنْهَا فَتَوَقَّأَ
فَقُلْتُ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمُرَاكِبِينَ مَنْ
أَمْرُ وَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ
اللَّهُ تَعَالَى إِنِّي نَزَّلْتُ بِأَيِّ إِلَهٍ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا
قَالَ وَاعْبَأُ لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ هُمَا عَائِشَةُ
وَحَفْصَةُ لَمَّا اسْتَقْبَلَ عُمَارَةَ أَيُّهُنَّ يُسَوِّدُهُ قَالَ
كُنْتُ أَنَا وَجَارَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَيْتِي أُمِّيَّةُ ابْنِ
مَرْثَدٍ وَهُمْ مِنْ مَوَالِي الْمَدَائِنَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ
النَّزُولَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ
يَوْمًا وَانْزِلَ يَوْمًا نَزَادًا أَنْزَلْتُ بِحُجَّتِهِ بِمَا حَدَّثَ
مِنْ خَيْرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ النُّوحِ أَوْ غَيْرِهِ وَإِذَا انْزَلَ
فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ وَكُنَّا مَعَهُ قَدْ لَبِثْنَا نَقْلِبُ إِلَيْهِ
فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذَا الْقَوْمُ تَغْلِبَهُمْ نِسَاءُهُمْ
فَطَلَفْنَ نِسَاءً وَنَايَا خُذْنَ مِنْ أَدَبِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْنَ
عَلَى أَمْرٍ أَفِي فَرَجَعْنِي فَأَنْكَدْتُ أَنْ تَرَجَعْنِي ثَالِثَ
وَلَمْ تَنْكُرِي أَنْ أَرَجِعَكَ كَمَا لَمْ تَنْكُرِي أَنْ تَرَجَعْنِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَعْنَا وَإِنْ أَحَدَهُنَّ لَتَهْجُرَا
الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَأَنْكَرْنِي ذَلِكَ وَكُنْتُ بِمَا قَدْ غَلَبَ
مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْهُنَّ ثُمَّ جَعَلْتُ عَلَى شَيْءٍ فَنَزَلْتُ
فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَفِي حَفْصَةُ الْأَنْصَارِ
أَحَدُ الْكِنِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ
ثَالِثَ لَعَنَ لَعَنُوكُنَّ قَدْ رَجَعْتَ وَخَسِرْتَ أَفَلَا مَنِينٌ أَنْ
يَعُوبَ اللَّهُ لِقَضَائِهِ نُسُوبُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْبَلُ

یہ خواہش رہی کہ حضرت عمر سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دونوں بیویوں
کے بارے میں دریافت کروں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بنی تئو بآلی
اللہ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا فرمایا ہے۔ ایک مرتبہ وہ حج کے لیے گئے اور
میں نے بھی ان کے ساتھ حج کیا۔ راستے میں وہ فضائے حاجت کے لیے ایک
طن میں تھیں پانی کا بوتلا لے کر ادھر چلا گیا۔ جب وہ فارغ ہو کر آئے تو میں
نے ہاتھ دھلائے، پھر انہوں نے وضو کیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے اللہ کے رسول
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ بیویاں کون سی ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ
نے بنی تئو بآلی اللہ فرمایا ہے؟ فرمایا اے ابن عباس! تم پر تعجب ہے، وہ
عائشہ اور حفصہ ہیں۔ پھر حضرت عمر نے مثل سابق حدیث بیان کرتے ہوئے
فرمایا کہ میں اور میرا ایک انصاری ہمسایہ ہم دونوں بدینہ منورہ کے محل میں
رہائش پذیر تھے۔ ہم دونوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی وحی
کی خبریں باری باری حاصل کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک روز وہ آنا اور ایک
روز میں آ کرنا اور دوسری پر اپنے ساتھی کو روحی اور آپ کے ارشادات علیہ
کے متعلق بتا دیا جاتا۔ چنانچہ جب بھی آتے تو دونوں ایسا ہی کرتے۔ پہلے
قریش کی جلوست عورتوں پر غالب رہتی تھی لیکن جب ہم یہاں آئے تو انصار
حضرت پر غور توں کو غالب پایا۔ چنانچہ ہماری عورتیں بھی انصاری عورتوں کا
ان قبول کرنے لگیں۔ میں نے ایک دفعہ اپنی بیوی کو کوٹھڑی تو اس نے مجھے پٹ
کر جواب دیا۔ مجھے اس کا جواب دینا ناگوار گزرا۔ اس نے کہا آپ میرے
جواب دینے کو نا پسند کیوں شہرتے ہیں جیکہ خدا کی قسم! نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی ازواج مطہرات آپ کو پٹ کر جواب دیتی ہیں اور ایک تو ان
میں سے سدا رن شام تک آپ کو بھروسہ رکھتی ہے۔ میں اس بات
سے ڈر گیا اور میں نے کہا کہ ان میں سے ایسا کرنے والی تو خراسے میں ہے
پھر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور بارگاہ عالی کی جانب روانہ ہو گیا۔ چنانچہ حفصہ
کے پاس پہنچا اور اس سے کہا۔ اے حفصہ! کیا تم میں سے کوئی نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کو سدا رن شام تک ناراض رکھتی ہے؟ اس نے جواب دیا۔ ہاں! یہ
میں نے کہا کہ تم ہمارے میں اور خراسے میں جو کچھ تمہیں اس بات کا خیال نہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔ پس
تجھ کو جواب دے گا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ناراض کیا کروا دیتا ہے کہ
نہ وہ اور آپ سے گناہ اکٹھے نہ کرنا۔ اپنی ناراضی حضرت کے لیے مجھ سے بڑھ

لَا تَسْتَكْثِرِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَرَا جَعِيهِ
 فِي شَيْءٍ وَلَا تَحْجُرِيهِ وَسَلِّبِي مَا بَدَأَ اللَّهُ وَلَا يَقْرَئُكَ
 أَنْ كَانَتْ جَارَتُكَ أَوْ ضَا مِنْكَ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْبِيهِ عَائِشَةُ قَالَتْ مِمَّا دَلَّنَا قَدْ أَخَذْنَا
 أَنْ عَسَانَ تَنْعِلَ الْخَيْلَ لِنَعْرِوْنَا نَأْتِرُلْ مَا جِئِلَ لِنَفْصَارِ
 يَوْمَ نُوْبِهِ فَرَجَعِ الْيَنَاءَ عِشَاءً وَفُكِبَ بَابِي فَكُرِبَ أَشِدُّ
 وَقَالَ أَلَعَهُ هُوَ فَفَضَمْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَدَّثَ
 الْيَوْمَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَا هُوَ أَجَاءَ عَسَانُ ثَالَ لَابِلُ
 أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَأَهْوَلُ طَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ نِسَاءً كَقُلْتُ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ قَدْ
 كُنْتُ أَظُنُّ هَذَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونُ فَجِئْتُ عَلَى
 نِيَابِي فَصَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَدْ خَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْرِبَةً لَهُ
 فَأَعْتَرَلُ فِيهَا وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَأَذَاهِي تَبَعِي فَقُلْتُ
 مَا يَكِينُكَ أَلَمْ أَكُنْ حَدَّثْتُكَ هَذَا أَهْلَكَ لَكُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِي هَا هُوَ الْمُعْتَرِلُ فِي
 الشَّرِبَةِ فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ فَأَذَاهُو لَمْ أَرَهُ
 يَجِي بِعُظْمِهِمْ فَجِئْتُ مَعَهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ
 فِجِئْتُ الشَّرِبَةَ الَّتِي فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقُلْتُ لَعَلَّ مِرْلًا أَسْرَدَ اسْتَاذُنْ لِعَمْرٍ قَدْ خَلَّ الْعَلَامُ
 نَكَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ
 كَلِمَتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْتُكَ لَهَا
 فَفَعَمْتُ فَأَنْفَرْتُ حَتَّى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ
 عِنْدَ الْمُنِيرِ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ فَقُلْتُ لَعَلَّ مِرْلًا اسْتَاذُنْ
 لِعَمْرٍ قَدْ خَلَّ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهَا فَفَعَمْتُ
 فَرَجَعْتُ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمُنِيرِ ثُمَّ
 غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْعَلَامُ فَقُلْتُ اسْتَاذُنْ لِعَمْرٍ
 قَدْ خَلَّ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهَا فَفَعَمْتُ
 فَلَمَّا وَكَيْتُ مُصْبِرًا قَالَتْ إِذَا الْعَلَامُ مَرِيْدُ عَوْنِي فَقَالَ

ایا کرو باہنی پڑوسن کو دیکھ کر دھوکا نہ کھانا لیونکہ وہ تم سے خوبصورت اور
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پیاری ہے۔ ان کی عمارت حضرت عائشہ رضی
 حضرت عمر نے فرمایا کہ ان دونوں میں چرچا تھا کہ عسان کا بارشاہ ہم سے
 لڑنے کے لیے گھوڑوں کے کھروں میں غلیں لگوا رہا ہے پس میرا انصاری ملحق
 ایک لہذا باہنی باری پر عشاء کے وقت واپس لوٹا اس نے بڑے زور سے
 میرا دروازہ پٹا اور کہا کیا وہ میں؟ میں ڈر گیا اور باہر نکل کر اس کے پاس آیا۔
 اس نے کہا کہ آج تو بہت بڑا حادثہ ہو گیا۔ میں نے کہا کیا ہوا کیا عسان کا
 بارشاہ آگیا؟ اس نے کہا ہاں بلکہ اس سے بھی بڑا ہونا کہ واقعہ کہ نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات کو طلاق دے دی۔ پس میں نے کہا کہ حقہ
 نامراد ہوئی اور خسارے میں رہی، میرا خیال بھی یہی تھا کہ عنقریب ایسا ہو گا
 میں نے اپنے کپڑے منبھالے اور صبح کی نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ساتھ ادا کی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالاقانہ میں تشریف لے جا کر
 ایک گورہ شے میں جلوس اترے اور بر گئے اور میں حضرت کے پاس پہنچا تو وہ در در تھی۔
 میں نے کہا کہ وہ کیوں ہو یہاں میں تمہیں مردمانہ تھا، بتا دیا تمہیں نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم نے طلاق دے دی ہے، انہوں نے جواب دیا کہ مجھے کچھ معلوم
 نہیں لیکن آپ کنارا کش ہو کر بلاخانے میں جلوہ افروز ہیں۔ میں باہر نکلا اور
 منبر شریف کی جانب گیا جبکہ وہاں کچھ ہی افراد تھے اور بعض رو رہے تھے۔
 میں تھوڑی دیر ان کے پاس بیٹھا لیکن ماہی بے آب کی طرح مضطرب ہو کر نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم کے بلاخانے کی طرف چل پڑا میں نے آپ کے جوش غلام
 سے کہا کہ تم کے لیے اجازت تو طلب کرو۔ غلام اندر داخل ہوا اور نبی کریم صلی
 علیہ وسلم سے گفتگو کر کے واپس لوٹا اور کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 سے کہا اور آپ کا ذکر کیا لیکن حضور خاموش رہے۔ پس میں واپس لوٹ
 آیا اور جو لوگ منبر کے پاس تھے ان کے پاس آ بیٹھا۔ جب دل بے تیر ہو
 گیا تو میرے حاضر ہوا اور غلام سے کہا کہ تم کے لیے اجازت تو طلب کرو۔ وہ
 اندر گیا اور جب واپس لوٹا تو کہا کہ میں نے آپ کا ذکر کیا تھا لیکن حضور
 خاموش رہے۔ پس میں واپس لوٹ آیا اور جو لوگ منبر کے پاس تھے
 ان میں آ بیٹھا۔ پھر جب مجھ پر پریشانی کا غلبہ ہوا تو میں نے غلام کے پاس
 جا کر کہا کہ تم کے لیے اجازت تو طلب کرو۔ وہ اندر داخل ہوا اور جب
 لوٹ کر میرے پاس آیا تو کہا کہ میں نے آپ کا ذکر کیا تھا لیکن حضور خاموش

پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انھیں بیٹھے حالانکہ آپ ٹیک لگائے آرام فرماتے۔ پھر فرمایا: اے ابن خطاب! کیا تم اسی خیال میں ہو؟ اس قوم کو ان کی بھلائیوں کا بدلہ دینا کی زندگی میں جلدی ہی مل جاتا ہے۔ میں عرض کر رہا ہوں۔ یا رسول اللہ! میرے لیے مغفرت کی دعا کیجئے اس حدیث کی مدد سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے اتیس دن کی راکھ رکھی جبکہ حضرت حفصہؓ نے ملاز کی کوئی بات نہ کہی۔ حضرت عائشہؓ کو بتا دی تھی آپ نے غصے کی حالت میں ان سے فرمایا تھا کہ میں ایک ماہ تک تمہارے پاس نہیں آؤں گا۔ جب اللہ تعالیٰ

نے کتاب فرمایا اور امتیں دن گورے تو آپ حضرت عائشہ کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ کو دیکھ کر حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک بیٹے تک ہمارے پاس نہ ملے کی قسم کھائی تھی۔ میں بار بار شکرت کرتی آ رہی ہوں کہ ابھی امتیں دن گورے ہیں۔ فرمایا:۔ مینہ آئیں دن کا بھی مونا ہے اور وہ ۲ ہوی کی خاوند کی اجازت سے نفلی روزہ رکھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے خاوند کی موجودگی میں عورت روزہ نہ رکھے مگر اس کی اجازت سے۔

ہوی کی کانراض ہو کر رات بھر خاوند کے بستر سے الگ مونا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی اپنی ہوی کو اپنے بستر پر بلائے لیکن وہ آنے سے انکار کر دے تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عورت اپنے خاوند کے بستر پر آنے سے انکار کر دے تو اس پر نذرشتوں کی لعنت ہوتی رہتی ہے یہاں تک کہ وہ واپس لوٹ آئے۔

خاوند کی بغیر اجازت ہوی کسی کو گھر میں نہ آنے دے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ اپنے خاوند کی موجودگی میں (نفلی) روزہ رکھے مگر اس کی اجازت سے اور کسی کو اس کے گھر میں آنے کی اجازت نہ دے مگر اس کی اجازت سے اور اگر وہ خاوند کی اجازت کے بغیر مال خرچ کرے گی تو اس کے ایک حصہ کی ذمہ داری ہوگی۔ ابو الزناد، موسیٰ، ان کے والدین نے حضرت ابوہریرہ سے روزے کے

دَعَوْتُهُمْ فَكَانَ ذَٰلِكَ الشَّهْرَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً قَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا أُنْزِلَ اللَّهُ تَعَالَى آيَةَ التَّخْيِيرِ بَيْنَا فِي أَوَّلِ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ فَاخْتَرْتُهُ لَمَّا خَيْرَ نِسَاءٍ كَمَا كُنْ فَنَقَلْنِ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ۔

۱۴۷۔ بَابُ صَوْمِ الْمَرْأَةِ بِإِذْنِ زَوْجِهَا تَطَوُّعًا۔

۱۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا مُبَدُّ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدًا إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

۱۴۸۔ بَابُ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مَهْجَرَةً فَرَأَتْ مَرْجُومًا۔

۱۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ أَنْ تَجِيءَ لَعْنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَصْبِحَ۔

۱۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرُوفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مَهْجَرَةً فَرَأَتْ زَوْجَهَا لَعْنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَرْجِعَ۔

۱۵۰۔ بَابُ لَا تَأْذَنُ الْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا لِأَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدًا إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذَنُ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَمَا أَنْفَقْتُ مِنْ بَقِيعَةٍ عَنْ غَيْرِ امْرِئٍ فَإِنَّهُ يُؤْذِي إِلَيْهِ شَطْرًا وَدَوَاكَا أَبُو الزِّنَادِ أَكْبَهُنَّ عَنْ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْقُيُومِ۔

باب ۱۸۱

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُبَايْحُ بْنُ أَخْبَرَنَا
التَّبَّيُّ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ غَامَّةٌ مِنْ دَخَلَهَا
السَّارِكِينَ فَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ
النَّارِ قَدْ أُسْرِ بِهِنَّ إِلَى النَّارِ وَكُنْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ
فَإِذَا غَامَّةٌ مِنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ۔

جنت میں مفلس آدمی اور جہنم میں عورتوں میں زیادہ ہوں گی۔
حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا
اسلام کی رات میں تو اس میں داخل ہونے والے زیادہ تر غریب لوگ تھے
اور مالداروں کو داخل ہونے سے روک دیا گیا تھا۔ جبکہ جہنمیوں کو ایسی
جہنم میں جلتے کا حکم نہیں دیا گیا تھا اور میں دوزخ کے دروازے پر
کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والوں میں اکثر عورتیں تھیں۔

نوٹ: غریب لوگ اس لیے جنت میں زیادہ نظر آتے ہیں کہ زیادہ تر غریب لوگ ہی دین سے وابستہ رہتے ہیں۔ خدا کا خوف بھی کافی حد تک ان کے
دلوں میں رہتا ہے اور اپنے گھر سے بیٹے کو بھی کافی حد تک یاد رکھتے ہیں جبکہ اکثر مالدار حضرات مال کے نشے سے چودہ ہو کر ایسی حرکتیں بھی کرتے
رہتے ہیں جو کسی طرح بھی مناسب نہیں ہیں۔

عورتوں کے دوزخ میں زیادہ نظر آنے کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ بعض عورتیں اپنے خاوند کی ممنون کرم ہونے کی بجائے اللہ ان کی
شکایت کرتی ہیں۔ مرد عوام عورت کو اپنے سے بہتر حالت میں رکھے اور اسے آرام پہنچانے کی خاطر غریب نکال دیتے ہیں۔ اسی لیے عورتیں جہنم
میں کوئی کمی محسوس کرے گی تو یہی کہے گی کہ ہم نے تو اس آگ کے گھر میں ہمیشہ ملنے لگا تھا ہے۔ یہ ناشکری خاوند کو ملنا کہہ کر ناگوار دیتی ہے
اللہ اللہ تعالیٰ بھی اس طرز عمل سے بہت ناامنی ہوتا ہے۔ دوسرے عورت سب سے نقصان دہ فتنہ بھی ہیں۔ یہ مردوں کے
اصحاب پر سوار ہو کر اس کی مت مار دیتی ہیں۔ فقہ نسائی کے بارے میں اسی جلد کی حدیث ۸۰ کو دیکھا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو
ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ رکھے، آمین۔ ————— رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کے متعلق یہ اسی جلد کی حدیث ۱۳۶۶، ۱۳۶۷،
۱۳۶۸ اور ۱۳۶۹ میں بھی فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جہنم سے بچائے، آمین۔

باب ۱۸۲

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَا بَكَ
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ مَطَاةَ بِنِ يَسَّارٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا تَحْوَاقَنَ سُوْرَةُ
الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رَكَعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ قَامَ قِيَامًا
طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رَكَعًا طَوِيلًا
وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا
طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رَكَعًا طَوِيلًا

خاوند کی ناشکری کرنا۔
عشر خاوند کو کہتے ہیں جو ساتھی ہے اور عشر شریک شریک ہے معاشرہ سے۔
حضرت ابو حنیفہ نے حضور سے اس کی روایت کی ہے۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور لوگ آپ کے ساتھ تھے۔
میں آپ طویل قیام کیا، حتیٰ کہ میری سورت البقرہ پڑھی جاتی ہے پھر
طویل رکوع کیا۔ پھر اٹھے اور طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔
طویل رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع سے کم طویل تھا۔ پھر سجدہ کر کے
کھڑے ہو گئے۔ اور کافی دیر تک قیام کیا لیکن پہلے قیام سے مختصر تھا۔
پھر طویل رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع جتنا طویل نہ تھا۔ پھر کھڑے ہو کر
طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے قدرے کم تھا اور طویل رکوع
کیا جو پہلے رکوع سے مختصر تھا۔ پھر سر مبارک کو اٹھا کر سجدہ کیا۔

وَهُودُونَ التَّكْوِيمِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ تَبَا مَطْلُوبًا
هَمْدُ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَهُ وَكُوفًا لِهَوِيلًا وَهُوَ
التَّكْوِيمِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَهُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ بَجَلَتْ
الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ
لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتٍ أَوْ حَيَاةٍ فَإِذَا رَأَيْتَهُمَا ذُرِكَا
فَإِذْ كُودَا اللَّهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ بَرَأَيْنَاكَ تَنَادَلَتْ
شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هَذَا ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَلَّمْتَ فَقَالَ
إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ أَوْ أُرَيْتُ الْجَنَّةَ.....
فَنَنَادَلَتْ مِنْهَا عَتَقُودٌ أَوْ لَوْ أَخَذَتْهُ لَأَكَلَتْهُ مِنْهُ مَا
بَقِيَتْ الدُّنْيَا وَمَا آيَةُ النَّارِ فَلَمَّا أَمَرَ كَالْيَوْمِ مِنْ مَنَظَرٍ
فَطَوَّأْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ يَكْفُرُ هُنَّ قَبِيلٌ يَكْفُرْنَ يَا لَيْلَى قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيرُ
وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانُ لَوْ أَحْسَنْتُ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ
رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ -

۱۸۳ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفْوَةُ عَنْ
أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ
وَأَطْلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ
تَابِعَهُ أَبُو ذَرٍّ وَكَسَمُ بْنُ زُرَيْدٍ -

يَا رَجُلُ لِمَ زُجِجْتَ عَلَيْكَ حَقٌّ قَالَ مَا
أَبُو حَافِصٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۸۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ
حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ عَبْدِ رَبِّ بْنِ النَّاسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَلَمْ أَخْبَرَاكَ تَعُودُ النَّهَادَ وَتَقُومُ
الْتَّلِيلَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ هُمُ وَأَنْخِرْ قَوْمَ
وَلَمْ يَنْ لِي بِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ وَإِنَّ لِي بِعَيْنِكَ عَلَيْكَ
حَقٌّ وَإِنَّ لِي بِزُجْجِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ -

اور فارغ ہو گئے اور سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ
سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ذکر نشانیوں ہیں۔
انہیں کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گن نہیں لگتا۔ جب تم گن

دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا کہ
اپنی جگہ سے کسی چیز کو لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا اور پھر ہم نے دیکھا
کہ آپ دست مبارک ہٹا لیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی
یا مجھے جنت دکھائی تھی تو میں نے انگوروں کے ایک کچے کو لینے کے
لیے ہاتھ بڑھائے تھے۔ اگر میں اسے لیتا تو رہتی دنیا تک
تم اس سے کھاتے رہتے۔ میں نے جہنم کو دیکھا اور آج جیسا
دردناک منظر پہلے باطل نہیں دیکھا تھا اور میں نے اس میں اکثر
موتیوں کو دیکھا۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ کس لیے؟
فرمایا ان کے کفر کے باعث۔ عرض کی گئی کہ کیا یہ اللہ کے ساتھ
کفر کرتی ہیں؟ فرمایا:۔ وہ خاندن کی ناشکری اور احسان فراموشی کرتی ہیں
اگر تم ان میں سے کسی کے ساتھ عمر بھر مکی کرتے رہو۔ پھر تم سے کوئی ذرا سی
حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب میں جنت پر مطلع ہوا تو میں نے دیکھا
کہ اس میں زیادہ تر غریب لوگ ہیں اور جب میں جہنم پر مطلع ہوا تو دیکھا
کہ اس میں عورتیں زیادہ ہیں۔ اسی طرح ابوبکر اور مسلم بن زبیر
نے روایت کی ہے۔

بیوی کا خاوند پر حق ہے

حضرت ابو حنیفہ نے رسول خدا سے روایت کی ہے۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبداللہ! مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم ہمیشہ
دن کو روزے رکھتے اور راتوں کو قیام کرتے ہو؟ میں نے جواب دیا۔
یا رسول اللہ! یہی بات ہے فرمایا:۔ ایسا نہ کرو بلکہ ایک روز روزہ
رکھو اور دوسرے روز چھوڑ دو، قیام کرو اور سو یا صبح کرو کیونکہ
تمہارے جسم پر حق ہے، تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے اور
تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے۔

بَابُ الْمَرْأَةِ دَاعِيَةٍ فِي بَيْتِ نَزْوِجَهَا
 ۱۸۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ نَحْوَهُ أَنَّ أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ
 مُوسَى بْنَ عَقْبَةَ عَنْ تَارِيعِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّكُمْ رَايَ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ
 عَنْ عَمَلِهِمْ وَالْأَمِيرُ رَايَ وَالرَّجُلُ رَايَ عَلَى أَهْلِ
 بَيْتِهِ وَالْمَرْأَةُ دَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ نَزْوِجَهَا وَ
 وَلَدُهَا فَكُلُّكُمْ رَايَ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ تَرَعِيَّتِهِ -
 بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى الرَّجُلُ قَوَّامٌ
 عَلَى النَّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ
 إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا عَبِيدًا -
 ۱۸۶- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ
 قَالَ حَدَّثَنِي حَمِيدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا وَفَعَلْتُ فِي شَهْرٍ
 لَمْ يَنْزَلْ لِي سَمٌّ وَعَشْرُونَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ
 آتَيْتَ عَلَى شَهْرٍ قَالَ إِنْ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعَشْرُونَ -
 بَابُ هَجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نِسَاءً فِي غَيْرِ بَيْتِهِمْ وَيَدٌ عَنْ مَعْبُودِ
 بْنِ حَبِيبَةَ رَفَعَهُ غَيْرَ أَنَّ لَدُنْهُمَا لَدَى الْبَيْتِ
 وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ -

۱۸۷- حَدَّثَنَا أَبُو نَافِعٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنِي
 مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ
 قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ أَنَّ عِكْرَمَةَ
 ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَرْثِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ بَكْرَةَ
 أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَفَ لَوَيْلًا
 عَلَى بَعْضِ أَهْلِ شَهْرٍ أَفْلَكًا مَضَى تِسْعَةٌ وَعَشْرُونَ
 يَوْمًا عَدَا عَلَيْهِمْ أَوْدَاحَ فَقِيلَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ خَلَفْتَ
 أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْهِمْ شَهْرًا قَالَ إِنْ الشَّهْرُ يَكُونُ
 تِسْعَةٌ وَعَشْرُونَ يَوْمًا -

۱۸۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ

جویری اپنے خاند کے گھر کی نگران ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک مرد و عورت

ہے اور ہر ایک اس کے تحت افراد کے متعلق پوچھا جائے گا۔ بادشاہ
 نگران ہے اور سرکاری اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور عورت اپنے خاند
 کے گھر والوں کی نگران ہے۔ پس ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے
 اس کے تحت افراد کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔
 مرد عورتوں پر حاکم ہیں۔

مرد عورتوں پر اکثر میں بتایا کہ اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی
 ہے۔۔۔۔۔ تَبَارَكَ اللَّهُ كَانَ عَلِيمًا عَبِيدًا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اپنی انفرادی مطہرات سے ایک مہینہ کنڈاکش رہنے
 کے لیے فرمایا اور اپنے بالانہ نے میں تشریف فرمایا کرتے۔ جب
 آپ امتیں روز کے بعد وہاں سے اتر آئے تو عرض کی گئی: یا رسول اللہ
 آپ تو ایک مہینہ جلا رہے ہیں؟ فرمایا: ارشاد ہوا کہ مہینہ تین دن
 خاند کا اپنی بیویوں کے گھروں میں نہ جانا۔

معاویہ بن حنظلہ نے اسے فرمایا روایت کیا ہے اس
 اس کے گھر سے نہ جائے لیکن پہلی بات زیادہ صحیح

ہے۔
 عمار بن عبد الرحمن بن حارث نے ام المؤمنین حضرت
 ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
 وسلم نے اپنی بعض انفرادی مطہرات کے گھروں میں ایک ماہ تک نہ جانے
 کی قسم کھائی۔ جب امتیں دن گزر گئے تو اگلی صبح آپ نے ان کے پاس
 کہا کہ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ پس آپ سے گھر کی گئی کہ
 اسے نبی اللہ! آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ایک ماہ تک ان کے
 پاس نہیں جائیں گے؟ فرمایا: بے شک مہینہ
 امتیں دن کا بھی ہوتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک

مَعْرُوفَةٌ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفُو قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ ابْنِ
الْقَكَمِيِّ فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَصْبَحْنَا يَوْمًا
وَرَسُولُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِينَ عِنْدَ كُلِّ
امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ أَهْلًا فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا
هُوَ مَلَأَنَ مِنَ النَّاسِ فَجَاءَ عَمْرُو بْنُ الْخَطَّابِ فَصَعِدَ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي غُرْفَتِهِ
نَسَلَمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدًا ثُمَّ سَلَمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدًا ثُمَّ
سَلَمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدًا فَتَذَاكَرْنَا فَخَلَّ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَطَلَقْتَ نِسَاءَكَ فَقَالَ
لَا وَلَكِنَّ الْيَتْمَ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثْتُ ثَمَانًا وَعِشْرِينَ
ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى نِسَائِهِ -

→ **بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ ضَرْبِ النِّسَاءِ وَ**
قَوْلِهِ وَأَضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبْرَجٍ -

۱۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُجْلَدُ أَحَدًا كَمَ
امْرَأَةٍ جَلَدًا الْعَبْدُ ثُمَّ يَجَاءُ بِعَمَلٍ فِي إِخْدَائِهِمْ -

→ **بَابُ لَا تُطِيعُ الْمَرْأَةُ نَرَّ وَجْهَهَا**
فِي مَعْصِيَةٍ -

۱۹۰- حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو رَاهِمٍ
ثَابِتٌ مِنَ الْحَسَنِ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ نَرَّ وَجْهَهَا فَتَمَّخَطَ
شَعْرُهَا سِرًّا فَجَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهَا فَقَالَتْ إِنَّ نَرَّ وَجْهَهَا مَكْرِيٌّ أَنْ
أَصِلَ فِي شَعْرِهَا فَقَالَ لَا إِنَّهُ قَدْ لَعِنَ الْمُؤْمِلَاتُ -
→ **بَابُ أَنَّ امْرَأَةً خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا**
نَشْوَ نَرَّ أَوْ عَرَاضًا -

۱۹۱- حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْرُوفٍ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً خَافَتْ مِنْ

صبح کو میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات
درہی تجیں اور ان کے پاس بیٹھنے والی ہر عورت بھی۔ پس
میں مسجد نبوی میں چلا گیا تو وہ لوگوں سے بھری ہوئی تھی۔ پس
حضرت عمر بن خطاب آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس بالا خانے
پر چڑھنے لگے جس میں آپ جلہ الفروستے۔ انہوں نے سلام کیا لیکن انہیں
جواب نہ ملا۔ دوسری دفعہ سلام کیا لیکن جواب سے محروم رہے۔ تیسری دفعہ
سلام کیا لیکن کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر انہیں بلایا گیا تو یہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور عرض کی کہ کیا آپ نے اپنی ازواج
مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ فرمایا: انہیں لیکن میں ان سے ایک
مہینہ جدارہوں گا۔ پس آپ اتھرتے دن جدارہ رہے اور پھر اپنی ازواج
مطہرات کے پاس تشریف لے آئے۔

عورتوں کو کہاں تک بدنی سزا دی جاسکتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ انہیں صرف اتنا مارو کہ نشانات نہ پڑیں۔

حضرت عبداللہ بن زمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنی
بیوی کو لوندی فلاںوں کی طرح نہ پیسے کہ پھر دن ختم ہو تو اس سے
مہامعت کرنے بیٹھا جائے۔

بیوی کا گناہ میں شوہر کی اطاعت نہ کرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ کسی انصاری
عورت نے اپنی لڑکی شادی کی۔ سوئے اتفاق کہ لڑکی کے سر کے
بال گر گئے۔ پس وہ عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں
حاضر ہوئی اور صورت حال بیان کر کے عرض کرنے لگی کہ لڑکی کا خاوند
نہر سے کہتا ہے کہ اس کے بال جڑاؤ۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو
یونکہ بال جڑانے جڑوانے والی عورتوں پر خدا کی لعنت ہوتی ہے۔

اگر بیوی کو خواوند کی نالائقی کا ڈر ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے منہا نے: اگر کوئی عورت
اپنے شوہر سے زیادتی یا بے رضیتی کا اندیشہ کرے" دسوقہ انساہ

بَعْلُهَا تَشُوْرًا اَوْ اَعْرَاضًا قَالَتْ هِيَ الْمَرْأَةُ تَكُوْنُ
عِنْدَ الرَّجُلِ لَا يَسْتَلْزِمُ مِنْهَا فِرْيَدٌ وَلَا ذَهَابٌ يَتَزَوَّجُ
مِنْهَا تَقُوْلُ لَهُ اَمْسِكْنِي وَلَا تَطْلِقْنِي ثُمَّ تَزَوَّجُ
غَيْرِي فَاَتَتْ فِي حِلٍّ مِنَ النَّفَقَةِ عَلَيَّ وَالْقِسْمَةِ لِي
فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يَصْلِحَا
بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ -

- بِأَمْرِ الْعَقْلِ -

۱۹۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُطْلَبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْنَا
النَّعْلَ عَلَى مَهْدِي الْيَقِي مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۹۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ سَمِعْنَا
النَّعْلَ قَالَ لَمْ اَنْ يَنْزِلْ وَعَنْ عُمَرَ وَعَنْ عَطَاءٍ عَنْ
جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْمَلُ عَلَى مَهْدِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ -

۱۹۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا
جُوَيْرِيَّةٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ
مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَصَبْنَا سَبِيًّا
كُنَّا نَعْمَلُ نَسَاءً لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَقَالُ أَدَاكُمْ لَتَفْعَلُوْنَ قَالُوا ثَلَاثًا مِنْ تَسْمِيَةِ
كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ -

- بَابُ الْقُرْعَةِ بَيْنَ النِّسَاءِ إِذَا ارَادَ
سَفَلًا -

۱۹۵ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَلِيدِ بْنُ
أَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنِ الْقُسَيْمِ عَنْ مَالِكَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اعْدَمَ أَقْرَعَ
بَيْنَ نِسَائِهِ فَنَارَتْ الْقُرْعَةُ بِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَاقِعٌ
عَائِشَةَ يَحْدُثُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ أَلَا تَرَكَيْنِ الْيَمْلَةَ

آیت ۱۲۸ کے بارے میں فرمایا کہ یہ اس عورت کے بارے میں
ہے جو ایسے شخص کے پاس ہو کر اسے رکھنا نہ چاہے بلکہ اسے
طلاق دے کر دوسری عورت سے نکاح کرنا چاہے۔ اس وقت

وہ عورت اس سے کہے کہ آپ مجھے اپنے پاس رکھیں، طلاق نہ دیں ابھی
دوسری عورت سے نکاح بھی کر لیں اور میں اپنا نان نفقہ نیز باریک میں سنا
کرتی ہوں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "مَنْ كَانَ مِنْكُمْ رَجُلًا فَهُوَ كَمَا أَهْلُ بَيْتِهِ"
حول کرنا۔

عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی
اسے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم منزل کیا
کرتے تھے۔

عطاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب قرآن کریم نازل ہو رہا تھا تو ہم منزل
کیا کرتے تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہم
منزل کیا کرتے تھے حالانکہ قرآن مجید نازل ہو رہا تھا۔

ابن حجر نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ ہمیں کچھ قیدی ہمارے آئے (جنہیں نوذی غلام بنایا گیا)
تو ہم منزل کیا کرتے تھے۔ ہم نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے تین مرتبہ فرمایا: تم ایسا کرتے ہو یا یہی
لعبہ نہیں جو قیامت تک آنے والی ہو مگر وہ ضرور
اگر ہے گی۔

جب سفر کا ارادہ ہو تو عورتوں میں قرعہ اندازی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم جب سفر پر جاتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ
ڈالتے۔ ایک دفعہ حضرت عائشہ
کے نام قرعہ نکل آیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک عادت
تھی کہ جب رات کو سفر کرتے تو حضرت عائشہ کے ساتھ مصروف
گفتگو رہتے۔ حضرت حفصہ نے کہا کہ آپ میرے اونٹ پر سوار

موجائیں اور میں آپ کے اونٹ پر سوار ہو جاتی ہوں، آپ مجھے دیکھتی رہیں اور میں آپ کو دیکھتی رہوں گی۔ انہوں نے جواب دیا کہ بہت اچھا۔ پس وہ سوار ہو گئیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عائشہ کے اونٹ کی طرف آئے جب اس پر حضرت حفصہ سوار تھیں، اپنے انہیں ہم کی اور بیٹھے۔ جب نزل پڑا تو حضرت عائشہ نے حضور کو نہ پایا۔ جب حضرت عائشہ اتریں تو انہوں نے اپنے دونوں پر ازخوگاس میں ڈال دے۔

ایک یو کی کا اپنی باری سو کن کو دے دینا۔

عرو بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ اُم المؤمنین حضرت سودہ بنت زمعہ نے اسی باری سورت عائشہ کو دے دی تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس حضرت عائشہ اور حضرت سودہ دونوں کی باری کے روز نشتر فرما دیتے۔ یولیوں کے درمیان انصاف کرنا۔

ارشاد ربانی ہے: تم سے یہ نہیں ہو سکے گا کہ عورتوں میں انصاف کر سکو۔

ثیمتہ کی موجودگی میں کنواری لڑکی سے نکاح کرنا۔

ابوقلابہ سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ یہ حدیث مرفوع ہے لیکن میں یہی کہتا ہوں کہ سنت یہ ہے کہ جب کنواری لڑکی سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات دن رہے اور جب ثیمتہ (شوہر دیدہ) سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین دن کنواری کی موجودگی میں ثیمتہ سے نکاح کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ سنت یہ ہے کہ جب کوئی آدمی ثیمتہ کی موجودگی میں کنواری لڑکی سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات روز رہے اور پھر باری مقرر کرے لیکن جب کنواری لڑکی کی موجودگی میں ثیمتہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین دن رہے اور پھر باریاں باندھ دے۔ ابوقلابہ کا بیان ہے کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ حضرت انس نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اسی طرح عبدالرزاق، سفیان، ابویوب نے خالد سے روایت کی ہے۔ خالد کا بیان ہے کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ اس کا نفع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک ثابت ہے۔

بَعِيرِي وَأَمَّا كَبُ بَعِيرِكَ تَنْظُرِينَ وَأَنْظُرُ فَقَالَتْ بَلَى فَرَكِبْتُ فَنَجَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَمَلٍ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ سَارَ حَتَّى تَزَلُوا وَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلُوا اجْعَلْتُ رَجُلِي مَابَيْنَ الْأُذُنِ خَيْرٌ وَقَوْلِي يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيْتَةً تَلْدَأُ عَنِّي وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا

بَابُ الْمَرْأَةِ تَهَبُ يَوْمَهَا مِنْ زَوْجِهَا لِضَرَرِهَا وَكَيْفَ يَقْسِمُ ذَلِكَ

۱۹۶- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سَمْعِيلَ حَدَّثَنَا شَرِهُيْرٌ عَنْ عَمَلِهِ عَنْ أَبِيهِ عَائِشَةَ أَنَّ سَوْدَةَ بَشَتْ خَرَامَةً وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ سَائِطَةً بَيْنَهُمَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ

بَابُ الْعَدَالِ بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَكِنْ تَسْتَطِيعُونَ أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ إِلَى قَوْلِهِ وَإِسْعَاحِكُمَا

بَابُ إِذَا تَزَوَّجَ الْبَكْرُ عَلَى الشَّيْبِ

۱۹۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو حَتْمَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ وَكَوْشِثُتُ أَنْ أَقُولَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ قَالَ السَّنَةُ إِذَا تَزَوَّجَ الْبَكْرُ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الشَّيْبُ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا

بَابُ إِذَا تَزَوَّجَ الشَّيْبُ عَلَى الْبَكْرِ

۱۹۸- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سُرَّاجٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ سَفْيَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَخَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مِنَ السَّنَةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبَكْرَ عَلَى الشَّيْبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ وَإِذَا تَزَوَّجَ الشَّيْبُ عَلَى الْبَكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ وَكَوْشِثُتُ لَقُلْتُ إِنَّ أَسَاءَ مَرَفَعَةٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ وَخَالِدٍ قَالَ خَالِدٌ وَكَوْشِثُتُ قُلْتُ دَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

• **بَابُ مَنْ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي فَسْلِ وَاحِدٍ**

۱۹۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَتْمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَتَادَةَ أَنَّ النَّسَّابَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنَا أَنَّ يَتَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي الْبَيْتِ الْوَاحِدِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعَ نِسْوَةٍ.

• **بَابُ دُخُولِ الرَّجُلِ عَلَى نِسَائِهِ فِي الْيَوْمِ**

۲۰۰- حَدَّثَنَا فَرْدَوْسُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ بَنِي مُسَيْبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْفَكَّتْ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ فَيُكَلِّمُهُنَّ مِنْ أَحَدِهِنَّ فَيَدْخُلُ عَلَى حَفْصَةَ فَاخْتَبَسَ أَكْثَرُ مَا كَانَ يَخْتَبِسُ.

• **بَابُ إِذَا اسْتَأْذَنَ الرَّجُلُ نِسَاءَهُ فِي أَنْ يَمُرَّ فِي بَيْتِ بَعْضِهِنَّ فَأَذِنَ لَهُ**

۲۰۱- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بَكَلٍ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَكْرُوهِ الْبَيْتِ مَا تَنْبَغِي أَنْ تَعْلَمَ أَيْنَ أَنَا فَيُخْبِرُنِي يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لَهُ أَمْرًا وَاجِبًا يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ لَكَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ مِنْهَا فَاتَتْ عَائِشَةَ رَدَّ فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَكُونُ عَلَى فِيهِ فِي بَيْتِي فَقَبَضَهُ اللَّهُ فَإِنَّ نَاسَهُ لَبَيْنُ نَعْوَى وَمُجَرِّى خَعْلَافَ بِرَيْقَةٍ رَيْقِي.

• **بَابُ حَبِّ الرَّجُلِ بَعْضَ نِسَائِهِ أَفْضَلَ مِنْ بَعْضٍ**

۲۰۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مَيْمُونِ بْنِ حُجَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَ يَا بَنِيكَ لَا يَغْفِرُ ذَلِكَ هَذِهِ الَّتِي أُجِبَهَا حَتَّى حَبَّبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جو ایک عسل سے اپنی مختلف بیویوں کے پاس جائے۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گاہے ایک ہی رات میں اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس چلے جایا کرتے تھے اور ان دونوں آپ کی نو ازواج مطہرات تھیں۔

ایک دن میں اپنی تمام بیویوں کے پاس جانا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر سے فارغ ہو کر اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس گئے اور ہر ایک کے پاس تھوڑی دیر ٹھہرے لیکن جب آپ حضرت حفصہ کے پاس تشریف لے گئے تو ان کے پاس نسبتاً کچھ زیادہ دیر ٹھہرے۔

بیمار اپنی باقی بیویوں کی اجازت ایک بیوی کے پاس دے سکتا ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وصال میں ودیعت فرمایا کرتے تھے میں کس کے پاس رہوں گا؟ کل میں کس کے پاس رہوں گا؟ حضرت عائشہ کا باری کے باعث آپ پر چھا کرتے تھے، لہذا آپ کا انداز مطہرات نے اجازت دے دی کہ آپ جس کے پاس چاہیں قیام فرما سکتے ہیں، چنانچہ آپ وفات تک حضرت عائشہ کے پاس حبسہ ازد رہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جس روز آپ کا وصال ہوا وہ دن میری ہی باری کا تھا۔ آپ کو وفات میرے گھر میں ہوئی، اس وقت آپ میری گود میں تھے اور سینے سے لگے ہوئے تھے اور خدا نے میرا ادب آپ کا لعاب دہن بھی ملا دیا۔

خاوند کو کسی بیوی سے زیادہ محبت ہونا۔

حضرت ابن عباس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت حفصہ کے پاس گئے اور فرمایا اگر اے بیٹی! تم اسے دیکھ کر دھوکا نہ کھا جانا جس کا من و حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند آگیا ہے اور آپ اس سے محبت رکھتے ہیں۔ ان کی مراد حضرت

عائشہ سے تھی جب میں حضرت عمرؓ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض کی تو آپ تبسم ریز ہو گئے۔

سو کن کا دل جلانا اور غلط بیانی سے کام لینا

حضرت اسامہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے سنہز دور کی سند کے ساتھ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے کہا: یا رسول اللہ! میرا ایک سوکن ہے۔ کیا مجھ پر گناہ ہوگا اگر میں اس سے زیادہ نکلانے لے دوں؟ یا محمدؐ جو میرا خاندان مجھے دیتا ہے! پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز نہ ملے اور کنا کر لی ہے، یہ ایسا ہے جیسے کوئی مکروہ فریب کا لباس پہن لے۔

غیرت کا بیان۔

حضرت سعد بن عبادہ فرماتے ہیں کہ ان میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو ریچھ لوں تو لوہار سے اس کا کام تمام کر دوں رسول خداؐ نے فرمایا: لوگو! تمہیں حد کی بات پر غیب آتا ہے حالانکہ میں ان سے بہت زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بہت زیادہ غیرت والا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا کوئی ایک بھی نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا ہو! اسی لیے اس نے بے حیائی کے کاموں کو حرام قرار دیا ہے اور ایسا کوئی نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ سے زیادہ محبوب ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے امت محمدیہ! تم میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں جبکہ وہ اپنے بندے اور بندگی کو زنا کرتے دیکھتا ہے۔ یہ امت محمدیہ اگر تم وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو ضرور تم کم جانتے اور ضرور تم زیادہ رویا کرتے۔

عروہ بن زبیر نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی بھی اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا نہیں ہے۔ حضرت ابوبکرؓ پر یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ

وَسَلَّمَ إِلَيْنَا هَازِبًا عَاشِيَةً فَفَضَّصْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ -

باب ۳۱ التَّشْبِيحُ بِمَا لَمْ يُنَلَّ وَمَا يَنْهَى

مِنْ افْتِخَارِ الصَّرَةِ -

۲۰۳ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَدْبٍ حَدَّثَنَا حَقَّادُ بْنُ

زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ نَاطِلَةَ عَنْ أَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ لُثَيْمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ

حَدَّثَنِي نَاطِلَةُ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ

اللَّهِ إِنَّ لِي صَرَةً ذَهَبَ عَلَى جَنَاحٍ إِنْ شَبَعْتُ مِنْ زَوْجِي

غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

التَّشْبِيحُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَاهِينَ ثَوْبِي مُرَوِّسًا -

باب ۳۲ الْغَيْرَةُ وَقَالَ وَرَأَى عَنْ الْمُغِيرَةِ

قَالَ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ لَوْ رَأَيْتَ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي

لَغَرَّتُهُ بِالنَّسِيفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْعَجَبُونَ مِنْ غَيْرَةٍ سَعْدُ لَدَنَا

أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهِ أَغْيَرُ مِنِّي -

۲۰۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ

عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجَلِ ذَلِكَ حَذَرُ لِقَاؤِهِ

وَمَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ -

۲۰۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ

هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا أَحَدٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَذِي

عِبَادَهُ أَوْ أُمَّةَ يُذِي يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُوا

لَتَضَحَّيْكُمْ تَضَلُّوا لَكُلِّكُمْ كَثِيرًا -

۲۰۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ عَنْ

يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَتْهُ عَنْ أُمِّ أَسْمَاءَ

أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا شَيْءَ

أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ وَعَنْ يَحْيَى أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۲۰۷ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سُلَيْمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُرْوَى مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَغَارُ وَغَيْرُهُ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ -

۲۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي الزَّيْبُ وَمَالُهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلَا مَمْلُوكٍ وَلَا شَيْءٍ وَغَيْرَ ذَلِكَ وَغَيْرَ ذَلِكَ فَكَذَّبْتُ أَغْلَيْتُ نَرْسَهُ وَاسْتَسْقَى الْمَاءَ وَأَخْرَجَتْهُ مِنْهُ وَأَجْعَلُ لَهَا كُنْ أَحْسَنُ أَخْبَرُوا أَنَّ يَحْيَى جَارَاتِ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ وَكَانَ نِسْوَةً مِنْ بَنِي كَنْدَلٍ الْكَلْبِيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ الْقَطْعَاءِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ مَتْنِي عَلَى فُلْتَنِي لِرَسُولِي يَوْمَئِذٍ الْكَلْبِيُّ عَلَى رَأْسِي فَكَلِمَتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَذَكَرَ لِي ثُمَّ قَالَ إِنْ أَحْبَبْتَنِي خَلَفْتُكَ فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسِيرَ مَعَ الرِّجَالِ وَذَكَرْتُ الزَّيْبُ وَغَيْرُهُ وَكَانَ أَكْبَرُ النَّاسِ فَعَدَّتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي قَدْ اسْتَحْيَيْتُ نَفْسِي فَجِئْتُ الزَّيْبُ فَكَلِمَتُ نَفْسِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى رَأْسِي النَّوْزُ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَنَا خَلْفُكَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ وَكَرِهْتُ فَيَرُوكَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَمْ يَكُنْ النَّوْزُ كَانَ أَشَدَّ مَلِيٍّ مِنْ عَرُوكَ مَعَهُ فَأَلْبَسْتُ حَتَّى أَمْسَلَ إِلَى الْبُيُوتِ بَعْدَ ذَلِكَ بِحَدِيثٍ تَكْلِفِي سِيَاةَ الْخُرُوسِ فَكَانَ كُنَا مُتَقْنِي -

۲۰۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ مَيْمَنَةَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِمْ فَأَمْسَكَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِعَصْفَةٍ فِيهَا لُحَامٌ فَفَعَّرَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

انور نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی سنائی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ غیرت فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا غیرت کرنا یہ ہے کہ کوئی مومن اس فعل کا ترک نہ کرے جو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا (ان کی والدہ ماجدہ) نے فرمایا کہ جب حضرت زبیر کے ساتھ میرا نکاح ہوا تو ان کے پاس جائیداد مال، نوٹری فلاں وغیرہ چیز نہ تھی، مولے پانی پینے والے اونٹ اور ان کی سواری کے گھوڑے کے۔ پس ان کے گھوڑے کو میں پر راتی، پانی پلاتی اور ان کی مرمت کرتی اور ان کی پستی تھی، البتہ میں اچھی طرح روٹی نہیں پکا سکتی تھی، میری انفرادی مسابہ عورتیں ہماری روٹیاں پکا دیا کرتی تھیں اور وہ قابل ترقی عورتیں تھیں، حضرت زبیر کی اس زمین سے میں سر پر گھنٹیاں اٹھا کر لایا کرتی تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مرحمت فرمائی تھی۔ ایک دفعہ راستے میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مل گئے اور آپ کے ساتھ انصار کے چند افراد تھے۔ چنانچہ آپ نے مجھے بلایا اور مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھانے کے لیے اونٹ سے اراغ اراغ کیا۔ پس مجھے اونٹ کے ساتھ چلتے سے خرم آئی اور ادھر حضرت زبیر کی غیرت بھی یاد آئی، کیونکہ وہ نہایت غیرت رازے شخص ہیں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہچان لیا کہ میں خرم محسوس کر رہی ہوں۔ چنانچہ آپ مجھے اپنے ارد گرد میں حضرت زبیر کے پاس آئی تو میں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملے تھے، میرے سر پر گھنٹیاں تھیں اور حضور کے ہمراہ آپ کے پیڑ ساتھی آئے تھے مجھے جھانے کے لیے اونٹ مل گیا لیکن مجھے اس بات سمجھ آئی اور میں آپ کی غیرت کو بھی جانتی ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہی ایک دو بہنوں کے پاس تھے کہ اہمات المؤمنین میں سے تھیں، انہوں نے رکابی میں آپ کے لیے کھانا بھیجا جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم من دو بہنوں کے گھر تشریف فرما تھے انور نے

فِي بَيْتِهَا يَدُ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصُّحُفَةُ فَأَنفَلَقَتْ
فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْقَى الصُّحُفَةَ ثُمَّ
جَعَلَ يَجْمَعُ بَيْنَهَا التَّلَافُافُ الَّذِي كَانَ فِي الصُّحُفَةِ
وَيَقُولُ فَأَمَرْتُ أُمَّكُمُ لَعَنَ جَنَسَ الْخَادِمِ حَتَّى أَتَى بِالصُّحُفَةِ
مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ هُوَ فِي بَيْتِهَا فَدَنَمَ الصُّحُفَةَ الْقَبِيحَةَ
إِلَى النَّبِيِّ كَبُرَتْ صُحُفَتُهَا وَأَمْسَكَ الْمَكْسُورَةَ
فِي بَيْتِ النَّبِيِّ كَبُرَتْ.

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّرِيُّ حَدَّثَنَا
مُعْتَمِرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَطَلَّتِ
الْجَنَّةُ أَوْ أَتَيْتِ الْجَنَّةَ فَأَبْصَرْتُ قَعْرَ أَفْقَلْتُ لِمَنْ
هَذَا أَقَالُوا الْعَمْرُؤُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَلَمْ
يَسْمَعْهُ إِلَّا عُلْبِي بِغَيْرِ تَكْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا
رَسُولَ اللَّهِ يَا أَبَا أُمِّي يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَوْعَلَيْكَ أَغَاثَرُ.

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ
عَنِ الزَّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جُلُوسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا
فَائِضٌ مَرَّ أُمِّي فِي الْجَنَّةِ فَأَذْأَمَدَا تَوَضَّأَ إِلَى جَانِبِ
نَفْلَتُ لِمَنْ هَذَا أَقَالَ هَذَا الْعَمْرُؤُ فَكَرْتُ عَنْ بَرْنَةِ
فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا لِبَنِي عُمَرَ وَهُوَ فِي الْجَلِيسِ ثُمَّ قَالَ أَوْ
عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَاثَرُ.

خادم کے ہاتھ پر کچھ مارا جس نے دکائی کہ کڑکڑے ہوئے ہو گئی۔
پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکابی کے ٹکڑے جمع کرنے
اس کاٹنے کو جمع کیا جو اس رکابی میں تھا اور فرمایا،
ان نے غیرت کھائی ہے۔ پھر آپ نے خادم کو ٹھہرایا، یہاں تک کہ
جس زخمی مہرہ کے گھر میں آپ تشریف فرما تھے ان سے آپ نے صحیح
سالم رکابی منگو کر ان کے گھر واپس بھیجی کہ رکابی تباہ ہوئی ہوئی رکابی ان
کے گھر میں رکھ دی جنہوں نے وہ توڑی تھی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا یا میں جنت
میں گیا تو میں نے ایک محل دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کس کے لیے ہے؟
فرشتوں نے کہا: حضرت عمر بن خطاب کے لیے۔ پس میں نے
اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا۔ پس مجھے روکنے والی اور کوئی چیز
نہ تھی موائے اس کے کہ تمہاری غیرت میرے علم میں تھی۔ حضرت
عمر بن خطاب عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فحاش کیا؟
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت جبکہ ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا تو میں نے جنت میں
دیکھا کہ ایک محل کے کسی گوشے میں کوئی عورت بیٹھ کر رہی ہے۔ میں
نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ جواب دیا: یہ حضرت عمر کے لیے ہے۔
پس مجھے ان کی غیرت یاد آگئی اس لیے میں واپس لوٹ آیا یا اس پر
حضرت عمر درنے لگے اور وہ مجلس میں موجود تھے۔ پھر عرض گزار ہوئے کہ
یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کر دوں گا۔

فت: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق یہ غراب اسی جلد کی حدیث ۲۱۰، ۱۹۰، ۱۹۱ اور ۱۹۱ میں بھی
مذکور ہے معلوم ہوا کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ عقیقی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنت میں ان کا مکان بھی ملاحظہ فرمایا
ہے۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے بہت بڑے محسن ہوئے ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کو ان سے بڑی قوت پہنچی۔ کفر
کی سرکوبی میں ان کا جواب نہیں ہے۔ انہوں نے اپنے وقت کی عظیم طاقتوں یعنی قیصر و کسریٰ کا وقار بھی خاک میں ملا دیا تھا۔ اور یکے بعد
دیگر سے ان کے ملائے اور شہر فتح کرتے چلے گئے تھے۔ ان کے آخری دور میں سلطنت اسلامیہ ہی دنیا کی سپر پاور بن گئی تھی اور قیصر و کسریٰ کی بلادی
کا طیسر ٹوٹ چکا تھا۔ ان کا دور مسلمانوں کے لیے ایک محکم قلعہ اور کافروں کے لیے پینام اجل تھا۔ ان کی جلالت سے ابلیس بھی خوف کھاتا
تھا۔ قرآن رسالت ہے کہ اے عمر! شیطان تمہارے سامنے سے بھی ڈرتا ہے۔ سبحان اللہ! خدا نے دو المہن ہمیں ہمیشہ سیدنا فاروق اعظم

بَابُ يَقُولُ الرِّجَالُ وَيَكُونُ الرِّسَاءُ وَقَالَ
أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَرَى

مرد کے پیچھے چالیس عورتیں لگی ہوئی ہوں گی کہ اس کی بناء میں ایسا مرد کی قلت اور عورتوں کی کثرت کے باعث ہوگا۔

قائدہ سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان نہ کروں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میرے سوا اس حدیث کو تم سے کوئی بیان بھی نہیں کر سکتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اللہ جائے گا، جہالت بھیل جائے گی۔ زنا اور شراب پینے کی کثرت ہو جائے گی، مرد گھٹ جائیں گے، عورتیں بڑھ جائیں گی، میان تک کہ پچاس عورتوں کی دیکھ بھال کرنے والا صرف ایک مرد ہوگا۔

آؤ ہم کس عورت کے پاس تنہائی میں جا سکتا ہے۔

جبکہ شوہر گھر موجود نہ ہو۔

حضرت مغیرہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا عورت زنا محرم کے پاس جانے سے پرہیز کرو۔ انصار سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! دیوار کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ فرمایا، دیوار تو موت ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تنہائی میں کوئی شخص کسی عورت کے پاس نہ جائے گا اس کے ذہنی محرم کے ساتھ۔ پس ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری بیوی حج کرنے جا رہی ہے اور میرا نام فلاں غزوہ میں لکھ لیا گیا ہے۔ فرمایا کہ غزوہ میں نہ جاؤ اللہ اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

لوگوں کے قریب کسی عورت سے علیحدگی میں باتیں کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار کی ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اپنے اس کے ساتھ علیحدگی میں باتیں کیں اور منہ بربایا کہ خدا کی قسم، تم «انصار» مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیارے ہو۔

الرَّجُلُ الْوَاحِدُ تَبِعَهُ أَمْرٌ بَعُونَ امْرَأَةً يَلْدَنَ بِهِ مِنْ قَلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ۔

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غَمْرٍا الْحَوْفِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَأَحَدٌ تَكُونُ حَبِثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْدُكُمْ بِهِ أَحَدًا غَيْرِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْبُهْلُ وَيَكْثُرَ الزَّنا وَيَكْثُرَ شَرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يُكَونَ لِلْحَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ۔

بَابُ لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا دُوَّ مُحْرِمٍ وَالْخَوَلُ عَلَى الْغَيْبَةِ۔

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي جَبِيٍّ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ الدُّنُورُ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَبْرُ قَالَ الْحَبْرُ الْمَوْتُ۔

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مُحْرِمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْرًا فِي خُرُوجِ حَاجَةٍ وَالتَّبَتُّ فِي غَزْوَةٍ كَذَا قَالَ ارْجِعْ فَخُجِّ مَعَ امْرَأَتِكَ۔

بَابُ مَا يَجُوزُ أَنْ يَخْلُوا الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ عِنْدَ النَّاسِ۔

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ هِشَامِ عَنْ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَا بِهَا فَقَالَ وَاللَّهِ إِنَّ كُنَّ لَأَحَبَّ

الثانی -

باب ۱۱۹ - مَا يَنْهَى مِنْ دُخُولِ الْمُتَشَبِّهِينَ
بِالنِّسَاءِ عَلَى الْمَرْأَةِ -

۲۱۹ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سُلَيْمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا فِي الْبَيْتِ مُخْتَلًا تَقَالَ الْمُخْتَلُ لِأَخِي أُمِّ سُلَيْمَةَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي أُمَيَّةَ إِنْ فَتَحَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَطْلُفُونَ هَذَا أَدْلَتْ عَلَى ابْنَةِ عُيْلَانَ نَزَاهًا تَقْبَلُ بِأَسْرَبِجٍ وَ تَدْبُرُ مَائِنَ نَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوَيْدٌ خَلَكَنَ هَذَا عَلَيْكُمْ -

باب ۱۲۰ - نَظَرُ الْمَرْأَةِ إِلَى الْحَبِيشِ وَمَحْوَرِهِمْ مِنْ غَيْرِ رِبَايَةٍ -

۲۲۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُ فِي بَدَنِهِ أَيْمَهُ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبِيشَةِ يَلْعَبُونَ فِي السُّجُودِ حَتَّى أَكُونَ كَمَا الَّذِي اسْتَأْمَنَّا قَدْ نَدَّ سَرَّ الْجَارِيَةِ الْخَبِيرَةِ ابْنِ الْحَرِيقَةِ عَلَى النَّبِيِّ -

باب ۱۲۱ - خُرُوجُ النِّسَاءِ لِحَوَائِجِهِنَّ -

۲۲۱ - حَدَّثَنَا زُرَّادُ بْنُ أَبِي الْعَدَاءِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْتُ سَوْدَةَ بِنْتُ سُرْمَةَ لِيَلَا فَرَاهَا ثُمَّ نَعَرَهَا فَقَالَ إِنَّكَ وَاللَّهِ يَا سَوْدَةُ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَرَجَعْتِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ وَهُوَ فِي حُجْرَتِي يُتَعَشَّى فَإِنْ فِي بَيْدِهِ لَعَرْتُهَا فَأَنْزَلَ عَلَيْهِ فَرِيْعَ مِنْهُ وَهُوَ يَقُولُ كَذَا أَذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَوَائِجِكُنَّ -

باب ۱۲۲ - اسْتِئْذَانُ الْمَرْأَةِ نَرُوحَهَا فِي

عورتوں کی مشابہت کرنے والے مردوں کا عورتوں کی پائی ناسبانا منع ہے

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف فرما تھے اور گھر میں ایک مختل بھی موجود تھا۔ پس مختل نے حضرت ام سلمہ کے صحابی عبد اللہ بن ابوامیہ سے کہا کہ اگر کل اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کو طائف پر قیام کیا تو میں آپ کو غیلان کی بیٹی دکھاؤں گا کہ جب وہ آتی ہے تو چار بل پڑتے ہیں اور جاتی ہے تو آٹھ بل پڑ جاتے ہیں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے (عورتوں کے) پاس نہ آئے گا۔

عورت کا حبشیوں کو دیکھنا جبکہ فتنہ کا اندیشہ نہ ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے مجھے اپنی چادر میں چھپایا اور میں حبشیوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں کھیل رہے تھے۔ یہاں تک کہ دیکھتے دیکھتے میں خود شک گئی۔ اب اندازہ کریجئے کہ ایک کس روک کتنی دیر کھیل دیکھ سکتی ہے جو کھیل دیکھنے کی شائق بھی ہو۔

ضروری کام کے لیے عورت کا باہر نکلنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ام المؤمنین حضرت سودہ بنت زمرہ رات کے وقت باہر نکلیں تو انہیں حضرت عمرؓ نے دیکھ لیا اور کہا: اے حضرت سودہ! آپ ہم سے پوشیدہ نہیں یعنی بیچانی جاتی ہیں پس جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف واپس لوٹیں تو آپ سے اس بات کا ذکر کیا اور حضور اس وقت میرے حجرے میں شام کا کھانا تناول فرما رہے تھے اور ایک بڑی آپ کے دست مبارک میں تھی کہ وہ کائزول فرما ہو گیا۔ جب وہی نازل ہو چکی تو آپ فرمانے لگے کہ تمہیں (عورتوں کو) ضروری حاجت کے تحت باہر نکلنے کی اجازت مل گئی ہے۔

مسجد وغیرہ میں جانے کے لیے غاوند سے اجازت حاصل کرنا

الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ -

۲۲۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتَ امْرَأَةً أَحَدَكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يَنْتَعِزُهَا -

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الدُّخُولِ وَالنَّظَرِ إِلَى النِّسَاءِ فِي الرِّضَاعِ -

۲۲۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا إِذْ لَمْ يَكُنْ لِي مِنْ الرِّضَاعَةِ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّهُ عَلَيْكَ فَأَذِنَ لِي قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَرْضَعْتَنِي الْمَرْأَةَ وَلَمْ يَرْضَعْنِي الرَّجُلُ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ عَلَيْكَ فَلْيَلْبِسْ عَلَيْكَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَذَلِكَ بَعْدَ أَنْ مَرَّبَ عَلَيْنَا الْحُجَابَ قَالَتْ عَائِشَةُ يُحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يُحَرِّمُ مِنَ الْوِلَادَةِ -

بَابُ لَا تَبَاشِرُ الْمَرْأَةَ الْمَرْأَةَ فَتَنْتَعِزَهَا لِرُجُوعِهَا -

۲۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبَاشِرِ الْمَرْأَةَ فَتَنْتَعِزَهَا لِرُجُوعِهَا كَأَنَّهُ

يَنْظُرُ إِلَيْهَا - ۲۲۵ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ ابْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ سَمِعْتُ مَبْنًى اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبَاشِرِ الْمَرْأَةَ فَتَنْتَعِزَهَا لِرُجُوعِهَا كَأَنَّهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کی بیوی اس سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو اسے روکا نہ جائے۔

رضاعی عورتوں کے پاس جانا اور انہیں دیکھنا جائز ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے رضاعی چچا نے اور مجھ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی پس میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا کہ جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت نہ کر لوں

اجازت نہیں دے سکتی پس میں نے آپ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ تمہارے چچا ہیں انہیں اجازت دے دیا کرو۔ ان کا بیان ہے کہ میں رضاعی نکاح ہوئی۔ یا رسول اللہ! مجھے دو دھرت بنے پلا یا تھا مرنے تو نہیں پلا یا۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ تمہارے چچا ہیں، تمہارے پاس ان کے آنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ یہ پردے کا حکم نازل ہو جانے سے بعد کی بات ہے نیز حضرت عائشہ یہ بھی فرماتی ہیں کہ رضاعت سے بھی وہی لاشعہ حرام ہو جاتے ہیں جو ولادت سے عورت اپنے خاوند کے سامنے کسی دوسری عورت کی نفرتیں نہ کرے۔

ابوہامی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت اپنے خاوند کے سامنے کسی دوسری عورت کی خوبیاں اس طرح بیان نہ کرے کہ گویا وہ اسے سامنے دیکھ رہا ہے۔

حقیقی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت کسی دوسری عورت کی خوبیاں اپنے خاوند کے سامنے اس طرح بیان نہ کرے کہ گویا وہ اس کی آنکھوں

کے سامنے ہے۔

مرد کا یہ کہنا کہ آج میں اپنی ساری بیویوں کے پاس جاؤں گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا کہ آج رات غزویں اپنی ایک سربازیوں کے پاس جاؤں گا، ہر بیوی کی ایک لڑکا بنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ پس فرشتے نے ان سے کہا کہ انشاء اللہ کہہ دیجئے جس کو وہ کہنا قبول گئے تھے۔ پس وہ ان میں سے ہر ایک کے پاس گئے لیکن کسی کے ہاں بچہ پیدا نہ ہوا سوائے ایک بیوی کے اور وہ بھی آدھا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ انشاء اللہ کہہ لیتے تو ان کی قسم نہ ٹوٹتی اور حاجت پوری ہونے کی امید بہت بڑھ جاتی۔

سفر سے رات کے وقت گھر نہ لوٹے جبکہ طویل عرصہ موجودگی کے بعد آئے تاکہ گھر والوں پر تہمت لگانے اور عیب جوئی کا موقع ملے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے رات کے وقت اپنے اہل و عیال کے پاس واپس آنے کو تاپسپہر فرمایا کرتے تھے۔

جبکہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص مرنے لگے اپنے گھر سے دھڑلہ جوتو اپنے اہل و عیال کے پاس رات کے وقت نہ آئے۔

يَنْظُرُ إِلَيْهَا۔

بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لَا طَوْلَ لَنَا إِلَّا بِاللَّيْلَةِ

عَلَى نِسَائِهِ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

قَالَ قَالَ سَلِيمُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَوْ طَلَوْنَا

اللَّيْلَةَ بِجَاهِلِيَّةِ امْرَأَةٍ تِلْكَ كُلُّ امْرَأَةٍ غُلَامٌ

يَقَالُ فِي بَيْتِهَا قَالَتْ لَهُ الْمَلَكُ تِلْكَ امْرَأَةٌ

اللَّهُ يَنْفَعُ نَفْسُكَ وَنَفْسِي فَأُطِيفَ بِهِنَّ وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ

إِلَّا امْرَأَةً نَفِصَتْ إِنْسَانًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ تَوَقَّالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَخْشُ وَكَانَ

أَمْرًا لِي وَحَاجَتِهِ۔

بَابُ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا إِذَا طَالَ

الْغَيْبَةُ مَخَافَةَ أَنْ يَخُونَهُمَا أَوْ يَلْتَمِسُ

عَشْرًا تَقِيَهُ۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ أَنْ

يَأْتِيَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَمْ يَكُنْ يَخْرُجُ

حَتَّى تَعْلَمَ حَسَنُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ مِنَ الشَّعْبِيِّ

أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَالَ أَحَدُكُمْ

الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اولاد کی خواہش کرنا

ثُمَّ أَتَاهَا طَلَبُ الْوَلَدِ -

٢٢٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ سَيِّدِ
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مُزْدَوْدَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
تَطْلُوبَ لِحْفَافَتِي ذَاكَ مَنْ خَلْفِي فَأَلْتَقْتُ نَازِلَ الْإِنَّا بِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَجْعَلُكَ تَلْتُ فِي تَحْدِيثِ
عَهْدٍ بِعَرَبٍ، قَالَ فَبِكُرَاتٍ زَوَّجَتْ أُمَّ ثَيْبًا قُلْتُ بَلْ
ثَيْبًا، قَالَ فَهَلْ جَارِيَةٌ تَلَا عِبَادًا وَتَلَا عِبْدَكَ؟ قَالَ
فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنُدْخُلَ فَقَالَ أُمُّ هَلْ لَوْ أَخْتِي تَدْخُلُوا
لَيْلًا أَوْ عِشَاءً بَنِي تَسْتَسِطُّ الشَّعْبَةَ وَتَسْجُدُ الْمُغِيبَةَ
قَالَ وَحَدَّثَنِي الثُّغَّةُ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ
الْكَلْبِيُّ الْكَلْبِيُّ يَا جَابِرُ يَعْنِي الْوَلَدَ

٢٣٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
 بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ
 جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَفِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلَى أَهْلِكَ
 حَتَّى تَسْجُدَ الْغُفْيَةَ وَتَمْسُحَ الشَّعْبَةَ قَالَ تَأْتِي
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَيْكَ بِالْيَمِينِ لَيْسَ
 تَابِعَهُ عُمَيْدُ اللَّهِ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَمِينِ -

بَابُ ٥٢ تَسْتَجِدُّ الْمَغِيبَةَ وَتَمْتَشِطُ -

۲۳۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْرَاهِيلَ حَدَّثَنَا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غزوہ کے اندر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ جب ہم واپس لوٹے تو میں اپنے سہیلہ رفقاء اور کثیر و دروازے کی کوشش کر رہا تھا تو ایک سوار پہنچے سے آ کر مجھے ملا۔ جب میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ فرمایا: تمہیں کیا جلدی ہے؟ میں نے عرض کی کہ کئی غزویں کی ہیں۔ فرمایا کہ کنواری لڑکی سے کی ہے یا قبیۃ سے؟ میں نے عرض کیا کہ ہوا کی قبیۃ فرمایا کہ لڑکی سے کیوں نہ کی جو تم اس کے ساتھ کھیتے اور وہ تمہارے ساتھ جب ہم امداد خود کے نزدیک جا پہنچے اور امداد داخل ہوتی ہو تو اسے تمہیں تو فرمایا۔ خدا استغفار کر دکھلات ہو جائے یا وہ ہلاقت ہو جائے تاکہ پرگندہ بالوں والی ہاتھوں میں لگن لگیں کہ اسے اور غلامی کی حکم موجودگی کے باعث میں نے تپاک بال دور نہیں کیے وہ ددر کرے چشم راوی نے کہا کہ اس حدیث میں مجھے ایک نکتہ محض نے بتایا کہ حضور فرمایا: اے جابر اور وہ کی تھا ہوش حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم ہجر رات کے وقت اپنے اہل و عیال کے پاس آنے لگو تو زراعت چاہا کرے تاکہ تمہاری غیر حاضری کے باعث وہ پانی کر لیں اور پھر اگر گندہ بالوں کو سنوار لیں اور وہ فسر مانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں اولاد کی خواہش کرنا چاہیے اولاد کی خواہش کے متعلق (عبد اللہ) وہب، حضرت جابر نے نبی کریم

عورتوں کا بالوں سے پاک ہونا اور کھگھی کرنا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غزوہ

کے اندر ہم قریب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب ہم طرس لہجے اور مدینہ منورہ کے قریب آپسے توڑیں نے اپنے سست رفتار اونٹ کو تیز چھٹا کر شروع کر دیا پس ایک سو پانچ سے میرے قریب آپسے اور اس نے میرے اونٹ کو نیزے سے ٹھوکا دیا جو اس کے پاس تھا پس میرا اونٹ ایک بہترین اونٹ کی طرح چلنے لگا جب میں نے مجھے چکر اس کی طرف دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میری نئی نئی شادی ہوئی ہے کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا فرمایا: کھادی سے شادی کی ہے یا عقیقہ سے؟ میں عرض گزار ہوا کہ عقیقہ سے فرمایا: کھادی سے کیوں نہ کہ تم اس سے جلد بچو گے اور وہ تمہارے ساتھ آگاہیوں کے لیے بھیجے آپسے اور اس کے ساتھ آگاہیوں کے لیے بھیجے خدا تعالیٰ کو یہاں تک کہ کچھ رات گزر جائے یا فاشا کا وقت ہو جائے تاکہ کچھ بوسے ہوں والی عورتیں بھی کریں اور نایاب ہوں سے پاک حائف ہوں

عورتیں اپنا سنگار کس کو دکھائیں

اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاندانوں پر اور (سودہ القدر) ابوعازم کا بیان ہے کہ لوگوں کے اندر اختلاف واقع ہوا کہ غزوہ اُحُد کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زخم کا علاج کس چیز سے کیا گیا تھا پس لوگوں نے حضرت جہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا جو مدینہ منورہ کے اندر ہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آقا میں سے تھا ہوا۔ گویا یہ انہوں نے فرمایا کہ لوگوں میں سے کوئی بھی اس بات کو مجھ سے زیادہ جاننے والا نہیں ہے۔ حضرت فاطمہ آپ کے مبارک چہرے سے خون دھوئی تھیں اور حضرت علی آپ کی دھال میں پانی بھر کر لاتے تھے۔ پس ان کا ایک کھنڈ بھر دیا گیا اور ان کا آپ کے زخم میں بھری گئی جو عید بلوغ کو نہ پہنچے

حضرت ابی عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کسی شخص نے دریافت کیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میدانِ غازی یا میدانِ غازی پر جاتے وقت دیکھا، انہوں نے جواب دیا: ہاں اور اگر میری آپ کے ساتھ قرأت نہ ہوتی تو زوری کے باعث میں آپ کو کچھ نہیں سکتا تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب باہر تشریف لائے تو نماز پڑھائی اور پھر غصہ دیا لیکن انہوں نے لہان و لسان سے کافری ذکر نہیں کیا۔ پھر عورتیں انہیں اندر

حَسْبُكُمْ أَخْبَرَنَا سَيِّدُنا عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ نَلَمْنَا تَقْلُنَا كُنَّا قَدِيمًا مِنَ الْمَدِينَةِ تَعَقَّلْتُ عَلَى بَعْضِ بَنِي تَقْلُوتٍ فَلَحَقَنِي سَاحِبٌ مِنْ خَلْفِي فَخَسَّ بَعْضِي بَعْضِي لَعَنَ بَعْضِي كَأَنَّهُ مَعَهُ نَسَاءُ بَعْضِي كَأَحْسَنِ مَا أَنتَ سَاهٍ مِنَ الْوَيْلِ نَأْتَفَتُ فَإِنَّا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْلُتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثٌ عَنْ عَبْدِ بَعْضِي قَالَ أَتَزَوَّجْتُ ثَلَاثَ نَعَمَ قَالَ أَيْ كُفْرًا أَمْ ثِيَابًا قَالَ قُلْتُ بَلْ ثِيَابًا قَالَ نَعَمْ لَا بِكُفْرٍ وَلَا عِبْرَةٍ وَلَا تَلَا عَيْبِكَ قَالَ لَلْكَافِرُ مَنَّا أَكْثَرُ لَمَّا قَالَ لَمَّا قَالَ أَنَا أَهْلِي تَدْخُلُوا لَيْلًا أَوْ عِشَاءً لَكِي تَمْسُطَ الشَّعْبَةُ وَ تَسْجُدَ الْمُغَيَّبَةُ

بَابُ لَا يُبْدِيَنَّ زَيْنَتَهُنَّ إِلَّا لِعِيَالِهِنَّ إِلَى كَوَلِهِ لَمْ يَنْظُرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ

۲۳۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي حَنِظَلٍ قَالَ اخْتَلَعَتِ النَّاسُ بِأُتْحَى ثِيَابَهُ وَوَدَّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ نَأَلُوا أَهْلَ بَنِي سَعْدِ السَّاعِدِيِّ وَكَانَ مِنَ الْخِدْمَةِ بَقِيٌّ مِنْ أَهْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ: وَمَا بَقِيٌّ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَتْلُمُ بِهِ مَبْنَى كَأَنَّهُ نَأَلُهَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ تَعْنِسُ الدَّامُ عَنْ وَجْهِهِ وَبَقِيٌّ يَأْتِي بِالْأَنَاءِ عَلَى تَرْسِهِ نَأَخَذَ حَوْثًا فَفَرَّقَ لَحْشِي بِهِ جُرْعَةً

بَابُ هَلْ وَالَّذِينَ لَمْ يَلْبَعُوا الْحَلَمَ ۲۳۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَاصٍ سَمِعْتُ لَيْثَ بْنَ سَابِثٍ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ سَاجِدًا شَهِدَتْ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُعِيدَ فَسَمِعَ الْبُعِيدَ تَهْلِفُ وَلَا مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُ أَنَّهُ يَقْنِي مِنْ مَغْبِرٍ قَدْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَلِي ثُمَّ

انہیں آپ نے نصیحت فرمائی۔ آخرت یا دنیائی اور خیرات کرنے کا حکم دیا۔ پس میں نے انہیں دیکھا کہ وہ چلتے کانوں اور گلوں کی جانب ہاتھ لے جا رہے ہیں اور اپنے زبورات حضرت بلال کے سپرد کر رہے ہیں پھر

آپ اور حضرت بلالؓ کا فساد افسوس برآگئے

اپنے ساتھی سے شب زفاف گزارنے کے متعلق پوچھنا اور غصے میں اپنی بیٹی کو مارنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت ابو بکر کو مجھ پر غصہ آیا اور وہ اپنا ہاتھ میری کوک پر مارتے رہے لیکن میں نے ذرا حرکت نہ کی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری ران پر اپنا سر مبارک رکھ کر آرام فرماتے

کتاب الطلاق

اللہ کے نام سے شروع جو سہراں نہایت رحم کرنے والا ہے

طلاق کی عدت

اسے نبی یا جب تم عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو (سورۃ الطلاق آیت پہلی) اختصاراً ہم نے یاد رکھا، ہم نے شمار کیا۔ طلاق کا سنت طریقہ یہ ہے کہ کہ ایسے طلاق دے جس میں جملہ نکاحی ہوا اور دو گواہ مقرر کر لئے جائیں۔ واقعہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی جبکہ وہ حاملہ تھیں۔ پس اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے روکے رکھو اور رجوع کرنے کا حکم دو تاکہ شعبہ ہی رہے یہاں تک کہ پاک ہو جائے۔ پھر حیض آئے پھر پاک ہو جائے اب اگر چاہو روک لو اور چاہے طلاق دے دو لیکن اسے ہاتھ لگانے سے پہلے۔ پس یہی وہ عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ عورتوں کو اس طرح طلاق دی جائے

خَطْبٌ وَلَمْ يَذْكُرْ إِذَا أَتَاهُ ثَلَاثُ أَقْيَ النِّسَاءِ فَوَعَدَهُنَّ وَكَفَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَاقَةِ فَرَأَيْتُمُنَّ يَهُودِينَ إِذَا زَانِهَةً وَخُلُوعَةً يَدْعُونَ إِلَى بِلَالٍ ثُمَّ ارْتَفَعُوا بِهِ إِلَى بَيْتِهِ ط

بِأَيِّهَا قَوْلُ الرَّجُلِ لِمَا جِئَهُ مِنْ أَرْضِهِمْ أَلَيْسَ لَكَ وَطْعِنَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ فِي الْخَامِ مَرَّةٍ عِنْدَ الْعُتَابِ -

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَالِكَةَ قَالَتْ مَا تَنَبَّأَ أَبُو بَكْرٍ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَامِي قُلْتُ فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحْدِثِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُهُ عَلَى فَخِذِي -

کتاب الطلاق

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِأَيِّهَا قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ أَحْصِنَا لَهُ وَحَفِظْنَا لَهُ وَعِدَاؤُنَا وَطَلَّاقُ السَّنَةِ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جَمَاعٍ وَ يُشْهَدُ شَاهِدَيْنِ -

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَلَّيْتُ مَالِكًا عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَمِرُّهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُسْكِرْهَا حَتَّى تَطْهَرُ ثُمَّ تَحْضِضُ ثُمَّ تَطْهَرُ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدَ ذَلِكَ إِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمْسَ نَبْلُكَ الْعِدَّةَ الَّتِي أَمَرَهُ اللَّهُ أَنْ تَطْلُقَ بِهَا النِّسَاءَ -

بَابُ إِذَا طَلَّقَ الْحَائِضُ لَعَنَتْهُ بِلَاكِ الطَّلَاقِ -

۲۳۶ - حَدَّثَنَا سَيْمَانُ بْنُ خَدْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ نَذَرَ عَمْرٍو بِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيَرَا جُعِلَ قَلْتُ تَحْسَبُ؟ قَالَ فَمَنْ دَعَى قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ ابْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّةً لِيَرَا جُعِلَ قَلْتُ تَحْسَبُ قَالَ أَمَّا آيَةُ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْضَى وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ لَالٌ حَيْثُ عَلَى الطَّلَاقِ:

بَابُ مَنْ طَلَّقَ وَهَلْ يَوَاجِبُهُ التَّحَلُّلُ امْرَأَتَهُ بِالطَّلَاقِ -

۲۳۷ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْسٍ حَدَّثَنَا أَبُو زُهَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ أَيُّ امْرَأَةٍ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ؟ قَالَ لَأُخْبِتَنِي عَمْرُوتُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ ابْنَةَ الْحُجُونَ لَمَّا أَتَتْهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَنَا مِنْهَا قَالَتْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ فَقَالَ لَهَا لَقَدْ عَزَبْتُ بِعَظِيمِ الْحَقِّ بِأَهْلِكَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَأَاهُ حُجَّاجُ بْنُ أَبِي مَسِيْعٍ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عَمْرُوتَ أَخْبَرَتْ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ:

۲۳۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعْيَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عِيسَى عَنْ حَمْرَةَ بِنْتِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى الطَّلَقْنَا إِلَى حَائِطٍ يُقَالُ لَهُ السُّوْطُ حَتَّى انْهَيْتُنَا إِلَى حَائِطَيْنِ فَجَلَسْنَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسُوا هَهُنَا وَدَخَلَ وَقَدْ آتَى بِالْجَوْشِقِ فَأَنْزَلَتْ فِي بَيْتٍ فِي نَحْلِ فِي بَيْتٍ أَمِيمَةٍ يَدُوسُ النِّعَمَانِ

اگر حیض والی عورت کو طلاق دی جائے تو کیا وہ طلاق شمار ہوگی

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی جبکہ انہیں معنی آ رہا تھا پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ وہ اس سے رجوع کرے میں حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ وہ طلاق شمار ہوگی فرمایا کہ خاموش رہو۔ پس ابی جبر نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: اسے روک لو، پھر اُسے رجوع کر لینے کا حکم دو۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا وہ طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا: اگر تم دیکھو کہ کوئی عاجز آجائے یا اہل حق میں جائے سعید بن جبر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: تم تمہارا ایک طلاق شمار نہ کرنا۔

کیا طلاق کے وقت مرد کو بیوی کی جانب متوجہ ہونا چاہیے

انسانی کلیان ہے کہ میں نے زہری سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کوئی بیوی نے آپ سے پناہ مانگی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے عمرو بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جون کی بیٹی کے پاس گئے اور اس کے نزدیک چھوٹے کو اس نے کہا: میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں پس آپ نے اُس سے فرمایا: تم نے بہت بُری بات کی پناہ لی ہے لہذا آپ اپنے گھر والوں کے پاس چل جاؤ۔ امام بخاری نے حضرت عائشہ صدیقہ کی اس روایت کی دوسری سند بھی پیش کی ہے۔

حضرت ابی اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ باہر نکلے یہاں تک کہ ہم ایک باغ میں پہنچے جس کو خود کہا جاتا تھا اسی کہ ہم دو دیواروں کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں شے رہنا اور آپ داخل ہو گئے۔ وہاں جو بیہ لال گئی۔ پس آپ ایک گھوڑے کے گھر میں آئے جو امیر بنت کعب بن خزیمہ کا گھر تھا۔ اور اس کے ساتھ اسکی کیا بیوی تھی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس داخل

میرے تو فرمایا: اپنے آپ کو میرے سر پر رکھ دو۔ کہنے لگی کہ کہیں
ملکہ میں اپنے آپ کو کسی بازاری کے سر پر رکھ سکتی ہے۔ رادی کا بیان ہے
کہ آپ نے اپنا دست مبارک بڑھایا تاکہ اس کے سر پر رکھ کر تسکین
دیں لیکن اس نے کہا میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں پس آپ
نے فرمایا: تم نے اس کی پناہ لی ہے جس کی پناہ لی جاتی ہے پھر آپ
ہمارے پاس باہر تشریف لے آئے اور فرمایا: اے ابوالعبید اسکو راضی
کچرے کے دو جوڑے دے کر اس کے گھر والوں کے پاس پہنچا دو وہ
روایت میں حضرت سہل بن سعد اور حضرت ابوالعبید فرماتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر بنت ثمر میں سے نکاح کیا لیکن جب
اس کے پاس گئے اور اس کی جان بچھایا تو اس نے اسے ناپسند کیا۔ پس آپ
نے ابوالعبید کو حکم دیا کہ اسے سامان اور راضی کچرے کے دو جوڑے دے دو۔
عبداللہ بن محمد، ابواسیم بن ابوفریح، عبدالرحمن، حمزہ، ان کے والد ماجد
عباس بن سہل بن سعد حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے اس طرح روایت کرتے ہیں۔

یونس بن خزیمہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ ایک شخص نے
اپنی بیوی کو طلاق دے دی جبکہ وہ حاملہ تھی انہوں نے فرمایا: کیا تم ابن عمر
کو جانتے ہو انہوں نے حیض کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی
تھی، تو حضرت عمر اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ
میں حاضر ہوئے اور اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے اس سے رجوع کر لینے کا
حکم فرمایا کہ جب وہ پاک ہو جائے تو اگر طلاق دینا ہی چاہو تو اس وقت
اُسے طلاق دو۔ اس شخص نے کہا کہ کیا وہ دی ہوئی طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا،
اگر تم دیکھو کہ کوئی حاضر آگیا ہے یا امتحان ہو گیا ہے۔

جس نے تین طلاقیں کو جائز بتایا

ارشاد ربانی ہے۔ طلاق دو طرح کی ہے۔ پس اچھی طرح روک لینا ہے یا
نیکی کے ساتھ رخصت کر دینا ہے۔ ابن زبیر کا قول ہے کہ اگر کوئی مرض وفات
میں اپنی بیوی کو طلاق دے تو میرے خیال میں وہ میراث نہیں پائے گی
اور شہن کا قول ہے کہ وراثت پائے گی ابن زبیر نے ان سے پوچھا کہ عدت
مقرر جانے کے بعد وہ نکاح کر سکتی ہے یا انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو
انہوں نے کہا کہ وہ راضی نہ ہو کر نکاح کرے پس خبی نے اپنے قول سے رجوع کر لیا

بْنِ شَرَّاحِيلَ وَمَعَهَا دَايَتُهَا حَاضَةً لَهَا، فَلَمَّا دَخَلَ
عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَبْنِي نَفْسِي لِي
قَالَتْ وَهَلْ تَهْبُ ابْنُكَ نَفْسَهَا لِلشُّوْقَةِ؟ قَالَ
فَأَهْوَى بِبَيْدِهِ يَضَعُ يَدَهُ عَلَيْهَا لِيَسْكُنَ فَقَالَتْ أَعُوذُ
بِاللَّهِ مِنْكَ فَقَالَ أَتَدْعَانِ سَعَادَ، فَخَضَعَتْ لِيَا عَلِيْنَا فَقَالَ
يَا أَبَا أُسَيْدٍ اكْسِبْهَا مِنْ زَيْنَتَيْنِ وَالْعِفْظُ بِهَا هَلِيلًا۔ وَ
قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
مُبَاسٍ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ وَابْنِ أُسَيْدٍ قَالَا: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمَامَةَ بِنْتَ شَرَّاحِيلَ فَلَمَّا دَخَلَتْ
عَلَيْهِ بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا فَكَأَنَّهَُا كَرِهَتْ ذَلِكَ فَأَمَرَ
أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ يَجْعَلَ لَهَا وَيَكْسُوَهَا ثَوْبَيْنِ مِنَ الزَّيْنَتَيْنِ۔
۲۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
بْنُ أَبِي الْوَلَدِ بِرَحْمَتِهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ حُمَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ
وَعَنْ مُبَاسٍ بْنِ سَهْلٍ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا۔

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ
يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ ابْنِ غَلَابٍ يُونُسُ بْنُ جَبْرِ قَالَ ثَلَاثُ
لِلْبَنِّ عَمْرٍَا جَلَّ طَلَقُ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ
تَعْرِفُ ابْنَ عَمْرٍَا؟ إِنَّ ابْنَ عَمْرٍَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ
فَأَتَى عَمْرٍَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَرِهْتَ
لَكَ نَأْمُرُكَ أَنْ تَرُدَّهَا فَإِذَا طَلَّقْتَ نَأْمُرُكَ أَنْ تَرُدَّ
يُطْلِقُهَا نَلْبِطُهَا ثَلَاثَ نَفَلٍ مِمَّا ذَاكَ طَلَقًا
قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحَقَّ۔

بِأَنَّهَا مِنْ أَجَانِ طَلَاقِ الثَّلَاثِ لِقَوْلِ
اللَّهِ تَعَالَى۔ اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِنْ مَسَاكَ فَكَيْفَ عَرِّفَ
أَوْ تَسَرَّحَ بِهَا حُسَانٌ۔ وَقَالَ ابْنُ الزَّيْبَرِيِّ مِمَّنْ
طَلَّقَ لَا أَرَى أَنْ تَرُدَّ مَبْتُوتَةً وَقَالَ الشَّعْبِيُّ
تَرُدُّهُ وَقَالَ ابْنُ شَبْرَمَةَ تَزَوَّجُ إِذَا انْقَضَتْ
الْعِدَّةُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ مَاتَ الزَّوْجُ
الْآخَرُ فَرَجَعَ عَنْ ذَلِكَ۔

٢٢٢ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى
قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
قَالَ أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ الرَّبِيعِ
أَنَّ مَالِكَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِ
الْقُدْرَةِ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ

عروہ بن زبیرؓ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رفاہہ قدسی کی بیوی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! رفاہہ نے مجھے طلاق بائن دے دی ہے اور اس کے بعد میں نے عبدالرحمن بن زبیرؓ قمری سے نکاح کر لیا

بیویوں کو اختیار دینا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عین اختیار دیا تھا۔ پس ہم نے اللہ راہ میں اس کے رسول کو اختیار کر لیا جس کے باعث ہم پر کوئی طلاق نہ پڑی۔

مسروق کا یہاں ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اختیار دینے کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھیں اختیار دیا تھا تو یہ طلاق کب ہوئی مسروق کا قول ہے کہ اس میں میرے لئے کیا ڈر ہے کہ میں اپنی بیوی کو ایک دفعہ اختیار دوں یا سو دفعہ جبکہ وہ مجھے اختیار کرے۔

جب مرد اپنی رسی سے کپے کہ میں کچھ سے جدا ہو گیا، میں نے تجھے رخصت کیا تو اب
 خالی ہے، تو الگ ہے یا ایسا نظریہ جس سے طلاق مردائی جا سکے تو اس کا انکسار مرد کی
 نیت پر ہے چنانچہ ارشاد ربانی ہے :- اور تمہیں اچھے طریقے سے جدا کر دو (الاحزاب)
 اور تمہیں جدا کر دوں اچھے طریقے سے (الاحزاب) اور انہیں دستور کے مطابق جدا

٢٢٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ شَلَاثًا فَرَوَّجَتْ فَطَلَّقَ نُسْبِلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اتَّجَلَ لِلأَوَّلِ؛ قَالَ لِأَحْسَى يَذُوقُ عَيْسَلَهَا كَمَا ذَاقَ الْأَوَّلُ.

٢٢٢ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حُذَافَةَ
الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَيَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَخْتَرَنَا اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَلَمَّا يَعِدُ ذَٰلِكَ عَلَيْنَا نَسِيْنَا
٢٢٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ
حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ مُسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْخَيْرِ
فَقَالَتْ: خَيَّرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْكَانَ
طَلَاقًا أَوْ مَسْرُوقًا أَوْ أَبَا بَكْرٍ أَوْ خَيْرَ تَرْهَاءَ وَاحِدَةً
أَوْ مِائَةَ بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي -

يَا بَلَاءُ إِذَا قَالَ فَأَمَرْتُكَ أَوْ سَرَحْتُكَ
أَوِ الْخَلِيَّةُ أَوِ الْبَرِيَّةُ أَوْ مَا عَنِيَ بِهِ الْإِطْلَاقُ فَمَوْعِلُ
نَيْتِهِمْ - قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسَرَحُوهُنَّ سَرَاحًا
جَمِيلًا وَقَالَ وَأَسْرَحُكُمْ سَرَاحًا جَمِيلًا وَقَالَ
فَأَمْسَاكَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْهِيْرٍ بِإِحْسَانٍ وَقَالَ

أَوْ قَارِئُوهُنَّ بَشَعْرُوبٍ وَقَالَتْ مَا بَشَعْرُوبٌ قَدْ عَلِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَوَيْ لَدَى يَحْكُمُونَا يَا مُرَاتِي بِفِرَاقِهِ -

بَابُ مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ أَنْتَ عَلَى حَلَامٍ وَقَالَ الْحَسَنُ نَبِيَّتُهُ وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ إِذَا طَلَّقَ ثَلَاثًا فَقَدْ حَرَمَتْ عَلَيْهِ فُسْتُوْحًا حَرَامًا بِالطَّلَاقِ وَالْفِرَاقِ وَلَيْسَ هَذَا كَالَّذِي يَحْرِمُ الطَّعَامَ لِأَنَّهُ لَا يَقَالُ بِطَعَامٍ الْحَلَّ حَرَامٌ وَيُقَالُ لِلطَّلَاقِ حَرَامٌ وَقَالَ فِي الطَّلَاقِ ثَلَاثًا لَا تَحِلُّ حَتَّى تَنْجَحَ مَرًا وَجَائِزَةً وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ تَائِفٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أُتِيَ بِمَنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا قَالَ لَوْ طَلَّقْتُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِهَا إِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا حَرَمْتُ حَتَّى تَنْجَحَ مَرًا وَجَائِزَةً -

۲۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَلَّقْتُ رَجُلًا امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجْتُ رَجُلًا مَيِّتًا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَشَلَّ الْهَدْيُ فَلَمْ يَصِلْ بِنِي إِلَى شَيْءٍ فَرَدَّاهُ لَمْ يَكُنْ أَنْ طَلَّقَهَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ رَجَعِي طَلَّقْتِي وَإِنْ تَزَوَّجْتُ رَجُلًا مَيِّتًا قَدْ حَلَّ لِي وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا وَشَلَّ الْهَدْيُ فَلَمْ يَقْرَأْ بِي إِذْ هُنَّ وَاحِدَةٌ لَمْ يَصِلْ بِنِي إِلَى شَيْءٍ فَرَدَّاهُ لَمْ يَزِدْ بِي إِلَّا قَوْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ لَكَ لَدَوْنِكَ إِلَّا حَتَّى تَنْدُقِي الْأَخْرَصَ فَيَسْتَنْكِحَكَ وَتَنْدُقِي مَيْسَلَةً -

بَابُ لِمَ تَحْرِمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ -

۲۴۷ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ سَمِعَ الرَّبِيعَ ابْنَ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ

مکنا ہے یا کسی کے ساتھ جمع کرنا ہے (بقول) یا انہیں اپنے مرتبے سے جمع کر دو (اطلاقی) اور حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانتے تھے کہ حضرت عائشہ کے والدین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت نہیں دیں گے عورت کو اپنے اور حرام کر لینا

جو شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تُو مجھ پر حرام ہے۔ امام حسن مجتبیٰ کا قول ہے کہ اس کا انحصار اس کی نیت پر ہے۔ دیگر اہل علم حضرات کا قول ہے کہ جب مرد نے تین طلاقیں دے دیں تو عورت اس پر حرام ہوگئی اور اسے طلاق و جدائی سے حرام ہوتا ہے۔ اور یہ کہلنے کو حرام کر لینے کی طرح کی بات نہیں ہے۔ یہ کیونکہ کہل کر لے کر حرام نہیں کہا جاتا بلکہ مطلقہ کے لئے کہا جاتا ہے کہ یہ اس مرد پر حرام ہے اور کہا گیا کہ تین طلاقیں دینے کے بعد وہ اس مرد کیلئے حلال نہیں رہتی یہاں تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے۔ یحییٰ بن نافع سے متنازع ہے کہ جب حضرت ابن عمر سے تین طلاقیں کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کاش آپ نے ایک دوسرے طلاق نہ دے رہی کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اس حکم پر اتفاقاً اترنے نہیں دیا میں نے دیکھا کہ تین طلاقیں پر حرام ہوگئی جب تک کہ تیسرا مرد نہ نکاح نہ کرے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے

اپنی بیوی کو طلاق دے دی پس اس نے دوسرے خاوند سے نکاح کر لیا لیکن اس نے تین طلاقیں دے دی کیونکہ اس کے پاس صرف پھنسا ہی تھا۔ لہذا جو چیز وہ نکاح سے روک رہا ہے وہ اسے حاصل نہ ہو سکتی، اس لئے چند دنوں کے بعد اسے طلاق دے دی۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار کہ یا رسول اللہ! میرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی ہے اور میں نے دوسرا نکاح کر لیا لیکن جب وہ میرے پاس آیا تو اس کے پاس پھنسا ہی تھا۔ وہ صرف ایک دفعہ میرے پاس آیا اور مجھ سے کوئی لطف نہ اٹھا سکا پس کیا میں اپنے پہلے خاوند کے لئے حلال ہوگئی ہوں؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے پہلے خاوند کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوگئی جب تک وہ تمہارا اور تم اس کا ذائقہ نہ چکھو۔

حلال کو حرام کیوں کہتے ہو

سید بن جبیر کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرمایا کہ تمہارے ہوتے مشاکو جب کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تُو میرے لئے حرام ہے تو اس کا یہ کہنا فضول ہے

اور فرمایا کہ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا
اسودہ سنہ بہترین نمونہ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ حضرت زینب بنت جحش کے پاس
بٹھرتے اور شہدیا کرتے تھے۔ چنانچہ میں نے اور حضرت حفصہ
نے باہم مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم وہاں سے تشریف لائیں۔ تو وہ کہے کہ آپ کے دہن مبارک
سے متغایر کھانے کی بد آتی ہے۔ پس ہم میں سے ایک کے پاس
حضرت تشریف لائے تو اُس نے ایسا ہی کہا۔ آپ نے فرمایا: میں نے
تو زینب بنت جحش کے پاس سے شہدیا ہے۔ اب کبھی نہیں پوچھوں گا اس
پر یہ آیت نازل ہوئی: اے نبی! تم اسے حرام کیوں کرتے ہو جو اللہ نے
تمہارے لیے حلال کیا ہے۔ اور تم دونوں اللہ کی طرف رجوع کرو۔ یعنی
حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ اور ارشاد ربانی: اور جب نبی نے اپنی بعض بیویوں
سے سرگوشی فرمائی میں سرگوشی فرمایا یہ ارشاد ہے کہ میں نے تو شہدیا دی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو شہد اور پیشی جنس مرثوبہ خلع تھیں۔ جب آپ نازہ عرسے فارغ ہوتے
تو اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے اور کسی ایک کے نزدیک ہی بیٹھے
جاتے۔ ایک دفعہ آپ حفصہ بنت عمر کے پاس گئے اور معمول سے زیادہ اُن کے پاس
غیر سے۔ مجھے اس پر فیر آئی اور جب میں نے اُن سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میری
قوم کی فلاں عورت نے شہد کیا ایک کئی بطور بدیہی تھی۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو اس میں سے شہد پلایا تھا۔ پس میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ فلاں کئی قسم
میں تو مرد کوئی چیز کہہ دوں گی میں نے اسودہ بنت زعد سے کہا کہ تم قریب حضور آپ
کے پاس تشریف لائیں گے جب آپ کے نزدیک آئیں تو کہنا کہ آپ نے متغایر
کھایا ہے چنانچہ حضور انکار فرمایا میں نے تو کہنا کہ پھر آپ کے دہن مبارک سے یہ
بوکیوں آ رہی ہے حضور فرمایا میں نے کہ میں نے حفصہ کے پاس سے شہد کا شہرت پیا
ہے۔ اُس وقت کہنا کہ شاید میں نے غلط کارں جو ساموہ لکھ چیں ہیں ایسا ہی کہوں گی
اور اے صفیہ! آپ بھی ایسا ہی کہیں حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ حضرت اسودہ
نے کہا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے متغایر کھایا؟ فرمایا: نہیں۔ عرض کی تو میری
بوکیوں سے جو آپ کے دہن مبارک سے مجھے آ رہی ہے فرمایا کہ مجھے حفصہ نے

عَبَّاسٌ يَقُولُ إِذَا احْتَرَمَ امْرَأَتَهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَالَ لَكُمْ
فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

۲۲۸۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا
حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ عَمَّارًا أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدُ بْنَ
عَمِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُكُّ عِنْدَ رَأَيْبِ ابْنَةِ جَحْشٍ يُكْرِبُ
عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَرَامِيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ آيَتَنَا دَخَلَ
عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقَلَ إِنِّي أَحَدُ
مِنْكَ بِرَيْحٍ مَغَايِرٍ أَكَلْتُ مَغَايِرًا فَدَخَلَ عَلَيَّ
إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ لَدَيْلٍ شَرِبْتُ
عَسَلًا عِنْدَ رَأَيْبِ ابْنَةِ جَحْشٍ وَلَئِنْ أُعْذِرُ لَهُ فَتَزَلْتُ
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لَعَنَ تَحْرِمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِلَى أَنْ
تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَإِذَا اسْرَ النَّبِيُّ
إِلَى بَعْضِ أَمْرٍ وَاجِبٍ يَقُولُ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا۔

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا خُزَيْمَةُ بْنُ أَبِي الْكَغَرَةِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ
بْنُ مُسَيْبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحِبُّ الْعَسَلَ وَالْحَلْوَاءَ وَكَانَ إِذَا انْفَكَّتْ مِنَ الْعَصْرِ
دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَذْنُوهُنَّ مِنْ أَحَدِهِنَّ، فَدَخَلَ عَلَى
حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَأَحْبَسَ أَكْلُهَا مَا كَانَ يَحْبِسُ فَعَرَّتْ
سَأَلَتْ عَنْ ذَلِكَ فَقِيلَ لِي أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةً مِنْ
تَوْمِهَا عَسَلًا مِنْ عَسَلِ نَقْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْهُ شَرْبَةً، فَقُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَنُحْتَائِلَنَّ لَهُ فَقُلْتُ
لِسُودَةَ بِنْتِ سَامِعَةَ، إِنَّهُ سَيَذْنُو مِنْكَ نَازًا ذَنَابِيكَ
فَقُولِي أَكَلْتُ مَغَايِرًا فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ لَا تَقُولِي لَهُ
مَا هَذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَحَدُ مِنْكَ، فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ
مَقْنَنِي حَفْصَةَ شَرْبَةً عَسَلٍ، فَقُولِي لَهُ جَرَسَتْ نَفْثَةُ
الْعُرْفُطِ، وَسَأَقُولُ ذَلِكَ وَقُولِي أَنْتِ يَا مَعْشَرَ ذَاكَ،
قَالَتْ لَقَوْلٍ سَوْدَةَ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ تَأْمُرَ عَلَى الْبَابِ

بَابُ ١٧٦ التَّلَاقُ فِي الْإِعْلَاقِ وَالْكَرْبِ
وَالسُّكَّانِ وَالْمَجْنُونِ وَأَمْرِهِمَا وَالْفُلُطُ وَالنِّسَابُ فِي
التَّلَاقِ وَالشَّرْكَ وَغَيْرُهُ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَبِكُلِّ أَمْرٍ مَا تَوَلَّى

پیوی کو بہن کہہ دینا

جبر کے تحت یا نشہ یا جنون میں طلاق دینا

یانا دانستہ اور بھول کر طلاق یا نکر و غیرہ کا صدور ہو جائے اس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کو اس کی نیت کا بھلے بھلے شعبے نے اس پر یہ آیت

وَتَلَا الشَّعْبِيُّ لَوْلَا اخِذْنَا اِنْ نَسِينَا اَوْ اَخْطَا نَا فَمَا
لَا يَجُوزُ مِنْ اِقْدَارِ الْمُؤَسَّسِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلَّذِي اَتَدَّ عَلَى نَفْسِهِ اَبْكُ جُنُونٌ وَقَالَ
عَلِيٌّ بِقَرَحِمْزَةٍ حَوَا صِرَ شَارِبِي تَطْفِقُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ حِمْرَةً فَاِذَا حِمْرَةٌ قَدْ تَمَلَّ
مَحْمَرَةً عَيْنَاهُ ثُمَّ قَالَ حِمْرَةٌ هَلْ اَنْتُمْ الْاَعْيَدُ
لَا بِيْ فَنَعَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ
قَدْ تَمَلَّ فُخْرَجِمَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ وَقَالَ عُثْمَانُ لَيْسَ
لِلْجُنُونِ وَلَا لِلشَّكْرَانِ طَلَاقٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
طَلَاقُ الشَّكْرَانِ وَالْمُسْتَكْرَمِ لَيْسَ بِجَائِزٍ وَقَالَ
عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَجُوزُ طَلَاقُ الْمُؤَسَّسِ وَقَالَ
عَطَاءٌ اِذَا هَذَا ابَا طَلَاقٍ فَلَهُ شَرْطُهُ وَقَالَ نَافِعٌ طَلَقَ
رَجُلٌ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ اِنْ خَرَجَتْ فَقَالَ ابْنُ عُثْمَانَ
خَرَجَتْ فَقَدْ بَتَّتْ مِنْهُ وَاِنْ لَمْ تَخْرُجْ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ وَ
قَالَ الزُّهْرِيُّ فَيَسُنُّ قَالَ اِنْ لَمْ اَفْعَلْ لَدُنَا وَكَذَا
فَاَمْرَاقِي طَالِسٌ ثَلَاثًا يُسَلُّ عَمَّا قَالَ وَعَقْدًا عَلَيْهِ
قُلْبُهُ حِينَ حَلَفَ بِتِلْكَ الْيَمِينِ نَا اِنْ سَمِيَ اَجَلًا
اَمْرًا وَاَوْعَدًا عَلَيْهِ قُلْبُهُ حِينَ حَلَفَ جَعَلَ ذَلِكَ
فِي دِينِهِ وَاَمَّا نَبِيٌّ وَقَالَ اَبْرَاهِيمُ اِنْ قَالَ لِاحَاةٍ
لِي ثَلَاثَ نَيْتَةٍ وَطَلَاقٌ حَكَلٌ فَوَيْسَ اَنْهَمُ وَقَالَ
قَتَادَةُ اِذَا قَالَ اِذَا حَلَلْتُ فَاَنْتَ طَالِسٌ ثَلَاثًا
يَفْشَاهَا عِنْدَ كُلِّ طَهْرٍ مَرَّةً كَانَ اسْتِبَانٌ حُلْمًا
فَقَدْ بَاَنْتَ وَقَالَ الْحَسَنُ اِذَا قَالَ الْحَقِي بِكَ هَذِهِ
نَيْتُهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الطَّلَاقُ عَنْ وَطَرٍ
وَالْعَتَاقُ مَا اُرِيدُ بِهِ وَجْهُ اللَّهِ وَقَالَ
الزُّهْرِيُّ اِنْ قَالَ مَا اَنْتَ يَا مِرَاقِي نَيْتُهُ وَاِنْ
قَالَ طَلَاقًا فَهُوَ مَا لَوِيَّ وَقَالَ عَلِيٌّ اَلَمْ تَعْلَمْ
اَنْ الْقَلَمَ رَفَعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى
يَفْقَهُ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَدْرِكَ وَعَنِ النَّاسِكِ حَتَّى

ملاوت کی لاؤ اِخِذْنَا اِنْ نَسِينَا اَوْ اَخْطَا نَا اور بے عقل کا اقرار کرنا جائز !
نہیں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے ہی ایک فقرہ کرنے
دار سے فرمایا تھا کہ کیا تم پاگل ہو گئے ہو؟ حضرت علی نے ہی فریم علی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ حضرت حمزہ نے میری ردوں
اور شیروں کے پہلو جیر دیے ہیں تو حضرت حمزہ کو ملاوت کرنے کے
نے حضور شریف لے گئے۔ دیکھا تو نقشے میں اُن کی ہانکھیں !
سرخ متن اور حضرت حمزہ نے انہیں دیکھ کر کہا۔ تم میرے
باپ کے غلام معلوم ہوتے ہو۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے جان لیا کہ یہ نقشے میں چور ہیں لہذا آپ واپس تشریف لے آئے
اور ہم بھی آپ کے ساتھ چلے آئے عثمان کا قول ہے کہ دیوانے نے
اور نقشہ دلے کی طلاق نہیں پڑتی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ میری شہادت
کی طلاق جائز نہیں ہے۔ عقبہ بن عامر کا قول ہے کہ بے عقل کی طلاق جائز
نہیں ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ طلاق دینے کے تو اسکی شرط ہے۔ نافع کا قول
ہے کہ جس نے اپنی بیوی کو طلاق بائنی کر گھر سے نکل جائے اس پر ابھر
نے فرمایا کہ اگر وہ گھر سے نکل گئی تو طلاق بائنی پڑ جائے گی اور نہ نکلی تو
کچھ بھی نہیں رہے گی اس شخص کے بارے میں قول ہے کہ کہے کہ اگر میں
فلاں کام نہ کروں تو میری تین طلاقیں پس کہنے والے سے پوچھا جائے گا
کہ اسکی دلی مراد کیا تھی جبکہ اُس نے یہ قسم کھائی اگر وہ کسی مدت کا انہما
کہے کہ قسم کھاتے وقت میری دلی مراد یہ تھی تو اُس کے دین اور امانت پر
بھروسہ کیا جائے گا۔ ابراہیم کا قول ہے کہ اگر کوئی کہے کہ مجھے میری ضرورت
نہیں ہے تب بھی نیت دیکھی جائے گی اور ہر قسم کی طلاق اپنی زبان میں ہوتی
ہے۔ قتادہ کا قول ہے کہ اگر کوئی کہے کہ جب تو حاضر ہو تو مجھے تین طلاقیں۔ تو
ہر طہر میں اُس کے ساتھ جماع کرے اور جب محل حاضر ہو جائے تو وہ اُس سے
جدا ہو جائے گی جن کا قول ہے کہ جب کہا جائے کہ تو اپنے گھر والوں کے
پس چل جا تو نیت دیکھی جائے گی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ طلاق مجبوری میں
دی جاتی ہے اور رضائے الہی کیلئے آزاد کیا جائے رہبری کا قول ہے۔ جب
کوئی کہے کہ تو میری بیوی نہیں تو نیت دیکھی جائے گی، اگر طلاق کی نیت نہ ہو تو طلاق پڑ
جائے گی حضرت علی کا قول ہے کہ معلوم ہونا چاہیے، قدرت کا قلم میں اسیوں
سے اضافہ کیا ہے دیوانہ جب تک اُسے افادہ نہ ہو جائے۔ بچہ جب تک بولنے کا

يَسْتَبَيِّنُ وَقَالَ عَنِّي ذَكَرَ الطَّلَاقَ جَائِزًا لِالْأَطْلَاقِ
الْمَعْلُومِ -

۲۵۰ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عِشَاءُ
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ أَوْقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لَمْ يَكُنْ
تَجَاوَزَ عَنْ أَمَّتِي مَا حَدَّثْتُ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ
أَرْثَكَ لَمْ قَالَ قَتَادَةُ إِذَا طَلَّقَ فِي نَفْسِهِ فَلَيْسَ

بِشَيْءٍ - ۲۵۱ - حَدَّثَنَا أَصْبَحُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ
سَرَّاجٍ عَنْ أَسْلَمَ أَيْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
بِالسُّجْدِ كَقَالَ إِنَّهُ قَدْ مَرَّ فِي بَيْتِهِ مِنْهُ نَشْأَتِي
لِيُشْفِيَ الَّذِي لَمْ يَكُنْ شَهِيدًا عَلَى نَفْسِهِ أَمَّا بَعْضُ شَهَادَاتِ
نَدَائِهِ فَقَالَ هَلْ بِكَ جُنُونٌ هَلْ أَحْصَيْتَ؟ قَالَ
نَعَمْ لَنَا مَرِيضٌ أَنْ يَرْجِعَ بِالْمَعْلِيِّ فَلَمَّا أَذْلَقْنَاهُ الْجَحْلَ
جَمَعَ حَتَّى أَدْرَكَ بِالْحَذَرِ فَنُفِلَ -

مکر نہ سننے اور سونے والا جب تک وہ میل نہ ہو جائے حضرت علی کا قول ہے
کب مطلق کی طلاق کے سوا ہر ایک کی طلاق جائز ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا
امت کے ان نیالائ کو معاف فرمادیا ہے جو دلوں میں پیدا
ہوتے ہیں۔ جب تک ان کے مطابق عمل یا کلام نہ کریں۔ قاتل کا
قول ہے کہ اگر دل میں طلاق دی (زبان سے کہے نہ کہا) تو یہ کچھ بھی
نہیں ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ اسلام کا ایک شخص
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں بیٹھے اور
تھے اس شخص نے کہا کہ میں نہ تو کبھی شہید ہوں نہ خود نے اس طرف سے منہ
پھیر لیا۔ پس آپ نے ہر طرف سے پھیرا اور اس نے کہا اے اللہ ہمارے رب! یہ شخص
گواہی دی۔ آپ نے اسے پکارا کہ یہ شخص گواہی دے گا کہ تم گواہی دے رہے ہو
اچھا تم گواہی تم شادی شدہ ہو اس نے جہات میں جواب دیا کہ آپ نے اسے
عید گاہ میں منگوا کر دینے کا حکم فرمایا۔ جب اسے پھر گئے فرودا ہوئے تھے ہاں
گیا آخر کا حشر کے مقام پر پہنچا گیا اور قتل کر دیا گیا۔

یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ ہے جو اسی جلد کی حدیث ۲۵۲، ۱۴۹، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴

جرم کر کے اپنے اوپر مدجاری کر دینے چھوڑ رہے۔
بالآخر مدجاری ہوئی اور حضرت عائشہؓ کو سنگسار کر دیا گیا۔ بخاری شریف ہی میں پہلے گزر چکا ہے کہ مدجاری ہونے کے بعد کسی صحابی نے ان کے بارے میں کوئی نامناسب لفظ کہہ دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ناراض ہوئے اور فرمایا: "یہ ایسا نہ کہہو کہیں تم کو مارنے کی ایسی قرعہ ہے کہ اگر وہ کسی امت پر بانٹ دی جائے تو ساری امت بخش جائے گی"۔ سبحان اللہ! لہذا کسی بھی صحابی کے بارے میں ذرا بھی زبان ظلم نہیں کھولنی چاہیے۔ وہ سارے ہی حضرات جنتی اور خدا کے پسندیدہ افراد ہیں اور وہ ساری امت محمدیہ کے سرور اور محسن ہیں۔ اُس گروہ کا ادنیٰ بھی باقی امت سے الٹی ہے۔ اُن بزرگوں کا دونوں عالم میں بول بالا ہے۔ اُن میں سے کسی کے بھی غلامت زبان ظلم نہ کھولنے والا اپنی تباہی کو آواز دیتا ہے اور اس کا وارین میں منہ کالا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے غلاموں میں شمار فرمائے آمین۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ اسلم کا ایک آدمی اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں جلوہ افروز تھے۔ اُس نے آواز دیتے ہوئے کہا کہ یا رسول اللہ یہ کم بخت زنا کر رہا ہے یعنی وہ عورتیں آپ نے اُس کی طرف سے منہ پھیر لی ہیں وہ ادھر ہی سامنے چلا گیا مدھر آپ نے منہ پھیرا تھا اور کہا: یا رسول اللہ یہ بد بخت زنا کر رہا ہے۔ پس آپ نے اُس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ پھر مرتبہ وہ اُسی طرف چلا گیا مدھر آپ نے منہ کیا تھا اور اُس نے وہی بات کہی تو آپ نے اعراض فرما لیا۔ چوتھی مرتبہ اُس نے سامنے آکر کہا اور جب وہ اپنی ذات پر چار مرتبہ گواہی دے چکا تو اُسے پکارتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ کیا تم دہرانے ہو اس نے کہا: نہیں پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے بے جاؤ اور سنگسار کر دو اور وہ خودی شدہ تھا نہ ہی کہ بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں انہیں لوگوں میں تھا جنہوں نے مدینہ منورہ کی عید گاہ میں سے سنگسار کیا جب پھر گئے فردا ہوئے تو جگہ بگڑا ہوا یہاں تک کہ قرعہ تمام پر اُسے پکڑا اور سنگسار کر دیا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔
خلع میں طلاق دینا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور تم اسے لئے اُس میں سے لینا حلال نہیں ہے جو تم نے عورتوں کو دی ہے" (البقرہ) حضرت عمرؓ نے خلع کو جائز قرار دیا اگرچہ سلطان کے سامنے نہ ہو حضرت عثمانؓ نے کہا کہ اگر عورت اپنا سارا مال دے کر خلع کرے تب ہی جائز ہے۔ طاہر کا قول ہے کہ اَلَا یَقْبَلُ خُلْعًا اِنْ لَمْ یَقْبَلْ خُلْعًا مِنْ مَدْرَسَةِ مَرَاد وہ فرض ہے جو ایک ساتھ رہنے اور محبت وغیرہ کا فرض ہے ایک کا دوسرے پر ہے اور بے وقوف لوگوں میں بات نہ کہے کہ وہ اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک یہ نہ کہے کہ میں تیسرے لئے جنابت کا فعل نہیں کروں گا۔

۲۵۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُ يَزِيدُ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَا فَكَانَ يُقَالُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْأَخِي قَدْ مَرَّ فِي يَغْنَى نَفْسُهُ فَاغْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي اغْرَضَ قَدْ مَرَّ فِي نَاغِرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي اغْرَضَ قَدْ مَرَّ فِي نَاغِرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لَهَا الْرَابِعَةَ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ وَكَانَ يُقَالُ هَلْ بِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا فَقَالَ (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ) صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَبَّوْا بِهِ فَاغْرَضُوا وَكَانَ قَدْ أَحْمَقُ. وَمِنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ لَا يُعْصَرُ قَالَ كُنْتُ مِمَّنْ رَجَعْنَا فَرَجَعْنَا بِالْمَعْصِيَةِ بِالْمَدِينَةِ فَلَمَّا أَذْكَفْتُهُ الْجَعَامَةَ جَمَرْتُ حَتَّى أَدْرَكْتَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَعْنَا حَتَّى مَاتَ.

۱۶۶ بِأَنَّكَ أَلْعَلُّمٌ وَكَيْفَ الطَّلَاقُ فِيهِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَى تَوَلَّيْنَهُنَّ الظُّلُمُونَ وَأَجَازَ عَمَّا الْخُلْعُ دُونَ السُّلْطَانِ وَأَجَازَ عَمَّا عُثْمَانُ الْخُلْعُ دُونَ عِقَاقِ مَا فِيهَا وَقَالَ طَاوُسُ الْأَنْ يَخَانَا أَنْ لَا يَقِيمَا حَدَّ دَوْلَا فِيمَا افْتَرَضَ بِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى مَلْجَبِهِ فِي بَعْثَةِ وَالصُّحْبَةِ وَلَمْ يَقْلُ قَوْلُ السُّفَهَاءِ لَا يَحِلُّ حَتَّى تَقْبَلَ لَا أَغْتَسِلُ لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ.

۲۵۳۔ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ جَبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ رَأْسَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ أُمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا
أَرَبْتُ فَيْلَيْهِ فِي خَلْقِي وَلَا دِينٍ وَكَانَتِي أَكْرَمَ الْكَفَرِ
فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُرِيدِينَ
عَلَيْهِ حَيْثُ يَفْتَهُ؟ قَالَتْ نَعَمْ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْبَلَّ الْحَدَنُوعَ وَطَلَقَهَا تَطْلِيقَةً.

۲۵۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ الْوَاسِطِيِّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ
عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ أُمَّ ثَابِتِ بْنِ
أَنَّى حَدَّثَنَا قَالَ تَرَدَّدِينَ حَدِيثَهُ قَالَتْ نَعَمْ فَرَدَّهَا وَأَمَرَهُ
يُطْلِقُهَا وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عِكْرِمَةَ
عَنْ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلَقَهَا وَفِي ابْنِ أَبِي نَيْمَةَ
عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَتْ أُمَّ رَأْسَ ثَابِتِ
بْنِ قَيْسٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَتَّبِعُكَ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلَا خَلْقٍ وَلَا
لِحْيَةٍ وَلَا طَيْفَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا
نَزْدِيْنُ عَلَيْهِ حَدِيثَهُ قَالَتْ نَعَمْ.

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ سَهَابٍ عَنْ
حَدَّثَنَا زَادُ الْبُزْجِيِّ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ
عَنْ يَكْرُمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَأْسَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ
أُمَّ رَأْسَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ بِنْتِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَتَقِمُّ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلَا
خَلْقٍ إِلَّا أَنِّي أَخَافُ الْكُفْرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَدَّدِينَ عَلَيْهِ حَدِيثَهُ فَقَالَتْ نَعَمْ
فَرَدَّكَ عَلَيْهِ وَأَمَرَهُ فَنَاقَهَا.

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ
عِكْرِمَةَ أَنَّ جَبِيلَ بْنَ كَعْبٍ حَدَّثَنَا أَنَّ
بَابُ الشَّقَاقِ وَهَلْ يُشِيرُ بِالْعِلْمِ عِنْدَ

مکرم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے
کہ حضرت ثبیت بن قیس کی اہلیہ عمر سہیلہ بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں
حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! میں کسی بات کی بنا پر ثابت بن قیس
سے ناخوش نہیں ہوں، نہ ان کے اخلاق سے اور نہ ان کے دین سے،
لیکن میں مسلمان ہو کر احسان فراموش بننا پسند کرتی ہوں پس رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم ان کا باغ واپس دینا چاہتی
ہو؟ عرض گزار ہوئیں۔ ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
ان کا باغ واپس کر لو۔

خالد بن انس نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ یہ عبد اللہ بن ابی کی ہیں،
ہے۔ اگے اس روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا۔ کیا تم ان کا باغ واپس کر دو
گی؟ وہ عرض گزار ہوئیں۔ ہاں پس انہوں نے باغ واپس کر دیا اور آپ نے
حضرت ثبیت کو حکم دیا کہ انہیں ایک طلاق دے دو۔ مکرہ نے ہی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے کہ انہیں ایک طلاق دے دو۔
اسی کو مکرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مستند روایت کیا ہے
کہ ثابت قیس کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر
عرض گزار ہوئیں۔ میں ثابت برائے ان کے اخلاق یا دین کی وجہ سے ناخوش
نہیں ہوں لیکن میرا ان کے ساتھ گزراؤ نہیں ہو سکتا پس رسول اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ کیا تم ان کا باغ واپس کر دو گی؟ وہ عرض گزار ہوئیں۔ ہاں

مکرم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی
ہے کہ ثابت بن قیس بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ
میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میں ثابت کے دین یا اخلاق
کی بناء پر ان کے پاس سے انکار نہیں کرتی بلکہ کفر کا ڈب ہے۔ اس
پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
تم ان کا باغ واپس کر دو گی؟ اس نے جواب دیا، ہاں۔ پس اس
نے وہ باغ واپس کر دیا اور آپ نے اُسے جدا کرنے کا
حکم دیا۔

سلمان، حماد، ابوبکر نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن
ابی نہیں اور حضرت ثابت بن قیس کی بیوی ہیں، اگے گزشتہ روایت کی طرح روایت ہے
کیا ضرورت کے تحت غلط ہو سکتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اگر تمہیں ان دونوں کے درمیان نا اتفاقی کا اندیشہ ہو تو ایک ثالث مرد کی طرف سے اور ایک ٹیمٹ عورت کی طرف سے (لو سوزہ النساء آیت) حضرت مسدق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی مغیرہ نے مجھ سے اجازت طلب کی کہ وہ اپنی بیٹی حضرت مسلیٰ کے نکاح میں دے دیں لیکن میں اجازت نہیں دیتا

نوزدی کی بیع سے طلاق واقع نہیں ہوتا

قائم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا بریرہ کے معاملے سے تین مسئلے معلوم ہو گئے: پہلا یہ کہ جب اُسے آزاد کیا گیا۔ تو غلام کے ہاتھ میں اُسے اختیار دیا گیا۔ ۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میراث اُس کا حق ہے جو آزاد کرے۔ ۳۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو گوشت کی ہانڈی میں اُبال آ رہا تھا۔ پس آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا جو روٹی اور گھر کے سامن پر مشتمل تھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ جبکہ میں ہانڈی میں گوشت دیکھ رہا ہوں۔ عرض کیا گیا کہ گوشت تو ضرور ہے۔ لیکن یہ بریرہ کو صدقہ کے طور پر ہے۔ جب کہ آپ صدقہ نہیں کھاتے۔ فرمایا: صدقہ تو اُس کے لئے ہے ہمارے لئے تو بدر ہے۔

نوزدی غلام کے تحت ہو تو اختیار دینا

ابو الولید، شعبہ، ہمام، قتادہ، عکرمہ کا بیان ہے کہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے بریرہ کے خاوند کو غلام دیکھا۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس نے فرمایا کہ بریرہ کا شوہر مغیث جو نبی فلاں کا غلام تھا۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں بریرہ کے پیچھے رو رہا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بریرہ کا خاوند کالے رنگ کا غلام تھا اُسے مغیث کہتے تھے اللہ نبی فلاں کا غلام تھا۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ مدینہ منورہ کی

الْقُرْآنِ - وَقَوْلُهُ تَعَالَى - وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَأَبْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ إِلَى قَوْلِهِمْ خَيْرًا - ۲۵۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ السُّوْرَيْنِ مَخْرُومَةً قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنْ بَنَى الْمُغِيرَةَ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يَنْكِحَ عَلَى ابْنَتِهِمْ فَلَا اِذْنَ -

باب لَا يَكُونُ بَيْعُ الْأَمَةِ طَلَاقًا -

۲۵۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مَرْبُوعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَى جُوحِ الْيَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيدَةٍ لَكَ سَنِيَّةٌ حَتَّى السَّنَنِ أَنْهَا أَعْقَبَتْ نَحْرَتِ فِي زَوْجِهَا - وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ نَفُورًا بِلَهُمْ فَقَرَّبَ إِلَيْهِ خَيْرٌ وَأَدْمُ وَلِيَّتٍ فَقَالَ: أَلَا أَرَى الْبُرْمَةَ فِيهَا لَحْمٌ؟ قَالُوا بَلَى وَلَكِنْ ذَلِكَ لَحْمٌ تَصَدَّقَ بِهِ عَلَى بَرِيدَةٍ وَأَنْتَ لَوْ تَأْكُلُ الْعَدَاةُ قَالَتْ عَلَيْهَا مَدَقَّةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ -

باب خِيَارُ الْأَمَةِ تَحْتَ الْعَبْدِ -

۲۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهَمَّامٌ عَنْ تَادَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُهُ عَبْدًا يَعْنِي نَزَّاجَ بَرِيدَةٍ -

۲۶۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا هَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذَاكَ مَغِيثٌ عَبْدٌ بَنِي فَلَانٍ يَعْنِي نَزَّاجَ بَرِيدَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتْبَعُنِي سَكَّ الْمَدِينَةِ يَتْبَعُنِي عَلَيْهَا -

۲۶۱ - حَدَّثَنَا كَثِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ (أَيُّوبُ) عَنْ مَعْرُومَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ إِنْ كَانَ نَزَّاجَ بَرِيدَةٍ عَبْدًا أَسْوَدَ يَقَالُ لَهُ مَغِيثٌ

مَنْ بَنَى فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ يَهُودٌ وَنَحْنُ آدَمِيَّةٌ
سِوَاكَ الْمَدَائِنَةِ -

بَابُ شَفَاعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي نَزْوِجِ بَرِيرَةَ -

۴۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ هَابِ حَدَّثَنَا
خَالِدٌ عَنْ مَكْرُمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَزْوِجَ بَرِيرَةَ
كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ لَهُ مَعْشَرَ كَافِي أَنْظُرْ إِلَيْهِ يَهُودٌ خَلْفَهَا
يُنَبِّئُ دَوْمُومَةً تَسِيلُ عَلَى رِجْلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبَّاسٍ يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ عَجَبٍ مَعْشَرَ
بَرِيرَةَ مَنْ يَقْبَضُ بَرِيرَةَ مَعْشَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَأَيْتُمْ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْمُرُنِي
قَالَ إِنَّمَا أَنَا أَشْفَعُ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي بِهِ -

بَابُ

۴۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَلَهُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ
عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ أَرَادَتْ
أَنْ تَكْفُرَ بِبَرِيرَةَ فَاتَى مَوَالِيَهَا إِذَا أَنْ يَشْتَرِ طَوَا
الْوَلَاءُ لَدَى حَكْرَتِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أَشْتَرِيهَا وَأَقْبِضِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَهْتَقَ - وَ
أَقْبَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِجْلَيْهَا فَقِيلَ إِنَّ هَذَا مَا
لَمْ يَكُنْ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا مَدَدَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ -

۴۶۴ - حَدَّثَنَا إِدْرَسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَنَحْنُ إِدْرَسُ فَخَرِيتُ
مِنْ نَزْوِجِهَا -

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ
حَتَّى يُؤْمِنُوا وَلَا مَلَائِكَةً مُؤْمِنَةً خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ
وَلَوْ أَهْبَبْتَ كُلَّهُ -

۴۶۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ شَاذِيعٍ أَنَّ
ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا سَأِلَ عَنْ نِكَاحِ الْمُشْرِكِ نِكَاحًا
فَإِلَّا يُؤْمِنُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَذَمَ الشِّرْكَ كَمَا كَتَبَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ
وَلَا أَكْثَرُ مِنَ الْإِسْرَافِ شَيْئًا أَكْثَرُ مِنْ أَنْ -

معیوں میں اس (بریرہ، اپنی بیوی) کے پیچھے چھوٹا رہا،
بریرہ کے خاوند کے لئے حضور کا سفارش کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بریرہ کا
خاوند غلام تھا جس کو معیت کہتے تھے گویا میں دیکھتا ہوں کہ وہ اس کے
پیچھے رہتا ہے اور اس کو اس کی دائرگی پر گردے ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا۔ اے عباس! کیا معیت
کو بریرہ سے جویت اور بریرہ کو معیت سے جو نفرت ہے اس پر نہیں
تعجب نہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بریرہ سے فرمایا کہ کتنی
تم اس کے پاس داپس مل جاتی ہو اس کی یاد رسول اللہ! کیا آپ مجھے حکم فرمادے
میں ان گویا میں تو سفارش کر رہا ہوں عرض نہ ہوئی۔ تو مجھے اس کی ضرورت نہیں۔

لوندی کو خاوند کے بارے میں اختیار دینا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بریرہ کو خریدنے کا ملاو کیا تو اس کے کھانا
نے نکاح کر دیا مگر اس شرط پر راضی تھے کہ وہ ان کیلئے ہر طرح کی خدمت دے گا
وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا آپ کو یاد ہے کہ اسے خرید لیا کہ وہ کوہ کا
کا معیت تو وہی ہے جو آؤ کہے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت
میں گوشت پیش کیا گیا اور بتایا کہ بریرہ کو صدقہ میں طلبے آپ نے فرمایا کہ وہ
اس کے لئے صدقہ اور ہمارے بندہ ہے

آؤ تم نے شعبہ سے جہادیت کی اس میں اتنا زیادہ ہے کہ شہر
کے بارے میں اسے اختیار دیا گیا۔

مشرک عورت سے نکاح نہ کرو

مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں اور مومنہ
لشکر مشرک سے جوئے اگر چندہ ہمیں پسند آئے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نصرانیہ اور یہودیہ کے ساتھ
نکاح کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے
ان ایملان پر مشرک عورتوں کے ساتھ نکاح کرنا حرام فرمایا ہے اور میں
نہیں جانتا کہ اس سے بڑا اس کے لڑکے کے کہ کوئی یہ کہے کہ میرا رب بھی

تَقُولُ الْمَرْأَةُ رَبُّهَا عَيْسَى وَهُوَ عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِ اللَّهِ۔

ف: صحیح مذہب یہی ہے کہ یہودی اور نصرانی عورتیں مسلمانوں کے لیے حرام ہیں کیونکہ عیسائی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ کو بھی خدا کہتے اور تثلیث بناتے ہیں جبکہ یہودی حضرت عزیر علیہ السلام کو خدا کہتے ہیں۔ اگرچہ یہ دونوں گروہ الٰہی کتاب میں لیکن عقیدہ توحید کی مخالفت کے باعث مشرک بھی ہیں۔ لہٰذا یہودیوں اور عیسائیوں کے عقیدے پر قائم رہنے والی ان کی کسی عورت کا مسلمان سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ پس اگر مسلمان کسی یہودیہ یا نصرانیہ کو اپنے نکاح میں رکھے گا تو وہ نکاح واقع ہی نہیں ہوگا اور اس کا بیوی کی طرح رکھنا حرام ہوگا اور اس کے ساتھ زانیہ نہ جیت محض بدکاری شمار ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

بَابُ نِكَاحِ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الشِّرْكَاتِ وَ

عَدَّتِهِنَّ۔

۲۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ الشَّرِكَونَ عَلَى مَنْزِلَتَيْنِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِينَ كَانُوا مُشْرِكِي أَهْلِ حَرْبٍ يُقَاتِلُهُمْ وَيُقَاتِلُونَهُ وَهُنَاكَ أَهْلُ عَهْدٍ لَا يُقَاتِلُهُمْ وَلَا يُقَاتِلُونَهُ وَكَانَ إِذَا هَاجَرَتْ امْرَأَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْحَرْبِ لَمْ تَخْطُبْ حَتَّى تَحِيضَ وَتَطْمُرُ فَإِذَا طَهَّرَتْ حَلَّ لَهَا النِّكَاحُ فَإِنْ هَاجَرَ رَجُلٌ مَّهَا قَبْلَ أَنْ تَنْكِحَ رَأَتْ إِلَيْهِ وَإِنْ هَاجَرَ عَهْدٌ مِنْهُمْ أَدَامَهُ فَلَهُمَا حَتْرَانِ وَلَهُمَا مَا لِلْمُحَارِبِينَ ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ مِثْلَ حَدِيثِ مُجَاهِدٍ، وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ أَدَامَهُ لِلشَّرِكِيِّنَ أَهْلُ الْعَهْدِ لَعِيدٌ وَارْتَدَّتْ أُمَّتَانَهُمْ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَتْ قُرَيْبَةُ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا مَعَاذِيَةَ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، وَكَانَتْ أُمُّ الْحَكَمِ ابْنَةُ أَبِي سُفْيَانَ تَحْتَ عِيَّاضِ بْنِ خَنِيمٍ الْعَلْبَرِيِّ فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الثَّقَفِيُّ

بَابُ إِذَا أَسْلَمَتِ الشَّرِكَةُ أَوِ النَّصْرَانِيَّةُ

تَحْتَ الذَّامِي أَوِ الْحَرَبِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا أَسْلَمَتِ النَّصْرَانِيَّةُ قَبْلَ تَرْجُحِهَا بِسَاعَةٍ حَرُمَتْ عَلَيْهِ وَقَالَ دَاوُدُ عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ امْرَأَةٍ مِّنْ أَهْلِ

عطائے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے ساتھ مشرکین دو قسم کے تھے۔ ایک حربی مشرک جن سے آپ لڑتے اور وہ آپ سے لڑتے تھے اور دوسرے وہ جن کے ساتھ معاہدہ ہوتا تھا جن سے نہ آپ لڑتے تھے اور نہ وہ آپ سے لڑتے تھے اور جب حربی کافروں کی عورت ہجرت کر کے آتی تو اسے نکاح کا پیغام دیا جاتا جو اب تک حیض اگر وہ پاک نہ ہو جاتی جب وہ پاک ہو جاتی تو اس کے ساتھ نکاح کرنا حلال ہو جاتا اگر اس کا خاوند نکاح سے پہلے ہجرت کر کے آجاتا تو وہ اس کی طرف لوٹا دی جاتی۔ اگر ان میں سے کوئی غلام یا لونڈی ہجرت کر کے آتا تو اسے آزاد کر دیا جاتا اور ان کے حقوق بھی دیگر مہاجرین کی طرح ہوتے، پھر معاہدہ والے مشرکین کے بارے میں اسی طرح ذکر کیا جیسا کہ عباد کی حدیث میں ہے۔ اگر معاہدہ والوں کا غلام یا لونڈی ہجرت کر کے آئے تو وہ اس میں نہیں کیا جائے گا بلکہ مشرکین کو ان کی قیمت دی جائے گی۔ عطا نے

حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرچہ بن حبیب البائینی اسی طرح حضرت عمر بن خطاب کے نکاح میں تھی، تو انہوں نے اسے طلاق دے دی اور حضرت معاویہ بن ابوسفیان نے اس کے ساتھ نکاح کر لیا۔ اور عطاء بن ابی ریحان نے کہا کہ یہ صحیح نہیں ہے کہ عطاء نے اس کے ساتھ نکاح کر لیا۔ اس مشرکہ یا نصرانیہ کا مسلمان ہونا جو ذمی یا حربی کے تحت تھی

معلوم ہے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب نصرانیہ اپنے خاوند سے ایک ساتھی پہلے مسلمان ہو جائے تو وہ اس پر حرام ہو جائے گی۔ عطاء سے اہل معاہدہ کی عورت کے بارے میں پوچھا گیا جو مسلمان ہو گئی اور کچھ دنوں کے بعد اس کا خاوند اسلام قبول کر لے تو کیا یہ اس کی بیوی رہے گی۔ فرمایا کہ نہیں،

الْعَهْدِ اسْلَمْتُ ثُمَّ اسْلَمَ رَجُلَانِ فِي الْعَهْدِ اِهَى
اَمْرًا ثُمَّ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَشَاءَ هِيَ نِكَاحٌ مَبْدِي
وَصَلَاتِي - وَقَالَ مَجَاهِدٌ اِذَا اسْلَمَ فِي الْعَهْدِ وَ
يَتَرَجَّعُهَا وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَا هُنَّ حِلٌّ لَكُمْ وَ
لَهُمْ يَحْلُونَ لَهِنَّ - وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتًا دَخَلْتُ فِي
مَجَاهِدَيْنِ اسْلَمَا هُمَا عَلَى نِكَاحٍ مَبْدِي اِذَا اسْلَمَ كِلَاهُمَا
صَلَحَةٌ وَابَى الْأَنْحَرِيَّاتُ لَوْ سَبَّلَ لَهَ عَلَيْهَا
يُقَالُ ابْنُ جَرِيحٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ اُمْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ
جَاءَتْ إِلَى الْمُسْلِمِينَ اُبْعَاوْضُ زَوْجَهَا مِنْهَا لِقَوْلِكَ
لَقَالُوا لَوْ هُمْ مَا اَلْفُلُؤَالُ لَا الْمَا حُنَّ اِلَّا اَنَّ
بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَهْلِ الْعَهْدِ
وَقَالَ مَجَاهِدٌ هَذَا حَكْمٌ فِي صَلَاحِ بَيْنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ -

۲۸۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ
شُهَابٍ وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي
ابْنُ اَحِبٍّ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ ابْنُ شُهَابٍ اُخْبِرَنِي
عَنْ يُونُسَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَرَّ بِهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَاْنَتِ الْمُؤْمِنَاتُ اِذَا
هَاجَرْنَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْدَحُهُنَّ
يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اِذَا جَاءَكُمْ
الْمُؤْمِنَاتُ مَعَاجِرَاتٍ فَاَمْحِضُوهُنَّ إِلَى الْخُرُوفِ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ اقْرَبُ هَذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ
فَقَدْ اقْرَبَتْ لِيَخْنَعَنِي فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُخْرِمَتْ بِهَا لَفَّ فِي قَوْلِهَا
قَالَ لَهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الطَّلَاقُ فَقَدْ بَايَعْتُنَّ ، لَا فَا لِلَّهِ مَا مَسَّتْ يَدُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدًا امْرَأَةً قَطْعًا
اِنَّهُ لَيَمْسُ بِأَنْفِكَ لَدِمَ . وَانَّهُ مَا اسْتَدْرَجَ رَجُلٌ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ اِلَّا بِمَا امَرَكَ اللَّهُ

مگر وہ چاہے تو مرد سے کر لیا نکاح کر لے جائے کہ قول ہے کہ اگر عورت کی مدت
کے دوران خاندان مسلمان ہو جائے تو وہ اسی کی بیوی رہے گی ارشاد باری
تعالیٰ ہے۔ یہ وہ عورتیں تھیں جن کے لئے طلاق ہیں اور نہ مرد ان عورتوں کیلئے
(سورہ الممتحنہ)۔ امام حسن بصری اور قتادہ کا جو سیل کے بارے میں قول
ہے کہ مرد عورت وہ نہیں مسلمان ہو جائیں تو ان کا ساتھ نکاح برقرار رہے گا
اگر ایک ان میں سے پہلے مسلمان ہو جائے اور دوسرا انکار کر دے تو اس
عورت پر مرد کا کوئی حق نہیں رہتا۔ ابن جریر کا بیان ہے کہ میں نے عطاء سے
مشترکوں کی اس عورت کے بارے میں پوچھا جو مسلمانوں کے پاس آجائے
کہ کیا اس کے خاوند کو معاوضہ دیا جائے گا کیونکہ ارشاد باری
کہ جو اولیٰ نے طلاق کیا ہے وہ اس سے دوسرا نکاح ایسا نہیں ہے یہ
تو ان کے متعلق ہے جن کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا
صلہ تھا۔ مجاہد کا قول ہے کہ یہ تمام باتیں اس صلہ میں تھیں جو نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قریش مکہ کے درمیان ہوئی۔

عروہ بخاری کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
نہرو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان لانے والی عورت میں جب
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کر کے آتی تھیں تو حکم غلامی
۱۔ اسے ایمان والا اور احب ایمان لانے والی عورتیں ہجرت کر کے
تجسس سے پاس آیا کریں تو ان کا امتحان لے لیا کرو (سورہ الممتحنہ) کے
کے تحت امتحان لیا جاتا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں
کہ مومن عورتوں میں سے جو اس شرط کو تسلیم کر لیتی تو اس کی
مشقت کا افسار کر لیا جاتا۔ پس جب وہ اپنی زبان سے اس
کا اقرار کر لیتیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے
فسرمانے کہ جاؤ تمہیں تمہیں بیعت کر لیا ہے۔ خدا کی قسم رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک نے کسی عورت
کے ہاتھ کو ہرگز مس نہیں کیا بلکہ آپ انہیں زبانی کلامی بیعت
فسرمانا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
و مسلم نے کسی کا ہاتھ نہیں چھو مگر صرف ان عورتوں کا جن کا
اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم فسرمانا ورنہ جب آپ عورتوں
سے بیعت لیتے تو زبانی بھی فسرمانے کو میں نے نہیں

بیعت کر لیا ہے۔

بیویوں سے ایلاء کرنا

جو لوگ اپنی بیویوں سے ایلاء کرتے ہیں تو عورتوں کو چاہیے کہ چار مہینے انتظار کریں (سورہ البقرہ - فَإِنْ فَاذُوا - اگر رجوع کریں۔)
حمید الطویل نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی اندراج مطہرات کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی، اور آپ کے پیغمبر مبارک میں موج لگتی۔ پس آپ اپنے بالافلانے میں انتیس دن تک قیام پذیر رہے جب آپ اُس سے اُسے تو آپ سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک مہینے کی قسم کھائی تھی فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جس چیز کا اللہ تعالیٰ نے ایلاء نام رکھا ہے اُس کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ مدت گزر جائے گے بعد کسی کے لئے حلال نہیں ہے مگر یہ کہ دستور کے مطابق روک لے یا طلاق کا ارادہ کرے جیسا کہ اللہ عزوجل نے حکم فرمایا ہے۔ نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ جب چار مہینے گزر جائیں تو انتظار کرے یہاں تک کہ طلاق دے اور بغیر طلاق دے طلاق واقع نہیں ہوتی اور اس کا حضرت عثمان حضرت علی، حضرت ابوذر و ۱۶ اور حضرت عائشہ وغیرہ ہی کو حکم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارہ اصحاب نے ذکر کیا ہے۔

مفقود النحر کے اہل و عیال اور مال کا حکم

ابن مسیب کا قول ہے کہ جب کوئی لڑائی کے وقت صف میں سے گم ہو جائے تو اُس کی بیوی ایک سال انتظار کرے حضرت ابی سمود نے ایک لونڈی خریدی اور ایک سال تک اُس کے مالک کو تلاش کیا لیکن وہ ایسا گم ہوا کہ نہ ملا پس ایک دو درہم لے کر خیرات کرتے اور کہتے کہ اے اللہ! یہ غلام کی طرف سے ہیں اور اُس کی قیمت میرے ذمے ہے اور فرماتے ہیں کہ گری

پڑی چیز ہائے تب بھی اسی طرح کرے۔ اگرچہ اُس قیدی کے ہاتھ میں کہا بھی کہ تمام معلوم ہو کہ اُس کی بیوی نکاح اور نہ اُس کا مال تقسیم کیا جائے جب اس کی کوئی خبر نہ ملے تو وہی طریقہ اختیار کیا جائے جو مفقود النحر کے بارے میں شرعی طریقہ ہے۔

یعنی بن سعید نے بزرگ مولیٰ حضرت بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کی ہے کہ

يَقُولُ لَعَنَ إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَ، تَدْبَابًا يَعْتَكُنْ كَلَامًا -

يَا لَيْكَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى - بَلَدَيْنِ يُوَكُّونَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرْتَبِعُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ إِلَى قَوْلِهِ سَمِعْتُمْ عَلَيْهِمْ - فَإِنْ فَاذُوا: رَجَعُوا -

۲۶۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ حَمِيدِ الطَّوِيلِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتْ أَنْتَبَلُ بِرَجُلَةٍ فَأَتَا مَرْفِئَ مَشْرِئِهِ تِسْعًا وَعَشِيرِينَ ثُمَّ نَزَلَ، فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ آيَتُكَ شَهْرًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعَشِيرُونَ -

۲۶۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ فِي الْإِيلَاءِ الَّذِي سَمَى اللَّهُ: لَوْ جُئِلَ لِوَحْدٍ بَعْدَ الْأَجَلِ إِلَّا أَنْ يُسَلِّكَ بِالْمَعْرُوبِ أَوْ يُعْزِمَ بِالطَّلَاقِ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ لِي إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَا لَيْكَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ يَوْتُ حَتَّى يَطْلُقَ وَلَا يَقْعُ عَلَيْهِ الطَّلَاقُ حَتَّى يَطْلُقَ - وَيَذْكُرُ ذَلِكَ عَنْ عُثْمَانَ وَبِعَنِي وَأَبِي الدَّانِدَاءِ وَعَائِشَةَ فَاشْتَى عَشْرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

بَابُ حُكْمِ الْمَفْقُودِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَ قَالَ ابْنُ الْمُسَلَّبِ: إِذَا فَقِدْتُ الصِّفَ بَعْدَ الْقِتَالِ تَرْتَبِعُ أَمْرَاتِهِ سَنَةً - وَاشْتَرَى ابْنُ مَسْعُودٍ جَارِيَةً وَالتَّمَسَّ صَاحِبَهُ سَنَةً - فَلَمْ يَجِدْهُ وَفَقِدَ فَأَخَذَ يُعْطِي الدَّارَ هَمَّ قَالَ الرَّهْمِيُّ وَقَالَ: اللَّهُمَّ عَنْ فُلَانٍ وَكَأَنِّي قَالَ هَكَذَا أَنَا فَعَلُوا بِالْقَطْعَةِ - وَقَالَ الرَّهْمِيُّ فِي الْأَسِيرِ يَعْلَمُ مَكَانَهُ لَا تَتَرَدَّدُ أَمْرَاتُهُ وَلَا يَقْسَمُ مَالَهُ فَإِذَا أَلْقَطَعَ خَبَرَ نُسْتَهُ سَنَةً الْمَفْقُودِ -

۲۷۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہوئی ہوئی بکری کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اُسے بکڑ لو کہ وہ تمہارے لئے ہے یا تمہارے بھائی کیلئے ہے یا بیٹھنے کے لئے آجب کہوئے ہوئے اونٹ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ناراض ہوئے اور دونوں طرف مہلک سرخ بھونکے اور فرمایا کہ مجھے اُس سے کہا سروکار ہے اُس کا کھانا پینا اُس کے ساتھ ہے۔ وہ پانی پیئے گا، درختوں سے کھائے گا یہاں تک کہ اُس کا ہلک اُسے پلے گا۔ جب عمری پڑی چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا: تو اس عقلی اور اُس کے سر پرندہ پریشان نے، ایک سال تک اُس کی تشریح کرتا رہا۔ اگر کوئی شخص اس کو اُس پریشان سے تو اچھا ہے درہلپے مال میں ملے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں یہ سچہ بن ابی عبد الرحمن سے سنا۔ سفیان نے کہا کہ مجھے اس کے سوا اور کوئی چیز یاد نہیں رہی ہے میں نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے سنا ہے۔ حضرت زید بن خالد بن قیس سے روایت ہے کہ یہ جواب دیا: ہاں یہی ہے۔ یہ سچہ بن ابی عبد الرحمن نے حضرت زید بن خالد بن قیس سے سنا ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں یہ سچہ سے سنا اور اُن سے اس پرچوں صورت حال دریافت کی

ظہار کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ بے شک اللہ نے سنی اُس کی بات جو تم سے اپنے خواہر کے معاملہ میں بکثرت کرتی ہے اور اللہ سے شکایت کرتی ہے (سورہ المائدہ، آیت ۱۰)۔ ابن شہاب سے ظہار غلام کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ آزاد کے عہد میں ہے۔ امام مالک کا قول ہے کہ غلام دو چیزیں کے روزے رکھے۔ حسن بن عوف کا قول ہے کہ آزاد اور غلام کا ظہار اکابر حدوت اور لڑائی سے برابر ہے۔ کہہ کا قول ہے کہ اگر کوئی اپنی نواسی سے ظہار کرے تو اس پر کچھ بھی نہیں کیونکہ ظہار یوں ہی میں ہے اور عربی زبان میں یساقا لولا بھی یساقا لولا یعنی ساقا لولا کے معنی میں بھی آتا ہے اور یہی اولیٰ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بری اور جھوٹی بات کا حکم نہیں فرمایا۔

طلاق اور دیگر امور کے اشارے

ابن عمر کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان لوگوں کے آئینہ پر غلب نہیں کرے گا بلکہ اس کی وجہ سے غلب کرے گا اور اپنی زبان پر ہر ایک کی جانب اللہ فرمایا کہ جب بن مالک کا قول ہے کہ

مَنْ يَجِيئُ بِنِ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدٍ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ ضَالَّةٍ الْغَنَمِ فَقَالَ: خَلَّهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذَّئِبِ. وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةٍ الْإِبِلِ فَقَضِبَ وَاحْمَرَّتْ وَجَنَّتْ وَقَالَ: مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا الْحَذَاءُ وَالسَّقَاءُ تَشْرَبُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرِ حَتَّى يَلْقَاهَا رُبُّهَا. وَسُئِلَ عَنِ الْقُطْعَةِ فَقَالَ: أَعْرِفْ دَكَّاءَهَا وَفِصَافَهَا وَعَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ مَنْ يَعْرِفُهَا وَالْأَنَا خَلَّطَهَا بِمَا لَكَ قَالَ سَفِيَانٌ فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ بِنَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَفِيَانٌ وَلَمْ أَحْفَظْ مِنْهُ لَيْسَ بِكَ هَذَا فَقُلْتُ: أَمَا إِنَّكَ حَدِيثُكَ يَزِيدُ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ فِي أَمْرِ الْفَالَةِ هُوَ عَنِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ نَعَمْ. قَالَ يَحْيَى كَيْفَ يَقُولُ رَبِيعَةُ مَنْ يَزِيدُ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَفِيَانٌ فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ فَقُلْتُ لَهُ:

بَابُ الظَّهَارِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا إِلَى تَوَلِّيهِ فَمَنْ لَمْ يَسْتَظِرَّ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا. وَقَالَ ابْنُ سَمَاءٍ سَمِعْتُ حَدِيثِي مَا لَكَ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شَهَابٍ عَنْ ظَهَارِ الْعَبْدِ فَقَالَ يُحْظَرُ ظَهَارُ الْحَرِّ قَالَ مَا لَكَ وَصِيَّتُكَ الْعَبْدَ شَهْدَانِ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَرِّ ظَهَارُ الْحَرِّ وَالْعَبْدُ مِنَ الْحَرِّ وَالْأَمَةُ سَوَاءٌ. وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ: إِنْ ظَاهَرَ مِنْ أَمَتِهِ فَيَلْسَ بِشَيْءٍ أَوْ ظَاهَرَ مِنَ النِّسَاءِ وَفِي الْعَرَبِيَّةِ لِمَا قَالُوا أُمِّي فَيَا قَالُوا وَفِي بَعْضٍ مَا قَالُوا وَهَذَا الْأَوَّلُ لِقَوْلِ اللَّهِ كَذِبًا عَلَى الْمُنْكَرِ وَقَوْلُ الذَّوْبِ:

بَابُ الْإِشَارَةِ فِي الطَّلَاقِ وَالْأَمُورِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْتَبُ اللَّهُ بِدْءَ مَعَ الْعَيْنِ وَلَكِنْ يَعْذِبُ بِهَذَا فَأَشَارَ إِلَى سَانِهِ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ:

أَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَيْ خُذِ النِّصْفَ
وَقَالَتْ أَسْمَاءُ، صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْكُسُوفِ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا شَأْنُ النَّاسِ وَهِيَ
تُصَلِّي فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى الشَّمْسِ، فَقُلْتُ آيَةُ
فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعْمَ. وَقَالَ انسٌ أَوْمَأَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِرَأْسِهِ لِأَحَدِهِمْ وَقَالَ أَبُو تَتَاةٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَيْدِ لِلْمَحْرَمِ: أَحَدُ
بَنِيكُمْ أَمَدَا أَنْ يَحْبِلَ بِلَبِّهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا قَالُوا
لَا قَالْ نَعْلُوا.

۲۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو
عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ كَالِدِ
عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: طَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعِيرٍ وَكَانَ كَلِمَاتِي
عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ وَكَبَّرَ. وَقَالَتْ زَيْنَبُ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتَحَ مِنْ رَدْمٍ يَأْجُوزُ وَمَأْجُوزٍ
مِثْلَ هَذَا وَعَقْدًا تَبَعَيْنَ.

۲۴۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ
حَدَّثَنَا سُلَيْمَةُ بْنُ عُقْلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يَدُافِقُهَا مُسْلِمٌ تَابَهُ يَعْصِي
نَسَانَ يَدُخِّرُ إِلَّا أَسْطَاكَ، وَقَالَ بَيْدَاءُ وَوَضَعَ
أَسْلَمَةً عَلَى بَقْنِ اسْوَسْطَى وَالْخَنْصَرِ قَبْلَنَا يَزْهَبُهَا
وَقَالَ الْأَدْنِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ شُعْبَةَ

بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
عَدَا إِلَهُ دِي فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى جَارِيَةٍ فَأَخَذَا دُمًا خَاكَانَتْ عَلَيْهَا وَزَهْنُ رَأْسِهَا
فَاتَى بِهَا أَهْلُهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری جانب اشارہ کیا کہ آدھی چیز لے لو
حضرت اسماء کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورج
مخپن کے وقت نماز پڑھی۔ میں نے حضرت عائشہ سے کہا کہ لوگ کس وجہ
سے نماز پڑھ رہے ہیں؟ انہوں نے اپنے سر کے ساتھ سورج کی طرف
اشارہ کیا میں نے پوچھا کہ یہ کوئی نشانی ہے؟ انہوں نے اپنے سر کے ساتھ
اثبات میں اشارہ کیا۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ حضور نے اپنے ہاتھ سے
حضرت ابو بکر کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔ حضرت ابن عباس کا قول کہ حضور
نے اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا کہ کوئی معرج نہیں ہے۔ ابو قتادہ
کا قول ہے کہ حضور نے احرام والے کے شکم کی بابت فرمایا کہ کیا تم میں
سے کسی نے اسے حکم دیا یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا۔ لوگوں نے انکار کیا
تو فرمایا کہ پھر لوگھاؤ۔

حکمرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اونٹ پر سوار ہو کر طواف
کیا اور جب آپ رکن (حجر اسود) کے پاس آتے تو اس کی جانب اشارہ
کر کے بکیر کہتے۔ حضرت زینب سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا جو ج و ما جو ج کی دیوار میں اتنا شگاف آ
گیا ہے اور انگشت ہائے مبارک سے آپ نے نوے کی طرح حلقہ
بنایا کرتا۔

محمد بن حمرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کے روز ایک
ایسی ساعت ہوتی ہے کہ مسلمان کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہوئے اسے
گزارے تو اللہ تعالیٰ سے جو بھلائی مانگے اسے مطاف فرمائی جائیگی پھر اپنے
ہاتھ کے اشارے سے فرمایا یعنی اپنی شہادت کی انگلی اور چوٹیل کے وسط
میں پورے رکھے۔ ہم نے کہا کہ لوگوں کی قلت کو ظاہر فرمایا ہے۔ ہشام
بن زید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں کسی یہودی نے
ایک رطلی خلم کیا یعنی جو زیورات اس نے پہنے ہوئے تھے وہ چین لیے
اور اس کا سر مکنی دیا پس اس کے گھر والے اسے لے کر رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے جب کہ وہ زندگی کے آخری

فِي إِحْدَى مَقَاتِلٍ وَقَدْ أَهْمَتَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ تَفْلِكُ لَدُنِّي؟ يَغِيرُ الذِّمَّةُ
 تَتْلُوهَا شَارَتْ بِدَائِمِهَا أَنْ لَقَالَ فَقَالَ يَدُجِي الْآخِرُ
 غَيْرَ الْآخِرِ قَتَلَهَا فَاشَارَتْ أَنْ لَدَا فَقَالَ فَقَلَانِ بِقَاتِلِهَا
 فَاشَارَتْ أَنْ نَعْمَدَا مَرِيْبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَدَخَلَ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ -

۶۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ

مریضے میں داخل ہو کر غاصر بنی تھی پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 اس سے فرمایا کہ کیا تمہیں فلاں شخص قتل کیا ہے، چونکہ آپ قاتل کے سو گوار
 آدمی کا نام لیا تھا لہذا اس نے اپنے سر کے ساتھ تھی میں اشارہ کیا۔ راوی کا بیان
 ہے کہ جب آپ نے قاتل کے سوا دوسرے کا نام نہ لیا تو اس نے اشارے سے انکار کر دیا
 نیز مترتباً آپ قاتل کا نام لے کر پوچھا کہ فلاں شخص قتل کیا ہے اس اشارات میں اشارہ کیا
 پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اور اس پر گواہوں کے درمیان سے
 حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں

ندہ پہن رکھی ہو۔ چنانچہ منفق جب خیرِ کربا سے تو اس کی زرہ مکمل کر
آئی کشادہ ہو جاتی ہے کہ پیروں کی انگلیوں تک کو چھپاتی اور
اور نقوشِ قدم کو مٹاتی جاتی ہے لیکن بخیل جب خیرِ کربا کرنے کا
امارہ کرتا ہے تو ہر ایک حلقہ سمٹ کر تنگ ہو جاتا ہے۔ وہ چاہتا
ہے کہ ڈھیلا ہو جائے لیکن نہیں ہوتا اور انگلی سے اپنے حلق کی جانب
اشارہ فرمایا۔

لعان کا بیان

ارشادِ ربانی ہے: اور وہ جو اپنی عورتوں کو حیب لگائیں اور ان کے پاس
اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار
گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے (سورہ النور، آیت ۶)۔
جب کوئی شخص کہہ کر یا اشارے سے یا قابلِ فہم طریقے سے تہمت لگائے تو وہ کلامِ کریم
وہ کی طرح ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فراموشی میں اشارہ
کو جائز فرمایا ہے اور بعض اہلِ حجاز اور اہلِ علم کا یہی قول ہے اور اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ہے پس اس (مریم) نے (حضرت عیسیٰ) کی طرف اشارہ کیا۔ وہ بولے
ہم کیسے بات کریں اس کو چاہئے میں کچھ ہے (سورہ مریم، آیت ۶۴) منہمک کا قول
ہے کہ اگر اذکر مزا سے اشارہ مراد ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اس صودت
میں نہ حدیث اور نہ لعان اور نہ مرد گمان میں ہے کہ کلمہ کر یا اشارہ سے یا ایما
سے طلاق جائز ہے۔ حالانکہ طلاق اور قذف کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے اگر
کوئی کہے کہ قذف تو کلام کے ذریعے ہوتا ہے۔ تو کہا جائے گا کہ طلاق بھی کلام کے
بغیر جائز نہیں ہے ورنہ طلاق اور قذف باطل ہیں۔ اسی طرح اقرار کرتا ہے۔
ایسا ہی ہرے کا لعان کرتا ہے جسکی اذکر مزا کا قول ہے کہ جب کوئی کہے کہ
مجھے طلاق ہے اور اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ کرے تو اشارہ کے باطنی ہونے پر
جائے کہ اگر کلمہ کا قول ہے کہ اگر گونا گاہے ہاتھ سے طلاق کہہ کر نہ پڑ جائے گی
خدا کا قول ہے کہ گونا گاہے ہاتھ سے اشارہ کرے کہ تو طلاق جائز ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میں تمہیں انصاف کا بہترین نمونہ نہ بتاؤں؛
لوگ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! کیوں نہیں فرمایا سب سے بہتر نبی کا رہیں
پھر جو اس کے نزدیک ہیں یعنی نبی بنو عبدالمطلب، پھر جو ان کے نزدیک ہیں یعنی بنو
حارث بن خزرج، پھر جو ان کے نزدیک ہیں یعنی بنو ساعدہ، پھر اپنے ہاتھ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: مَثَلُ الْيَحْيَى وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ
رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جَبْتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِّنْ لَّدُنْ تَذَاتِيهِمَا إِلَى
تَرَاقِيهِمَا فَمَا مَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يَنْفِقُ شَيْئًا إِلَّا مَادَتْ عَلَى جِلْدِهِ
حَتَّى تُجْعَلَ نَانَةٌ وَتَعْمُوا شَرَّكَ وَأَمَّا الْيَحْيَى فَلَا يَرِيْدُ يَنْفِقُ
إِلَّا لِيَرْمِتَ كُلَّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا فَهُوَ يُؤْسِعُهَا فَلَا تَنْتَسِعُ
وَيُشِيرُ بِأَصْبَعِهِ إِلَى حَلْقَتِهِ۔

بَابُ الْلَعَانِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ
يُرْمُونَ أَرْوَاهُمْ وَكَفَّ يَكُنْ لَهُمْ شَهَادَةٌ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ
إِلَى قَوْلِهِ مِنَ الصَّادِقِينَ۔ فَإِذَا أَقْدَمَ الْاْخْرُسُ امْرَأَةً
بِكِتَابَةٍ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ بِأَيْمَاءٍ مَّعْرُوفٍ فَهُوَ كَأَنَّكَ لَمْ تَكُنْ
الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَحْزَا لِرِشَاكَةٍ فِي
الْفَرَائِضِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْحِجَازِ أَهْلُ الْعِلْمِ
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّا شَآدَتُ إِلَيْهِ تَأْوَلَيْتُمْ نَكَلَهُ
مَنْ كَانَ فِي الْمَرْكَبِ صَبِيئًا۔ وَقَالَ الصَّحَابُ الْأَرْمَزُ
إِشَارَةً۔ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لِاحِدَةٍ دَلِيلَانِ ثُمَّ
نَزَعَهُ أَنَّ الطَّلَاقَ بِنِكَابٍ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ بِأَيْمَاءٍ جَائِزٌ
وَكَيْسَ بَيْنَ الطَّلَاقِ وَالْقَذْفِ فَرَّقُوا قَالُوا قَالُوا الْقَذْفُ
إِلَّا بِنِكَابٍ وَالْأَوَّلُ بِنِكَابٍ وَالْقَذْفُ وَالْقَذْفُ وَالْقَذْفُ
الْعَتَقُ وَكَذَلِكَ الْأَصَمُّ يَلَا عَيْنَ۔ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَ
تَنَادَى إِذَا قَالَ أَنْتَ طَالِقٌ فَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ ثَمَّ
مِنْهُ بِإِشَارَتِهِ وَقَالَ ابْرَاهِيمُ الْاْخْرُسُ إِذَا كَتَبَ
الطَّلَاقَ بِبِدَا لَوْ مَهْ۔ وَقَالَ حَمَّادٌ: الْاْخْرُسُ
وَالْأَصَمُّ أَنْ قَالَ بِدَا سَهْ حَازَ۔

۲۷۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ

سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا أَحْيَرَ كَمْ خَيْرٍ
وَدَّرِ الْأَنْصَارِيُّ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَنُو الْحَارِثِ
ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

کے اختلاف سے فرمایا اور اپنی انگلیوں کو بند کر لیا، پھر انہیں اپنے ہاتھ سے تیر چلانے والے کی طرح کھول دیا، اس کے بعد فرمایا کہ انصل کے تمام گھرانوں میں ہی بھلائی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت جبریل علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میری بعض امت کے اس طرح لکھا گیا ہے جیسے اس انگلی سے یہ انگلی یا جیسے یہ دونوں انگلیاں اور انھیں شہادت اور مدد دینا انگلی کو ملا کر بتلایا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سنتے اور اتنے اتنے یعنی تیس دن کا ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ اتنے اور اتنے اور اتنے یعنی تیس دن کا ہوتا ہے پہلی دفعہ تیس دن اور دوسری مرتبہ اسیس دن فرمائے۔

قبس نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہماری جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایمان اور حشر ہے خبردار ہوجاؤ کہ قنات اور رگلی ان لوگوں میں ہے جو انہوں نے کچھ چلائے ہیں جہاں سے خطیلاں کے دونوں بیگ نمودار ہوتے ہیں یعنی قنات اور حشر ہے۔

حضرت جبریل علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور تمہیں کی گفت کرنا جنت میں اس طرح ہوئے گا، پھر آپ نے انھیں شہادت اور مدد دینا انگلی سے اشارہ فرمایا اور دونوں کے درمیان ہاتھ سا قلم رکھا۔

کہنا کہ یہ کچھ میٹا نہیں ہے

سید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرنا

ہوا: یا رسول اللہ! میرے گھر کا لایا ہوا لڑکا پیدا ہوا ہے۔ فرمایا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ جواب دیا: ہاں۔ فرمایا کہ ان کے رنگ کیا ہیں۔ عرض کرنا کہ وہ سرخ رنگ ہیں۔ فرمایا کہ کیا ان میں کوئی سیاہی بھی ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ فرمایا کہ کہاں سے ہوا؟ عرض کی: شاید کسی رگ نے اسے کھینچا

بُخَارِی حَدَّثَنَا ابْنُ الْخُزَّيْمِ، ثَعْلَبُ بْنُ يَكُوفٍ، بَنُو سَاعِدَةَ، ثَعْلَبُ بْنُ بَيْدٍ، فَقَبَضَ أَمْبَاعَهُ ثُمَّ بَسَطَهُمْ كَالزَّارِمِيِّ بَيْدٍ، ثُمَّ قَالَ: وَفِي كُلِّ حُدُودٍ إِلَّا نَصَارَ خَيْرٍ، ۲۸۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَيِّدَانُ قَالَ أَبُو حَازِمٍ سَمِعْتُهُ مِنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَاحِبِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَعِثْتُ أَنَا ذَا شَأْنَةٍ كَهَذِهِ مِنْ هَذِهِ أَوْ هَذِهِ تَيْنِ وَتَدْنِ بَيْنَ السَّابَةِ وَالْوَسْطَى -

۲۸۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْجَانٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سَمْعَانَ سَمِعْتُ ابْنَ عَمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشَّهْرُ هَكَذَا أَوْ هَكَذَا أَوْ هَكَذَا يَعْنِي ثَلَاثِينَ ثُمَّ قَالَ: وَهَكَذَا أَوْ هَكَذَا يَعْنِي ثَمَانًا وَعِشْرِينَ يَقُولُ مَرَّةً ثَلَاثِينَ وَمَرَّةً ثَمَانًا وَعِشْرِينَ -

۲۸۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ تَيْسٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْدًا يَحْدُو الْيَمِينَ الْيَمِينَ هَكَذَا مَرَّتَيْنِ الْأَوَّلَى الْقِسْوَةَ وَغَلِظَ الْقُلُوبُ الثَّانِيَةَ حَيْثُ يَطْلَعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ رِيْقَةً وَمَقْرًا -

۲۹۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْجَانٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَنَا ذَا كَافِلٍ الْيَمِينِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّابَةِ وَالْوَسْطَى وَتَرَجَمَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا -

بَابُ إِذَا عَرَضَ بِنَفْسِ الْوَلَدِ -

۲۹۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَوَيْدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَدِي غُلَامٌ أَسْوَدُ فَقَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَا أَلْوَأْنَهَا؟ قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ: هَلْ فِيهَا مِنْ بَقَرَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاتَى ذِيكَ؟ قَالَ: نَعْلَهُ نَزَعَهُ

عَدُوٌّ قَالَ، فَلَعَلَّ ابْنَكَ هَذَا انْزَعَهُ -

بَابُ ۸۲۱ اخْلَافِ الْمَلَاعِنِ -

۲۸۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ عَنْ تَابِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَأَخْلَفَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا -

بَابُ ۸۲۲ يَبْدَأُ الرَّجُلُ بِاللَّعَانِ -

۲۸۳ - حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَشَّارِ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ جَلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَجَاءَ فَشَرَّهَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَعَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَرَّهَتْ -

بَابُ ۸۲۳ اللَّعَانُ وَمَنْ طَلَّقَ يَبْدَأُ اللَّعَانَ -

۲۸۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَنَا أَنَّ عَوِيْمًا الْأَعْلَجَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ فَسَأَلَهُ يَا عَامِرُ مَا رَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ سَأَلَنِي يَا عَامِرُ عَنْ ذَلِكَ فَسَأَلَ عَامِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ ذَلِكَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَغَابَ بِهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَامِرٍ مَتَى سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَجِعَ عَامِرٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عَوِيْمٌ فَقَالَ يَا عَامِرُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عَامِرٌ يَعْزِيهِمْ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ الَّتِي سَأَلْتَهُ عَنْهَا، فَقَالَ عَوِيْمٌ وَرَبِّهِ لَا أَنْتَ حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عَوِيْمٌ حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ

جو نہ پایا تو شاید ہماری بیٹے کو بھی کسی رگ نے اپنی طرح کھینچا ہو۔

لعان کرنے والوں کا قسم کھانا

تابع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

کی ہے کہ ایک انصاری مرد نے اپنی بیوی پر بہت لگائی، پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں سے قسم لی اور پھر ان دونوں کو جدا کر دیا۔

لعان میں ابتدا امر و کفر سے

عمر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جلال بن امیہ نے اپنی بیوی پر بہت لگائی، پس انہوں نے اگر کوئی ایسی دی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ پس تم دونوں میں سے کوئی قوبہ کرنے والا ہے، پھر عورت کھڑی ہوئی اور اس نے بھی گواہی دی۔

جس نے لعان کے بعد طلاق دی

ابن شہاب کو حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ حضرت عویم کریمانی ایک دفعہ حضرت عامر بن عدی انصاری کے پاس آئے اور ان سے کہا: اے عامر! اگر کوئی شخص کسی کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھ کر قتل کر دے تو آپ اسے قتل کر دیتے ہیں۔ اب بتائیے وہ کیا کرے؟ اے عامر! مجھے اس بارے میں دریافت کر کے بتائیے پس حضرت عامر نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی بات کے پوچھنے کو نا پسند فرمایا اور اسے بُری بات سمجھا، حتیٰ کہ حضرت عامر کو بھی پوچھنا ناگوار معلوم ہوا۔ اس کے سبب جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متاجب حضرت عامر اپنے گھر والوں کے پاس واپس گئے تو حضرت عویم ان کے پاس آئے اور پوچھا کہ اے عامر! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ سے کیا فرمایا ہے۔ تو حضرت عامر نے حضرت عویم سے کہا کہ آپ کوئی اچھی چیز

نہیں لائے کہ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی بات کے پوچھنے کو نا پسند فرمایا ہے۔ اس پر حضرت عویم نے کہا: خدا کی قسم، میں تو اس وقت تک باز نہیں آؤں جب تک اس کا حکم معلوم نہ کر لوں۔ پس حضرت عویم چل دیے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لوگوں کے درمیان جا پہنچے۔ اور

مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا اَيَقْتُلُهُ نَقْتُلُوْهُ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَنْزَلَ
فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ نَاسْتَبْهَا، قَالَ سَهْلٌ
فَلَمَّا عَمَّا دَا نَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَعَا مِنْ تَلَاٰتِهِمَا قَالَ عَزِيْزًا، كَذَبْتَ
عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُمَا فَنَلَقْتُمَا ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ
يَاْمُرَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ
شَهَابٍ فَكَانَتْ سَنَةً التَّلَاعِيْنِ -

باب التلاعین کے المسجد -

۲۸۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُخْبَرَنَا
ابْنُ جَرِيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شَهَابٍ عَنْ التَّلَاعِيْنِ وَفِي
السَّنَةِ فِيْهَا عَنْ حُدَايِثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَخِيْ بَنِي سَاعِدَةَ
اَنْ رَجُلًا مِنْ اَوْلِيَاءِ رِجَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَّا اَيَّتْ رَجُلًا وَجَدَ
مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا اَيَقْتُلُهُ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ
فِيْ شَاْنِهِ مَا ذَكَرْنِي الْقُرْآنُ مِنْ اَمْرِ التَّلَاعِيْنِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ نَفَضَ اللّٰهُ نِكَاحِيْ وَفِي
اَمْرَاتِكَ - قَالَ فَتَلَا عَمَّا فِي الْمَسْجِدِ اَنَا شَاهِدًا فَلَمَّا
فَرَعَا قَالَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُمَا
فَنَلَقْتُمَا ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَاْمُرَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَعَا مِنَ التَّلَا مِنْ نَفَارَقِهَا عِنْدَ
النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَاكَ تَفَرَّقِيْ بَيْنَ
كُلِّ مَتَلَاعِيْنٍ - قَالَ ابْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ
فَكَانَتْ السَّنَةُ بَعْدَ هَٰذَا اَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ التَّلَاعِيْنِ
وَكَانَتْ حَامِلًا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى اِلَيْهِ قَالَتْ لَمَّا
خَرَجَتِ السَّنَةُ فِيْ مَسِيرَاتِهَا اَنْهَا حَرَكَتْ وَبَرِكَ مِنْهَا مَا
كَرِهَ اللّٰهُ لَهُ قَالَ ابْنُ جَرِيْرٍ مِنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ
سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ فِيْ هَٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَحْرَقْتُمْ

عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو دیکھ
کھڑے قتل کر دے تو آپ اسے قتل کریں گے۔ پھر وہ اور کہا کرے۔ اس پر
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسے اور تمہاری بیوی کے پاس
اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا ہوا ہے۔ پس جا کر اسے لے کر حضرت سہل فرمایاں کہ ان
دونوں کو لے کر اور میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لوگوں کے
ساتھ حاضر ہوں۔ جب اللہ تعالیٰ سے خارج ہو کر حضرت سہل کے پاس پہنچے۔ انہیں اپنے پاس لے کر
اُس کے پاس جہنم بھجوا دیں۔ لہذا میں نے اسے میں ملاح کہتا ہوں۔ یہاں تک کہ وہ
اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق نہ ہو گا۔ یہاں تک کہ وہ اس کے پاس نہ ہو گا۔

مسجد میں لعان کرنا

ابن جریر کا بیان ہے کہ ابن شہاب نے مجھے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما
تعالیٰ عنہما کے احادیث سے لعان کرنے والوں کے بارے میں معلوم فرماتے تھے کہ انہیں
سے ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا
یا رسول اللہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو دیکھ کر یا اسے قتل کر دے یا
یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق فرما کر حکم میں ذکر فرمایا جس میں لعان
کرنے والوں کے لئے حکم ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ
تعالیٰ نے تمہارا اور تمہاری بیوی کا فیصلہ فرمایا ہوا ہے۔ سو آدمی کا یہاں سے کہ پھر
ان دونوں نے مسجد میں لعان کیا اور میں موجود تھا جب وہ فارغ ہوئے تو مرد
نے کہا: یا رسول اللہ اگر میں اسے اپنے پاس رکھوں تو مجھ پر جہنم کا عذاب ہے۔ پس اُس
نے میں ملاح کہتا ہوں۔ میں اس سے پہلے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اسے کوئی حکم فرما کر جب وہ دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے حضور اُس نے صورت کو بردار کر دیا اور کہا میں نے لعان کرنے والوں
میں تفریق کا وعدہ کیا جو کہ ابن جریر کا بیان ہے کہ ابن شہاب نے فرمایا کہ ان
دونوں کے بعد یہی سنت رہا جو کوئی کہ لعان کرنے والوں میں تفریق کر دے
جاتی۔ وہ صورت حاضر تھی اور یہ کہ والدہ کی تائید سے کہا گیا۔ ابن شہاب کا
کہاں ہے کہ پھر یہ سنت جاری ہو گئی کہ عورت کے پاس سے کسی عورت کے پاس سے
پھر اُس عورت کی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حق مقرر فرمایا ہے۔ حضرت سہل
بن سعد رضی اللہ عنہما نے اس حدیث میں مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر عورت کے پاس سے عورت کے پاس سے
پھر یہی سنت جاری ہو گئی ہے اور اُس پر جہنم کا عذاب لگائی گئی ہے اور اگر

اُس کے پیٹ سے موٹی موٹی سیاہ آنکھوں والا اور بھاری سرینوں والا بچہ پیدا ہوا تو میرے خیال میں مرد سچا ہے۔ جب بچہ پیدا ہوا تو اُس طرح کا بد شکل تھا جس کے ساتھ بدنام ہوئی تھی۔ حضور کا ارشاد گرامی کہ اگر میں بغیر گواہ کے سنگسار کرتا

عاصم بن محمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور لعان کرنے والوں کا ذکر ہوا تو حضرت عاصم بن عمری نے اس بارے میں ایک بڑی بات کہہ دی۔ جب وہ واپس لوٹے تو ان کی قوم کا ایک آدمی اُن کے پاس شکایت لے کر آیا کہ اُس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک آدمی کو دیکھا ہے۔ اس پر حضرت عاصم نے کہا کہ میں اپنے بول کے باعث اس آنکاش میں مبتلا ہوا ہوں۔ پس وہ اُن کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اپنی بیوی کے ساتھ جو دیکھا تھا اُس کا آپ سے ذکر کیا اور وہ شخص زبردگی کم گوشت اور سید سے ہاوں والا تھا اور جس کے متعلق دعویٰ کیا تھا کہ اُسے اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا ہے، وہ موٹی پنڈلیوں والا، گندم گول اور پر گوشت تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا: اے اللہ! حقیقت ظاہر فرما۔ پس بچہ اُس کی شکل کا پیدا ہوا جس کے متعلق دعویٰ کیا تھا کہ اُسے اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن دونوں کے درمیان لعان کروایا۔ ایک آدمی نے مجلس میں حضرت ابن عباس سے پوچھا کہ کیا یہ وہی عورت ہے جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں بغیر گواہ کے کسی کو سنگسار کرتا تو اسے کرتا۔ فرمایا: یہ نہیں ہے بلکہ وہ عورت مسلمان جو کہ عیانہ برائی کرتی تھی۔ ابوصالح اور عبداللہ بن ابی کایان سے کہ اس روایت میں لفظ عبد اللہ ہے۔

لعان کرنے والی کا مہر

سید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ آدمی اگر اپنی بیوی پر تہمت لگائے، فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیابان کے ایسے مرد عورت کو جلا کر دیا تھا، آپ نے فرمایا تھا کہ اللہ جانتا ہے کہ نزد تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ پس تم دونوں میں سے کوئی سو تو یہ کرتا ہے چنانچہ اُن دونوں نے انکار کر دیا پس آپ نے فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ تم دونوں

کائنہ و خسرۃ فلا اراھا الا قد صدقت و کذب علیہا و ان جاءت بہ اسود اعین ذاللتین فلا اراک الا قد صدق علیہا فجاءت بہ علی المکروبۃ من ذلک۔ باب ۱۸۶ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت راجحاً بغیر یکتہ۔

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا نَصَرْتَنِي فَأَتَاكَ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يُشْكِيكَ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ مَا أَتَيْتَ بِهَذَا إِلَّا لِيَقُولَ، نَذَاهَبُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْخُبُهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ، وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُضْطَرًا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبَطَ الشَّعْرَ وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ خَدًّا أَدَمَ كَثِيرًا لَحْمٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ بَيْنَ جَاءَتْ شَيْهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ رَجُلًا أَنَّهُ وَجَدَهُ، فَلَا عَن النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا. قَالَ رَجُلٌ لِبْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوُ رَجُلٌ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ وَحَسْتُ هَذَا، فَقَالَ لَا تَلَفْ امْرَأَةً كَأَنْتَ تَطْهَرُ فِي الْإِسْلَامِ الشُّوْءَ: قَالَ أَبُو صَالِحٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ خَدًّا۔

باب ۱۸۶ صدق الملائنة

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا ثَنِي عَمْرُو بْنُ زَادَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِبْنِ عَمْرٍو: رَجُلٌ قَذَّ امْرَأَتَهُ فَقَالَ نَذَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ: اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِسْكَمَا تَابُ نَبِيًّا، وَقَالَ: اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ

أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ فَقَالَ نَأْيَا فَقَالَ : اللَّهُ
يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ فَقَالَ مِنْكُمَا نَأْيَا ، فَفَرَّقَ
بَيْنَهُمَا . قَالَ أَيُّوبُ فَقَالَ بِي عُمَرُ وَبِي دِيْسَارُ أَنَّ فِي الْحَدِيثِ
عَلَيْنَا لَأَدَاكَ حَدِيثُهُ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَا بِي ، قَالَ قِيلَ لَكَ
مَا لَكَ إِنَّ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا وَإِنْ كُنْتَ
كَاذِبًا فَقَدْ أَبْعَدَ مِنْكَ .

**بَابُ قَوْلِ الْإِمَامِ بِلِتْلَا عَيْنَيْنِ إِنَّ أَحَدَكُمَا
كَاذِبٌ فَقَالَ مِنْكُمَا نَأْيَا .**

۲۸۸- حَدَّثَنَا هُشَيْبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ
عُمَرُ وَبِئْسَتْ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ
الْمُتْلَا عَيْنَيْنِ : فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمَّا دَخَلْنَا مَدِينَةَ : جَسَابَتُكُمَا هُنَا اللَّهُ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَأَ
مَسِيْلُ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ مَا بِي ، قَالَ لَا مَا لَكَ إِنَّ كُنْتَ
صَادِقًا لَتَ مَعَهَا لَقَوْمًا هُمَا اسْتَحْلَفْتُ مِنْ لَدُنْهِمَا أَنْ كُنْتُ
كَذَّابًا عَلَيْهِمَا فَذَلِكَ أَبْعَدُ لَكَ قَالَ سُفْيَانُ حَفِظْتُهُ مِنْ
عُمَرُ . وَقَالَ أَيُّوبُ بِئْسَتْ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ
تِلْكَ لِابْنِ عُمَرَ ، رَجُلٌ لَا عَنْ أَمْرَاتِهِ نَقَالَ بِأَصْبَحِيهِ
وَفَرَّقَ سُفْيَانُ بَيْنَ اصْبَحِيهِ الثَّابِتِ وَالْوُسْطَى ، وَفَرَّقَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْمُعْجَلَانِ
فَقَالَ : اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَقَالَ مِنْكُمَا نَأْيَا
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . قَالَ سُفْيَانُ حَفِظْتُهُ مِنْ عُمَرَ وَقَالَ أَيُّوبُ
لَا أَخْبَرْتُكَ .

بَابُ التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمُتْلَا عَيْنَيْنِ .

۲۸۹- حَدَّثَنَا هُشَيْبُ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ
بْنُ مَيَّازٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ
بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ فَخَلَفَ هُمَا .

۲۹۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ
أَخْبَرَنِي نَافِعٌ مِنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

میں سے ایک جھوٹا ہے پس تم دونوں میں سے کوئی ثابت ہو جائے چنانچہ
ان دونوں نے انکار کر دیا پس آپ نے ان دونوں کے درمیان تفریق کروادی۔ ایسی
گواہی ہے کہ مجھ سے عمرو بن دینار نے کہا میرے خیال میں اس حدیث کے اندر ایک یحییٰ
جو عموپ نے تم پر بیان نہیں کیا کہ بیان ہے کہ اس آدمی نے کہا تھا کہ میرے مال کا کیا ہے
گواہی کا بیان کہ اس سے کہا گیا کہ تم میں سے مال نہیں ہے گا۔ اگر تم جہت لگائیں گے ہر
قرآن کے ساتھ موت کر رہو اور اگر جس نے سو تو تمہارا قطعاً کوئی حق نہیں۔

لعان کرنے والوں سے امام کا کہنا کہ تم میں سے ایک جھوٹا
ہے

سید بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے لعان کرنے والوں
کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
لعان کرنے والوں سے فرمایا تھا کہ حسب تو تمہارا اللہ تعالیٰ نے لیتا
ہے لیکن تم میں سے ایک جھوٹا ہے، تمہارا اس عہد پر کوئی حق نہیں
ہے اس آدمی نے کہا اور میرا مال؟ فرمایا: تمہارا حق ہمیں نہیں ہے گا۔ کہہ کر
اگر تم جھوٹا ہو اس کے عہد پر اس کی فحشا کے ساتھ اس کے محل پر ہی فحشا اور اگر
تم جھوٹے ہو تو تمہارا اس پر حق ہی کوئی نہیں۔ سفیان کا بیان کہ میں
اسے اس حدیث کو عمرو بن دینار سے یا کوکب سے۔ ایجاب
کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا کہ انہوں نے
حضرت ابن عمر سے کہا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو لعان کیا، پھر انہی انگلیوں سے کہا
اور سبوتا اپنی انگلیوں کے ساتھ اللہ سے ان انگلی کے درمیان عہد کر لیا کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی مولا کے ایک جھوٹے تفریق کروائی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جا
کہم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے پس آپ نے میں مرتب فرمایا کہ تم میں کوئی کبر کرنا ہے؟
سفیان کا بیان ہے کہ میں عمرو بن دینار سے یہ حدیث میں جھوٹا کہی اس طرح آپ نے

لعان کرنے والوں میں جدائی کروادینا

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے مرد و عورت میں جدائی کروا

دی جس نے عہد پر جہت لگائی اور دونوں سے قسم لی

میں

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کے ایک مرد اور عورت سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَنَفَقَ بَيْنَهُمَا
بَابٌ يُلْحَقُ الْوَلَدَ بِالْمَلَاعِنَةِ -

۲۹۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِخَةَ ثَنَا مَا بَكَ قَالَ
حَدَّثَنِي ثَنَا عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا عَنْ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ فَاشْتَقَى مِنْ ذَلِكَ هَافِرَاتٍ
بَيْنَهُمَا فَالْحَقَّ الْوَلَدَ بِالْمَرَءَةِ -

بَابُ الْقَوْلِ الْأَمَامِ اللَّهُمَّ بَيْنَ -

۲۹۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ
بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ
ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ
ذَكَرَ التَّلَاحِيانُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَاكَ قَوْلًا ثُمَّ لَفَعَتْ فَاثَا
رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ
رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ مَا أَتَيْتُ بِهَذَا الْأَمْرِ لَا يَقُولِي
فَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ
بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ
مُصَفَّدًا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبَطَ الشَّعْرَ وَكَانَ الذَّيْ وَجَدَ
عِنْدَ أَهْلِهِ أَدَمَ خَدًا لَا كَثِيرًا اللَّحْمِ جَعَدًا قَطْعًا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَفَّيَّتَيْنِ
فَوَضَعَتْ شِبْرَهَا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرْنَا وَجَدَهَا أَنَّهُ
وَجَدَ عِنْدَهَا - فَلَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِي
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَعْتُ أَخَذْتُ
بَنِي بَيْتِي لَرَجَعْتُ هَذَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تَلْبَسُ
امْرَأَةٌ كَأَنَّكَ تَنْظُرُ هَذَا السُّوءَ فِي الْإِسْلَامِ -

بَابُ إِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ تَزَوَّجَتْ بَعْدَ
الْبُعْدَةِ مَرَّةً وَجَافَتْ فَلَمْ يَسْتَهَا -

۲۹۳ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبِي حَبِيبُ
حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنْ

لعان کرنا اور ان دونوں کو جہاد کیا گیا۔

بچہ لعان کرنے والی کا ہے۔

ناقل نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرد اور اس کی بیوی کے درمیان
لعان کروایا تو مرد نے اس عورت کے بچے کا انکار کر دیا۔ لہذا ان دونوں
کو جہاد کر دیا گیا اور یہ عورت کو دیا گیا۔

امام کا دعائے گھرنا کہ اے اللہ حقیقت ظاہر کرنا

قاسم بن محمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور لعان کرنے والوں کا ذکر کیا گیا
تو حضرت عاصم بن عدی نے ایک بڑی بات کہہ دی جب وہ واپس گئے تو
ان کی قوم کا ایک آدمی ان کے پاس آیا اور بتایا کہ اس نے ایک آدمی کو اپنی
بیوی کے ساتھ دیکھا ہے۔ اس پر حضرت عاصم نے کہا کہ میرے بول کے ثبوت
سے ابتلاؤں آئی ہے۔ پس اسے لے کر وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
خدیجہ میں حاضر ہوئے اور اس شخص کے بارے میں بتایا جس کو اپنی بیوی
کے ساتھ دیکھا تھا۔ یہ شخص (مذکورہ) اندورنگ، کم گوشت اور سیدھے بالوں
والا تھا جبکہ جس کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا تھا، وہ گندمی رنگ، موٹی ہڈیوں
والا، زیادہ گوشت اور گھنگریالے بالوں والا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی:۔ اے اللہ حقیقت ظاہر فرما۔ پس جب عورت
نے بچہ جنم دیا تو اس شخص کے مشابہ تھا جس کے متعلق کہا تھا کہ اسے اپنی بیوی
کے ساتھ دیکھا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں
سے لعان کر دیا۔ پس ایک آدمی نے مجلس میں حضرت ابن عباس سے
کہا کہ کیا یہ وہی عورت ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں بغیر گواہی کے کسی کو سنگسار کرتا تو
اسے کرتا۔ اس پر حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہ نہیں ہے بلکہ وہ
عورت تو سلمان ہو کر علی الاعلان برائی کرتی تھی۔

تین طلاقیں کے بعد دوسرے خاوند سے نکاح کیا اور
اس نے ابھی ہاتھ نہیں لگایا۔

عمر بن علی، یحییٰ، ہشام، عروہ بن زبیر۔ حضرت عائشہ رضی
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

عدالت کی ہے

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ فخریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا
کی ہے کہ سقاہ قرظی نے ایک عورت کے ساتھ نکاح کیا اور پھر اُسے طلاق دے
دی۔ اُس عورت نے دوسرے آدمی سے نکاح کر لیا۔ پھر وہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں حاضر ہوئی اور آپ سے ذکر کیا کہ وہ اُس کے پاس
نہیں آتا اور اُس کے پاس ہے بھی صرف چند دن (یعنی نامزد ہے) آپ نے فرمایا کہ تم
پہلے خاوند کے پاس اس وقت تک نہ جاؤ گی جب تک دوسرے خاوند نہ آئے۔

جو عورتیں حیض سے نا امید ہو گئی ہیں

مجاہد کا قول ہے کہ اگر تمہیں معلوم نہ ہو کہ ملاں عورت کو حیض آئے ہے
یا نہیں اور جن کا حیض آتا بند ہو گیا اور جنہیں حیض آتا ہی نہیں، اُن
کی عدت تین ماہ ہے۔

حاملہ کی عدت وضع حمل تک ہے

زینب بنت ابوسلمہ کو کون کی والدہ ماجدہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بتایا کہ بڑا کم کی بیعت نامی ایک
عورت کا خاوند فوت ہو گیا اور وہ اُس وقت حاملہ تھی۔ پس ابو
السائب بن جہم نے اُسے نکاح کا پیمانہ دیا تو اُس نے نکاح
کھولنے سے انکار کر دیا۔ ابو السائب نے کہا کہ خدا کی قسم تمہارے
لے نکاح کرنا اُس وقت تک مناسب نہیں ہے۔ جب
تک تو بھی عدت پوری نہ کر لے۔ چنانچہ ابھی دس روز ہی گزرے
تھے کہ کچھ پیسا ہو گیا۔ اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئی تو آپ نے فرمایا:-
تم نکاح کر لو۔

یزید بن حبیب کا ابن شہاب نے لکھا کہ عبید اللہ بن عبد اللہ

نے انہیں اپنے والد ماجد کے حوالے سے بتایا کہ انہوں نے عبد اللہ بن ارقم
کے پاس لکھا تھا کہ آپ بیعتا سلیمہ سے معلوم کریں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے اُسے کیا فرمایا تھا اُس نے جواب دیا کہ مجھے حضور نے یہ فرمایا
دیا تھا کہ کچھ بھنے کے بعد نکاح کر لینا

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۲۹۳ - حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
أَنَّ بِرَاءَةَ النَّظَرِيِّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ثُمَّ طَلَقَهَا فَتَزَوَّجَتْ
آخَرَ فَأَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ
أَنَّهُ لَا يَأْتِيهَا وَأَنَّهُ لَيْسَ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هَذِهِ فَقَالَ
لَا حَتَّى تَذَوَّقِي مَسِيَّتَهُ وَيَذَوَّقِي مَسِيَّتَكَ -

بَابُ ۱۹۳ وَاللَّائِي يَيْسَنَ مِنَ الْحَيْضِ مِنْ
نِسَائِكُمْ إِنْ رُبِمْتُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ إِنْ لَمْ
تَعْلَمُوا تَحِضْنَ - وَاللَّائِي قَعْدَانٌ عَنِ الْحَيْضِ
وَاللَّائِي لَمْ تَحِضْنَ نَعْدَاتُهُنَّ ثَلَاثَةٌ
أَشْهُدُ -

بَابُ ۱۹۴ فَاذْلَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ
يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ -

۲۹۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَيْثٍ عَنْ
جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرٍ الْأَعْرَجِ
قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ
أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ رَوَّجَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَتْ لَهَا سُبَيْعَةُ
كَأَنَّكَ تَحْتِ مَرْوَجًا تَتَوَقَّيْ عَنْهَا وَهِيَ حَبْلِي فَطَعْتُهَا
أَبُو السَّائِبِ بْنُ يَعْطَى فَأَبَتْ أَنْ تَنْكَحَهُ فَقَالَ
وَاللَّهِ مَا يَضَعُ أَنْ تَنْكَحِيهِ حَتَّى تَطْعَمِي إِحْدَى الْأَجَلَيْنِ
فَسَكَنْتُ قَرِيبًا مِنْ عَشْرٍ لَيَالٍ ثُمَّ جَاءَتْ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْكِحِي -

۲۹۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ عَنْ ابْنِ لَيْثٍ عَنْ يَزِيدَ
أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ عَبِيدَةَ اللَّهِ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ
أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى ابْنِ الْأَرْقَمِ أَنْ يُسْأَلَ
سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ كَيْفَ أَتَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَتَانِي إِذَا وَصَعْتُ أَنْ أَكْلِمَ -

۲۹۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَا بَك عَنْ
هشام بن عروة عن أبيه عن المسور بن مخرمة أن
سبيعة الأسلمية نفست بعد ذنابة من وجهها ليليل
فجاءت النبي صلى الله عليه وسلم فاستأذنته أن
تلك فاذن لها فنكحت.

باب ۱۹۵ قول الله تعالى والطلاق يتربصن
بأنفسهن ثلاثة قروء فقال إبراهيم فيمن
تزوج في العدة فحاضت عنده ثلاث حيض بأت
من الأول ولا تحسب به لمن بعدة. وقال
الزهري تحسب وهذا أحب إلى سفيان يعني قول
الزهري فقال فعمر يقال اقراوات المرأة إذا دنأ
حيضها واقراوات إذا دنأ طهرها. ويقال ما قراوات
بشي قط إذا لم تجتمع ولذا في بطنها.

باب ۱۹۶ بقية فاطمة بنت قيس وقوله و
اتقوا الله ربكم لا تخرجن من بيوتهن ولا
يخرجن إلا أن يأتين بفاحشة مبينة وتلك
حدود الله ومن يتعد حد الله فقد ظلم نفسه
لا تدري لعل الله يحدث بعد ذلك أمرا
أسكنوهن من حيث سكنتم من وجدكم ولا
تفأروهن ولن تنفقوا عليهن وإن كن أولات
حمل فأنفقوا عليهن حتى يرضعن حملهن إلى
قوله بعد عسر يسرا.

۲۹۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَا بَك عَنْ يَحْيَى
بن سعيد عن القاسم بن محمد وسليمان بن يسار
أنه سعى مما يذكرون يحيى بن سعيد بن العاص طلق بنت

عبد الرحمن بن الحكم فأتقها عبد الرحمن فأمر سلت
عائشة أم المؤمنين إلى مروان وهو أمير المدينة أن
الله وأرادوها إلى بيوتها قال مروان في حديث سليمان
أن عبد الرحمن بن الحكم غلبني. وقال القاسم بن

عروہ بن زبیر نے حضرت مسود بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ
سبیحہ اسلمیہ نے اپنے خاوند کی وفات کے چند روز بعد بچہ جناب میں وہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں نکاح کی اجازت حاصل کرنے
کے لئے حاضر ہوئی چنانچہ آپ نے اسے اجازت مرحمت فرمادی ،
پس اس نے نکاح کر لیا۔

مطلقة تین پاکیزوں تک خود کو روکے

ابن تیمیہ کی کا قول یہ کہ اس حدت کے بارے میں جس نے عدت کے اندر
نکاح کر لیا ہو کہ اگر دوسرے خاوند کے پاس اسے تین حیض آجائیں تو یہ بچہ
خاوند سے جدا ہو جائے گی اور یہ دوسرے خاوند کی عدت شمار نہیں
ہوگی۔ مگر سہری کا قول ہے کہ شمار ہوگی اور نہ سہری کا یہ قول سفیان ثوری کی کو
بڑا پسند آیا۔ مگر کا قول ہے کہ جب عورت کو حیض آئے والا ہو تو اقراوات
کہتے ہیں اور جب پاک ہونے والا ہو تو اقراوات اور جب عورت کے پیٹ
میں ابھی بچہ نہ ٹھہرا ہو تو ما قراوات کہتے ہیں۔

فاطمہ بنت قیس کا واقعہ

ارشاد برآنی ہے :- ”عدت میں انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو
اور نہ وہ آپ نکلیں مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں
اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا
بیشک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ ہمیں نہیں معلوم شاید اللہ اس کے بعد
کوئی نیا حکم بھیجے (سودہ الطلاق آیت پہلی) عورتوں کو وہاں رکھو جہاں
خود رہتے ہو اپنی طاقت بھر۔ اور انہیں ضرر نہ دو کہ ان پر کسی
کھد اور اگر حمل والی ہوں تو انہیں نان نفقہ دو یہاں تک کہ ان
کے بچہ پیدا ہو۔“ (سودہ الطلاق، آیت ۱۷۹)۔

یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار کو ذکر کرتے ہوئے سنا
کہ یحییٰ بن سعید بن العاص نے عبد الرحمن بن الحكم کی بیٹی کو طلاق دے
دی تو عبد الرحمن اسے لے گئے اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ

عزمت مدینہ منورہ کے گورنر مروان کے لئے پیغام بھیجا کہ اللہ سے
ڈرو اور اس عورت کو اس کے گھر بھجوا دو۔ مروان نے کہا کہ حدت
سلیمان کی رو سے عبد الرحمن مجھ پر غالب آگئے ہیں۔ قاسم بن محمد
عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ (حضرت صدیقہ) تک فاطمہ بنت قیس

کا واقعہ نہیں پہنچا، انہوں نے فرمایا کہ اگر تم فاطمہ کے واقعہ کو یہی نہ کہو تو تمہارا کوئی نقصان نہیں مردان بن حکم نے کہا کہ واقعہ میں جو جگہ تھا وہی جگہ آج آپ کے لئے ان دونوں کی حدائی میں کافی ہے۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ فاطمہ بنت قیس خصلے کیوں نہیں ڈرتی جبکہ وہ یہ کہتی ہے کہ مطلقہ (دوران عدت) رہائش اور نان نفقہ کی مستحق نہیں ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ کیا آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ عبدالرحمن بن حکم کی نفلان رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی گئی اور وہ چلی گئی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس نے بڑا کبد یہ عرض گزار ہے کہ کیا آپ نے فاطمہ بنت قیس کی بات نہیں سنی؟ فساد کیا کہ اس واقعہ کا ذکر کرنے میں (اس موقع پر) کوئی بھلائی نہیں ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت صدیقہ نے ایسا کرنے کو بہت بڑا کہا اور فرمایا کہ فاطمہ بنت قیس ایک پرخطر مکان میں تھیں اور اس میں رہتے ہوئے خوف کھاتی تھیں، اس لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اجازت خاص مرحمت فرمائی تھی۔

جب مطلقہ کو خاوند کے گھر میں خدشہ ہو

کو گھر میں کوئی گھس آئے گا یا خاوند کے اعتراف سے بدگلائی کا خدشہ ہو۔

جابر، عبداللہ، ابن جریج، ابن شہاب، عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فاطمہ بنت قیس کے واقعہ کا اس امر کی دلیل ہونے سے انکار کیا۔

عدت حیض اور حمل کو نہ چھپائے بلکہ ظاہر کر دے

اسود سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حج سے فارغ ہو کر واپسی کا ارادہ فرمایا تو حضرت صفیانہ نے جس کے وہاں سے پرانسی کی حالت میں گھڑی تھیں آپ نے ان سے فرمایا: سر نہ ڈھکی یا ہلک ہوئی کیا تم جہنم جاؤ گی ہونے

مَحْتَبِدًا أَوْ مَا بَعَثَكَ شَأْنٌ نَاطِمَةٌ بِنْتُ قَيْسٍ قَالَتْ لَا يَفْتَرِكُ أَنْ لَا تَذْكُرْ حَدِيثَ نَاطِمَةَ فَقَالَ مُرْدَانُ بْنُ الْحَكَمِ إِنْ كَانَ بِكَ شَرٌّ فَصَبِّكَ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ مِنَ الْقُرَى - ۲۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ مَعْنٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ؟ أَلَا تَتَّقِي اللَّهَ يَتَّقِي فِي قَوْلِهِ لَا سَكْنَى وَلَا نَفَقَةَ -

۳۰۰ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عُرِثَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لِعَائِشَةَ الْعَمْرَوِيُّ إِلَى فَلَانِهِ بِنْتُ الْحَكَمِ طَلَعَهَا مَرَّةً وَجَرَّهَا الْبَتَّةُ فَخَرَجَتْ، فَقَالَتْ بَيْتٌ مَا مَنَعَتْ قَالَ الْمَدَنِيُّ فِي قَوْلِ نَاطِمَةَ؟ قَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ لَهَا خَيْرٌ فِي ذِكْرِ هَذَا الْحَدِيثِ وَمَرَادُ ابْنِ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَائِشَةَ أَشَدَّ الْغَيْبِ وَقَالَتْ إِنَّ نَاطِمَةَ كَانَتْ فِي مَكَانٍ وَخْتِنٌ ضَعِيفٌ عَلَى نَاحِيَتِهَا فَلَمَّا بَلَغَ أَرْضَعَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ الْمَطْلُوقَةِ إِذَا خَشِيَ عَلَيْهَا فِي مَسْكَنٍ مَرُوجَهَا أَنْ يَفْتَحَمَ عَلَيْهَا أَوْ تَبْدُو عَلَى أَهْلِهَا بِفَاحِشَةٍ -

۳۰۱ - حَدَّثَنَا حَبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذَلِكَ عَلَى نَاطِمَةَ -

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: وَلَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ يَكُنَّ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي الْأَرْحَامِ مِنَ الْخَفِيفِ وَالْثَقِيلِ -

۳۰۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّمَا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْفِرَ إِذَا مَصِفِيَّةٌ عَلَى بَابِ خِيَارِهَا كُتِبَتْ فَقَالَ لَهَا،

سے روکو گی؟ کیا تم قربانی کے روز راکھ ادا کر چکی ہو؟ انہوں نے انتہا میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا: پھر تو ہمارے ساتھ چلو۔

عدت کے دوران شوہر کو رجوع کا حق ہے جبکہ ایک یا دو طلاقیں دی گئی ہوں

محمد، عبد الوہاب، یونس نے امام حسن بصری سے روایت کی ہے کہ حضرت معقل نے اپنی بہن کا نکاح کر دیا لیکن اس نے ایک طلاق دے دی حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن ایک شخص کے نکاح

میں تھی پس اس نے طلاق دے دی اور اس سے دوسرا یہاں تک کہ جب بدلواری ہو گئی تو اس نے نکاح کا پیغام بھیج دیا۔ چنانچہ حضرت معقل نے اس وقت اس سے نکاح مناسب شمار کیا اور فرمایا کہ جب وہ اس کے قبضے میں تھی تو دوسرا اور اب پیغام بھیجتا ہے چنانچہ وہ دوسروں کے درمیان حائل ہو گئے پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا کہ جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو اسے عورتوں کے والدین! انہیں اس سے نہ روکو کہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں۔ (سورہ البقرہ، آیت ۲۲۲) پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معقل کو بلایا اور ان کے سامنے یہ آیت پڑھی تو انہوں نے

تابع کارسان سے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حیض کی حالت میں اپنی بیوی کو ایک طلاق دے دی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ رجوع کر لو اور اسے اپنے پاس روکے رکھو یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے۔ پھر حیض آئے اور دوبارہ اس سے پاک ہو جائے۔ پس اگر طلاق ہی دینے کا ارادہ ہے تو اب پاکی کی حالت میں اسے طلاق دو۔

لیکن اس کے ساتھ ہامیت کرنے سے پہلے پس یہی ہے وہ عدت کہ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ اس میں عورتوں کو طلاق دی جائے حضرت عبداللہ بن عمر سے جب اس بارے میں پوچھا جاتا تو انہوں نے ایک شخص سے فرمایا کہ اگر تم نے تمہیں طلاقیں دے دی ہیں تو عورت تم پر حرام ہو گئی یہاں تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے۔ دوسرے لوگوں نے یہی

حکم فرمادیا کہ اس کے ساتھ بیعت سے یوں روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اگر تم عورت کو ایک یا دو طلاقیں دیتے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اسی حکم سے روایت کیا ہے

حالتی سے رجوع کرنا

یونس بن جابر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا

عَقْدِي أَوْ خَلَقِي إِنَّكَ لَمَّا بَسْتَنَا، أَكُنْتَ أَنْصَبَ يَوْمَ النَّحْرِ؟ قَالَتْ نَعَمْ، قَالَ قَالَتْ نَقْرِي إِذَا-

باب ۱۹۹ وَبَعُولُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي الْعَدَّةِ وَكَيْفَ يَرَا جَمْعُ الْمَرْأَةِ إِذَا طَلَّقَهَا وَاحِدَةً وَأُثْنَتَيْنِ-

۳۰۳ - حَدَّثَنَا لُثَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ رَوَّجَ مَعْقِلٌ أُخْتَهُ فَطَلَّقَهَا طَلِيقَةً-

۳۰۴ - حَدَّثَنَا لُثَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ كَانَتْ أُخْتُهُ تَحْتَ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ خَلَى عَنْهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ خَطَبَهَا فَخَبِي مَعْقِلٌ مِنْ ذَلِكَ أَنْفًا فَقَالَ: خَلَى عَنْهَا وَهَوَيْتُ رَعِيلَهَا ثُمَّ يَخْلِبُهَا لِمَا لَيْسَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَهَا نَزَلَ اللَّهُ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَلْيَعْنِ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضِلُوهُنَّ إِلَى الْخَيْرِ الْآيَةِ، فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ - فَتَرَكَ الْحَيَّةَ وَاسْتَقَادَ لَأَمْرٍ اللَّهُ-

۳۰۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ثَارِغٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بَيْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا طَلَّقَ امْرَأَةً لَهَا وَهِيَ حَائِضٌ تَحِيضًا وَاحِدَةً أَوْ امْرَأَتَيْنِ تَحِيضَتَيْنِ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَرَا جَمْعَهَا ثُمَّ يَسْكُرُهَا حَتَّى تَطْمَئِنُّ ثُمَّ تَحِيضُ مِنْهَا حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يَمْلِكُهَا حَتَّى تَطْمَئِنُّ مِنْ حَيْضَتِهَا فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يَطْلُقَهَا فَلْيَطْلُقْهَا حِينَ تَطْمَئِنُّ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَجِيءَهَا ذَلِكَ الْعَدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تَطْلُقَ لَهَا النِّسَاءُ. وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا مَثَّلَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ لِأَحَدِهِمْ: إِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرَمْتُ عَلَيْكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَزَادَ فِيهِ غَيْرُهُ عَنِ اللَّيْثِ

حَدَّثَنَا ثَارِغٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: نَوَطَلَّقْتُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ النِّسَاءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ فِي بَرْدِهَا-

باب مُرَاجَعَةُ الْحَائِضِ

۳۰۶ - حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَنْظَلَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَنْظَلَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَنْظَلَةَ

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَنْظَلَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَنْظَلَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَنْظَلَةَ

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَنْظَلَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَنْظَلَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَنْظَلَةَ

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَنْظَلَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَنْظَلَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَنْظَلَةَ

کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی جبکہ وہ حاملہ تھی پس میرے والد ماجد حضرت عمرؓ نے نبی کریم ﷺ سے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے حکم فرمایا کہ اس کے ساتھ بچہ نکالیا جائے اللہ پر عہدت پوری ہوئے سے پہلے طلاق دے دی جائے میں نے پوچھا کہ کیا یہ طلاق فاسخ ہوگی یا فرمایا کہ اس شخص کے بارے میں تہدیکہ خیال ہے جو عاجز و ناتوان ہو جائے۔

خوافند مر جائے تو عہدت چار ماہ دس دن سے زہری کا قول ہے کہ میرے خیال میں متوفی کی کہن پوری بھی خوشبود نکلتے کیونکہ عہدت اس پر بھی ہے۔

حمید بن نافع کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا نے یہ کہیں حدیثیں بیان فرمائیں حضرت زینب نے فرمایا کہ میں حضرت ام حبیبہؓ سے روایت کرتی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی جبکہ ان کے والد ماجد حضرت ابوسفیان بن حرب کا انتقال ہو گیا تھا۔ پس حضرت ام حبیبہؓ نے خوشبود نکالی جس میں غلوی یا کسی اور چیز کی زبردی تھی۔ پھر انہوں نے وہ خوشبود ایک لڑکی کو نکالی اور تھوڑی سی اپنے زخماں پر بھی لٹلی اور فرمایا کہ خدا کی قسم، مجھے خوشبود کی حاجت نہیں لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم کو فرماتے سنے کہ کسی عورت کے لئے یہ جائز نہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسی میت کا سوگ کرے سوائے اپنے غلام کے کہ اس کا سوگ چار ماہ دس دن واجب ہے۔

حضرت زینب نے فرمایا کہ میں ام المومنین زینب بنت جحش کی خدمت میں حاضر ہوئی جبکہ ان کے بھائی کا انتقال ہو گیا تھا۔ تو انہوں نے خوشبود نکالی اور اس میں سے تھوڑی سی لگا کر فرمایا کہ خدا کی قسم، مجھے خوشبود کی حاجت تو نہیں ہے لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم کو منبر پر فرمانے سے پہلے کہ عہدت کے لئے یہ حلال نہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے، سوائے اپنے غلام کے کہ وہ چار ماہ دس دن ہے۔ نیز حضرت زینب فرماتی ہیں کہ میں نے

حضرت ام سلمہؓ (انہی والدہ ماجدہ) کو فرمایا کہ ایک عہدت رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی۔ یہ رسول اللہ ﷺ میری مرضی کا عہدت ہو گیا ہے اس کی انکھ میں تکلیف ہے تو کیا میرا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ جَبْرِ سَأَلْتُ ابْنَ عَمْرٍو فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ عَمْرٍو امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ أَنْ يُزَاجِعَهَا لَمْ يُطَلِّقْ مِنْ قَبْلِ عِدَّتِهَا، قُلْتُ فَتَعَدَّتْ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ مَجَّزُوا سَتَحَقَّقَ -

باب ۳۱ تَحَدُّ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا ذَوْجُهَا أَزْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا أَرَى أَنْ تَقْرُبَ الْمَيِّتَةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا الطَّيِّبَ لِأَنَّ عَلَيْهِمَا الْعِدَّةَ -

۳۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ابْنِ بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ حَزْمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ ابْنِ سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ هَذَا الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةَ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلَى امْرِئِئِثَةِ ذَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَوَفَّى أَبُوهُمَا أَبُو سَفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ نَدَّعَتْ امْرَأَتِي حَبِيبَةَ بِطَيِّبٍ فِيهِ صَفْرَةٌ خُلُقِي أَوْ غَيْرَهَا فَنَدَّعْتُ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَتِهَا ثُمَّ قَالَتْ: وَاللَّهِ مَا لِي بِأَطْيَبَ مِنْ حَاجَةِ عَمْرٍو إِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تُوَمِّنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تَحْدَثَ عَلَى مَيِّتٍ ذَوْقُ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى ذَوْجِ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ فَنَدَّعْتُ عَلَى زَيْنَبِ ابْنَةِ جَحْشٍ حِينَ تَوَفَّى أَخُوَهَا فَنَدَّعْتُ بِطَيِّبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ: أَمَا وَاللَّهِ مَا لِي بِأَطْيَبَ مِنْ حَاجَةِ عَمْرٍو إِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: عَلَى الْمُسْبِرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تُوَمِّنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تَحْدَثَ عَلَى مَيِّتٍ ذَوْقُ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى ذَوْجِ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. قَالَتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ: جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي تَوَفَّى عَنْهَا

خفصہ بنت سیرین نے حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ہمیں منع فرمایا گیا ہے کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کریں مگر خاندان کا چار مہینے دس دن تک اور نہ شرمہ لگائیں نہ خوشبو استعمال کریں اور نہ رنگے ہونٹے پہنیں، سوانے پہلے سے رنگے ہونٹے پہننے کے اور ہمیں یہ اجازت ملی کہ ہاکی کی حالت میں جب ہم میں سے کوئی بعض سے فارغ ہو تو اظفار کی عود کا استعمال کر لے اور ہمیں جنانہ کے چھپے جانے سے منع فرمایا گیا ہے

سوگ والی کارنگ وار کپڑے پہنتا

حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کا فیلیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت کے لئے ظلال نہیں ہے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ کرے سوائے غافلہ کے۔ پس وہ نہ رونا لٹائے، نہ رنگ دار کپڑا پہنے، نہ جو پیسے سے رنگا ہوا ہو۔

حضرت اُمّ عطیہ کی دوسری روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خوبو سٹنے سے منع فرمایا ہے مگر پاک ہونے کے نزدیک صوفی سے قُط یا اظفار کا استعمال کر سکتی ہیں۔

جس کا خداوند مر جائے اُس کی خدائے کیا
عزت مقرر فرمائی ہے

ابن الجوزی نے جواب دے :- اور جو تم میں سے فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن تک ... (سورۃ البقرہ، آیت ۲۴۴) کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ خاندان والی پر بھی عدت گزارنا واجب تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا :- اور جو تم میں سے فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ اپنی عورتوں کے لئے وصیت کر جائیں۔ سال بھر تک نان نفقہ دینے کی بغیر نکالے۔ پھر وہ اگر خود نکل جائیں تو تم پر اس کا کوئی عہدہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملے میں مناسب طور پر کیا (سورۃ البقرہ، آیت ۲۴۰) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وصیت کے ساتھ سات ماہ بیس دن اور ملا کر سال پورا فرمادیا۔ اب عورت چاہے تو وصیت

کے مطابق ٹھہری رہے اور چاہے علی جائے۔ یہی ارشاد باری تعالیٰ
غیر اخراج کا مطلب ہے اور اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر براغیر
نہیں پس واجب عدت عورت پر وہی مذکور ہے، مجاہد کا یہ فرمایا
نقل کیا گیا ہے۔ عطاء اور ابن عباس کا قول ہے کہ اس آیت نے
گھر والوں کے پاس عدت گزارنے کو مفسوخ کر دیا۔ پس وہ جہاں
چاہے عدت گزارے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے غیر اخراج فرمایا ہے عطاء
کا قول ہے کہ عورت اگر چاہے تو اپنے گھر والوں کے پاس عدت گزارے اور
وہ عدت کے مطابق ٹھہری رہے اور اگر چاہے تو نکل جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ہے کہ تمہارے اوپر کوئی گناہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملے میں سنا
طور پر کیا۔ عطاء کا قول ہے کہ میراث کا حکم آیا تو اس نے رہائش کو مفسوخ کر دیا

سَكُنْتُ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجْتُ وَهِيَ قَوْلُ
اللَّهِ تَعَالَى غَيْرَ اخْرَاجَ فَإِنْ خَرَجْنَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْنَا
فَالْعَدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا شَرْعًا ذَلِكَ عَنْ
مَجَاهِدٍ - وَقَالَ عَطَاءٌ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ
هَذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا فَتَعَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ
وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى غَيْرَ اخْرَاجَ - وَقَالَ عَطَاءٌ إِنْ شَاءَتْ
اعْتَدَتْ عِنْدَ أَهْلِهَا وَسَكُنْتُ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ
شَاءَتْ خَرَجْتُ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا
فَعَلْتُمْ - قَالَ عَطَاءٌ ثُمَّ جَاءَ الْبَيِّنَاتُ فَلَسَمْنَا السُّكْنَ
فَتَعَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَلَا سَكْنَى لَهَا -

۳۱۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ خَذِيمَةَ ثَنِي
حُسَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ نُرَيْبِ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ
حَبِيبَةَ ابْنَةِ أَبِي سُفْيَانَ لَمَّا جَاءَهَا نُبَيْيْ أَبِيهَا دَعَتْ
بَطِيْبٍ فَسَحَّحَتْ ذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ: مَا لِي يَا بَطِيْبُ
مِنْ حَاجَةٍ تُولَدُ لِي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَوَمَّنُ بِأَلْفٍ يَوْمٍ وَالْأَخِيرُ
تُحَدِّثُ عَلَى مِثْبَتِ نَوْتٍ ثَلَاثَةَ إِلَّا عَلَى نَوْتٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ
وَعَشْرًا -

بَابُ مَهْرِ الْبَيْعِ وَالنِّكَاحِ الْفَاسِدِ
قَالَ الْحَسَنُ: إِذَا تَزَوَّجَ مُحَرَّمَةٌ وَهِيَ لَا تَشْعُرُ
نُزْقَ بَيْنَهُمَا وَلَهَا مَا أَخَذَتْ وَلَيْسَ لَهَا غَيْرُكَ
ثُمَّ قَالَ بَعْدَ لَهَا صَدَاقُهَا -

۳۱۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَعْوَدٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَفَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
ثَمَنِ الْكَلْبِ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ وَمَهْرِ الْبَيْعِ -

۳۱۵ - حَدَّثَنَا إِدْرِمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَوْنُ

زینب بنت ام سلمہ نے حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب ان کے پاس ان کے والد عترم
کے انتقال کی خبر پہنچی تو انہوں نے خوشبو منگوا
کہ اپنے دونوں ہاتھوں پر ملے اور فرمایا کہ مجھے خوشبو کی حاجت تو
نہ تھی۔ لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
فسد ماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی مسلمان عورت کے لئے جو اللہ اور
قیامت پر ایمان رکھتی ہو، یہ حلال نہیں ہے کہ کسی میت کا سوگ
تین دن سے زیادہ کرے، ہاں بیوی کے لئے خاوند کا سوگ چار
ماہ دس دن ہے۔

زانیہ کا مہر اور نکاح فاسد

حن کا قول ہے کہ اگر کسی نے لاش میں غرم عورت کے ساتھ نکاح کر لیا تو ان دونوں
کے درمیان تفریق کروادی جائے گی اور عورت کے لئے وہی مال ہے جو
وہ بچکی اور نہیں لے گا پھر انہوں نے اس کے بعد کہا کہ عورت کو ہر شے ملے
الو کہرج عبد الرحمن نے حضرت ابوصور رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
کچھ کی قیمت، کاهن کی مٹائی اور بدکار عورت کی کائی کھانے
سے منع فرمایا ہے

حضرت ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

ابو حازم نے حضرت ابو سہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لونڈیوں کی کافی کھانے سے منع فرمایا ہے۔ دخول کی تعریف اور دخول و مہاس سے پہلے طلاق دینے کے احکام

ارشاد باری ہے: تم میری کوئی مطالبہ نہیں اگر تم عورت کو طلاق دو جب تک تم نے ان کو اتھرنے لگایا جو الزام (سورۃ اہقہ: ۱۰، ۱۱) نیز فرمایا: اور طلاق والی عورتوں نے لے لیا، مناسب عود پر ان افقہ ہے، یہ واجب ہے پیریز غاروں پر وہ اللہ جو تمہاری بیان کرتا ہے تمہارے لئے اپنی آیتیں کہ کہیں نہیں سمجھو (۲۳۱-۲۳۲)۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعان میں متعدد گنا

سید بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں سے فرمایا کہ تم سے حساب تو اللہ تعالیٰ نے لینا ہے لیکن ایک تم دونوں میں سے جھوٹا ہے اور عورت پر اب تمہارا کوئی حق نہیں ہے۔ وہ

٣١٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجُعْدِ أَخْبَرَنَا ثَعْلَبَةُ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ جَعَادٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُتُبِ الْأَمَاءِ -
بَابُ الْمَهْرِ لِلْمَدْخُولِ عَلَيْهَا وَكَيْفَ
الْمَدْخُولُ أَوْ طَلَقَهَا قَبْلَ الدَّخُولِ وَالْمُسَيِّسِ -

بَابُ الْمَتْعَةِ الَّتِي لَمْ يَفْرَضْ لَهَا لِقَوْلِهِ
تَعَالَى لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ مَا مَسَّوْهُنَّ
إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ يَمَّا تَعْمَلُونَ بَعْضُهُمْ
مَتَاعًا لِمَعْرُوفٍ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ. كَذَلِكَ يَبَيِّنُ اللَّهُ
لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ. وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّلَامَةِ مَتْعَةً حِينَ طَلَقَهَا زَوْجَهَا.

٣١٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْتَمِزُ عَدُوِّي حَسَابُكُمْ عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمْ كَاذِبٌ لَا يَسْئَلُ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

شخص عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میرا مال بہ فرمایا۔ تمہیں مال نہیں ملے گا کیونکہ اگر تم سچے ہو تو تمہارے لئے اس کی شرمگاہ حلال رہی ہے اور اگر تم جھوٹے ہو تو بد بختی تمہارا مال پر کوئی حق نہیں رہا۔

مَا لِي، قَالَ: لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهِيَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ وَأَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا.

کتاب النفقات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ فَنَصْلِ النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ فَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلِ الْغَفْوُ كَذَلِكَ يَتَّبِعُونَ اللَّهُ نَكَمُ الْأَيَّاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ: الْغَفْوُ الْفَضْلُ.

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَافِي بْنِ شَابِثٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ فَقُلْتُ عَنِ النَّبِيِّ فَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا انْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً.

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللَّهُ أَنْفَقَ يَا ابْنَ آدَمَ أَنْفَقْ عَلَيْكَ.

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زُرْعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغُبَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: السَّاعِي عَلَى الْأَوْمِلَةِ وَالْمُسْكِينِ كَالْجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ الْقَارِبِ لِمَنْ لَيْلُ الصَّائِمِ النَّهَارُ.

کتاب النفقات

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اہل وعیال پر خرچ کرنے کی فضیلت

ارشاد باری ہے۔ اور تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں۔ تم فرماؤ جو حق میں ہے۔ ۵۱ طرح اللہ تم سے آستین بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم دنیا و آخرت کے کام سونپ کر کرو (سورہ البقرہ، آیت ۲۱۹، ۲۲۰) حسن کا قول ہے کہ الغفو

عبد اللہ بن زید انصاری نے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کر رہے ہیں؟ جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی مسلمان اپنے اہل وعیال پر خدا کا حکم سمجھ کر خرچ کرتا ہے تو وہ مال اس کے لئے صدقہ ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اے آدم کے بیٹے خرچ کر کہ تیرے اور پر خرچ کیا جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوہ اور مسکین کی مدد کے لئے بھاگ دوڑ کرنے والا ایسا ہے جیسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا یا راتوں کو قیام کرنے والا یا دنوں کو روزہ رکھنے والا۔

ف: بیوہ اور مسکین معاشرے کے بے سہارا افراد اور اللہ تعالیٰ کے بیکس اور بے بس بندے ہوتے ہیں۔ ان کے نصیب اللہ تعالیٰ اپنے صاحب استطاعت بندوں کو آزماتا ہے کہ دیکھتے وہ بے بس اور بے بسی میں ان کے کام آتے ہیں یا نہیں۔ بڑے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو حق میں وہ بے بسوں کی دستگیری کرتے رہتے ہیں۔ یہ دولت، یہ طاقت، یہ استطاعت ہمیشہ نہیں رہتی۔ آخر ایک وقت وہ بھی آئے گا جب قبر کی اندھیری کوٹھڑی میں بیٹھا پڑے گا۔ دولت، طاقت اور استطاعت، سب چیزیں چھن چکی ہوں گی۔ قبر کی کوٹھڑی ہرگی اور بیکس وہ بے بس کا عالم ہوگا۔ کوئی خوش و غوار نہیں، کوئی یار و مددگار نہیں، پکارے تو کس کو پکارے، جانے تو کہاں جائے۔ انھیں اگر بظاہر بند ہیں حقیقت میں تو آج ہی کھلی ہیں۔ اصل تو آج مجید کھلا ہے کہ کیا کرنا چاہیے تھا اور کیا نہیں کرنا چاہیے تھا۔

دنیا میں اگر اس نے بیکسوں کو سہارا دیا تھا تو آج خدا نے ذوالمنن اُسے سہارا دے گا۔ دنیا میں اگر اس نے خدا کے مجبور اور دوست
 اپنے جہنم کو ان کے ملک و ملک کے جہنم کا خالق آج اسے دے دے گا کہ اللہ تعالیٰ سے نواز کر جہنم لے گا۔
 دنیا میں اگر اس نے بے کسوں کی دیکھیری کی تھی تو آج اللہ جل شانہ اُس کی دیکھیری فرمائے گا۔ استطاعت رکھنے والے حضرات کے
 لیے ضروری ہے کہ وہ بے کس اور بے بس بندوں کا خیال رکھیں۔ اُن کی دیکھیری کر کے اپنے لیے دیکھیری کا سامان پیدا کریں۔ خدا کے
 بندوں پر رحم کر کے اپنے آپ کو خدا کے رحم کا مستحق بنائیں۔ خدا ان پر رحم کرے کہ اسے جو خدا کے بندوں پر رحم کرتے ہیں لہذا:-
 ۱۔ کہ وہ ہر بانی تم اہل زمین پر
 ۲۔ کہ وہ ہر بان ہوگا عرش بریل پر

خدا کے بیکس اور بے بس بندوں کی مدد کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے یا راتوں کو ہمیشہ قیام کرنے والے یا دنوں کو
 ہمیشہ روزہ رکھنے والے سے اجر میں کم نہیں ہے۔ یہ بھی بہت ہی نفع بخش ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

عاصم بن سعد سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری عیادت فرمائی جبکہ
 میں مکہ مکرمہ میں بیمار تھا میں عرض گزار ہوا کہ میرے پاس بہت مال ہے کیا
 میں اپنے کل مال کی وصیت کروں؟ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کی، آؤ
 کی؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ جہانی کی؟ فرمایا کہ تہائی کی کہ دو
 دلیے جہانی بھی زیادہ ہے۔ تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ دو یہ اس سے
 بہتر ہے کہ انہیں غنسی کی حالت میں چھوڑ کر مال اور لوگوں کے آگے ہاتھ نہ
 پھیریں اور ان پر تم جو کچھ خریدا کرو گے وہ تمہاری جانب سے صدقہ ہے یہاں تک کہ
 بولنا تھا کہ تم اپنی بیوی کے حرم میں ڈالو وہ بھی اور شاید اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے زیادہ

۳۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
 عَنْ أَبِي بَرٍّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي ذَا نَا مَرِيضِينَ بِمَكَّةَ، فَقُلْتُ
 لِي مَا لِي أَوْ مَرِيضًا عَلَيْهِ، قَالَ لَا، قُلْتُ نَا لَشَطْرٍ؟ قَالَ
 لَا، قُلْتُ نَا لَشَطْرٍ؟ قَالَ أَشَلْتُكَ وَاللَّهِ كَثِيرٌ أَنْ تَدْعَ
 دَرَّتْكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدْعَ مَرِيضًا كَالَّذِي يَتَكَلَّفُونَ
 النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ، وَمِمَّا أَنْفَقْتَ لَكَ مَدَقَّةَ
 حَتَّى تَلْقَى تَرْفَعَهَا فِي أَمْرٍ أَتَى لَكَ وَلَقَدْ لَقِيَ اللَّهُ يَرْفَعُكَ
 يَنْتَفِعُ بِكَ نَاسٌ وَيَنْتَفِعُ بِكَ الْآخِرُونَ۔

بَابُ جُزْءِ التَّفَقُّعِ عَلَى الْإِجْلِ وَالْإِعْلَالِ

۳۲۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حُدَّادٍ
 الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو مَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ
 الصَّدَقَةِ مَا تَرَكَ غَنًى وَالْيَدِ الْعَلِيَّا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ
 السَّغْيَا وَأَبْدَأُ بِسَنِّ تَعُولٍ۔ تَقُولُ الْمَرْءُ مَا أَنْ
 تَطْعَمُنِي وَإِنَّمَا أَنْ تَطْلُقَنِي، وَيَقُولُ الْعَبْدُ أَطْعَمَنِي
 وَاسْتَعْلَمَنِي، وَيَقُولُ الْإِبْنُ أَطْعَمَنِي إِلَى مَنْ تَدَّ مَنِي
 نَقَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَا هَذَا مِنْ كَيْسٍ أَوْ هُرَيْرَةَ۔

۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَفِيْرِ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ

ابن دعیال کو تفقہ دینا صاحب ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے افضل صدقہ وہ ہے جس کے بعد میری
 اہم سب سے امداد پر کار (دینے والا) ہاتھ نیچے کے (نیچے والے) ہاتھ پر
 ہے اور ابتدا اُن سے کرو جو زیر رکھات ہیں یہ نہ ہو کہ عورت بھی کہے کہ مجھے
 کھانا دو ورنہ فلاح دے دو، غلام کہے کہ مجھے کھانا دو اور مجھ سے کام
 لو اور بیٹا کہے کہ مجھے کھانا دو اور کس کے سہا سے پر مجھے چھوڑتے
 ہو لوگوں نے حقیقت کیا کہ اسے ابو ہریرہ! کیا یہ بات آپ نے رسول
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ جواب دیا کہ نہیں، یہ ابو ہریرہ
 اپنے بچے سے کہہ رہا ہے۔

سعد بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فسد مالہ۔ اچھا صدقہ وہ ہے جس کے بعد مسیروں کا نام
رہے اور ابتر دان لوگوں سے کرو جو زیر کفالت ہوں۔

بیویوں کو سال بھر کی خوراک دینا اور وہ خرچ کس طرح کریں

ابن عیینہ کا بیان ہے کہ مجھ سے پوچھنے لگا کہ مجھ سے سفیان ثوری
نے پوچھا کہ آپ نے کیا کوئی ایسا شخص سنا ہے جو اپنی بیویوں کے لئے سال
سال بھر یا اس کے کچھ حصے کے لئے خوراک جمع رکھتا ہو پوچھنے لگا کہ مجھے کچھ یاد
نہیں۔ پھر مجھے ایک حدیث یاد آئی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی نصیر کے درختوں کو
بیچ دیا کرتے اور اپنی ازواج مطہرات کے لئے ایک سال کی خوراک روک
لیا کرتے تھے۔

مالک بن ادیس بن حدثان کا بیان ہے کہ عبد بن جبر بن مطعم نے مجھ سے ایک حدیث
کا ذکر کیا پس میں چل پڑا یہاں تک کہ مالک بن ادیس کے پاس جا کر ان سے اس
بارے میں پوچھا۔ مالک بن ادیس کا بیان ہے کہ میں گیا یہاں تک کہ حضرت عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا تو اس وقت اُن کے وہاں برفاٹا ہوا تھا
کہ کیا آپ حضرت عثمان، حضرت عبد الرحمن بن عوف، حضرت زبیر اور حضرت
سعد کے اجازت دیتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا ہاں۔ پس انہیں اجازت دے
دی گئی۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ اندر داخل ہوئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے
پھر رفعت بن خدیج نے ان سے پوچھا کہ حضرت عمر کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ
کیا آپ حضرت علی اور حضرت عباس کو اجازت دیتے ہیں؟ فرمایا ہاں پس
اُن دونوں کو اجازت دے دی گئی۔ جب وہ دونوں اندر داخل ہوئے تو
سلام کر کے بیٹھ گئے۔ حضرت عباس نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! میرے اور
اُن کے درمیان فیصلہ فرما دیجئے۔ حضرت عثمان اور اُن کے ساتھیوں نے
کہا کہ اے امیر المؤمنین! ان دونوں کے درمیان فیصلہ کر کے ایک کو دوسرے
مٹھو کر دیجئے۔ حضرت عمر نے فرمایا جلد ہی نہ کرو، میں آپ کو اس معاملہ کی
قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین کی آگ بجھ جائے گی آپ کو معلوم ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہو تا جو مال

قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ بْنُ مَسْلُومٍ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ ابْنِ السَّيِّبِ عَنْ ابْنِ مَرْثَدَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ
عَنْ طَهْرٍ عَنِّي وَابْنُ ابْنِ تَعُولٍ۔

باب جِسْنِ نَفَقَةِ الرَّجُلِ قَوْتِ سَنَةٍ عَلَى أَهْلِهِ وَكَيْفَ نَفَقَاتِ الْعِيَالِ۔

۳۲۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُحَمَّدٍ بَيْنَ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ
ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ لِي مَعْمَرٌ قَالَ لِي الثَّوْرِيُّ هَلْ مَنَعَتْ
فِي الرَّجُلِ يَجْمَعُ لِأَهْلِهِ قَوْتِ سَنَتِهِمَا وَبَعْضُ السَّنَةِ
قَالَ مَعْمَرٌ فَلَمْ يَخْضُرْ فِي، ثُمَّ ذَكَرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنَا
ابْنُ شِهَابٍ الرَّهْزِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَدِيسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبِيعُ غُلَّ بَنِي
النَّصِيرِ وَيَجْلِسُ لِأَهْلِهِ قَوْتِ سَنَتِهِمْ۔

۳۲۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَعْيَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ
الْحَدَّادِ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ
بْنُ أَدِيسٍ بَيْنَ الْحَدَّثَانِ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ ابْنَ مُلَيْجٍ
ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ حَدِيثِهِ أَنَّهُ انْطَلَقَتْ حَتَّى دَخَلَتْ
عَلَى مَالِكِ بْنِ أَدِيسٍ فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ مَالِكُ: انْطَلَقَتْ
حَتَّى دَخَلَ عَلَى عُمَرَ إِذَا تَأْتَاكَ حَاجِبَةٌ يَرْفَأُ فَقَالَ هَلْ
لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدِ بْنِ
يَسَّادٍ نُونٌ؟ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ، قَالَ فَنَدَّوْهُ
سَلَمُوا فَجَلَسُوا، ثُمَّ لَبِثَ يَرْفَأُ قَلِيلًا فَقَالَ لِعُمَرَ
هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ؟ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمَا فَلَمَّا
دَخَلَا سَلَمَا وَجَلَسَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا، فَقَالَ الرَّهْطُ عُثْمَانُ وَالْأَصْحَابُ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَارْحُ أَحَدَهُمَا مِنَ
الْآخِرِ، فَقَالَ عُمَرُ: اتَّيْتُكُمْ وَأَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي
يَهْدِي قَوْمَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَوْرِثُ مَا تَرَكَْنَا صَدَقَةً

يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ، قَالَ
الرَّحُطُ قَدْ قَالَ ذَلِكَ؟ فَأَجَبَ عُمَرُ عَلَى عَنِّي وَعَبَّاسُ
فَقَالَ: أَلَمْ تَشْهَدْ كَمَا بَايَ اللَّهُ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ؟ قَالَا قَدْ قَالَ ذَلِكَ، قَالَ
عُمَرُ فَإِنِّي أُحِبُّ لَكُمْ مِنْ هَذَا الْأَمْرِ أَنَّ اللَّهَ كَانَ خَصَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ بِشَيْءٍ
لَمْ يُعْطِ أَحَدًا غَيْرَهُ قَالَ اللَّهُ: مَا أَقَاءَ اللَّهُ عَلَى
رَسُولِهِ مِنْهُمَا إِلَى قَوْلِهِ قَدِيرٌ، فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ مَا اخْتَارَهَا
فَوَنَكَمْتُ وَلَا اسْتَخَرْتُهَا عَيْنُكُمْ، لَقَدْ أُعْطِيَ كُمُوهَا وَ
بَقِيَ فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْقِدُ عَلَى أَهْلِهِ فَقَفَرَتْ
سُلُطَتُهُمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ لَمْ يَأْخُذْ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُوا
مَجْعَلُ مَالِ اللَّهِ، فَعَمِلَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتِهِ، أَلَمْ تَشْهَدْ كَمَا بَايَ اللَّهُ هَلْ تَعْلَمُونَ
ذَلِكَ؟ قَالُوا نَعَمْ. قَالَ لِعَلِّي وَعَبَّاسُ: أَلَمْ تَشْهَدْ كَمَا بَايَ
اللَّهُ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ؟ قَالَا نَعَمْ. ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ
بِهِ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ أَجْمَعُونَ
فَأَجَبَ عَلَى عَنِّي وَعَبَّاسُ. تَذَمَّرَاتٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَذَبَ وَكَذَلِكَ
وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَأَمْرٍ رَأَيْتُمْ تَلْعَنُ
لَمْ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فَقَبَضْتُهَا سَتَيْنِ أَعْمَلُ
فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ يَكْفُرُ
ثُمَّ جِئْتُكُمْ فِي وَكَلْتُمْ لَكُمْ أَحَدًا وَأَمَرْتُكُمْ أَجْمَعِينَ بِجُفَاءٍ
تَسْأَلُنِي نَصِيْبَكَ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ وَأَنِّي هَذَا أَيْضًا لَنِي
نَصِيْبٌ أَمْرًا مِنْ ابْنِهَا، فَقُلْتُ إِنَّ شَيْئًا دَفَعْتُكُمْ
إِلَيْكُمْ عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمْ مَهْدًا اللَّهُ وَمِثْقَالُهُ لَتَعْمَلَنَّ

ہم چھوٹے ہیں وہ مقدم کرتا ہے۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مراد خود اپنی ذات تھی۔ لوگ کہنے لگے کہ واقعی غصہ نہ ہی فرمایا تھا۔ پھر حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کی جانب توجہ کی اور فرمایا: میں آپ کو اللہ کی قسم یاد دلاتا ہوں کیا آپ دونوں حضورؐ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ہے؟ دونوں حضرات نے کہا کہ واقعی یہی فرمایا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا: میں آپ حضرات کو اس کی حقیقت بتاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فتنے کے مال کی خصوصیت مرحمت فرمائی تھی جبکہ یہ چیز کسی دوسرے نبی کو مرحمت نہیں فرمائی گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: اور جو قیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو ان سے (سورۃ المؤمنہ آیت ۶)۔ یہ چیز خاص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے تھی خدا کی قسم انہوں نے آپ حضرات کو چھوڑ کر اپنے کمال جن نہیں دیا لیکن آپ حضرات میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح بھی نہیں دی بیشک خدا انہیں سے آپ حضرات کو عطا فرماتے اور بلاشبہ یہی ہاں تک کہ صرف یہ مال باقی رہ گیا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مال سے اپنی آواراج طلب کرتے ایک سال کا خرچ نکال لیا کرتے تھے اور جو باقی رہتا اسے لے کر باہر بیرون خرچ فرمایا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی شاگردوں میں اس طرح کرتے رہے۔ میں پھر خود کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ جانتے ہیں کہ صورت حال یہ تھی کہ لوگ اپنے انبات میں جھلب بیاہر حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ سے کہا: میں آپ دونوں کو لے کر تم دیتا ہوں، کیا آپ جانتے ہیں کہ امر واقعی یہ ہے؟ دونوں نے کہا: ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فائدہ تو حضرت ابوبکرؓ نے لیا کہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جانشین ہوں جب حضرت ابوبکرؓ نے دیکھا کہ اس وقت تک وہ بھی اس مال کا ہی طرح خرچ کرتے رہے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اور آپ دونوں اس وقت موجود تھے۔ پھر حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کی خاموشی پر کہ فرمایا کہ آپ حضرات کے گناہ میں حضرت ابوبکرؓ سے بائیں راستی پر نہ تھے حالانکہ خدا جانتا ہے کہ وہ اس بارے میں سچے ہو گئے اور وہ یافتہ اور حق کی طرف گھومنے والے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو وفات دلائی تو میں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کا جانشین ہوں۔ پھر میں نے خود اس مال کے پنے قبضے میں لکھا اور اس طرح علیؓ کی جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت

ابو جحر کہتے رہے تھے۔ پھر آپ دونوں حضرات میرا پاس آئے اور دونوں کی بات ایک اور قصہ دیکھ ہی تھلا آپ میرا پاس آئے کہ یہ مجھ سے اپنے جتنی کا قصہ لگتے تھے اور وہ اپنی بیوی کے والد کا پس میں نے آپ دونوں سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اسے اللہ کے عہد اور اس کے شائق پر آپ کے شہر کو کر دیتا ہوں کہ اس کو اس طرح خرچ کیا جاتا ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خرچ کیا اور جیسے حضرت ابوبکر نے اسے خرچ کیا اور جیسے اب تک میں نے خرچ کیا۔ بصورت دیگر اس پر میں مجھے لگے کہ وہ آپ دونوں حضرات نے کہا کہ یہ ہمیں دے دیکھیں پس میں نے یہ آپ کے سر پر کر دیا میں آپ کو کوئی قسم دیتا ہوں کہ میں نے وہ مال دیا دونوں کو دے دیا تھا یا نہیں؟ لوگوں نے انہیں جواب دیا۔ ہاں کیسا ہے کہ پھر آپ جعفر صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف توجہ ہو گا اور فرمایا میں آپ دونوں کو قسم دیتی ہوں کہ میں نے وہ مال آپ کی تحویل میں دیا تھا وہ دونوں حضرات نے انہیں

عورتیں بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں

ارشاد دینی ہے:۔ اور تین دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس اس کے جو دودھ کی مقدار پورہ کرنا چاہیے۔ سورہ البقرہ آیت ۲۳۴ اور فرمایا:۔ اور اسے اٹھائے پھر نا اور دودھ چھڑا تیس مہینے میں ہے (سورہ الاحقاف آیت ۱۵) نیز فرمایا:۔ پھر اگر باہم مضائقہ کر تو قریب ہے کہ اسے اور دودھ پلانے والی مل جائے گی۔ جہدور والا اپنے مقدور کے قابل نفقہ دے اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا وہ (سورہ المطلاق آیت ۷) ایونس نے زہری کا قول بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے کہ والد کو بچے کی وجہ سے تکلیف دی جائے اور یہ اس صورت میں ہے جبکہ والد کے بچے میں بچے کی دودھ پلانے والی نہیں ہوں حالانکہ اس کا دودھ بچے کی غذا کیلئے زیادہ مفید ہے اور دوسری عورتوں سے وہ بچے پر زیادہ فطیق اور صبر بان ہے پس عورت دودھ پلانے سے انکار کرنے کا حق نہیں جبکہ خاوند اسے حکم الہی کے مطابق نفقہ دے رہا ہو اور والد کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ بچے کی وجہ سے والد کو تکلیف دے کہ اسے دودھ پلانے سے روکے اور اس کا دل دکھانے کیلئے دوسری عورت سے دودھ پلانے کیلئے دودھ اگر رضاعتی کے ساتھ دوسری عورت کا دودھ پلانا چاہیں تو والد والد کے لئے کوئی مضائقہ نہیں۔ پھر اگر باہمی رضاعتی اور مشورے سے دودھ چھڑا دیں تو کوئی حرج نہیں جبکہ انہوں نے رضاعتی اور مشورے سے فیصلہ کیا ہو۔

خمسالہ سے مراد بچے کا دودھ چھڑانا ہے۔ اس عورت کا نفقہ جس کا خاوند غائب ہو جائے اور

فِيهَا يَمَاعِلُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَاعِلٍ بِهِ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَبِمَاعِلٍ بِهِ فِيهَا مُنْذُ وَلَيْتُهَا وَإِذَا كَلَّا تَكَلَّمَا فِي فِيهَا، فَقُلْتُ إِذَا فَعَلَا إِلَيْكَ بِذَا الْكَ فَعَلَا إِلَيْكَ بِذَا الْكَ أَشَدُّ كَرَامًا لِلَّهِ هَلْ وَفَعَلَا إِلَيْكَ بِذَا الْكَ؟ فَقَالَ الرَّهْطُ نَعَمْ قَالَ نَأْ قُلْتُ لِي وَعَمَّا بِيْنِ فَقَالَ لَمَّا أَشَدُّ كَرَامًا لِلَّهِ هَلْ وَفَعَلَا إِلَيْكَ بِذَا الْكَ؟ قَالَ لَا نَعَمْ قَالَ فَتَلْتَسَانِ مَتَى تَقْصَا غَيْرُ ذَا الْكَ؟ فَوَالَّذِي بِيَاذِيهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْبِي فِيهَا قَصَا غَيْرُ ذَا الْكَ حَتَّى تَقُومَ السَّمَاءُ فَإِنْ مَجَزَتْ تَكَلَّمَا فَاذْ نَعَاهَا نَا أَكَلْنِي كَمَا هَا۔

بَابُ ۱۱۱ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَمَرَ أَنْ يَتِمَّ الرِّضَاعَةُ إِلَى قَوْلِهِ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا۔ وَقَالَ وَحَمْلُهُ وَفَصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا۔ وَقَالَ وَإِنْ تَعَاسَرْتُمُ فَسَرِّضْ لَهُ أُخْرَى لِيَنْفِقَ ذُو سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ إِلَى قَوْلِهِ بَعْدَ مَسْئَرًا۔ وَقَالَ يُونُسُ عَنِ الرَّهْطِيِّ: هَلَّى اللَّهُ أَنْ تَقْصَا وَالِدًا بَوْلًا هَا، وَذَا الْكَ أَنْ تَقُولَ الْوَالِدَةُ لَسْتُ مُرْضِعَتَهُ وَهِيَ أَمْثَلُ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَشْفَقَ عَلَيْهِ وَأَمْرٌ فَقِي بِهِ مِنْ غَيْرِهَا، فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَأْبَى بَعْدَ أَنْ يُعْطِيَهَا مِنْ نَفْسِهِ مَا جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ، وَلَيْسَ لِمَوْلُودِهِ أَنْ يُضَارَّ بَوْلًا وَالِدَتِهِ فَيَمْنَعَهَا أَنْ تَرْضِعَهُ ضَرَارًا لَهَا إِلَى غَيْرِهَا أَفَكَ جَنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَسْتَرْضِعَا عَنْ طَيْبِ نَفْسٍ الْوَالِدِ وَالْوَالِدَةِ فَإِنْ أَمَرَ إِفْصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مَتَرُهَا وَتَشَادِيرَ فَلَا جَنَاحَ عَلَيْهِمَا بَعْدَ أَنْ يَكُونَ ذَا الْكَ عَنْ تَرَاضٍ وَتَشَادِيرَ فَصَالُهُ إِذَا مَضَى

بَابُ ۱۱۱ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَمَرَ أَنْ يَتِمَّ الرِّضَاعَةُ إِلَى قَوْلِهِ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا۔ وَقَالَ وَحَمْلُهُ وَفَصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا۔ وَقَالَ وَإِنْ تَعَاسَرْتُمُ فَسَرِّضْ لَهُ أُخْرَى لِيَنْفِقَ ذُو سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ إِلَى قَوْلِهِ بَعْدَ مَسْئَرًا۔ وَقَالَ يُونُسُ عَنِ الرَّهْطِيِّ: هَلَّى اللَّهُ أَنْ تَقْصَا وَالِدًا بَوْلًا هَا، وَذَا الْكَ أَنْ تَقُولَ الْوَالِدَةُ لَسْتُ مُرْضِعَتَهُ وَهِيَ أَمْثَلُ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَشْفَقَ عَلَيْهِ وَأَمْرٌ فَقِي بِهِ مِنْ غَيْرِهَا، فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَأْبَى بَعْدَ أَنْ يُعْطِيَهَا مِنْ نَفْسِهِ مَا جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ، وَلَيْسَ لِمَوْلُودِهِ أَنْ يُضَارَّ بَوْلًا وَالِدَتِهِ فَيَمْنَعَهَا أَنْ تَرْضِعَهُ ضَرَارًا لَهَا إِلَى غَيْرِهَا أَفَكَ جَنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَسْتَرْضِعَا عَنْ طَيْبِ نَفْسٍ الْوَالِدِ وَالْوَالِدَةِ فَإِنْ أَمَرَ إِفْصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مَتَرُهَا وَتَشَادِيرَ فَلَا جَنَاحَ عَلَيْهِمَا بَعْدَ أَنْ يَكُونَ ذَا الْكَ عَنْ تَرَاضٍ وَتَشَادِيرَ فَصَالُهُ إِذَا مَضَى

بَابُ ۱۱۲ نَفَقَةُ الْمَرْأَةِ إِذَا غَابَ عَنْهَا

لَوْ جِئْتُمْ بِدَلِيلٍ عَلَى الْوَلَدِ -

۳۲۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَقَارِئِلَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي شَرْهَابٍ أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هُنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَفْيَانَ رَجُلٌ مَيْمَنٌ قُلْتُ عَلَى حَدِّجِ أَنْ أُلْعِمَكَ مِنَ الذَّنَى لَهُ عِيَالُكُمْ قَالَ لَا إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ -

۳۲۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَدَّاجٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبٍ رَجَعَتْ عَنْ شَيْءٍ مُبْرَمٍ فَلَهَا نِصْفُ الْبُخْرَى -

بَابُ عَمَلِ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا -

۳۲۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ أَبِي نَسْرِ بْنِ حَدَّادٍ عَنْ أَبِي نَافِعَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشَكَّرَ لِكُلِّ مَا تَلَقَّى فِي بَيْتِهَا مِنَ الرَّحْمَى وَبَلَغَهَا أَنْتَ جَاءَتْ بِمَرَاتِنَ لَكُمْ تَصَافُونَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ بِعَائِشَةَ ، فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَ نَجَاءُ نَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا فَنَجَاءُ نَقَعْدَا بَيْنِي وَبَيْنَهُمَا حَشَى وَجَدْتُ بَرْدًا ثَمَّ مِيهَ عَلَى بَطْنِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْنَا مَضَاجِعَكُمْ أَوْ أَوَيْتُمَا إِلَى بُيُوتِكُمَا فَهَبَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَأَحَدًا أَفَلَا تَذَكَّرَانِ وَكَثَرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَهَبَا خَيْرَ لَكُمَا مِنْ خَالِدٍ -

بَابُ كَانْفَقَةٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مندرجہ قلم پر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! بیشک ابھی (میں نے) خاوند (بھیل) میں پس کیا میرے اوپر حرج ہے کہ اُن کے مال سے اپنے بچوں کو کھلا دیا کروں۔ فرمایا ایسا نہ کرنا مگر جو دستہ کے مطابق ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عورت اپنے خاوند کی کمائی کے مال سے بغیر اُس کی اجازت کے خرچ کرے تو اُسے ایسا کرنے پر اُدعا ثواب ملے گا۔

عمدت کا خاوند کے گھروں میں کام کاج کرنا

صوفی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ سے اُن چھالوں کی تصحیح کریں جو بچوں کے پیسے کے باعث اُن کے ہاتھوں میں پڑ گئے تھے اور انہیں یہ معلوم ہو چکا کہ آپ کی خدمت میں حرام آئے ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے اس بات کا ذکر کر دیا جب حضور تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے اُنکو یہ بات بتائی حضرت علیؓ فرمائی کہ حضور جلد سے پاس تشریف لائے اور اُس وقت ہم اپنے بستر پر لیٹ چکے تھے پس ہم اُنھیں گئے تو آپ نے فرمایا کہ اپنی جگہ رہو پس آپ میرے اور حضرت فاطمہ کے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے حکم پر عموں کی پھر آپ نے فرمایا: یہاں میں تمہیں ایسی چیزیں بتا دوں جو تمہیں میرے بستر پر جس کا تم دونوں معاذ اللہ کہہ رہے ہو یہاں تک کہ تم کو سمجھایا جائے کہ بستر پر آؤ تو تین سو مرتبہ سبحان اللہ تین سو مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کر دوسرے ہم دونوں کیلئے غلامی سے رہیں۔

فت: یہ بیان اسی جلد کی حدیث ۳۳۰ اور ۱۲۴۲ میں بھی ہے۔ قبل نے عرض ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون ہیں؟ پر حضرت عائشہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محنت جگر اور جان راحت میں جو دونوں جہانوں کے بادشاہ اور رب کریم کے عظیم اعظم و محبوب اکرم ہیں۔ جنہوں نے خود فرمایا تھا: يَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَسَأَلْتُ مَعِيَ جِبَالَ الذَّهَبِ "اے عائشہ! اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلا کر"۔ اس کے باوجود رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بے اعتباری طور پر یہ زندگی پسند فرمائی کہ جس کی روٹی فلاں وہ بھی شکم میر ہو کہ میں اللہ وہ بھی مٹاؤں کہ میں بلکہ روٹے اور ٹکڑے بھی ساتھ ساتھ۔ یہاں تک کہ بعض اوقات دعائے

روزے بھی رکھتے کہ کئی کئی روزہ چل رہا ہے اور درمیان میں نہ سحری ہے اور نہ افطاری۔ صحابہ کرام بھی ایسا کرنے لگتے ہیں تو انھیں ازراہ شفقت روک دیا جاتا ہے۔ پھر بھی بعض حضرات وصال کے روزے رکھنے سے نہ روکے اور عرض گزار ہوئے کہ آقا! آپ بھی تو عموماً وصال رکھتے ہیں۔ ارشاد فرمایا:۔ **أَتَيْكُمْ قَمِيصِي يُطْعِمُنِي سَمَاقِي وَيَسْقِينِي**۔ تم میں مجھ پر کیا کرن ہے؟ مجھے تو ہر سب کھانا اور پلا تا ہے۔ **صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ** واقعی حضرت حبیب اس کائنات ارضی و سماوی میں نہ تو اللہ تعالیٰ نے کوئی ایک بھی فرد پیدا فرمایا ہے اور نہ کبھی پیدا فرمائے گا۔۔۔ اتنا اونچا مقام اور عتوڑی سی جود کی روٹی ناغوں کے ساتھ غذا، سبحان اللہ!

کل جہاں بابک اور جو کی روٹی غذا!

اس شہنشاہ کی قناعت پہ لاکھوں سلام

رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاہتے تو سونے چاندی کے مکانات میں رہتے اور دنیا جہاں کی ہر نعمت و راحت قدموں میں دست بستہ موجود ہوتی لیکن وہ زندگی پسند نہ فرمائی۔ سرکار نے مسکینوں کی طرح زندگی گزارنا پسند فرمایا۔ اولاً اس لیے کہ دنیا اور اس کا مال و متاع اس قابلِ نظر نہ آیا کہ اُسے نہ لگایا جائے۔ ثانیاً اس لیے کہ بے سرو سامانی کی زندگی میں راحت زیادہ ہے کیونکہ جس مسافر کے پاس جتنا سامان زیادہ ہوگا اتنا ہی اُسے تنگی اور پریشانی کا زیادہ سامنا کرنا پڑے گا، لہذا سبق دیا:۔

خوش آں راہی کو سامانے ننگیر

ثالثاً اس لیے یہ زندگی اختیار فرمائی کہ امت میں اکثریت غرباد کی ہوگی۔ وہ اپنی بے سرو سامانی کو دیکھ کر احساسِ کمتری میں مبتلا نہیں ہوں گے۔ اُن کی غربت انھیں تڑپانے کی نہیں جیکوہ دیکھیں گے کہ ہمارے اور سادی کائنات کے سردار، محبوب پروردگار، سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خزانِ الہیہ کے مالک اور نعمائے الہیہ کے قاسم ہوتے ہوئے اسی طرح زندگی گزاری اور **الْفَقْرُ فِيْ خَيْرٍ** فرمایا۔ لہذا امت کے غرباد اپنی غریبی، اپنی بے سرو سامانی اور تنگی سہی کو بھول جائیں گے۔ مبرور قناعت کے پیکر بن جائیں گے اور اختیاری طور پر آقا نے جس طرح زندگی گزاری اُس کا تصور آتے ہی کیا پکارا انھیں گے:۔

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود

ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسی شہنشاہِ کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سب سے جہتی صاحبزادی ہیں۔ خدا نے دلوں نے جنھیں اتنا اونچا مقام بخشا کہ تمام صفتِ عورتوں کی سردار بنادیں لیکن دنیاوی حالت یہ ہے کہ زندگی بالکل سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح گزار رہی تھیں۔ اپنے اُمتوں سے چکی پیستی تھیں، جس کے باعث مقدس اُمتوں میں چلے ہی پڑ جاتے تھے۔ کیا اہل بیت اطہار کی محبت کا دعویٰ کرتے نہ نہایتیں کے لیے اس میں کوئی رازِ حیرت نہیں؟ کیا موجود مسلم خواتین اُن کی غرض زندگی سے کوئی سبق حاصل نہیں کر سکتیں؟۔۔۔

مریم از یک رشتہ عیسیٰ عزیز

از ستر نسبت فاطمہ زہرا عزیز

فرد چشمِ رحمتِ بقا حسین

آں امامِ اولین و آخرین

مرتضیٰ براہِ علی، شیر خدا

بارشے آں علّیٰ فوقِ مشکل کشا

ماؤبرائے مرکز پر کارِ عشق مادرِ آں قافلہ سالارِ عشق

یہی سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چلی پیا کرتی تھیں اور اعتراف میں چھلے پڑے ہوئے تھے کہ اُن کے والد محترم یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ لونڈی غلام آئے جس میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیدہ کو مضموم ہوا تو یہ بھی بھائی بھائی کے معجزہ بارگاہ ہونے کی دولت غلام میں سرکار کرنا پڑا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا معجزہ ہوا کہ چلی آئیں۔ حضرت سارے لونڈی غلام تقسیم کرنے کے بعد اُن کے دولت خانے پر تشریف لے گئے اور اپنی اتنی چھٹی صاحبزادی کو ایک لونڈی یا غلام بھی مرحمت نہ فرمایا۔ تشریف رکھنے پر ارشاد فرمایا۔ بیٹی! یہ لونڈیاں اور غلام میں نے اُن لوگوں کو دیے ہیں جن کے باپ جادوں میں حصہ لیتے ہوئے اپنی جائیں قربان کر چکے تھے۔ چو کہ تہا باپ زندہ ہے لہذا اتھا حق نہیں بتھا۔ اس میں مکرانوں کے لیے کتنا بڑا سبق ہے۔

رہیں ایسا وظیفہ بنا دیتا ہوں جو تھامے لیے لونڈی اور غلام سے زیادہ مفید ہے۔ جب تم سولے گوتو ۳۳ دفعہ سبحان اللہ، ۳۳ دفعہ الحمد للہ اور ۳۳ دفعہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ اس وظیفے کا نام تسبیح فاطمہ پڑھا ہے۔ حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زندگی بھر اسے پڑھتے رہے اور کبھی اس کا نافرمان نہ ہوئے دیا جیسا کہ اگلی حدیث میں مذکور ہے۔ یہ تسبیح معمول بنانے کے قابل ہے۔ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں ہر مسلمان کو یوں تذکرہ حقیقت پیش کرنا چاہیے۔

خون خیر الرسل سے ہے جن کا غیر
اُن کے بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام
اس تہلج جگر پارہ مسطفیٰ
مجلد آوازے جنت پہ لاکھوں سلام
جس کا آئینہ نہ دیکھا نہ دہرنے
اس روائے نزاہت پہ لاکھوں سلام
سیدہ زہرا، طہیہ، طاہرہ
باب احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

عہدت کے لئے خادمہ رکھنا

عبد الرحمن بن ابی بکر نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام اس لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں کہ آپ سے خادم کا سوال کریں۔ پس آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لئے اس سے بہتر ہے تم سوئے وقت تنقیس مرتبہ بینان اللہ، تنقیس مرتبہ الحمد للہ اور جو تنقیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد یہ عمل کبھی نہیں چھوڑا۔ پوچھا گیا کہ کیا آپ نے صفین کی رات بھی اسے نہیں چھوڑا تھا؟ فرمایا کہ جگ صفین کی رات

باب خادم المراءۃ

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ عُمَارَةَ ابْنَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْسَى يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّي بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ: أَلَا أَحْبَبُكَ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْهُ تَبَيَّنَ اللَّهُ مِنْكَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحَدَّثَ يَنْ أَلَّهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَكَبَّرَ يَنْ أَلَّهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ أَحَدَهُنَّ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ فَمَا تَرَكْتُمَا بَعْدَ رَيْلٍ وَلَا لَيْلَةٍ وَمَعِينٌ قَالَ: لَا

کَلِيلَةً صِغِيرًا

بھی نہیں چھوڑا تھا

مرد کا اپنے اہل و عیال کی خدمت کرنا

احمد بن یزید نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنے در و دولت میں کیا معمول ہوتا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپ اپنی زوجہ مطہرہ (جن کے پاس ہوتے) کا کام کرتے اور جب اذان کی آواز سننے

تو تشریف لے جاتے

مرد اگر اپنی بیوی کو پورا نفقہ نہ دے

تو عورہ مرد کی لاعلمی میں بچوں کے خرچ کے مطابق لے سکتی ہے۔
عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ہند بنت عتبہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی: یا رسول اللہ! بیشک ابوسفیان (ان کے خاوند) ایک کنوئیں آؤں میں اور مجھے اتنا نہیں دیتے جو میرے اور میری اولاد کے لئے کافی ہو چنانچہ میں ان کی بے خبری میں کچھ مال لے لیا کرتی ہوں۔ فرمایا: صرف اتنا لے لیا کرو جو تمہارے اور تمہارے اولاد کے لئے کافی ہو۔

بیوی خاوند کے مال اور نفقہ کی حفاظت کرے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں سب سے بہتر قریش کی عورتیں ہیں۔ دوسری دفعہ فرمایا کہ قریش کی عورتیں نیک ہیں چھوٹے بچوں پر بہت شفقت کرتی ہیں اور غمخواروں کا جو مال ان کی تحویل میں ہو اس کی خوب حفاظت کرتی ہیں اسی طرح معاویہ نے ابن عباس سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

عورتوں کو دستور کے مطابق لباس دینا

زید بن جب کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی جوڑا پیش کیا گیا تو میں نے اُسے پہن لیا۔ پس میں نے حضور

بَابُ خِدْمَةِ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ -

۳۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُرْمَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عَتِيبَةَ عَنْ إِبرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فِي الْبَيْتِ قَالَتْ كَانَ فِي مَهْمَةٍ أَهْلِهِ فَإِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ خَرَجَ -

بَابُ إِذَا لَمْ يَنْفِقِ الرَّجُلُ فَلِلْمَرْأَةِ أَنْ تَأْخُذَ بِغَيْرِ عِلْمِهِ مَا يَكْفِيهَا وَذَلِكَ بِأَلْمَعْرُوفِ -

۳۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْثَرِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُثْمَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَفْيَانَ سَرَجُلٌ شَجِيحٌ وَ لَيْسَ يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَ ذَلِكُنِي إِذَا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَ هُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَ ذَلِكُنِ بِأَلْمَعْرُوفِ -

بَابُ حِفْظِ الْمَرْأَةِ نَزْوَجَهَا فِي ذَاتِ يَدٍ وَ النِّفْقَةِ -

۳۳۳ - حَدَّثَنَا عَنِّي بَنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ وَ ابْنُ الْوَكْدَانِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَاءٍ حَكِيمٌ إِذَا بَلَغَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ وَقَالَ الْأَخْزَرُ مَالَهُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ أَحْنَاءٌ عَلَى ذَلِكُنِ فِي صُغَرٍ وَ أَرْعَاءٌ عَلَى نَزْوِجٍ فِي ذَاتِ يَدٍ وَ يَذْكُرُ عَنْ مَعَارِيفَةٍ وَ ابْنُ مَكْبَرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

بَابُ كَسْوَةِ الْمَرْأَةِ بِأَلْمَعْرُوفِ -

۳۳۴ - حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِهْمَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مِسْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَنِّي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

کے مبارک چہرے پر ناراضگی دیکھیں تو اسے چادر کو اپنی رشتہ دار عورتوں کو دے دیا۔

بچے کے سلسلے میں بیوی کا خافندگی مندو کرنا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب میرے والد محترم شہید ہوئے تو انہوں نے سلسلے یا آواز جوڑا دیا جس میں بیوی نے ایک بیوی عورت سے نکاح کر لیا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے دیا

فرمایا کہ اسے جابر تم نے شادی کر لی، میں نے انہیں جواب دینے فرمایا کہ کنوڑی سے یا جس سے؟ میں عرض گزار ہوا کہ یہ وہ ہے فرمایا، تم نے کنوڑی لڑکی سے نکاح کیا کہ تم اس سے دل خوش کرتے اور وہ تم سے تم اسے بھساتے اور وہ تمہیں دے فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا کہ میرے والد ماجد حضرت عبداللہ جب شہید ہوئے تو کنوڑی عورتوں میں سے تھیں تو انہوں نے میری ناک پر لکھ دیا کہ میں نے اپنے والد کی عورت سے نکاح کیا جو ان کی کنوڑی اور اصلاح کرے۔ پس آپ نے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ انہیں برکت دے یا یہ دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تمہارا

مفلس کا اہل و عیال کو نفقہ دینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آکر عرض گزار ہوا کہ میں بھوکا ہوں کیا آپ فرمایا کہ کس طرح؟ عرض گزار ہوا کہ میں روزانہ کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر رہا ہوں ایک غلام لگا کر وہ عرض کی کہ میرے پاس تو کوئی غلام نہیں۔ فرمایا تو تیرا دوسرا بیٹے کے سلسلے سے کہ وہ عرض کی کہ مجھے اس کی استطاعت نہیں ہے۔ فرمایا تو تیرا دوسرا لگا کر وہ عرض گزار ہوا کہ مجھے یہ بھی نہیں ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص لایا تو کہا میں کیا گیا جس میں مجھ پر عین آپ نے فرمایا کہ وہ مسئلہ پر چھنے والا شخص کہاں ہے؟ عرض کی حضور میں حاضر ہوں۔ فرمایا انہیں خیرات کر آؤ عرض کی یا رسول اللہ! اپنے سے زیادہ حاجت مند کو دیوں پس قسم ہے اس فراخ دل جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ ان دنوں بہادر یوں کے در بیان (دیرینہ منورہ میں) ہم سے زیادہ حاجت مند کوئی گھر نہیں ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس شخص سے یہاں تک کہ دندان مبارک نکلنے لگے اور فرمایا کہ پھر تم ہی اس کے مستحق ہو۔

اللہ علیہ وسلم مَعْلَةً سَيَرَاءَ فَلَيْسَتْ حَائِرًا لِّأَيِّ الْقُصَبِ فِي دَجْلِهِ فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي۔

بَابُ ۳۳۵ - حَدَّثَنَا مَسْكَدٌ حَدَّثَنَا حُذَّافَةُ بْنُ شَرِيْدَةَ

عَنْ عَبْدِ رَعْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ حَدَّثَكَ سُبَيْعُ بَنَاتٍ أَوْ تَسَمَّ بَنَاتٍ نَزَّجَتْ امْرَأَةً ثَيْبًا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَتْ يَا جَابِرُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ بَكَرًا أَمْ ثَيْبًا قُلْتُ بَلْ ثَيْبًا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةٌ تَلَاحِبُهَا وَتَلَامِيكَ وَتَضَاهِيهَا وَتَعْنَاهُ حَيْكَ قَالَ فَقُلْتُ لَئِنْ عَمِلْتُ بِمِثْلِهِمْ لَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِمْ وَتَصْلِحُهُمْ فَقَالَ بَارَكَ أَوْ قَالَ خَيْرًا۔

بَابُ ۳۳۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ

بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ وَلِمَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمْعَانٍ قَالَ فَأَمَقُّ نَكَبَةً قَالَ لَيْسَ مِنْدِي قَالَ فَتَمَّ شَهْرَيْنِ مَتْنًا بَعَيْنٍ قَالَ لَوْ اسْتَطَعْتُ قَالَ فَأَمَعُ حَتَّى يَسْكُنَا قَالَ لَا أَجِدُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِفِي فِيهِ كُفْرٌ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ فَقَالَ هَا أَنَا ذَا قَالَ فَصَدَّقْ بِهِمَا قَالَ عَلَى أَحْوَجٍ مِنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلٌ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا لَفَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَيْكَبُهُ قَالَ فَأَنْتُمْ إِذَا۔

ت: یہ ان احادیث میں سے ایک حدیث ہے جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ رب العزت نے اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تشریفی احکام کا بھی کسی قدر اختیار مرحمت فرمایا ہوا تھا۔ علمائے اسلام کی تصانیف، ہالیہ میں اس کے واضح بیانات

موجود ہیں۔ چنانچہ شارح بخاری امام احمد طیب قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے:-
 مِنْ خَصَائِصِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ
 يَخُصُّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْأَحْكَامِ (مواہب لدنیہ)
 یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص سے تھی
 کہ آپ جس کو جس حکم سے چاہتے خاص فرمادیا کرتے تھے۔
 امام عبدالباقی زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے مواہب الدنیہ کی شرح لکھتے ہوئے لکھا ہے (مِنْ الْأَحْكَامِ) وَغَيْرُهَا۔۔۔۔۔ یعنی
 صرف یہ اختیار احکام ہی کے بارے میں نہیں تھا بلکہ دوسری باتوں میں بھی حاصل تھا۔۔۔۔۔ خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

(المترقی ۹۱۱) اے اپنی مائے ناز اور انتہائی ایساں از خود تصنیف خصائص کبریٰ میں ایک باب یوں باہم خاص ہے:-

باب اخِصَّاصِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا شَاءَ مِنْ خَصَائِصِهِ (مواہب لدنیہ)
 باب اخِصَّاصِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا شَاءَ مِنْ خَصَائِصِهِ (مواہب لدنیہ)
 جس کو جس حکم سے چاہتے خاص فرمادیتے۔

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تفسیر میں پانچ واقعات پیش کیے۔ امام سیوطی اس کی مثالیں پیش کرنے لگے تو پانچ وہی واقعات بیان کیے
 اور ان پر پانچ واقعات کا مزید اضافہ کیا جس سے دس واقعات ہو گئے۔ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی بیان کرنے بیٹھے تو ان اضافاتی
 واقعات میں سے تین کو ترک کر کے صرف سات واقعات یہ بیان کیے اور پندرہ واقعات کا اپنی علمی وسعت کے باعث اضافہ فرمایا۔ اس کی بعد
 بائیس واقعات امام بیہق مطہر سے پیش کر دیے۔ ذِیْلِكَ فَخُصِّلَ اللَّهُ يَوْمَ تَبْيِئُهُ مَنْ يَشَاءُ

یہ مضمون الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ خود اسی جلد میں حدیث ۱۰۲۱، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴، ۲۰۸۵، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱، ۲۰۹۲، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۰۹۶، ۲۰۹۷، ۲۰۹۸، ۲۰۹۹، ۲۱۰۰، ۲۱۰۱، ۲۱۰۲، ۲۱۰۳، ۲۱۰۴، ۲۱۰۵، ۲۱۰۶، ۲۱۰۷، ۲۱۰۸، ۲۱۰۹، ۲۱۱۰، ۲۱۱۱، ۲۱۱۲، ۲۱۱۳، ۲۱۱۴، ۲۱۱۵، ۲۱۱۶، ۲۱۱۷، ۲۱۱۸، ۲۱۱۹، ۲۱۲۰، ۲۱۲۱، ۲۱۲۲، ۲۱۲۳، ۲۱۲۴، ۲۱۲۵، ۲۱۲۶، ۲۱۲۷، ۲۱۲۸، ۲۱۲۹، ۲۱۳۰، ۲۱۳۱، ۲۱۳۲، ۲۱۳۳، ۲۱۳۴، ۲۱۳۵، ۲۱۳۶، ۲۱۳۷، ۲۱۳۸، ۲۱۳۹، ۲۱۴۰، ۲۱۴۱، ۲۱۴۲، ۲۱۴۳، ۲۱۴۴، ۲۱۴۵، ۲۱۴۶، ۲۱۴۷، ۲۱۴۸، ۲۱۴۹، ۲۱۵۰، ۲۱۵۱، ۲۱۵۲، ۲۱۵۳، ۲۱۵۴، ۲۱۵۵، ۲۱۵۶، ۲۱۵۷، ۲۱۵۸، ۲۱۵۹، ۲۱۶۰، ۲۱۶۱، ۲۱۶۲، ۲۱۶۳، ۲۱۶۴، ۲۱۶۵، ۲۱۶۶، ۲۱۶۷، ۲۱۶۸، ۲۱۶۹، ۲۱۷۰، ۲۱۷۱، ۲۱۷۲، ۲۱۷۳، ۲۱۷۴، ۲۱۷۵، ۲۱۷۶، ۲۱۷۷، ۲۱۷۸، ۲۱۷۹، ۲۱۸۰، ۲۱۸۱، ۲۱۸۲، ۲۱۸۳، ۲۱۸۴، ۲۱۸۵، ۲۱۸۶، ۲۱۸۷، ۲۱۸۸، ۲۱۸۹، ۲۱۹۰، ۲۱۹۱، ۲۱۹۲، ۲۱۹۳، ۲۱۹۴، ۲۱۹۵، ۲۱۹۶، ۲۱۹۷، ۲۱۹۸، ۲۱۹۹، ۲۲۰۰، ۲۲۰۱، ۲۲۰۲، ۲۲۰۳، ۲۲۰۴، ۲۲۰۵، ۲۲۰۶، ۲۲۰۷، ۲۲۰۸، ۲۲۰۹، ۲۲۱۰، ۲۲۱۱، ۲۲۱۲، ۲۲۱۳، ۲۲۱۴، ۲۲۱۵، ۲۲۱۶، ۲۲۱۷، ۲۲۱۸، ۲۲۱۹، ۲۲۲۰، ۲۲۲۱، ۲۲۲۲، ۲۲۲۳، ۲۲۲۴، ۲۲۲۵، ۲۲۲۶، ۲۲۲۷، ۲۲۲۸، ۲۲۲۹، ۲۲۳۰، ۲۲۳۱، ۲۲۳۲، ۲۲۳۳، ۲۲۳۴، ۲۲۳۵، ۲۲۳۶، ۲۲۳۷، ۲۲۳۸، ۲۲۳۹، ۲۲۴۰، ۲۲۴۱، ۲۲۴۲، ۲۲۴۳، ۲۲۴۴، ۲۲۴۵، ۲۲۴۶، ۲۲۴۷، ۲۲۴۸، ۲۲۴۹، ۲۲۵۰، ۲۲۵۱، ۲۲۵۲، ۲۲۵۳، ۲۲۵۴، ۲۲۵۵، ۲۲۵۶، ۲۲۵۷، ۲۲۵۸، ۲۲۵۹، ۲۲۶۰، ۲۲۶۱، ۲۲۶۲، ۲۲۶۳، ۲۲۶۴، ۲۲۶۵، ۲۲۶۶، ۲۲۶۷، ۲۲۶۸، ۲۲۶۹، ۲۲۷۰، ۲۲۷۱، ۲۲۷۲، ۲۲۷۳، ۲۲۷۴، ۲۲۷۵، ۲۲۷۶، ۲۲۷۷، ۲۲۷۸، ۲۲۷۹، ۲۲۸۰، ۲۲۸۱، ۲۲۸۲، ۲۲۸۳، ۲۲۸۴، ۲۲۸۵، ۲۲۸۶، ۲۲۸۷، ۲۲۸۸، ۲۲۸۹، ۲۲۹۰، ۲۲۹۱، ۲۲۹۲، ۲۲۹۳، ۲۲۹۴، ۲۲۹۵، ۲۲۹۶، ۲۲۹۷، ۲۲۹۸، ۲۲۹۹، ۲۳۰۰، ۲۳۰۱، ۲۳۰۲، ۲۳۰۳، ۲۳۰۴، ۲۳۰۵، ۲۳۰۶، ۲۳۰۷، ۲۳۰۸، ۲۳۰۹، ۲۳۱۰، ۲۳۱۱، ۲۳۱۲، ۲۳۱۳، ۲۳۱۴، ۲۳۱۵، ۲۳۱۶، ۲۳۱۷، ۲۳۱۸، ۲۳۱۹، ۲۳۲۰، ۲۳۲۱، ۲۳۲۲، ۲۳۲۳، ۲۳۲۴، ۲۳۲۵، ۲۳۲۶، ۲۳۲۷، ۲۳۲۸، ۲۳۲۹، ۲۳۳۰، ۲۳۳۱، ۲۳۳۲، ۲۳۳۳، ۲۳۳۴، ۲۳۳۵، ۲۳۳۶، ۲۳۳۷، ۲۳۳۸، ۲۳۳۹، ۲۳۴۰، ۲۳۴۱، ۲۳۴۲، ۲۳۴۳، ۲۳۴۴، ۲۳۴۵، ۲۳۴۶، ۲۳۴۷، ۲۳۴۸، ۲۳۴۹، ۲۳۵۰، ۲۳۵۱، ۲۳۵۲، ۲۳۵۳، ۲۳۵۴، ۲۳۵۵، ۲۳۵۶، ۲۳۵۷، ۲۳۵۸، ۲۳۵۹، ۲۳۶۰، ۲۳۶۱، ۲۳۶۲، ۲۳۶۳، ۲۳۶۴، ۲۳۶۵، ۲۳۶۶، ۲۳۶۷، ۲۳۶۸، ۲۳۶۹، ۲۳۷۰، ۲۳۷۱، ۲۳۷۲، ۲۳۷۳، ۲۳۷۴، ۲۳۷۵، ۲۳۷۶، ۲۳۷۷، ۲۳۷۸، ۲۳۷۹، ۲۳۸۰، ۲۳۸۱، ۲۳۸۲، ۲۳۸۳، ۲۳۸۴، ۲۳۸۵، ۲۳۸۶، ۲۳۸۷، ۲۳۸۸، ۲۳۸۹، ۲۳۹۰، ۲۳۹۱، ۲۳۹۲، ۲۳۹۳، ۲۳۹۴، ۲۳۹۵، ۲۳۹۶، ۲۳۹۷، ۲۳۹۸، ۲۳۹۹، ۲۴۰۰، ۲۴۰۱، ۲۴۰۲، ۲۴۰۳، ۲۴۰۴، ۲۴۰۵، ۲۴۰۶، ۲۴۰۷، ۲۴۰۸، ۲۴۰۹، ۲۴۱۰، ۲۴۱۱، ۲۴۱۲، ۲۴۱۳، ۲۴۱۴، ۲۴۱۵، ۲۴۱۶، ۲۴۱۷، ۲۴۱۸، ۲۴۱۹، ۲۴۲۰، ۲۴۲۱، ۲۴۲۲، ۲۴۲۳، ۲۴۲۴، ۲۴۲۵، ۲۴۲۶، ۲۴۲۷، ۲۴۲۸، ۲۴۲۹، ۲۴۳۰، ۲۴۳۱، ۲۴۳۲، ۲۴۳۳، ۲۴۳۴، ۲۴۳۵، ۲۴۳۶، ۲۴۳۷، ۲۴۳۸، ۲۴۳۹، ۲۴۴۰، ۲۴۴۱، ۲۴۴۲، ۲۴۴۳، ۲۴۴۴، ۲۴۴۵، ۲۴۴۶، ۲۴۴۷، ۲۴۴۸، ۲۴۴۹، ۲۴۵۰، ۲۴۵۱، ۲۴۵۲، ۲۴۵۳، ۲۴۵۴، ۲۴۵۵، ۲۴۵۶، ۲۴۵۷، ۲۴۵۸، ۲۴۵۹، ۲۴۶۰، ۲۴۶۱، ۲۴۶۲، ۲۴۶۳، ۲۴۶۴، ۲۴۶۵، ۲۴۶۶، ۲۴۶۷، ۲۴۶۸، ۲۴۶۹، ۲۴۷۰، ۲۴۷۱، ۲۴۷۲، ۲۴۷۳، ۲۴۷۴، ۲۴۷۵، ۲۴۷۶، ۲۴۷۷، ۲۴۷۸، ۲۴۷۹، ۲۴۸۰، ۲۴۸۱، ۲۴۸۲، ۲۴۸۳، ۲۴۸۴، ۲۴۸۵، ۲۴۸۶، ۲۴۸۷، ۲۴۸۸، ۲۴۸۹، ۲۴۹۰، ۲۴۹۱، ۲۴۹۲، ۲۴۹۳، ۲۴۹۴، ۲۴۹۵، ۲۴۹۶، ۲۴۹۷، ۲۴۹۸، ۲۴۹۹، ۲۵۰۰، ۲۵۰۱، ۲۵۰۲، ۲۵۰۳، ۲۵۰۴، ۲۵۰۵، ۲۵۰۶، ۲۵۰۷، ۲۵۰۸، ۲۵۰۹، ۲۵۱۰، ۲۵۱۱، ۲۵۱۲، ۲۵۱۳، ۲۵۱۴، ۲۵۱۵، ۲۵۱۶، ۲۵۱۷، ۲۵۱۸، ۲۵۱۹، ۲۵۲۰، ۲۵۲۱، ۲۵۲۲، ۲۵۲۳، ۲۵۲۴، ۲۵۲۵، ۲۵۲۶، ۲۵۲۷، ۲۵۲۸، ۲۵۲۹، ۲۵۳۰، ۲۵۳۱، ۲۵۳۲، ۲۵۳۳، ۲۵۳۴، ۲۵۳۵، ۲۵۳۶، ۲۵۳۷، ۲۵۳۸، ۲۵۳۹، ۲۵۴۰، ۲۵۴۱، ۲۵۴۲، ۲۵۴۳، ۲۵۴۴، ۲۵۴۵، ۲۵۴۶، ۲۵۴۷، ۲۵۴۸، ۲۵۴۹، ۲۵۵۰، ۲۵۵۱، ۲۵۵۲، ۲۵۵۳، ۲۵۵۴، ۲۵۵۵، ۲۵۵۶، ۲۵۵۷، ۲۵۵۸، ۲۵۵۹، ۲۵۶۰، ۲۵۶۱، ۲۵۶۲، ۲۵۶۳، ۲۵۶۴، ۲۵۶۵، ۲۵۶۶، ۲۵۶۷، ۲۵۶۸، ۲۵۶۹، ۲۵۷۰، ۲۵۷۱، ۲۵۷۲، ۲۵۷۳، ۲۵۷۴، ۲۵۷۵، ۲۵۷۶، ۲۵۷۷، ۲۵۷۸، ۲۵۷۹، ۲۵۸۰، ۲۵۸۱، ۲۵۸۲، ۲۵۸۳، ۲۵۸۴، ۲۵۸۵، ۲۵۸۶، ۲۵۸۷، ۲۵۸۸، ۲۵۸۹، ۲۵۹۰، ۲۵۹۱، ۲۵۹۲، ۲۵۹۳، ۲۵۹۴، ۲۵۹۵، ۲۵۹۶، ۲۵۹۷، ۲۵۹۸، ۲۵۹۹، ۲۶۰۰، ۲۶۰۱، ۲۶۰۲، ۲۶۰۳، ۲۶۰۴، ۲۶۰۵، ۲۶۰۶، ۲۶۰۷، ۲۶۰۸، ۲۶۰۹، ۲۶۱۰، ۲۶۱۱، ۲۶۱۲، ۲۶۱۳، ۲۶۱۴، ۲۶۱۵، ۲۶۱۶، ۲۶۱۷، ۲۶۱۸، ۲۶۱۹، ۲۶۲۰، ۲۶۲۱، ۲۶۲۲، ۲۶۲۳، ۲۶۲۴، ۲۶۲۵، ۲۶۲۶، ۲۶۲۷، ۲۶۲۸، ۲۶۲۹، ۲۶۳۰، ۲۶۳۱، ۲۶۳۲، ۲۶۳۳، ۲۶۳۴، ۲۶۳۵، ۲۶۳۶، ۲۶۳۷، ۲۶۳۸، ۲۶۳۹، ۲۶۴۰، ۲۶۴۱، ۲۶۴۲، ۲۶۴۳، ۲۶۴۴، ۲۶۴۵، ۲۶۴۶، ۲۶۴۷، ۲۶۴۸، ۲۶۴۹، ۲۶۵۰، ۲۶۵۱، ۲۶۵۲، ۲۶۵۳، ۲۶۵۴، ۲۶۵۵، ۲۶۵۶، ۲۶۵۷، ۲۶۵۸، ۲۶۵۹، ۲۶۶۰، ۲۶۶۱، ۲۶۶۲، ۲۶۶۳، ۲۶۶۴، ۲۶۶۵، ۲۶۶۶، ۲۶۶۷، ۲۶۶۸، ۲۶۶۹، ۲۶۷۰، ۲۶۷۱، ۲۶۷۲، ۲۶۷۳، ۲۶۷۴، ۲۶۷۵، ۲۶۷۶، ۲۶۷۷، ۲۶۷۸، ۲۶۷۹، ۲۶۸۰، ۲۶۸۱، ۲۶۸۲، ۲۶۸۳، ۲۶۸۴، ۲۶۸۵، ۲۶۸۶، ۲۶۸۷، ۲۶۸۸، ۲۶۸۹، ۲۶۹۰، ۲۶۹۱، ۲۶۹۲، ۲۶۹۳، ۲۶۹۴، ۲۶۹۵، ۲۶۹۶، ۲۶۹۷، ۲۶۹۸، ۲۶۹۹، ۲۷۰۰، ۲۷۰۱، ۲۷۰۲، ۲۷۰۳، ۲۷۰۴، ۲۷۰۵، ۲۷۰۶، ۲۷۰۷، ۲۷۰۸، ۲۷۰۹، ۲۷۱۰، ۲۷۱۱، ۲۷۱۲، ۲۷۱۳، ۲۷۱۴، ۲۷۱۵، ۲۷۱۶، ۲۷۱۷، ۲۷۱۸، ۲۷۱۹، ۲۷۲۰، ۲۷۲۱، ۲۷۲۲، ۲۷۲۳، ۲۷۲۴، ۲۷۲۵، ۲۷۲۶، ۲۷۲۷، ۲۷۲۸، ۲۷۲۹، ۲۷۳۰، ۲۷۳۱، ۲۷۳۲، ۲۷۳۳، ۲۷۳۴، ۲۷۳۵، ۲۷۳۶، ۲۷۳۷، ۲۷۳۸، ۲۷۳۹، ۲۷۴۰، ۲۷۴۱، ۲۷۴۲، ۲۷۴۳، ۲۷۴۴، ۲۷۴۵، ۲۷۴۶، ۲۷۴۷، ۲۷۴۸، ۲۷۴۹، ۲۷۵۰، ۲۷۵۱، ۲۷۵۲، ۲۷۵۳، ۲۷۵۴، ۲۷۵۵،

ہو گیا۔ — فرمایا کیا ہے؟ عرض کی میں نے رمضان میں اپنی عورت سے نزدیکی کی۔ فرمایا فلام ازاد کر سکتا ہے؟ عرض کی نہ۔ فرمایا لگاتار
دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے؟ عرض کی نہ۔ فرمایا ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ عرض کی نہ۔ اتنے میں ختم خدمت اقدس میں
لائے گئے۔ حضور نے فرمایا انہیں حیرات کر دے۔ عرض کی کیا اپنے سے زیادہ کسی متاع پر؟ مدینے جہر میں کوئی گھر ہمارے برابر متاع
میں۔

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سن کر ہنسے

فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہاں تک کہ دہان مبارک ظاہر ہوئے اور فرمایا جا اپنے گھر
والوں کو کھلا دے۔

حَتَّى بَدَتْ تَوَاجِدُهُ وَقَالَ إِذْ هَبْ قَاطِعَهُ
أَهْلَكَ

مسلمانوں کو گناہ کا ایسا کفارہ کسی نے بھی سنا ہوگا، سوا دو دن ختمے سرکار سے عطا ہوتے ہیں کہ آپ کو نو کفارہ ہو گیا۔ — واللہ
یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ رحمت ہے کہ سزا کو انعام سے بدل دے۔ ہاں ہاں یہ بارگاہ بیکس پناہ اُولَئِكَ الَّذِينَ
يَتَّقُونَ اللَّهَ مَسِيحَاتٍ خَسَنَاتٍ۔ کی طاعت کبریٰ ہے۔ اُن کی ایک نگاہ کرم کبار کو حسنات کر دیتی ہے۔ جب تو ارحم الراحمین
جل جلالہ نے گناہ کاروں، خطا کاروں، تباہ کاروں کو اُن کا دروازہ بتایا کہ وَكَوْنُوا تَتَّقُوا إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ۔
(الانبیاء) گناہ کار تباہ سے دربار میں حاضر ہو کر صفائی پائیں اور تم شفاعت فرمادے تو خدا تعالیٰ کو توبہ قبل کرنے والا مہربان پائیں والحمد
للہ رب العالمین۔

صحیح مسلم میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور سند بزار و مسلم اور طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
ہے نیز دارقطنی میں مولانا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ہے۔ ارشاد فرمایا:۔
كُلُّكُمْ أَهْلُ تَوْبَةٍ وَأَنْتَ وَبِعَيْنِكَ فَتَقْدَرُ اللَّهُ عَنْكَ۔
تو اہد تیرے الٰہی و عیال یہ کہائیں۔ اللہ تعالیٰ نے
تیری طرف سے کفارہ ادا فرمادیا۔

ہاں میں ہے۔ فرمایا:۔

كُلُّكُمْ أَهْلُ تَوْبَةٍ وَأَنْتَ وَبِعَيْنِكَ فَتَقْدَرُ اللَّهُ عَنْكَ

تو اہد تیرے ہاں بچے کہائیں تجھے کفارے سے
کھاریتہ کرے گا اہد تیرے ہاں کسی کو کافی نہ ہوگا۔

سنن البراء و دین امام ابن شہاب زہری سے ہے:۔
إِنَّمَا كَانَ هَذَا رُخْصَةً لَهُ خَاصَّةً وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا فَعَلَ
ذَلِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَدْءٌ مِنَ التَّكْفِيرِ۔

یہ خاص اُسی شخص کے لیے رخصت تھی۔ آج کوئی
ایسا کرے تو کفارہ ادا کرنے کے سوا کوئی چار نہیں۔

امام جلال الدین سیوطی وغیرہ علامہ نے بھی اسے خاصا ذکر کردہ سے لگنا۔ دینی الحدیث و جمہ اُخر۔ یعنی اس حدیث میں مدعی ترجیہ
بھی ہیں۔

دارش بھی اسی طرح لفظ دیں

اور کیا اس میں سے عورت کے نہ بھی کوئی چیز ہے اور اللہ تعالیٰ نے دو: روئے
کی مثال بیان کی اُن میں سے ایک گونگا تھا.... (سورہ نمل)
نیز بخت بزم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

بِأَنَّكَ دَعَى الْأَوَارِثَ مِثْلَ ذَلِكَ وَ
هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْهُ شَيْءٌ وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا
رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ إِلَى تَوَلَّى وَكَرَّ إِلَى مُسْتَقِيمٍ۔
۳۳۔ حَكَأُنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ رَحِمَهُ اللَّهُ

کی کہیں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! اگر ابوسلمہ کی اولاد میں خرچ کروں تو
کیا مجھے اس کا اجر ملے گا؟ ایک میں انہیں اس کس پر کسی کی حالت میں نہیں چھوڑ
سکتی کیونکہ وہ میری اولاد میں ہے۔ ارشاد فرمایا: ہاں جو کچھ تم ان پر خرچ
کرو گی اس کا تمہیں اجر ملے گا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہند عرض گزار
ہوئیں: یا رسول اللہ! بیشک (میرا خاوند) البرصیان ایک نیک آدمی ہے، پس
کیا میرے اور بچہ ہونگا اگر میں ان کے مال سے اسے لیا کروں جو میرے اور میری
اولاد کے لئے کافی ہو، فرمایا کہ وہ سود کے مطابق ہے مگر تم
حضور کا فرمان کہ جس نے قرض چھوڑا یا بچے چھوڑے
لو ان کا میں دوسرے وارثوں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور جب کسی شخص کا جنازہ لایا جاتا تو آپ دریافت فرماتے
تھا کیا اس نے اپنے قرض کے برابر مال چھوڑا ہے؟ اگر بتایا جاتا کہ اس نے برابر
مال چھوڑا ہے۔ تو نماز پڑھتے ورنہ مسلمانوں سے فرماتے کہ تم اپنے ساتھی کی
نماز جنازہ پڑھو جب اللہ تعالیٰ آپ پر فتوح کا دروازہ کھول دیا تو ارشاد فرمایا
کہ میں مسلمانوں کا ان کی جانوں سے بھی زیادہ مالک ہوں۔ پس آپ ایمان میں
سے جو اس حالت میں وفات پائے کہ اس پر قرض ہو تو اس کی ادائیگی میرا ذمہ ہے
اور جو مال چھوڑے تو وہ اس کے وارثوں کا ہے۔

بچہ وایہ وغیرہ کو دودھ پلانے کے لئے دینا

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! آپ میرا دوسری بہن بنت البر
سفیان کو بھی اپنے لکاح میں لے لیں۔ فرمایا، کیا تم اس بات کو پسند
کرتی ہو عرض کی ہاں اور ویسے ہی میں آپ کے پاس تنہا نہیں ہوں،
بہن میں چاہتی ہوں کہ بھلائی میں اپنی بہن کو بھی شریک کر لوں۔ فرمایا
یہ بات میرے لئے حلال نہیں ہے میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ
میرا تو یہ چرچا سن رہے ہیں کہ آپ ورنہ بنت البر سلمہ سے نکاح کرنا
چاہتے ہیں۔ فرمایا کیا ورنہ بنت البر سلمہ سے؟ میں نے عرض
کی، ہاں۔ فرمایا، خدا کی قسم، اگر وہ میری سوسہ بھی نہ ہوتی
پھر بھی میرے لئے حلال نہ ہوتی کیونکہ وہ میری رضاعی بہن ہے، اب مجھے

وَهَيْبُ أَخْبَرَنَا هَاشِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أَبِي
سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لِي مِنْ أَجْرِ
فِي بَنِي أَبِي سَلَمَةَ أَنْ أَنْفَقْتُ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ بِشَارِكِهِمْ هَكَذَا
وَهَكَذَا إِنَّمَا هُمْ بَنِي قَالِ نَعَمْ لَكَ أَجْرٌ مَا أَنْفَقْتَ عَلَيْهِمْ
۳۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
هَاشِمِ بْنِ عَرُودَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَفِيعٌ لَكُمْ
فَلَوْ جِئْتُمْ أَنْ أَحَدًا مِنْ مَالِهِ مَا يَكْفِيَنِي وَبَنِي قَالِ خَدِيَ اللَّهُ
بِأَبِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ تَرَكَ كَلًّا أَوْ ضِئًا فَأَلَّى -

۳۳۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَقَّى
بِالزَّجَلِ الْمُتَوَقَّى عَلَيْهِ الدَّيْنِ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ
تُفْلَانًا حَدَّثَنَا أَنَّهُ تَرَكَ ذَنَاءً صَلَّى وَالْقَالَ لِلْمُسْلِمِينَ
صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا تَخَرَّ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفَتْحُ قَالَ أَنَا
أَوَّلِي بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تَرَكَ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ
تَرَكَ دِينًا نَعْلَى تَفَادَا وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ -

بَابُ الْمَرَاضِعِ مِنَ الْمَوَالِيَاتِ وَغَيْرِهِنَّ
۳۴۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَرُودَةُ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ
أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ مَرَدَجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَكُمُ اخْتَى ابْنَةُ أَبِي سُفْيَانَ
قَالِ وَحَبِيبُ ذَاكَ قُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيةٍ وَاحِبٌ
مَنْ شَاكَنِي فِي الْخَيْرِ اخْتَى فَقَالَ إِنَّ ذَاكَ لَا يَحِلُّ لِي
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ إِنَّا نَحَدِّثُ أَنَّكَ تَرِيدُ
أَنْ تُنْكِحَ دَرَّةَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ ابْنَةُ أُمِّ سَلَمَةَ
فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَاللَّهِ لَوْ كُنْتُ تَكُنُ رَجُلِي فِي حَجْرِي
مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَوْ مَعْنَى دُ

٣٢٢ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
فَقِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
مَا شِيعَ إِلَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَعَامٍ ثَلَاثَةَ
أَيَّامٍ حَتَّى تَبْيَضَ وَعَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
جَهْدَ شَدِيدًا فَلَقِيتُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَسْتَقْرَأْتُهُ
أَيَّةَ مَنْ كَتَابَ اللَّهُ فَدْخَلَ دَارًا وَفَتَحَهَا عَلَى نَفْسِي
غَيْرَ بَعِيدٍ فَخَرَرْتُ لَوَجْهِهِ مِنَ الْجَهْدِ وَالْجُوعِ نَازِدًا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشْرَفَ عَلَيَّ لَأْسِي فَقَالَ
يَا أَبَا هُرَيْرَةَ نَقَلْتُ لَبَنِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ
فَأَخَذَ بِيَدَيَّ فَأَتَانِي وَعَرَنَ الَّذِي فِي نَاطِقِي فِي
إِلَى رَجُلِهِ فَأَمَرَنِي بِعَسٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ
عَدَا فَا
يَا أَبَا هُرَيْرَةَ نَقَلْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ عَدَا نَقَلْتُ
فَشَرِبْتُ حَتَّى اسْتَوَى بِطَهَى نَصَارًا كَالْقَدَحِ قَالَ فَلَقِيتُ
عُمَرَ وَذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِي وَقُلْتُ لَهُ تَوَكَّلْ

میں نے آپ سے آیتیں پڑھ کر سنانے کے لئے کہا تھا حالانکہ میں قرآن کریم کا آپ سے زیادہ جانتے والا نہیں ہوں۔ حضرت عمرؓ نے کہا: - خدا کی قسم، اگر میں یہاں بنا کر گھر میں لے جاتا تو یہ بات مجھے سرخ اونٹوں کی دولت سے بھی زیادہ مغرب ہوتی۔

بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے کھانا

دوب بن کيسان نے حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں لوگوں کی حالت میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زیر کفالت تھا جبکہ میرا ہاتھ پیالے میں ہر طرف چلتا رہتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: - بر خور وار بسم اللہ پڑھو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھایا کرو۔ اس کے بعد میں اسی طریقے سے کھانا کھا رہا ہوں۔

سامنے سے کھانا

حضرت انس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر کھایا کرو اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

دوب بن کيسان ابو نعیم نے حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ کھانا کھا رہا تھا تو میں پیالے کی سر جانب اپنا ہاتھ پہنچاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے سامنے سے کھاؤ۔

دوب بن کيسان ابو نعیم کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور کھانا پیش کیا گیا اور اس وقت آپ کا ربیبہ عمر بن ابوسلمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تھا۔ حضرت نے ان سے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھو اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

سارے برتن سے کھاتے پھرتا

جبکہ ساتھ کھانے والے کو یہ بات ناگوار نہ رہے۔

اللَّهُ ذَاكَ مَنْ كَانَ أَحَقَّ بِهْمَنْكَ يَا عُمَرُ وَاللَّهُ لَقَدْ اسْتَفْأَتْكَ الْآيَةُ وَلَآ نَأْتُرُ أَهْلَهَا مِنْكَ قَالَ عُمَرُ وَاللَّهُ لَأَنْ أَكُونَ أَدْخَلْتُكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مِنْ حُسْبِ النَّعَمِ -

بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ وَالْأَكْلِ

بِالْيَمِينِ -

۳۴۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَمِعَ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ يَقُولُ كُنْتُ غُلَامًا فِي حُجْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تُطَيِّسُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا غُلَامُ سَيِّدُ اللَّهِ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ فَمَا ذَاكَ تِلْكَ طَعْمَتِي بَعْدًا -

بَابُ الْأَكْلِ مِمَّا يَلِيهِ وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْكَرُ أَسْمَاءِ اللَّهِ وَلِيَا كُلِّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ -

۳۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حُلْحُلَةَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِي نَعْلَمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَّ أَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَجَعَلْتُ أَكُلُ مِنْ ذَوَاجِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ مِمَّا يَلِيكَ -

۳۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِي نَعْلَمٍ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ مَعَهُ رَيْبِيَّةُ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ سَيِّدُ اللَّهِ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ -

بَابُ مَنْ تَبَتَّعَ حَوَالِيَ الْقُصْعَةِ مَعَ صَاحِبِهِ إِذَا لَمْ تَعْرِفْ مِنْهُ كَرَامِيَةً -

۳۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ
إِنَّ خِيَا طَاهَدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ
صَنَعَهُ قَالَ أَنَسٌ فَذَاهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُ ابْتِغَاءُ النَّبَاءِ مِنْ حَوَالِي الْقُصْعَةِ
قَالَ فَلَمَّا ذُلَّ أَحَبَّ النَّبَاءُ مِنْ يَوْمَيْهِمَا -

عبد اللہ بن ابی طلحہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک روزی نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے کے لئے لایا جو اس نے آپ کے لئے
تیار کر دیا تھا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہمراہ گیا میں نے دیکھا کہ حضور پالے کی ہر جانب سے کدو تلاش کر کے
نکال رہے تھے اس روز سے میں بھی کدو کو غایت درجہ پسند کرتا ہوں

ف: ایک صحابی نے سرورِ کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت کی جو کچھ نہ سنے کا کام کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی حضور
کے ساتھ شریکِ دعوت تھے۔ سامعِ غائب نے آپ کے لیے شربے والا گوشت پکایا تھا جس میں کدو بھی ڈالے تھے۔ دوسری کسی حدیث
میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں کدو کو پسند نہیں کرتا تاہم اس روز جب میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سنان کے پیالے میں سے کدو کے تیلے تلاش کر کے تناول فرماتے تھے تو اس روز سے میں کدو کو بہت ہی پسند کرنے لگا۔
یہ بھی محبت کا تقاضا ہے کہ محبوب اپنی پسند اور ناپسند کو بالائے طاق رکھ دیتا ہے اور اسے پسند کرنے لگ جاتا ہے جس کو اس
کا محبوب پسند کرے اور ہر اس چیز کو ناپسند کرنے لگتا ہے جو اس کے محبوب کو پسند نہیں ہے۔ جہاں چاہیے کہ گفار اور کردار میں،
صداقت اور سیرت میں، اٹھنے اور بیٹھنے میں، غرض کہ ہر معاملے میں اس محبوب کی پسند اور ناپسند کا خیال رکھیں جو صرف مخلوق ہی کا محبوب
نہیں بلکہ خالق و مالک کا بھی محبوب ہے اور جس کو محبوب بنانے بغیر ہمارا گزارہ ہی نہیں ہے۔ پروردگارِ عالم نے اس بارے میں فرمایا

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ
اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ
رَحِيمٌ ۝

(اے محبوب) تم فرما دو کہ لوگو! اگر تم اللہ کو دوست
رکھتے ہو تو میرے فرماں پر وارہ و جواز، اللہ تمہیں دوست
رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا

مہربان ہے۔

(۳۱: ۳)

یہ خوش نصیب اللہ کے محبوب کا اتباع کرنے والے خداوندی اُسے جس نعمتوں سے غائبے گا اُن کو اس آیت میں بیان کر دیا گیا ہے۔

آسان منطق میں یوں سمجھ لیجئے:

- ۱۔ اللہ تعالیٰ اُسے محبوب بنائے گا۔
- ۲۔ اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ معاف فرما دے گا۔
- ۳۔ اللہ تعالیٰ اُسے بخش دے گا۔
- ۴۔ اللہ تعالیٰ اُس پر رحم فرمائے گا۔

سبحان اللہ! یہ چیزیں کل بائیں توان کے سوا اور کیا چاہیے۔ اسی لیے تو سرزمینِ پاک و ہند کے ایسے نازِ محدث لہجہ خاتمِ المحققین
شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۵۲ھ) نے اہل ایمان کو تلقین فرمائی ہے:-

اگر خیریت، دنیا و مقبلی آجرو دلدی !!
بدگاہش بیاد ہر چہی خواہی تنان

کھانا اور دیگر کام دائیں ہاتھ سے

حضرت عمر بن ابوالاسود سے رسول خدا نے فرمایا کہ اپنے دائیں ہاتھ سے کھانا کرو۔
حضرت عائشہ صدیقہ فاضلہ اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے، اعلیں مبارک پہننے اور کنگھی کرنے میں دائیں جانب
سے ابتدا فرماتے تھے اور ماوی نے اس سے پہلے واسطہ میں کہا تھا
کہ کام میں ایسا ہی کرتے تھے

جو سیٹ بھر کر کھائے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطالب
نے میری والدہ ماجدہ حضرت آمنہ علیہم السلام سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز سنی ہے جس میں ضعف محسوس ہوتا ہے، اگر یہ بھوک کی وجہ
سے ہے پس کیا تمہارا پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ انہوں نے جو کچھ روٹیاں
نکالیں، پھر اپنا دوپٹہ لے کر اس کے ایک کونے میں وہ روٹیاں پیٹ دیں اور
انہیں میرے کپڑے کے نیچے چھپا دیا اور باقی دوپٹہ میرے اوپر ڈال کر مجھے روٹی
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب روانہ کر دیا وہ فرماتے ہیں کہ میں انہیں نہ
کو گیا تو دیکھا کہ شیعہ رسالت مسجد نبوی میں جلوہ افروز ہے اور گرد و گرد
پر وہ موجود ہیں میں ان کے پاس جا کر پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ ہمیں ابوطالب نے بھیجا ہے، میں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا:-
کھانا دے کر وہ اگیاں ہے کہ میں نے ہاں کہا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے اہل مجلس سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ چنانچہ وہ چل پڑے اور میں ان کے آگے
روانہ ہو گیا یہاں تک کہ حضرت ابوطالب کے پاس آسمینا حضرت ابوطالب نے کہا:-
اے ام سلمہ! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کون کو ساتھ لے کر بہارِ غریب
خانے پر شریف لائے ہیں اور بہارِ پاس اتنا کھانا نہیں ہے کہ انہیں کھلا سکیں
نہیں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر سے تھے پس حضرت ابوطالب
استقبال کے لئے چل پڑے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک

آگے جا پہنچے پس حضرت ابوطالب اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں
آگے بڑھے یہاں تک کہ گھر میں داخل ہو گئے پس رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- اے ام سلمہ! جو کچھ تمہارا پاس ہے اسے لے آؤ۔

بَابُ الثَّمَنِ فِي الْأَكْلِ وَغَيْرِهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ
بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلْ بِمِائِكَتِكْ -

۳۴۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ عَنِ ابْنِ
شُعْبَةَ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَحِبُّ الثَّمَنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طَهْرٍ وَتَوَضَّعَ وَتَرَجَّجَهُ
وَكَانَ تَأَلُّفًا بَوَاسِطَ قَبْلِ هَذَا فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ -

بَابُ مَنْ أَكَلَ حَتَّى شَبِعَ -

۳۴۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ
إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ
مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سَلِيمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ
صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرَفَ
فِيهِ الْجُوعَ فَقَالَ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَأَخْرَجَتْ أَقْدَامًا
مِنْ شَعِيرَةٍ فَأَخْرَجَتْ خِمَارًا أَكَلَهَا فَلَقْتُ الْخَبَرَ بَعْضُهُ
ثُمَّ دَسَّتُهُ حَتَّى تَوَضَّعَ وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا جِئْتُ بِهِ
فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ
وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُبْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرْسَلْتُكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بَلَّغْهُمْ
قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِمَنْ مَعَهُ قَوْمًا فَإِنَّا نَطْلُقُ فَإِنَّا نَطْلُقُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ
حَتَّى حِثُّكَ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سَلِيمُ
تَدْجَاءُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَ
لَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نَطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ اللَّهُ وَ
رَسُولُهُ أَعْلَمُ

قَالَ فَإِنَّا نَطْلُقُ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ أَبُو طَلْحَةَ وَرَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

رسول صلی اللہ علیہ وسلم: اللہ تعالیٰ کے محبوب اکرم، رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاہتے اور جہاں چاہتے اپنے چاہنے والوں کو نوازتے رہتے۔

٣٢٩. حَكَتْنَا مُوسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ رَحَدْتُ أَبُو عَثْمَانَ أَيُّضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَبِائِثَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ أَفَإِذَا مَعَ
رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ خِزْفَةٌ يَجُوزُ لَهَا جَاءَ رَجُلٌ
مُشْرِكٌ مُشْعَانٌ طَرِيقٌ يَغْنَمُ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أبيعُ أَمْ عَطِيَّةٌ أُنْذِرُ قَالَ هَبْ
قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ فَأَشْتَرِي مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ
فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرَادِ الْبَطْنِ
يَسْجُو رَأْسَهُ اللَّهُ مَا مِنْ ثَلَاثِينَ وَبِائِثَةً الْأَقْدُ
حَزَلَهُ حَزَّةٌ مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا
إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا أَخْبَاهَا لَهُ ثُمَّ جَعَلَ فِيهَا تَصْمِيمَيْنِ
فَأَكَلْنَا الْجَمْعُونَ وَشَبَعْنَا وَفَضَّلَ فِي الْقِصْعَتَيْنِ
فَحَمَلْتُ عَلَى الْبَعِيرِ أَوْ كَمَا قَالَ

ف: گزشتہ حدیث کے اندر ہے کہ پروردگار عالم نے با اختیار مجبور بنے حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر چند روئیں کا مالیدہ بنوایا اور اس سے اسی صحابہ کرم کو شکم سیر کر دیا۔ اس حدیث ۳۴۹ کے اندر ہے کہ ایک صاع جو کے آنے کی روئیں اور ایک بکری کے گوشت سے رب اکبر کے عقیقہ اعظم نے شش رسالت کے ایک سو عیس پر وائوں کو شکم سیر کر دیا اور دونوں کو نندوں میں گوشت پہنچ بھی دیا جو حضرت عبدالعزیز بن ابوجحز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اونٹ پر رکھا۔ نیز اسی اکیلی بکری کی لکھی بھرتی گئی تھی جس میں پورے ایک سو تریس حضرت کو حصہ مل گیا تھا۔ سبحان اللہ!

نہیں مسلم ہوتا تھا کہ کھانا کہاں سے کھلایا نہیں مسلم ہوتا تھا کہ پانی کہاں سے پلایا۔ جب چاہا تو ایسے دست گیری فرمائی جس پر غور شان سیکری کو بھی ناز ہے۔ جب چاہا شیخ رسالت کے پر وازوں کی ایسے حاجت روائی کر دی جس پر غور شان حاجت روائی کو بھی فخر ہے۔ جب چاہا تو شیخ ہدایت کے ماں شادوں کی ایسے مشکل کشائی فرمادی کہ غور شان مشکل کشائی بھی اس پر نازاں ہے۔ جب بھی اپنے سچے غلاموں میں اپنی برگزیدہ امت کے برحق غلاموں یعنی اپنے سچے اہل عدیم المثال خادموں یعنی اپنی امت کے سچے اہل بے مثال مخدوموں کو کسی بلا اور مصیبت میں مبتلا کیا تو ایسے حیرت انگیز طریقے سے وہ بلا دفع فرمائی جس پر شان واقعہ البلائی میں دیدہ حیران ہو کر مر جا کر اٹھتی ہوگی۔

ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ ان کے خالق و مالک نے انہیں اپنی ملک کی تکیہ فرمائی۔ اپنی خدائی میں ان کی بادشاہی پائی۔ زمین و ملک اللہ ساک و ملک کو ان کے تابع فرمان کیا۔ دونوں عالم میں ان کا سکھ رواں فرمایا۔ انہیں اپنی ساری کائنات کا مالک و حاکم علی الاطلاق بنایا۔ اپنی نعمت کے خزانوں کو اپنے بندوں میں بانٹنے کے لیے انہیں قائم مقرر فرمایا۔ سب کو ان کے لیے مدام سے وجود میں لایا اور ان کو صرف

اپنی صرفت کے لیے پیدا فرمایا۔ ساری کائنات کو جَاءُ دُکْ فرما کر ان کے در پر بھیجا اور جھکایا اور انہیں صرف اپنا ہی دست نگر رکھا اور کسی بھی دوسرے کا دست نگر نہ بنایا۔ انیاد و سلین تک کہ لَتَشُوْهُنَّ مِنْ يَمٍ وَ لَتَنْصُرُوْهُنَّ۔ کا سکھت غمراہا اور پیسے جَعَنَ تَوْنِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ قَاوْلًا لِّكَ هُمُ الْغَايِبُ مَقُوْنَ۔ بنایا۔ ان سے روگردانی کرنے والے علمبردار توحید کے نکلے میں نعمت کا طوق لٹکایا۔ یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ رب العالمین نے انہیں رحمۃ للعالمین بنایا ہے۔ کہ تا سب کچھ وہی ہے، دیتا سب کچھ وہی ہے، لیکن ان کا وجہ ہے، ان کے اُفتوں، ان کے وسیلے سے، ان کی ماطر اور ان کے ہر سہ کی وجہ سے ————— دیکھا ہیں کہ مخلوق کو خالق کا پتہ انہوں نے بتایا۔ مخلوق کو خالق کے سامنے انہوں نے جھکایا ————— یہ صلاحیت اور یہ خصوصیت صرف اسی ایک بزرگ کبریٰ میں ہے خالق اور مخلوق کے درمیان وہی تنہا وسیلہ و واسطہ ہیں۔ ان کا ایک ہاں خالق کی طرف ہے اور دوسرا مخلوق کی طرف۔ اُدھر سے لے مہت ہیں اور اُدھر سے رہے ہیں۔ در رب العالمین کے خزانوں میں کمی اگر ہی ہے اور نہ رحمت للعالمین کے دست بکرم ٹھکتے ہیں۔ دینے والا دے گا ہے، بانٹنے والا بانٹ رہا ہے، لینے والے لے رہے ہیں، کھانے والے کھا رہے ہیں جبکہ بعض دہ بھی ہیں کہ کھاپی کر انکار بھی کرتے اور غرور رہے ہیں۔ اے افسوس!

تیرا کھائیں تیرے غلاموں سے انہیں
ہیں مگر عجب کھانے فرماتے تھے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی تو میں مجھوڑیں اور پانی دونوں پیسز میں بانسراٹھ لٹکی تھیں

اندھے، انگڑے اور مریض پر کوئی صرح نہیں ہے

(سورۃ التہ، آیت ۹۱)

حضرت سعید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ غیر کی طرف نکلے جب ہم مہیا کے ہتھ

۳۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ اُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَنَ شِعْبَةَ بْنِ الْاَسودِ بْنِ الْخَمَرِ وَالْمَاءِ

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ

حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ الثَّعْمَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالْقَهْلَبَاءِ قَالَ يَحْيَى بْنُ خَيْبَرَ عَلَى دُرَّةٍ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْعًا فَمَا آتَى إِلَّا بِسَوِيءٍ فَلَمَّا كُنَّا مِنْهُ بَعُدَ عَائِيًا وَهَمَّ بِمَعْمُورٍ وَمَضَى مَضًى فَصَلَّى بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ سُبْحَانَ سَيِّدَتِ مَنَّةُ نَعُوذُ أَوْقِدْ ۙ

بَابُ الْخَبِيرِ الْمَرْقُوقِ وَالْأَكْلِ عَلَى الْيَمْرِ وَالشُّفْرِ ۙ ۳۵۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَنَسٍ وَعِنْدَهُ خَبِيرٌ لَمْ يَكُنْ قَتَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبِيرًا فَرَقْنَا وَلَا شَاءَ مَسْرُوطَةً حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ ۙ

۳۵۳ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ هُشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ عَلِيٌّ هُوَ الْأَسْكَاتُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ سَكْرًا جَوْهَةً قَطْرًا وَلَا خَبِيرًا وَلَا مَرَقًا قَطْرًا وَلَا أَكَلَ عَلَى جِوَارٍ قَطْرًا قِيلَ لِقَتَادَةَ فَعَلَى مَا كَانُوا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى الشُّفْرِ ۙ

۳۵۴ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْزُومٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا حَبِيبٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَبَّأُ بِصِفَتِهِ كَدَّ عَوْتَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى فَلَيْتِهِمْ أَمْرًا بِالْأَنْطَاخِ فَهَسِبْتُ فَلَمَّا عَيَّنَا الْقَمَرَ قَالَ لَهْطُ وَالشَّمْنُ وَقَالَ عُمَرُ وَعَنْ أَنَسٍ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي لُطْعٍ

۳۵۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ وَهْبٍ بَنِي سَانٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الشَّأْمِ يَجْعَلُونَ ابْنَ الرَّبِيعِ يَقُولُونَ يَا ابْنَ ذَاتِ الْإِطْطَا قَبْلَ فَقَالَتْ لَهُ أَسَاءَ يَا بَنِي الْهَلْمُ يَجْعَلُونَكَ بِالْإِطْطَا كَيْنَ حَلْ تَذَرِي مَا كَانَ الْإِطْطَا قَبْلَ إِنَّمَا كَانَ

پر تھے۔ یحییٰ راوی کا بیان ہے کہ صبا خیر سے ایک منزل دور ہے جس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھانا طلب فرمایا۔ پس آپ کے سامنے شویہ پیش کیے جاسکے پس ہم نے انہیں گھولا اور ان میں سے کھا۔ پھر آپ نے اپنی طلب فرمایا اور کئی آدمی نے بھی کھانے کیس ہم پر آپ نے ہمیں ناز و مغرب فرمائی اور تانہ و طنز نہیں کیا۔ سچا ان مادی کا بیان ہے کہ میں نے کچل سے سا کہ حضور نے منگو کھا کر ہاتھ دوسرے اور نہ کھانے سے چھ

چٹلی روٹی اور جواران سفر پر کھانا

ہمام نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے اور ان کا بھائی بھی حاضر خدمت تھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تنہا نہ رہا تھا (روحانی اشقی نہیں فرمائی اور نہ کبریٰ کا بھنا ہوا گوشت تناول فرمایا یہاں تک کہ آپ بارگاہِ خداوندی کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی چھوٹی مٹھری میں کھایا ہو یا پستلی روٹی (روحانی) کھائی ہو یا کبھی مسند پر کھانا کھا یا ہو۔ قتادہ سے کہا گیا کہ پھر آفسر وہ جس چسند پر کھاتے تھے؟ جواب دیا کہ دسترخوان پر

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا ہے سنا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کے ساتھ تھا تو مسلمانوں کو ان کا دل کھانے کی دعوت دی چنانچہ آپ کے حکم سے دسترخوان بچھایا اور اس پر کھیں پھر اوروں کو کھایا۔ عمر نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ زفاف کیا پھر دسترخوان پر کھیں۔

راہد قیاد کیا گیا

عروہ نے وجہ بیان کیا ہے کہ شامی طغز کے طور پر۔ حضرت ابن زبیر سے ذاتِ خطابین (دو درندوں والی) کا بیان کیا کرتے تھے۔ ان کی دھڑ دھڑات اور آواز آسمان سے کہنے والے جیسے وہ ہمیں دو درندوں کا طعنہ دیتے ہیں لیکن ہمیں معلوم ہے کہ دو درندوں والی بات ہے کیا؟ یا یہ ہے کہ میں نے اپنے کمر بند کے دو حصے کر دیے تھے ایک حصے کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نَطَاقِي شَقَقَتْهُ بَصْفَيْنِ فَأَوَكَيْتُ قُرْبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَحَدِهِمَا فَجَعَلَتْ فِي سَعْرِ يَمِ الْأَخْبَرِ
قَالَ كَانَ أَهْلُ الشَّامِ رَادَّيْنِ رَدَّ بِالنَّبِيِّ قَبْلَ يَتَوَلَّى
إِيَّكَمَا وَإِلَيْهِ تِلْكَ شَكَاةٌ ظَاهِرَةٌ عَنْكَ عَامُرُهَا.

۳۵۶ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو سُوَيْدٍ عَنْ
عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
أُمَّ حُمَيْدٍ بِنْتَ الْخَزِيمِ بِنْتُ حَزْنٍ خَالَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ أَقْطَا
فَاصْبَحَ أَحَدُ عَامِلِيهِ فَاجْتَرَعَ عَلَى مَا نَذَرَتْهُ وَتَرَكَ هُنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْمُسْتَقْذِرِ لَهْنٍ وَلَوْ كُنَّ
حَرَامًا مَا أَكَلْنَ عَلَى مَا نَذَرَتْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَا أَمْرٌ بِأَكْلِهِنَّ.

بَابُ التَّسْوِيقِ

۳۵۷ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ
عَنْ يَحْيَى عَنْ بَشِيرِ بْنِ بَسَّارٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ
أَنَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْقَهْلَبَاءِ وَهِيَ عَلَى رَوْحَةٍ مِنْ خَيْبَرَ فَحَضَرَتْهُ الصَّلَاةُ
فَدَعَا بِطَعَامٍ فَلَوْ يَجِدُهُ الْأَسْوَيفُ أَفْلَاكٌ مِنْهُ فَكُنْتُ
مَعَهُ فَدَعَا بِأَسَاةٍ فَصَنَعَتْهُ صَلَاحًا وَصَلَتْهُ لَوْ يَخْرُجُ
بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
يَأْكُلُ حَتَّى يَسْتَنِي لَهُ فَيَعْلَمُ مَا هُوَ.

۳۵۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَبُو نُسَيْرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي

أَبُو مَامَةَ بْنُ سَهْلٍ بْنُ حَبِيفٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ
أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ الَّذِي يَقَالُ لَهُ سَيْفُ اللَّهِ
أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَهُمَا
هَنَّا مَحْنُودًا أَقْبَلَتْهُمَا أَخْبَرَهُمَا حَفِيدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ
مِنْ تَحِيٍّ فَقَدْ مَاتَ الصَّبَبُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وسلم کے کھانے کی تفصیل روت پر حیرت کا منہ بن کر دعا تھا اور دوسرا حصہ اپنے پیٹ میں
لٹکا تھا اس پر حضور نے جھاس لکھا کیا دفرمایا؟ دووی کا بیان ہے کہ اہل شام جب
وڈ کر بندوں کا طعنہ دیتے تو حضرت عبداللہ بن زبیر فرمایا کہ کہنے کہ خدا کی قسم
یہ سچ کہتے ہیں۔ لیکن جس بات کو یہ بطور ظن کہتے ہیں وہ میرے
سید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
کی ہے کہ حضرت حفصہ بنت الحارث بن حزن جو حضرت ابن عباس کی خالہ
تھیں۔ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نصیحتوں کو نہیں اور اگر وہ بدیہ کے در
پر بھی۔ آپ نے عمر بنوں کو دعوت دی اور انہوں نے ان چیزوں کو آپ
کے دسترخوان پر رکھا۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نہ کھایا
بوجہ نفاست صبیع مبارک کے اور اگر یہ چیز اگر وہ حرام ہوئی تو وہ عورتیں
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دسترخوان پر اسے نہ کھاتیں اور
نہ آپ انہیں کھانے کا حکم دیتے۔

سُتُو

حضرت سید بن نہمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ وہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منبر و مہربا کے مقام پر موجود تھے جو خیمہ سے ایک منزل
دور ہے جب نماز کا وقت ہو گیا۔ تو آپ نے کھانا طلب فرمایا اس وقت ستر
کے سوا کہ نہ ملا۔ آپ نے ان میں سے کچھ ستر بھاگے اور آپ کے ساتھ
ہم نے بھی بھاگے۔ پھر آپ نے پانی طلب فرمایا تو گلی کی اور پھر نازا مال کی

اور ہم نے بھی نازا دیا اور دوسری چیزیں کیا۔
حضور اس وقت تک نہیں کھاتے تھے جب
تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ کھانا کس سے

الوامد بن سہل بن حنیف انصاری کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس
نے انہیں خبر دی کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ سیف اللہ کہلاتا

تھا انہوں نے بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منبر پر اپنی خالہ
حضرت میمونہ کے پاس گئے جو حضرت ابن عباس کی بھی خالہ تھیں۔ پس انہوں
نے ان کے پاس بھی ہوئی گوہ دیکھیں جو نبی کی ہیں حضرت حفصہ بنت حارث نے
نہجہ سے بھی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
خدمت میں پیش کر دی اور آپ کا یہ معمول تھا کہ جب تک کھانے کے متعلق بتانہ
دیا جاتا اس وقت تک شاذ و نادر ہی اس کی طرف ہاتھ بڑھایا کرتے تھے اور

وَسَلَّمَ وَكَانَ فَلَمَّا بَقِيَ مَرِيدًا لَطَعَامٍ حَتَّى يُحَدِّثَ بِهِ وَيَسْتَبِيحَ لَهُ فَاَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدًا إِلَى الصَّبِّ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ الْغُصُورِ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَ مَنْ لَهُ هُوَ الصَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَنِ الصَّبِّ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا الصَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَكِنْ لَعَرِيكَنَ يَا رَجُلِي فَأَجِدُ فِي أَعَاذِهِ قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَاصْلَحْتُمْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ حِينَ

بَابُ ۳۵۹ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي لِثَلَاثِينَ
 ۳۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي لثَلَاثِينَ

بَابُ ۳۶۰ النَّوْمُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ فِيهِ
 ۳۶۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُؤْتَى بِمَسْكِينٍ يَأْكُلُ مَعَهُ فَأَدْخَلْتُ رَجُلًا يَأْكُلُ مَعَهُ فَأَحْلُ كَثِيرًا فَقَالَ نَافِعٌ لَا تَدْخُلْ هَذَا عَلَى سَمْعَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ النَّوْمُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ

فِي سَعَةِ أَمْعَاءٍ
بَابُ ۳۶۱ النَّوْمُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ فِيهِ الْوُحُودُ
 ۳۶۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ النَّوْمَ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ

فِي سَعَةِ أَمْعَاءٍ
بَابُ ۳۶۲ النَّوْمُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ فِيهِ الْوُحُودُ
 ۳۶۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ النَّوْمَ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ

کھانے کا نام نہ بتا دیا جاتا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوہ کی جانب ہاتھ بڑھایا چنانچہ جو عورتیں خدمت اقدس میں حاضر تھیں ان میں سے ایک نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا کہ یا رسول اللہ جو چیز آپ کے حضور پیش کی گئی ہے وہ گوہ ہے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوہ سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ پس حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے گوہ کھا کر فرمایا کہ یا رسول اللہ کیا گوہ حرام ہے؟ فرمایا کہ حرام تو نہیں لیکن میری قوم کی منہ پر نہیں پڑی جاتی اس لئے مجھے اس کے کھانے سے نفرت ہے حضرت خالد بن ولید کا بیان ہے کہ میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے کھانے کا حال کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری جانب دیکھ رہے تھے۔

ایک کا کھانا دو کے لئے کفایت کرتا ہے
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کے لئے کفایت کرتا ہے اور تین آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کے لئے کافی راہگاہ وہ دن کہ کھائیں اور پانی پیتے۔

مومن آٹا کھاتا ہے کہ ایک آنت بھرے
 اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ نے رسول خدا سے روایت کی ہے۔
 واقعہ بن محمد نے تابع سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اُس وقت تک کھانا نہیں کھایا کرتے تھے جب تک کسی غریب کو لا کر اپنے ساتھ کھانا نہ کھاتے۔ پس ایک آدمی آپ کے ساتھ کھانے کے لئے آیا تو اُنہوں نے بہت کھانا کھایا۔ پس آپ نے فرمایا: ایک تابع! یہ شخص آئندہ میرے پاس نہ آئے کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مومن ایک آنت میں

کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔
کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے
 اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ نے رسول خدا سے روایت کی ہے۔

تابع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔ لیکن کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ عہدہ راوی کا بیان ہے

کہ مجھے باوجود یہیں رہا کہ عبید اللہ نے ان میں سے کوئی لفظ نہ فرمایا تھا ۔
ابن کثیر، مالک، نافع، حضرت ابن عمرؓ نے نبی کریم ﷺ سے اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

سفیان بن عیینہ کا بیان ہے کہ عمر بن خطابؓ نے فرمایا کہ ابوہریرہؓ ایک
ایک بسیار بخیر آدمی تھا تو حضرت ابن عمرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس سے فرمایا کہ
کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، بیشک کافر سات، آنحضرت میں
کھاتا ہے۔ اس نے کہا کہ میں تو خدا و اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں
حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، —
بمسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے
(بسیار بخیر آدمی ہے)

حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص
بہت زیادہ کھا کھا کر تھکا ہوا ہوا تھا۔ پھر وہ مسلمان ہو گیا تو کم کھانے لگا پس
اس بات کا تذکرہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ہوا
تو آپ نے فرمایا: — بیشک مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر
سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

شیش لگا کر کھانا

حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: — بیشک میں شیش
لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

علی بن ابی طالبؓ کا بیان ہے کہ حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں
موجود تھا تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا جو آپ کے پاس تھا کہ میں۔

شیش لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔ دھنا ہوا گوشت

کلام الہی میں ہے کہ: — وہ کچھ سے کھانا ہوا گوشت لے آئے

حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گروہ پیش کی گئی تو
آپ نے کھانے کے لئے اس کی جانب ہاتھ بڑھایا۔ پس آپ کی خدمت میں عرض

۱۰۱۔ اَلْکَلَامُ: اَوَالِهٖ سَافَهُ، فَلَا اَدْرٰی اَقْبَدَهُ اَمْ اَلْعَبْدُ لِلّٰهِ يَا كَا
فِي سَبْعَةِ اَمْعَاةٍ وَقَالَ ابْنُ بَكِيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ شَاوِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْلٍ
۳۶۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سَعِيْدَانُ عَنْ
عُمَرَ وَقَالَ كَانَ اَبُو نَهْمٍ لِيْكَ رَجُلًا اَكْرَمًا فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ اَلْكَافِرَ
يُكَلِّفِيْ سَبْعَةَ اَمْعَاةٍ فَقَالَ فَاَنَا اَوْ مِيْنُ يٰ اَللّٰهُ وَرَسُوْلِهِ
۳۶۳۔ حَدَّثَنَا اسْعِدُ بْنُ اَسْعِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي
الزُّبَيْرِ اَيْدَمِ بْنِ اَلْعَرَبِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يٰ اَكْلُ الْمُسْلِمِ فِيْ مَعِيْ
وَاجِدٌ اَلْكَافِرُ يٰ اَكْلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاةٍ

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ عَدِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا
كَانَ يٰ اَكْلُ اَكْلًا كَثِيْرًا فَاسْلَمَ فَكَانَ يٰ اَكْلُ اَكْلًا قَلِيْلًا فَذَكَرَ
ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ التَّمُوْمِيْنَ يٰ اَكْلُ
فِيْ مَعِيْ وَاجِدٌ اَلْكَافِرُ يٰ اَكْلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاةٍ

باب ۲۳۸ اَلْاَكْلُ مُتَكِيًّا

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو نَعِيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ
الْاَظْمَرِ سَمِعْتُ اَبَا جَحِيْفَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَا اَكُلُ مُتَكِيًّا
۳۶۶۔ حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ
عَنْ مَثْوُوْرٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْاَظْمَرِ عَنْ اَبِيْ جَحِيْفَةَ قَالَ
كُنْتُ بِعِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِمَ لَا

عِنْدَكَ لَا اَكُلُ وَاَنَا مُتَكِيٌّ

باب ۲۳۹ الشُّوْءُ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى نَجَاءٌ

بِعَمَلٍ حَسَنٍ اَيُّ مَشْوِيٍّ

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ
بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اَمَامَةَ بْنِ
سَهْلٍ عَنْ اَبِيْ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلَيْدِ قَالَ اِنِّيْ النَّبِيَّ

کی گئی کہ یہ گویا ہے تو آپ نے ہاتھ روک لیا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ فرمایا کہ میں نے یہ نہیں دیکھا کہ کسی نے میری قوم کی چیز میں سے کسی چیز کو حرام کر دیا۔ لیکن یہ میری قوم کی چیز میں سے نہیں جوئی۔ اسی لئے میں اپنی طبیعت میں اس کی نفرت پاتا ہوں۔ پس حضرت خالدؓ نے اسے کھالیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر فرما دیا۔ تھے۔ امام مالک نے اس شخص کو شہاب سے نصیب غنیمت کے نقد رویت کیے ہیں۔

تحریرہ کھانا

نفس کا قول ہے کہ خیر و مرید اور عریض و دود سے بچا جاتا ہے۔

حضرت محمود بن ربیع انصاری کا بیان ہے کہ حضور مقبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب تھے اور انصار کی ہائے غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میں مینائی سے عروم ہوں اور گرم کو نماز پڑھتا ہوں۔ جب بارش برپا ہوتی ہے تو وہ نقدی بھر جاتی ہے۔ ہے جو میرا اور ان لوگوں کے درمیان واقع ہے اور مسجد میں جا کر ان لوگوں کو نماز پڑھانا میرے بس ہے۔ ہاں میرا جاتا ہے۔ پس یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ آپ شریف لا کر میرے غریب غلے پر نماز پڑھیں اور اس جگہ کو میں جلنے کا بنانا۔ آپ جواب دیکر انشاء اللہ تعالیٰ میں غریب ایسا کروں گا۔ مقبان کا بیان ہے کہ اگلے روز وہ جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر شریفؓ سے ملے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہانت طلب فرمائی تو اگلی اجابت سے وہی گئی۔ آپ گھبرا کر نہ بیٹھ بلکہ مجھ سے فرمایا کہ تم اپنے گھوڑوں میں سے جس گھوڑے سے تم گھبرا کر نہ پڑھو۔ پس میں نے گھوڑے کی گتھ کی طرف اشارہ کر دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمے کہ تم اس گھوڑے کی گتھ پر چلو۔ اس نے صفیں بنائیں، پھر تندر تھیں پھر کلام پھر دیا۔ پس ہم نے پانچ سو گھوڑوں کے لئے روک لیا جو گھوڑوں میں آپ کے لئے تیار کیا تھا۔ گھوڑوں کے لئے اور بہت سے

لوگ بھی جمع ہو گئے۔ پس ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ مالک بن انسؓ کہہ رہے ہیں کہ میں نے جوا دیکھا کہ یہ تو منافق ہے کیونکہ انشاء اللہ اس کے رسول کو درست نہیں رکھتا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کہیں کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ اس نے لا الہ الا اللہ کہا ہے اور اس سے اس کی طرف دھڑکتے ہیں۔ اس شخص نے کہا کہ انشاء اللہ اس کا رسول بھر جاتے ہیں۔ زوی کا بیان ہے کہ ہم نے کہا کہ یہ سارے جہان اور غیر جہان فتنوں کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ پس میں نے فرمایا کہ اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضِيبُ مَشْرِقِيَّ فَأَهْوَى إِلَيْهِ لِيَأْخُذَ فَيَقِيلُ لَهُ إِنَّهُ ضِيبٌ فَأَمْسَكَ يَدَهُ فَقَالَ خَالِدٌ أَخْرَأْمُ هُوَ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ لَا يَكُونُ بَارِئِينَ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَمَّا ذَلِكَ فَأَكِلَ خَالِدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ قَالَ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ يَضِيبُ مَحْنُودٌ.

بَابُ الْحَزِيرَةِ قَالَ الْقَضَاءُ الْحَزِيرَةُ مِنَ الْغَالَةِ وَالْحَزِيرَةُ مِنَ الدِّبَنِ

۳۶۸۔ حکم ثانی: یحییٰ بن بکر حدثنا الثعلبی عن عقیل عن ابن شہاب قال أخبرنی معمر بن الزبیر عن الربیع انصاری ان عتبان بن مالک وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمن شہد ہذا من الاصلیات انی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی انکرت بصری وانا اصلي ليقومي فاذا كانت المطار سال الوادي الذي بيني وبينهم لم استطع ان اتي مسجدهم فاصلي لهم فوددت يا رسول الله انك لاني فتصلي في بيتي فاتخذوا مصلي فقال سا فعل ان شاء الله قال عتبان فخذ رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر حين ارتكعوا التماسا فاستاذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذننت له فلما تجلس حتى دخل البيت فمر قال لي أين تجلس ان اصلي من بيتك فاشرفت على ناحية من البيت فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکبر فصعدنا فصلي ركعتين ثم ستر وجنسا على خيزير صنعناه فثاب في البيت رجال من اهل الدار

فدوعد فاجتمعوا فقال قائل منهم ان مالک ابن الدخشن فقال بعضهم ذلك منافق لا يحب الله ورسوله قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تکل الا ترأه قال لا الہ الا الله يريد بذلك وجه الله قال الله ورسوله اعلم قال قلنا فاذا تراءى وجهه ونصيحته الى الساعين فقال ان الله حرم على الغار من قال لا الہ الا الله يبتني

تعالیٰ نے لانا لانا اللہ کہنے والے کو آگ پر حرام کیا مجھ وہ اس کے ساتھ رہا اہل
کا کتاب ہو ابن خبیب بیان ہے کہ میرے میں نے حسین بن محمد انصاری سے اس حدیث
عمود کے بار میں دیا تھا اور وہ بنی سالم کے ایک مرد اور ان لوگوں کے سوا اسے تو

پنیر اور حلیم

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے سنا کہ جب رسول خدا نے حضرت صفیہ
کے ساتھ نکاح کیا تو دعوتِ فطریہ میں مجھ میں نہیں اور کھلی رکھا گیا۔ عمرو بن ابی سلمہ
نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے عیس تیار کر دیا تھا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میری عالمہ جان
نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گورہ پنیر اور دودھ
پیش کیا۔ پس گورہ آپ کے دسترخوان پر رکھی گئی۔ پس اگر وہ حرام
ہوئی تو رکھی نہ جاتی، ہاں آپ نے دودھ نوشش فرمایا اور پنیر
بھی کھایا۔

چقندر اور جو

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کے روز
کی بڑی خوشی ہوئی میرے اُس روز ایک بڑھیا ہمارے چقندر کی جڑیں ہانڈی
میں پکا کر تھی اور اُس میں چند دانے بھی ڈال دیے تھے۔ جب ہم نماز جمعہ
ادا کر لیتے تو اُس بڑھیا کے پاس جے بلایا کرتے۔ پس وہ اُسے ہمارے
سامنے رکھ دیا کرتی اور اُس کے ہاتھ میں جمعہ کے روز بڑی سرت ہوتی تھی۔
اور ہم نماز جمعہ کے بعد کھانا کھاتے اور قیلو کہ کیا کرنے تھے اور خدا کی قسم

اُس میں جڑی یا کوئی اور چکنائی نہیں ڈالی جاتی تھی۔
گوشت کھانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بکری کے شانے کا گوشت دانتوں سے نچ کر
کھایا۔ پھر کھڑے ہو گئے اور نماز ادا کی لیکن وضو نہیں کیا۔ دوسری رات
میں حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
ہانڈی سے ایک ہڈی والی بونی نکال کر کھائی۔ پھر آپ نے ناپ پڑھی
اور وضو نہیں کیا۔

دستی کا گوشت جدا کرنا

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی

بِذَاكَ وَجَّهَ اللَّهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ سَمِعْتُ اَلْحَصَنَ
بْنَ مُحَمَّدٍ اَلْأَنْصَارِيَّ اَخْبَدَ بَنِي سَالِمٍ وَكَانَ مِنْ سَرَاتِيهِمْ
عَنْ حَدِيثِ مُحَمَّدٍ فَصَدَّقَهُ

باب ۲۳۱ الاقطر قَالَ حُمَيْدٌ سَمِعْتُ اَلْكَسَا
بَنِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِفِيَتَهُ فَاُلْفِيَ
اَلْحَمْدُ اَلْاَقِطُ وَالسَّمْنُ وَقَالَ عُمَرُو بْنُ اَبِي عَمْرٍو
عَنْ اَنَسٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيًّا

۳۶۹ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ اَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ اَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ اَهَذَتْ خَالَتِي اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَبِيًّا يَدَا اَطْلَا وَلَبَنًا خَرَضِيْعَ اَلضَّنْبِ عَلَى مَا يَدُوتُهُ
فَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُوضَعْ وَشَرِبَ اَلَّذِينَ وَاکُلَ لَا يَنْطُ

باب ۲۳۲ السلق والشعير

۳۷۰ حَدَّثَنَا اَبِي حَبِيْبٍ بْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ
اِنْ كُنَّا لَنَقْرُءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَاَنَّا لَنَأْكُلُ نَاَعْمُوْرًا تَأْخُذُ
اَصْوْلُ السَّلِقِ فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ نَهْبَا فَتَجْعَلُ فِيْهَا خَبَابَ
مِنْ شَعِيرٍ اِذَا صَلَبْنَا رُزْنًا هَا فَرَفَرَتْ بَنَةُ اَلِنَّاءِ وَكُنَّا نَقْرُءُ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ اَجْلِ ذَلِكَ وَمَا كُنَّا نَتَعَذَّرُ وَلَا نَقِيلُ
اَلْاَبْعَدُ الْجُمُعَةِ وَاللَّهُ مَا فِيْهِ شَحْمٌ وَلَا وَدَكٌ

باب ۲۳۳ الدهس وإنشال اللحم

۳۷۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ تَعَرَّقَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَتِفَاهُمَا قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَعَنْ اَيُّوبَ وَعَالِيْمٍ عَنْ
عُكْرَمَةَ عَنْ اَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَنَشَلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَرَقًا مِنْ قِدْرِ فَاَكَلَ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

باب ۲۳۴ تعحق العضد

۳۷۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَلْمُنْثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا

عَنْ بَنِي عُمَرَ حَدَّثَنَا قُلَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ مَالِدِي
 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَخَّرَ جَنَّةُ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْمَكَةَ وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ
 بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ الشَّيْبِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ
 كُنْتُ يَوْمَ مَا جَالَسَا مَعَ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ دَرَسَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلًا أَمَامَنَا وَالْقَوْمُ مَجْرُمُونَ
 وَأَنَا غَيْرُ مَجْرُمٍ فَأَبْصَرْتُ دَاحِجًا أَوْ حَيًّا دَانَا مَشْغُولٌ
 أَجْصَبُ بَعْلِي فَلَمْ يُؤْذِنُوْنِي لَهُ وَأَخْبَرُوا أَنِّي أَبْصَرْتُهُ
 فَالْتَمَسْتُ فَأَبْصَرْتُهُ فَقُمْتُ إِلَى الْفَرَسِ فَأَسْرَجْتُهُ
 فَجَرَيْتُهُ وَنَسِيتُ السَّوْطَ وَالتَّرْمِخَ فَقُلْتُ لَهُمْ
 نَادُوا لِي السَّوْطَ وَالتَّرْمِخَ فَقَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا نَعْبُدُكَ
 عَلَيْهِ بَيْتِي فَقَعَيْتُهُ فَخَرَلْتُ فَأَخَذْتُ لَهَا مِثْلَ رَكِيئِ
 فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَا رَفَعْتُهَا ثُمَّ جِئْتُ بِهِ وَدَنُ
 مَاتَ فَوَقَعُوا فِيهِ يَا حُلْوَنَهُ نَقَرًا كَلِمَةً مَسْكُورًا
 أَكَلِمِ آيَاةٍ وَهُوَ حُرْمٌ فَخَنَادَ خِيَاتُ الْعَصْفِ
 مَعِيَ كَأَدْرَكْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَا لَنَا مَعَهُ ذَلِكَ فَقَالَ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ فَنَادَ لِلْعَصْفِ
 فَأَمَّا مَا حَتَّى تَمَرَّ فَمَا وَهُوَ غَيْرُ مَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
 وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي
 قَتَادَةَ مِثْلَهُ.

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہوئے۔ دوسری حدیث
 میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مکہ معظمہ کے راستے میں
 ایک منزل پر ایک روز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض
 اصحاب میں بیٹھا ہوا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے
 آگے آتے ہوئے تھے۔ تمام حضرات نے احرام باندھا ہوا تھا لیکن میں
 حالت احرام میں نہ تھا۔ لوگوں نے ایک گور خر دیکھا جبکہ اس وقت میں اپنے
 جونسے کہ مرست میں مصروف تھا۔ انہوں نے مجھے اس کی اطلاع نہ دی لیکن
 چاہتے تھے کہ کاش! میں اسے دیکھ لوں۔ پس میں اُدھر متوجہ ہوا اور میں
 نے اسے دیکھ لیا۔ پس میں گھوڑے کے پاس گیا، اس پر زین کھسی اور
 سوار ہو گیا۔ میں اپنا کونڈ اور نیزہ لینا بھول گیا تھا۔ پس میں نے لوگوں
 سے کہا کہ مجھے کونڈ اور نیزہ دے دو، تو انہوں نے کہا کہ تمہاری قسم، ہم آپ کی
 کبھی چیز کے ساتھ مدد نہیں کریں گے مجھے اس پر غصہ آیا۔ پس میں اُترا،
 دو ٹولہ چیزیں لیں اور سوار ہو گیا۔ پھر میں نے گور خر پر شدید حملہ کر کے
 اسے شکار کر لیا اور اسے لے کر آگیا وہ مرچکا تھا۔ پس میں نے اسے
 ان کے درمیان ڈال دیا۔ انہوں نے اسے کھایا پھر انہیں حالت احرام میں
 اسے کھانے کے متعلق شک ہوا۔ پھر میں روانہ ہوئے اور ایک خاندان میں پہنچے پس
 چھپایا تھا۔ پس ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئے
 اور اس بارے میں آپ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: یہ کیا اس میں سے
 تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے وہ بالہ آپ کی تصدیع میں پیش کر دیا
 تو آپ نے قاتل سے کوئی نوچ کر اسے کھایا حالانکہ آپ حالت احرام میں
 تھے۔ محمد بن جعفر زید بن اسلم اور ابی یاسر نے میں حضرت ابو قتادہ سے
 اسی طرح روایت کی ہے۔

نوٹ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حالت احرام کے اندر آدمی شکار نہیں کر سکتا۔ نہ شکار کرنے کے لیے کہہ سکتا ہے اور نہ شکار کرنے والے
 کی مدد کر سکتا ہے۔ ان جو آدمی حالت احرام میں ہیں، یہ وہ شکار کرے تو احرام والا بھی اس شکار کا گشت کھا سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ
 اعلم بالصواب۔ یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۴۵۳، ۴۵۴ اور ۴۵۵ کے اندر بھی موجود ہے۔

پھری سے گوشت کاٹنا

باب ۳۲۵ قِطْعُ الدَّخْرِ بِالنَّكِيْنِ

جعفر بن عمر بن امیہ کوفی کے والد ماجد حضرت عمر بن امیہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کو بکری کے خلعے کا گوشت کاٹ کر کھاتے دیکھا۔

۳۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو النِّعْمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
 الرَّهْزَنِیِّ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَا
 عَمْرٍو بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ نَآى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

پھر نماز کے لئے اذان ہو گئی تو آپ نے اُسے اور اُس چھری کو جس کے ساتھ کٹ رہے تھے، رکھ دیا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔
حضور نے کبھی کسی کھانے کی بُرائی نہیں کی

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں کیرے نہیں لگائے۔ اگر پسند خاطر ہوتا تو تناول فرما لیتے ورنہ لے چھوڑ دیا کرتے تھے۔
جو کچھ اُسے میں پھونکیں مارنا

ابو حازم کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ حضرات نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں میدہ دیکھی؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا تو میں نے کہا کہ کیا آپ جو کچھ اُسے کو چھانا کرتے تھے؟ فرمایا نہیں لیکن اُس میں پھونکیں مار دیا کرتے تھے

حضور اور آپ کے اصحاب کیا کھاتے تھے

ابو قتیبہ نے کہا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے فرمایا کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان کھانا تقسیم فرمایا۔ چنانچہ آپ نے ہر شخص کو سات کھجوریں مرحمت فرمائیں۔ مجھے بھی سات کھجوریں عطا فرمائی گئیں۔ لیکن اُن میں سے ایک خراب ٹکڑا تھی لیکن مجھے وہ کھجور سب سے زیادہ پسند آئی کیونکہ وہ کھانے میں سخت تھی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سات ساتھیوں میں سے میں ساتواں ہوں اُس وقت ہماری خوراک درختوں اور اُن کے پتوں کے سوا کچھ اور نہ تھی۔

یہاں تک کہ ہم میں سے ہر کسی کو بکری کی منگنیوں کے مانند حاجت ہوتی تھی۔ پھر آج نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی حالت یہی ہے تو میں خفا سے میں رہا اور میری کوشش رائیگاں گئی۔

وَسَمِعَ يَحْزَنُ مِنْ كَثَبِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فَذَعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَالْتَاَهَا وَالْبَرَكَيْنِ الَّتِي يَحْزَنُ بِهَا شَتْرَ قَامَ فَصَلَّى وَكُرِيَ مَرَضًا.

باب ۲۳۶ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا

۳۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مَاقَطَرًا اِنْ أَشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ.

باب ۲۳۷ التَّفْعِيرُ فِي الشَّعِيرِ

۳۴۵ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْزُومٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَرَسَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ سَهْلًا هَلْ رَأَيْتُمُ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّ قَالَ لَا فَقُلْتُ كُنْتُمْ تَتَخَلَّوْنَ الشَّعِيرَ دَنَالًا لَا لَكِنْ كُنَّا تَتَفَحَّه.

باب ۲۳۸ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ

باب ۲۳۹ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ

۳۴۶ - حَدَّثَنَا أَبُو التَّحْمَانِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبَّاسِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُمَرَ التَّهْدِي عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَيْنِ أَصْحَابِهِ تَمْرًا فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ سَبْعَ مَرَاتٍ فَأَعْطَانِي سَبْعَ مَرَاتٍ أَحَدًا هُنَّ حَشَفَةٌ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِنَّ تَمْرًا فَالْتَجَبْتُ إِلَى مِنْهَا شَدَّتْ فِي مَعْبَأِي.

۳۴۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا دُهَبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَبِيصٍ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا دُرَّةُ الْخُبْلَةِ أَوْ الْحُمْلَةِ حَقٌّ يَضَعُ أَحَدُ نَامَا لَتَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُوْدٍ تَغِيرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ خَيْرًا إِذَا وَضِلَ سَعْيِي.

۳۷۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَقُلْتُ هَلْ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّعْنَ؟ فَقَالَ سَهْلٌ مَا بَأْسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّعْنَ مِنْ جَيْنٍ ابْتَعَتْهُ اللَّهُ حَقَّاقْبَضَهُ اللَّهُ قَالَ فَعُلْتُ هَلْ كُنْتُ لَكَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْخُلًا قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَخَلِّيًا مِنْ جَيْنٍ ابْتَعَتْهُ اللَّهُ حَقَّاقْبَضَهُ اللَّهُ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الْفَيْعِيرَ غَيْرَ مَقْضُولٍ قَالَ لَكُنَّا نَطْحَمُهُ وَتَنْفَعُهُ فَيُطِيرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ تَرْتِيئُهُ فَاكْلُنَاهُ.

۳۷۹ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا زَوْهَرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ مِنْ أَيْدِيهِمْ شَاةٌ مُصَلِّيَةٌ فَدَعَا فَا بَنِي أَنْ يَأْكُلَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَهُمْ نَبِيٌّ مِنَ الْخَيْرِ الشَّعْبِيِّ.

۳۸۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ أَبِي يَزِيدٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا لَيْلَ قَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَحْيَى وَلَا سَكَّةَ حَيَّةً وَلَا خَبْرَ لَهُ مَرَّقٌ قُلْتُ لَقَتَادَةَ عَلَى مَا بَأْسَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى الشَّعْبِيِّ.

۳۸۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا هِيَ إِلَّا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ قَدُومِ الْبَيْتِ مِنْ طَعَامِ الْبَيْتِ ثَلَاثَ لَيَالٍ تَبَا عَا

حَتَّى يُبَيَّنَ

بَابُ التَّلْبِينَةِ

۳۸۲ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

ابو حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میدے کی چیزیں تناول فرمائیں؟ حضرت سہل نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعثت سے وصال تک میدے کی کوئی چیز نہیں دیکھی۔ پھر میں نے کہا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں آپ حضرت کو چھلنی پیتے تھے؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چھلنی نہیں دیکھی جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا اور یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اکی رشتہ قبض فرمائی ہرادی کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوں آپ حضرات پھر لپٹے چھلنے جو اناس طرح کھاتے تھے؟ فرمایا کہ ہم ایسے پیتے اور چھلنے مار کر بھوسی اڑا دیتے تھے جو باقی پوتا اے گوندھتے اور سعد القبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کون کون ایسے لوگوں پر سوا جی کے سامنے بکری کا بھنا ہوا گوشت رکھا تھا۔ انہوں نے انہیں بھی بلایا۔ پس انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا کو خیر باد کہنے تک جو کئی روٹی میرے ہوک نہیں کھائی تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی چھلنی پھیلوں میں کھانا نہیں کھایا اور نہ میسر پر اور نہ کبھی جاتی کھائی۔ میں (روٹی) نے قنارہ سے پوچھا کہ وہ کس چیز پر کھانا کھاتے تھے؟ فرمایا کہ دسترخوان پر۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھوں نے آپ کے مدینہ منورہ میں تشریف لانے کے بعد متواتر تین دن میں گندم کا کھانا روٹیاں پھر جو کر نہیں کھائیں یہاں تک کہ دنیا کو خیر باد کہہ دیا۔

تَلْبِينُ

مروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب اُن کے رشتہ داروں میں سے کسی کا انتقال ہو جاتا اور اُس کے لئے عزتیں جمع ہوتیں۔ جب وہ چلی جاتیں اور صرف رشتہ دار اور خاص عورتیں ہی رہ جاتیں تو انہیں تلینہ (ایک قسم کا مرہ) بنانے کا حکم دیا جاتا۔ پھر شرب تیار کر کے تلینہ اُس کے اوپر ڈالا جاتا۔ پھر آپ فرماتیں کہ۔ اس میں سے کھاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تلینہ مریض کے دل کو سکون پہنچاتا ہے اور بعض فلوں کو دور کرتا ہے۔

مرید

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمیوں میں سے بہت سے کامل ہوئے لیکن عورتوں میں سے مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کے سوا کوئی کامل نہیں اور عائشہ کی تمام عورتوں پر فضیلت اس طرح ہے جیسے شربہ کو تمام کھانوں پر فضیلت ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے شربہ کی تمام کھانوں پر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے ایک غلام کے پاس گیا جو درزی کا کام کرتا تھا۔ پس اُس نے آپ کی خدمت میں شربہ کا ایک پیالہ پیش کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ اپنے کام میں مشغول ہو گیا حضرت انس فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس میں سے کدو کے ٹکڑے تلاش فرما رہے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ میں بھی

کدو کو پسند کیا
بھنی ہوئی بکری نیز دستی اور سہلو کا گوشت

قلہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ
النَّبِيُّ مِنْ أَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِدَيْكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَقَرَّنَ
إِلَّا أَهْلَهَا وَخَاصَّتْهَا أَمْرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلِينَةٍ
فَطَبَخَتْ تَعْرِصَنَ ثَرِيدًا فَصَبَّتْ التَّلِينَةَ عَلَيْهَا ثُمَّ
قَالَتْ كُلُّنْ مِنْهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّلِينَةُ مُجْتَمَةُ لِقَوَادِمِ الرِّبْرِ تَنْهَبُ
بَعْضُ الْخَرَنِ

بَابُ الثَّرِيدِ

۳۸۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ
شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَرْثَةَ الْجَمَلِيِّ عَنْ مَرْثَةَ الْعُمَيْدِيِّ
عَنْ أَبِي مُرْسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لِكُلِّ مَنِ الرَّجَالِ كَثِيرٌ لَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ
بِنْتُ إِيمَرَانَ وَأَسِيَّةُ زَوْجَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى
النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ
۳۸۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي طَوَالَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ
كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَنِيزَةَ سَمِعَ أَبَا حَاتِمٍ
الْأَشْجَلِيَّ بَنَ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَعْنٍ عَنْ شَامَةَ بِنْتِ
أَبِي رَجَبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُلَامٍ لَهُ خِيَاطٌ فَقَدَّمُ إِلَيْهِ
قَصْعَةً فِيهَا ثَرِيدٌ قَالَ وَاقْبِلْ عَلَى عَلَيْهِ قَالَ فَجَعَلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ النَّبَاءَ قَالَهُ
فَجَعَلَتْ النَّبِيَّةُ فَاضْعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ

بَعْدُ أَحَبُّ الدُّبَاءِ

بَابُ شَاةٍ مَسْمُوطَةٍ وَالْكَتِفِ وَالْجَنْبِ
۳۸۶۔ حَدَّثَنَا هُرَيْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَتَمُ بْنُ

خصت میں حاضر ہوئے اور وہ آپ کا بڑا بیٹا بھی کھڑا تھا فرمایا کہ کھاؤ لیکن
میں کھلم میں یہ بات نہیں سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی
چٹائی کھائی ہو، یہاں تک کہ اللہ کی بارگاہ میں جا پہنچے اور میں نے نہیں
دیکھا کہ آپ نے کبھی بھی سوئی بکری کھائی ہو۔

حضرت عمرو بن ابیہ عمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکری کے شائے کا
گوشت کاٹ کاٹ کر ٹکڑے فرما رہے تھے۔ پھر نازکے لے اذان کہی
گئی تو آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور بکری کی ایک جانب رکھ دیا۔ پھر آپ
نے نازکے چھالی اللہ و مقرر نہیں فرمایا تھا۔

اسلاف کھانے وغیرہ کا کتنا ذخیرہ رکھتے تھے

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت اسمانہ فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کے لئے کوشہ دان بنا رکھا تھا۔

حضرت عابس بن ربیعہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت
تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع فرمایا ہے؟ جواب دیا کہ آپ نے ایسا
صرف ایک سال ہی فرمایا تھا جبکہ لوگ بھوکوں مر رہے تھے اور مراد یہ
تھی کہ اللہ لوگ غریبوں کو کھلائیں۔ اس کے علاوہ ہم بعض اوقات بکری
کے پائے اٹھا رکھتے اور انہیں پندرہ روز کے بعد جاکھاتے دریافت کیا کہ
کس غریب کی تم کو آپ ایسا کرتے تھے؟ اس پر وہ مسکرائیں اللہ فرمایا کہ کی محمد
نے سالوں کے ساتھ کبھی خواتین میں روزانہ گندم کی روٹیاں نہیں کھائیں یہاں
تک کہ وہ اللہ کی بارگاہ میں جا پہنچے۔ ابن کثیر نے بواسطہ سفیان ثوری اس
حدیث کی عبد الرحمن بن عابس سے روایت کی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ کے اندر ہم قربانی کا گوشت جمع کر
لیا کرتے تھے یہاں تک کہ (مکہ معظمہ سے) مدینہ منورہ پہنچ جاتے۔
ابن جریر نے عطاء سے روایت کیا کہ اس سے کیا جہاں مدنیہ طیبہ میں آکر امداد
بے لگایا کہ ہمیں۔

جلس

يَحْيَى عَنْ قَالَ كُنَّا مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَحَبَّارُهُ قَاتِلَهُ قَالَ كُلُّوْا هَذَا أَعْلَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى مِيعَةً فَقَالَ حَتَّى لِحَقِّ يَأْتِيهِ وَ
لَا يَأْتِي شَاةً سَمِيطًا يَحْيَى قَطُّ.

۳۸۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا مَعْمرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو
أُمِّيَّةَ الْقُمَيْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَرِمُنْ كَتَبَنَ شَاةً فَأَكَلَ مِنْهَا قَدْرَ عِيٍّ إِلَى
الضَّلَاةِ فَقَامَ لَهْرَاحَ السَّيِّدِينَ فَصَلَّى وَلَعَنَ بَقَرَهُمَا.

بَابُ مَا كَانَ السَّلَفُ يَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِهِمْ وَ
أَسْفَرَهُمْ مِنَ الطَّعَامِ وَاللَّحْمِ وَغَيْرِهِ وَتَأَلَّتْ
عَائِشَةُ وَأَسْمَاءُ وَصَنَعْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَابْنِ بُكَيْرٍ سَفَرَةً.

۳۸۸- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ
أَلَا يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَزُكَلَ لِحُومُ
الْأَضْيَاحِ فَوْقَ ثَلَاثِ قَالَتْ مَا فَعَلَهُ إِلَّا فِي عَامِ
جَاءَ النَّاسُ فِيهِ فَأَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ الْغَنَى الْفَقِيرَ دَانَ
كُنَّا نَرَفَعُ الْكِرَامَ أَهْلَهُ بَعْدَ خَمْسِ عَشْرَةَ قِيلَ مَا
أَضْطَرُّكُمْ إِلَيْهِ فَضَحِكْتَ قَالَتْ مَا شِعْرُ ابْنِ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرٍ بَرٍّ مَا دُرِمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ
حَتَّى لِحَقِّ يَأْتِيهِ وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ لَفِي بَنِي سُفْيَانَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَابِسٍ بِهَذَا.

۳۸۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ
عَنْ عُمَرَ وَعَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُ لِحُومِ
الْأَهْدَى عَلَى سَفَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِلَى الْمَدِينَةِ تَابِعَهُ مُحَمَّدٌ عَنْ ابْنِ عَيْنَةَ وَقَالَ ابْنُ
جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَقَالَ حَتَّى جَنَّتْ الْمَدِينَةُ قَالَ لَا

بَابُ الْحَبِيسِ

٣٩٠. حَكَاتُنَا أَتَيْنِيَّةُ مَعَنَا اسْمِعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو وَمَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
حَنْطَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّسَّ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ طَلْحَةَ النَّبِيِّ غُلَامًا مِنْ
غُلَامِنَا نَكَمُ بِخَدِّهِ فَيُخْرِجُنِي أَبُو طَلْحَةَ يَرُدُّنِي وَرَأَى أَنَّهُ
أَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَزَلَ مَكَتَ
اسْمَعُهُ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَمْرِ
وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلْعِ الزَّيْنِ
وَعَلْبَةِ الرِّجَالِ فَلَمْ أَنْزَلْ أَخْذِيهِ حَتَّى أَقْبِلْنَا مِنْ خَيْبَرَ
وَأَقْبَلَ بِصِفَةِ بَنَاتٍ حَتَّى قَدِمَا هَذَا فَكُنْتُ أَرَاهُ يُحِبُّ
لَهَا وَرَأَى بَعِيَّةً أَوْ بِكْسَاءً ثُمَّ يَرُدُّهَا وَرَأَى حَتَّى
إِذَا كُنَّا بِالضُّلَمَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فِي يَطْرِ ثُمَّ أَرَسَنِي فَدَعَوْتُ
رِجَالًا فَأَكَلُوا وَكَانَ ذَلِكَ يَسَاءً لَهَا ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى
إِذَا بَدَأَ إِلَهُ أَحَدًا قَالَ هَذَا أَجْبَلُ حَيْثَا وَنَحْبُوهَ فَلَمَّا
أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَحْرَمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا
مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمَ مَلَكْتَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَكُمْ فِي مَدِينِهِمْ
وَصِيَابِهِمْ.

بَابُ الْأَكْلِ فِي إِنْاءٍ مَقْفُضٍ

[illegible]

بَابُ ذِكْرِ الطَّعَامِ

٣٩٢ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَرَانَةَ عَنْ قَنَادَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہی خدمت کے لئے حضرت ابوطالب سے دو کاپیک لڑکا مانگا۔ پس حضرت ابوطالب مجھے اپنے چچے بھٹاکر لے گئے۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کی گھر گیا۔ جب آپ اُترتے تو میں آپ کو اکثر یہ دعا مانگتے ہوئے سنا کرتا تھا۔ اے اللہ! میں نبی و غم سے، عاجزی اور مستی سے، بگڑی اور بزدلی سے اور قرض کی زیادتی و لوگوں کے غلبے سے تیری بناہ چاہتا ہوں۔ میں برابر آپ کی خدمت کرتا رہا یہاں تک کہ میری خبر سے واپس لوٹے اور آپ حضرت صفیہ بنت محبت کی کسے کر واپس لوٹے جی کو کچھ لیا گیا تھا تو میں نے دیکھا کہ آپ ان کے چچے چاوردیا کھل جان رہے تھے۔ یہاں تک کہ جب ہم صہبا کے مقام پر پہنچے تو رقیام گیا گیا اور آپ نے عیس تیار کر کے چرمی دسترخوان پر رکھوایا۔ پھر آپ نے مجھے بھیجا تو میں لوگوں کو بلالایا اور انہوں نے کھانا کھایا ان کے ساتھ خندنا گزرا نہ کے موقع کی بات ہے پھر روانہ ہو گئے یہاں تک کہ کوہ اُمد نظر آنے لگا۔ آپ فرمایا کہ یہ سہاڑم سے محبت رکھتا ہے اور چاہے اس سے محبت رکھتے ہیں جب مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو آپ نے فرمایا۔ اے اللہ! ان دونوں پہاڑوں کی درمیان میں جگہ کو میں حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حرم بنایا تھا۔ اے اللہ! ان لوگوں کو ان کے مداور مباح میں برکت عطا فرما۔

چاندی کے طبع کردہ تیرنوں میں کھانا

جابر بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کی ہے کہ ہم حضرت خزیمہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں خدمت میں حاضر تھے تو انہوں نے پانی مانگا۔ پس ایک
بحرِی پانی لے کر آیا جب پیالہ آپ کے دست مبارک میں دیا گیا تو آپ
نے اُسے پھینک دیا اور فرمایا کہ اگر میں اُسے ایک دو مرتبہ منہ نہ کر چکا
ہوتا تو کبھی ایسا نہ کرتا لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو فرماتے سنا ہے کہ ریشم اور دیباچ کے کپڑے نہ پہنیں، سمندر
چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ سمندر چاندی کی پلکیوں میں ٹھکانا
کیونکہ یہ دنیا میں اُن (کفار) کے لئے ہیں اور ہمارے لئے
آخرت میں ہیں۔

کھانے کا بیان

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

بَرْقَةٍ تَكُونُ دَعَايَا الْغَدَاةِ فَإِنِّي أَخْشِقُ أَذْمِقُ
لَهُمُ الْبَيْتَ فَقَالَ الْخَرَّاسُ حَقًّا قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَلَكِنَّهُ لَمْ يَصْدَقْ بِهِ عَلَى بَرْقَةٍ فَأَهْدَتْهُ لَنَا فَقَالَ

میں بطور ہدیہ دینا چاہتا ہے پس آپ فرمایا کہ وہ اس کیلئے مقدمہ اور جگہ بنائے ہدیہ ہے۔
میں منشی خیر اور شہد

عمرہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منشی چوبندوں اور شہد کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنا اپنے اوپر لازم کر رکھا تھا تاکہ میرا پیٹ بھر جائے جب مجھے کھانے کو روٹی اور پیسنے کو ریشم نہیں ملتا تھا اور کوئی ٹونڈی غلام میرا خدمت گزار نہ تھا بلکہ میں اپنے پیٹ پر پتھر باندھ رہتا اور آتے جاتے آدمی کو آیت سناتا تاکہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائے اور کھانا کھلا دے اور غریبوں کے حق میں حضرت جعفر بن ابی طالب بہت اچھے آدمی تھے کیونکہ اکثر اوقات وہ ہمیں ساتھ لے جاتے اور گھر میں جو کھانا موجود ہوتا ہمیں کھلا دیتے تھے یہاں تک کہ اگر کچھ نہ ہوتا تو وہ خالی ہاتھ لوٹتے کہ ہمارے پاس لے آئے جس میں کچھ نہ ہوتا تو میں اسے پھاڑ کر چاٹ لیا کرتا تھا۔
کہو

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ایک غلام کے پاس گئے جو مدنی کا کام کرتا تھا۔ پس اس نے آپ کی خدمت میں کدو (پکا ہوا) پیش کیا آپ نے وہ تناول فرمایا۔ اس روز سے میں برابر اسے (کدو) پسند کرتا ہوں کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسے کھا کر دیکھا۔

اپنے بھائیوں کو کھلانے میں تکلف کرنا

ابو وائل نے حضرت سعید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انصار کے امیر ابو حنیفہ نامی ایک شخص تھا۔ اس کا ایک غلام تھا جو گوشت کا کام کرتا تھا انہوں نے اس سے فرمایا کہ میرے لئے کھانا تیار کر تاکہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کروں۔ پس اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمیت پانچ

ہو صدقۃ علیہا و ہدیۃ لنا
باب ۲۵۸ الحلواء والعسل

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ أَبِي أَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَالِشَةَ بِنْتِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِبُّ الْحُلُوءَ وَالْعَسَلَ.

۳۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الْعَدْيِ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ الْمُغْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَلْزِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِشَيْخٍ بَطْنِي حِينَ لَا أَكُلُ الْخَبِيرَ وَلَا الْبُسَّ الْحَبِيرَ لَا يَخْذُمْنِي فَلَا نَّ وَلَا خَلَامَةً وَأُفْصِقُ بَطْنِي بِالْحَسْبَاءِ وَأَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الْأَبِيَّ وَهِيَ مَعِيَ كَيْ يَنْقَلِبَ فِي فَيْطِئِي وَخَيْرُ النَّاسِ لِلْمَسَاكِينِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَنْقَلِبُ بِنَاقَةِ بَنِي مَأْكَانٍ فِي بَلَدِهِ حَتَّى إِنْ كَانَ لِيُخْرِجَ إِلَيْنَا الْعَدَنَ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ فَتَشْتَقُّهَا فَتَلْعَقُ مَا فِيهَا.

باب ۲۵۹ الدُّبَاءُ

۳۹۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ هُرَيْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ عَنْ ثُمَامَةَ بِنْتِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى مَوْلَى لَهُ خَيْطًا فَأَتَى بِدُبَاءٍ فَجَعَلَ يَأْكُلُهُ فَلَمَّا أَمَلَ أُحْبِدَ مَسْدُورًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ.

باب ۲۵۹ الرَّجُلُ يَتَكَلَّفُ الطَّعَامَ لِإِخْوَانِهِ

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلٌ يَقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ كَانَ لَهُ غُلَامٌ رَحِمًا فَقَالَ اصْنَعْ لِي طَعَامًا أَدْعُهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةِ قِلْدَا عَارِ سَوَلٍ

بَابُ الْقَدِيدِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے حضور شوربہ پیش کیا گیا جس میں کدو اور سوکھا ہوا گوشت بھی ڈالا گیا تھا میں نے دیکھا کہ آپ کھانے کے لئے کدو تلاش فرما رہے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ نے ایسا (فرمان) کیا کہ شت، جن کدو سے منع کرنا ہمیں سال کیا جبکہ لوگ بھوکوں میں رہ رہے تھے ورنہ بکری کے پائے ہم خود اٹھا رکھتے اور ہندو ہندو مردار کھاتے تھے۔ حالانکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل نے سالہ کے ساتھ گندم کی روٹی متواتر تیس دن تک نہیں کھائی۔

دوسرے خواں پر دوسرے کو چیز دینا

حضرت عبداللہ بن مبارک کا ارشاد ہے کہ دوسرے خواں پر ایک دوسرے کو چیز دینے میں حرج نہیں لیکن ایک دوسرے سے دوسرے پر نہیں دینی چاہیے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ۔

کہ ایک مدنی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھانے کے لئے بھیج دیا جو اس نے تیار کیا تھا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں بھی اس کو دے دیا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور جو کی روٹیاں اور شوربہ پیش کیا گیا جس میں کدو اور سوکھا ہوا گوشت بھی تھا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیالے کی ہر طرف سے کدو تلاش فرما رہے ہیں اس روز سے میں برابر کدو کو پسند کرتا ہوں۔

نماز نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ میں آپ کے سامنے کدو جمع کرنا رہا۔

تازہ کھجوریں لکڑی کے ساتھ کھانا

حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لکڑی کے ساتھ تازہ کھجوریں کھاتے

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِبْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمَوْقَةٍ فِيهَا دُبَاءٌ وَقَدْ يَدُّ فَرَأَيْتُهُ يَتَكَبَّرُ الدُّبَاءُ يَا كَلْهَا ۴۰۳۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَرَبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا فَعَلَهُ إِلَّا فِي مَاءٍ حَاءَ النَّاسِ أَرَادَ أَنْ يَطْعِمَ الْغَنَى الْفَقِيرَ وَنَظَرْنَا لَنَرَفَعَهُ الْكَرَاعَ بَعْدَ خَمْسَ عَشَرَ يَوْمًا شِعْرَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَبَرٍ بَرٍّ مَا حُدِّثَ قَلِيلًا.

بَابُ ۳۱۱ مَنْ نَاولَ أَوْ قَدَّمَ إِلَى صَاحِبِهِ عَلَى يَدِ غَيْرِهِ أَوْ عَلَى يَدِ غَيْرِهِ أَوْ سَارَكَ لَبَاسَ أَنْ يَتَنَاوَلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَلَا يَتَنَاوَلُ مِنْ هَذِهِ الْعَائِلَةِ إِلَى مَا حُدِّثَ أُخْرَى.

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِبْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَالْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خِيَالًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَطْعَمَ مِنْ صَنَعَةٍ قَالَ أَنَسٌ قَدْ هَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَلِكَ لَطْعَامٍ فَقَرَّبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبْرًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَوْقَةٍ فِيهَا دُبَاءٌ وَقَدْ يَدُّ قَالَ أَنَسٌ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَكَبَّرُ الدُّبَاءُ مِنْ حَوْلِ الْقَصْعَةِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَتَنَاوَلَ يَدِي يَوْمَئِذٍ وَقَالَ تَقَامَةُ عَنْ أَنَسٍ فَجَعَلْتُ أَحْبَبُ الدُّبَاءَ بَيْنَ يَدَيْهِ.

بَابُ ۳۱۲ التَّوَطُّبُ بِالْقَنَاءِ

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ الْوَلَدِ يَا لِقَاءَ

بَابُ ۲۶۵

۴۰۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ لَيْدٍ عَنْ عَتَابِ بْنِ الْوَجْهِ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ تَصَيَّفَتْ لَهَا هَيْرَةٌ سَعَا فَكَانَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ وَخَادِمَةٌ يَحْتَوِبُونَ النَّيْلَ أَتَلَا يَمِينِي هَذَا أَشْرَئُ قُطْعًا هَذَا وَسِيعَتُهُ يَقُولُ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا فَأَمَّا بَنِي سَبْعَةٍ تَمْرَاتٍ أَحَدَاهُنَّ حَشْفَةً

۴۰۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ نَكْرَةَ عَنْ عَصِمٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ عَسَمَةَ النَّخَعِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّنَاتٍ تَمْرًا فَأَمَّا بَنِي مِثْلِهِ فَخَمْسٌ أَمَّا بَنِي سَبْعَةٍ تَمْرَاتٍ وَحَشْفَةً لَمْ يَكُنِ الْحَشْفَةُ مِنْ أَشَدُّ هُنَّ لِيُضْمَرُوا

بَابُ ۲۶۶ الطَّبِّ وَالْمَنَى وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَهَرَبِي إِلَيْكَ يَجْعَلُ الذَّلِيلُ تَسَاقُطَ عَلَيْكَ كُطْبًا جَنِيًّا وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ مَعْمُورِ بْنِ صَفِيَّةٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَنَّا شَيْئًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تَوَرَّعِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ شَبَّحْنَا مِنَ الْأَسْوَدِ مِنَ الشَّعْرِ وَالْمَاءِ

۴۰۸ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَتَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَيْحَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ يَهُودِيٌّ وَكَانَ يُسَلِّمُنِي تَمْرًا إِلَى الْجُدَادِ وَكَانَتْ لِي جَانِزَةُ الْأَرْضِ الْأَيْ بَطْنِي وَفُتْمَةٌ فَجَلَسْتُ فَخَلَا عَامِلَاهُ إِلَيَّ الْيَهُودِيٌّ

عَنِ الْجُدَادِ وَلَمَّا جَعَلَتْهَا هَيْئًا فَجَعَلْتُ اسْتَنْظَرُهُ إِلَى قَائِلٍ فَيَأْتِي فَأَخْبِرُنِي بِذَلِكَ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ امْشَوْا نَسْتَنْظِرُ لِحَابِرٍ مِنَ الْيَهُودِيِّ

برائے دیکھا۔

بکھوریں تعظیم کرتا

عباس بن جریج کا بیان ہے کہ ابو عثمان نے فرمایا کہ میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سات روزہ یہاں رہا پس وہ ان کی بیوی اور ان کا خادم تینوں باری باری رات کو جاگتے چنانچہ ایک بار پڑھتا اور دوسرا سو جاتا۔ میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں بکھوریں تعظیم فرمائیں تو مجھے سات بکھوریں ملیں جن میں سے ایک بکھور سخت تھی۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے دو مہیاں بکھوریں تعظیم فرمائیں۔ مجھے ان میں سے پانچ بکھوریں ملیں۔ چار کی ہوتی تھیں اور ایک سخت۔ جب میں نے اس سخت بکھور کو دیکھا تو وہ مجھ سے مشکل۔ جان گئی۔

تمراؤں خشک بکھوریں

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور بکھور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف بلا، نہج پر تازہ کی بکھوریں کریں گی (سورہ مریم، آیت ۷۵)۔ محمد بن یوسف بنیان منصفین صفیہ، ان کی والدہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی تو بکھوروں اللہ پانی سے ہم شکم سرچے جاتے تھے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے اندر ایک یہودی شاہ جو محمد کی فصل کاٹنے کے لیے بیٹھ گیا کرتا تھا۔ حضرت جابر کی بڑی عرصہ کے ساتھ میں زمین تھی۔ ایک سال اس زمین میں پیلا وار نہ ہوئی لیکن فصل کاٹنے کے وقت یہودی انکو جوہر ہوا جبکہ مجھے اس زمین سے کچھ نہیں مل سکا۔ میں نے اگلے سال تک کی ہلت، مگر میں اس نے انکار کر دیا پس میں نے اس کی خبر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دی تو آپ نے

اپنے اصحاب سے فرمایا کہ چلو یہودی سے جابر کے لیے ہلت مانگیں گے۔ جب آپ میرے باطن میں ملوہ انورہ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہودی سے شکوہ کرنے لگے پس اس نے کہا۔ اے ابوالقاسم! میں اسے

سہلت نہیں دیتا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ موقع حال ملا حفظ فرمایا تو آپ درختوں کے پاس تشریف لائے اور پھر چھوڑ دیے کے پاس جا کر اس سے گفتگو فرمائی مگر اس نے انکار کر دیا پس میں کھڑا ہوا اور چھوڑ دی سے تر کھجوریں لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا۔ آپ نے حقوق فرمائیں پھر دریافت فرمایا کسے باہر تمہاری چھوڑ دی کہا لیجئے وہیں میں آپ کو بتا دی۔ فرمایا: میرے لئے اس میں کوئی چیز بچھا دو۔ پس میں نے بستر بچھا دیا۔ آپ اندر داخل ہوئے اور سو گئے جب آپ بیدار ہوئے تو میں دوبارہ ایک ٹھنسی کھجوریں لے کر حاضر خدمت ہوا تو آپ نے تناول فرمائیں چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور چھوڑ دی سے (تیسری بار) گفتگو جان فرمائی تو اس نے انکار ہی کیا چنانچہ آپ دوبارہ تر کھجوروں کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے ہمارے فضل کا ثواب اور قرض ادا کرتے جاؤ۔ آپ پھلوں کے پاس بیٹھ گئے اور قرض ادا کر دیا اور کھجوریں بیچ بھی رہیں پس میں باہر نکلا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گیا پس آپ نے مجھے بشارت دی۔ اور فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ مگر خوش اور خوش فطرت، مکان اور چھوڑ دی کو کہتے ہیں۔ اسے عباس کا قول ہے کہ انھوں نے اسے گھری ہوئی جگہ کو مؤثر و شات کہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مؤثر و شات سے ان کے مکانات مراد ہیں۔

بخاری یعنی کھجور کا گاجھ کھانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کی خدمت میں کھجور کا گاجھ پیش کیا گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک درخت ایسا ہے جس کی برکت مسلمان جیسی ہے۔ پس میں سمجھ گیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ پس میں نے تلاوہ کیا کہ عرض کر دوں: یا رسول اللہ! وہ کھجور کا درخت ہے لیکن جب میں نے دوسرے حضرات پر نظر ڈالی تو محسوس کیا کہ میں تو ان حضرات کا غیر خیر بھی نہیں ہوں کہ منہ کھولوں۔

پس میں خاموش رہا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

بخارہ کھجور

فَجَاءَ دُونِي فِي تَخْلِيٍّ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكَلِّمُ الْيَهُودِيَّ فَيَقُولُ أَبَا الْقَاسِمِ لَا أَنْظُرُكَ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَطَافَ فِي التَّخْلِ ثُمَّ جَاءَهُ فَلَكَمَهُ فَاَبَى فَنَحْتُ فَنَحْتُ بِقَلِيلٍ رَطْبٍ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلَّ فَكُلَّ قَالَ ابْنُ عَرِيْشَةَ يَا جَابِرُ مَا خَذَرْتَهُ فَقَالَ اِفْرُشْ لِي فِيهِ فَعَرِشْتُهُ فَنَاحِلُ فَرَقَدْتُكُمْ اسْتَيْقِظَ فَيَحْتَفُهُ بِعَقْبَتِهِ أَخْرَى فَكُلَّ مِنْهَا كَقَامَ فَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ فَاَبَى عَلَيْهِ فَقَامَ فِي الرِّطَابِ فِي التَّخْلِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ يَا جَابِرُ جِدْ قَاضِيْنَ تَوَقَّفْ فِي الْحِدَادِ فَجَدَدْتُ مِنْهَا مَا مَقْتَصِيَّتُهُ وَفَضَّلْتُ مِنْهُ فَعَرِشْتُهُ حَتَّى جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ عَرُودُشْ وَعَرِشْتُ رِيَاءً وَفَالِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَعْرُودُشْ أَيْ مَا يَعْرِشُ مِنَ الْكُرُودِ وَغَيْرِ ذَلِكَ يَقَالُ عَرُودُشْ أَبْنِيَّتُهُمَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ فَعَلَا لَيْسَ عِنْدِي مَقْبُودٌ أَمْ قَالَ فَجَلِي لَيْسَ فِيهِ شَكٌّ.

باب ۲۶۷ أَكْلُ الْجُبَلِ

۴۹ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ بِنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا إِذْ أَتَى بِجَمْعٍ مَاءٍ لَتَخْلُو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الشَّجَرُ لَمَّا بَرَكْتُهُ كَبَرَكْتَ الْمُسْلِمُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَعْنِي لَتَخْلُو فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَنَهَيْتُ النَّفْسَ فَإِذَا أَنَا أَشْرُ عَشْرَةَ أَنَا أَحَدُهُمْ فَسَكَتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ.

باب ۲۶۸ الْعَجْوَةُ

۴۱۸۔ حَدَّثَنَا جُمُعَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُرْوَانُ أَخْبَرَنَا كَثِيرٌ بْنُ هَاشِمٍ أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَرَاتِبٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ سَوْءٌ وَلَا سِحْرٌ.

باب القرآن في التمر

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ أَصْلَحَ عَامَ سَنَةِ مَعْرَئِينَ الرَّيِّزِيُّ يَقْنَأُ تَمْرًا كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ وَدَحْنًا كُلُّهُ يَقُولُ وَلَا تَقْنَأُوا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقِرَانِ يَقُولُ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الذَّجَلُ أَخَاهُ قَالَ شُعْبَةُ الْإِذْنُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ.

باب التفقأ

۴۱۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْفُقْأَ بِالْأُخْأَ.

باب بركة التخل

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْثٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ تَكُونُ مِثْلَ الْمُسْلِمِ وَهِيَ التَّخْلُ.

باب جمع اللوزين أو الطعامين بمرقة

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْفُقْأَ بِالْأُخْأَ.

باب ۲۴۳ من أدخل الصيفان عشرة عشرة وأجلوس على الطعام عشرة عشرة

عاصم بن سعد بن ابی والد ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت روزانہ سات گجھ کھجوریں کھالیا کرے تو اس روز اسے کوئی زہر اور جادو تکلیف نہ دے گا۔

دو گجھوریں ملا کر کھانا

جبلہ بن حکیم کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر کے زمانہ میں ایک سال تم غصہ میں مبتلا ہوئے تو ان دنوں میں صرف کھجوریں کھاتی تھیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہمارے پاس سے گزرا کرتے اور ہم کھا رہے تھے تو فرماتے کہ دو گجھوریں ملا کر کھالیا کر دو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فقہ و کھجوریں کھانے سے منع فرمایا ہے خواہ اسے کھانے کے واسطے اس کے کہ کہ آری کھجوریں سے اجازت طلب کر لیں کھجوریں کھانا کہ اجازت کا قول حضرت عاصم بن وقاص لکھ رہی

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گجھوریں کھانے کے ساتھ کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھا۔

گجھور کی برکت

مجاہد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے جس کی مثال مسلمان جیسے ہے اور وہ کھجور کا درخت ہے۔

دو کھانے ایک ساتھ کھانا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گجھوریں کھانے کے ساتھ کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھا۔

دس دس آدمیوں کو دس سو تیرھواں پر بٹھا کر کھانا کھلانا

۴۱۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْفَرِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَنَانِ بْنِ أَبِي لَيْعَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّرَ سَلِيمَ أُمِّهُ عَمِدَتُ إِلَى مَدِينَةٍ مِنْ شُعَيْرٍ جَشَتْهُ وَجَعَلَتْهُ مِنْهُ خَيْطِيْفَةً وَصَمَرَتْ عِلَّةً عِنْدَهَا شَعْرَ بَعَثَنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ حَدَّثَنَا عَنْهُ قَالَ وَمَنْ مَعِيَ فَوَجِئْتُ فَقُلْتُ إِنَّهُ يَقُولُ وَمَنْ مَعِيَ فَخَدَمَ إِلَهُهُ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ يَا نَسْرُ اللَّهُ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ صَنَعْتُهُ أُمُّ سَلِيمَ فَخَدَخَ فَوَجِئْتُ بِهِ وَقَالَ ادْخُلْ عَلَى عَشْرَةٍ فَادْخُلُوا فَامْكُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَالَ ادْخُلْ عَلَى عَشْرَةٍ فَادْخُلُوا فَامْكُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَالَ ادْخُلْ عَلَى عَشْرَةٍ حَتَّى عَدَّ أَرْبَعِينَ ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرَ هَلْ تَقْصُ مِنْهَا شَيْءٌ.

باب ۲۷ مَا يَكْرَهُ مِنَ الثَّوْمِ وَالْبُقُولِ فِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۱۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّوَيْثِ عَنْ عَبْدِ الْحَزَنِ قَالَ قِيلَ لِأَنَسٍ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الثَّوْمِ فَقَالَ مَنْ أَكَلَ فَلَا يَقْرُبَنَّ مَسْجِدَنَا.

۴۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا زَعَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ ثَوْماً أَوْ بَصَصَ فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا.

باب ۲۸ الْكَبَابُ وَهُوَ كَمِ الْأَرَاكِ

۴۱۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تین سندوں کے ساتھ مروی ہے کہ ان کی ولادہ ماجدہ حضرت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک سترچوں کر ان سے دیر تیار کیا پھر حوائی کے پاس گئی تھیں اس میں سے کئی نکال کر ڈالا پھر بچے کو کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جایاں میں حاضر ہو کر کہا جب آپ اپنے اصحاب کے جوش میں جنورہ افزہ تھے۔ پس میں نے انکو پیٹا دیا وہ باندھ دیا اور جوش رکھا میں؛ پس میں واپس آیا اور بتایا کہ آپ یہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی میرے پاس میں رکھا وہ بھی آئیں؛ پس حضرت ابو طلحہ آپ کی جانب روانہ ہوئے اور عرض کی کہ کیا رسول اللہ ہمارے پاس ٹھکانے کے لیے آئیں ہیں جیسے جو ام سلمہ نے آپ کے لیے کیا ہے پس آپ ان کے ساتھ شرف لے آئے اور فرمایا کہ میں آدمیوں کو بھلاؤ پس وہ آئے اور انہوں نے حکم سر پر کر لیا کہ کیا پھر آپ نے فرمایا کہ دشمن آدمی ہیں پس انہیں بھیج دو پس وہ داخل ہوئے اور حکم سر پر کر لیا کہ پھر فرمایا کہ دشمن آدمی ہیں پس انہیں بھیج دو پس وہ آئے اور آپ سے بھر لیا کہ پھر فرمایا کہ دشمن آدمی ہیں پس انہیں بھیج دو یہاں تک کہ چالیس افراد شمار کئے گئے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھانا تناول فرمایا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ پس میں کھانے کو دیکھنے لگا کہ کیا اس میں سے کچھ کم ہوا ہے؟

ابن حسن اور یزید پوچھنے والوں کی کراہت

اس بارے میں حضرت ابن عمر نے رسول خدا سے روایت کی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بسن کے بارے میں کیا سنا ہے؟ بتایا کہ حضور نے فرمایا: جو اسے کھائے وہ ہمدی مسجد کے نزدیک نہ آئے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بسن یا پیاز رپکی ا کھائے تو اسے چاہیے کہ ہم سے دور رہے یا اسے چاہیے کہ ہماری مسجد سے دور رہے۔

پیلو یعنی درخت پیلو کا پھل

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ مزار الطہران کے مقام پر پیلو کے پھل چرن رہے تھے۔ پس آپ

تھکانے کے بعد کُلی کرنا

رومل کے ساتھ پوکھنے سے پہلے انگلیوں کو چامٹا

روفاں

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظُّهْرَانِ نَجَّيْنَا الْكَفَّاتِ
فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ خَاتَمٌ أَطْيَبُ فَعَالَ
الْكَتَبِ تَرَعَى الْغَدْرُ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيِّ
الرَّالِوَعَاهَا.

بَابُ ٢٤٦ الْمُفَضَّلُ بَعْدَ الطَّعَامِ.

بَابُ ٢٤ لَعْنُ الْأَصْبَاعِ وَمَصْدَقُهَا قَبْلَ أَنْ
تُغَسَّغَ بِالْمُنْدِائِلِ.

٣٢٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ قُلُقُلًا
يَسْتَعْرِيدُهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يَكْتُمَهَا

بَابُ الْمُنْدِيلِ

٣٢١ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي
مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَرِثِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ نَعَى اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَأَلَهُ
عَنِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ الثَّارُ فَقَالَ لَا قَدْ كُنَّا زَمَانَ
الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَجِدُ مِثْلَ ذَلِكَ مِنْ

جبذا جب میں کھانا بیٹھتا تو ہمارے پاس رومان نہیں ہوتے تھے بلکہ ہتھیلیوں، بازوؤں اور پیروں سے ہی یہ کام لیتے تھے پھر نازاں کرتے اور روضہ نہیں کیا کرتے تھے

کھانے سے فارغ ہو کر کیا پڑھے

خالد بن معدان نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب پناہ دینا شروع کرتے تو زبان حق ترجمان پر یہ الفاظ جاری ہو جاتے۔ اس میں تعریف خدا کی ہے بہت زیادہ، پاکیزہ اور برکت والی۔ اے ہمارے رب! اسی تعریف جو ختم نہ ہو نہ ایسی جو ایک بار ہو کر جائے اور نہ ایسی جس کی حاجت نہ رہے۔

خالد بن معدان نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے اور ایک دفعہ فرمایا کہ جب پناہ دینا شروع کرتے تو زبان مبارک پر یہ الفاظ شروع ہو جاتے تو میں اس خدا کیلئے جس نے کھانا دیا کہ میں یہ ایسی تعریف نہیں جو ایک بار ہو کر کبھی نہ آئے یا جس کے بعد شکر کی حاجت نہ رہے آپ نے یہ دعایاں کی۔ بہت تعریف اللہ کے ہے جو ہر ایک ایسی تعریف جو ختم نہ ہو، ایک بار ہو کر نہ رکھنے والا

خادم کے ساتھ کھانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم خادم (یا دیکھ) تمہارے کھانے کو کرائے تو اگر اسے اپنے ساتھ نہ بٹھاؤ تو کم از کم اتنا کرو کہ اسے ایک دو روٹے یا ایک دو لقمے دے دو کہ وہ اس نے کھانے کی تیاری میں گہری اور مشقت کی تکلیف اٹھائے ہے۔

شکر گزار کھانے والا صابر روزہ دار کی طرح ہے

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ نے رسول خدا سے روایت کی ہے۔

جس کی دعوت کی جائے اگر وہ کسی اور کو بھی ساتھ لے آئے

حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب تم اپنے ایسے مسلمان بھائی کے پاس جاؤ جس پر کوئی الزام نہیں تو اس کا کھانا کھا سکتے ہو اور اس کا پانی پی سکتے ہو۔

حضرت ابو سعید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصاریں ایک آدمی تھا جس کی نیت الوضیع تھی۔ اس کا ایک غلام گوشت کا کام کرتا تھا۔

الطعام الاقليل فإذا أذعن وجدناه لم يكن لنا مناديل الا أكلنا وسوا عدنا وأخذنا ما نأخذ نصيبنا ولا نتوضأ.

باب ۲۹۹ ما يقول إذا فرغ من طعامه

۱۱۱۔ سَمِعْتُ أَبَا نَجِيحٍ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ عَنْ ثَوْبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَا يَدْنِيهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْبَعَنَا مَبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْنِيٍّ وَلَا مُؤَدِّعٍ وَلَا مُسْتَغْنَى عَنْهُ رَبَّنَا.

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرٍ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ مِنْ طَعَامِهِ وَقَالَ مَرَّةً إِذَا رَفَعَ مَا يَدْنِيهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانَا وَارْتَفَأَ لِيَوْمِ مَكْنِيٍّ وَلَا مَكْفُوفٍ قَالَ مَرَّةً لَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا غَيْرَ مَكْنِيٍّ وَلَا مُؤَدِّعٍ وَلَا مُسْتَغْنَى رَبَّنَا.

باب ۲۰۰ الأكل مع الخادم

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمٌ يَطْعَمُهُ فَإِنْ لَمْ يَجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ أَلْكَةً إِذَا أَكَلَتَيْنِ أَوْ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ فَإِنَّهُ فِي حَرَّةٍ وَعِلَاجَةٍ.

باب ۲۰۱ الطَّاعِمِ الشَّاكِرِ مِثْلَ الصَّائِمِ الصَّابِرِ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۲۰۲ الرَّجُلُ يَدْعِي إِلَى طَعَامٍ فَيَقْرَأُ

وَهَذَا مَعْنَى وَقَالَ النَّسِيُّ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مُسْلِمٍ لَا يَتَّهِمُكَ مِنْ طَعَامِهِ وَاشْرَبَ مِنْ شَرَابِهِ.

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَيْقِقٌ حَدَّثَنَا

أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنْ الْأَنْصَارِ
يَكْنَى أَبُو شَعِيبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ مَخَافَتِي النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَعَرَفَ الْجَوْشَنَ
فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ إِلَى
غُلَامِهِ الْأَخِي فَقَالَ اصْنَعْ لِي طَعَامًا تَكْفِي خَمْسَةَ
لَعَلِّي أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةِ
فَصَنَعَهُ لَهُ طَعِيمًا لَشَرَّ أَتَاءِ قَدَمَاءِ قَتِيلِهِمْ جُلُ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا شَعِيبٍ إِنَّ رَجُلًا
يَتَّبِعُنَا فَإِنْ شِئْتَ أَذْنُتُ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتُهُ
قَالَ بَلْ أَذْنُتُ لَهُ

باب في إباحة أكل اللحم الذي يذبح لغير الله
عَشَائِهِ

۴۲۶ م حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَلَيْسَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو بْنِ
أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدَيْهِ فَذَرَعِي إِلَى الصَّلَاةِ
فَأَلْقَاهَا وَالتَّيَكُّنَ الَّذِي كَانَ يَحْتَزُّ مِنْهَا لَشَرِّ خَامِ
فَصَنَعَهُ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

۴۲۷ م حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَسَنٍ حَدَّثَنَا أَبُو هَيْبٍ عَنْ
الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُخِرَ
لِلْعِشَاءِ وَأُقْبِيتِ الصَّلَاةُ فَايْدَأْ بِإِلْعَاءِ وَعَنْ
الزُّبَيْرِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَحْوَهُ. وَعَنْ أَبِي حَزْرَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَمْرِو
ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ تَخَشَّى مَرَّةً وَهُوَ لَيْسَ بِمُرَقَّ أَمَّا الْإِمَامُ

۴۲۸ م حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ
عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُقْبِيتِ الصَّلَاةُ وَ

پس وہ حضرت شعیبؓ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جب
کہ آپ اپنے اصحاب کے حشر میں جسے انفرار تھے پس انہوں نے نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ اور سے بھوک کے آثار پر جان لے لے پس وہ اپنے قصائی غلام
کے پاس گئے اور اس سے فرمایا کہ میرے لئے پانچ اونٹنیوں کا کھانا تیار کرو۔ گوکہ جبیں
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے کیلئے بولے تو آپ پانچویں ہوں پس وہ کھانا
تیار کر کے حضرت ابو حنیفہ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ انہوں نے حضور کو بلایا تو
آپ کے پیچھے ایک آدمی اور ان کے پیچھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
اسے ابو حنیفہ! یہ آدمی ہمارے پیچھے آگیا ہے۔ اگر تم چاہو تو اسے بھی اجازت
دے دو اور اگر چاہو تو اسے چھوڑ دو۔ وہ عرض گزار ہوئے:- بلکہ میں
اسے بھی اجازت دیتا ہوں۔

خام کا کھانا اجائے تو نماز غلط کی جلد می نہ گرنے

جعفر بن عمرو بن اُمیہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت زہریؒ
امیہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا
کہ آپ بکری کے شانے کا گوشت اپنے ہاتھ میں لے کر کٹ کٹ کر کھا رہے
تھے پس نماز کے لئے اذان کی گئی تو آپ نے اُسے رکھ دیا اور جس چمڑی
کے ساتھ کٹ کٹ کرتا وہی فرما رہے تھے اُسے ایک طرف
ڈال دیا پھر اُنھ کو کھڑے ہوئے اور نہ سنبڑھا لیکن
آپ نے وضو نہیں فرمایا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات کا کھانا تمہارے سامنے
رکھ دیا جائے اور ادھر نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھا لو۔ ابوبہ منافق
حضرت ابن عمرؓ سے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس طرح روایت
کی ہے۔ ابوبہ نے تابع سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ ایک
دفعہ رات کا کھانا تناول فرما رہے تھے۔ حالانکہ وہ امام کے قرأت
پڑھنے کی آواز سن رہے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز
عشاء کھڑی ہو جائے اور ادھر رات کا کھانا تمہارے

سامنے رکھ دیا جائے تو پہلے کھانا کھا لو۔ دوسری ایک ایسی حدیث ہے۔
کی روایت میں حضرت عائشہؓ کی جگہ وضع عائشہؓ ہے۔

حکم خدایہ کہ دعوت کھا کر چلے جانا چاہیے

ابن خباب کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پرہیز (کا حکم نازل ہوئے) کے بعد میں مجھے سب لوگوں سے نیا اور علم ہے۔ حضرت ابی بن کعبؓ بھی مجھے ہی پوچھتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش کے ساتھ نکاح کر کے صبح کی اور یہ نکاح مدینہ منورہ میں ہوا تو آپ نے دن چڑھے لوگوں کو کھانے کے لئے بلا دیا پس آپ بیٹھ گئے اور کچھ لوگ آپ کے پاس بیٹھے رہے جبکہ اکثر چلے گئے تھے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چل دیے اور میں آپ کے ساتھ چل دیا تو ہم حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے کے دروازے تک پہنچے آپ کا خیال تھا کہ آپ وہ چلے گئے ہوں گی تو میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹا تو وہ اشخاص آپ بھی اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے آپ واپس لوٹے اور میں بھی دوسری دفعہ آپ کے ساتھ واپس لوٹا یہاں تک کہ حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے کے دروازے تک پہنچ گئے۔ پھر آپ واپس لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹ آیا تو اُس وقت وہ لوگ اٹھ کھڑے ہوئے پس آپ نے میرا ہاتھ اپنے درمیان پر دھکا دیا اور اُس وقت پرہیز کا حکم نازل ہوا۔

اللہ کے حکم سے منور ہوا جو ہر ان بنیاد پر عمل کرنے والا ہے۔

حقیقہ کا بیان

جس بچے کا حقیقہ نہ کیا جائے اُس کا اگلے روز نام رکھنا اور تمغہ کرنا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے

لڑکا پیدا ہوا تو میں اُسے لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا پس آپ نے اُس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور کے ساتھ اس کی تمغہ فرمائی اُس کے لئے برکت کی دعا کی اور مجھے واپس دے دیا یہ حضرت ابو موسیٰ کا سب سے بڑا اثر کا تھا۔

حَضَرَةُ الْعِشَاءُ قَابِلَةٌ عَزَايَا الْعِشَاءِ قَالَ دُعُوبٌ وَيُحْيَا
بْنُ سَعِيدٍ هُنَّ وَهْشٌ إِمَّا إِذَا وَضِعَ الْعِشَاءُ.

باب قول الله تعالى فاذا طعمتم
كانكم لهم رؤا

۳۲۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ اللَّهَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ النَّاسَ قَالَ أَمَا أَعْلَمُ النَّاسُ بِالْحَجَابِ كَانَتْ أُمِّي مِنْ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا مِنْ قُتَيْبِ ابْنَةِ بَجْرِزٍ فَكَانَ تَزْوِجَهَا بِالْمَدِينَةِ فَذَاعَا النَّاسُ بِالطَّلَاعِ بَعْدَ انْتِفَاعِ النَّهَارِ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ مَعَهُ رِجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشَى وَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ كُنْ ظَلْنَا أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ مَكَانَهُمْ كَرَجَعُوا وَرَجَعْتُ مَعَهُ الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَرَجَعُوا وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ قَامُوا فَضَرَبَ بَابُ بَيْتِي وَسُئِلْتُ سِرًّا وَأُنْزِلَ الْحِجَابُ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الحقیقہ

باب تسمیة المولود غدا لا یولد لمن
لم یعق عنه وتختیکہ

۳۳۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَبُو

أَسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَلِدُنِي عَلَامٌ فَاتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَحَنَنْكَ بِتَمَرَةٍ وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ الْبَرُّ وَلَدًا إِبْنِي

موسىٰ .

۴۳۱ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِيبِي يَحْتِكُهُ فَبَالَ عَلَيْهِ فَأَتْبَعَهُ الْمَاءَ .

۴۳۲ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو اسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّبِيعِ بِنْتِهَا قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَأَنَا مَيْمٌ فَأَتَيْتُ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ أَبَاؤُا قَوْلُكَ بِقَبَائِدِ خَرَأَتِ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَتْهُ فِي حُجْرَةٍ كَرْدَةٍ عَائِشَةَ فَصَبَّغَهَا ثُمَّ قَفَلَ فِي بَيْتِهَا أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَحَتْهُ بِالْخَمْرِ فَخَرَدَ عَالَةً فَتَرَكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَقَلَّ مَوْلُودٍ وَلِيدٍ فِي الْإِسْلَامِ فَخَرَحُوا بِهِ فَرَجَّاشِدًا يَدْرَأُ لَكَ لَقْوَيْلَ لَعَنَهُمُ أَنْ أَلِيَهُمْ قَدْ سَحَرَتْكُمْ فَلَا تُولَدُ لَكُمْ .

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بچہ لایا گیا تو آپ نے اس کی تحنیک فرمائی جبکہ نے آپ کے اوپر پیشاب کر دیا تو آپ نے اس کے اوپر پانی بہا دیا۔

حضرت اسامہ بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ جبکہ مکہ مکرمہ کے اندر حضرت عبداللہ بن زبیر ان کے حکم مبارک میں تھے۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب میں نے ہجرت کی تو بڑے دن تھی۔ پس میں مدینہ منورہ پہنچ گئی اور قبا میں ٹھہری تو اس کی ولادت قبا میں ہو گئی۔ پس میں اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئی اور آپ کی خدمت میں دے دیا۔ پھر آپ نے مجھ کو شگوائی اور اُسے چاکر عبداللہ کے منہ میں رکھ دیا۔ پس پہلی چیز جو اس کے پیٹ میں گئی مدہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لعاب وہی ہے۔ پھر آپ نے مجھ کے ساتھ تحنیک فرمائی اور اس کے لئے دھار کے مبارک بلور دی اور اسلام کے اندر پیدا ہونے والا یہ سب سے پہلا بچہ تھا۔ پس اسکی پیدائش پر مسلمانوں نے بڑی مسرت کا اظہار کیا کیونکہ یہ خواہ عام پہلی ہوئی تھی کہ یہودیوں نے جادو کر رکھا ہے جس کے باعث مسلمانوں کے ہاں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوگا۔

فت: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند اکبر تھے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں۔ انہیں بارگاہ رسالت سے بخاری رسول ہونے کا اعزاز حاصل ہوا تھا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چھوٹے نانا تھے۔ یعنی آپ کی چھوٹی جان حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نخت و مگر تھے۔ بڑے بہادر، جوی اور نامور مجاہد تھے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اسامہ بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔ یام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بڑی بہن تھیں۔ جنہوں نے ہجرت کی رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذات النطاقتین کا لقب پایا تھا یعنی دو کمر بندوں والی۔

مسلمان جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے تھے تو وہاں کے یہودیوں نے یہ مشہور کر رکھا تھا کہ ہم نے مسلمانوں پر ایسا جادو کر دیا ہے جس کے باعث ان کے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوگا ہی نہیں۔ اگرچہ مسلمان ایسے ترہات کے قائل نہیں ہوا کرتے کیونکہ موت اور زندگی کا معاملہ صرف اللہ رب العزت کے ہاتھ میں ہے مگر انہوں نے یہی دعویٰ کیا کہ ہم نے اسی وقت جبکہ مسلمان ابھی قبا شریف میں ہی ٹھہرے ہوئے تھے حوران دونوں مدینہ کیسب کی ایک انسانی بستی تھی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہو جاتے ہیں مسلمانوں میں ولادہ اسلام کے اندر پیدا ہونے والے یہ سب سے پہلے فرد تھے۔

پیدا ہونے ہی انہیں بارگاہ رسالت میں پیش کیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی تحنیک فرمائی یعنی کھجور دہکا

کر چائی اور ان کے منہ میں رکھ دی، یوں سب سے پہلے ان کے پیٹ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صلب دھن گیا۔ اُس صلب میں
کی برکتوں اور کثرتِ کاریوں کا کچھ اندازہ صاحبِ نظر قدر دان ہی کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد اللہ کے محبوب نے ان کے لیے برکت کی دعا
فرمائی تھی۔ مذکورہ افراد کے باعث جملہ اہل اسلام نے ان کی پیدائش پر بہت خوشی منائی اور دل کھول کر اظہارِ مسرت کیا۔ اسی حدیث
کے یہ الفاظ پھر ملاحظہ ہوں: — فقیرُ حُوا یہ ذَرَّحَا شَدِيدًا — افسوس! آج مسلمان کہلانے والوں میں بعض ایسے
بھی مل جاتے ہیں کہ جب مسلمان محبوب پر درودِ گار کی ولادت کی یاد تازہ رکھتے ہوئے اظہارِ مسرت کرتے ہیں تو ان مہربانوں کا مزاج
ہی بگڑ جاتا ہے۔ ایسی صورتِ حال کے پیشِ نظر بعض مسلمان یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں:۔

شکر تیری چل چل پل پر ہزاروں عیدیں ریح الاول !
سوائے اہلس کے جہاں میں بھی تو خوشیاں مٹا ہے ہیں

جب یزید پلید مسلمانوں کی مسندِ اقتدار پر بیٹھا اور اس نے اپنا اصلی رنگ روپ دکھایا تو سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
اے امیر المؤمنین تسلیم نہ کیا۔ اپنے عزیز و اقارب کی جانبیں اور اپنی جان تو شمعِ ہدایت پر قربان کر دی لیکن نامراد کے ہاتھ پر بیعت
نہ کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نامہ نواس نے یزید پلید کے ہاتھ پر بیعت نہ کی اور اپنی جان تک قربان کر دی تو رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یارِ غار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مامورِ نواس حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
بھی اُس بد بخت کے ہاتھ پر بیعت نہ کی اور بالآخر غاثہ کعبہ کے اندر اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ رَأَيْنَا يَوْمَآ الْيَوْمِ
مَا أَجْعَلُونَ۔

ایسے ہی تو جہاں بازوں کو روتے ہیں جہاں میں
شیروں کے پسر شیر ہی ہوتے ہیں جہاں میں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطالب
کا ایک لڑکا میرا تھا جب حضرت ابوطالب ہر گئے تو لڑکا وفات پا گیا جب
حضرت ابوطالب واپس آئے تو لڑکا کہہ کے کاحال کسب ہے؟ (میری والدہ
ماجدہ) حضرت اُمّ سلمہ نے کہا کہ وہ پہلے سے بہتر ہے۔ پھر انہوں نے
رات کا کھانا پیش کیا۔ کھانا کھا کر انہوں نے اُن سے صحبت کی جب غارِ
نبوئےؐ کو حضرت اُمّ سلمہ نے کہا کہ لڑکے کو دفن کر آؤ۔ حضرت ابوطالب صبح
کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور آپ سے واقعہ عرض کیا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا آج رات تم
نے جہنم کی کی ہے؟ عرض کی، ہاں۔ زبانِ حق ترجمان پر یہ الفاظ جاری ہوئے
۔ اے اللہ! ان دونوں کو برکت دے۔ پس میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔
جب حضرت ابوطالب نے مجھ سے فرمایا کہ اس کی خوب نگہبانی کرنا یہاں تک کہ
اسے کسی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے جائیں پس وہ بچے کو
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور ان کے ساتھ چند مجاہدین

۳۳۳ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
بْنُ هُرَيْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
سَبْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ
ابْنُ لَبْدَةَ يَشْتِكِي فَوَحَّشَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَبِضَ الصَّبِيُّ
فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ مَا فَعَلَ ابْنِي قَالَتْ أُمُّ
سَلِيمٍ هُوَ أَسْكَنُ مَا كَانَ فَقَبَضَتْ إِلَيْهِ الْعَشَاءُ
فَتَعَشَّى ثُمَّ أَصْلَبَ وَبَهَا فَلَمَّا فَرَّخَ قَالَتْ وَارِ الصَّبِيُّ
فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ أَعْرِضْتَهُ
الذِّلَّةُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ أَفْوَكَدَتْ غُلَامًا
قَالَ بِي أَبُو طَلْحَةَ أَحْفَظِيهِ حَتَّى تَأْتِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَعَهُ
بَتَرَاتٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْعَهُ

یہی شخص ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھانے کو لے لیا اور فرمایا: کیا اس کے ساتھ بھی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں بھائی ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں لے کر چایا اور پھر اس کے منہ میں رکھ دیں۔
مسند بن سنی، ابن ابی شیبہ، ابن عوف، محمد بن سیرین
 نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مذکورہ بالا روایت کی ہے۔

حقیقہ کہہ کے بچے کی تکلیف دور کرنا

ابو نعیم، قتادہ بن زید، ایوب، محمد بن سیرین نے حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ لڑکے کا حقیقہ کرنا چاہیے حجاج، حماد، ایوب، قتادہ، ہشام، حبیب، ابن سیرین حضرت سلمان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی۔ کئی حضرات، مامم اور ہشام، حفصہ بنت سیرین، نواب، حضرت سلمان بن عامر رضی عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ یحییٰ بن ابراہیم، ابن سیرین نے حضرت سلمان سے اُن کا ارشاد نقل کیا ہے۔ ابوشیخ، ابن وہب، جریر بن عازم، ایوب سفیانی، محمد بن سیرین، حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خسر مانتے ہوئے سنا کہ حقیقہ لڑکے کے ساتھ سے لہذا اُس کی طرف سے خون بہاؤ اور اُس سے اُزیت کرناؤ۔

حبیب بن شہید کا بیان ہے کہ مجھ سے محمد بن سیرین نے فرمایا کہ میں امام ابن جریر سے دریافت کروں کہ انہوں نے حقیقہ سے متعلق حدیث کس سے نقلی ہے؟ حبیب میں نے اُن سے دریافت کیا انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

ابوشیخ کا پہلا کچھ جو قول کے لئے ذکر کیا جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرع اور حیرہ کوئی چیز نہیں۔

شَيْءٌ قَالُوا نَعُوذُ بِكَ فَاتَّخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْغَةً ثُمَّ أَخَذَ مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهَا فِي الصَّبِيِّ وَحَتَّكَ بِهَا وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ.
 ۴۳۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عُوفٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ وَسَأَلَ الْحَدِيثَ.

باب ۲۸۱: إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الصَّبِيِّ فِي الْحَقِيقَةِ.

۴۳۵. حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَتُهُ وَقَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ وَقَتَادَةُ وَهَيْشَاءُ وَحَبِيبٌ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَاصِمٍ وَهَيْشَاءٍ عَنْ حَنْصَلَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الزُّبَايَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الصَّبِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ أَبِي رَافٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَوْلَهُ وَقَالَ أَصْبَغُ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَارِثٍ عَنْ أَبِي الرَّبْعِ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَامِرٍ الصَّبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَتُهُ فَأَمْرٌ يَقْوَاهُ دَمًا وَأَمِيرٌ يُلَاقِيهِ الْأَذَى.

۴۳۶. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْأَسودِ حَدَّثَنَا مُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ قَالَ لَقَرَنِي ابْنُ سِيرِينَ أَنَّ أَسَالَ الْحَسَنَ مَعْنَى سَمِعَ حَدِيثَ الْعَقِيقَةِ فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ مِنْ سَمْرَةَ بِنْتِ جَنْدُبٍ.

باب ۲۸۲: الْفَرْعُ

۴۳۷. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

رَفَعِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا فَرْعَ وَلَا عَتِيرَةَ وَالْفَرْعُ أَوَّلُ النَّتَاجِ كَأَنَّا يَذُبُّ حَوْنَهُ
لِطَوَائِفِهِمْ وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ.

بَابُ الْعَتِيرَةِ

۴۳۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ
قَالَ الرَّاهِطِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ السَّيِّدِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرْعَ
وَلَا عَتِيرَةَ قَالَ وَالْفَرْعُ أَوَّلُ النَّتَاجِ كَانَ يُنْتَجَرُ
لَهُمْ كَأَنَّا يَذُبُّ حَوْنَهُ لِطَوَائِفِهِمْ وَالْعَتِيرَةُ فِي
رَجَبٍ.

فرع اونٹنی کے اُس پہلے بچے کو کہتے تھے جسے کفار و مجوس کے لئے
ذبح کرتے اور عتیرہ اُس قسربانی کو کہتے جو تمہوں کے نام پر
رجب میں دی جاتی۔

جو قربانی رجب میں تمہوں کے نام پر دی جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرع اور عتیرہ کوئی چیز نہیں
ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ فرع اونٹنی کے اُس پہلے بچے کو کہتا
جاتا تھا جس کو لوگ اپنے تمہوں کے نام پر ذبح کرتے
تھے اور رجب میں دی جانے والی قسربانی کو
وہ عتیرہ کہا کرتے تھے۔

الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

پارہ ۲۳

فیجہ اور شکار کا بیان
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الذبائح والصيد والتسمیة
عَلَى الصَّيْدِ وَقَوْلِ اللَّهِ حَرَمْتُ عَلَيْكُمْ الْمَيْتَةَ
إِلَى قَوْلِهِ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرُوا مِنْكُمُ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِمَّنْ
الصَّيْدِ تَعَالَى أَيْدِيكُمْ وَرِيعًا حُكْمُ آيَةِ وَقَوْلِهِ
جَلَّ ذِكْرُهُ أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَى
عَلَيْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ الْعُقُودُ الْعُقُودُ مَا أُحِلَّ وَحَرَّمَ إِلَّا
مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ الْخَيْرُ يُرِيدُ يَجِدُ مَتَكُمْ بِحِمْلِكُمْ
شَنْآنُ عَدَاوَةٍ الْمُتَخَيُّفَةُ تَخْنُقُ فَتَمُوتُ
الْمَوْقُودَةُ تُضْرَبُ بِالْخَشَبِ يَوْقُدُهَا الْقَوْمُ
وَالْمَكْرُودَةُ تَعْرَضُ مِنَ الْجَبَلِ وَالطُّيْحَةُ
تُطْرَحُ الْمَاءُ فَمَا أَذْرَكَهُ يَتَحَرَّكُ بِذِكْرِهَا
بَعِيدٌ كَأَذْبَعٍ وَكُلُّ

۴۳۹ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ذَكْوَانُ عَنْ
عَامِرٍ عَنْ عِدِّي بْنِ حَاقِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْبَعْرَاءِ فَقَالَ مَا
أَصَابَ بِحَدٍّ وَفُكِّلَهُ وَمَا أَصَابَ بِمَنْجِنَةٍ فَهُوَ وَاقِيْدٌ
وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ
فَكُلْ فَإِنْ أَخَذَ الْكَلْبُ ذِكَاةً وَإِنْ وَجَدَتْ مَرْكَبًا
أَوْ كَلْبًا كَلْبًا غَيْرَهُ فَغَرَسِيَتْ أَنْ تَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ

فیجہ اور شکار پر بسم اللہ پڑھنا۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ تم پر حرام ہے مردار۔۔۔ تاکہ اغشوش اسودہ
المانہ، آیت ۱۲۔ نیز فرمایا۔ اے ایمان والو! امرور اللہ تمہیں آزمائے
گالیے بعض شکار سے جس تک تمہارا ہاتھ اور نیزہ پہنچیں (سورۃ المائدہ)
آیت ۹۴ یہ بھی فرمایا ہے۔ تمہارے لیے حلال ہوئے بے زبان
موش گرد جو آگے سنایا جائے گا تم کو اسورۃ المائدہ، آیت پہلی۔
ابن عباس کا قول ہے کہ العقود سے مراد وہ معاہدے ہیں جو حاکمیت و
حرمت کے بارے میں کیے جائیں۔ اَلَا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ خنزیر
یَجِدُ مَتَكُمْ تمہیں اہل بارے۔ شَنْآنُ دشمنی۔ الْمُتَخَيُّفَةُ جس
کو کھا گھوٹ کر مارا جائے۔ الْمَوْقُودَةُ جس کو لاشی و غیرہ کی ضرب
سے مل جائے۔ الْمَكْرُودَةُ جو پہاڑ و غیرہ سے گر کر مر جائے۔
الطُّيْحَةُ جس کو کھڑکی و غیرہ سے اڑیں۔ اگر وہ جانور اپنی
دم یا آٹھ ملا کر ہوائے تو ذبح کر کے کھاو۔

حضرت امام بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس شکار کے بارے میں دریافت
کیا جو تر کے ڈنڈے سے کیا جائے۔ ارشاد فرمایا کہ اگر تم نے
اسے ڈنڈے کی ٹوک سے زخمی کیا ہے تو کھاو اور اگر مڑا ہے
ڈنڈا مڑا ہے تو وہ الْمَوْقُودَةُ کے حکم میں ہے۔ میں نے آپ
سے کہتے شکار کے بارے میں بھی پوچھا تو فرمایا کہ جسے وہ
تمہارے لیے روک رکھے اسے کھاو کیونکہ کہتے کہ پکڑنا صحیح گویا

ذبح کرنا ہے اور اگر تم اپنے کئے یا کتوں کے ساتھ کوئی اور کت بھی پاؤ اور تمہیں خدا پر
کرتا دیکھنے میں یہ بھی ساتھ رہا جو اور اس نے مار ڈالا ہو تو اسے نہ کھاؤ۔
فقہ سے مارا ہوا شکار
ابن عمر کا قول ہے کہ جو قند سے مارا گیا وہ موقوفہ کے حکم میں ہے۔ امام
قاسم، مجاہد، ابراہیم، عطاء اور حسن بصری کے نزدیک آباریوں میں
قند چلا کر مارا ہے جبکہ آباریوں سے باہر کوئی خرچ نہیں۔

حضرت عبداللہ بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شکار کے بارے میں دریافت کی
جو تیر کے ڈنڈے سے کیا ہو۔ فرمایا کہ اگر اس کا ٹوک سے شکار کیا ہے تو
کھاؤ اور اگر ڈنڈا عرنا مارا اور جانور مر گیا تو وہ موقوفہ کے حکم میں ہے
لہذا اسے نہ کھاؤ۔ پھر میں عرض کرنا ہوا کہ اگر میں شکار کی طرف اپنا کت بھرنے
فرمایا اگر تم اپنے کتے کو بھیجا اور اس پر بسم اللہ پڑھ کر تو اسے کھاؤ۔ میں نے
عرض کیا کہ اگر کت اس میں سے کچھ کھائے۔ فرمایا کہ پھر اس میں سے نہ کھاؤ کیونکہ
اس نے شکار تمہارے لیے نہیں بلکہ اپنے لیے رکھا ہے۔ میں عرض کرنا ہوا کہ
میں نے اپنا کت شکار کی طرف بھیجا لیکن میں نے اس کے پاس ایک کت بھی پایا۔ ارشاد
ہوا کہ اسے نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھا تھا تو وہ سب پر۔

تیر کے ڈنڈے سے عرنا کیا ہوا شکار

حضرت عبداللہ بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
عرض کرنا ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم سکھائے ہوئے کتوں کو شکار پر بھیجتے
ہیں؟ فرمایا اگر تمہارے لیے رک رکے تو کھاؤ۔ میں نے عرض کیا کہ اگر
جان سے مار ڈالے؟ فرمایا کہ خواہ جان سے مار ڈالے۔ میں عرض کرنا
ہوا کہ ہم تیر کے ڈنڈے سے شکار کرتے ہیں۔ فرمایا اگر
گوشت کو چیر ڈالے تو کھاؤ اور ڈنڈا اگر عرنا مارا ہے تو نہ
کھاؤ۔

کمان سے شکار کرنا۔

حسن بصری اور ابراہیم رحمہما عنہما کا قول ہے کہ جب تم کسی جانور کو شکار کرو
تو اگر اس کا ہاتھ یا پیر جسم سے جدا ہو جائے تو اس حصے کو نہ کھاؤ جو
جدا ہوا ہے اور باقی جسم کو کھاؤ۔ ابراہیم رحمہما عنہما کا قول ہے جب تم نے

وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى
كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ.

بَابُ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي
الْمَقْتُولَةِ بِالْبَنْدَقَةِ يَتْلُكَ الْمَوْفُودَةُ وَكَرِهَهُ
سَالِمٌ وَالْقَاسِمُ وَمَجَاهِدٌ وَابْرَاهِيمُ وَعَطَاءُ
وَالْحَسَنُ وَكَرِهَ الْحَسَنُ رُمِيَ الْبَنْدَقَةُ فِي الْقُرَى
وَالْأَعْيُنِ وَلَا يَرَى بِأَسَافٍ مِيسِرًا.

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الشَّعْرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ
سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَارِثٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ
فَقَالَ إِذَا أَصَبْتَ بَعْدَهُ فَكُلْ فَإِذَا أَصَابَ بَعْرُضِهِ
فَقَتْلُ حَيَاتِهِ وَفَيْدٌ فَلَا تَأْكُلْ فَقُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي قَالَ
إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ وَسَمَّيْتَ كُلَّ قُلْتُ فَإِنْ أَكَلَ قَالَ
فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ لَمْ يَسْكَنْ عَلَيْكَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ
فَقُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا الْخَرَقُ قَالَ كَلَّا كَلَّا
فَلَيْتَ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَا تَسْمِعْ عَلَى آخِرٍ.

بَابُ مَا أَصَابَ الْمِعْرَاضُ بَعْرُضِهِ
۴۳۱۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ
مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَدِيٍّ
بْنِ حَارِثٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا
نُرْسِلُ الْكِلَابَ السَّعْلَمَةَ قَالَ كُلُّ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ
قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَنِي قَالَ وَإِنْ قَتَلَنِي قُلْتُ وَإِنَّا نَرْمِي
بِالْمِعْرَاضِ قَالَ كُلُّ مَا خَرَقَ وَمَا أَصَابَ بَعْرُضِهِ
فَلَا تَأْكُلْ.

بَابُ صَيْدِ الْقَوَاسِرِ. وَقَالَ الْحَسَنُ وَ
إِبْرَاهِيمُ إِذَا أَصْرَبَ صَيْدٌ أَفْبَانَ مِنْهُ يَدًا أَوْ
دِجْلًا لَا تَأْكُلِ الَّذِي بَانَ وَقَاتِلْ سَائِرَهُ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ
إِذَا أَصْرَبَتْ عُنُقُهُ أَوْ وَسْطُهُ فَكُلْهُ. وَقَالَ الْأَعْمَشُ

اسکا گھل یا جسم کے درمیان تیرا تھرا سے کھاو۔ انیس نے نیک کے حوالے سے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے ساتھیوں میں سے ایک شخص گور کا شمار نہ کر سکتا انہوں نے انہیں حکم دیا کہ اس کے جسم پر جہاں آسانی سے ضرب لگائی جاسکے لگاؤ۔ حضرت ابو عبد اللہ عثمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوں۔ یا نبی اللہ میں اس کتاب اور وضو کے اگلے علاقے میں رہتا ہوں تو کیا ان کے برتنوں میں کھانا کوں اور شکار کی جگہ میں رہائش پذیر ہوں جبکہ مکان اور سجاوٹ ہوئے اور بضرمدھانے ہوئے کتوں سے شکار کرتا ہوں اور اس میں کی میرے لیے صحیح سمجھتے کیا ہے؟ امتداد ہوا رقم نے جوابی کتاب کا ذکر کیا تو اگر ان کے برتنوں کے سوا اور برتن طے جاسیں تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ اور اگر نہ ملیں تو دھو کر ان میں کھاو اور جو تم نے تیرے شکار کیا تو اگر اس پر بسم اللہ پڑھ لیا تو کھانا اور جو تم نے سکھائے ہوئے کتے کے ذریعے شکار کیا اور چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھو تو اسے کھاو اور جو تم نے بغیر سکھائے ہوئے کتے کے ذریعے شکار کیا تو اگر تم اسے ذبح کر سکو تو کھاو۔

روڑے سے اور گولی مار کر شکار کرنا

عبداللہ بن بربیع نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو روڑے چلاتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ روڑے نہ مار کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روڑے چلانے سے منع فرمایا ہے یا روڑے چلانے کو ناپسند فرمایا ہے کیونکہ ان سے نہ شکار ہوتا ہے اور نہ دشمن کو زخمی کیا جاسکتا ہے بلکہ صرف دانت توڑتا یا آنکھ بھوڑتا ہے۔ انہوں نے پھر اسے روڑے چلاتے ہوئے دیکھا تو اس سے فرمایا کہ میں نے نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بتایا تھا کہ آپ نے روڑے چلانے سے منع فرمایا یا روڑے چلانے کو ناپسند فرمایا ہے اور اس کے بار جو تم روڑے چلا رہے ہو لہذا آئندہ میں تم سے کلام نہیں کروں گا۔

شکار اور پر لگانے کے سوا کتا پالنے کا حکم

عبداللہ بن بربیع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ایسا کتا پالے

عَنْ زَيْدٍ: اسْتَعْصَى عَلَى رَجُلٍ مِّنْ آلِ عَبْدِ اللَّهِ حِمَارًا فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَقْضُوا لَهُ حَيْثُ تَبَسَّرَ دَعَا مَا سَقَطَ مِنْهُ وَكَلَّهٗ ۝

۴۴۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي بَيْعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدَّمَشَقِيُّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ النُّعْمَانِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَتِي اللَّهُ إِنْ لَمْ يَأْمُرْ قَوْمَ أَهْلِ الْكِتَابِ أَنْ يَأْكُلُوا فِي أَنْبِئِهِمْ وَيَأْمُرُوا صَيْدَ أَصِيدٍ يَقْرَأُونَ بِكَلْبٍ أَلَيْسَ بِمَعْلُومٍ وَبِكَلْبٍ فَتَعْلَمُ كَمَا يُضِلُّونِي أَقَالَ أَهْمًا لَمْ تَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِنْ وَجَدْتَ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا مِنْهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدْهَا فَاعْلَمُوا بِهَا وَكَلَّوْا فِيهَا، وَمَا صَدَّقَ بِقُرْسِكَ قَدْ كَرِهْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ، وَمَا صَدَّقَ بِكَلْبِكَ فَتَعْلَمُ قَدْ كَرِهْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ، وَمَا صَدَّقَ بِكَلْبِكَ فَغَيْرُ مَسْلُوبٍ فَادْرَكَتْ دَكَاةَهُ فَكُلْ۔

بَابُ الْخَذْفِ وَالْبُنْدُوقَةِ

۴۴۳ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَبَرْزُوقُ بْنُ هَارُونَ وَاللَّفْظُ لِيَزِيدَ عَنْ كَهْمَسَ ابْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْزُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ كَانَ يَكْرَهُ الْخَذْفَ، قَالَ إِنَّهُ لَا يَصَادُ بِهِ صَيْدٌ وَلَا يَنْتَكِرُ بِهِ عَدُوٌّ وَلَا يَكْتُمُهَا قَدْ تَكْسِرُ الْمِشْقَ وَتَعْفَا الْعَيْنَ فَتَرَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ: أَحَدُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ كَرِهَهُ الْخَذْفَ وَأَنْتَ تَخْذِفُ لَا أَجْلَمُكَ كَذَّاءً وَكَلَّاهُ ۝

بَابُ ۱۹ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبٍ صَيِّدٍ أَوْ مَا شَبَّهَهُ

۴۴۴ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ عَنْ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ

کہ جو نہ جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو اور نہ شکار کے کام آئے تو اس کے نامہ اعمال سے روزانہ دو قیراط ثواب گھٹتا رہے گا۔

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے ایسا کتا پالا جو نہ جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو اور نہ شکار کے کام آئے تو اس کے نامہ اعمال سے روزانہ دو قیراط ثواب کم ہوتا رہے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ایسا کتا پالے کہ نہ وہ جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو اور نہ شکار کے لیے تو اس کے نامہ اعمال سے روزانہ دو قیراط ثواب کم ہوتا رہے گا۔

اگر کتا شکار میں سے کھائے۔

ارشاد ربانی ہے: اے محبوب! تم سے پوچھتے ہیں کہ ان کے یہ کیا حال ہوا تم فرمادے کہ حال کی میں تمہارے لیے پاک ہے جس میں اللہ جو شکاری جانور تم نے سدھائیے، انہیں شکار پر ڈالتے ہو سورۃ المائدہ، آیت ۴۔ انہیں زندہ کمانے والے۔ یا بخرؤا، تم نے کیا۔ نیز فرمایا: جو تم نہیں خدا نے دیا اس میں سے انہیں سکھاتے ہو، تو کھاؤ اس میں سے جو وہ مار کر کھائے یہ رہنے دیں آیت مذکورہ۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اگر کتا شکار میں سے کھائے تو اسے خراب کر دیا کیونکہ اس نے اپنے لیے شکار روکا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو اللہ نے تمہیں علم دیا ہے اس میں سے انہیں سکھاتے ہو۔ ایسے کتے کو مار کر شکار کا طریقہ سکھانا چاہیے یہاں تک کہ یہ عادت چھوڑ دے۔ ابن عمر نے اسے کھڑے کر دیا، حضرت مدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے عرض گزار ہوا کہ ہم ایسے لوگ ہیں جو ان کتوں کے ذریعے شکار کرتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم نے اپنے سدھائے ہوئے کتے کو شکار کی طرف بھیجا اور اس پر بسم اللہ پڑھی تو اس شکار کو کھا لو جسے وہ تمہارے لیے روک رکھیں، اگرچہ جان سے مار ڈالیں، سوائے اس کے کہ کتا اس میں سے کھائے کیونکہ مجھے اس میں غدر ہے کہ اس نے اپنے لیے اپنے ہی روکا ہو

قَالَ بَعَثْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ افْتَتَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبٍ مَا شَيْئَةٍ أَوْ ضَارِبٍ يَنْقُصُ مِنْ كُلِّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطَانِ.

۴۴۵ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا حُظَيْلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ افْتَتَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ سَابِغَةٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ.

۴۴۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ افْتَتَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَا شَيْئَةٍ أَوْ ضَارِبٍ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ.

۴۴۷ إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمْ الظِّبْيَاتُ وَمَا عَلَّمَكُم مِّنَ الْجَوَارِ مِثْلُهَا مِنَ الطَّيْرِ وَهُنَّ مِنَ الْكُوفِ أَسْبُ. اجْتَرَحُوا الْكُتُبَ أَعْلَمُوهُنَّ وَمِمَّا عَزَمَكُمُ اللَّهُ فَعَلُوا مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ مِثْلُهَا مِنَ الْجَوَارِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَقَدْ أَفْسَدَهُ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَاللَّهُ يَقُولُ: تَعْلَمُوهُنَّ وَمِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَعَلُوا وَتَعْلَمُ حَتَّى يَتْرُكَهُ ابْنُ عُمَرَ. وَقَالَ عَطَاءٌ: إِنْ شَرِبَ الدَّمُ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ.

۴۴۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْبٍ عَنْ بَيَانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حِلَاطٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنَّا قَوْمٌ نَصِيصٌ يَهْدِي الْكِلَابُ فَقَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ كِلَابُكَ الْمَعْلَمَةُ وَهِيَ تَكُرُّ أَمَامَ اللَّهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكُمْ وَإِنْ قَتَلَنَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَلْيُأْخِذْ بِهَا فَإِنْ كَانَ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا

جوشکار دو مین روز بعد ملے

حضرت مددی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم شکار کی طرف اپنا کتا بھیجاؤ
اس پر بسم اللہ پڑھ دو، پس وہ شکار کو تمہارے لیے روک دے گا
خواہ قتل ہی کر ڈالے تو اسے کھاؤ اور اگر اس میں سے کھائے تو اس
شکار کو نہ کھاؤ کیونکہ اس نے اپنے لیے ہی روکا ہے اور اگر اس کے ساتھ دوسرا
کتا شامل ہو جائے تو اس پر تم نے چونکہ بسم اللہ نہیں پڑھی ہے تو اگر وہ روک لے
وہ شکار کو جان سے مار ڈالے تو اسے نہ کھاؤ کیونکہ تمہیں کیا معلوم کہ کون سے
نکتے نے ملا ہے اور اگر تم شکار کو تیرا دوسرا شکار کو ایک دوسرے بعد پاؤ اور
اس کے جسم پر تمہارے تیرے سوا اللہ کی نشان دہی ہو تو اسے کھاؤ اور اگر
پانی میں گر جائے تو اسے نہ کھاؤ۔ حضرت مددی بن حاتم کی مدد کی تعداد
میں چھ کوفہ تھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ تم شکار
کو تیرے ساتھ لے جاؤ، پھر مدینہ کے قتل گاہ پر آ جاؤ، پھر اسے مرا ہو کر پانچ روپے
اور میرا خرچ اس کے جسم میں ہے۔ ارشاد فرمایا کہ اگر جاہلوں کو اسے کھاؤ۔

جب فشار کے یاس دوسرا کٹاٹے۔

حضرت مدد کی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض
گوارا ہوا: میں بسم اللہ پڑھ کر اپنے کتے کو شکار کی طرف بھیجتا ہوں۔ پس
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے کتے کو بسم اللہ پڑھ کر چھوڑتے
ہو، اس وہ شکار کو کر لے گا، مگر اللہ اس میں سے کچھ کھالیتا ہے تو اسے
نہ کاڈ کیڑا اس نے اپنے لیے روکا ہے۔ میں نے عرض کی کہ میں نے اپنا
کتا چھوڑا اللہ میں اس کے ساتھ دوسرا کتا بھی پائوں جبکہ مجھے معلوم نہ ہو
کہ وہ فلاں میں سے شکار کو کس نے پکڑا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ اسے نہ کاڈ
کیڑا کہ تم نے بسم اللہ اپنے کتے پر پڑھی ہے اللہ دوسرے پر تو نہیں پڑھی۔ پھر میں نے
آپ سے تیرے ڈنڈے کے ساتھ شکار کرنے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ جب
تم اس کی نوک کے ساتھ نرمی کر دو تو کھالو اللہ جب تم وضاً ضرب لگاؤ تو نہ کاڈ کیڑا نہ
شکار کے احکام۔

حضرت علی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

كَلَابٌ مِّنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ
بِأُطْبُ الصَّيِّدِ إِذَا غَابَ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ

أَوْثَلَاةً
٢٢٨ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ
بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنِ الْقَعْبِيِّ عَنْ عِدِّي بْنِ حَارِمٍ أَنَّ اللَّهَ
عَنْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُرْسِلْتَ
مَلِكًا وَسَمَّيْتَ فَأَمْسَكَ وَقَتَلَ فَكُلْ وَإِنْ أَكَلَ فَلَا
تَأْكُلْ فَإِذَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِذَا أَحَالَطَ كَلَابًا
لَعْنِيذًا كَرَسَمَ اللَّهُ عَلَيْهَا فَأَمْسَكْنِ وَقَتْلَنْ فَلَا
تَأْكُلْ فَإِنْ لَمْ تَرَ إِلَيْهَا فَلَمْ تَرَ إِلَيْهَا فَامْسِكْ
فَوَجَدْتُهُ بَعْدَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ لَيْسَ بِهِ إِلَّا أَشْرُ
سَهْلِكَ فَكُلْ وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ وَقَالَ
عَبْدُ اللَّهِ عَلَى عَنِ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عِدِّي أَنَّ اللَّهَ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقْتَدِرُ
الْزُّهْرُ الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ لَمْ يَجِدْ كَلَامًا فِيهِ
سَهْمُهُ قَالَ يَا أَكُلْ إِنْ شَاءَ.

مَا كَانَ إِذَا أُوحِدَ مَعَ الصَّيْدِ كَلْبًا آخَرَ

٣٢٩ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ شَامِئَةٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الشَّيْخِ عَنِ الشَّيْخِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرْسِلُ كَيْلًا وَأُسْمَعُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُرْسِلْتَ كَيْلًا وَسَمِعْتَ فَاتَّخِذْ قَتْلًا قَاتِلًا فَلا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ إِنِّي أُرْسِلُ كَيْلًا أَحَدُ مَعَهُ كَيْلًا أُخَذَ لَأُذِي أَرْبَعًا أَخَذَ لَهَا فَقَالَ لَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمِعْتَ عَلَى كَيْلِكَ وَلَمْ تَسِرْ عَلَى غَيْرِهِ وَسَأَلْتُهُ عَنْ مَيْمَرٍ أَلَمْ يَمِزْ فَقَالَ إِذَا أَصْبَتَ يَحْدِيهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصْبَتَ بَعْضُ مِنْهُ فَكُلْ فَإِنَّهُ وَقِيدٌ فَلا تَأْكُلْ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّصِيدِ

۴۵۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حَتِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ عَلَى فَرْسِهِ أَوْ دَابَّةٍ مِنْ دَابَّاتِهِ كَانَ لَهُ بِهَا أَجْرٌ

صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم ایسی قوم ہیں جو ان کتوں کے ساتھ شکار کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ جب تم نے اپنے کتے کو (شکار کی طرف) روانہ کیا اور اس پر بسم اللہ پڑھی تو اس کو کھا لو جبکہ تم اس سے بے روک رکھا ہو مگر جس میں سے کتا کھائے اسے نہ کھاؤ مگر مجھے ڈر ہے کہ اس نے اپنے لیے ہی روکا ہو اور اگر اس کے ساتھ کسی دوسرے کتا شکار ہو گیا تو اسے نہ کھاؤ۔

حضرت ابو ثعلبہ ششتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے علاقے میں رہتے اور ان کے بتوں میں کھلتے ہیں اور وہ شکار کی جگہ ہے جہاں میں اپنی کمان اور تیرے سے لے کر شکاری اور غریب سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرتا ہوں، لہذا مجھے بتائیے کہ ان میں سے میرے لیے کون سی چیز حلال ہے؟ فرمایا کہ جو تم نے بتایا کہ میں اہل کتاب کے علاقے میں رہتا اور ان کے بتوں میں کھاتا ہوں تو اگر تمہیں ان کے بتوں کے سوا دوسرے برتن مل جائیں تو ان میں نہ کھاؤ اور اگر دوسرے نہ ملیں تو انہیں دھو کر اور پھر ان میں کھاؤ اور جو تم نے بیان کیا کہ میں شکار کی جگہ میں رہتا ہوں تو جو تم اپنی کمان سے شکار کرو اور اس پر بسم اللہ پڑھو تو اسے کھاؤ اور جو تم اپنے سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرو اور اس پر بسم اللہ پڑھو تو اسے کھاؤ اور اگر بغیر سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرو تو اگر اس کے ذبح کرنے کا موقع مل جائے تو کھایا کرو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم انظران کے مقام پر ہم ایک خرگوش کو ہم نے چمکایا۔ پس کئی حضرات اس کے پیچھے چلا گئے لیکن وہ ہاتھ نہ دیا۔ پھر میں اس کے پیچھے دوڑا اور اسے پکڑ لیا۔ پس میں اسے لے کر حضرت ابو طلحہ کی خدمت میں حاضر ہو کر گیا۔ پس انہوں نے اس کی لائیں

عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ بْنِ حَاجِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: إِنَّا قَوْمٌ نَتَصَيَّدُ بِهَذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ: إِذَا أُرْسِلَتْ كِلَابُكَ الْمُعْلَمَةُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ مِنْهَا أَمْسُكَنَّ عَلَيْكَ إِنْ أَتَى يَأْكُلُ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِّي أَخْلَفْتُ أَنَّ يَكُونُ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ.

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ حَبِيبَةَ بْنِ شَرِيحٍ قَالَ سَمِعْتُ بَيْتَةَ بْنَ يَرْبُوتَ السَّخَّيْنِيَّ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بَارِعِينَ قَوْمٍ أَهْلُ الْكِتَابِ نَأْكُلُ فِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَأَرْبَعِينَ صَيْدًا بِقَوْسٍ وَ أَوْصِيدُ بِكَلْبٍ مُعْلَمٍ وَالَّذِي لَيْسَ مُعْلَمًا فَالَّذِي بَيْنَ مَا الَّذِي يَجِلُّ نَمَامٍ ذَلِكَ فَقَالَ: إِنَّمَا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بَارِعِينَ قَوْمٍ أَهْلُ الْكِتَابِ تَأْكُلُ فِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَجَدْتُمْ عَزَّ وَجَلَّ يَرْبُوتَ يَوْمًا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ كُنْتُمْ تَجِدُوا خَالِطًا لَهَا كَلْبًا فَكُلُوا فِيهَا وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بَارِعِينَ صَيْدٍ فَمَا صِيدَتْ بِقَوْسٍ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ شَرُّ كُلِّ دَمٍ صِيدَتْ بِكَلْبِكَ الْمُعْلَمِ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ كُلِّ دَمٍ صِيدَتْ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ مُعْلَمًا فَادْكُرْ ذَكَاتَهُ فَكُلْ.

۴۵۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَجَنَّا أَرْبَاعًا يَوْمًا الظُّهْرَ أَوْ فَسَوًا عَلَيْهَا حَتَّى لَيْتُوا فَسَحَبَتْ عَلَيْهَا حَتَّى أَخَذَتْهَا فَمِيتَتْ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَبَعَثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَلْيَا بَعْضَهُمْ وَآكُلْ بَعْضُهُمْ. فَقُلْتُ: أَنَا أَسْتَوْفِيكُمْ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْرِكْتُهُ فَحَدَّثَنِي الْحَدِيثَ
فَقَالَ لِي: ابْنِي مَعَكُمْ شَيْءٌ مِنْهُ؛ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ
كُلُوا مِنْهُ طَعْمًا طَعْمَكُمْ نَوَّةُ اللَّهِ.

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى أَحِلَّ لَكُمْ صَيْدَ
الْبَحْرِ وَقَالَ عُمَرُ صَيْدُهُ مَا أَصْطَلَيْدٌ وَطَعْمُهُ
مَا رَجَحِي بِهِ. وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الظَّالِمِي حَلَالٌ. وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ طَعَامُهُ مَيْتَعَةٌ إِلَّا مَا قَذَرْتَ مِنْهَا
وَالْجَوْدِيُّ لَا تَأْكُلُهُ الْيَهُودُ وَنَحْنُ نَأْكُلُهُ. وَقَالَ
شَرِيحُ صَاحِبِ التَّبَيُّنِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ
شَيْءٍ عَنِ الْبَحْرِ مَذْبُوحٌ. فَقَالَ عَطَاءٌ: إِمَّا الظَّيْرُ
فَأَنَّهُ أَنْ يَدَّ بَحْرَهُ. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ
يُعْطَى صَيْدُ الْأَنْهَارِ وَقِيلَ السَّيْلُ أَصْبَدُ
يَخْمَرُهُ وَقَالَ نَعْرُشُ تَلَا: هَذَا عَذْبٌ فَرَاتٌ
وَهَذَا أَمْلَحٌ أَحْبَابٌ وَمِنْ كُلِّ تَاكُلُونَ لَحْمًا طَيِّبًا
وَبِكَذَا الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى سِرِّهِمْ مَجْلُودٌ
يَلَابِ الْمَاءَ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَأَنْ أَهْلِي أَكَلُوا
الْقَفَّادِمْ لَا طَعْمَهُمْ وَلَعَبَرِ الْحَسَنُ بِالسَّلْحَفَةِ
بَاسًا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُلُّ مَنْ صَيْدَ الْبَحْرِ
إِنْ صَادَ فَصَرَّ رَأْيَ أَوْ يَكُونُ أَوْ مَجْجُوسِي. وَقَالَ
أَبُو الدَّرْدَاءِ فِي الْمَرْيُ قُبَيْمَ الْخَمَرِ الْيَتِيمَانِ وَالشَّمْسُ
۴۵۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ
جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ أَنَّ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ يَقُولُ: عَزَّ وَرَأَى جَيْشَ الْخَبَطَةِ لَمِيرًا أَلْبُوعَبِيدَةَ
فَجَعَلَا جُرْعًا شَدِيدًا أَفَالَتِي الْبَحْرُ حَوْتًا مَيْتًا لَعْنَتُهُ
مِثْلُهُ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَإِذَا كُنَّا مِنْهُ نَصْفَ شَيْءٍ فَأَخَذَ
أَبُو عَبِيدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّائِبُ فَهَتَّهَ.

۴۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا سَفِيَّانُ
عَنْ عُمَرَ وَقَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

بعض حضرات نے انکار کیا اور بعض نے اس میں سے کھایا۔ میں نے لوگوں
سے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے متعلق اس کا حکم دریافت
کر دوں گا۔ پس میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ عرض کیا تو آپ نے
مجھ سے فرمایا کہ اس میں سے کچھ کھاؤ تمہارے پاس ہے؟ میں عرض کر چلا ہوا ہوں
دریائی شکار حلال ہے۔ (ابن شاذان ربانی)

حضرت عمر کا قول ہے کہ شکار وہ جس کو کسی حیوان سے پکڑا جائے
اور طعام وہ جس کو وہ یا بھیک دے۔ حضرت ابو بکر کا قول ہے کہ دریائیں
مركز تیرنے والے جانور حلال ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ طعام سے
مراہ مراہوا دریائی جانور ہے مگر کچھ اس سے نفرت آئے اللہ بام حلال
کو یہود نہیں کھاتے جبکہ ہم کھاتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی
حضرت شریک نے فرمایا کہ یہاں تک کہ ہنسی کے کھانے کے حکم میں ہے اور طعام
کا قول ہے کہ میرے خیال میں یہ یا پراٹھنے والے پرندے کو ذبح کرنا چاہیے
ابن جریج کا قول ہے کہ میں نے عطاء سے کہا کہ نہروں اور جڑوں کا شکار
کیا دریائی شکار کے حکم میں ہے؟ فرمایا: ہاں اللہ پھر یہ آیت تلاوت کی۔
یہ میٹھا ہے نہایت شریں جس کا پانی خوشبودار اور یہ کھاری ہے نہایت
تخ اللہ ہم ایک میں سے تم کھاتے ہو نازہ گوشت (سورۃ فاطر آیت
۱۲)۔ امام حسن علیہ السلام دریائی کتے کی کھال سے نہانی ہوئی ندریں پر
سوار ہوئے۔ قبسی کا قول ہے کہ اگر میرے گھر والے میٹھک کھاتے تو
میں انہیں کھلاتا۔ حسن بصری نے کچھ کے کھانے میں کوئی قباحت محسوس
نہیں کی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ دریائی شکار کھانا خواہ نصرانی، یہودی اور
آتش پرست نے کیا ہو۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ جس شراب میں نمک اور
عقرون دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نے جہاد بخش انجبط کیا اور ہمارے امیر
حضرت ابو سعید ابن الجراح تھے۔ ہمیں وہاں سخت محبوس کا سنا
کہنا پڑا۔ پس وہاں ہمارے ایک ایسی بھلی بھیک دی کہ اس میں
دھجی نہ تھی۔ اسے منبر کھا جاتا تھا۔ ہم نصف ماہ تک اسے کھاتے رہے
حضرت ابو سعید نے اس کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی لی تو ایک سوا لائے نیچے سے گرنے لگا
عقرون دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے

بَدْرِكَيْنَا دَفَعْنَا بِهَا فِقِيلَهُ.

۴۵۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْضُ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُخَرَّمِينَ وَهُوَ خَيْرٌ مُخَرَّمٍ كَرَأَى حِمَارًا وَحَيْثُ فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ شَرَسَ أَلْأَصْحَابُ أَنْ يَتَنَادَوْهُ سَوَاطٍ فَأَبْدَأُوا فَمِنْ رَحْمَةٍ فَأَبْوَأُوا فَخَلَّاهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَفَقَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَلَمَّا أَذْرَكَ أَرَسُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاقُوه عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللَّهُ.

۴۵۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمٍ شَيْءٍ

باب التصييد على الجبال

۴۵۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ ثَابِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ وَابْنِ خَالِصٍ مَوْلَى الثَّوَامَةِ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَهُمْ خُمَى مُونٌ وَأَنَا رَجُلٌ حِلٌّ عَلَى فَرَسٍ وَكُنْتُ رَاحِلًا عَلَى الْجِبَالِ فَبَيْنَا أَنْ نَلْجُ ذَلِكَ إِذْ رَأَيْتُ النَّاسَ مُتَشَوِّحِينَ بِشَيْءٍ فَذَهَبْتُ أَنْظُرَ فَإِذَا هُوَ حِمَارٌ وَحَيْثُ فَقُلْتُ لَهُمْ مَا هَذَا أَعْلَاؤُ الْفَدْرِي قُلْتُ هُوَ جَمَارٌ وَخَشِيتُ فَقَالُوا لَوْ لَمْ نَرَأَيْتُ وَكُنْتُ نَبِيًّا سَرَطِي فَقُلْتُ لَهُمْ نَادُونِي سَرَطِي فَقَالُوا لَا تَعِينُكَ عَلَيْهِ فَنَزَلْتُ فَخَلَّاهُ ثُمَّ مَرَّ بِي فِي أَثَرِهِ فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا ذَلِكَ حَتَّى عَقَرْتُهُ فَاتَيْتُ إِلَيْهِمْ فَقُلْتُ لَهُمْ قَوْمُوا فَاسْتَبَلُّوا قُلُوبَهُمْ فَحَمَلَتْهُ حَتَّى جِئْتُهُمْ بِهِ

اور سرین کا نذاری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو اپنے بقول فرمایا حضرت ابوقحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کوکر کر کے راستوں میں سے ایک راستے کے اندر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جیکر آپ کے اصحاب میں سے بعض حضرات نے احرام باندھا تھا اور تھا اور بعض احرام باندھے ہوئے نہ تھے پس انہوں نے ایک کوکر رکھ دیا تو اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ پھر اپنے ساتھیوں کے کوکر اٹھا کر ان کے کوکر انہوں نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنا بیچو مانگا تب بھی انہوں نے انکار کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے خود (بیزہ) لے لیا، پھر کوکر خرپوٹ پرٹے اور اسے قتل کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے اس میں سے کھایا اور بعض نے انکار کر دیا۔ جب اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بارے میں اسمعیل، مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار نے حضرت ابوقحافہ سے اسی طرح روایت کی ہے مگر اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ کیا اس کے گوشت میں سے کچھ تمہارے پاس ہے؟

ہمارے شکار

حضرت ابوقحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کوکر کوکر اور ہیرہ ہیرہ کے درمیان میں ایک سفر میں انبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ لوگ احرام باندھے ہوئے تھے اور میں بھی احرام کے گھوڑے پر سوار تھا۔ مجھے یہ یاد ہے کہ ہم چڑھتے کھیت تھے اس میں لوگ کسی چیز کی طرف مچائی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے نظر آئے۔ میں سوچتا رہا کہ مجھے کسے لے گیا تو وہ وحشی ہوا تھا۔ میرے لوگوں سے کہا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں معلوم نہیں۔ میں نے کہا کہ وہ وحشی گویا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہی جو گویا ہے نے دیکھا۔ میں اسرار ہو۔ تہ وقت اپنا کوکر اٹھا لیا اور گیا تھا۔ پس میں نے ان سے کہا کہ میرا کوکر اٹھ کر لے کر آئیے۔ انہوں نے کہا کہ اس کام میں ہم آپ کی مدد نہیں کریں گے۔ میں نے اتر کر اسے لے لیا۔ پھر میں اس (کوکر) کے پیچھے لگ گیا اور بار بار بھیجا کہ تارہ بیان تک کہ میں نے اسے پھانسیا لیا۔ پس میں ان کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ اسے لا کر لے آئیے۔ لوگوں نے کہا کہ ہر تارے ہاتھ میں نہیں لگائیں گے۔ پس میں خود اسے لا کر لوگوں کے پاس لے آیا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا: رَاكِبًا وَاعْبِيدًا وَأَبُو عُبَيْدَةَ
نَوَصَّدُ عَيْرَ الْقَرْنِيشِ فَأَصَابَنَا جَوْعٌ شَدِيدٌ حَتَّى كَلْنَا
الْخَبْطَ كُلَّهُ جَبِشَ الْخَبْطُ وَالْقَى الْبَحْرُ حَوْثًا يُقَالُ لَهُ الْعَبْدُ
فَاكَلْنَا لَيْصَفَ شَهْرٍ وَإِذْ هُنَا يُوَدِّكِهِ حَتَّى صَلَحَتْ
أَجْسَامُنَا قَالَ فَآخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ مِصْلَعًا مِنْ أَصْلَانِهِ
فَنَصَبَهُ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ وَكَانَ بَيْنَنَا رَجُلٌ فَلَمَّا
اشْتَدَّ الْجُوعُ نَحَرْنَا ثَلَاثَ جَزَآئِرَ ثَلَاثَ جَزَآئِرَ
ثَلَاثَ نَهَاةٍ أَبُو عُبَيْدَةَ

سواروں کو روزانہ فرمایا اور مہارے امیر لشکر حضرت ابو عبیدہؓ تھے اور ہم
قریش کے قافلے کی گھات میں تھے۔ پس ہمیں سخت جھوک کا سامنا کرنا
پڑا اور بتایا کہ سیدہ ہم نے پتے بھی کھائے اسی لیے اسے جہاں جیش الخبط
کہتے ہیں۔ سندر نے ایک مچھلی مار پھینک دی ہے منبر مچھلی کہتے ہیں۔ ہم
نصف مہینے تک اس کا گوشت کھاتے اور اس کی چربی سے مالش کرتے رہے
بیان تک کہ مہارے جسم درست ہو گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت ابو
عبیدہ نے اس کی پیلیوں میں سے ایک پیلے کو کھڑکی کر دی تو ایک سوار اس
نیچے سے نکل گیا۔ ہم میں سے ایک آدمی ایسا بھی تھا کہ جب جھوک ہم پر غبر کرتی تو وہ
میں اونٹ ذبح کر دیتا، پھر اس نے تین اونٹ ذبح کیے، پھر اسے حضرت ابو عبیدہ نے سب کربا۔

فت: ہمیں سو سواروں کا یہ لشکر قافلہ قریش کی گھات میں روانہ کیا گیا تھا۔ یہ حضرات بڑی آگوش میں مبتلا ہوئے کہ لاپرواہ
قریباً ختم ہو گیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ سارا زاد راہ جمع کیا گیا اور امیر لشکر حضرت ابو عبیدہ ابن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علم
سے روزانہ کسی ایک کھجور ملنے لگی۔ کسی نے اس حدیث کے راوی سے پوچھا کہ سارے دن میں ایک کھجور سے کیا بنتا ہوگا۔ فرمایا کہ
اس ایک کھجور روزانہ کی قدر بھی ہمیں اس وقت معلوم ہوئی جب اس کا بیٹا بھی بند ہو گیا اور حدیثوں کے بتوں پر گزر اوقات ہوئے لگی۔
اسی لیے اس لشکر کا نام جیش الخبط پڑ گیا تھا۔

جب یہ سارے سندر کے ساتھ ساتھ جا رہے تھے تو خدا نے ذوالمنیٰ نے سمنس سے ایک بہت بڑی عنبر مچھلی ان کی طرف
پھینک دی۔ یہ حضرات اودھا عبیدہ اس کا گوشت کھاتے رہے اور اس کی چربی سے مالش کرتے رہے جس کے باعث جھوک کی وجہ
سے جو کڑھری لاحق ہو گئی تھی وہ جاتی رہی اور خوب تازہ دم ہو گئے غور کا مقام ہے کہ وہ ایک ایک کھجور کھا کر جہاد کرنے کا مزہ لے
ہوئے تھے۔ حقہ کو درختوں کے پتوں پر گزر اوقات ہوئے لگی تب بھی ان بزرگوں کے پائے استقلال میں جنبش نہیں آتی تھی! اس طرح
کی تکلیفیں اشاکر احمول نے اسلام کو ہم تک پہنچانے کا اہتمام کیا تھا۔ ضروری ہے کہ ہم احسان فرماؤں نہ بنیں اور پھر ہی امت مسلمہ کے
ان معنوں کو انتہائی قدر کی نگاہوں سے دیکھیں اور ان کا ذکر ہمیشہ اچھے لفظوں میں کریں۔ بجا طور پر وہ ساری امت کی طرف سے حسن سلوک
کے مستحق ہیں۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یارو جان شہداء اور اہل ایمان و انصار ہونے کی بدولت ان حضرات کا حق بننا ہے کہ ہر
صاحب ایمان ان کے راستے میں دیدہ و دل کا فرش بچھائے، اُن سے دلی محبت کرے اور ان سے محبت رکھنے کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی محبت ہی کا ایک حصہ شمار کیا جائے اور ان سے ملاوت رکھنا گریہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملاوت رکھنا ہے۔
نہائے ذوالمنیٰ ہمیں اُن بزرگوں کا حق پہچاننے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین۔

مٹی کھانا۔

ابو عبیدہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ
منہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ
چھ ریاضات غزوات میں شرکت کی اور ہم آپ کے ساتھ مٹی کھایا
کرتے تھے۔

باب اسفل الجراد

۸۵۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ
غَزَوَاتٍ أَوْ ثَمَانًا كُلُّ مَعَهُ الْجَرَادُ قَالَ سَفِيَانُ

دوسری سند کے - فقہ حضرت ابن ابی ادی سے سات مسودات

مردی ہیں۔

مخوسویوں کے رتن اور مزار

حضرت ابو نعیم حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں لہذا ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں اور شکار گدین میں رہتے ہیں لہذا میں اپنی کان اور اپنے سکھائے ہوئے اور بغیر سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرتا ہوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تم نے ذکر کیا کہ تم اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہو تو ان کے برتنوں میں نہ کھیا کرو مگر جبکہ کوئی چادر نہ ہو مینی اگر کوئی اور برتن نہ ملے تو دھو کر ان میں کھا لو اور جو تم نے ذکر کیا کہ شکار کی جگہ میں رہتے ہو تو جب تم اپنی کمان سے شکار کرو تو اس پر بسم اللہ پڑھو اور کھا لیا کرو اور جو تم بغیر سکھائے ہوئے کتے کے ذریعے شکار کرو تو اگر اس کے ذبح کرنے کا موقع

مل جائے

تو کھایا

کرو۔

حضرت مسلم بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شام کو لوگوں سے آگ جلائی ہوئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے یہ آگ کیا چیز پکانے کے لیے جلائی ہوئی ہے؟ عرض گزار ہوا کہ یہ پانچ گھنٹوں کا گوشت پکانے کے لیے۔ فرمایا کہ جو ہانڈیوں میں ہے اسے الٹ دو اور ہانڈیوں کو توڑ دو۔ ایک شخص کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ ہم گوشت کو الٹ دیں اور ہانڈیوں کو دھو نہ لیں؟ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چلو اب کرو۔

وہمچہ پر بسم اللہ پڑھنا اور جان بوجھ کر چھوڑنا

ابن عباس کا قول ہے کہ جو مہول جانے تو کوئی مری نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ﴾ (سورۃ الانعام، آیت ۱۲۱) اور بھولنے والے کو فاسق نہیں کہا جاتا۔ نیز ارشاد باری ہے: ﴿وَاللَّهُ يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ﴾ (سورۃ الانعام، آیت ۱۲۱) اور بھولنے والے کو فاسق نہیں کہا جاتا۔ نیز ارشاد باری ہے: ﴿وَاللَّهُ يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ﴾ (سورۃ الانعام، آیت ۱۲۱) اور بھولنے والے کو فاسق نہیں کہا جاتا۔

وَأَبُو عَوَانَةَ فَإِسْرَ رَبِّكَ عَنْ أَبِي يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي

أَوْفَى سَبْعَ عَنْ وَاحِدٍ

بِأَمْرٍ أَنَبِيَّةِ الْمَجُوسِ وَالْمَيْتَةِ

۴۵۹ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَبِيبَةَ بْنِ شَرِيحٍ

قَالَ حَدَّثَنِي نَيْبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدَّيْمَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي

أَبُو أَدْرِيسَ الْخَوْلَافِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخَثْعِفِيُّ

قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا

رَسُولَ اللَّهِ: إِنِّي يَا رَضٍ أَهْلُ الْكِتَابِ فَنَّا كُلُّ فِي

أَنْبِيَتِهِمْ وَيَا رَضٍ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَأَصِيدُ

يَكْفِي الْمَعْلَمَ وَيَكْفِي الذِّفَى لَيْسَ بِمَعْلَمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ يَا رَضٍ

أَهْلُ كِتَابٍ فَلَا تَأْكُلُوا فِي أَنْبِيَتِهِمْ إِلَّا أَنْ لَا تَجِدُوا

بَدَأَ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا بَدَأُوا فَاغْسِلُوها وَكُلُوا وَأَمَّا مَا

ذَكَرْتَ أَنْتُمْ يَا رَضٍ صَيْدٍ فَمَا صِدَّتْ بِقَوْسِي

فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَكُلُّ وَمَا صِدَّتْ بِكَيْفِكَ الْمَعْلَمُ فَاذْكُرُوا

اسْمَ اللَّهِ وَكُلُّ وَمَا صِدَّتْ بِكَيْفِكَ الذِّفَى لَيْسَ بِمَعْلَمٍ

فَاذْكُرْتُ ذَكَاتَهُ فُكِّلَهُ

۴۶۰ حَدَّثَنَا الْبَيْهَقِيُّ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا

يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ لَنَا أَسْرَا

يَوْمَ فَتَحُوا خَيْبَرَ وَقَدْ وَالْيَتِيمَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا أَوْقَدْتُمُ هَذِهِ الْيَتِيمَانِ بِقُلُوبِ

لَحْمٍ الْحُمُرِ الْأَنْثِيَةِ قَالَ أَهْلُ يَهُودٍ أَمَّا فِيهَا وَالْأَسْرُ وَالْأَسْرُ

قَدْ وَفَّيْنَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ: نَهَرْتُ مَكْفِيَهَا

وَنَعَسَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ ذَاكَ

بِأَمْرٍ التَّسْمِيَةِ عَلَى الذِّبْحَةِ وَمَنْ

تَرَكَ مُتَعَمِّدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَنْ نَسِيَ فَلَا بَأْسَ

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَلَا تَأْكُلُوا أَمْثَالَهُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ

عَلَيْهِمْ وَآلِهِمْ لَيْسَتْ وَالتَّائِبُ لَا يَسْتَحْيُ فَاسْتَحْيَا وَقَوْلِهِ

وَإِنَّ الشَّيْطَانَ لِمَوْحُونٌ إِلَى آفِلِيَاءٍ بِسْمِ اللَّهِ وَنُكْرٍ

وَأَن أَلْعَلُّهُمْ أَن تَكْفُرَ كَمَا تَكْفُرُونَ

۴۶۱- حَدَّثَنَا ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ ابْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْتِ الْحُلَيْفَةِ فَأَمَّا لِلنَّاسِ جُزْءٌ فَأَصْبَحْنَا أَبِلًا وَغَمًّا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرِيَاتِ النَّاسِ كَفَجَلُوا فَتَصَبَّوْا الْقُدْرَ مَخَذٍ فَمَرَّ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقُدْرِ فَكَفِنَتْ خُزْنُ قَسَمٍ فَعَدَلَ عَشْرَةً

فَمِنَ الْغَنَمِ بِعِشْرِينَ لَدُنَّ مِنْهَا بَعِيرٌ وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَطَلَبُوهَا فَأَعْيَاهُمْ فَاهْوَى إِلَيْهِمْ جَلَّ بِسُفْرِ تَحْبَسُهُ اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَائِدًا وَأَبْدَانًا وَخُشْرًا فَمَاتَتْ عَلَيْكُمْ فَأَصْنَعُوا بِهَذَا قَالَ وَقَالَ جَدِّي إِنَّا لَنَرُجُوا أَوْ نَخَافُ أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ وَنَعْدَا وَنَلَيْسَ مَعَنَا مَدَى أَفَنَدُّ بِحَرْمٍ بِالتَّصْبِيبِ فَقَالَ مَا أَنَا إِلَّا الذَّمُّ

وَذِكْرُ اسْمِ اللَّهِ عَلَيْهِ فَمَنْ لَيْسَ التَّسَنُّ وَالظُّفْرُ وَسَاحِلُهُ بَعْدَ عَنْهُ أَمَّا التَّسَنُّ فَتَعْظُمُ وَأَمَّا الظُّفْرُ فَمَدَى الْحَبَشَةِ

باب ما ذبح على التصيب والأصنام ۴۶۲- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْقُوبُ بْنُ الْمُنْكَثَرِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَقِيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ سَمْعَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعِيْنٍ عَنْ تَرْسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَقِيَ نَعِيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلِ بَلَدٍ مِنْ بَلَدِ الْقَبْلِ أَنْ يَنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيَ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَمِنْهَا لَحْمٌ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَكُلُ وَمِمَّا كُنْتُ يَجُوزُ عَلَى أَنْسَابِكُمْ وَلَا أَكُلُ إِلَّا وَمِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ

باب قول النبي صلى الله عليه وسلم

جنگوں اور اگر تم ان کا کتنا مانو تو اس وقت تم مشرک ہو (حوالہ مذکورہ)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کرم خدا علیہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ جب لوگوں کو سخت بھوک کا سامنا کرنا پڑا۔ غنیمت میں میں اونٹ اور بکریاں لی تھیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پچھلے حضرت کے ساتھ تھے۔ پس لوگوں نے حلدی کی دیکھ جانور ذبح کر لیے پھر لاشیاں پڑھا دیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو آپ کے حکم سے ہڈیاں اٹھا لی گئیں۔ پھر آپ نے غنیمت کی تقسیم فرمائی اور ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر رکھا۔ پھر ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ لوگوں کے پاس گھوڑا کم ملے کو اسے پکڑنے لگا لہذا جانور ہاتھ سے پس ایک آدمی نے اس کا جانب تیر چھینا تو اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان چار بالوں میں بھی صاف دالے اور دھو جانور مہوتے ہیں، لہذا جب کوئی جانور بھاگ جائے تو اس کے ساتھ بھی کیا کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے دادا جان عرض گزار ہوئے کہ میں امید یا دوسرے کہ جب کل ہمارا دشمن سے آمنا سامنا ہوگا اور ہمارے پاس چھری نہ ہو تو کیا ہم پھانس سے ذبح کر لیا کریں۔ فرمایا کہ جو چیز خون بہا تو اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ۔ ربے دانت اور تان تو میں نہیں بتا سکتا کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن جھینوں کی پھری ہے۔ جو تھانوں پر اور تھوں کے لیے ذبح کیا گیا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ زید بن عمر بن نفیل سے آپ کی بدوحی نشیب میں ملاقات ہوئی اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے دس ترخان پیش کیا جس پر گھوشت بھی تھا تو آپ نے اس کے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ میں اس میں سے نہیں کھاتا جو تم اپنے تھانوں پر ذبح کرتے ہو اور میں نہیں کھاتا مگر جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔

خصوصاً فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرنا چاہیے۔

فَلْيَذْ بَحْرَ عَلَى اسْمِ اللَّهِ.

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ
الْأَسَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ الْجَلِيِّ قَالَ
طَقِينَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُخْضِيتَ ذَاكَ
يَوْمَ قَذَا أَمَّا شَقْدَا ذَبْحًا مَحْصَايًا هُوَ قَبْلَ الصَّلَاةِ
كَذَلِكَ الْعَرَفَاتِ رَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ
قَدْ ذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ
فَلْيَذْ بَحْرَ مَكَانًا آخَرَ وَمَنْ كَانَ لَعْنِيذًا بَحْرَ حَشَى
صَلُّوا فَلْيَذْ بَحْرَ عَلَى اسْمِ اللَّهِ.

۴۶۴۔ بِأَنَّ مَا أَذْهَمَ الدَّمَ مِنَ الْقَصْبِ وَالْمَرْوَةِ
وَالْحَدِيدِ.

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ سَمِعَ ابْنَ كَعْبٍ بِنَ مَالِكٍ يُخْبِرُ
ابْنَ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَارِيَةً لَهُمْ كَانَتْ تَعْمَلُ
عَمَّا يَسْلَعُ فَأَبْصُرَتْ شَاةً مِنْ غَنَمِ قَوْمِهَا فَكَسَّرَتْ
حَجْرًا فَذَبَحَتْهَا فَقَالَ لِأَهْلِيهِ لَا تَأْكُلُوا حَتَّى آتِيَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلَهُ أَوْ حَتَّى أُرْسَلَ إِلَيْهِ
مَنْ يَسْأَلُهُ فَإِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَعَثَ
إِلَيْهِ مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَكْلِهَا.

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ
عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ اللَّهَ أَنْ جَارِيَةً
لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ تَعْمَلُ عَمَّا لَهُ بِالْجُبَيْلِ الَّذِي بِالشَّوْقِ وَهُوَ
يَسْلَعُ فَأَصِيبَتْ شَاةً فَكَسَّرَتْ حَجْرًا فَذَبَحَتْهَا فَذَكَرُوا
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهَا.

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ

شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رَافِعٍ
عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ لَنَا مَدَى فَقَالَ
مَا أَتَاهُمُ الدَّمُ وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ فَلَئِنْ لَيْسَ الظُّفُرُ وَاللِّسَنُ
أَمَّا الظُّفُرُ فَمَدَى الْحَبَشَةِ وَأَمَّا اللِّسَنُ فَعَطْرُ وَتَدَى

حضرت جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ قربانی کی تو ایسا ہوا کہ بعض حضرات
نے نماز میں سے پہلے ہی اپنی قربانی کو ذبح کر دیا۔ جب نذرنا
ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ انہوں نے نماز
سے پہلے ہی قربانیاں ذبح کر لی ہیں تو آپ نے فرمایا کہ جو نماز سے
پہلے ذبح کر چکا اسے چاہیے کہ اس کی جگہ دوسری قربانی دے اور
جس نے ہمارے نماز پڑھ لینے تک ذبح نہیں کیا تو اسے پہلے
کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

جو چیز خون بہا دے اس سے ذبح کرو

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ ان کی
ایک لونڈی سلع پہاڑ کے اوپر بکریاں چرا رہی تھی۔ اس نے دیکھا
کہ ایک بکری قریب المرگ سے تو ایک پتھر توڑ کر اسے ذبح کر لیا
پس حضرت کعب نے اپنے گمراہوں سے کہا کہ اسے نہ کھاؤ میل
تک کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر معلوم
نہ کر لوں یا کسی کو آپ کی خدمت میں بھیج کر دریافت نہ کر لوں۔ پس وہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے یا کسی کو آپ کے
پاس بھیجا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کھالینے کا حکم فرمایا۔

نبی سلمہ کے ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن کعب سے روایت
کی ہے کہ ان کے والد حضرت کعب بن مالک کی ایک لونڈی سلع پہاڑ
کی ایک چوٹی پر بکریاں چرا رہی تھی تو ان کی ایک بکری بیمار ہو گئی۔ پس
اس نے ایک پتھر توڑا اور اسے ذبح کر لیا۔ پس انہوں نے نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے اسے کھانے کا انہیں حکم دیا۔

رافع نے اپنے دادا احبان حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہمارے
پاس چھری نہیں ہوتی تو آپ نے فرمایا کہ جو چیز خون بہا دے وہ کافی
ہے اور دانٹ ہڈی ہے اور ایک اونٹ بھاگ گیا، پس اسے روک
لیا گیا۔ پس ارشاد ہوا کہ ان اونٹوں کی عادت بھی وحشی جانوروں

جیسی ہے تو ان میں سے اگر کوئی تمہیں تھکادے تو اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا کرو۔

عورت اور لونڈی کا فریجیم۔

ابن کعب بن مالک نے اپنے والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے پیچھے کے ساتھ بکری ذبح کیا۔ پس اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تو آپ نے اس کے کھانے کا حکم فرمایا۔ لیکن انا نفع، ایک انصاری آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ اس کے واسطے سے حضرت کعب کی لونڈی کا ہی واقعہ سنا یا۔

انصاری کے ایک آدمی نے حضرت معاذ بن سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب بن مالک کی لونڈی سلیح پہاڑی پر بکریاں چرا رہی تھی تو ان میں سے ایک بکری بیمار ہو گئی۔ پس وہ اس کے پاس گئی اور پیچھے کے ساتھ اسے ذبح کر دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے کھا لو۔

دانت ہڈی اور ناخن سے ذبح نہ کیا جائے

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز خون بہادے اس کا فریجیم کھا لو سوائے ذبیحہ دانت و ناخن کے۔

جابلوں کا فریجیم۔

مردہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہم ایسے لوگ ہیں جن کے پاس گزشت آتا ہے اور ہم نہیں جانتے کہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں۔ ارشاد ہوا کہ تم اس پر بسم اللہ پڑھ کر کھا لیا کرو۔ حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ یہ زمانہ کفر کے قریب کی بات ہے۔

بَعِيرٌ فَجَبَسَ فَقَالَ: إِنَّ يَهْدِيهِ الْإِبِلُ أَوَيْدًا كَأَوَيْدِ الْوَحْشِ فَمَا عَلَيْكُمْ فِيهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا.

باب ۳ ذبیحۃ المرأة والامة

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ عَزَّازِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهُ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَ بِأَكْلِهَا وَقَالَ: لَيْتُ حَدَّثَنَا تَافِعٌ أَنَّ سَمِعَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُخْبِرُ عَبْدَ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبٍ بِهَذَا.

۴۶۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ تَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ أَوْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْحَلُ بِغَنَمٍ بِسَلْعٍ فَأَصِيبَتْ شَاةٌ مِنْهَا فَأَذْرَكْنَاهَا فَذَبَحَهَا بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُّوْهَا.

باب ۳۰ لا يذكي بالسنن والعظم والظفر

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِغَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ يَحْيَى مَا أَفْهَرَ الدَّمَ إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفْرَ.

باب ۳ ذبیحۃ الاعراب ونحوهم

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَنْصَلٍ التَّمِيزِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ قَوْمًا قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِالذَّحْرِ لَا نَدْرِي أَذْكَرُكُمْ اللَّهُ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ أَنْكَرَ كُلُّوْا قَالَتْ فَكَانُوا أَحَدِيَّتِي عَنْهُ بِالْكَفْرِ.

اسی طرح علی بن مدینی نے در اور دی سے روایت کی اور اسی طرح ابو خالد نے طحاوی سے۔

اہل کتاب اور حربی کافروں وغیرہ کا ذبیحہ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ۱۔ آج تمہارے لیے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتبوں کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے (سورہ المائدہ، آیت ۵)۔ زہری کا قول ہے کہ عرب کے لئے ہر شے کے ذبح کیے ہوئے میں کوئی مریج نہیں اور اگر تم سنو کہ انہوں نے امت کے سوا کسی اور کا نام لے کر ذبح کیا تو نہ کھاؤ اور اگر تم نہ سنو تو اس نے لے حلال کیا حالانکہ ان کا کفر معلوم ہے اور حضرت علی سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ حسن بصری اور ابراہیم حمفی کا قول ہے کہ غیر مختون کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم قلعہ خیبر کا محاصرہ کیے ہوئے تھے تو کسی شخص نے ایک مٹیلا باہر پھینکا جس کے اندر حربی تھی میں اسے لینے کے لیے لپکا۔ جب میں نے غور سے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے نزدیک ہی تھے۔ پس مجھے آپ سے حیا آئی۔ ابن عباس کا قول ہے

کہ طحاوی سے ان کا ذبیحہ مراد ہے۔

جو جانور بھاگ جائے وہ وحشی کے حکم میں ہے۔

حضرت ابن مسعود نے اس کو جانور کہا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ جو جانور تمہارے قبضے سے نکل کر بھاگ جائے وہ شکار ہے اور جو اونٹ گزریں میں گر جائے تو جہاں سے تم اسے ذبح کر سکتے ہو وہاں سے کرو۔ حضرت علی، حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ کی رائے بھی یہی ہے۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کل ہماری دشمن سے مٹھیر ہوگی اور ہمارے پاس چھری نہیں ہے۔ ارشاد فرمایا کہ ذبح حلال یا پھر قے سے کرنا چاہیے نیز جو چیز خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو اسے کھاؤ لیکن دانت اور ناخن سے نہ جو کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن ہشیوں کی پھری ہے۔ یہیں غنیمت میں اونٹ اور بکریاں ہتھائیں تو ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ پس ایک آدمی نے اسے

تَابَعَهُ عَلَى عَيْنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ فَتَابَعَهُ أَبُو خَالِدٍ وَ الطَّحَاوِيُّ.

باب ۳۱ ذبائح اهل الكتاب وشحومها من اهل العرب وغيرهم، وقوله تعالى: اليوم احل لكم الطيبات وطعام الذين اولوا اليك ابا جلد لكم وطعامكم جلد لهم. وقال الزهري: لا باس بيد بحرية نصارى العرب وان سمعته يستعي بغير الله فلا تأكلوا وان لم تسمعوه فقد احل الله وعليه كفرتهم ويداكر عن علي نحوه وقال الحسن و ابراهيم، لا باس بيد بحرية الا تلف.

۴۷۱۔ حدثنا ابو الوليد حدثنا اشعبه عن حميد بن حلال عن عبد الله بن معقل رضي الله عنه قال: كنا مع امير من قضاة خيبر ففرحى الشان بحداب فيه شحم فزوت لاحدا قال لقتت فاذا النثي صلى الله عليه وسلم فاستحييت منه

وقال ابن عباس: اطعامهم ذبايحهم. باب ۳۲ ما نذ من البهايم فهو ميتة الوحش. واجازة ابن مسعود. وقال ابن عباس: ما اعجزك من البهايم ميتا في يديك فهو كالصيد وفي بغير تردى في يديك ميتة قد مات عليه فذلك، وراى ذلك علي وابن عمر وعائشة.

۴۷۲۔ حدثنا عمرو بن علي حدثنا يحيى حدثنا سفيان حدثنا ابي عن عباية بن رفاع بن رافع بن خديج عن رافع بن خديج قال: قلت يا رسول الله انا لاقوا العدو وعدا اوليست معنا مدي فقال: ايجل او ارسن، ما اظهر الدمار وذكر اسم الله عليه فكل ليس التين والظفر وساحدك انا التين فظم واما الظفر فمدي الحبشة. واصيد اذهب ابلق

تیر مار کر روک لیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان اونٹوں میں بھی بعض جگہ جانوروں کی طرح وحشی ہیں لہذا جب وہ تمہارے قبضے سے نکل کر بھاگ جائیں تو ان کے ساتھ بھی پکڑ کر رو۔

نحر اور ذبیح۔ ابن جریر نے عطاء کا قول نقل کیا ہے کہ ذبیح اور نحر درست نہیں مگر حلق اور بیٹے پر۔ میں نے کہا کہ ذبیح کرنے والے جانور کو اگر میں نحر کروں تو کیا یہ جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے گائے ذبیح کرنے کا ذکر فرمایا ہے لہذا اگر تم نحر کرنے والے جانور کو ذبیح کر دو تو جائز ہے جبکہ نحر سیر سے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے ذبیح حلق کی رگوں کو کاٹنے کا نام ہے۔ میں نے کہا کہ کیا رگیں چھوڑ دی جائیں یہاں تک کہ حرام منظر کاٹ جائے؟ انہوں نے کہا کہ میں اسے مناسب نہیں سمجھتا اور نافع نے مجھے بتایا کہ حضرت ابن عمر نے حرام منظر کو کاٹنے سے منع فرمایا ہے وہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کسی ایک پسپا کر چھوڑ دیا کر یہاں تک کہ جانور مر جائے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اللہ جب موتی نے اپنی قوم سے فرمایا کہ خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبیح کرو" (سورۃ البقرہ، آیت ۶۷) اور فرمایا: "تو اسے ذبیح کرتے معلوم نہ ہوتے تھے" (آیت ۷۱)، سعید نے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ ذبیح حلق اور بیٹے میں ہے۔ ابن عمر کا بن عباس ہشام بن غزوہ کو ان کی اہلیہ محترمہ فاطمہ بنت محمد نے بتایا کہ حضرت اسامہ بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم نے ایک گھوڑے کا نحر کیا اور پھر اسے ہم نے کھایا۔

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں ہم نے گھوڑا ذبیح کیا اور ہم مدینہ منورہ میں تھے تو ہم نے اسے کھایا۔

حضرت اسامہ بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم نے گھوڑا نحر کیا

غَنِمَ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ يَسْهُمٌ فَجَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَقَابِدًا كَأَقَابِدِ الرَّحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِهِمْ هَكَذَا.

۳۱۲ باب الذبائح والدبائح. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ: لَا ذَبِيحَ وَلَا مَنْحَرٍ إِلَّا فِي الْمَنْحَرِ وَالْمَنْحَرِ قُلْتُ: أَيُجِزُ فِي مَا يَذْبَحُ أَنْ أَنْحَرَهُ؟ قَالَ نَعَمْ ذَكَرَ اللَّهُ ذَبْحَ الْبَقَرَةِ، فَإِنْ ذَبَحْتَ شَيْئًا مِنْ حَرْجَانٍ، وَالنَّحْرُ أَحَبُّ إِلَيَّ. وَالذَّبْحُ قَطْعُ الْأَوْدِجِ قُلْتُ: فَيُخَلَّفُ الْأَوْدُجُ حَتَّى يَقْطَعَ الْخَطَامُ؟ قَالَ لَا إِخَالَ، وَأَخْبَرَنِي نَائِلِمُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ نَهَى عَنِ النَّحْرِ، يَقُولُ يَقْطَعُ مَا دُونَ الْعَظْمِ فَتَبْدَأُ حَتَّى تَمُوتَ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: وَإِذَا قَالَ مُؤْمِنٌ لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَهْرَةً، فَقَالَ فَذَبْحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ. وَقَالَ سَعِيدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: الذُّكَاةُ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ. وَقَالَ ابْنُ عُمرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ:

وَأَبْنِ: إِذَا قُطِعَ الرَّاسُ فَلَا بَأْسَ. ۳۱۳ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ هِشَامٍ أَنَّ أُمَّ أَسْمَاءَ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ نَحَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَأَكَلْنَاهُ.

۳۱۴ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ ذَبَحْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا وَخَنُ بِالْمَدِينَةِ فَأَكَلْنَاهُ.

۳۱۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ فَاطِمَةَ بِنْتُ الْمُثَنَّى أَنَّ أُمَّ أَسْمَاءَ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ

قَالَتْ نَحْنُ نَأْتِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَرَسًا فَأَمَّا كُنَّا هُنا بَابَهُ وَكَيْفُ وَابْنُ عِيْنَةَ عَنْ
هشام في التَّحْرِيرِ.

مشکلہ مصبورہ اور مجتنبہ کرنا مکروہ ہے۔

بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْمُثْلَةِ وَالْمُصْبُوتَةِ
وَالْمُجْتَمِعَةِ -

ہشام بن زید کا بیان ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضرت حکم بن ایوب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پس میں نے چند لڑکوں یا نوجوانوں کو دیکھا کہ ایک مرغی کو باندھ کر اس پر تیر چلا رہے ہیں۔ حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانوروں کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

٤٤٦ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
هشام بن زياد قال دخلت مع النضر على الحكم
بن الرب فرأى غلماناً أو فتيةً انصبوا أجاجةً فوق
فقال ألسن نبي النبي صلى الله عليه وسلم أن
نصب البهايم

اسحاق بن سعید بن عمرو نے اپنے والد محترم کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت یحییٰ بن سعید کے پاس گئے تو یحییٰ کی اولاد میں سے ایک لڑکے کو دیکھا کہ مرغی کو باندھ کر اسے پتھر مار رہا ہے تو حضرت ابن عمر اس کے پاس تشریف لے گئے یہاں تک کہ اسے آزاد کر دیا۔ پھر مرغی اور اس لڑکے کو سافٹ کر کے حضرت یحییٰ بن سعید کے پاس گئے اور کہا کہ

٢٤٠ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ
 بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ
 أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
 وَغُلَامَيْنِ ابْنَيْ يَحْيَى رَأَيْتُ دَجَاجَةً يَرْمِيهَا فَمَشَى
 إِلَيْهَا ابْنُ عُمَرَ حَتَّى حَكَمَهَا ثُمَّ أَقْبَلَ بِهَا وَبِالْغُلَامِ
 مَعَهُ فَقَالَ: ارْجُرُوا غُلَامَكُمْ عَنْ أَنْ يُصِيرَ هَذَا

اپنے بڑے کو منع کیے کہ پندے کو اس طرح بے بس نہ کیا کرے کیونکہ میں نے
خجہ کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے موشیوں وغیرہ کو باندھ کر قتل کیا

الطَّيْرَ لِلْقَتْلِ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ تَصَدَّقَ بِهَيْمَةٍ أَوْ غَيْرِهَا لِلْقَتْلِ

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک تھا کہ ان کا گزر چند درگوں یا آرمیوں کے پاس سے ہوا جو ایک مرضی کو باندھ کر نشانہ بازی کر رہے تھے۔ جب انہوں نے حضرت ابن عمر کو دیکھا تو منتشر ہو گئے اور حضرت ابن عمر نے دریافت فرمایا کہ یہ کام کس نے کیا ہے؟ بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نعت فرمائی ہے جو ایسا کام کرتے۔ سیاحان نے بھی شعبہ سے اسی طرح روایت کیا۔

٨٧٨ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
أَبِي يَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي
عُمَرَ فَتُرِيتُ الْيَنْبِيتِيَّةَ أَوْ يَنْفَرُ نَضَبُوا أَدَجَاجَةً يَرْمُونَهَا
فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا عَنْهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ
فَعَلَ هَذَا إِنْ التَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ
فَعَلَ هَذَا تَابِعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ عَدْرَةَ شُعْبَةَ .

سعد بن جبیر: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر لعنت فرمائی ہے جو انوکھے ناک کان دھیرہ کھائے۔۔۔ عذری، سعد بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

٤٩٧ حَدَّثَنَا الْإِسْمَاعِيلُ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَسْمَرَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ بِالْحَيْرِ
وَقَالَ عَدَى عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عقد کی من شابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن یزید

٢٨٠. حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے گوشت مار کر کئے اللہ ناک کسان و حیروا احضار کاٹنے سے منع فرمایا۔

مرغ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مرغ (کا گوشت) تناول فرما رہے تھے۔

ترجمہ کہ بیان ہے کہ ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے جبکہ ہمارے اور اس قبیلہ نبی جرم کے درمیان بھائی بندی تھی۔ ہمارے سامنے کھانا لایا گیا تو اس میں مرغ کا گوشت بھی تھا۔ لوگوں میں ایک سرخ رنگ والا آدمی بھی بیٹھا ہوا تھا لیکن وہ کھانے کے قریب دھپکا۔ حضرت ابو موسیٰ نے اس سے فرمایا کہ قریب آ جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغ کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ میں نے اسے کوئی چیز کھاتے ہوئے دیکھا جس کے باعث مجھے اس کے کھانے سے نفرت ہے اور اسی لیے میں نے قسم کھالی ہے کہ مرغ نہیں کھاؤں گا۔ فرمایا کہ نزدیک آ جاؤ تاکہ میں تمہیں بتاؤں یا تمہارے سامنے بیان کر دوں کہ کچھ اشعری حضرت کے ساتھ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ خدمت عالی میں واقعہ عرض کروں لیکن اس وقت آپ غصے کی حالت میں تھے اور لوگوں میں مدد کے جانے تقسیم فرما رہے تھے۔ ہم نے آپ سے ساری کیسے مبالغہ مانگا تو آپ نے ہمیں جانور نہ دینے کی قسم کھالی۔ فرمایا کہ میرے پاس کوئی جانور نہیں ہے کہ میں تمہیں اس پر سوار کروں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال نصیبت کے لانی اونٹ آ گئے تو آپ نے فرمایا کہ اشعری لوگ کہاں ہیں؟ اشعری کہاں ہیں؟ ہمارے کامیابان ہے کہ پھر آپ نے ہمیں پانچ اونٹ مرحمت فرمائے جن کے رنگ سفید اور کمرہاں بلند تھے۔ ابھی ہم تھوڑی دُور چلے گئے تھے کہ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قسم بھول گئے ہیں۔ خدا کی قسم اگر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی قسم یاد نہ کر دئی تو ہم کبھی نجات نہ پائیں گے۔ پس ہم نبی کریم

كَأَنَّ أَخْبَرَ فِي عَدِيٍّ بَنِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بَنَ يَزِيدٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَتَبَ عَنِ النَّبِيِّ وَالْمُثَلَّةِ

بَابُ الدَّجَاجِ

۳۸۱ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سَمِيَانَ عَنْ أَبِي يُوْبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زُهْدِمِ الْجَرْمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى يَعْجَبِي الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ دَجَاجًا

۳۸۲ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْيُوْبُ بْنُ أَبِي يَمِيمَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ زُهْدِيٍّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَكُنَّا بَيْنَنَا وَبَيْنَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ رِخَاءً فَنَظَرْنَا بِرُؤُوسِنَا لِحَمْدِ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ أَحْمَرُ فَلَمَّا بَدَأَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ أَدْنُ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ أَكُلَ شَيْئًا فَقَدَرْتُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا أَكُلَهُ فَقَالَ أَدْنُ أَخْبِرْكَ أَطَّحْتَ ثَنًا إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَرَأَيْتُهُ وَهُوَ غَضَبَانٌ وَهُوَ يَقْسِدُ نَعْمًا مِنْ نَعْمِ الصَّدَقَةِ فَاسْتَحْمَلْنَا فَحَلَفْتُ أَنْ لَا يَحْمِلُنَا قَالَ مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ فُتَرَفِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَبُ مِنْ إِبِلٍ فَقَالَ آيْنِ الْأَشْعَرِيُّونَ آيْنِ الْأَشْعَرِيُّونَ قَالَ فَاغْطَلْنَا خَمْسَ ذُؤُودٍ عَرَى الذُّرَى فَلَمَّا رَأَيْنَا غَيْرَ يَجِدُنَا فَقُلْتُ لِأَخِي لَيْسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُهُ فَوَاللَّهِ لَئِنْ تَقَلُّنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُهُ لَا نَقْبَلُهُ أَبَدًا فَرَجَعْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا اسْتَحْمَلْنَا فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا فَظَنْنَا أَنَّكَ نَسِيتَ يَمِينَكَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ حَمَلَكُمْ إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ

کی خدمت میں واپس لوٹے اور عرض کیا: جو نے کر یا رسول اللہ! تم نے کچھ سوار کی کئیے جانور لگے تھے تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ میں تمہیں جانور نہ دوں گا۔ گھوڑے کا گوشت۔

حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہم نے گھوڑا ذبح کیا اور پھر ہم نے اسے کھایا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے روزے گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑے کے گوشت کی رخصت (امسازت) مرحمت فرمائی۔

اس بارے میں حضرت سلمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔
نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روزے میں گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح عبد اللہ بن مبارک، عبید اللہ، نافع، ابو اسامہ، عبید اللہ نے سالم سے روایت کی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح عبد اللہ بن مبارک، عبید اللہ، نافع، ابو اسامہ، عبید اللہ نے سالم سے روایت کی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے سال متہ کرنے اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ (آج متہ کا حجاز پیش کرنے والے محض اپنی نفسانی خواہش کی تسکین کا سامان کرتے ہیں)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے

خَارَى غَيْرَهَا خَدْرًا قَدْ أَتَيْتَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُمَا.

باب ۳۱۵ لُحُومِ الْخَيْلِ

۴۸۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُنيَانٌ حَدَّثَنَا إِهْشَامُ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ تَحَرَّيْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَاهُ.

۴۸۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَالْحُمُرِ الْخَيْلِ.

باب ۳۱۶ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ، فِيهِ عَنْ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۸۵ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ.

۴۸۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ تَابِعَةُ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمٍ.

۴۸۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ بَنِي عَنَانٍ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتَعَةِ عَامَ خَيْبَرَ وَلِلْحُمُرِ حُمُرُ الْإِنْسِيَّةِ.

۴۸۸ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے روز گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور ٹھوڑے کا گوشت کھانے کی رخصت (احضرت) مرحمت فرمائی۔

عبدی بن ثابت نے حضرت برادر بن مازب اور حضرت
ابن ابی ادنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے گیدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔
حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پالو گیدھوں کا گوشت
حرام فرمایا ہے۔ اسی طرح زبیدی، عقیل نے ابن
کثیر سے روایت کی ہے۔ مالک، معمر، ماجشون،
یونس، ابن اسحاق نے زہری سے روایت کی نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر پھاڑ کھانے سے منع
فرمایا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی آیا کہ عرض کی کہ گدھے کھائے گئے۔ پھر دوسرے شخص نے آکر عرض کیا کہ گدھے کھائے گئے۔ پھر تیسرا آدمی حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ گدھے کھائے گئے۔ پس آپ نے ایک نڈا کرنے والے کو حکم فرمایا تو اس نے لوگوں میں اعلان کیا کہ اللہ اور اس کا رسول میں کھر لویہ کو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرماتے ہیں کیونکہ نڈا پاک ہے۔ پس ہڈیاں الٹ دی گئیں حالانکہ ان میں گوشت پاک رہا تھا۔

سفیان بن عیینہ سے مروی ہے کہ کہہ کر میں نے حضرت
 بن زید سے کہا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے پالتو گھوڑوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔ انہوں نے
 یا کہ بصرے میں ہمارے نزدیک حضرت حکم بن عمر و غفاری بھی
 فرماتے ہیں لیکن علوم کا یہ سند یعنی حضرت ابن عباس رضی
 تعالیٰ عنہما اس بات کا انکار کرتے ہیں اور انہوں نے یہ آیت پڑھی
 وَلَآ اِسْرَآءَ فِیْہِ دَرْنَدَہِ حَرَامَہِ۔

باب ۳۱ اکل کُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْعَوَّلِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ تَابِعَهُ يَزِيدُ بْنُ مَعْمَرٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَالْمَاجِشُونُ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

باب ۳۱۸ جُلُودُ الْمَيْتَةِ

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ فَقَالَ هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا يَا هَٰؤُلَاءِ خَالُوا أَتِلَٰهَا مَيْتَةً قَالُوا إِنَّمَا حَرَّمَ أَعْلَانَهَا.

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا خَطْلَبُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَمِيرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجَلَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَيِّدَ ابْنِ جَبْرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِزٍّ مَيْتَةٍ فَقَالَ مَا عَلَى أَهْلِهَا أَنْ يَتَكَبَّرُوا بِهَا يَا هَٰؤُلَاءِ.

باب ۳۱۹ الْمُسْلِكِ

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ ابْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَكْلُومٍ يُكَلِّمُ فِي اللَّهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَكَلَّمَهُ يَدُ فِي اللَّوْنِ لَوْ أَنَّ دَمِيرَ الرَّيْحِ يَرِيحُ مُسْلِكِ.

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَعْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسْلَمَةَ عَنْ بَرْدِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ مَوْسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ

البادرسین عثمانی نے حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں سے بھاڑ کر کھانے والے ہر دندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح یونس، سم، ابن عبیدہ، ماجشون نے زہری سے روایت کی ہے۔

مردار کی کھال۔

ابن شہاب کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی کہ انہیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک مری ہوئی بکری کے پاس سے ہوا تو آپ نے فرمایا۔ تم نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ تو مردار ہے فرمایا کہ اس کا کھانا حرام فرمایا گیا ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر ایک مردہ بکری کے پاس سے ہوا تو فرمایا۔ اس کے مالک کو کیا ہو گیا ہے؟ فاش اویہ اس کی کھال سے نفع اٹھانا۔

مشک۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو راہِ خدا میں زخمی کیا جائے وہ قیامت کے روز اس حالت میں حاضر بارگاہِ ہوگا کہ اس کے خون کا رنگ تو خون جیسا ہوگا لیکن اس کی خوشبو مشک جیسی ہوگی۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھے اور بُرے مصاحب کی مثال مشک والے اور جھٹی دھونکنے والے جیسی

ہے کیونکہ مشک والا یا تو تحفہ نہیں توڑی بہت دے گا،
یا تم اس سے خرید لو گے ورنہ عمدہ خوشبو تو تمہیں پہنچ ہی جائے
گی۔ رہی جیٹ دسے دوہاں کی بات تو یا تمہارے کپڑے جلادے گا
ورنہ تمہیں (جیٹ کی) بدبو تو پہنچ ہی جائے گی۔

الْحَدِيثُ الصَّالِحُ وَالشَّوْءُ كَحَامِلِ الْمَسْكِ وَقَارِخِ
أَيْكَرِفَحَامِلِ الْمَسْكِ أَمَّا أَنْ يُحْدِثَ يَدَكَ وَ إِمَّا أَنْ تَتَلَمَّ
مِنْهُ وَ إِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَ قَارِخُ أَيْكَرِفَحَامِلِ الْمَسْكِ
يُحْدِثُ يَدَكَ وَ إِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً

ف: خون اور روزی کی طرح صحبت کو بھی انسان کی گفتار و کردار اور ذاتیہ نظر میں بڑا دخل ہے۔ نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے
والے کو نیکی کی جانب رغبت ہوگی اور بُرے آدمیوں کے پاس بیٹھنے والا برائی کی طرف مائل ہوتا چلا جائے گا۔ لہذا ضروری ہے کہ
ہمیشہ نیک آدمیوں کی صحبت میں بیٹھنے کی کوشش کی جائے جبکہ بُرے آدمی کی صحبت میں بیٹھنے سے تو تنہا بیٹھا رہنا بھی بہتر ہے۔ بڑے
عروش نصیب ہیں وہ لوگ جن کو اللہ والوں کی صحبت میسر آجائے۔ اگر کسی کو ایسا کوئی مل جائے تو اس کی صحبت کو اپنے لو پر لازم
کر لینا چاہیے کیونکہ اس پر فتنہ و فساد میں یہ چیز بڑی مددگار ثابت ہوگی۔ اس کی افادیت ایسی ہے کہ

یک سالہ صحبت باادبیاد

بہتر از صد سالہ طاعت ہے

اللہ والوں سے مراد وہ بزرگ ہیں جو فکر آخرت بانٹتے ہیں۔ وہ اپنی اور دوسروں کی اخروی زندگی سنوارنے میں کوشاں رہتے
ہیں۔ ان کی ساری جاگ دوڑ اخروی، اصل اور دائمی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے ہوتی ہے۔ وہ اسی انداز پر زندگی گزارنے کی کوشش
کرتے ہیں جس کا غور و تدبیر امیر المومنین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیش فرمایا تھا۔ وہ اپنے اوپر بھی رنگ چڑھاتے
ہیں اور کوشاں رہتے ہیں کہ دوسروں کو بھی اسی رنگ میں رنگ دیں، کیونکہ مقصود زندگی یہی ہے۔

بنی ملامد کی جگہ دوڑ دنیا کانے یا شہرت پالنے کے لیے ہر وہ طلبہ متوہی اور ان کی صحبت اور ہر تاقی ہے۔ نیز جن ملامد
نے اولیاء اللہ والے دین و مذہب کو چھوڑ کر سچے اسلام کے نام سے حق باتیں بتانے کے بہانے رنگ بڑیے اسلام بنا کر کھڑے کئے
ہوئے ہیں، وہ اصل اسلام کے خیر خواہ نہیں بلکہ بدخواہ ہیں۔ دراصل وہ انبیائے کریم اور اولیائے عظام سے روگرداں ہیں۔ ان کے
اصل اسلام، اصل دین و مذہب سے روگرداں ہیں۔ ان کے پاس اپنے بڑوں کے گھرے ہوئے جعلی اسلام ہیں۔ انہوں نے غیر مسلموں
کے اشاروں پر مسلمانوں کی جمعیت کو تھوڑا ہے۔ ان کو فرقوں میں بانٹ کر آئیں میں متحاب رہ کر دیا ہے۔ ایسے تمام ملامد سے کوسوں دور رہنا
بہت ہی ضروری ہے۔ ان کی صحبت سے خواہ اور کچھ نہ گزرتے مگر یہ یقین ایمان کی دولت ہے نہیں رہتی۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے شر سے
تمام مسلمانوں کو محفوظ رکھے، آمین۔

باب ۳۲۰ الْأَرْنَبُ

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو شُعْبَةَ عَنْ
هشام بن زيد عن أنس رضي الله عنه قال: ألقينا
أرنباً ونحن بمصر الظهران فسعى القوم فليفوا
فأخذوا بها فحسبوا بها إلى أني طالحة ذنبا فبعث
أبو ربيعة أرقال فخذوها إلى النبي صلى الله عليه
وسلم ففعل بها.

خرگوش

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مصر الظہران کے مقام پر
ہم نے ایک خرگوش کو پکایا۔ کچھ لوگ اسے پکڑنے دوڑے لیکن
تو بونہ پانکے، آخر کار میں نے اسے پکڑ لیا۔ میں اسے کر
حضرت ابو طلحہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے اسے ذبح
کیا اور اس کی دونوں دائیں یا دونوں کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں بھیج دئے تو آپ نے انہیں قبول فرمایا۔

باب ۳۲۱ الضَّيِّبُ

۳۹۹ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الضَّيِّبُ لَيْسَ أَكْلُهُ وَلَا شَرُّهُ».

۵۰۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الضَّيِّبُ لَيْسَ أَكْلُهُ وَلَا شَرُّهُ».

۵۰۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتَبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ مِمْوْنَةَ أَنَّ فَارَكًا وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ، فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ: «لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَكُلَهَا».

۵۰۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الضَّيِّبُ لَيْسَ أَكْلُهُ وَلَا شَرُّهُ».

باب ۳۲۲ إِذَا وَقَعَتِ الْفَارَسَةُ فِي السَّمْنِ الْجَامِدِ أَوِ الدَّائِبِ

۵۰۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتَبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ مِمْوْنَةَ أَنَّ فَارَكًا وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ، فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ: «لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَكُلَهَا».

۵۰۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الضَّيِّبُ لَيْسَ أَكْلُهُ وَلَا شَرُّهُ».

۵۰۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الضَّيِّبُ لَيْسَ أَكْلُهُ وَلَا شَرُّهُ».

گوہ

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نہ خود گوہ کھاتا ہوں اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت میمونہ کے کاشانہ اقدس میں داخل ہوئے۔ پس آپ کی خدمت میں گیا۔ بعضی جوئی گوہ پیش کی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف اپنا دست مبارک بڑھایا۔ اس وقت بعض ستورات نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دینا چاہیے کہ وہ کس چیز کے کھانے کا ارادہ فرما رہے ہیں۔ پس وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ گوہ ہے۔ پھر آپ نے اپنا دست مبارک اٹھالیا۔ میں (حضرت خالد) نے کہا کہ یا رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا کہ نہیں لیکن یہ میری قوم کے علاقے میں پائی نہیں جاتی لہذا میں اس سے نفرت کرتا ہوں۔ حضرت خالد فرماتے ہیں کہ پھر تمہیں نے اسے اپنی جانب کھینچ لیا اور کھانے لگا۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا حظ فرما

منجھد یا بہنے والے گھی میں چوہا گرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک چوہا گھی میں گر گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ پس آپ نے فرمایا کہ اسے (چوہا) کھاؤ۔ اور اس کے ارد گرد کے گھی کو نکال کر چھینک دو اور باقی گھی کو کھاؤ۔ سفیان سے کہا گیا کہ معمر تو زہری اور سعید بن مسیب کے واسطے سے اسے حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے تو زہری سے صرف اسی سند یعنی عبید اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا ہے اور اسے ان سے بار بار سنا ہے۔

یونس نے زہری سے اس مآثور کے بارے میں جو

لِيُؤْتِيَ عَنِ الرَّحْمَنِ عَيْنَ الدَّائِمَةِ قُلْتُ فِي الرَّحْمَةِ
وَالشَّمَنِ وَهُوَ جَامِدٌ أَوْ غَيْرُ جَامِدٍ الْفَارِقَةُ أَوْ
غَيْرُهَا قَالَ بَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمَرَ بِفَارِقَةٍ مَاتَتْ فِي سَنَةٍ فَأَمَرَ بِمَا قُرِبَ
وَمِنْهَا فَطَرَحَ شِقْرًا حُلَّ عَنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ

۵۰۳. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَرْثُومَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَتْ
سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَارِ سَكَنَاتٍ
فِي سَنَةٍ فَقَالَ الْقَوَاهُ وَمَا حَوْلَهَا فَصَلَّوْهُ
- بَابُ الْوَسْمِ وَالْعَلَمِ فِي الصُّورَةِ -

۵۰۴. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ حَنْظَلَةَ
عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ كِرَاءً أَنْ تُعَلَّمَ الصُّورَةُ
وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ تُصَرَّبَ تَابَعَهُ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَنْظَلِيُّ عَنْ
حَنْظَلَةَ وَقَالَ تُصَرَّبُ الصُّورَةُ

۵۰۵. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاخِرًا تَبَخَّرْتُهُ وَهُوَ فِي مِرْبَدٍ
لَهُ قَوَائِمُهُ لَيْسَ شَاةٌ حَبِيبَتُهُ قَالَ فِي إِذَا نَهَا

- بَابُ إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ غَنِيمَةً فَذَبَحَ
بَعْضُهُمْ غَنِيمًا أَقْلِيلًا بِغَيْرِ أَمْرٍ أَصْحَابَهُمْ لَمْ
تَوْصَلَ لِحَدِيثِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ. وَقَالَ طَاوُسٌ وَعِزْرَةُ فِي ذَبْحِهَا
السَّابِقِ: بِطَرَحُوهَا

۵۰۶. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قُلْتُ

دَعْنِ زَيْتُونِ يَأْكُلِي عَيْنَ كَرْمٍ حَبَانِي الدَّوْءَ حَتَّى تَجْعَدَ حَبْلًا يَجْعَلِي
مَوْئِي أَوْ جَلْوَرٍ خَوَاهُ جَوَامِ الْكُوْنِي الدَّوْءَ رَوَيْتُ كَيْسَ كَرْمٍ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَ مِنْ يَاتِ بِبُحْبُوحٍ سَ كَرْمٍ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَ تَحْمِي مِي مَرَّ جَوْنِي سَ سَ كَرْمٍ نَ كَالِ
بُحْبُوحِي كَ حَكْمٍ دِي أَوْرَ حَكْمٍ فَرَايَا كَرْمٍ دَرَكَا كَرْمٍ بُحْبُوحِي دِيَا جَانِي
خُشَا نَ بَ حَبْبُوحِي كَرْمِي كَرْمِي كَرْمِي - يَ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَ حَضْرَتِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُمَا سَ رَوَيْتُ كَيْسَ كَرْمٍ أَمِ الْوَسْمِ حَضْرَتِ سَعِيدُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُمَا نَ فَرَايَا كَرْمٍ نَبِي كَرِيمٍ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَ اسَ جَوْنِي كَ بَا
مِي پُو جَانِي جَوْنِي مِي كَرْمِي - ارشاد فرمایا کہ اسے اور اس کے
ازد گرد کے گھس کو نکال کر باقی کو بھالو۔
چہرے پر داغ یا نشان لگانا۔

سالم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما چہرے
پر نشان لگانے کو ناپسند فرماتے تھے۔ حضرت ابن عمر کا بیان
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (چہرے پر) مانسنے سے منع
فرمایا ہے۔ حضرت حنظلہ کی روایت میں تضریب کی جگہ تضریب
الصُّورَةُ ہے۔

ہشام بن زید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ میں اپنے بھائی کو لے کر اس کی تحفیک کر دینے کے لیے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ اُڈنوں کے
قٹان میں تھے تو آپ ایک بکری کو داغ رہے تھے۔ میرا خیال ہے کہ اس کے
مشرکہ مال غنیمت میں سے اگر ایک آدمی کسی جانور کو ذبح
کر لے۔ ایسے جانور کا گوشت نہیں کھانا چاہیے جیسا کہ حضرت
رافع نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ عطا کی
اور مکرہ کا قول ہے کہ چوری کے ذبیحہ کو پھینک

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ
میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ کل
ہم نے دشمن سے مقابلہ کرنا ہے لیکن راج، ہمارے پاس جانور

لِلَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّمَا نَلَقَى اللَّهَ وَغَدَا
وَلَيْسَ مَعَنَا مَدَى فَقَالَ مَا أَكْثَرَ الدَّمَ وَذِكْرُكُمْ
اللَّهُ فَمَكُوا أَعَالِمُ يَكُنْ سِنَّ وَظَفَرُ سَاحِدٍ تُكْمِرُ عَنْ
ذَلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفَرُ فَمَدَى الْحَبَشَةِ
وَتَقْتَدِمُ سَرْعَانِ النَّاسِ فَاصَابُوا مِنَ الْغَنَائِمِ

وَالْبَقِيَّةُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ النَّاسِ فَصَبُّوا
قُدُورًا خَا مَرِيحًا كَفَيْتُ وَقَسَمَ بَيْنَهُمْ وَعَدَلُ
بَعِيرًا بَعِيرُ شَيْءٍ ثُمَّ قَدْ بَعِيرُ مِنْ أَوَائِلِ الْقَوْمِ
وَلَوْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ قَرَمَاءُ رَجُلٌ بِسَنَةٍ فَجَبَسَهُ
اللَّهُ فَقَالَ: إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَائِدًا كَأَوَائِدِ الْوَحْشِ
فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هَذَا فَا فَعَلُوا مِثْلَ هَذَا

— باب ۳۲ اِذَا نَدَا بَعِيرٌ لِقَوْمٍ قَرَمَاءُ
بَعْضُهُمْ بِسَنٍ فَقَتَلَهُ فَإِذَا دَا بِلَا حَمَمٍ فَهُوَ جَزَاءُ
لِخَبَرٍ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۵۰۰ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَامَةَ أَخْبَرَنَا كَعْبُ بْنُ

عَبِيدٍ الْقَلَنَاءِ سَمِعَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ
بْنِ رِفْعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
سَفَرٍ قَدْ بَعِيرُ مِنْ الْإِبِلِ قَالَ قَرَمَاءُ رَجُلٌ بِسَنٍ
فَجَبَسَهُ، قَالَ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ لَهَا أَوَائِدًا كَأَوَائِدِ
الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِنَّ هَكَذَا قَالَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَكُونُ فِي الْمَغَارِ وَالْأَسْفَارِ
فَتَرِيدُ أَنْ تَذْبَحَ فَلَا تَكُونُ مَدَى قَالَ: آيِسُ مَا
نَهَرًا وَأَكْثَرَ الدَّمَ وَذِكْرُكُمْ اللَّهُ فَكُلْ عَصِيرَ
السِّنِّ وَالظُّفَرِ فَإِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ وَالظُّفَرُ مَدَى
الْحَبَشَةِ

— باب ۳۲ اِذَا نَدَا بَعِيرٌ لِقَوْمٍ قَرَمَاءُ
بَعْضُهُمْ بِسَنٍ فَقَتَلَهُ فَإِذَا دَا بِلَا حَمَمٍ فَهُوَ جَزَاءُ
لِخَبَرٍ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۵۰۰ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَامَةَ أَخْبَرَنَا كَعْبُ بْنُ

ذبح کرنے کے لیے) چھری نہیں ہے۔ ہر ایک جو جو چیز خون بہا
اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھا لو جبکہ دانت یا ناخن
سے ذبح نہ کیا ہو اور میں تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں کہ
دانت تو بڑی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔ پھر کچھ لوگوں
نے جلد کی اور انہیں قینیت کے جانور بن گئے۔ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم پچھلے لوگوں کے ساتھ تھے۔ انہوں نے (جانور ذبح کر کے)

ہانڈیاں چڑھا دیں پس آپ کے حکم سے انہیں اٹا دیا گیا اور لوگوں کے درمیان
انہیں تقسیم کیا گیا جبکہ دس بکریاں کو ایک اونٹ کے برابر رکھا گیا۔ پس اگلے
لوگوں کے پاس سے ایک اونٹ ہال نکلا اور ان کے ساتھ کوئی گھڑ سوار نہ تھا
پس ایک آدمی نے اس کو تیرا اور اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ ارشاد ہوا
کہ ایسے جانور بھی وحشی جانوروں کی طرح بھاگ جاتے ہیں لہذا جب کوئی
بھاگے ہوئے اونٹ کو کوئی آدمی تیرے سے شک کرے۔ اگر
بھلاؤ کا ارادہ ہو تو جائز ہے جیسا کہ حضرت رافع نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک
سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو اونٹوں میں سے
ایک اونٹ بھاگ کھڑا ہوا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اس
کو تیرا اور روک دیا۔ حضور نے فرمایا کہ ان جانوروں میں بھی
وحشی جانوروں کی طرح بھاگنے والے ہوتے ہیں۔ پس جو تمہارے
قابو سے باہر ہو جائے تو اس کے ساتھ بھی کیا کرو۔ وہ فرماتے ہیں کہ
میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم جہاد اور سفر میں ہیں۔ پس ہم
چاہتے ہیں کہ جانور ذبح کر لیں لیکن ہمارے پاس چھری نہیں ہے۔
فرمایا کہ اس چیز سے ذبح کرو جو خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام
لیا گیا ہو تو اسے کھا لو، ماسوائے دانت اور ناخن کے کیونکہ دانت
تو بڑی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

حالت اضطرار میں کھانا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
اے ایمان والو! کھاؤ۔ ہارن دی ہوئی مستحکم چیزیں اور اللہ کا اسم
ناؤ اگر اسی کی عبادت کرتے ہو۔ اس نے یہی تم پر حرام کیے ہیں

اور خون اور سوند کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا تو جو چار ہوا، نہ یوں کہ خواہش سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے تو اس پر گناہ نہیں ہے شک اکثر بخشنے والا مہربان ہے (سورہ البقرہ، آیت ۱۷۳)۔ اور فرمایا:۔ تو جو بھوک پیاس کی خدمت میں ناچار ہوا، یوں کہ گناہ کی طرف نہ جھکے (سورہ المائدہ، آیت ۳)۔ نیز فرمایا:۔ تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام یا گیا اگر تم اپنی آئیں مانتے ہو اور جہیں کیا ہو اگر اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام یا گیا، وہ تو تم سے مفصل بیان کر چکا جو کچھ تم پر حرام ہوا اگر جب تمہیں اس سے مجبور ہو اور بے شک بنیوے اپنی غراہیوں سے مگر نہ کہنے میں نیز تم کے بے شک تمہارا رب حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے۔

(سورہ الانعام، آیت ۱۱۵، ۱۱۶)۔ یہ بھی فرمایا:۔ تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کھانا حرام ہے مگر یہ کہ وہ ہویارگوں کا ہوتا خون یا سوند کا گوشت کہ نجاست ہے یا بے حکمی کا جانور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا، تو جو ناچار ہوا، نہ یوں کہ آپ خواہش کرتے اور نہ یوں کہ ضرورت سے بڑھے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (سورہ الانعام، آیت ۱۵۸)۔ ارشاد ربانی ہے:۔ تو اللہ کی دی ہوئی حلال پاکیزہ کھانا اور اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرو اگر تم اس کا اللہ کے نام سے شکر ہو اور مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قربانی کا بیان

قربانی کرنا سنت ہے۔

حضرت ابن عمر کا قول ہے کہ یہ مشہور سنت ہے۔

حضرت بلال بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ آج (عید الاضحیٰ) کے روز جو کام ہم سب سے پہلے کرتے ہیں وہ ناز ہے، پھر ہم واپس لوٹتے ہیں تو قربانی کرتے ہیں۔ جس نے اس طرح کیا اس نے ہمارے طریقے کو پایا اور جس نے ناز سے پہلے قربانی کی تو وہ اس کے گھر والوں کے لیے گوشت ہے جس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں۔

حضرت ابو بکر بن دینار کہتے ہیں جو ناز سے پہلے قربانی کر چکے

۱۱۵۹۔ حضرت ابن عمر کا قول ہے کہ یہ مشہور سنت ہے۔ ۱۱۶۰۔ حضرت بلال بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ آج (عید الاضحیٰ) کے روز جو کام ہم سب سے پہلے کرتے ہیں وہ ناز ہے، پھر ہم واپس لوٹتے ہیں تو قربانی کرتے ہیں۔ جس نے اس طرح کیا اس نے ہمارے طریقے کو پایا اور جس نے ناز سے پہلے قربانی کی تو وہ اس کے گھر والوں کے لیے گوشت ہے جس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں۔ ۱۱۶۱۔ حضرت ابو بکر بن دینار کہتے ہیں جو ناز سے پہلے قربانی کر چکے

الْمَيْتَةِ وَالْدَّمَ وَلَحْمَ الْخَيْزُرِ وَمَا أَهْلُ بَيْتِ
لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَآخِرٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِشْرَ
عَلَيْهِ وَقَالَ فَمَنْ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ
لِإِذْعَارِ قَوْلِهِ فَكُلُوا مِن مَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنَّ
كُلَّكُمْ بِأَيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ وَمَا كُنتُمْ بِأَعْلَمَ
مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَخَّرَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ
عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرُّكُمْ إِلَيْهِ فَإِنْ كُنْتُمْ الْيَهُودَ
يَا هُوَ آتِيهِمْ بِغَيْرِ عَلَيْهِ إِنْ رَبِّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالسَّعِيدِينَ
قُلْ لَا أَجِدُ فِيْنَا أَوْحِيَ إِلَيَّ مَحْزَمًا عَلَى طَائِعِهِ
يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا
أَوْ لَحْمَ خَيْزُرٍ فَإِنَّهُ رَاجِسٌ أَذْهِبْنَا أَهْلُ الْغَيْرِ
اللَّهُ بِهِ فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَآخِرٍ وَلَا عَادٍ فَإِنْ رَبِّكَ
عَفْوٌ رَحِيمٌ وَقَالَ فَكُلُوا مِن مَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ
حَلَالًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِنَاءً
تَعْبُدُونَ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالْدَّمَ
لَحْمَ الْخَيْزُرِ وَمَا أَهْلُ بَيْتِ اللَّهِ بِهِ فَمَنْ اضْطُرَّ
غَيْرَ بَآخِرٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ عَفْوٌ رَحِيمٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الاضاحی

باب ۳۲ سُنَّةُ الْأَضْحِيَّةِ وَقَالَ ابْنُ مَرْ

هُونَ سُنَّةٌ وَمَعْرُوفٌ

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدُوفٌ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ الْيَافِي عَنِ الشَّيْخِيِّ عَنِ

الْبَرَاءِ نَعَى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبَذَ إِلَيْهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَهْلِي لَمْ

تَرْجِعْ فَنَحَرُ مَنْ فَعَلَهُ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ

ذَبَحَ قَبْلَ ذَلِكَ هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَ لَا هِلَهِ لَيْسَ مِنَ

النَّسِكِ فِي شَيْءٍ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ نِيَّاسٍ وَحَدَّثَنَا

فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي جَذْعَةً فَقَالَ: أَبَذِبْهَا وَلَنْ تُجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ فَقَالَ مَطْرُوفٌ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ كَحُرْمَتِهِ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ.

تھے اور عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس ایک بکرا ہے۔ ارشاد ہوا کہ اس کو ذبح کر دو اور تمہارے بعد دوسرے کا ایسا کرنا کافی نہیں ہے۔ حضرت بلال کا بیان ہے کہ نبی کریم نے فرمایا کہ جس نے نماز کے بعد قربانی کی تو اس کی قربانی پوری ہوئی اور اس شخص مسلمانوں کے طریقے کو پایا۔

حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس موقع پر چھ ماہے بکری کے بچے کی قربانی پیش کرنے کی اجازت فرمائی۔ ائمہ دین نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص سے شمار کیا ہے کہ اپنے مخصوص خدا داد اذقیات کی وجہ سے آپ نے انھیں اجازت مرحمت فرمائی جبکہ شرعاً بکری بکرے کی عمر ایک سال ہونا ضروری ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصوصی خدا داد اعتیارات ثابت کرنے کی غرض سے امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جو اریانان افروز، غار حبیبت سوز رسالہ الامن والاعلیٰ کے نام سے کھا تھا اس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصوصی اعتیارات خواص آیات مقدسہ اور تین سو امدیث مطہرہ سے ثابت کیے ہیں۔ اُسی رسالے کے اندر اسی حدیث پر بحث کرتے ہوئے انھوں نے تحریر فرمایا ہے: —————

یہ صحیحین میں حضرت بلال بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ اُن کے ہاموں حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز میں سے پہلے قربانی کر لی تھی جب معلوم ہوا کہ یہ کافی نہیں تو عرض کی یا رسول اللہ! وہ تو میں کو بچا، اب میرے پاس چھ مہینے کا بکری کا بچہ ہے مگر سال بھر والے سے اچھا ہے۔ فرمایا: —————

اجْعَلْهُ مَكَانَةً وَكُنْ تَجْزِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ.

اُس کی جگہ اسے کر دو اور ہرگز اتنی عمر کی

بکری تمہارے بعد دوسرے کی قربانی میں کافی نہ ہوگی۔

ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں اسی حدیث کے نیچے ہے۔

خُصَّوْصِيَّةٌ لِّمَا لَا تَكُونُ لِغَيْرِهِ إِذَا كَانَ لَكَ مَتَى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَخُصَّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْأَحْكَامِ.

یہ اُن (حضرت ابو بردہ) کو خصوصیت بخشی جس میں دوسرے کا حصہ نہیں، اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار تھا کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرمادیں۔

صحیحین میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قربانی بکری کے بعد نماز میں بیٹھنے میں بسند صبیح اور زائد سے یہ

وَلَا رُخْصَةَ فِيهَا لِأَحَدٍ بَعْدَكَ.

شیخ محقق اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں اسی حدیث کے نیچے فرماتے ہیں: ————— احکام متضمن بود برے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برزق صبیح ————— اس حدیث کا یہ مضمون الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ اسی جلد کی حدیث ۵۱۲، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵ اور ۵۲۶ کے اندر بھی موجود ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

۵۰۹. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو اس نے اپنے لیے کی اور جس نے نماز کے بعد کی تو اس کی قربانی پوری ہوئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقے کو پایا۔

امام کا لوگوں میں قربانی کے جانور تقسیم کرنا۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں قربانی کے جانور تقسیم فرمائے تو عقبہ کے حصے میں ایک برس کا بکرا آیا۔ پس میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے حصے میں تو ایک سالہ بکرا آیا ہے۔ فرمایا کہ اسی کی قربانی کر دو۔

مساحروں اور عورتوں کی قربانی۔

قاسم بن محمد بن ابوجبر کے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ان کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جبکہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے مقام سرف میں قیام تھا اور وہ دوسری تھیں۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا؟ کیا معین آنے لگا؟ عرض گزار ہوئیں اہاں۔ فرمایا کہ یہ تو اسی بات ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دی ہے تو جس طرح دوسرے حجاج کرتے ہیں تم بھی وہی کرنا صرف بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ جب ہم مٹی میں تھے تو میرے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے کہا کہ یہ کیسے؟ جواب ملا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کی حاجت لگنے کی ترغیب دی۔ قربانی کے روز گوشت کھانے کی خواہش۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے بعد فرمایا کہ میں نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے تو وہ دوبارہ کرے۔ پس ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ ایسا دن ہے کہ اس میں گوشت کھانے کی خواہش ہوتی ہے اور ہمسایوں کا ذکر بھی کیا اور کہا کہ میرے پاس ایک سالہ بکرا ہے جو گوشت میں ڈر بکریوں سے زیادہ ہے۔ تو آپ نے اسے اس بات کی اجازت دے دی اور مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے اس کے سوا کسی اور کو اجازت دی ہو۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

أُتِيَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ النَّسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ حَقَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ.

باب ۳۲۸ قِسْمَةُ الْأَمَامِ الْأَضَاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكَائِسَ ۵۱۰. حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ يَحْيَى عَنْ بَعْثَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ ضَعَايَا فَضَالَتْ لِعُقْبَةَ جَذْعَةً فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَبِائِلُ جَذْعَةً قَالَ: ضَعِيفٌ بِهَا.

باب ۳۲۹ الْأَضْحِيَّةُ لِلْمَسَافِرِ وَالنِّسَاءِ ۵۱۱. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا بِحَابِثٍ يَسْرُفُ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَ مَكَّةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ: مَا لَكَ؟ أَلَيْسَتْ بِقَالَتْ نَعَمْ، قَالَ: إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ الْأَدَمِ فَأَقْبُوهُنَّ مَا يَنْقُضُ الْحَابِثَ غَيْرَ أَنْ لَا تَقْطُوهُنَّ بِأَلْبَيْتٍ فَلَمَّا كُنَّا بَيْنِي أَيْتُ بَكِمُ يَقْرَفُ فَقُلْتُ مَا هَذَا؟ قَالَ: الْوَاحِشِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَسْوَأِ أَجِهٍ بِالْبَقِي.

باب ۳۳۰ مَا يَسْتَحَبُّ مِنَ اللَّحْمِ يَوْمَ النَّحْرِ ۵۱۲. حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي سَيْرٍ عَنْ النَّسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَوْمَ النَّحْرِ مَنْ كَانَ ذَهَبَ قَبْلَ الْفِيلَةِ فَلْيُعِدْهُ. فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ لِيَسْتَهْلِكُنِي فِيهِ اللَّحْمُ وَكَرَّجِبَرَانَهُ فَعَدَّ بِحَدِّهِ غَيْرَ مِثْنٍ شَأْنِي لَحْمٌ قَرِصَ لَسَانِي ذَلِكَ فَلَا أَدْرِي أَلَيْسَتْ بِالرَّخِصَةِ مِنْ سِوَاةِ الْأَمْثَلِ، ثُمَّ انْكَفَأَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كَبْشَيْنِ فَنَذَلَ بِهِمَا مَقَامَ

النَّاسِ إِلَى غَنِيمَةٍ فَمَتَّوَعَهَا أَوْ قَالَ فَتَجَرَّعُوهَا.
بَابُ ۳۱ مَنْ قَالَ الْأَضْحَى يَوْمَ النَّحْرِ.

۵۱۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
حَدَّثَنَا أَبُو رُبَيْعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي
بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الزَّمَانُ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ هَلَا
مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمَحَرَّمُ وَرَجَبٌ
مُضَرٌّ الَّذِي بَيْنَ جَمَادَى وَشَعْبَانَ أَيْ شَهْرٌ هَذَا
قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ
سَيُسَيِّئُهُ بِغَيْرِ إِسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا
بَلَى قَالَ أَيْ لَا يَهْدِي هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَيِّئُهُ بِغَيْرِ إِسْمِهِ قَالَ
أَلَيْسَ الْبَيْدَةُ قُلْنَا بَلَى ذَا أَيْ يَوْمٌ هَذَا قُلْنَا
لَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ
سَيُسَيِّئُهُ بِغَيْرِ إِسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ
قُلْنَا بَلَى ذَا أَيْ ذَا زَمَانٍ دِمَاءُكُمْ وَأَمْوَالُكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَأَحِبُّهُ قَالَا وَاعْرِضْكُمْ عَلَى اللَّهِ مَحْرُومًا لَمْ يَحْضَرُوا يَوْمَهُ
هَذَا فِي بَيْدَتِهِ هَذَا فِي شَهْرِهِ هَذَا وَاسْتَأْذَنُوا رَبَّكُمْ
فَإِذَا لَكُمْ مِنْ أَعْمَالِكُمْ إِلَّا فَلَا تَرْجِعُوا إِلَى صَلَاتِكُمْ
يُضْرِبُ بَعْضُكُمْ بِأَقَابِ بَعْضٍ إِلَّا لِيَبْلُغَ الشَّاهِدُ
الْغَائِبَ قُلْنَا بَعْضٌ مِنْ يَبْلُغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ
مِنْ بَعْضٍ مَرَّةً سَعَةً وَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذُكِرَ قَالَ
صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَلَا
هَلْ بَلَّغْتُ أَهْلَهُ بَلَّغْتُ

بَابُ ۳۲ الْأَضْحَى وَالْمَنْحَرُ بِالْمَصْلِيِّ

۵۱۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدِّسِيُّ حَدَّثَنَا
خَالِدُ بْنُ الْحَرْثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ثَابِعٍ قَالَ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ يَنْحَرُ فِي الْمَنْحَرِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي مَنْحَرَ

دو میندھوں کی جانب متوجہ ہوئے اور انہیں ذبح کیا اور لوگ اپنی کربوں
جس نے کہا قربانی صرف عید کے روز ہے۔

حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین و آسمان جب سے پیدا ہوئے زمانہ

اپنی اسی ہیئت پر گردش کر رہے کہ سال بارہ مہینوں کا ہوتا ہے

اور ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔ تین تو متواتر ہیں یعنی

ذو القعدة، ذوالحجہ اور محرم۔ رہا صفر کا رجب تو وہ جادی الاخریٰ

اور شعبان کے درمیان ہے۔ بھلا یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا

کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے یہاں

تک کہ ہمارا گمان ہوا کہ آپ کوئی دوسرا ہی نام بیان فرمائیں گے۔

فرمایا کہ یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ نہیں۔ ارشاد

فرمایا کہ یہ کون سا شہر ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا

رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس آپ خاموش ہو گئے اور ہمیں گمان گزرا

کہ شاید آپ کوئی اور ہی نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ ہمارا شہر

الکرمہ (مکہ) نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ ارشاد فرمایا کہ آج

کون سا دن ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے

ہیں۔ پس آپ خاموش ہو گئے اور ہم نے گمان کیا کہ آپ کوئی اور ہی نام ارشاد

فرمائیں گے۔ فرمایا کہ یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ یہ

نہیں۔ ارشاد فرمایا کہ تمہارے خون اور تمہارا مال، محمد بن سیرین کا بیان

ہے کہ میرے خیال میں حضرت ابی بکرہ نے یہ بھی فرمایا کہ تمہاری قرین ایک

دوسرے پر اسی طرح حرام ہی جیسے تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس

شہر میں اور تمہارے اس بیٹے میں۔ عنقریب تم اپنے پروردگار کی بارگاہ

میں حاضر ہو گے اور وہ تمہارے اعمال کی بابت پوچھے گا۔ خبردار میرے بعد

وہ ہوتا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑائے گو تمہیں چاہیے کہ حاضرین یہ باتیں

ان لوگوں تک پہنچادیں جو موجود نہیں ہیں کیونکہ بعض وہ لوگ جن تک بات ہو

قربانی اور نحر عید گاہ میں۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

ذبح کرنے کی جگہ پر قربانی کو ذبح کیا کرتے تھے عبداللہ کا بیان ہے

کہ اس جگہ پر جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نحر فرمایا کرتے تھے۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۱۵. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
كَثِيرِ بْنِ قَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَذُبُّ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَنَّةِ.

مَا بَلَغَ فِي أَصْحَابِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَكْبُشِينَ أَقْرَبَيْنِ وَمِنْ كَرُوسِيْنِيْنِ، وَحَالَ
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ قَالَ
كُنَّا سَمِعْنَا الْأَصْحَابَةَ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ
يُسَمُّونَ.

۵۱۶. حَدَّثَنَا الْأَدْمُ بْنُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّسَبَ
مَوْلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ. كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَضْحَكُ يَكْبُشِينَ وَأَنَا أَضْحَكُ يَكْبُشِينَ.

۵۱۷. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ إِلَى الْبُشَيْنِ أَقْرَبَيْنِ
أَمْلَحَيْنِ فَنَدَّ بِحَمَلٍ بِإِيْدِهِ. تَابَعَهُ وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ
وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ وَحَادِثُ بْنُ دَرْدَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ
ابْنِ سِيرِينَ عَنْ النَّسَبِ.

۵۱۸. حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَا أَعْدَمًا
يَقْسِمُ عَلَى صَحَابَتِهِ صَحَابِيَةً فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَيَّجَ أَنْتَ بِهِ.

۵۱۹. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ
أَحْمَدَ حَدَّثَنَا جَدُّهُ مِنَ الْمُعْزِرِ وَلَنْ تَجْزِيَنَّ عَنْ
أَحَدٍ بَعْدَكَ.

۵۱۹. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

نافع کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح اور خر عید گاہ میں کیا
کرتے تھے۔

حضور نے دو سینگوں والے دنبے کی قربانی دی
یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ میں نے ابوامامہ
بن سہل کو فرماتے ہوئے سنا کہ مدینہ منورہ میں
ہم قربانی کے جانوروں کو خوب مونٹے کرتے اور سب
مسلمانوں کا یہی معمول تھا۔

عبدالعزیز بن صہیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم دو دنبوں کی قربانی دیا کرتے اور میں بھی دو دنبوں
کی قربانی پیش کیا کرتا تھا۔

ابوالکلام نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو دنبوں کی جانب
متوجہ ہوئے جو سینگوں والے اور چنگرے تھے اور انہیں دست
مبارک سے ذبح فرمایا۔ وہیب، ایوب، اسماعیل اور حاتم
بن دردان، ایوب، ابن سیرین نے بھی حضرت انس سے اس
طرح روایت کی ہے۔

حضرت معمر بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک بکری عطا فرمائی جبکہ آپ
اپنے اصحاب کے درمیان قربانی کے جانور تقسیم فرما رہے تھے
آخر کار ایک بکرہ ایک بکرا بیچ رہا تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم اس کی قربانی دے دو۔

ابوبرزہ کے لیے چھ ماہ بچے کی اجازت

حضرت نے فرمایا کہ یہ بات تمہارے سوا دوسرے کو غایت غیبی کرے گی۔

حضرت برادر بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

عَنِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ
عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَلَّيْتُ خَالَ لِي يُقَالُ لَهُ أَبُو
بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَأْنُكَ شَأْنٌ لَاحِرٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عِنْدِي
عَاجِئًا جَدُّعَةً قَبْلَ الصَّلَاةِ قَالَ أَذْهَبُهَا وَلَنْ تَصُدَّحَ
لِغَيْرِكَ تَخَفَّ قَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَاتَمَّ يَذْبَحُ
لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ شُكْرًا

واصاب سنه المسلمين. تابعه عبيدة عن أبيه
وإبراهيم وتابعه وكيع عن جريث عن الشعبي و
قال عاصم داود عن الشعبي، عن عمار بن
قائل ذبحة وفداش عن الشعبي، عن عمار بن
قائل أبو الأخرص حدثنا منصور بن عمار بن جندع
قَالَ ابْنُ عُيَيْنٍ عِنَّا جَدُّ عُرَيْنَانُ كُنَيْنٌ.

۵۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ
عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ ذَبَحَ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ
لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْدِلْهَا قَالَ كَيْسَ
عِنْدِي إِلَّا جَدُّعَةً قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ هُوَ
خَيْرٌ مِنْ مِيسَةٍ قَالَ أَجْعَلُهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تُجْزَى
عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ وَقَالَ حَايَةُ بْنُ وَسْدَانَ عَنْ أَبِي
عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ عِنَّا جَدُّعَةً.

بَابُ مَنْ ذَبَحَ الْأَضْحَى بَيْدَهُ

۵۲۱ - حَدَّثَنَا أَدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَزَيَّنَتْهُمَا وَاجْعَلَا
قَدَمَهُ عَلَى صَفَاحِهِمَا لِيَسْتَبِي وَيَكْبَرُ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ.

بَابُ مَنْ ذَبَحَ ضَوْجِيَّةً غَيْرَ ذَاكَ
رَجُلٌ ابْنُ عُمَرَ فِي بَدَانِيَّةٍ . وَأَمْرٌ أَبُو

میرے خالو حضرت ابو بردہ نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تمہاری وہ بکری
گوشت کے لیے ہوئی۔ یہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ اسی
میرے پاس ایک موٹا تازہ چھ ماہ کا بچہ ہے۔ فرمایا کہ اسی
کو ذبح کر دو اور تمہارے سوا کسی کے لیے ایسا کرنا درست نہ
ہوگا۔ پھر فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو اس نے اپنے
لیے کی اور جس نے نماز کے بعد قربانی دی تو اس کی قربانی مکمل ہوئی
اور اس نے مسلمانوں کے راستے کو پایا۔ اسی طرح عبیدہ اشجی
نے ابراہیم نخعی سے روایت کی۔ اسی طرح وکیع، حرث نے
شعبی سے۔ عامر، داؤد، شعبی نے کہا کہ میرے نزدیک عمار
لکھو ہے۔ زبیدہ فرانسس، شعبی نے کہا کہ میرے نزدیک جندعہ
ہے۔ ابوالاحوص، منصور نے کہا کہ عمار بن جندعہ ہے۔
ابن عون کا قول ہے کہ عمار بن جندعہ عمار بن جندعہ ہے۔

حضرت بارہ رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ کہ بیان ہے کہ حضرت ابو بردہ
نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اس کے بدلے دوسری قربانی دو۔ عرض گزار ہوئے
کہ میرے پاس تو ایک چھ مہینے کا بچہ ہے۔ شعبہ کا قول ہے کہ
میرے خیال میں انہوں نے یہ بھی عرض کی کہ وہ ایک سال کی بکری سے
بہتر ہے۔ فرمایا اس کی جگہ اسی کی قربانی دے دو لیکن تمہارے سوا
کسی اور کے لیے ایسا کرنا کافی نہ ہوگا۔ عاتق بن وردان، ابوبہ
محمد، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی
کہ انہوں نے عمار بن جندعہ کہا۔

قربانی کا جانور جو اپنے ہاتھ سے ذبح کرے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے دو چنگبرے دنبوں کی قربانی دی۔ پس میں نے دیکھا
کہ آپ نے اپنا قدم مبارک ان کے پہلوؤں پر رکھا، بسم اللہ اللہ
تکبیر پڑھی پھر اپنے دستہ اقدس سے دونوں کو ذبح فرمایا

جو دوسرے کی قربانی کا جانور ذبح کرے۔ ایک شخص نے
قربانی کرتے ہوئے حضرت ابن عمر کا ہدو کی۔ حضرت ابو موسیٰ نے

مُوسَىٰ بَنَاتٍ أَنْ يُصْحَبْنَ بِأَيِّدِيهِنَّ.

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَالِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِرُّ وَأَنَا أَيْكِي فَقَالَ مَا لَكَ الْفُسْتِ؟ قُلْتُ نَعُو قَالَ هَذَا أَمْرُكَ اللَّهُ عَلَىٰ بَنَاتٍ أَدْمًا أَقْصَىٰ مَا يَقْضِي الْحَاجِرُ عَيْدٌ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ وَضَعِي سَوْوَلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَسَارِهِم بِالْبَقَرِ.

→ باب ۳۲ الدُّبُّ بَعْدَ الصَّلَاةِ

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا حُجَّابُ بْنُ الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبَةَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنْ أَقُولَ مَا بَدَأَ أَوْنَ يَوْمِنَا هَذَا أَنْ تُصَلِّيَ ثُمَّ تَرْجِعَ فَتَنْحَرَفَنَّ فَعَلَ هَذَا فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ نَحَرَفْنَا هُوَ لَحْمٌ يَهْدُمُ مَا لَا هِلَةَ لَيْسَ مِنَ الْإِسْلَامِ فِي شَيْءٍ. فَقَالَ أَبُو بَرَّةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ دَبْحْتُ قَبْلَ أَنْ أَصَلِّيَ وَعِنْدِي جَنَّةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسْتَقَةٍ فَقَالَ: اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تُجْزِيَ أَوْ تُوَفِّيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ.

→ باب ۳۳ مَنْ دَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَعَادَ.

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ مَنْ دَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَعِدْ فَقَالَ تَعَلَّ هَذَا يَوْمَ يُثَبِّتُ فِيهِ اللَّحْمُ فَذَكَرَ مِنْ جَبْرَائِيلَ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَذَرًا وَعِنْدِي جَنَّةٌ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْنِ فَرُخَصَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْرِي بَلَّغْتَ الرَّحْمَةَ أَمْ لَا ثُمَّ أَنْكَرَ إِلَى الْكُفَّيْنِ يَحُفَّ قَدْ بَحَثْنَا كَيْفَ أَنْكَرَ النَّكَاسُ إِلَى غَنِيمَةٍ ذَلَّ بِحُوهَا.

اپنی صاحبزادیوں کو حکم دیا کہ اپنے ہاتھ سے قربانی کیا کرو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرگ کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اللہ میں رو رہی تھی۔ ارشاد فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا؟ کیا حیض آگیا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی ہاں۔ فرمایا کہ یہ تو وہ بات ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دی ہے، لہذا جس طرح دوسرے حاجی کریں تم بھی کرنا ماسوائے طواف بیت اللہ کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا طواف مسطرات کی جانب سے گائے کا قربانی دی۔

قربانی نثار کے بعد کی جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ آج کے روز ہم سب سے پہلے نماز پڑھتے ہیں، پھر جب واپس لوٹتے ہیں تو قربانی ذبح کرتے ہیں۔ جس نے اس طرح کیا اس نے مجھ سے طریقے کو پایا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ اس نے اپنے گمراہوں کے لیے گوشت بھیجا ہے جس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں۔ اس پر حضرت ابو بکر عہدہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میں نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی ذبح کر لی ہے اور میرے پاس بکری کا گوشت ہے چارہ کا بچہ ہے جو مال کے بچے سے بہتر ہے۔ ارشاد ہوا کہ اس کے بدلے کسی کی قربانی دے دو اور تمہارے بدلے کیا کرنا کسی کے لیے کافی دو انی نہ ہو گا۔ نماز سے پہلے قربانی دی تو دوبارہ دے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نماز سے پہلے قربانی کی وہ دوبارہ کرے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا: اس روز گوشت کی خواہش ہوئی ہے ادا اپنے ہمسایوں کا ذکر کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: کا ذکر قبول فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس بکری کا ایک ایسا بچہ ہے جو دو بکریوں سے بہتر ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت مرحمت فرمادی۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ اجازت عام رکھی یا نہ رکھی پھر آپ دو ذبیروں کی جانب متوجہ ہوئے اور انہیں ذبح فرمایا۔ انہوں نے بعد لوگ اپنے جانوروں کی طرف گئے اور انہیں ذبح کیا۔

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قربانی کے روز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کی ہے تو وہ دوبارہ کرے یعنی اس کی جگہ دوسری اللہ جس نے قربانی ذبح نہیں کی تو اب چاہیے کہ ذبح کرے۔

حضرت برادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے کے بعد فرمایا: جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہمارے قبلے کی جانب منہ کیا وہ قربانی ذبح ذکرے گزراؤ سے لوٹ کر۔ پس حضرت ابورزہ بن دینار کھڑے ہو کر عرض گزار اے اللہ کے رسول! میں ایسا کر چکا۔ ارشاد فرمایا کہ یہ تم نے عجلت سے کام لیا۔ عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس ایک چھ ماہ کا بچہ ہے جو سال کے دو بچوں سے بہتر ہے، کیا اسے ذبح کر دوں؟ فرمایا: ہاں۔ لیکن تمہارے بعد یہ بات کسی دوسرے کو کہانی نہیں ہوگی۔ عامہ کا قول ہے کہ یہ قربانی ان کی اچھی رہی۔

ذبح کے پہلو پر قدم رکھنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو دنبے ذبح فرمایا کرتے جو چکبرے اور سیگوں والے ہوتے۔ آپ پر مبارک ان کے پہلوؤں پر رکھا کرتے اور اپنے دست مبارک سے ذبح فرمایا کرتے تھے۔

ذبح کے وقت تکبیر کہنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دنبے ذبح فرمائے جو چکبرے اور سیگوں والے تھے، آپ نے اس وقت بسم اللہ اور تکبیر پڑھی اور اپنے اپنا پر مبارک ان کے پہلوؤں پر رکھا۔

جب ذبح کرنے کے لیے قربانی بھیج دی تو اس حاجی پر کوئی چیز حرام نہیں۔

سروق کا بیان ہے کہ یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ اے ام المؤمنین! ایک

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا أَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ سَمِعْتُ جُنْدَبَ بْنَ سَفْيَانَ الْبَجَلِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ.

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَقَامَ أَبُو بَرْدَةَ بْنُ مَيَّاسٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَلْتُ فَقَالَ هُوَ شَيْءٌ عَجَلْتَهُ قَالَ فَإِنْ عِنْدِي جَذَعَةٌ هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسْنَتَيْنِ أَذْبَحُهَا قَالَ نَعَمْ شَرُّ لَا تَجْزِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ. قَالَ عَامِرُ هِيَ خَيْرٌ لَسِيكَتِيهِ.

۵۲۷۔ بَابُ ۳۳۱ وَضْعُ الْقَدَمِ عَلَى صَفْحِ الذِّبْحَةِ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ رِفْيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَيِّجُ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صَفْحَتَيْهِمَا وَذَبَحَهُمَا

بَابُ ۳۳۲ الشَّكْبِيرُ عِنْدَ الذَّبْحِ

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا يَدُهُ شَيْءٌ وَكَبَرَهُ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صَفْحَتَيْهِمَا.

۵۲۹۔ بَابُ ۳۳۳ إِذَا بَعَثَ بِهَدْيٍ لِيَذْبَحَ لَمْ يَحْرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَشْبَثٍ أَنَّ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُسْرُوقٍ أَنَّهُ أَلَى

عَاشَةَ فَقَالَ لَهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ رَجُلًا سَبَّحْتُ
بِالْهَدْيِ إِلَى الْكَعْبَةِ وَتَجَلَّسَ فِي الْبَصْرِ فَيُوصِي أَنْ تَقْلُدَا
بِمَا نَتَتْهُ فَلَا يَزَالُ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ مُخْرِجًا حَتَّى يَجِلَّ
النَّاسُ قَالَ فَسَمِعْتُ تَصْفِيْعَهَا مِنْ دَرَاءِ الْحِجَابِ
فَقَالَتْ لَقَدْ كُنْتُ أَقْبِلُ قَلْبِي هَذَا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ هَذَا إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَا
يَحْرُمُ عَلَيْهِمْ مَسَاحِلَ لِلرِّجَالِ مِنْ أَهْلِهِ حَتَّى يَرْجِعَ
النَّاسُ

باب ۳۲۲ مَا يُؤْكَلُ مِنْ لَحْمِ الْأَضَاحِيِّ وَمَا
يَتَرَقَّدُ مِنْهَا

۵۳۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
قَالَ عُمَرُ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ سَعِيدٍ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نَتَرَقَّدُ لَحْمَ الْأَضَاحِيِّ
عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ
وَقَالَ غَيْرُ مَرَّةٍ لَحْمُ الْهَدْيِ

۵۳۱ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي خَبَابٍ أَخْبَرَهُ
أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ يُحَدِّثُ أَنَّكَ كَانَ غَارِبًا فَقَدِمَ
فَقَدِمَ مَا لَيْسَ لَكُمْ قَالَ وَهَذَا مِنْ لَحْمِ ضَعْلَى نَا
فَقَالَ اخْرُجُوا وَلَا أَذُوكُمْ قَالَ ثُمَّ قُمْتُ فَخَرَجْتُ
حَتَّى أَتَى أَبِي أَبَا قَتَادَةَ وَكَانَ أَحَاكُمُ لَكُمْ وَكَانَ
يَذُرُّ يَأْخُذُكُمْ ذَلِكَ لَنَا كَقَالَ إِنَّكَ قَدْ حَدَّثَ
بَعْدَكَ أَمْرًا

۵۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ
عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنْكُمْ فَلَا يُصِيبُ حَنْ بَعْدَ
ثَلَاثَةِ وَفِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ فَخَلَعَا كَانَ الْعَامُ الْمُبْرَكُ
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفْعُ كَمَا فَعَلْتُمْ لَكُمْ النَّاسُ
قَالَ كَلُوا وَأَطِيعُوا وَأَوْخِرُوا حِينَ ذَلِكِ

اُدھی کعبہ کی طرت اپنی قربانی بھیتا اور اپنے شرم میں بیٹھ رہتا ہے۔ پھر
وہ وصیت کر دیتا ہے کہ اس کے گلے میں قلادہ ڈال دیا جائے۔ اس
کے بعد وہ اس وقت تک حالت احرام میں رہتا ہے جب تک
دوسرے لوگ احرام نہیں کھولتے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے پرست
کے پیچھے سے تالی کی آواز سنی۔ پھر فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی قربانی کے گلے کا ہڈی تھی۔ پھر اپنی قربانی کو آپ کعبہ کی
طرف روانہ فرماتے لیکن آپ پر وہ چیز بھی حرام نہ ہوتی جو مردوں پر
اپنی بیویوں کے بارے میں حلال ہے، یہاں تک کہ لوگ لوٹ آتے۔
قربانی کا کتنا گوشت کھائیں اور کتنا جمع کر کے رکھ لیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان کرتے سنار
ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں قربانیوں کا گوشت مدینہ منورہ
واپس پہنچے تک کے لیے جمع کر لیا کرتے تھے۔ کئی مرتبہ انہوں نے
لحوم الاضاحی کی جگہ لحوم الضحیٰ کہا۔

ابن خباب نے بتایا کہ انہوں نے حضرت ابو سعید خدری
رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں باہر گیا ہوا تھا۔ جب
واپس آیا تو میرے ہاتھ گوشت رکھا گیا اور بتایا کہ یہ گوشت ہماری
قربانیوں کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسے ہٹاؤ، میں اسے اتھو بھی
میں ٹکڑے گا۔ پس وہ باہر نکلے اور اپنے بھائی ابوقتادہ کے پاس
پہنچے جو ان کے ماں بھائی بدری بھائی تھے۔ پس میں نے اس
بات کا ان سے تذکرہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ بات تمہارے
بعد پیدا ہوئی ہے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حرم میں سے قربانی کرے تو
تیسرے روز کی صبح اس کے گھر میں قربانی کا گوشت نہیں ہونا چاہیے
جب اٹھاسال آیا تو لوگ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا ہم
اسی طرح کریں جیسے پہلے سال کیا تھا؟ ارشاد فرمایا کہ کھاؤ، کھلاؤ
اور جمع بھی کرنا کہ یہ ہمہ سال لوگوں پر تنگی کا تھا تو میرا ارادہ ہوا

الْعَامَ كَانَ يَأْتِي النَّاسَ جَمْعًا فَارَدَّتْ أَنْ يُعَيَّنَ رَافِعُهَا.
 ۵۳۳۳. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
 أَبِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ
 بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 قَالَتْ: أَلْقَيْتُ حَبِيَّةً لَنَا نَمْلُحُ مِنْهُ فَفَقَدْنَا مِنْهُ إِلَى
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ: لَا
 تَأْكُلُوا الْخَثَلَةَ أَيَّامًا. وَلَيْسَتْ بِعَزِيمَةٍ وَلَكِنْ
 أَرَادَ أَنْ يُطْلِعَ مِنْهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۵۳۳۴. حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ الرَّهْطِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو
 عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَرْهَرٍ أَنَّ مَعْمَدًا الْوَحِيدَ يَوْمَ
 الْأَضْحَى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَصَلَّى
 قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
 إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَاكُمْ
 عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيَوْمَ
 فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَيَوْمَ تَأْكُلُونَ
 لُسْكَكُمْ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: ثُمَّ شَهِدْتُ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ
 عَفَّانَ فَكَانَ ذَلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ
 ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ قَدْ
 أَجْمَعَ لَكُمْ فِيهِ عِيدَانِ كَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ
 مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي فَلْيَنْتَظِرْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْجِعَ فَقَدْ
 أَذِنْتُ لَهُ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: ثُمَّ شَهِدْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ
 أَبِي طَالِبٍ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ أَنْ
 تَأْكُلُوا الْحُمَّ تُسَلِّكُمْ خَوْقَ ثَلَاثٍ. وَعَنْ مَعْبَرٍ عَنِ
 الرَّهْطِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ نَحْوَهُ.

۵۳۳۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا
 يَحْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ
 عَنْ عَمْرِو بْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

کراس میں تم ایک دوسرے کی مدد کرو۔

عمرہ بنت عبدالرحمن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے اندر ہم قربانی کے گوشت
 میں نمک لگا کر رکھ چھڑا کرتے اور اس میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 کی خدمت میں پیش کیا کرتے۔ آپ فرماتے کہ تین دن سے
 زائد نہ کھایا کرو لیکن یہ تاکید ہی حکم نہ تھا بلکہ دوسروں کو کھلانے کی
 قرینہ تھی، آگے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

ابو عبیدہ مولى ابن ازهر کا بیان ہے کہ میں عید الاضحیٰ کے
 روز حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عید گاہ
 میں حاضر ہوا۔ پس خطبہ سے پہلے نماز پڑھی، پھر انہوں نے لوگوں کو
 خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! بے شک رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے تمہیں ان دونوں عیدوں کے روز روزہ رکھنے سے
 منع فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک تو تمہارے روزوں کی افواہی
 کا دن ہے اور دوسرے روز تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔

ابو عبیدہ کا بیان ہے کہ پھر میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ کے ساتھ نماز عید میں شامل ہوا اور وہ روز جمعہ تھا۔ پس خطبہ
 سے پہلے نماز پڑھی پھر انہوں نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے
 لوگو! آج کے روز تمہارے لیے دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں لہذا
 باشندگان عوالی سے جو چاہے نماز عید کا انتظار کر سکتا ہے اور
 جو واپس جانا چاہے تو اسے میں اجازت دیتا ہوں۔ ابو عبیدہ کا
 بیان ہے کہ پھر میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
 ساتھ نماز عید میں شامل ہوا انہوں نے بھی خطبہ سے پہلے نماز
 پڑھائی پھر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: بے شک رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں منع فرمایا ہے کہ اپنی قربانیوں کا گوشت تین دن
 زیادہ کھاؤ۔ عمر ازہر کا ہے ابو عبیدہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

سالم نے حضرت عید اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
 روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم قربانی کا
 گوشت تین دن تک کھا سکتے ہو۔ حضرت عبداللہ بن عمر جب

مٹی سے لوتے تو قربانی کا گوشت ہونے کے باوجود رمضان
زیتون کے ساتھ روٹی کھایا کرتے تھے۔

اللہ کے نام پختہ جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

شراب کا بیان

شراب بیاض شیطانی کام ہے۔

اشادہ براتی ہے۔ بے شک شراب اور جہا اور بت اور پانے
ناپاک ہی ہیں شیطانی کام (سورۃ المائدہ، آیت ۹۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے
دنیا میں شراب پی اور اس سے توبہ نہ کی تو آخرت میں اس
سے محروم رہے گا۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کی ہے کہ شب معراج جب رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم ایلیا کے مقام پر تھے تو آپ کی خدمت میں شراب اور
دردہ کے دو پیالے پیش کیے گئے۔ جب آپ نے ان کی جانب
توجہ فرمائی تو دردہ کا پیالہ لے لیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام عرض کیا
ہوئے کہ سب تمہیں اس خدا کے لیے جس نے طہرت کی جانب
آپ کو ہدایت فرمائی۔ اگر آپ شراب کا پیالہ لیتے تو آپ کی امت
گمراہ ہو جاتی۔ معمر بن ابیہامد، عثمان بن عمر زبیدی نے بھی ہر کدے سے اس
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایسی حدیث سنی ہے جو تمہیں میرے سوا
اور کوئی نہیں بتا سکتا۔ فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ
ہے کہ جہالت غالب آجائے گی اور علم گھٹ جائے گا اور
عام ہو جائے گا اور شراب پی جائے گی، مردوں کی قلت اور
عورتوں کی کثرت ہو جائے گی، بیاں تک کہ بچاس عورتوں کا
گھرانہ ایک مرد ہو گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

عَمَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كُلُّوْا مِنْ الْأَضْيَاحِ تَلَاوًا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَأْكُلُ
بِالزَّيْتِ حِينَ يَنْفِرُ مِنْ مَدِينَةٍ مِنْ أَجْلِ لُحُومِ الْهَدْيِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الشربة

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ
وَالْأَنَامُ رَجَسٌ مِنْ عَمَلِ الْخِطَانِ فَلَجَّتْ نَفْسُهُ
لَعَلَّكُمْ تَفْقَهُونَ.

۵۳۶. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ تَارْفِيعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَبِيَ
الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا كُفِّرَ لَمْ يَتَّبِعْ مِنْهَا خَيْرٌ مَهَا فِي الْآخِرَةِ.

۵۳۷. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلَدِ الْأَعْمَشُ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى
لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ بِأَيْلِيَا فَقَدْ حَنَنَ مِنْ خَمْرٍ وَلَكِنْ
فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ أَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِيلُ الْخَمْرُ
فِيهِ الَّذِي هَذَا الْفَيْطَرَةُ وَلَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ مَوْتٌ
أَمْتٌ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَابْنُ الْأَعْدَادِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو
وَالزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

۵۳۸. حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي بَرَاهِمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مِمَّا
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَا
يُحَدِّثُكُمْ بِهِ غَيْرِي قَالَ: مِنْ أَضْرَاطِ الشَّكْوَى
يُظَاهَرُ الْجَهْلُ وَيَقِلُّ الْعِلْمُ وَيُظَاهَرُ الزِّنَا وَتُشْرِبُ الْخَمْرُ
وَيَقِلُّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرُ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ
امْرَأَةً قِسْمَةٌ مِنْ نَجْلِ وَاحِدَةٍ.

۵۳۹. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا، شراب شراب پیتے وقت مومن نہیں ہوتا، چور چوری کرتے وقت مومن نہیں ہوتا۔ ابن شہاب، عبداللہ بن ابی بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر اسے حضرت ابومریرہ سے روایت کر کے فرماتے، حضرت ابوبکر ان باتوں کے ساتھ یہ بھی لاتے کہ جو شخص دن دہارے ڈاکہ ڈالے اور لوگ اسے ڈاکہ ڈالتے ہوئے دیکھ بھی رہے ہوں تو اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔

انگور کی شراب۔

مالک بن مغول نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ انگور کی شراب اس وقت حرام ہوئی جب مدینہ منورہ میں اس کا نشان بھی نہ تھا۔

ثابت بنی کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم پر شراب حرام ہوئی جب بھی ہوئی لیکن ہم مدینہ منورہ میں اس وقت انگور کی شراب بہت کم پاتے تھے اس وقت کچی اور پکی کھجوروں کی شراب عام تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: اب اما بعد، شراب کی حرمت نازل ہوئی اور وہ پانچ قسم کی ہوتی ہے۔ ۱۔ انگور کی کھجوروں کی، شہد کی، گندم کی اور جوئی کی۔ ۲۔ غر (شراب) وہ ہے جو عقل و خرد کو پرے ہٹا دے۔

شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ کچی اور پکی کھجوروں سے تیار ہوتی تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں

وہلپ قال اخبرني يونس عن ابن شهاب قال سمعت ابا سلمة بن عبد الرحمن وابن المسيب يقولان قال ابو هريرة رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يبيح الله لحم مؤمن ولا يشرب الخمر حين يشربها هو مؤمن ولا يسرق السارق حين يسرق وهو مؤمن. قال ابن شهاب واخبرني عبد الملك بن ابي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام ان ابا بكر كان يحدثه عن ابي هريرة ثم يقول كان ابو بكر يروي عن معمر ولا يذهب فبنة ذات شرف يرفع الناس اليه ابصارهم فيها حين يذهبها وهو مؤمن.

۳۴۳۔ الخمر من العنب

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ هُبَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَائِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ هُوَ ابْنُ مَعْمَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَمَا بِالدِّيْنَةِ مِنْهَا شَيْءٌ.

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَبْدُ نَبِيهِ ابْنُ نَافِعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَلَيْسَ أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ حُرِّمَتِ عَلَيْنَا الْخَمْرُ حِينَ حُرِّمَتْ وَمَا نَجِدُ يَعْزِي بِالدِّيْنَةِ خَمْرَ الْأَعْنَابِ إِلَّا قَلِيلًا، وَغَامَةً خَمْرَ نَابِئِ الْبُسْرِ وَالشَّمْرِ.

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَتَمٍ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: أَمَا بَعْدُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَبَسَةِ الْعِنَبِ وَالشَّمْرِ وَالْعَلِ وَالْخِنْطَةِ وَالْقَنْبَرِ وَالْخَمْرُ مَلْأَمُ الْعَقْلِ.

۵۴۳۔ بَابُ نَزْلِ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنَ الْبُسْرِ وَالشَّمْرِ.

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حضرت ابو عبیدہ، حضرت طلحہ انور حضرت ابی بن کعب کو کئی بار
کچا کھجوروں کی شراب پلا رہا تھا کہ ایک آنے والا آیا اسباب
نے کہا کہ شراب حرام ہو چکی ہے۔ پس حضرت طلحہ نے مجھے
فساد یا کر اسے انس بکھرے جو جواز اور اسے بہادر۔ پس میں
نے وہ بہادی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک قبیلہ
کے پاس کھڑا ہو کر اپنے چچاؤں کو شراب پلا رہا تھا اور میں ان
میں سب سے کم مر تھا۔ پس کہا گیا کہ شراب حرام ہو گئی ہے۔
انہوں نے کہا کہ اسے پھینک دو۔ پس ہم نے وہ پھینک دیا۔ دلو کی کابین
ہے کہ میں نے حضرت انس سے دریافت کیا کہ وہ شراب کس چیز کی تھی؟
انہوں نے فرمایا کہ ترادر خشک کھجوروں کی مالو بکر بن انس کہا کہ میں ان کی شراب تھی تو
میرے بعض ساتھیوں نے مجھے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت انس کو دلتے سنا ہے؟
بکر بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہیں بتایا کہ جب شراب
حرام فرمائی گئی تو ان دنوں کچی اور کچی کھجوروں کی
شراب دستیاب تھی۔

بیع نامی شہد کی شراب۔

مسن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے فقہاء کے بارے
میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر نشہ نہ لائے تو کوئی حرام نہیں۔ ابن مالک
کا قول ہے کہ ہم نے اس کے بارے میں پوچھا تو بتایا کہ اگر نشہ نہ لائے تو کوئی حرام نہیں۔
ابو سلمہ بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے بیع کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہر شراب
جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے بیع کے بارے میں دریافت کیا گیا جو شہد سے تیار
ہوتی ہے اور جس کو اہل یمن پیتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ تَعْنِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ
أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأَبِي بَنِي كَعْبٍ قِنْ قَضِيْبٍ
تَرَهُوْا وَكُنِي فَجَاءَهُمْ فَتَقَالُ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ
فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ قَدْ بَيَا أَنَسُ فَأَهْرَقْنَا فَأَهْرَقْنَا

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَعْتَمِرٌ عَنْ
أَبِي رِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ قَاتِمًا عَلَى الْحَيِّ
أَسْقِيَهُمْ عُمُومِي وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ فَتَضَيَّرَ قَبِيْلُ خَيْبِ
الْخَمْرَ فَقَالُوا الْكُفْرُ مَا كُفَرْنَا أَفَلَمْ تَكُنْ لَا أَنَسُ مَا شَرِبْنَا لَمْ
قَالَ رُطْبٌ وَبُسْرٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ وَكَانَتْ عَرْمُ
فَلَمْ يَنْكِرْ أَنَسُ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ
يَقُولُ كَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ۔ حضرت انس اس بات کے انکار فرمایا کہ میرے بعض ساتھیوں نے مجھے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت انس کو دلتے سنا ہے؟

۵۴۵۔ حَدَّثَنَا مُصَدِّقُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمَقْدِسِيُّ حَدَّثَنَا
يُوسُفُ بْنُ أَبِي عَشِيرٍ الْبَرَاءُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ
عُبَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ الْخَمْرَ حُرِّمَتْ وَالْخَمْرُ
يَوْمَئِذٍ الْبُسْرُ وَالشَّمْرُ

باب ۳۲ الخمر من العسل وهو البتعر
وَقَالَ مَعْنُ سَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنِ الْفَتَا عِ
فَقَالَ إِذَا لَمْ يُسْكِرْ فَلَا مَاسَ وَقَالَ ابْنُ الدَّارِمِ
سَأَلْنَا عَنْهُ فَقَالُوا لَا يُسْكِرُ إِلَّا بَأْسٌ بِهِ

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ
عَنِ ابْنِ قُرْبَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْبَتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكِرَ فَهُوَ حَرَامٌ

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
الْزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَتْعِ وَهُوَ يَبْدُ الْعَسَلِ

وہم نے ارشاد فرمایا کہ ہر شراب جو نفع لائے وہ حلال ہے۔ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قند کے قوسبے اور روغن بنزن میں خمریت یا شیرہ بھی نہ بنایا کرو اور حضرت ابو ہریرہ اس کے ساتھ حکمت اور تفسیر بھی لکھا کرتے (یعنی شراب کے دو برتنوں کے مزیں نام)

شراب وہ ہے جو عقل کو زائل کر دے اس سے متعلق حدیثیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ شراب کی حرمت نازل ہو چکی ہے اور یہ پانچ چیزوں سے تیار ہوتی ہے، گندم، کھجور، گندم، عجو اور شہد سے اور شراب وہ ہے جو عقل کو زائل کر دے۔ میری یہ خواہش تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک ہم سے جدا نہ ہوں جب تک تین یا تینوں کی پوری پوری وضاحت نہ فرما دیں۔ دادا، کالہ اور سور کے ذرائع۔ ابو حیان نے شبی سے پوچھا کہ اے ابو عمرو! سندھ میں بعض لوگ چاولوں سے شراب بناتے ہیں؟ فرمایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہنڈ میں نہیں بنتی تھی یا حضرت عمرؓ کے در غلاف میں نہ تھی۔ مجاہد، حماد نے ابو حیان سے الغنیمت کی جگہ الزہیب کا لفظ روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ شراب پانچ چیزوں سے تیار کی جاتی ہے یعنی مشق، کھجور، گندم، جو اور شہد سے۔

دوسرا نام رکھ کر شراب کو حلال سمجھنا۔

ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، عبدالرحمن بن یزید بن جابر، عطیہ بن قیس کلابی، عبدالرحمن بن منعم اشجری، ابو عامر یا ابو مالک اشجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم صورت نہیں کتا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے ضرور کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو زنا، رہیم، غلبہ اور

وَمَا كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَشْرَبُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ اسْكُرَكُمْ حَرَامٌ وَعَيْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْكِدُوا فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُلْحِقُ مَعَهَا الْحَنْتَمَ وَالنَّقْدَرِ.

باب ۳۳ ملجاء فی ان الخمر ما خامر العقل من الشراب

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتَّانَ التَّوْهِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خُطِبَ عُمَرُ عَلَى مِنْبَرٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ: الْعَيْنُ وَالشَّمُّ وَالْجَنْطَةُ وَالشَّعِيرُ وَالْعَصَلُ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ. وَثَلَاثٌ وَدِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُعَارِقْنَا حَتَّى يَعْهَدَ الْيَمَنُ عَهْدًا: الْجَدَّةُ وَالْكَلاَلَةُ وَالْبَرَابُ مِنْ أَبْرَابِ الْيَمَنِ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا عُمَرَ وَقَشَى يُصْنَعُ بِالسِّنْدِ مِنَ الزُّبْرِ قَالَ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ حُجْرَةَ عَنْ أَبِي حَتَّانَ كَانَ الْجَنْبُ الرَّبِيبِ.

۵۲۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الشَّافِعِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ: الْخَمْرُ يُصْنَعُ مِنْ خَمْسَةِ مِنَ الزُّبَيْبِ وَالشَّمِّ وَالْجَنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْعَصَلِ.

باب ۳۴ ملجاء فیمن يستحل الخمر وسمیہ بغیر اسمہ! وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ الْكَلَابِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنَمٍ الْأَشْجَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ وَأَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَرِيُّ أَنَّ اللَّهَ

مَا كَذَبَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولَ لِيَكُونَنَّ
وَمِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُُّونَ الْحِرَّ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ
وَالْمَعَازِفَ وَلَيْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عِلْمٍ يَرُدُّهُمْ
عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَأْتِيهِمْ يَغْنَى الْفَقِيرَ بِحَاجَةٍ
فَيَقُولُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَارَكْنَا لَهُمُ الْغِنَى وَيَضَعُ الْعِلْمَ
وَيُضَرِّجُ الْخَيْرَ مِنْ قَرْدِهِ وَخَتَانِغَايِرِ الْإِلَافِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ.

باب ۳۲ الاذنی فی الاوعیة والتوسی

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا
يَقُولُ أَنِّي أَبُورَاسٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَرْسِهِ كَانَتْ امْرَأَةٌ
خَادِمَةً لَهَا وَهِيَ الْعَرُوسُ قَالَتْ أَتَدْرُسُونَهَا سَوْتُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ انْقَعَتْ لَهُ كَمَرَاتُ
فِي اللَّيْلِ فِي تَوْبِهِ. عَلِيمٌ كَمَا يَنْبَغِي لَهُ.

باب ۳۵ تَرْخِصُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْأَوْعِيَةِ وَالظُّرُوفِ بِحَدِّ النَّبِيِّ.

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوَيْسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو أَحْمَدَ الرَّبِيعِيُّ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ عَنْ
مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوفِ فَكَانَتْ
الْأَنْصَارُ إِتَهُ لَا بُدَّ لَنَا مِنْهَا قَالَ فَلَا إِذَا. وَقَالَ
خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ عَنْ
مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ بِهَذَا.

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ
بِهَذَا وَقَالَ فِيهِ لَنَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْأَوْعِيَةِ.

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ
عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ مُحَمَّدٍ

گاہ نے باجوں کو اپنے لیے حلال کر لیں گے اور پہاڑ کے دامن میں کچھ
لوگ ایسے رہتے ہوں گے کہ جب شام کو اپنا بیوڑے کو واپس
لوٹیں گے امدان کے پاس کوئی مسکین اپنی حاجت لے کر آئے تو
اس سے کہیں گے کہ کل ہمارے پاس آنا۔ پس راتوں رات اللہ تعالیٰ
ان پر پہاڑ گرا کر ہلاک کر دے گا اللہ باقیماجمہ کو جلد اور غنیمت
بنادے گا کہ قیامت تک اسی حال میں رہیں۔

برتنوں اور پالوں میں نمید بنانا۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد سادہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابواسید سادہ
حاضر بارگاہ ہوئے اللہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے اپنے ولیمہ کی دعوت میں شریک ہونے کی التجا کی۔ ان کی بیوی
عروس کی حالت میں میزبانی کے فرائض انجام دے رہی تھی۔ اس
معرسہ نے پوچھا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت آپ کے لیے چند کھجوریں بھجوا دی تھیں۔

شراب کے برتنوں کی مانعت کے بعد حضور نے اجازت دیدی

سالم کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے برتنوں کو استعمال کرنے
سے منع فرمایا تھا انصار عرض گزار ہوئے کہ (غربت کے باعث)
انہیں استعمال کرنے کے سوا ہمارے لیے چارہ کار نہیں۔ فرمایا
کہ اس صورت میں مانعت نہیں ہے۔ غلیظ نے کہا کہ بھئی
بن سعید، سفیان، منصور، سالم بن ابوالجعد نے بھی اس کی
روایت ہے۔

عبداللہ بن محمد نے سفیان سے اسکا طرح روایت کی
اور کہا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے
برتنوں کی مانعت فرمائی۔

حضرت عبداللہ بن عمر ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ
عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شراب کے برتنوں

میں نبیذ بھگرنے سے منع فرمایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی کہ ہر شخص کو مشک میسر نہیں ہے۔ پس آپ نے لاکھ لگے ہوئے برتنوں کے سوا باقی کی اجازت مرحمت فرمادی۔

حدیث بن سوید سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے توبے اور لاکھی برتن کے استعمال سے منع فرمایا۔

عثمان، جریر نے اعمش سے مذکورہ حدیث کی روایت کی ہے۔

ابراہیم غنی کا بیان ہے کہ میں نے اسد بن یزید سے پوچھا کہ کیا آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ بات دریافت کی کہ کون سے برتنوں میں نبیذ بنانا مکروہ ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے ام المؤمنین! بھلا کون برتنوں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نبیذ بنانے سے منع فرمایا؟ انہوں نے فرمایا کہ حضور نے ہم اہل بیت کو کدو کے توبے اور لاکھ لگے ہوئے برتنوں سے منع فرمایا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا حضور نے ٹھلیا اور سبز تربان کا ذکر بھی فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ جرم شیعہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز ٹھلیا کو استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ میں نے کہا کہ کیا ہم سفید ٹھلیا میں پی بیا کریں؟ فرمایا کہ نہیں۔

کھجور کا شیرہ جب تک نشہ نہ لائے۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ حضرت ابواسید سادہ کی اپنے ولایت کی موت میں شرکت فرمانے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے التماس کی۔ اس وقت ان کی اہلیہ محترمہ حالت عرس میں سیزانی کے فرائض انجام دے رہی تھیں۔ وہ من نے کہا،

أَبَى عِيَاظُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأُسْقِيَةِ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً فَخَصَرْنَا فِي الْجَرِّ غَيْرَ الْمَرْفُوتِ.

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُوَيْبٍ عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ اللَّهَ عَنْهُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَابِ وَالْمَرْفُوتِ.

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا.

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا يَكْرَهُ أَنْ يُتَلَبَّدَ فِيهِ فَقَالَتْ كَرِهْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُتَلَبَّدَ فِيهِ؟ قَالَتْ فَهَذَا فِي ذَلِكَ أَهْلُ الْبَيْتِ أَنْ تُتَلَبَّدَ فِي الدُّبَابِ وَالْمَرْفُوتِ قُلْتُ أَمَا ذُكِرَتِ الْجَرَّةُ وَالْحَنْتَمُ قَالَ إِنْمَا أُحَدِّثُكَ مَا سَمِعْتُ، أُحَدِّثُ مَا لَمْ أَسْمَعْ.

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ الْأَخْضَرِ قُلْتُ أَلَسْخَرِبُ فِي الْأَبْيَضِ قَالَ لَا.

باب ۳۵۸ فَيَعْمُ التَّمْرَ مَا لَمْ يُسَكَّرْ

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسٍ فَكَانَتْ أَمْرًا تَخْلُوهُمْ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ الْعُرْسُ فَقَالَتْ مَا قَدَرُونَ مَا تَقَعُونَ

کیا آپ حضرت کو معلوم ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت آپ کے لیے چند کھجوریں لکڑی کے پیالے میں بھگو دی تھیں۔

میں نے ہر نشہ لانے والے مشروب سے منع کیا۔

شیرہ کے بارے میں حضرت عمرؓ اور حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ کی رائے یہ ہے کہ تمنائی نہ جانے تک جائز ہے۔

حضرت برا بن عذابؓ اور حضرت ابو جحیفہؓ نے نصف رو جانے والا شیرہ پیایا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے کہ شیرہ جو جب تک

تازہ رہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مجھے عبید اللہ کے منہ سے شراب

ہوا کھجور یہ کہ بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے باذن شراب کا حکم پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ بلکہ

کا تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلے ہی فیصلہ کر گئے ہیں کہ جو نشہ لانے والے حرام ہے۔ ہوا کھجور یہ نے کہا کہ یہ شراب تو حلال

طیب ہوگی۔ فرمایا کہ حلال طیب کے بعد حرام اور غیبت کے سوا اور کیا عذرہ بن زبیرؓ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کہہ کر کلمہ فیضی چیز اور شہد کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

کچی اور پکی کھجوروں کا شیرہ ملانا اگر نشہ لائے تو نہ

ملا جائے۔ یعنی دو وزن قسم کے عرق کو ملانا درست نہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوطالبؓ، حضرت ابوجہانہؓ اور حضرت سہیل بن بیضاؓ کی کھجوروں

کی ملی جلی شراب پلا رہا تھا جبکہ شراب کی حرمت نازل ہوئی۔ پس میں جلد سے پیدک دیا۔ میں اس وقت انہیں شراب پلا رہا تھا اور ان

میں سب سے کم عمر تھا اور ان دنوں ہم اسے منہ لگاتے تھے۔ عروہ بن حارثؓ اتنا کہ بیان ہے کہ میں نے حضرت انسؓ سے یہی سنا ہے۔

عطاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمارؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَنْفَعَتْ لَكَ تَمْرَاتٌ مِّنَ اللَّيْلِ فِي تَوْبَةٍ. كَيْسٌ بَيْنَ كَثْرَتِ بَنَائِي؛ مِثْلُ مَا نَفَعَتْ لَكَ تَمْرَاتٌ

بَابُ ۳۵۱ الْبَازِيقِ وَمَنْ نَهَى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ مِّنَ الْأَشْرِبَةِ وَمَا أَيْ عَمُرُوا أَبُو عَبِيدَةَ وَمَعَاذُ

شُرْبِ الطَّلَاحِ عَلَى الثَّلَثِ وَشَرِبَ الْبَرَاءُ وَالْبُو جَحِيفَةُ عَلَى التَّصْفِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَشْرَبَ

الْعَصِيدُ مَا دَامَ طَرِيًّا. وَقَالَ عُمَرُ وَحَدَّثَ مِّنْ عَبِيدَةَ اللَّهِ رِيحَ شَرَابٍ وَأَنَا سَأَيْلُ عَنْهُ إِنْ كَانَ

كَانَ يُسْكِرُ جَلْدًا. عِيسَى يُوَافِي هِيَ. مِثْلُ مَا نَفَعَتْ لَكَ تَمْرَاتٌ مِّنَ اللَّيْلِ فِي تَوْبَةٍ

عَنْ أَبِي الْجَوْنِيَّةِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ الْبَازِيقِ فَقَالَ سَبَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَازِيقَ

فَمَا أَشْكُرُ فَهُوَ حَرَامٌ قَالَ الشَّرْكَبُ الْحَلَالُ الطَّيِّبُ قَالَ لَيْسَ بَعْدَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ إِلَّا الْحَرَامُ الْخَبِيثُ

۵۶۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاطَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحُلُوءَ وَالْعَسَلَ

بَابُ ۳۵۲ مَنْ رَأَى أَنْ لَا يَخْلُطَ الْبُسْرَ وَالشَّمْرَ إِذَا كَانَ مُسْكِرًا وَ أَنْ لَا يَجْعَلَ لِأَمِينٍ فِي إِدَامِ

۵۶۱. حَدَّثَنَا مُسَيْمٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي رَجْوَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنِّي لَأَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ

وَأَمَّا دُجَانَةٌ وَسُهَيْلُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ خَلِيفَةُ بُسْرٍ وَشَمْرٍ إِذْ جَرَمَتِ الْخَمْرُ فَقَدْ فَتَاهَا وَأَنَا سَاقِيهِمْ وَ

أَصْغَرُهُمْ وَإِنَّا لَعُدُّهَا يَوْمَ مَيْدِنِ الْخَمْرِ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَبَرِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ سَمِعَ أَنَسًا

۵۶۲. حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ أَنَّ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ نَهَى

عَطَاءُ أَنَّ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ نَهَى

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّبِيبِ وَالْشَّامِرِ
وَالْبُسْرِ وَالرُّطْبِ.

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ أَخْبَرَنَا
يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ يَجْمَعَ
بَيْنَ الشَّيْرِ وَالزَّهْوِ وَالشَّامِرِ وَالرَّبِيبِ وَلِيَكْبُدَ كُلُّ
وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى جِدَّةٍ.

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا شَرِبُ اللَّيْنِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ
بَيْنِ قُرْبَى وَدَمِ لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ.

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
يُوشَعَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
نَحْنُ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
لَيْلَةُ أُمِّ سُرَى يَوْمَ يَقْدَحُ لَبَنٌ وَقَدْ حُرِّقَ
خَمْرٌ.

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ سَمِعَ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا

سَالِمُ بْنُ أَبِي النَّظْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَيْرَ بْنَ قَوْسٍ أَمِيرَ الْفَضْلِ يُحَدِّثُ

عَنْ أَمْرِ الْفَضْلِ قَالَتْ: شَقَّ النَّاسُ فِي صِيَامِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ

فَأَسْأَلْتُ النَّبِيَّ بِأَنِّي فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبَ فَخَانَ

سُفْيَانٌ دُكْمًا قَالَ: شَقَّ النَّاسُ فِي صِيَامِ رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَسْأَلْتُ النَّبِيَّ

أَمْرَ الْفَضْلِ فَإِذَا وَفَّقَ عَلَيْهِ قَالَ: هُوَ عَنْ أَمْرِ الْفَضْلِ

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَابْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ: جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مِنَ النَّفِيعِ

فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا

خَمْرٌ؟ وَلَوْ أَنَّ تَعْرَضَ عَلَيْهِ عَوْدًا.

۵۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا الْجَحْظِيُّ

حَدَّثَنَا الرَّعَشِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَقْدَحُ لَبَنًا

منقہ، کچی کھجوریں، خشک اور تازہ کھجوروں کے شیرہ کو ملانے
سے منع فرمایا۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچی اور ادھ کچی کھجوروں نیز کچی

کھجوروں اور منقہ کے شیرہ کو ملانے سے منع فرمایا ہے۔

پس ان میں سے ہر ایک کے شیرہ کو علیحدہ رکھا

جائے۔

دودھ پینا۔ (ارشاد ربانی ہے) ۱۔ گوہر اور خون کے بیچ

میں کھانسی دودھ گلے سے سہل اترتا پینے والوں کے لیے عمدہ العمل

سعید بن لیث کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عرہ کے

روز لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی خدمت میں دودھ کا پیالہ اور شراب کا پیالہ

پیش کیا گیا۔

عمیر مولا ام الفضل کا بیان ہے کہ حضرت ام الفضل

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ عرہ کے روز لوگوں کو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق شک ہوا۔ پس میں نے

ایک برتن کے اندر آپ کی خدمت میں دودھ بھیجا تو آپ نے

نوش فرمایا۔ سفیان کا بیان ہے کہ جب لوگوں کو عرہ کے

روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے میں شک ہوا تو

حضرت ام الفضل نے آپ کی خدمت میں دودھ بھیجا۔ جب

ان سے کہا جاتا کہ یہ حدیث موقوف ہے تو فرماتے کہ یہ تو حضرت ام الفضل سے ہے

ابو سفیان کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ

منہ نے فرمایا کہ نفع کے مقام سے ابو حمید ایک دودھ کا پیالہ

لے کر حاضر بارگاہ ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے

فرمایا کہ اسے دھسنا کیوں نہیں؟ کچھ نہ سہی تو اوپر لکڑی

ہی رکھ لیتے۔

اعمش کا بیان ہے کہ میں نے ابو صلح کو بیان کرتے سنا

جو میرے خیال میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو حَمِيدٍ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ مِنَ الْيَمِينِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ لَبَّيْتُكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَخْتَرْتُكَ وَلَوْ أَنَّ تَعَرَّضَ عَلَيْهِ عَوْدًا وَحَدَّثَنِي أَبُو سُلَيْمَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا.

۵۶۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّخَعِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَرَّمْنَا بِرَأْسِهِ وَقَدْ عَطَشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَحَلَيْتُ لُثْبَةً مِّنَ لَّبَنِ فِي قَدَاحٍ فَغَرَبَ حَتَّى ضَيِّتُ. وَأَتَيْنَا سُرَاقَةَ ابْنَتَ جُعْثِمٍ عَلَى فَرَسٍ فَدَعَا عَلَيْهِ فَطَلَبَ إِلَيْهِ سُرَاقَةُ أَنْ لَا يَدْعُو عَلَيْهِ وَأَنْ يَرْجِعَ ففَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحْمِلُ الصَّدَاقَةُ الْبَلْعَةَ الصَّغِيرَةَ مَنَحَةً وَالْخَاءُ الْغَيْثُ مَنَحَةً لَعَنُوا يَا نَبِيَّاهُ وَتَرَوْهُم بِأَحَدٍ.

۵۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْأَوْسَاعِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَكَأَلَ، إِنَّ لَهُ مَسْمًا. وَكَأَلَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِغَتْ إِلَى السِّدْرَةِ فَإِذَا أَرْبَعَةٌ أَتَاهَا نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ فَأَمَّا الظَّاهِرَانِ الْيَمِينُ

کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ انصار سے ابو حمید نامی ایک شخص نقیع سے آیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن کے اندر دودھ لے کر حاضر ہوا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اسے ڈھانچا کیوں نہیں، خواہ ایک کڑی ہی اوپر رکھ لیتے۔ اس کی ابو سفیان نے بھی حضرت عابر سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت برادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے شریفان کے حضرت ابوبکر کے ساتھ تھے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ ہمارا اگر ایک چمک کے پاس سے ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاس لگی ہوئی تھی۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ میں ایک برتن میں کچھ دودھ دھو کر لایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا یہاں تک کہ میں باغ باغ ہو گیا۔ پھر سراقہ بن جعثم ایک گھوڑے پر سوار ہو کر ہمارے نزدیک پہنچا۔ آپ اس کے غلات دعا کی۔ سراقہ نے آپ سے التجا کی کہ اس کے غلات دمانہ کی جیسے اور وہ واپس لوٹ جلیے گا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے غلات دمانہ کی۔

حضرت ابوسہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین صدقہ ایسی اذنی کا دینا ہے جو خوب دودھ دیتی ہو یا ایسی بکری کا دینا ہے جو خوب دودھ دیتی ہو یعنی ایک برتن صبح کو بھر دیتی ہو اور ایک برتن دوسرے وقت۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرمایا، پھر کلی کر کے فرمایا: اس میں چکنائی ہوتی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھے سدرۃ المنتہی تک لے جایا گیا تو وہاں پندرہ نہریں تھیں۔ وہ ظاہری نہریں اور دو باطنی نہریں۔ ظاہری نہروں کے نام نیل اور فرات ہیں۔ باطنی نہریں جنت میں لگتی ہیں۔ پس میرے مقصد میں پہلے پیش کئے گئے۔ ایک پیالے میں دودھ ملا کر

میں شہد اور عیسے میں شراب تھی۔ میں نے اس پیالے کو لیا جس میں دودھ تھا اور اسے پی لیا۔ پس مجھ سے کہا گیا کہ آپ نے اور آپ کی امت نے فطرت کو پالیا۔ شام اور سعید اور تمام نے حضرت قتادہ سے، انہوں نے حضرت انس بن مالک سے اور انہوں نے حضرت مالک بن معصوم سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن انہوں نے میں پیالوں کا ذکر نہیں کیا۔

میٹھا پانی تلاش کرنا۔

اسحاق بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ انصار مدینہ میں مجبوروں کی دولت کے لحاظ سے حضرت ابو طلحہ بہت مالدار تھے اور انہیں اپنا بیڑا باغ بہت محبوب تھا جو مسجد نبوی کے سامنے تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گاہے بگاہے اس میں تشریف لے جاتے جاکر اس کا نفیس پانی خوش فرمایا کرتے تھے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو (سورہ آل عمران آیت ۹۲)۔ حضرت ابو طلحہ کہنے لگے کہ میں گناہگار ہوں۔ یا رسول اللہ! بے شک اللہ تعالیٰ نے تم کو فخر سے نوازا ہے۔ یا رسول اللہ! اور مجھے اپنی جائیداد میں بیڑا باغ سب سے پیارا ہے اور یہ اللہ کے لیے صدقہ ہے جس کی بھلائی اور فخر کے لیے اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں۔ یا رسول اللہ! آپ جس طرح مناسب سمجھیں اسے راہ خدا میں خرچ فرمائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو بہت نفع بخش مال کو خرچ کرنے والا سو رہے۔ عبد اللہ رادی کو اس میں شک نہ ہو کہ جو کچھ تم نے کلمہ میں نے سن لیا، میرے خیال میں تم اسے اپنے قربت دار کو دے دو۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! میں یہی کر رہا ہوں۔ دودھ میں پانی ڈال کر پینا۔

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ نوش فرماتے ہوئے دیکھا اور جب ان کے گھر تشریف فرما ہوئے تو

وَالْفَرَاتُ وَامَّا الْبَاطِلَانِ فَهَلَّا فِي الْجَنَّةِ قَائِمَتُهُ
بِثَلَاثَةِ اَقْدَاحٍ قَدْ خُفِيَ لَبَنٌ وَقَدْ خُفِيَ عَسَلٌ
فَقَدْ خُفِيَ خَمْرٌ فَاخَذْتُ الَّذِي فِيهِ اللَّبَنُ فَشَرِبْتُ
فَقِيلَ لِي اَصْبَبْتَ الْفِطْرَةَ اَنْتَ وَامْتَلَكْتَ قَالَ هِشَامٌ
وَسَعِيدٌ وَهَتَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ
مَالِكِ بْنِ مَعْصُومٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْاَذْنِ اَيْدِ حَوْكَةٍ وَلَوْ يَدُ كَرُورِ ثَلَاثَةِ اَقْدَاحٍ

باب ۳۵ استعذاب الماء

۵۱. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ
يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرُ أَنْصَابِي بِالْمَدِينَةِ
مَا لَا مِنْ نَخْلٍ وَكَانَ أَحَبَّ مَالِهِ إِلَيَّ يَبْرَحَاءُ
وَكَانَتْ مُسْقِلُ السَّجْدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءِ بَيْتِهَا
حَتَّى يَخْلُبَ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلْتُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى
تُنْفِقُوا وَمَا يُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنْ أَنَا يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تَنْفِقُوا مَعًا
تُحِبُّونَ وَإِنْ أَحَبَّ مَالِي إِلَيَّ يَبْرَحَاءُ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ
يَتَّخِذُ بَرَّهَا وَدُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعَهَا يَا رَسُولَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ ذَلِكَ مَالٍ رَائِحٍ أَوْ سَائِبٍ شَكَّ
عَبْدُ اللَّهِ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتُ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا
فِي الْأَخْرَبِ بَيْنَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَعَسَلُهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِيمِ وَفِي بَيْتِي نَجْمٌ وَقَالَ
إِسْحَاقُ بْنُ عِثْمَانَ بْنُ يَحْيَى رَأَيْتُهُ

باب ۳۶ شرب اللبن بالماء

۵۲. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا
يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ
اللَّهِ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی نکالا پس آپ نے پیارے گودھ نوش فرمایا۔ حضور کے ہاں جانب حضرت ابو بکر اور دائیں جانب ایک اعرابی تھا۔ پس پیا جو دودھ اپنے اعرابی کو مرحمت فرمایا اور ارشاد ہوا کہ دائیں جانب والا زیادہ حق دار ہے۔

سعید بن حارث کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس تشریف فرما ہوئے اور آپ کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری سے فرمایا کہ اگر تمہارے پاس رات کا باسی پانی ہے تو ہمیں پلا دو ورنہ ہم کسی اور جگہ چلتے ہیں۔ رات اور وہ انصاری اس وقت اپنے بالغ کو پانی دے رہا تھا۔ رادی کا بیان ہے کہ وہ انصاری عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے پاس پانی باسی موجود ہے، آپ صوبہ بڑی کی طرف تشریف لے چلے۔ رادی کا بیان ہے کہ وہ دونوں کرے گی۔ ایک پیارے میں کچھ پانی ڈال کر اس میں کبھی کا دودھ دوا۔ رادی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نوش فرمایا اور پھر اس شخص نے پیا جو آپ کے ساتھ آیا تھا۔

میٹھی چیز اور شہد پینا۔ زہری کا قول ہے کہ سخت ضرورت میں بھی آدمی کا پیشاب پینا حلال نہیں کیونکہ ناپاک ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے لئے تمہارے لیے پاک چیزیں حلال کی ہیں۔ ابن مسعود کا لفظ آدمیوں کے بارے میں قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حرام چیزوں میں تمہارے لیے شفا نہیں رکھی ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد کو بہت پسند فرمایا کرتے تھے۔

کھڑے ہو کر پینا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا جبکہ وہ باب الرحمتہ کے پاس تھے تو انہوں نے کھڑے کھڑے پانی نوش فرمایا اور ارشاد ہوا کہ اگر کوئی آدمی کھڑا ہو کر پانی

شرب لبنا وانی دارا فحلبت شاة فشبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الیہ فرقتنا ول القدر فشرب عن یسارہ ابو بکر عن یمینہ اعرابی فلیط الاعرابی فضلہ ثمر قال الامین قال لایین۔

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَوْمَئِذٍ صَاحِبٌ لَهُ قَدْرٌ لَمْ يَكُنْ لِلَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ يَحْدُثُ مَاءٌ بَاتَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي مَنَاقِبَةٍ وَلَا كَرَعْنَا قَالَ وَالتَّحُلُّ يَحْتَوِلُ الْمَاءُ فِي حَائِطِهِ خَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي الْوُحُوشِ إِلَى الْعَرَبِ قَالَ فَانْطَلِقْ بِهِمَا كَسَكَبَ فِي قَدْرٍ ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ قَالَ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ شَرِبَ التَّحُلُّ الْبَدَايَ جَاءَ مَعَهُ.

باب شرب الحلواء والعسل وقال الزهري لا يحل شرب بول الناس ليشدة في تنزل لآيته يخس. قال الله تعالى: أحل لكم الطيبات. وقال ابن مسعود في السكران الله لم يجعل شفاءكم فيه ما حرم عليكم.

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِجِبُهُ الْحُلُوءُ وَالْعَسَلُ.

باب الشرب قائما

۵۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا وَسْعَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الثَّوَالِ قَالَ أُنِيَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ عَلَى بَابِ الرَّحْبَةِ فَشَرِبَ قَائِمًا فَقَالَ

پیسے تو کچھ لوگ اسے مکروہ جانتے ہیں حالانکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح پانی پیئے ہوئے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے کرتے ہوئے؟
عبد الملک بن مسیرہ کا بیان ہے کہ میں نے ابی بن مسیرہ کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق بیان کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے نماز ظہر پڑھی، پھر لوگوں کی حاجت روائی کرنے کے لیے کوفہ کی جامع مسجد کے سامنے والے چوتھے پر بیٹھ گئے، یہاں تک کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا، پھر آپ کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا تو آپ نے نوش فرمایا اور اپنے منہ ہاتھ دھوئے، شعبہ راوی نے سر اور پیروں کا بھی ذکر کیا ہے۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور کھڑے کھڑے بچا ہوا پانی نوش فرمایا۔ پھر فرمایا کہ بعض لوگ کھڑے ہو کر پانی پیئے کوڑا قسمی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آب زمزم کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

اونٹ پر سوار ہونے کی حالت میں پینا۔

میر مولیٰ ابن عباس نے حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیلے کے اندر دودھ بھیجا جبکہ آپ عرفہ کی طم کو ٹھہرے ہوئے تھے۔ آپ نے اسے دمت مبارک میں سے کر نوش فرمایا۔ امام مالک نے ابوالسفر سے جو روایت کی اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ اپنے اونٹ پر تھے۔
پینے میں دائیں جانب والا زیادہ حق دار ہے۔

ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ڈالا ہوا تھا۔ آپ کے دائیں جانب ایک اعرابی اور بائیں طرف حضرت ابوبکر صدیق تھے۔ پس آپ نے نوش فرمایا اور پچاسوا اعرابی کو دے کر فرمایا کہ دائیں جانب والا زیادہ حق دار ہے۔
دائیں جانب والے سے احوازت لے کر بڑے آدمی کو پہلے پلانا۔

إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُ أَحَدَهُمْ أَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّ كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ .
۵۷۶ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ يَحْثُ عَنْ عِطِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَاطِجِ النَّكَاسِ فِي رَحْبَةِ الْكُوفَةِ حَتَّى حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ ثُمَّ أَقْبَى بِمَاءٍ فَشَرَبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَذَكَرَ أَسْنَهُ وَرَأَى جَنِيهَ ثُمَّ قَامَ فَشَرَبَ فَضَلَّهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ الشَّرْبَ قَائِمًا وَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ .
۵۷۷ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا مِنْ زَمْرَمَ .
بَابُ مَنْ شَرِبَ وَهُوَ وَقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ .

۵۷۸ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ عَمْرِو مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا أُرْسِلَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَاحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ فَخَذَ بِيَدِهِ فَشَرِبَ زَادَ مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَلَى بَعِيرٍ .

بَابُ الْأَيْمَنِ قَالِ الْأَيْمَنِ فِي الشَّرْبِ .
۵۷۹ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَى يَدَيْهِ قَدْ شَرِبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ شِمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ كَمَا أُعْطِيَ الْأَعْرَابِيُّ وَقَالَ: الْأَيْمَنِ الْأَيْمَنِ .
بَابُ هَلْ يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ مِنْ عَيْنِ يَمِينِهِ فِي الشَّرْبِ لِيُعْطِيَ الْأَكْبَرَ .

۵۸۰ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ
أَبِي حَازِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَى بِشَرِّ آبٍ فَشَرِبَ
مِنْهُ وَعَنْ يَتِيمٍ غُلَامٍ وَعَنْ يَسَارٍ الْأَشْيَاطُ فَقَالَ
لِلْغُلَامِ أَتَاذَنِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ
وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أُؤْتِرُ نَصِيْبِي مِنْكَ أَحَدًا
قَالَ فَتَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدَيْهِ

بَابُ الْكَرْمِ فِي الْخَوْرِ

۵۸۱ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مَعَ صَاحِبَةٍ لَهُ
فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَةُ فَرَدَّ
النَّبِيَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا ابْنَ آدَمَ وَأَمَّا ذِي
سَاعَةِ حَيَاتِكَ وَهُوَ يَحُولُ فِي حَائِطٍ لَهُ يَحْدِي الْمَاءَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ
مَاءٌ بَكَتْ فِي حَنَّةٍ فَلَا تَكْرَعْنَاهُ فَإِنَّ الرَّجُلَ يَحُولُ الْمَاءَ
فِي حَائِطٍ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي
مَاءٌ بَكَتْ فِي حَنَّةٍ فَأَتَيْتُ إِلَى الْعَرَبِ لَيْسَ فَسَكَبَ
فِي قَدَاحٍ مَاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ كَثِيرٌ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ
الَّذِي فِي جَاءَ مَعَهُ

بَابُ خِدْمَةِ الصِّغَارِ الْكِبَارِ

۵۸۲ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أُنْسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ
قَائِمًا عَلَى النَّبِيِّ أَصْقِيهِمْ غُمُومًا وَأَنَا أَسْقِيهِمُ
الْفَضِيضَ فَيَقِيلُ حَرَمَتِ الْخَمْرُ فَقَالَ اللَّهُمَّ اكْفِنَا
قُلُوبَنَا لَنْبَسٍ مَا شَرَابُهُمْ قَالَ رَطْبٌ وَبُسْرٌ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ الْأَنْبَسِ وَكَانَتْ خَمْرُهُمْ

ابو حازم بن دینار نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیئے کی کوئی چیز پیش کی گئی تو آپ نے وہ نوش فرمائی۔ آپ کے دائیں ہن ایک لڑکا الدباسی جانب بڑھے آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ پس آپ نے لڑکے سے پوچھا۔ کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں انہیں دیدوں؟ لڑکا عرض گزار ہوا کہ خدا کی قسم، یا رسول اللہ! میں آپ سے ملنے والی چیز میں اپنے آپ پر کسی کو بھی ترجیح نہیں دوں گا۔ لڑکی کا بیان ہے کہ رسول اللہ چلو سے حوض کا پانی پینا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس تشریف لے گئے اور ایک ساتھی آپ کی سعیت میں تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھی نے اسے سلام کیا تو اس آدمی نے سلام کا جواب دیا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں رفت و بہت گری ہے اور اس دلت وہ اپنے باغ کو پانی دے رہا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تمہارے پاس خشک میں رات کا پانی ہے تو پلا دو ورنہ تم کسی اور جگہ سے چلو سے پی لیں گے۔ وہ آدمی باغ کو پانی دے رہا تھا مگر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے پاس خشک میں رات کا پانی موجود ہے لہذا آپ مجھ پر حق کی طرف تشریف لے پیئے۔ چنانچہ ایک پیالے میں اس نے پانی ڈالا اور پھر اپنی لڑکی کا اس میں دودھ دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نوش فرمایا۔ پھر وہ شخص دوبارہ لایا تو اس آدمی نے پی یا جو آپ کے ساتھ آیا تھا۔

چھوٹوں کا بڑوں کی خدمت کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک قبیلے کے پاس کھڑا ہو کر میں اپنے چچاؤں کو نفیس شراب پلا رہا تھا اور میں نے ان سے ان میں سب سے چھوٹا تھا۔ جب اس وقت کہ ایک لڑکا بولم ہو گئی ہے تو چچا جان نے فرمایا کہ اسے چھینک دو، چنانچہ ہم نے وہ چھینک دی۔ سلیمان راولی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا کہ وہ کون سی شراب تھی؟ فرمایا کہ تیار خشک کھجوروں کی جیب

ابو بکر بن مس نے کہا کہ یہ ان کی شرب ہوتی ہوگی تو حضرت انس نے تدبیر میں ڈھائی۔ میرے بعض ساتھیوں کا بیان ہے کہ حضرت انس کو فرماتے ہوئے برتنوں کو ڈھانپ کر رکھنا۔

عطار نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کی تاریکی چھلے یا شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو گھر درگ کو کیو کو شیا طین اس وقت پیسے ہوئے ہوتے ہیں اور جب ایک گھنٹہ رات گزر جائے تو بچوں کو چھوڑ دو۔ اب اللہ کا نام لے کر دو دواؤں کو بند کر لو کیو کہ شیا طین بند دواؤں کو نہیں کھولتے اور اللہ کا نام لے کر اپنی مشک کا منہ بند کر دو اور اللہ کا نام لے کر اپنے برتنوں کو دھک دو، خواہ چڑائی میں ہی ان کے اوپر کوئی چیز رکھی جائے اور اپنے چراغوں کو بڑھا دو۔

— — — — —

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم سونے کو تو اپنے چراغوں کو بڑھا دو اور دو دواؤں کو بند کر دو اور اپنی مشکوں کے منہ بند کر دو اور کھانے پینے کی چیزیں کو ڈھانپ دو اور میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ خواہ ان کے اوپر چڑائی میں کوئی چیز رکھی ہو۔

مشک کا منہ کھول کر پانی پینا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ مشک کا منہ کھلا چھوڑ کر اس سے پانی پیا جائے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشک کے ساتھ منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرماتے ہوئے سنا۔ عبد اللہ نے عمر و حیرہ سے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد منہ لگا کر

قَلْعُ يَنْكِرُ النَّسْ. وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَهْلِي أَنَّهُ كَتَمَ النَّسْ لِقَوْلِ: كَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ.

۳۶۳ بَابُ تَغْطِيَةِ الْأَنْعَاءِ

۵۸۳. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُحُمُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكَفُّوا صَبِيَاءَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَادْكُوا السُّمَّ اللَّهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَادْكُوا قَرَبَكُمْ وَادْكُوا السُّمَّ اللَّهُ وَخَيْرُ مَا أَيْدِيَكُمْ وَادْكُوا السُّمَّ اللَّهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرِضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا وَأَطِيقُوا مَصْلَحَتَكُمْ.

۵۸۴. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هُتَاةٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ إِذَا رَقَدْتُمْ وَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَادْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَخَيْرُ الْقُلَامِ وَالشَّرَابِ وَأَحْسِبْهُ قَالَ وَلَوْ يَعُودُ تُعْرِضُهُ عَلَيْهِ.

۳۶۵ بَابُ اخْتِنَانِ الْأَسْقِيَةِ

۵۸۵. حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَرْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَانِ الْأَسْقِيَةِ يَعْنِي أَنْ تُكْسَرَ أَحْوَاهَا فَيَشْرَبَ مِنْهَا.

۵۸۶. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُعَاذٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي جَبْرِ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنْ

پانی پینا ہے۔

مشک سے منہ لگا کر پانی پینا۔

ابوب کا بیان ہے کہ مکرّم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں وہ چھوٹی چھوٹی باتیں نہ بتاؤں جو مجھے حضرت ابوسریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزہ یا مشک کے ساتھ منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا اور اس بات سے بھی منع فرمایا ہے جو اپنے پڑوسی کو اپنی دیواریں کیں نہیں ٹھونکنے دیتے۔

مکرّم نے حضرت ابوسریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

مکرّم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابوقحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی پانی پئے تو برتن میں سانس نہ لے اور جب تم میں سے کوئی پشیا ب کرے تو ذکر کو اپنا دایاں ہاتھ نہ لگائے اور اگر لگاتا پڑے تو دایاں ہاتھ نہ لگایا جائے۔

دو یا تین سانسوں میں پانی پینا۔
خامہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پانی پیتے وقت دو یا تین سانس لیتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین سانس لیا کرتے تھے۔

نسونے کے برتن میں پینا۔

اخْتِنَاتِ الْأَسْقِيَةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ مَعْبَرٌ أَوْ غَيْرُهُ هُوَ الشَّرْبُ مِنْ أَفْوَاهِهِمَا.

باب ۳۶۱ الشَّرْبُ مِنْ فَمِ السَّقَاءِ

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُليمانُ حَدَّثَنَا الْيُؤُبُ قَالَ لَنَا عِكْرِمَةُ الْأَخْبَرُ كُفْرًا بِأَشْيَاءَ قَصَابٍ حَدَّثَنَا بِهَا أَبُو هُرَيْرَةَ، نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرْبِ مِنْ فَمِ الْقِرْبَةِ أَوْ اللَّبْقَاءِ فَإِنْ يَمْتَنِعُ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِلْدِهِ.

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَنَا الْيُؤُبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُغْرِزَ مَنْ فِي السَّقَاءِ.

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُمَيْرٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرْبِ مِنْ فِي السَّقَاءِ.

باب ۳۶۲ التَّنْفِيسُ فِي الْإِنَاءِ

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ. وَإِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ ذَكَرًا يَبْيِغِيهِ، وَإِذَا قَسَحَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ بِمِثْلِهِ.

باب ۳۶۳ الشَّرْبُ بِفَسَّيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَ احْتَمَنَّا عَزْرَةُ بْنُ قَابِطٍ، قَالَ أَخْبَرَنِي كُثَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّسَّ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَمَنْ عَمِلَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ ثَلَاثًا.

باب ۳۶۴ الشَّرْبُ فِي أُنْيَةِ الدَّهَبِ.

ابن ابی نعلی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملائین میں تھے تو انہوں نے پانی ملا تو ایک کسان چاندی کے پیالے میں ان کے لیے پانی لایا۔ انہوں نے اسے پیچیک دیا اور فرمایا کہ میں اسے نہ پیچیکتا لیکن یہ شخص منع کرنے کے باوجود باز نہ آیا حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ریشم اور دیباچ (پینے) نیز سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے سے منع فرمایا ہے اور حضور نے فرمایا کہ دنیا میں یہ چیزیں ان (کافروں) کے لیے ہیں اور آخرت میں تمہارے لیے ہیں۔

چاندی کے برتن میں پینا۔

ابن ابی نعلی کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نکلے تو انہوں نے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ پیا کرو نیز ریشم اور دیباچ نہ پہنا کرو کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں ان (کافروں) کے لیے ہیں اور آخرت میں تمہارے لیے ہیں۔

عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چاندی کے برتن سے پئے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ بھرتا ہے۔

— — —

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا۔ آپ نے ہمیں بیمار کی عیادت کرنے، چٹانوں کے ساتھ بٹنے، چھینکے والے کو جواب دینے، وحشت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے، سلام کو پھیلانے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کھانے والوں کی قسم کو پورا کر دینے کا حکم فرمایا ہے۔ اور شونے کی انگوٹھی، چاندی میں پینے یا نہ پینا کہ چاندی کے برتن میں پینے

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْعَلَمِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْسَى قَالَ كَانَ حَدِيثُهُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَنْقَضَتْ فَاتَّاهُ دُهْقَانٌ يَقْدَرُ مِنْ خِصْرَةٍ فَرَمَاهُ بِهِ فَقَالَ إِنِّي لَمَأْسُومٌ بِهِ إِلَّا أَنِّي خَدِيتُهُ وَلَمْ يَنْتَهَ، وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَاهُ عَنِ الْحَرِيرِ وَالذِّبَابِ وَالشَّرْبِ فِي أُنْيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هُنَّ لَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ۔

→ بَلَدٌ أُنْيَةِ الْفِضَّةِ

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عُيُوبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْسَى قَالَ خَرَجْنَا مَعَ حَدِيثَةٍ وَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي أُنْيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَالذِّبَابَ هِيَ لَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ۔

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ ابْنِ بَكْرِ الصَّدِيقِ عَنْ أَوْسَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الَّذِي يَشْرَبُ فِي إِنَاءِ الْفِضَّةِ أَشْمًا يَجْرُ حِرُّ فِي بَطْنِهِ

نَارُ جَهَنَّمَ

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَرَادَةَ عَنِ الْأَسَدِيِّ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ، أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِينَ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِدِ وَتَشْيِيتِ الْحَاطِثِ وَاجَابَةِ الدَّاعِي وَافْتِئَاءِ السَّلَامِ وَكَفْرِ الْمَظْلُومِ وَإِبْرَاءِ الْمُعْسِمِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَالِئِ الذَّهَبِ وَعَنِ الشَّرْبِ فِي الْفِضَّةِ أَوْ قَالَ إِنِّيهِ الْفِضَّةِ

نیز زبانی گدوں پر دلوں سے روکا اور ششم دریا ج احسا سترق
(پھنسنے) منع فرمایا۔

پیالوں میں پینا۔

عزیز مولیٰ ام الفضل نے حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا
سے روایت کی ہے کہ لوگوں کو عرفہ کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے روزے کے بارے میں شک ہوا، تو انہوں نے
مضور کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ بھیجا تو آپ نے
اسے نوش فرمایا۔

مضور گئے پیالے یا برتن سے پینا۔

حضرت ابو بکر کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت عبداللہ
بن سلام نے کہا کہ کیا میں آپ کو اس پیالے میں پانی نہ پلاؤں
جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نوش فرماتے تھے۔
ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابواسید
سعدی کو حکم دیا کہ اسے بلا بھیجے۔ پس انہوں نے اس کی طرف
پیغام بھیج دیا تو وہ آئی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
پہنچے۔ دیکھا تو وہ عورت سر جھکائے بیٹھی ہے۔ جب نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ سلسلہ کلام شروع کیا تو اس
نے کہا: میں آپ سے اللہ کی پناہ پکارتی ہوں۔ آپ نے فرمایا
کہ میری جانب سے تم پناہ میں ہو۔ لوگوں نے اس عورت سے
کہا: کیا تو جانتی ہے کہ یہ کون ہیں؟ عورت نے نفی میں جواب
دیا تو لوگوں نے کہا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے جو تجھے
نکاح کا پیغام دینے آئے تھے۔ عورت کہنے لگی کہ پھر تو میں
بڑی بدبخت ہوں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے روانہ
ہو گئے، یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں سمیت سقیفہ نبی ساعدہ

وَعَنِ الْمَيَّاثِرِ وَالْقَيْقِ وَعَنْ لُبَيْسِ الْحَرَمِيِّ وَالْثَّيْبَانِ
وَالْإِسْتَبْرَقِ.

باب الشرب في القُدَّاحِ

۵۹۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ سَالِمِ بْنِ النَّضْرِ عَنْ
عُمَيْرِ مَوْلَى أَمْرِ الْفَضْلِ عَنْ أَمْرِ الْفَضْلِ أَنَّهُمْ شَكُّوا
فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ
فَبَيَّحَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحٍ مِّنْ لَّبَنٍ فَشَرِبَهُ.

باب الشرب من قُدَّاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي بِهِ. وَقَالَ أَبُو رُزْدَةَ قَالَ لِي
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: أَلَا سَقَيْتُكَ فِي قَدَحٍ شَرِبَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ.

۵۹۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو شَلَالَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دُعِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً
مِّنَ الْعَرَبِ فَأَمْرًا بِأَسْيَدِ الشَّاعِدِيَّ أَنْ يُرْسِلَ
إِلَيْهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَقَدِمَتْ، فَتَزَلَّتْ فِي أَجْوَاجِي
سَاعِدَةٍ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى
جَاءَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا كَأَنَّمَا امْرَأَةٌ مِّنْكَسَّةٌ مَّأْسِدًا
فَقَلَّمَا كَلِمَةً النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ، فَقَالَ قَدْ أَعُوذُ نِكَاحِي فَقَالُوا
لَهَا أَتَدْرِينَ مَنْ هَذَا قَالَتْ لَا، قَالُوا هَذَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيُخْطِبَكَ، قَالَتْ
كُنْتُ أَنَا أَشْفَعِي مِنْ ذَلِكَ فَكَبَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتَّى جَلَسَ فِي سَعِيْقَةِ بَنِي سُلَيْمَةَ
هُوَ أَحْصَانِيَّةٌ كَرَّمَ قَالَ: اسْقِنَا يَا سَهْلُ، فَخَرَجْتُ
لَهُمْ وَهَذَا الْقَدَحُ فَاسْقَيْتُهُمْ فِيهِ، فَخَرَجَ لَنَا

میں جلوہ افروز ہوا ہوئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اے سہل! ہمیں پانی تو بلاؤ۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ میں ان کے لیے یہ پیالہ لایا اور میں نے اس میں عام اہول کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک پیالہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دیکھا، جو چھٹ گیا تھا اور چاندی کی تانوں سے گانٹھا ہوا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ وہ پیالہ بہت عمدہ، مرغی اور بہترین کوئی کا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت انس نے فرمایا کہ میں نے اس پیالے میں بنے شمار تیرہ کھول صلی اللہ علیہ وسلم کو پلائی ان کا بیان ہے کہ ابن سیرین نے کہا اس کے گرد لوہے کا ایک حلقہ تھا۔ یہی حضرت انس کا ارادہ ہوا کہ اس کے گرد سونے یا چاندی کا حلقہ لگوائیں تو حضرت ابو طلحہ نے ان سے فرمایا کہ جس چیز کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنایا ہے اس کو تبدیل کرنے کی ذرا بھی کوشش نہ کرو۔ چنانچہ انہوں نے ارادہ ترک کر دیا۔

برکت والا پانی پینا۔

سالم بن ابوالجعد نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مذکورہ حدیث کی روایت کرتے ہوئے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سمیت میں دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا لیکن ذرا سے بچے ہوئے پانی کے سوا کچھ نہ تھا، جو ایک برتن میں جمع کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا، جنہوں نے اپنا دست مبارک اس میں داخل کیا اور پھر انگشت ہائے مبارک کھول دیں پھر ارشاد فرمایا کہ وضو کرنے والے انہیں اور اس کی برکت سے فائدہ اٹھائیں، پس میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگشت ہائے مبارک سے چھوٹ چھوٹ کر نکل رہا ہے۔ پس لوگوں نے وضو کیا اور پانی پیار چنانچہ میں نے اپنا پیٹ بھرنے میں کوئی کسر اٹھانے کی کوئی کسر میرے نزدیک وہ پانی مبارک تھا، میں سالم بن ابوالجعد نے حضرت جابر کی خدمت میں عرض کی کہ اس راز آپ کتنے حضرات تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ چودہ سو۔ عمرو بن ہند نے بھی حضرت جابر سے اس کی روایت کی ہے۔ حصین بن عمرو بن قرہ نے سالم سے اور انہوں نے حضرت جابر سے پندرہ سو حاضرین کی روایت کی ہے اور اسی طرح سعید بن مسیب نے حضرت جابر سے روایت کی ہے۔

سَهْلٌ ذَٰلِكَ الْقَبْرَ ثُمَّ فَشَّرَ بَنَامُنَهُ، قَالَ ثُمَّ اسْتَرْحَبَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَحْدُثُ ذَٰلِكَ قَوْلَهُ لَدَا ۵۹۸ - حَدَّثَنَا الْمَسْنُونُ بْنُ مَدْرِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَرَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ رَأَيْتُ فَدَحَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَدَ النَّسِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَدْ انْصَدَحَ فَسَلَّمَ لَهُ بِفَضِيَّةٍ قَالَ وَهُوَ قَدْ حَرَّجَهُ عَرَفُجَمٌ مِنْ فِضَارٍ قَالَ قَالَ لَقَدْ سَلَّمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَٰذَا الْقَدَحِ الْكَلْبَرِ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ إِنَّهُ كَانَ فِيهِ حَلَقَةٌ مِنْ حَدِيدٍ فَإِذَا سَأَلَ أَشْنُ ابْنُ يَجْعَلُ مَكَانَهَا حَلَقَةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَقَالَ لَهَا أَبُو طَلْحَةَ لَا تُفَيْتِنَا شَيْئًا مَسْنَعُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْكُؤْ.

باب شرب البركة والماء المبارك

۵۹۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَدُّ ابْنُ جَدِّ ابْنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا هَٰذَا الْحَدِيثُ قَالَ قَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَضَرَتِ الْعَصْرُ وَلَيْسَ مَعَنَا مَاءٌ وَغَيْرُ فَضْلِكَ فَوَجَعْتُ فِي إِنَاءٍ ذَاتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّيْ فَادْخُلَ وَدَاةٌ فِيهِ وَهَرَجَ أَصَابِعُهُ ثُمَّ قَالَ مَنْ عَلَى أَهْلِ الْوُضُوءِ الْبَرَكَةُ مِنَ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَتَفَجَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَمَوَّطَا النَّاسُ وَشَرِبُوا فَوَجَعْتُ لَأَسُو مَا جَعَلْتُ فِي بَطْنِي هَدَاةً فَعَلِمْتُ أَنَّ بَرَكَةً قُلْتُ لِحَابِرٍ كَمْ لَكُمْ مِثْقَالُ مِثْقَالٍ قَالَ أَلْفٌ أَوْ أَرْبَعِينَ مِثْقَالًا تَابَعَهُ عُمَرُ وَعَنْ جَابِرٍ وَقَالَ حُصَيْنٌ وَعَنْ عُمَرُ ابْنُ مُرَّةٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي جَابِرٍ بِخَمْسِ عَشْرَةَ مِثْقَالًا وَتَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ جَابِرٍ.

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

مریضیوں کا بیان

مرض کے کفارہ ہونے کا بیان

ارشاد ربانی ہے:۔ جو بڑا کام کرے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔
عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مصیبت ایسی نہیں جو کسی مسلمان کو پہنچے مگر اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے،
یہاں تک کہ اس کا گناہ کے بدلے بھی جو اسے پہنچے۔

عطار بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوجہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مسلمان کو پہنچنے والا کوئی دُکھ، تکلیف، غم، ظلم، اذیت اور دُکھ ایسا نہیں، خواہ اس کے پیر میں کاشا ہی چبے مگر اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو شخص کی مثال کھیتی کے پودوں جیسی ہے جنہیں ہوا کھیں اور ادر ادر جھکاؤ اور کھیں بیڑھا کر دیتی ہے اور منافق کی مثال منور کے مدفت جیسی ہے کہ ہمیشہ ایک حالت میں رہتا ہے اور ہوا ایک ہی دند اسے بیچ و بن سے اکھڑا کر پھینک دیتی ہے۔ زکریا، سعد، ابن کعب، حضرت کعب بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

عطار بن یسار نے حضرت ابوجہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی مثال کھیتی کے پودوں جیسی ہے، جب ہوا آتی ہے تو اسے ایک جانب جھکا دیتی ہے اور جب رک جاتی ہے تو وہ سیدھا ہو جاتا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب المرضی

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الْمَرَضِ وَقَوْلِ
اللّٰهِ تَعَالٰی: مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزِمْ

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْعَمَكِيُّ عَنْ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا
مُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ
أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا مِنْ مُصِيبَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا عَنْهُ
حَتَّى الشُّرْكَهَ يُشَاكِكُهَا.

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو بْنِ دُوَيْدٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ عَمْرِو بْنِ حُلَاحِلَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصِيبٍ
وَلَا وَصِيبٍ وَلَا هَيْمٍ وَلَا خُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَيْرَ حَتَّى
الشُّرْكَهَ يُشَاكِكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ.

۶۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ
عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَالْحَلَمَةِ
وَمَثَلُ الْكُفْرِ كَالْزَيْعِ مَرَّةً وَتَعْدِلُ لَهَا مَرَّةً، وَ
مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالْأَسَدِ تَوَلَّى كَذَا حَتَّى يَكُونَ أُنْجَحًا لَهَا
مَرَّةً وَلَحْدَةً. وَقَالَ زَكْرِيَّا عَنْ حَدَّثَنِي سَعْدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ

كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۶۰۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ السَّيِّدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي
مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ
عَنْ أَبِي عَامِرٍ عَنْ زَوْجِي عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یعنی بلا سے محفوظ ہو جاتا ہے اور بدکار آدمی کی مثال منور کے درخت جیسی ہے جو اگر کسی سیدھا کھڑا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو اسے بیچ دین سے اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابومعصود، سعید بن یسار، ابوالہیب نے حضرت ابوسہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتے تو اسے تکالیف میں مبتلا کرتا ہے۔

شدت مرض

ابوداؤد نے مسروق سے روایت کی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ درد میں مبتلا ہوا ہو۔

حارث بن سید نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کے دوران آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت آپ کو سخت بخار چڑھا ہوا تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ حضور کو تو بڑا سخت بخار ہے، شاید یہ اس وجہ سے ہے کہ آپ کے لیے دو گنا اجر ہے۔ فرمایا کہ اسی طرح کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسے تکلیف پہنچے مگر اس کے گناہ اس طرح مہر جلتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

فتاویٰ مکالمین سے متعلق یہ بات اسی جلد کی حدیث ۶۰۳، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۲۰، ۶۲۱ اور ۶۲۶ میں بھی موجود ہے۔ انعام و راحت اور دُکھ و سب کچھ پر دروگاہِ عالم کی طرف سے ہے۔ وہ انعامات سے نواز کر اور راحت پہنچا کر شکریہ کا امتحان لیتا ہے اور معائب میں مبتلا کر کے اپنے بندوں کا مہر دھاتا ہے۔ اگر تکالمین کو زندہ اپنے مالک کی طرف سے جان کر مایوس کر دے اور اس کا شکوہ نہ کرے تو فرمانِ الہی نہ

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ

کے مطابق اپنے خالق و مالک کی میت کو حاصل کرتا ہے۔ میت یہی ہے کہ وہ اپنے اُس بندے سے غرض ہر جاتا ہے اور اُسے اپنے قریب سے فراغت دے۔ ہر تکلیف اور مصیبت پر اس کی اذیت کے مطابق کناہ جھڑتے ہیں اور یہی اسی وقت ہوتا ہے جبکہ اُسے اپنے مالک کا انعام سمجھ کر قبول کرے اور مہر سے کام لے۔ درحقیقت معائب و تکالیف اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کا حصہ ہیں۔ یہ نعمت خاص

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْحِ مِنْ حَيْثُ أَتَاهَا الرِّيحُ كَفَأَتْهَا إِذَا اعْتَدَلَتْ تَلَقَّاهَا بِالْبَلَاءِ وَالْفَاجِرُ، كَلَّا لَأَسْرَدَ صَمَاءٌ مُعْتَدِلَةٌ حَتَّى يَقْصِمَهَا اللَّهُ إِذَا أَشَاءَ.

۶۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي مَعْصُومَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ يَسَارَ رَأً الْهَجَابِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُدْرِي مَا لِلَّهِ بِهِ خَيْرٌ أَيْسَبُ مِنْهُ.

بات شدت المرض

۶۰۵۔ حَدَّثَنَا قُيُسُ بْنُ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَحَدَّثَنِي يَشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ۶۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَكِيمِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ وَهُوَ يُوعَكُ وَكَأَنَّ شِدَّةَ أَوْقَلْتُ إِنْكَ لَتَوَعَكُ وَوَعَا شِدَّةً بَدَأْتُ أَقُلْتُ إِنْ ذَلِكَ يَأْنُ لَكَ أَجْرٌ قَالَ أَجَلَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَدَى الْإِلَاحَاتِ اللَّهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَابُّ وَرَأَى الشَّجِيرَ.

طور پر انبیائے کرام کو ملتی تھی اور وہی ان سے لطف امداد ہونا جانتے تھے۔ ارشاد کے طور پر اولیاء اللہ کو بھی ان میں سے حصہ ملتا ہے۔ ہمارے اور ساری کائنات کے آقا و مولیٰ سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لوگوں نے تمام انبیائے کرام سے زیادہ اذیتیں پہنچائیں۔ یہاں تک کہ لوگوں نے آپ پر پتھر برسائے لیکن آپ نے دعائیں ہی دیں۔

اللہ رحم فرما! ابن طائف کے مکینوں پر

اللہ ہمیں برسات پتھروں والی زمینوں پر

قاب ۱۹۵۵ء یا ۱۹۵۶ء کی بات ہے کہ راقم اعزاد کے ولی نعمت سرشد برحق اسبق مفتی اعظم دہلی، شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۷ھ) پر فالج کا حملہ ہو گیا۔ احقر نے دہلی خط لکھ کر حال دریافت کیا تو دسے ہی دنوں کے بعد جوابی گزشتی موصول ہو جس میں تحریر تھا: — ” عزیزم! بالکل ٹھیک ہوئی۔ تمہارے بیٹے نیک لوگوں کی دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تمہارے دسے کر دیا ہوں۔ میں اس قابل کہاں ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے مبتلائے آلام رکھے۔ یہ چیزیں تو اس کے خاص بندوں کا حصہ ہیں۔“ — سبحان اللہ!

سرمایہ وقت کے عظیم المثال نگہبان حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۴۲ھ) نے اپنی اسیری کے دوران قادیان بدیع الدین رحمۃ اللہ علیہ کے لیے مکتوب گرامی بھیجا جس کے اندر یہ بھی تحریر فرمایا:۔

”مقبول بندہ وہ ہے جو اپنے مولیٰ کی رضا پر راضی رہے جو اپنی رضا کا تابع ہے وہ اپنے نفس کا بندہ ہے بندے کو چاہیے کہ مالک اگر اُس کے گلے پر چھری بھی چلائے تو شاولی و فرماں رہے اور مالک کے اسی فعل کو اپنی مرضی بنا لے۔ اگر عاذ اللہ اُس فعل کی جانب سے کراہت پیدا ہوئی یا دل نے تنگی محسوس کی تو یہ آئین بندگی کے غلات اور راندہ ہو گا۔“
مولیٰ ہونا ہے (مکتوبات دفتر دوم، مکتوب ۸۸)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو جب گجرات سے روانہ کیا گیا تو فرج کے ساتھ رہنے کی پابندی لگا دی۔ فرج کی اس معیت کے دنوں اُس مرد حق آگاہ نے اپنے مخدوم زادگان خواجہ عبداللہ اور خواجہ عبید اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے نام مکتوب لکھی کھینچے ہوئے اُس میں یہ بھی تحریر فرمایا:۔

”ایام جس میں جب اپنی ناکامی اور بے اختیاری کو دیکھتا ہوں تو مجب لطف امداد اور زلا فوق پاتا ہوں۔ ان اظہار و راحت میں وقت گزارنے والے مصیبت زدگان کے حقوق کو کیا جانیں اور اُس کی مصیبت کے جمال کا کیا ادراک کریں۔ بچوں کی لذت مشائی میں منحصر ہے اور جس نے تلخی کی لذت پائی ہو وہ اسے ایک لمحے کے لیے نہیں خریدتا۔ (مکتوبات دفتر سوم، مکتوب ۸۲)“

ہاں ہے عشق مصطفیٰ روزِ فزوں کر سے خدا

جس کو ہر وہ دکھ مزائدا دوا اٹھانے کیوں

سب لوگوں سے زیادہ انبیائے کرام کو تکالیف پہنچیں۔
پھر وہ بھی دعوات کے مطابق تھیں۔

— محدث بن سوبیہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مَا دَخَلَ أَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً إِلَّا نَبِيًّا مُتَّخِذًا
الْأَوَّلَ وَالْآخِرَ

۶۰۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَسْمَةَ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي سُوَيْبَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ جَبَلٍ

اللّٰهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُدْعَى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ تُدْعَى وَغَايِبًا قَالِ أَجَلُ إِيَّيْ أَفْعَلُ كَمَا يُدْعَى رَجُلَانِ مِنْكُمْ قُلْتُ ذَلِكَ إِنْ لَكَ أَجْرٌ نَزَلَ قَالَ أَجَلُ ذَلِكَ كَذَلِكَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَدْوَى شَوْكَةٍ فَمَاحَرَقَهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا.

باب ۳۰۸ وجوب عيادة المريض

۳۰۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمُوا الْجَائِعَ وَكُوِّدَ الْمَرِيضَ وَكُفِّرَ الْخَائِي.

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ بْنَ مَثَرَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ نَهَا نَاعَنْ خَاتِمَ الذَّهَبِ وَلُبْسَ الْحَرِيرِ وَالْيَتَابِكِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَعَيْنَ النَّسِيِّ وَالْيَشِيرَةِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَتَّبِعَ الْجَنَائِزَ وَنَعُودَ الْمَرِيضَ وَنُفِشِيَ السَّلَامَ.

باب ۳۱۰ عيادة المؤمن عليه

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اسْتِثْنَانُ عَنْ ابْنِ الْمُبَرِّكِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ مَرِضْتُ مَرَضًا فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي ذَا بُوْبُكِرَ وَهُمَا مَا شِئَانِ فَوَجَدَا نِي أَعْيَى عَلَيَّ، فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ فُضُوءَهُ عَلَيَّ فَافْقَتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أَصْنَمُ فِي مَالِي، كَيْفَ أَهْضِي فِي مَالِي فَكَلَّمَ

کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو بخار تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ کو تو بہت سخت بخار چڑھا ہوا ہے۔ فرمایا، ہاں مجھے اتنا بخار چڑھا ہوا ہے جتنا تم میں سے ڈر آدمیوں کو چڑھتا ہے۔ میں نے عرض کی کہ یہ اس وجہ سے ہوگا کہ آپ کے لیے دو گن اجر ہے، فرمایا، ہاں ویسے کوئی مسلمان ایسا نہیں کر اسے کتاباً چھنے کی تکلیف یا اس سے زیادہ پہنچتی ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ بخار دیتا ہے جیسے دخت اپنے پتے بھار دیتا ہے۔ بیمار کی عیادت کرنا ضروری ہے۔

ابو داؤد نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو شخص کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی مزاج پرسی کرو اور قسیدہ کی چڑایا کرو۔

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی اور ریشم، دیباچ اور استبرق کے کپڑے پہننے اور قسمی و بیشرہ کپڑوں کے استعمال سے منع فرمایا اور جنازوں کے ساتھ جانے اور بیمار کی عیادت کرنے اور سلام پھیلانے کا ہمیں حکم فرمایا ہے۔

بے ہوش کی عیادت کرنا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بیمار پڑ گیا، پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میری عیادت کے لیے پیدل تشریف لائے۔ انہوں نے مجھے بے ہوشی کی حالت میں پایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور دونوں سے بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑکا تو مجھے ہوش آ گیا۔ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں میں عرض گزار ہوا:۔ یا رسول اللہ! میں اپنے مال کی تقسیم کس طرح کروں؟ میں اپنے مال کا فیصلہ کیا کہ میں آپ نے مجھے کوئی جواب مرحمت نہ فرمایا میں تک

يُحِبُّنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ.
بَابُ ۳۹۹ فِضْلِ مَنْ يُصَرِّعُ مِنَ الرِّجَالِ

۶۱۱ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

عَدْنَانَ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ
لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلَا أُرِيكَ أَمْرًا مِمَّا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ
قُلْتُ بَلَى قَالَ هَذِهِ الْمَرْأَةُ السُّودَاءُ لَمَّا لَمَسَتْ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أَصْرَعٌ وَإِنِّي أَكْثَفُ
فَادْعُرْ اللَّهَ لِي، قَالَ إِنْ شِئْتَ صَبَرْتُ وَلَكِنَّ الْجَنَّةَ
وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيكَ فَقَالَ لِي صَبِرِي
فَقَالَتْ إِنِّي أَكْثَفُ فَادْعُرْ اللَّهَ أَنْ لَا أَتَكْثَفَ فَدَعَا
لَهَا كُلَّ مَلَأَ اللَّهُ تَعَالَى مَا دَعَا كَيْفَ كَرِهَ مِرْسًا لَهَا مِرْكَبًا

۶۱۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ

أَخْبَرَنِي عَطَاءُ أَنَّهُ رَأَى أَمْرًا قَرِيبًا لِمَرْأَةٍ
طَوِيلَةٍ سَوْدَاءَ عَلَى سِتْرِ الْكَعْبَةِ

بَابُ ۴۰۰ فِضْلِ مَنْ ذَهَبَ بِصِرِّهِ

۶۱۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا

الْأَشْجَثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمَدِينَةِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْمُهَلَّبِ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنْ اللَّهَ قَالَ إِذَا
أَمَلْتُ عَبْدِي فِي عِيَالِيهِ فَصَبِرَ عَوَضَتْهُ مِنْهُمَا
الْجَنَّةُ يُرِيدُ عِيَالِيهِ تَابِعَهُ أَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ وَابْنُ
ظَلَّالٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۴۰۱ عِيَالَةُ النِّسَاءِ الرِّجَالِ وَصَاعِدَاتُ أُمَّ

الْمَدِينَةِ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ الْأَنْصَارِ

۶۱۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ

عَدُوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ دُعِيَ
أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ نَحْنُ اللَّهُ عَنْهُمَا فَخَالَتْ فَدَخَلَتْ

کہ میراث کی آیت نازل ہوئی۔

ریاحی مرگی کی تفصیل۔

مطابق ابی رباح کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی

تعالیٰ عنہما نے مجھ سے فرمایا۔ کیا میں تمہیں جتنی عورتیں دیکھا ہوں ہیں
(عطار) نے کہا کہ جو کہ نہیں۔ فرمایا کہ یہ کالی عورت نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہو گی کہ مجھے مرگی
ہوتی ہے اور میرا ستر بھی کھل جاتا ہے، پس اللہ تعالیٰ سے میرے
حق میں دعا کیجئے۔ فرمایا کہ اگر تم چاہو تو صبر کرو اور ان میں جنت ملے
گی اور اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے تمہارے لیے دعا کروں کہ
وہ تمہیں تندرست فرمادے؟ وہ عورت عرض گزار ہوئی کہ میرا ستر

مطابق کا بیان ہے کہ انہوں نے اہم زفر میں مذکورہ عورت

کو جو طویل القامت اور سیاہ رنگ تھی خانہ کعبہ کے پردوں
کے پاس دیکھا۔

نابینا ہونے کی تفصیل۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بندے کو کچھ چیزوں کے
دریے آزماتا ہوں، مراد آنکھیں ہیں تو ان کے بدلے میں اسے
جنت دیتا ہوں۔ اسی طرح اشعث بن حابر ابو طلحہ حضرت
انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
روایت کی ہے۔

عورتوں کا مردوں کی عیادت کرنا۔

اہم درد آنے مسجد میں رہنے والے ایک انصاری کی عیادت کی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرزمین مدینہ منورہ میں چلے
افرزد ہوئے تو حضرت ابو بکر اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہما
کو بخار آنے لگا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں دونوں حضرات کے پاس

گئی اور کہا: ایا جان! آپ کا کیا حال ہے؟ اے بلال! آپ کا کیا حال ہے؟ ان کا بیان ہے کہ جب حضرت ابو بکر کو بخار چڑھتا تو فرماتے:-

ہوتا ہے شاد آدمی اہل و عیال سے
مالا کہ موت ہے قرین اس کے فعال سے

اور حضرت بلال کا جب بخار اترتا تو یوں گویا ہوتے:-

کاش کہ پھر اپنی وادی میں گزاروں ایک شب

نہو نباتات جلیل اذخر کا نفاہ عجب

کیا گزر ہوگا مرا آپ جنت پر کبھی

کیا نال و شامہ کی ہر گز زیارت پھر بھاب

وہ فرماتی ہیں کہ پھر میں رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور مصورت حال آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف لپریں دعاگو ہوئے۔ اے اللہ! مدینہ سے ہیں ایسی ہی محبت معاف فرما جیسی محبت کرتے مر محبت فرماتی ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ اور بچوں کی عیادت کرنا۔

ابو عثمان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے آپ کو بلوایا اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت ابی بن کعب بھی پیغام بے غما میر کی پی لب و دم ہے لہذا رقم رنجہ فرمائیے۔ آپ صاحبزادی کے لیے سلام بھیجا اور فرمایا کہ بے شک اللہ جو چاہے ہے وہ اسی کا ہے اور جو دیتا ہے وہ بھی اسی کا ہے، ہر ایک کلاس کے پاس ایک مقررہ مدت ہے، لہذا ماضی برضا ہو کر صبر کرنا چاہیے، صاحبزادی نے قسم دے کر بلوایا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی۔ پس انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گود میں دیدیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گود میں دیدیا مبارک سے آنسو جاری ہو گئے، حضرت سعد عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ رحمت ہے جتنا اللہ تعالیٰ اپنے من بندوں کے دلوں میں چاہے ڈالتا ہے، اور اللہ اپنے بندوں پر رحم نہیں

عَلَيْهَا قُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ فَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْخَبَثُ يَقُولُ: هـ

كُلُّ نَفْسٍ فِي مَعْصِيَةٍ فِي أَهْلِهَا

وَالْمَوْتُ أَذْنِي مِنْ شَيْءٍ لَكَ تَكْلِيهِ

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَعَتْ عَذْبُهُ يَقُولُ: هـ

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ آيْتَن لَيْلَةً

يُؤَادِي وَحَوْلِي إِذْ خَرْتُ وَجَلِيلٌ

وَهَلْ أَرْدُنَ يَوْمًا مَيِّمًا يَهْتَدِي

وَهَلْ تَبْدُونَنِي شَامَةً وَطَفِيلٌ

قَالَتْ مَا لَيْسَتْ فَوَجَّهْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحَبِّبْتَ مَكَّةَ أَوْ أَسَدًا اللَّهُمَّ وَصِّحْهَا ذُبَابًا لَنَا فِي مَدِينَتِهَا وَصَلِّ عَلَيْهَا وَانْقُلْ حَتَمَهَا فَاجْعَلْنَا بِالْجَنَّةِ. اس کو موت بخش بنادے اور اس کے مدد صاع میں ہیں برکت عنایت فرما اور اس کے بخار کو مجھ کی جانب بھیج دے۔

باب عیادة الصبیان

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَبْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَرَ عَنْ بِلَالَةَ بِنْتِ نَيْلٍ بَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ ابْنَةَ تَلْحِيقٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا سَلَّتْ إِلَيْهِ وَهُوَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعْدٌ وَأُجَيُّ الْهَضْبِ أَنَّ ابْنَتِي قَدْ حَضَرَتْ فَأَشْهَدُهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا السَّلَامَ وَ يَقُولُ إِنْ رَزَقَ مَا أَخَذَ وَمَا أُعْطِيَ وَكُلَّ شَيْءٍ عِنْدَهُ مَسْئِي فَلْتَحْتَسِبْ وَالتَّصْبِرَ فَأَمْرًا سَلَّتْ لِنَفْسِهَا عَلَيْهِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَرَّغَ مِنَ الصَّبِيِّ فِي حَاجِزٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَفْسُهُ تَقَعُّمُ فَقَامَتْ عَيْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَذَا رَحِمَتُهُ وَضَعَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ مَنْ مَشَاءَ مِنْ عِبَادِهِ

وَلَا يَنْحَرُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الرَّحْمَاءُ.

→ باب ۳۸۳ عِيَادَةُ الْأَعْرَابِ

۶۱۶. حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

بْنِ مَخْتَارٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ

عَلَى أَعْرَابِيٍّ يُعَوِّدُهُ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يُعَوِّدُهُ فَقَالَ لَهُ لَا بَأْسَ

بَكَوْمُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ قُلْتُ طَهُورٌ كَلَّا بَلْ هِيَ

حَقٌّ تَقْوَمُ أَذْ تَتَوَسَّرُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ تُرِيدُهُ الْقُبُورُ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعَمَّرُوا

→ باب ۳۸۴ عِيَادَةُ الْمَشْرُكِ

۶۱۷. حَدَّثَنَا سَلَمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ

بْنُ مَخْتَارٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَلِيًّا

بِطَبِّهِ كَانَ يُعَدُّ مَرِيضًا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَمَرَضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّدُهُ

فَقَالَ أَسْلِمَ فَأَسْلِمَ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ

عَنْ أَبِيهِ وَلَمْ يَحْضُرْ الْبُوطَا لِبِ جَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

→ باب ۳۸۵ إِذَا عَادَ مَرِيضًا فَحَضَرَتْ الصَّلَاةُ

فَصَلَّى بِرِمٍ جَمَاعَةً.

۶۱۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى

حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ

نَاسٌ يُعَوِّدُونَهُ فِي مَرَضِهِ فَصَلَّى بِرِمٍ جَالِسًا فَجَعَلُوا

يُصَلُّونَ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَجْلِسُوا قُلْنَا بَرَّعَ قَالَ

إِنْ إِلَهُكُمْ لَيُوتِقَنَّ بِهِ فَإِذَا مَرَّكُمْ فَارْكَعُوا وَإِذَا

رَفَعَهُ فَارْقَعُوا فَإِنْ صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا قَالَ

أَبُو عُبَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ هَذَا الْحَدِيثُ مُتَّصِلٌ

لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَمَ مَا صَلَّى

فَرَأَى أَمْرًا رَمِي دُرُوبًا

بِهِمَا تَقُولُ كِي عِيَادَتِ كَرْنَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرجی کی عیادت کرنے

تشریف لے گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو فرمایا کہ کوئی مریض نہیں، اللہ نے عالم

توکل میں سے پاک ہے، راوی کا بیان ہے کہ اعرجی نے کہا آپ

اسے پاک بتاتے ہیں حالانکہ یہ بیمار تو ایک بڑے آدمی پر یوں حمل

آدھ ہوا کہ قبر میں پہنچا کر چھوڑے گا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا کہ اچھا ایسا ہی سہی۔

مشترک کی عیادت کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہودیوں کا ایک

لڑکا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دگے بگے خدمت کیا کرتا

تھا۔ وہ بیمار ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت (مزاج

پر سی) اس کے لیے تشریف لے گئے۔ پس آپ نے اس سے فرمایا

کہ مسلمان ہو جا تو وہ مسلمان ہو گیا۔ سعید بن مسیب نے اپنے

والد ماجد حضرت مسیب بن حزن سے روایت کیا ہے کہ جب ابوہریرہ

قریب اللہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے

تو ان کے دروازے کا قوت ہو گیا تو وہیں باجماع

نماز ادا کر لیں۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کے وقت

کچھ لوگ آپ کی عیادت کے لیے حاضر خدمت ہوئے۔ پس آپ

نے انہیں بیٹھ کر نماز پڑھائی لیکن وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے

تو آپ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ جب فارغ ہوئے تو کچھ

نے فرمایا۔ اہم اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے لہذا

جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم

بھی اٹھالو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

ابو عبد اللہ امام بخاری کا بیان ہے کہ حمزہ نے فرمایا کہ یہ حدیث منسوخ ہے

قَاعِدَةُ اَوَّلُ النَّاسِ خُلِقَ قِيَامًا - كَمَا كُنِيَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
بِاِثْمٍ وَضَعِ يَدَهُ عَلَى الْمَرِيضِ .

١١٩ حَدَّثَنَا الْبَيْهَقِيُّ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا الْجُعْفِيُّ
عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا سَعْدُ أَنَّ أَبَاهَا قَالَ تَشْكِلْتِ بِمَكَّةَ
شَكَرْتُ أَبَدًا بِهَا لِي الْبَيْتُ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَعُودُنِي فَقُلْتُ يَا بَيْتَ اللَّهِ إِنِّي أَتْرُكُ مَا لَوْ إِنِّي لَمُتُّ لَكَ
إِلَّا ابْنَةً وَاحِدَةً فَأَوْصِي بِثَلَاثِي مَا لِي وَأَتْرُكُ الثَّلَاثُ
فَقَالَ لَا قُلْتُ فَأَوْصِي بِالثَّلَاثِ وَأَتْرُكُ لَهَا الثَّلَاثِينَ
قَالَ الثَّلَاثُ وَالثَّلَاثُ كَثِيرٌ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى
جَبْهَتِهِ ثُمَّ مَسَمَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِهِ وَبَطْنِي ثُمَّ قَالَ
اللَّهُمَّ إِنِّي سَعِدْتُ بِمَا تَوَصَّلْتُ لِي بِكَ فَتَزَيَّلْتُ
أَجْدُ بَرْدَهُ عَلَى كَيْبَدِي فِيمَا يَحَالُ إِلَيَّ حَتَّى
السَّاعَةِ

۵۰ صدوں اسیچے بڑے امداد سسٹمز لگائے جائیں۔

اعلا حضرت! سعد کو شفا عطا فرما اور اس کی عمر کو پانچویں تک پہنچا۔ حضرت سعد فرماتے

١٢٠. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ
قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسَسْتُهُ
بِيَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تُرْعَكَ وَغَمًّا
شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَجَلٌ لِي أَوْعَكَ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ فَقُلْتُ
ذَلِكَ إِنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَجَلٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مَرَضٌ أَوْ كَأْسٌ سِوَا الْكَحْفِ
اللَّهُ لَهُ سِتْرَانِ كَمَا كَحُفَّتِ الشَّجَرَةُ دَرَاهِقًا

بَابُ مَا يُقَالُ لِلْمَرِيضِ وَمَا يُجِبُّ
٢٢١ - حَدَّثَنَا قَيْصُ بْنُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ
عَنْ أَبِيهِمُ النَّبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عائشہ بنت سعد نے اپنے والد محترم حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ کہ کرمہ کے اندر میں سخت بیمار پڑ گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری مزاج پر مری کے لیے تشریف لائے۔ میں عرض گزار ہوا: یا نبی اللہ! میں مال چھوڑ رہا ہوں اور پیچھے میری صرف ایک بڑکی ہے۔ کیا میں دو تھائی مال کی وصیت کر کے ایک تھائی چھوڑ دوں؟ آپ نے انکار فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ نصف کی وصیت کر کے نصف چھوڑ دوں؟ آپ نے انکار فرمایا۔ میں نے عرض کی کہ تھائی کی وصیت کر دوں اور دو تھائی اس کے لیے چھوڑ دوں؟ فرمایا کہ تھائی کی کر دو لیکن تھائی بھی زیادہ ہے۔ اس کے بعد آپ نے میری پیشانی پر اپنا دست مبارک رکھا، پھر اپنا دست بائیں میرے چہرے اور میٹھ پر رکھا، اس کے بعد دعا کی۔

اس وقت سے اب تک جب بھی بہنا خیال آتا ہے تو حضور کے دستِ شفقت کی
 حدیث بن سدید نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
 سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
 حاضر ہوا جبکہ آپ کو بخار چڑھا ہوا تھا۔ پس میں نے ہاتھ لگا کر دیکھا
 اور عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! آپ کو تو نبوتِ سخت بخار چڑھا
 ہوا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں تبے شک
 بخے تمہارے دو آدمیوں کے بارِ بخار چڑھا ہوا ہے۔ میں نے عرض
 کیا کہ یتو دو گنا اجر ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اثبات میں جواب دیا پھر فرمایا کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسے کوئی
 اذیت یا مرض وغیرہ کی تکلیف پہنچے مگر اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں
 کو مٹا دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتوں کو مٹا دیتا

مرغض سے کیا کہیں اور وہ کیا جواب دے۔

حضرت ابن سبید کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزالت کے دوران میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے ہاتھ لگا کر دیکھا

فِي مَوْنِهِ فَمِيسَتْهُ وَهُوَ يُوعَكُ وَكَأَشِدُّهُ أَنْفَلَتْ
بِأَنَّكَ لَبْرَعُكَ وَهَكَأَشِدُّهُ أَقْذَلُكَ أَنْ لَكَ أَحَدٌ مِنْ
تَحِلُّلِ أَجَلٍ وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ آذَى إِلَّا حَاتَتْ

عَذْرُهُ خَطِيئَةً كَمَا تَحَامَتُ وَرَقُ الشَّجَرِ
۶۲۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ خَالِدِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ
يَعُودُكَ فَقَالَ لَا بَأْسَ طَلُّهُمُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ كَلَّا
بَلْ حَقَّ تَقَوُّرُ عَلَى شَيْءٍ كَبِيرٍ كَيْفَ تَزِيدُهُ الْقَبْرُ قَالَ
الْبَقِيَّةُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعَمَّرَ إِذَا

بَابُ عِيَادَةِ التَّرِيضِ رَاكِبًا وَمَا شِئَا
وَرَدَّ عَلَى الْحَمَامِ

۶۲۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ أَسْمَةَ ابْنَ
زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ
عَلَى حِمَا بِعَلَى الْكَأْبِ عَلَى قَطِيفَةٍ فَذَكَرَتْ وَارَدَتْ
أَسْمَةَ وَمَاءً لَا يَعُودُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ قَبْلَ وَقَعَةٍ
بَدْرٍ فَسَارَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْأُبَيْرِ
بَنِ سَكْرٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ عَبْدُ اللَّهِ فِي الْمَجْلِسِ
أَخْلَاطِيقِ السَّلِيمِينَ وَالشُّرَكَاءِ عَبْدُ اللَّهِ الْأَدْنَى
وَالْمُؤَدِّ فِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رُوْلَةَ فَكَلَّمَا
عَشِيَّتِ الْمَجْلِسَ فَجَاءَ الدَّالُّ فَخَرَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أَبِي أَنَسٍ بِرَدِّهِ قَالَ لَا تُخَيِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَّ وَنَزَلَ فَدَعَا لَهُمْ
إِلَى اللَّهِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أَبِي يَأْكُمُهَا الْعَمْرُ إِنَّهُ لَا أَحْسَنُ مِمَّا نَقُولُ إِنْ كَانَ
حَقًّا وَلَا تَوَدُّنَا فِي مَجْلِسِنَا وَاسْجَعُوا لِي رَحْلَكَ
فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ، قَالَ ابْنُ سَادَةَ،
بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَلَّمْنَا فِي مَجْلِسِنَا فَوَلَّاهُ حُجُبَ

تو آپ کو سخت بھارتھا۔ پس میں عرض کر رہا تھا کہ آپ کو توڑا ہوا
بھارتھو اور یہ اس لیے کہ آپ مجھے دھوکا دے رہے ہیں۔ نہ پایا
ہاں اور کوئی مسلمان ایسا نہیں کرے جب اس کو کوئی اذیت پہنچے
تو اس کے گناہ ایسے گہرے ہیں جیسے درخت کے پتے گر جاتے ہیں۔

مکرر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کی عیادت
کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا کہ کوئی ڈرنے کی بات نہیں
اللہ نے پہاڑ تو گناہوں سے پاکی ہے۔ اس نے کہا: سرگز نہیں،
بلکہ یہ بھارتھو اس طرح ایک نہایت بڑے بڑے خداوند ہوا ہے کہ قبر
میں پہنچانے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا ایسا ہی ہے۔
عیادت کے لیے پیدل یا سواریاں دوسرے کے پیچھے گھرے
پر بیٹھ کر جانا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ
تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدی
پر سوار ہوئے جس پر مذک کی چادر ڈال رکھی تھی اور حضرت اسامہ
کو اپنے پیچھے بٹھا کر حضرت سعد بن عبادہ کی عیادت کے لیے
تشریف لے گئے۔ یہ عروہ بدر سے پہلے کی بات ہے۔ آپ
تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک مجلس کے پاس سے گزر رہا تھا۔
جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول بھی تھا اور اس کے اسلام لانے
سے پہلے کہ بات ہے۔ اس مجلس میں مسلمان، مشرک، بت پرست
اور یہودی موجود تھے۔ اسی مجلس میں حضرت عبداللہ بن رواحہ بھی
تھے۔ جب سواری کی گرد مجلس پر چھا گئی تو عبداللہ بن ابی نے چادر
کے ساتھ اپنی ناک چھپائی اور کہا کہ ہم پر وحل نہ اڑاؤ۔ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا، رک گئے، گدھے سے اتارے، انہیں خدا کی
طاعت بلایا اور قرآن کریم سنایا۔ پس عبداللہ بن ابی نے کہا: اے بھلا
مونس! جو کچھ تم کہہ رہے ہو میں اسے اچھا نہیں سمجھتا۔ اگر تم حق پر
ہو تو ہماری مجلس میں اس کے ذریعے ہمیں نہ ستاؤ۔ اپنے گھر چل جاؤ
اور جو تمہارے پاس آئے اسے یہ قصہ سنایا کہ حضرت ابن رواحہ
عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلس میں تشریف

لایا کریں، یہیں یہ بہت پسند ہے۔ اس پر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں تو لڑائیاں ہونے لگی اور ایک دوسرے پر حملہ آور ہونے کے قریب تھے۔ جب تک وہ خاموش ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہیں تشریف فرما رہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حاکم پر سوار ہو کر حضرت سعد بن عبادہ کے پاس پہنچ گئے اور ان سے فرمایا: اے سعد! کیا تم نے دعائیں سنی جو ابوجہاب یعنی عبداللہ بن ابی نے کہی ہے؟ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اسے معاف کر دیجئے اور اس سے مدد فرمائیے کیونکہ اللہ نے آپ کو رحمت اللعالمین بنایا ہے۔ بات یہ ہے کہ اس شعر کے لوگ جمع ہو کر اس کا قاف پوٹھ کرنا چاہتے تھے مگر سوار کی کپڑی اس کے سر پر رکھیں لیکن اس غی کے

ابن الکلبہ کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مزاج پر سی کے لیے تشریف لائے لیکن نہ آپ خیر پر سوار تھے اور نہ گھوڑے پر۔

مرض کا کہنا کہ مجھے تکلیف ہے۔ یہاں دے دئے کہنا یا کہ میرا مرض بڑھ گیا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر علیہ السلام نے کہا کہ مجھے تکلیف لاحق ہے اور ترسب سے بڑھ کر رم کرنے والا ہے۔

عبدالرحمن بن ابوسلمی کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا یہ جو میں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ ہاں۔ پس آپ نے ایک مہم کو بلوایا جس نے میرا سر منڈ دیا اور پھر مجھے فدیہ دینے کا حکم فرمایا۔

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہائے سر پہنٹا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کاش! میری زندگی میں ایسا ہو جاتا تو میں تمہارے لیے استغفار کرتا اور دعا مانگتا۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں: ہائے مصیبت! خدا کی قسم، کیا میں یہ گمان کروں کہ آپ میری موت چاہتے ہیں اور اگر ایسا

ذَلِكَ فَاسْتَبِ السَّيْمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادَ أَنْ يَنْتَكُوا وَمَا زُنْ فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَكَنُوا أَهْرَ كَبِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتْهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو جَهَابٍ يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إَعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ فَلَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ مَا أَعْطَاكَ وَلَقَدْ اجْتَمَعَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَحْرَةِ أَنْ يُتَوَجَّهَ فَيَحْضَبُوهُ فَلَمَّا رَدَّ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِيقَ يَذَلِكَ فَذَلِكَ الَّذِي فَعَلَهُ مَا نَأَيْتُ .

۴۳۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ الْمُسْكَدِ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي لَيْسَ بِي رَأْسٌ بَغْلِي وَلَا يَرُدُّونَ بَابُ قَوْلِ الرَّيْضِ إِنِّي وَجِعْتُ أَوْ أَوَّلَ سَاءَ أَوْ اسْتَدْبَيْتُ الْوَجْعَ وَقَوْلُ أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنِّي مَسْرِي الضَّرَّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ .

۴۳۵ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَأَيُّوبَ عَنْ جَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْسَى عَلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَوْقَدُ نَحْتِ الْقِدْرِ فَقَالَ: أَيُّؤْذِيكَ هَؤُلَاءُ أَسِيكَ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَا الْخَلْقَ فَحَلَقَهُ ثُمَّ أَمَرَنِي بِالْبَدَأِ .

۴۳۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَبُو زَكْرِيَاءَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بَكْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَرَأْسُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ لَوْ كَانَ قَاتَا حَتَّى فَاسْتَعْفِرَ لَكَ وَادْعُوا إِلَيْكَ فَقَالَتْ

عَالَمَتُهُ وَأَتُكَلِّمُهُ وَاللَّهُ إِنِّي لَا أَظُنُّكَ تَحِبُّ مَوْتِي
وَلَوْ كَانَ ذَلِكَ لَظَلَلْتُ الْخَرِيدَ مِنْكَ مَعْرُوسًا بِبَعْضِ
أَسْرَاجِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَلْ أَنَا ذَارِئُ سَاءَ لَقَدِّ هَمَمْتُ إِذَا رَدْتُ أَنْ أُرْسَلَ
إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ وَأَعْبَدُ أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْ
يَقْتَتِلُ الْمُتَمَنُّونَ كَمَا قُلْتُ يَا لِي بِاللَّهِ وَبِذِي لَلْمُؤْمِنُونَ
أَوْ يَذْفَرُ اللَّهُ وَيَا بَنِي الْمُؤْمِنُونَ - صحابہ اور مسلمان اس کی مخالفت کو نہ دیکھتے تھے۔
۶۲۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ
مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سَلَمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ
الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
يُوعِظُ فَمَسِسْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّكَ لَتُوعِظُكَ وَحَكَا
شِدِيدًا قَالَ أَجَلٌ كَمَا يُوعِظُكَ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ
لَكَ أَجْرَانِ قَالَ نَعَمْ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مِنْهُنَّ
فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ سَنِيَّتَهُ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ
وَمَذَهَبًا.

۶۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَقِيُّ
عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي مِنْ وَجَعٍ أَشَدَّ بِي وَنَ
حَجَّةَ الْوُدَّاجِ فَقُلْتُ، بَلَمَّ بِي مَا تَرَى وَأَنَا ذُو مَالٍ
وَلَا يَدْرِيئِي إِلَّا ابْتِغَاءُ أَفَاقَتِ صَدَقِي بِشَلَّتِي مَا لِي
قَالَ لَا، قُلْتُ بِالْقَطْرِ قَالَ لَا، قُلْتُ الْفُلْتُ قَالَ
الْقُلْتُ كَيْفَ أَنْ تَدَاعَى وَمَا تَكُ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ
مِنْ أَنْ تَدَاعَى هُمْ عَالَةٌ يَتَكَلَّفُونَ النَّاسَ وَلَنْ
تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجَزْتَ عَلَيْهِمَا
حَقِّي مَا تَجْعَلُ فِي فِي مَرَاتِكَ. اٹھا کیلئے فرم کرتے ہوئے تھیں اس کا اجر ملے گا یہاں تک کہ اس لئے کبھی جو تم اپنی بیوی کے لئے میں ڈالو۔
۶۲۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ
بَكْرِ بْنِ قُرَيْشٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَلْ أَنَا ذَارِئُ سَاءَ لَقَدِّ هَمَمْتُ إِذَا رَدْتُ أَنْ أُرْسَلَ
إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ وَأَعْبَدُ أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْ
يَقْتَتِلُ الْمُتَمَنُّونَ كَمَا قُلْتُ يَا لِي بِاللَّهِ وَبِذِي لَلْمُؤْمِنُونَ
أَوْ يَذْفَرُ اللَّهُ وَيَا بَنِي الْمُؤْمِنُونَ - صحابہ اور مسلمان اس کی مخالفت کو نہ دیکھتے تھے۔

ہو گیا تو آپ دوسرا دن اپنی کسی دوسری بیوی کے پاس ہی گزاریں
گئے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلکہ میرا سرور سے
پیشا جا رہا ہے لہذا میرا فیصلہ ہوا یا میں نے ارادہ کیا کہ اب جو
اللہ ان کے صاحبزادے کو بلا بھیجوں اور ان سے علیحدہ غفلت ٹل دے
کھنے والے جو چاہیں کہیں گے اور خواہش کرنے والے خواہش کریں گے۔
پھر میں نے کہا کہ اس کی خدمت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کا خلعت نہیں
دے گا۔ حضرت بن مسعود کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ
عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ
آپ بیمار میں مبتلا تھے۔ پس میں نے آپ کے جسم اطہر کو مس کر کے
دیکھا اور عرض گزار ہوا۔ آپ کو تو بہت سخت بیمار ہے۔ فرمایا ہاں
اور کوئی مسلمان ایسا نہیں کر اسے کوئی اذیت و مرض وغیرہ پہنچے
مگر اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو ایسے مٹا دیتا ہے۔
جیسے درخت اپنے پتوں کو جھاڑ دیتا ہے۔

عامر بن سعد کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت سعد
بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے الوداع کے دنوں
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے
جبکہ میں سخت بیمار ہو گیا تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں اس درجہ تک
میں ہوں جیسے کہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ میں ایک مالدار آدمی
ہوں اور ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں ہے تو کیا میں اپنا
دھنیا مال صدقہ کر دوں؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کر کے آدھا
فرمایا کہ نہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ تمہاری فرمایا کہ تمہاری بھی زیادہ ہے
اور اگر تم اپنے مال کو مالدار چھوڑو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں
محتاج چھوڑو اور وہ لوگوں کے دست و پا کر رہے ہیں اور جو کچھ تم دھنیا
مرض کا یہ کہنا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔

عبد اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ

عَنْ مَعْمَرٍ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
لَمَّا حَضَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ
رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَلُمُّوا إِلَيَّ لَكُمْ كِتَابٌ لَا تَقْضُوا بَعْدَهُ فَتَأْتِ
عُمَرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ
الْوَجَعُ وَعِنْدَ كَوْمِ الشَّرَافِ حُسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ فَاسْتَلَفَ
أَهْلُ الْبَيْتِ فَاخْتَصَمُوا مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرَأُوا يَكْتُبُ
لَكُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَقْضُوا بَعْدَهُ
وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ
وَالِاخْتِلَافَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمُوا قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرِّزْيَةَ
كُلَّ الرِّزْيَةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ
مِنْ اخْتِلَافِهِمْ

→ مَا ۳۹۱ مَن ذَهَبَ بِالصَّبِيِّ الْمَرِيضِ
لِيُدْعِيَ إِلَهُهُ

۳۹۰ - حَدَّثَنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ بْنُ حَنْزَلَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ
هُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْجَعْفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
يَقُولُ إِذَا ذَهَبَ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي
وَجِجَةً فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَانِي بِأَلْبَرَكَةٍ ثُمَّ تَوَضَّأَ
فَشَرِبَتْ مِنْ قُضُونِهِمْ وَكُنْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَتَلَوْتُ
إِلَى خَاتَمِ النَّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَمِثْلَ رِزِّ الْحَجَلَةِ .

۳۹۲ - مَمْنُونِي الْمَرِيضِ الْمَوْتِ

۳۹۱ - حَدَّثَنَا إِدْرَسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
ثَابِتُ الْبَنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال
کا وقت قریب آیا اور کاشانہ اقدس کے اندر بیت سے حضرت
تھے جن میں حضرت عمر بن خطاب بھی موجود تھے۔ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے لکھنے کا سامان لا کر دو تاکہ میں
ایسی تحریر لکھ دوں جس کے باعث میرے بعد کسی گمراہ نہیں ہو
گے۔ حضرت عمر نے کہا کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم درد
کی شدت میں ایسا فرما رہے ہیں حالانکہ وہ کادیا ہوا قرآن
کریم تمہارے پاس ہے اور اللہ کی کتاب ہمارے لیے کافی
ہے۔ اس پر اہل بیت اطہار نے اختلاف کیا۔ ان کا جھگڑا اس
بات پر تھا کہ بعض لوگ کہتے تھے کہ لکھنے کا سامان لا دیا جائے
تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسی تحریر لکھ سکیں کہ اس کے بعد علم
کبھی گمراہ نہ ہو سکو اور بعض وہ کہتے تھے جو حضرت عمر نے کہا۔ جب
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور بیکار کلام اور جھگڑا ہونے لگا
تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے
پاس سے چلے جاؤ۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس
فرمایا کرتے کہ یہ کتنی بڑی مصیبت پیش آئی کہ لوگوں کا اختلاف اور ان کا
شور و غل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہراس دینے لگا۔

مریض بچے کو دعا کرنے کے لیے لے جانا۔

جعید بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سائب بن
زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری خالہ مجھے لے
کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی۔
یا رسول اللہ! میرے بچے کو تکلیف ہے۔ پس حضور نے دست
شفقت میرے سر پر پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی۔ پھر
آپ حضور نے بالادب کے ہوئے پانی سے مجھے بلایا میں نے آپ کے پیچھے کھڑا ہوا۔
تو میں نے ہر نبوت کو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان دیکھا جو عابد کے م
سویں سو سال آرزو کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص تکلیف کے باعث جو

اسے پہنچے موت کی آرزو نہ کرے اور اگر ایسا کرنے کے سوا چارہ نظر نہ آئے تو یوں کہے :- اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھنا جب تک زندگی میں بھلائی ہے اور مجھے وفات دینا جب میرے لیے موت میں بھلائی ہو۔

قیس بن ابی حازم کا بیان ہے کہ جب ہم حضرت جناب بن اریس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے تو انہوں نے سات داغ دکھائے ہوئے تھے۔ پہلا غلے نے فرمایا :- ہمارے جو ساتھی دنیا سے عزت میں (کوچ کر گئے دنیا نے ان کے اجر سے کچھ بھی نہیں گھٹایا اور ہم نے مال یا ایسے جو زمین میں ہی رکھا جاسکتا ہے اور اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی آرزو کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں اس کے لیے دعا کرتا۔ پھر ہم دوسری مرتبہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ اپنے باغ کی دیوار بنا رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ مسلمان کو ہر اس چیز کا ابرو ہونا ہے جو وہ خرچ کرے ماسوائے اس کے جو وہ اس

حضرت ابوسہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی شخص کا عمل اس کو جنت میں داخل نہیں کر سکے گا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کا بھی سزا یا کر نہیں، میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی آغوش فضل و رحمت میں ڈھانے لے۔ پس تم اخلاص کے ساتھ عمل کرو اور مہذبہ روی اختیار کرو اور کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے خواہ وہ نیک ہی کیوں نہ ہو، شاید اس کی بھلائوں میں اضافہ ہو جائے اور خواہ وہ غفلت کا ہی کیوں نہ ہو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ تائب ہو جائے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ نے میرے ساتھ چم لگائی ہوئی تھی کہ اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق کے ساتھ

قَالَ الْبَيْهَقِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّي أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ مِنْهُ إِسَابَةً فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ قَائِلًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ أَحْيِيْنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفِّيْ إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي.

۶۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى حَبَابِ ثَمُودَ وَقَدْ أَلْكُوا سَبْعَ كِيَابَ فَكُنَّا إِذَا أَصْحَابَتِ الدِّينَ سَلَمُوا مَعَهُمْ وَلَمْ تَنْفَضْهُمْ الدُّنْيَا، وَإِنْ أَصْبَحْنَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ، وَلَوْ لَا أَنَّ الْبَيْهَقِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهَانًا أَنْ تَدْعُو بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ، لَكُمُ اخْتِيَاةٌ مَرَّةٌ أُخْرَى وَهُوَ يَنْبَغِي حَاطَّةً، فَكُنَّا إِذَا أَلْسَمَ يُوجِدُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يَنْفِقُهُ إِلَّا فِي شَيْءٍ يَجْعَلُهُ فِي هَذَا التُّرَابِ.

۶۳۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَاهُ يَرَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَدْخُلَ أَحَدًا عَمَلُهُ الْجَنَّةَ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَخَمَّدَ فِي اللَّهِ بِفَضْلِ وَرَحْمَةٍ فَتَبَدَّدَا فَقَارِبُوا لَا يَتَمَنَّي أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ إِمَّا مَحْسِنًا فَلَعَلَّكَ أَنْ تَزِدَ أَوْ خَيْرًا أَوْ إِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّكَ أَنْ يَسْتَعْتِبَ.

۶۳۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْبَابِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ الْبَيْهَقِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَمِدُّ إِلَى يَحْيَى بْنِ أَبِي حَبْشَةَ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْ نِي وَالْحَقِيقِي بِالْزَوْفِي.

بَاب ۳۹۳ دَعَاءُ الْعَائِدِ لِلْمَرِيضِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ بَدَتْ سَعْدًا عَنْ أَبِيهَا: اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا قَالَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا أَوْ أَتَى بِهِ قَالَ: اذْهَبِ الْبَاسَ رَبِّ النَّاسِ اشْفِ وَأَنْتَ بِعَشَائِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُخَادِرُ سَعْتًا. قَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي قَلْبٍسَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَأَبِي الصُّحَيْحِ إِذَا أَتَى بِالْمَرِيضِ أَوْ قَالَ جَرِيئًا عَنْ مَنصُورٍ عَنْ أَبِي الصُّحَيْحِ وَخَدَّاهُ وَقَالَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا.

بَاب ۳۹۴ وَضُوءُ الْعَائِدِ لِلْمَرِيضِ

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَاحِمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِمِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فَتَرَضَّاهُ فَصَبَّ عَلَيَّ أَوْ قَالَ صَبَّوْا عَلَيَّ فَقُلْتُ فَقُلْتُ لَا يَرِيئِي إِلَّا كَلَالَةٌ فَكَيْفَ الْمِيرَاثُ فَتَوَلَّى آيَةً الْقُرْآنِ.

بَاب ۳۹۵ مَنْ دَعَا بِرَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْحُمَّى

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا خَلَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُعَاكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ قَالَتْ فَدَخَلَتْ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ ۵

عیادت کرنے والے کا مریض کے لیے دعا کرنا۔

عائشہ بنت سعد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضور نے دعا کی: اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما۔

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے یا کسی مریض کو آپ کی خدمت میں لایا جاتا تو کہتے: اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما دے اور شفا دینے والا تو ہے۔ شفا نہیں گزیرے گی شفا راہی شفا مرحمت فرما تو بیماری کا نشان نہ چھوڑے۔ عمر بن ابو قیس، ابراہیم بن طہمان، منصور، ابراہیم اور ابوالضحیٰ نے کہا کہ جب کسی مریض کو آپ کی خدمت میں لایا جاتا تھا۔ یا جریر منصور، ابوالضحیٰ اکیلے نے کہا کہ جب آپ کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے۔

عیادت کرنے والے کا مریض کے لیے وضو کرنا۔

محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں بیمار تھا۔ پس آپ نے وضو کر کے میرے اوپر پانی چھڑکایا فرمایا کہ اس پر پانی چھڑکو۔ چنانچہ مجھے خوش آگیا تو میں عرض گزار ہوا۔ ایک کلام کے سوا میرا کوئی وارث نہیں ہے لہذا میری میراث کیسے تقسیم ہوگی؟ پس میراث کی آیت نازل ہو گئی۔

وبا اور بخار دفع ہونے کے لیے دعا کرنا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہود جودہ گری ہوئی تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال کو بخار آنے لگا۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ میں دونوں حضرات کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا۔ اے اباجان! آپ کے مزاج کیسے ہیں؟ اور اے حضرت بلال! آپ کے مزاج کیسے ہیں؟ اور حضرت ابوبکر کو جب بخار چڑھتا تو فرماتے تھے:۔

ہو تاہم شاد وادی اہل و عیال سے
علا کہ موت ہے قریں اُس کے نبالی ہے
اور حضرت بلال کا جب بخار اترتا تو بندا داز سے یوں گویا ہوتے:

کاش کہ پیراجی وادی میں گزاروں ایک شب
ہو نباتات میں اذخر کا تنفہ وہ جب
کیا گزر ہو گا مرا آپ مجھ پر کبھی
کیا طفیل و شام کی ہوگی زیارت میری بل

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ پھر میں
نہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر
مورت حال آپ کے حضور عرض کی تو آپ یوں گویا ہوئے:۔
اے امندا میری منورہ کی محبت ہمیں عطا فرما جسے تم نے مکرستہ
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

طِبُّ کَابِیَان

اللہ تعالیٰ نے جو بیماری اتاری اس کی شفا بھی اتاری ہے۔

عطار بن ابی رباح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نازل نہیں کی مگر اس
کی شفا بھی اتاری ہے۔ (یعنی دنیا میں ہر
بیماری کے لیے سامانِ شفا موجود ہے)۔

✽ ✽ ✽

کیا مرد و عورت کا یا عورت مرد کا علاج کرے۔

خالد بن زکوان کا بیان ہے کہ حضرت ربیع بنت معوذ بن
عمر از رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
مہرہ شریک جہاد تھیں چنانچہ مسلمانوں کو پانی پلانے کی خدمت کرنا

كُلُّ امْرِئٍ مُّصَتَّبٍ فِيْ اَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ اَدْنٰى مِنْ شَيْءٍ اِلَّا نَعْلَمُ
وَكَانَ يَدُلُّ اِذَا اُخْلِعَ عَذُوهُ يَرْفَعُ عَقِيْرَتَهُ
فَيَقُوْلُ:۔

اَلَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ اَبَيْتَ لَيْدَةً
يُّوَادُّ وَحَوْلِيْ اِذْ خَرَّ وَجَلِيْلٌ
وَهَلْ اَبَدَنْ يَوْمًا مِّمَّا لَا مَجْنَّةَ
وَهَلْ تَبَدَّدَنْ لِيْ شَامَةً وَطَفِيْلٌ

قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ: اَنْجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْهُ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ خَيِّبْ اَلْيَمِيْنَا
اَلْمَدِيْنَةَ كَخَيِّبْتَ اَمَكْنَا اَوْ اَسَدًا وَصَيِّحَهَا وَبَيْدَكَ
لَنَا فِيْ صَاعِيْهَا وَمِدْيَهَا وَانْقُلْ حُمَاهَا فَاجْعَلْهَا لَنَا
بِالْحُجَّةِ، كِ مَحَبَّتِ مَرَحْتُ فَرَأَيْتُ بِهَذَا اِسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى الرَّحِيْمِ

کتاب الطب

۳۹۱ باب مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَاْعًا اِلَّا اَنْزَلَ لَهُ
شِفَاءً

۶۳۸ حَدَّثَنَا مُسْتَدُّ بْنُ الْمُسْتَنَى حَدَّثَنَا اَبُو
اَحْمَدَ الرَّبِيعِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي
حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ اَبِي بَرْيَاسٍ عَنْ اَبِي
هَرِيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَاْعًا اِلَّا اَنْزَلَ لَهَا
شِفَاءً

۳۹۲ باب هَلْ يَدْرِي الرَّجُلُ الْمَدَاْعَةَ
اَوْ الْمَدَاْعَةُ الرَّجُلَ

۶۳۹ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِبْنُ
بُنِ الْمُبَرِّقِ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ رُبَيْعِ بْنِ
مُعُوْذٍ عَنْ عَسَاءَ قَالَ: اَلَا لَيْتَ اَلَمْ نَرِ اَمْرًا رَسُوْلًا

نیز شہیدوں اور زخمیوں کو مدینہ منورہ پہنچاتی تھیں۔

اللَّهُ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَقَى الْقَوْمَ وَخَدَّوهُمْ
وَبَرَدُ الْقَتْلِ وَالْحَرْطِ إِلَى الْمَدِينَةِ.

ف: حضرت ربیع بنعت معوذ بن مضر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ بیان کہ ہم مجاہدین کے ساتھ جا کر مجاہدین کو پانی پلاتیں اور ان کی مدد کیا کرتی تھیں نیز شہیدوں اور زخمیوں کو مدینہ منورہ پہنچایا کرتی تھیں، پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات تھی۔ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد نہ کسی مسلمان عورت میں جہادوں میں شامل ہونے اور نہ انہوں نے غیر محرم مردوں کی خدمت کی۔ آج کل جو ایسی احماد کو مجبورہ عورتوں کی بے پردگی اور بے راہ روی کے لیے دلیل بناتے ہیں، وہ ان کی بدلتی ہوئی ہے اور ایسے مرد اور ایسی عورتیں اس قسم کی احادیث سے اپنی بے راہ روی اور ذہنی آوارگی کو تسکین پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اس تو بہ شکن فتنے نے مسلمانوں کے ذہن دین ایمان میں آگ لگائی ہوئی ہے۔ مدائے ذوالمن اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدد سے مسلمانوں کو دین دیانت کی

دافر دولت، تقویٰ وغیرت سے سرفراز کر کے پرہیزگار بنائے۔ مَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ۔
معلوم ہونا چاہیے کہ پردے کا حکم نازل ہو جانے پر مسلمانوں کی ملی غیرت کا پورا پورا اہتمام کر دیا گیا تھا۔ عورتوں کو تاکید کر دی گئی تھی کہ ان کے ظاہری سنگار تو رہے ایک طرف وہ اپنے چھپے ہوئے سنگار کی گھروں میں رہتے ہوئے عجب کار بھی غیر مردوں تک نہ پہنچنے دیں۔ نا محرم مردوں کو دیکھنے اور انہیں اپنا آپ دکھانے کی ممانعت کر دی گئی۔ مسلمان عورتوں کو بتا دیا گیا کہ تم چلایا غامہ ہو۔ شمع محفل ہرگز نہیں ہو۔ فرما دیا گیا تھا کہ اب کوئی مسلمان عورت بغیر شرعی ضرورت اور حوائج ضروریہ کے اپنے گھر سے باہر نہ جائے چنانچہ صاف صاف حکم الہی آ گیا تھا کہ ان کھول کر سنا دیا تھا۔

اور اپنے گھروں میں شہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی تھی۔

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَتَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ

النِّجَاحِ لِتِلْكَ الْأَوَّلَى (۳۳: ۳۳)

داخل طور پر اہتمام کر کے مسلمان عورت کو سہی دیا گیا تھا۔

بتول ہاشم دیناں شہ دریں دہر۔

کہ در آنوش شہبیرے مجیری۔

شقاوتین چیزوں میں ہے

بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي تَلَاحِثِ

سید بن جبر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ شقاوتین چیزوں میں سے یعنی ٹھنڈ پینے، اچھے گوانے اور آگ سے ڈانٹنے میں یکن میں اپنی امت کو دانے سے منع کرتا ہوں۔ اس حدیث کو مرفوعاً بھی روایت کیا گیا ہے۔
تھی بیٹ، مجاہد۔ حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شہد اور پچھنوں کی روایت کی ہے

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا ثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ
حَدَّثَنَا أَمْرُؤُنُ بْنُ هُجَّاجٍ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ الْفَطْحِ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ الشَّفَاعَةُ فِي ثَلَاثٍ: شَرِبَتْ عَسَلٌ وَشَرِطَ حُجَّاجٌ
ذِكْرَهُ تَابِعًا وَافِيًا مَنِيعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ، سَأَلَ الْحَدِيثَ
وَسَأَلَ النَّبِيَّ عَنْ نَيْبٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَمَلِ وَالْحَجِّ

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا

محمد بن عبد الرحیم، سراج بن یونس ابوالمحدث،

سَرِيحُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو الْحَارِثِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ
ثَعْلَبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ الْأَفْطَسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الشَّعَاءُ فِي قَلْبَةٍ فِي شَرْطَةِ مَجْجَرٍ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ
أَوْ كَيْبَةٍ بَنَّا بِرَأْسِي أُمِّي عَنِ الْكَلْبِ
بَابُ الدَّوَاءِ بِالْعَسَلِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى
فِيهِ شِفَاءُ لِلنَّاسِ

۶۴۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو
أَسْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَلْبَهُمْ كَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَلْبَهُمْ
يَجِبُ لَهُ الْحُلُوءُ وَالْعَسَلُ

۶۴۳ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
الْهَيْثَمِ عَنْ عاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ
أَفْوَيْهِكُمْ أَوْ فِي شَيْءٍ مِنْ أَوْهَانِكُمْ خَيْرٌ فِيمِنْ
كَنْطَرَةٍ مَجْجَرٍ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ كَيْبَةٍ بَنَّا بِرَأْسِي
كُلَّافِي الدَّوَاءِ أَحَبُّ أَنْ أَكْتُوِي

۶۴۴ - حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ أَخِي يَشْرِي بَطْنَهُ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا ثُمَّ
أَتَى الثَّانِيَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا ثُمَّ أَتَاهُ فَتَقَالَ فَخَلَّتْ
فَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَّابُ بَطْنُ أَخِيكَ اسْقِهِ عَسَلًا
فَسَقَاهُ خَبْرًا

بَابُ الدَّوَاءِ بِالْبَّانِ الْإِبِلِ

۶۴۵ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
سَلَامُ بْنُ مُسْكِينٍ حَدَّثَنَا قَابُوسُ بْنُ الْقَاسِمِ أَنَّ
نَاسًا كَانُوا يَهْمُ سَقَمُ قُلُوبِهِمْ أَوْ يَأْسُ قُلُوبِهِمْ أَوْ يَأْسُ قُلُوبِهِمْ

مروان بن شباع، سالم الافطس، سعید بن جبیر،
حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ شفا میں ہے۔
چیزوں میں ہے مینی پھینے گوانا، شہد یا آگ سے داغ لگانا
لیکن میرا نبی امت کو داغ لگانے گوانے سے منع کرتا ہوں۔
شہد سے علاج۔

لداؤ ربانی ہے۔ اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔
عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اللہ
شہد کو پھیند فرمایا کرتے تھے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا
بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تمہاری دوائیوں میں
کچھ ہے یا تمہاری دوائیوں میں کوئی چیز ہے تو پھینے
گوانے یا شہد پھینے یا آگ سے داغ لگانے میں ہے
یعنی جو چیز مرض سے موافقت کرے لیکن میں داغ لگانے
کو ناپسند کرتا ہوں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ میں حاضر ہو کر
کہنے لگا کہ میرے بھائی کے پیٹ میں درد ہے۔ میں نے کچھ فرمایا کہ شہد
پلاؤ۔ پھر دوبارہ آیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے شہد پلاؤ پھر آیا تیسری
مرتبہ اور کہنے لگا کہ میں نے دہریت پر عمل کیا ہے تو آپ نے فرمایا۔
اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تمہارے بھائی کا پیٹ بھولے ہے۔ اندازے
شہد پلاؤ۔ پس اسے پلایا تو شفا یاب ہو گیا۔
اونٹ کے دودھ سے علاج کرنا۔

ثابت نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ کچھ
لوگ جو بیمار تھے مرض گزار ہوئے مگر یا رسول اللہ! میں پناہ دیجئے اور کہنے
کا بندوبست فرمائیے۔ جب وہ تندرست ہو گئے تو کہنے لگے کہ دین نہ

کی آمد ہوا ہمارے فوافق نہیں ہے تو انہیں اونٹوں کے ساتھ قرہ میں بھیج دیا گیا اور فرمایا کہ ان کا دورہ چیتے رہنا۔ جب وہ بالکل تندرست ہو گئے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر فرمودہ چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانگ کر لے گئے۔ آپ نے کچھ آدمیوں کو ان کے تعاقب میں بھیجا، چنانچہ ان کے ہاتھ پر کھوڑا دے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی چھوادی گئی۔ میں نے ان میں سے ایک آدمی کو دیکھا کہ اپنی زبان سے زمین کو چھتا تھا۔ بیان کیا کہ مر گیا۔ سلام نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حجاج نے حضرت انس سے عرض کیا: یہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ سخت ترین سزا بتائیے جو آپ نے کسی کو دی ہے انہوں نے یہی حدیث بیان فرمائی۔ جب حسن بصری تک یہ حدیث پہنچی تو اونٹ کے پیشاب سے علاج کرنا۔

قرآن ازلے سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ کچھ لوگوں کو مدینہ طیبہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ اس چرواہے کے پاس چلے جائیں جو آپ نے اونٹوں کے لیے مقرر فرمایا ہے، پس وہاں اونٹوں کا دورہ اور پیشاب پینا۔ پس وہ اس چرواہے سے جا ملے۔ پھر اونٹوں کا دورہ اور پیشاب پیتے رہے یہاں تک کہ ان کے بدن درست ہو گئے۔ تو انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانگ کر لے گئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو ان کی تلاش میں آدمی بھیجے گئے۔ جو انہیں لے کر آ گئے۔ لہذا ان کے ہاتھ پر کھوڑا دے گئے اور ان آنکھوں میں سلائی چھوادی گئی۔ قتادہ کا کلمہ نبی (کالا دانہ)

علاء بن سعد کا بیان ہے کہ ہم سفر پر نکلے اور ہمارے ساتھ غالب بن ابجر بھی تھے جو راستے میں بیمار پڑ گئے۔ جب ہم مدینہ منورہ میں آ کر پہلے طب میں وہ بیمار ملے۔ ابن ابی قحیلہ ان کی عیادت کے لیے آئے اور کہا کہ آپ یہ چھوٹے چھوٹے سیاہ دانے (کلمہ نبی) استعمال کریں یعنی ان کے پانچ سات دانے لے کر گروں کریں اور پھر اس سفوف کو درمن زخون کے قطروں کے ساتھ ناک میں اس طرف ڈالیں اور اس طرف بھی کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے

فَاطْمَحْنَا فَلَمَّا صَعَوْا قَالُوا إِنَّ الْمَدِينَةَ دَحْمَةٌ قَاتَرُكُمْ الْحَدَّةُ فِي ذُرْدَةٍ فَقَالَ اشْرَبُوا الْبَائِقُ فَلَمَّا صَعَوْا قَاتَرُوا سَاعِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَأْجَرُوا ذُرْدَةً فَبَعَثَ فِي أَثَارِهِمْ فَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَا عَيْنَهُمْ قَرَأْتُ الرَّجُلَ مِنْهُمْ يَكْدِمُ الْأَرْضَ بِلِسَانِهِ حَتَّى يَمُوتَ. قَالَ سَلَامٌ قَبْلَ غَيْبِ النَّبِيِّ قَالَ لَا تَسْ حَتَّى تَبْنِي بِأَشَدِّ عَقْرَبَةٍ عَاقِبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَ بِهِذَا فَبَلَغَ الْحَسَنَ فَقَالَ وَجِدْتُ أَنَّهُ لَمْ يَحْدِثْ.

→ باب الدَّرَاءِ بِأَبْوَالِ الْإِبِلِ

۶۳۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا اجْتَمَعُوا فِي الْمَدِينَةِ فَآمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْحَقُوا بِرَأْعِيهِ يَعْنِي الْإِبِلَ فَيَشْرَبُوا مِنْ الْبَائِقِ إِذَا بَوَّاهَا فَلَحَقُوا بِرَأْعِيهِ فَشَرَبُوا مِنْ الْبَائِقِ وَابْتَوَّاهَا حَتَّى سَلِمَتْ أَيْدِيَهُمْ فَقَاتَلُوا الرَّأْعَ وَسَاقُوا الْإِبِلَ فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَّ فِي بَطْنِهِمْ فَجِيءَ بِهِمْ فَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَا عَيْنَهُمْ. قَالَ قُتَيْبَةُ فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ أَنَّ ذَٰلِكَ كَانَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْحَدَّثُ.

→ باب الحَبَّةِ السَّوْدَةِ

۶۳۷ - حَدَّثَنَا عَفَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا اجْتَمَعُوا فِي الْمَدِينَةِ فَآمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْحَقُوا بِرَأْعِيهِ يَعْنِي الْإِبِلَ فَيَشْرَبُوا مِنْ الْبَائِقِ إِذَا بَوَّاهَا فَلَحَقُوا بِرَأْعِيهِ فَشَرَبُوا مِنْ الْبَائِقِ وَابْتَوَّاهَا حَتَّى سَلِمَتْ أَيْدِيَهُمْ فَقَاتَلُوا الرَّأْعَ وَسَاقُوا الْإِبِلَ فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَّ فِي بَطْنِهِمْ فَجِيءَ بِهِمْ فَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَا عَيْنَهُمْ. قَالَ قُتَيْبَةُ فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ أَنَّ ذَٰلِكَ كَانَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْحَدَّثُ.

جلد سوم بیان ہے کہ جب میں نے عمر بن عمر سے حدیث بیان کی تو انہوں نے حکم کیا کہ یہ حدیث کے آغاز میں جو کلمات ہیں انہیں ہٹا دیا جائے۔

سنہ کہ یہ کالے دانے سام کے علاوہ ہر جگہ کی کالے ہیں۔
میں (خالد بن سعد) نے کہا کہ سام کیا چیز ہے؟ انہوں نے جواب دیا
نے کہا کہ موت۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ انہیں ابو سلمہ اور سعید بن مسیب
نے بتایا کہ ان دونوں کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے
سنہ کہ کالے دانے میں موت کے سوا ہر جگہ کی کالے
شفاف ہیں ابن شہاب کا بیان ہے کہ سام سے مراد
موت ہے اور کالا دانہ کلوئی کو کہتے ہیں۔

مریض کے لیے حریرہ بنانا۔

ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے روایت
کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مریض
اور ہلاک ہونے والے غزوہ کے لیے تجویز تیار کرنے
کا حکم فرمایا کہ میں اور فرمائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنہ
کہ تبینہ مریض کے دل کو راحت پہنچاتا ہے۔ اور
غموں کو دور کرتا ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا تبینہ تیار کرنے کا حکم
فرمائیں کہ وہ (مریض کا) ناپسندیدہ مگر نفع بخش
کنا ہے

ناک میں دوائی ڈالنا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی ہے کہ آپ نے پچنے لگوائے اور مجام کو
اس کی مزدوری عطا فرمائی اور ناک میں دوا ڈالی۔

ناک میں قسط ہندی ڈالنا۔

یہ دوائی ہوتی ہے، اسے کت بھی کہتے ہیں جیسے کافور اور

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذِهِ
الْحَبَّةَ السَّوْدَاءَ شِفَاءٌ مِمَّنْ دَاءٌ إِلَّا مِنَ السَّامِ
قُلْتُ وَمِنَ السَّامِ قَالَ الْمَوْتُ.

۶۴۸. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَسْبَرَفِي أَبُو سَلَمَةَ وَ
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُمَا بَيَّرَهُ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ
سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ
الْحَبَّةَ السَّوْدَاءَ شِفَاءٌ مِمَّنْ دَاءٌ إِلَّا السَّامَ قَالَ
ابْنُ شِهَابٍ وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ
الشَّوْبِيرُ.

باب التليينة للمريض

۶۴۹. حَدَّثَنَا جُبَيْرُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ
اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا
كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلِينِ لِلْمَرِيضِ رَوَاهُ حَرْبٌ عَنْ
الْقَائِلِ وَقَالَتْ تَقُولُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ التَّلِينَةَ تَحْمِلُ
كُلَّ أَدَاءٍ مَرِيضٍ وَقَدْ هَبَ بَعْضُ الْحُذَرِ.

۶۵۰. حَدَّثَنَا دُرُودَةُ بْنُ أَبِي الْمَخْرَأَةِ حَدَّثَنَا
عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلِينِ وَقَالَ تَقُولُ هُوَ الْبَغِيضُ
التَّالِيَةُ.

باب السعوط

۶۵۱. حَدَّثَنَا مَجْلَى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَنِ ابْنِ
حَلَوَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتِجَمَ دَأْعُطُ
الْحَجَّاءِ أَجْرَهُ وَاسْتَحْطَ.

باب السعوط بالقسط الهندى
البحر فوهو الكست مثل الكا كور والسا كور

مَثَلُ كَسِطَتْ، تُرِعَتْ وَقَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ قَسِطَتْ.
۶۵۲ - حَدَّثَنَا حَمْدَةُ بْنُ الْقُسَيْبِ أَخْبَرَنَا ابْنُ
عُيَيْنَةَ، قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مَخْصُومٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعَوْدِ الْإِنْدِيِّ
فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَاءَ، يُسْتَعْطَى بِهِ مِنَ
الْعُدَّةِ وَدَيْلَتِهِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ، وَدَخَلْتُ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي لَوِيًّا كُلَّ
الطَّعَامِ فَيَبَالُ عَلَيْهِ فَيَدَايِمُهُ فَرَشَ عَلَيْهِ.
- بَابُ أَيِّ سَاعَةٍ يَحْتَجِمُ وَاحْتَجَمَ
الْبُؤْسِيُّ لَيْلًا.

۶۵۳ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
اِحْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ.
- بَابُ الْحَجَمِ فِي السَّفَرِ وَالْإِحْرَامِ قَالَ
ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
۶۵۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ
عَمْرِو عَنْ طَائِفٍ وَعَطَاءُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
اِحْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حُرْمٌ.
- بَابُ الْحَجَامَةِ مِنَ الدَّاءِ

۶۵۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا حَمِيدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ
عَنْ أَجْرِ الْحَجَّامِ فَقَالَ، اِحْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمْعَهُ أَبُو طَيْبَةَ وَأَعْطَاهُ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَ
كَلَّمَ مَوْلَاهُ فَنَقَطُوا عَنْهُ وَقَالَ إِنَّ أَمَثْلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ
بِهِ الْحَجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ وَقَالَ، لَا تُحَسِّدُوا
مِثْيَاكُمْ بِأَخْبَرٍ مِنَ الْعُدَّةِ دَعَا عَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ.
۶۵۶ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَكْلَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ
وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ أَبِيهِ أَنَّ بَكِيرًا حَدَّثَهُ

تافریا جیسے کُتَلَبَ زَمَنًا اور عبد اللہ بن مسعود نے قَسِطَتْ ہی پڑھا ہے۔
ام قیس بنت مخضوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارے لیے عود ہند کا
کا استعمال ضروری ہے کیونکہ یہ سات بیماریوں میں مفید ہے لہذا
عناق یعنی حلق کے درم میں سنگھائی جاتی ہے اور ذات الجنب
(انور) میں چبائی جاتی ہے۔ وہ (حضرت ام قیس) فرماتی ہیں کہ
میں اپنے خیر خواہ بچے کو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوتی تو اس نے آپ کے اوپر پیشاب کر دیا۔ پس آپ نے
پانی منگوا یا اللہ اس پر بہا دیا۔

پچھنے کس وقت گلوائے۔

حضرت ابو موسیٰ نے رات کے وقت پچھنے گلوائے۔

عمرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے گلوائے
حالانکہ آپ روزہ دار تھے۔

سفر اور احرام کی حالت میں پچھنے گوانا۔

اس کی ابن مجہیز نے حضور سے روایت کی ہے۔

عطار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے گلوائے حالانکہ
آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

بیمار کے باعث پچھنے گوانا۔

حمید الطویل کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مجام کی ضروری کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے گلوائے اور ابو طیبہ نے آپ کو پچھنے لگائے
چنانچہ آپ نے اسے دو صاع انانج مرحمت فرمایا اور اس کے
مالکوں سے گفتگو کی تو انہوں نے اس کے کام میں تخفیف کر دی۔
نیز فرمایا کہ جن چیزوں کے ساتھ تم علاج کرتے ہو ان میں بہترین
پچھنے گوانا اور قسط بحری کا استعمال ہے اور اپنے بچوں کو لگے دیا
عاصم بن عمر بن قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت جابر
بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما منع کی عیارت

کے لئے تعریف لے گئے اور مشہور کیا کہ میں اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک تم پیچھے نہ گلو گے۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرما سنا کہ اس میں شفا ہے۔

سر میں پھنسنے لگوانا۔

فقہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن جحیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لمی جل کے مقام پر جو کہ کمر کے راستے میں ہے، سر کے درمیان ہتھ کے اندر پھنسنے لگوائے حالانکہ آپ حالت احرام میں تھے۔ عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر میں پھنسنے لگوائے۔

درد شقیقہ یا سر درد کے باعث پھنسنے لگوانا۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درد کے باعث احرام کی حالت کے اندر سر میں پھنسنے لگوائے اور اس وقت آپ اس چشمے کے پاس تھے جس کو لمی جل کہتے ہیں۔ عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں پھنسنے لگوائے اور یہ اس وجہ سے کہ آپ کے سر میں درد شقیقہ تھا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تمہاری دواؤں میں کچھ بھلائی ہے تو شہد پیئے، پھنسنے لگوانے اور آگ سے داغ لگوانے میں ہے۔ لیکن میں پسند نہیں کرتا کہ داغ لگوایا جائے۔ تکلیف کے باعث سر منڈانا۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے مقام پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس

اتَّعَاجِبُ ابْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَّهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَادَا لِنَفْسِهِ ثُمَّ قَالَ لَكَابِرُ حَقِّي تَحْتِجُّهُ فَإِنِّي بَعْدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ فِيهِ شِفَاءً

باب ۳۵۷ الحجامۃ علی الرأس

۳۵۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ عُلُقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَحِيمٍ يَقُولُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ بِلَحْيِي جِلٍّ مِنْ طَبْرِيقِ مَكَّةَ وَهُوَ مُخْرِمٌ فِي وَسْطِ رَأْسِهِ. وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مَرْثُومٍ أَنَّ نَبَايَسَ بْنَ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ فِي رَأْسِهِ

باب ۳۵۸ التَّحْجِيمُ مِنَ الشَّقِيقَةِ وَالْخَبْدِ

۳۵۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسِيَةِ مَنْ هُوَ مُخْرِمٌ مِنْ وَجْهِ كَانِ يَهْ بِمَا يُقَالُ لَهُ لَحْيِي جِلٍّ وَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّادٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ وَهُوَ مُخْرِمٌ فِي رَأْسِهِ مِنْ شَقِيقَةٍ كَانَتْ بِهِ

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَيْسِ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَّتِكُمْ خَيْرٌ فَهِيَ شَرْبَةُ عَسَلٍ أَوْ شَرْطِ عَجْمٍ أَوْ لَذْعَةٌ مِنْ نَابِ وَمَا أَحَبُّ أَنْ أَلْقِيَا

باب ۳۶۰ الْحَلْقُ مِنَ الْأَذَى

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ

تشریف لائے اور اس وقت میں ہانڈی کے نیچے آگ جلد ہوا تھا۔ اور میرے سر سے جو میں جھڑی تھیں، فرمایا کیا تکلیف پہنچائی؟ میں نے عرض کی، ہاں فرمایا کہ سر منڈا دو اور میں روزے رکھ لو یا تھوڑے روزے رکھنا کھلا دو یا ایک قربانی کر دو۔ ایوب راوی کا بیان ہے کہ مجھے ان امور کی ترتیب یاد نہیں رہی۔

جو کسی کا داغ لگائے یا خود داغ لگوائے اور داغ نہ لگوانے کے فضیلت

عام بن قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لکھاری دواؤں میں سے کسی کے اندر کچھ ہے تو پچھنے لگوانے یا آگ سے داغ لگوانے میں ہے نین میں داغ لگوانے کو پسند نہیں کرتا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کوئی بھڑک نہیں مگر نظر بد یا زہریلے جانور کے کاٹے کا۔ پس میں (حصین راوی) نے سعید بن جبیر سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر کچھ امتیں پیش کی گئیں۔ پس ایک نبی یا دونی گورے اور ان کے ساتھ لوگوں کی جماعت تھی اور ایک نبی ایسے تھے کہ ان کے ساتھ کوئی نہ تھا، یہاں تک کہ مجھے ایک بہت بڑی جماعت دکھائی گئی۔ میں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ کیا میری امت یہی ہے؟ کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ میں اور ان کی قوم۔ پھر کہا گیا کہ ان کی جانب دیکھو۔ تو ایک ایسی (کثیر) جماعت نظر آئی جس نے افق کو بھرا ہوا تھا۔ پھر کہا گیا کہ ادراسی آسمانی افق کی جانب دیکھو۔ دیکھا تو اس جماعت نے ہر طرف سے افق کو بھرا ہوا ہے کہا گیا کہ آپ کلمت ہے اور میں نے شہر زوریز حساب کے صفت میں داخل ہوں گے۔ پھر آپ نے قرآن میں سے کلمے اور یہ وصفت نہ فرمائی کہ وہ کون کون ہو گئے۔ چنانچہ لوگ مجھ کو گئے کہ وہ ہم لوگ ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے

کَلْبُ هُوَ ابْنُ مَجْرَةَ قَالَ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَلْحَدِيْدِيَّةِ وَأَنَا أَوْقَدُ نَحْتُ بُرْمَةً وَانْتَسَلَ يَتَنَا ثَرْعَرٌ رَأَيْتُ فَقَالَ: أَيْؤُذِيكَ هُوَ أَفْئَلُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصَمَّ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَرَادَ أَطْعِمُوْهُ سِتَّةً أَوْ السُّكَّ نَسِيكَةً. قَالَ أَيْرُبُ لَا أَدْرِي بِأَيِّبَيْنَ بَدَأَ.

→ بِأَيِّبَيْنَ مَنْ أَكْتَوَى أَوْ كَوَى غَيْرَهُ فَضَلِ مَنْ لَعِبَكُوْهُ.

۶۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْخَسِيلِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَكَمِ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ الْأَنْبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ قَيْنٌ أَدْرَيْتُمْ شِفَاءً فَنِي شَرْطُهُ وَمَعْجَمُهُ أَوْ لَدُنَّ عَدُوِّ يَنْتَابِرُ دَمًا أَحَبُّ أَنْ أَكْتَوَى.

۶۶۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سَيْرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ ذُنَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَصْبِيُّ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا رَقِيَّةَ إِلَّا مِنْ عَدُوٍّ أَوْ حَمِيٍّ فَذَكَرْتُهُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضْتُ عَلَى الْأَمَمِ فَجَعَلَ النَّبِيُّ وَالنَّبِيَّتَانِ يَمُرُّنَ

مَعَهُمُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ حَتَّى رُفِعَ لِي سَوَادٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَا هَذَا؟ لَيْسَ هَذَا؟ قِيلَ هَذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ قِيلَ انْظُرْ إِلَى الْأَفْقِ فَإِذَا سَوَادٌ مِثْلُ الْأَفْقِ ثُمَّ قِيلَ لِي انْظُرْ هَهُنَا وَهَهُنَا فَإِذَا نَافِثَاتُ السَّمَاءِ فَإِذَا سَوَادٌ مِثْلُ الْأَفْقِ قِيلَ هَذَا أُمَّتُكَ فَيَدُخُلُ الْعِبَادَةُ مِنْ هَؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا يَغُورُونَ ثُمَّ دَخَلَ وَلَمْ يَبْقَ لَنَا مِنْ ذَلِكَ فَاحْصِلِ الْقَوْمَ مَرَّةً الْوَاحِدَةَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاتَّبَعُوا رَسُولَهُ فَهُمْ أَوْ أَوْلَادُنَا الَّذِينَ دَلَّهِ دَارَ الْإِسْلَامِ مِنْ دِينِنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ

اور اس کے رسول کی پیروی کی ہے لہذا وہ جامعیت ہم میں یا علیؑ اور جو اس کے سلام کے اندر
ہی پیدا ہوئی ہو کہ ہر ایک پر ان کی پیدائش زمانہ کفر میں ہوئی تھی جب تک کہ ایک بیت بنی تو آپؐ پر
تشریف نہ لایا۔ لہذا وہ جامعیت ان لوگوں کی ہے جو نہ سحر میں نہ بدشگونی میں نہ
دام غوا میں اور اپنے رب پر یحرم نہ کریں۔ پھر حضرت عائشہؓ بن حبیبؓ رضی اللہ عنہا کو روئے کہ
یاد رسول اللہؐ کیا میں اس حالت سے ہوں؟ فرمایا: ہاں۔ پھر ایک عہد میں کہے ہو کہ وہی؟
تکلیف کے باعث آٹھ میں سرسری لگانا۔ رعایت
امم عطیہ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت
کا خاندان فوت ہو گیا اور اس کی آنکھیں سخت تکلیف ہو گئیں۔ لوگوں نے
اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور عرض کیا کہ اگر ہوتے تو اس
کے لیے سرسری لگانا ضروری ہے ورنہ اس کی آنکھ کے چلنے جلنے کا
خطرہ ہے۔ فرمایا کہ تم میں سے کسی کی عورت اپنے گھر میں بدترین
کپڑوں کے اندر یا اپنے کپڑوں میں بدترین گھڑ کے اندر بیٹھی
رہتی۔ جب کوئی کتا گزرتا تو وہ میچنیاں پھیلاتی ہوئی باہر نکلتی
تھی۔ کیا اب چار ماہ دس دن صبر نہیں ہوتا۔

حذام (کوڑھ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنتا
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ جھوت کی
بیاری ہے نہ بدشگونی ہے نہ آلو کا جالانہ تصور ہے۔ اور نہ مصر کی
جالانہ کار روئی کوئی چیز ہے اور کوڑھی سے یوں بھاگ جیسے
شیر سے بھاگتے ہو۔

من میں آٹھ کے لیے ثغلبے۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کسی بھی من کی ایک
قسم ہے اور اس کا پانی آٹھ کے لیے شفا بخش ہے۔ ثغلبہ حکم
بن عقیبہ، حسن العزانی، عمرو بن حرث، حضرت سعید بن زید نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔ شعبہ کا بیان
ہے کہ جب میں نے حکم بن عقیبہ کو عبد الملک کا مذکورہ حدیث
سنائی تو انہوں نے اس کا انکار نہیں کیا۔

فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْرَهُ فَقَالَ: هُمْ
الَّذِينَ يَسْتَرْكُونَ وَلَا يَنْتَظِرُونَ وَلَا يَكْخَرُونَ وَعَلَى
رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَالَ عُمَارَةُ بْنُ مَخْصَرٍ: بَأْسُكُمْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ نَعَمْ، فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: بَأْسُكُمْ يَا
قَالَ سَبَقَكَ عُمَارَةُ.

باب ۳۱۳ الْأَثْمِدُ وَالْكُحْلُ مِنَ الرَّمَدِ فِيهِ
عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ.

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَاشِمٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ
قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي
بَرْزَةَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ أَمْرًا ثَوْرِيَّ رَوْحَهَا فَتَلْتَلِ
عَنْهَا أَنْ كَرَّوْهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرُوا
لَهُ الْكُحْلَ وَأَنْ يُعَافَى عَلَى عَيْنَيْهَا فَقَالَ: لَكُنَا كَأَنَّ
إِحْدَاكُمَا تَمَكُّتُ فِي بَيْتِي فَأَيُّ شَيْءٍ لَحَلَّ بِهَا أَوْ فِي
أَحْلَابِهَا فَأَيُّ شَيْءٍ بَيْتِي فَأَيُّ شَيْءٍ لَمْ يَكُنْ رَمَتْ بَعْرًا
فَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُدُ عَشْرًا.

باب ۳۱۴ الْجَدُّ ام. وَقَالَ عَقَّانُ هَذَا
سَلِيمٌ بْنُ حَيَّانٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ
سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا
مَعْرَ وَكَذَلِكَ مِنَ الْمَجْدُ وَمِنْ كَمَا تَقَعُ مِنَ الْأَسَدِ.

باب ۳۱۵ الْمَنْ شَفَاءُ لِلْعَيْنِ

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُسْتَنِي حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ عَمْرًا بْنَ جَرْجَرٍ
قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكَمَا تَمُّ مِنَ الْمَنْ وَمَا أَهْلُ الْغَنَاءِ
لِلْعَيْنِ. قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عَتِيبَةَ عَنْ
الْحَسَنِ الْعَدَنِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ
لَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ الْعَمَلُ لَمْ أَتَكْرَهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ

منہ میں دوا رکھ دینا۔

باب ۳۱۶ الدود

۶۶۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ وَعَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ لَدُنَا فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يَهْبِئُ الْبَيْتَ أَنْ لَا تَلْدُوِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ أَتَيْكُمْ أَنْ تَلْدُوِي قُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَقَالَ لَا يَبِيعُ فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ إِلَّا لَدًا وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْحَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ

عبداللہ بن عباس اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو بوسہ دیا۔ عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ تکلیف کے دوران ہم نے حضور کے منہ میں دوائی رکھ دی تھی جبکہ آپ ہمیں دوائی نہ رکھنے کا اشارہ فرماتے رہے۔ چنانچہ ہم نے کہا کہ یہ اسی طرح ہے جیسے ہر مریض دوا سے نفرت کرتا ہے۔ جب آپ کو افاتہ ہوا تو فرمایا۔ کیا میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا کہ میرے منہ میں دوائی نہ رکھو۔ ہم عرض گوار ہوئے کہ ہم نے اسے مریض کی دوا سے نفرت پر عمل کیا تھا۔ فرمایا کہ اگر میں کوئی باقی نہ رہے بلکہ جبکہ منہ میں دوائی ڈالو اور میں دیکھوں گا سزا

حضرت ام قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے بچے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور میں نے خناق کے سبب اس کا گلہ دیا۔ فرمایا کہ تم لگے کو دبا کر اپنے بچوں کو کیوں تکلیف دیتی ہو؟ تمہیں چاہیے کہ عود ہندی استعمال کیا کرو۔ کہہ اس میں سات بیماریوں کے لیے شفا ہے، جن میں سے ایک نمونہ ہے۔ خناق کی صورت میں ہلک میں موٹھائی جاتی ہے اور نمونہ کے اندر منہ میں ڈالی جاتی ہے۔ پس میں (سفیان) نے زہری کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو بیماریاں ہیں چھجیان کیں اور پانچ کا اظہار نہیں کیا۔ میں (عل بن عبد اللہ) نے سفیان سے کہا کہ مقرر تو اٹھائے علیہ فرماتے تھے۔ فرمایا کہ انہیں یونانیوں نے کہا کہ یہاں تک کہ منہ سے منہ میں نے زہری کے منہ سے سن کر بلوکید ہے اور سفیان نے (مکے کی حالت بیان کی جس طرح انگلیوں اس کا گلہ بادی گیا تھا اور سفیان نے اپنے گلے میں انگلی داخل کی یعنی اس طرح انگلی سے لگے کا گلہ بادی گیا تھا اور انہوں نے اٹھائے بیمار کو نہلانا۔

باب ۳۱۷

۶۶۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ وَعَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ لَدُنَا فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يَهْبِئُ الْبَيْتَ أَنْ لَا تَلْدُوِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ أَتَيْكُمْ أَنْ تَلْدُوِي قُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَقَالَ لَا يَبِيعُ فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ إِلَّا لَدًا وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْحَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری بڑھ گئی اور تکلیف میں اضافہ ہونے لگا تو دوران مرض کے لیے اپنے اپنی ازواج مطہرات سے میرے گھر میں رہنے کی اجازت طلب

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَدْبَرَهُ وَجَعَهُ اسْتَأْذَنَ أَنْزِلَاجُ
فِي أَنْ يَلْمَسَ رَأْسِي يَدِّي كَأِذَا نَفَخْتُمْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ
تَحْطُ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ، بَيْنَ عَمَّاسٍ وَآخَرُونَ أَخْبَرْتُ
ابْنَ عَمَّاسٍ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَنْ الرَّجُلُ الْأَخْرَجَ لَكَ
لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةَ؟ قُلْتُ لَا، قَالَ هُوَ عَلِيٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا دَخَلَ بَيْتَهَا
وَاسْتَدْبَرَهُ وَجَعَهُ، هَرَيْتُهَا عَلَى مَنْ سِيعَ تَرْبٍ لَمْ تَحْلَلْ
أَوْ كَيْتُ مَنْ لَعَلِّي اعْتَدَلْتُ إِلَى النَّاسِ، قَالَتْ فَاجْلِسْنَا
فِي وَحْشٍ لِحَفْصَةَ نَزَّاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَهَرَيْتُهَا أَنْصَبَ عَلَيْهِمْ مِنْ تِلْكَ الْقَرِيبِ حَتَّى جَعَلُوا
يَشِيرُونَ لَيْتَ أَنْ قَدْ كَحَلْتُ، قَالَتْ وَخَرَجَ إِلَى
النَّاسِ فَصَلَّاهُمْ وَخَطَبَهُمْ
بَابُ الْعِزَّةِ

٤٦٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
أَمْعَنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ الْمَعَاذِرَاتِ الْأُولَى اللَّاتِي تَبَايَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أُخْتُ عَمَّاسَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّهَا أَتَتْ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنِ لَهَا قَدْ عَلِقَتْ
عَلَيْهِ مِنَ الْخُدْمَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى مَا تَدْعُرْنَ أَوْلَادُكُمْ بِهَذَا الْإِعْلَاقِ عَلَيْكُمْ هَذَا
الْعَوْدُ الْهِنْدِيُّ فَإِنْ فِيهِ سَبْعَةٌ أَشْفِيَةٌ مِنْهَا إِذَا كُ
الْحَلَبِ يَرِيدُ الْكُسْتِ وَهُوَ الْعَوْدُ الْهِنْدِيُّ. وَذَلِكَ
يُؤْكَلُ وَهُوَ الْحَقُّ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَلَيْهِ
السلام

١٦٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ سَمِعْتُ أبا عَبْدِ اللَّهِ
جَعْفَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي السُّرُجَيْلٍ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَرْضِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ اسْقِهِ

ابو المتوکل کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میرے بھائی کا پیٹ پلن نکلا ہے۔ یعنی دست جلدی ہو گئے ہیں۔ فرمایا کہ اسے شہد بلاؤ پس اس نے شہد بلایا اور عرض کیا کہ میں نے

عَسَلًا فَسَّاهُ، فَقَالَ إِنِّي سَتَيْتُ كُلَّ يَزْدُةٍ إِلَّا
اسْتَيْلَاقًا. فَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَّبَ بَطْنُ أُخَيْكَ
تَابِعَهُ الْقَصْرُ عَنْ شُعْبَةَ.

باب ۲۲۱ لاصفر دھودہ یا خذ البطن

۶۷۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
أَبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ
أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَغَيْرُهُ أَنَّ أَبَا
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرٌ وَلَا
هَامَةٌ فَقَالَ أَعْدَائِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا بَالُ بِلَى
تَكُونُ فِي التَّمَلُّكِ كَأَنَّهَا الطَّبَاءُ فَيَأْتِي الْبُعِيدُ الْأَجْرِبُ
فَيَدْخُلُ بَيْتَهُمَا فَيَجْرِبُهُمَا فَقَالَ: لَنْ أَعْدَى
الْأَوَّلُ. رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَدَّانِ بْنِ
أَبِي سَنَانٍ.

باب ۲۲۱ ذات الجنب

۶۷۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَرْنَاءَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ
عَنِ اسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بَذَتْ مَحْضِينَ وَكَانَتْ مِنْ
الْمُحَاجِرَاتِ الْأُولَى بَايَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ اخْتُ عُمَاثَةَ بِنِ مَحْضِينَ
أَخْبَرَتْ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَابِنَ لَهَا قَدْ عَلَتَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُدَسَةِ فَقَالَ
اَلْقُوا اللَّهَ عَلَى مَا تَدَاغِدُونَ أَوْلَادَكُمْ هَذَا الْأَعْلَاقُ
عَلَيْكُمْ هَذَا الْعُودُ الْهِنْدِيُّ فَإِنْ دَنِيَتْ سَبْعَةُ أَشْفِيَةٍ
مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يَرْفِدُ الْكُسْتُ يَعْرِى الْقُسْطُ
قَالَ وَهِيَ لُغَةٌ.

۶۷۲ - حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَزَلَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ قَرَأْتُ
عَلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْ كُتُبِ ابْنِ قِلَابَةَ مِنْهُ مَا حَدَّثَتْ بِهِ
رَمِيذَةُ مَا قَرَأْتُ عَلَيْهِ وَكَانَ هَذَا فِي أَيْكَةِ أَبِي عَنْ

اسے شہہ پلایا لیکن درست اور بڑھ گئے ہیں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
نے سچ فرمایا اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ اسی طرح
نصر نے شعبہ سے روایت کی ہے۔

پیٹ کو کھڑنے والی صفر نام کی کوئی بیماری نہیں۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ نہ کوئی بھوت کی بیماری ہے نہ نہ کوئی پیٹ کی بیماری اور لوکا
جہلانہ تصور ہے سب ایک امر ابی عن عمر بن عمر کہ یا رسول اللہ! میرے
اونٹوں کا کیا حال ہے جو ریت میں ہر فون کی طرح چلتے ہیں؟ یعنی ایک
خارش ایڈنٹ اگر دوسرے اونٹوں میں داخل ہوتا ہے اور
سب کو خارش ہی بنا دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ
پھر پیٹے کو خارش کس نے لگائی؟ — تو ہر ایک
نے جی اس کی ابو سلمہ اور سنان بن ابی سنان سے
روایت کی ہے۔

نونیہ (پسلی کا درد)

عبد اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ام قیس بنت
محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو اسد خزیمہ سے ہونے کی بنا پر
اسد پر اور سب سے پہلے ہجرت کرنے والی عورتوں سے ہیں
اور جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اور یہ حضرت
عکاشہ کی بہن ہیں، انہوں نے بتایا کہ یہ اپنے بچے کو لے کر نکلا
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، جس کا لگنے کی بیماری اور
خناق کے سبب انہوں نے تالو و بادیا تھا۔ پتا نجر نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ سے درود تم اپنی اولاد کو تالو و بادیا کر تکلیف کہیں
دیا کرتی ہو؟ تمہیں چاہیے کہ عود ہندی استعمال کیا کرو کیونکہ اس کے
اندر سائت بیماریوں کے لیے شفا ہے، جن میں سے نونیہ بھی ہے۔
اللہ شفا سے مراد القسٹ ہے اور یہ لفظ دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

عمار کا بیان ہے کہ ابو بکر کے سامنے ابو قلابہ کی کتاب پر طحی
گئی۔ اس میں بعض حدیثیں تھیں جو انہوں نے بیان کیں اور بعض
وہ تھیں جو ان کے سامنے پر طحی گئی تھیں۔ اسی کتاب میں حضرت انس رضی

النَّسِ أَنْ أَبَاطِلَهُ وَأَنَّ بَنَ النَّصْرِ كَوَيَاةً وَكَوَاةً
أَبُو طَلْحَةَ يَمِيدُهُ. وَقَالَ عُبَادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ
أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ النَّسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِذْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَهْلُ بَيْتَهُ مِنْ
الْأَصْبَارِ أَنْ يَرَوْا مِنْ الْحَمَةِ وَالْأَذُنِ. قَالَ النَّسِ
كَوَيْتُ مِنْ ذَاتِ الْحَنْبِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَوْوً وَشَهْدَانِي أَبُو طَلْحَةَ وَالنَّسِ بْنُ النَّصْرِ وَمَيْدُ بَنٍ
ثَابِتٌ وَأَبُو طَلْحَةَ كَوَايَا ثَبِتٌ مَرْبُوتٌ بِكَ دَاغٌ بَعْدَ

بَابُ ۲۲۲ حَرَقَ الْحَصِيرَ لِيَسْتَدِيدَ الدَّمَ
۶۴۳ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عَفِيْرِ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ عَفِيْرِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ
بْنِ سَعْدٍ الشَّامِيِّ قَالَ لَمَّا كُسِرَتْ عَلَى رَسُولِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَةُ وَأُذِيَتْ
وَجْهَهُ وَكُسِرَتْ رِبَاعِيَّتُهُ وَكَانَ عَلَى بَعْضِهَا
بِالْمَاءِ فِي الْبَجْنِ وَجَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ
تَغْتَسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ فَتَنَازَتْ فَاطِمَةُ
لِلدَّمِ يَزِيدُ عَلَى الْمَاءِ كَثْرَةً عِدَّتْ إِلَى حَصِيرٍ
فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا عَلَى جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرَّ قَرَأَ الدَّمَ
بَابُ ۲۲۳ الْحُحْيُ مَنْ قَبِجَ جَهَنَّمَ

۶۴۴ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ
زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا عَنْ قَاضِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
عَنِ النَّسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ الْحُحْيُ مَنْ قَبِجَ جَهَنَّمَ فَاطْلُبُوا هَاهَا بِالْمَاءِ قَالَ
نَافِعٌ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ الْكُشْفُ عَنْ الرِّجْلِ
۶۴۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ أَنَّ أَسَاءَ
بَدَتْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَتْ إِذَا أُقْبِيتْ بِالْمَاءِ
قَدْ حُكَّتْ تَدَاوُلَهَا أَخَذَتْ مِنَ الْمَاءِ فَصَبَّتْ بَيْنَهُمَا

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ حضرت انس بن عمر نے
انہیں داغ لگایا اور حضرت ابو طلحہ نے انہیں اپنے منہ سے داغ لگایا۔
عبد بن منصور، الوہب، ابو طلحہ، حضرت انس بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خنصر کے گھر والوں کو
زہریلے جانوروں کے کاٹے اور کان درد کے دم کی عیادت مرحمت فرمائی۔
حضرت انس فرماتے ہیں کہ نوزیدہ کے باعث مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی عیادت مبارک میں داغ لگایا اور میرے پاس حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ حضرت انس بن عمر رضی اللہ عنہ

حضرت ابو طلحہ نے لگایا۔

خون روکنے کے لیے ٹماٹ جلانا۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد سعدی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک
کا خود ٹوڑ دیا گیا، چہرہ الزور ٹوٹا، اللہ فرمایا اور فاطمہ علیہ السلام کے ٹوڑ دیا
مبارک شہید کر دئے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پانی بھر کر لائے یہ
اور حضرت فاطمہ آپ کے پڑھ پھرے سے غلہ چھوئی رہی۔ جب
حضرت فاطمہ علیہا السلام نے دیکھا کہ خون پانی سے زیادہ بہہ رہا ہے
تو ٹماٹ جلایا اور اس کی راکھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں
میں بھری تو خون بند ہو گیا۔

بخار جہنم کی گرمی سے ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار جہنم کا شعلہ ہے لہذا اسے
پانی سے بجھایا کرو۔ نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما
میں اکھاڑتے: ہم سے عذاب کو پرے ہٹا۔

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ جب حضرت اسما بنت
ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس کسی بخار والی عورت کو دوا کرنے
کے لیے آیا گیا تو آپ پانی لے کر اس کے گریبان میں ڈال دیا
تو عیادت اور فراموش کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حکم

فرمایا ہے کہ اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کریں۔

عمرہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے منہ مایا کہ بخار جہنم کی گرمی سے ہے لہذا اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بخار جہنم کی گرمی سے ہے لہذا اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

ایسی جگہ سے نکلنا جہاں کی آب و ہوا موافق نہ ہو۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ کچھ افراد جو قبیہ مکہ اور قبیلہ خزیمہ کے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، انہوں نے اسلام کا کلمہ پڑھا اور عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ! ہم موسیٰ پائے دسے لوگ ہیں، زراعت پیشہ نہیں ہیں لہذا مدینہ طیبہ کی آب و ہوا ہمارے موافق نہیں ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کچھ ارشاد اور چرواہے دینے کا حکم فرمایا کہ شہر سے باہر چلے جائیں اور اونٹوں کا دودھ اور پشیاں پتے پر پیو وہ چلے گئے یہاں تک کہ جب مقام حرہ میں پہنچے تو مسلمان کے طوطے سے پھر کافر ہو گئے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جیسے ہوئے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہلک کرے گئے۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو کچھ لوگوں کو ان کی تلاش میں روانہ فرمایا۔ وہ غلط دیکھتے ہوئے گئے اور انہیں لے آئے۔ پس ان کی آنکھوں میں سلاخی پیر دکائی اور ان کے ہاتھ پر کاٹ دیئے گئے اور حکم فرمایا کہ انہیں حرہ کے نزدیک ڈال دو، یہاں تک کہ وہ اس حالت میں مر گئے۔

طاعون کے متعلق روایتیں۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ تَبْرُدَهَا بِالْمَاءِ.

۶۷۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرُدُوهَا بِالْمَاءِ.

۶۷۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْرُودٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرُدُوهَا بِالْمَاءِ.

باب ۳۳ مَن خَرَجَ مِنْ أَرْضٍ لَا تِلَامَةَ

۶۷۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَتَّابٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ رَزِيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَنَسٍ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا أَنَّهُ نَامَ أَوْ جَالَتَيْنِ كُلِّ وَغَرِيْنَةٍ قَدْ مَوَّاعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ وَكَانُوا يَنْبِئُ اللَّهُ إِنْ كُنَّا أَهْلَ مَرْجٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ دِيْنِهِ وَاسْتَحْوَا الْمَدِيْنَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدُودٍ بِرَاءَةٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فَيَنْتَشِرُوا

مِنَ الْبَازِلِ وَأَبْوَالِهَا فَانْطَلَقُوا حَتَّى كَانُوا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ وَكَفَرُوا بِعَدَاةِ إِسْلَامِهِمْ وَكَتَلُوا رَافِعَ بْنَ رَسُوْلٍ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَأْخَرُوا الدَّوْدَ بْنَ قَبْلَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي أَثَارِهِمْ وَأَمَرَهُمْ بِسَرِّهِمْ وَأَعْيَنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَنَجَّوْا فِي نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا عَلَى حَالِهِمْ.

باب ۳۴ مَا يَدْكُرُ فِي الطَّاعُونِ

۶۷۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ

علیہ السلام نے فرمایا: جب تم سنو کہ فلاں جگہ یا فلاں کی بیماری ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس جگہ یا فلاں کی بیماری پھوٹ نکلے جہاں تم رہتے ہو تو وہاں سے باہر نہ نکلو۔ میں (جنت بن ابونبات) نے کہا کہ کیا آپ (ابراہیم بن سعد) نے سننا کہ وہ (حضرت اسامہ) حضرت سعد سے روایت کرتے ہوں اور انہوں نے انکار نہ کیا ہو؟ انہوں نے کہا، ہاں۔

عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمار بن حارث بن مرثد نے حضرت علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کی طرف تشریف لے گئے یہاں تک کہ جب مقام سرخ پر پہنچے تو انہیں اجناد کے اُمراء یعنی حضرت ابو عبیدہ ابن الجراح اور ان کے ساتھی ملے اور انہوں نے آپ کو بلایا کہ سرزمین شام میں وبا پھوٹ نکلے ہے۔ ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: مہاجرین اولین کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ پس انہیں بلایا گیا اور ان سے مشورہ کیا گیا اور بتایا کہ سرزمین شام میں وبا پھوٹ نکلے ہے۔ چنانچہ ان حضرات میں اختلاف واقع ہو گیا کیونکہ بعض حضرات نے کہا کہ ہم ایک کام کے لیے نکلے ہیں اور اسے انجام دے بغیر واپس نہ آئیں جبکہ دوسرے حضرات کی رائے یہ تھی کہ آپ کے ساتھ منتحب افراد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں لڑنا مناسب نہیں کیونکہ ہر ایک کی طرف پیش قدمی کی جائے۔ پس آپ نے فرمایا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ پھر فرمایا کہ انصار کو بلاؤ تو انہیں بلا کر لایا۔ چنانچہ آپ نے ان سے مشورہ کیا تو وہ بھی مہاجرین کے راستے پر چلے اور اس طرح اختلاف کیا جیسے ان حضرات نے کیا تھا۔ فرمایا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔ پھر فرمایا کہ میرے پاس ان کا برقریش کو بلاؤ جنہوں نے فرج تم کو کیے ہیں ہجرت کی انہیں بلایا گیا تو ان میں سے وہ آدمیوں نے بھی اختلاف دیکھا اور کہا کہ ہمارے راستے میں لوگوں کو لے کر لٹنا چاہیے اور اس بلا کی طرف جتنی قدری کرنا مناسب نہیں ہے۔ پس حضرت عمر نے منادی کو روادی کہ کل صبح میں واپسی کے لیے سوار ہو جاؤ گے۔ حضرت ابو عبیدہ نے کہا: کیا آپ خدا کی تقدیر سے نفرت کر رہے ہیں؟ حضرت عمر نے فرمایا: کاش! یہ بات تمہارے سوا کوئی اور کہتا۔ اسے ابو عبیدہ! ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی

ابراہیم بن سعد قال سمعت اُسامة بن زيد يحدث سَعْدًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِالْقَاعِ عَوْنًا بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فَقُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ يَحْيَى سَعْدًا قَالَ لَا يَسْكُرُهُ قَالَ نَعَمْ

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ ذُوخْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِسَرَخٍ لَقِيَهِ أُمَرَاءُ الْأَجْنَادِ أَبُو عَبِيدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَاصْحَابُهُ خَاخَبُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِأَرْضِ الشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ ادْعُوا الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ خَدَّاهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَخَبَّرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوا فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ وَلَا تَرَى أَنَّ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَاصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْرِي أَنَّ تَقْدَرُ مَعَهُ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ فَقَالَ ارْتَفَعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُوا مَنِ كَانَ مِنْكُمْ مِنْ مَشِيعَةٍ قَرِيبَةٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْقَدِيرِ خَدَّاهُمْ فَلَمَّ خَتَلَفَ مِنْهُمْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوا تَرَى أَنَّ تَرْجِعُ بِالنَّاسِ وَلَا تَقْدِرُ مَعَهُ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ فَقَادَ عُمَرُ فِي النَّاسِ إِنِّي مُصِيبٌ عَلَى ظَهْرٍ فَاصْبِرُوا عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عَبِيدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ: أَفَرَأَيْتَ قَدَرِ اللَّهِ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ عَدِلْتُ قَالُوا يَا أَبَا عَبِيدَةَ نَعَمْ لَوْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ دستوں سے

٦٨٣. حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُبَيْهِ
عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

مرنے والا شہید اور طاعون کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے۔
طاعون پر صبر کرنے والے کا اجر۔

یحییٰ بن یمر کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں دریافت کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ یہ ایک عذاب ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے جن بندوں پر چاہے عطا کرے لیکن اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کے لیے اسے رحمت بنا دیا ہے پس کوئی بندہ ایسا نہیں کہ طاعون کی بیماری پھیلے اور وہ اپنے شہر میں صبر کر کے بیٹھا رہے یہ جانتے ہوئے کہ اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچ سکتی مگر جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے لکھ دی ہے تو اس کے لیے شہید کے برابر ثواب ہے۔ اسی طرح نعرے داؤد سے ولایت کی ہے۔

قرآن سے معوذتین وغیرہ پڑھ کر دم کرنا۔

نورہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس مرض کے اندر جس میں آپ کا وصال ہوا معوذات پڑھ کر اپنے اور دم کیا کرتے تھے۔ جب آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں انہیں پڑھ کر آپ پر دم کیا کرتی اور بابرکت ہونے کے باعث آپ کے دستِ اقدس کو آپ کے جسمِ اطہر پر پھیرا کرتی۔ میں (معمولاً) زہری سے پوچھا دم کس طرح کیا جاتا تھا؟ انہوں نے کہا کہ وہ اپنے دونوں ہاتھوں پر جو تک مارتے اور پھر انہیں اپنے چہرے پر پھیر لیتے۔

سورۃ الفاتحہ پڑھ کر دم کرنا۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس نے حضور سے روایت کی ہے۔

ابو التوکل نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت قنابل عرب میں سے ایک قبیلے کے اندر گئے تو انہوں نے ان کی ضیافت نہ کی۔ اسی اثنا میں ان کے سردار

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَالْمَطْعُونُ شَهِيدٌ.

باب ۲۲۶ - أَجْرُ الصَّابِرِ فِي الطَّاعُونِ

۶۸۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الثَّرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَهَا بِنَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَيَجْعَلُهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ فَلَيْسَ مِنْ عَذَابِ الطَّاعُونِ فِيمَكَثَ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَنْ يُصِيبَهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِنْ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ تَابَعَهُ الشَّعْرُ عَنْ دَاوُدَ.

باب ۲۲۷ - الرُّقَى بِالْقُرْآنِ وَالْمَعُذَّاتِ

۶۸۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَرَاهِيمَ بْنُ مَرْثُومٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ مَعْبَرِ بْنِ الرَّهْطِيِّ عَنْ عَزْرَةَ عَدَةَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي الْمَرَضِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بِالْمَعُذَّاتِ فَلَمَّا تَعَلَّ كُنْتُ أَنْفِثُ عَلَيْهِ فِيهِنَّ وَأَمْسَحُ بِرِدَائِي لِبَرَكَتِهَا فَسَأَلْتُ الْأَهْلَ عَنِ كَيْفِ يَنْفُثُ قَالَ كَانَ يَنْفُثُ عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهَا وَجْهَهُ.

باب ۲۲۸ - الرُّقَى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيَدُكَرِ عَنِ

ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۶۸۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بَشَّارٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حَدَّادٍ شَعْبَةَ عَنْ أَبِي يَسْرٍ عَنْ أَبِي الْمَثُورِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُوا عَلَى حَجَّةٍ مِثْرَ

کو بچھونے کاٹ کھایا تو وہ کہنے لگے :- کیا آپ کے پاس کوئی دوا یا دم کرنے والا ہے؟ انہوں نے کہا :- چونکہ تم نے ہماری ضیافت نہیں کی لہذا ہم اس وقت تک کچھ نہیں کریں گے جب تک تم ہمارے ساتھ کچھ مقرر نہ کرو۔ پس انہوں نے کچھ بکریاں دینا منظور کیا۔ چنانچہ (ان میں سے ایک نے) سورۃ فاتحہ پڑھی اور مقوک منہ میں جمع کر کے شہایت والی جگہ پر مقوک دیا تو اس کی تکلیف دور ہو گئی۔ وہ بکریاں لے کر آئے تو انہوں نے کہا کہ ہم اس وقت تک نہیں لیں گے جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھ نہ لیں۔ پس آپ نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہو کہ یہ دم کرنے کی چیز ہے؟ خیر بکریاں تے لیا اور ان میں میرا حصہ بھی ہو۔

دم کرنے کے لیے چند بکریاں لینے کی شرط رکھنا۔

ابن ابی لمیکہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب کا پیٹھے والوں کے پاس سے گزر ہوا جن میں سے ایک آدمی کو سانپ یا بچھونے کاٹ کھایا تھا۔ پیٹھے والوں نے ان حضرات کے پاس ایک آدمی بھیجا اور اس نے کہا :- کیا آپ حضرات کے اندر کوئی سانپ اور بچھونے کاٹے کا دم جانتا ہے؟ کیونکہ کچھ پیٹھے والوں میں سے ایک کو سانپ یا بچھونے کاٹ کھایا ہے۔ ان میں سے ایک صاحب گئے اور کچھ بکریوں کے بدلے سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کر دیا۔ پس وہ تندرست ہو گیا اور یہ بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آگئے۔ انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا اور کہا کہ آپ نے اللہ کی کتاب پر اُجرت لی ہے۔ چنانچہ وہ مدینہ منورہ جا پہنچے اور عرض گزار ہوئے :- یا رسول اللہ! انہوں نے اللہ کی کتاب پر اُجرت لی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن باتوں

نظر لگنے پر دم کرنا۔

عبد اللہ بن شداد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا

أَحْيَاءُ الْعَرَبِ كُلُّهُمْ يَقْرَؤُهُمْ فَيَنْتَهِمُ كَذَلِكَ إِذْ لَيْسَ سَيِّدًا أَوْلِيًا فَقَالُوا هَلْ مَعَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ رَاقٍ فَقَالُوا إِنَّكُمْ لَمَقْرُونُونَ وَلَا نَفْعُ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جَعْلًا فَجَعَلُوا لَهُمْ قِطْعًا مِنَ الشَّعْرِ فَجَعَلَ يَقْرَأُ بِأَمْرِ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ بَرَاقَةً وَيَتَغَدَّلُ خَبَرَ أَخَا تَوَابِ الشَّعْرِ فَقَالُوا لَا نَأْخُذُ حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ فَضَحِكَ وَقَالَ: وَمَا أَدْرَاكُمُ أَنَّهَا رُقِيَّةٌ حُدُّوْهَا وَأَصْرِبُوهَا لِي يَسْهُو. پوچھ نہ لیں۔ پس آپ نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہو کہ یہ دم کرنے کی چیز ہے؟ خیر بکریاں تے لیا اور ان میں میرا حصہ بھی ہو۔

باب ۲۱۹ الشَّرْطُ فِي الرُّقِيَّةِ بِقِطْعَةٍ مِنَ الْغَنَمِ

۶۸۸. حَدَّثَنَا ثِيَابُ بْنُ سَيِّدَانَ بْنِ مُضَارِبٍ أَبُو مُحَمَّدٍ النَّبَاهِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ الْبَصْرِيُّ هُوَ صَدُوقُ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ الْبَرَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا ثِيَابُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ أَبُو مَالِكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا بِمَاءٍ فَيَدْرِمُ لِيَا يُعْرَؤُ سَلِيمٌ فَمَعَهُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَاءِ فَقَالَ هَذَا فَيَنْعَمُ مِنْ زَانٍ فِي الْمَاءِ دَجَلًا لِيَدْعَا أَوْ سَلِيمًا فَانْطَلَقَ رَجُلٌ أُنْعَاهُ الْكِتَابَ عَلَى شَأْنٍ فَبَرَأَ أَجَاءَ بِالشَّعْرِ

إِلَى أَصْحَابِهِ فَكَيْفَ هُوَ ذَلِكَ فَقَالُوا أَخَذَتْ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا حَتَّى قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذَ كُوْ عَلَى أَجْرٍ كِتَابُ اللَّهِ. کی تم مزدوری لیتے ہو ان میں اللہ کی کتاب سب سے زیادہ اُجرت کی مستحق ہے۔

باب ۲۲۰ رُقِيَّةُ الْعَيْنِ

۶۸۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ثِيَابُ بْنُ مَعِيَدٍ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَدَادٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَنِي

نَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَمْرًا یُسْتَعْلَمُ
مِنَ الْعَالَمِیْنَ.

۶۹۰۔ حَدَّثَنَا یَحْيٰی بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ حَدَّادٍ عَنْ اَبِي حَتْمَةَ
وَهَبِ بْنِ عَطِيَّةَ الدَّامِثِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الرَّبِيعِيُّ اَخْبَرَنَا
الرُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي
اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاى فِي بَيْتِهِ جَارِيَةً فِي
وَجْهِهَا سَفْعَةٌ فَقَالَ اسْتَرْكُوا لَهَا فَاِنْ يَمَسَّ
النَّظْرَةَ رَدَّ اَلْعَقِيلُ عَنِ الرَّهْرِیِّ اَخْبَرَنِي سُرُوَّةُ
عَيْنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ سَالِمٍ عَنِ الرَّبِيعِيِّ.

بَابُ الْعَيْنِ وَحَقِّ

۶۹۱۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرِ بْنِ اَبِي حَتْمَةَ عَنْ عَبْدِ
الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعَيْنُ حَقٌّ
وَنَهَى عَنِ التَّوَشُّمِ.

بَابُ نَفِيَةِ الْحَيَّةِ وَالْعُثْرَبِ

۶۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسٰی بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ السَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ
عَائِشَةَ عَنِ الرَّقِيَّةِ مِنَ الْحُمَةِ فَقَالَتْ رَخَصَ
النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّقِيَّةَ مِنْ كُلِّ دُوِيٍّ
حُمَةٍ.

یا حکم دیا کہ نظر گھنے لادم کیا کرو۔

عروہ بن زبیر نے زینب بنت ابوسلمہ
سے اور انہوں نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت
اسم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر کے اندر ایک
لونڈی کو دیکھا جس کے چہرے پر نشانات تھے۔ ارشاد
فرمایا کہ اس پر کچھ پڑھ کر دم کرو کیونکہ اس کو نظر لگ
گئی ہے۔ عقیل، زہری، عروہ بن زبیر نے بھی نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی حدیث کی ہے۔
اسی طرح عبد اللہ بن سالم نے زبیدی سے
روایت کی ہے۔

نظر واقعی لگ جاتی ہے۔

معمّر نے حضرت ابوسہیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ نظر کا لگ جانا درست ہے اور آپ نے گورنے
سے منع نہ فرمایا۔

سانپ بچھو کے کاٹے پر دم کرنا۔

عبدالرحمن بن الاسود نے اپنے والد ماجد سے
روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے زہرے جانور کے کاٹے پر دم کرنے
کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر زہریلے جانور کے
کاٹے پر دم کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

پارہ — ۲۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضور کا دم کرنا

عبد العزیز کا بیان ہے کہ میں اور ثابت دونوں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ چنانچہ ثابت نے کہا کہ اے ابو حمزہ! میں بیمار ہو گیا ہوں۔ حضرت انس نے فرمایا کہ کیا میں تمہارے اوپر وہ دعا پڑھ کر دم نہ کر دوں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھ کر دم فرمایا کرتے تھے۔ عرض کی کہ نہیں۔ انہوں نے کہا: اے اللہ لوگوں کے رب! انہوں کو دودھ کرنے والے شفا دے کیونکہ شفا دینے والا تو ہے۔ اے رب! کوئی بھی شفا دیتے والا نہیں ہے۔ شفا عطا

بَابُ ثَمَانٍ رُفِیَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۶۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اتَّوَارِیث عَنْ عَبْدِ الْعِزِّیْرِ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَثَابِتٌ عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ فَقَالَ ثَابِتٌ يَا اَبَا حُمْزَةَ اَسْتَكِیْتُ فَقَالَ اَنَسٌ: اَلَا اُرْقِیْكَ بِرُفِیَہِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰی قَالَ: اَلَمْ یَقْرَأْ رَبُّ النَّاسِ مِنْ مَّذْہَبِ الْاَنْبِیَاءِ اَشْفِیَ اَنْتَ الْمَشَافِیَ لَا شَافِیَ اِلَّا اَنْتَ شَفَاعًا لَا یُجَادِرُ سَعْمًا۔

ف: قرآن مجید میں خود اللہ رب العزت نے فرمایا ہے: وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ اِنْ مَّا هُوَ شِفَاءٌ وَّوَدَّحْمَہُ ۙ لَیْسَ مِنْ دَہِیْنٍ ۚ وَلَا یُزِیْدُ الظَّالِمِیْنَ اِلَّا اَخْسَادًا۔

(۸۶: ۱۷)

اس سے معلوم ہوا کہ کلام الہی کے اندر شفا بھی ہے اور ایمان والوں کے لیے رحمت بھی ہے۔ یہ شفا اور رحمت دینی بھی ہے اور دنیاوی بھی۔ ایسا ہی ہے اور اخلاقی بھی اور مادی بھی ہے اور جسمانی بھی۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود بھی قرآن مجید کی آیات یا دعائیہ کلمات پڑھ کر دم فرمایا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس حدیث میں اپنا معمول بتایا نیز خود اسی بخاری شریف کی متعدد احادیث کے اندر یہ واقعہ موجود ہے کہ ایک سربراہ کا کسی قبیلے کے پاس سے گزر ہوا تو ان لوگوں نے ان بزرگوں کی جہان نوازی سے انکار کر دیا۔ اتفاق کی بات ہے کہ اُس قبیلے کے سردار کو سانپ یا بچھو نے ڈس لیا اور کسی تدبیر سے اتفاق نہ ہوا تو ایک آدمی ان حضرات کے پاس آکر عرض مدعا کرتا ہے۔ معاذہ کرام میں سے ایک نے جاکہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر اُس پر دم کیا اور وہ بالکل تندرست ہو گیا۔ اس قبیلے والوں نے انہیں تین بکریاں بطور انعام دیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے انہوں نے آپ کے حکم سے تقسیم کیں بلکہ حضور نے یہاں تک فرمایا کہ میرا حصہ بھی نکالنا۔ تاکہ امترا نہ یا دم جواز کا کوئی شائبہ ہی نہ رہے۔ — یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۶۹۴ اور ۷۰۱ میں بھی موجود ہے۔

مسنوق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رفا کی سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جب کوئی زوجہ منظر ہوتا

۶۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَلِیِّ بْنِ حَدَّادٍ حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ عَنْ مُسَدَّدٍ عَنْ

مُسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ بَعْضُ أَهْلِهِ يَمَسُّهُ بَيِّنَةٌ أَلَيْمَةٌ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذْهَبِ الْبَاسَ اشْفِ عِلْمَانِي الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا بِشِفَائِكَ لَا شِفَاءَ إِلَّا بِإِذْنِكَ سَمِعْنَا قَالَ سَمِعْنَا حَدَّثْتُ بِهِ مَنْصُورًا وَحَدَّثَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ تَحْوَةً ۖ ۶۹۵ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُدْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ أَمْسَحْ أَلْبَاسَ رَبِّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءَ لَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا أَنْتَ -

۶۹۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِلْمَرِيضِ: بِسْمِ اللَّهِ تُدْبِيهِ أَمْرٌ ضَرَا بِرِيقَةٍ بَعْضُنَا يَشْفِي سَقِيمًا بِإِذْنِ رَبِّهِ ۖ ۶۹۷ - حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الدُّقِيَّةِ: تُدْبِيهِ أَمْرٌ ضَرَا وَرِيقَةٌ بَعْضُنَا يَشْفِي سَقِيمًا بِإِذْنِ رَبِّهِ ۖ

بَابُ النَّفْتِ فِي الدُّقِيَّةِ ۖ

۶۹۸ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الدُّقِيَّةُ مِنَ اللَّهِ وَالْحَلُومَنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْذِبُهُ فَلْيَنْفِثْ حِينَ يَسْتَيْقِظُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَتَعَوَّذُ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَإِنْ كُنْتُ

ہوئیں تو نہ توڑو چھ کر اپنا دایاں ہاتھ اگلی چھینٹے اور کہو: اے اللہ! لوگوں کے رب! انہوں کو جلد کر کے دے اے اے شفا دہ کو کہ شفا دینے والا تو ہے، شفا نہیں دے کر عیسیٰ شفا، ایسی شفا دے! فرمایا جو ہماری بات نہ سنے دے۔۔۔ اس طرح سفیان، منصور، ابراہیم، مسروق نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دم کرتے تو کہا کرتے: تکلیف کو مٹا دے اے لوگوں کے رب! شفا ترے دست قدرت میں ہے۔ اس کی مشکل کا آسان کرنے والا ترے سوا اور کوئی نہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مریض سے فرمایا کرتے: اللہ کے نام سے شروع، ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے بعض کے تھوک کے ساتھ ہمارے سینہ کو شفا دیتی ہے ہمارے رب کے حکم سے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دم کرتے وقت فرمایا کرتے تھے: ہماری زمین کی مٹی اور ہم میں سے بعض کے لہاب دہی، جس کے ذریعے ہمارے مریض کو شفا ملتی ہے ہمارے پروردگار کے حکم سے۔

دم کرتے وقت نشتگانا

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرمایا کرتے سنا کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جس کو وہ پسند کرتا ہے تو بیدار ہوتے ہی تین دفعہ تمھارے اذان کے ٹرے پتہ لگے تو وہ اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ ابو سلمہ کا بیان ہے کہ میں اگر کوئی ایسا خواب بھی دیکھ لوں جو ہمارے ہی پہلے

ہو، تو جب سے میں نے یہ حدیث سنی ہے میں اس کی کوئی پروا نہیں کرتا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو سورہ اخلاص، سورہ الفلق اور سورہ الناس پڑھ کر اپنی پیمانیوں پر دم کرتے پھر انہیں اپنے چہرہ انور پر ملتے اور جہاں تک جسم اطہر پر ہاتھ پہنچتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ جب حضور بیمار ہوئے تو آپ نے ایسا ہی کرنے کا حکم فرمایا۔ بولس کا بیان ہے کہ میں نے ابن شہاب کو دیکھا کہ وہ اپنے بستر پر جاتے وقت ایسا ہی کیا کرتے۔

ابو المتوکل نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب سفر پر نکلے اور قبائل عرب میں سے وہ ایک قبیلہ والوں کے والوں کے پاس پہنچے۔ وہ طلب گار ہوئے کہ انہیں مہمان بنایا جائے لیکن ان لوگوں نے مہمان خوانی سے انکار کر دیا چنانچہ اس قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا تو ان لوگوں نے خوب بھاگ دوڑ کی لیکن سب رائیگاں گئی چنانچہ ان میں سے کسی نے کہا کہ یہ لوگ جو تمہارے پاس آ کر ٹھہرے ہوئے ہیں، کاش! تم ان کے پاس بھی گئے ہوتے شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی مفید چیز ہو۔ پس وہ ان کے پاس آکر کہنے لگے:۔۔۔ حضرت ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے۔ ہم نے سعی کیا لیکن سب رائیگاں گئی اور کوئی فائدہ نہ ہوا۔ کیا آپ میں سے کسی کے پاس اس کا کوئی علاج ہے؟ چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا کہ ہاں، خدا کی قسم میں ضرور اس کا دم کرنا جانتا ہوں لیکن ہم طلب گار ہوئے تھے کہ تم ہمیں اپنے مہمان بناؤ مگر تم نے مہمان لٹائی سے انکار کر دیا تھا لہذا میں اس وقت تک دم نہیں کروں گا جب تک تم مجھے مقرر نہ کرو چنانچہ چند کبر یوں پر طرفین کی رضامندی ہو گئی اور یہ چلے گئے پس یہ بھونک مارنے اور سورہ الفلق پڑھتے جاتے تھے یہاں تک کہ وہ ایسا ہو گیا کہ اس کو کسی نے کاٹا ہی نہ تھا اور تندرست ہو کر چلنے پھرنے لگا راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے صحت کے مطابق دودھ پور دیا

لَا أَرَى الدُّخْبَا أَثْقَلَ عَلَى مَنْ أُحِبُّهُ قَبْلَ هَذَا إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ قَبْلَ مَا أَكْبَلْتُهُ ۖ

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْكَذَّابِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّى إِلَى فِدَاشَةٍ تَغَتْ فِي كَفِّهِ يَقُولُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَبِأَلَمِ حُودِ كَلِمِينَ جَبِينَا شَمَّ يَسْتُرُ بِهَا دَهْءُهَا وَمَا بَلَّغَتْ بِهَذَا مِنْ جَسَدِهِ قَالَتْ عَلَى كَفِّهِ مَكْمَلًا اشْتَكَلَ كَانَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ بِهِ قَالَ يُوسُفُ. كُنْتُ أَرَى أَنَّ شَهَابًا يَصْنَعُ ذَلِكَ إِذَا آتَى إِلَى فِدَاشِهِ ۖ

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ أَبِي الْمَتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَفَقُوا فِي سَفَرَةٍ سَافَرُوا حَتَّى نَزَلُوا بِبَيْتٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَصَا فَوْهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُصَيِّفُوهُمْ فَلَدَغَ سَيْدُ ذَلِكَ النَّحْيِ تَسْعَوَالَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوَأْتَيْتُمْ هَؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ قَدَ نَزَلُوا بِكُمْ لَعَلَّ أَنْ يَكُونَ عَنْكُمْ بَعْضُهُمْ شَيْءٌ فَأَتَوْهُمُ فَقَالُوا يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنَّ سَيْدَنَا لَدَغَ فَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَوَقَفَ عَنْهُمْ أَحَدٌ مَسْكُو شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعْمُ وَاللَّهِ إِنْ لَرَأَى قَلْبُنَا وَاللَّهِ لَقَدْ اسْتَصَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُصَيِّفُونَا فَمَا آتَا بِرَأْيٍ لَكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جَعَلُوا فَصَاخُوهُمْ عَلَى قَطِيعٍ مِنَ الْعَنُوفِ فَانْطَلَقَ لِيَجْعَلَ يَنْفُلُ وَيَقْدَأُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حَتَّى لَكَائِمًا نَشْطُ مِنْ عَقَالٍ: فَانْطَلَقَ بِمَنْثَى مَا بِهِ قَلْبُهُ قَالَ فَأَدَفُوهُمْ جَعَلَهُمُ الَّذِي صَاخُوهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَفْعَمُوا فَقَالَ الَّذِي رَفِي لَا تَفْعَلُوا

نُسَيْدُ بْنُ حَصَيْنٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: مجھ پر کچھ امتیں بیش کی گئیں۔ پس ایک یا دو نبی گمراہے اور اُن کے ساتھ لوگوں کی جماعت تھی اور ایک نبی ایسے

عَرَضْتُ عَلَى الْأَمَمِ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيَّ مَعَهُ لَتَجُلُ
وَالنَّبِيَّ مَعَهُ التَّجْلَانِ وَالنَّبِيَّ مَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيَّ
لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأَفْقَ
فَدَجُوتُ أَنْ يَكُونَ أُمَّتِي فَقِيلَ هَذَا مُوسَى وَ
قَوْمُهُ، ثُمَّ قِيلَ لِي أَنْظِرْ فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا
سَدَّ الْأَفْقَ فَقِيلَ لِي اذْهَبْ هَكَذَا وَهَكَذَا فَرَأَيْتُ
سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأَفْقَ فَقِيلَ هُوَ لَأَمِ أُمَّتِكَ
وَمَعَ هُوَ لَأَمِ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ
حِسَابٍ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَلَعَنَ بَيْنَهُمْ، فَتَذَكَّرَ
أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَا نَحْنُ
قَوْلِكَ نَأْتِي الْبَشَرُ وَلَكِنَّا آمَنَّا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
وَلَكِن هُوَ لَأَمِ هُمْ أَبْنَاؤُنَا؛ فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُمْ الَّذِينَ لَا يَنْطَلِقُونَ وَلَا
يَسْتَقِيمُونَ وَلَا يَكْتُمُونَ وَعَلَى رِجْلِهِمْ يَتَوَكَّلُونَ
فَقَامَ عُمَا شَةُ بْنُ مَحْصِنٍ فَقَالَ أَمِنَهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ
اللَّهِ؟ قَالَ نَعَمْ، فَقَامَ أُخْرُ فَقَالَ أَمِنَهُمْ أَنَا؟ فَقَالَ
سَبَقَكَ بِهَا عُمَا شَةُ.

بَابُ الطَّيْرَةِ ۝

۴۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
عُمَانُ بْنُ عَمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَلَا تَشْوِمَ
فِي ثَلَاثٍ: فِي الْمَدَاةِ وَالنَّارِ وَالِدَابَّةِ.

۴۰۵ - حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُتْبَةَ أَنَّ أَبَاهُ رِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا طَيْرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ قَاتِلُوا
وَمَا الْفَالُ؟ قَالَ الْكَلْبَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَحُهَا أَحَدُكُمْ

بَابُ الْفَالِ ۝

تھے کہ ان کے ساتھ کوئی شخص نہ تھا۔ یہاں تک کہ مجھے ایک بہت بڑی
جماعت دکھائی گئی۔ میں نے کہا کہ شاید یہ میری امت ہوگی۔ کہا گیا کہ یہ
حضرت موسیٰ ہیں اور ان کی قوم۔ پھر کہا گیا کہ اُن کی جانب دیکھیے۔
تو ایک ایسی کثیر جماعت نظر آئی جس نے اُن کو بھرا ہوا تھا۔ کہا گیا
کہ یہ آپ کی امت ہے اور ان میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت
میں داخل ہوں گے۔ لوگ اِدھر اِدھر چلے گئے اور آپ نے یہ ظاہر
نہ فرمایا کہ وہ کون لوگ ہونگے۔ چنانچہ لوگ کہنے لگے کہ وہ ہم ہیں کیونکہ
اگرچہ ہم زمانہ مشرک میں پیدا ہوئے لیکن اللہ اور اس کے
رسول پر ایمان لائے ہیں یا پھر وہ ہماری اولاد ہیں جب یہ بات
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ باہر
تشریف لے آئے اور فرمایا کہ وہ جماعت اُن
لوگوں کی ہے جو نہ بدشگون لیں، نہ فتنہ کریں، نہ دغا لگوں۔
بلکہ اپنے رب پر بھروسہ کریں۔ پھر عکاشہ بن محصن کھڑے ہوئے
اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا میں بھی
اُن لوگوں میں سے ہوں؟ فرمایا، ہاں۔ پھر ایک اور
صحابی عرض گزار ہوئے: کیا میں بھی اُن میں ہوں؟ فرمایا
کہ عکاشہ تم پر بیعت لے گئے ہیں۔

شگون لینا

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
بیماری کا اڑ کر لگنا کوئی چیز نہیں اور شگون لینا کوئی چیز
نہیں۔ نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے:۔ عزرت
گھرا اور سواری کا جانور۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے
ہوئے سنا کہ شگون لینا کوئی چیز نہیں۔ اس بارے
میں فال لینا بہتر ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ فال کیا چیز ہے
فرمایا کہ وہ اچھا تقدیر جو تم میں سے کوئی نہ لے۔

فال لینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شگون لینا کوئی چیز نہیں اور قال ان میں اچھی چیز ہے۔ دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ! قال کیا چیز ہے۔ فرمایا کہ وہ اچھا لفظ جو تم میں سے کوئی نہ سمجھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیماری کا ذکر لگنا کوئی چیز نہیں اور شگون لینا کوئی چیز نہیں اور اچھی قال مجھے پسند ہے جو اچھا لفظ ہوتا ہے۔

ہامہ کوئی چیز نہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جھوٹ کی بیماری کوئی چیز نہیں، شگون کوئی چیز نہیں، انوار پریت کی بیماری کا ہامہ نہ تصور کوئی چیز نہیں (یعنی یہ تمام باتیں فرض ہیں) کج ہاشت

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو مردوں کا فیصلہ فرمایا جو قبیلہ بنی نضیر سے تھے جو آپس میں لڑ رہے تھے تو ایک نے دوسری کو پتھر مارا جو اس کے پیٹ پر لگا اور وہ حاملہ تھی۔ چوٹ کے سبب اس کا وہ بچہ مر گیا جو پیٹ میں تھا۔ پس انہوں نے اپنا مقدمہ نبی کریم ﷺ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا آپ نے فیصلہ فرمایا کہ پیٹ کے بچے کی وراثت یہ ہے کہ ایک غلام یا لونڈی اسے دے دو۔ حالانکہ ولی نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں ایسے بچے کی وراثت کس طرح ادا کروں جس نے نہ بیا، نہ کھایا، نہ وہ بولا اور نہ چمکا۔ پس خدا اس کی توفیق ہی نہیں۔ پس نبی کریم ﷺ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بڑے شگ کا منہوں کا بھائی ہے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

۷۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَيْرَةَ دَخِيرَهَا النَّفَالُ قَالَ وَمَا النَّفَالُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ۔

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ تَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَعْدَاؤِي وَلَا طَيْرَةَ دَخِيرَتِي الْفَالُ الصَّالِحُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ۔

بَابُ لَا هَامَةَ

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا النَّضَرُ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَعْدَاؤِي وَلَا طَيْرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ۔

بَابُ الْكَهَانَةِ

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي امْرَأَتَيْنِ مِنْ هَذِيلٍ اقْتَتَلَتَا فَرَمَتْ أَحَدَهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَاصَابَ بَطْنَهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَقَتَلَتْ وَلَدَهَا الَّذِي فِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى أَنَّ دِيَّةَ مَا فِي بَطْنِهَا غُرَّةُ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ فَقَالَ وَلِيَ السَّرَاةِ الَّتِي غَرِمْتُ كَيْفَ أَغْدِمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهْلَكَ فَمِثْلُ ذَلِكَ بَطْنُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ۔

۷۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ

شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ
أَنَّ أُمِّ رَاتٍ بِنَ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِجَرِّ قَطْرَةٍ
جَنِينَهَا فَقَضَى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعْدَ عَقْبٍ أَوْ لَيْدَةٍ. وَعَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ سَبِيحِ
بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى
فِي الْجَنِينِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ بَعْدَ عَقْبٍ أَوْ لَيْدَةٍ
فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْكَ أَجَبْتُ أَغْرَمَ مَا لَا أَكُلُ وَلَا
شَرِبَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهْلَ؟ وَمِثْلُ ذَلِكَ بَطَلَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسُئِلَ: إِنَّمَا هَذَا
مِنْ إِخْوَانِ الْكَفَّارِ.

۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
أَبْنُ عُمَيْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَيْتِ وَ
حُلُولِ الْكَفَّارِ.

۱۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ
بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ
عَدُوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا
عَنِ الْكُفَّارِ فَقَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَحْدِثُونَ أَحْيَانًا بِشَيْءٍ يَكُونُ حَقًّا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَلِكَ الْكَلِمَةُ مِنَ
الْحَقِّ يَخْطُبُهَا مِنَ الْحَقِّ فَيَقْرَأُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ
فَيُخْلِكُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ قَالَ عَلِيُّ بْنُ
عَبْدِ الرَّزَّاقِ مُرْسَلًا الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ ثُمَّ بَلَّغَنِي
أَنَّهُ اسْتَدَاهُ بَعْدَهُ.

بَابُ ۲۲ التَّيْحِدُ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: وَلَكِنَّ
الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا وَأَعْلَمُونَ النَّاسَ السَّجُودَ وَمَا أُنْزِلَ
عَلَى الْمَلَائِكَةِ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّهِمْ فَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ

کی ہے کہ دو عورتوں نے آپس میں ایک دوسری پر پتھر چلائے چنانچہ
ایک کے پیٹ کا پتھر گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی دیت میں غلام یا لونڈی دی جائے۔ اس
شہاب نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے کا فیصلہ فرمایا جس کو اس کی والدہ کے پیٹ
میں قتل کر دیا گیا تھا کہ اس کے بدلے میں ایک غلام یا لونڈی دی جائے پس
جس شخص نے دیت ادا کرنی تھی اس نے کہا کہ میں اس بچے کی دیت بکڑ
ادا کروں جس نے نہ کھایا نہ پیسا نہ بات کی نہ جفا یہ تو ایسی بات تھی جو
آئی گئی ہوئی اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک
یہ آدمی کامنوں کا بھائی ہے۔

ابو بکر بن عبد الرحمن بن عمارت نے حضرت
ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت
زنا کا معاوضہ اور کابھ کی مٹھائی کھانے سے منع

فرمایا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ کچھ حضرات
نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کامنوں کے متعلق دریافت
کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے
کہ یا رسول اللہ! وہ ہمیں بعض ایسی باتیں بھی بتاتے ہیں جو پرستش ثابت
ہو جاتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
وہ پرستش ثابت ہونے والی بات جنات نے (آسمان سے) سنی ہوئی
ہے پھر اُسے اپنے دوست (کابھ) کے کان میں اس طرح ڈالتے
ہیں پھر کابھ سو جھوٹ اس کے ساتھ ملا دیتے ہیں۔
علی بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں سمجھتا تھا کہ الکلمۃ
میں الحق کو عبد الرزاق نے مرسل روایت کیا ہے لم یکن
مجھے معلوم ہو گیا کہ انہوں نے یہ جھوٹا کہا ہے۔

جادو

ارشاد ربانی ہے: ہاں شیطان کافر ہونے لوگوں کو جادو سکھاتا ہے اور وہ جادو
جو ابلیس میں ڈھونڈنا شروع کرے اور دھوکا دے اور وہ لوگوں کو کچھ نہ سکھاتا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سنی نبی کی جی کے ایک آدمی نے حضور کو گھیر

جس کو لبید بن اعصر کہا جاتا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ حالت ہو گئی کہ آپ نے ایک کام کیا جس میں بنو نضار، ایک قبیلہ تھا، غزوت کریں گے یہ کام کر لیا ہے۔ ایک روز یا کسی رات جب آپ میرے پاس تھے تو آپ نے بار بار دعا کی اور پھر فرمایا کہ اسے عائشہ کی کہیں معلوم ہے کہ جو حکم میں معلوم کرنا چاہتا تھا وہ بھے اللہ تعالیٰ نے جانا ہے یہ میرے پاس دو شخص آئے ان میں سے ایک میرے سرانے اور دوسروں کی جانب کھڑا ہو گیا۔ ایک نے اپنے ساتھی سے دریافت کیا کہ اس مرد حق آگاہ کو کیا تکلیف ہے؟ وہ دوسرے نے کہا کہ ان پر جادو کیا گیا ہے۔ پوچھا کس نے کیا ہے؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصر نے پوچھا کہ کس چیز پر کیا ہے؟ جواب دیا کہ کنگھی پر کنگھی سے جڑے ہوئے بالوں اور کھجور کی چھلک پر پوچھا کہ یہ چیزیں کہاں ہیں؟ جواب دیا کہ درودان کنوئیں کے اندر۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کچھ اصحاب کو ساتھ لیکر اُس کنوئیں پر تشریف لے گئے۔ جب واپس لوٹے تو فرمایا: اسے عائشہ! اُس کنوئیں کا پانی گرا جائیگی اس کے پانی کی طرح تھا اور وہ اس کی کھجوریں خیطان کے سروں سے پھریں ہیں۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ آپ نے انہیں نکلوا کیوں نہ لیں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خفا بخش دی ہے اب نہ میں نے ناپسند کیا کہ اس شر کو مشہر کروں لہذا اُس کے حکم سے انہیں

مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَ إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ
 فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمُرْسَدِ
 وَتُوجِبُهِ وَمَا هُوَ بِضَآئِرٍ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا يَذُنُ
 اللَّهُ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوا
 لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ. وَقَوْلِهِ تَمَتَّأُ
 فَلَا يَفِيحُ السَّاجِدُ حَيْثُ أَثَى. وَقَوْلِهِ: إِنَّا تَأْتُونَ
 السَّحَرَاءَ نَتَمَشَّعُونَ يُسْجَرُونَ. وَقَوْلِهِ: يُعَيَّلُ الْإِنْسَانُ مِنْ
 سِحْرِهَا إِنَّمَا تَسْمَأُ. وَقَوْلِهِ: وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ
 فِي الْعُقَدِ. وَالنَّفَّاثَاتِ: السَّوَاجِرُ. تَسْحَرُونَ
 يُعَيَّلُونَ.

٢١٠ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَحَر رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي نَزِيٍّ يُقَالُ لَهُ لَيْيَدُ بْنُ الْأَعْصَمِ حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَلُّ إِلَيْهِ أَنْتَهُ يَلْعَلُ النَّحْيَ وَمَقَامَ لَعْلَةٍ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَفْخَذَاتٍ يَلْتَمِهُ وَهُوَ عِنْدِي لَيْكَةً دَعَا وَدَعَا فَكُرِيَ قَالَ: يَا عَائِشَةُ اشْعُرِي أَنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِيهِمَا اسْتَفْتَيْتُ فِيهِ أَتَأْتِي رَجُلًا فَقَعَدَا أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرَ عِنْدَ رِجْلِي فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِيَصَابِحَهُ مَا وَجِعَ الرَّجُلُ؟ فَقَالَ مَطْبُوبٌ. قَالَ مَنْ لَيْكَةً؟ قَالَ: لَيْيَدُ بْنُ الْأَعْصَمِ، قَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ فِي مَسْطَبٍ وَمَشَاطَةٍ وَجُفٍّ طَلْعَ نَخْلَةٍ ذَكَرَ، قَالَ فَايْنَهُ؟ قَالَ فِي بَيْتِ ذُرْوَانَ، فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَابِتٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَهُ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ كَانَ مَا عَايَا نَفَاعَهُ الْخِتَابُ أَوْ كَانَ رُمُوسٌ نَخْلَهَا رُمُوسُ الشَّيْطَانِ، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا اسْتَخْرِجَهُ قَالَ قَدْ عَافَانِي اللَّهُ فَكُفِّرْهُ أَنْ تُتَوَرَّعَ عَلَى النَّاسِ فِيهِ شَرًّا فَاكْفِرْ بِهَا

قَدْ فُتِمَتْ تَابَعَهُ أَبُو سَامَةَ وَأَبُو حَمْرَةَ وَابْنُ أَبِي
الزَّيْنَادِ عَنْ هِشَامٍ، وَقَالَ اللَّيْثُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ
هِشَامٍ، فِي مَشْطٍ قَهْشَاقَةٍ، يَقَالُ: الْمَشَاطَةُ مَا
يُخْرِجُ مِنَ الشَّعْرِ إِذَا مَشِطَ وَالْمَشَاقَةُ مِنَ مَشَاقَةِ
الْمَكَتَانِ.

بَابُ ۳۳ الشُّرُكِ وَالشَّجَرِ مِنَ الْمَرْبِقَاتِ
۴۱۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اجْتَنِبُوا الْمُؤَبَقَاتِ الشُّرُكِ
يَا اللَّهُ وَالسَّحَرِ.

بَابُ ۳۴ هَلْ يَسْتَحْرِجُ السَّحَرُ - وَقَالَ
قَتَادَةُ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: رَجُلٌ بِهِ طَبْ
أَوْ يُؤْخَذُ عَنْ إِمْرَأَتِهِ أَيْحَلُّ عَنْهُ أَوْ يَسْتَحْرِجُ؟
قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا يَدِيدُ وَنَ بِهِ الْإِصْلَاحَ فَأَمَّا
مَا يَنْفَعُ فَلَمْ يَنْفَعْ عَنْهُ.

۴۱۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ
ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَقُولُ مَنْ حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ
عَنْهُ فَحَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْحَرًا
حَتَّى كَانَ يَرَى أَنَّهُ يَأْتِي النِّسَاءَ وَلَا يَأْتِيَهُنَّ، قَالَ
سُفْيَانُ وَهَذَا أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ السَّحَرِ إِذَا كَانَ
كَذَا، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَعْلِمْتِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي
فِيمَا اسْتَفْتَيْتَهُ فِيهِ أَنَا فِي رَجُلٍ نَقَعَدَ أَحَدَهُمَا
هَذَا لِأُمِّي وَالْآخَرَ عِنْدَ رَجُلٍ فَقَالَ الْكَذَّابُ عِنْدَ
رَأْسِي لِأَخِي مَا بَالُ الرَّجُلِ قَالَ مُطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ
طَبَّكَ قَالَ لَيْسَ بِنَبِيٍّ أَعْصَمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَامِ بَنِي
حَبْلَةٍ لَهُ هُودُ كَانَ مُنَافِقًا، قَالَ وَفِيمَ؟ قَالَ فِي

دفع کر دیا ہے۔ اسی طرح ابو اسامہ، ابو حمزہ اور ابن ابی الزناد نے
ہشام بن عروہ سے روایت کی ہے۔ لیث ابی العینہ نے ہشام سے
روایت کرتے ہوئے کہا کہ کنگھی اور کنگھی سے جھڑے ہوئے بالوں پر کہتے
میں کہ انشاطر وہ بال ہیں جو کنگھی کرنے سے جھڑیں اور انشاقہ
روٹی سے بنائے ہوئے دھاگے کو کہا جاتا ہے۔

شُرک اور جادو و ملاک کرنے والی چیزیں ہیں
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: - ہلاک کرنے
والی چیزوں سے بچتے رہو اور وہ شرک

اور جادو ہیں

کیا جادو کا ٹوڑ کیا جائے

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن مسیب سے پوچھا کہ جس آدمی پر جادو
کروا جائے یا جسے عورت کے پاس جانے سے روک دیا جائے، کیا اس
کے لئے اس کا ٹوڑ کرنا حلال ہے؟ فرمایا کہ کوئی عرصہ نہیں کیونکہ اس اصلاح
مراد ہے نیز جو چیز نفع دے اور اس سے منع نہ کیا گیا ہو وہ جائز ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ
من اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا، تو آپ کی یہ حالت ہو گئی کہ خیال فرماتے کہ میں
کس، نہ راز و وجہ مطہرات کے اس حوالہ ہوں، حالانکہ آپ تشریف نہ لاتے تھے
سفیان زوی کا بیان ہے کہ جب یہ حالت ہو جائے تیرب روز تیرتیر سو
ہے چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اسے عائشہ کیا تم جانتی ہو کہ جو چیزیں معلوم کرنا چاہتا
وہ نے اللہ تعالیٰ نے بتادی ہے یعنی میرے پاس وہ شخص آئے اور ان میں سے
ایک میرے سر پر لٹا اور دوسرا میرے پاتوں پر لٹا اور کہا پس جو میرے سر پر لٹا
کھڑا تھا اس نے نہ دوسرے کہا کہ اس پر وہی آگاہ کا کیا حال ہے؟ دوسرے نے
کہا کہ میں پر جادو کیا گیا ہے پوچھا کہ جادو کس نے کیا؟ کہا کہ لیبید بن اعمش نے
جو بنی نزیق کا ایک فرزند ہے اور یوں کا حلیف اور منافق تھا۔ پوچھا کہ کس چیز
میں جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ کنگھی اور ان بالوں پر جو کنگھی سے جھڑتے ہیں
پوچھا کہ یہ کہاں کیا گیا ہے؟ جواب دیا کہ نہ لیبید بن اعمش کی جھڑ میں لیبٹ کہ جھڑ کے
نزدان کنوئیں میں۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

مُشِيْطٌ وَمُشَافِقٌ، قَالَ وَآيْنُ قَالَ فِي جُفِّ طَلْعَةٍ
ذَكَرْتُ نَحْتِ رَعُوْنِهِ فِي يَكْرُذِيَّ وَأَنْ تَأَلَّتْ فَاقِي النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْتُرَحَّى اسْتَخْرَجَهُ فَقَالَ
هَذِهِ الْبُرْكَاتُ أَيْتُرَهَا وَكَانَ مَاءُهَا نَقَاعَةً
لِحَبَابٍ وَكَانَ تَحْلَاهَا رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ قَالَ فَاسْتَخْرَجَ
قَالَتْ فَعَلْتُ - أَفَلَا أَيْ تَنْشُرُ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ
فَقَدْ شَفَّانِي، وَاصْبِرْ إِنَّ أَيْتُرَ عَلَى أَحَدٍ مِنَ
النَّاسِ شَرًّا -

باب ۲۲ المتخيرة

۱۶ - حَدَّثَنَا عَجِيْدٌ بَنْدَا سَمَاعِيْلٌ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِنَّهُ
لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتَّى إِذَا
كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ عِنْدَ دُعَا اللَّهِ وَدُعَاةِ شَعْرٍ
قَالَ أَشْعَرْتُ يَا عَائِشَةُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَا فِي فِيمَا
اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟
قَالَ جَاءَنِي رَجُلَانِ فَبَجَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ لَأْسِي وَ
الْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي شَعْرًا قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ مَا دَجَعِ
الرَّجُلُ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّتْ؟ قَالَ لَيْسَ
بِئِ الْإِهِمِمْ أَيْ هُوَ دِي مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ، قَالَ فِيمَا ذَا؟
قَالَ فِي مُشِيْطٍ وَمُشَافِقٍ فَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرْتُ
جَائِنٌ هُوَ؟ قَالَ فِي يَكْرُذِيَّ أَرَوَانُ، قَالَ فَذَاهَبَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَنْاسٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ
إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَتَنَظَّرَ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا تَحْلٌ شَعْرٌ رَجَعُ إِلَى
عَائِشَةَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَكَ مَاءُهَا نَقَاعَةُ الْحَبَابِ
وَلَكَ أَنْ تَحْلَاهَا رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ، قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَفَاخْرَجْتَهُ قَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللَّهُ
وَشَفَّانِي وَخَشِيتُ أَنْ أَتَوَرَّعَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا
وَأَمْرٍ بِهَا فَدَفَنْتُ -

علیہ وسلم اس کنویں پر شریف نے لے لے یہاں تک کہ میں چیزوں کو نکال
لید آپ نے فرمایا کہ میں کنواں بچے دکھایا گیا تھا۔ اس کنویں کا پانی
مہندی کے پتھر کی طرح تھا اور اس کی گھوڑیں شیطانوں کے سروں جیسی
تھیں۔ عسودہ راوی کا بیان ہے کہ پھر انہیں نکالوا لیا گیا۔
حضرت عذیقہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی: آپ نے اس
بات کو مستہر کیوں نہ کیا؟ فرمایا کہ خدا کی قسم، مجھے
اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرمادی، لہذا میں ناپسند کرتا ہوں کہ
کسی کی برائی کا لوگوں میں عام چرچا کر دوں۔

حضور پر جادو کیا گیا

حضرت - انشہ مدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا تو آپ کی حالت یہ ہو گئی
کہ کہ کام کے متعلق خیال کرنا کہ میں نے کر لیا ہے۔ حالانکہ وہ کیا نہیں
ہوتا تھا۔ ایک روز جبکہ آپ میرے پاس تھے تو آپ نے بارگاہِ نبوی میں بلبل بار بار
کی پھر فرمایا کہ اے عائشہ! کیا تم جانتی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتادی ہے
جو میں معلوم کرنا چاہتا تھا میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟ فرمایا
کہ میرے پاس دو شخص آئے تو ان میں سے ایک میرے سر کے اور دوسرے گردن
کے کپڑے پر چڑھ گیا ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اس مرد کو آگاہ
کر دیا کہ یہ ہے جو جادو کیا گیا ہے۔ پھر جبکہ جادو کس نے کیا
ہے؟ بتایا کہ لیسویں اعم ہودی نے جو بنی زریقی سے ہے وہی ہے کہ کس چیز
سے کیا ہے؟ کہا کہ کنگھی پر کنگھی سے جو ہے ہوسے بالوں پر اور زہر گور کی جھلی
پر۔ پھر کہ یہ چیزیں کہاں ہیں؟ جواب دیا کہ ذی مدون کے کنویں میں۔
عروہ کا بیان ہے کہ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کنویں کی طرف اپنے
بعض اصحاب کے ساتھ تشریف لے گئے۔ پھر اسکی طرف نظر کی اور اس کے
اوپر بگڑکا و دھت تھا اس کے بعد آپ حضرت عائشہ کے پاس واپس تشریف
لے آئے اور فرمایا کہ خدا کی قسم اس کا پانی تو مہندی کے پتھر جیسا تھا اور اس
کی گھوڑیں شیطانوں کے سروں جیسی ہیں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ
کیا آپ نے انہیں نکال لیا تھا۔ فرمایا کہ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے
صحت بخشی اور شفا عطا فرمادی ہے لہذا میں نے خدا شہرہ عموں کی کیا کہ کسی
کی برائی کا لوگوں میں مشہور کر دوں اور حکم دیا تو انہیں دفن کر دیا گیا۔

جادو اثر بیان

زید بن اسلم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ مشرق کی جانب سے دو شخص آئے اور انہوں نے لوگوں سے خطاب کیا تو لوگ ان کے بیان سے بہت متوجہ ہوئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض بیانات میں جادو برتا ہے کہ بعض بیانات جادو اثر کرنے میں۔

جادو کا مجروحہ سے علاج

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو روزانہ چند عجمہ کھوڑیں کھالیا کرے تو اس روز رات تک اُسے زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ علی بن مدینی کے سوا دوسرے راویوں نے سات کھجوریں بیان کی ہیں۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو صبح کے وقت سات عجمہ کھجوریں کھالے تو اس روز اُسے زہر اور جادو نقصان نہیں دے گا۔

نامہ کوئی چیز نہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جھوٹ کی بیماری کوئی چیز نہیں نیز بوٹ کی بیماری اور اُتو کا جلانا تصور کوئی چیز نہیں پس ایک اسرائیلی شخص کو ہوا کیا رسول اللہ! اُن اوتوں کا کیا حال ہے جو ریت میں ہرنوں کی طرح لیٹے ہیں، پھر ان میں ایک غازی اُوت آگیا ہے اور سب کو خارشی کر دیتا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر پہلے کو بیماری کس نے لگائی؟ ابو سلمہ کا بیان ہے کہ میں نے اس کے بعد حضرت ابو ہریرہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دعا جع کرنے سے سنا کہ بیماری اُوت کو منفرد ست اوتوں

باب ۲۶ من البیان بسحر

۴۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسَمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا وَإِنْ بَعْضُ الْبَيَانِ لَسِحْرٌ

باب ۲۷ الدَّوَاءُ بِالْعَجْوَةِ لِلْمَسْحُورِ

۴۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَانَ مَرْوَانُ أَخْبَرَنَا هَاشِمٌ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْطَبَحَ كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يُضْرَرْ سَهْمٌ وَلَا سِحْرٌ ذَلِكَ الْيَوْمَ إِلَى الْيَمِينِ. وَقَالَ غَيْرُهُ سَبْعَ تَمْرَاتٍ. ۴۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمْرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يُضْرَرْ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَهْمٌ وَلَا سِحْرٌ

باب ۲۸ لَاهَامَةٌ

۴۲۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدَاوَةَ وَلَا صِقْرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ أَحَدُ رِجَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا بَالُ الْبَيْلِ تَكُونُ فِي الدَّمْلِ كَأَنَّهُمَا لَيَطْبَأُ فَيَخَالِطُهَا الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَعْدَى أَكَاوِلَ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ

کے پاس نہ لے جاؤ اور حضرت ابوہریرہؓ نے پہلی حدیث کا انکار کیا۔ ہم نے کہا کہ کیا آپ نے یہ روایت نہیں کی کہ جھوٹ کی بیماری کوئی چیسز نہیں تو انہوں نے جھٹی زبان میں کہہ کیا۔ ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ میں نے نہیں دیکھا کہ وہ اس کے سوا کوئی اور حدیث بھولے ہوئے

عدوی کوئی چیسز نہیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: - چڑت کی بیماری کوئی چیسز نہیں اور نہ شگون کچھ ہے۔ بیشک نحوست تین چیسزوں میں ہے، یعنی گھوٹا، عورت اور گھر میں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: - ایک سے دوسرے کو بیماری لگنا فرضی بات ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: - بیمار آؤٹ کو تندرست آؤٹوں کے پاس نہ لے جاؤ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: - ایک سے دوسرے کو بیماری لگنا فرضی بات ہے۔ چنانچہ ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ غور فرمائیے کہ آؤٹ ہرگز کی طرح ریت میں لپکتے ہیں پھر ان میں ایک غار خسی آؤٹ آملتا ہے تو سب کو غار خسی ہو جاتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر بچے کو بیماری کس نے لگائی تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: - ایک سے دوسرے کو بیماری لگنا فرضی بات ہے اور شگون کچھ نہیں لیکن فال بھلے پسند ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ فال کیا ہے؟ فرمایا کہ اچھا کلمہ۔

حضور کو زیر و پاکس

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُورِدَنَّ مُمْرُؤًا عَلَى مَحْضَةٍ وَأَنْكَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَدِيثَ الدَّوْلِ قُلْنَا أَلَوْ تَحَدَّثْتَ أَنَّهُ لَأَعْدَاؤِي فَدَرَطَنَ بِالْمُحِبِّينَةِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَمَا رَأَيْتَهُ نَبِيَّ حَدِيثًا غَيْرَ -

باجہم لا عدوی

۴۲۱ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَزْرَةُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا عَدَاؤِي وَلَا طَبِيرِي إِنَّمَا الشُّمُّ فِي ثَلَاثٍ فِي الْفَقْرِ وَالْمَرَاةِ وَالْكَارِ -

۴۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو لَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ يَرَى قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدَاؤِي. قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ أَبَاهُ يَرَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُورِدَنَّ الْمُمْرُؤَ عَلَى الْمَحْضَةِ. وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَيَّانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدَّوْلِيُّ أَنَّ أَبَاهُ يَرَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدَاؤِي. فَقَامَ أَعْرَابِي فَقَالَ: أَرَأَيْتَا لَا يَلْ تَكُونُ فِي الرِّمَالِ أَمْثَالُ الْخَطْبَاءِ قِيَّاتِهَا أَبْعِيدُ أَرَأَيْتَ تَجْرِبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ -

۴۲۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ

حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ وَهَمْتُ فَتَأَخَّرْتُ عَنْ آسِنِ بْنِ قَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدَاؤِي وَلَا طَبِيرِي وَيُجْعِلُنِي الْفَقْرُ قَالُوا وَمَا الْفَقْرُ قَالَ كَلِمَةٌ طَبِيرَةٌ -

باجہم ما یذکر فی سیرہ النبی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَوَاهُ عُمَرُوهُ عَنْ عَائِشَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ
خَيْبَرُ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِثْلَ فِيهِمَا سَمٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اجْمَعُوا لِي مَنْ كَانَ هَهُنَا مِنْ آلِ يَهُودٍ فَجِئُوا كَهْ
فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي سَأَلْتُكُمْ
عَنْ شَيْءٍ، فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِي عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا
الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا أَبُونَا فَلَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ

فَقَالُوا صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ، فَقَالَ هَذَا أَنْتُمْ صَادِقِي
عَنْ شَيْءٍ بِإِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ؟ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ
وَإِنْ كَذَبْنَا لَكَ عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي آيَاتِنَا
قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْلُ
النَّارِ فَقَالُوا نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَا فِيهَا
فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَرُوا
فِيهَا وَاللَّهِ لَا تَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا. ثُمَّ قَالَ لَهُمْ
هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِي عَنْ شَيْءٍ بِإِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ
قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ النَّفَاةِ شَيْئًا
فَقَالُوا نَعَمْ، فَقَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ فَقَالُوا
أَدْنَانَا إِنْ كُنْتَ كَذَّابًا نَسْتَوِيهِ وَمَنْ لَكَ إِنْ كُنْتَ
نَبِيًّا تَوَيْضَكَ.

بَابُ شَرِّبِ السِّمِّ وَالذَّوَابِّ وَبِهِ وَبِهِ
يُنْفَخُ مِنْهُ.

۲۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَلَمَانَ
قَالَ سَمِعْتُ ذَكَوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

عمرہ، حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسکی روایت کی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خيبر فتح ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بکری کا رینا ہوا (گوشت پیش کیا جس میں زہر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھے یہاں یہودی ہیں، انہیں میرے پاس بلا لاؤ۔ چنانچہ انہیں آپ کے حضور جمع کر دیا گیا، پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ میں تم لوگوں سے ایک بات پوچھنے والا ہوں۔ کیا تم مجھے پرچ بتا دو گے؟ جواب دیا کہ اسے ابوالقاسم کہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تمہارا جیدا من کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارا باپ فلان ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے جو کچھ ہے کام لیا ہے

جیدا من تو فلاں ہے وہ کہنے لگے کہ آپ نے پرچ فرمایا اور راست گوئی سے کام لیا ارشاد فرمایا کہ اگر میں تم سے ایک بات پوچھوں تو کیا مجھے پرچ بتا دو گے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں ابوالقاسم کہیں اور اگر تم آپ سے جھوٹ بولیں گے تو آپ کو اسی طرح جہنم کا جگہ جیسے ہمارے مومن اعلیٰ کے بار میں آپ جہنم گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بتاؤ دونوں کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ تمہارے سے دن ہم رہیں گے اور بعد ہماری جگہ (مستحق) آپ حضرت (پس مسلمان) پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں ذلیل ہونے والا ہم خدا کی قسم تمہاری جگہ جہنم میں نہیں جائیں گے پھر آپ نے فرمایا کہ اگر میں کوئی بات تم سے پوچھوں تو کیا پرچ بتا دو گے؟ انہوں نے کہا، ہاں فرمایا کیا تم نے اس بکری میں زہر دیا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں فرمایا کہ تمہیں ایسا کچھ کس چیز نے آمادہ کیا؟ پس انہوں نے کہا۔ ہم نے یہ لڑاؤ کیا کہ اگر آپ مجھ سے تو ہمیں آپ سے نجات مل جائے گی اور اگر آپ سے نہ

زہر پینا اور اسے اپنے خوف کا علاج بنانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر ہلاک کرے وہ دوزخ میں جائے گا، ہمیشہ۔

اُس میں گرتا رہے گا اور اُس میں ہمیشہ رہے گا۔ جو زہر کھسکے اپنے آپ کو ختم کرے تو وہ زہر دوزخ کے اندر اُس کے ہاتھ میں ہوگا جسے دوزخ میں کھاتا ہوگا اور ہمیشہ اُس میں رہے گا۔ جو لوہے کے ہتھیار سے اپنے آپ کو قتل کرے تو وہ ہتھیار اُس کے ہاتھ میں ہوگا جسے دوزخ کی آگ کے اندر ہمیشہ اپنے پیٹ میں ملتا رہے گا اور ہمیشہ اس کے اندر رہے گا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص صبح کے وقت سات گیارہ گھنٹے تک کھائے تو اُس پر روزہ آجہ نہیں اور ہر روز نقصان نہیں پہنچائیں گے۔

گدھی کا دودھ

حضرت ابو ثعلبہ خثعمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دانتوں کے ساتھ ٹھکانے والے ہر جانور (دندے) کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ ثمری کا قول ہے کہ میں نے یہ بات سنی تھی یہاں تک کہ میں شام گیارہ بیٹھنے لگا تو اُنہی کہتے ہوئے فرمایا کہ بروس نے ابن شہاب کے حوالے سے کہا اور میں نے ان سے پوچھا کہ کیا ہم گدھی کے دودھ میں دھو کر کرس اور پی لیں یا دودھوں کے پے کھائیں یا اونٹ کا پیشاب پی لیں؟ فرمایا کہ مسلمان برابر انہیں استعمال کرتے رہے ہیں اور اس (اونٹ کے پیشاب) میں کوئی مہر و شمار نہیں کرتے تھے۔ رہی گدھی کے دودھ کی بات تو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گواہی پہنچا ہے کہ اپنے جبین گدھے کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔ لیکن گدھی کے دودھ کے بارے میں حکم یا ممانعت کا کوئی ارشاد ہم تک نہیں پہنچا۔ رہی دندوں کے پے کی بات تو ہمیں ابن شہاب نے انہیں ابو ذر رضی اللہ عنہ نے انہیں ابو ثعلبہ خثعمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر دندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

اگر تیرن میں مکھی گر جائے

اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَدْرَى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَمُوتِي نَارِ جَهَنَّمَ بَيِّنَةٌ فِيهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ كَحَشَى سَمًا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسَمُهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدٍ فَقَدْ يُدْأَى فِي يَدِهِ يُجَارِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا۔

۴۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَبُو بَكْرٍ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِمِنْ أَنْ تَطْبَعُوا بِسَبْعِ تَرَاتٍ عَجْوَةٍ تَوْبِضْرَةٍ ذَلِكَ أَيْوَمُكُمْ وَلَا يَسْحَرُكُمْ۔

باب فی البیان الاثنین

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزَّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَافِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخَثْعَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَحَدِ كِلَيْ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبْعِ قَالَ الزَّهْرِيُّ وَتَوَاصَعَهُ مَعِيَ أَتَيْتُ الشَّاهِرَ وَزَادَ الْكَيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ وَسَأَلْتُهُ: هَلْ تَتَوَضَّأُ أَوْ تَشْرَبُ الْإِثْنَيْنِ أَوْ مَرَارَةَ السَّبْعِ؟ أَوْ أَبْوَالِ الْإِبِلِ قَالَ تَدَاكَانَ الْكَلِمَتَانِ بَيْنَهُمَا مَرَارَةُ فَلَا يَدْرِي بِذَلِكَ بَأْسًا فَاصْطَلَحَ الْإِثْنَيْنِ فَقَدْ بَلَغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُحُومِهَا وَتَوَاصَعَتَا عَنْ أَبْنَاءِهَا أَمَّا زَوْكَا نَهَى، وَأَمَّا مَرَارَةُ السَّبْعِ قَالَ أَبُو شَيْبَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَافِيُّ أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخَثْعَمِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَحَدِ كِلَيْ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبْعِ۔

باب فی إذا وقع الذباب فی الإناء

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن کے اندر کچھ گر جائے تو چاہے کہ اُسے پلوئی طرح غوطہ دے لے اور پھر پھینک دے کیونکہ اُس کے کپڑے میں شیطان اور دوسرے مین پھاری ہوئے ہیں۔

لباس کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

زینت کو اللہ نے حلال کیا ہے

ارشاد ربانی ہے: تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اُس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی (سورۃ الاعراف، آیت ۳۲) نبی کریم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کھانسی اور پھونکنا اور خیرات کرو بغیر فضول خرچی اور تکبر کے۔ اس جاس کا قول ہے کہ جو چاہو کھاؤ، پیو اور پہنو لیکن دو غلطیاں نہ کرنا یعنی فضول خرچی اور تکبر۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تکبر کے باعث کپڑا گھسیٹ کر چلے تو اللہ تعالیٰ اُس کی طرف نظر بھی نہیں فرمائے گا۔

جو تکبر کے بغیر ازار لٹکائے

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تکبر کے باعث کپڑا گھسیٹے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابو بکر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ مسیری چادر کا ایک سرا فیہ ارادی طور پر لٹک جاتا ہے۔ ماسوائے اس کے کہ ہم وقت اور متوجہ رہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو تکبر کے باعث ایسا کرتے ہیں۔

حضرت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سورج کو گرہیں

۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُثَيْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ مَوْلَى بَنِي تَمِيمٍ عَنْ عُمَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ مَوْلَى بَنِي زُرَيْجٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا وَقَعَ الذَّبَابُ فِي زَنَاجِرٍ أَوْ فِي بَيْتٍ مِمَّنْ لَمْ يَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ شِقَامٌ فِي الْآخِرَةِ أَوْ

کتاب البیاس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ ۳۵ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: قَدْ مَنَحَ رِزْقَهُ اللَّهُ الْتَمَى أَخْذَ رَجُلٍ لِعِبَادِهِ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَاسْتَرَبُوا وَكَبَسُوا وَتَصَدَّقُوا

فِي غَيْرِ أَسْرَاجٍ وَلَا تَخْجَلُوا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُلُّ مَا شِئْتُ وَالْبَسُ مَا شِئْتُ مَا أَخْطَأْتُكَ إِثْنَانِ: سَرَفٌ أَوْ خِجْلَةٌ

۲۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمٍ يَخْبُرُونَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَزَّ ثَوْبُهُ خِيَلًا

بَابُ ۳۰ مَنْ جَزَّ زَارَهُ مِنْ غَيْرِ خِيَلَةٍ

۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُثْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَزَّ ثَوْبُهُ خِيَلًا تَوَيْظَرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَحَدًا شَقِيَ زَارِي يَسْتَرْجِي إِلَّا أَنْ اتَّعَاهِدَ ذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَسْتُ وَمَنْ يَصْنَعُهُ خِيَلًا

۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ

لگا اور ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے کہ آپ جلدی سے پکڑ گئے ہوئے تھے یہاں تک کہ مسجد میں پہنچ گئے اور لوگ بھی جمع ہو گئے تو آپ سے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر آپ روٹی پر گریب تو آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ سو درج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں۔ سو درج نمایاں ہیں، جب تم انہیں گن کر سوا دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، یہاں تک کہ وہ پورا نظر آنے لگے۔

کپڑوں کو سمیٹنا

حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے حضرت بلال کو دیکھا کہ آئے اور زمین پر نیزہ گاڑ دیا۔ پھر نماز کیلئے الامت پڑھی تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹکے پہنے اندام سے پیچھے ہٹے تشریف لے آئے اور آپ نے نیزہ کی طرف منہ کر کے دو رکعت نماز پڑھائی اور میں نے لوگوں اور جانوروں کو دیکھا کہ وہ آپ کے سامنے سے گزر رہے ہیں مگر نیزہ کے پسے کی طرف سے۔

منحلوں سے نیچے جو کچھ آپ سے وہ جہنم میں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انار کا جتنا حصہ منحلوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہے۔

جواز راہ کبریا گھیسے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف قیامت کے روز نظر بھی نہیں فرمائیگا جو راہ کبریا گھیسے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی حلیہ پہن کر اور خوش بو کر جا رہا تھا اور اپنے بالوں میں کنکھی کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا پس وہ قیامت تک زمین

يُؤْتِي عَيْنَ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَفِيفَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَاقَ يَجْرُ تَوْبَهُ مُسْتَعِجِلًا حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ وَكَانَ النَّاسُ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ فَجَعَلَ عَنْهَا شَوْقًا قَبْلَ عَلَيْنَا وَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَلَا رَأْيَ لَكُمْ مِنْهَا فَصَلُّوا وَادْعُوا اللَّهَ حَتَّى يَكْتَفِرَ لَكُمْ

بَابُ الْغُشْمِ فِي الثِّيَابِ

۳۲۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَيْدَةَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي حَجِيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَأْيِهِ فِي الْغُشْمِ فَقَالَ لَا يَكْفُرُ بِعَذَابٍ مَكَرَهَا شَوْقًا قَامَ الصَّلَاةُ فَدَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ فِي حُلَّةٍ مَشِيْرًا

فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ إِلَى الْعَنْزَةِ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالْأَنْبَاءَ يُبْرُونَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ دَرَارِ الْعَنْزَةِ.

بَابُ ۳۵۵ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ

۳۳۳ - حَدَّثَنَا أَبُو حَكِيمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْقَدَرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْأَزَارِ فِي النَّارِ.

بَابُ ۳۵۸ مَنْ جَرَّ تَوْبَهُ مِنَ الْخَيْلِ كَرِهَ

۳۳۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَبِي الدُّنَاوْدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ أَرَاهُ بَطْلًا.

۳۳۵ - حَدَّثَنَا أَبُو حَكِيمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ لِيَعْبُدَ نَفْسَهُ مَرَّ جَلَّ جَنَّتَهُ

میں دھنستا ہی جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کہ کوئی آدمی زمین میں اپنی ازار کو گھسیٹتا ہوا جا رہا تھا کہ دھنسا دیا گیا اور قیامت تک وہ زمین میں دھنستا ہی جائے گا۔ اسی طرح یونس نے زمری سے روایت کی ہے لیکن ضعیف ہے حضرت ابوہریرہ سے مرفوع روایت نہیں کی۔

جبریل بن زید کا بیان ہے کہ میں سالم بن عبداللہ بن عمر کے ساتھ اُن کے گھر کے دروازے پر تھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے۔

شعبہ کا بیان ہے کہ میں مخرب بن دثار (قاصی کوفہ) سے ملا جبکہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر عدالت کی طرف جا رہے تھے، تو میں نے اُن سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ازارہ شجرہ کڑا گھسیٹ کر چلے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔ میں نے مخرب سے پوچھا کہ کیا انہوں نے ازار کا ذکر کیا؟ فرمایا کہ ازار یا قمیص کی ٹھیس نہیں کی۔ جب سلمہ بن محکم زید بن اسلم اور زید بن عبداللہ، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

لیث، نافع نے حضرت ابن عمر سے اسی طرح روایت کی ہے۔

موسیٰ بن عقبہ، عمر بن محمد، قدامہ بن موسیٰ، سالم، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جو اپنا کڑا گھسیٹ کر چلے گا۔

حاشیہ والی ازار

اِذْ خَسَفَ اللَّهُ بِهِ فَمَا يَتَجَلَّلُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔
۴۳۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَىَّ وَصَلَتْ عَلَيَّ: بَيْتُمَا رَجُلٌ يَجْزُرُ أَرَاكَ خِصْفٌ بِهِ فَمَا يَتَجَلَّلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ تَابَعَهُ يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ وَنَحْوُ يَزْقَعُهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ حَرِيرٍ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ عَمِّهِ جَرِيرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلَامِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَلَى بَابِ قَارِءٍ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ لَقِيتُ مُحَارِبَ بْنَ دُثَارٍ عَلَى قَدَسٍ وَهُوَ يَأْتِي مَكَانَهُ الَّذِي يَقْضَى فِيهِ لَهَا لَتُهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي فَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مَخِصْلَةً تَحْتَ ثَوْبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقُلْتُ مُحَارِبُ أَذَكَرَ أَرَاكَ قَالَ: مَا خَصَلَّ زَارًا وَلَا قَمِيصًا، تَابَعَهُ جَبَلَةُ بْنُ سَعْدٍ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَزَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ۔ وَتَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَقَدَامَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ سَلَامٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَدِّ ثَوْبِهِ بِأُذُنِهِ الْإِزَارُ الْمَهْدَبُ۔ وَيُذَكَّرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَحَمْرَةَ بْنِ

أَفِي أَسْبَدٍ قَعْمَاوِيَّةٍ بَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ
أَتَمَّكُمْ لِمَسْوَئِلَ بَابٍ مَهْدَاةً.

۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسَةٌ وَعِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفِي كُنْتُ تَحْتَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي
فَبَيَّتَ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتَ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ
النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهُ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْإِثْمُ
هَذَا وَالْهَدَايَةُ وَأَخَذَتْ هَدَايَةً مِنْ جِلْبَابِهَا
فَسَمِعَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ قَوْلَهَا وَهَرَّ بِأَلْبَابٍ لَمْ يُؤْذَنْ

لَهُ قَالَتْ فَقَالَ خَالِدٌ: يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَنْهَى هَذِهِ
عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَا وَاللَّهِ مَا يَزِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى التَّبَتُّمِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَعَلَّكَ تُبَيِّدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لِأَحْشَى يَدُوقُ
عَسِيكَتَكَ وَتَدُوقُ عَسِيكَتَهُ فَصَارَتْ بَعْدًا

بَابُ ۲۰ لِلْأَرْذِيَّةِ - وَقَالَ أَسْرَجُ: جَيْدٌ
أَعْدَى رِذَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا
يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبِي بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حَبِيبَ
بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ
بِمَكِّيٍّ وَاتَّبَعَتْهُ أُمُّ زَيْدٍ بِنْتُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ
الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْرَةٌ فَاسْتَاذَنَ فَأَذِنُوا لَهُمْ.

بَابُ ۲۱ كُبْسِ الْقَوْمِصِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى
حَكَايَةً عَنْ يُوسُفَ: إِذْ هَبُوا بَيِّضَ هَذَا
فَالْقَوَّةُ عَلَى وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بِصَبْرٍ

نہری، ابو بکر بن محمد و حمزہ بن ابوالکثیر و معاویہ بن عبداللہ بن جعفر سے
مقول ہے کہ انہوں نے عائشہ دار پر پڑے ہوئے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
زور زنی کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت رفاہ قرظی کی
سوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی جبکہ میں بیٹھی ہوئی
تھی اور حضرت ابوبکر بھی آپ کے پاس تھے۔ اس عورت نے کہا یا رسول
اللہ! میں رفاہ کے نکاح میں تھی تو انہوں نے مجھے طلاق دے دی اور
جب میری مدت طلاق پوری ہو گئی تو میں نے عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح
کر لیا اور بیشک خدا کی قسم، یا رسول اللہ! ان کے پاس کوئی چیز نہیں
مگر اس بھینٹنے جیسی اور اپنی چادر کا کنارہ پکڑ کر رکھا یا۔ جب خالد بن
سعد نے اس کی یہ بات سنی جو دروازے پر تھے اور جنہیں اجازت نہ
نہیں ملی تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ انہوں نے کہا: اے
ابوبکر! اس عورت کو روکتے کیوں نہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی بارگاہ میں آواز بلند کر رہی ہے خدا کی قسم میں نے رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے سوا کچھ نہ دیکھا کہ آپ ہمیں برہنہ کر گئے
اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید تم
رفاہ کے پاس واپس جا جا رہی ہو، ایسا نہیں ہو سکتا جب تک وہ تمہارا
اور تم اس کا دائرہ نہ چکے تو پتا چلا اس کے بعد ہی طریقہ مقرر ہو گیا۔

چادر

حضرت انس کا بیان ہے کہ ایک اطرابلسی نے حضور کو چادر کھینچی۔
حسین بن علی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا کہ بھئی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی چادر طلب فرمائی اور
آپ پر روانہ ہو گئے۔ چنانچہ میں اور حضرت زبیر بن عارضہ
آپ کے پیچھے چل رہے تھے، یہاں تک کہ اس گھر تک
جا پہنچے جن میں حضرت حمزہ تھے۔ پس آپ نے اجازت طلب
کی اور انہوں نے آپ کی اجازت دے دی۔

قیص ہننا

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف کے واقعہ میں فرمایا: میرا پر کرتے لے جاؤ
اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو، اکیس کھین کھین جائیں گی (سورہ یوسف آیت ۲۱)

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! احرام والا کون سے کپڑے پہنے، پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احرام باندھنے والا قمیص، شلوار، ٹوپی اور موزے نہ پہنے۔ ہاں جوئے میسر نہ ہوں تو موزے پہن سکتا ہے لیکن وہ ٹخنوں سے نیچے ہوں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت پہنے جبکہ عبد اللہ بن ابی کو قبر میں رکھا جا چکا تھا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اُسے باہر نکالا گیا اور آپ کے گھٹنوں پر رکھ دیا گیا۔ چنانچہ آپ نے اپنا لمبا دھن اس پر ڈالا اور اُسے اپنی قمیص پہنا دی۔ آگے اللہ تعالیٰ بہر جانتا ہے

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب عبد اللہ بن ابی کی وفات ہوئی تو اُس کا جنازہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا کہ عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! اپنی قمیص مرحمت فرمائی جائے تاکہ اُس کا آبا جان کو کفن دیا جائے اور اُن کی نماز جنازہ پڑھائی جائے اور اُن کی مغفرت کے لئے دعا کرنا۔ پس آپ نے انہیں قمیص مرحمت فرمادی اور فرمایا کہ جب تم کفن وغیرہ سے (فادغ) ہو جاؤ تو میں شادینا جب وہ فادغ ہوئے تو انہوں نے آپ کو بتا دیا کہ آپ اُس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے تشریف لے چلے حضرت عمرؓ نے آپ کو روکا اور عرض گزار ہوئے: کیا آپ کو منافقین کی نماز جنازہ پڑھنا سے منع نہیں فرمایا گیا چنانچہ ارشاد ہوا: تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اگر تم شہر ان کی معافی چاہو گے تو اللہ عز و جل انہیں نہیں بخشے گا سورۃ التوبہ، آیت ۱۰۔ پس یہ آیت نازل ہوئی: اور ان میں سے کسی کی میت

قمیص وغیرہ کا سینے کے پاس گریبان ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بخیل اور خیرات کرنے والے کی مثال

۴۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ
أَبِي جَبْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ
الْتِيَابِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا
يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا الشَّلَاوِيكَ وَلَا الْبُرْسَ
وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ التَّعْلِيْقَيْنِ فَلْيَلْبَسْ مَا
هُوَ أَهْوَى مِنْ أَلْبَعَيْنِ۔

۴۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا
ابْنُ عَمِيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَمِيْعٍ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَقْبَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَعْدَ مَا أُدْخِلَ قَبْرَهُ فَأَمْرَبَهُ
فَأَجْبَرَهُ وَوَضَعَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ
وَالْبَسَهُ قَمِيصَهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ
عَنْ عَمِيْرٍ أَنَّ اللَّهَ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
لَمَّا تَوَفَّى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَاهِلٍ مَاتَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي
قَمِيصَكَ أَكْفَنُهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَكَ
فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ وَقَالَ: إِذَا فَرَعْتَ فَإِذَا نَا، فَلَمَّا
فَرَعَ أَذِنَهُ فَمَا تَرَى صَلَّى عَلَيْهِ فَجَدَّابَهُ عُمَرُ
فَقَالَ: أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكَ اللَّهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى لَمَنَافِقَيْنِ
فَقَالَ: اسْتَغْفِرُ لَهُمْ أَوَّلًا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرُ
لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ، فَفَرَعْتُ
وَالْفَصْلُ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَوَاتٍ أَبَدًا۔ فَذَلِكَ
الصَّلَاةُ عَلَيْهِمْ۔

بَابُ جَبِّبِ الْقَمِيصِ مِنْ عِنْدِ
الصَّدِّيقِ عَمْرٍو۔

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ

الْحَسَنُ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْهَقِيُّ وَالْمُتَصَدِّقِيُّ كُنْتُ لِي رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جَبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ كَذَا أَصْطَرَفْتُ إِلَيْهِمَا بِمَا لِي بِكُلِّ يَمِينٍ وَتَرَقِيهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقِيُّ كَلْنَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ (نَبَسْتُ عَنْهُ حَتَّى تَغْشَى أَنْفَاؤَكُمْ وَتَغْفِرَ الْكُفْرَ) وَجَعَلَ الْبَيْهَقِيُّ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ فَلَمَسَتْ بِأَخَذَتْ كُلَّ حَلْقَةٍ بِسَكَرَتِهَا، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَإِنَّا رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِأَصْبَعِهِ هَكَذَا فِي جَبَّتِهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يُوسِّعُهَا وَلَا تَتَوَسَّعُ تَابِعَهُ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ وَالْبَوْلُ لِيَاذٍ عَنِ الْأَعْرَابِ فِي الْجَبَّتَيْنِ، وَقَالَ حَنْظَلَةُ سَمِعْتُ طَاوُسًا سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ جَبَّتَانِ. وَقَالَ جَعْفَرُ عَنِ الْأَعْرَابِ جَبَّتَانِ.

باب ۴۶۳ مَنْ كَبَسَ جَبَّةً حَقِيقَةً الْكَمَّائِينَ فِي الشَّكْرِ

۴۵۷ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَدَّةٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الصَّحْحَى قَالَ حَدَّثَنِي مَسْرُوقٌ قَالَ حَدَّثَنِي الْخَيْرِيُّ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ: أَلْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَتَلَقَّيْنَاهُ بِمَا رَفَعْنَا عَلَيْهِ جَبَّةً شَامِيَةً فَكَبَسَ مِنْهَا وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ فَذَاهَبَ يَخْرُجُ يَدِيهِ مِنْ كَمِيْنِهِ فَكَانَا خَائِفَيْنِ فَأَخَذَ يَدِيَهُ مِنْ تَحْتِ الْجَبَّةِ فَعَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَعَلَى خَفِيْنِهِ.

باب ۴۶۴ جَبَّةُ الصُّوفِ فِي الْغُرَى

۴۶۶ - حَدَّثَنَا أَبُو لُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سُرَكِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ عَنْ الْخَيْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَلْاَن دَوَادِمِوَن جِيسِيَا ن فرمائی جن کے اوپر توبہ کی زبردستی ہوئی اُن کے دونوں ہاتھ پہنے کے ساتھ گئے تھے پہلے پہلے پھر آدھی جب خیرات کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو زندہ انہی دو میل ہو جاتی ہے کہ پیروں کی انگلیوں پر چل جاتی ہے اور انہیں دو جانب لیتی ہے اور بکلیں جب خیرات کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کی زبرد کا ہر حلقہ اپنی جگہ سخت ہو جاتا ہے حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی محبت پائے مبارک اپنے گریبان میں ڈال کر بتاتے ہوئے دیکھا کہ اگر تم دیکھو کہ وہ اپنی انگلیوں کو کشادہ کرنا چاہتا تو کہہ دیتا ہوں پاتا۔ ابن طاووس، طائوس، ابو الزناد نے اس طرح سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے نقل کیا ہے۔ حنظلہ، طائوس نے حضرت ابو ہریرہ کو جَبَّتَانِ فرماتے ہوئے سنا۔ جعفر نے اس کے حوالے سے جَبَّتَانِ کہا ہے۔

جو سفر میں تنگ آئینوں والا جبت پہنے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے شریف لے گئے۔ جب آپ واپس تشریف لائے تو میں پانی لے کر حاضر ہو گیا۔ آپ نے ہاتھ دھو کر فرمایا اور آپ نے شامی جبت پہنا ہوا تھا۔ پس آپ نے کئی کی ناک میں پانی ڈالا مبارک چہرہ دھو کر آپ ہاتھوں کو اپنی آستینوں سے نکالنے کے بعد تنگ تھیں چنانچہ آپ نے دونوں ہاتھ جبت کے نیچے سے نکالے اور انہیں دھویا پھر سر اور موزوں پر مسح کیا۔

جہاد میں اونی جبت پہننا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی سفر میں ایک رات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا پس آپ نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے اجابت

میں چلا دیا تو آپ سواری سے اترے اور چل دیے یہاں تک کہ رات کی تاریکی میں میری نگاہوں سے اور چل ہو گئے۔ جب آپ تشریف لے آئے تو میں چھان سے پانی ڈال کر دھو کر مٹا دیا چنانچہ آپ نے اپنا ہجو اور دونوں ہاتھ دھوئے اور اس وقت صوف کا بٹھہ پہن رکھا تھا جس سے آپ کلامیوں کو باہر نکال سکے یہاں تک کہ آپ نے عینہ کے نیچے سے انہیں نکالا اور پھر کلامیوں کو دھویا اور پھر سر کا مسح فرمایا چنانچہ مندر سے اتارنے کے لئے میں نیچے جھکا تو آپ نے فرمایا کہ انہیں رہنے دو کہو کہ جب میں نے انہیں پہنا تو پاک تھے لہذا ان دونوں پر مسح فرمایا۔

قبلا اور ریشمی قروح پہننا

وہ میں قبا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس کا چاک نیچے پڑتا ہے۔

ابن ابی علیک نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چند قبائیں تقسیم فرمائیں لیکن حضرت مخرمہ کو کچھ حصہ نہیں فرمایا پس حضرت مخرمہ نے کہا: اے بیٹے! ہمارا ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چلو۔ پس میں آپ کے ہمراہ گیا تو فرمایا کہ کہ اندر جاؤ اور حضور کو میرے نام سے بلاؤ۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضور کو ان کے نام سے بلایا تو آپ ان کے پاس تشریف لائے اور آپ کے اوپر ایک قباحتی چنانچہ فرمایا کہ یہ قبائیں نے تمہارے لئے بچا کر رکھی ہوئی تھی۔ راوی کہ بیان ہے کہ انہوں نے اچکی طرف دیکھا تو حضور فرمایا: مخرمہ راضی ہو گئے۔

ابو الجوز نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور ہدیہ ایک ریشمی قروح پیش کی گئی تو آپ نے فرمایا: یہ میرا ہجو ہے۔ جب آپ واپس لوٹے تو اسے معنی کے ساتھ اتار پھینکا۔ جس سے نا پسندیدہ ہونے کا اظہار ہو رہا تھا اور فرمایا کہ یہ میرے گاموں کے لائنیں نہیں ہے۔ اسی طرح عبید اللہ ابن یوسف نے لیث سے اور دوسرے حضرات نے ریشمی قروح کہا ہے۔

لوپیاں

مسند و معتمر، ان کے والد ماجد نے حضرت انس کو ریشمی لوپیاں زرد رنگی پہنے دیکھا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے

ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَمْعَكَ مَاءً قُلْتُ نَعَمْ فَخَزَلَ عَنْ تَرَجُلَيْتِهِ فَمَشَى حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فِي سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَأَدْرَعْتُ عَلَيْهِ الْإِدَادَةَ فَفَسَلَ مَجْرَهً وَبَكَى وَمَعْلُومُهُ جَعَتْ قَبْلَ صُورِهِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتَّى أَخْرَجَهَا مِنْ أَسْفَلٍ أَلْبَجَتْهُ فَفَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَمَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِكَنْزِمْ خُفَيْهِ فَقَالَ دَعْمَا فَا فِي أَدْعَلْتُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَسَمَ عَلَيْهِمَا۔

باب ۲۶۵ الْقَبَائِرُ وَفَرُوجِ حَدِيدٍ وَهُوَ الْقَبَاءُ وَيُقَالُ هُوَ الَّذِي لَهُ شِقٌّ مِنْ خَلْفِهِ۔
۴۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُثَيْبَةَ عَنِ الْمُسَوِّبِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَّةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بَنِي الْأَنْطَلِقُ مِنَّا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ تَطَلَّقْتُ مَعَهُ فَقَالَ ادْخُلْ خَادِعُهُ لِي، قَالَ قَدْ عَوْتُكَ لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ: حَبَاتُ هَذَا لَكَ، قَالَ فَتَنَظَّرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ۔

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَهْلَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُوجَ حَدِيدٍ فَلَيْسَتْ ثُمَّ صَنَعَتْ لِيَوْمِ نَوْمِ الْغُرَفِ فَانْرَعَتْ نَزْعًا سَدِيدًا كَأَنَّ لَكَ لَكَ ثُمَّ قَالَ: لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ. تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ عَنِ اللَّيْثِ وَقَالَ غَيْرُهُ فَرُوجَ حَدِيدٍ۔

باب ۲۶۶ الْبَدَائِسُ وَقَالَ لِي مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ إِبْنِي قَالَ رَأَيْتُ عَلَى النَّسْرِ بَرْنَسًا أَصْفَرَ مِنْ حَدِيدٍ۔
۴۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَلِكٌ

کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! احرام باندھنے والا کو نے کپڑے پہنے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قمیصیں، ثامی، شلواریں، ٹہریاں اور موزے نہ پہنیں، ہاں جسے جوئے میسر نہ ہوں وہ موزہ پہنے لے لیکن وہ ٹخنوں سے نیچے ہوں اور وہ کپڑے بالکل نہ پہنیں جیسے مضران یا مضر سے رنگا کپڑا ہو۔

شلواریں

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو انداز (تہجد) میسر نہ ہو وہ شلوار پہنے اور جس کو جوئے میسر نہ ہوں وہ موزے

پہنے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کعبہ احرام کی حالت میں ہوں تو آپ میں کیا لباس پہننے کا حکم فرماتے ہیں؟ ارشاد فرمایا کہ قمیص، شلوار، عمامہ، ٹوپی اور موزے نہ پہنا کرو مگر جس آدمی کے پاس جوئے نہ ہوں وہ موزے پہنے لے لیکن وہ ٹخنوں سے نیچے رہیں۔ اور جو کپڑا مضران یا مضر سے رنگا ہو اسے نہ پہنا کرو۔

عمامے (کپڑیاں)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: احرام، الاقمیص، عمامہ، شلوار، ٹوپی استعمال نہ کرے اور نہ ایسا کپڑا پہنے جو مضران یا مضر سے رنگا ہو اور نہ موزے پہنے مگر جس کو جوئے میسر نہ ہوں اگر جوئے نہ ہوں تو موزوں کو کاٹ لینا چاہیے تاکہ وہ ٹخنوں سے نیچے رہیں۔

عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَلْبَسُ الْحُرَّمُ مِنَ الْقِيَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَلْبَسُوا الْقِمِصَّ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرَائِيسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا الْبَدْرَ أَحَدًا لَا يَجِدُ التَّعْلِينَ فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الْقِيَابِ شَيْئًا مَتَهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا أَوْزُسٌ۔

باب السراويل

۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عُبَايَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَوَّنَ جِدًّا إِرَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ وَمَنْ كَوَّنَ جِدًّا تَعْلِينَ فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ۔

۵۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقِمِصَّ وَالسَّرَاوِيلَ وَالْعَمَائِمَ وَالْبُرَائِيسَ وَالْخِفَافَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ رَجُلٌ كَيْسَ لَهُ تَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَيْنِ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الْقِيَابِ مَتَهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا أَوْزُسٌ۔

باب العمامة

۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الذَّهْرِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقِمِصَّ وَلَا الْعَمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرَائِيسَ وَلَا ثَوْبًا مَتَهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا أَوْزُسٌ وَلَا الْخُفَيْنِ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ التَّعْلِينَ فَإِنْ لَمْ يَجِدْهُمَا فَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

پکڑے سے سر اور منہ کو ڈھانپ لینا

ابن عباس کا قول ہے کہ حضور اس حالت میں
بہر تشریف لائے کہ سیاہ بٹی بندھی ہوئی تھی۔ حضرت
اس نے کہا کہ حضور نے سر پر چادر کا کنارہ باندھا۔

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
فرمایا کہ جب مسلمانوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تو حضرت ابوبکر بھی
ہجرت کی تیاری کرنے لگے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
ان سے فرمایا کہ تم ظہر جاؤ کیونکہ مجھے امید ہے کہ مجھے بھی اجازت
مل جائے گی۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ میرے والد ماجد آپ پر
قرآن، کیا آپ کو ہجرت کی امید ہے؟ فرمایا کہ ہاں۔ پس حضرت ابوبکر
نے اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہمرہی کے
لئے روکے رکھا اور آپ کے پاس ڈوسواریاں تھیں انہیں چار مہینے

تک سر کے پتے کھلا تھے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے
فرمایا کہ ایک روز دو دوسرے کے وقت اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی
کنبے والے نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ چہرے کو چھپائے ہوئے رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ حالانکہ ایسے وقت ہمارے
پاس تشریف نہیں لایا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر کہنے لگے کہ میں قرآن

اور میرے ماں باپ اس وقت حضور کسی خاص بات ہی کی وجہ سے تشریف
لائے ہوئے ہیں حضور نے اجازت طلب کی اور آپ کو اجازت دے
دی گئی۔ چنانچہ آپ اندر داخل ہوئے اور داخل ہوتے ہی حضرت ابوبکر
سے فرمایا کہ پاس سے دوسری کو بھیج دو عرض گزار ہوئے کہ یا رسول
اللہ! میرے والد ماجد آپ پر قرآن، یہ آپ کے ہی گھر والے

میں فرمایا تو مجھے یہاں سے نکل جانے کی اجازت مل گئی ہے۔ عرض
کی کہ میرے ماں باپ آپ پر قرآن، یا رسول اللہ! کیا میں ساتھ
رہوں گا؟ فرمایا ہاں۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے ماں
باپ آپ پر قرآن، میری ان ڈوسواریوں میں سے ایک آپ لے
لیجئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمنا حضرت
عائشہ فرماتی ہیں کہ ہم دونوں حضرت کے لئے سفر کا سامان تیار کرنے لگیں
اور ہم نے دونوں کے لئے کھانے پینے کا سامان ایک چمڑے

باصطیغ التَّعَنُّجِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
خَدَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عَصَابَتُهُ
دَسْمَاءُ، وَقَالَ أَنَسٌ عَصَبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَكَوْ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةً بِرَدٍّ

۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يُونُسَ مُوسَى أَخْبَرَنَا
هَاشِمٌ عَنْ قَعْبَرِ بْنِ الدَّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: هَاجَدَنِي الْحَبَشَةُ مِنَ
الْمُسْلِمِينَ وَتَجَرَّمَا أَبُو بَكْرٍ وَمَا جَدَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَن
يُؤْذَنَ لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَوْ تَرْجُو يَا بَنِي آدَمَ؟ قَالَ
نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَصْحَبْتُهُ وَعَلَتْ رَأْسَتَيْنِ كَأَنَّ عِنْدَهُمَا

وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُدٍ. قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ
فَبَيْنَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي غَحْرٍ لَطِيفَةٍ
فَقَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَكَوْ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ
فِيمَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ. قَدْ أَلَمَّا يَا بَنِي آدَمَ وَاللَّهِ إِنَّمَا جَاءَ
بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِأَمْرِ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ

حِينَ دَخَلَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخْرِجْ مِنْ عِنْدِكَ قَالَ إِنَّمَا
هُمْ أَهْلُكَ يَا بَنِي آدَمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ
لِي فِي الْخُرُوجِ قَالَ فَاصْجُبْنِي يَا بَنِي آدَمَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَخُذْ يَا بَنِي آدَمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِخْدَى
لَا جِلَّتِي هَاتَيْنِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْثَّمَنِ قَالَتْ فَجَعَلْنَا هَاتِيكَ الْجَهَارَ وَصَنَعْنَا

لَهُمَا سَفْرَةَ فِي جِرَابٍ فَقَطَّعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ
قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا فَوَكَّتْ بِهِ الْجِرَابَ وَلِذَلِكَ كَانَتْ
نُسَى ذَاتِ النِّطَاقِ ثُمَّ لَحِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَبُو بَكْرٍ يَخَابِرُ فِي جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ تَوْرَمَكْتُ فِيهِ ثَلَاثَ

کے چیلے میں مہر یا۔ اور حضرت اسماعیل بن ابوبکر نے اپنے کمر بند کا ایک حصہ کاٹ کر اُسے تھیلے کا منہ باندھ دیا۔ اور اسی لئے اُن کا لقب ذرات النطاق پڑ گیا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر ایک غار میں جا پہنچے جس کو غار ثور کہا جاتا ہے اور اُس میں آپ نے تین راتیں گزاریں اور حضرت عبداللہ ذرات کو ان کے پاس رہتے ہوئے حضرت ابوبکر کے نوجوان اور زمین، راجز اسے تھے یہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں قریش کے پاس پہنچ جانے اور اس طرح صبح کو ان کے پاس پہنچنے کی گویا رات نہیں گزاری ہے جب کوئی خاص بات سننے تو اُسے یاد رکھتے اور بات کو انہیں اگر بتا دیتے جبکہ وہ بھلا جانتا اور حضور اکرم خود کا استعمال

نہ ہر ہی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دعوت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب فتح کے سال مکہ معظمہ میں داخل ہوئے تو آپ نے خود پہن رکھا تھا۔

دھاری دار اور حاشیہ والی چادریں اور شملہ حضرت خباب کا بیان ہے کہ ہم ایک مرض کی شکایت کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ایک دھاری دار چادر سے ٹیک لگائے ہوئے تھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ چل رہا تھا اور آپ کے اوپر ایک نجراتی چادر تھی جس کا گہرا حاشیہ تھا۔ پس ایک اعرابی ملا اور اُس نے آپ کی چادر کو پکڑ کر بڑے زور سے کھینچا، یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کندھے پر اُس کے زور سے چادر کھینچنے کے باعث دھڑکالٹاں لگیا پھر اُس نے کہا:۔ اے محمد اللہ تعالیٰ کا جو مال آپ کے پاس ہے میرے لئے اُس میں سے حکم فرمائیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی طرف دیکھا، ہنس فرمایا اور پھر اُسے مال دینے کا حکم صادر فرمایا۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت ہشام بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک عورت بکرہ (عائد) لے کر حاضر بارگاہِ نبویؐ حضرت ہشام نے پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو کہ بکرہ کیا ہوتی ہے؟ کہا، ہاں چادر جس

لِیَالِ سَبَّیْتُ عَنْهَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌ لَقَوْنِ ثَقُفٌ فَيَدْخُلُ مِنْ عِنْدِهَا سَعْدًا كَيْصِبَهُمْ مَعَ قَدِيشٍ عَمَّكَ كَبَائِتٌ فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا يَكَادِرُ بِهِ إِلَّا دَعَاكَ حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرٍ خُلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظُّلَامُ وَيُرَى عَلَيْهِمَا عَامِرٌ مِنْ قَهْقَرَةٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مَنُوحَةٌ مِنْ غَنَمٍ فَيُرِيَهُمَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَيَمِيتَانِ فِي رُسُلِهِمَا حَتَّى يَبْعَثَ بِمَا عَامِرٌ مِنْ قَهْقَرَةٍ يَخْلِسُ يَفْعَلُ ذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ مِنْ ذَلِكَ اللَّيَالِ الثَّلَاثِ

بَابُكَ الْمُغْفِرِ

۴۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الْكُفَرِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمُغْفِرُ بِأَذْيَافِ الْبُرُودِ وَالْحَبَرَةِ وَالشَّمْلَةِ وَقَالَ خَبَّابٌ اشْكُونَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ

۴۵۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِي فَيَلْبِطُ الْحَاشِيَةَ فَأَذْرِكُهُ أَعْرَافِي فَيَجِدُهُ بِرِدَائِهِ جَبْدَةً شَدِيدَةً حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى مَنْحَنَةِ عَاتِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَذْرَيْتُ بِهَا حَاشِيَةَ الْبُرْدِ مِنْ رُشْدَانِهِ جَبْدَةً ثُمَّ قَالَ يَا لَهْمَا مُرَلِي مِنْ قَالِ اللَّهُ الَّذِي عِنْدَكَ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَضَى ثُمَّ أَمَرَهُ بِعُظَامِهِ

۴۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتْ أُمْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَتْ سَهْلُ

هَذَا كَذِبِي مَا أَبْذَرُهُ قَالَ نَعَمْ هِيَ الْمَشْكُوتُ
مَنْسُوبٌ فِي حَاشِيَتِهَا، قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَجَّيْتُ
هَذِهِ بِيَدِي أَكْسَرُكُمْهَا فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَّاهَا بِهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا
لَا نَعْلَمُ إِلَّا نَارَهُ، فَجَسَّهَا رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ كَيْسِيَّتُهَا، قَالَ نَعَمْ، فَجَلَسَ مَا شَاءَ اللَّهُ
فِي الْمَجْلِسِ، ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَّاهَا ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ
فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتِ، سَأَلْتُمَا إِيَّاهُ وَفَكَرَا
عَرَفْتِ أَنَّكَ لَا يَبْرُكُ سَائِلًا، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللَّهِ
مَا سَأَلْتُهَا إِلَّا لِتَكُونَ كَقَفِّي يَوْمَ أَمُوتُ، قَالَ
سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَقَفَّتِهِ.

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ أَنَّ
أَبَاهُ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ
أُمَّتِي زُمْرَةٌ هِيَ سَبْعُونَ أَلْفًا يَخْضِعُونَ رُءُوسَهُمْ
إِبْدَاءَةً الْقَبْرِ، فَقَامَ عَكَاشَةُ بْنُ مَحْصِنٍ الْأَسَدِيُّ
يَدْفَعُ لِيَمَانَةٍ عَلَيْهِ قَالِ أَدْعُ اللَّهَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ فَذَكَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ
ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ فَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَكَ عَكَاشَةُ.

ن: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کے ستر ہزار افراد ایسے ہوں گے کہ وہ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کے چہرے
چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ قرآن مجید میں اس معجزانہ نگاہ پر جس کو جنت میں داخل ہونے والے اپنے امتی اس دنیا میں رہتے
ہوئے اتنی مدت پہلے ہی نظر آ رہے تھے، ان کے چہروں کی حالت بھی نگاہ مصطفیٰ سے پنہاں نہ تھی اور ان باتوں کا آپ نے اتنا عرصہ پہلے
اظہار فرمادیا تھا تاکہ امتی خوش ہو جائیں اور انھیں اطمینان ہو جائے کہ ان کی مانی اور مالی قربانیاں بارگاہِ خداوندی میں شرف قبولیت حاصل کر
چکی ہیں۔ انھوں نے اپنے پیار کرنے والے کو خوش کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گذار نہ کیا ہے تو خدا نے بھی ان کی مہمان نوازی کا بہنام
کرنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی ہے۔

اس کے باوجود اگر کوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخرت کے حالات و واقعات تو رہے ایک طرف زیادتی حالات

کے حاشیہ بنائے ہوئے ہوں۔ وہ محدث عرض گزار ہوں۔ یا رسول اللہ
یہ چادر آپ کے استعمال کرنے کے لئے میں نے اپنے ہاتھ سے بنی
ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ لے لیا اور
آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی۔ پھر آپ اسے انداز کی جگہ باندھ کر
ہمارے پاس تشریف لائے لوگوں میں سے ایک آدمی نے
اسے چھوا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! یہ مجھے پہنا دیجئے۔ فرمایا،
اچھا پھر آپ مجلس میں تشریف فرما رہے جب تک کہ اللہ کو منظور نہ ہوا۔
پھر جب واپس تشریف لے گئے تو چادر لیٹ کر اس کے پاس بھیج دی۔
لوگوں نے اس سے کہا کہ تم نے اچھا نہیں کیا تم یہ چادر جنگ کی حالت میں
معلوم ہے کہ آپ مائل ہو رہے ہیں فرماتے اس آدمی نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے
یہ صرف اسلئے مانگی ہے کہ میں روزِ مردوں کو یہ دیکھ سکوں کہ جس نے چادر پہن کر
حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت
میں سے جنت میں ایک ایسی جماعت داخل ہوگی جس کی تعداد ستر ہزار
ہوگی اور ان کے چہرے چاند کی طرح چمکتے
ہوں گے۔ چنانچہ حضرت عکاشہ بن محصن اسدی اپنی
چادر کو نبھاتے ہوئے کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسول
اللہ! میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شمار فرما
لے۔ آپ نے کہا: اے اللہ! اسے ان میں شمار فرما۔ پھر انصار
میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا کہ عرض گزار ہوں۔ یا رسول اللہ! میرے لئے
دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں شمار فرمائے پس رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عکاشہ تم پر سبقت لے گئے

ن: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کے ستر ہزار افراد ایسے ہوں گے کہ وہ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کے چہرے
چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ قرآن مجید میں اس معجزانہ نگاہ پر جس کو جنت میں داخل ہونے والے اپنے امتی اس دنیا میں رہتے
ہوئے اتنی مدت پہلے ہی نظر آ رہے تھے، ان کے چہروں کی حالت بھی نگاہ مصطفیٰ سے پنہاں نہ تھی اور ان باتوں کا آپ نے اتنا عرصہ پہلے
اظہار فرمادیا تھا تاکہ امتی خوش ہو جائیں اور انھیں اطمینان ہو جائے کہ ان کی مانی اور مالی قربانیاں بارگاہِ خداوندی میں شرف قبولیت حاصل کر
چکی ہیں۔ انھوں نے اپنے پیار کرنے والے کو خوش کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گذار نہ کیا ہے تو خدا نے بھی ان کی مہمان نوازی کا بہنام
کرنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی ہے۔

سے بھی بے خبر ماننے، پس دیر لپک چیزوں اور کمال باتوں سے ناواقف ٹھہرانے پر حقیقت اس نے اللہ کے رسول کو مانا ہی نہیں ہے۔ یہ عقیدہ گارہ عالم نے اپنے فضل و کرم سے جو اپٹ محبوب کو ملیں، انہیں ساری کائنات سے بڑھ کر علم اور اعتقاد و محبت فرمایا۔ وہ اس بات کو تسلیم ہی نہیں کرتا مگر یادہ مقام مصطفیٰ کا منکر ہے نہ اپنے خدا کی ذات کا قائل اور نہ اپنے نبی کے مقام کو تسلیم کرنے والا۔ مگر ایک جانب لکھ رہا ہے اللہ دوسری جانب لکھ رہی کا انکار۔ یہ عجیب ہی قسم کی مسلمانی ایجاد ہوئی ہے کہ ایمان اٹھ کر دونوں کو شیر و شکر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے مالاںکہ یہ تو اجتماعِ عقیدین ہے جو سر اسر محال ہے۔ یعنی دن کے آبلے میں یہ عجیب آنکھ چولی اور ستم نظر لیں ہے۔

ذیاب فی ثیاب و ب۔ کلمہ مال میں گستاخی
سلام اسلام محمد کو کہ تسلیم نہ پائی ہے۔

یہ مضمون جو اس حدیث کے اندر بیان ہوا ہے بعض الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ اسی جلد کی حدیث ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳ کے اندر بھی موجود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قادر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کونسا کپڑا زیادہ پسند تھا؟ فرمایا کہ جبرہ چادر۔

قادر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ تمام کپڑوں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جبرہ چادر کا استعمال کرنا زیادہ زیادہ پسند تھا (جبرہ ایک خاص قسم کی چادر کا نام ہے)۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں بتایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ کے اوپر جبرہ چادر ڈالی ہوئی تھی۔

حاشیہ دارچادیں اور کبیل

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا عَنْ زَيْنٍ عَصِيْبٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ تَدَاةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قُلْتُ لِمَا أَتَى النَّبِيَّ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَبْرَةُ.

۴۵۹۔ حَدَّثَنَا شَيْخُنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مَعَاذُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ تَدَاةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَحَبَّ النَّبِيِّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهَا الْحَبْرَةَ.

۴۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوَّجَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ أَنَّ مَا سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَوَفَّى سَيِّحِي بِبُرْجٍ حَبْرَةٍ.

باب ۱۲۱ الکیسیہ و الخمدیہ

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ عَتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ

حالت گرگرمی تو پیر نور چہرے پر خیمہ ڈال لیا کرتے تھے لیکن جب سانس گھٹنے لگتا تو چہرہ انور سے ہٹا دیتے اور اس حالت میں آپ فرماتے کہ اللہ کی لغت یہود و نصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے خیموں کی قبروں کو مسجدیں بنالیا ہوں آپ لوگوں کو ان کی کثرت سے ڈراتے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے خیمہ (گھنٹ) پر ناز پڑھی جس پر نقش و نگار تھے۔ آپ نے ایک نظر اُن نقوش کو دیکھا اور جب سلام پھیرا تو فرمایا:۔ اس خیمہ کو ابو جہم کے پاس لے جاؤ کیونکہ تمہارے دو زبان اُس نے مجھے اپنی طرف متوجہ کیا تھا اور ابو جہم بن عبد لغہ بن غنم جو قبیلہ بنی عدی بن کعب سے ہے اُس کے پاس سے سارے چادر بچے لا دو۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ ایک چادر اور ایک موٹا ہتھکڑے کر ہمارے پاس تشریف لائیں اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ان دونوں کپڑوں میں ہوا تھا۔

کپڑے میں ملفوف ہو کر بیٹھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلامہ اور متابندہ کے طریقے پر خرید و فروخت سے منع فرمایا اور دو نمازوں سے کہ نماز فجر کے بعد جب تک سورج بلند نہ ہو جائے اور نماز عصر کے بعد جب تک سورج غائب نہ ہو جائے اور ایک کپڑے میں لپٹ کر بیٹھ رہنے سے بھی کہ اُس کی شرمگاہ اور آسمان کے درمیان کوئی کپڑا حاصل نہ ہو اور ملفوف ہو کر بیٹھ رہنے سے بھی منع فرمایا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو قسم کے کپڑے پہننے اور دو قسم کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔ بیع میں

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَا: لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يُطْرَحُ خِيَصَتَهُ لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ لَعَنَهُ اللَّهُ عَلَى كَيْفِهِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحْدِثُونَ مَا صَنَعُوا۔

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا (بِرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ) حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خِيَصَتِهِ لَهُ لَبَا أَعْلَامٌ فَتَنَظَّرْتُ إِلَى أَعْلَامِهَا فَظَنَنْتُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: اذْهَبُوا بِخِيَصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ فَإِنَّهَا الرِّثْيَةُ إِنْفَاعٌ صَلَاتِي وَأَمْتِي فِي يَأْتِيهَا نِسَاءُ أَبِي جَهْمٍ بِنَ حَدِيفَةَ بْنِ عَابِرٍ مِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ كَعْبٍ۔

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا (أَبُو بَكْرٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ لَنَا عَائِشَةُ كِسَاءً وَارَا أَعْلَامًا فَقَالَتْ قَبَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَيْنِ۔

باصطحاب اہل بیتہما الصائم

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَبْرِ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَلَامَةِ وَالْمَنَابَذَةِ وَكَعْنِ صَلَاتَيْنِ: بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى يَغُيَّبَ وَأَنْ يَحْتَسِبَ بِالتَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ وَأَنْ يَسْقِلَ الْقَتَا۔

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَبَيْشٍ عَنْ بَيْعَتَيْنِ نَهَى
عَنِ الْمَلَأَةِ وَالْمَنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ وَالْمَلَأَةِ مَنْ
الْعَجَلِ تَوْبِ الْخَيْرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا
يُقْبَلُ إِلَّا بِذَلِكَ، وَالْمَنَابَذَةُ: أَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ
إِلَى الرَّجُلِ تَوْبِيهِ وَيَنْبِذَ الْآخَرُ تَوْبَهُ دَيَّكُونَ
خُلِقَ بَيْنَهُمَا عَنْ غَيْرِ تَطَرُّفٍ وَلَا تَدَاوُسٍ. وَالتَّائِبَتَيْنِ
إِسْتِمَالُ الصَّمَاءِ وَالْقَمَاءِ: أَنْ يَجْعَلَ تَوْبَهُ عَلَى
أَحَدٍ عَاتِقِهِ قَيْبًا وَاحِدًا يَشْفِيهِ لَيْسَ عَلَيْهِ تَوْبٌ
وَاللَّيْسَةُ الْأَخْرَى: إِحْتِبَاطُهُ بِتَوْبِهِ هُوَ جَائِسٌ
لَيْسَ عَلَى قَدْحِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

بَابُ تَوْبِ الْإِحْتِبَاطِ فِي تَوْبِ وَاحِدٍ -
٤٦٦ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ مَالِكُ
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ كَبَيْشٍ: أَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِي التَّوْبِ
أَوْجِدًا لَيْسَ عَلَى قَدْحِهِ مِنْهُ شَيْءٌ، وَإِنْ يَشْفِيهِ
بِالتَّوْبِ أَوْجِدًا لَيْسَ عَلَى أَحَدٍ شَيْءٌ، وَعَنِ
الْمَلَأَةِ وَالْمَنَابَذَةِ -

٤٦٧ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْلَدُ
أَخْبَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شَرْمَاةٍ عَنْ
عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَى عَنْ إِسْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَإِنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِي
تَوْبِ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى قَدْحِهِ مِنْهُ شَيْءٌ -
بَابُ تَوْبِ الْخَمِصَةِ السُّودَاءِ -

٤٦٨ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ
سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ بْنِ فَلَانٍ هُوَ عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ
بْنِ الْحَاصِ عَنْ أُمِّ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِيَابٍ فِيهَا خَمِصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ

تو ملائمہ اور منابذہ سے منع فرمایا۔ ملائمہ تو یہ ہے کہ ایک
آدمی دوسرے کے کپڑے کو رات یا دن میں چھوٹے انداز
کے سوا اُسے الٹ پلٹ کر نہ دیکھے اور منابذہ یہ ہے کہ ایک
آدمی دوسرے پر کپڑا پھینکے اور دوسرا پہلے پر پھینکے۔ پس یہی اُن کی
تخرید و فروخت ہے جس میں نہ دیکھنے کا دخل انداز نہ رہا مندرجہ
سے دو منوعہ لباس تو ایک اشتغال صماء سے۔ صماء اس کو کہتے
ہیں کہ کوئی شخص اپنے ایک کندھے پر اس طرح کپڑا ڈالے کہ
دوسرا کندھا مکمل رہے اور دوسرے کندھے پر ڈالنے کے لئے
کوئی کپڑا لباس نہ ہو۔ دوسرا لباس احتیاط ہے کہ ایک کپڑے میں
فرج پلٹ کر بیٹھ جائے کہ اُس کی شرمگاہ پر کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو۔

ایک ہی کپڑے میں ملفوف ہو جانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو لباسوں سے
منع فرمایا ہے ایک یہ کہ کوئی آدمی ایک ہی کپڑے میں اس طرح پلٹ
کر بیٹھے کہ اُس کی شرمگاہ پر کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو دوسرے کپڑے
کو اس طرح اپنے ایک حصے پر ڈالے کہ دوسرے حصے پر کپڑے
نہ ہو اور ملائمہ و منابذہ کی تجارت سے منع فرمایا۔

حمید بن عبد اللہ نے حضرت ابو سعید خدری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے کپڑے کے ساتھ جسم کے صرف
ایک حصے کو ڈھانپنے سے منع فرمایا ہے اور ایک کپڑے میں
اُس طرح پلٹ کر بیٹھنے سے کہ اُس کی شرمگاہ
پر کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو۔

کالا کبیل

عمر بن سعید بن العاص نے حضرت اُمّ خالد بنت خالد
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت میں کپڑے عین ہونے جن میں کانے، جھندے
کا ایک چھوٹا سا کبیل بھی تھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کسی کو اڑھائوں۔ لوگ

فَقَالَ: مَنْ تَدُونَ نَكْسُو هَذِهِ فَسَكَتَ الْقَوْمُ قَالَ
أَتُوْنِي بِأَمِّ خَالِدٍ فَأَتِي بِهَا تَحْصِلُ فَأَخَذَ الْخَبِيثَةَ
بِيَدِهِ فَأَكْبَسَهَا وَقَالَ أَيْلِي وَأَخْلِفِي وَكَانَ فِيهَا
عَلَوٌ خَضِرٌ وَأَصْفَرٌ فَقَالَ: يَا أُمَّ خَالِدٍ هَذَا أَسْنَاهُ
وَسَنَاهُ بِالْخَبِيثَةِ حَسَنٌ.

۷۶۹- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي
ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَدْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَاتَا وَلَدَتُ أُمَّ سَلِيمٍ قَالَتْ لِي يَا
أَنَسُ أَنْظِرْ هَذَا الْغُلَامَ فَلَا يُصِيبَنَّ شَيْئًا حَتَّى
تَعُدَّ وَبِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَكِكُهُ
فَعَدَّ وَبِهِ فَلَمَّا أَكْثَرُ فِي حَائِطٍ وَبَيْنَهُ خِمِيصَةٌ
حَدِيثَةٌ وَهُوَ بِيَسِيرِ الظُّفْرِ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ
فِي الْفَتْرِ.

بَابُ نِيَابِ الْخَضِرِ:

۷۷۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ
أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عَمْرِوَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ حَلَّتْ أَمْرًا
فَتَرَوُهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْفَرَجِيُّ قَالَتْ
عَائِشَةُ وَعَلَيْهَا حِجْرٌ أَخْضَرُ فَشَكَتُ إِلَيْهَا وَأَسْرَتْهَا
خَضِرَةٌ يَجْلِدُهَا فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالنِّسَاءُ يَنْصُرُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا قَالَتْ عَائِشَةُ
مَا رَأَيْتُ مِثْلَ مَا يَلْعَنُ الْمُؤْمِنَاتُ لِحُلِيِّهَا أَشَدَّ
خَضِرَةً مِنْ تَوْبَرِهَا، قَالَ وَسَمِعَ أَنَهَا قَدِ اتَتْ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَمَعَهُ إِمْنَانٌ لَهُ
وَمِنْ غَيْرِهَا قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي إِلَيْهِ مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا أَنِ
مَا مَعَهُ كَيْسٌ يَا غَنِي عَمِّي مِنْ هَذِهِ وَأَخَذَتْ هَذَابَةً
مِنْ تَوْبَرِهَا، فَقَالَ كَذَبْتَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
لَأَقْصُرُهَا نَعْفُ الْكَذِيبِ وَلَكِنَّهَا تَأْتِي بِشَرِّ نِيَابٍ رِفَاعَةَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنْ كَانَ
ذَلِكَ نَمَ تَحِلِّي لَهُ أَذَلَّمُ تَصْلَحِي لَهُ حَتَّى يَذُوقَ

خاموش رہے تو آپ نے فرمایا کہ اُمّ خالد کو میرے پاس لاؤ۔ لوگ انہیں
اٹھا کر لے گئے تو آپ نے کہا اپنے دست مبارک سے اٹھا کر ان کے زریں
تن کر دیا اور فرمایا کہ مدت دلاز تک پہنچو یہاں تک کہ تیرا ناکر کے پھاڑ
دو۔ اس پر ہنر باز رد نفوس بھی تھے تو فرمایا کہ اے اُمّ خالد: یہ
سننا و سننا یعنی جتنی زبان میں فرمایا کہ اچھا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب
(اُن کی والدہ ماجدہ) حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں حرم
پیدا ہوا تو مجھ سے فرمایا کہ اے انس! اس لڑکے کا خیال رکھنا کہ اسے کوئی
چیز نہ کھلائی پلائی جائے یہاں تک کہ صبح اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی خدمت میں لے جا کر تمہارے کمر والی جانے۔ صبح جب میں
اُسے لے کر حاضر ہاں گیا ہوا تو آپ ایک بارغ میں تھے اور آپ کے
اوپر عریضہ کھیل تھا اور اُس جانور کی میٹھ پر نشان لگا رہے تھے جس پر
سوار ہو کر مکہ معتمر فتح فرمایا تھا۔

بہر کپڑے۔

ابو بکر نے فرماتے ہیں کہ حضرت رفاعہ نے اپنی بیوی کو
طلاق دے دی تو اُس کے ساتھ حضرت عبدالرحمن بن زبیر قرظی نے نکاح کر
لیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اُس کے اوپر ہنر باز دوڑ پڑھا
اور اُس نے ان سے (اپنے خادمہ کی) شکایت کی اور اپنی جگہ کی ہنر باز دکھائی
جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرف لے آئے تو چونکہ عورتیں ایک
دوسری کی مدد کیا کرتی تھیں لہذا حضرت عائشہ نے کہا کہ میں نے کسی مسلمان
عورت پر ایسا ظلم نہیں کیا جو انہیں دیکھا اس کی جگہ تو اس کے کپڑے سے بھی زیادہ ہنر
جب حضرت عبدالرحمن نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بلکہ انہیں
گئی ہے تو وہ اپنے دو بیٹوں کو لیکر حاضر ہاں گیا کہ جو دوسری بیوی سے تھے
عورت نے کہا کہ خدا کی قسم ان کا کوئی گناہ نہیں مگر اُس کے کان سے میری
تسلیم نہیں ہوئی پھر اُس نے اپنے کپڑے کا ایک کنارہ چھتہ کی طرح پکڑا اور کہا
کہ ان کے پاس جو کچھ ہے وہ ایسا ہے حضرت عبدالرحمن نے کہا: خدا کی قسم
یا رسول اللہ! میں تو اس کی کھال بھی گر کر دیکھ دیتا ہوں لیکن اس کے دل میں
کچھ ہے اور رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم فرمایا کہ اگر یہ بات ہے تو تم ان (رفاعہ) کیلئے حلال نہیں ہو یا ان کے نکاح

۱۷۱۰ میں جانورست نہیں جب تک کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما فرما دیا کہ میں نے اس کو
 کھینچا ہے کہ آپ کے دونوں عاجز اوروں کو دیکھ کر خوفِ خدا پر تمہارا عاجز ہونا
 میں انہوں نے انہما میں جواب عرض کیا تو آپ نے فرمایا: اے اہلِ وجہ! تو میری ہے
 جس کے سبب میری ایسی باتیں کر رہی ہے حالانکہ یہ ان کے ساتھ اس سے

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ
تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بائیں جانب اور
دائیں طرف غزوہ اُحُد کے رد و دو شخص دیکھے جنہوں
نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے میں نے انہیں نہ کسی پہلے دیکھا
اور نہ اس کے بعد۔

الہود الاسود علی کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ سفید کپڑے پہن کر آرام فرما تھے۔ پھر میں دوبارہ حاضر ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے چنانچہ آپ نے فرمایا کہ کوئی بندہ ایسا نہیں جو یوں کہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں مگر وہ جنت میں داخل ہوا جبکہ اسی وعدہ سے پر اسس کا انتقال ہو۔ میں عرض گزار ہوا کہ خواہ اس نے زنایا چھدی کی بہ فرمایا کہ خواہ اس نے زنایا چھدی کی۔ میں پھر عرض گزار ہوا کہ خواہ اس نے زنایا چھدی کی وارشاد ہوا کہ خواہ اس نے زنایا چھدی کی، ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔ حضرت ابوذر جب اس حدیث کو بیان کرتے تو یہ بھی کہتے کہ خواہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ یہ بات موت کے وقت ہر ایک اس سے پہلے، جب بھی کوئی نائب اللہ تبارک ہو وہ کہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں تو اسے بخش دیا جاتا ہے۔

ریشم پہننا اور بچکانا کتنا جائز ہے

قائدہ کامیاب ہے کہ میں نے ابو عثمان الشہیدی کو فریاد کیا ہے

جبکہ ہم عقبہ بن فرقد کے ساتھ آذربائیجان میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے ماسوائے اسنے کے اور انگوٹھے کے پاس والی اپنی دو انگلیوں کے ساتھ اشارہ کیا۔ بلاوی کا بیان ہے کہ میری معلومات کے مطابق اس سے اگلی مولد نرس و نگار تھے

مامم کا بیان ہے کہ ابو عثمان نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے لئے گرامی نام لکھا جبکہ ہم آذربائیجان میں تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے۔ ماسوائے اسنے کے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں کے ذریعے ہمیں بتایا۔ ترمذی نے اپنی درمیانی اور شہادت والی انگلی کھڑی کر کے بتایا۔

ہم عقبہ بن فرقد کے پاس تھے تو میرے لئے حضرت عمر نے خط لکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: - دنیا میں وہی شخص ریشم پہنتا ہے جو اسے آخرت میں نہیں پہننا چاہتا۔

سلیمان بنی کا بیان ہے کہ ابو عثمان نے ہم سے مذکورہ حدیث بیان کی، پھر ابو عثمان نے اپنی انگلیت شہادت اور وصیاتی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدائن میں تھے کہ انہوں نے پانی مانگا۔ ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا۔ انہوں نے وہ پینٹک دیا اور فسدایا۔ میں اسے نہ پینٹتا لیکن میں نے اسے منع کیا تھا مگر یہ باز نہ آیا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سونا چاندی، ریشم اور دیباہ ان (کافروں) کے لئے دنیا میں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں

عبدالعزیز بن مصعب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جبکہ کا بیان ہے کہ میں ان (عبدالعزیز) سے پوچھا کہ کیا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوع روایت کی ہے۔ انہوں نے (عبدالعزیز) نے زور سے فرمایا کہ ہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے چنانچہ حضرت نے فرمایا جو دنیا میں ریشم پہنے گا تو آخرت میں ہرگز نہیں پہن سکے گا۔

کتاب عمہ و نعن مع عقبہ بن فرقد یا ذریعہ بیان
آن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنہ عن عبد العزیز
الاکھکذا و اشار بإصبعیه الکتین تلین الا بھام
قال فیما علمنا انہ یبنی الا علمہ۔

۴۴۴۔ حدثنا احمد بن یونس حدثنا زھیر
حدثنا اھام عن ابی عثمان قال اکتب الینا عمر
و نعن یا ذریعہ بیان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
نہی عن لبس الحدید الاھکذا و صفت لنا النبی صلی
اللہ علیہ وسلم اصبغہ و رفع زھیر الوسطی و السبابة۔

۴۴۵۔ حدثنا مسدد حدثنا یحیی عن
التیمی عن ابی عثمان قال کنا مع عقبہ فکتب
الیہ عمر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا یلبس الحدید فی الدنیا الا لم یلبس
فی الاخرہ۔ و نہ۔

۴۴۶۔ حدثنا الحسن بن عمار حدثنا معتمر
حدثنا ابی حاتم ابو عثمان و اسکار ابو عثمان
با صبعہ و الوسطی۔

۴۴۷۔ حدثنا سلیمان بن حرب حدثنا
شعبہ عن الحکم عن ابن ابی لیلی قال کان
حدیفہ یا لمدائن فاستسقی فاکاه وھقان بماء
فی اقلہ من فضہ فمآء بہ و قال اقلہ ام ما
الا اقلہ فکویتہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الذھب و الفضہ و الحدید و الدیباہ ہی
لھم فی الدنیا و لکم فی الاخرہ۔

۴۴۸۔ حدثنا آدم حدثنا شعبہ حدثنا
عبد العزیز بن مصعب قال سمعت انس بن مالک
قال شعبہ فعلت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال شدید اعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
من لبس الحدید فی الدنیا فلن یلبس فی الاخرہ۔

ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا جو خطبہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دنیا میں ریشم پہنے گا وہ اُسے آخرت میں نہیں ملے گا۔

عبداللہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دنیا پر ریشم پہنے وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔ ابو عمر، عبداللہ بن زبیر، معاذہ، ام عمر و بنت عبداللہ عبداللہ بن زبیر، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

عمران بن حطان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے ریشم کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ابن عباس کے پاس جہنم لوگ آئے پوچھو ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ابن عباس سے دریافت کرو ان کا کہنا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے ابو حفص یعنی عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں ریشم وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ میں نے کہا کہ درست فرمایا اور ابو حفص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں بولا۔ عبداللہ بن زبیر نے کہا کہ میں نے اس طرح حدیث بیان کی۔

ریشم کو چھوڑنا بغیر پہنے ہوئے

اس کی تفسیر اندری حضرت انس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کی حضرت براہم بن مازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۷۹۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَذْبٍ حَدَّثَنَا حُمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخُطُّ يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبَسَ الْحَبِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ۔

۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُجَنَّدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي زُبَيْرٍ خَلِيفَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبَسَ الْحَبِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ۔ وَ قَالَ لَنَا أَبُو مَعْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَوَارِثِ عَنْ يَزِيدَ قَالَتْ مُعَاذَةُ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ عُبَيْدٍ بِنْتُ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ سَمِعَ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۸۱۔ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ مَحْمُودٌ عَنْ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَطَّانٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْحَبِيرِ فَقَالَتْ لَا بُدَّ ابْنِ عَبَّاسٍ لَسَلَهُ قَالَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَلِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حَفْصٍ يَمِينُ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكُمْ لَا يَلْبَسُ الْحَبِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ فَقُلْتُ صَدَقَ وَمَا كَذَابُ أَبُو حَفْصٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَبَّازٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنَا عُمَرَانُ وَقَصَّ الْحَدِيثَ۔

بَابُ فِي مَتَنِ الْحَبِيرِ مِنْ غَيْرِ لَبْسٍ وَيُذَوَّى فِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِيِّ عَنِ الدَّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَهْدَى

کی خدمت میں رہیں کپڑا کفہ کے طود پر ہمیشہ کیا گیا۔
ہم اُسے چھونے اور تعجب کرنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہیں اس پر تعجب ہے؟ ہم نے کہا ہاں۔
فرمایا کہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں۔

لَبَّيْكَ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُوبُكَ حَيْدِيفَ جَعَلْنَا
نُكْتِسَهُ وَنَتَعَجَّبُ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اتَّعَجِبُونَ مِنْ هَذَا؟ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنَادِبِلْ
سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنِّ هَذَا۔

فت: سرورِ کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفے کے طور پر کسی نے ایک نشی کپڑا پیش کیا جو بڑا نفیس اور بڑا ملائم تھا۔
بعض صحابہ کرام نے اسے چمڑ کر دیکھا تو اس کے انتہائی نرم اور ملائم ہونے پر تعجب کرنے لگے۔ رحمتہ العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
انہیں مخاطب کر کے فرمایا کہ تم اس کپڑے پر تعجب کرتے ہو حالانکہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں۔ سبحان اللہ!
قرآنِ مجید میں سورہ بقرہ ۱۷۷ میں لکھا ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عقیقی ہیں۔ (۲) حضرت
سعد بن معاذ کو جنت میں کیا کیا نعمتیں ملی ہوئی ہیں۔ (۳) حضرت سعد بن معاذ کے جنت میں مدال بھی دیکھ لیے اور جان لیا کہ وہ اس
نشی نفیس کپڑے سے بھی نفیس، ملائم اور بہتر ہیں۔ یہ سب کچھ زمین پر رہتے ہو دیکھا اور جنت کے اندر دیکھا، ساتویں آسمان،
اتنے اُسے سب آسمان بن اپنی سی سی۔ برو سکے۔ اتنا قاصد ہونے کے باوجود آپ کے دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش نہ آئی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رِوَا
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک
اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کے پردے اُٹھا دیے
ہیں لہذا میں اسے دیکھ رہا ہوں اور مجھ اس میں قیامت
تک ہونے والا ہے اُسے بھی جیسے اپنی اس تسخیل
کو دیکھتا ہوں۔

رکاوٹ کیوں پیش آئی جبکہ آپ نے خود فرمایا ہے۔
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ مَخَّرَ
لِي الدُّنْيَا فَإِنَّا أَنْظَرُ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا هُوَ
تَحْتَهَا وَفِيهَا لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا لَمْ أَلْكَرُ
إِلَى كَيْفِي هَذَا۔ (طبرانی، معجم صغیر، دار السنن، مؤید لدینہ)

مذکورہ پہلی میزوں کتابیں کتبِ احادیث سے ہیں جبکہ چوتھی کتاب سیرت کی ہے جو بلیل القدر محدث امام احمد خطیب قسطلانی رحمۃ
اللہ علیہ کی انتہائی قابلِ اعتماد مایہ ناز اور ایان افروز تصنیف ہے۔ کتنے ہی بزرگوں نے اس کتاب کی تعریف فرمائی۔ امام قسطلانی رحمۃ
اللہ علیہ نے ارشادِ ساری کے نام سے بخاری شریف کی محدثانہ شان کے ساتھ مایہ ناز شرح بھی لکھی تھی۔ نگاہِ مصطفیٰ کا عالم بتانے والی
اس حدیث کی صحت مستحکم ہے۔ معلوم ہوا کہ نگاہِ مصطفیٰ کے لیے دوری اور نزدیکی یکساں تھی۔ حائل کی طرح ماضی اور مستقبل کے حالات و
واقعات بھی نظر آتے تھے۔ حضرت سعد بن معاذ کے جنت میں رومال بھی اُس نگاہ کے سامنے نزدیک رکھی ہوئی چیز کی طرح تھے۔ اسی
لیے اُن کا حال بیان فرمادیا۔ ماننے والوں نے اُس وقت بھی مان لیا اور آج بھی مان رہے ہیں اور ہزار ہا زبان سے عرض گزار
ہیں کہ صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔ جب کہ نہ ماننے والوں نے نہ اُس وقت ماننا اور نہ آج مان رہے ہیں بلکہ دوسرے
عام انسانوں کی طرح وہ اللہ کے محبوب کو بھی بے خبر اور بے اختیار بتانے میں خاص لطف و قدرت محسوس کرتے ہیں اور اس غلاب
دین و دیانت حرکت سے اُن مہربانوں کے دلوں کو سرحد آتا ہے۔ حالانکہ اہل ایان تو ہمیشہ سے ہی عرض کرتے آئے ہیں کہ یا رسول اللہ!
اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو جیلا!
جب نہ خدا ہی چھپا تم پر کر ڈروں وہ

بَابُ ۲۸۴ [فَتَرَا شِ الْأَحْمَرِيَّ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ
هُوَ كُنُسِي]

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَدِيرٍ
حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جَبْرِ
عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُذَافَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُشْرِبَ فِي
أَيْتَةِ الدَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهَا وَعَنْ
كُنُسِ الْأَحْمَرِيِّ وَالْبَابِجِ وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ

بَابُ ۲۸۵ [كُنُسِ الْقَيْسِي] وَقَالَ عَاصِمٌ
عَنِ ابْنِ جَبْرِ قَالَ كُنْتُ يَدِينِي كَمَا الْقَيْسِي قَالَ
ثِيَابُكَ أَتَتْنَا مِنَ الشَّامِ أَوْ مِنْ قَصْرِ مُضَلَّةٍ
فِيهَا حَرِيرٌ فِيهَا أَكْشَالُ الْأَقْدَرِجِ وَالْمَعْتَرَةِ كَانَتْ
النِّسَاءُ تَصْنَعُهُ لِبَعُولَتِهِنَّ مِثْلَ الْقَطَائِفِ
يُصَفَّرُ مِنْهَا وَقَالَ جَرِيرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُدَّادٍ
الْقَيْسِيَّةُ ثِيَابُكَ مُضَلَّةٌ يَجَاءُ بِهَا مِنْ قَصْرِ
فِيهَا الْأَحْمَرِيُّ وَالْيَمَنِيُّ حُكُوْدُ السَّبَاعِ قَالَ
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ عَاصِمٌ أَكْثَرُ وَأَحْمَرُ فِي الْمَيْتَرَةِ
۴۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا
جَبْرُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سَعْيَانُ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي
السَّعْتِ وَأَحَدُ ثَمَامٍ وَأَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ مَقْدَرِ بْنِ
عَيْنِ بْنِ عَالِبٍ قَالَ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ الْمَيَاتِيزِ الْأَحْمَرِ وَالْقَيْسِيَّةِ

بَابُ ۲۸۵ مَا يَدْخُلُ فِي الدَّرَجَالِ مِنَ
الْحَدِيدِ لِلْحِكْمَةِ

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ أَخْبَرَنَا

رِشْمِي لِيَسْتَرْجِحَانَا

عَبْدُ اللَّهِ كَقَوْلِ كَرِيمِ بْنِ كَرِيمٍ كَيْفَ كَيْفَ

ابن ابی لیث کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے اور کھانے سے منع فرمایا ہے۔ نیز ریشم اور دیرباج کے کپڑے پہننے اور بچھانے سے بھی۔

مصری ریشمی کپڑا پہننا

عاصمؓ نے حضرت علیؓ سے کہا کہ انقیبہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ کپڑا ہے جو ہمارے پاس شام یا مصر سے آتا ہے اور اس پر اتر کر کی طرح ریشمی دھاریاں ہوتی ہیں اور البتہ وہ کپڑا ہے جو عورتیں اپنے خاوندوں کے لئے نرود چادروں کی طرح تیار کرتی ہیں۔ جریر نے زید سے اپنی روایت میں کہا کہ انقیبہ وہ دھاریاں ہیں جو مصر سے آتا ہے ابداس میں ریشم ہوتا ہے اور البتہ وہ عورتوں کی کھال کو کچھ عمامہ بخاری فرماتے ہیں کہ عاصم نے البتہ کے برعکس جو فرمایا کہ کپڑا ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔ معاویہ بن عوف بن عوف نے حضرت عمرؓ سے روایت کی کہ عاصمؓ نے حضرت علیؓ سے منع فرمایا کہ ہمیں میاثر اور قنسی کپڑوں کے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

مردوں کو خارش کے سبب ریشم کی اجازت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ف: حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں حضرات ہی جلیل القدر صحابی ہیں۔ ان دس ہندگوں میں شمار ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منہی قرار دیا اور امت محمدیہ میں بزرگوں کو عشرہ جشرہ کہتی ہے۔ مرد کے لیے ریشمی کپڑے پہننے از روئے شرح حرم ہیں لیکن پروردگار عالم کے با استیوار مجرب نے ان دونوں بزرگوں کو اس حکم سے مستثنیٰ قرار دے دیا تھا افسوس کے باعث ان دونوں حضرات کو ریشمی کپڑے پہننے کی اجازت مرحمت فرمادی تھی، کیونکہ خدا نے خدا تعالیٰ

نے اپنے محبوب کو اتنا اختیار مرحمت فرمادیا تھا کہ جس شرعی حکم سے اپنے جس امتی کو چاہیں مستثنیٰ قرار دے دیں۔ اسی اختیار کے تحت نہ کے محبوب نے اپنے ان دونوں جائز معاہدوں کو غارطس کے باعث ریشمی کپڑے پہننے کی اجازت مرحمت فرمادی تھی۔ دائرہ

ہیں کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر بن عوفؓ اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کو ریشم پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی کیونکہ دونوں حضرات کو غارطس تھی۔
عورتوں کے لئے ریشمی کپڑا

زبیر بن عوفؓ کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے سرخ ریشمی عمامہ پہنانا۔ اس میں حجب اُسے پہن کر باہر نکلا تو میں نے آپ کے مبارک چہرے پر ناراضگی کے آثار دیکھے، چنانچہ میں نے اُسے چھڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے دیکھا کہ ایک سرخ ریشمی عمامہ پک رہا ہے تو عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کاش آپ اُسے خرید لیں تاکہ وہ خود کے آنے اور جمعہ کے روز پہنا کریں۔ فرمایا کہ ایسی چیزیں وہی پہنا کر تاپے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ پھر اس کے بعد نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کے پہننے کے لئے ایک سرخ ریشمی عمامہ بھیجا۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ مجھے یہ پہنانے میں حالانکہ میں آپ سے (اس کے بارے میں) سن چکا ہوں جو آپ نے فرمایا۔ ارشاد ہوا کہ میں نے یہ اس لئے تمہارے واسطے بھیجا ہے کہ اسے بیچ کر یا کسی عورت کو پہنا دو۔

زہری کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام کلثوم علیہا السلام بنت رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اُن کے اوپر سرخ ریشمی چادر تھی۔

حضور کا لباس اور برتر کے بارے میں قناعت فرماتا

شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزَّبِيرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي كَيْسِ الْحَرِيرِ لِحُجَّتِهِمَا.
بَابُ الْحَرِيرِ لِلنِّسَاءِ

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزَّبِيرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي كَيْسِ الْحَرِيرِ لِحُجَّتِهِمَا.
۴۸۷۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زُبَيْرِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَّتْ سَيِّئَاءَ فَخَرَجَتْ فِيهَا قَدَائِمُ الْغَضَبِ فِي وَجْهِهِ فَشَقَّقَتْهَا بَيْنَ نِسَائِهِ.

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى حُلَّةَ سَيِّئَاءَ رَبْعَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَبْتِغَتْهَا تَلَبَّسْتُهَا لَوْ فُؤِدًا إِذَا تَوَلَّيْتُ فَأَجْمَعَتْ قَالَ: إِنَّهَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ، وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ حُلَّةَ سَيِّئَاءَ حَرِيرٍ كَسَاهَا إِيَّاهُ فَقَالَ عُمَرُ كَسُوْنِيْنَهَا وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِيْهَا مَا قُلْتُ، فَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتَبْهَرَهَا أَوْ تَكْسُرَهَا.

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كَلثُومٍ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَدَ حَرِيرٍ سَيِّئَاءَ.
بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ

وَسَكَرَ يَتَجَوَّزُ مِنَ اللَّبَاسِ وَالْبَسِطِ ۖ
 ۷۸۹- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
 حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ
 حُنَيْنٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَيْسَتْ
 سَبَّةٌ وَكَانَ أُرِيدَ أَنْ أَسْأَلَ عَنْهُ عَنِ الْمَرَاتَيْنِ اللَّتَيْنِ
 تَخَاطَا تَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَتْ
 أَهَابُهُ فَتَزَلَّ يَوْمًا مَسْرُورًا فَدَخَلَ الْأَرَاكَ فَلَمَّا خَرَجَ
 سَأَلَتْهُ فَقَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ، ثُمَّ قَالَ كُنْتُ فِي
 الْبُحَايِلَةِ لَا نَعُدُّ النَّسَاءَ شَيْئًا فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامَ دَفَعْتُ
 عَنْهُنَّ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا مُحَمَّدُ فَقُلْتُ لَهَا
 عَيْرَانِ مَدَّ خِلْمَتِي فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُورِنَا، وَكَانَ بَيْنِي
 وَبَيْنَ إِمْرَأَتِي كَلَامٌ فَأَغْلَظْتُ لِي فَقُلْتُ لَهَا وَإِنَّكَ
 لَعِنَةٌ لَمْ أَكُنْ لَكَ قَوْلٌ هَذَا لِي وَإِنَّكَ تُوَدِّي النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُ حَفْصَةُ فَقُلْتُ لَهَا
 إِنِّي أُحَدِّثُكَ أَنَّ تَعْصِي اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَتَقَدُّمُ
 إِلَيْهِمَا فِي أَخَاةٍ قَالَتْ كَيْفَ أَمَّ سَلِمَةُ فَقُلْتُ لَهَا فَقَالَتْ
 أَعْجَبْتُ مِنْكَ يَا عَمْرُو دَخَلْتُ فِي أُمُورِنَا فَكَلِمَتِي
 إِلَّا أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَارْوَاجِهِ؛ فَدَخَلْتُ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا
 غَابَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَفَهُمْ
 أَتَيْتُهُ بِمَا يَكُونُ، وَإِذَا غَيَّبْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَفَهُ أَتَانِي بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مِنْ حَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اسْتَقَامَ لَهُ فَكَلِمَتِي إِلَّا مَلَكَ
 عَشَانٍ بِالْإِسْلَامِ كَمَا نَحْنُ أَنْ يَأْتِيَنَا فَمَا تَكُنْ
 إِلَّا بِالْإِنْصَارِي وَهُوَ يَقُولُ إِنَّهُ قَدْ حَدَّثَ أَمْرٌ
 قُلْتُ لَهُ هَ أَهْ أَهْ أَهْ أَهْ أَهْ قَالَ أَعْظَمُ مِنْ
 ذَلِكَ كُلِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً
 فَعَمْتُ فَإِذَا الْبُكَاءُ مِنْ حَجَرِهِنَّ كُلِّهَا وَإِذَا الشَّبِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ ایک سال تک میں اسی اشعار میں رہا کہ حضرت عمر سے ان دو اشعار مطبوعہ کے بارے میں دریافت کروں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق گھڑ جوڑ کر یا تھا مگر میں خوف محسوس کرتا رہا۔ ایک دفعہ وہ (رج سے لوٹے ہوئے) ایک منزل پر آئے اور پہلو کے درختوں کے جھنڈ میں داخل ہو گئے جب ان سے نکل کر آئے تو میں نے ان سے پوچھا فرمایا وہ عائشہ اور حفصہ تھیں پھر فرمایا کہ زمانہ جاہلیت کے اندر ہم عورتوں کو کوئی چیز شمار نہیں کرتے تھے جب اسلام آیا اور اللہ تعالیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے پاس لایا تو ان کے پاس کے عورتوں کو بھی لایا لیکن اپنے معاملات میں ہم انہیں مداخلت کی اجازت نہیں دیتے تھے چنانچہ میری بیوی اور میرے درمیان ایک بات پر بحث تھی میں نے انہیں سختی کے ساتھ جواب دیا اور کہا کہ تمہیں یہ حق حاصل نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ مجھ سے تو یہ فرماتے ہیں لیکن آپ کی عاجز وادی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اذیت پہنچاتی ہے پس میں حفصہ کے پاس گیا اور اس سے کہا۔ بیشک میں نہیں انشا اور اس کے رسول کی نافرمانی سے فائدہ اٹھوں۔ اذیت اور بدک کے پہلے میں حفصہ کے پاس گیا اور پھر حضرت ام سلمہ کے پاس۔ میں نے ان سے بھی کہا تو انہوں نے فرمایا۔ اسے عزم پر تعجب ہے کہ تم ہماری معاملات میں تو مداخلت کرتے ہی رہتے تھے لیکن اب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی ازواج مطہرات کے معاملات میں بھی مداخلت کرنے لگے ہو اور انہوں نے میری تردید کر دی انصار میں سے ایک شخص تھا کہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود نہ ہوتا اور میں موجود ہوتا تو اسے جو کہتا دیتا اور جب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں نہ ہوتا اور وہ ہوتا تو مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عیب پڑتا دیکھتا آتا۔ بتاتا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گرد و نواح کی حکومتوں کو مطلع کر لیا گیا تھا لیکن تمام میں صرف عثمان کا بادشاہ درج تھا اور میں نے درج تھا کہ وہ ہم پر ٹوٹ نہ پڑے میں نے دیکھا کہ انصار میں آکر کہہ رہا تھا ایک بہت بڑا اور رونا بول رہا تھا اس سے کہہ کر کہ ہوا کیا عثمان آئی گی اب اس کی بھی بڑا واقعہ ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی میں گیا تو دیکھا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَحَّحْنَا فِي مَشْرَبَةٍ لَكُمْ عَلَى
الْبَابِ الْمَشْرَبَةِ وَصَحَّحْنَا فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنُ
لِي قَدْ خَلْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

حَصِيرٌ قَدْ أَثَرَنِي جَلْبَهُ وَتَحَتَ رَأْسِهِ مِرْقَةٌ مِّنْ آدَمَ
حَتَّى هَالِكٌ فَإِذَا هَبَّ مَعْلَقَةٌ وَقَدْ طَفَدَ كَرِيكَ الْكَلْبِ
فَلَمْتُ لِحَافَتَهُ وَلَمْ سَلِّهِ وَالْكَوْزَى رَكَّتْ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ
فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْتَ تَسْعَا
وَعَشْرَتَيْنِ كَمِثْلِهِ ثُمَّ نَزَلَ -

٤٩٠. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ
عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اسْتَيْقِظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ
مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَدَائِنِ مَنْ يُرْقِطُهُ مَرَّاجِبِ
الْحُجُبَاتِ كَمْ مَن كَاسِبَتْهُ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَأَنَّهُ هُنَاكَ لَهَا أَرْزَاقٌ كَتَبَهَا بَيْنَ
(أَصَابِعِهَا) :

مَا يَدْعُوا بِهِمُ
بِأَرْحَمِ
جَدِيدًا

٩١ - حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْنِ حَدَّثَنَا سُمَاعُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ خَالِدٍ قَالَتْ أَيْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثَابٍ فِيهَا خَيْصَانَةٌ سَوْدَاءُ قَالَ مَنْ تَدُونَ تَكْسُوَهَا هَذِهِ الْخَيْصِيضَةُ فَأَسْكَنْتُ الْقَوْمَ قَالَ اسْتَوْفِي يَا مَرْخَالِدٍ فَإِنِّي بِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْبَسَهَا بِيَدِهِ وَقَالَ أَبْنِي وَأَخْلِقِي مَرَّتَيْنِ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عِلْمِ الْخَيْصِيضَةِ فَيُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَيَّ وَيَقُولُ يَا أُمَّ خَالِدٍ هَذَا سَيِّئٌ وَالسَّيِّئُ لِسَانَ الْحَبَشَةِ الْحَسَنِ قَالَ لَسْتُ بِمِثَابٍ حَدَّثَنِي امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ أَهْلِ أَهْلِ رَأَتْهُ عَلَى أُمِّ خَالِدٍ

نیا کپڑا پہنتے وقت کیا دعا کرے

سعید بن عمرو نے حضرت اُمّ خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کپڑے لائے گئے جن میں ایک سیاہ اونٹنی چادر بھی تھی آپ نے فرمایا کہ یہ کسے اڑھاؤں؟ لوگ خاموش ہو رہے تو آپ نے فرمایا کہ اُمّ خالد کو میرے پاس لاؤ لوگ انہیں اٹھا کر لے گئے تو آپ نے کہا کہ اپنے دست مبارک سے اٹھا کر ان کے جسم پر ڈال دیا اور فرمایا کہ مدت دراز تک پہنچو یہاں تک کہ پورا کر کے پھاڑ دو و مرتبہ فرمایا پھر کہیں کے نقش و نگار کو ملاحظہ فرماتے ہوئے دست مبارک سے میری جانب اشارہ کرتے اور فرماتے :- اے اُمّ خالد! اِنسا و اِنسا یا حبشی زبان میں ہے کہ اچھا ہے اچھا ہے۔ اسحاق کلابیان ہے کہ ہمارا بھائی وہاں میں سے ایک خود نے مجھے بتایا کہ اس نے اُمّ خالد کو اس سے استعمال کرنے دیکھا

٤٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ هَبَيْدِ بْنِ جَدِيحٍ أَنَّهُ قَالَ
لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَأَيْتُكَ تَحْمِلُ
أَرْبَعًا لَوْ أَرَادَ أَحَدُ أَوْنِ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هِيَ

يَا أَبَا جَدٍّ قَالَ رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنْ أَكْرَكَ إِلَّا
الْيَمَانِيَيْنِ فَلْيَلْبَسْكَ تَلْبَسُ النَّعَالَ التَّيْبَتِيَّةَ وَلَا يَتَك
تَصْبِغُ بِالضُّفْرَةِ وَلَا يَتَك إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهْلَ
النَّاسِ إِذَا رَأَوْا الْإِهْلَالَ وَيَكُونُ هَلْ أَنْتَ حَتَّى كَانَ
يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مَا الْأَرْكَانُ
فَلَمَّا لَمَحَ أَرَسُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَسَّ الْأَ
أَيُّمَا يَتَكِينُ وَرَأَى النَّعَالَ التَّيْبَتِيَّةَ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النَّعَالَ الْكَلْبِيَّ لَيْسَ فِيهَا
شَعْرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَإِنَّا أَحْبَبْنَا أَنْ نَلْبَسَهَا - وَأَمَّا
الضُّفْرَةُ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَصْبِغُ بِهَا فَإِنَّا أَحْبَبْنَا أَنْ نَحْبِغَ بِهَا - وَأَمَّا الْأَهْلَالُ
فَلَمَّا لَمَحَ أَرَسُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُودُ حَتَّى
تَتَبَحُّثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ :

۷۹۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يَلْبَسَ الْمُحَرِّمُ ثَوْبًا مَضْبُوعًا بِدُعْمَا إِنْ أَقْدَرَتْ قَالَ
مَنْ لَوْ تَوَضَّأُ عَلَيْهِمَا فَلْيَلْبَسْ مُحَقِّقِينَ وَلْيَقْطَعْهُمَا
أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ -

۷۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ لَوِيَ كُنْ لَهُ إِذَا رَفَعْتَ لَبْسَ لَسْرَ وَبَلَّ
وَمَنْ لَوِيَ كُنْ لَمْ نَعْلَنْ فَلْيَلْبَسْ مُحَقِّقِينَ :

بَابُ لَبْسِ بَيْتِ الْبَلْعَلِ الْيَمَانِيِّ

۸۰۰ - حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مَنَظَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
قَالَ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سَلِيمٍ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ
عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِبُّ التَّيْمَنَ فِي طَوْبِهِ

کہ دونوں یامانی رکنوں کے سوا کسی اور رکن کا طواف کرتے ہوئے
بوسہ نہیں دیتے اور میں نے آپ کو بالوں سے صاف کی ہوئی کھال
کے جوتے پہنتے دیکھا اور کپڑوں کو زرد رنگتے ہوئے دیکھا اور میں نے
دیکھا کہ جب آپ مکہ مکرمہ میں تھے تو لوگوں نے چاند دیکھ کر احرام کھول
دیا لیکن آپ نے مروید کے روز تک احرام نہیں کھولا۔ اس پر حضرت جابر
بن عمر نے ان سے فرمایا کہ ارکان کی بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو دونوں یامانی رکنوں کے سوا بوسہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا۔ یہی
بستیہ جوتے پہنتے کی بات، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسے
جوتے پہنتے دیکھا ہے جن میں بال نہیں ہوتے تھے۔ اور انہیں پہنتے ہوئے وہ
فرمایا کرتے تھے تو میں بھی انہیں پہنتا پسند کرتا ہوں۔ رہا زرد رنگ تو میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا رنگتے ہوئے دیکھا تو میں بھی وہی رنگ چڑھانا
پسند کرتا ہوں۔ یہی احرام کھولنے کی بات تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کو نہیں دیکھا آپ اس وقت احرام کھولا جو یہ تک انکی سواری نہ چلی پڑے
عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام
باندھنے والے کو زعفران اور درس سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے
سے منع فرمایا اور ارشاد ہوا کہ جس کو جوتے میسر
نہ ہوں تو موز سے پہن لے لیکن انہیں کاٹ کر ٹخنوں
سے نیچے کر لے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا :- جس کو زعفران یا زرد رنگتے ہوئے مشعلوں
پہن لے اور جس کو جوتے نہ مل سکیں تو وہ موز پہن
لیں۔

پہلے داہنا جوتا پہنے

سروقی کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم وضو کرنے، کنگھی کرنے
اور جوتا پہننے میں دائیں جانب سے ابتدا کرنے

وَتَنَعَّلِهِ وَتَنَعَّلِي

بَابُ ۹۲ یَنْزِعُ نَعْلَ الْيُسْرَى

۸۰۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ

عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَزَعْتَ أَحَدَهُمَا فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمَيْنِ وَلَا تَذْخِرْ فَيَبْدَأُ بِالشِّمَالِ يَكُنِ الْيُمْنَى أَوْ كَهَمَا تَنَعَّلْ وَلَا تَخْذَعُهَا تَذْخَعُ

کو پسند فرماتے تھے

پہلے بائیں جوتا اتارے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں جانب سے ابتدا کرنی چاہیے اور جب اتارے تو بائیں جانب سے ابتدا کرنی چاہیے تاکہ دایاں پیر پہننے میں اوّل اور اتارنے میں آخری رہے۔

ف: اس معنیوں کی احادیث مطہرہ سے واضح ہوتا ہے کہ سنت رسول یہی ہے کہ برتا، تفضیل اور شوار وغیرہ پہنتے وقت دائیں جانب سے ابتدا کی جائے۔ کنگھی بھی پہلے دائیں جانب سے کی جائے اور اُنار سے وقت ابتدا بائیں جانب سے کی جائے۔ اسی طرح مسجد اور ہر مکان میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پیر اندر رکھا جائے اور نکلتے وقت بائیں پیر پہلے باہر رکھنا چاہیے۔ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت اس کے برعکس کیا جائے یعنی داخل ہوتے وقت پہلے بائیں پیر اندر رکھا جائے اور نکلتے وقت پہلے دایاں پیر باہر رکھا جائے۔

کراچی سے دعوت اسلامی کے نام سے اہل سنت و جماعت کی ایک بہت ہی مبارک تبلیغی جماعت اٹھی ہے جس کے بانی و سرپرست مولانا محمد الیاس قادری حیاتی و امانت برکاتہم العالیہ ہیں۔ یہ حضرات اتباع سنت ہی کی تبلیغ کرتے ہیں جو بڑی مبارک بات ہے۔ مولانا محمد الیاس قادری صاحب نے سنتوں کی ترغیب دینے کا غرض سے ایک عظیم و ضخیم کتاب فیضان سنت کے نام سے لکھی ہے جو دعوت اسلامی والوں کا نصاب ہے اور اس کا کچھ حصہ مساجد میں پڑھ کر سنایا جاتا ہے۔ اس تنظیم و تحریر میں زیادہ تر نوجوان طلبہ شامل ہیں۔ ہمارے کریمین روز بروز پہلے چمڑے اور پاکستان کا ہر فرد اسی رنگ میں رنگا ہوا نظر آنے لگے۔ ایک صاحب ایان اگر ہر کام میں سنت رسول پر عمل کرنے لگے تو سمجھیے کہ اُس پر عدائے فوالمن کا عظیم احسان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسی رنگ میں رنگ دے آمین۔

فیضان سنت نامی کتاب مولانا محمد الیاس قادری حیاتی مدظلہ العالی نے تحفے کے طور پر اس ناچیز کو بھی مرحمت فرمائی ہے۔ اتباع سنت پر ابھارنے والی اور سنتوں کا درس دینے والی بڑی ایان افریقہ کتاب ہے۔ فنی حیرت کے لحاظ سے نہیں بلکہ اس کتاب کو ترغیب سننے کے لحاظ سے دیکھنا چاہیے۔ اس نادر سے یہ کتاب بڑے کام کی چیز اور اپنے میدان کی منفرد تصنیف ہے۔ اس کا پڑھنا اور سننا ہر مسلمان کے لیے انتہائی سودمند ہے۔ اسی طرح سکھر کے مولانا امین احمد لدھی زید عہدہ کی تصنیف کھانے پینے کی سنتیں بھی بڑی مفید کتاب ہے۔ اسے بھی اگر مطالعے میں رکھا جائے تو افادیت سے خالی نہیں۔ ایک مسلمان کے لیے اس سے بہتر اور کیا بات ہوگی کہ اس پر سنتوں کا رنگ چڑھ جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے اس عسیاں شمار بندے کو بھی سنتوں کا عامل بنائے آمین۔

بَابُ ۹۳ لَا يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ

۸۰۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ

عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ

ایک جوتا پہن کر نہ چلو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی تم میں سے ایک جوتا پہن کر نہ چلے چاہیے کہ دونوں جوتے اتارے

یادوں پر بنے۔

جو تین دو تیس ہوں یا ایک بڑا تسمہ ہو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعلیں مبارک میں دو دو تسمے ہوتے تھے۔

جیسی بن طہان کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس جوتے میں کر تشریف لائے جن میں دو دو تسمے تھے تو ثابت بناتی نے کہا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعلیں مبارک ہیں۔

چمڑے کا سرخ قبة

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ چمڑے کے سرخ قبة میں تشریف فرما تھے میں نے حضرت بلال کو دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کا پانی بواپانی لے کر گئے تو لوگ وضو کے پانی کو حاصل کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جا رہے تھے جس کو بل جانا وہ اُسے اپنے اوپر مل لیتا اور جس کو اس میں سے نہ ملا وہ اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری سے اپنے ہاتھ تر کر لیتا۔

یہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو سے بچے ہوئے پانی کی بات ہے جبکہ اسی بخاری شریف کی جلد دوم کے شروع میں مسیح حدیث سے متعلق ایک طویل حدیث ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کے مستقل پانی، عاب دہن اور دھوئے مبارک کی بات آتی ہے کہ حضرات صحابہ کرام انہیں حاصل کرنے کی کس طرح کوشش کیا کرتے تھے۔ اس حدیث کے اندر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو لے کر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آتے ہیں۔ اس پانی سے چند قطرے حاصل کرنے کی شیع رسالت کا ہر پروردگار کس طرح کوشش کرتا ہے۔ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں کس طرح کوشاں ہیں۔ دو چار قطرے جس کو مل گئے وہ انہوں پر مل کر اپنے جسم پر مل رہا ہے۔ جس کو اس پانی سے ایک قطرہ بھی نہ مل سکا وہ کسی دوسرے کے لئے اتھو پر اپنا ہاتھ پھیر کر اُسے اپنے کپڑوں اور جموں پر مل رہا ہے۔ کیا کبھی خود فرمایا ہے کہ وہ تہجد اسلام کے آشنا اور اسلامی تعلیمات کے علمبردار ایسا کیوں کر رہے تھے؟

کیا ایسا کرنے کا انہیں پروردگار عالم نے حکم فرمایا تھا؟ اگر خدا نے ایسا کرنے کا حکم فرمایا تھا تو واضح طور پر وہ حکم قرآن مجید کی کون سی سورت کی کون سی آیت میں ہے؟ اگر ایسا کرنے کا انہیں اللہ کے محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا تو واضح طور پر بتایا جائے کہ حدیث کی کون سی کتاب کے اندر وہ حکم موجود ہے؟ یتینا ایسا

فِي نَعْلٍ قَلِيلَةٍ لِيُخَفِّفَهَا أَوْ لِيُتَعَلَّمَهَا جَنِينًا ۖ
بَابُ الْقَبْرِ قَبَالَا كَرِي فِي نَعْلٍ وَمَنْ تَرَى
قَبَالَ كَرِي أَوْ أَسْبَغًا ۖ

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ
عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَعْلَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قَبَالَا كَرِي ۖ

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا
عُثَيْبُ بْنُ جَرْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْنُ أَبِي مَالٍ
يُنْعَلِينَ لَهَا قَبَالَا كَرِي فَقَالَ ثَابِتُ الْبَلْخَى فِي هَذَا
نَعْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

بَابُ الْقَبْرِ الْقَبْرِ الْحَمْرَاءِ مِنْ أَدَمٍ ۖ

۸۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا
عَمْرُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَزْوَ بْنِ أَبِي جَحْفَةَ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قَبَتِهِ
مَنْ أَدَمٍ ۖ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ وَصَفِيَّةُ الْمُسَوِّمِيَّةُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَنْتَابِرُونَ أَوْلَى الْوَضْوَةِ
فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا يَمْسَحُ بِهِ وَمَنْ كَرِهَ يَصِيبُ
مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلٍ يَكِي مَا حَبِي ۖ

نور کی غیرات لینے دھڑکتے ہیں مہر و ماہ !
اشق ہے کس شان سے مگر دوسری واہ واہ !

یہی تردید نکلتی ہے جس کو سمجھ نہ سکنے کے باعث شیطان مارا گیا اور اتنا بڑا مایہ و زہاد ہونے کے باوجود راندہ و گدگاہ ہو کر رہ گیا۔ اگلے میں منت کا طوق پڑ گیا۔ — بات یہ ہے کہ ساری عبادتیں، جلد بیاضتیں، تمام بھاگ دوڑ تنظیم رسالت کے باعث ہی شرف قبولیت حاصل کرتی ہیں۔ یہ ہے تو سب کچھ ہے اور خدا نخواستہ اگر یہ نہیں تو پتے کچھ بھی نہیں۔ — شیطان کے پٹے کیا کچھ نہ تھا اگر کچھ نہیں تھا تو تنظیم نبی کی دولت نہیں تھی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ بالآخر کچھ بھی پٹے نہ رہا اور اگلے میں منت کا طوق پڑا۔ راندہ و گدگاہ بنا۔ —
 فرعونی جادو گروں کے پاس کچھ بھی نہ تھا۔ ایان کی دولت سے بھی محروم تھے لیکن کنز کی حالت میں ہوتے ہوئے اللہ کے نبی حضرت اکرم اللہ علیہ السلام کا ادب کیا۔ معززے ہی عمر سے میں کیا کچھ نہ پایا۔ بھئی کا ادب کرنے کی برکت سے ایان مل گیا۔ — شہادت کی دولت مل گئی۔
 — منصب صحابیت مل گیا۔ — مقام بہت سے نیچے کون سا مقام اور شرف تھا جو انہوں نے نبی کا ادب کرنے کے باعث پایا۔ — ایس نے نبی کی تنظیم نہ کر کے سب کچھ گنوا دیا۔ انہوں نے خالی ہاتھ ہوتے ہوئے نبی کا ادب کیا تو بہت کچھ پایا، وہم و گمان سے نہ زیادہ پایا، سبحان اللہ!

ثابت ہوا کہ عبدہ قرائض ذریعہ ہیں !
اصل الاصول بندگی اس تاجدار کے !

نمبر ۱۱ نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کو بلا بھیجا اور انہیں ایک تختے میں ایک جگہ جمع کیا۔

چٹائی و غیرہ میرے سامنے

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملت کے وقت پٹائی کا حجرو بنالیا کرتے اور اس میں غانہ پڑھتے اور دن کے وقت اُسے اکٹھا کر لیتے اور اس پر جلوس افروز کیا کرتے۔ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس جمع ہو کر آپ کے ساتھ غانہ پڑھنے

٨٠٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
الذَّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ الْيَتِيُّ
حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَرَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُرْسِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى الْأَنْصَارِ وَجَمْعِهِمْ فِي بَيْتِهِ مِنْ آدَمَ +

٨٠٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْتَرُ حَضِينَ أَيْ الْبَيْلَ
فَيُصَلِّي وَيَسْطِطُ بِالْأُفْهَارِ فَيَجْلِسُ عَلَيْهِ فَيَجْعَلُ

لگے یہاں تک کہ ان کی تعداد کافی بڑھ گئی تو ان کی جانب متوجہ ہو کر آپ نے فرمایا: - وہ اعمال اختیار کرو جن کے کرنے کی تمہارے اندر طاقت ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا جب تک تم اکتانہ جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پیارے اعمال وہ ہیں جن پر پیشگی کی جائے اگرچہ وہ تھوڑے ہوں۔

سونے کے بٹن

لیث، ابن ابی ملیکہ نے حضرت مسد بن غنمہ سے روایت کی ہے کہ اُنکے والد غنمہ نے اُن سے فرمایا: - اے بیٹے! مجھے معلوم ہوا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس کچھ قبائیں آتی ہیں جنہیں وہ تقسیم فرما رہے ہیں، لہذا تم میرے ساتھ چلو۔ پس ہم حاضر خدمت ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُن کے کاشانہ اقدس پر پایا۔ انہوں نے فرمایا کہ اُسے بیٹے! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میرے پاس بلانے آؤ میں نے اسے گستاخی شمار کیا اور عرض گزار ہوا کہ کیا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کے پاس بلانے لائوں؟ فرمایا کہ بیٹے! وہ ظالم حکمرانوں جیسے نہیں ہیں۔ پس میں نے آپ کو بلا دیا اور آپ باہر تشریف لے آئے اور آپ کے جسم اطہر پر دیباچ کی ایک قبائی جس میں سونے کے بٹن تھے بھر فرمایا کہ غنمہ! یہ میں نے تمہارے لیے کیا کر رکھی ہے پس وہی قبائیں مرحمت فرمادی۔

سونے کی انگوٹھیاں

معاویہ بن جندب بن مقرن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت برائین عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں سے منع فرمایا: - سونے کی انگوٹھی یا سونے کا پھل، ریشم، استبرق، دیباچ، سرخ گدڑوں، قستی اور چاندی کے برتنوں سے منع فرمایا ہے اور سات باتوں کا میں حکم دیا ہے۔ یعنی بیمار کی مزاج پرسی کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، پھٹکے والے کو جواب دینا، سلام کا جواب دینا، دعوت کو قبول کرنا، قسم کو پوری کرنا اور مظلوم کی مدد کرنا۔

بشر بن ہیک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم

النَّاسُ يَتَوَبُّونَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ حَتَّى كَثُرُوا فَأَقْبَلَ فَعَالَ يَأْتِيهَا النَّاسُ حُدُودًا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا كُفِّتُهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ وَأَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ مَا دَامَ قَلْبُ قَلْبٍ.

بَابُ ۸۰۷ الْمَذَرِّ بِالذَّهَبِ وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ الْمُسَوِّبِ بْنِ خَدْرَةَ أَنَّ أَبَاهُ خَدْرَةَ قَالَ لَنِيَا بَنِي إِثْنَةَ بَلْعَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتْ عَلَيْهِ أَقْبِيَّةٌ فَرَفَعَتْ يَدَيْهَا فَادَّهَبَ بِنَا إِلَيْهِ فَذَاهَبْنَا فَوَجَدَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ يَا بَنِي إِثْنَةَ اذْهَبِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْظَمْتَ ذَلِكَ فَقُلْتُ ادْعُوكَ تَرَأْسُوكَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَنِي إِثْنَةَ لَيْسَ بِجَبَّارٍ قَدْ عَوْتُهُ فَخَدَجَ وَعَلَيْهِ قَبَائِرُ مِنْ دِيْبَاجٍ مَزْزِي بِالذَّهَبِ فَقَالَ يَا خَدْرَةَ هَذَا الْخَبَانَةُ لَكَ فَأَعْطَاهُ آيَةً.

بَابُ ۸۰۸ كَوَاتِيهِمُ الذَّهَبِ

۸۰۸ - حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ بْنَ مَقْرِنٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبْعٍ تَمَلِي عَنْ خَائِمِ الذَّهَبِ أَوْ قَالَ حَلَقَةِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْحَمِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالْذِّيْبَاجِ وَالْمِبْبَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَالْقِسِيَّ وَالْبَيْتَةَ الْفِضَّةَ وَأَمَرَنَا بِسَبْعٍ: بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْيِيتِ الْعَالِسِ وَرَأْيِ الْمَلَائِكَةِ وَاجَابَةِ الدَّاعِي وَابْتِغَاءِ الْمَقْسِيْمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ.

۸۰۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَيْسَ عَنْ بَشِيرِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا ہے۔ عمرو، شعبہ، قتادہ نصر نے بظہر بن نمیر کے اسی طرح روایات کی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی پہنی اور اس کا ٹکینہ پتیلی کی جانب رکھا تو لوگوں نے بھی پہنی شروع کر دیں، لہذا آپ نے وہ پھینک دی اور چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی۔

چاندی کی انگوٹھیاں

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے یا چاندی کی انگوٹھی پہنی اور اس کا ٹکینہ پتیلی کی جانب رکھا اور اس کے اندر نقشہ منوال اللہ نقش کروایا پس لوگوں نے بھی اسی طرح کی پہن لیں۔ جب آپ نے انہیں پہنے ہوئے دیکھا تو اپنی انگوٹھی پھینک دی اور فرمایا کہ میں اب اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی تو لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں پہن لیں۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد وہ انگوٹھی حضرت ابوبکر نے پہنی، پھر حضرت عمر نے اور پھر حضرت عثمان نے، یہاں تک کہ حضرت عثمان سے وہ اریس کنویں کے اندر گر گئی۔

سونے اور چاندی کی انگوٹھی پھینکنا

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہنی لیکن پھر پھینک دی اور فرمایا کہ اسے میں اب کبھی نہیں پہنوں گا۔ تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے صرف ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک میں چاندی کی ایک انگوٹھی

تھیں کہیں عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نہی عن خاتم الذهب وقال عمرو واخذنا شعبۃ عن قتادۃ سمع النضر ميم کثیرا ففعلہ۔

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هُبَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّةً مَائِيَّةً كَقَدْحٍ فَاتَّخَذَهُ النَّاسُ قَدَحِي بِهِ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ دَرِيٍّ أَوْ فِطَّةٍ بِأَمْرِ خَاتِمِ الْفِطَّةِ۔

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُونِي حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِطَّةً وَجَعَلَ فَصَّةً مَائِيَّةً كَقَدْحٍ فِيهِ كَحَدِّ رَسُولِ اللَّهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ مِثْلَهُ فَلَمَّا رَأَوْهُ كَذَلِكَ اتَّخَذُوا هَارِجِي بِهِ وَقَالَ لَا الْبَسَ أَبَدًا ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِطَّةٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الْفِطَّةِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَكَيْسَ الْحَاتَمِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُثْمَانُ عَنِّي وَقَمٌ مِنْ عُثْمَانَ فِي يَدَيْهِ رِيْسٌ۔

باب

۸۱۲۔ نَحْنُ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْسُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبْدُهُ فَقَالَ لَا الْبَسَ أَبَدًا فَتَبَدَّدَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ۔

۸۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيَرٍ حَدَّثَنَا الْكِثْبُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَرَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

دیکھی تو لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی پھینک دی تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔ اسی طرح ابوہریرہؓ بھی سعد اور زیادہ اور قعب نے زہری سے روایت کی ہے اور ابن مسافر نے زہری سے روایت کی ہے کہ میں نے چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔

انگوٹھی کا ننگینہ

حمید کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک روز حضورؐ نے نمازِ عشاء میں اسی رات تک دیر کر دی پھر آپؐ ہمارے پاس تشریف فرما ہوئے اور گویا میں آپؐ کی انگوٹھی مبارک کی چمک کو اب بھی دیکھ رہا ہوں فرمایا کہ لوگ تو نماز پڑھ کر سو بھی گئے لیکن جب تک تم انتظار میں رہو گے اس وقت تک تم نماز میں ہو۔

نوٹ: یہ مشن اسی جلد کی حدیث ۸۱۴ اور ۸۲۰ کے اندر بھی موجود ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگوٹھیں کی چمک کر اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ سبحان اللہ! کیا ایمان آفرین تصور ہے کہ ترجمہ محبوب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کی ہوئی ہے۔ یعنی بروج یعنی تفسیر شیخ کی اصل اور ضرورت بھی قریہ ہے یعنی: ان کو من ان کی لگن، ان کی تمنا، ان کی یاد

مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگوٹھی مبارک چاندی کی تھی اور اس میں ننگینہ بھی تھا، یعنی، الزب، حمید، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

لوہے کی انگوٹھی

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غور بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی: میں اسلئے حاضر ہوئی ہوں کہ اپنا نفس آپؐ کو بہرہ کر دوں پس وہ کافی دیر کھڑی رہی اور آپؐ نے اُسے ایک نعرہ دیکھ کر مبارک فرمایا کہ جب اُسے کافی دیر ہو گئی تو ایک آنی عرض گزار ہوا مگر اسے اپنی وجہ میں لینے کی آپؐ کو حاجت نہیں تو اس کا نکاح میرا کر دیکھئے۔ فرمایا کہ کیا تمہارے پاس ہر دینے کیلئے کچھ ہے؟ عرض کیا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَانِ وَرَقِي يَوْمًا قَاحِدًا ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اصْطَفَوْا الْخَوَاتِمَ مِنْ قَرَقِي وَلَيْسَتْ بِهَا فَطَرَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ تَابَهُمُ ابْنُ أَبِي حَزِيمٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ وَشُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ ابْنُ مَسْرُوقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَرَى خَاتَمَانِ وَرَقِي:

باب فی الخاتم

۸۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ذَرٍّ عَنْ زُرَّارِ بْنِ أَبِي حَبْدَةَ قَالَ قَالَ سَيْلٌ أَسَى هَلْ أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ أَخَذَ لَيْلَةً صَلَاةً الْوُضُوءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَكَانِي أَنْظُرَ

۸۱۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَاتٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمَهُ مِنْ فِضَّةٍ وَكَانَ فَضَّةً مِنْهُ. وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ أَسَافٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب خاتم الخليل

۸۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَزِيمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْمًا يَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: جِئْتُ أَهَبَ نَفْسِي فَقَامَتْ هُوِيلًا فَظَنَدَ وَصَرَبَ فَلَمَّا طَالَ مَقَامُهَا فَقَالَ رَجُلٌ: رَوْحِنِيهَا إِنْ كُوتُنَ لَكَ بِمَا حَاجَتُ قَالَ عِنْدَهُ مَنِيٌّ

ہوا کہ کچھ نہیں فرمایا کہ جا کر دیکھو پس وہ گیا اور جب لوٹا تو عرض کی کہ خدا کی قسم مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی۔ فرمایا کہ پھر جا کر تلاش کرو خواہ کسے کی انگوٹھی ہی ملے۔ وہ گیا اور جب واپس آیا تو عرض کی کہ خدا کی قسم مجھے کچھ نہیں ملا۔ اس نے اسے اس کے ہاتھ پر رکھی اور اس پر کوئی چاند نہ تھی چنانچہ اس نے عرض کی کہ میں اپنی انڈر اسے ہر میں دے دوں گا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ قرار اگر اُسے استعمال کرو گے تو یہ تمہارے اوپر نہیں رہے گی اور اگر تم اسے استعمال کرو گے تو اس عورت کے اوپر نہ ہوگی چنانچہ وہ آدمی ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے دیکھا کہ پیشہ پیر کر رہا ہے۔ پس اُسے بلوا کر فرمایا۔ ہمیں قرآن کریم کتنا یاد ہے عرض کی کہ فلاں فلاں موتیں اوروہ شمار کریں۔ فرمایا کہ جتنا تمہیں قرآن مجید آتا ہے اسکی وجہ سے میں نے تمہیں اس کا مالک بنادیا ہے۔

انگوٹھی کے نقوش

قادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ انگوٹھوں کی ایک جماعت یا لوگوں کے لئے خط لکھا جائے تو عرض کی گئی کہ وہ لوگ خط کو اس وقت تک قبول نہیں کرتے جب تک اس پر ہر نہ لگی ہوئی ہو۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک ہیر تیار کروائی اور اس پر محمد رسول اللہ نقش کروایا۔ گویا میں اس انگوٹھی کی چمک دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشت مبارک یا تحصیل میں دیکھ رہا ہوں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی تیار کروائی جو آپ کے دست مبارک میں رہی اور آپ کے بعد حضرت ابو بکر کے ہاتھ میں، پھر حضرت عمر کے ہاتھ میں۔ پھر ان کے بعد حضرت عثمان کے ہاتھ میں۔ یہاں تک کہ اس کے بعد وہ اریس کنویں میں گر گئی اس پر محمد رسول اللہ نقش تھا۔

چھنگلی انگلی میں انگوٹھی پہننا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے میں

تصدیق فرما؟ قال: لا. قال: انظروا فذهبتم رجلاً فقالوا والله ان وجدنا شيئاً قال: اذهب فالتفتوا وكونوا من عديدي فذهبتم رجلاً قال: لا والله ولا خاتماً من عديدي وعليه ان ازارقاً عيبه رحاً فقال: اصدقها ان اراي. فقال النبي صلى الله عليه وسلم: ان ازارقاً ان ليسته لو يكن عليك منه شيء وان ليسته لو يكن عليك منه شيء فكنتمى الترحل فجلس فله النبي صلى الله عليه وسلم مولياً فامر به فدعى فقال: ما معك من القلائد؟ قال: سورة كذا وكذا وسورة كذا فقال: قدما مكنكها بما معك من القلائد.

باب نقوش الخاتم

۸۱۷. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى رَهْطٍ أَوْ تَابِ مِنْ الْأَعَابِمِ فَبَقِيَ لَهُ: إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَأَتَى خَدَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقَشَهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَكَانَ فِي يَوْصِبٍ أَوْ يَبِصِصِ الْخَاتَمِ فِي إصْبَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ فِي كَفِّهِ.

۸۱۸. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَأَتَّخِذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ وَكَانَ فِي يَدِهِ كَتَمًا كَانَ بَعْدَ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ بَعْدَ فِي يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ بَعْدَ فِي يَدِ عُثْمَانَ حَتَّى وَقَعَ بَعْدَ فِي يَدِ أَرَيْسٍ نَقَشَهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ.

باب الخاتم في الخنصر

۸۱۹. حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی تیار کروائی اور فرمایا ہم نے انگوٹھی تیار کروائی ہے اور اس کے اندر نقش بھی کندہ کروایا ہے لہذا کوئی دوسرا شخص نقش کندہ نہ کروائے حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں آپ کی چھٹلی میں اس کی

چمک دیکھ رہا ہوں۔
مہر لگانے کے لئے انگوٹھی کا استعمال

یا اہل کتاب وغیرہ کے لئے مہر کردہ خط بھیجنے کے لئے
قادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ قیصر روم کے لئے خط لکھا جائے تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ وہ آپ کے خط کو نہیں پڑھیں گے جب تک اس پر میری موبی نہ ہوگی چنانچہ آپ نے چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی اور اس پر نقش حضرت رسول اللہ ﷺ نقش کروایا گیا میں اس کی چمک کو آپ کے دست مبارک میں دیکھ رہا ہوں۔

جو ہتھیلی کی جانب انگوٹھی کا ٹیگنہ رکھے

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی تیار کروائی اور جب اسے پہنتے تو ٹیگنہ ہتھیلی کی جانب رکھتے چنانچہ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں تیار کروائیں پس آپ منبر پر جلوہ فرمایا سونے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ میں نے یہ دعائی تھی لیکن آپ میں اسے کہہ نہیں سنبھیں پس چنانچہ آپ نے وہ پھینک دی اور لوگوں نے بھی پھینک دیں جو یہ کہہ رہے تھے کہ نافع نے یہ دعائی فرمایا کہ دایں ہاتھ میں تھی۔

حضور نے فرمایا کہ کوئی اپنی انگوٹھی مت نقش نہ کروائے

عبدالعزیز بن حبیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی اور اس پر نقش حضرت رسول اللہ ﷺ نقش کروایا اور فرمایا کہ میں

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ: إِنَّا لَنَتَّخِذُ خَاتَمًا وَنَقُشُ فِيهِ نَفْسًا فَلَا يَنْقُشُ عَلَيْهِ أَحَدٌ، قَالَ: فَإِنِ لَأَرَى بِرَيْقِهِ فِي خَنْصَرِهِ.

بَابُ إِتْخَاذِ الْخَاتَمِ لِيُخَاتَمَ بِهِ الشَّيْءُ أَوْ لِيُكْتَبَ بِهِ إِلَى أَهْلِ الْكِتَابِ وَغَيْرِهِمْ - ۸۲۰ - حَدَّثَنَا أَبُو إِدْرِيسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قِيلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لَنْ يَقْرَأُوا كِتَابَكَ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَخْتُومًا، فَأَتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِطْرَةٍ وَنَقَشَهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَكَأَنَّمَا أَنْظَرُوا إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ.

بَابُ مَا مِنْ جَعَلَ قَصَبُ الْخَاتَمِ فِي بَطْنِ كَفِّهِ :

۸۲۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ قَصَبَهُ فِي بَطْنِ كَفِّهِ إِذَا لَبَسَهُ، فَأَصْطَنَعَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ فَدَرَقُوا النَّبَرَ فِي حِمَاةِ اللَّهِ وَآثَرُوا عَلَيْهِ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَصْطَنَعُهُ وَإِنِّي لَا أَلْبَسُهُ فَتَبَدَّدَ فَتَبَدَّدَ النَّاسُ. قَالَ جُوَيْرِيَةُ: وَلَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَالَ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى :

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَنْقُشُ عَلَى نَفْسٍ خَاتَمِهِ :

۸۲۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَسَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِطْرَةٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ

چاندی کی انگوٹھی بنوائی ہے اور حضرت رسول اللہ ﷺ نقش کر دیا ہے لہذا کوئی یہ نقش کندہ نہ کروائے۔

کیا انگوٹھی پر تین سطروں میں نقش کندہ کروائے۔

ثامہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر جب مسند خلافت پر بیٹھے تو میرے لیے خط لکھا اور انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں تھا یعنی ایک سطر میں **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** دوسری سطر میں **رَسُولُ اللَّهِ** اور تیسری سطر میں **اللَّهُ**۔ دوسری روایت میں تمام کلمات ہیں۔ حضرت انس نے فرمایا کہ انگوٹھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک میں تھی اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر کے ہاتھ میں اور حضرت ابوبکر کے بعد حضرت عمر کے ہاتھ میں جب حضرت عثمان ایسے کوئی نہیں پر بیٹھے تو راوی کا بیان ہے کہ وہ انگوٹھی کو نکال کر اس کے ساتھ دلہلا نے لگے تو وہ گری ہوئی۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عثمان کے ساتھ ہم عین روز تک اسے تلاش کرتے رہے اور کوئی نہیں کاسد پانی تک نکال دیا لیکن ہم اسے نہ پاسکے۔

عورتوں کے لیے انگوٹھی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سننے کی انگوٹھیاں پہن رکھی تھیں

فلکس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں عید کی نماز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوا تو آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی۔ ابن عباس نے خبر کیا سے اٹھا اور زیادہ کیا ہے کہ پھر عید میں آئیں تو وہ چپے اور انگوٹھیاں حضرت بلال کے پکڑے میں ڈالتے لگیں۔

عورتوں کے ہار اور کڑے

یعنی دسک کی خوشبو کے ہار پہننا

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کے روز باہر نکلے تو آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں اور ان کے پہلے یا بعد میں کوئی نماز نہ پڑھی۔ پھر عید میں حاضر ہوئیں تو آپ

إِنِّي أَخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ قَدِيرِي وَنَقَشْتُ فِيهِ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ فَلَا يَنْقُشَنَّ أَحَدًا عَلَيَّ نَقْشَهُ ۖ

يَا أَيُّهَا هَلْ يُجْعَلُ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةً أَسْطُرًا ۖ

۸۲۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ثَمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَكَّ أَنْ يَنْقُشَ الْخَاتَمَ ثَلَاثَةً أَسْطُرًا مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ سَطْرًا وَاللَّهُ سَطْرًا وَنَلَدَنِي أَحْمَدُ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ثَمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ وَفِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَهُ وَفِي يَدِ عُمَرَ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ فَكُنَّا كَأَنَّا نَحْمِلُ عَلَى بَيْرِ أَرْنَبٍ قَالَ فَخَاضَهُ الْخَاتَمُ فَجَعَلَ يَنْقُشُ بِهِ فَسَقَطَ قَالَ فَاخْتَلَفْنَا ثَلَاثَةً أَيَّامٍ مَعَ عُمَانَ فَتَنَزَّحَ إِلَيْنَا فَكُنَّا نَحْمِلُهُ ۖ

يَا أَيُّهَا الْخَاتَمُ لِلنِّسَاءِ، وَكَانَ عَلَى عَائِشَةَ حَوَاطِيهُمُ ذَهَبٌ ۖ

۸۲۴ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جَدْرِ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ عُبَايَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَزَادَ ابْنُ ذَهَبٍ عَنِ ابْنِ جَدْرِ فَإِنَّ النِّسَاءَ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الْفَقْرَ وَالْمَقْدَارَ فِي تَوْبِ بِلَالٍ ۖ

يَا أَيُّهَا الْفَلَاحُ وَالْشَّحَابُ لِلنِّسَاءِ يَعْنِي قِلَادَةً مِنْ طِلْزَبٍ وَمُسَدٍّ ۖ

۸۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَدُوَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ قَابِطٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدِهِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَصَلَ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ثُمَّ

نے انہیں صدقہ خیرات کا حکم فرمایا تو عورتوں نے اپنے کٹے اور
بایاں تک خیرات کبریٰ۔

یا مستعار لنا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ یا رگم ہو گیا جو حضرت اسحاق کا تھا تو نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی تلاش میں کئی آدمی بھیجے چنانچہ ناز
کا وقت ہو گیا اور لوگ باوجود نہ تھے۔ لیکن انہیں اپنی نہ ملا تو انہوں نے
بغیر وضو کے نمازیں پڑھیں۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے اس امر کا تذکرہ کیا، پس اللہ
نے ہم پر کمال آیت نازل فرمادی۔ ابن کثیر، مشام، عروہ
عائشہ صدیقہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے وہ بار حضرت اسحاق
سے مستعار لیا تھا۔

بایاں

ابن عباس کا بیان ہے کہ حضور نے عورتوں کو خیرات کرنے کا حکم دیا تو میں
نے دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں اور اپنے ہاتھوں کی طرف بڑھا رہی ہیں
سعد بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے عید کے روز دو رکعتیں پڑھائیں نہ ان سے پہلے کہ وہ نماز پڑھیں
اور نہ اس کے بعد میں پھر عورتیں حاضر ہوئیں اور حضرت جل جلالہ
کے ساتھ تھے چنانچہ آپ نے انہیں خیرات کرنے کا حکم فرمایا تو عورتیں
اپنی بایاں تک بچھاؤ کر رہی تھیں۔

بچوں کے ہار

نافع بن جریر کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے فرمایا: میں طبرہ منقذہ کے بازاروں میں سے ایک
بازار کے اندر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے ساتھ تھا جب آپ واپس لوٹے تو میں میں واپس لوٹا۔
آپ نے فرمایا کہ تمنا کیا ہے؟ میں مرتبہ فرمایا کہ حسن
بن علی کو بھڑو۔ چنانچہ حسن بن علی کھڑے ہوئے اور چل پڑے
اور ان کی گردن میں سحاب (ایک قسم کا بار) تھا۔

آقِ النَّسَاءِ فَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ
بَصَدَّقَتْنِي بِحَدِّهِمَا وَسَجَّاهَا

بایاں استعارة القلائد

۸۲۶۔ حَدَّثَنَا اسحاق بن ابراہیم حَدَّثَنَا
عبد اللہ حَدَّثَنَا هشام بن عمار عَنْ اُمِّهِ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هَلَكْتُ قَلَادَةً
لِلْأَسْمَاءِ قَبَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ظِلِّهَا
رَجَا لَا أَحْضَرْتُ الصَّلَاةَ وَلَيْسُوا عَلَيَّ وَضَعُوا لِي
فِيكُمْ مَا مَأَوْفَعُوا وَهُمْ عَلَى فَيْدٍ وَهُمْ فَدَا كَرَفَا
ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
آيَةَ التَّائِبِينَ زَادَ ابْنُ نَسِيرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ

بایاں القُرْطُ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
أَمَرَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ
فَدَايَهُنَّ يَهُودِيْنَ إِلَى أَذَانِهِنَّ وَحُلُوْقِهِنَّ۔

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا حجاج بن منهال حَدَّثَنَا
شعبة قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْيُذُرِ رَكْعَتَيْنِ تَوَضَّعَ قَبْلَهُمَا
وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ آقِ النَّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَاَمَرَهُنَّ
بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي قُرْلَهَا۔

بایاں السحاب للصبيان

۸۲۸۔ حَدَّثَنَا اسحاق بن ابراہیم حَدَّثَنَا
الْحَفْظِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا وَثْقَامُ بْنُ
عُرْعَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدٍ عَنْ نَافِعٍ بْنِ جَبْرِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْقِفٍ مِنْ أَسْوَاقِ
الْمَدِينَةِ فَاُتِيتُكَ فَأَعَدَدْتُ لِقَاكَ آيْنَ
لَكُمْ؟ ثَلَاثًا أَدْعُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ: فَعَتَامُ

کرمی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب سے
مبارک پھل کا: سدا کیا کہ ایسے۔ امام حسن نے بھی ہاتھ
پھیلا کر کہا کہ ایسے چنانچہ آپ نے انہیں سینے سے لگا کر کہا:۔
اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی اس سے محبت فرما اور
اور اس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے
ہیں کہ اس وقت سے کوئی اور مجھے حسن بن علی سے زیادہ پیارا نہیں جب
سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے متعلق یہ فرمایا۔

الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَمْشِي فِي عُنُقِهِ السَّخَابُ،
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ هَكَذَا
فَقَالَ الْحَسَنُ بِيَدِهِ هَكَذَا، فَالتَزَمَهُ فَقَالَ:
اللَّهُ حَرَّافِي أَحَبُّهُ فَأَحِبُّهُ وَأَحِبُّ مَنْ يُحِبُّهُ
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَمَا كَانَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الْحَسَنِ
يَوْمَ يَمِينٍ مَعَهُ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا قَالَ +

ت: امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بڑی شان ہے کہ مجرب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ ان سے فایت درجہ محبت
تھی جیسا کہ اس حدیث سے واضح ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ کہنا کہ اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی
اس سے محبت فرما اور اس سے بھی محبت کر جو اس سے محبت کرے۔ اس سے یہ بھی واضح ہو رہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہوں میں امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام کیا تھا۔

عورتوں کی مشابہت کرنے والے مرد اور مردوں
کی مشابہت کرنے والی عورتیں

بَابُ الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالنِّسَاءِ وَ
الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ.
۸۲۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَقَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
رَاحِمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ، لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ
بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ.
تَابِعَهُ عَنْ رُوَا أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ +

مکرمہ کا بیان کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان
مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی وضع قطع اختیار
کریں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کی وضع قطع
اپنائیں۔ مرد و بن مردوں نے بھی اسی طرح مذہبیت کی ہے اور
بہن شعبہ نے خبر دی ہے۔

بَابُ إِخْرَاجِ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ
مِنَ الْبَيْتِ +

عورتوں کی مشابہت کرنے والے کو گھر
سے نکال دینا

۸۳۰. حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ قُضَّالَةَ حَدَّثَنَا
هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ
الرِّجَالِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخَذَ جَوْهَرُ
مِنْ بَيْتِهِمْ قَالَ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَانَا وَأَخَذَ عَمْرُؤَنَا +

مکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
زنائی وضع قطع اختیار کرنے والے مردوں اور مردانہ وضع قطع اختیار
کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ ایسے افراد اپنے گھروں
سے نکال دیا کرو راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے غلام کو اور حضرت عمر نے غلام کو نکال دیا تھا۔

۸۳۱. حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ عَمْرٍو أَخْبَرَهُ

زیب بنت البراء کا بیان ہے کہ انہیں ان کی والدہ ماجدہ
حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

تلائے علیہ وسلم سیدے پاس موجود تھے اور گھر میں ایک مٹھ بھی تھا جس نے حضرت ام سلمہ کے بھائی حضرت عبداللہ سے کہا: اے عبداللہ اگر کل تم نے طائف کو فتح کر لیا تو میں تمہیں دھیر غیلان دکھاؤں گا جو آہ ہے تو چار بل پڑتے اور جاتی ہے تو آٹھ۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے افراد کو اپنے پاس اندر نہ آنے دیا کرو۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ ثقیل پازربیع سے۔ پیٹ کی چار سلوٹیں مراد ہیں لیکن وہ ان کے ساتھ آئی ہے اور تندرست ہیں۔ ان سلوٹوں کے کنارے مراد میں جو دونوں پہلوؤں کو گھیرے ہوئے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ مل جاتی ہیں۔ اسی لئے ثمان کہا اور ثمانیہ نہیں کہا اور اطراف کا واحد مذکر ہے اسی لیے ثمانیہ اطراف نہیں کہتے۔

موچھیں کتروانا

حضرت عمر اپنی موچھیں اتنی کترواتے کہ جلد نظر آنے لگی تھی نیز ورمی اور موچھوں کے درمیانی بال کترواتے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: موچھوں کا کتروانا فطرت میں داخل ہے۔

سید بن السیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ فطرت پانچ چیزیں ہیں یا پانچ چیزیں فطرت کے تقاضوں سے ہیں۔ یعنی نقتہ کر وانا، موٹے زیر ناف صاف کرنا، بھل کے بال اکھاڑنا، ناخن تراشنا اور موچھیں پست کرنا۔

ناخن کٹوانا

تابع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فطرت کے کاموں میں سے موٹے زیر ناف کا صاف کرنا، ناخن کاٹنا اور موچھوں کا پست

أَنَّ رَيْبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا فِي الْبَيْتِ مَخْلُكٌ فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ أَخِي أَقْبِرْ سَلَمَةَ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنَّ نَفْسَ لَكُمْ عِنْدَ الظَّلَافِ فَإِنِ أَذْكَتْ عَلَى يَدَيْ غِيلَانَ كَأَنَّمَا تَقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُتَابِعُ بِثَمَانٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ هُوَ كَأَنَّمَا عَلَيْكَ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ تَقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُتَابِعُ بِثَمَانٍ أَرْبَعٌ عَلَيْكَ بِطَنِيهَا فَمَا تَقْبِلُ بِهِنَّ، وَقَوْلُهُ وَتُتَابِعُ بِثَمَانٍ يَعْنِي أَطْرَافَ هَذِهِ الْعُكُنِ الْأَرْبَعِ لِأَنَّهُمَا مُحِيطَتَانِ بِالْجَنْبَيْنِ حَتَّى يَحِقَّتْ فَإِنَّمَا قَالَ بِثَمَانٍ وَلَوْ يَقْبَلُ بِثَمَانِيَةٍ وَوَاحِدَةٍ الْأَطْرَافِ وَهُوَ ذَكَرَ لِأَنَّهُ لَوْ يَقْبَلُ ثَمَانِيَةَ أَطْرَافٍ؛

بَابُ فَصْلِ الشَّارِبِ وَكَانَ عُمَرُ يُعْنِي شَارِبَهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى بَيَاضِ الْجَدْوِ وَيَأْخُذُ هَذَيْنِ يَعْنِي بَيْنَ الشَّارِبِ وَالْجَيْتِ؛ ۸۳۲ - حَدَّثَنَا الْمُكْتَبِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَصَابَنَا عَنِ الْمُكْتَبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ؛

۸۳۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَانَ عَنْ سَفْيَانَ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَيْتُهُ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ وَخَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْيَخْتَانُ وَالْإِسْتِحْدَادُ وَتَقْلُفُ الْأَبْطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ؛

بابُ تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ؛

۸۳۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنَ الْفِطْرَةِ حَقُّ الْعَانَةِ

کرنا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پیدائشی پانچ باتیں ہیں ختمہ کروانا، مونے زیر ناف کی صفائی کرنا، مونچھیں کٹوانا، ناخن تراشنا اور نفل کے بال اکھاڑنا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مشرکین کی مخالفت کرو اور دائیں بڑھاؤ مونچھیں کٹاؤ اور حضرت ابن عمر جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی دائیں کوٹھن میں پکڑتے اور چپنی نہراہ ہوتی اُسے کٹوا دیتے۔

دائیں بڑھانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مونچھیں پست کرو اور دائیں بڑھاؤ (زیرہ محبت رسول کا تقاضا بھی ہے)۔

بڑھاپے کے بارے میں

محمد بن یسیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خضاب لگایا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آپ بڑھاپے کے نزدیک بہت کم لگتے تھے

شابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خضاب کے بارے میں پوچھا کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ خضاب کی عمر کو پہنچے ہی نہیں تھے اگر میں چاہتا تو آپ کی دائیں مبارک کے سفید بالوں کو لکھ سکتا تھا۔

اسرائیل کا بیان ہے کہ حضرت عثمان بن عبد اللہ بن مویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے گھروالوں نے مجھے ایک پیالے میں پانی دے

وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَقَصِّ الشَّارِبِ ۖ ۸۳۵ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ سَيْفِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْفَطْرَةُ خَمْسٌ: الْيَخْتَانُ وَالْإِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَنَتْفُ الْأَنْبِاطِ ۖ

۸۳۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْمَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ وَفِرُوا اللَّيْثِي وَأَخْفُوا الشَّارِبَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَجَّ أَوْ اعْتَمَرَ كَبَضَ عَلَى لِحْيَتَيْهِ فَمَا فَضَلَ أَخَذَهُ ۖ

بِأَذْيَابِ إِعْقَادِ اللَّيْثِي

۸۳۷ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمْسِكُوا الشَّارِبَ وَأَعْفُوا اللَّيْثِي ۖ

بِأَذْيَابِ مَا يَذْكُرُ فِي الشَّيْبِ ۖ

۸۳۸ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ أَبِي يُوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْرِينَ قَالَ سَأَلْتُ أَسَا أَلْخَضَبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ سَأَلْتُكَ الشَّيْبَ لَأَقْلَمْتَهُ ۖ

۸۳۹ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَأَلَ أَسَدٌ عَنْ خَضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّهُ لَوْ سَأَلْتُكُمْ مَا يَخْصِبُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعْدَّ سَمَطَاتِهِ فِي لِحْيَتِهِ ۖ

۸۴۰ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ

کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیجا۔ اسرائیل نے اپنی بیوی نکلیاں جد کر کے اس پرانی کی طرح بتائیں جس کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا موئے مبارک ڈالا گیا تھا چنانچہ جب کسی آدمی کو نظر لگ جاتی یا اور کوئی تکلیف برقی تو اس کی طرف ایک برتن میں پانی بھیج دیا جاتا۔ پس میں (عثمان) نے برتن میں جھانک کر دیکھا تو میں نے چند سرخ بال دیکھے۔ سلام کا بیان ہے کہ حضرت عثمان بن عبد اللہ بن مرثد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ ہماری طرف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک خضاب والا موئے مبارک لے کر آئیں۔ لیکن ہم سے ابوالنعمان، نصیر بن ابی العاص نے ابی مرثد سے مدافعت کی کہ حضرت اُمّ سلمہ نے امیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سرخ بال دکھایا تھا۔

خضاب

ابو سلمہ اور سلیمان بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے لہذا تم ان کی مخالفت کیا کرو۔

گھنگریالے بال

ربیع بن ابو عبد الرحمن نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے تھے اور نہ پست قد۔ نہ آپ بہت زیادہ سفید تھے اور نہ بالکل گندمی رنگ والے۔ نہ آپ کے بال قطعی گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے اللہ تعالیٰ نے انہیں چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا تو مکہ مکرمہ میں دس سال اور مدینہ منورہ میں دس سال رکھ کر اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی گویا ستر سال کی عمر میں اور اس وقت آپ کے سر مبارک اور داڑھی شریف میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت برآ بن مالک رضی

اَنْسَلَيْ اَهْلِي اِلَى اُمِّ سَلَمَةَ بِقَدْحٍ مِّنْ مَّاءٍ وَفَضَّ اَسْرَائِيلَ ثَلَاثَ اَصَابِعٍ مِّنْ فَصَّةٍ فِيْهِ شَعْرٌ مِّنْ شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اِذَا اَحْبَابُ الْاِنْسَانِ عَيْنٌ اَوْ قُلُبٌ اَوْ بَعَثَ اِلَيْهَا مُحْطَبَةً فَاطْلَعَتْ فِي الْحُجْلِ نَدَايْتُ شَعْرَاتِ حُمْرًا ۝ ۸۴۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَلَامٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى اُمِّ سَلَمَةَ فَاخْرَجَتْ اِلَيْنَا شَعْرًا مِّنْ شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَضُّوْا - وَقَالَ لَنَا اَبُوْنَعْمٍ وَحَدَّثَنَا الْعُمَيْرُ بْنُ اَبِي الْاَشْعَثِ عَنْ ابْنِ مَوْهَبٍ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ ارْتَدَتْ شَعْرًا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْمَرًا ۝

باب الخضاب

۸۴۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ وَسَلِيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبِغُوْنَ فَنَحْنُ لِقَوْمِهِمْ ۝

باب الجعد

۸۴۳ - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي وَابَرُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَهُ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالْمَطْوِيِّ اِلَّا بِرَأْسِ الْبَاطِنِ وَلَا بِالْقَصْدِ وَلَيْسَ بِالْاَبْيَضِ اِلَّا مَهْمًا وَلَيْسَ بِالْاَدِيمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ اِلَّا قَطِطًا وَلَا بِالسَّبْطِ، بَعَثَ اللّٰهُ عَلَيَّ رَاسَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلَيَّ رَاسَ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ ۝ ۸۴۴ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا

إِسْرَءِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ أَبَا أَرْقَةَ يَقُولُ أَمَا رَأَيْتَ أَحَدًا أَحْسَنَ فِي حَلَّةٍ حُمْرًا أَوْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ مَالِكٍ أَنَّ مُحَمَّدًا لَقِيَ رِبَّ قُرَيْبًا مِنْ مُنَكِّبِهِ . قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُكَ غَيْرَ مَرَّةٍ مَا حَدَّثَ بِهِ قَطْرًا وَلَا ضِعْفًا تَابَعَهُ شُعْبَةُ شَعْبُهُ يُلْكُمُ شُحْبَةَ أَذْيَبِهِ .

۸۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرَأَيْتَ اللَّيْلَةَ عَفَا الْكَفِيمَ قَدِ ابْتَدَأَ بِحُلَّةٍ أَحْسَنَ مَا أَنْتَ رَاهُ مِنْ أَدَمَ الدِّجَالِ لَهُ لَيْعَةٌ كَأَحْسَنَ مَا أَنْتَ رَاهُ مِنَ اللَّيْلِ قَدِ ابْتَدَأَ بِهَا فَرِي تَقَطَّرَ مَا مَرَّتْكَ عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاتِقَ رَجُلَيْنِ يُطَوِّفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا أَفَقِيلَ الْمُسَيِّرُ مِنْ مَرْيَمَ فَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعِدًا قَطَطًا أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَُا عُلْبَةٌ عَاطِيَةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا أَفَقِيلَ الْمُسَيِّرُ الدَّجَالُ .

۸۴۶ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبِيبُ بْنُ حَدَّانَا حَدَّثَنَا هَامُّ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْرِيبُ شَعْرَهُ مِنْ كِبَرِهِ .

۸۴۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَامُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْرِيبُ شَعْرَهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كِبَرِهِ .

۸۴۸ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ شُعْبَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا لَبِيسًا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَا يَجْعَلُ بَيْنَ أَذْيَبِهِ وَعَايِقِهِ .

۸۴۹ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ

اللہ تعالیٰ عذ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے سرخ چٹے میں کسی شخص کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا ۔ میرے بعض دوستوں نے ایم مالک سے روایت کی ہے کہ حضور کے گیسوے مبارک کا بے کندھوں تک چمکتے ایسا آبی کا بیان ہے کہ میں نے کئی مرتبہ انہیں (حضرت امیر) کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا اور اسے ان کہتے ہوئے دیکھ کر نے شعبہ نے اسی طرح بتا کر دئے ہوئے کہا کہ آپ کے گیسو مبارک کانوں کی ایک پینچتے تھے ۔

قائد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آج رات خدا کے کہ پاس مجھے خواب میں ایک آدمی دیکھا ایسا کہ رنگ گندمی تھا اور گندمی رنگ کا کوئی آدمی تم نے متاویس نہیں دیکھا ہوگا اس کے گیسو تھے ادم کے گیسووں والا کوئی شخص اتنا حسین نہیں دیکھا ہوگا اس نے انگلیوں کی بونی اور بالوں سے بالی ٹیگہا تھا ۔ وہ آدمیوں کا سپہ سالار ہوا تھا یا وہ آدمیوں کے کندھوں پر ہوتا تھا کہ بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ بتایا کہ یہ حضرت محمد بن مریم علیہ السلام ہیں پھر میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کے بال بالکل گھنگریلائے تھے وہی انکے سے کا تھا ، گویا وہ انکے کی مانند ابھری ہوئی تھی ۔ پس میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ بتایا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے ۔

قائد نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوے مبارک آپ کے کندھوں تک ہوا کرتے تھے ۔

قائد نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوے اظہر و دشن مبارک تک ہوتے تھے ۔

قائد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوے مبارک کے بارے میں دریافت کی تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوے اظہر و بالکل سیدھے تھے اور نہ ہی طرح گھنگریلائے بلکہ ان کے درمیان میں تھے جو کبھی تاہر گوش ہوتے اور کبھی تاہر دوش ۔

قائد کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھ پر گرفت تھے اور آپ کے لمبے میں نے ایسا اور کوئی نہیں دیکھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لباس مبارک نہ گھسکے یا تھے اور نہ بالکل میوے بلکہ ان کے درمیان میں تھے۔

قادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھ اور دونوں ہاتھ پر گرفت تھے چہرہ انور اتنا حسین تھا کہ آپ جیسا نہ میں نے پہلے کوئی دیکھا اور نہ آپ کے بعد اور آپ کی تسلیاں گشاہ تھیں۔

قادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور ایک آدمی کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم مبارک پر گرفت تھے چہرہ انور اتنا حسین کہ میں نے آپ کے بعد ایسا اور کوئی نہیں دیکھا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دونوں قدم اور تسلیاں پر گرفت تھیں۔ حضرت انس اور حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دونوں تسلیاں اور دونوں قدم مبارک پر گرفت تھے۔ بعد میں ایسا کوئی نہیں دیکھا جو آپ سے بالکل مشابہت رکھتا ہو۔

عجائب کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابوجاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے تو لوگوں نے دجال کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان نظر کا فرکھا ہوا ہوگا حضرت ابوجاس فرماتے ہیں کہ میں نے تو حضور کو فرماتے ہوئے نہیں سنا لیکن آپ نے یہ فرمایا کہ جو حضرت ابراہیم کو دیکھتا ہے وہ اپنے صاحب کو لے لے دیکھے اور حضرت موسیٰ گندنی رنگ کے گھسکے یا تے بالوں والے اور سرخ اور شہرہ بزرگے گویا میں انہیں دیکھتا ہوں جبکہ وہ دواوی میں اتر کر تبلیہہ پڑھیں بالوں کو گوند سے جمانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: جو بالوں کو گوند سے جمانے اے چاہیے کہ راج و عمرہ کے بعد اس مندرجہ اے اور حالت احرام کی مشابہت نہ کرے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بال جمانے ہوئے دیکھا ہے۔

قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ كَمِ أَرْبَعَةِ مِثْلَةٍ وَكَانَ شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَحْلًا جَعْدًا وَلَا سَيْطَ:

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَدِيدُ بْنُ حَارِثٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ حَسَنَ الْوَجْهِ كَوِ أَرْبَعَةِ مِثْلَةٍ وَكَانَ بَسِطًا لِكَفَّيْنِ.

۸۵۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا مَعَادُ بْنُ هَارِيٍّ حَدَّثَنَا هَارِمٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَوْ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْقَدَمَيْنِ حَسَنَ الْوَجْهِ كَوِ أَرْبَعَةِ مِثْلَةٍ. وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَتْنِ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ. وَقَالَ أَبُو هِلَالٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَوْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ كَوِ أَرْبَعَةِ مِثْلَةٍ.

۸۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَذَكَرُوا النَّبَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمْ أَسْمَعْهُ قَالَ ذَلِكَ وَبِكُنْهَ قَالَ: إِنَّمَا أَبْرَاهِيمُ فَإِنْ نَظَرْتَ إِلَى صَاحِبِهِ وَإِنَّمَا مُوسَى فَدَجَلٌ أَدَمٌ جَعْدًا عَلَى جَبَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ يَخْلِبُهُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا خَدَعَ فِي الْوَادِي يَلْتَبِي.

باب التشبيها

۸۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَلِيٍّ ابْنُ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الذُّهْلِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا سَالُوْنَ عَبْدَ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَ بْنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: مَدَنٌ ضَخْمٌ فَلْيَحْلِقِي وَلَا تَقْشُرِي أَيْلَ التَّشْبِيهِ. وَكَانَ ابْنُ عَمْرٍو يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ:

۸۵۴۔ حَدَّثَنَا حَبَانُ بْنُ مُوسَى وَاحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَا أَخْبَدَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُفُ مَلِيكًا يَقُولُ: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ
لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمَلِكُ
لَا شَرِيكَ لَكَ لَا يَزِيدُكَ عَلَى هَذَا أَوْ أَوْلَمَاتٍ
۸۵۵۔ حَدَّثَنَا حَبَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ
عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا مِنَ الْمَآئِمِ حُلُولُ بَعْضِنَا وَأَوَّلُ بَعْضِنَا
مِنْ عَمْرِيكَ؟ قَالَ إِنْ بَدَأْتُ بِرَأْسِي فَقُلْتُ هَذَا
فَلَا أَحِلَّ حَتَّى أَنْعَدَ

باب فی الغدی

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَفَرِيَوْمَهُ
فِيهِمْ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْتَدُونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ
الْمُشْرِكُونَ يَفْرَحُونَ بِرُؤْسِهِمْ قَسَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَوْنَا صِبْتَهُ ثُمَّ قَرَأَ بَعْدَهُ

۸۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ
قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَكْفَى أَنْظَرَانِي وَبَيْضَ
الْيَتِيمِ فِي مَفَارِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُجْدِرٌ
حَالَ عَبْدُ اللَّهِ فِي مَفَارِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گوند سے بل جاکر یوں تبلیغ کئے جو
سننے والے میں تیرے لئے حاضر ہوں، اے اللہ میں تیرے لئے
حاضر ہوں، میں تیرے لئے حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں تیرے
لئے حاضر ہوں بیشک سب تعریفیں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور بادشاہی
تیرا کوئی شریک نہیں ان سے زیادہ کلمات نہیں کہے تھے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر کا بیان ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا نے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں عرض گزار
ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ لوگوں نے تو عمرے کا احرام کھول
لیا لیکن آپ نے اہل کتاب کو احرام نہیں کھولا؟ اہل کتاب میں نے اپنے
بالوں کو گوند سے مجاہد کیا ہے اور اپنی قرانی کو بار بار پڑھا ہے لہذا جب تک
قرانی نہ کروں میں احرام نہیں کھول سکتی۔
ما لک لکالنا

عبداللہ ابن عمر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر ایسے
کلام میں اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے جس کے متعلق کوئی حکم
نہ دیا گیا ہو۔ چنانچہ اہل کتاب اپنے بالوں کو شکستے جب کہ
مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے۔ پہلے نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم اپنے گیسوے مبارک کو نکالیا کرتے لیکن
پھر مانگ نکالنے لگے۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ گویا میں اب بھی نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مانگوں میں خوشبو دار چمک
دیکھ رہی ہوں اور آپ حالت احرام میں ہیں۔ عبداللہ بن رجاہ
نے مغربی نبی کہا ہے

اہل محبت کی یہی تو پہچان ہے کہ وہ ہر وقت محبوب کی یاد میں مستغرق رہتے ہیں۔ دل میں یاد ہے تو محبوب کی زبان پر ذکر
نے تو محبوب کی قبر بغیر ہیں تو محبوب کی۔ اُسے پیار ہے تو محبوب سے اور محبوب کے پیاروں سے، اُسے مدارت ہوتی ہے تو
محبوب کے دشمنوں سے۔ غرضیکہ وہ اپنے محبوب کا دیراز اندر شمعِ جالِ محبوب کا پروانہ بن جاتا ہے۔ محبوب کا شمس و جال اُس کی نگاہوں
میں سما جاتا ہے، محبوب کا حضور اتنا بخشنے والا ہے کہ محبوب غائب ہی۔ وہ جب بھی محسوس ہوتا ہے کہ نگاہوں کے سامنے ہے

جیسے اس حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ گویا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مانگ کی چمک کو اب بھی دیکھ رہی ہوں یا جیسے اس جلد کی حدیث ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۲۰ اور ۲۰۳۳ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ گویا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگلی کی چمک کو اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ سبحان اللہ! حقیقت یہ ہے کہ خالق عالم نے اپنے محبوب کو نمایاں ایسا صاحب جمال و کمال ہے کہ ان کے اعضائے مقدسہ اور سراپائے اقدس کا خیال آتے ہی آج بھی اہل محبت کے سامنے یوں درود و سلام کے نذرانے پیش کرنے لگتے ہیں :-

مصلطہ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام	شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے سرسوزاں جسم ہیں	اُس سرتاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام
لیلۃ القدر میں مطلعِ الفجر حق	مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام
جس کے ماتھے شفاعت کا سہارا	اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام
جس کے چہرے کو طرب کسب بھی	اُن جھوڑی کی لطافت پہ لاکھوں سلام
چاند سے مزید تاباں درخشاں درود	نمک آگیںِ صباحت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا	اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام
کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پرچھے کوئی	آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام
نیچی آنکھوں کا شرم دھیا پر درود	اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام
دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان	کانِ ہل کرامت پہ لاکھوں سلام
اُن کے خدا کی ہولت پہ بے حد درود	اُن کے قد کی رشاقت پہ لاکھوں سلام
قد بے سایہ کے سایہ مرصعت	نعلِ ممدودِ رافت پہ لاکھوں سلام
وہ زبان جس کو سب کئی کی تمنی کہیں	اس کی نافذِ حکومت پہ لاکھوں سلام
جن کے گچھے سے لپٹے جہیزِ فد کے	اُن شانوں کی نزہت پہ لاکھوں سلام
پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں	اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
جس کی تسکین سے روتے ہوئے من نہیں	اُس حقیقہ کی عادت پہ لاکھوں سلام
وہ دعائیں کا جوبن بہار ہوں	اُس نسیمِ اجابت پہ لاکھوں سلام
اس کی باتوں کی لذت پہ بے حد درود	اُس کے حیلے کی رحمت پہ لاکھوں سلام
جس سے کماری کنوئیں شیرِ جاں بنے	اُس زلالِ ملاوت پہ لاکھوں سلام
غلطی گردِ دہن وہ جل آتا پھین	سبزہ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام
ریشِ نرشِ متدل مریم ریشِ دل	ہلہ مسافہِ ندرت پہ لاکھوں سلام
وہ کرم کی گستاخیوں سے مشک سا	کھترِ ابرِ رافت پہ لاکھوں سلام
وہ دہن جس کی ہر بات دھنی غدا	چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
شبنمِ باغِ حق پستیِ سُرخ کا عرق	اُس کی تچی براقیت پہ لاکھوں سلام

اُن کی آنکھوں پر وہ سایہ انگن ہر وہ
 اشک باری مرگاہوں پر برسے درود
 جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
 عدل برکوش ہے جس سے شانِ شرف
 جس کو بارِ دو عالم کی پریا نہیں
 کعبہ دین و ایمان کے دونوں ستون
 ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کر دیا
 جس کے ہر خط میں ہے مہج نورِ کرم
 نیک کے چشمے بہائیں، دیا نہیں
 عیدِ مشکل کفانی کے چمکے ہلال
 دے آئینہ مسلم پشتِ حسد
 جبرائیل کعبہِ مہمان و دل
 رفیع ذکرِ مہالکات پر ارفع درود
 دل سمجھ سے دلا ہے مگر یوں کہلا
 جو کہ عزمِ شفاعت پر کھینچ کر بندھی
 گل جہاں ملک اور جو کہ روئی غذا
 انبیاءِ تہ کریں زانو اُن کے حضور
 ساقِ اصلِ قدم، شاخِ نخلِ کرم
 کھائی قرآن نے خاکِ گزر کی قسم
 اللہ ارضہ وہ بچنے کی پھین
 الغرض اُن کے ہر مژدہ لاکھوں درود
 مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
 مصطفیٰ جانِ رحمت ہے لاکھوں سلام

گیسور رکھنا

سید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
 عنہما نے فرمایا کہ ایک رات میں نے اپنی خالہ یعنی اُمّ المؤمنین حضرت
 مجموعہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گزری اور اس

باب فی الدواہی

۸۵۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ
 بْنُ عُبَيْدَةَ أَخْبَرَنَا هُثَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ وَحَدَّثَنَا
 قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باری ان کے پاس تھی۔ حضرت
ابن عباس کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات
میں نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو میں آپ کی بائیں جانب کھڑا
ہو گیا ان کا بیان ہے کہ حضور نے مجھے سر کے بالوں پر کھڑکھڑائی بائیں جانب کھڑا کر دیا

عمر بن محمد، مشیم، ابوہریرہ نے اسی طرح روایت کر کے کہا کہ میرے
گھسروں کو کپڑے کے یا میرے سر کو کپڑے کے
بال چھوئے بڑے رکھنا۔

ناصح مولیٰ عبد اللہ بن عمر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فراتے ہوئے سنا کہ انہوں نے سنا کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بال کاٹنے اور چھوڑنے سے منع فرمایا
ناصح کا بیان ہے کہ میں نے (عمر بن نافع سے) پوچھا کہ قرع کیا چیز ہے
تو میرا اٹھنے پر اشارہ ہے بتایا کہ جب بچے کا سر منڈا جاوے
اور اس جگہ اور اس جگہ بال چھوڑ دیے جائیں۔ چنانچہ عید اللہ نے
ہمارے سامنے اپنی پیشانی اور سر کے دونوں اطراف کی جانب اشارہ
کیا۔ عید اللہ سے پوچھا گیا کہ لڑکے اور لڑکی کے کاٹ کر کیا ہے؟ فرمایا کہ مجھے
نہیں معلوم کیونکہ مجھ سے بچے کا لفظ کہا گیا۔ عید اللہ نے کہا کہ میں
نے دوبارہ پوچھا تو بتایا کہ لڑکے کی پیشانی اور گدی کے بال مونڈنے میں
حرج نہیں لیکن قرع یہ ہے کہ پیشانی پر بال چھوڑ دئے جائیں
اور ان کے سوا سر پر بال نہ ہوں اور اسی طرح ادھر ادھر سے آٹھ
سر کے بال مونڈنا۔

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ سر کے کچھ بال مونڈے
جائیں اور کچھ چھوڑ دئے جائیں۔

عورت کا اپنے ہاتھ سے شوہر کو خوشبو لگانا

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی جبکہ احرام کی حالت میں آپ منی کے اندر

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَدَأَ كَيْسَكَةَ عَنْدَ
مَيْمُونَةَ بَدَأَ الْحَارِثُ خَالَتِي، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْدَهَا فِي كَيْسَكَةَ، قَالَ فَقَامَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُ مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ
عَنْ يَسَارٍ، قَالَ فَاخَذَ يَدَ ابْنَتِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ
۱۵۹- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ
أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ جَدُّ أُمِّ ابْنِي أَوْ يَدِ أُمِّي :

بَابُ الْقَدْعِ :

۸۶۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ
أَخْبَرَنِي ابْنُ جَدِّي قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ حَفْصٍ
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ
سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنِ الْقُرْآنِ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ
قُلْتُ وَمَا الْقَدْعُ؟ فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ إِذَا حَلَقَ
الصَّبِيُّ وَتَرَكَ لَهُ مِنْ شَعْرَةٍ وَهَمَسًا وَهَمَسًا فَأَشَارَ لَنَا
عُبَيْدُ اللَّهِ إِلَى نَاصِيَتِهِ وَجَانِبِي رَأْسِهِ - قِيلَ لِعُبَيْدِ
اللَّهِ: فَإِلَّا رِيَّةً وَالْعَلَامُ، قَالَ لَا أَدْرِي هَكَذَا قَالَ
الصَّبِيُّ، قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: وَعَاوَدْتُهُ فَقَالَ أَمَا الْقَصَّةُ
وَالْقَفَالُ لِلْعَلَامِ فَلَا مَاسَ بَيْنَهُمَا، وَلَكِنَّ الْقَدْعَ أَنْ يَتَرَكَ
بِنَاصِيَتِهِ شَعْرَتَيْنِ فِي رَأْسِهِ غَيْرَهُ وَكَذَلِكَ شَقَى
لَكِنَّهُ هَذَا أَوْ هَذَا :

۸۶۱- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ الْمُثَنَّى ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ بَنِي مَالِكٍ حَدَّثَنَا
عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقَدْعِ :

بَابُ طَبِيبِ الْمَرَاةِ زَوْجَهَا بِيَدِهَا :

۸۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الدَّجَّانِ بْنُ الْقَاسِمِ
عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَبِيبَتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَكَرَ يَدِي لِخَدْمِهِ، وَطَبَّخْتُ عَمِي قَبْلَ أَنْ تَغِيضَ،
بَابُ ۲۱۸ طَبَّخْتُ فِي الدَّائِرِ وَالْخَيْطِ +
 ۸۶۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
 آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَطْبِيبُ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ حَتَّى أَجِدَ
 قَيْصَمَ الطَّيِّبِ فِي رَأْسِهِ وَنَحْنُ بِهِ +

بَابُ ۲۱۹ طَبَّخْتُ فِي الدَّائِرِ

۸۶۴ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
 أَبِي ذُئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا
 أَكَلَمَ مِنْ جَعْدٍ فِي دَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكُ رَأْسَهُ بِإِصْبَعِهِ فَقَالَ
 لَوَعَيْتُ أَنْتَ تَنْظُرُ لَطَعْنَتْ يَهَا فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جَعِلَ
 الْإِذْنَ مِنْ قَبْلِ الْكَبْصَارِ +

بَابُ ۲۲۰ طَبَّخْتُ فِي الدَّائِرِ

۸۶۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا
 مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَرْجِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ +

۸۶۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
 عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَشَكَّ +

بَابُ ۲۲۱ طَبَّخْتُ فِي الدَّائِرِ

۸۶۷ - حَدَّثَنَا أَبُو نُؤَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
 أَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قُرَيْشٍ عَنْ عَائِشَةَ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَعْجِبُهُ
 التَّيْمُنُ مَا اسْتَطَاعَ فِي تَرْجِيلِهِ وَوَضُوعِهِ +

بَابُ ۲۲۲ طَبَّخْتُ فِي الدَّائِرِ

۸۶۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ
 أَخْبَرَنَا مَعْنَى الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

تھے یعنی واپس لوٹنے سے پہلے
 سر اور دائرہ میں خوشبو لگانا

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ اچھی سے اچھی خوشبو لگاتی جو
 مل سکتی۔ یہاں تک کہ خوشبو کی جگہ آپ کے سر اقدس اور
 دائرہ مبارک میں پانی کنگھی کرنا

کنگھی کرنا

زہری نے حضرت بکیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 کی ہے کہ ایک آدمی نے سوط رخ کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کے کاشانہ اقدس کے اندر جھانکا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 اس وقت کسی انداز کے ساتھ اپنا سر مبارک کھج رہے تھے۔ فرمایا کہ اگر
 مجھے معلوم ہوتا کہ تم اندر دیکھ رہے ہو تو میں یہ انداز تمہاری آنکھ میں
 چھو دیتا۔ مشک امانت لینا دیکھنے سے پہلے مقرر کیا گیا ہے۔

حائضہ کا اپنے شوہر کے سر میں کنگھی کرنا

عروہ بن زہیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں حائضہ ہونے
 کی حالت میں بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر
 مبارک میں کنگھی کر دیا کرتی تھی۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ہشام، عروہ و ابن زہیر نے حضرت
 عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث مذکورہ کے مطابق روایت کی ہے۔

سر و کاسر میں کنگھی کرنا

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا سے رغزما روایت کی ہے کہ حضور کنگھی کرتے اور
 دھو میں داہنی جانب سے حق الامکان ابتدا کرتا پسند
 فرماتے تھے۔

مشک کے بارے میں

سعید بن جبیر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے مرغزما روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے فرمایا:۔ نبی آدم کا ہر عمل اُس کے اپنے لئے ہے
ماسوائے روزے کے کہ وہ میرے (خدا کے) لیے ہے اور
اُس کا بدلہ میں خود دیتا ہوں اور روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ
کو خشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

بہترین خوشبو لگانا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنها نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ
کے احرام کی حالت میں خوشبو لگایا کرتی جو بہترین قسم کی مجھے
دستیاب ہوتی تھی
بخوشبورو روزہ کرے۔

تمامہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ خوشبو کو روزہ نہیں کیا کرتے تھے اور کب
کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوشبو کو روزہ
نہیں فرمایا کرتے تھے۔

عطر لگانا

عروہ بن زبیر اور تمام بن محمد دونوں حضرات کا
بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا
میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جوبہ الوداع کے موقع پر اپنے
ہاتھ سے عطر لگایا، احرام کے بغیر اور احرام کی
حالت میں۔

نوجہ صورتی کیلئے دانتوں کو کشادہ کرنا

ملقم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والی عورتوں اور گدوانے والی عورتوں پر
کے بال نوچنے والی عورتوں اور خوبصورتی کی خاطر دانتوں کو کشادہ کروانے والی
عورتوں پر لعنت فرمائی ہے کیونکہ وہ اللہ کی برکت کو بدلتی ہیں۔ لہذا مجھے کیا ہوا
ہے جو اس پر لعنت شکر دہیں پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے
جبکہ اللہ کی کتاب میں یہ کہ رسول جو کہیں دس آئے لو۔

بالوں کو جوڑنا

حمید بن عبدالرحمن بن عوف کا بیان ہے کہ میں نے حضرت معاویہ

رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَآتَا
أَجْرِي بِهِ وَلَخُلُوفٌ قَوْصِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ
مِنْ زَيْجِ الْمِسْكِ

باب ۳۵۱ مَا يَسْتَحَبُّ مِنَ الطَّيِّبِ :

۸۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثُئٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا
هِشَامٌ عَنْ عُمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَطْلُبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِخْرَامِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَحَدٌ

باب ۳۵۲ مَنْ لَمْ يَذْكُرِ الطَّيِّبَ :

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عُدُوَّةُ ابْنُ
ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
أَسْبِنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ لَا يَذْكُرُ الطَّيِّبَ وَزَعَمَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَذْكُرُ الطَّيِّبَ

باب ۳۵۳ الدَّرِيَّةُ :

۸۷۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْفَيْثِمِ أَوْ مُحَمَّدٌ عَنْهُ
عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَدَا
سَمِعَ عُمَرَ وَدَا الْقَاسِمَ يُخْبِرَانِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَلِمَتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّنَاتٌ يَذْكُرُ فِيهِ
فِي حَاجَةِ الْوَدَاعِ لِلْحَجِّ وَالْإِخْرَامِ

باب ۳۵۴ الْمُتَفَلِّجَاتُ لِلْحُسْنِ :

۸۷۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ لَعَنَ
اللَّهُ الْوَأَشِمَاتِ وَالْمُسْكُشِمَاتِ وَالْمَتَمَتِّمَاتِ
وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغْتَبَرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى
مَالِي لَا لَعْنُ مَنْ لَعَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَمَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوا

باب ۳۵۵ الْوَصْلُ فِي الشَّعْرِ :

۸۷۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

بنی ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کورج کے محل منبر پر فرماتے ہوئے
سننا۔ انہوں نے بالوں کا گچھا ایک سہا ہی سے لے کر فرمایا
تھیں اسے علماء کہاں ہیں۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے اسی کرنے سے منع
فرماتے ہوئے سننا ہے اور فرمایا تھا کہ بنی اسرائیل اسی نے
ہلاک ہوئے جبکہ ان کی عورتوں نے اسی کو تاخیر کر دیا
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں
پر لعنت فرمائی ہے جو بالوں کو جوڑیں یا جوڑ وایں اور جوڑیں
یا جوڑ وایں۔

صفیہ بنت شیبہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا سے روایت کی ہے کہ انصار کی ایک لڑکی کا نکاح ہوا اور وہ عید
پر گئی تو اس کے بال جھڑنے لگے۔ انہوں نے ارادہ کیا کہ اس کے
بال جوڑ دیے جائیں بلکہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے
بال جوڑنے اور جوڑوانے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔ اسی
طرح ابن اسحاق، ابان بن صالح، حسن، صفیہ نے حضرت
عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں
کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں
حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میں نے اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا ہے
پھر وہ بیمار پڑ گئی ہے اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے، جن
کے باعث اس کا شوہر اس کی جانب متوجہ نہیں ہوتا۔
کیا میں اس کے سر کے بال جوڑ دوں؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے بال جوڑنے اور جوڑوانے والی کے
متعلق سخت الفاظ فرمائے۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے بال جوڑنے اور جوڑوانے والی

عَنْ ابْنِ قُتَيْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْبٍ
أَنَّ سَيْمَ بْنَ مَعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سَفْيَانَ عَازَجَ وَهُوَ عَلَى الْبَيْتِ
فَكَرَّ يَكُولُ. وَتَنَاقَلَ لَحْمَهُ قَتْلًا كَأَنَّهُ يَكُولُ يَدِي.
أَبْنُ عَمْرٍاءُ كَرِهَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَدَاهُ عَنْ تَوَشُّلِ هَذِهِ فَيَكُولُ. إِنَّمَا هَكَذَا بَنُو إِسْرَائِيلَ
حِينَ اتَّخَذُوا هَذِهِ نِسَاءً وَهَؤُلَاءِ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا فَيْكُمُ عَنْ زَيْدِ ابْنِ
أَسْلَمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ الْوَأَصِلَةَ
وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَأَشِمَةَ وَالْمُسْتَرِشِمَةَ.

۸۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ
مَرْقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ بْنَ يَنَاقٍ يُحَدِّثُ عَنْ
صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ
جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ تَذَوَّبَتْ وَأَتَمَّتْ مَرَضَتُ فَتَمَعَطَ
شَعْرُهَا فَأَرَادُوا أَنْ يَصِلُوهَا نَسَاؤُا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَأَصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ
تَابَعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ
صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ.

۸۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَحْمَدَ عَنْ ابْنِ الْقَدَامِ حَدَّثَنَا
فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَنصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنِّي أَتَيْتُكِ بِبَنَاتِي ثُمَّ أَصَابَهَا شَكْوَى
فَمَرَّتِي رَأْسُهَا وَرُوحُهَا يَسْتَحِدُّنِي بِهَا أَفَأَصِلُ رَأْسَهَا
فَسَبَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَأَصِلَةَ
وَالْمُسْتَوْصِلَةَ.

۸۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ
بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ امْرَأَةٍ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ
قَالَتْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَأَصِلَةَ

وَالْمُسْتَوْحِلَةُ ۖ

٨٤٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ قَالَ خَبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خُبْرَةَ
عَبِيدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاحِشَةَ وَ
الْمُسَوِّمَةَ وَالْوَأْسِمَةَ وَالْمُسْتَوِشِمَةَ - قَالَ نَافِعٌ
الْوَشْمُ فِي اللَّيْثَةِ ۝

الْوَشْمُ فِي الدِّشَةِ

٨٤٨ - حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَدُو بْنُ مَرْثَدَةَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ أَخْرَقَ قَدِيمَهُ قَدِيمَهَا فَخَطَبَنَا فَأَخَذَ كِبْرَةً مِنْ شَعْرِهَا قَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا غَيْرَ إِبْرَاهِيمَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاها الذُّرَّةَ يَعْنِي الْأَصْلَةَ فِي الشَّعْرِ

الوَاصِلَةُ فِي الشَّعْبِ

بَابُ فِي الْمُتَنَبِّهَاتِ

٨٤٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَدِيدُ
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَعَنَ عَبْدُ اللَّهِ
الْوَيْشَانَ وَالْمُدَّثِمَّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلدُّخْنِ الْغَيَّاتِ
خَلَقَ اللَّهُ، فَقَالَتْ أُمُّ يَعْقُوبَ: مَا هَذَا؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولَ اللَّهِ وَفِي كِتَابِ اللَّهِ، قَالَتْ
وَاللَّهِ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ الْوُحَايَيْنِ فَمَا وَجَدْتُهُ، قَالَ
وَاللَّهِ لَئِنْ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ وَمَا أَتَاكَمُ الرَّسُولُ
فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

باب ۵۳۸ الموصوكة:

٨٨٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَوَّابَةَ وَالْمُسْتَرْشِدَةَ
وَالْوَشِيَّةَ وَالْمُسْتَرْشِدَةَ ٤

٨٨ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا
هشامُ أَنَّهُ سَمِعَ قَاطِلَةَ بِنْتَ النُّذَيْرِ تَقُولُ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ
قَالَتْ: سَأَلْتُ أُمَّ رَأَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ

عمریت پر لعنت فرمائی ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بال جوڑنے والی، جڑوانے والی، کھودنے والی گڈوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔ نافع کا قول ہے کہ انوشم جڑوروں میں جوتا ہے۔

سید بنی منیب کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب آخری مرتبہ مدینہ منورہ میں آئے تو خطبہ دیتے ہوئے بالوں کا ایک گچھا نکالا اور فرمایا: میں نے تو یہودیوں کے سوا یہ کام کرنے سے پہلے اور کسی کو نہیں دیکھا۔ بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بالوں کے جوڑنے کو دھوکا بازی ہی قرار دیا ہے۔

عورتوں کا چہرے کے بال صاف کرنا

ابراہیم نخعی نے علقمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر کوئی والی چہرے کے بال صاف کرنے والی اور خوبصورتی کے لیے واٹھوں کو کشادہ کرانے والی عورتیں اللہ تعالیٰ کی میراثیں کو بدلنے والی ہیں۔ ان پر لعنت ہو۔ اہم یعقوب نے کہا ایسا کیوں؟ حضرت عبداللہ نے کہا کہ میں اس پر پرکھت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعنت فرمائی اور اللہ کی کتاب میں بھی نہ وہ کہے گئیں کہ میں نے قرآن کریم کے دونوں دفتر پڑھے ہیں لیکن میں تو ایسی باتیں بولی اور نہ فرمایا کہ خدا کا نام اگر تم نے اُسے پڑھا جو تا تو ضرور باتیں کہہ کر دے گی تمہیں جہنم میں لے لوں گا۔

بال صبر و اتنے والی

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باؤں کو جوڑنے والی جڑوانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

فاطمہ بنت منقذہ کا بیان ہے کہ حضرت اسماعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ میری بیٹی کو چھپک

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي أَصَابَتْهَا الْحَصَّةُ فَأَمَرَ
شَعْبَةَ هَادِي زَوْجَتَهَا أَفَاصِلَ فِيهِ؟ فَقَالَ: لَعَنَ اللَّهُ
الْوَأَصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ +

۸۸۲- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يُونُسَ عَنْ مُوسَى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ
بْنُ دَكَيْنٍ حَدَّثَنَا هُضَيْنُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ الْوَأَصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ يَعْنِي لَعَنَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ +

۸۸۳- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ
أَبْنِ مَسُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ الْوَأَصِلَاتِ
وَالْمَوْصِلَاتِ وَالْمُتَنَبِّضَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحَسَنِ
الْمُغْتَرِبَاتِ خَلَقَ اللَّهُ مَا لَا أَلَعَنَ مِنْ لَعْنَةِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَرَفِي كِتَابِ اللَّهِ +

باب ۵۳۹ الْوَأَصِلَةُ +

۸۸۴- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ
عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَعَيْنُ
حَتَّى تَرَاهِي عَنِ الْوَأَصِلِ +

۸۸۵- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ
حَدِيثَ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ أُمِّ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَ
حَدِيثِ مَنْصُورٍ +

۸۸۶- حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سَلَمَانَ بْنِ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي حَجِيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبِي
فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ
الدَّمَ وَثَمَنِ الْكُذْبِ وَارِكِلِ الدِّبَا وَمَوْصِلِهِ

انہی میں سے باعث اس کے بال جھڑ گئے۔ چونکہ میں نے اس کا نکاح
کر دیا ہے لہذا کیا میں اس کے بال جوڑ دوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بال
جوڑنے والی اور جوڑوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے
کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے
سنا فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گودنے
گودنے والی، بال جوڑنے والی اور بال جوڑوانے والی
عورت پر لعنت فرمائی ہے یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان
پر لعنت کی ہے۔

ابراہیم بن نفی نے علقمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ
بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والی،
گودنے والی، چہرے کے بال صاف کرنے والی اور خوبصورتی کے لئے
دانتوں کو کشادہ کرنے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے کیونکہ وہ اللہ کی
پیدا کردہ چیز ہیں اور مجھے کیا ہوا جو اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اور یہی اللہ کی کتاب میں ہے۔

گودنے والی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ نظر کا لگنا حق ہے اور آپ نے گودنے
سے منع فرمایا ہے۔

ابن بشار، ابن ہمدی، سفیان کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ
بن عباس سے وہ حدیث بیان کی جو منصور، ابراہیم، علقمہ نے
حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے تو انہوں نے کہا کہ میں
نے حدیث منصور کی طرح اسے ام یعقوب سے اور انہوں نے حضرت
عبداللہ بن مسعود سے سنا ہے۔

عون بن ابی حنیفہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد
کو فرماتے ہوئے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
خون اور لکھنے کی قیمت لینے نیز سود کھانے اور کھلانے سے
منع فرمایا، علاوہ بریں گودنے والی اور گودوانے والی پر

بخت نرانی گدروانے والی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کی
کی خدمت میں ایک عورت لائی گئی جو گودنے کا کام کرتی تھی پس حضرت عمر کو
یہ سونپ گئے اور فرمایا: میں تمہیں خدا کی قسم دو تباہوں، تم میں سے نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم سے گودنے کے متعلق کس نے سنا ہے؟ حضرت ابوہریرہ
فرماتے ہیں کہ میں کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا:۔۔ اے امیر المؤمنین! میں نے سنا
ہے۔ فرمایا کہ تم نے کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ نہ کوئی گودے اور نہ کوئی گودائے۔

نافع کامیابی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بال جھڑنے والی، جڑوانے والی، گودنے والی اور گودانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

تصویریں رکھنا

حضرت ابن عباسؓ سے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ علیہ وسلم نے فرمایا: رحمت کے فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ لیث یونس، ابن شہاب، جلید الشد، ابن عباس، حضرت ابو طلحہ نے نبی کریم ﷺ علیہ وسلم سے اسی طرح منقول ہے۔

قیامت کے روز تصویر بناوائے کو سخت عذاب ہوگا۔

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ عَنْ مُسَيْبٍ قَالَ أَكْتَامَهُ مَنْ رَفَعَ فِي ذَا رَيْسَارٍ
بَنَ عَمِيرَةَ رَأَى فِي صَفْقَتِهِ قَبَائِلَ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ
أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ؛

مسلم بن صبح کا بیان ہے کہ ہم مروی کیساتھ لیا ہیں کہ گھر
میں تھے تو انہوں نے گھر کے سامنے میں تصویریں دیکھیں تو فرمایا کہ میں نے
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ادا نہیں نے نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے روز تمام
لوگوں سے سخت عذاب تصویر بنانے والے کو ہوگا۔

فت: یہ معنوں اسی جملہ کی حدیث ۸۹۲، ۹۰۳، ۱۰۴۲، ۲۴۰۲ اور ۲۴۰۳ میں بھی موجود ہے۔ مصوری ہی بت پرستی کا پیش میر
ہے۔ امارت مطہرہ کے مطابق قیامت میں سب سے سخت عذاب مصوریوں کو ہوگا۔ ان سے اپنی بنائی ہوئی تصویروں میں جان ڈالنے کے
لیے کہا جائے گا۔ ظاہر ہے کہ یہ کام کوئی بھی نہیں کر سکے گا کیونکہ کسی میں جان ڈالنا یہ تو صرف اللہ رب العزت ہی کے قبضہ قدرت میں ہے۔ مصور
چونکہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ مقابل بتا ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے بہت ناراض ہوگا جس کی خبر اس کے محبوب نے سنائی ہوئی ہے۔
آج کے سائنسی دور میں تصویر کشی نے بہت ترقی کی ہوئی ہے۔ یہ صنعت پر سے عروج پر ہے۔ کتنے ہی علماء اور مشائخ ملک بڑے
نفق شوق سے تصویریں کھینچتے ہیں اور جانتے ہیں کہ کسی اخبار میں نمایاں طور پر ان کی تصویریں آجائیں۔ حالانکہ جانتے ہیں کہ جہاں
تصویر کھینچنا گناہ ہے وہاں تصویر کھینچنا بھی گناہ ہے۔ علمائے کرم ہی خلاف شرع محرکات کے راستے میں متبرکند رہی بنا کر لے لے لے
لیکن آج کل جب اکثر علماء بھی اس بیماری میں مبتلا ہو گئے تو اس بیماری کے پھیلنے میں کوئی رکاوٹ ہی نہ رہی۔ آج یہ فتنہ ایک بھروسے
ہم سے سیلاب کی طرح پھیلا ہوا ہے۔

ذہنی مباحث کے باعث ستم بالائے ستم یہ کہ عورتوں کی جاسوز تصویریں فیشن اور مموالات کا حصہ بن گئی ہیں۔ در و دیوار پر عورتوں کی تصویریں
اخباروں اور رسالوں میں ناچنے لگنے والی عورتوں کی تصاویر ہی تقادیر اور اکثر ایسے انداز میں کہ دین و دیانت اور تقویٰ و طہارت کے
خمن میں آگ لگا دیتی ہیں۔ اس آگ کو جبر کاٹنے والے تو غیب بجاگ دھڑک رہے ہیں۔ ہر گلی کو پے اور ہر گھر میں بیخ چلا رہے ہیں لیکن
اس آگ کو بجھانے والا ایک بھی نہیں اٹھتا۔ ملت اسلامیہ کی غیرت کا جنازہ نکل رہا ہے لیکن اس ستم ظریفی پر آنسو بہانے والا اس درد کا
مداوا کرنے والا، اس بھروسے ہم سے سیلاب کا رعب مٹانے والا ایک بھی مرد میدان سامنے نہیں آتا۔ اسی پر تو شاہ مشرقی یوں فرمایا کرتا
ہوئے تھے:-

متابع دین و دانش لٹ گئی اللہ والوں کی
یہ کس کافر ادا کا غرہ خون ریز سے ساقی

واقع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو لوگ
ان تصویروں کو بناتے ہیں قیامت کے روز انہیں عذاب دیا جائے گا
اور ان سے کہا جائے گا کہ جو چیزیں تم نے بنائی ہیں ان
میں جان ڈالو۔

تصویریں توڑ دینا

عمران بن حطان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا
أَبُو بَكْرِ بْنُ عَمِيرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
بَنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هَذِهِ الصُّوَرِ
يَعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَخْبَرُوا مَا خَلَقْتُمْ؛

باب نقص الصور

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَصَالَةَ حَدَّثَنَا

تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کا شانہ اقدس کے اندر تصویر لانی کوئی چیز نہ چھوڑنے لگا اُسے نوٹر چھوڑ کر پھینک دیتے تھے۔

الوزیر کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک گھر میں داخل ہوا تو میں نے مکان کے اوپر ایک معبود کو تصویر بناتے ہوئے دیکھا انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اُس سے بڑا ظالم کون ہے جو میری حقوق جیسی نہ خلی پڑے تو چاہیے کہ ایک دانہ بنا کر دکھا دو اور چاہیے کہ ایک ذرہ ہی بنا کر دکھا دے۔ پھر انہوں نے (خوشی کے ساتھ) ہائی کا ایک برتن منگوایا اور اپنے ہاتھ بغل تک دھوئے میں عرض گزار ہوا کہ اُسے حضرت ابو ہریرہ اکیا یہ بات آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ فرمایا کہ میں زبور سننے کی انتہا تک دھونے لگا ہوں۔

جو تصویریں کچھائے یا الٹ گائے

عبدالرحمن بن قاسم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے سنا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر سے مدینہ منورہ واپس لوٹے تو میں نے اپنے صحن میں ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس پر تصویریں تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے دیکھا تو جھٹک کر پھینک دیا۔ اور فرمایا کہ قیامت کے روز تمام انسانوں سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق جیسی چیزیں بناتے ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ پھر میں نے اُس کا ایک ٹکڑا یاد دیکھے بنالیا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر سے واپس آئے تو میں نے ایک پردہ لٹکایا جو اُن کا جس میں تصویریں تھیں۔ پس آپ نے مجھ سے حکم دیا کہ اُسے اندر دوں تو میں نے اُسے اندر دیا نیز میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل کر لیا کرتے تھے

جو تصویریں پھینکا یا الٹ گائے

هشام عن يحيى عن عمران بن حطان أن عائشة رضي الله عنها حدثته أن النبي صلى الله عليه وسلم لم يكن يترك في بيته شيئاً فيه تصا لئلا ينقضه

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ ابْنِ هُرَيْرَةَ دَارَ أُمِّ كَلْبَةَ فَدَرَى أَعْلَاهَا مَصُورًا يُصَوِّرُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَلْيُخْلَقُوا حَتَّى يَلْبَسُوا أَزْرَةً ثُمَّ دَعَا يَتُورِقِينَ فَأَمَرَ ففُصِّلَ بِيَدَيْهِ حَتَّى بَلَغَ إِبْطَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَمْ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ مَنَّهُ الْخَلْقُ

باب ما وطي من التماثيل

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ وَمَا بِالْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ أَفْضَلَ مِنْهُ۔ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِلَابٍ قِي عَلَى سَهْوَةٍ قِي فِيهَا تَمَاثِيلٌ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهُ وَقَالَ: أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُصَاوُونَ بِخَلْقِي اللَّهَ، قَالَتْ فَجَعَلَنَاهُ وَسَادَةً أَوْ وَسَادَتَيْنِ؟

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَوَلَعْتُ دُرُوكًا فِيهِ تَمَاثِيلٌ فَأَمَرَنِي أَنْ أُنْزِعَهُ فَزَعَعْتُهُ۔ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

بَابُ مَنِ كَرِهَ الْقُعُودَ عَلَى

الصُّورَةُ :

٨٩٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَرْهَمٍ حَدَّثَنَا
جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَاشِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا أَنَّهَا اشْتَرَتْ نَمِرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَقَامَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبَابِ فَكُوِيَ دُخُلُ
فَقُلْتُ: أَتَوُبُ إِلَى اللَّهِ مِمَّا أَذْنَبْتُ، قَالَ مَا هَذِهِ
النَمِرُقَةُ؟ قُلْتُ لِلنَّجَاسِ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدهَا قَالَ:
إِنْ أَصْحَابُ هَذِهِ الصُّورِ يُعَذِّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يُقَالُ لَهُمْ أَجْحَامًا خَلَقْتُمْ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ
بَيْتًا فِيهِ الصُّورَةُ؛

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک گندھریل جس میں تصویریں تھیں پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہ ہوئے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ جو میں نے تجاہ کیا اُن سے اللہ کی بارگاہ میں تائب ہوتی ہوں۔ فرمایا کہ یہ گندھریل کیا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ کتاب کے بیٹھنے اور ٹیک لگانے کیلئے فہرست یا کتابان تصویروں کے بتلانے والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ جو چیزیں تم نے بنائی ہیں انہیں زندہ کرو اور رحمت کے فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۹۰۰ اور ۹۰۱ میں بھی موجود ہے۔ آج کل بے راہ روی کے باعث گھروں میں بڑے اہتمام کے ساتھ تقادیر کو مزین کر کے لٹکا نا نیز وفات اور سرکاری عمارتوں میں سیاسی رہنماؤں کی تقادیر آویزاں کرنا ایک فیشن بن گیا ہے۔ انتخابات تقادیر سے جبر پور، درد و دیوار پر تقادیر حتیٰ کہ مصنوعات پر تقادیر اور خصوصاً عورتوں کی تصویریں کر پور سے توہم کن اعزاز میں شائع کرنا معمول بن گیا ہے اس ذہنی آوارگی کے غفلت و غت کے کسی غیر خواہ کی مؤثر زبان نہیں کھلی۔ کوئی نہیں کہتا کہ یہ کیا ہو رہا ہے اور کیوں ہو رہا ہے؟ اس کے نتائج سب کی آنکھوں کے سامنے تیرتے پھر رہے ہیں۔ خیرین دین دایمان میں آگ لگی ہوئی ہے۔ اعلیٰ مالیت کا چہرہ مجسم کیا ہے۔ حیا کا دامن تار تار ہر چکا ہے۔ غیرت سر باناں میلام ہو رہی ہے لیکن اس پھرے مہنے سیلاب کے سامنے نہ باندھنے والا کوئی غیرت مند ملنے نہیں آتا۔ کیا یا اسی قوم کا کہ دار ہے جو پروردگار عالم کی کتاب اور اس کے محذب کے طریقے کو اپنا نا بلکہ حیات مانتی ہے؟

٨٩٨ - حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ حَدَّادٍ أَنَّ النَّبِيَّ عَنْ
جُبَيْرِ بْنِ مُسْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي
طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ
لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّورَةُ قَالَ جُبَيْرٌ ثُمَّ اسْتَكْبَرْتُ
زَيْدًا فَعُدْنَا نَاهٍ فَلَزَا أَعْلَى بَابِهِ سِتْرُ فِيهِ صُورَةٌ فَقُلْتُ
لِعَبِيدِ اللَّهِ زَيْدِ بْنِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَلَمْ يَخْبُرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّورِ يَوْمَ الْأَوَّلِ؟ فَقَالَ
عَبِيدُ اللَّهِ أَلَمْ تَسْمَعُوهُ حِينَ قَالَ إِلَّا رَقْمَانِي تَوْبٌ وَ
قَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَنْهُ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ
جُبَيْرٌ حَدَّثَهُ جُبَيْرٌ حَدَّثَهُ زَيْدٌ حَدَّثَهُ أَبُو طَلْحَةَ

زید بن خالد نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا
 ساتھی حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ایک روح کے فرشتے ہر ایک
 میں دانہ نہیں ہوتے جس میں تصویر مجسم ہو کر آیا ہے کہ ہر چیز میں شائد
 یہاں ہوئے تو ہم ان ہاویات کے لئے گئے۔ دیکھا کہ آدمی کے بدن کے
 کے پر ہر تصویر پر ایک پر ہے، نے حضرت یونسؑ کے بدن پر، ورم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم۔ کہ پروردگار سے کہہ کیا رہے ہیں، چھپے بدن
 میں تصویر کے بارے میں بتایا نہیں تھا، عبید اللہ نے کہا کہ کیا آپ
 نے یہ نہیں سنا تھا کہ انہوں نے کپڑے کے نقوش کو مستحق کیا تھا
 ابنِ وجب، عمرو بن ابی الحارث، یحییٰ، بسر، زید، حضرت ابو
 طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

بَابُ ۸۹۹ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمِيطِي عَنِّي فَإِنَّهُ لَا تَبْزَالُ تَصَاوِيرَهُ تَعْرِضُ لِي فِي صَلَاتِي.

بَابُ ۹۰۰ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَعَدَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَزِيلَ فَدَاثَ عَلَيْهِ حَتَّى اشْتَدَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَدَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَبَّحَ فَشَكَا إِلَيْهِمَا وَجَدَا فَقَالَ لَهُ: إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ أَوْ كَلْبٌ.

بَابُ ۹۰۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نَذِيرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَدَّتْ بِمَرُوفَةٍ فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفَتْهُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَّةَ، قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْتَوْبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، مَاذَا أَذْنُبْتُ؟ قَالَ: مَا بَالَ هَذَا الْبُشْرَقَةُ؟ فَقَالَتْ اشْتَرَيْتُهَا لَتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتُؤْتِيَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ أَصْحَابَ هَذِهِ الْقُرَى يَبْعُدُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ. وَقَالَ: إِنْ أَنْبَيْتَ الَّذِي نَبِيًّا

اسی طرح روایت کی ہے۔

نماز کے وقت تصاویر کی موجودگی

عبد العزیز بن صہیب کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت عائشہ صدیقہ کے کاشانہ اقدس کے ایک جانب صحن کا پردہ لٹک رہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اسے ہٹا دو کیونکہ اس پردے کی تصویریں نماز میں میرے سامنے ہوتی ہیں۔

تصویروں والے گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وعدہ کیا۔ لیکن اُن کے گھر میں دیو گئی تو یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گواہ گزری۔ چنانچہ آپ باہر تشریف لے آئے اور بوقت ملاقات اُن سے شکایت کی کہ وقت مقررہ پر مجھوں نہ آئے، حضرت جبرائیل آپ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ ہم اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر پالتا ہو۔

جو تصویر والے گھر میں داخل نہ ہو۔

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ انہوں نے ایک گداخیز عیاض میں تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہ ہوئے۔

میں نے آپ کے چہرہ انور پر کراہت کے آثار دیکھ لئے۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میں اللہ اور اُس کے رسول کی جانب تائب ہوتی ہوں مجھ سے کیا گناہ سرزد ہو گیا؟ فرمایا کہ اس گندے کا کیا حال ہے؟ عرض

کی کہ میں نے اسے آپ کے بیٹھنے اور ٹیک لگانے کیلئے خرید لیا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے روز غلاب دیا جائیگا اور ان سے کہا جائیگا کہ جو چیزیں تم نے بنائی ہیں ان میں جان والو اور فرمایا کہ وہ گھر جس کے اندر تصویر ہو اُس میں

النَّصُورَ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ ۖ

بَابُ ۹۰۲ مَنْ لَعَنَ الْمَصْصُورَ ۖ

۹۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي عَنْدُ رَحَدَثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جَحْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اشْتَرَى غُلَامًا حَجَمًا فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ تَمِينَ الدَّمَاسِ وَتَمِينَ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَيْعِ وَلَعَنَ الْكَلَّاءَ وَالْمُؤَكَّلَةَ وَالْمُؤَشَّيَةَ وَالْمُتَشَوِّشَةَ وَالْمَصْصُورَ ۖ

بَابُ ۹۰۳ مَنْ صَوَّرَ صُورَةَ كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفَخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِهَا فِجْ ۖ

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَافِي حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَمْعَانَ النَّخَعِيِّ أَنَّ ابْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَتَادَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَيَّاشٍ وَكُنَّا نَسْأَلُهُ وَلَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سُرِّي فَقَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ صَوَّرَ صُورَةَ فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفَخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِهَا فِجْ ۖ

بَابُ ۹۰۴ الْإِثْبَاتُ عَلَى الدَّائِبَةِ ۖ

عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسَمَةَ ابْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ طَبِيعَتُهُ فَدَاكِكَةً وَأَرْحَفَ أَسَمَةَ وَدَاعَةً ۖ

بَابُ ۹۰۵ الْبَلَاكَةُ عَلَى الدَّائِبَةِ ۖ

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ عَيَّاشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهُ أَغِيلَمَةُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَ وَاحِدًا ابْنَيْنِ يَدِيهِ وَآخَرَ خَلْفَهُ ۖ

رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

جس نے مَصْصُور پر لعنت کی

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک غلام خرید لیا جو حجام تھا تو اس نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خون اور گتے کی قیمت لینے اور زنا کی کافرائی سے منع فرمایا ہے۔ نیز سود کھانے والے، سود کھلانے والے، گودنے والی، بالوں کو جوڑنے والی اور تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

مَصْصُور سے قیامت میں کہا جائے گا کہ اب اس میں روح نہیں ہے۔

قائد کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں موجود تھا چنانچہ لوگ ان سے مسئلہ پوچھ رہے تھے اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کیے بغیر نہیں جواب دے رہے تھے، یہاں تک کہ ان سے تصویر کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ میں نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص دنیا میں تصویر بنائے گا قیامت کے روز اس سے روح دور کیا جائے گا کہ اس میں جان ڈالے لیکن وہ نہیں ڈال سکے گا۔

فحی کے صحیح سواری پر بیٹھا

عروہ بن زبیر نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر فدیہ کی بنی ہوئی چادر بڑی ہوئی تھی اور آپ نے حضرت اسامہ کو اپنے پیچے بٹھالیا۔

ایک جانور پر تین آدمیوں کا سوار ہونا

مکرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے لڑکا کعب بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھینچ کر دیکھنے کے لئے لے گئے تو بنی عبدالمطلب کے چھوٹے چھوٹے بچے بھی آپ کے استقبال کو نکلے چنانچہ آپ نے ایک بچے کو اپنے آگے اور دوسرے کو اپنے پیچے بٹھالیا۔

سواری کے مالک کا کسی کو اپنے آگے بٹھانا

دوسرا مالک کی اجازت کے آگے نہ بڑھ سکتا ہے ورنہ زیادہ حق دار مالک ہے۔
ابوب کا بیان ہے کہ عکرمہ کے سامنے ذکر ہوا کہ سواری
پر تین آدمیوں کا بیٹھا بری بات ہے۔ اس پر حضرت ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے قحط کو اپنے آگے اور فضل کو اپنے پیچھے بٹھایا یا قحط
کو پیچھے اور فضل کو آگے بٹھایا تھا۔ بتائیے کہ ان میں سے
بڑا اور اچھا کون ہے۔

مختصر کا حضرت معاذ کو اپنے پیچھے بٹھانا

حضرت انس بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ
تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سواری پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
پیچھے بیٹھا ہوا تھا نیز میرے اور حضور کے درمیان چلان کی لکڑی کے سوا
اور کوئی چیز خالص نہ تھی۔ ارشاد فرمایا:۔ اے معاذ! میں عرض گزار ہوا کہ
رسول خدا کی خدمت کے لئے حاضر اور مستعد ہوں۔ پھر تھوڑی دیر چلنے
کے بعد فرمایا:۔ اے معاذ! میں نے عرض کی کہ رسول خدا کی خدمت
کیلئے حاضر اور مستعد ہوں۔ پھر تھوڑی دیر چلنے کے بعد ارشاد ہوا:۔ اے
معاذ! میں عرض گزار ہوا کہ رسول خدا کی خدمت میں حاضر و مستعد ہوں
فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ میں عرض
گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا
اپنے بندوں پر یہ حق ہے کہ اُسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو
شریک نہ کریں۔ پھر تھوڑی دیر چلنے کے بعد کہا:۔ اے معاذ بن جبل! عرض کی کہ
میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر و مستعد ہوں فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ
پر کیا حق ہے جبکہ نہ گورہ کام کریں؟ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر
جانتے ہیں فرمایا کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ انہیں عذاب نہ دے۔

سواری پر عورت کا مرد کے پیچھے بیٹھنا

ابو احیٰی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلو
غیر سے واپس آ رہے تھے اور میں سواری پر حضرت ابوطالب کے پیچھے بیٹھا ہوا

باصحاب حمل صاحب الدابة غیرہ
بین یدیه۔ وقال بعضهم صاحب الدابة
احق بصند الدابة الا ان ياذن له
۹۰۶۔ حکایتی محمد بن بشار حدثنا عبد
الوهاب حدثنا ايوب ذكرنا الاشتر الثلاثة
عند عكرمة، فقال قال ابن عباس اني رسول الله
صلى الله عليه وسلم وقد حملكم بين يديه
والفضل خلفه، او قم خلفه والفضل بين
يديه فانهم شئوا فامام خير

باب ۵۵

۹۰۷۔ حکایتنا حدیث بن خالد حدثنا
ہام حدثنا قتادة حدثنا انس بن مالک عن
معاذ بن جبل رضي الله عنه قال: بينا انا رديف
النبي صلى الله عليه وسلم ليس بيني وبينه اكل
اخيرة الدحل، فقال: يا معاذ قلت لبيك رسول
الله وسعديك ثم سار ساعة، ثم قال: يا معاذ
قلت لبيك رسول الله وسعديك، ثم سار ساعة
ثم قال: يا معاذ قلت لبيك رسول الله وسعديك
قال هل تدري ما حق الله على عباده؟ قلت الله
ورسوله اعلم، قال حق الله على عباده ان يعبدوه
ولا يشركوا به شيئا ثم سار ساعة، ثم قال يا
معاذ بن جبل، قلت لبيك رسول الله وسعديك،
فقال هل تدري ما حق العباد على الله اذا فعلوه
قلت الله ورسوله اعلو، قال حق العباد على الله
ان لا يعبدوا به

باب ۵۶

۹۰۸۔ حکایتنا الحسن بن محمد بن صبيح
حدثنا يحيى بن عباد حدثنا سفيان
يحيى بن ابي اسحاق قال سمعت انس بن مالک رضي

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ قَرَأْتُ لَدِيكَ أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ يَسِيرُ وَيَبْغُضُ نِسَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدِيكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَثَرَتْ النَّاقَةُ فَقُلْتُ الْمَرْءُ فَكَذَلْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا أَمَكُمُ، فَشَدَّ دُبَّ الرَّحْلِ وَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَنَا أَوْسَرَأَى الْمَيْدِينَةَ قَالَ: أَيُّبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لَدِينَا حَامِدُونَ؟

بَابُ الْإِسْتِيفَاءِ وَوَضْعِ الدُّخْلِ عَلَى الْاُخْرَى

۹۰۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُبَيْرُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَادِ بْنِ تَيْمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ أَبْصَلَ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْطَجِعُ فِي الْمَسْجِدِ رَافِعًا رُحْدَى رَجُلَيْهِ عَلَى الْاُخْرَى؟

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْأَدَبِ

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ

۹۱۰- حَدَّثَنَا أَبُو نُؤَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ابْنُ أَبِي خَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدٍ الشَّيْبَانِي يَقُولُ أَخْبَرَنَا صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ وَأَدَمًا يَبْدِيهِ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللَّهِ - قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ؟ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى نَبِيِّهَا قَالَ ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ يُدْعَى الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ الْيُحْيَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ - فَكَانَ حَدَّثَنِي بِهَذَا وَكَوْنُ

إِسْتَدْرَاجُهُ لَدَا فِي؟

تھا اور وہ چل رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک نوجوان عورت آپ کے پیچھے چلی گئی اور آپ نے اس کی طرف اشارہ کیا کہ عورت۔ پھر میں اتر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہاری ماں ہیں۔ چنانچہ میں نے سواری کو کس دیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سواری ہو گئے۔ جب ہم نزدیک آئے تو یہ عورت متوجہ ہو کر دیکھا تو آپ نے کہا: ہم واپس لوٹنے والے، تو یہ کہنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کرنے والے۔

چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھ لینا

عبدالبن تیمم نے اپنے چچا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا کہ آپ نے اپنا ایک پیر اٹھا کر دوسرے پر رکھ رکھا تھا۔

اللہ کے نام سے شروع جو راہ پران نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ادب کا بیان

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت فرمائی

ابو عمرو شیبانی کا بیان ہے کہ میں اس گھر والے نے بتایا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کی جانب اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دیکھا کہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ فرمایا کہ نماز اپنے وقت پر پڑھنا، عرض کی کہ چہ کونسا؟ فرمایا کہ پھر والدین کے ساتھ نیکی کونا عرض گزار ہوئے کہ پھر کونسا؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ان کا یہ ہے کہ مجھ سے آپ نے یہی چیزیں بیان فرمائیں اگر میں اہل بیت سے ہوں تو آپ مزید بتا رہے۔

حسن سلوک کا لڑکوں میں سب سے زیادہ مستحق کون سے
 ابو زرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
 فرمایا: ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر
 ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میرے حسن سلوک کا سب سے نیا
 مستحق کون ہے؟ فرمایا کہ: باری والدہ۔ عرض کی کہ پھر کون ہے؟ فرمایا
 کہ تمہاری والدہ۔ عرض کی کہ پھر کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری
 والدہ ہے۔ عرض کی کہ پھر کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا
 والد ہے۔ اسی طرح ابن قمرہ، یحییٰ بن القزلبی نے ابو زرہ
 سے روایت کی ہے۔

والدین فی بغیر اجازت جہاد پر نہ جائے
 مسند، یحییٰ، سفیان، ابن ماجہ، حلیب بن الازہب۔
 محمد بن کثیر، سفیان، حلیب، ابوالعباس۔ نے حضرت عبداللہ
 بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی
 نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ کیا میں جہاد
 کروں؟ فرمایا کہ کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا
 تو ان کی خدمت کر دے یہی تمہارا جہاد ہے۔

کوئی اپنے والدین کو گالی نہ دے
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت
 بڑے کبیرہ گناہوں میں سے ایک یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین پر
 لعنت کرے۔ دریافت کیا گیا کہ کوئی اپنے والدین پر کس
 طرح لعنت کرتا ہے؟ فرمایا کہ آدمی دوسرے کے
 والد کو گالی دے کہ تیرے تیرے باپ اور اس کی ماں
 کو گالی دیتا ہے۔

والدین کے ساتھ نیکی کرنے والے کی محافل قبول ہوتی ہے
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی جہاد سے تھے کہ
 انہیں بارش نے آگیا، چنانچہ وہ ایک پہاڑ کی غار میں چھپ گئے غار کے منہ
 پر پہاڑ کے اوپر سے ایک بہت بڑا پتھر آگرا اور وہ جہاد ہو کر رہ گئے چنانچہ

باب ۵۵۵ من احق الناس بحسن الصحبة
 ۹۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
 عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاءِ بْنِ شُرْمَةَ عَنْ أَبِي سُرَّةَ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ
 أَحَقُّ بِحَسَنِ مَعَايِبِي؟ قَالَ أُمُّكَ، قَالَ مَتَى؟
 قَالَ أُمُّكَ، قَالَ كَمْ مِنْ؟ قَالَ أُمُّكَ، قَالَ كَمْ مِنْ؟
 قَالَ كَمْ أَبْنَاكَ. وَقَالَ أَبُو شُرْمَةَ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي
 حَكْدَمَةَ أَبُو زُرَّارَةَ وَشَكَّةٌ:

باب ۵۵۶ لا يجاهد إلا بآذن الأبوين
 ۹۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
 سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَ لَحْدَثَنَا حَنْبَلٌ قَالَ وَحَدَّثَنَا
 مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي
 الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَجَاهِدُ؟ قَالَ لَكَ أَبَوَانِ؟
 قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبَيْنَهُمَا فَجَاهِدْ:

باب ۵۵۷ لا يسب الرجل والديه
 ۹۱۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
 بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكِبَائِرِ أَنْ
 يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَلْعَنُ
 الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ
 فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ:

باب ۵۵۸ إجابة دعاء من بكى والديه
 ۹۱۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا
 إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ
 عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ يَتِمُّونَ أَخْدَانَهُمْ

وہ آپس میں کہنے لگے کہ کوئی ایسا نیک عمل دیکھو جو تم نے بعض رمضان المبارک کے لئے کیا ہو اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو خلیفہ یہ مشکل آگیا ہو جاؤ چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! میرے والدین زندہ تھے اور اتنا ہی بڑھ چکا تھا کہ میرے بچے نے میرے چھوٹے بچے بھی تھے میں ان کے لئے بکریاں چرایا کرتا تھا جب میرا نام کو لو اس وقت تو بکریاں زندہ اور اپنے گھوں سے پہلے والدین کو دودھ پلا کر تھا ایک مہینہ تک میں دودھ جاتا تھا اور شام کو دیر گواپس ڈالتا۔ وہ اس وقت سوچے تھے میں حسب معمول دودھ لیکر ان دونوں کے سر پر لے آکر دھواؤں پھر منہ سے پلا کر دیکھتا تھا اور پھر ان کو ان سے پہلے پلا دیتا تھا مجھے اچھا نہ لگا تھا کہ بچے میرے گھوں کے پاس رو بیٹے رہتے تھے۔ مگر میں نے ان کو میری اداسی کی حالت میں اس اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اگر میں نے یہ کام بعض قریبی رشتہ داروں کو اس سے پہلے کر دیا تو اللہ تعالیٰ ان کو دیکھیں پس اللہ تعالیٰ نے اُسے حضور ﷺ سے اس میں انہیں آسمان نظر آنے لگا۔ دوسرے نے کہا: اے اللہ! میری ایک چھڑی تھی جس میں بیت زیاہ عمت کرتا تھا جتنی کوئی آدمی کسی عورت سے کرتا ہو گا میں نے اس سے اپنی بلی خواہش کا اظہار کیا تو اس نے اس وقت تک کیلئے انکار کیا جب تک اُسے سو دینار دوں میں نے دودھ و سوپ خرید کر دی یہاں تک کہ سو دینار جمع کر لیے میں انہیں لیکر اس کے پاس گیا جب میں اس کی دھڑوں ہاتھوں کے درمیان بیٹھ گیا تو اس نے کہا: اے اللہ! کے بند اللہ سے خود اور مجھے ہر کوئی کھولیں پس میں اس کے پاس چلا آیا اے اللہ! اگر میں نے ایسا عرض کر دیا تو کیا کیے تو یہاں اس شخص کو آسمان فرما دے پس چنانچہ حضور ﷺ سے دعا کی کہ میرے لئے یہ دعا اے اللہ! بیشک میں نے ایک مزدور کو اپنے کام پر رکھا تھا کہ ایک فرقہ چلا دے گا جب وہ کام ختم ہو چکا تو اس کو اپنی مزدوری کا مطالبہ کیا میں نے مزدوری اس کے سامنے رکھ دی لیکن وہ مزدوری چھوڑ کر میرے پاس چلا گیا پس میں ان کے ساتھ برابر کا شکار کرتا رہا یہاں تک کہ لے کر گئی تو اس نے فریادیں اُڑھ کر اہل کھلیا۔ مدتوں بعد وہ میری پاس آیا اور کہنے لگا کہ اللہ سے خود بخود پر ظلم نہ کرو اور میرا حق مجھے دے دو۔ میں نے کہا ان لوگوں اور چرواہوں کی طرف جائز یہ سب تمہارا مال ہے اس نے کہا کہ اللہ سے خود داد میرے ساتھ غلامی کرو میں نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ غلامی نہیں کر رہا ہوں بلکہ یہ اپنی گائیں اور چرواہے چاہو۔ پس وہ انہیں لے کر چلا گیا۔ پس تو جانتا

الْمَطَرُ فَمَا نَزَلْنَا إِلَى غَارِي فِي الْجَبَلِ فَإِنْ حَطَّتْ عَلَى فَوْحِ غَارِهِمْ حَصْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَاطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَنْظِرُوا أَعْمَالَ أَعْمَلْتُمْوهَا لِلَّهِ صَالِحَةً فَأَدْعُوا اللَّهَ بِهَا لَعَلَّهُ يَفْدِيَهَا، فَقَالَ أَحَدُهُمُ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَيْدَانِ وَلِي حَبِيبَةٌ صِفَاؤُ كُنْتُ أَرْغَى عَلَيْهِمْ فَأَذَارُحْتُ عَلَيْهِمْ فَخَلَبْتُ بَدَأْتُ بِدَلْدَى أَسْقِيَهُمْهَا قَبْلَ وَلَدِي وَإِنَّهُ نَارِي الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهَا قَدْ نَامَا فَخَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَنَمْتُ بِأَيْحِلَابٍ فَخَمْتُ عِنْدَ نَوْمِهِمَا أَكْثَرُ أَنْ أَوْظِرَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْثَرُ أَنْ أَبْدَأَ بِالنَّصِيبَةِ قَبْلَهُمَا وَالنَّصِيبَةُ يَنْتَصِرُ عَزُونَ عِنْدَ قَدْحِي فَخَرَّ يَدِي ذَلِكَ دَابِي وَدُأِبُهُمْ حَتَّى حَلَمَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ فِي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَأَفْدَحْ لَنَا فَرَجَةً تَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللَّهُ لَهُمْ فَرَجَةً حَتَّى يَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ - وَقَالَ الثَّانِي: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ لِي ابْنَتَانِ عِمَّ أُحِبُّهُمَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ ابْنِي جَالِ ابْنَتَانِ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى أَتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَسَجِئْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَلَقِيَتْهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رَجُلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنَّي اللَّهُ وَلَا تَفْخِرْ الْخَاسِرُ فَقَمْتُ عَنْهَا اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي قَدْ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَأَفْدَحْ لَنَا مِنْهَا فَرَجَةً لَهُمْ فَرَجَةً وَقَالَ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ أَسْتَأْجِدُ رَجُلًا يَكْرِؤُ أُرِي فَلَئِمَّا قَفْنِي حَتَّى قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ فَدَعَيْتُ عَنْهُ فَلَمَّا نَزَلَ أَرْغَى حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَعْدَ ذَوَائِعِهَا كَجَاؤُنِي فَقَالَ إِنَّي اللَّهُ وَلَا تَطْلُبْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ أَذْهَبُ إِلَى ذَلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا فَقَالَ إِنَّي اللَّهُ وَلَا تَهْزَأُنِي فَقُلْتُ إِنَّي لَا أَهْزَأُ

ہے۔ مگر میں نے یہ شخص تیری رضا کے لئے کیا تو جتنا راستہ بند ہو گیا ہے اُسے کھول دے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُن کے سامنے

یہ دو پتھر پیش دیے۔
والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے۔

حضرت معمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ماؤں کی نافرمانی تم پر حرام فرمائی ہے نیز عام ضرورت کی چیزیں نہ دینے اور لڑکیوں کو ذمہ دار کر کے سے منع فرمایا ہے۔ اُس نے تمہارے لئے بیچارہ گفتگو سوال کی اثرات اور مال ضائع کرنے کو ناپسند کیا ہے۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں بہت بڑے کبیرہ گناہ نہ بتاؤں۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا اُس وقت آپ ٹیک لگانے پر مجبور تھے کہ اُنھ بیٹھے اور فرمایا: خبردار اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی۔ نیز جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی۔ چنانچہ آپ برابر یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے دل میں کہا کہ آپ شاید غلو میں نہیں ہو گئے۔

عبد اللہ بن ابوبکر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کا ذکر فرمایا۔ آپ سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، کسی جان کو قتل کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ پھر فرمایا کہ کب میں کبیرہ گناہوں میں سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ فرمایا کہ جھوٹی بات یا فرمایا کہ جھوٹی گواہی۔ شعبہ کا کہنا ہے کہ میں نے غالب گمان یہی ہے کہ آپ نے جھوٹی گواہی کے متعلق فرمایا۔

مشترک باپ سے صلہ رحمی :

عروہ بن زبیر کا بیان کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں میرا والدہ میرے پاس آئیں جو مسلمان نہ تھیں۔ پس میں نے نبی کریم

بَيْنَكَ فَخَذَ ذَلِكَ الْبَقَرُ وَرَاعِيَهَا فَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَفِي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهِكَ فَأَنْدِمُ مَا بَقِيَ فَقَدِمَ اللَّهُ عَنْهُمْ :

باب ۶۲ عَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْكَبَائِرِ ۹۱۵ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ وَثَّاحٍ عَنِ الْمُخَيَّرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَتَمَ عَلَيْكُمْ عَقُوقَ الْأُمّهَاتِ وَمَتَمَ وَهَاتِ وَوَادَ الْأَبْتَاتِ وَكَبَرَهُ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثَرَةُ السُّؤَالِ وَرَضَاعَةُ الْمَالِ ۹۱۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَمَاعٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْأَوْسِيُّ

عَنِ الْحَدِيثِ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِكَبَرِ الْكَبَائِرِ؟ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: الْأَشْرَكَ وَالشُّوْكَ وَعَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مَتَكًا فَجَلَسَ فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الذُّوْرِ وَشَهَادَةُ الذُّوْرِ؟ وَقَوْلُ الذُّوْرِ وَشَهَادَةُ الذُّوْرِ فَمَا لَأَلْ يَقُولُهَا حَتَّى قُلْتُ لَا تَسْكُتُ :

۹۱۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَمَاعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِرَ أَوْ سَمِعَ عَنِ الْكَبَائِرِ فَقَالَ: الْأَشْرَكَ وَالشُّوْكَ وَالْعَقُوقُ وَالْوَالِدَيْنِ فَقَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِكَبَرِ الْكَبَائِرِ؟ قَالَ قَوْلُ الذُّوْرِ وَقَالَ شَهَادَةُ الذُّوْرِ قَالَ شُعْبَةُ وَكَثَرُ خَلْقِي أَنَّهُ قَالَ شَهَادَةُ الذُّوْرِ :

باب ۶۳ صِلَةُ الْوَالِدِ الْمُشْرِكِ ۹۱۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَدْرَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَخْبَرَنِي أَسْمَاءُ ابْنَةُ أَبِي سَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَتَنَبَّأُنِي

رَأَيْتُهُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصْلُهَا؟ قَالَ نَعَمْ
قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهَا: لَا يَنْهَاهُمُ
اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا كَفَرُوا فِي الْآيَاتِ

بِأَصْلِهِ صَلَواتُ الْمَلَائِكَةِ أَمَهَا وَكَلَّهَا سَأَلَ
وَقَالَ الْكَلْبُ حَدَّثَنِي هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
أَسْمَاءَ قَالَتْ قَدِمْتُ أُتِي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ
قُدَيْشٍ وَمَدَنِيٍّ إِذْ عَاهَدَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ آبِيهِمَا فَاسْتَفْتَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: إِنْ أُتِي قَلَامَتٌ
وَهِيَ بِرَأْيِهِ قَالَ: نَعَمْ صَلَواتُ الْمَلَائِكَةِ

۹۱۹. حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا الْكَلْبُ عَنْ عُرْوَةَ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرْقُلَ
أَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَعْزِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِأَمْرِنَا بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَقَابِ وَالصَّلَاةِ
بِأَصْلِهِ صَلَواتُ الْأَخِ الْمَشْرِئِ

۹۲۰. حَدَّثَنَا مُزَيْبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعِزِّ بْنِ مَسْلُومٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ
سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَأَلَ ابْنُ عُمَرَ حَلَّةً
سَيَلَاءَ تَبَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْتَعُ هَذِهِ وَابْتَسَمَ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذَا جَاءَكَ الْوُقُودُ، قَالَ: إِنَّمَا يَلْبَسُ
هَذِهِ مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ. فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْهَا بِحُلٍّ فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ حَلَّةً فَقَالَ: بَكَيْتَ الْبَسَمَ
وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ، قَالَ: إِنْ لَوْ أُعْطِيَكَهَا
لَتَبَسَهَا فَلَنْ تَتَّبِعَهَا أَوْ تَلْسُوهَا. فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرَ
إِلَى آخِرِ كَلَامٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ

بِأَصْلِهِ فَضْلُ صَلَواتِ الرَّحْمَةِ
۹۲۱. حَدَّثَنَا أَبُو لَوْثَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ

صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا ان کے ساتھ صلہ
رشی کروں؟ فرمایا ہاں۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت نازل فرمائی: اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو
جو دین میں تم سے نہ لڑے (سورۃ الممتحنہ آیت ۱۰)
عورت کا اپنی ماں سے نہ اونٹ کی موجودگی میں صلہ رحمی
کرنا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء نے فرمایا کہ میرے ہشترکہ والدہ
اپنے والد کو ساتلے کر ان دنوں میرے پاس آئیں جبکہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم اور قریش کے دو میاں، ہمدانہ، عاتقہ میں رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو چھٹی خاطر عرض گزار ہوا کہ میرے غیر مسلم والدہ آئی ہے اور
ہاں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

حضرت عبد اللہ بن عباس کا بیان ہے کہ حضرت ابو
سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے انہیں بتایا کہ جب ہر قدر شاہ روم
نے انہیں بلایا تو انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
بہیں غار بڑھنے، خیرات کرنے، پاک دامن رہنے اور صلہ رحمی کرنے
کا علم فرماتے ہیں۔

مشرب بھائی کے ساتھ صلہ رحمی کرنا

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے فرمایا کہ حضرت عمر نے ایک سرخ ریشی حلقہ بکتب ہجوادیکھا تو عرض گزار
ہوئے کہ یا رسول اللہ! اسے آپ خریدیں تاکہ جمعہ کے روز اور وفود کی
آمد کے وقت اسے پہن لیا کریں فرمایا کہ اسے وہ پہنتے ہیں جبکہ آخرت میں کوئی
حصہ نہ ہو۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اسی طرح کے
تختے آئے تو آپ نے ایک حضرت عمر کے تختے بھیج دیا۔ وہ عرض گزار ہوئے
کہ میں اسے کیسے پہنوں جبکہ ان کے بارے میں آپ نے ایسا فرمایا ہے
ارشاد ہوا کہ میں نے یہ تمہیں پہننے کیلئے نہیں دیا بلکہ اسے فروخت کر لو

یا کسی اور کو ہنادو پس حضرت عمر نے وہ اپنے اس بھائی کیلئے بھیج دیا جو
مکہ مکرمہ میں تھے اور اسی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔

صلہ رحمی کی فضیلت

موسیٰ بن طلحہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوالیوب انصاری رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ کسی نے بارگاہ رسالت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے کوئی عمل بتائیے جو جنت میں لے جائے۔ مومن بن طلحہ نے حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی اس سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے سنا ہے کہ اگر کوئی ایک سو بار "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ" کہے تو اسے جنت میں لے جائے۔ تو آپ نے فرمایا کہ اسے کیا ہوا؟ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے ایک ضرورت ہے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، نہ قائم کرو، نہ کوکۃ دو اور مسجد بھی نہ کرو۔ اب اسے چھوٹے دو راوی کا بیان ہے کہ گویا اس وقت حضور اپنی سواری پر تھے۔

رشتہ داری توڑنا گناہ ہے۔

محمد بن جابر بن مطعم کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت جابر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فدا مانتے ہوئے سنا کہ رشتہ داری توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

صلہ رحمی کے باعث رزق میں فراخی ہونا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فدا مانتے ہوئے سنا ہے کہ جس کو یہ بات اپنی لگتی ہے کہ اس کا رزق فراخ ہو اور اس کی عمر دراز ہو جائے تو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کیا کہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فدا مانتے ہوئے یہ چاہتا ہے کہ اس کے

أَخْبَرَنِي بَنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الدَّحْلَن حَدَّثَنَا بِهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوَيْبٍ قَابُوهُ عُمَرَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَكْثَرُ مَا سَمِعَ مُوسَى ابْنُ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَكْثَرُ مَا رَفَعَنِي اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، فَقَالَ الْقَوْمُ مَالَهُ مَالَهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا مَالُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا تَقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرْفًا، قَالَ كَأَنَّهُ كَانَ عَلَى رَأْسِهِ

باب ۶۶۱ شِم الْقَاطِع

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ إِنَّ جَبْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّكَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ

باب ۶۶۲ مَنْ بَسِطَ لَدَى الدَّرَمَاتِ

بَصَلَةَ الرَّحِمِ ۹۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ ابْنَ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَبْسُطَ لَدَى رِزْقِهِ وَأَنْ يَنْسَالَكَ فِي أَثَرِهِ

فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ

نہیں، میرا ولی تو اللہ تعالیٰ ہے اور نیک مسلمان ہیں جنسہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے۔ جو انہوں نے عبدالواحد، بیان اقلیس حضرت عمرو بن العاص نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔ ہاں میری آن کے ساتھ رشتہ داری ہے جسے میں تری کے ساتھ ترکھتا ہوں یعنی رشتہ داری کے باعث جلد رکن کرتا ہوں۔

بدلہ لینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے
اعش، حسن بن عمرو اور فطر بن خلیفہ نے مجاہد بن جبر سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے سفیان کا بیان ہے کہ اعش نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک مرفوعاً روایت نہیں کیا جبکہ حسن اور فطر نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: بدلہ لینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اُس سے رشتہ ٹوٹا جائے تو وہ اُسے جھڑپے۔

جس نے حالتِ شُرک میں صلہ رحمی کی پھر مسلمان ہو گیا

عمرو بن زبیر کا بیان ہے کہ انہیں حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ان کاموں کے بارے میں حضور کا کیا خیال ہے جو میں زمانہ جاہلیت میں کیا کرتا تھا جیسے صلہ رحمی، غلام آزاد کرنا اور صدقہ دینا۔ کیا ان کا مجھے کوئی اجر ملے گا؟ حضرت حکیم کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی سابقہ بھلائیوں کے سبب ہی وہابی اسلام سے مشرف ہو رہے ہو۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ابو الیمان سے آنحضرت مروی ہے۔ معمر، صالح، ابن مسافر نے آنحضرت کہا ہے۔ ابن اسحاق کا قول ہے کہ آنحضرت سے مراد نبی کریم ہے۔ اسی طرح بشام نے اپنے والد

ماجد سے روایت کی ہے کہ
دوسرے کے کئے کو کھلنے دینا، اُسے بوسہ دینا اور
اُس سے قینا بولنا

حضرت ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس حدیث میں اپنے

یَقُولُ: إِنَّ آلَ أَبِي قَالٍ عَمْرُو بْنُ قَالٍ كَتَابَ مُحَمَّدٍ بَنِي بَنِي كَيْسٍ بِأَمْلِيَّاتٍ لَمْ يَدْلِيَنِي اللَّهُ وَصَارَ لِمُ الْمُؤْمِنِينَ. رَأَى حَبَسَهُ بَنِي عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ لَمْ يَرْجُوا أَجْلَهَا بَلَا لَهَا يَنْفِي أَجْلَهَا بِصَلَتِهَا

بَابُ ۹۲۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَالْحَصَنِ بْنِ عَمْرٍو وَفَطْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَهُ الْأَعْمَشُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَهُ حَسَنٌ وَفَطْرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاحِدُ بِالْمُكَافِي وَلَكِنَّ الْوَاحِدَ الْبُذِي إِذَا قَطَعَتْ رَحِمَهُ وَصَلَهَا

بَابُ ۹۳۰. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حَنْظَلَمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا يَكُنْ أُمَمًا أَكُنْتَ أَتَحَنَّنُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَلَةٍ وَعِتَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ هَلْ لِي فِيهَا مِنْ أَجْرٍ قَالَ حَكِيمٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسَلَّمْتُ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ وَيُقَالُ أَيْضًا عَنْ أَبِي الْيَمَانِ أَتَحَنَّنُ، وَقَالَ مَعْمَرٌ وَصَالِحٌ قَالَيْنِ الْمَسَافِرُ أَتَحَنَّنُ، وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ أَتَحَنَّنُ

التَّشَدُّرُ وَتَابَعَهُمْ هُشَامٌ عَنْ أَبِيهِ

بَابُ ۹۳۱. حَدَّثَنَا حَبَابُ بْنُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ

تَلْعَبُ بِهِ أَوْ قَبْلَهَا أَوْ مَا زَحَرَهَا

واللہ اعلم کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور میرے جسم پر زبرد و تنگ کی قمیص تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سنئے سنئے عبد اللہ کا بیان ہے کہ یہ حبشہ کی زبان میں سنئے کی جگہ کہتے ہیں یعنی اچھی ہے۔ حضرت ام خالد فرماتی ہیں کہ میری مہر نبوت سے کھینچنے لگی میرے والد میرے بچے کو انسا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بچے کھینچنے والے میرے والد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کپڑا خوب پہنوا اور چلا کر کے چھانڈو پھر خوب پہنوا اور پڑنا کر کے چھانڈو پھر خوب پہنوا اور پڑنا کر کے چھانڈو عبد اللہ کا بیان ہے کہ وہ کپڑا بہت دنوں باقی رہا یہاں تک کہ ایک مدت گزر جانے کے باعث کالا ہو گیا۔

بچے سے پیار کرنا، اُسے بوسہ دینا اور گلے لگانا ثابت ہے حضرت انس سے روایت کی کہ حضور نے اپنے صاحبزادے ابولہب کو لیکر بوسہ دیا اور فرمایا:

ابن ابی نعیم کا بیان ہے کہ ابن ابی نعیم نے فرمایا: میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک آدمی ان سے حجر کے خون کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ اُس نے کہا کہ میں عراق کا باشندہ ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ خدا اس شخص کو تو دیکھو کہ حجر کے خون کا حکم پوچھتا ہے۔ حالانکہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے کو ضمید کر دیا تھا اور میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فسرمانے ہوئے سنا کہ یہ دونوں (امام حسن اور امام حسین) دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتاتے ہوئے فرمایا: میرے پاس ایک عورت اپنی دو گھنٹوں کو لے کر مانگنے آئی۔ اس وقت میرے پاس ایک کھجور کے سوا اور کچھ نہ نکلا میں نے وہی کھجور اُسے دے دی تو اُس نے اپنی دونوں بیٹیوں میں بانٹ دی۔ پھر وہ کھڑی ہوئی اور چلی گئی۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو میں نے آپ سے اُس کا ذکر کیا۔ چنانچہ فرمایا کہ جو ان بیٹیوں کو کچھ بھی دے اور ان پر اسان کرے تو اُس کے لئے وہ بیکار ہو جائے گی۔

بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَتْ: أَكْبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي وَعَنِّي قَمِيصٌ أَصْفَرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَنَةٌ سَنَةٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَهِيَ يَا لِحَبَشَةٍ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَلَا هَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ الْمَسْبُورَةِ لَمْ يَسْأَلْ أَبِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعَهَا. كَرَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْنِي وَأَخِيحِي، ثُمَّ أَبْنِي وَأَخِيحِي، ثُمَّ أَبْنِي وَأَخِيحِي قَالَتْ عَبْدُ اللَّهِ قَبِيحٌ حَتَّى ذَكَرْتَنِي مِنْ بَقَائِهَا.

باب ۵۵ رَحْمَةُ الْوَلَدِ وَتَقْبِيلُهُ وَمَحَانِقُهُ. وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ: أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ. ۹۳۲. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْمٍ قَالَ كُنْتُ شَاهِدًا لَابْنِ عَمْرٍو سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ مِنْ أَهْلِ أَلْعَرِاقِ قَالَ أَنْظِرُوا لِي هَذَا يَسْأَلُنِي عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَقَدْ تَمَلَّوْا ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمِيعَتُ ابْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: هُمَا رِيحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا.

۹۳۳. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عُمَرَوَ بْنَ الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَأَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ: جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مَعَهَا رِيحَانَتَانِ تَسْأَلُنِي فَلَوْ تَهْدِي هِدَايَ غَيْرَ تَمَرَةٍ قَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهُمَا فَفَقَسَمَتُهُمَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا مَا شَرَّتَا مَتًى فَخَرَجَتْ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَتْهُ فَقَالَ: مَنْ يَنْبِي مِنْ هُنَا وَابْنَاتِ شَيْئًا فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ مَسَلًا مِنَ النَّارِ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جاسے پاس تشریف لائے اور حضرت امیر بنت ابولہب (اپنی بیٹی) کو اس کو آپ نے اپنے دوڑ مبارک پر اٹھایا بوجھا۔ پھر آپ نماز پڑھنے لگے تو جب رکوع میں جاتے تو انہیں اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن بن علی کو بوسہ دیا اور اس وقت آپ کے پاس اقرع بن حابس تمیمی بیٹھ ہوئے تھے۔ اقرع نے کہا میرے نو دس بیٹے ہیں لیکن میں نے تو ان میں سے کبھی کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا جو لوگوں پر رحم نہ کرے اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر گھنے لگا کہ آپ تو بچوں کو بوسہ دیتے ہیں حالانکہ ہم تو انہیں بوسہ نہیں دیتے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے مہربانی کو نکال دیا تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس چند قیدی لائے گئے۔ جن میں ایک عورت بھی قید کر کے لائی گئی تھی۔ اس قیدی عورت کی چھاتیوں میں دودھ بھرا ہوا تھا۔ جب وہ قید میں کسی بچے کو دیکھتی تو اسے دودھ پلاتی یعنی سینے سے لگالیتی اور دودھ پلانے لگتی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا

کیا تمہارے خیال میں یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ نہیں حالانکہ وہ قدرت رکھتی ہے لیکن ڈانے کی نہیں۔ پس آپ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر زیادہ مہربان ہے اس سے جتنی یہ اپنے بیٹے پر ہے۔

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ لُبَيْثٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُقْبِرِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَامَهُ بِنْتُ أَبِي النَّعَّاسِ عَلَى عَاتِقِهِ فَصَنَى فَإِذَا رَكْعٌ وَضَعَهَا فَإِذَا رَفَعَهَا رَفَعَهَا.

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَدِينَكَاهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيَّ جَالِسًا، فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشْرَةَ مِنْ أَوْلَادِي مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يَرْحَمْ.

۹۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: تَقْبَلُونَ الضَّبَّيَانَ! فَمَا تَقْبَلُهُمْ! فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَذَا مِلْكُكَ لَكَ إِنْ نَزَعَهُ اللَّهُ مِنْ مِلْكِكَ الرَّحْمَةُ.

۹۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدِمَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْجِي فَإِذَا امْرَأَةٌ مِمَّنْ السَّبْجِي قَدْ تَحَدَّبَ حَدَائِهَا تَسْقَى إِذَا وَجَدَتْ صَبْغًا فِي السَّبْجِي أَخَذَتْهُ فَالْمَصْقَةُ يَبْطُلُهَا وَارْضَعَتْهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تَرَوْنَ هَذِهِ طَارِحَةً قُلْدَهَا فِي النَّارِ؟ قُلْنَا لَا دَهِي تَعْدِي رَسْمِي أَنْ لَا تَطْرَحَهُ، فَقَالَ اللَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ يَوْلَاهَا.

بَادِيَهُ جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةً جُزْءٍ - ۹۳۸ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا بِشْعَبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُ زَيْدًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةً جُزْءٍ فَأَمْسَكَ مِنْهَا تِسْعَةً وَتِسْعِينَ جُزْءًا وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ مِنْ جُزْءٍ قَلِيلًا قَلِيلٌ فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ إِلَّا الْخَلْقُ يَتَلَذَّثُ بِهَا خَلَقَ النَّفْسَ حَافِظَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشِيَةً أَنْ تَصِيبَهَا

بَادِيَهُ قَتَلَ أُمِّهِ خَنْزِيرَةً أَنْتَ يَا حَكَمُ مَعَهُ - ۹۳۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرَحْبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الدَّنَبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ زِينَةً أَوْ هُوَ خَلَقَكَ ثُمَّ قَالَ أَيُّ قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشِيَةً أَنْ يَأْكَلَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَيُّ قَالَ أَنْ تَزْنِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ - وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَحْذِيرًا قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ لَا يُدْعُونَ مَعَ أَثَرِهِمْ أَحَدًا

بَادِيَهُ وَضِعَ الصَّبِيُّ فِي الْحُجْرِ - ۹۴۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ صَبِيًّا فِي حُجْرٍ مَجْرُوكَةٍ فَبَالَ عَلَيْهِ فَنَادَى بِمَا يَرَى فَاتَّبَعَهُ

بَادِيَهُ وَضِعَ الصَّبِيُّ عَلَى الْفَخِذِ - ۹۴۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَارِثُ بْنُ هَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَمَانَ يَحْدِثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَابَةَ يَحْدِثُ عَنْ أَبِي عُمَانَ الْهَمْدَانِيِّ يَحْدِثُ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَسَمَةَ بِنْتِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ

اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کیے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کیے ہیں چنانچہ ننادے تھے اپنے پاس رکھ لے اور ایک حصہ زمین پر نازل کیا۔ غلوں جو ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہ اسی ایک حصے سے ہے، یہاں تک کہ گھوڑا جو اپنے بچے کو تکلیف پہنچنے کے لئے اس کے اہل سے بچتا تھا اس کے لئے یہ بھی اسی ایک حصے سے ہے

اولاد کو اس ڈر سے قتل کرنا کہ اس کے ساتھ کھائے گی

عمر بن شریحیل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ تو اللہ کا کسی کو شریک ٹھہرانے کا لکھ اس نے مجھے پھیلایا ہے۔ عرض کی کہ پھر کونسا؟ فرمایا کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرے کہ وہ میرے ساتھ کھائے گی۔ عرض کی کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ تو اپنے بھائی کی بیوی سے نہ کرے۔ اور اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نائذ میں یہ بات نازل فرمائی ہے۔ اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے (مؤید الفرقان: آیت ۹۸)

کے کو گوشت میں لینا

عمر بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بچے کو گود میں لے کر اس کو تنیک فرمائی تو اس نے آپ کے اوپر چڑھ کر دیا پس آپ نے ہاتھ لگا کر اس پر ہاتھ دیا۔ بچے کو ران پر بٹھانا

حضرت ابوعثمان مہدی نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے لے کر اپنی ران پر بٹھا لیا کرتے اور امام حسن کو اپنی دوسری ران پر بٹھاتے

پھر دونوں کو اپنے ساتھ چٹاپے اور دما کرتے : - اے اللہ
ان دونوں پر رحم فرما۔ کیونکہ میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں۔
تیمی کا بیان ہے کہ میرے دل میں یہ خیال گزرا کہ
میں نے ابو عثمان سے فلاں فلاں حدیثیں سنی ہیں لیکن
یہ حدیث تو ہمیں سنی۔ جب میں نے اپنی بیاض
دیکھی تو اس میں یہ حدیث اُسی طرح لکھی ہوئی دیکھی
جیسے تھی۔

وعدہ پورا کرنا ایمان کا حصہ ہے

مروہ بن ثمریہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے فرمایا : - مجھے کسی طور پر اتار رکھ لیں آگے
جتنا حضرت عمرؓ پر حالانکہ وہ میرے نکاح سے بیس سال
پہلے وفات پا گئے تھے۔ کیونکہ میں حضور کو اکثر ان کا ذکر فرماتے
ہوئے سنی نیز حضور کو آپ کے رب نے حکم فرمایا تھا کہ
انہیں جنت میں موتی کے مل کی بشارت دے دو اور جب حضور
بکری ذبح فرماتے تو ان کی سیلوں کے لئے اُن میں سے بھیجتے۔

ف : یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۲۳۳۲ اور ۲۳۴۴ میں بھی موجود ہے۔ محبت کا یہ بھی تقاضا ہے کہ محبوب کا ذکر تعریف
کے ساتھ کثرت سے زبان پر آتا ہے اور محبوب کی وفات کے بعد بھی اُسے بھلایا نہیں جاتا کہ یہ بھی محبت کا تقاضا ہے کہ آدمی محبوب
کے پیاروں سے بھی پیار کرتا ہے اور حسن سلوک کے وقت انہیں دوسروں پر ترجیح دیتا ہے۔ محبت کے یہ تمام تقاضے بتاتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی پہلی زوجہ مطہرہ اور امت محمدیہ کی اولین ماں حضرت عمرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کتنی محبت تھی جنہ
کی زبان مبارک سے اکثر ان کی تعریفیں سننا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے باعثِ رشک تھا کیونکہ اپنے وقت میں یہ
محبوب پروردگار کی بھرپور تھی۔ ذلک فضلُ اللہ یؤتیہ من یشاء ذلک اللہ ذو الفضل العظیم۔

تعلیم کی پرورش کرنے کی فضیلت

ابن مازم نے حضرت ہبل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
: میں اور تمہیں کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح نزدیک
ہوں گے اور آپ نے انگشت شہادت اور درمیان انگلی کے
درمیان یہ بات بتائی۔

یہ خواہش کے لئے محنت کرنے والا

عَنْهَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ فِي
فَيْفَعْدَانِي عَلَى فَيْفَعْدٍ وَيَقْعِدُ الْحَسَنَ عَلَى فَيْفَعْدٍ
الْأُخْرَى ثُمَّ يَمُتُهُمَا ثُمَّ يَقُولُ : اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمَا
فَإِنِّي أَرْحُمُهُمَا، وَعَنْ عَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ فَوْقَ فِي تَلْبِي
مِنْهُ شَيْءٌ قُلْتُ حَدَّثْتُ بِهِ كَذَا وَكَذَا أَفَلَا
أَسْمَعُ مِنْ أَبِي عُمَرَ فَتَنَظَرْتُ فَوَجَدْتُهُ عِنْدِي
مَكْتُوبًا فِيهَا مِمَّتْ

باب ۹۴۲ حَسَنُ الْعَهْدِ مِنَ الْإِيمَانِ
۹۴۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَمَاعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو
أَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ : مَا غَزَتْ عَلَى أُمِّكَ مَا غَزَتْ عَلَى خَدِيجَةَ
وَلَقَدْ هَلَكْتُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ جَنِّي ثَلَاثَ سِنِينَ لَا
كُنْتُ أَسْمَعُ يَدَا كُرْهَا، وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا
بِئْتِ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، وَإِنْ كَانَ لَيَذْجُجُ الشَّاةَ
ثُمَّ يَجِدُنِي فِي خَلْقَتِهَا مِنْهَا

باب ۹۴۳ حَسَنُ الْعَهْدِ مِنَ الْإِيمَانِ

۹۴۳ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَمَاعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو
حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي حَارِثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
قَالَ مِمَّتْ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ : إِنْ نَأَا وَكَانَ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا
قَالَ بِأَصْبَعَيْهِ السَّابِقَةِ وَالْأُخْرَى
بَابُ ۹۴۴ السَّاعِي عَلَى الْإِيمَانِ

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يُرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمُسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ كَالَّذِي يَصُومُ مَا لَمْ يَهَـرَ وَيَقُومِ اللَّيْلَ ۖ

۹۴۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۖ

بَابُ السَّاعِي عَلَى الْمُسْكِينِ ۖ

۹۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمُسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَخِصْبُهُ تَالِ يَشْتَقِ الْقَعْنَبِيُّ كَالْقَلَامِ لَا يَفْطَرُ وَلَا يَفْطَرُ ۖ

بَابُ رَحْمَةِ النَّاسِ وَابْتِهَاجِهِ ۖ

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ يَحْيَى قِلَابَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عَشْرَ يَوْمٍ لَيْلَةً فَظَنَنْتُ أَنَا اشْتَقْنَا أَهْلَنَا وَسَالْنَا عَنْ تَرْكُنَا فِي أَهْلِنَا فَأَخْبَرَنَا وَكَانَ رَفِيقًا رَجِيمًا، فَقَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَعَلِمُوهُمْ وَمَرُّوهُمْ وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُوهُنَّ أَهْلِي وَارْزُقُوا حَقَّ الصَّلَاةِ فَلْيُؤْزِرْكُمْ لَكُمْ أَحَدٌ كَمَا تُؤْزِرُونَ كَمَا كُنْتُمْ ۖ

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سَبْيَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ التَّمَنِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ (۲۱) اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: - بیوہ اور مسکین کے لئے امدادی کوشش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے یا اُس شخص کی مانند جو دن کو بچہ روزے رکھے اور راتوں کو قیام کرے۔

اسامیل، مالک، ثور بن زید دلمی، ابو الغیث، موی بن مطیع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گزشتہ حدیث کے مطابق مذکور کی ہے۔

مسکین کے لئے محنت کرنے والا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: - بیوہ اور مسکین کے لئے امدادی کوشش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ کہیں کوہ ہے کہ شاید امام مالک نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اُن شخص بیدار کی طرح ہے جو کبھی سستی محسوس نہیں کرتا

انداس روزہ دار کی طرح جو کبھی روزہ نہیں چھوڑتا اور میوں اور جانوروں پر زکات کھاتا

ابو قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت سلیمان مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ہم چند روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تیس روز تک آپ کے پاس قیام کیا جب آپ نے ہمیں فرمایا کہ ہم اپنے گھر والوں کی طرف لوٹنا چاہتے ہیں تو آپ نے ہم سے ہمارے گھر والوں کے بارے میں پوچھا میں نے چھوڑ آئے تھے چنانچہ ہم نے سب کچھ عرض کر دیا چونکہ آپ فیق و حیم تھے اسلئے فرمایا: اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ جاؤ۔ انہیں دین سکھادو اور اُن پر عمل کرنے کا حکم دواور نماز اس طرح پڑھو جیسے تم نے نماز پڑھتے ہو تو کہتے ہو جب نماز کا وقت ہوا کہے تو چاہیے کہ تم میں سے ایک اذان کہہ دیا کرے پھر جو تم میں سے سب بڑا ہو اُسے چاہیے کہ تم سب امام بن جایا کرے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: - ایک آدمی اپنا ہاتھ ملے کر ہاتھ اکٹرا کر سر پر پائے نے بہت غلبہ کیا چنانچہ اس ایک کھواں دیکھا تو وہ اس کے اندر آگیا اور ہانی پانی

بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَّبِعُنِي بِطَرِيقٍ اِسْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَقَشُ
فَوَجَدَ يَنْزِلًا فَخَلَّ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَّ فَإِذَا
كَلْبٌ يَلْمُثُ بِأَمْلِ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ
لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ الَّذِي كَانَ
بَلَمَّ فِي فَتْرٍ اَلَيْسَ فَمَلَ حَقَّةً مَخَافَتِكَ يَفِيئُهُ
فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَدَرَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّ لَنَا فِي اَلْبَهَائِمِ أَجْرًا فَقَالَ : فِي كُلِّ
خَاتٍ كَيْدٍ رَحْمَةٌ أَجْرٌ :

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو اَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَّ أَبَاهُ يَزِيدَ قَالَ : قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي صَلَاةٍ وَقَمِنَا مَعَهُ فَقَالَ اَعْلَفُهَا وَهُوَ
فِي الصَّلَاةِ : اَللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَحَمِّدْهُ اَوْ لَا تَرْحَمْ
مَعَنَا اَحَدًا ، فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لِلْاَعْلَفِ : لَقَدْ حَمَرْتَ وَاسِعًا يُرِيدُ رَحْمَةَ اللَّهِ .
۵۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعْلٍ وَحَدَّثَنَا شَرِيكٌ قَا
عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَوْتُ النَّعْمَانِ ابْنِ
بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
تَدْرِي اَلْمُؤْمِنِينَ فِي بَرٍّ اَحَبُّ إِلَيْهِمْ دُونَ اَحَبِّهِمْ وَنَادِيَهُمْ
جَسَدُهُ بِالشَّهْرِ وَالْحَقُّ :

باجب وہ بائز نکلا تو اس دیکھا کہ کتا بائز رہا اور بائز پیاں کے مٹی چاٹ رہا
ہے اس آدمی نے اپنے دل میں کہا کہ اس کتے کو ہم بائز چاہیں گی کہ وہ
ہوگی جیسے مجھے، اگلی صبح چنانچہ وہ کنوئیں میں اترا، اپنے موزے میں پانی
بھرا اور اس کے منہ میں ڈال دیا کتے نے پانی پی لیا تو اللہ تعالیٰ
نے اس کے اس گل کو قبول فرمایا اور اس کی مغفرت فرمادی
لوگ عرض گزار ہوئے : یا رسول اللہ! کب جانوروں کے ساتھ
احسان کرنے پر بھی میں ثواب ملتا ہے؟ فرمایا کہ ترجمہ دے ہر
جاندار کے ساتھ نیکی کرنے کا ثواب ہے

ابو سلمہ بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے
کھڑے ہو کر اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے دوران نماز ایک امرا
نے کہا : اے اللہ! مجھ پر اور محمد پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ اور
کسی پر رحم نہ کر۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام
پھیرا تو امرا نے فرمایا : تم نے ایک وسیع چیز کو تنگ کر دیا۔
اس سے آپ کی مراد اللہ کی رحمت تھی۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : کہ تم مسلمانوں کو دیکھو گے کہ
وہ ایک درجہ پر رحم کرنے، دوستی رکھنے اور شفقت کا مظاہرہ
کے ساتھ ایک دوسرے کی طرف سے ہونے لگے۔ چنانچہ ہم نے جب
کہیں جھگڑا دیکھا : تو ہم اسے جدا کر دیا۔ اور ہمارے دوسرے
میں اس کا شریک ہوتا ہے۔

ف : یہ معنوں اسی جگہ کی حدیث ۹۴۲ کے اندر بھی موجود ہے اور حدیث ۹۴۸ میں یہاں تک آیا کہ ایک آدمی پیاسے کتے کو پانی
پلانے پر ہی بخش گیا۔ ہمارے غور ہے کہ پھر پہلے انسان بلکہ پہلے مسلمان کو پانی پلانا کیا وجہ رکھتا ہوگا؟ — ایک بھوکے
مسلمان کو کھانا کھلانے کا اجر کیا ہوگا؟ — واقعی ہمارے اسلاف کی اس بات پر پوری نظر رہتی تھی۔ وہ اپنے بھوکے اور
پیاسے مسلمان بھائیوں کو ترپنے نہیں دیتے تھے بلکہ پہلے انہیں کھلاتے پلاتے اور بعد میں آپ کھاتے پیتے تھے۔ ایسا کر کے

انہیں دلی مسرت ہوتی تھی۔ وہ اپنے آپ کو شب و روز خدا کی رحمت کے مستحق بنانے میں کوشاں رہتے تھے کیونکہ خدا بھی اپنے اُن بندوں پر رحم
فرماتے گا جو اس کے بندوں پر رحم کرتے ہیں۔ ہمارے اسلاف سب مسلمانوں کو واقعی ایک ہی جسم کے اجزا شمار کرتے تھے اور دوسرے کے
دکھ درد و درد کرنے میں برابر کے شریک ہوتے تھے جبکہ آج ہم میں سے اکثر مسلمان کہلانے والے اپنے مسلمان بھائیوں کو دکھ درد و پریشانی
انہیں تنگ کرنے اور لڑنے میں کوشاں ہیں۔ خدا نے خدا من میں اسلامی زراور سے سوچنے اور مسلمانوں کو اپنے بھائی سمجھنے کی توفیق مرحمت

فرائے آمین۔

اسی جلد کی حدیث ۹۵۲ اور ۲۲۳ میں وضع طور پر موجود ہے کہ جو خدا کے بندوں پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جائے گا اور حدیث ۹۵۲ میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین دفعہ خدا کی قسم کھا کر فرمایا کہ وہ آدمی مسلمان ہی نہیں ہے جس کا ہمایہ اس کی ایذا رسانی سے بے خوف نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے مہربان رحمت و باعش نکسین قلب بنائے۔ آمین۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی مسلمان درخت لگائے، پھر اُس سے کوئی انسان یا جانور کھائے تو لگانے والے کی طرف سے وہ صدقہ شمار ہوتا ہے۔

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُوَيْلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مَشْيُوعٍ عَدَسٍ قَدْرًا قَاحِلٍ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ حَيَّةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ.

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جائے گا۔

پڑوسی کے حق میں وصیت کرنے والا

ارشاد ربانی ہے: اور اللہ کی عبادت کرو اور اللہ کا شکر کرو اور اللہ کا مالک بنو۔ (سورہ النساء، آیت ۲۶)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہمیشہ مجھے عباس کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خیال آنے لگا کہ شاید اُسے اُس کا وارث بنا دیا جائے گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام ہمیشہ مجھے عباس کے متعلق حکم پہنچاتے رہے یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ مقرب اُسے اس کا وارث بنا دیا جائے گا۔

حس کی ایذا رسانی سے اُس کا ہمایہ بے خوف نہیں

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَبْرِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَا تَرْحَمُهُ لَا يَرْحَمُهُ. بِأَيِّهَا الْوَصِيَّةُ بِالْجَارِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا لَا يَكُفِّرُ بَعْضُهُمَا أَلْفَ خَيْرٍ.

۹۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا زَالَ يُوصِيَنِي جِبْرِيلُ بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِثُنِي.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِيَنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِثُنِي.

بَادِبِهِ إِشْرَافٌ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بَوَاقُهُ يُوَفِّقُهُ: يُهْلِكُهُ، مُؤَيِّفًا

مہدیؑ

۹۵۴۔ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سُرَيْجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ وَلَا يُؤْمِنُ قِيلَ وَمَنْ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ الَّذِي لَا يَأْتِي مَسْئَلَةَ جَارِهِ بِرَأْفَةٍ. تَابَعَهُ شَبَابَةٌ وَأَسَدُ بْنُ مُوسَى وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ الْأَسودِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَيَّاشٍ وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ:

بِأَدْبَابٍ لَا تَحْفَرُ جَلَدَةً لِحَاظَتِهَا:

۹۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْفَرْنَ جَارَةً تَحَارَتِهَا وَتُؤْخِرِينَ شَأْمًا:

بِأَدْبَابٍ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْخِرُ جَارَةً:

۹۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَسِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْخِرُ جَارَةً، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ خَبِيفَةً، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ:

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي سُرَيْجٍ الْعَدَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أُذُنَايَ وَابْعَثْتُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یُؤْخِرُونَ جَوَانِهِمْ جَارَةً کَرَسَ یُؤْخِرُونَ جَارَةً
سعید بن ابی سُرَیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم وہ ایمان والا نہیں خدا کی قسم وہ ایمان والا نہیں، خدا کی قسم وہ ایمان والا نہیں عرض کی گئی کیا رسول اللہ اکون؟ فرمایا کہ جس کا ہمسایہ اس کی ابتلا سے بے خوف نہیں۔ اسی طرح شہابہ نے اسد بن موسیٰ سے اس کی روایت کی ہے۔ ثمید بن اسود، عثمان بن عمرو اور ابوبکر بن عباس اور شعب بن اسحاق، ابن ابی ذئب مقبزی۔ یہ بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی روایت کی ہے۔

کوئی عورت اپنی پرہیزش کی تحقیر نہ کرے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے۔ اے مسلمان عورتو! تم میں سے کوئی عورت اپنی پرہیزش کی تدلیل و تحقیر نہ کرے اگرچہ وہ بکری کے کھر جیسی کمزور ہو۔

جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کو نہ ستائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کو نہ ستائے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اپنے ہمسائے کی عزت کرے اور جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اچھی بات منہ سے نکالے یا خاموش رہے۔

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے دونوں کانوں نے سنا اور میری دونوں آنکھوں نے دیکھا جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مصروفِ تکلم تھے چنانچہ آپ نے فرمایا کہ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا

فَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
فَلْيَكُفِّرْ بَعْدَ ذَلِكَ جَارًا، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَاؤِذَةً قَالَ وَمَا جَاؤِذَتُهُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضَّيْفَةُ
ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ مَدَقَّةٌ
عَلَيْهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
فَلْيَتَلَّ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمِتْ؛

بَابُ حَقِّ الْجَوَارِ فِي قُذْبِ
الْأَنْبِيَاءِ

٩٥٨- حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَمْرِو بْنُ قَالٍ سَمِعْتُ طَلْحَةَ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ
فَالِإِيهِمَا أُهْدِي قَالَ إِلَى أَقْدَرِهِمَا مِنْكَ
بَابًا

بَادِبِهِ كُلُّ مُعْرِوفٍ صَدَاقَةٌ ۖ
٩٥٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَرَسَانَ
قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ النُّكْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كُلُّ مُعْرِوفٍ صَدَاقَةٌ ۖ

٩٤٠. حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
سَعِيدُ بْنُ أَبِي بَرْزَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الشَّعْرِيُّ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوا فَإِنْ تَوَلَّى
بِحَدِّهِ قَالَ فَيَعْمَلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ
قَالُوا فَإِنْ تَوَلَّى يَسْتَعِظُ أَوْ تَوَلَّى يَفْعَلُ قَالَ فَيُعِينُ
ذَا الْحَاجَةِ الْمُكْهُوفَ قَالُوا فَإِنْ تَوَلَّى يَفْعَلُ قَالَ
فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ أَوْ تَوَلَّى بِالْمَعْرُوفِ قَالَ فَإِنْ تَوَلَّى
يَفْعَلُ قَالَ فَيُؤْمَرُكَ مِنَ الشَّرِّ فَإِنَّكَ لَهُ مَذْنُوقٌ
بِأَنْتَ وَفِي طَيْبِ الْكَلَامِ - وَقَالَ

حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سزا کی کہ اچھا کہا جس حد تک ہے
حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم
ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر فرمایا۔ پھر اس سے ہناہ
ماگنی اور منہ پھیر لیا۔ پھر دوزخ کا ذکر فرمایا، اس سے ہناہ ماگنی
اور منہ پھیر لیا۔ شعبہ کا بیان ہے کہ دو دفعہ کے بارے میں
مجھے کوئی شک نہیں ہے۔ پھر فرمایا کہ دوزخ سے بچو خواہ کچھ
کا ایک حصہ ہی دے کر اگر یہ نہ ہو سکے تو اچھی بات کہنے
کے ذریعے۔

ہر معاملے میں نرمی سے کام لینا

عمرہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا:۔ یہودیوں کی ایک جماعت رسول اللہ ﷺ سے
علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو انہوں نے کہا: تم پر موت
ہو حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں ان کی گفتگو کو سمجھ گئی اور میں نے
کہا کہ تم پر موت اور لعنت ہو۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ پھر
رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
اے عائشہ! جانے دو، اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا
ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! شاید آپ نے سنا نہیں
کہ انہوں نے کب کہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ میں نے کہا دبا تھا کہ تم پر موت۔

ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ ایک اسرائیلی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ اُسے
مارنے کے لئے آئے چنانچہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا:۔ اس کا پیشاب نہ روکو، پھر آپ نے ایک ٹولہ پانی مگھلایا
اور اس کے اوپر پھینک دیا گیا۔

مسلمانوں کا ایک دوسرے کی مدد کرنا

ابو ہریرہ نے اپنے والد عمر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

ابو ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
الطیبة صدقہ
۹۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَرْبَابٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ نَيْشِثَةَ عَنْ عِدَاتِي بْنِ حَاتِمٍ
قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ
فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ، ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ
فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ قَالَ شُعْبَةُ: أَمَا
مَرَّتَيْنِ فَلَا أَشْكُ ثُمَّ قَالَ: (اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ
بِشِقِ تَنَافَةٍ فَإِنَّ تَمَّ تَجِدَ قِبَلِكُمُ طَيْبَةً)
يَا أَيُّهَا الرِّفْقُ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ

۹۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ عَيْنِ بْنِ
شَهَابٍ عَنْ عَمْرِوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ، قَالَتْ عَائِشَةُ فَرَفَعَتْهَا
فَقُلْتُ وَعَلَيْكُمْ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ
يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَوْ
تَسَمُّهُمْ مَا قَالُوا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَقَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ

۹۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
أَنَّ أَعْدَاءَ بَنِي بَالٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَزِرُ وَرَوَةَ شَمَّ
دَعَاءِ يَوْمٍ مَّا فَصَبَّ عَلَيْهِ
يَا أَيُّهَا تَعَاوَنَ الْمُؤْمِنِينَ بَعْضُهُمْ
بَعْضًا

۹۶۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

سَفِيَانُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بَرِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ
 أَخْبَرَنِي جَدِّي، أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْمُؤْمِنُ
 لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَسْتَدْبِعُ بَعْضُهُ بَعْضًا أَشَقُّ
 شَيْءٍ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ جَالِسًا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ أَذْطَالِبَ حَاجَةٍ
 أَقْبَلَ عَلَيْهِ تَابُورُجُهُ فَقَالَ أَشْفَعُوا فَلَمْ تَوْجِدُوا
 فَلْيَقْضِ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَأْنُهُ

قہاے غنہ یہ دعایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے فرمایا۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے دیوار کی طرح ہے جس
 کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔ پھر آپ نے انگشت ہائے
 مبارک کو آپس میں پویت کر کے بتایا۔ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم جلوہ افروز ہوئے لیکن آدمی سوال کرنے یا کسی حاجت کا طالب ہو
 کر آیا تو آپ نے ہجرہ افروز ہماری طرف پھیر کر فرمایا۔۔۔ سفارش کرو
 کہ ہمیں ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر جو بات چاہتا
 ہے ہماری فرما دیتا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ كَهَ چَوْبِ يَسَوَانِ پَا سَا رَهُ خَتْمٌ هُوَا

پارہ — ۲۵

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اچھی یا بُری سفارش کرنے والا بھی حصہ دار ہے۔

ارشادِ ربانی ہے جو اچھی سفارش کرے اسکے لئے اس میں حصہ ہے اور

جو بُری سفارش کرے اسکے لئے اس میں سے حصہ ہے اور اللہ ہر چیز پر

گادر ہے (سورۃ النساء آیت ۸۵) کُلُّ صَدَقَةٍ تُضَاهِي كَقُلِّ سَبْعَةٍ كَمَا

کھلیں جہشکی زبان میں دو ہری مزدوری کو کہتے ہیں۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی مسائل یا عبادت منداۓ انوار حاضرین

سے فرماتے کہ اس کی سفارش کرو تاکہ تمہیں بھی اجر ملے کیونکہ اللہ تعالیٰ

اپنے رسول کی زبان پر جو بات چاہے پوری فرما

دیتا ہے۔

حضورِ غمش گو نہ تھے اور نہ غمش گوئی کے قریب

پہنچتے تھے۔

مسنوق نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ

عنہ سے روایت کی ہے مسنوق کا بیان ہے کہ کم حضرت عبداللہ

بن عمرو کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ حضرت معاویہ کوفہ

میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس وقت انہوں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا

کہ حضور نہ غمش گو تھے اور نہ غمش گوئی کے قریب

پہنچتے تھے۔ نیز ان کا یہ بھی بیان ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ آدمی

ہے جس کا خلق سب سے اچھا ہے۔

ف: انسان کی پہچان اخلاق سے ہوتی ہے۔ عادات و اعمال اور دگر کے ساتھ برتاؤ ہی ایسی چیز ہے جس کے باعث کرنی کسی

کو اچھا یا بُرا سمجھا جائے۔ ہر شخص یہی چاہتا ہے کہ اسے اچھا سمجھا جائے تو ضروری ہے کہ اپنے اپنے اخلاق کی اصلاح کی جائے یعنی:۔

۵۹۳۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: مَنْ يَشْفَعْ

شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِّنْهَا وَمَنْ

يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِّنْهَا

وَمَا كَانَ اللَّهُ عَلَى شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا۔ كِلْفٌ: لَهِيْبٌ

قَالَ أَبُو مُوسَى: كَفْلَتَيْنِ أَجْرَتَيْنِ بِالْحَبَشِيَّةِ۔

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو

أَسَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا

أَتَاهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ: اشْفَعُوا

فَلْتَجْعِدُوا وَلْيَقْضِ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ۔

۵۹۵۔ بَابُ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا۔

۵۹۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُرَيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَبْعَةَ أَبِي دَاوُدَ سَمِعْتُ مَسْرُوقًا

قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا قَبِيْبَةُ حَدَّثَنَا

جَرِيرٌ عَنِ الْأَعَشِيِّ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ

مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ وَ

حِينَ قَدِمَ مَعَ مَعَاوِيَةَ إِلَى الْكُوفَةِ فَلَاكَرَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا

وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَحْسَنِكُمْ خُلُقًا۔

وہ کام کر کہ ہر خوشی سے کٹے تری
وہ بات کہہ کہ یاد تھے سب کیا کریں

۹۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَاةٍ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ يَهُودَ أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللَّهُ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ قَالَ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكَ بِالزُّفَى وَالْزُّفَى وَالْعَنْفُ وَالْعَنْفُ قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعُ مَا قَالُوا قَالَ: أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيَسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ فَلَا يَسْتَجَابُ لَهُمْ فِي

۹۶۸- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ هِلَالٍ بْنِ أَسَامَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابًا وَلَا قَحْشًا وَلَا لَعَنًا كَانَ يَقُولُ لِأَحَدِنَا عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَالَهُ تَرَبَّجِيْنَهُ

۹۶۹- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عِيْنٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ سَوَّاءٍ حَدَّثَنَا دُوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمَكْدِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَاهُ قَالَ: بَيْتُ أَخِي الْعَشِيرَةِ وَبَيْتُ ابْنِ الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَلَقَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَأَنْبَسَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ حِينَ رَأَيْتَ الرَّجُلَ قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَلَقَّيْتُ فِي وَجْهِهِ وَأَنْبَسْتَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَتَى عَهْدُ بَيْنِي وَقَحْشًا إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَ النَّاسَ لِقَاءَ شَرِّهِ

عبد اللہ بن ابولیکہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ کچھ یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا کہ تمہارے اوپر موت ہو حضرت عائشہ نے جواباً کہا کہ تمہارے اوپر ہم اور اللہ کی لعنت کرے اور تم پر اللہ کا غضب حضور نے فرمایا کہ اے عائشہ!

جانے دو، نرمی اختیار کرو، نیز خلیفہ اور بدگوئی سے بچو، عرض کی کیا آپ نے نہیں سنا جو انہوں نے کہا، فرمایا کہ کیا تم نے نہیں سنا جو میں نے کہا، میں نے وہی بات ان پر لوٹا دی پس انکے ہلکے میں میرے الفاظ خوب قبولیت حاصل کر گئے اور انکے الفاظ میرے نقل قبول نہیں ہوئے۔

ہمال بن اسامہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گالی دینے والے بخش گوئی کرنے والے اور لعنت بھیجنے والے نہ تھے۔ آپ ہم میں سے کسی کو غصے کے وقت صرف اتنا کہتے کہ اے کیا ہوا، اس کی پیشانی خاک آلودہ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی جب آپ نے اسے دیکھا تو فرمایا:۔

رشتہ داروں کا برا بھلا یا برا بیٹا جب وہ بیٹھ گیا تو نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم خندہ پیشانی اور کشادہ روی سے پیش آئے جب وہ آدمی چلا گیا تو حضرت عائشہ صدیقہ عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ!

جب آپ نے اس آدمی کو دیکھا تو یہ فرمایا تھا اچھا، ابھر آپ اس کے ساتھ خندہ پیشانی اور کشادہ روی سے پیش آئے۔ پس

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ! تم نے مجھے بخش گوئی پایا، بیشک قیامت کے روز اللہ تعالیٰ

کے نزدیک سب سے برا آدمی وہ ہو گا جس سے اس کی برائی کے باعث لوگ کنا لاکش ہو جائیں۔

حسن اخلاق اور سخاوت اور بخل کی برائی۔

ابن عباس کا قول ہے کہ حضور تمام لوگوں سے بڑھ کر بخی تھے اور مدد مضان میں آپ کی سخاوت اور بڑھ جاتی جب ابوذر نے

حضور کے مبعوث ہونے کی خبر سنی تو اپنے بھائی سے کہا کہ سواہ ہو کر اسی دادی میں جاؤ اور اس شخص کی باتیں سنو جب وہ واپس لوٹا تو اس نے کہا: میں نے اسے اچھے اخلاق کا حکم دیتے ہوئے دیکھا ہے۔

ثنا کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے بڑھ کر حسین سب سے زیادہ بخی و دسب سے زیادہ بخشنے ایک رات اہل مدینہ کو خطہ محسوس ہوا تو لوگ خطرناک آدمیوں طرف دوڑے تو انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس آتے ہوئے ملے جو تمام لوگوں سے پہلے آوازیں بجھا رہے تھے اور آپ فرما رہے تھے کہ دردمند اور آپ حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر بغیر زین کے سوار ہو کر گئے تھے اور تلوار آپ کی گردن میں الٹ دہی تھی۔ پھر فرمایا کہ میں نے اسے (گھوڑے کو) ددیا پایا، یا اس کو روانی تو دیا جیسی ہے۔

محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب بھی کوئی سوال کیا گیا تو آپ نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ نہیں۔

مروان کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ انہوں نے ہم سے حدیث بیان کرنے پر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحش گواہ فحش گوئی کے قریب پہنچنے والے نہ تھے اور حضور فرمایا کرتے کہ تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک عورت چادر لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں

بار ۵۹۵ **حُسْنُ الْخُلُقِ وَالسَّخَاءُ وَمَا يَكْنَى مِنَ الْبُخْلِ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ: وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ لَمَّا بَلَغَهُ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَخِيهِ الزُّكَبُ إِلَى هَذَا الْوَادِي فَاسْمِعْ مِنْ قَوْلِهِ فَجَعَلَ فَقَالَ: رَأَيْتُهُ يَا مَرْيَمُ بَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ -**

۹۴۰ - **حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَبَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَهُ النَّاسِ، وَلَقَدْ قَذَرَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأُطْلِقَ النَّاسُ قَبْلَ الصُّبُوتِ فَاسْتَفْبَهُهُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسُ إِلَى الصُّبُوتِ وَهُوَ يَقُولُ: لَنْ تُدَاعُوا لَنْ تُدَاعُوا، وَهُوَ عَلَى فَرْسٍ لَاحِظٍ مَلَحَهُ عُرْيٌ مَا عَلَيْهِ سَرَجٌ فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ فَقَالَ: لَقَدْ وَجَدْتُهُ بِحَدِّ أَدُّ إِنَّهُ لَبَحْرٌ -**

۹۴۱ - **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ عَيْنِ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: فَاسْتَبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَا -**

۹۴۲ - **حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حُدَّادٍ الزَّعَفَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ مَرْوَانَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَبِحَدِّ ثَابِتٍ إِذْ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِنْ خِيارَكُمُ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا -**

۹۴۳ - **حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَسَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ**

حاضر ہوئی حضرت سہل نے دوسرے حضرات سے کہا کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ چادر کیسی ہے؟ دوسرے حضرات نے جواب دیا کہ یہ شملہ ہے حضرت سہل نے کہا کہ یہ ایسی شملہ ہے جس کے خاشے بنے ہوئے

ہیں وہ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ میں اسے آپ کے پہننے کی خاطر لائی ہوں پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ قبول فرمایا اور آپ کو ضرورت بھی تھی اور اسے پہننے کا اثر تھا اچھا جواب کہ میں سے ایک شخص نے اسے آپ کے جسم اطہر پر نہ بٹھا تو وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اگر تو بہت اچھی ہے لہذا مجھے پہنا دیجئے فرمایا اچھا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہنا کر دیکھا کہ اس کی ضرورت بھی ہے اس کے باوجود آپ وہی ٹانگ لے کر چلے جاتے ہیں کسب اس کے سوال کیا ہے تو آپ انکار نہیں فرماتے اس صحابی نے کہا کہ میں اس کی برکت کا امیدوار ہوں کیونکہ اس کو نبی کریم کے جسم اطہر سے لگنے کا اثر حاصل ہو گیا ہے لہذا میں چاہتا ہوں کہ کسی میں کفن دیا جائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمانہ قریب ہوتا جائے گا، عمل گھٹ جائے گا، بخل سما جائے گا اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی۔ لوگوں نے پوچھا کہ ہرج کیا ہے؟ فرمایا کہ قتل قتل۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے دس سال تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کا شرف حاصل کیا لیکن آپ نے مجھ سے آف تک نہ کہی اور نہ یہ کہا کہ یہ کام تم نے کیوں کیا اور فلاں کام تمہارے کیوں کیا۔

آدمی اپنے گھروالوں میں کیسے رہے۔

اسود کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے گھروالوں کے پاس کیا مشعل ہوتا ہے؟ فرمایا کہ حضور اپنے گھروالوں کے کام میں

سُحْبًا قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ: أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ شَمْلَةٌ، فَقَالَ سَهْلٌ هِيَ

شَمْلَةٌ مَنسُوجَةٌ فِيهَا خَاشِيشَتُهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْرُجْ هَذِهِ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ إِلَيْهَا فَلَبَسَهَا، قَرَأَهَا عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْقَصَابَةِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَحْسَنَ هَذِهِ فَأَلْبَسْنَاهَا، فَقَالَ نَعَمْ، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَمَهُ أَصْحَابُهُ قَالُوا مَا أَحْسَنَتْ حَيْثُ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مُتَّحِجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ: أَيَاَهَا وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّ لَا يُسْتَلُ شَيْئًا فِيمَنْعُهُ، فَقَالَ رَجَوْتُ بَرَكَتَهَا حَيْثُ لَبَسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّيْكُمْ كُفِّنَ فِيهَا۔

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ وَيُلْقَى الشَّخْرُ وَيَكْثُرُ الْهَرَجُ قَالُوا وَمَا الْهَرَجُ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ۔

۹۴۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ سِبْعٍ سَلَامُ بْنُ مَسْكِينٍ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا يَقُولُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ رَضِيٍّ أَنَّ اللَّهَ عَنْهُ قَالَ أَخْدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سَنِينَ فَمَا قَالَ لِي أَفِيْ وَلَا لِمَ مَنَعْتَهُ وَلَا إِلَّا مَنَعْتَهُ۔

۹۴۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ: مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ

مشغول رہتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے۔

محبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ اللہ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے اللہ تم بھی اس سے محبت کرو تو حضرت جبریل بھی اسی سے محبت کرتے ہیں اور حضرت جبریل آسمان والوں میں سنادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے لہذا تم بھی اس سے محبت کرو تو آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین والوں کے دلوں میں بھی اس کی مغبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

اللہ کے لئے محبت کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی اس وقت تک ایمان کی لذت نہیں پاسکتا جب تک اس کا کسی آدمی سے محبت کرنا صرف اللہ تعالیٰ کے لئے نہ ہو اور جب تک گ میں پھینک دیا جانا اسے کفر کی طرف لوٹنے سے زیادہ پسند نہ ہو اسکے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے نجات دی ہے اور جب تک اللہ اور اس کا رسول اسے ان کے سوا دوسروں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑانا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اے ایمان والو! مرد مردوں کا مذاق نہ اڑائیں۔ عجب نہیں کہ جن کا مذاق اڑایا جائے وہ ان سے بہتر ہوں (سورۃ المجرات، آیت ۱۱)۔

ف: انہوں! ہماری بد نصیبی کہ آج کہتے ہیں مسلمان کہلانے والوں کو اللہ اور رسول سب سے زیادہ محبوب نہ رہے۔ زندگی میں کہتے ہیں مراۃ ایسے آئے ہیں جبکہ آج کے مسلمان اللہ اور رسول کے واضح احکامات کو ایک طرف رکھ کر ان کے خلاف دوسروں کے کہنے پر عمل کرتے ہیں۔ کوئی دولت سمیٹنے کے خزان میں اس وجہ سے کہ اللہ اور رسول کے احکام کی پروا ہی نہیں کرتا۔ کوئی ذمہ داری اللہ اور رسول کو بھلائے ہوئے ہے۔ کوئی تفرقہ بازی کی بیماری میں مبتلا ہے کہ اپنے علماء کو غلط باتوں کو عین اسلامی ثابت کرنے میں شب و روز کوشاں ہے اور اس کے خلاف اللہ اور رسول کے فرمودات کی پروا نہیں کرتا بلکہ مسلمانوں کو دھوکا دینے کی خاطر مسلمانوں کو باور کرائے گا کہ اللہ اور رسول نے بھی وہی فرمایا ہے۔ ہمارے علماء نے کہا ہے۔ کوئی وہ ہے جو سیاسی لیڈروں کی غلط باتوں کو

فِي أَهْلِهِ؟ قَالَتْ كَانَتْ فِي مَهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا أَحْضَرَتْ الصَّلَاةَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ۔

باب ۵۹۷۔ الْبُقْعَةُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى۔

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا تَأَذَّى جَبْرِيْلُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَجَبَتْهُ فَيُجِبُّهُ جَبْرِيْلُ فَيَسْأَلُ جَبْرِيْلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَجَابَتْهُ فَيُجِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ رَفِي أَهْلُ الْأَرْضِ۔

باب ۵۹۸۔ الْحُبُّ فِي اللَّهِ۔

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِدُ أَحَدٌ حِلَاوَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَحْدًا أَنْ يَقْدَرَ فِي النَّارِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَفْقَدَهُ اللَّهُ، وَحَتَّى يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ سِوَاهُمَا۔

باب ۵۹۹۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَنْخَرْقُ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَلَيَّ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ إِلَى قَوْلِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ۔

آسمانی وحی کی طرح سر جھکا کر تسلیم کرتے اور ان کے درست ہونے پر جان و دل سے یقین رکھتے ہیں خواہ وہ باتیں اللہ اور رسول کے احکام سے ٹکراتی ہوں۔ ایک سچے مسلمان کا شیوہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ اور رسول کے حکم کو ماننا ہے اور ان کے خلاف خواہ کوئی لیڈر کہے یا عالم، مولوی کہے یا پیر، اپنا کہے یا بیگانہ، اس کی بات نہ مانی جائے۔ بات صرف اسی کی مانی جائے جو اللہ اور رسول کا حکم سنائے اور جو اللہ اور رسول کے خلاف کہے اس کی بات ہرگز نہ مانی جائے۔ اسے ہرگز اپنا نہ سمجھا جائے۔ اسے اپنا بڑا یا نبیر مراد نہ مانا جائے۔ اسے اپنا استاد، پیر، رہنما اور لیڈر وغیرہ ہرگز نہ مانا جائے، اسے ہرگز قابل احترام شمار نہ کیا جائے۔ احترام تو اس کا کرنا چاہیے جو اللہ اور رسول کے احکام کی پیروی کرتا ہے۔ م اللہ اور رسول کی طرف بلا تلبس ہے۔ جو اللہ اور رسول سے ہدایت پر اُجھالے وہ قابل احترام نہیں قابل نفرت ہے۔ مسلمان کا شیوہ الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ۔ وہ اللہ کے لیے محبت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام دنیا پر اسلام کو بھی زاویہ نظر اور طریقہ کار رحمت فرمائے، آمین۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ دین و دنیا کے معاملوں میں سے کوئی آدمی کہے اور فرمایا کہ تم میں سے کوئی آدمی اپنی عورت کو جانوروں کی طرح کیوں بیٹھتا ہے؟ ہو سکتا ہے کہ اس کے بعد وہ اس سے بچھڑے۔ سفیان ثوری، وہیب، ابو معاویہ (رضی اللہ عنہما) نے ہشام سے روایت کی ہے کہ غلام جیسی پٹائی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ کے مقام پر فرمایا۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ آج

کون سا دن ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ دن حرمت والا ہے اور کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا شہر ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، فرمایا کہ یہ حرمت والا شہر ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا مہینہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ مہینہ والا مہینہ ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے خون، تمہارے دل اور تمہارے ننگ و ناموس کو اسی طرح حرام کر دیا ہے جیسے تمہارے اس دن تمہارے اس مہینے اور تمہارے اس شہر کی حرمت ہے۔

گالی دینا اور لعنت کرنا منع ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ

عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُمَعَةَ قَالَ تَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَفْضَحَكَ الرَّجُلُ مِمَّا يَخْرُجُ مِنَ الْإِنْفُسِ، وَقَالَ: لِمَ يَفْتَرِبُ أَحَدُكُمْ امْرَأَتَهُ ضَرْبَ الْفَحْلِ ثُمَّ لَعَلَّهُ يَغْلِبُهَا وَقَالَ الثَّوْرِيُّ وَدَهَيْبٌ وَابُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ جِلْدَ الْعَبْدِ۔

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّسَيْبِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ نَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي: أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ فَإِنَّ هَذَا يَوْمٌ حَرَامٌ أَتَدْرُونَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ أَتَدْرُونَ أَيُّ شَهْرِ هَذَا؟ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ، قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا۔

بَابُ مَا يَنْهَى مِنَ السِّبَابِ وَاللَّعْنِ

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ يُحَدِّثُ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ حُفْرَةٌ تَابَعَهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ -

۹۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَوْدِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْيَدَةَ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ يَحْيَى بْنُ يَعْمُرَانَ أَنَّ الْأَسودَ الدِّلِّيَّ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَدْرِيهِ بِالْكَفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنَّ لَهُ يَكُنْ مَاجِبَةً كَذَلِكَ -

۹۸۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَانًا وَلَا سَبَابًا كَانَ يَقُولُ عَنْكَ الْمُعْتَبَةُ: مَا لَهُ تَرَبُّبٌ جَبِينُهُ -

۹۸۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي

كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الْمَحَالِيقِ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَلَعَتْ عَلَى مَلِكٍ غَيْرَ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ يَكْفُرُ فِي الدُّنْيَا عَذَابُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا يَكْفُرُ فَهُوَ كَقَتْلِهِ -

۹۸۵ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عِدَّةٌ مِنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرْدٍ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا

فرمایا۔ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔ غندر نے بھی شعبہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

ابوالاسود الدیلی کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی دوسرے کو فسق کے ساتھ اور کفر کے ساتھ مہتمم نہ کرے کیونکہ وہ اگر ایسا نہ ہو تو یہ بات اس کی طرف لوٹ آئے گی۔

ہلال بن علی کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فحش گو، لعنت کرنے والے اور گالی دینے والے نہ تھے۔ غصے کے وقت بھی آپ صرف اتنا فرماتے کہ اسے کیا ہو گیا، اس کی پیشانی خاک آلودہ۔

ابو قتادہ نے حضرت ثابت بن قحاک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جو درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ایلام کے سوا کسی اور دین کی قسم کھائے وہ اسی میں ہے جس کا نام لبا اور انسان پر اس نذکرہ کا پورا کرنا ضروری نہیں جو اس کی بساط سے باہر ہے اور جس نے کسی چیز کے ساتھ دنیا میں خود کشی کی تو قیامت کے روز اسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائیگا اور جس نے مومن پر لعنت کی تو یہ اسے قتل کرنے کے مترادف ہے اور جس نے ایمان والے پر کفر الزام لگایا تو یہ ایسا ہے جیسے اسے قتل کیا۔

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک فرد یعنی حضرت سلیمان صرد رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ایک دوسرے کو گالیاں دیں۔ ان میں سے ایک کو بہت زیادہ غصہ آیا ایسا تک کہ اس کا منہ پھول گیا اور دنگ نہ ہو گیا۔ چنانچہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ اسے کہے تو اس کا غصہ دودھ ہو جائے۔ پس اس کی طرہ ایک آدمی گیا اور اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بتایا اور کہہ دیا کہ شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ۔ اس نے کہا۔ کیا میرے اندر کوئی مضربی دیکھتے ہو؟ کیا میں پاگل ہوں؟ حادہ چلے جاؤ۔

حضرت عباد بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو شب قدر کے متعلق بتانے کی غرض سے باہر نکلے لائے تو مسلمانوں میں سے دو آدمیوں کو پکڑ لے ہوئے پایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تو بتانے کے لئے نکلا تھا لیکن فلاں فلاں آپس میں جھگڑ رہے تھے جس کے باعث یہ اجازت اٹھائی گئی اور شاید اس میں تمہارے لئے بہتری ہے لہذا اب تم اسے انتیسویں، ستائیسویں اور پچیسویں ساتوں میں تلاش کیا کرو۔

معرودہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے اوپر ایک چادر دیکھی اور اسی طرح کی چادر ان کے غلام کے زیر تن تھی۔ میں نے کہا: اگر آپ اسے لے لیتے تو آپ کا جوڑا مکمل ہو جاتا اور اسے دوسرا کپڑا دیدیتے۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے اوپر کس آدمی کے درمیان ایک مالک کی بات ہے کہ اسکی والدہ گئی تھی۔ میں نے اسکو گالی دی تو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ریزہ کر کیا چنانچہ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم نے فلاں کو گالی دی؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا تم نے اسکی والدہ کو گالی دی؟

میں نے کہا ہاں۔ فرمایا تم ایسے آدمی ہو جس میں جاہلیت کا اثر موجود ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا اس بڑھاپے کی عمر میں بھی فرمایا۔ ہاں۔ وہ تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت کر دیا ہے۔ پس جس کو اللہ تعالیٰ کسی کا ماتحت کرے تو جو آپ کھائے اس میں سے کھانا چاہیے اور جو آپ پیئے اس میں سے پینا چاہیے اور اسے ایسے کام کی تکلیف نہ دے جو وہ کرنے سے اور اگر کوئی مشکل کام کرے تو پیسے نہ دے اور بھی اسکی مدد کرے۔

لوگوں کا ذکر کس طرح کرے۔

مباہ یا بھگنا نہ کہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى اسْتَفْخَ وَجْهُهُ وَتَغَيَّرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَخَبَّرَهُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: تَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَقَالَ: أَتَمَرِي بِي بَأْسٌ؟ أَتَجِدُونَ أَنَا؟ إِذْ هَبَّ.

۹۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حَمِيدٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَ النَّاسَ بِكَلِمَةِ الْقَدَرِ قَتَلَنِي رَجُلَانِ مِنَ النَّسِيلَيْنِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَخَرَّجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ فَتَلَاخِي فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَرَأَيْتُهَا رُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ فَالْتَمِسُوهَا فِي الثَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ.

۹۸۷۔ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْدُورِيِّ عَنِ ابْنِ ذَرِّقَانَ رَأَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدًا وَعَلَى عِلْمِهِ بُرْدًا فَقُلْتُ لَوْ أَخَذْتَ

هَذَا أَفَلَيْسَتْ كَانَتْ حُلَّةً وَأَعْطَيْتَهُ تَوْبًا أَخَذَ فَقَالَ: كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ كَلَامٌ وَكَانَتْ أُمَةٌ أَجْمِيَّةٌ فَكُنْتُ مِنْهَا فَذَكَرَنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي: أَسَابَبْتَ فَلَنَا؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَفْتَلَيْتَ مِنْ أُمَةٍ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ أَمَرُؤُنِكَ جَاهِلِيَّةٌ قُلْتُ عَلَى حِينِ سَاعَتِي هَذِهِ مِنْ كِبَرِ الشَّقِ قَالَ نَعَمْ هُمْ أَخَوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللَّهُ أَخَاهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطِيعْهُ مَتَى يَأْكُلْ وَيَلْبَسُ مَتَى يَلْبَسُ وَلَا يَكْفُفْهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَفَّهَ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُغْنِهِ عَلَيْهِ.

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ ذِكْرِ النَّاسِ نَحْوَ قَوْلِهِمُ الْقَوْلُ وَالْقَصِيرُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

نے فرمایا ہے کہ لمبے ہاتھوں والا یا ایسا کلمہ نہ کہ جس سے کسی کی برائی مقصود ہو۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیر دیا پھر سجدہ کے لئے ایک کڑی برہا پھردھ کر کھڑے ہو گئے۔ اس وقت لوگوں میں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر بھی موجود تھے۔ لیکن یہ بھی کراہت سے ڈرتے رہے۔ جلد باز لوگ باہر نکل گئے اور کہنے لگے کہ نہ اذکم ہوئے ہیں۔ لوگوں میں وہ آدمی بھی موجود تھا جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو ہاتھوں والا کلمہ کرتے تھے۔ اُسے کہا۔ یا نبی اللہ کیا آپ بھول گئے یا ناساؤ کم ہو گئی ہے؟ فرمایا کہ میں بھولا اور نہ نماز کم ہوئی۔ اُس عرض گزار دوسرے کے بارے میں کہ آپ بھول گئے ہیں۔ فرمایا تو دو ہاتھوں والا سے ٹھیک کہا۔ پس آپ کھڑے اور دو رکعتیں مزید پڑھائیں اور سلام پھیر دیا پھر تکبیر کہی اور پہلے سجدے کی طرح یا اس سے بھی لمبا سجدہ کیا، پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی پھر پہلے سجدے کی طرح یا اس سے بھی طویل سجدہ کیا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔ غیبت کی برائی۔

ارشاد ربانی ہے۔ اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کی قسم میں کوئی بلند نہ کرے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ نہیں گوارا نہ ہو گا اور اللہ کے درویش بیشک اللہ تو یہ قبول کرنے والا ہر بان ہے (سورۃ الحجرات، آیت ۱۲)۔ طاووس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ان دونوں مردوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور یہ کسی بڑے گناہ کے سبب عذاب نہیں دیئے جا رہے۔ ان میں یہ تو پیشاب کے وقت احتیاط نہیں کرتا تھا۔ اور وہ غیبت کیا کرتا تھا۔ پھر آپ نے ایک زہریلی منگوائی اور چیر کر اس کے دو حصے کر دیئے۔ ایک حصہ اس قبر پر اور دوسرا حصہ اس قبر پر نصب کر دیا۔ پھر فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں شاید ان کے عذاب میں تخفیف رہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَقُولُ ذَوَا الْيَدَيْنِ وَمَا لَا يَرَادُ بِهِ شَيْنٌ بِالرَّجُلِ۔

۹۸۸۔ حَدَّثَنَا حَقُّ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا بَنُو إِدْرِاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ظَهَرَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشْبَةٍ فِي مَقْدَمِ الْمَسْجِدِ وَوَضَعَ يَدَاهُ عَلَيْهَا، وَفِي الْقَوْمِ يُؤَمِّدُ أَبُو بَكْرٍ وَهُمْ كَهَابٌ أَنْ يَكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سَرْعَانَ النَّاسِ فَقَالُوا: قَصُرَتِ الصَّلَاةُ، وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ: أَسَدَتْ أَمْ قَصُرَتْ؟ فَقَالَ لِمَ أَتَيْتَ وَلَمْ تَقْصُرْ؟ قَالُوا بَلْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ صَدَقَ ذَوَا الْيَدَيْنِ، فَقَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سَجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ مِثْلَ سَجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ۔

بَابُ الْغَيْبَةِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَ لَا يَغْتَبُ بَعْضُكُم بَعْضًا يَحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ۔

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا زَكِيْعٌ عَنِ الْأَعَشَشِ قَالَ سَمِعْتُ جَاهِدًا يَخْدُثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّرَسُوهُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيَعَذَّبَانِ وَمَا يَعَذَّبَانِ فِي كِبَرٍ أَمْ هَذَا أَكْبَرُ لَا يَسْتَرِيضُنَّ بَوْلَهُ وَ أَمْ هَذَا أَكْبَرُ يَشْبِي بِالنَّيْسَةِ، ثُمَّ دَعَا بِعَصِيْبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ يَاسْنَيْنِ فَغَرَسَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا وَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّهُ يَخَفُّ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَبْسَبَا۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۹۹۲ میں بھی موجود ہے کبھی فر فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے معلوم ہوا کہ ان دونوں قبر والوں

کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ کیا دوسرے آدمیوں کو بھی پتہ چل جاتا ہے کہ کونسی قبر والے کو عذاب دیا جا رہا ہے؟ اور کیا یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ کس گناہ یا گناہوں کے باعث عذاب دیا جا رہا ہے؟ — ہرگز معلوم نہیں ہوتا اور نہ کسی کو کسی بھی قدریہ سے معلوم ہو سکتا ہے — پھر بعض لوگوں کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت کا دعویٰ کرنا کس پر ہے؟ اُن کا مقام بڑے بھائی جیسا باد کہ انا کس خصوصیت کی وجہ سے ہے؟ کیا یہ مقام مصطفیٰ کا انکار نہیں؟ کیا یہ اپنی فکر گوئی کی نفی تو نہیں؟ اسے جو سے راہیو! کلمہ طیبہ کے علمبردار ہو

۵ مانگ۔ موتی سے تو نہایت دیں مانگ لو

۵ اور ایمان صدق یقین مانگ لو

قربان جانیں سرورِ کون و مکاں سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معجزنا نگاہوں پر جنہیں عالم برزخ کے حالات نظر آتے تھے۔ جو اصحاب قبور پر گزرنے والے حالات و واقعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کرتے تھے۔ — جو یہ بھی جان لیا کرتے تھے کہ فلاں قبر والے کو کس گناہ کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔ جب عالم برزخ کے حالات و واقعات اور لوگوں کے افعال و اعمال اُن کے سامنے تھے تو سامنے پھرنے والوں کے اس دنیا میں رہنے والوں کے افعال و اعمال اُن سے کب پوشیدہ ہوں گے؟ معلوم ہوا کہ قدرت نے انہیں نگاہیں ہی ایسی عطا فرمائی تھیں جن سے دنیا اور برزخ کی کوئی چیز پوشیدہ نہ تھی۔ انہیں دنیا و آخرت کی ہر چیز کف دست کی طرح نظر آتی تھی۔ چھپی اور مظاہر چیز اُن کے لیے یکساں تھی۔ اُن کی نگاہوں کے سامنے نزدیک اور دُور والی چیز کے نظر آنے میں کوئی فرق نہیں تھا۔ ماضی اور مستقبل کے حالات بھی انہیں حال کی طرح نظر آتے تھے۔ خدا نے یہ دنیا اپنے محبوب کی خاطر ہی بنائی ہے اور اس کی کوئی چیز ان سے پوشیدہ نہیں رکھی۔ اسی لیے تو کہا گیا ہے کہ

۵ اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو سکتا
جب نہ خدا ہی چھپا، تم پر کدوڑوں سے

حضور نے فرمایا کہ انصار کے بہترین گھرانے

بنی نضال ہیں۔

حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کے گھرانوں میں سب سے بہتر بنو نضال ہیں۔

مفسدوں اور مشکوک لوگوں کے متعلق بیٹھ پیچھے

کیا کہا جاسکتا ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتائے ہوئے فرمایا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا کہ اسے اجازت دید و بین وہ قبیلے کا بڑا بھائی میرا بیٹا ہے جب وہ حاضر خدمت ہو تو آپ نے اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو

باب ۲۰۳ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم

خَيْرُ دُورِ الْاَنْصَارِ

۹۹۰ حَدَّثَنَا قُيُسَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ

الزَّيْنَادِ عَنْ ابْنِ سُلَيْمَةَ عَنْ ابْنِ اَسِيدٍ السَّاعِدِيِّ

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ دُورِ

الْاَنْصَارِ بَنُو النَّضَّارِ

باب ۲۰۴ مَا يَجُوزُ مِنْ اِغْتِيَابِ اَهْلِ

الْفَسَادِ وَالزَّنْبِ

۹۹۱ حَدَّثَنَا صَدَاقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ

عَبَّيْنَةَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ

أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ

رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

اسْتَأْذِنَالَهُ بِمَنْ أَحْوَالُ الْعَشِيرَةِ أَوْ ابْنِ الْعَشِيرَةِ

فرمایا میں عرض گزار ہوں۔ یا رسول اللہ! آپ نے تو اس کے متعلق یہ فرمایا تھا لیکن اس کے ساتھ گفتگو نرمی سے کی۔ فرمایا کہ اسے عافیت! لوگوں میں سب سے بڑا وہ آدمی ہے جس سے لوگ اس کی بخش گوئی کے باعث تعلقات ترک کر لیں یا اسے چھوڑ دیں۔
جھگی کھانا کبیرہ گناہوں سے ہے۔

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے ایک ہار کی جانب تشریف لے گئے تو وہاں آپ نے دو انسانوں کی آذانیں سنیں جنہیں انکی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ فرمایا کہ انہیں کسی بڑے گناہ کے باعث عذاب نہیں دیا جا رہا اگر وہ گناہ بھی بڑے ہیں۔ ان میں ایک پیشاب کی پھینٹوں سے پریشان نہیں کرتا تھا اور دوسرا غیبت کیا کرتا تھا۔ پھر آپ نے ایک سبز ٹہنی منگوائی، پھر اس کے دو حصے کئے تو ایک حصے کو ایک قبر پر اور دوسرے حصے کو دوسری قبر پر نصب کر دیا۔ پھر فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہیں ہوں گی ان کے عذاب میں تخفیف، ہوتی رہے گی۔

بخاری خوری کی برائی۔ ارشاد باری ہے بہت طعنے دینے والا۔ بہت اوجھڑی لگاتا پھر سورہ النجم آیت ۱۱ نیز فرمایا ہماری ہے اس کے۔ نہ جو لوگوں کے من پر عیب بیان کرے، نہ جو کچھ بد گوئی کرے (الغیر، آیت پہلی) ہمام کا بیان ہے کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے تو ان سے کہ گیا کہ ایک دم فلاں حدیث کا رفع حضرت عثمان تک پیش کرتا ہے۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چغلی خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ جھوٹی بات کہنے

کے بچو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو روزہ دار جھوٹی بات، اس کے مطابق جھوٹے کام اور جاہلانہ حرکات نہ چھوڑے تو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ امام احمد

فَلَمَّا دَخَلَ الْآنَ لَهُ الْكَلَامَ، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ الْيَدَى قُلْتُ ثُمَّ آتَيْتُ لَهُ الْكَلَامَ قَالَ أَيْ عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَ النَّاسَ أَوْ دَعَا النَّاسَ إِلَى فُحْشِهِ -

بَابُ ۶۵۱ التَّيْمَةُ مِنَ الْكَبَائِرِ

۹۹۲- حَدَّثَنَا أَبُو سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عِيْدَةُ ابْنُ حَمِيْدٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ جَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ حِطَّانِ الْمَدِيْنَةِ فَبِيعَ مَوْتِ إِنْسَانَيْنِ يَعْذَبَانِ فِي قُبُورِهِمَا فَقَالَ: يَعْذَبَانِ وَمَا يَعْذَبَانِ فِي كَبِيْرَةٍ وَرَأَيْتُهُ لَكَبِيْرَكَانِ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَكَانَ الْآخَرُ يَشْتِي بِالْتَّيْمَةِ، ثُمَّ دَعَا بِحُرَيْدَةَ فَكَسَرَهَا بِكَسْرَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَتَيْنِ فَجَعَلَ كَسَرَهُ فِي قَبْرِ هَذَا أَكْسَرَةً فِي قَبْرِ هَذَا فَقَالَ: لَعَلَّهُ يَخْفَفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَبْسُا -

بَابُ ۶۵۲ مَا يَكْرَهُ مِنَ التَّيْمَةِ وَقَوْلُ: هَمَزٌ مَشَاءُ يَتِيمٍ، وَيَلٌ لِحَقْلِ هَمَزَةٍ كَسَرَةٍ: يَتِيمٌ وَيَلِيْزٌ: يَعْيبُ

۹۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حَدِيْفَةَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَجُلًا يَدْرَعُ الْحَدِيثَ إِنَّ عُثْمَانَ فَقَالَ حَدِيْفَةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ -

بَابُ ۶۵۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ

الزُّوْمِ -

۹۹۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْمِ وَالْعَسْ بِهِ وَاجْتَهَلَ فَلَيْسَ بِلِلَّهِ حَاجَةً أَنْ يَدْعَ

۴ بیان ہے کہ ایک شخص نے مجھ اس کی سند
بجائی۔

دو غلط بات کرنے والے کے منطقی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قیامت کے روز اللہ تعالیٰ

کے نزدیک دو غلط بات کرنے والے کو تمام لوگوں سے برا
دیکھو گے، جو ایک متر پر کچھ کہتا ہے اور دوسرے کے
متر پر کچھ اور۔

کسی کی بات سن کر اپنے ساتھی سے جا کہنا۔

ابو ہریرہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال تقسیم فرمایا تو انصار میں
سے ایک شخص نے کہا کہ اس تقسیم میں محمد مصطفیٰ نے فضلے الہی کو
لمحوظ نہیں رکھا۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر
ہوا اور اس بات کی آپ کو خبر دی تو آپ کا چہرہ انور سرخ ہو گیا اور فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے جنہیں اس سے زیادہ اذیتیں
پہنچائی گئیں لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

کیسی تعریف ناپسندیدہ ہے۔

ابو بردہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ اشعری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا کہ دوسرے
کی تعریف میں مبالغہ کر رہا ہے پھر آپ نے
فرمایا کہ اسے تم نے ہلاک کر دیا تم نے اس کی
مکر توڑ دی۔

عبدالرحمن بن ابوبکرہ نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے حضور دوسرے شخص کا ذکر کیا اور اس کی تعریف کی۔ آپ نے
فرمایا کہ تم پر افسوس ہے تم نے تو اپنے ساتھی کی گردن اڑا دی اور
یہ بات آپ نے کئی دفعہ ہرانی ہر اتر تم میں سے کسی کے لئے دوسرے

کلام و قصاہ۔ قَالَ أَحَدُ الْكُفَّيْنِ تَرَجَّلَ
إِسْنَادُهُ +

باب ۶۸۸ مَا قِيلَ فِي رِوَايَةِ الْوَجْهَيْنِ +
۹۹۵ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِدُ
مَنْ شَتَا النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللَّهِ ذَا الْوَجْهَيْنِ
الَّذِي يَأْتِي هُوَ لَا يَرِيحُهُ وَهُوَ لَا يَرِيحُهُ -

باب ۶۸۹ مَنْ أَخْبَرَ صَاحِبَهُ بِمَا يَقَالُ
فِيهِ -

۹۹۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا سَيْفَانُ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ عَنْ ابْنِ مَعْرُودٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَسَمَةً، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: وَاللَّهِ مَا أَرَادَ
مُحَمَّدٌ بِهَذَا أَوْجَةً اللَّهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَنَمَّعَ وَجْهَهُ وَقَالَ:
رَحِمَ اللَّهُ مُوسَى لَقَدْ أَوْدَى بِالْكَافِرِينَ هَذَا أَفْصَحُ
بَاب ۶۹۰ مَا يَكْرَهُ مِنَ التَّمَادُجِ +

۹۹۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ لُكَيْمٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ:
سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَتَنَبَّأُ عَلَى
رَجُلٍ وَيُطِيرُهُ فِي الْبِدَا حَتَّى يَقَالَ: أَهْلَكُكُمْ
أَوْ قَطَعْتُ ظَهْرَ الرَّجُلِ +

۹۹۸ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْحَدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَبَى عَلَيْهِ رَجُلٌ
خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَحْكُ
قَطَعْتُ عَنْكَ صَاحِبِكَ يَقُولُهُ مَرَارًا إِنْ كَانَ

کی تعریف کرتا ضروری ہو تو کہے کہ میرے خیال میں وہ ایسا ہے جبکہ
جانتا ہو کہ واقعی وہ ایسا ہے اور حساب لینے والا اللہ تعالیٰ ہے
اور اللہ تعالیٰ کے منقلبے پر کسی کو پاک نہ بناؤ۔ وہ سب نے
عالم دے و نیک کا لفظ روایت کیا ہے۔
اپنے بھائی کی ایسی تعریف کرنا جو علم میں ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے فرمایا کہ میں نے حضور کو زمین پر چلنے والے
کسی شخص کے متعلق یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ وہ جفتی ہے یا سولے
حضرت عبدالرحمن بن سلام کے۔

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
جب اترارے (نکلنے) کے بارے میں فرمایا جو بھی فرمایا تو
حضرت ابو بکر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میری ادا
ایک جانب سے شک جاتی ہے؟ فرمایا کہ تم ان لوگوں میں
سے نہیں ہو۔

اللہ تعالیٰ عدل و احسان کا حکم دیتا ہے۔
بیشک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف و ریشی اور رشتہ داروں کو مال دینے کا اور منع
فرماتا ہے بی حیائی اور بری بات و سرکشی سے تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم
دھیان کرو سورہ النمل، آیت ۹۰۔ نیز فرمایا تمہاری زیادتی تمہاری ہی جان
کا وبال ہے (سورہ یونس، آیت ۲۳) نیز ارشاد ہوا پھر اس پر زیادتی کی جائے تو
بیشک اللہ اس کی مدد فرمائے گا سورہ الحج، آیت ۶۰۔ فساد کو بھرنے سے روکنا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے
فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چند دفعہ اسی حالت میں رہے کہ آپ کو خیال
گزرے کہ میں فلاں بیوی کے پاس سے آیا ہوں حالانکہ ان کے پاس سے گئے
نہ ہوں۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ ایک روز آپ نے مجھ سے فرمایا کہ
اے عائشہ! جو بات میں پوچھنا چاہتا تھا وہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بتادی
ہے یعنی میرے پاس دو آدمی آئے تو ان میں سے ایک میرے پیروں کے
پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے سر کے پاس بیٹھ گیا یعنی جو پیروں کے پاس بیٹھا
وہ اس سے کہنے لگا جو سر کے پاس بیٹھا کہ اس آدمی کا کیا حال ہے؟ جواب
دیا کہ اس پر جادو کیا گیا ہے۔ پوچھا کہ کس نے جادو کیا ہے؟ کہا کہ لہید بن اعصم

أَحَدَكُمُ مَا دَخَالَ مَعَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحِبُّ كَذَا
كَذَا إِنْ كَانَ يُدْرِي أَنَّهُ كَذِبٌ وَحَسِبُهُ اللَّهُ وَلَا
يُؤْتِي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا: قَالَ وَهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ
وَيْلَكَ.

باب ۱۱۱ مَنِ اتَّخَذَ عَلَى أَخِيهِ بِمَا يَعْلَمُ

وَقَالَ سَعْدٌ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لِأَحَدٍ يَمْنَعُنِي عَلَى الْأَرْضِ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ
الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ.

۹۹۹ - حَدَّثَنَا عَائِشَةُ بِنْتُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُبَيَّانُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ
أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ
ذَكَرَ فِي الْأَرَامِ مَا ذَكَرْتَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنْ أَرَأَيْتَ يَسْقُطُ مِنْ أَحَدٍ شَقِيحُهُ قَالَ إِنَّكَ
لَسْتَ مِنْهُمْ.

باب ۱۱۲ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: إِنْ اللَّهُ يَأْمُرُ
بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَ
يَنْهَىٰ عَنِ الْفُسْخَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ. وَقَوْلِهِ: إِنَّمَا يَغِيظُكُمْ
عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ ثُمَّ يَغِيظُكُمْ لِيَنْصُرَنَّهُ اللَّهُ وَ
تَرَكُوا إِثَارَةَ الشَّرِّ عَلَىٰ مُسْلِمٍ أَوْ كَافِرٍ.

۱۰۰۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَذَا وَكَذَا يُخَيِّلُ إِلَيْهِ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ
وَلَا يَأْتِي. قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ بِي دَاخِلٌ يَوْمَ
يَأْتِي أَلَسْتُ بِأَنَّ اللَّهَ أَفْتَىٰ فِي أُمْرِ اسْتَفْتَيْتَ
فِيهِ أَنَا بِي رَجُلَانِ لِمَجْلَسِ أَحَدِهَا عِنْدَ رَجُلَيْنِ وَ
الْآخَرِ عِنْدَ رَأْسِي فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَجُلَيْنِ لِيَذِي
عِنْدَ رَأْسِي مَا بِالرَّجُلِ. فَقَالَ مَطْبُوبٌ يَعْنِي

نے کہا ہے۔ پھر اگر کسی چیز پر جواب دیا کہ سر کے بالوں کو زخمی نہ کر کے چھلے میں جو لنگھی اور کتان کے تار میں ہیں انہیں قدون کنوئیں میں ایکس پتھر کے نیچے دیا جائے پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کنوئیں کے پاس تشریف لے گئے تو اچکے فریاد کر رہی کنوئیں سے جو بچے جو اس میں دکھایا گیا۔ اس کی کھجوریں ایسی ہیں جیسے شیاطین کے سر اور اس کو مان مندی کے دھوکے جیسا ہے پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے حکم فرمایا تو وہ چیزیں نکال لی گئیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ اس کے باوجود آپ نے اس بات کا جواب کبھی نہیں فرمایا وہ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطا فرمادی تو میں اسے تلبس نہ کرتا ہوں کہ لوگوں کی برائی کو شہرت دوں حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ بے بدی اعظم کا تعلق بنی لہریق سے تھا جو یہودیوں کے حلیف تھے۔

حسد و غیبت کی ممانعت۔۔ اور حد کرنے والے کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے (سورۃ الفلق آیت ۵)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور دوسروں کے عیب تلاش نہ کرو، نہ کسی کی جاسوسی کرو، نہ کسی سے حسد کرو اور نہ کسی سے بغض و کینہ رکھو اور اسے اللہ تعالیٰ کے بندو! بھائیوں کی طرح ہو جاؤ۔

لہری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی سے بغض نہ رکھو، نہ کسی سے حسد نہ کرو اور نہ کسی کی غیبت نہ کرو اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی میں نہ رہو اور کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے نہ بادہ ہائیکاٹ (نوک تعلق) رکھے۔

بدگمانی سے بچو۔۔ اسے ایمان والو! بہت گمانوں سے بچو۔ بیشک کوئی گمان گناہ ہو جانتا ہے اور عجیب نہ ڈھونڈو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو (سورۃ الحجرات آیت ۱۲)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

مَسْحُورًا قَالَ وَمَنْ طَبَّرَ قَالَ لَيْلِي رُبُّنِ اعْصِمَ
فَالِدِي مَرْيَمُ بِنْتُ جَبِّ حَنَعٍ ذَكَرَ مِنْ مُشْطَرَّةٍ
مُشْرِقَةٍ تَحْتَ رُغْوَةٍ فِي بَيْتٍ دَمَوَانٍ فَجَاءَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذِهِ الْبُتْرَانِي
أَبِيهَا كَأَنَّ رُغْوَةً تَحِلُّهَا رُغْوَةً مِنَ الشَّيَاطِينِ
وَكَانَ مَاءً هَالِقًا لِحَيَاتِنَا مَدِينَةِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا تَحْيِي تَنْشُرُ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا اللَّهُ فَقَدْ شَفَانِي
وَأَمَّا أَنَا فَكُرْهُ أَنْ أَتِيَّ عَلَى النَّاسِ مَشْرَافًا لَتِ
وَلَيْسَ بِنِ اعْصِمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي رُغْوَةٍ حَبِيبٌ لِي وَهُوَ
بَابُ ۱۱۳ مَا يَنْهَى عَنْ التَّحَاكُمِ وَالْقَدَا بَر
وَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَمَنْ شَرَّ جَانِدًا إِذَا احْسَنَ
۱۰۱ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا مَحْمَدُ بْنُ هَمَّامٍ عَنْ مَيْمَنَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُكُمْ
وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَجَسَّسُوا
وَلَا تَخَسَّبُوا وَلَا تَحْتَسِبُوا وَلَا تَدْرُؤُوا وَلَا تَبْغَضُوا وَلَا تَكُونُوا
تَبَاغُضُوا وَلَا تَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا
۱۰۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا تَبَاغُضُوا وَلَا تَحْتَسِبُوا وَلَا تَدْرُؤُوا وَلَا تَكُونُوا
عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَتَجَرَّعَ لِحَا
فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ آمَنُوا
بَابُ ۱۱۴ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا
مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا
تَجَسَّسُوا
۱۰۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا

بَابُ ۱۱۴ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا
مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا
تَجَسَّسُوا

۱۰۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا

مَا لِكَ عَنْ أَبِي الزَّيَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لِمَا كُمُ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ
وَلَا تَجَسَّبُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا
تَعَايَرُوا وَلَا تَنَابَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَكُنُوا

مَا هِيَ مَا يَكُونُ مِنَ الظَّنِّ

١٠٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَدَّادٍ أَنَّ اللَّيْثَ بْنَ أَبِي
وَقَالَتْ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمًا وَقَالَ يَا أَعْلَنُ مَا أَكَلْتَ قُلْنَا نَأْكُلُ
يَوْمَ فَإِنْ دِينَنَا نَحْنُ عَلَيْهِ .

بَابُ السَّيْرِ الْمُؤْمِنِ عَلَى نَفْسِهِ

١٠٠٦ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَاهُ رِيْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ أُمَّتٍ مَعَانِي إِلَّا الْمُجَاهِدِينَ وَلَئِنْ مِنَ الْمُجَاهِدِ أَنْ تَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يَصْبِيهِمْ وَقَدْ سَتَرَهُ اللَّهُ فَيَقُولُ يَا فُلَانُ عَمِلْتَ لِمَ رَجَعْتَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ لَيْسَ تُرَكُّ رَبُّهُ وَلَهُمْ وَيُكْشَفُ سِتْرُ اللَّهِ عَنْهُ .

١٠٠٤ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ
ابْنَ عَمَرَ كَيْفَ يَمُوتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے خیال میں فلاں اور فلاں ہمارے دین کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے۔ لیٹ کا بیان ہے کہ وہ دونوں آدمی منافقین کی جماعت سے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے عائشہ! میں یہ خیال نہیں کرتا کہ فلاں فلاں ہمارے دین کے بارے میں جس پر ہم ہیں کچھ جانتے ہوں۔

مومن اپنے گناہ پر پردہ ڈالے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر امتی کے گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے سوائے ان کے جو اپنے گناہوں کو ظاہر کرتے ہیں اور یہ کہتی بیہودگی ہے کہ آدمی رات کو کوئی کام کرتا ہے اور صبح ہو جاتی ہے مگر اللہ تعالیٰ اس پر پردہ ڈالے رکھتا ہے لیکن یہ کہتا ہے کہ اے فلاں! میں نے رات فلاں فلاں کام کئے ہیں رات بھر اللہ تعالیٰ نے ان پر پردہ ڈالے رکھا اور صبح اس نے اللہ تعالیٰ کے ڈالے ہوئے پردے کو کھول دیا۔

صفوان بن محرز کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی شخص نے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سرگودشی کے بادے میں کیا فرمانے جو سختاب فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنے

بِسْمِ اللَّهِ يَقُولُ فِي الدَّجْوَى، قَالَ بَدَّ نَرًا أَحَدًا كَرِهَتْ
رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ عَلَيْهِ لَيْتَ كَذَا
كَذَا فَيَقُولُ لَعَنَهُ وَيَقُولُ بَعَلَّتْ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ
نَعَمْ فَيَقُولُ مَا أَكْثَرَ يَقُولُ إِنِّي سَكَّرْتُ عَلَيْكَ فِي
الدُّنْيَا فَأَنَا أَغْنِيكَ هَذَا لَكَ الْيَوْمَ

باب الْكِبَرِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ ثَلَاثِي عَظْمِي
مُسْتَكْبِرٌ فِي نَفْسِهِ عَظْمُهُ رَقَبَتُهُ

۱۰۰۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا مَعْبُدُ بْنُ خَالِدٍ الْقَلْبِيُّ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ دَهَبٍ
الْحَضْرَاءِ عَنِ الثَّقَفِيِّ صَدَقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، أَلَا
أَخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ بِكُلِّ ضَعِيفٍ مُتَضَاعِفٍ لَوْ
أَفْتَمَكُمْ عَلَى اللَّهِ لَا تَبْرَكُوا، إِلَّا أَخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلِّ
عَبْدٍ جَوَازٍ مُسْتَكْبِرٍ وَحَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا
هَمْدَانُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
قَالَ كَانَتْ الْأَمَةُ مِنْ أُمَّةٍ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَتَأْخُذَ
بِمَنْ تَسُوْلُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِهِ
حَدَّثَنَا شَاءَ مَثَلٌ

باب الْهَجْرَةِ وَقَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ
أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ

۱۰۰۹ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ ابْنُ الْقَلِيلِ
هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَائِشَةَ زَوْجِ الثَّقَفِيِّ
صَدَقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُ أَنْ عَائِشَةُ حَدَّثَتْ
أَنَّ عَدْنًا ابْنَ الرُّمَيْلِ قَالَ لِي بَيْعٌ أَوْعُطَاءُ
أَعْطَتْهُ عَائِشَةُ، وَاللَّهُ لَتَنْتَهِدَنَّ عَائِشَةُ أَوْ
لَا حُجْرَتَيْنِ عَلَيْهَا فَقَالَتْ أَهْوَتْ لِهَذَا، قَالَ لَوْ
نَعَمْ، قَالَ هُوَ اللَّهُ عَلَى قَدَرٍ أَنْ لَا أُكَلِّمَ ابْنَ
الرُّمَيْلِ أَبَدًا فَسُتَشْفَعُ ابْنُ الرُّمَيْلِ إِلَيْهَا حِينَ

دہ کے نزدیک ہو جائے گا۔ پھر وہ اس سے فرمائے گا کہ تو نے فلاں
فلاں کام کئے ہیں وہ عرض کرے گا، ہاں، اور کہے گا، کیا تو نے
فلاں فلاں کام کئے ہیں وہ عرض کرے گا، ہاں، پھر اس سے اقرار
کروانے کے بعد فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے اوپر پردہ ڈالا
پس آج میں تیری مغفرت فرما دیتا ہوں۔

تکبر۔ مجاہد کا قول ہے کہ ثانی عظیم اپنے آپ کو
بڑا سمجھنا۔ عظیم اس کی گردن۔

سفر تہجد بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت
سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں بتا دوں کہ
جنتی کون ہیں؟ ہر وہ مکروہ اور گناہ آدمی کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے
پر قسم کھا لیتے تو اس سے بچا کر دے۔ کیا میں تمہیں نہ بتا دوں کہ جہنمی
کون ہیں؟ ہر افسوسناک اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والا عیب دار اور
نا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
مدینہ طیبہ کی لونڈیوں میں سے اگر کوئی لونڈی رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ پکڑے کہ میں نے جاننا چاہتی
تو اسے جاسکتی تھی۔

قطع کلام

رسول خدا نے فرمایا ہے کہ کسی مسلمان کے لئے یہ حلال نہیں کہ وہ تین
دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑ دے۔

ابن الحارث بن جواد اللہ کی طرف سے حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا نے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے ان کا بیان
ہے کہ حضرت عائشہ نے انہیں بتایا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے
کسی سچے با اس عظیم کے بارے میں کہا جو حضرت عائشہ نے کسی کو دیا تھا
کہ اگر حضرت عائشہ ان ہاتھوں سے نہ رکیں تو میں ان پر حجر کروں گا انہوں
نے کہا کیا اس نے ایسا کہا ہے؟ لوگوں نے کہا، ہاں، فرمایا کہ مجھ پر یہ
اللہ کے لئے نذر ہے کہ میں کبھی ابن زبیر کے ساتھ کلام نہ کروں جب
جملہ کے دن بڑھنے لگے تو حضرت ابن زبیر نے ان کا ہاتھ سفاک نہیں
کیجیے۔ انہوں نے کہا کہ میں اس بارے میں کبھی کوئی سفارش قبول

نہیں کہوں گی امدد ابھی نملکی قسم توڑوں گی جب حضرت ابن مسعودؓ پر زیادہ جملانی مگر مذی تو انہوں نے حضرت مسود بن عکرمہؓ سے بات کی جن کا تعلق حضرت عبدالرحمن بن مسعودؓ سے تھا امدان دونوں کو خدا کا واسطہ دیا کہ مجھے حضرت عائشہ کے پاس لے چلو کیونکہ یہ ان کے لئے حلال نہیں ہے کہ مجھ سے قطع تعلق کرنے کے لئے نہ رہا میں یہی حضرت مسود اور حضرت عبدالرحمن انہیں اپنی چادروں میں پھپھا کر لے چلے یہاں تک کہ حضرت عائشہ سے اجازت مانگتے ہوئے کہا: آپ پر سلام، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، یا اہم اللہ! کہتے ہیں: حضرت عائشہ نے فرمایا: آجاؤ۔ عرض گزار ہوئے: یا سادہ و فریاد ہاں سادہ آجاؤ! انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ ان دونوں کے ساتھ ابن زبیرؓ ہیں جب یہ امدد داخل ہوئے تو ابن زبیرؓ نے اس میں گھس گئے۔ حضرت عائشہؓ سے لپٹ کر خدا کا واسطہ دینا امدد نے لگے حضرت مسود اور حضرت عبدالرحمنؓ بھی واسطے دینے لگے کہ ان سے کلام کیجئے اور ان کی معافی قبول فرلیجئے۔ نیز دونوں سمجھاتے کہتے ہوئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترک کلام سے منع فرمایا ہے جیسا کہ آپ کو بخوبی علم ہے کیونکہ کسی مسلمان کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو کربن دن سے زیادہ چھوڑے ہے جب انہوں نے حضرت عائشہؓ کو سمجھا دیا اور ان کی ہمدردی تو انہوں نے رو کر ان دونوں کو سمجھایا اور فرمایا کہ میں نے نہ زبیری نہ زبیری کا معاملہ نہ تھا، ہوتا ہے جب یہ دونوں اپنی بات پر اصرار نہ کرتے تو حضرت ابن زبیرؓ سے بول پڑی وہ اپنی نڈی کے بلے میں چالیس اونڈیا غلام آنا دیکھتا ہے کہ بعد جب وہ اپنی نڈی کو یاد کرتے تو بے اختیار رونے لگتے ہیں یہاں تک کہ انہوں نے ان کا دھڑلہ کر دیا کہ جیسا کہ تمنا تھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی سے بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو اور کسی کی غیبت نہ کرو اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ اور کسی مسلمان کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو کربن دن سے زیادہ چھوڑ دے رکھے۔

حضرت ابو یوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کے لئے یہ حلال

طالبت الہجرۃ، فقالت: لا والله لا أشتفع فيه أبداً ولا أتحدث إلى من رآني، فلتأطال ذلك على ابن الزبير كلّم المسور بن مخرمة وعبد الرحمن بن الأسود بن عبد يغوث وهما من بني زهرة وقال لهما: أشتد كذا بالله لئلا أدخلكما في علي عائشة وإنما لا يحول لهما أن تنذر قطيعتي فأقبل به المسور وعبد الرحمن مشتملين يار ديتيهما حتى استأذنا على عائشة فقالت: السلام عليك ورحمة الله وبركاته، أذ دخل؟ قالت عائشة: أدخلوا قالوا: كلّمنا، قالت نعم أدخلوا كلّمكم ولا تعلم أن معكم ابن الزبير فقلنا أدخلوا دخل ابن الزبير فاجاب فاعتنق عائشة وطيفر يمانتدھا ویبکی وطفق المسور وعبد الرحمن یماشیانہا إلا ما کلّمته وقبّلت منه ویقولان: أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیّی أقذعت من الہجرۃ فإنتہ لا یحول لمسلم أن یہجر أخا، فرق ثلاث لیلال، قلنا أکثروا علی عائشۃ من التذکرۃ والتحریر طیفقت تذکرہا وتبکی وتقول: اتی نذرت، قالت: نذرت فسلم یزاکلہا حتی کلّمت ابن الزبیر واعتنقت فی نذرها ذلك أربعین رقبة، وكانت تذکر ذرھا بعد ذلك فتبکی حتی تبل دموعہا غمارھا.

۱۰۱۰ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تبغضوا ولا تحاسدوا ولا تتباؤا كوتوا عبد الله إخوانا ولا يحول لمسلم أن يهجر أخا، فرق ثلاث لیلال.

۱۰۱۱ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن عطاء بن يزيد اللبني عن أبي

نہیں ہے کہ اپنے کسی مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ تعلقاً ترک رکھے کہ جب وہ آپس میں تو ایک ادھر اور دوسرا دھر منہ پھیرے امدان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام میں ابتدا کرے۔

نافرمانی کرنے والے سے ترک ملاقات۔

حضرت کعب بن مالک کا بیان ہے کہ جب ہم حضور سے پیچھے رو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہمارے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا اور انہوں نے پچاس دنوں کا ذکر کیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نکلاؤ جہاں منادی اور ناداعی کو کہیں پہچان لینا ہوں عزت مدیقہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوں کہ یہاں رسول اللہ آپ اس بات کو کیسے پہچانتے ہیں؟ فرمایا کہ جب تم راضی ہو تو کہتی ہو۔ کیوں نہیں، محمد کے رب کی قسم اور جب تم غامض ہو تو کہتی ہو۔ نہیں ایما ایم کے رب کی قسم۔ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوں کہ اس وقت بھی میں صرت آپ کا نام ہی پھونکتی ہوں۔

کیا دوست کے ساتھ روزانہ صبح و شام ملاقات کرے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دوسرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے تو اپنے والدین کو دین کی دولت سے مالا مال ہی پایا ہے اور ان پر کوئی دن ایسا نہیں گزرا کہ ان کے دواں حصوں میں سے صبح و شام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ایک دفعہ یا کل دو پہر کے وقت ہم حضرت ابوبکر کے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ کسی شخص نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں حالانکہ ایسے وقت کبھی آپ ہمارے پاس تشریف نہیں لائے تھے حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ اس وقت آپ کی تشریف آوری کسی خاص کام کی وجہ سے ہوئی ہوگی۔ حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔

أَكْرَبُ الْأَنْصَارِيَّ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَرَّقَ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُحَرِّضُ هَذَا وَيُحَرِّضُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ.

باب ۶۱۹ مَا يَجُوزُ مِنَ الْهَجْرَانِ لِمَنْ عَصَى

وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ خَلَفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامَيْنِ وَذَكَرَ خَمْسِينَ كَيْلَةً.

۱۰۱۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لِي كَثِيرٌ غَضَبٍ وَرِضَالٍ قَالَتْ قُلْتُ وَكَيْفَ تُخْرِفُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ إِنَّكَ إِذَا كُنْتَ رَاضِيَةً قُلْتُ بَنَى وَرَبِّ عَمَلٍ وَإِذَا كُنْتُ سَاخِطَةً قُلْتُ لَا وَرَبِّ عَمَلٍ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلُ لَسْتُ أَهْجُرُ إِلَّا إِسْمَكَ

مَا نَفَ هَلْ يَزُورُ صَاحِبَهُ كُلَّ يَوْمٍ أَوْ بَكْرَةً وَعِشْيَةً.

۱۰۱۳ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي بَرْنَاءٍ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ النَّبِيُّ حَدَّثَنِي عَتِيقُ بْنُ شَهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُرْدَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا أُعْقِلُ أَبْرَأِي إِلَّا وَهْمًا يَبْنِيَانِ الدِّينَ وَلَعَدِمَ مَعَهُمَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِيَتْهُ رُسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفِي النَّهَارِ بَكْرَةً وَعِشْيَةً فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي تَحْرِ الظُّلَمِ يَوْمَ قَالَ قَاتِلُ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَائِرِ لَوَاقِحِ يَأْتِيَتْهُ إِفْهًا قَالَ أَبْرَأِي مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا مَا قَالَ إِنْ قَدْ أُذِنَ لِي بِالْخُرُوجِ.

بَابُ ۶۲۱ الزِّيَادَةُ وَمَنْ رَأَى قَوْمًا نَظَعُوا
عَنْدَهُمْ، وَرَأَى سَلَمَانَ أبا الدَّارِ دَارًا فِي عَهْدِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلَّ عِنْدَكَ .

۱۰۱۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّادِ عَنْ أَنَسِ بْنِ

سَيْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْدَهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى أَهْلَ بَيْتِ الْاَنْصَارِ
قَطَعَهُمْ عِنْدَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَمْرِيكَانَ
مِنَ الْبَيْتِ فَخَضَحَ لَهُ عَلَى بَسَاطِ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَ
دَعَا لَهُمْ .

بَابُ ۶۲۲ مَنْ تَجَدَّلَ لِلْوُقُودِ .

۱۰۱۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ
أَبِي اسْحَقٍ قَالَ قَالَ لِي سَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَا الْاِسْتَبْرَقُ
قُلْتُ مَا عَظَمَ مِنَ الْاِسْتَبْرَقِ وَحِشْنٌ مِنْهُ خَالِصَةٌ
عَنِ اللَّهِ يَقُولُ رَأَى عُمَرُ عَلَى رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ اِسْتَبْرَقٍ
فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ اِسْتَبْرَقُ هَذَا خَالِصٌ لِيَوْفِدَ النَّاسَ اِذَا خَدِمُوا
عَلَيْكَ فَقَالَ اِنْ مَالِي لَيْسَ بِالْحَرِيرِ وَمِنْ اَلْاَخْلَاقِ لَهُ
فَمَضَى فِي ذَلِكَ مَا مَضَى شَرَّ اَنْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ بَحَثَ اِلَيْهِ بِحُلَّةٍ فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ فَقَالَ بَحَثْتُ اِلَيْكَ بِهَذَا وَحَبَّ قُلْتُ فِي
مِثْلِهَا مَا قُلْتُ قَالَ اِنْ مَالِي لَيْسَ بِالْحَرِيرِ وَمِنْ اَلْاَخْلَاقِ لَهُ
اِنْ عَمَرَ يَكْمُرُهُ الْعِلْمُ فِي الْقُوبِ بِهَذَا الْحَدِيثِ .

بَابُ ۶۲۳ الْاِخْفَاءُ وَالْجَلْفُ . وَقَالَ ابْنُ

جَعْفَرٍ أَخَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ
سَلَمَانَ وَابْنِ الدَّارِ . وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ
عَوَفُ لَمَّا قَدِمَ مِنَ الْمَدِينَةِ أَخَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَ سَلَمَانَ وَابْنِ الدَّارِ .

ماقات کرنا اور ان کے ہاں کھانا کھانا ۔

حضرت سلمان فارسی حضور کے زمانہ مبارک میں حضرت ابوذر

نے ملے گئے اور ان کے ہاں کھانا کھایا ۔

انس بن سیرین نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری

کے مکان میں جلوہ افروز ہوئے اور ان کے پاس کھانا تناول

فرمایا ۔ جب آپ واپس تشریف لائے لگے تو گھر والوں کو

مخوفی سی جگہ صاف کرنے کا حکم فرمایا ۔ چنانچہ وہاں پانی

بھڑک کر اڑا دیا ۔ پھر آپ نے اس پر نماز پڑھی

اور ان کے لئے دعا کی ۔

وفود کی خاطر آراش کرنا ۔

ابو اسحق کا بیان ہے کہ مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے پوچھا کہ استبرق

کس کو کہتے ہیں؟ میں نے کہا کہ موٹے اندھ دھڑ سے لٹنی کپڑے کو ۔ ان کا بیان

ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بٹے ہوئے سات حضرت عمر

نے ایک آدمی کو استبرق کا ٹکڑا دیکھتے ہوئے دیکھا تو اسے لے کر نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی ۔ یا رسول اللہ! اسے

اے نبی کریم! اور جب لوگوں کے وفود آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کریں اس

وقت پہنچتے ہوئے فرمایا کہ بٹیم وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو ۔

سب اس بات کو کافی مدت گزر گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لئے

ایک حکم ارسال فرمایا کہ اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں

حاضر ہوئے اور عرض کی ۔ آپ نے یہ میرے لئے ارسال فرمایا جبکہ آپ نے

ابوذر سے ممانعت فرمائی ہے کہ قریبا کہ میں نے تمہارے لئے یہ بایں وجہ بھیجا

کہ اس کے ذریعے کچھ پیسے حاصل کر لو پس اس حدیث کی بنا پر حضرت ابن عمر

کپڑے کے نقش و نگار کو ناپسند فرمایا کرتے تھے ۔

انسانیت اور دوستی کا عہد کرنا ۔

حضرت ابو جحیفہ کا بیان ہے کہ حضور نے حضرت سلمان اور حضرت

ابوذر و ان کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمادیا تھا ۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف

فرماتے ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ میں آئے تو حضور نے میرے اور حضرت

سعد بن ابی معج کے درمیان اخوت قائم فرمائی ۔

۱۰۱۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَانْحَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَاؤُكُمْ لَوْ شَاءَ.

حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبدالرحمن ہمارے پاس (مدینہ منورہ میں) آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اوپر حضرت سعد بن ربیع کے درمیان انھیں قائل فرمادی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ وہ میرے دشمنوں کے ایک ہی بکری کے ساتھ ہو۔

۱۰۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا عَصَمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَبْلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحِمْيَلٍ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ قَدْ خَالَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِي.

عاصم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ تک یہ بات پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہو کہ اسلام میں قسم نہیں ہے، فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو قریش اور انصار کے درمیان خود میرے گھر میں قسم کھائی تھی۔

بَابُ التَّبَسُّمِ وَالضَّحِكِ وَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَسْرَأَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكْتُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ اللَّهَ هُوَ ضَحِكٌ وَأَبْكِي.

حضرت فاطمہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ سرگوشی فرمائی تو میں ہنس پڑی۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا اور روتا ہے۔

۱۰۱۸ - حَدَّثَنَا جَبَانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَ نَاعِبُ اللَّهِ أَخْبَرَ نَاعِمُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ ظَلَمَ لِرَأْسِهِ جَنَّتَ طَلَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنْهَا كَانَتْ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَقَهَا أَخَذَ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَأَنَّهُ دَانَ اللَّهُ مَا مَعَهُ يَارَسُولَ اللَّهِ الْإِمْلُ هَذِهِ الرُّدْبَةُ لَهْدَبَةٍ أَخَذَتْهَا مِنْ جِلْبَابِهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ سَعِيدٍ بْنُ الْعَاصِ جَالِسٌ بِبَابِ الْمَجْدِ يُؤَدِّنُ لَهُ نَطْفِقُ خَالِدًا يُنَادِي أَبَا بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَرَجُرُ هَذَا عَمَّا يَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَزِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّبَسُّمِ قَالَ لَعَلَّكَ تُرِيدُ بَيْنَ أَنْ تُرْجِعَنِي إِلَى رِفَاعَةَ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی جب طلاق کی مدت پوری ہو گئی تو اس کے بعد اس نے حضرت عبدالرحمن بن زبیر کے ساتھ نکاح کر لیا۔ پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اس نے طلاق دے دی ہے تو آپ نے فرمایا کہ یہ بیوی طلاق نہیں ہو گئی اس کے بعد اس نے پھر حضرت عبدالرحمن بن زبیر کے ساتھ نکاح کر لیا لیکن یہ ایک غلطی تھی اس میں ہے یا رسول اللہ اگر اس پھندے کی طرح اور اسے اپنی چوہ کے کوئے کا پھندہ بنا کر دکھایا نہ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت ابن سعید بن العاص اجازت کے انتظار میں کھڑے کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ یہی حضرت خالد نے حضرت ابوبکر کو آواز دی کہ اے ابوبکر اس عورت کو روکے کیوں نہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور بلند آواز سے گفتگو کر رہی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر مروت سکھاتے، پھر فرمایا۔ شاید تم رفاعہ کے پاس واپس جانے کا ارادہ رکھتی ہو، ایسا نہیں ہو سکتا جب تک تم اس (عروہ) سے

خواتین کا اودھ نہمارا ڈالنے نہیں چکھ لیتا۔

محمد بن سعد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی اور اس وقت آپ کے پاس زورج مہر میں سے قریشی عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں اور آپ سے سوال کر رہی تھیں کہ عطیات بڑھادیئے جائیں اور وہ اونچی آواز سے گفتگو کر رہی تھیں۔ جب حضرت عمر نے اجازت مانگی تو وہ پردے میں چھپ گئیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دیدی اور یہ اندر داخل ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تبسم بہرہ کرتے۔ یہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، اللہ تعالیٰ آپ کو ہنساتا ہی رہے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے ان عورتوں پر تعجب ہے جو میرے پاس تھیں کہ انہوں نے جب تمہاری آواز سنی تو پردے میں جا چھپیں۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ سخی دار تو آپ زیادہ ہیں کہ آپ سے ڈرا جاتے۔ پھر ان کی جانب متوجہ ہو کر کہا کہ اے اپنی جان سے دشمنی کرنے والیو! تم مجھ سے ڈرتی ہو لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نہیں بلکہ غصے والے اور سخت گیر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن خطاب اسنو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتا ہوا دیکھ لے تو تمہارے راستے کو چھوڑ کر پھرے راستے پر چل دے گا۔

ابو العباس کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طائف میں تھے تو فرمایا۔ ہم کل ان شاء اللہ یہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص نے کہا۔ جب تک فتح حاصل نہ کریں ہم یہاں سے نہیں ہلیں گے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل بھی جنگ کرنا تو خوب غمسان کارن پڑا اور کہتے ہی حضرات زخمی ہو گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کل ان شاء اللہ ہم یہاں سے کوچ کر جائیں گے۔ راوی

لَا حَتَّى تَذُوْقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوْقِي عُسَيْلَتَيْنِ.
۱۰۱۹ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ
صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ
نِسْوَةٌ مِنْ كُرَيْشٍ لَيْسَ لَنَّهُ وَبِئْسَ خُرْمَةٌ عَلَيْهِ؟
أَصَوَّاهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ تَبَادَرَتِ
الْحِجَابُ فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَدَخَلَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ
فَقَالَ أَضْحَكَ اللَّهُ سِتْرَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا ابْنَ رَافِي
فَقَالَ يَحْبِبْتُ مَنْ هُوَ لَا يَأْتِي كُنَّ عِدَائِي لَمَّا سَمِعْتُ
صَوْتَكَ تَبَادَرْنَ الْحِجَابُ فَقَالَ أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهْبَنَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَبْلَ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا سَادَاتِ
أَنْفُسِهِنَّ أَشْهَبْنِي وَلَمْ يَهْبَنَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ إِنَّكَ أَهْظُ وَأَعْلَظُ مِرَّةً
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَيْتِكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا دَجَا
الْأَسْلَكُ فَجَاغِرَ فَجَكَ.

۱۰۲۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الظَّاهِرَ قَالَ إِنَّا قَائِلُونَ هَذَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ
فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَبْرَحُوا وَتَفْتَحْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدُوا عَلَى الْقِتَالِ قَالَ فَخَدَّوْا
فَقَاتِلُوهُمْ قَاتِلُوا لَمْ يَدِرْ أَدَكَتْ فِيهِمْ الْجَوَارِحُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَائِلُونَ

کا بیان ہے کہ لوگ خاموش رہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبسم رہے ہو گئے۔ حمیدی کا بیان ہے کہ سفیان بن عیینہ نے ہم سے یہ روایت حدیث بیان کی۔

حمید بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کر رہا تھا کہ میں ہلاک

ہو گیا۔ رمضان المبارک کے تہذیب میں نبی پوری سے محبت کرنا چاہیے فرمایا کہ ایک غلام آزاد کر دو عرض کی کہ میرا پاس غلام کہاں ہے فرمایا کہ تم آزاد دینے کے لئے رکھ دو۔ عرض کر رہا تھا کہ اس کی طاقت نہیں ہے۔ فرمایا تو اسے مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ عرض کی کہ یہ بھی میری نہیں۔ پھر ایک نوکر پیش کیا گیا جس کے اندر گھوڑیں تھیں۔ ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں حیرت کرانے کے لئے عرض کی کیا پلے سے زیادہ غریبوں کو ہلاک کرنا تم ان دونوں دلوں کے درمیان کوئی گھر تم سے زیادہ عزیز نہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تبسم رہے ہو گئے۔ یہاں تک کہ دندان مبارک نظر آنے لگے اور فرمایا کہ پھر تو تم خود ان کے حق دار ہو۔

اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ کے اوپر ایک بھرائی چادر تھی، جس کے ہاتھ گرے تھے۔ ایک اعرابی آپ کو ملا جس نے آپ کی چادر مبارک کو پکڑ کر زور سے کھینچا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو شاہی لباس پہنے دیے۔ پھر کھینچنے کے باعث حاشیہ چادر کے نشانات بن گئے تھے۔ اعرابی نے کہا کہ اے محمد اللہ کا بھوٹا آپ کے پاس ہے مجھے اس میں سے دینے کا حکم فرمائیے۔ چنانچہ آپ نے اس کی جانب توجہ فرمائی، مسکرائے اور اسے مال دینے کا حکم فرمایا۔

تیسرا بیان ہے کہ حضرت زبیر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کبھی اپنے پاس لے کر نہیں رکھا اور میں نے جب بھی آپ کو دیکھا تو چہرہ انور کو تبسم دینے ہی دیکھا اور ایک دفعہ میں نے آپ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر ابھی طرح نہیں بیٹھ سکتا تو آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر ملا اور کہا۔

عَدَّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ فَسَكُنُوا فَضَحِكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُتِلَهُ بِالْخَيْرِ

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ اَخْبَرَنَا اِبْنُ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنْ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ فَقَعْتُ عَلَى اَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ اَعُوذُ بِرَقَبَةِ اللّٰهِ لَيْسَ لِي قَالَ فَصَمَّ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا اَسْتَطِيعُ اَنْ اَقْرَأَ سِتْرًا فَيَسْكُنِي قَالَ لَا اَجِدُ فَاَتِي بِعَدُوِّ فَيَهْرُ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ الْعَرَفُ الْمَكْتُلُ فَقَالَ اَيْنَ الشَّاهِدُ تَصَدَّقْ بِنَبَا قَالَ عَلَى اَقْرَبِيٍّ وَاللّٰهُ مَا بَيْنَ كَابَتَيْهَا اَهْلٌ يَدْبُ اَقْرَبِيٍّ مِنَّا فَضَحِكُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَدَّتْ كَوَاجِدَهُ قَالَ فَادَّبْتُهُمْ اِذَا

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَلِيدِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اسْمَعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ اَمْسِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَلَيْهِ بَرْدٌ يَخْرُاجُ غِلَظَ الْحَاشِيَةِ فَادْرَكَهُ اَعْرَابِيٌّ فَحَبَلًا يَرُدُّ اَيْمَهُ حَبْلًا اَسْفَلَ يَدًا قَالَ اَنَسٌ فَظَنَنِي اِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَثَرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ حَبْلٍ يَمُوتُ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَرَرْتُ مِنْ قَبْلِ اللّٰهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَمَعْتُ اِلَيْكَ فَضَحِكُ ثُمَّ اَمَرَ لَدِي بِعَطَاةٍ

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا اِبْنُ زُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اِبْنُ اِذْرِيسَ عَنْ اسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ مَا تَجَنَّبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا وَ اَتَى اَلَا تَبْتَهِرُ فِي وَجْهِهِ وَلَقَدْ سَكُوتُ اِلَيْهِ اَتَى لَا اَقْبَلُ عَلَى اللَّيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَ

قَالَ: اللَّهُمَّ قَدْ نَسِيتُكَ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا .
۱۰۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زَيْدِ بْنِ
أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى

الْمَرْأَةِ غَسْلٌ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ قَالَ نَعُوذُ أَرَأَيْتَ الْمَاءَ
فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أَخْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَمِينِهِ الْوَلَدُ .

۱۰۲۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي
ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَرُّوا بِأَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَنْ
سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا خَالَتْ
مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجِيعًا فُطَّرَ
صَاحِبًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهْرًا ثُمَّ انْتَابَا كَأَنَّهُمَا يَتَبَسَّمَانِ .

۱۰۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُبُوبِ حَدَّثَنَا أَبُو
عُوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَقَالَ لِي خَالِدُ بْنُ جَدْرَةَ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ زُرَّارٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يُخْطَبُ بِالْمَدِينَةِ
فَقَالَ قَطَطُ الْمَطَرُ فَاسْتَسْقَى رَبُّكَ فَتَنَظَّرَ إِلَى السَّمَاءِ
وَمَا تَرَى مِنْ سَحَابٍ فَاسْتَسْقَى فَتَنَظَّرَ إِلَى السَّحَابِ
بَعْضُهُمْ لِي بَعْضٍ فَتَمَطَّطُوا حَتَّى سَأَلَتْ مَدَائِعُ
الْمَدَائِنِ قَتَادَةَ زَالَتْ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا تَقْلَعُ
فَتَقَامُ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ غَرَفْنَا فَاذْهَبْ رَجُلًا يَحْبِسُهَا
عَنْ أَفْضِيكَ فَتَقْرَأَ اللَّهُمَّ حَوْلَ لَيْلَانَا وَلَا عَلَيْنَا
مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّدُ عَنْ
الْمَدَائِنِ يَمِينَنَا وَشِمَالَنَا يَمُطُّ مَا حَوْلَ لَيْلَانَا وَلَا يَمُطُّ
مِنْهَا شَيْءٌ يُغِيرُ بَيْنَهُمُ اللَّهُ كَرَامَةً نَبِيٍّ صَلَّى اللَّهُ
سَلَّمَ وَاجَابَةً دَعْوَةٍ .

اے اللہ! میں نے تجھ کو بھول دیا اور اس کو ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔
زینب بنت ام سلمہ نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! بیشک
اللہ تعالیٰ اظہار حق سے نہیں ڈرتا، کیا عورت کو احتلام ہو جائے
تو اس پر غسل فرض ہے؟ فرمایا: ہاں جبکہ پانی (مٹی) دیکھے۔

حضرت ام سلمہ ہنس پڑیں اور کہا: کیا عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے؟
چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ ہوتا تو بچہ والدہ
کے مشابہ نہ ہو سکتا۔

سلیمان بن یسار کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کو اس طرح ہنسنے ہوئے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ کا
علق مبارک نظر آنے لگتا آپ صرف تبسم فرمایا
کرتے تھے۔

محمد بن محبوب، ابو عوانہ، قتادہ، حضرت انس، قتادہ نے
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں جمعہ کے روز اس وقت حاضر ہوا جبکہ آپ
مدینہ منورہ میں خطبہ دے رہے تھے چنانچہ وہ عرض گزار ہوا کہ بارش
نہ ہونے کے باعث قحط پڑ گیا ہے لہذا اپنے رب سے پانی مانگیے۔ پس
آپ نے آسمان کی جانب دیکھا اور میں کوئی بادل نظر نہیں آ رہا تھا، آپ نے
بارش مانگی تو بادل کے ٹکڑے آ کر ایک دوسرے سے ملنے لگے۔ پھر بارش
ہونے لگی، یہاں تک کہ مدینہ منورہ کی گلیاں بہہ نکلیں اور بارش تو اتنی
بہتر ہوئی کہ وہی پھر وہی آدمی یا کوئی دوسرا کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا جبکہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ ہم تو غرق ہونے لگے لہذا
اپنے رب سے دعا کیجئے کہ اس بارش کو ہم سے روک دے چنانچہ آپ تبسم فرما
ہوئے اور دعا کی۔ اے اللہ! ہمارے ارد گرد برسا اور ہمارے اوپر نہ
برسا یہ دو باتیں دفعہ کہیں بادل چھٹے اور مدینہ منورہ کے دائیں
بائیں جانے لگے۔ چنانچہ ہمارے ارد گرد بارش ہونے لگی اور
ہمارے اوپر نہ ہونے لگی۔ یونہی اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی برکت اور
ان کی قبولیت دعا دکھاتا ہے۔

اچھا چال چلن۔
تفتیق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ
کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمام لوگوں میں سے طوطی، وضع قطع اور
چال و چال کے لحاظ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
ابن ام عبد (حضرت عبداللہ بن مسعود) زیادہ مشابہت رکھتے ہیں،
مگر سے باہر آنے سے لے کر گھریں واپس جانے تک۔ لیکن یہ مجھے معلوم
نہیں کہ جب وہ گھریں نہنہا ہوتے ہیں تو کیا کرتے ہیں۔

طارق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیشک سب سے اچھا کلام اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور بہترین عادات و خصائل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عادات و خصائل ہیں۔
اذیت پر صبر کرنا۔

ارشاد ربانی ہے۔ بیشک صبر کرنے والوں کو انکا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی (سورۃ الزمر، آیت ۱۰)۔

ابو عبدالرحمن سلمی نے حضرت ابو یوسف الشعمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہیں یا کوئی چیز ایسی نہیں کہ اذیت ناک بات سنے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر کر سکے۔ لوگ اس کے لئے بیٹا ٹھہرتے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ انہیں نظر انداز کرتے رکھتا ہے اور انہیں روزی دینا نہ ہوتا ہے۔

تفہیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال تقسیم فرمایا جس طرح آپ تقسیم فرمایا کرتے تھے تو ایک انصاری آدمی نے کہا خدا کی قسم اس تقسیم میں اللہ کی رضا مندی کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ میں نے کہا۔ یہ بات میں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور بتاؤں گا چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ اصحاب کے درمیان جلوہ افروز تھے میں نے چپکے سے آپ کو بتایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ناگوار گزرا اور آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور نالامس ہوئے، یہاں تک کہ میں نے دل میں کہا کاش! میں نے آپ کو یہ خبر نہ دی ہوتی۔ پھر فرمایا کہ حضرت موسیٰ کو اس سے بھی زیادہ اذیت دی گئی لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔ جو غصے کے باعث لوگوں کی طرف متوجہ نہ ہو۔

سروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت

کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کیا اور لوگوں کو بھی اس کے کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی لیکن لوگوں نے وہ کام نہ کیا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ نے خطبہ دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ طَارِقٍ سَمِعْتُ طَارِقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا أَحْسَنَ الْحَدِيثَ كِتَابُ اللَّهِ وَ أَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۳۲ الصبر علی الاذى وقول الله تعالى
اِذَا مَا يَأْتِي الصَّابِرُونَ أَجْرُهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدًا أَوْلَى شَيْءٍ أَصْبَرَ عَلَى أَذَى سَمِعَهُ مِنَ اللَّهِ إِذْ لَمْ يَدْعُوْنَ لَهُ وَلَدًا أَوْ لَهَ لِيَعْلَمَ فِيهِمْ وَيَزِنَ لَهُمْ.

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقًا يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً لِبَعْضِ مَا كَانَ يَنْتَسِبُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَاللَّهُ إِنَّهَا لِقِسْمَةٌ مَا أُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ قُلْتُ أَمَا إِنَّا لَا قَوْلَ لَكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُمُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ قَسَامَةٌ فَشَرَحَ ذَلِكَ عَمَّا سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَخَيَّرَ وَجْهَهُ وَغَضِبَ حَتَّى وَدِدْتُ أَنِّي لَدَاكَ أَخْبَرْتُهُ فَقَالَ وَتَدْرِي أَبُو مُوسَى يَأْكُلُ مِمَّنْ ذَلِكَ أَفْصَحُ.

باب ۳۲ من لم يؤاوجه الناس بالعتاب

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ قَسْرَدَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَحَّصَ فِيهِ فَتَزَعَّ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ

حمد بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے کہ اس کام سے بچتے ہیں جو نبی کریم ﷺ کی قسم مجھے اللہ تعالیٰ کا لوگوں کی نسبت زیادہ علم ہے اور میں خدا سے ان کی نسبت زیادہ ڈرتا ہوں۔

عبداللہ یعنی ابن ابی عتبہ موالی النبی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

پر وہ نشیمن کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ حیاء دار تھے اور جب آپ کوئی ایسی بات دیکھتے کہ پسند خاطر نہ ہوتی تو ہم اس کا اعلا نہ آپ کے چہرہ اللہ سے لگا لیا کرتے تھے۔

جو بغیر کسی تاویل کے مسلمان کو کافر کے وہ اپنے کلمے کے مطابق ہے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی سے کہے، اے کافر! تو ایک ان میں سے کافر ہوتا ہے۔ عکرمہ، ابن عمار، یحییٰ، عبد اللہ بن یزید، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی اپنے مسلمان بھائی سے اے کافر کے گاتوہ کفران میں سے ایک کی طرف مڑ دلوئے گا۔

ابو قلزبہ نے حضرت ثابت بن مہاک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسلام کے سوا کسی دوسرے مذہب کی بھولی قسم کھائی تو وہ اسی کے سلطان ہے جو کہا اللہ جس نے کسی چیز کے ساتھ خود کشی کی تو وہ جہنم کی آگ میں اسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا اور سو من پر لعنت

صلی اللہ علیہ وسلم فخطب فحمد الله ثم قال ما بال أقوام يتكفرون عن الشيء أصنعوه فوالله إني لأبغضهم بالله واشتد هم له حسية.

۱۰۳۵ حدثنا عبدان أخبرنا عبد الله أخبرنا شعبه عن قتادة سمعت عبد الله وهو

ابن أبي عتبة مولى النبی عن ابن سريج عن الحذرفي قال كان النبی صلی اللہ علیہ وسلم أشد حياء من العذراء أبو في خد بها فلو أراي شيئاً يكرهه عذرناه في وجهه.

باب ۶۱۹ من كفر أخاه بخير تأويل فهو كما قال

۱۰۳۶ حدثنا محمد وأحمد بن سعيد قال

حدثنا عثمان بن عمار أخبرنا علي بن المبارك عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن أبي هريرة

رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا قال التجمل لأخيه يا كافر فقد باء

بهم أحدهما وقال عكرمة بن عمار عن يحيى عن عبد الله بن يزيد سمع أبا سلمة سمع أبا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم.

۱۰۳۷ حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك

عن عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أياكم رجل قال لأخيه يا كافر فقد باء بها

أحدهما.

۱۰۳۸ حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا

وهيب حدثنا أيوب عن أبي ذؤيب عن ثابت بن الضحك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من حلف بيمينه غير الإسلام كاذباً فهو كما

قال ومن قتل نفسه لشيء عذب به في ما

جَعَلْتُمْ وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ لَقَتْلِهِ، وَمَنْ رَحَى مُؤْمِنٌ
يَكْفُرْ فَلَهُ لَقَتْلُهُ.

بَابُ ۶۳ مَنْ لَعَنَ الْفَارَّ مَنْ قَالَ ذَاكَ
مُتَّأُولًا أَوْ جَاهِلًا. وَقَالَ عُمَرُ لِحَاطِبٍ
إِنَّهُ مُتَّافِقٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ قَدْ أَظْلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ
فَقَالَ قَدْ غَضَبْتُ لَكُمْ.

ف: اس حدیث کے آخر میں یہ بھی ہے کہ کسی مسلمان پر کفر کا الزام لگانا اسے قتل کرنے جیسا ہے۔ ظاہر ہے کہ کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ قرآن کریم ہے:-

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِدًا كَذَّبَ آتَاهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا
فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ
عَذَابًا عَظِيمًا.

(۹۲:۴)

اور جو کوئی کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے
تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مقرر اس میں رہے اور اللہ نے
اس پر غضب کیا اور لعنت کی اور اس کے لیے تیار رکھا
بڑا عذاب۔

اس سے اُن لوگوں کو سبق حاصل کرنا چاہیے جو بات بات پر سچے اور سچے عقیدہ مسلمانوں کو کافر و مشرک کہتے ہوئے نہیں نکلتے۔ اگر اُن مہربانوں کے زاویہ نظر کو درست مان لیا تو اس کی زد سے تو چودہ صدیوں کے کسی ایک فرد کو بھی مسلمان ثابت نہیں کیا جاسکے گا۔ خدا نے تراپے محبوب کی امت کو امت محمدیہ اور سب امتوں کی سردار بنایا ہے لیکن یہ حضرات اسے امت موعودہ باور کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ خدائے ذوالجلال اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے جملہ متعینان اسلام کو صراط مستقیم پر چلائے جو انعام یافتہ بندوں کا راستہ یعنی حضرات اولیاء اللہ کا دین و مذہب ہے۔ آمین۔

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُزَيْدُ
أَخْبَرَنَا سُلَيْمٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ
يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي
قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمُ الصَّلَاةَ فَقَدْ أَبْهَمَهُمُ الْبَقْرَةَ قَالَ
فَتَحَوَّرَ رَجُلٌ فَصَلَّى صَلَاةً حَفِيفَةً فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ
فَقَالَ إِنَّهُ مُتَّافِقٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلَ فَأَتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَوْمٌ
نَعْمَلُ يَا يَدِينَا وَنَسْتَفِي بِنَوَاحِشِنَا وَأَنْ مُعَاذًا
صَلَّى بِنَا الْبَاقِرَةَ فَقَدْ أَفْجَرْنَا الْبَقْرَةَ فَتَجَوَّزْتُ ذَرْبَهُ
أَتَى مُتَّافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا

عمر بن دینار نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا
کرتے پھر جب اپنی قوم کے پاس جاتے تو انہیں نماز پڑھاتے ایک دفعہ
انہوں نے نماز میں سورۃ البقرہ پڑھنا شروع کی۔ راوی کا بیان ہے کہ اس
پر ایک شخص نے علیحدہ ہو کر ہلکی ہلکی نماز پڑھ لی۔ جب یہ بات
حضرت معاذ کو پہنچی تو انہوں نے کہا کہ وہ منافق ہے۔ جب اس آدمی
کو اس بات کا علم ہوا تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں
حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم باطل سے کام کرنے والے
اولیٰ ہیں نہ بنوں کو باہانی دینے والے لوگ ہیں حضرت معاذ نے ہمیں
یہی نماز پڑھائی اور سورۃ البقرہ پڑھنے لگے تو میں نے مختصر نماز پڑھ لی۔
اس پر انہوں نے خیال کیا کہ میں منافق ہوں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا اے معاذ ابی تم لوگوں کو فتنے میں مبتلا کرنے والے ہو مجھ نہیں مرتبہ فرمایا تم سورۃ الشمس اور سورۃ الاعلیٰ جیسی سورتیں پڑھا کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص (بھول کر) لات و دعویٰ کی قسم کھا بیٹھے تو اسے چاہیے کہ لا الہ الا اللہ کہہ لے اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ مجھ کو کھیلیں تو اسے صدقہ دینا چاہیے۔

نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ یہ اپنے والد ماجد سے سواروں میں جا کر ملے جب کہ وہ اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آواز دے کر فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے باپ کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے، لہذا تم میں سے جو قسم کھائے وہ اللہ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہنا چاہیے۔

حکم الہی کے نفاذ میں غصہ اور سختی جائز ہے۔
ارشاد ربانی: کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو (سورۃ التوبہ، آیت ۷۴)۔

محمد بن قاسم کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور اس وقت گھر میں ایک پردہ لٹک رہا تھا جس میں تصویریں تھیں آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا، پھر اس پردے کو بکھر جائیگا۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو ان تصویروں کو بناتے ہیں۔

قیس بن الوحازم کا بیان ہے کہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ عرض گزار ہوا کہ میں فلاں شخص کی وجہ سے عشا کی نماز میں شامل نہ ہوا کیونکہ وہ ہمیں بسی نماز پڑھاتے ہیں۔ آدمی کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دورانِ وعظ

مَعَاذُكَ أَنْتَ بِمَلَائِكَةِ الْأَرْضِ وَالشَّمْسِ وَصَحْوَهَا وَبِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَنَحْوَهَا۔

۱۰۴۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ يَا لَلَّاتِ وَالْعُزَّى حَيْثُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أَقَامِرَكَ فَلَيْتَ صَدَقَ۔

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي ذِكْبٍ وَهُوَ يَخْلَعُ يَأْبِئُ فَنَادَاهُمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ اللَّهَ يَنْهَى كِبْرَ أَنْ تَخْلَعُوا يَا بَنِيكُمْ فَمَنْ كَانَ حَافِظًا فَلْيُحْلِفْ بِاللَّهِ وَالْأَمَلِ صَبْرًا۔

بِأَلْسِنَةٍ مَا يَجُوزُ مِنَ الْغَضَبِ وَالرَّشْدَةِ لِأَمْرِ اللَّهِ وَقَالَ اللَّهُ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَأَعْلَظْ عَلَيْهِمْ۔

۱۰۴۲۔ حَدَّثَنَا بَسْرَةُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ قَرَأَ فِيهِ صُورَةً فَتَلَوْنَ وَجْهَهُ ثُمَّ تَنَاولَ التِّسْمَ فَهَتَكَهَ وَقَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَسْتَدَّ النَّاسَ عَدَايَا يَتْرَمُ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يَصُورُونَ هَذِهِ الصُّوَرَةَ۔

۱۰۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ أَبِي حَزِيمٍ عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُنِيَ لَجُلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَا تَأْخُذُ عَنْ صَلَاتِهِ الْعَدَاةُ مِنْ أَجْلِ فَلَانٍ وَمِمَّا يُعْلِلُ بِهَا قَالَ فَمَا

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَطَ
أَسَدًا غَضَبِيَّ أَفِي مَوْعِظَةٍ قِيْدُهُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَقَالَ
يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي مِنْكُمْ مُنْقِرٍ بَيْنَ ذَايَكُم مَّا صَلَّيْتُ
بِالنَّاسِ فَلَمْ تَجْعَلُوا حَيَاتٍ فَيَرْيَمُ النَّاسُ يَصُ وَالْكَافِرُ
وَذَا الْحَاجَةِ

۱۰۴۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
جُوَيْرِيَّةُ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُورِي
فِي قُبْلَةِ الْمَسْجِدِ رُخَامَةً فَكَهَكَ أَبْيَدَاهُ فَتَغَبَّطَا
نَحْنُ قَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ اللَّهَ
يَحْيِيَالُ وَجْهِهِ فَلَا يَتَذَخَّرُ حَيَالُ وَجْهِهِ فِي
الصَّلَاةِ

۱۰۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا بَيْعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ
مَوْلَى الْمُتَّبِعِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَلْدَةَ الْجَهَنِّيِّ أَنَّ
رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الْقَطَطِ فَقَالَ: عَرِفْتُمَا سَنَدَ شَرِّ عَرِثٍ وَكَأَنَّهَا
وَعِنَا صَرَفَتْهَا سَنَدُ نَقِيٍّ يَمْدَانِ جَاءَ رَبُّهَا فَادَّهَا
إِلَيْهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَلَّ اللَّهُ الْغَنَمَ قَالَ خَنَهَا
فَأَتَاهِي لَكَ أَوْ لَا خَيْلِكَ أَوْ لَدَيْكَ قَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ فَضَالَةُ الْإِبِلِ قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجَدَنُهَا أَوْ
احْمَرَّتْ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا لِحْدَاؤُهَا وَ
سِقَاؤُهَا حَتَّى يَلْتَأَهَا رَجُلُهَا وَقَالَ لِيَكُنْ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بِأَحَدٍ لَوْ أَنَّ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ
حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي النَّظْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ بَسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ احْتَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس دن نہ سے زیادہ غصے کی حالت میں نہیں دیکھا۔ ان کا بیان
ہے کہ پھر آپ نے فرمایا۔ اسے لوگو! بعض تم میں سے
لوگوں کو بہکانے والے ہیں۔ لہذا تم میں سے جو لوگ
نماز پڑھائیں تو ہلکی پھلکی پڑھائیں کیونکہ نمازیوں میں بیمار،
بوڑھے اور ذرورت مند بھی ہوتے ہیں۔

تابع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے تو
آپ نے مسجد میں جانب قبلہ بلغم دیکھی تو اسے اپنے دست مبارک
سے کھرنے دیا اور فرمایا۔ جب تم سے کوئی نماز پڑھ رہا
ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کے سامنے ہوتا ہے
لہذا نماز میں کوئی اپنے چہرے کے سامنے نہ بھرتو کہ۔

یزید مولیٰ متبعین نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ
عنه سے مدایت کی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے گدی ہوئی چیز کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے
فرمایا۔ ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو، پھر اس کے
سر بندھن اور ظنت کو پہچان کر خرچ کر دو۔ اگر اس کا مالک کبھی
اسے لے لیا تو اپنے پاس سے ادا کر دو عرض کی یا رسول اللہ! کھوئی
ہوئی بکری سے تو کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ اسے پکڑ لو کیونکہ وہ
تمہارے لئے ہے یا تمہارے بھائی کے لئے ہے یا بھیریٹے کے
لئے ہے۔ وہ عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! گمشدہ اونٹ کا کیا حکم
ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ناراض ہوئے، یہاں تک کہ آپ کے دونوں رخسار سرخ ہو گئے
یا آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ پھر فرمایا کہ تمہیں اس سے کیا سروکار؟
اس کا کھانا لینا اس کے ساتھ ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اسے
پالے گا۔ بسیر بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی
اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا سا
تھرہ کھجور کی شاخوں یا بوریٹے سے بنایا۔ چنانچہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اس میں نماز پڑھنے کے لئے نکلے تو لوگوں

نے بھی آپ کی پیروی کی اور اگر آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔
پھر دوسری رات بھی لوگ حاضر ہوئے لیکن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے تشریف لائے ہیں دیر کر دی اور آپ باہر
نہ آئے۔ لوگوں نے آوازیں بلند کیں اور دروازے پر
کنکریاں ماریں۔ پس آپ ان کے پاس غصے کی حالت
میں تشریف لائے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے ان سے فرمایا: اگر تم میری اس طرح میرے
پیچھے نماز پڑھتے رہے تو میرے خیال میں یہ بھی تم پر فرض
ہو جائے گی لہذا تمہیں چاہیے کہ اپنے گھر میں نماز پڑھا کر دیکھو کہ
انسان کی بہتر نماز گھر میں ہے سوائے فرض نماز کے۔
غصے سے بچنا۔

ارشادِ ربانی ہے: اودوہ جو بڑے بڑے گناہوں والے ہیں
سے بچتے ہیں اور جب غصے کے تو معاف کر دیتے ہیں (سورۃ النور: آیت ۲۴)
نیز فرمایا جو اللہ کی راہ میں خونخوار نہ ہو تو غصہ
پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے
محبوب ہیں (سورۃ آل عمران: آیت ۱۳)۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا: پہلوان وہ نہیں ہے جو کسی کو بچھاڑ دے
بلکہ پہلوان وہی ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو
قائل ہو کہ کھ سکے۔

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ حضرت سلیمان بن مرثد
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دو
آدمیوں نے ایک دوسرے کو گالی دی اور ہم بھی وہاں بیٹھے ہوئے
تھے۔ ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو غصے میں گالی دے رہا تھا۔
اور اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ اسے کہے تو
اس کا غصہ جاتا رہے فرمایا کہ وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
ہے۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ تو سنتا نہیں کہ نبی کریم صلی

حَبِيزَةٌ مُحْصَنَةٌ اَوْ حَصِيْرًا فَاَخْرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُ فِيْهَا فَتَتَبَعُ اِلَيْهِ بِعَالٍ
وَجَاءُوا يَصِلُوْنَ بِصَلَاتِهِ فَمَجَّاءُوا اِلَيْهِ لَدَّةً
فَحَصَرُوا وَاَبْطَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْهُمْ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ فَرَفَعُوا اَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا
البَابَ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ مُغَضَّبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ
حَتَّى ظَنَنْتُمْ اَنَّهُ سَيَكْتُمُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ
بِالصَّلَاةِ فِيْ بُيُوتِكُمْ فَإِنْ خَذِرَ صَلَاةَ الْمَرْءِ فِي
بَيْتِهِ اِلَّا الصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ.

مَا طَلَبَ الْحَدَّثَ مِنْ الْغَضَبِ يَقُولُ اللّٰهُ
تَعَالَى وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْاِثْمِ
وَالْفَوَاحِشَ اِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ
الَّذِينَ يَتَّقُونَ فِي الْاَسْرَاءِ وَالضَّرَآءِ وَالْكَافِرِينَ
الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ
الْمُحْسِنِينَ.

۳۶: اِحْدَثَكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسَعٍ اَخْبَرَنَا
مَا لَيْكُ عَنِ ابْنِ مَرْقَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ
اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيْدُ اِلَّا بِالْمَرْءِ اِنْ شَاءَ
الشَّدِيْدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ.

۳۷: اِحْدَثَكَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَتَ رَجُلَانِ عِنْدَ
النَّبِيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحَنُّنٌ عِنْدَ
جُرُوسٍ وَاَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَةَ مُغْضِبًا قَدْ
اُخْرِجَ وَحْدَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي
لَاَعْلَمُ كَلِمَةً تَوْقَالُهَا لَدَهَبٌ عَنْ سَمَاعٍ يَحُدُّ لَوْ قَالَ
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ فَقَالُوا لِلرَّجُلِ اِلَّا

اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں۔ اس نے کہا کہ میں کوئی پانگل نہیں ہوں۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے کوئی وصیت فرمائیے۔ ارشاد ہوا کہ غصے میں نہ آیا کرو۔ اس نے بار بار یہی گزارش کی اور آپ نے فرمایا کہ غصے میں نہ آیا کرو۔
حیاء۔

ابو اسوار عدوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو فرمائے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جیسا ہمیشہ بھلائی لاتی ہے۔ بشیر بن کعب کا بیان ہے کہ حکمت کی کتابوں میں مرقوم ہے کہ جیسا میں وقار ہے اور جیسا میں سکون قلب ہے۔ اس پر حضرت عمران نے ان سے کہا کہ میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث سنا رہا ہوں اور تم مجھے اپنی ڈاسری کا نوٹ سنا رہے ہو۔

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزرا ایک آدمی کے پاس سے ہوا جو ایک حیاء دار آدمی کو ڈانٹتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ تم جو اس قدر جیسا کرتے ہو تو اس کے باعث تمہیں نقصان پہنچے گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑو کیونکہ جیسا ایمان کا حصہ ہے۔

عبداللہ بن ابی عتبہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پردہ نشین کنوا دی لڑکی سے بھی زیادہ حیاء والے تھے۔

جب تمہیں حیاء نہ رہے تو جو چاہے کر۔

تَسْمَعُ مَا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ إِنْ لَسْتُ بِمَجْنُونٍ

۱۰۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ هُوَ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ.

بَابُ الْحَيَاءِ

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي السَّوَّارِ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ إِمْرَانَ بْنَ حَصِينٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ فَقَالَ بَشِيرٌ بَنُ كَعْبٍ مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ إِنْ مِنَ الْحَيَاءِ وَفَاتَرَأَوْا قُلَانِ مِنَ الْحَيَاءِ سَكِينَةٌ فَقَالَ لَهُ عِمْرَانُ أَحَدًا ثَلَاثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحَدَّثَ بَيْنِي وَبَيْنَ مَرْحُفَتِكَ.

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ رِثْمَةَ أَبِي عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَرَّةً النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَجِئُ فِي الْحَيَاءِ يَقُولُ إِنَّكَ لَسْتَ حَيٍّ حَتَّى كَانَهُ يَقُولُ قَدْ أَصْرَبْتُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ.

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَجَّادِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَرْوَانَ الْأَسَدِيِّ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عُثْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا.

بَابُ ۶۳۳۔ إِذَا لَمْ تَسْتَخْجِ فَأَصْنَعْ مَا شِئْتَ.

حضرت ابو سعید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کلام نبوت سے جو پہلی بات لوگوں تک پہنچی وہ یہی ہے کہ جب تیرے پاس شرم و حیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔

دینی مسائل پوچھنے سے شرمانا نہیں چاہیے۔

زینب بنت ابوسلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت ام سلمہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں شرماتا۔ کیا عورت کو اخلاص ہو جائے تو اس کے لئے غسل کرنا ضروری ہے؟ فرمایا کہ ہاں جبکہ پانی (مٹی) دیکھے۔

محمد بن دثار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کی مثال اس سرسبز درخت جیسی ہے جس کے پتے نہ گرتے ہیں اور نہ بھڑکتے ہیں۔ لوگ کہنے لگے کہ وہ فلاں درخت ہے، کوئی کہتا کہ فلاں درخت ہے، میں (حضرت ابن عمر) نے امداد کیا کہ کہ دوں وہ کھجور کا درخت ہے۔ اس پر ان کا تھا اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پس حضور نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ شمسہ غیبیہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۱ حضرت ابن عمر سے اسی طرح روایت کی، لیکن یہ زیادہ ہے کہ کچھ حضرت عمر سے یہ بات کہی تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تم نے یہ کہہ دیا ہو تو مجھے یہ بات بہت مسالطے سے عزیز ہوئی۔

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور اس نے حضور کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے ہوئے غمزہ کی کہ کیا آپ کو میری ضرورت ہے؟ حضرت انس کی صاحبزادی نے کہا کہ اس عورت کے پاس جیسا کتنی کمی تھی، حضرت انس نے فرمایا کہ وہ تم سے بہتر

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حَدَّادٍ عَنْ أَبِي حَتْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَجَبِ بْنِ جَدْرٍ عَنْ أَبِي حَتْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ مِتَُّا ذَلِكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ الشُّبُوحِ الْاُولَى إِذَا لَمْ يَسْتَجِبْ فَأَصْنَعُ مَا شِئْتُ

باب ۳۵ مَا لَا يَسْتَحْيَا مِنَ الْحَقِّ لِلتَّفَقُّهِ فِي الدِّينِ

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْهُ أُمُّ سَلِيمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا يَسْتَجِبُ مِنَ الْحَقِّ فَبَلَ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا احْتَبَلَتْ؟ فَقَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَثَّابٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ حَضَرَ آءٌ لَا يَسْقُطُ وَرَفْهَا وَلَا يُتَحَاتُّ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ شَجَرَةُ كَذَا هِيَ شَجَرَةُ كَذَا فَأَمَّا دُثْرُ أَنْ أَكْرَمَ هِيَ التَّحْلَةُ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ فَاسْتَحَبْتُ فَقَالَ هِيَ التَّحْلَةُ. وَعَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَثَّابٍ وَرَأَدَ حَدَّثْتُ بِهِ عَنْهُ فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ قُلْتُهَا لَكَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ سَمِعْتُ ثَابِتًا أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهَا نَفْسَهَا فَقَالَتْ هَلْ لَكَ حَلْجَةٌ فِي؟ فَقَالَتْ بَلَى مَا أَكَلْتُ حَيَاءً هَذَا فَقَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْكَ

ہے کہ بونکھانے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیش کیا۔
آسانی اختیار کرنا۔

مصور کا ارشاد ہے آسانی اختیار کرو اور آپ تعظیم اور
آسانی کو پسند فرماتے تھے۔

ابورودہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ
اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
انہیں اور حضرت معاذ بن جبل کو حاکم بنا کر بھیجا تو دونوں سے
فرمایا۔ لوگوں کے لئے آسانی پیدا کرنا، سختی میں نہ ڈالنا، خوش کرنا۔
نفرت نہ دلانا اور دونوں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا۔
حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! ہم ایسی حکمرانی چاہتے
ہیں جہاں شہر سے بیع نامی شراب اور خوسے ہزر نامی شراب بنائی
جاتی ہے جتنا بخیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ
لانے والی چیز حرام ہے۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مین کے حاکم بنا کر بھیجا۔ دونوں
حضرات کو آپ نے پانچ باتوں کی نصیحت فرمائی جو حسب ذیل ہیں:-

- ۱۔ اپنے اپنے ملاقاتیوں میں رگوں کے لیے آسانیاں پیدا کرنے کی کوشش کرنا۔
- ۲۔ ایسے کرائم نافذ نہ کرنا جن سے لوگوں کی تنگی اور پریشانی میں اضافہ ہو۔
- ۳۔ لوگوں کو اپنے حق سے سواکے غرض کرنے کی کوشش کرنا۔
- ۴۔ ایسے کام نہ کرنا جن سے اُن کے دلوں میں تباہی سے خلافت یا آپس میں ایک دوسرے کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا ہو جائیں۔
- ۵۔ تم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے رہنا۔

ان پانچ باتوں کو مسلمان ماکوں کا عمل دستور اصل قرار دیا جاسکتا ہے۔ ہدایت فرمادی کہ مسلمان حکام نے کیا کرنا ہے۔ کیا کرنا
اور دوسرے مسلمان ماکوں کے حکام کو غور کرنا چاہیے اور اپنی اپنی کارکردگی کا جائزہ لینا چاہیے کہ اُن کا طرز عمل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے مقرر کردہ اس چارٹر کے مطابق ہے یا نہیں۔ اس کے اندر اُن حضرات کی سرکردگی کا راز مضمر ہے۔ واللہ ولی التوفیق۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آسانی
کرنا، لوگوں کو سکون و اطمینان پہنچانا و نفرت نہ دلانا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی دو کاموں کے درمیان اختیار

عَرَضَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهْيًا
بِأَبٍ كَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْتَرُوا وَلَا تَعْتَبُوا، وَكَانَ يُحِبُّ التَّخَفُّفَ
وَالْيُسْرَةَ عَلَى النَّاسِ

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا
شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لِيُفَرِّدَ بَيْنَنَا بَيْتَهُمَا وَلَا تَعْتَبِرَا وَلَا
يَسْتَرَا وَلَا تَنْفِرَا وَتَطَاوَعَا قَالَ أَبُو مُوسَى يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضٍ يُصْنَعُ فِيهَا شَرَابٌ مِنَ الْعَسَلِ لَكَ
لَهُ الْبَيْعُ وَشَرَابٌ مِنَ الشَّعِيرِ يَقَالُ لَهُ الْبِزْرُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ
مُسْكِرٍ شَرَامٌ

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا إِدْمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي
النَّجَّاسِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَرُوا وَلَا
تَعْتَبُوا وَاسْكُتُوا وَلَا تَنْفِرُوا

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنِ ابْنِ شَرِبَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

١٠٦٠ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
فَتَنَزَّلَ إِلَيْهِ النَّاسُ لِيَقْمُوا بِهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاؤُهُ وَأَهْرِي يَقْرَأُ عَلَى
بُولِهِ ذُنُوبًا مِائَةً أَوْ سَجْدَاتٍ مِائَةً فَزَادَ مَا
بُعِثْتُ مِائَتَيْنِ وَلَمْ يُبَحِّثُوا مَعِيَ يَوْمَئِذٍ .

بَابُ الْإِنْسَاطِ إِلَى النَّاسِ . وَقَالَ
ابْنُ مَسْعُودٍ . خَالَجِ النَّاسَ وَدِيَّةُ اللَّهِ أَنْ تَكُفَّهُ
وَالْعَابَةُ مَعَ الْأَهْلِ
١٠٦١ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

حماد بن زید کا بیان ہے کہ اذق بن قیس نے فرمایا ہم اہواز
 میں ایک نہر کے کنارے پر تھے جس کا پانی خشک ہو گیا تھا۔ پس حضرت
 ابوہریرہؓ اسی رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔ چنانچہ وہ نماز پڑھنے
 لگے اور اپنے گھوڑے کو کھلا پھوڑ دیا۔ گھوڑا چل دیا تو یہ نماز پھوڑ کر اس
 کا پیچا کرنے لگے یہاں تک کہ اسے پکڑ لیا اور پھر اگر نماز ادا کرنا ہم پر ایک
 آدمی نکتہ چیں تھا، وہ کہنے لگا کہ اس گھوڑے کو تو دیکھو جس نے گھوڑے
 کی خاطر نماز پھوڑ دی۔ انہوں نے ادھر متوجہ ہو کر فرمایا۔ جب سے میں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا ہوں، مجھ سے ایسی ناگوار بات
 کسی اور نے نہیں کہی۔ میرا گھر کافی فاصلے پر ہے، اگر میں نماز پڑھتا رہتا
 اور گھوڑے کو جانے دیتا تو اپنے گھر والوں میں رات تک نہ پہنچ سکتا۔
 انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہے
 اور آپ کو دیکھا ہے کہ آسانی اختیار فرماتے ہیں۔

عبداللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو مارنے کے لیے لوگ اس کی طرف پکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گو اسے چھو ڈالو اور پیشاب کے اوپر ایک ڈول یا ایک چمرس پانی بہا دو کیونکہ تمہیں آسانی پیدا کرنے والے بنایا گیا ہے سختی کرنے والے نہیں بنایا گیا۔

لوگوں سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملنا۔

حضرت ابن مسعود کا قول ہے کہ اپنے دین کو مجروح کئے بغیر لوگوں سے تعلقات رکھو اور اہل خانہ سے مزاج میں بھی۔
ابو النبیاح کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو

أَبُو النَّثَّةِ إِسْرَاقًا لَمْ يَمُوتْ أَنْتَ بَنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِذَا كَانَ الْيَقِينُ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْلُطُنَا حَتَّى يَقُولَ لَا خَيْرَ فِي صُغَيْرٍ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ الْغَدِيرُ ۱۰۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَتَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ فِي صَوَاحِبٍ يَلْعَبُونَ مَعِيَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَتَقَبَّعُنَ مِنْهُ لَيْسَ يَجُوزُ إِلَى فَيَلْعَبُونَ مَعِيَ .

بَابُ ۶۳۳ الْمُدَارَاةُ مَعَ النَّاسِ وَبَيْدُ كَرَعَنَ ابْنُ الدَّرَدَاءِ إِنَّا لَنَكْثِرُ فِي وَجُوهِ أَقْوَامٍ وَإِنْ قُلُوبِنَا لَتَلْعَبُنَا ۱۰۶۳ - حَدَّثَنَا أَهْلُ الْبَيْتِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَيِّدُنَا عَنْ ابْنِ النُّكْدِ حَدَّثَنَا عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا إِسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَّ فَقَالَ أَتَدْرِي أَنَا فَيَتَسَّ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ يَتَسَّ أَحْمَرُ الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ أَرَادَ لَهُ الْكَلَامَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَلْتُ مَا خَلْتُ ثُمَّ أَلَنْتُ لَهُ فِي الْقَوْلِ فَقَالَ أَيْ عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةُ عِنْدَ اللَّهِ مَنْ تَرَكَ أَوْ بَعَثَ النَّاسَ إِقْعَاءً فَخِشِيهِ .

۱۰۶۴ - حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُكَيْفَةَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَيْتَ لَهُ أَقْبِيَّةً مِنْ دِيْبَابِجٍ مَرْتَرَةً يَأْتِيهَا هَبْ فَتَسْمَكُ فِي نَافِيسِ تَيْنِ أَصْحَابِهِ وَعَزَلُ وَمَقَادِجُ الْحُرْمَةِ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ خَبَاتُ هَذَا الْكَانِ قَالَ أَيُّوبُ بِتَوْبَةٍ أَنَّهُ يُرِيهِ إِذَا كَانَ فِي خُلُقِهِ شَيْءٌ مَرُوءًا حَتَّى دُ بَنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ دُرْدَانَ حَدَّثَنَا

فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب ملنے کے لئے ہمارے پاس تشریف لاتے تو ہم میں خوب گھل مل جاتے یہاں تک کہ میرے بھوٹے بھائی ابو عبیدہ سے فرماتے کہ تغیر کا کیا کیا ؟ عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لڑکیوں کے ساتھ کھیلتی رہی اور میری سہیلیاں بھی جو میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لاتے تو وہ اندر چھپ جاتیں۔ آپ انہیں نکال کر میرے پاس لاتے اور وہ میرے ساتھ کھیلتی لگتیں۔

لوگوں کے ساتھ رواداری برتنا۔ حضرت ابو درداء سے منقول ہے کہ بعض لوگوں کے ساتھ ہم تداویٰ کرتے حالانکہ ہمارے دل ان پر لعنت کرتے تھے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسے اجازت دیدو۔ یہ قبیلے کا بڑا بیٹا یا قبیلے کا بڑا بھائی ہے۔ جب وہ اندر آیا تو آپ نے اس کے ساتھ نرمی سے کلام فرمایا۔ حضرت صدیقہ نے عرض کی آپ نے پہلے تو ایسا فرمایا لیکن پھر اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو فرمائی۔ پس ارشاد ہوا۔ اللہ کے نزدیک سب سے بُرا آدمی وہ ہے جس کی بے حیائیوں کے باعث لوگ اسے چھوڑ دیں یا اس سے کنار کش ہو جائیں۔

ابو بکر نے حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دیر باج کی چند قبائیں بطور ہدیہ پیش کی گئیں جن میں سونے کے ٹکڑے گئے ہوئے تھے۔ پس آپ نے انہیں اپنے اصحاب میں تقسیم فرمایا اور ایک حضرت مخزوم کے لئے بچا کر رکھ لی جب وہ حاضر خدمت ہوئے تو فرمایا کہ یہ میں نے تمہارے لئے کھلی تھی۔ ابو بکر رادی کا بیان ہے کہ کپڑے میں چھپائی اور صرف انہیں کو دکھائی اور یہ بھی آپ کے خلق کا ایک حصہ ہے۔ ابن ابی ملیکہ نے حضرت مسود بن

مخبر سے حدیث کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند قبائش پیش کی گئیں۔
مومن ایک سوراخ سے دودھ نہیں ڈسا جاتا۔
حضرت معاویہ کا قول ہے کہ تجربہ کا ہی دانا ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن ایک ہی سوراخ سے دودھ نہیں ڈسا جاتا یعنی ایک شخص سے دوسری دفعہ نقصان نہیں اٹھاتا۔
مہمان کا حق۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے تمہارے متعلق کیا پرزہ نہیں لگا کہ ہمیشہ رزق کو قیام کرنے اور دن کو روزے رکھنے ہو وہ میں عرض گزار ہوا۔ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو، بلکہ راتوں کو قیام کیا کرو اور سو یا بھی کرو۔ روزے رکھو اور بھوڑا بھی کرو کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ قریب ہے کہ تم لمبی عمر کو پہنچو، لہذا تمہارے لئے یہی کافی ہے کہ ہر جیسے میں تین دنے رکھ لیا کرو۔ یہی کتاب دل کا نام ہے لہذا یہ تمہارے لئے ہے لہذا اسے ہر مائیں کے انکابیان ہے کہ میں سخت عبادت کا عادی ہوں لہذا اسے عرض گزار ہوا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا ہر جیسے میں تین دنے رکھ لیا کرو۔ انکابیان ہے کہ میں اس پر بھی زیادتی چاہی اور عرض گزار ہوا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا تو اس کے نبی حضرت داؤد کے روزے رکھ لیا کرو۔ میں عرض گزار ہوا اللہ کے نبی حضرت داؤد کے لئے کیسے ہی فرمایا کہ ایک روزہ رکھنا دوسرے روزہ نہ رکھنا یوں نصف نصف۔

مہمان کی عزت و خدمت کرنا۔

ارشاد ربانی۔ ابراہیم کے معزز مہمانوں کی (سورۃ الذاریات، آیت ۲۴)۔
حضرت ابو شریح کہی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

آلہ علیہ السلام نے انہی میں سے ایک سے فرمایا کہ میں نے تم سے
اللہ سے دعا کی کہ تم کو سکھائے اور تم کو سکھائے۔
بَابُ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرِ مَرْتَيْنِ
وَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَأَحْكِيكُمْ إِلَّا دُودٌ تَجْرِبَةُ

۱۰۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسْتَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
نَحْوَ اللَّهِ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرِ أَحَدٍ مَرَّتَيْنِ
بَابُ حَقِّ الضَّيْفِ

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا
رُوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي
كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَمْرِو قَالَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَمْ أَخْبِرْكَ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلُ
تَقْصُرُ النَّهَارَ فَقُلْتُ بَلَى قَالَ فَلَا تَفْعَلْ قُمْ وَ
نَهْ وَصُمْ وَأَطِمْ فَإِنَّ لِحْسَكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَ
إِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِرِجْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا
وَإِنَّ لِرُفُوحِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّكَ عَسَى أَنْ يَطُولَ
بِكَ فَمَنْ لَانَ مِنْ حَسْبِكَ أَنْ تَقْصُرَ مِنْ كُلِّ لَمْ
تَلَاخِ أَتَامَ فَإِنَّ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرًا مِثْلَهَا
فَذَلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ قَالَ فَشَدَّ حَتَّ فَشَدَّ
عَلَى فَقُلْتُ يَا أَبِيطُيْ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ فَصُمُ مِنْ
كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةً أَيَّامٍ قَالَ فَشَدَّ حَتَّ فَشَدَّ
عَلَى فَقُلْتُ أَلِيطُيْ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ فَصُمُ صَوْمَ نَبِيِّ اللَّهِ
دَاوُدَ فَقُلْتُ وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ قَالَ يَصُومُ النَّهْ

بَابُ الْكَرَامِ الضَّيْفِ فَيُخَدَّمُ مَتَهُ إِيَّاهُ
بِنَفْسِهِ وَقَوْلُهُ ضَيْفُ إِبْرَاهِيمَ الْمَكْرُمِينَ
۱۰۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شَرَحْبِيلٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَانَ
يَوْمَ يَأْتِيهِ وَالْيَوْمُ الْآخِرُ فَلْيَكُ مِنْ ضَيْفَةٍ جَائِزَةٍ
يَوْمَ قِيلَةٍ وَالْغِيَاثَةُ فَلَا تَهْ أَيْتَامَ دَمَا بَعْدَ
ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَخَوَّى عَذَابَ
حَقِّ يُخْرِجَهُ.

۱۰۶۸ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
بِهِ وَنَا أَدَمُ كَانَ يَوْمَ يَأْتِيهِ وَالْيَوْمُ الْآخِرُ
فَلْيَكُ مِنْ ضَيْفَةٍ جَائِزَةٍ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے۔
اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ ایک رات
دن تو اس کا حق ہے، مہین دن تک ضیافت سہمے اور
اگر سے آگے صدقہ ہے۔ کسی شخص کے لئے یہ حلال
نہیں ہے کہ دوسرے کے پاس اتنا کھڑے کہ اسے
گھر سے نکلنے پر مجبور کر دے۔

اسماعیل نے بھی امام مالک سے اسی طرح روایت کی ہے
لیکن اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے
اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

ابو اسحاق نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ اس کے بعد اس حدیث کی تفسیر کی گئی ہے کہ
اچھی بات ہے۔ اگر یہ میرے ہوتے تو بہتر ہی ہے کہ وہی خاموش رہے۔ انسان اپنی زبان سے جو کچھ کہتا ہے
اسے پریشانیاں پیدا کر سکتا ہے۔ آدمی پر کھوسے ہوئے ہونے کی زبان سے کچھ کہتا ہے۔ انسان اپنی زبان سے جو کچھ کہتا ہے
زبان سے کچھ کہتا ہے۔ آدمی پر کھوسے ہوئے ہونے کی زبان سے کچھ کہتا ہے۔ انسان اپنی زبان سے جو کچھ کہتا ہے
زبان سے کچھ کہتا ہے۔ آدمی پر کھوسے ہوئے ہونے کی زبان سے کچھ کہتا ہے۔ انسان اپنی زبان سے جو کچھ کہتا ہے

اچھی بات کہنے کے سلسلے میں آدمی کو یہ اصول اپنانا چاہیے۔
جو بات کسی سے کہو اچھی ہو، جھلسی ہو
کروٹی نہ ہو، کھٹی نہ ہو، مصری کی ٹولی نہ ہو

۱۰۶۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُبَيْحَانُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي
صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ كَانَ يَوْمَ يَأْتِيهِ وَالْيَوْمُ الْآخِرُ فَلْيَكُ مِنْ
جَائِزَةٍ وَمَنْ كَانَ يَوْمَ يَأْتِيهِ وَالْيَوْمُ الْآخِرُ
فَلْيَكُ مِنْ ضَيْفَةٍ وَمَنْ كَانَ يَوْمَ يَأْتِيهِ وَالْيَوْمُ
الْآخِرُ فَلْيَكُ مِنْ ضَيْفَةٍ أَوْ لِيَصْمُتْ.

۱۰۷۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَقِبَةَ بْنِ
عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّكَ تَنْهَانَا عَنْ نَزْلِ بَقَرٍ فَلَا يَفْقَهُ وَمَا هَذَا تَنْهَى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ اور
قیامت پر ایمان رکھتا ہے تو اپنے مہمان کی عزت کرے
نہ پہنچائے اور جو اللہ اور آخری دن پر ایمان
رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے یا خاموش
رہے۔

ابو الخیر کا بیان ہے کہ حضرت عقیبہ بن عامر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر کسی
قوم کے پاس اتنی جو مہمان نوازی نہ کرے تو آپؐ کو کیا حکم
ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ہم سے فرمایا

اگر تم کسی قوم کے پاس جا کر وہاں سے متعلق وہی حکم دیں جو مہمان کا حق ہے تو اسے قبول کر لو اور اگر ایسا نہ کریں تو جو مہمانداری کا حق ہے وہ ان سے وصول کر لو۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ اور

آخری دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ صلہ رکھی کرے اور جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کے درد خاموش رہنا چاہیے۔

مہمان کے لئے پر تکلف کھانے تیار کرنا۔

عون بن ابی جحیفہ نے اپنے والد ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلیمان فارسی اور حضرت ابودرداء کو بھائی بنا دیا تو حضرت سلیمان نے حضرت ابودرداء سے ملاقات کی اور حضرت ام سعدہ کو خدمت ملی میں دیکھ کر پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اچھا ہے، ابی اللہ ان کو دیکھ کر واسطہ نہیں دیا بلکہ حضرت ابودرداء نے ان کو دیکھ کر کہا کہ کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے جو تمہارے لئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں تو اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ میرے ساتھ نہ کھائیں چنانچہ انہوں نے بھی کھایا۔ جب رات ہو گئی تو حضرت ابودرداء قیام کرنے لگے تو انہوں نے کہا کہ سو جائیے۔ وہ پھر قیام کرنے لگے تو انہوں نے کہا کہ سو جائیے۔ جب آخری رات ہوئی تو حضرت سلیمان نے کہا کہ اب کھڑے ہو جاؤ۔ چنانچہ دونوں نے تہجد کی نماز پڑھی۔ پھر حضرت سلیمان نے ان سے کہا کہ آپ کے رب کا آپ پر حق ہے اور آپ کے نفس کا بھی آپ پر حق ہے اور آپ کی بیوی کا بھی آپ پر حق ہے، لہذا ہر حق والے کا حق ادا کیجئے۔ جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کے حضور اس امر کا تذکرہ کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلیمان نے سچ کہا ہے۔ ابو جحیفہ کا لقب

فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ نَزَلَ لَكُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا الْكَثِيرَ مِنْ بَنِي النَّبِيِّ الصَّبِيحَ وَآخِرَهُ إِذَا كَانَ لَكُمْ يَفْعَلُوا فَخَذُوا مِنْكُمْ حَقَّ الصَّبِيحِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ.

۱۰۷۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِدْ رَجِمَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ.

بَابُ صَنِيعِ الطَّعَامِ وَالتَّكْلِيفِ لِلضَّيْفِ

۱۰۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جَعْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ كَرَامَا سَلْمَانَ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمُّ الدَّرْدَاءِ مَتَبَّدًا لَهُ فَقَالَتْ لَهَا مَا شَأْنُكَ؟ قَالَتْ أَخْوَلُ. أَبْرَأ الدَّرْدَاءُ لِبَيْسٍ لَمْ يَحَاجَّهِ فِي الدُّنْيَا، فَبَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ بِفَضْلِهِ لَمْ يَطْعَمَا فَقَالَ كُلِّي فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَ مَا أَتَا بِإِطْعَمِي حَتَّى تَأْكُلِي فَأَخَذَ فَلَطَمًا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ فَقَالَ نَعْرِفْنَا مَرَّ شَعْرَ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ نَعْرِفْنَا كَانَ أَخْرَجَ اللَّيْلُ قَالَ سَلْمَانُ كَفْ أَلَا نَقَالَ فَصْلِيًا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَكَاهِلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَاسْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَإِنَّ الْبَقِيَّةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ سَلْمَانُ.

الْبُخَيْرَةُ وَهَبُ الشَّوْائِ يُقَالُ وَهَبَ الْخَيْرَ.

وہب السوائی ہے جنہیں وہب الخیر بھی کہا جاتا ہے۔

بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْغَضَبِ وَالْجُزْمِ عَنِ الضَّيْفِ

۱۰۴۳ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَدِينِيِّ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

أَبَا بَكْرٍ تَضَيَّفَ رَهْطًا فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ دُونَكَ أَضْيَا فَكَرَأْتِي مُنْطَلِقًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادْعُهُمْ قَدْ أَهْمَ قَبْلُ أَنْ أَجِيءَ فَأَنْطَلِقَ عَدُوٌّ لِي فَأَتَاهُمْ مَاعِزٌ لَهُ فَقَالَ أَطْعَمُوا قَتْلُوا ابْنَ رَبِّ مَثَلَيْنِ قَالَ أَطْعَمُوا قَالُوا مَا نَحْنُ بِأَكْبَلِينَ حَقًّا يَجِئُ كَيْفَ نَزَلْنَا قَالَ أَكْبَلُوا عَدُوًّا قَدْ أَكْرَهَ فَإِنَّ إِنْ جَاءَ وَلَمْ تَطْعَمُوا لَتَنُفِقَنَّ مِنْهُ فَأَبَوْا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يَجِدُ عَلَيَّ فَلَمَّا جَاءَ تَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَقَالَ مَا صَنَعْتُمْ؟ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ كَسَكْتُ ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ كَسَكْتُ، فَقَالَ يَا عَدُوٌّ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِي لَتَأْجِلْتُ فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ سَلْ أَضْيَا فَكَرَأْتِي فَقَالَ لَوَاصِدُ أَتَانَا بِهِ فَقَالَ فَإِنَّمَا أَنْتَظِرُ تَمُوتُنِي وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ، فَقَالَ الْآخَرُونَ وَاللَّهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى تَطْعَمَهُ قَالَ لَمَّا سَرَفِي الشَّرَّ اللَّيْلَةَ وَدَيْكُمُ مَا أَنْتُمْ لِعَدُوِّكُمْ تَقْبَلُونَ عَنَّا قَدْ أَكْرَهَ هَاتِ طَعَامَكَ لِمَاءَهُ فَوَضَعَ يَدَاهُ فَقَالَ بِأَسْمِ اللَّهِ الْأَوَّلَى لِلشَّيْطَانِ فَأَكَلَ وَآكَلُوا.

بَابُ قَوْلِ الضَّيْفِ لِمَصَاحِبِهِ لَا أَكُلُ حَتَّى تَأْكُلَ فِيهِ حَدِيثُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۴۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْمَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ قَالَ عَبْدُ

مہمان کے نزدیک غصہ اور جزم کا اظہار کرنا نامناسب ہے۔

ابو عثمان نے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے ایک جماعت کی ضیافت فرمائی اور حضرت عبدالرحمن سے فرمایا کہ میری جگہ تم انہیں کھانا کھلا دینا کیونکہ میں نبی کریم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عباد ہا ہوں اور میرے واپس آنے سے پہلے انہیں کھلا دلا کر فارغ ہو جانا پس حضرت عبدالرحمن مہمانوں کو لے آئے اور ماحضران کے سامنے رکھ کر کہا کہ کھائیے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے میزبان کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا کہ آپ کھائیں۔

انہوں نے کہا کہ ہم اس وقت تک نہیں کھائیں گے جب تک ہمارے میزبان نہ آجائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری طرف سے ماحضر قبول فرمائیے کیونکہ اگر آپ نے کھانا نہ کھلایا اور وہ تشریف لے آئے تو میری شامت آجائے گی۔ پھر بھی انہوں نے انکار کیا۔ میں نے

مہمان نہ کیا کہ انہیں مجھ پر غصہ آئے گا جب وہ تشریف لے گئے تو میں ایک طرف ہو گیا۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ نے کیا بنایا؟ چنانچہ انہوں نے سب کچھ کہہ سنایا۔ انہوں نے کہا اے عبدالرحمن! اس خاموش رہا۔ پھر کہا اے عبدالرحمن! میں پھر بھی خاموش رہا۔ کہلے جاہل! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ میری والدہ سکر میرے پاس آئے کیوں نہیں ہو؟ چنانچہ میں باہر نکل کر عرض گزار ہوا کہ مہمانوں سے

پوچھ لیجئے انہوں نے کہا کہ ٹھیک کہنے ہیں کیونکہ انہوں نے ہمارے سامنے کھانا کھا تھا فرمایا تو آپ لوگوں نے میرا انتظار کیا۔ خدا کی قسم میں آج کھانا نہیں کھاؤں گا۔ ان لوگوں نے کہا تو جب تک آپ نہیں کھاتے ہم بھی نہیں کھائیں گے۔ انہوں نے کہا افسوس! میں نے ایسی بری بات نہیں دیکھی آپ ہماری مہمانی قبول کیوں نہیں کرتے؟

خیر کھانا لاؤ چنانچہ حضرت عبدالرحمن کھانے لے آئے اور انہوں نے بسم اللہ مہمانوں کا میزبان سے کہنا کہ اگر آپ نہیں کھاتے میں بھی نہیں کھاؤں گا۔ اس بارے میں حضرت ابو جحیفہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

ابو عثمان نے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر اپنے مہمان یا مہمانوں کو لے کر تشریف لے

الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَاجَاءَ أَبُو بَكْرٍ
بِضَيْفٍ لَهُ أَوْ بِأَضْيَافٍ لَهُ فَأَمْسَى عِنْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ خَالَتُ أُخْتُ
أَخْبَسْتُ عَنْ ضَيْفِكَ أَوْ أَضْيَافِكَ اللَّيْلَةَ قَالَ
مَا عَثَبْتِ بِهِمْ فَقَالَتُ عَرَسْنَا عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْنَا قَالُوا
أَوْ قَالِي فَغَضِبَ أَبُو بَكْرٍ قَسَتْ وَجَدَّ عَ وَخَلَفَ لَا
لَا يَطْعَمُهُ مَا خَبَبَاتُ أَنَا فَقَالَ يَا عَتَكُ وَخَلَفَتْ
أَمْرًا لَا يَطْعَمُهُ حَتَّى يَطْعَمَهُ فَخَلَفَ الضَّيْفُ
أَوِ الْأَضْيَافُ أَنْ لَا يَطْعَمَهُ أَوْ يَطْعَمُوهُ حَتَّى يَطْعَمَهُ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَانَ هَذَا مِنَ الشَّيْطَانِ فَدَعَا
بِالْقُلَامِ فَكُلُوا وَكُلُوا فَجَعَلُوا لَا يَرُفَعُونَ لَقْمَةً
إِلَّا دَبَّ مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ يَا أُخْتُ
بَنِي فِرَاسٍ مَا هَذَا فَقَالَتُ وَفَرَّةٌ عَلَيْنِي أَتَمَّهَا
الآنَ لَأَكْثَرُ قَبْلَ أَنْ نَأْكُلَ فَكُلُوا وَتَعَثَّ بِهَا
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا كَرَأْتُهُ
أَكَلَ مِنْهَا.

باب ۳۴۳ إكرام الكبير ويبدأ الأكبر بالكلام
والسؤال

۱۰۵. حَدَّثَنَا سَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَتَّابُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بَشِيرِ
بْنِ يَسَافٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ عَنْ زَافِعِ بْنِ خَدَّاجٍ وَ
سَهْلِ بْنِ أَبِي حَكْمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَا أَنَّهُمَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ سَهْلٍ وَمُحَمَّدَ بْنَ مَسْعُودٍ أَتَا أَخِيَّ بَقِيَّةً قَامَا
فِي اللَّيْلِ فَقَتَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ فَجَاءَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ
بْنَ سَهْلٍ وَخَوَاتِمَةُ وَخَوَاتِمَةُ ابْنُ مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوا فِي أُمْرِ صَاحِبِهِمْ
فَبَدَأَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَرُ الْكَبَرِ قَالَ
يَحْيَى لِيَسِيْلَ الْكَلَامَ الْأكْبَرُ فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ

پھر شام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلے گئے جب واپس
تشریف لائے تو میری والدہ ماجدہ عرض گزار ہوئیں کہ آج رات آپ
نے مہمان یا مہمانوں کے کھانے میں دیر کر دی۔ فرمایا کہ کیا تم نے
انہیں کھانا نہیں کھلایا؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے اس کے بیا آن کے
ساتھ کھانا رکھا لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ اس پر حضرت ابو بکر
ناواضع ہوئے اور رہا بھلا کرنے لگے اور نہ کھانے کی قسم کھائی۔ چنانچہ

میں چھپ گیا تو آپ نے کہا: اے جاہل! پس والدہ ماجدہ نے بھی قسم کھالی
کہ وہ کھانا نہیں کھائیں گی جب تک یہ نہ کھائیں۔ مہمان یا مہمانوں نے
بھی قسم کھالی کہ وہ کھانا نہیں کھائے گا یا نہیں کھائیں گے جب تک یہ نہ
کھائیں۔ حضرت ابو بکر نے کہا کہ یہ بات شیطان کی طرف سے تھی۔ پھر انہوں
نے کھانا منگوایا اور کھایا لہذا انہوں نے بھی کھایا۔ چنانچہ یہ جب لقمہ
اٹھاتے تو اس کے نیچے اور بڑھ جاتا پس انہوں نے فریاد کیا کہ بنی فراس
کی بہن! یہ کیسے ہے؟ انہوں نے کہا: آکھوں کی ٹھنڈک کی قسم، یہ کھانا
تو اس سے بھی زیادہ ہے جس کو ہم کھانے بیٹھے تھے۔ چنانچہ سب نے
کھایا اور پھر اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا۔ پھر
بتایا کہ حضور نے بھی اس سے تناول فرمایا۔

بڑوں کا ادب کرنا۔ کلام اور سوال میں بڑا
ابتدا کرے۔

بشیر بن یساف مولى الانصار نے حضرت زافع بن حارب سے روایت
عزاد حضرت سہل بن ابی حاتمہ رضی اللہ عنہ دونوں حضرات سے روایت
کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہل اور حضرت جیسعہ بن مسعود دونوں غیر
گئے وہاں بارخ میں دونوں جدا ہو گئے تو حضرت عبداللہ بن سہل کو شہید
کر دیا گیا پس حضرت عبدالرحمن بن سہل، حضرت محمد بن جیسعہ
یعنی مسعود کے دونوں صاحبزادے ایہ تینوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے ساتھی کے ہاتھ میں عرض کرنے
لگے۔ چنانچہ گفتگو حضرت عبدالرحمن نے شروع کی جو ہمیں سب سے
چھوٹے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑا آدمی گفتگو کرے۔
یعنی راوی نے کہا کہ گفتگو بڑا کرے۔ پس انہوں نے اپنے ساتھی کے
بارے میں گفتگو کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم بچاؤ

صَاحِبِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْكُفْرُ يَحْمِلُونَ قَتِيلَكُمْ أَوْ قَالَ صَاحِبِكُمْ بِإِيمَانٍ
تَحْمِيلِينَ مِنْكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ لَمْ تَرَ كَذَا قَالَ
فَتُبِّرُوا لَكُمْ يَهُودِيٌّ أَيْمَانٍ تَحْمِيلِينَ مِنْهُمْ قَالُوا
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْمٌ كَفَرُوا قَوَادِهُمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَبْلِهِ قَالُوا سَهْلٌ كَذَا دَلَّ
نَاقَةً مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ فَدَاخَلَتْ مِنْ بَدَأِ الْهَمَّةِ
فَرَكَضَتْ بِيَرْحَلِهَا قَالُوا لَيْتَ حَدَّثَنِي بِحَيٍّ
عَنْ بَشِيرٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ يَحْيَى حَسِبْتُ أَنَّكَ قَالَ
مَعَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ بَشِيرٍ عَنْ سَهْلٍ وَحْدَهُ

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ تَخْلُبُهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ تُزَوِّي
أُكْلُهَا كُلَّ حَيٍّ يَأْذِنُ رَيْبَهَا وَلَا تَحْتُ وَرَقُهَا
قَوِّعَ فِي نَفْسِ النَّحْلَةِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتُكَلِّمَ
وَتَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمَّا لَمْ يَتَكَلَّمَا قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّحْلَةُ فَلَمَّا خَرَجْتُ
مَعَهُ قُلْتُ يَا أَبَتَاهُ وَقَعِ فِي نَفْسِ النَّحْلَةِ قَالَ
مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَ لَهَا كَوُكُنْتَ قُلْتَ لَهَا كَانَ
أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا أَوْ كَذَا قَالَ مَا مَنَعَنِي إِلَّا
أَنِّي لَمْ أَرَكَ وَلَا أَبَا بَكْرٍ تَكَلَّمَتَا فَكَرِهْتُ

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الشَّعْرِ وَالرَّجَزِ وَ
الْحَدَائِدِ وَمَا يَكْرَهُ مِنْهُ وَقَوْلُهُ وَالشَّعْرَاءُ
يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ
يَكْفُرُونَ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا
الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ
كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظَلَمُوا وَسَيَعْلَمُ

قسمیں کھا کر اپنے مقتول کی دیت کے حقدار نہ ہو سکتے ہو عرض کی۔
یا رسول اللہ! یہ بات تم نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھی۔ فرمایا تو
پچاس یہودی قسمیں کھا کر اپنی برأت ثابت کر دیں گے عرض گزار
ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ لوگ تو کافر ہیں پس رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی جانب سے دیت ادا کر دی حضرت سہل
کا بیان ہے کہ ان اونٹوں میں سے ایک اونٹنی کو میں نے لیا تو وہ

اپنے گلے میں جاگھسی اور اس نے مجھے لات ماری۔ بیٹ بھئی، بشیر
نے حضرت سہل سے اس کی روایت کی۔ یہ بھی راوی کا بیان ہے کہ
میرے خیال میں انہوں (بشیر بن یسار) نے یہ فرمایا کہ حضرت رافع
بن خدیج کے ساتھ ابن عبیدہ، یحییٰ، بشیر نے لیکے حضرت سہل
سے روایت کی ہے۔

_____ نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے وہ درخت بناؤ جس کی
مثال مسلمان جیسی ہے۔ وہ اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا
ہے اور اس کے پتے بھی نہیں ٹھٹھرتے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ وہ کھجور
ہے، لیکن میں نے بولنا ناپسند کیا کیونکہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر بھی
موجود تھے جب یہ دونوں حضرات نہ بولے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ جب میں اپنے والد ماجد کے ساتھ
باہر نکلا تو میں نے کہا۔ ابا جان! میرے دل میں آیا تھا کہ وہ کھجور ہے۔
فرمایا تو پھر تمہیں عرض کرنے سے کس نے روکا؟ اگر تم یہ بتا دیتے تو یہ
بات میرے نزدیک بہت مال ملنے سے زیادہ پسندیدہ ہوتی۔
عرض کی کہ مجھے صرف اسی بات نے روکا کہ میں نے آپ کو اور حضرت ابوبکر
کو بولتے نہ دیکھا، لہذا اپنا بولنا ناپسند نظر آیا۔

کیسا شعر، رجز اور حدی خواہی جائز ہے۔
ارشاد درباری ہے۔ اور شاعروں کی بیروی گمراہ کرتے ہیں، کیا تم نے
نہ دیکھا کہ وہ ہر نسل میں سرگرداں پھرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جو نہیں
کرتے۔ مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور بکثرت اللہ کا ذکر کیا
اور دل لیا بعد اس کے کہ ان پر ظلم ہوا اور اب جانا چاہتے
ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے (سورۃ الشعراء)۔

آیت ۲۲ تا ۲۴۔ ابن عباس کا قول ہے کہ ہر لغوات میں مغز کھپائی کرتے ہیں۔

مروان بن حکم کو عبد الرحمن بن اسود بن عبد یغوث نے بتایا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ کسی شعر میں دانائی بھی ہوتی ہے۔

اسود بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (جہاد کے لئے جہاد ہے) کہ ایک پتھر بلا جس سے آپ پھسلے اور پیر کی ایک انگلی سے خون بہنے لگا تو فرمایا۔

خون یہ انگلی سے ہے جو بہہ رہا
شکر ہے کہ راہِ حق میں ہے بہا

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی شاعر نے جو سب سے بچی بات کہی وہ لبید کے یہ الفاظ ہیں۔

مواہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی ہوا وہ لالی ہے۔

اند قریب تھا کہ امیر بن صلت اسلام قبول کر لیتا۔

یزید بن ابی عبیدہ کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم خیبر کی جانب نکلے اور ایک رات چلتے رہے تو ایک شخص نے حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ ہمیں اپنا کلام کیوں نہیں سناتے؟ چونکہ حضرت عامر شاعر تھے لہذا سوادی سے انہیں بڑے اور حدیٰ خوانی کرتے ہوئے کہنے لگے۔

تو ہدایت گرد فرماتا میرے پروردگار

الَّذِينَ ظَلَمُوا أَمْيَ مِنْ قَلْبٍ يَنْقَلِبُونَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي كُلِّ لُغْوٍ خَوْضُونَ.

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَعْقُوثٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ تَيْنٍ كَذِبَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةٌ.

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَبِيْسٍ سَمِعْتُ جَنْدَبًا يَقُولُ: بَيْنَمَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذَا أَصَابَهُ حَجَرٌ فَعَثَرَ فَدَامَتْ أَصْبَعُهُ فَكَالَ:

هَلْ أَنْتَ إِلَّا أَصْبَعٌ دَرَمِيَتْ

وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيْتِ

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نَشْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَعْدِيَنِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصْدَقُ صَوْلَمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ: صَوْلَمَةُ لَبِيدٍ.

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللَّهُ بَاطِلًا

وَكَاذِبٌ أَمِيَّةٌ بَنُ أَبِي الصَّلْتِ لَنْ يَلِيَمَ

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَمِيزْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا أَمِيرُ بْنُ الْأَكْوَعِ، أَلَا تَسْمِعُنَا مِنْ هَذِهِ الْيَلَمِ؟ قَالَ: دَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَتَزَلَّ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ:

اللَّهُمَّ تَوَلَّ أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا

وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلِّينَا
فَاغِيْرُ خِذَاءَكَ مَا اقْتَفَيْنَا
وَتَيْلِبِنَ الْاَقْدَامِ اِنْ لَا قِيْنَا
وَالْقِيْنَ سَعِيْنَةً عَلَيْنَا
اِنَّا اِذَا صَبِيْحَ بِنَا اَتَيْنَا
وَبِالْصِّيَارِ عَوَّلُوْا عَلَيْنَا

کیسے بن سکتے تھے ہم بندے تیرے طاعت گزار
بخش دے ہم زندگی بھر کام جو کرتے رہے
دشمنوں کے بالمقابل دے ہمیں ممبر و قرار
ہم پر نازل کر سکینہ اسے ہرے رب غفور
پہنچنے جب دشمنان دین آئیں نابکار
شور و غل کرتے ہوئے چڑھتے ہیں ہم پر بار بار

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هَذَا
الشَّائِقُ؟ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ، فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ
فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَوْ
امْتَعَتْنَا بِهِ قَالَ فَاتَيْتُكَ أَخِيْبَرُ فَخَاصَرْنَا هُمْ
حَتَّى أَصَابَتْنا مَخْبَصَةٌ شَدِيدَةٌ فَخَرَّانَ اللَّهُ
فَتَحَمَّلْنَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَمْسَى الثَّامِنُ الْيَوْمِ الْاِثْنِي
فَتَحَمَّلْنَا عَلَيْهِمْ اَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا النَّيْرَانُ
عَلَى آتِي شَيْءٌ يُؤْقِدُونَ؟ قَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ عَلَى
أَبِي لَحْمٍ قَالُوا عَلَى لَحْمِ حُمَيْرِ السَّيْتَةِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَهْرِ قُرْهُهَا وَ
اَلْبَسْ وَهَاهُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ اؤْتِنَاهُمْ بِعُفَا
وَنَفْسِلُهَا قَالَ اَوْذَاكَ فَلَمَّا تَصَبَّاتِ الْقَوْمُ كَانَ
سَيْفٌ عَامِرٍ فِيهِ قَصْرٌ فَتَنَّاوَلِيَهُ يَهْدُو دِيْنَا
لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ ذُبَابٌ سَيْفِهِ فَاَصَابَ رُكْبَةً
عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ فَلَمَّا قَفَلُوا قَاتَالَ سَلَمَةُ مَا لِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَلَحِي فَقَالَ
لِي مَا لَكَ؟ فَقُلْتُ: فِدَايَ لَكَ اَبِي وَ اُمِّي نَسَعَمُوْا
اَنْ عَامِرًا حَبَطَ عَمَلُهُ قَالَ مَنْ قَالَهُ؟ قَدْتُ قَالَهُ
خُلَانٌ وَخُلَانٌ وَخُلَانٌ وَاَسَيْدُ بْنُ الْحَضَرِ
الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَذَبَ مَنْ قَالَهُ اِنْ لَهٗ لَاجِرَيْنِ وَجَمْعٌ بَيْنَ
اِصْبَعِيْهِ اِنَّهُ لَيُجَاهِدُ بَيْنَ هَذِهِ حَلَّ عَرَفِيْ نَشَأُ

چنا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اونٹوں کو کون ہانک
رہا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ عامر بن اکوع۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
اس پر رحم فرمائے۔ لوگوں میں سے ایک نے کہا عامر کے لئے تو جھنڈ
واجب ہو گئی۔ یا نبی اللہ! آپ ہمیں ان سے اور فائدہ حاصل کرنے
دیتے، راوی کا بیان ہے کہ پھر ہم خیر چاہنے اور ہم نے ان لوگوں
کا محاصرہ کر لیا لیکن ہمیں سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ پھر
اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان پر فتح دی۔ فتح کے روز جب شام ہوئی تو لوگوں
نے بڑی آگ سلگائی۔ چنا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگ
کیسی ہے اور کس چیز کے لئے آگ جلائی جا رہی ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ
گوشت پر۔ فرمایا کہ کس چیز کے گوشت پر؟ عرض گزار ہوئے کہ یا تو گدھوں
کے گوشت پر۔ چنا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہانڈیوں
کر الٹ دو اور انہیں ٹوڑ ڈالو۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ!
ہم انہیں الٹ کر دھو رہے ہیں، فرمایا: چلو ایسا کرو جب لوگوں نے
صفت بندی کی تو حضرت عامر کی تلوار چھوٹی تھی۔ انہوں نے ایک یہودی
پر ضرب لگاتے کے لئے اٹھائی مگر وہ ان کے گھٹنے پر آگئی اور اسی زخم
سے وفات پا گئے۔ جب لوگ واپس ہوئے تو حضرت سلمہ کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے افسردہ دیکھ کر فرمایا: تمہیں
کیا ہو گیا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان،
لوگوں کا خیال ہے کہ عامر کے اعمال ضائع ہو گئے۔ فرمایا کہ ایسا
کوئی کہتا ہے؟ میں نے عرض کی کہ قلال فلاں اور حضرت اسید بن
خنیس انصاری کہتے ہیں۔ چنا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
و سلم نے فرمایا کہ ایسا کہنے والے غلط کہتے ہیں بلکہ
اس کے لئے تو دوسرا ثواب ہے اور اپنی دو انگلیوں کو جمع کر کے

بِمَا مِثْلَهُ.

۱۰۸۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْبَاحُ بْنُ حُدَّادٍ
أَيْعُبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى بَعْضِ لِبَاسِهِ وَمَعَهُنَّ أُمُّ سَكَيْمٍ فَقَالَ
وَيَحْكَ يَا لِحَشَّةُ مَرِيدَاكَ سَوْقًا يَا لِحَدَايَا مِيرِ

قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: أَتَكَلَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِكَلِمَةٍ تَرْتَكِلُ لَهَا بَعْضُكُمْ لِحَبْمُهَا عَلَيْهِ قَوْلُ
سَوْقًا يَا لِحَدَايَا مِيرِ

بَابُ ۶۳ هَجَاءُ الْمُشْرِكِينَ

۱۰۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا
هَذَا أُمُّ بِنْتُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ
عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَجَاءِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ يَسْبِي فَقَالَ
حَسَّانُ: لَا سَلْتُكَ مِنْهُمْ كَمَا نَسَلُ الشَّعْرَةَ مِنْ
الْعَجِينِ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:
ذَهَبْتُ أَسْبُ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ: لَا
تَسْبُهُ فَإِنَّهُ كَانَ يَنَافِخُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۸۳ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ
بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ
الْهَيْثَمَ بْنَ أَبِي سِنَانٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَمِيعَ أَبَا هُرَيْرَةَ
فِي قَصَصِهِ يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ: إِنْ أَتَى الْكُفْرَ لَا يَقُولُ الرَّفَثُ يَغْوِي بِذَلِكَ
ابْنُ رَوَاحَةَ قَالَ:

وَيُنَادِي رَسُولُ اللهِ يَتْلُوا كِتَابَهُ
إِذَا النُّشَى مَعْرُوفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَالِطٌ
أَرَأَيْتَ الْهَدْيَ بَعْدَ الْعَلَى قُلُوبُنَا

فرمایا کہ وہ تو مجاہد اور مجاہد تھا، عرب میں ایسے مجاہد بہت کم پائے جاتے ہیں۔
ابو قتلابہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض اراج مطہرات
کے پاس تشریف لائے جن کے پاس حضرت ام سلمہ بھی تھیں تو آپ
نے فرمایا: اسے بخشہ تیری خرابی ہو، شیشے والی سواری
کو آہستہ چلا۔ ابو قتلابہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کلمہ ارشاد فرمایا کہ اگر مسلمانوں میں
سے کوئی اوروں کو لوگ اس کا برا مناتے چنانچہ فرمایا کہ
تیری شیشے کی سواری۔
مشرکین کی سبجو گوئی۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت
حسان بن ثابت نے مشرکین کی سبجو کہنے کی اجازت طلب کی چنانچہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نسب کا کیا کرو گے؟
حضرت حسان عرض گزار ہوئے کہ میں آپ کے نسب کو یوں نکالوں گا
جیسے آٹے سے بال کھینچ لیا جاتا ہے۔ عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ
میں حضرت حسان کو برا بھلا کہتے ہوئے حضرت عائشہ کے پاس گیا
تو انہوں نے فرمایا کہ حسان کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ وہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دیا
کرتے تھے۔

ابو سنان کا بیان ہے کہ انہوں نے سنا کہ حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: تمہارا یہ
بھائی گندی باتیں نہیں کہتا، اس سے آپ کی مراد
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جنہوں نے
کہا ہے ۵

بِهِ مَوْتَانِ أَنْ مَا قَالَتْ وَادِعٌ

يَبْدُتُ يُجَانِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ

إِذَا اسْتَنَقَلَتْ بِالْكَافِرِينَ لِلْمَصَاحِمِ

تَابِعَهُ عَقِيلٌ عَنِ الرَّهْزِيِّ. وَقَالَ الرَّبِيعِيُّ شَيْءٌ عَرَفَ

التَّهْمِيَّ عَنْ سَعِيدٍ وَالْأَعْدَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۱۰۸۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

عَنِ الرَّهْزِيِّ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي

أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ

شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ

سَمِعَ حَسَنَ ابْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشِيرُهُ أَبَا

هُرَيْرَةَ فَيَقُولُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ هَلْ

سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

يَا حَسَنُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُمَّ آتِنَا ذِي بَرٍّ

وَالْعَدْوِيْنَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ.

۱۰۸۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

شُعَيْبٌ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَسَنَ

أَهْجُمٍ أَوْ قَالَ هَاجِمٍ وَجِبْ بَيْنَ مَعَكَ.

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۰۸۲ اور ۱۰۸۴ میں تفصیل مذکور ہو چکی ہے۔ ان تینوں حدیثوں کو سامنے رکھیے۔ کفار مکہ رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھوکھتے ہیں، بدگوئی کر کے اپنے دلوں کی آگ بجھاتے ہیں۔ حضرت سلمان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے

قادر الکلام اور باکمال شاعر تھے۔ وہ اپنے مشرعوں کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریفیں کرتے، تحقیق کرنے والوں کے

اعترافات کا جواب دیتے اور بدگوئیوں کی بھوکھا کرتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کا یہ کارنامہ بہت پسند تھا۔ آپ نے ان کی تحسین فرمائی۔ ان کی عزت افزائی

کی۔ دعا کی کہ اے اللہ! اس کی روح القدس کے ساتھ بدو فرما۔ مشرودہ سنایا کہ تم ہمارے گستاخوں کی جھوکھو جبریل

تمہارے ساتھی ہیں۔ اللہ اللہ! شاہن رسالت کا دفاع کرنا کتنا مقدس فعل ہے! حضور کی بدگوئی کرنے والوں

کی بھوکھتا یعنی ان کی براہیاں نکال کر ناہمی ایسا فعل ہے جو اللہ اور رسول کو پسند ہے اور اس میں حضرت جبریل علیہ السلام بھی مددگار بنتے ہیں۔

اسی لیے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تھا کہ حسان کو بڑا نہ کہو کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے

جواب دیا کرتے تھے۔ سبحان اللہ!

حالت کی قسم نظر فرمائی تو ملاحظہ ہو کہ پہلے زمانوں میں انبیاء و مرسلین کی بدگوئی گناہ کیا کرتے تھے لیکن یہ کام ایک مدت سے نبیوں سے منع کیا گیا

مانتے ہیں اُس کو ہم فرمائیں جو حال جناب

اُن کے پہلو رات کو بستر سے رہتے ہیں الگ

خواب گاہوں میں کہ ہوں کفار جس دم جو خواب

اسی طرح عقیل نے زہری سے روایت کی ہے۔ زہری زہری، سعید

اعرجی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی۔

ابو الیمان، شعیب نے زہری سے روایت کی ہے۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن

بن عوف سے سنا کہ حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی

اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ کو گواہ بنا کر کہہ رہے تھے کہ اے

ابو ہریرہ! میں آپ کو اس کی قسم دے کر پوچھتا ہوں

کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے

سنا کہ۔ اے حسان! اللہ کے رسول کی طرف سے جواب دو۔

اے اللہ! روح القدس کے ساتھ اس کی مدد فرما۔

حضرت ابو ہریرہ نے کہا، ہاں۔

عدی بن ثابت نے حضرت ہمارے بن عازب رضی

اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے حضرت حسان سے فرمایا کہ، بھوکھو یا فرمایا کہ ان کی بھوکھو

کہو اور جبریل تمہارے ساتھ ہیں۔

ان تینوں حدیثوں کو سامنے رکھیے۔ کفار مکہ رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھوکھتے ہیں۔ حضرت سلمان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے

قادر الکلام اور باکمال شاعر تھے۔ وہ اپنے مشرعوں کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریفیں کرتے، تحقیق کرنے والوں کے

اعترافات کا جواب دیتے اور بدگوئیوں کی بھوکھا کرتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کا یہ کارنامہ بہت پسند تھا۔ آپ نے ان کی تحسین فرمائی۔ ان کی عزت افزائی

کی۔ دعا کی کہ اے اللہ! اس کی روح القدس کے ساتھ بدو فرما۔ مشرودہ سنایا کہ تم ہمارے گستاخوں کی جھوکھو جبریل

تمہارے ساتھی ہیں۔ اللہ اللہ! شاہن رسالت کا دفاع کرنا کتنا مقدس فعل ہے! حضور کی بدگوئی کرنے والوں

کی بھوکھتا یعنی ان کی براہیاں نکال کر ناہمی ایسا فعل ہے جو اللہ اور رسول کو پسند ہے اور اس میں حضرت جبریل علیہ السلام بھی مددگار بنتے ہیں۔

اسی لیے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تھا کہ حسان کو بڑا نہ کہو کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے

جواب دیا کرتے تھے۔ سبحان اللہ!

حالت کی قسم نظر فرمائی تو ملاحظہ ہو کہ پہلے زمانوں میں انبیاء و مرسلین کی بدگوئی گناہ کیا کرتے تھے لیکن یہ کام ایک مدت سے نبیوں سے منع کیا گیا

والوں نے ہی منہ حال کیا اور کم انہوں نے کافروں کی یہ شکل تو آسان کر دی ہے۔ اب ایسے لوگ شاہان رسالت کی یہاں تک متقیں کرنے لگے ہیں جو غیر مسلم یعنی اسلام کے کھلے دشمن بھی نہیں کہہ سکتے تھے۔ ستم بالائے ستم تو یہ ہے کہ ایسے لوگوں کی کوئی ضمانت نہ کرے یا ان کے خلاف زبان کوئی جائے تو ان کی ضمانتیں کرنے والے کو ملعون کیا جاتا ہے۔ پاکستان کے اندر ایسے مہربانوں کی حکومتی سطح پر خوب تعداد ہوئی ہے۔ فدائی کتب کے ذریعے انہیں بزرگ منادیا جا رہا ہے۔ انہیں مسلمانوں کے رہنما، محسن اور خیر خواہ بتایا جاتا ہے اور یوں فائزہ طور پر نئی نسل کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ نہ اسے دوا لمن ابلس نہ اسے دوا من کرمل سلیم عطا فرمائے، آمین۔

ناپسندیدہ شاعری۔

وہ شاعری ناپسندیدہ ہے جو اللہ کی یاد، دینی علوم اور قرآن کریم سے روک دے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھرا ہوا ہو۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی آدمی کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا جو اسے کھائے اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھرا ہوا ہو۔

حضور کا دو زبان زد محاورے استعمال کرنا،
واشیں پانچہ خاک آلود اور سرکشی :

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پردے کی آیت نازل ہو جانے کے بعد ابو القیس کے بھائی نے مجھ سے اندازے کی اعجازت مانگی میں نے کہا کہ صلی اللہ علیہ وسلم میں انہیں اجانت نہیں دوں گی جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لوں کیونکہ ابو القیس کے بھائی نے مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ ابو القیس کی بیوی نے پلایا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ اس آدمی نے مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ دودھ تو مجھے اس کی عورت نے پلایا ہے۔ فرمایا اسے اعجازت دیدہ کہو تاکہ وہ تمہارے چچا میں تمہارا دانا پانچہ خاک آلود ہو۔ عروہ کا

بَابُ مَا يَكُونُ أَنَّ يَكُونَ الْغَالِبُ عَلَى الْإِنْسَانِ الشَّعْرُ حَتَّى يَصُدَّاهُ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَالْعِلْمِ وَالْقُرْآنِ

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْتَلِي جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَبْحًا خَيْرٌ لَدَيْنِ أَنْ يَمْتَلِي شَعْرًا.

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِي جَوْفُ رَجُلٍ قَبْحًا يَدْرِي خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِي شَعْرًا.

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُكَ يَمْتَلِيكَ وَشَعْرِي عَلَى:

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَسِيلِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ أَفْلَحَ أَحَدُ أَبِي الْقَعِيسِ اسْتَأْذَنَ عَلَى بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَدْنُ لَهُ حَتَّى اسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ أَحَا إِلَى الْقَعِيسِ لَيْسَ هُوَ أَمْرًا ضَعِيفًا وَلَكِنْ أَنْضَعِيْ أَمْرًا إِلَى الْقَعِيسِ، فَدَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ الرَّجُلُ لَيْسَ هُوَ أَمْرًا ضَعِيفًا وَلَكِنْ أَنْضَعِيْ أَمْرًا قَالَتْ لَهْ فَإِنَّهُ عَنكَ فَرَبَّتْ

بیان ہے کہ اسی لئے حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رضاعت سے بھی ان دشمنوں کو حرام سمجھو جن کو نسب کے ذریعے حرام سمجھتے ہو۔

سود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہؓ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دایبھی کا الادہ فرمایا تو دیکھا کہ حضرت صفیر اپنے نیچے کے دروازے پر تزن دیاس کی تصویر برہنی کھڑی تھیں کیونکہ انہیں جیٹا لگا تھا۔ آپؐ نے قریش کے محاورے میں فرمایا کہ سرکٹی کیا تم ہمیں روکنے والی ہو؟ پھر فرمایا کہ کیا تم قربانی کے روز والا دایبھی کا طواف کر چکی ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہاں۔ فرمایا کہ پھر تو تم بھی چلو۔

لفظ نہ مٹوا کے بارے میں۔

ابو مرہ موی ام ہانی بنت البوطاہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ام ہانی بنت البوطاہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے آپ کو غسل فرماتے ہوئے پایا اور آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ نے پردہ کیا ہوا تھا۔ میں نے سلام عرض کیا تو درباغت فرمایا کہ کون ہے؟ میں نے کہا کہ میں ام ہانی بنت البوطاہ ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ خوش آمدید ام ہانی جب آپؐ غسل سے فائدہ ہوئے تو نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے اس طرح کہ آپؐ ایک ہی کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے جب آپؐ فائدہ ہو گئے تو میں عرض گزار ہوئی میرے یا رسول اللہ والدہ کی جانب سے میرا بھائی مکنتا ہے کہ تم نے فلاں بن ہبیرہ کو جو ہنادی ہے میں اس آدمی کو قتل کر دوں گا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے ام ہانی جس کو تم نے پناہ دی اسے ہم نے پناہ دی حضرت ام ہانی فرماتی ہیں کہ وہ چاشت کا وقت تھا۔

لفظ فیکل کتنے کے متعلق۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنی قربانی کے اونٹ کو ہانک کر لے جا رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس پر سوا سو جوار اس نے کہا کہ یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ پھر فرمایا کہ سوا سو جوار اس نے کہا کہ یہ سواری کا

میں نے کہا کہ قاتل کا لکھا گیا ہے کہ عائشہؓ نے فرمایا کہ حرمنا من الرضاعۃ ما یحرم من النسب۔

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا اَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ اَبِرَاهِيمَ عَنِ الاسودِ عَنْ عَائِشَةَ جَدَّتِ النَّبِيِّ قَالَتْ: اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْفِرَ فَرَأَى صَفِيَّةَ عَلَى بَابِ خِيَابِهَا كَيْدَتِ خَبِيثَةً لِأَنْفِهَا حَاضَتْ فَقَالَ: عَقْرَى حَلَقَى لَحَاً قَرِيشَ إِنَّكَ لِحَايَسْتَنَا تُعْرِقُ قَالَ أَكُنْتُ أَفْضِي يَوْمَ الْخَوَرِ يَعْنِي الظُّلُوفَ قَالَتْ كَعَمَ قَالَ فَانْفِرَ فَإِذَا

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْغَمُوا

۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا مَرْثَةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِيٍّ بَدَّلَتْ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَمْعَةَ أُمِّ هَانِيٍّ بَدَّلَتْ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ: ذَهَبَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدَتْهُ يَخْتَمِلُ وَخَاتِمُهُ أَبَدَتْهُ لَسْتُ حُرّاً فَسَلَّتْ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذَا؟ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِيٍّ بَدَّلْتُ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ مَرْحَبًا يَا أُمُّ هَانِيٍّ فَكَلَّمَا قَدِمَ مِنْ غَسِيلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَّ فِي رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَكَلَّمَا انْصَرَفَ، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ ابْنُ أُبَيٍّ أَنَّكَ قَاتِلُ رَجُلٍ أَقْدَأَ أَجْرَهُ فَذَلَّكَ ابْنُ هُبَيْرَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتَ يَا أُمُّ هَانِيٍّ قَالَتْ أُمُّ هَانِيٍّ وَذَلِكَ ضَحَى.

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ وَبِكَ

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَتَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَرَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا، قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا، قَالَ

اِنَّهَا بَدَاةٌ قَالَ اَنْتُمْ هَآؤِ اِيْكَذَا .

۱۰۹۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْبَةَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَافٍ جَلَدًا يَسُوقُ بَدَاةً فَقَالَ لَهُ اَنْتُمْ هَآؤِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنَّهَا بَدَاةٌ قَالَ اَنْتُمْ هَآؤِ وَنِيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ .

۱۰۹۳ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ مَالِكٍ وَابْنِ أَبِي قَلْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ كَانَ مَعَهُ غُلَامٌ لَهُ اسْمُ سُوْدٍ يُقَالُ لَهُ أَجْمَشَةُ يَحْدُو وَكَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِحَاك يَا أَجْمَشَةُ رَأَيْدَكَ بِالْعَوَارِي .

۱۰۹۴ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَنِي رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَبِيْلِكَ فَطَعَنْتُ عَنْقَ أَخِيكَ ثَلَاثًا مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَا يَحِلُّ أَوْ حَالَةً فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فَلَانَا وَاللَّهُ حَبِيبُهُ وَلَا أَسْأَلُ عَلَى اللَّهِ أَحَدًا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ .

۱۰۹۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالضَّحَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَسَوَّدُ ذَاتَ يَوْمٍ قِيَمًا فَقَالَ ذُو الْخَوْبِصَةِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْدِلْ قَالَ وَبِيْلِكَ مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرَاؤُنَا لِي فَلَا ضَمَامَ عَنَّةُ قَالَ لَا إِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَخُونُ أَحَدُكُمْ صِلَاتَهُ مَعَ صِلَاتِهِ

اور نطفہ سے فرمایا کہ اس پر سواد ہو جاؤ تم پر افسوس ۔

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنی قربانی کے اونٹ کو ہانک کر لئے سوار ہا تھا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ اس پر سواد ہو جاؤ۔ اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ فرمایا کہ تم پر افسوس اس پر سواد ہو جاؤ۔

ثابت بنانی اور ابو قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے اور آپ کے ساتھ انجشہ نامی ایک کالا غلام تھا جو سدھی خوانی کر رہا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اے انجشہ! تیری خبرانی ہو شیشوں کو اہستہ چلا۔

عبدالرحمن بن ابوبکر منہ پنے والد ماجد حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دوسرے آدمی کی تعریف کی۔ آپ نے فرمایا کہ تمہاری خبرانی ہو، تم نے تو اپنے بھائی کی گردن اڑا دی۔ یہ تین بار فرمایا۔ اگر تم میں سے کسی کو تعریف کہنا ہی پڑ جائے تو کہے کہ میرے بھائی کی اطلاع ایسا ہے اہلاس کا حساب لینے والا اللہ ہے اور اگر مجھ جانتا ہو لیکن اللہ تعالیٰ کے بالمقابل کسی کو پا کھانہ نہ بنائے۔

ابو سلمہ اور ضحاک کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مال تقسیم فرماتے ہیں تو ذوالخوبصہ نامی شخص نے کہا جو بنی تمیم سے تھا کہ یا رسول اللہ! انصاف کیجئے کہ فرمایا کہ تیری خبرانی ہو، اگر میں انصاف نہ کروں تو اوہ کون انصاف کہے گا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ گزارہ ہوئے کہ مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ اس کی گردن اڑا دوں؟ فرمایا کہ نہیں کیونکہ اس کے ساتھی بھی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے مقابلے میں اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے اور ان کے روزوں کے مقابلے میں

وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَمْدُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَرْقٍ
السَّهْمِ مِنَ التَّمِيَةِ يَنْظُرُ إِلَى فَضْلِهِ فَلَا يُوجَدُ
فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى رِصَالِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ
ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى فَضْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ
يَنْظُرُ إِلَى كُنْزِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ سَبَقَ
الْفَرْقَ وَالذَّمَّ يَخْرُجُونَ عَلَى حَيْنٍ فُرْقَةٍ مِنَ
النَّاسِ أَيُّهُمْ رَجُلٌ أَحَدَانِ يَدَايِهِ مِثْلُ شِدْيِ
الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَصْنَةِ تَدَارَدُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ
أَشْهَدُ لَسَمِئْتُهُ مِنَ الثَّقِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ قَاتَلْتُمُ الْفُجَارَ
فِي الْقَتْلَى خَافِي بِهِ عَلَى التَّعَتِ الَّذِي دَعَتِ النَّيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اپنے روزوں کو وہ دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہونگے جیسے کمان
سے تیر بھرا اس کے پیکان پر کچھ نظر نہیں آتا اس کے پٹھے پر بھی کچھ نظر
نہیں آتا اس کی لکڑی پر بھی کچھ نظر نہیں آتا اور اس کے پردوں پر
کچھ نظر آئے، وہ لید اور خون کو چھوڑ کر نکل گیا۔ وہ لوگوں کے
تفرقہ بازی کے وقت نکلتے ہیں۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان
میں ایک آدمی کا ہاتھ عورت کے پستان یا اندر سے کی طرح ہوگا
جو ہلتا ہوگا۔ حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ
میں نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میں
گواہی دیتا ہوں کہ میں حضرت علی کے ساتھ تھا جب ان لوگوں سے
قتال کیا گیا تو اس کی مقتولین میں تلاش کی گئی تو اس نشانی
کا آدمی مل گیا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
بتایا تھی۔

ف! یہ مضمون الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ اسی جلد کی حدیث ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۲۲۸۲ اور ۲۲۸۴ میں بھی موجود ہے۔
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اعتراض کرنے والے جی تمیم کے ذوالخویرہ کا نام حقوق بن زہیر تھا۔ اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے اس کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دی تھی کیونکہ یہ جی مرت آپ ہی کو حاصل تھا نہ صحابہ کرام سے قتل کرنا پاتے تھے جیسا کہ حضرت عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو ماحول کر تے ہوئے گزارش کی تھی کیونکہ شریعت اسلامیہ کی رو سے گستاخ رسول واجب القتل ہوتا ہے۔
گستاخان رسول کا یہ گروہ قیامت تک جائے گا اور اصل مسلمانوں کی نسبت یہ لوگ زیادہ عبادت گزار ہوں گے لیکن اس کے باوجود
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دین سے خارج بتایا ہے اور حدیث ۱۸۲۱ میں حکم دیا ہے کہ تم انہیں جہاں پاؤ قتل کر دینا کیونکہ
ان کے قتل کرنے والے کو قیامت کے روز اجر ملے گا۔ حدیث ۲۲۸۲ میں فرمایا کہ اگر میں انہیں پاؤں تو قوم عاد کی طرح قتل
کر دوں۔ یہ اسی لیے ہے کہ گستاخ رسول کا اسلام سے کوئی واسطہ ہی نہیں رہا اور شرعاً ایسا شخص واجب القتل ہے۔ واللہ
تعالیٰ اعلم

۱۰۹۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَدْنَىٰ إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا
شِهَابٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَكَتُ، قَالَ
رَيْحَكَ قَالَ وَكُنْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ
أَعَتَّقَ رَقَبَةً، قَالَ مَا أَجِدُهَا قَالَ فَصُفِّهِمْ شَهْرَيْنِ
مُتَّابِعِينَ قَالَ لَا اسْتَطِيعُ قَالَ فَاطَّحِمُ سِتَيْنِ

حمید بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوا کہ عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا
فرمایا کہ تیری خرابی ہو گیا ہوا یا عرض کی کہ میں رمضان میں اپنی بیوی
سے صحبت کر بیٹھا فرمایا کہ ایک غلام آزاد کر دو عرض کی کہ مجھے یہ
بیمبر نہیں۔ فرمایا تو متوازد و سبیلے کے روزے رکھ لو عرض کی کہ
اس کی طاقت نہیں ہے۔ فرمایا تو ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔
عرض کی کہ مجھے تو اس کی توفیق بھی نہیں۔ پہل آپ کی خدمت میں کچھ روٹ کا

ایک ذکر آیا تو اپنے فرمایا کہ اسے لیکر خیرات کر آؤ۔ عرض کی یا رسول اللہ! کیا اپنے گھر والوں کے علاوہ، کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے مدینہ منورہ کے دونوں کناروں میں مجھ سے زیادہ حاجت مند اور کوئی نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے، فرمایا کہ تم نے لو، اسی طرح یونس، زہری، عبدالرحمن بن خالد نے زہری سے وثلک کا لفظ بھی روایت کیا ہے۔

عطاء بن یزید البیہقی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے ہجرت کے بارے میں ہتلی ہے۔ فرمایا کہ تیری عمرانی ہو۔ ہجرت بڑا کٹھن کام ہے۔ کیا تمہارے پاس اونٹ ہے؟ عرض کی، ہاں! فرمایا کہ کیا تم اسے مدد کرنے کے لئے تیار ہو؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا تو دریا کے اسے اس طرف کام کرتے رہو، اللہ تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہیں کرے گا۔

واقف بن محمد بن زید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہاری خرابی یا تم پر افسوس۔ شعبہ کا بیان ہے کہ انہیں (واقف کی) شک واقع ہوا۔ میرے بعد کافر ہو کر ایک دوسرے کی گردن نہ اڑانے لگنا۔ لفظ نے شعبہ سے روایت کی ہے کہ تم پر افسوس ہے۔ عمر بن محمد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ تمہاری خرابی ہو یا تم پر افسوس ہے۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک دیہاتی آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! قیام کب قائم ہوگا؟ فرمایا کہ تمہاری خرابی ہو، تم نے اس کے لئے کیا تیاری کر لی ہے؟ عرض کی کہ میں نے تیاری تو نہیں کی لیکن اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں

مُسْكِينًا، قَالَ مَا أَجَدَ مَا نَحْنُ بِعَدْوٍ فَقَالَ خُذْهُ فَتَصَدَّقْ بِهِ. فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَيْ غَدِيرِ أَهْلِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا بَيْنَ طُنْبِي الْمَدِينَةِ أَخْوَجُ مِنِّي فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَأَتْ آيَابُهُ. قَالَ خُذْهُ تَابَعَهُ يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قِيلَ لَكَ

۱۰۹۷. حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَرَبٍ وَالْأَعْمَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ بَعِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبَرَنِي عَنِ الْهَجْرَةِ فَقَالَ وَفَحَكَ إِنَّ شَأْنَ الْهَجْرَةِ شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ قَوْمِ الْإِعْيَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتْرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا.

۱۰۹۸. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ، قَالَ شُعْبَةُ شَكُّ هُوَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَقَوْمِ الْيَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ عَنْ شُعْبَةَ وَيْحَكُمْ. وَقَالَ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ.

۱۰۹۹. حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَائِمَةً قَالَ وَيْلَكَ فَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا إِلَّا إِيَّيَ

فرمایا کہ تم لوگ اس کے ساتھ ہو گے جس سے محبت رکھتے ہو پس ہم عرض گزار ہو گئے کہ یا ہمارا معاملہ بھی یہی ہے؟ فرمایا ہاں اس روز ہمیں بہت ہی خوشی ہوئی پھر بغیرہ کا غلام گزرا جو میرا ہم عمر تھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ زندہ رہا تو اس کے پورے ہونے سے پہلے قیامت قائم ہو جائے گی۔ شعبہ اقتادہ، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی لیکن شعبہ نے اختصار کے ساتھ۔

خدا سے محبت رکھنے کی نشانی۔

ارشاد باری ہے۔ اگر تم اللہ کو دوست ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا (سورۃ آل عمران، آیت ۳۱)۔

ابوداؤد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔

ابوداؤد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ عرض گزار ہوا۔ اس شخص کے بارے میں کیا ارشاد ہے جو کسی قوم سے محبت رکھے لیکن اسے نہ پائے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی اسی کے ساتھ ہے جس سے محبت رکھتا ہے۔ اسی طرح سلیمان بن قزم، ابو عوانہ، العنقی، ابوداؤد۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

ابوداؤد کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایک آدمی کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن ان سے بلا نہیں فرمایا کہ آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔ اسی طرح ابو معاویہ نے محمد بن عبید سے روایت کی ہے۔

سالم بن ابوالجعد نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

أُحِبَّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ قَالَ إِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحَبَّتَ يَهْدِيْنَا اللَّهُ كَذَلِكَ قَالَ نَعَمْ فَقَدْ حَقَّ يَوْمَئِذٍ قَوْلِي فَخَاشِدًا يَدَاخِمَةُ غُلَامٌ لِلْمُخَيَّرَةِ وَكَانَ مِنْ أَقْرَابِي فَقَالَ إِنِّي أَخَذْتُ هَذَا أَكَلْتُ يَدْرِكُهُ اللَّهُمَّ حَقِّقْ تَقَرُّمَ السَّاعَةِ وَاخْتَصِرْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ النَّسَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۶۵ علامۃ حب اللہ عز وجل لقولہ ان کنتم تحبون اللہ فایحبونی یحبکم اللہ.

۱۱۰۰ حدثنا بشر بن خالد حدثنا حماد بن جعفر عن شعبۃ عن سلیمان عن أبي داود عن عبد اللہ عن القبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال المرء مع من احب.

۱۱۰۱ حدثنا قتیبۃ بن سعید حدثنا جابر عن الأعمش عن أبي داود قال قال عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جاء رجل إلى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف تقول فی رجل احب قومًا ولم یلق بیہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرء مع من احب تابع جریڈ بن حاریم وسلیمان بن قزم وأبو عوانۃ عن الأعمش عن أبي داود عن عبد اللہ عن القبی صلی اللہ علیہ وسلم.

۱۱۰۲ حدثنا ابو نعیم حدثنا شافعیان عن الأعمش عن أبي داود عن أبي موسى قال قيل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم الرجل یحب القوم ولم یلحق بیہم قال المرء مع من احب تابع ابو معاویۃ ومحمد بن عبید.

۱۱۰۳ حدثنا عبد ان اخبرنا ابي عن شعبۃ عن عمرو بن مژة عن سالیہ بن اخی النجدی عن

و سلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی؟ فرمایا کہ تم میرا پیلا دی کر رکھی ہے، ہر غرض کی کہ میں نے

نماز، روزہ اور صدقہ کی کثرت کی ذریعے تو کوئی متبادی نہیں کی لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت رکھتے ہو۔ کسی سے کہنا کہ دود رہو جا۔

ابو جہار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن مسعود ابن مسعود سے فرمایا کہ میں نے حیرے لئے دل میں ایک بات چھپا رکھی ہے، بتا وہ کیسا ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ رخ۔ فرمایا کہ دود رہو جا۔

سالم بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا حضرت عمر بن خطاب ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے اصحاب کی ایک جماعت کی معیت میں ابن مسعود کی طرف گئے، یہاں تک کہ اسے پہا پہا جھکودہ بنی مغالہ کے محلے میں لوگوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اور ابن مسعود ان دنوں قریب السلوخ تھا۔ اسے کوئی علم نہ ہوا یا اس تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ چنانچہ اس نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھوں کے رسول ہیں۔ پھر ابن مسعود نے کہا۔ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دھکا دیا، پھر فرمایا کہ میں تو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ پھر آپ نے ابن مسعود سے فرمایا۔ تو کیا دیکھتا ہے؟ کہا کہ میرے پاس سچے اور جھوٹے آتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیرا کام مخلوط ہو کر رہ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تیرے بنانے کے لئے ایک بات دل میں چھپاتا ہوں۔ اس نے کہا کہ وہ اللہ رخ ہے۔ فرمایا کہ دود رہو۔ تو اپنے مقام سے اتر گئے نہیں بڑھ سکتا۔ حضرت عمر غرض گناہ ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے اجازت

ہیں نبیما لئن آن رجلًا سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عنی الساعة یا رسول اللہ! قال ما أعددت لہا قال ما أعددت لہما من کثیر صلاۃ ولا صوم ولا صدقۃ ولا کفۃ أحب اللہ ورسولہ قال انت مع من أحببت۔

باب ۱۵۳ قول الرجل للرجل إحصأ

۱۱۰۴ حدثنا أبو الولید حدثنا سکر بن زبیر سمعت أبا رجاء سمعت ابن عباس رضی اللہ عنہما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ین صاید، قد خبأت لك خبیثاً فما هو؟ قال اللہ رخ قال إحصأ۔

۱۱۰۵ حدثنا أبو الیمان أخبرنا شعیب عن الزہری قال أخبرنی سالم بن عبد اللہ أن عبد اللہ بن عمر أخبرہ أن عمر بن الخطاب أنطلق مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نعلین احصاہ قبل ابن صتیاء حتی وجدا ینلعب مع النملان فی اطلو بنی مغالہ وقد قام اب ابن صتیاء یومئذین الختم فکلم لیسعمر حتی ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظفرہ یمیدہ فخر قال ائتہما ایتا رسول اللہ! فنظر الیہ فقال ائتہما ایتا رسول الا مین ختم قال ابن صتیاء ائتہما ایتا رسول اللہ! فصرنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال امسک یا اللہ ورسولہ فخر قال لابن صتیاء ما ذاتری؟ قال یا نبی صادی ولا کاذب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلط علیک الامر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ایتی خبأت لك خبیثاً قال هو اللہ رخ قال إحصأ فلن تعدو قدراک قال عمر یا رسول اللہ ائذن لی فیہ اضراب عنقه قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دینے ہیں کہ میں اس کی گردن اڑا دوں؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اس پر قابو نہیں پاسکتے اور اگر وہ نہیں تو اس کے قتل میں تمہارے لئے بھلائی نہیں۔

سالم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ حضرت ابی بن کعب انصاری کو لے کر اس بارغ میں گئے جس کے اندر ابن صبیاد رہتا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے تو کھجور کے تنوں کی آڑ لے کر چلے رہے کہ ابن صبیاد کی کوئی بات نہیں اس سے پہلے کہ وہ آپ کو دیکھے اور ابن صبیاد چادر اوڑھے اپنے بستر پر پڑا کچھ گنگنا رہا تھا۔ پس ابن صبیاد کی والدہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کے تنے کی آڑ میں دیکھ کر ابن صبیاد سے کہا: اے صاف! محمد آگئے۔ ابن صبیاد نے اپنا کام بند کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ اسے اسی حالت میں پھوڑے رکھتی تو معاملہ واضح ہو جاتا۔ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے، پھر دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: میں نہیں اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی بھی ایسا نہیں جس نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا نہ ہو، اور حضرت نوح نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا لیکن میں نہیں اس کے ہلے میں کیسی بات بنانا ہوں جو کسی نبی نے نہیں بنائی تم حبان کو کہو کہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں کسی سے مر حبا کہنا۔

حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ سے کہا، میری بیٹی مر حبا، حضرت ام ہانی کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا: اے ام ہانی! مر حبا۔

ف: اس حدیث میں یہ بات بھی ہے کہ ابن صبیاد نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ کیا آپ کو ابھی دیتے ہیں کہ نبی اللہ کا صلہ ہوں؟ — رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا جواب دینے کے بعد فرمایا کہ میں تیرے بتانے کے لیے ایک بات دل میں چھپاتا ہوں — اس پر ابن صبیاد نے قلم اٹھایا کہ میں نہیں کیا کہ نبی اور رسول کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ دل میں چھپی ہوئی بات کو جان لے بلکہ یہ بات مسلمات سے حق اور وہ بھی جانتا تھا کہ جو نبی یا رسول ہوگا اس کو پروردگار عالم ایسی نظر عطا فرمائے

وَسَمَّكَ إِنْ يَكُنْ هُوَ تَسَلَّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ قَالَ سَالِمٌ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: انْطَلَقْتُ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَنِي كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ يَوْمَ تَانِ الْفَخْلُ الثَّانِي فِيهَا ابْنُ صَبِيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتَتِي بَعْدَ دُخْرِ الْفَخْلِ وَهُوَ يَخْتَلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنْ ابْنِ صَبِيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ تَرَاهُ وَأَبْنُ صَبِيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِمْ فِي قُضَيْفَةٍ لَهُ فِيهَا رُمُومٌ وَرُزْمَةٌ قَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَبِيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْتَتِي بَعْدَ دُخْرِ الْفَخْلِ فَقَالَتْ لَا بَنِي صَبِيَّادٍ أَمَى صَانٍ وَهُوَ اسْمُهُ هَذَا فَحَتَّاهُنَّ هِيَ ابْنُ صَبِيَّادٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكْتَهُ بَيْنَ قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّاسِ قَاتِلِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنِّي أَنْذَرْتُكُمْ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرْتُكُمْ قَوْمَهُ وَلَكِنِّي سَأُحُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَعْلَمْ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرٌ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ

بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ مَرْحَبًا وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ: مَرْحَبًا يَا بِنْتِي. وَقَالَتْ أُمُّ هَانِي: جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَالَ مَرْحَبًا يَا مَرْهَانِي.

کہ اسے دلوں میں چھی ہوئی باتیں بھی معلوم ہو جاتی ہیں۔ اسی لیے ابن حیا کے صحیح نہ بتا سکنے پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا تھا: پرے ہٹ، تو اپنی حد سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ یعنی جب تُو دل میں چھی ہوئی بات نہیں بتا سکتا تو تیرا دلوں میں بُرٹ کرنا میرے سے ہی غلط ہے۔ اس سے اُن لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہیے جو انبیائے کرام کو عام انسانوں کی طرح دوسروں کے دلوں میں چھی ہوئی باتوں سے بے خبر جانتے اور مانتے ہیں۔ انہیں ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ سمجھنا چاہیے کہ ان کا یہ عقیدہ کہیں نشانِ رسالت کا انکار تو قرار نہیں جاتا؛ پروردگار عالم ہمیں وہی عقیدے رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے جو اکابر نے قرآن و حدیث سے افہام کر کے اپنی تصانیف عالیہ میں درج فرمائے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ عقائد کی صحت ہی نجات کی ضامن ہے۔ اگر اُن بزرگوں کے کہتے ہوئے عقائد کے خلاف کوئی عقیدہ رکھا تو یہ اخروی تباہی و بربادی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۵۲۸ کے اندر بھی موجود ہے۔

ابو حمزہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب عبدالقیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: مر حبا ایسے وفد کو جو ہمارے پاس رسوائی اور سرساری کے بغیر آئے۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارا قبیلہ رجبہ ہے جبکہ ہمارے اولاد آپ کے درمیان مغز قبیلہ ہے لہذا ہم صرف کسی حرمت والے مہینے میں ہی آسکتے ہیں۔ لہذا ہمیں

کوئی ایسی اہل بات بتا دیجیے کہ جس کے باعث ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور اس کی طرت ہم انہیں بھی دعوت دیں جنہیں نیچے چھوڑ گئے ہیں۔ فرمایا کہ چارہ چار باتیں ہیں۔ نماز پڑھو، زکوٰۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور مال غنیمت میں سے خمس ادا کر دیا کرو اور کدو کے ٹوسے، سبز لاکھی برتن، لکڑی کے گریبے ہوئے، برتن اور دھننی برتن میں پینے سے پرہیز کیا کرو۔

لوگوں کو اُن کے باپ کا نام لے کر بلایا جائے گا۔
تابع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عہد شکن کے لئے قیامت کے روز ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عہد شکن کے لئے قیامت کے روز ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی

۱۱۰۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّانِي عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَحْدًا عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرْحَبًا بِالرُّفْدِ الَّذِينَ جَاءُوا غَيْرَ خَزَايَا وَلَا أَهْلٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَحْنُ رَيْبِجَةٌ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَضَرٌ وَإِنَّا لَا نَفْصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَخَرَّابًا مَرَّ فَمَضَى فَخَلَّ فِيهِ الْجَنَّةُ وَكَدَّ عَوَائِبَ مَنْ وَرَاءَهُ مَا قَالُوا أَدْبَعُ وَأَمْرَبُ أَقْبِسُوا الصَّلَاةَ وَاتُوا الزَّكَاةَ وَصُومُوا مَوَاسِمَ مَضَانٍ وَأَعْطُوا اخْمَسَ مَا غَنِمْتُمْ وَلَا تَنْشُرُوا فِي الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمَرْكَةِ

بَابُ ۱۵ مَا يَذِي النَّاسُ بَابًا بَيْنَهُمْ

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْغَادِرُ يُرْفَعُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَفْعَالُ هَذِهِ عَذْرَةُ خُلَانِ بْنِ خُلَانٍ

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْغَادِرَ يَنْصَبُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيْفَعَالُ هَذِهِ عَذْرَةُ خُلَانِ بْنِ

قُلَانِ

بَابُ ۶۵۶ لَا يَقُولُ خَبِثَتْ نَفْسِي

۱۱۰۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبِثَتْ نَفْسِي وَلَكِنْ لِيَقُلْ لِقِسَّتْ نَفْسِي. ۱۱۱۰ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبِثَتْ نَفْسِي وَلَكِنْ لِيَقُلْ لِقِسَّتْ نَفْسِي تَابِعَهُ عَقِيلٌ.

بَابُ ۶۵۷ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ

۱۱۱۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ بِسَبِّ بَنِي آدَمَ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدَيَّ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ. ۱۱۱۲ - حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْمُوا الْعَنْبَ الْكَرَمَ وَلَا تَقُولُوا لَخِيْبَةُ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ.

بَابُ ۶۵۸ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْكُرَمُ قُلُوبُ الْمُؤْمِنِينَ وَقَدْ قَالَ إِنَّمَا الْمَافِلُسُ الَّذِي يَفْلِسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَقَوْلِهِ: إِنَّمَا الضَّرْعَةُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ، كَقَوْلِهِ: لَا مُلْكَ إِلَّا لِلَّهِ فَوصفه بِأَنَّهُ كَأَنَّ الْمَلِكَ ثُمَّ ذَكَرَ الْمُلُوكَ أَيْضًا فَقَالَ: إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا

۳۰۰ شکنی ہے۔

کوئی یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میرا جی خبیث ہو گیا بلکہ یہ کہے کہ میرا جی خراب ہو گیا ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سے کوئی یہ نہ کہے کہ میرا دل خبیث ہو گیا بلکہ یہ کہے کہ میرا دل خراب ہو گیا ہے اسی طرح عقیل نے روایت کی ہے۔

زمانے کو برا نہ کہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ آدم کی اولاد زمانے کو گالیاں دیتی ہے جبکہ زمانہ میں ہوں، رات اور دن میرے قبضے میں ہیں۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انگور کو کرم اور زمانے کو خراب مت کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ خود ہی زمانہ ہے۔

مفلس وہ جو قیامت کے روز مفلس رہا۔

حنوف نے فرمایا کہ کرم مومن کا دل ہے اور فرمایا کہ مفلس وہ ہے جو قیامت کے روز مفلس ہو گا جیسے اپنے فرمایا ہے کہ پہلوان وہ ہے جو طے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔ بادشاہی صرف خدا کی ہے افلاس کی تعریف انتہائی بادشاہی سے کی جاتی ہے پھر بادشاہوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بادشاہ جب کسی شہر میں داخل ہوتے ہیں تو اسے تروبالا کر دیتے ہیں۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ کرم کا لفظ راگنود کے لئے استعمال کرتے ہیں حالانکہ کرم تو مومن کا دل ہے۔

کسی سے کہنا کہ تجھ پر میرے ماں باپ قربان۔

اس پارے میں حضرت سعید بن مسیب نے منقول ہے۔

عبداللہ بن شداد کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فدا ہونے کا لفظ حضرت سعد بن ابی وقاص کے سوا اور کسی کے لئے نہیں سنا فرماتے ہیں میرے ماں باپ تم پر قربان نیز اندازی کرو میرے خیال میں یہ غزوۂ احد کی بات ہے

کسی سے کہنا کہ اللہ مجھے آپ پر قربان کرے۔

حضرت ابو بکر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ہم اپنے باپوں اور

ماؤں کو آپ پر قربان کریں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اور حضرت ابو طلحہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آ رہے تھے اور حضرت صفیہ حضور کے پیچھے سوار ہو کر بیٹھی تھیں۔ راستہ چلتے ہوئے ایک

جگہ انہی کا پیچھے چل کر آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ آپ کی رحمت سے

دونوں گر پڑے حضرت ابو طلحہ میرے خیال میں اپنے اونٹ کے اوپر سے

کو دپڑے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار

ہوئے: یا نبی اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے، آپ کو کوئی تکلیف

نہیں پہنچی، فرمایا کہ نہیں لیکن عورت کو سنبھالو۔ چنانچہ حضرت ابو طلحہ

نے چہرے پر کپڑا ڈال لیا اور ام المومنین کی طرف بڑھے۔ پھر ان کے اوپر

ان کا کپڑا ڈال دیا تو وہ کھڑی ہو گئیں پھر ان کے کجاوے کو درست کر دیا

تو دونوں سوا ہو گئے۔ چنانچہ دعا نہ ہو گئے، یہاں تک کہ مدبر بنے منورہ

کے قریب جا پہنچے یا یوں فرمایا کہ مدبر بنے منورہ نظر آنے لگا تو نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم یوں گویا ہوئے۔ ہم واپس لوٹنے والے، تو بے کرنے والے،

اصلی نے رت کی عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں،

۱۱۱۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بَعَثَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيَقُولُونَ الْكُرْمُ اقْتِمَا الْكُرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ.

باب ۶۵۹ قول الرجل: فداك إني وأخي فيه الزبیر.

۱۱۱۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ ابْنِ زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَحَدًا غَيْرَ سَعْدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِيْرِمَ فداك إني وأخي أظنُّه يومَ أحدٍ.

باب ۶۶۰ قول الرجل: جعلني الله فداك وقال أبو بكرٍ للنبي صلى الله عليه وسلم: فدايناك.

باب آيتنا وأيتنا

۱۱۱۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسحاق عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ أَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقِيفَةً مُزِدَّهَا عَلَى نَاحِيَّتِهِ خَلْعًا كَانُوا يَبْعَثُونَ الطَّيْرَ فِي مَعْدِنِ النَّاقَةِ فَضَرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ

وَأَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ أَحْسِبُ اقْتَحَرَهُ بَنُ بَجِيرَةَ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي

لِللَّهِ فداك هل أصابك من شيء؟ قَالَ لَا وَلَاحِنٌ عَلَيْكَ يَا مَرْأَةُ فَالْتَفَى أَبُو طَلْحَةَ لَوْبَةً عَلَى وَجْهِهِ

فَقَصَبًا فَقَصَبَهَا فَالْتَفَى كَوْبَةً عَلَيْهِ فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَصَدَّتْ لَوْبَتَا عَلَى نَاحِيَّتَيْهَا فَكَرَبَا فَسَارَا وَاحِطًا إِذَا

كَانُوا يُظَاهِرَانِ مَيَاتِنَهُ أَفْكَالًا اسْتَفْرَقُوا عَلَى الْمَدْيَنَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّوْنَ تَرَبُّوْنَ عَائِدُونَ.

۱۱۱۶ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسحاق عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ أَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقِيفَةً مُزِدَّهَا عَلَى نَاحِيَّتِهِ خَلْعًا كَانُوا يَبْعَثُونَ الطَّيْرَ فِي مَعْدِنِ النَّاقَةِ فَضَرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ

وَأَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ أَحْسِبُ اقْتَحَرَهُ بَنُ بَجِيرَةَ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي

لِللَّهِ فداك هل أصابك من شيء؟ قَالَ لَا وَلَاحِنٌ عَلَيْكَ يَا مَرْأَةُ فَالْتَفَى أَبُو طَلْحَةَ لَوْبَةً عَلَى وَجْهِهِ

فَقَصَبًا فَقَصَبَهَا فَالْتَفَى كَوْبَةً عَلَيْهِ فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَصَدَّتْ لَوْبَتَا عَلَى نَاحِيَّتَيْهَا فَكَرَبَا فَسَارَا وَاحِطًا إِذَا

كَانُوا يُظَاهِرَانِ مَيَاتِنَهُ أَفْكَالًا اسْتَفْرَقُوا عَلَى الْمَدْيَنَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّوْنَ تَرَبُّوْنَ عَائِدُونَ.

۱۱۱۷ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسحاق عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ أَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقِيفَةً مُزِدَّهَا عَلَى نَاحِيَّتِهِ خَلْعًا كَانُوا يَبْعَثُونَ الطَّيْرَ فِي مَعْدِنِ النَّاقَةِ فَضَرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ

وَأَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ أَحْسِبُ اقْتَحَرَهُ بَنُ بَجِيرَةَ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي

لِللَّهِ فداك هل أصابك من شيء؟ قَالَ لَا وَلَاحِنٌ عَلَيْكَ يَا مَرْأَةُ فَالْتَفَى أَبُو طَلْحَةَ لَوْبَةً عَلَى وَجْهِهِ

فَقَصَبًا فَقَصَبَهَا فَالْتَفَى كَوْبَةً عَلَيْهِ فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَصَدَّتْ لَوْبَتَا عَلَى نَاحِيَّتَيْهَا فَكَرَبَا فَسَارَا وَاحِطًا إِذَا

لَوْ شِئَ أَحْلَمِدُونَ. فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهَا حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ.

باب ۶۶۱ أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ

۱۱۱۶ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ

عَبِيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدَرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: وَلِدَا لِرَجُلٍ مِثْلًا غُلَامٌ فَسَمَاهُ الْقَاسِمُ نَعْلَمَا لَا

تَكُنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا كِرَامَةَ. فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِ ابْنُكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ.

باب ۶۶۲ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا

يَأْتِيكُمْ وَلَا تَكْتُمُوا بِكُنْيَتِي قَالَ أَلَسَ سَيِّدُ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

۱۱۱۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدًا حَدَّثَنَا

حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

وُلِدَا لِرَجُلٍ مِثْلًا غُلَامٌ فَسَمَاهُمَا الْقَاسِمُ فَقَالُوا لَا تَكُنِي

حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمُّوا

بِاسْمِي وَلَا تَكْتُمُوا بِكُنْيَتِي.

۱۱۱۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنْ أَبِي رُبَيْعٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ سَمِعْتُ أَبَاهُ زَيْدًا قَالَ:

أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي

وَلَا تَكْتُمُوا بِكُنْيَتِي.

۱۱۱۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدَرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ

اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: وَلِدَا لِرَجُلٍ مِثْلًا غُلَامٌ فَسَمَاهُ

الْقَاسِمُ فَقَالُوا لَا تَكُنِيكَ يَا أَبَى الْقَاسِمِ وَلَا تَنْعَمْ

عَيْنًا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ

لَهُ فَقَالَ سَمِ ابْنُكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ.

باب ۶۶۳ إِسْمُ الْحَزْنِ

۱۱۲۰ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنِ ابْنِ

الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَاهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

أَبِی بَرکات ہی کہتے رہے یہاں تک کہ مدینہ طیبہ میں داخل ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پیارا نام۔

ابن المنکدر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم میں

سے ایک آدمی کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام قاسم رکھا پس ہم نے کہا کہ

ہم آپ کو ابو القاسم کہیں گے آپ کو نہیں پکاریں گے اور ایسا کرنا اچھا نہیں۔

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا کہ اپنے

بیٹے کا نام عبد الرحمن رکھ لو۔

حضور نے فرمایا کہ میرا نام رکھ لو لیکن میری کنیت نہ رکھو۔

اس بارے میں حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سے روایت کی ہے۔

سالم کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم میں

سے ایک کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام قاسم رکھا۔ لوگوں نے کہا کہ

ہم آپ کو اس کنیت سے نہیں پکاریں گے، جب تک نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم سے دریافت نہ کر لیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ میرے نام

پر نام رکھ لو لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو۔

ابن مسعود کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا

کہ ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر کنیت

نہ رکھا کرو۔

ابو المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی

اللہ عنہما سے سنا کہ ہم میں سے ایک آدمی کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام

قاسم رکھا۔ لوگوں نے کہا کہ ہم ابو القاسم کے ساتھ آپ کو نہیں پکاریں

گے اور نہ اس کے ساتھ آپ کی آنکھ ٹھنڈی کریں گے پس اس نے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ اس کا ذکر کیا تو آپ نے

فرمایا کہ اپنے بیٹے کا نام عبد الرحمن رکھ لو۔

حزن نام رکھنا۔

ابن المسیب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ان

کے والد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے

درہ بخت فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ عرض کی کہ حزن۔ فرمایا کہ تم سہل ہو۔

کہتے تھے کہ میں اپنے اس نام کو نہیں بدلوں گا جو میرے باپ نے رکھا ہے۔ ابن المسیب کا بیان ہے کہ اس کے بعد حزن و ملال ہمارے خاندان کی قسمت ہو کر رہ گیا ہے۔

علی بن عبد اللہ اور محمود، عبد الرزاق، معمر، نہ ہری، ابن المسیب نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے حدیث مذکورہ کی روایت کی ہے۔

نام بدل کر اس سے اچھا نام رکھنا۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ منند بن ابوالاسد جب پیدا ہوا تو اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ نے اسے اپنی ران پر بٹھالیا اور ابوالاسد بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے کی کسی چیز میں مشغول ہو گئے۔ پھر ابوالاسد نے اپنے لڑکے کو لے جانے کا حکم دیا تو اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ران سے اٹھالیا گیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ادھر متوجہ ہوئے تو فرمایا کہ لڑکا کہاں ہے؟ چنانچہ ابوالاسد عرض کر اڑھوئے یا رسول اللہ! اسے سمجھا دیا ہے۔ فرمایا کہ اس کا نام کیا ہے؟ عرض کی کہ فلاں۔ فرمایا بلکہ اس کا نام تو منند ہے۔ پس اس روز سے اس کا نام منند ہو گیا۔

ابو رافع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت زبیب کا نام بڑھ تھا تو ان سے کہا گیا کہ تم اپنی پاکیزگی ظاہر کرتی ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا نام زبیب رکھ دیا۔

عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ کا بیان ہے کہ میں ابن المسیب کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے مجھے اپنے دادا حزن کے بارے میں بتایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ کہا کہ میرا نام حزن ہے۔ فرمایا بلکہ تم سہل ہو۔ کہا کہ میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ حَدَّثَنِي وَأَنَا أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ لَا أَعْرِضُ اسْمًا سَمَّيْتَهُ ابْنِي قَالَ ابْنُ السُّبَيْبِ فَمَا ذَاكَ الَّتِي أَخَذْتَهُ فَيَسَّ بَعْدُ۔

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمَحْمُودُ قَالَا حَدَّثَنَا عَيْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ السُّبَيْبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ يَهُدَا۔

بَابُ تَحْوِيلِ الْأَسْمَاءِ إِلَى إِسْمٍ أَحْسَنَ مِنْهُ۔

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنَا سَيْحِدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَسَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ مَهْدِيٍّ قَالَ أُنِيَ بِالْمُنْدِسَرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَلِدَا فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ وَأَبُو أُسَيْدٍ جَالِسٌ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْفِي بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَأَحْتَمَلَ مِنْ فَخِذِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْتَفَاقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ قَلْبُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا اسْمُهُ قَالَ فَلَانٌ قَالَ وَلَكِنْ اسْمُهُ الْمُنْدِسَرُ فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْدِسَرَ۔

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنَا صَدَاقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَتْ اسْمَهَا مَرَّةً قَتِيلٌ تَزَكَّى نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ۔

۱۱۲۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ أَنَّ ابْنَ جُرَيْمٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَبْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ ابْنِ السُّبَيْبِ فَحَدَّثَنِي أَنَّ جَدَّهُ حَزْنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ فَقَالَ

اس نام کو تبدیل نہیں کروں گا جو میرے والد نے رکھا ہے۔ ابن المسیب کا بیان ہے کہ اس کے بعد حزن و ملال نے ہمارے گھر ڈیرہ ڈال لی ہے جو انبیائے کرام کے ناموں پر نام رکھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے ابراہیم کو بوسہ دیا۔

اسمعیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو دکھایا ہے فرمایا کہ وہ چھوٹی عمر ہی میں وفات پا گئے تھے اگر اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہوتا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہو سکتا تو آپ کے صاحبزادے زندہ رہتے لیکن آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

ف: یہ مسئلہ دریات دین سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لمعاظ زمانہ آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ اسی لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نبیوں صاحبزادے قاسم، عبداللہ اور ابراہیم بچپن میں ہی وفات پا گئے تھے۔ محبوب پروردگار کے صاحبزادے اگر لمبی عمر پاتے اور شرف نبوت سے سرفراز نہ فرماتے جاتے تو یہ ان کے لیے باعث عار ہوتا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد عدلے کسی کو نبی بنانا ہی نہیں تھا، لہذا آپ کے صاحبزادوں کو قہراً انزل نے لمبی عمری عطا نہیں فرمائی کہ نبوت دینے یا نہ دینے کا معاملہ درپیش ہو۔ اسی لیے انھیں بچپن ہی میں اپنے پاس بلا لیا تھا۔ سرور کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تعزیر نبوت کی آخری اینٹ اور لمعاظ زمانہ آخری نبی ہیں۔ یہی وہ عقیدہ ہے جو قیامت کے بارے میں اللہ اور رسول نے بتایا اور امت محمدیہ اسی پر تیرہ صدیوں تک بغیر کسی اختلاف کے قائم رہی مگر تیرہویں صدی کے آخر یعنی ۱۲۹۰ء میں ہمارے اسی ملک یعنی متحدہ ہندوستان کے اندر دارالعلوم دیوبند کے بانی مولوی محمد قاسم نانوتوی (المتوفی ۱۲۹۶ء/۱۸۷۹ء) نے اس مسئلہ عقیدے کے خلاف تحذیر الناس کتاب لکھ کر نبوت کا دعویٰ کرنے کے لیے راستہ بنایا۔ اس کتاب کی تین سراسر غیر اسلامی عبارتیں ملاحظہ ہوں:-

- ۱۔ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدیم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔
- ۲۔ غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گزشتہ ہی کی نسبت قاصر نہ ہوگا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔
- ۳۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے مبارک کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اس زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔

ختم نبوت کے بارے میں نانوتوی صاحب کے یہ وہ نظریات ہیں جو امت محمدیہ نے تیرہ صدیاں گزر جانے پر پہلی دفعہ سننے میں لائے تھے اور آج بھی ہے کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لمعاظ زمانہ تمام

انیار دوسرے ہیں۔ نہ آپ کے زمانہ میں کوئی دوسرا نبی تھا اور نہ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا ہوگا۔ نانوتوی صاحب نے اس کے برخلاف بتایا کہ حضور کو زمانے کے لحاظ سے آخری نبی ماننے والے ایسے عوام ہیں جنہیں فہم و فراست حاصل نہیں جبکہ اہل قہم کے نزدیک پچھلے یا پہلے نبی ہونے میں بافتلات کوئی فضیلت نہیں ہے۔ دوسری اور تیسری عبارت میں انھوں نے بتا دیا کہ خود کے زمانے میں کسی نبی کا ہونا یا حضور کے بعد کسی نبی کا پیدا ہونا عقیدہ غایتیت کے خلاف نہیں بلکہ ایسا ہو جانے پر بھی حضور کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔

غایتیت کے بارے میں یہ نظریات سراسر غیر اسلامی اور کفریہ ہیں۔ مرزا نے قادیان بھی اسی چور و دزدان سے قعر نبوت میں داخل ہو گیا اور تین دنوں میں شامل ہونے کا وبال سمیٹ لیا۔ اگر نانوتوی صاحب سے ہٹ کر بات کی جائے تو دیوبندی حضرات غایتیت کے بارے میں وہی کچھ کہتے ہیں جو اہل حق کا ہمیشہ سے عقیدہ رہا ہے مثلاً ان حضرات کے مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب (کراچی) نے لکھا ہے۔

ان اللغة العربية حاکمة بأن معنی خاتم النبیین فی الایۃ
ہو آخر النبیین لا غیر (ہدایۃ المہدیین)
بے شک عربی لغت اس کا حکم کرتی ہے کہ آیت
کے لفظ خاتم النبیین کا منی آخری نبی ہے ذکر کچھ اور
اگے چل کر اس عقیدے پر تفسیر روح المعانی کے حوالے سے یوں اجماع امت بتاتے ہیں۔

اجمعیت علیہ الامۃ فیکفر مدعی خلافہ و
امت کا اس معنی پر اجماع ہے اس کے خلاف
دعویٰ کرنے والا کافر ہے اور اہل کفر کو قتل کیا جائے۔
ایک طرف دیوبندی حضرات اپنے نانوتوی صاحب کے غایتیت کے بارے میں قطعی کفریہ نظریات کو اسلامی کہتے ہیں اور دوسری جانب
منظم ہو کر عقیدہ غایتیت کی خاطر اہل حق سے بھی بڑھ کر کام کر رہے ہیں۔ مرزا نے قادیان کے لیے راستہ نانوتوی صاحب نے بنایا امدان
کی معنوی قدرت ہی سب سے زیادہ ان سے برہم پیکار ہے۔ دیوبندی حضرات کا اس بارے میں کفر اور اسلام دونوں سے محبت رکھنے
کا مظاہرہ کرنا اہل نظر کے لیے تعجب خیز ہے۔

غایتیت کے بارے میں محمدی صاحب کا نظریہ بھی بالکل الیٰ حق کے مطابق ہے امدان خود نے اپنی متعدد تصانیف میں اس
عقیدے کو جانجا اور گھل کر بیان کیا ہے۔ اس عقیدے پر اکابر امت کا اجماع دکھانے کی غرض سے انھوں نے بیس حضرات کی شہادتیں
پیش کئے ہیں کہ بعد لکھا ہے۔ یہ ہندوستان سے لے کر مراکش اور اندلس تک اور ترکی سے لے کر چین تک ہر مسلمان ملک کے اکابر
علماء و فقہاء اور محدثین و مفسرین کی تصدیقات ہیں۔ ہم نے ان کے ناموں کے ساتھ ان کے سنین ولادت و وفات بھی دے دیے ہیں
جن سے ہر شخص ایک نظر معلوم کر سکتا ہے کہ پہلی صدی سے تیرھویں صدی تک تاریخ اسلام کی ہر صدی کے اکابر ان میں شامل ہیں۔
.... ان تحریروں سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہو جاتی ہے کہ پہلی صدی سے آج تک پوری دنیا میں اسلام متفقہ طور پر خاتم النبیین کے معنی
آخری نبی ہی سمجھی رہی ہے۔ حضور کے بعد نبوت کے دوائے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند تسلیم کرنا ہر زمانے میں تمام مسلمانوں کا متفق علیہ
عقیدہ رہا ہے اور اس امر میں مسلمانوں کے درمیان کبھی کوئی اختلاف نہیں رہا کہ جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد رسول
یا نبی ہونے کا دعویٰ کرے اور جو اس کے دعوے کو نہ مانے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

اب یہ دیکھنا ہر صاحب عقل آدمی کا اپنا کام ہے کہ لفظ خاتم النبیین کا جو مفہوم لغت سے ثابت ہے وہ قرآن کی عبارت کے
سیاق و سباق سے ظاہر ہے۔ جس کی تصریح نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود فرمادی ہے۔ جس پر صحابہ کرام کا اجماع ہے اور جسے صحابہ کرام

کے زمانے ہے لے کر آج تک تمام دنیا کے مسلمان بلا اختلاف ماننے رہے ہیں اس کے معانی کوئی دوسرا مفہوم لینے اور کسی نے دھڑی کے لیے نبوت کا دوازدہ کھولنے کی کیا گنجائش باقی رہ جاتی ہے لہذا یہ لوگوں کو کیسے مسلمان تسلیم کیا جاسکتا ہے؟ درختم نبوت مطلوبہ لا ہودہ (۱۹۲ء ص ۳۱-۳۲)

موردی صاحب مذکورہ وضاحت کے آخر میں جو سوال کر رہے ہیں کاش! وہ سوال کا رخ متقین کر لیتے۔ مرزا نیوں اور مرزا غلام احمد قادیانی سے ۲۹ سال پہلے شجر خانیہ پر کھپاڑی چلانے والے مولوی محمد قاسم نافو تزی صاحب کے عقیدت مندوں سے سوال کرتے کہ موصوف نے خانیہ کا اجماعی معنی سب سے پہلے کیوں بدلا تھا؟ یہ جرأت موردی صاحب کو زندگی بھر نہ ہوئی کہ وہاں بھی وہی دیرینہ حضرات والی دورنگی تھی۔ مرزا نے قادیان نے خانیہ کے مفہوم کو بدلا تو اس دجال کو واقعی لازم قرار دیتے اور مرزائیت کی تردید میں سرگرمی بھی دکھاتے تھے لیکن مرزا نے قادیان کو راستہ دکھانے والے اور سب سے پہلے خانیہ کے اجماعی عقیدے پر تیشہ زنی کرنے والے نافو تزی صاحب کے نام سے پہلے وہ بڑی عقیدت سے حضرت مولانا کا سابقہ لگاتے اور آخر میں رحمۃ اللہ علیہ کا لاحقہ آویزاں کرتے۔ افسوس!

حضرت تاج گرائیں دیدہ و دل فرخشاں راہ
کوئی لیکن یہ تو سمجھا دے کہ سمجھائیں گے کیا

علی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابراہیم بن عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب حضرت ابراہیم (حنظلہ کے صاحبزادے) فوت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اس کے لئے جنت میں دودھ پلانے والی موجود ہے۔

سالم بن عبد الجعد نے حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھا کرو، کیونکہ میں قاسم ہوں کہ تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔ اسی کو حضرت انس نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھا کرو اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔

۱۱۲۶۔ حَدَّثَنَا سَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ كَابِطٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ لَتَمَامَاتِ ابْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ مَوْضِعًا فِي الْجَنَّةِ ۖ ۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا إِدْمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُبُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَمَا وَالَهُ الْفَسْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

۱۱۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمُوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُبُوا بِكُنْيَتِي وَمَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فِي حَيَاتِ الشَّيْطَانِ لَا يَتَمَثَّلُ صُورَتِي وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا أَقْلَبُ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ۖ

ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب میرے گھر کا پیدا ہوا تو میں اُسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ پس آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا، مجھ پر کے ساتھ اس کی خنیک فرمائی اور اس کے لئے دعا سے برکت کی اور پھر وہ میرے سپرد کر دیا اور یہ حضرت ابو موسیٰ کا سب سے بڑا صاحب زادہ تھا۔

زیاد بن علاقہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس روز حضرت ابراہیم فوت ہوئے تو مسودہ کو گرہن لگا۔ حضرت ابو ہریرہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

ولید بن ولید کا نام۔

سعید بن سب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھایا تو دعا کی۔ اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عباس بن

بن ابو ہریرہ اور مکہ مکرمہ کے کمزوروں کو نجات عطا فرما۔ قلبید مضر کی سخت پکڑ فرما اور ان پر حضرت یوسف جیسے قحط کے سال مسلط کر دے۔

اپنے کا نام گھٹا کر لینا۔

ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے نبی کے باپ۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے عائشہ! یہ جبریل ہیں جو تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ اُن پر سلام اور اللہ کی رحمت انہوں نے کہا کہ وہ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔

۱۱۲۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بَرْيَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ، وَلَدَانِي عِلَافًا نَأَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَاهُ إِبْرَاهِيمَ فَحَنَكْتُهُ بِمِصْرَةٍ وَدَعَا لَهُ يَا لِبُرْكَةٍ وَدَعَا إِلَيَّ وَكَانَ أَكْبَرُ وَلَدِي أَبِي مُوسَى.

۱۱۳۰ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدُ بْنُ عُلَاقَةَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ انْكَشَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَوَاتِ إِبْرَاهِيمَ. رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ تَسْمِيَةِ الْوَلَدِ

۱۱۳۱ أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ الْفَضْلُ بْنُ دَكَيْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الْكَبَةِ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ ابْنَ الْوَلِيدِ وَسَلِّمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ ابْنَ أَبِي رِيحَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ بِمَكَّةَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطَأَنَكَ عَلَى مُضَرٍّ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْنَا سِنِينَ حَسَنِينَ

يُوسُفَ

بَابُ مَنْ دَعَا صَاحِبَهُ فَنَقَصَ مِنْ اسْمِهِ حَرْفًا. وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَاهُ

۱۱۳۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشُ هَذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ قُلْتُ وَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَالْتَّ وَهُوَ يَرَى مَا لَا بَرَى.

ابو قلزبہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ام سلیم سوادہ ثقفیہ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غلام انجشہ سوادیوں کو چلا رہا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انجشہ! اپنی شیشوں والی سواری کو آہستہ چلا۔

پیدا نش سے پہلے بچے کی کنیت رکھنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے اچھے اخلاق والے تھے اور میرا ایک بھائی تھا جس کو ابو کبیر کہا جاتا تھا اور میرے خیال میں اس کا دودھ پھڑپھڑایا جا چکا تھا۔ چنانچہ جب ہمارے پاس آپ تشریف لاتے تو فرماتے: اے ابو کبیر! بغیر کا کیا بنایا؟ نعر کے ساتھ وہ ٹھیکہ کرتا تھا کبھی نماز کا وقت ہوتا اور آپ ہمارے درمیان تشریف فرما ہوتے تو جس فرش پر آپ تشریف فرما ہوتے اسے بھٹانے اور صاف کرنا کام فرماتے، پھر آپ کھڑے ہوتے اور ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے، چنانچہ آپ ہمارے نماز پر ہتھتے۔ دوسری کنیت کی موجودگی میں ابو نزار اب کنیت رکھنا۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی کو اپنے ناموں میں ابو نزار سب سے زیادہ پسند تھا جب انہیں اس کے ساتھ پکارا جاتا تو بہت خوش ہوتے اور ان کا ابو نزار نام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے رکھا تھا کہ ایک روز حضرت فاطمہ سے ناراض ہو کر باہر نکل آئے اور مسجد دیوار کے ساتھ بیٹھ گئے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے آئے تو راوی بیان ہے کہ وہ اسی طرح دیوار کے ساتھ بیٹھ ہوئے تھے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ان کی پیٹھ سے مٹی ہوتی تھی پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی پیٹھ سے مٹی بھاتے چلنے اور فرماتے کہ اے ابو نزار! اٹھ بیٹھو۔ جو نام اللہ کو سب سے ناپسند ہے۔

۱۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ أُمُّ سَلِيمٍ فِي الثَّقَلِ وَابْنُ شَهْ غُلَامٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُسَوِّيَ بِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَنْجَشُ رُدِّيْكَ سَوْقَكَ بِالْقَرَارِ نِيرٍ.

بَابُ الْكُنْيَةِ لِلصَّبِيِّ قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لِلرَّحُلِ.

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّاهِ عَنْ أَبِي الثَّيَّابِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ فِي أَحْ يَقَالُ لَهُ أَبُو عُمَيْرٍ قَالَ أَحْسِبُهُ فِطْمٌ فَكَانَ إِذَا جَاءَ قَالَ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ التَّغْيِيرُ لَعَنَهُ كَانَ يَلْعَبُ بِهِ فَرَبْتُمَا حَضَرَ الصَّلَاةَ وَهُوَ فِي بَيْنِنَا فَيَا مَرُ بِالْبَسَاطَةِ الَّذِي تَحْتَهُ فَيَكْنُسُ وَيُنْصَحُ كَمَا يَقُومُ وَنَعْمُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّي بِنَا.

بَابُ التَّكْنِي يَأْتِي تَرَابٍ وَإِنْ كَانَتْ لَهُ كُنْيَةٌ أُخْرَى.

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: إِنَّ كَانَتْ أَحَبَّ أَسْمَاءَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَيْهِ أَبُو نَزَارٍ وَإِنْ كَانَ لَيُفَرِّخُ أَنْ يُدْعَى بِهَا وَمَا سَمَاهُ أَبُو نَزَارٍ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَاثَبَ يَوْمًا فَاظْمَرَهُ فَنَعَرَ بِهِ فَاظْمَرَهُ إِلَى الْيَوْمِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُهُ فَقَالَ هُوَ مَخْرُ مَضْطَجِعٌ فِي الْيَوْمِ أَرَادَ جَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَامَتْ لَظْمُهُ تَرَابًا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّهُ التَّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ وَيَقُولُ اجْلِسْ يَا أَبَا نَزَارٍ.

بَابُ ابْغِضِ الْأَسْمَاءَ إِلَى اللَّهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا نام اس کا ہوگا جس نے اپنا نام سارے جہاں کا مالک رکھا ہوگا۔

اس طرح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا نام سفیان نے کئی مرتبہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب ناموں سے بڑا نام وہ ہوگا جس نے اپنا نام ساری دنیا کا مالک رکھا ہوگا۔ سفیان کا بیان ہے کہ دوسرے حضرات اس کی تفسیر میں بادشاہ کو بادشاہ کہتے ہیں۔

مشرک کی کنیت رکھنا۔

حضرت مسود کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر ابن ابوطالب چاہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسام بن زید رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز گھوڑے پر سوار ہوئے جس پر فدا کی بنی ہوئی چھاد پڑی تھی اور وہی حادثہ

بن حزمہ کی طرف حضرت سعد بن عبادہ کی عیادت کے لئے نکلے اور حضرت اسام آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ غزوہ بدر سے پہلے کی بات ہے۔ آپ چل پڑے یہاں تک کہ ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول بھی تھا اور عبداللہ بن ابی کے مسلمان ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ وہ مجلس مخلوط تھی جس میں مسلمان و مشرک بت پرست اور یہودی سب موجود تھے اور مسلمانوں میں سے حضرت عبداللہ بن رواحہ بھی تھے جب مجلس پر سواد کی گود پڑی تو بن ابی نے اپنی ناک چادر سے ڈھانپ لی اور کہا کہ ہمارے اوپر گردنہ افلاک چنا چھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا اور وہاں کھڑے ہو گئے پھر نیچے اتر کر انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور انہیں قرآن کریم پڑھ کر سنایا۔ اس پر عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا جنت ابلا! آپ کا یہ طرز عمل مجھے اچھا معلوم نہیں ہوتا۔ اگر یہ حق ہے تو ہمارے مجلسوں میں اگر ہمیں تکلیف نہ دیا کرو اور بھاپ کے پاس جائے اسے یہ قصے سنا دیا کرو۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ نے کہا یا رسول اللہ!

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْأَسْمَاءُ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ نَسِيَ مِلْكَ الْأَمْلَاجِ

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَدْوِيَّةٌ

قَالَ أَخَذَهُ اسْمُهُ عِنْدَ اللَّهِ وَقَالَ سُفْيَانُ غَيْرُ مَرْدَةٍ

أَخَذَهُ الْأَسْمَاءُ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ نَسِيَ مِلْكَ الْأَمْلَاجِ

قَالَ سُفْيَانُ يَقُولُ غَيْرُهُ تَفْسِيرُهُ شَاهِكُنْ شَاهُ

بَادِي كُنْبَةُ الْمُشْرِكِ وَقَالَ مِسْوَرٌ مِمَّنْ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِلَّا أَنْ

مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ

سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ عَدَدَةَ بْنِ الزَّيْبُرِ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ قِطِيعَةٌ خَدَاكِيَّةٌ وَأُسَامَةُ

وَمَا أَدْرَأُ يَعُودُ سَعْدًا بَنَ عِبَادَةَ فِي بَنِي حَارِثِ بْنِ

الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَسَأَلَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ

فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَنْ سُلُوكٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ

يُسَلِّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي خِزَامٍ فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطُ

مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبْدُ اللَّهِ الْأَدْنَانِ وَ

الْيَهُودُ وَفِي الْمُسْلِمِينَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَدَاةٍ فَلَمَّا

غَشِيَتْ الْمَجْلِسَ حُجَّاجَةُ الدَّابَّةِ خَتَمَ ابْنُ أَبِي النَّفْعِ

بِرِدَائِهِ وَقَالَ لَا تَتَّخِذُوا عَلَيْنَا فُسْكَو رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ فَخَذَلَ

فَدَا حَاهِرًا إِلَى اللَّهِ وَخَرَّ عَلَى خَدَّيْهِ الْقُرْآنُ كَقَالَ

لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ائْتِ سُلُوكٍ أَيُّهَا الْمَرْءُ

کیوں نہیں آپ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کریں کیونکہ ہم اسے
بستہ کرتے ہیں۔ پس مسلمانو! مشرکوں اور یہودیوں میں تو توہمیں میں ہوتے
گی اور قریب تھا کہ ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہو جاتے لیکن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انہیں براہِ حجب کرنے رہے یہاں تک کہ وہ خاموش
ہو گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جانور پر سوار ہو کر چلے گئے
یہاں تک کہ حضرت سعد بن عبادہ کے پاس جا پہنچے۔ پس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سعد! کیا تم نے ابو حباب کی بات
سنی؟ عبد اللہ بن ابی نے ایسا ایسا کہا ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ
عرشِ گداز پر ہوئے۔ یہاں رسول اللہ میرے والد صاحب آپ پر فدا
ہوں، آپ اسے معاف فرمادیں اور اس سے درگزر کریں کیونکہ قسم
ہے اس ذات کی جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی، اس شہر کے لوگوں
نے طے کر لیا تھا کہ اُسے تاج پہنائیں گے اور اسے اپنا سربراہ
بنائیں گے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس حقی کے ذریعے اسے رد
کر دیا جو آپ کو عطا فرمایا گیا ہے تو بھٹا کر وہ ایسا کرتا ہے جو
آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو

معاف فرمادیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب
مشرکوں اور اہل کتاب کو معاف کر دیا کرتے اور ان کی ایذا رسانی
پر صبر سے کام لیا کرتے تھے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اور ضرورت
اگلے کتاب والوں سے سنو گے۔ (سورۃ آل عمران آیت ۱۸۶) نیز فرمایا:
بہت سے اہل کتاب نے چاہا (سورۃ البقرہ آیت ۱۰۹) چنانچہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر عفو سے کام لیتے رہے جیسا کہ
اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم فرمایا ہے یہاں تک کہ ان سے بیٹھنے کی
اجازت مل گئی۔ چنانچہ جب آپ نے غزوہ بدر کیا تو اللہ تعالیٰ نے
کفار کے سرگرد ہوں اور قریش کے سرداروں کو چن چن کر قتل کر دیا
جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب منصور و مظفر
ہو کر مال غنیمت کے ساتھ لوٹے نیز کفار کے سرگرد ہوں اور قریش
کے سرداروں کو قیدی بنا کر لائے۔ اس وقت ابن ابی سہل اور
اس کے ساتھی مشرکوں بت پرستوں نے کہا کہ اے اسلام غالب
آگیا ہے لہذا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

لَا أُحْسِنُ مِمَّا نَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا فِي
فِي نَجَاسَتِنَا، فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ، قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ، بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، ذَانِئَانِي
بِحَاسِلِنَا فَإِنَّا نَحِبُّ ذَلِكَ فَاسْتَبِ الْمُسْلِمُونَ وَ
الْمُشْرِكُونَ، وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَكَاوَرُونَ خَلْمُ
يَزِلُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْفِضُهُمْ
حَتَّى سَكُوتَاتِهِمْ رُكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَابَتْ فَتَسَارَحَتْ دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَيْ سَعْدُ أَلَمْ
تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حَبَابٍ يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي
قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ أَيْ
رَسُولُ اللَّهِ يَا ابْنِي أَنْتَ أَعَفُّ عَنْهُ وَأَصْفَحُ كَوَالِدِي
أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَعَلَّكَ تَجِدُ جَاءَ اللَّهُ بِالْحَقِّ الَّذِي
أَنْزَلَ عَلَيْكَ وَلَعَلَّكَ تَصْطَلِعُ أَهْلَ هَذِهِ الْبَحْرَةِ عَلَى
أَنْ يَتَوَحَّجُوا وَيَعْبُرُوا بِالْعَصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللَّهُ

ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِّقَ يَذَلِكَ فَذَلِكَ
فَعَلَيْهِمْ مَا رَأَيْتَ، فَعَفَا عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ
يَتَعَفَّوْنَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا أَمَرَهُمُ
اللَّهُ وَيَصْبِرُونَ عَلَى الْإِذْيِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى، وَ
لَتَسْمَعَنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ الْأُفْ وَكَانَ
وَذَكَرَ قَوْمِينَ أَهْلَ الْكِتَابِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَوَّلُ فِي الْحَفْرِ عَنْهُمْ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ
حَتَّى أُذِنَ لَهُ فَيَنْهَمُ فَلَمَّا عَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَدَأَ أَفْتَقَلَ اللَّهُ بِهِمَا مَنْ قَتَلَ مِنْ صِنْدِيقِ
الْكَفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ فَقَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مَنْصُورِينَ غَائِمِينَ مَعَهُمْ لَسَدَ
مِنْ صِنْدِيقِ الْكَفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ قَالَ ابْنُ أَبِي
ابْنِ سُلَيْمٍ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ عِبْرَةٌ

کے دست حق پرست پر درکھاوے کو اسلام کی بیعت کرنی اود اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا۔

عبداللہ بن سارث بن نوفل کا بیان ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ کیا آپ نے ابوطالب کو کوئی نفع پہنچایا؟ فرمایا، ہاں وہ اب کم گری آگ میں ہیں اود اگر میں درمیان میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے پچھلے طبقے میں ہوتے۔

صراحت سے بات نہ کرنا جھوٹ میں داخل نہیں۔ ابن الحنفی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس کو حضرت ابوطالب کا کافوت ہو گیا انہوں نے پوچھا کہ لڑکے کا کیا حال ہے؟ حضرت ام سلمہ نے جواب دیا۔ اب اس کی جان آرام میں ہے اود مجھے امید ہے کہ وہ کلام کر رہا ہو گا۔ انہوں نے گمان کیا کہ یہ سچ کہہ رہی ہیں۔

ثبات بناتی کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے اود ہانکتے والا اونٹوں کو تیزی سے چلا رہا تھا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے الجھٹھا شیشوں کو آہستہ لے کر چل۔

ثابت اور ابوقلایہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے اود الجھٹھا نامی ایک غلام حدی خوانی کر رہا تھا۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے الجھٹھا! ان شیشوں کو آہستہ لے کر چل۔ ابوقلایہ کا بیان ہے کہ عورتوں کو۔

تقادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اونٹ ہانکتے واسے کا نام الجھٹھا تھا اود اس کی

الاولیٰ ان، هذا امد قد توجه قبايعو رسول الله صلى الله عليه وسلم على الاسلام فاسلموا.

۱۱۳۹ حدثنا ابو موسى بن اسماعيل حدثنا ابو عوانة حدثنا عبد الملك عن عبد الله بن الحارث بن نوفل عن عباس بن عبد المطلب قال يا رسول الله هل نفعت اباطيب لشيء؟ فآتته كان يحوطك ويخصب لك اكل نعمه في ضحى من ثاير لو لا انما كان في الدمار المسفل من الثاير.

بابك العار يض مندوحة عن الكذب وقال اسحق سمعت السامات ابن كاذب طمحة فقال كيف الغلام؟ قالت امم منكم هذا نفسه وارجوا ان يكون قد استراح وظن انك صادقة.

۱۱۴۰ حدثنا ادم حدثنا شعبة عن

ثابت البناني عن انس بن مالك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم في مسير فحدث الحادي فقال النبي صلى الله عليه وسلم ارفق يا الجھٹھا ويحك بالقوارير.

۱۱۴۱ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد بن ثابت عن انس واثوب عن ابي قلابة عن انس يعني الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان في سفر وكان غلاما يحذو بهن يقال له الجھٹھا فقال النبي صلى الله عليه وسلم ارفق يا الجھٹھا سوفك بالقوارير قال ابو قلابة يعني النساء.

۱۱۴۲ حدثنا اسحق اخبرنا حبان حدثنا همام حدثنا قتادة حدثنا انس بن مالك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم حاد يقال

آواز بہت اچھی تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ اے انجشہ! اہستہ چلا، شیثوں کو توڑ نہ دینا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نازک خواتین کو۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں ایک دفعہ خطرہ محسوس ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ ہم نے تو اس میں کوئی مضربی نہیں دیکھی اور ہم نے تو اسے دریائے طرح رواں پایا۔

یہ کہنا کہ یہ کوئی چیز نہیں، اس سے مراد یہ ہے کہ یہ صحیح نہیں ہے۔

یہ بھی بن عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ بعض لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ وہ کوئی چیز نہیں ہیں، لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! بعض

اوقات وہ ایسی بات بتاتے ہیں جو درست ثابت ہو جاتی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ درست بات جنات کی طرف سے ہوتی ہے جسے وہ کان کے کان میں ڈالتے ہیں۔ جیسے ایک مریض دوسرے مریض کے کان میں آواز پہنچا دیتا ہے اور پھر کان اس میں سو سے زیادہ جھوٹ بولا کرتا ہے۔

آسمان کی جانب دیکھنا۔

ارشاد ربانی ہے۔ کیا اونٹ کو نہیں دیکھا کہ کیسا بنا یا گیا اور آسمان کو کو کیسا بلند کیا گیا (سورۃ الغاشیہ، آیت ۱۷، ۱۸)۔ ایوب، ابن ابی ملیک، حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرائیگر آسمان کی طرف دیکھا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پھر مجھ پر وحی کا آنا کچھ دنوں کے لئے بند ہو گیا تو ایک

لئے انجشہ و کان خمس الصوت فقال له النبي صلى الله عليه وسلم، ففذلك يا انجشہ لا تكسيرا لقوا ريز. قال قتادة يعنى ضعف النساء.

۱۱۴۳ حدثنا مسدد وحدثنا يحيى عن شعبة قال حدثني قتادة عن انس بن مالك قال، كان بالمدينة فتنة فزعم فركب رسول الله صلى الله عليه وسلم فرسا لابي طلحة فقال ما راينا من شئ وان وجدناه لبحرا.

باب ۶۴ قول الرجل للشيء اليس يمشي وهو ينوي انه ليس يمشي.

۱۱۴۴ حدثنا محمد بن سلام اخبرنا محمد بن يزيد اخبرنا ابن جريج قال ابن شهاب اخبرني يحيى بن عروة يقول قالت عائشة سال اناس رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الكهان فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ليسوا بشئ قالوا يا رسول الله فواتهم يحذرون احيانا بالشئ فيكون حقا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تلك الكلمة من الحق يخطفها البغي فيقترها في اذن وليه فترد الدجاجة فيخيطون فيها اكثر من مائة كذبة.

باب ۶۵ رفع البصر الى السماء وقوله تعالى: افلا ينظرون الى الايل كيف خلقت و الى السماء كيف رفعت. وقال ايوب عن ابن ابي مليكة عن عائشة رفع النبي صلى الله عليه وسلم راسه الى السماء.

۱۱۴۵ حدثنا ابن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال سمعت ابا سامة عن ابن عبد الرحمن يقول اخبرني جابر بن عبد الله

روز میں جا رہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی۔ پس میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ جو غارِ حرا میں میرے پاس آیا تھا، زمین و آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

کریم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے حضرت عیسیٰ کے پاس رات گزاری اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تھے جب آخری تہائی رات باقی رہ گئی یا اس کا کچھ حصہ تو آپ اٹھ بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکھ کر آیت پڑھی۔ بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں مقلندہ کے لئے (سورہ آل عمران، آیت ۱۹۰)۔

پانی اور مٹی میں لکڑی مارنا۔

ابو عثمان نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ ایک باغ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے یہاں پر منور کے پتوں میں سے ایک پتہ تھا، نبی کریم کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی جسے پانی اور مٹی میں مالتے تھے۔ ایک شخص آیا اور دروازہ کھولنے کے لئے کہا آپ نے فرمایا کہ دروازہ کھولو اور اسے جنت کی بشارت دے دو میں گیا تو وہ حضرت ابو بکرؓ تھے۔ میں نے ان کے لئے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی بشارت دی پھر ایک در آمدی نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا آپ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی بشارت دیدو۔ دیکھا تو وہ حضرت عمرؓ تھے۔ پس میں نے ان کے لئے دروازہ کھول دیا اور جنت کی بشارت دی پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھولنے کی اہارت مانگی لیکن آپ نے ٹیک لگائی ہوئی مٹی اٹھ بیٹھے اور فرمایا۔ دروازہ کھولو اور اسے جنت کی بشارت دو لیکن اس مصیبت کے ساتھ جو اسے پہنچی یا اس کے لئے ہوئی یہی گویا حضرت عثمانؓ تھے پس میں نے ان کے لئے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی بشارت دے کر وہ بات بتائی جو حضورؐ نے فرمائی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اللہ ہی مدد فرمائے والا ہے۔

اپنے ہاتھ سے کسی چیز کے ساتھ زمین

کریدنا۔

اِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثُمَّ فَتَرَعَيْنَا النُّوحَى فَبَيْنَا اَنَا اُمِّشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَوَدَعْتُ بَصِيرَةً اِلَى السَّمَاءِ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِجْرٍ قَاعِدًا عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْجٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي شَرِيكٌ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: يَتَنِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ وَالتَّيْبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَمَا كَانَ ثَلَاثَ اللَّيْلِ اِلَّا خِيفَ اَوْ بَعْضُهُ قَعَدًا فَتَنَظَّرَ اِلَى السَّمَاءِ فَفَرَأَ اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ وَالتَّخْلِيفِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَا يَبْتَ لَوْ لِيَ الْاَلْبَابِ

بَابُ ۱۱۳۷۔ نَكَبَتِ الْغُودِي فِي الْمَاءِ وَالطَّيْنِ

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ مَوْسَى

اَنَّهُ كَانَ مَعَ التَّيْبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حِطَانِ الْمَدِينَةِ وَفِي بَيْتِ التَّيْبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا يَضْرِبُ بِهَ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطَّيْنِ نَحَاءَ رَجُلٍ يَسْتَفْتِيهِ فَقَالَ التَّيْبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتُمْ وَبَشِيرُهُ بِالْجَنَّةِ فَذَهَبَتْ فَاِذَا اَبُو بَكْرٍ فَقَفَعَتْ لَهُ وَبَشِيرُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتِيَهُ رَجُلٌ اَخْرَفَتْ اَنْتُمْ لَهُ وَبَشِيرُهُ بِالْجَنَّةِ فَاِذَا اَعْمَرُ فَقَفَعَتْ لَهُ وَبَشِيرُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتِيَهُ رَجُلٌ اَخْرَفَتْ اَنْتُمْ لَهُ وَبَشِيرُهُ بِالْجَنَّةِ فَاِذَا اَعْمَرُ عَلَى بَلْوَى تُصَيِّبُهُ اَوْ تَكُونُ، فَذَهَبَتْ فَاِذَا اَعْمَرُ فَقَفَعَتْ لَهُ وَبَشِيرُهُ بِالْجَنَّةِ فَاِذَا اَعْمَرُ فَقَالَ اِنَّهُ السُّتَعَانُ

بَابُ ۱۱۳۸۔ الرَّجُلُ يَنْكَبُ النُّحَى بِسِدِّ

فِي الْأَرْضِ

ابو عبد الرحمن مسلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک جنازہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو آپ ایک لکڑی کے ساتھ زمین کو ریدنے لگے، پھر آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں مگر اس کا ٹھکانہ جنت یا دوزخ میں مقرر ہو چکا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا ہم اسی پر بھروسہ کر لیں؟ فرمایا کہ عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لئے آسانی پیدا کر دی جاتی ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔

پھر جس نے دیا اور پرہیز گاری کی۔
تعجب کے وقت تکبیر و تسبیح کہنا۔

ہند بنت حارث کا بیان ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو آپ نے کہا سبحان اللہ اکتے خزانے اور کتنے نازل فرمائے گئے ہیں۔ ہے کوئی بیوہ جو والی عورتوں کو جگا دے، اس سے آپ کی مراد اپنی ازواج مطہرات تھیں تاکہ وہ نماز پڑھیں بہت سی کڑے پہننے والی عورتیں قیامت میں ننگی ہوئی۔ حضرت ابن عباس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔ کیا آپ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ فرمایا کہ نہیں میں نے کہا۔ اللہ اکبر۔

ابو الیمان اشعیب نے زہری سے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن حسین کا بیان ہے کہ حضرت صفیہ بنت حبیب رضی اللہ عنہا نے زہری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے حاضر ہوئیں جبکہ آپ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں مسجد کے اندر معتکف تھے۔ یہاں وہ شاکہ وقت گھڑی بھر آپ سے باتیں کرتی رہیں پھر جانے کے لئے کھڑی ہو گئیں تو پہنچانے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ طلب

۱۱۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّيِّئِيِّ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَسَارَةٍ فَجَعَلَ يَنْكُثُ الْأَرْضَ يَبْغُزُ فَقَالَ: لَيْسَ مِنْكُمْ مَنْ أَحَدٌ إِلَّا وَقَدْ أُبْرِغَ مِنْ مَقْعَدِهِ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَقَالُوا أَفَنُحْلِلُ تَشْكِلُ قَالَ أَعْمَلُوا فَمَنْ مَيَّسَ فَمَنْ مَنَّا مَنْ أَسْطَى وَاتَّقَى الْآلِيَةَ.

بَابُ الشَّكْرِ وَالتَّسْبِيحِ عِنْدَ التَّحْبِثِ

۱۱۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا ثَنِيَّةٌ يَهُدِي هَذِهِ يَدُهَا بَدَنُ الْحَارِثِ بْنِ أَنَسٍ سَلَّمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَقْبَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أَنْزَلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أَنْزَلَ مِنَ الْفَتَنِ؟ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحَجَرِ يُرِيدُ بِهِ أَرْوَاجَهُ حَتَّى يَصْبِتِينَ دُبَّ كَالسَّيَةِ فِي الدُّنْيَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرَةِ قَالَ أَبُو أَبِي كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَتَابٍ عَنْ عَمْرِو قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ قَالَ لَا قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ.

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَتِيٍّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ بَدَتْ حَيْضَ رَوْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذَوُّرًا وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْفَوَاطِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَحَدَّثَتْ عَنْهُ سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ ثُمَّ قَامَتْ

تَنْقَلِبُ فَتَمَامَ مَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقْبِلُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ الَّذِي عِنْدَ
مَسْكِنِ أُمِّ سَلَمَةَ تَوَجَّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَعَّدَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رُسُلِكُمَا إِنَّمَا هِيَ
صَفِيَّةُ بِنْتُ حَبِيبٍ قَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَكَبَّرَ عَلَيْهِمَا، قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِفِي مِنَ ابْنِ
آدَمَ مَبْلَغَ الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَغْدِفَ فِي
قُلُوبِكُمَا.

بَابُ ۶۷: النَّبِيُّ عَنِ الْخَذْفِ

۱۱۵۱ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ
قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهَيْبٍ الْأَزْدِيَّ يَحْدِثُ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْقِلٍ التَّمَنِيَّ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهُ
لَا يَقْتُلُ الصَّيِّدَ وَلَا يَسْكَأُ الْعَدُوَّ وَإِنَّهُ يَفْقَأُ الْعَيْنَ
وَيَكْبِرُ السِّنَّ.

بَابُ ۶۸: الْحَمْدُ لِلْعَاطِسِ

۱۱۵۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا سَيْبَانُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَحَمَّتْ أَحَدُهُمَا وَلَمْ يَحْتَمِ الْأُخْرَى فَقِيلَ لَهُ
فَقَالَ هَذَا أَحَدُ اللَّهِ وَهَذَا الرَّحْمَنُ اللَّهُ.

بَابُ ۶۹: تَشْمِيتُ الْعَاطِسِ إِذَا أَحْبَدَ اللَّهُ

۱۱۵۳ حَدَّثَنَا سَيْبَانُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ
بْنَ سُوَيْدٍ ابْنَ مِقْدَدٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعِ وَنَهَانَا
عَنْ سَبْعٍ: أَمْرًا بِعِيَادَةِ اللَّيْظِيِّ وَاتِّبَاعِ الْغَنَاءَةِ

مسجد کے دروازے پر پہنچے جس کے نزدیک حضرت ام سلمہ
نزدیکی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رہائش گاہ تھی تو پاس سے دو انصاری
گزرے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، پھر
وہ دونوں چلے گئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اُن دونوں سے فرمایا: ذرا ٹھہرو یہ سفید ہنٹ صحن
ہیں۔ دونوں عرض گزار ہوئے۔ سبحان اللہ یا رسول
اللہ! اور ان دونوں کو یہ بات عجیب نظر آئی فرمایا
کہ شیطان انسان کے اندر خون کی طرح گردش کرتا
ہے تو مجھے ڈر ہوا کہ تمہارے دلوں میں کوئی دوسرے
نہ ڈال دے۔

کنکری پھینکنے کی ممانعت۔

عقبة بن صہبان الرومی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ
بن مغفل مرقی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم نے کنکری پھینکنے سے منع فرمایا ہے اور
ارشاد ہوا کہ اس کے ساتھ نہ شکار مانا جاتا ہے
اور نہ دشمن کو زکب پہنچتی ہے بلکہ یہ تو آنکھ پھوٹتی یا دانٹ
توڑتی ہے۔

پھینکنے والا الحمد للہ کہے۔

سلیمان کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دفن ہونے کے بعد
ایک کے جواب میں آپ نے فرمایا الحمد للہ کہا اور دوسرے کے جواب
میں نہ کہہ جب آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس نے الحمد للہ
کہا اور دوسرے نے الحمد للہ نہیں کہا۔

پھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اس کا جواب۔

معاویہ بن سہید بن مقرن کا بیان ہے کہ حضرت براء بن
عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
نے ہمیں سات باتوں کا حکم فرمایا ہے اور سات کاموں سے ہمیں
منع کیا ہے ہمیں یہ باتیں یاد کرنے، جنانہ سے کے ساتھ چلنے،
پھینکنے والے کا جواب دینے، دعوت قبول کرنے، سلام کا

١٥٦ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ النَّسَاءَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ يَقُولُ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ أَحَدُهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ
فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَمَّتَ هَذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي

اس نے الحمد للہ کہا اور اس نے نہیں کہا تھا۔
جمائی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ لینا چاہیے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند اور جمائی کو ناپسند فرماتا ہے جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو ہر مسلمان پر حق ہے جو اسے سنے کہ اس سے یزید کھٹک اللہ کے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔ پس جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو چاہیے کہ بساط بھر اسے روکے کیونکہ جب تم میں سے کسی کو جمائی آئی ہے تو شیطان ہنسنے ہے۔

اجازت مانگنا۔

اللہ کے نام سے شروع جوڑا امر یا نہایت رحم کریو والا ہے۔
سلام کی ابتدا کرنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا۔ ان کا قد ساٹھ میٹر تھا جب انہیں پیدا کر دیا تو فرمایا کہ عباد اور فرشتوں کی اس جماعت کو سلام کرو جو بیٹھے ہوئے ہیں اور خود سے سننا کہ وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں کیونکہ وہی تمہارا اولاد بنے گا۔ اولاد کا سلام ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے کہا۔ السلام علیکم تو انہوں نے کہا۔ السلام علیک ورحمۃ اللہ یعنی فرشتوں نے فقط رحمتہ اللہ کا اضافہ کیا۔ پس جو بھی جنت میں داخل ہوگا وہ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا اور ان کے بعد سے اب تک انسانوں کے قد کاٹھ میں کمی ہوتی آ رہی ہے۔

بغیر اجازت دوسرے کے گھر میں نہ جاؤ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو اور اس کے رہنے والوں پر سلام نہ کرو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم دھیان کرو۔ پھر اگر ان میں کسی کو

قَالَ، إِنَّ هَذَا أَحْمَدُ اللَّهِ وَلَعَنَ مُحَمَّدَ اللَّهِ.
بَابُ ۱۸۱ إِذَا تَنَادَبَ فَلْيُخْصِرْ يَدَاكَ عَلَى
فِيهِ.

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْقَبْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ اللَّهُ يُجِبُ
الْعَطَاسَ فَدَبْكَةُ الْفَقَائِبِ فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَ
سَجَدَ اللَّهُ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَنْ
يُحْمَلَكَ اللَّهُ دَأْمًا الْفَنَاءُ بِفَنَائِهِ هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ
فَإِذَا تَنَادَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُرِدْ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ
أَحَدُكُمْ إِذَا تَنَادَبَ ضَمَّكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ.

کتاب الاستئذان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ ۱۸۱ بَدْءُ السَّلَامِ

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هُثَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ
عَلَى صُورَتِهِ طُولُهُ سِتُونَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ
قَالَ أَهَبْ فَسَلَّمَ عَلَى أُولَئِكَ النَّفَسِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ
فَجُلُوسٌ فَاسْتَمِعُوا مَا يَخْبَرُكَ فَإِذَا هِيَ تَجِيَّتُكَ وَ
فَحِيَّةٌ ذُرِّيَّتُكَ فَقَالَ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَزَادُوا وَرَحْمَةُ اللَّهِ
فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ بَلَّمَ
يَذِلُّ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدًا حَتَّى الْآنَ

بَابُ ۱۸۲ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى، يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ
حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا وَلَسْتُمْ عَلَى أَهْلِهَا ذِلُّكُمْ
حَتَّى لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا

فِيهَا أَحَدًا أَفَلَا تَدَّخُلُوهَا حَتَّى يُؤْذَنَ لَكُمْ
وَأَنْ قِيلَ لَكُمْ ارْجِعُوا فَإِنْ رَجَعُوا هُوَ أَزْكَى لَكُمْ
وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ. لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ
أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ
لَكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ
وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ الْحَسَنُ إِنَّ لِسَاءَ
الْعَجَمِ يَكْتُمْنَ صَدْرَهُنَّ وَرَهْنَهُنَّ وَرُءُوسَهُنَّ
قَالَ أَصْرَفَ بَصَرِكَ، يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: خُلْ
لِلْمُؤْمِنِينَ يَخْصُصُوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا
فُرُوجَهُمْ وَقَالَ قَتَادَةُ عَمَّا لَا يَحِلُّ لَهُمْ وَقُلْ
لِلْمُؤْمِنَاتِ يَخْصُصْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَ
يَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ. خَائِنَةُ الْأَعْيُنِ مِنَ
النَّظَرِ إِلَى مَا هِيَ عَنْهُ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي النَّظَرِ
إِلَى الْبَتِّي لَمْ تَحْضُ مِنَ النِّسَاءِ لَا يَصْلَحُ النَّظَرُ
إِلَى شَيْءٍ مِنْهُنَّ مَعْنَى لَيْسَتْ هِيَ النَّظَرُ إِلَيْهِ وَهِيَ
كَانَتْ صَغِيرَةً، وَكَرَّةَ عَطَاءِ النَّظَرِ إِلَى الْجَوَارِي
يُبْعَنُ بِمَكَّةَ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ أَنْ يَشْتَرِيَ

۱۱۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ سَيَّارٍ أَخْبَرَنِي
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَرَدْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلَ بْنَ عُبَّاسٍ
يَوْمَ النَّجْرِ خَلْفَهُ عَلَى عَجْزٍ مَاجِلَةٍ، وَكَانَ الْفَضْلُ
رَجُلًا وَضِيئًا فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِلنَّاسِ يُفْقِهِمْ، وَأَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ مِنْ حَتَّعَمَ فَضِيئَةً
تَسْتَفِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ
الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَاعْجَبَهُ حُسْنُهَا، فَالْتَمَسَتْ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا
فَاخْتَلَفَ بَيْنَهُمَا فَاحْتَدَبَا قَدْ قَنِ الْفَضْلُ فَعَدَلَ
وَجَهَّ عَنْ النَّظَرِ إِلَيْهَا، فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ

میں پادشہ بھی بغیر مالکوں کی اجازت کے ان میں نہ جاؤ اور اگر تم سے
کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ تو واپس ہو جاؤ، یہ تمہارے لئے بہت
سنتھرا ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔ اس میں تم پر کچھ
گناہ نہیں کہ ان گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی سکونت کے نہیں اور
ان کے برتنے کا تمہیں اختیار ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر
کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو (سورۃ النور، آیت ۲۷ تا ۲۹)۔ سعید
بن ابوالحسن نے حزن بصری سے کہا کہ غیر عرب عورتیں اپنے سینوں اور
سروں کو کھلا رکھتی ہیں۔ فرمایا تم ان سے اپنی نگاہ کو پھیر لو۔ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے۔ مسلمان مردوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی
شرنگاہوں کی حفاظت کریں (سورۃ النور، آیت ۳۰)۔ قتادہ کا بیان
ہے کہ یہ ان عورتوں کے متعلق ہے جو حلال نہیں ہیں، نیز ارشاد درباری ہے۔
اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارہ ساری
کی حفاظت کریں (سورۃ النور، آیت ۳۱)۔ نظری خیانت اسی کو کہتے ہیں
کہ جس کے دیکھنے سے منع کیا گیا ہے اسے دیکھ۔ نابالغ لڑکیوں کو دیکھنے
کے باوجود میں نہ ہری کا قول ہے کہ جس کو دیکھنے کی خواہش پیدا ہو اسکا دیکھنا
درست نہیں ہے اگرچہ وہ چھوٹی لڑکی ہو عطا نے ان لڑکیوں کو دیکھنا مکروہ کہا ہے
جو مکروہ میں کہنے کے لئے آتی ہیں سوائے اس کے کہ خریدنے کا ارادہ ہو۔

سلمان بن عیسا کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما نے بتائے ہوئے فرمایا کہ قربانی کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فضل بن عباس کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا اور فضل ایک
توہر و آدمی تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو مساس
بتانے کے لئے کھڑے ہو گئے اور قبیلہ خثعم کی ایک عورت آپ کی
بارگاہ میں حاضر ہوئی کیونکہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کوئی مسئلہ دریافت کرنا تھا۔ پس حضرت فضل اس کی جانب دیکھنے
لگے اور انہیں اس کا حسن و جمال پسند آ گیا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
اس عورت کی طرف متوجہ ہوئے تو اس وقت بھی حضرت فضل اس کی
جانب دیکھ رہے تھے۔ چنانچہ آپ نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا اور حضرت فضل
کی ٹھوڑی پکڑ کر منہ دوسری طرف کر دیا تاکہ اسے نہ دیکھیں۔ وہ عورت
عرض گزار ہوئی یہ رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج

فرض کیا ہے لیکن میرے ابا حسان بہت پوڑھے ہو گئے ہیں دوسواری پر بھی اچھی طرح بیٹھ نہیں سکتے۔ پس کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا کہ ہاں۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رہائستوں میں بیٹھنے سے بچنے رہنا۔ لوگ عرض کرتے: یا رسول اللہ! ہمیں ایسی جگہوں پر بیٹھنے کے سوا چارہ کار نہیں کیونکہ ہم بات چیت کرتے ہیں۔ فرمایا کہ اگر تمہارا محاسن میں بیٹھنا ضروری ہے تو راستے کا حق ادا کر دیا کرو۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ نظر نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا، سلام کا جواب دینا، اچھی باتوں کا حکم کرنا، اور بری باتوں سے منع کرنا۔

السلام اللہ تعالیٰ کے ناموں سے ایک نام ہے۔ جب تمہیں کوئی سلام کرے تو اس سے بہتر جواب دو یا وہی الفاظ لوٹا دو۔

تشیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو بندوں پر سلام سے پہلے ہم نے کہا کہ اللہ پر سلام ہو، جبریل پر سلام ہو، میکائیل پر سلام ہو اور فلاں پر سلام ہو، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو پھر انور ہمدانی طرف کر کے فرمایا: اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے، جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو اسے یوں کہنا چاہیے: تمام ربانی عباد میں اللہ کے لئے ہیں اور ربانی عباد میں بھی۔ اسے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ ہمارے اور آپ پر سلام ہو واللہ اللہ کے نیک بندوں پر بھی۔ کیونکہ جب اس طرح کہا جائے گا تو زمین و آسمان میں اللہ تعالیٰ کے ہر نیک بندے کو سلام پہنچ جائے گا (پھر کہ) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر اغتیابہ ہے کہ

فَرِيضَةً اللَّهِ فِي الْحَجِّ عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَيْ شَيْخًا كَبِيرًا أَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ قَدْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحْجَّ عَنْهُ؟ قَالَ نَعَمْ.

۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا نُهَيْرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا كُفْرًا وَالْجُلُوسَ بِالطَّرِيقَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا مِنْ بَعْدِ لَيْسَنَا بِدَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا فَقَالَ إِذَا بَيْنَكُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَاغْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ، ذَلُّوا وَ مَا حَقَّ الطَّرِيقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ غَضَبُ الْبَصَرِ وَ كَفُّ الْأَذَى وَ رَدُّ السَّلَامِ وَ الْتَوَرُّعُ مِنَ الْمُنْكَرِ.

بَابُ السَّلَامِ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى، وَإِذَا أَحْبَبْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَبِّوْا بِأَحْسَنِ مِنْهَا أَوْ رُدُّوْهَا

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَيْخِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا أَصْلَبْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ قَبْلَ عِبَادِهِ، السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ، السَّلَامُ عَلَى ميكائيلَ، السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَإِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالطَّلَوَاتُ وَالطَّلِبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ. فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذَلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

فَوَيْتَ خَيْرٌ بَعْدُ مِنَ الصَّلَامِ مَا شَاءَ۔ جہاں چاہے دعا مانگے۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۲۲۳۵ میں بھی موجود ہے۔ اس حدیث کے اندر التَّحِيَّات اور تشہد کے الفاظ سکھائے گئے ہیں جن کے اندر السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ بھی ہے یعنی اے نبی! آپ پر سلام ہو۔ تمام صحابہ کرام نماز کے اندر اسی طرح سلام عرض کرتے خواہ وہ حضور کے پیچھے ناز پڑھتے خواہ دور دراز دیگر مساجد میں پڑھ رہے ہوتے۔ حتیٰ کہ جو حضور جہاد کرنے اور دراز مقامات پر چلے جاتے وہ بھی اپنی نازوں میں حضور کو مخاطب کر کے سلام عرض کرتے السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ۔ کہتے۔ ان کے دلوں میں بھی کبھی یہ خیال نہیں آیا تھا کہ ہم اتنی دُور سے حضور کو کیوں مخاطب کریں۔ اتنے دُور دراز مقامات سے حضور ہمارا سلام نہ سنی سکیں گے لہذا سلام ہی نہ کریں۔۔۔ وہ جانتے تھے

در راہ عشق مرشد قُرب رُبند نیست

میں بیعت حیاں و دعا می فرستنت

نفسِ حنفی کی مشہور کتاب دُرِّ مہنت کے اندر اس سلام نیار کے بارے میں یوں ہے:

وَيَقْصِدُ بِالْفَاظِ التَّشَهُُّدَ مَعَارِفَهَا مَوَادَّ كَلَّمَ
عَلَى وَجْهِ انْشَاءٍ كَأَنَّهُ يُحْيِي اللَّهَ وَيُسَيِّمُ
عَلَى يَدَيْهِ وَعَلَى نَفْسِهِ قَاوِلِيَا ۖ لَا الْأَخْبَارَ
عَنْ ذَلِكَ۔

فخرِ اخاف علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ نے دُرِّ مہنت کی رد المحتار کے نام سے مایہ ناز شرح لکھی تھی۔ انھوں نے اس بات کی مزید تشریح و تصریح کرتے ہوئے فرمایا:۔

أَيُّ لَا يَقْصِدُ الْأَخْبَارَ وَالْحِكَايَةَ عَمَّا وَقَعَ فِي
أَمْرٍ أَجْرٍ مِنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ تَرْيِّهِ مُبْحَاةً
وَالْمَلِكِيَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

اسلام کے بطلن جلیل اور اہل سنت و جماعت کے مایہ ناز امامِ محبت الاسلام، امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۰۵ھ) نے اسی عرض سلام بحالت ناز کے بارے میں نمازیوں کو یوں تلقین فرمائی ہے:-

وَأَخْبِرْ فِي قَلْبِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَشَخْصَهُ أَكْرَمَ رَجُلٍ سَلَّمَ عَلَيْكَ
أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَلْيَصِدِّقْ
أَمْلَكَ فِي آتِهِ يَبْلُغُهُ وَيَرُدُّ عَلَيْكَ مَا هُوَ
أَدْنَى مِنْهُ۔ (احیاء العلوم، جلد اول)

مقدمہ ہندوستان کے مایہ ناز محدث، جلیل القدر محقق، عظیم الشان عاشقِ رسول، سرِ مایہ روزگار یعنی خاتم المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ/۱۶۴۳ء) نے اسی حدیث کی تخریج بکھتے ہوئے یہ بھی فرمایا ہے:-
و بعضے از عرفا گفته اند کہ این خطاب بحکمت سریان
اور بعض عارفوں نے فرمایا ہے کہ یہ خطاب حقیقت

محکمہ کے سرایت کر جانے کی وجہ سے ہے موجودات
کے ذروں اور ممکنات کے افراد میں۔ پس اُن حضرت
تو نادریں کی ذات کے اندر بھی موجود اور حاضر ہیں۔
پس نمازی کو چاہیے کہ اس بات سے آگاہ رہے اور
اس شہود سے غافل نہ رہے تاکہ قرب کے انوار اور خشت
کے اسرار سے متنور اور فائز ہو سکے۔

حقیقتِ محمدیہ است در ذرائع موجودات و افراد
ممکنات۔ پس آنحضرت در ذاتِ مصطفیٰ موجود
و حاضر است۔ پس مصطفیٰ باید کہ ازیں معنی آگاہ
باشد و ازیں شہود غافل نہ بود تا با قاربِ قرب و اسرار
معرفت متنور و فائز گردد۔

(اشعۃ اللمعات، جلد اول)

جب میں حالتِ نماز میں بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے سلام عرض کرتے ہیں تو نماز سے باہر مخاطب کے
ساتھ سلام عرض کرنا یا اَلْقَلْبُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یا اَسْمُوْیَ اللہ۔ کہنا کیونکر شرک یا ناجائز ہو سکتا ہے؟ کیا نماز کے اندر شرک
کی اجازت ہے اسناد سے باہر یا رسول اللہ کہنا شرک ہے؟ اس مخاطب کو شرک یا ناجائز بتانا منکرینِ شانِ رسالت کی
سینہ زردی اور دعائیل کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔ خدا نے خود المنجی جسلمہ مدعیانِ اسلام کو سچی ہدایت نصیب فرمائے، آمین۔
فقوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پھوٹا
بڑے کو، گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو اور فقوڑے زیادہ
کو سلام کیا کریں۔

باب ۶۸ تَسْلِيمُ الْقَلِيلِ عَلَى الْكَثِيرِ
۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَسْلِمُ الضَّعِيفُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَاثِرُ عَلَى الْقَاعِدِ
وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ.

باب ۶۸ تَسْلِيمُ التَّرَاكِبِ عَلَى الْمَاشِي
۱۱۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ
جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ ثَابِتًا مَوْلَى
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْلِمُ
التَّرَاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ
عَلَى الْكَثِيرِ.

سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔

ثابت مولى عبد الرحمن بن زيد کا بیان ہے کہ
انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سوار پیدل کو، پیدل
چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور فقوڑے آدمی زیادہ
آدمیوں کو سلام کیا کریں۔

چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے۔

ثابت مولى عبد الرحمن بن زيد نے حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سوار پیدل
چلنے والے کو، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور
فقوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں۔

باب ۶۹ تَسْلِيمُ الْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ
۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
زَيْدٌ أَنَّ ثَابِتًا أَخْبَرَهُ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَسْلِمُ التَّرَاكِبُ عَلَى الْمَاشِي

وَالْمَأْشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ .

باب ۶۹۱ تَسْلِيمُ الصَّغِيرِ عَلَى الْكَبِيرِ وَقَالَ
إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ
سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمُ
الصَّغِيرِ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَأْزُوعُ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ

باب ۶۹۲ أَفْشَاءُ السَّلَامِ

۱۱۶۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَدِيرٌ عَنِ
الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ
بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ مُقَرِّنٍ عَنْ أَلْبَرَاءِ بْنِ عَارِبٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ: بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ
وَتَشْمِيطِ الْعَاطِسِ، وَنَضْرِ الضَّعِيفِ، وَعَوْنِ
الْمُظْلُومِ، وَأَفْشَاءِ السَّلَامِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَهَى
عَنِ الشَّرْبِ فِي الْفَضَّةِ، وَكَهَانِ عَنْ تَخْتِمْ الذَّهَبِ
وَعَنْ رُكُوبِ الْمِيَاخِرِ، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذِّيَابِجِ
وَالْفَيْسِي وَالْأَسْتَبْرِقِ .

باب ۶۹۳ السَّلَامُ لِلْمَعْرِفَةِ وَغَيْرِ الْمَعْرِفَةِ

۱۱۶۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
اللِّيثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَمْرِو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ: نَظِيعُ الطَّعَامِ وَتَقَرُّ السَّلَامِ
عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَعَلَى مَنْ لَمْ تَعْرِفْ .

۱۱۶۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي الْيُؤُبِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَجِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ يَلْتَقِيَانِ
فِيصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ

چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا۔ چھوٹا بڑے کو، گزرنے والا
بیٹھے ہوئے کو اور کھڑے آدمی زیادہ آدمیوں
کو سلام کریں۔

سلام کا پھیلانا۔

معاویہ بن سوید بن مقرن کا بیان ہے کہ حضرت
براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں
کا حکم فرمایا۔ بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے
ساتھ جانا، پھیلنے والے کو جواب دینا، کمزور کی مدد
کرنا، مظلوم کی مدد کرنا، سلام پھیلانا، اور قسم کا پورا
کرنا، علاوہ بریں چاندی کے برتنوں میں پینے، سونے
کی انگوٹھی پہننے، ریشمی گدوں پر بیٹھنے اور ریشم
دیا ج۔ قمی۔ استبرق کے کپڑے پہننے سے منع
فرمایا ہے۔

واقف اور ناواقف سب کو سلام کرنا۔

ابوالخیر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اسلام میں
کیا کام بہتر ہے؟ فرمایا کہ لوگوں کو کھانا کھلانا اور سلام
کرنا خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔

عطاء بن یزید لیلی نے حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی مسلمان
کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے
زیادہ چھوڑے رہے کہ جب وہ ملیں تو ایک ادھر منہ پھیرے اور دوسرا
ادھر اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کی ابتدا کرے۔

سفیان کا بیان ہے کہ انہوں نے اسے تین مرتبہ نہ ہری سے سنا ہے۔

پردے کی آیت۔

الحی شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو میری عمر دس سال تھی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں دس سال آپ کی خدمت کرنے کا شرف حاصل کیا، لہذا مجھے پردے کے بارے میں تمام لوگوں سے زیادہ علم ہے کہ اس کا حکم کب نازل ہوا اور حضرت ابی بن کعبؓ سے اس کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ چنانچہ یہ حکم اس وقت پہلے پہن نازل ہوا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش کے ساتھ زفاف کیا۔ صبح کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عروسی حالت میں تھے کہ آپ نے لوگوں کو دعوت دے دی، چنانچہ لوگ کھانا کھا کر باہر نکل گئے لیکن چند لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے رہے اور کافی دیر تک بیٹھے رہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور باہر نکل گئے تو میں بھی آپ کے ساتھ باہر نکل گیا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے اور میں بھی آپ کے ساتھ چلتا رہا، یہاں تک کہ حضرت عائشہ کے گھر کے دروازے پر جا پہنچے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گمان فرمایا کہ وہ نکل گئے ہوں گے چنانچہ آپ واپس لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹا، یہاں تک کہ حضرت زینب کے گھر گئے لیکن وہ بیٹھے ہوئے تھے اور احوال نہیں گئے تھے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹا یہاں تک کہ پھر حضرت عائشہ کے گھر کے کچھ تک جا پہنچے۔ پھر آپ نے گمان فرمایا کہ وہ چلے گئے ہوں گے لہذا آپ واپس لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹا۔ تو وہ چلے گئے تھے چنانچہ اس وقت پردے کی آیت نازل ہوئی لہذا آپ اپنے اور میرے درمیان پردہ لٹکا دیا۔

ابو جملہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کو اپنی زوجیت کا شرف بخشا تو لوگ آئے کھانا کھایا اور کچھ حضرات بیٹھے باتیں کرنے رہے۔ آپ نے تاثر دیا کہ گویا اٹھنا چاہتے ہیں لیکن وہ لوگ پھر بھی نہ اٹھے۔

بِالسَّلَامِ، وَذَكَرَ سُفْيَانُ أَنَّ مَسْبَعَةَ مِنْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

بَابُ ۶۹ أَمِيَّةُ الْحِجَابِ.

۱۱۶۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي النَّسَبِيُّ أَنَّ مَالِكًا كَانَ ابْنُ عَشَرَ سِنِينَ مَقَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدَائِنَةَ فَعَدِمَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا حَيَاتَهُ، وَكُنْتُ أَعْلَمُ النَّاسِ بِشَأْنِ الْحِجَابِ حِينَ أَنْزَلَ، وَقَدْ كَانَ أَبِي بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ وَكَانَ أَقُولُ مَا تَنَزَّلَ فِي مُبَيِّنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبِ ابْنَةِ جَحْشٍ، أَصْبَحَ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَرُوسًا قَدْ عَا الْقَوْمَ قُلُوبًا مِنَ الطَّعَامِ نَفَرًا خَرَجُوا وَفِيهِ مِنْهُمْ رَهْطٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطَّلَاؤُا الْمَكْتَبِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ لِيُخْرِجُوا أَهْلِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى جَاءَ عَتَبَةُ حُجْرَةَ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَهُمْ وَرَاجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى مَضَى عَلَى كَتِيبٍ كَلِمَةً أَهْمُوهَا لَوْ لَمْ يَخْرُجُوا لَرَجَعَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ عَتَبَةُ حُجْرَةَ عَائِشَةَ فَظَنَّ أَنَّ قَدْ خَرَجُوا فَرَجَعَهُمْ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا فَأَنْزَلَ آيَةَ الْحِجَابِ فَصَرَبَ

بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا.

۱۱۶۹ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ إِنِّي حَدَّثْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ مَحَلَّ الْقَوْمِ فَطَعِمُوا وَخَفَرُوا جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ فَاخْتَذَ

جب انہوں نے دیکھا کہ آپ کھڑے ہو گئے تو کچھ لوگ اٹھ کر چلے گئے اور کچھ پیٹھے بیٹھے ہی رہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اتلہ داخل ہونے کے لئے تشریف لائے تو بعض لوگ پھر بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر وہ کھڑے ہو کر چلے گئے۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تو آپ تشریف لائے اور اندر داخل ہو گئے۔ پھر میں بھی اندر جانے کو تھا کہ میرے اور اپنے درمیان آپ نے پردہ ڈال لیا اور اللہ تعالیٰ نے اس وقت یہ آیت نازل فرمائی۔ اسے ایمان والو۔ نبی کے گھروں میں داخل نہ ہونا۔۔۔ (سورۃ الاحزاب آیت ۵۳)۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ اپنی زواج مطہرات کو پردے میں رکھا کیجئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ ایسا نہ کیا گیا۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زواج مطہرات بات کے وقت ہی فضائے حاجت کے لئے باہر جایا کرتی تھیں۔ پس ایک روز حضرت سودہ بنت زمعہ باہر نکلیں اور وہ دراز قد عورت تھیں تو حضرت عمر بن خطاب نے انہیں دیکھ لیا جبکہ وہ مجلس میں تھے۔ کہنے لگے کہ اے حضرت سودہ! میں نے آپ کو پہچان لیا ہے، صرف اس لالچ میں ایسا کیا کہ پردے کا حکم نازل ہو جائے چنانچہ خدا نے بزرگ و برتر کے پردے کی آیت نازل فرمادی۔

اجازت لینے کا حکم اسی لئے ہے کہ نظر نہ پڑے۔

زہری کا بیان ہے کہ مجھے اس حدیث کے صحیح ہونے پر ایسا ہی یقین ہے جیسا تمہارے یہاں ہونے پر کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک دمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں سے ایک حجرے کے اندر بھاٹکا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں اس وقت ایک لقمہ جس کے ساتھ لکھجوا رہے تھے چنانچہ اپنے فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو اتنا بھاٹکا رہا ہے تو میں اسے زہری آنکھ میں مارتا۔ اجازت لینے کا حکم اسی دیکھنے کی وجہ سے دیا گیا ہے۔

عبید اللہ بن ابوبکر نے حضرت انس بن مالک رضی

كَانَ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَكَرِهَ يَقُومُوا فَاخْتَلَسَ اِىْ ذٰلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ الْقَوْمِ وَقَعَدَ بَقِيَّةُ الْقَوْمِ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَاِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ لَّكُمْ اِنَّ هُوَ قَامُوْا فَاَنْطَلَقُوْا، فَاخْبَرْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ حَتّٰى دَخَلَ فَذَهَبْتُ اَدْخُلُ فَالْتَقَى الْحِجَابَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى، يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوتَ النَّبِيِّ اِلَّا بِهٖ .

۱۱۷۰۔ حَدَّثَنَا اِمْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا اِبْنُ عَن صَالِحٍ عَنِ ابْنِ نَهْلٍ قَالَ اخْبَرَنِي عُرْوَةُ بِنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ذَوَّجَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ عَمْرُو بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْجِبْ نِسَاءَكَ، قَالَتْ فَلَمَّ يَفْعَلْ، وَكَانَ اَرْوَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُنَّ لَيْلًا اِلَى لَيْلٍ قَبْلَ الْمَنَاصِرِ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ وَكَانَتْ اَمْرًا طَوِيْلَةً فَارَاهَا عَمْرُو بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ، فَقَالَ عَرَفْتُكَ يَا سَوْدَةُ جِئْتِ صَاحِبَ اَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِيَةَ الْحِجَابِ .

بَابُ ۶۹۵ اِلَا سْتِثْنَانِ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ

۱۱۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سَعْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَفِظْتُهُ كَمَا اَتَكَ هَؤُلَاءِ عَنْ مَسْقِلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ حُجَجٍ فِي حُجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرَى يَحْكُ بِهٖ رَاسَهُ فَقَالَ لَوْ اَعْلَمَ اَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعْتُ بِهٖ فِي عَيْنِكَ اِنَّمَا جُعِلَ اِلَا سْتِثْنَانِ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ .

۱۱۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک حجرے میں جھانک کر دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نیکر پھیل یا کتے ہی پھیل لے کر گئے اور گویا آپ اسے تلاش کر رہے تھے کہ اس کی آنکھ میں تیر مار دیں۔

شرمگاہ کے سوا دوسرے اعضا کا زنا۔

طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ کے قول سے زیادہ کلمے سے مشابہت کھنی والی اور کسی کی بات نہیں دیکھی۔ دوسری روایت میں بھی طاؤس نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ میں نے کسی کے قول کو کلمے سے مشابہت رکھنے میں حضرت ابوہریرہ کے قول سے بڑھ کر نہیں دیکھا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زنا میں جو انسان کا حصہ مقرر فرما دیا ہے وہ یقیناً اسے مل جاتا ہے، چنانچہ آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا بات کرنا، نفس کا زنا خواہش و تمنا کرنا اور شرمگاہ ان سب کی تصدیق یا تردید کر دیتی ہے۔

سلام کرنا اور اجازت تین بار مانگنا۔

ثمامہ بن عبد اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سلام کرتے تو تین بار کرتے اور جب کچھ فرماتے تو اسے تین بار دہراتے۔

بسر بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں انصاری ایک مجلس میں موجود تھا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری گھبرائے ہوئے آئے اور کہا کہ میں نے حضرت عمر سے تین بار اجازت مانگی لیکن مجھے اجازت نہ ملی پس میں واپس لوٹ آیا حضرت عمر نے کہا کہ آپ کو کھڑا ہونے سے کس چیز نے مانع کیا؟ میں نے کہا کہ میں نے تین مرتبہ اجازت مانگی جب مجھے اجازت نہ ملی تو میں واپس لوٹ آیا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ النَّسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ مَعَ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَشْقَصٍ أَوْ بِمَشَاقِصٍ ذَكَرْنِي أَنْظَرُ إِلَيْهِ يَخْتِلُ الرَّجُلُ لِيُطْعِمَهُ.

باب ۶۹۲ زنا الجوارح دون الفرج

۱۱۷۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا ارْتَشِدْتُ أَشْبَهَ بِاللَّحْمِ مِنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّثَنِاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّحْمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزَّنا أَدْرَكَ ذَلِكَ كَالْحَالَةِ فَرَزَا الْعَيْنَ النَّظْرَ وَرَزَا اللِّسَانَ الْمَنْطِقَ وَالنَّفْسَ تَمَنَّى وَتَشْتَهَى وَالْفَرْجَ يُصَيِّدُ ذَلِكَ ضُلَّةٌ أَوْ بَكَّةٌ دَبَّةٌ.

باب ۶۹۳ التَّسْلِيمُ وَالِاسْتِئْذَانُ ثَلَاثًا

۱۱۷۴ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُنْثَنِيِّ حَدَّثَنَا قَامَةُ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا فَلَمَّا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا

۱۱۷۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بَسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ إِذَا جَاءَ أَبُو مُوسَى كَانَتْهُ مَدَاعِيرُ فَقَالَ رَأَيْتُ أَدْنَتْ عَلَى عَمَلٍ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَجَرَجْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ؟ قُلْتُ اسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی تین بار اجازت مانگے اور اسے اجازت نہ ملے تو وہ پس لوٹ جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ خدایا قسم، آپ کو اس پر دلیل قائم کرنا ہوگی، کہ کیا ہم میں سے کسی اور نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ حضرت ابی بن کعب نے کہا کہ خدایا قسم، آپ کی گواہی دی دو بیچا جو لوگوں میں سب سے چھوٹا ہو حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ حاضرین کے اندر سب سے کم عمر میں تھا میں میں حضرت ابو موسیٰ کے ساتھ گیا اور حضرت عمرؓ کے کہا کہ واقعی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ یزید بن بسر نے بھی حضرت ابوسعید خدلی سے ایسا ہی سنا ہے۔

جب کسی آدمی کو بلایا جائے تو کیا وہ بھی اجازت طلب کرے
سعد، قتادہ، ابو رافع، حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس کے لئے وہی اجازت ہے۔

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ اندر داخل ہوا تو آپ نے ایک پیالے میں دودھ پایا۔ آپ نے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ! اہل صفہ کے پاس جاؤ انہیں میرے پاس بلا لاؤ۔ اُن کا بیان ہے کہ میں گیا اور انہیں بلا لایا۔ جب وہ آئے تو انہوں نے اجازت طلب کی۔ جب انہیں اجازت دے دی گئی تو وہ اندر داخل ہو گئے۔

بچوں کو سلام کرنا۔

ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ بچوں کے پاس سے گزرتے تو انہیں سلام کیا اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہی تھا۔

مردوں کا عورتوں کو اور عورتوں کا مردوں کو سلام کرنا۔

ابو سارم کا بیان ہے کہ حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ نے

فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ، فَقَالَ وَاللَّهِ لَتُعَيِّنَنَّ عَلَيَّ بَيْنَهُ أَمِنْكُمْ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ مَرْثَدٍ كُفَّ، وَاللَّهِ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَكُنْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَكُنْتُ مَعَهُ فَأَخْبَرْتُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ. وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَيَّادَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ بُسْرِ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَهْدِي.

بَابُ ۶۹۸ إِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ فِجَاءَ هَلْ يَسْتَأْذِنُ؟ قَالَ سَعِيدُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ إِذْنُهُ.

۶۹۸ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ. وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ أَخْبَرَنَا جُوْهَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ بَنِي قَدَاحٍ فَقَالَ أَبَا هُرَيْرَةَ الْحَقُّ أَهْلُ الصُّفَةِ فَأَدْعُهُمْ إِلَيَّ، قَالَ فَاتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ. فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا.

بَابُ ۶۹۹ التَّسْلِيمُ عَلَى الصَّبِيَّانِ

۶۹۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيِّارٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ النَّبَاطِيِّ عَنْ أَنَسٍ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صَبِيَّانِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ، كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ. بَابُ ۷۰۰ التَّسْلِيمُ عَلَى الرِّجَالِ عَلَى النِّسَاءِ وَ النِّسَاءِ عَلَى الرِّجَالِ.

۷۰۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا

ابن اَبی حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ قَالَ كُنَّا نَقْرَحُ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ، قُلْتُ وَلِمَ؟ قَالَ كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ
تُرْسِلُ إِلَى بَصَاعَةَ، قَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ نَحْنُ بِالْمَدِينَةِ
فَتَأْخُذُ مِنْ أَصُولِ السَّلِقِ فَتَطْرَحُهُ فِي وَدَرٍ وَ
تُكْرِكُ كُرُحَاتٍ مِنْ شَعِيرٍ فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ
انْصَرَفْنَا وَتُسَلِّمُ عَلَيْنَا فَتَقْدُمُ الْيَتَامَى فَتَقْرَحُ
مِنْ أَجْلِهِ، وَمَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَعَذَّى إِلَّا
بَعْدَ الْجُمُعَةِ.

۱۱۹۹ بَحَدَّثَنَا ابْنُ مَقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَالَتْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ
هَذَا جَبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، قَالَتْ قُلْتُ
وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، تَرَى مَا لَا تَرَى
ثُرَيَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ
شُعَيْبٌ وَقَالَ يونسُ وَالثُّعْمَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ
وَبَرَكَاتُهُ.

بَابُ إِذَا قَالَ مَنْ دَا فَتَقَالَ أَنَا

۱۱۹۸ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ
الْمَلِكِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ قَالَ
سَمِعْتُ جَابِرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَتَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دِينَ كَانَ عَلَى ابْنِي
فَدَفَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا؟ فَقُلْتُ أَنَا،
فَقَالَ أَنَا أَنَا. كَاتَةٌ كَرِهَلًا.

بَابُ مَنْ رَدَّ فَقَالَ عَلَيْكَ السَّلَامُ وَ
قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
وَبَرَكَاتُهُ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَدَّ الْمَلَائِكَةُ عَلَى آدَمَ السَّلَامَ عَلَيْكَ وَ
رَحْمَةُ اللَّهِ.

فرمایا کہ جمعہ کے روز کی بہت خوشی مناتے ہیں نے بوجھا کہ کس و لم سے؟
فرمایا کہ ہمارے ہاں ایک بڑھیا تھی جو ہمیں بَصَاعِہ کی طرف بھیجتی تھی۔
ابن مسلمہ کا قول ہے کہ وہ مدینہ منورہ کا ایک باغ تھا۔ پھر وہ چنندہ
کی جڑیں لے کر انہیں ہانڈی میں ڈالتی اور پھر ان میں جو کے چند دانے
ڈال کر پکایا کرتی تھی۔ جب ہم نماز جمعہ پڑھ کر لوٹتے اور
اُسے سلام کرتے تو وہ ہمارے سامنے بھی وہ کھانا پیش
کرتی، جس کے باعث ہم بہت خوش ہوتے اور ہم نماز جمعہ کے بعد ہی
قیلولہ کرتے اور کھانا کھایا کرتے تھے۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ! یہ جبریل ہیں جو
تمہیں سلام کہتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے کہا
و علیہ السلام ورحمۃ اللہ علیہ آپ وہ کچھ دیکھتے ہیں جو
ہم نہیں دیکھتے۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مراد تھے۔ شعیب نے اسی طرح روایت کی ہے۔ یونس
نعمان، زہری (رضی اللہ عنہ) کی روایت میں ذکر کا تہ
بھی ہے۔

جب کوئی کہے کہ کون ہے تو جواب میں کہہ دینا کہ میں ہوں۔

محمد بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ
کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں اُس قرعے کے متعلق حاضر ہوا جو میرے والد مرحوم پر تھا۔
پس میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو فرمایا کون ہے؟ پس میں
نے جواب دیا کہ میں ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میں، میں،
گویا یہ ناپسندیدہ خاطر ہوا۔

جواب میں علیک السلام کہنا

حضرت عائشہ نے جواب دیا۔ و علیہ السلام ورحمۃ اللہ علیہ اور نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں نے حضرت آدم کو
جواب دیا۔ السلام علیک ورحمۃ اللہ علیہ

۱۱۸۱ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَيْزٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، فَدَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ فَا رْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الْثَلَاثَةِ بَعْدَهَا، عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَقْبِئُ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ادْكُ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رَأْسُكَ ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا، وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ فِي الْآخِرِ حَقٌّ لَسْتَوِيَ قَائِمًا.

۱۱۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ جَالِسًا.

بَابُ إِذَا قَالَ فَلَانْ يُقْرَأُ السَّلَامُ

۱۱۸۳ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنْ جِئْتِ يُقْرَأُ السَّلَامُ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ.

سَعِيدُ بْنُ ابْنِ سَعِيدٍ مَقْبُرِي نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک گوشے میں جلوہ افروز تھے۔ پس اس نے نماز پڑھی، پھر سلام کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ وعلیک السلام۔ جاؤ جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ وہ واپس گیا، نماز پڑھی، پھر واپس آیا اور سلام کیا۔ آپ نے فرمایا۔ وعلیک السلام پھر واپس جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ دوسری بار یا تیسری مرتبہ وہ عرض کر رہا تھا کہ یا رسول اللہ! مجھے نماز سکھا دیجئے۔ فرمایا کہ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو اور تو پوری طرح وضو کیا کرو، پھر قبلے کی طرف منہ کر کے تکبیر کہا کرو، پھر جو تمہیں قرآن کریم سے میسر آئے وہ پڑھا کرو، پھر رکوع کیا کرو یہاں تک کہ رکوع میں اطمینان حاصل ہو جا یا کرے، پھر سر اٹھا لو یہاں تک کہ بالکل سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ اطمینان سے سجدہ ہو جائے پھر سر اٹھا لو یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ پھر اسی طرح اپنی ساری نماز میں کرو۔ ابو اسامہ نے کہا کہ آپ نے آخر میں فرمایا۔ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر سر اٹھا لو یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔

جب کوئی کہے کہ فلاں آپ سلام کہتا ہے۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جبریل (علیہ السلام) تمہیں سلام کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

ایسی مجلس کو سلام کرنا جس میں مسلمان اور مشرک
میٹھے ہوں۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے
نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز گدھے پر سوار
ہوئے جس پر فدک کی بنالی ہوئی مچاؤ پڑی ہوئی تھی اور بنی سارث بن
خندرج کی طرف حضرت سعد بن عبادہ کی مزاح پر کسی کے لئے ردائے ہوئے
اور حضرت اسامہ آپ کے پیچھے میٹھے ہوئے تھے۔ یہ غزوہ بدر سے پہلے کا
واقعہ ہے۔ آپ پہلے بیٹھے یہاں تک کہ ایک مجلس کے پاس سے گزر رہا جس میں
عبداللہ بن ابی بن سلول بھی موجود تھا اور عبداللہ بن ابی کے مسلمان ہونے
سے پہلے کی بات ہے۔ وہ مجلس بھان مٹی کا کتبہ تھا جس میں مسلمان، مشرک
بت پرست اور یہودی موجود تھے اور مسلمانوں میں سے حضرت عبداللہ بن عامر
بھی وہاں تھے جب مجلس پر سواہی کی گدھ پڑی تو ابی نے اپنی ناک چاؤ
سے چھپائی اور کہا کہ ہمارے اوپر دعویٰ نہ اٹھاؤ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سلام کیا اور وہاں کھڑے ہو گئے پھر مجھے انہیں خدا کی طرف
دعوت دی اور قرآن کریم پڑھ کر سنایا اس پر عبداللہ بن ابی کی سلول نے کہا۔
جناب والا آپ کا یہ طریق عمل مجھے اچھا معلوم نہیں ہوتا اگر یہ پیغام حق ہے تو
مجلسوں میں اگر ہمیں تنگ دیکھ کر وہ جو آپ کے پاس جاتے اُسے یہ قصے سنا دیا
کر وہ حضرت عبداللہ بن رواحہ نے کہا یا رسول اللہ آپ ہماری مجلسوں میں
تشریف لایا کریں کیونکہ ہم اُسے پسند کرتے ہیں اس پر مسلمانوں، مشرکوں اور
یہودیوں میں لڑائی مچ گئی ابی نے کہا کہ اگر اس ایک اور شخص سے تم گلا ہو
پڑاؤ دے چنانچہ پھر کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں برابر خاموش کر دئے پھر
اپنے جالند پر سوار ہو کر حضرت سعد بن عبادہ کے پاس پہنچے اور فرمایا اے سعد
تم نے سنا جو ابو حجاب نے کہا اس سے عبداللہ بن ابی مراد تھا اور اس نے
ایسا ایسا کہا ہے۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اسے معاف فرما
دیجئے اور درگزر کیجئے۔ اس خدا کی قسم جس نے آپ کو یہ مقام عطا فرمایا
جیشک اس شہر کے باشندے اس بات پر متفق ہو گئے تھے کہ اُسے
اپنا بادشاہ بنا کر اس کی تاج پوشی کریں گے جب اللہ تعالیٰ نے اس حق
کے ذریعے جو آپ کو مرحمت فرمایا گیا ہے اُسے رد کر دیا تو اس بات
سے وہ پھٹا اٹھتا ہے اور اسی لئے وہ ایسی حرکتیں کرتا ہے جو آپ

بَابُكَ التَّسْلِيمِ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ
مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ

۱۱۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ مُوسَى أَخْبَرَنَا
هَشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ
قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَكِبَ جِمَارًا عَلَيْهِ أَكَاغٌ تَحْتَهُ قَطِيعَةٌ فَذَكِيَّةٌ
وَأَرْدَفَتْ وَرَاءَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَهُوَ يَخُودُ سَعْدَ
بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَذَلِكَ قَبْلَ
وُقُوعِ بَدْرٍ حَتَّى مَرَرْتُ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ
الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَوْقَانِ وَآلِيَهُ
وَفِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَنٍ سَلُولٍ وَفِي الْمَجْلِسِ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتْ الْمَجْلِسَ
بِحَاجَةِ الدَّابَّةِ خَمَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَنْفَةَ
بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تَغَيِّرُوا عَلَيْنَا كَسَلَكُمْ عَلَيْهِمُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ فَتَنَزَّلَ
فَدَاعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَكَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَنٍ سَلُولٍ رَكِبُوا الْمَرْءَ لَا أُحْسِنُ
مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ مَا نَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا فِي
مَجَالِسِنَا وَاسْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ لِمَنْ جَاءَكَ مِنَّا
كَالْمُضْمِنِ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ اطْلُبْنَا لِي
مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نَحْبُكَ ذَلِكَ فَاسْتَبَدَّ الْمُسْلِمُونَ
وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَتَوَاتَبُوا
فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَفِّضُهُمْ
لَهُمْ رَكِبَ دَابَّةً حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ
فَقَالَ إِنِّي سَعْدُ الْمَرْسَمِ مَا قَالَ أَبُو حَبَابٍ بِرِيْدٍ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي كَالْكَذَّاءِ وَكَذَّاءٌ قَالَ اعْفُ عَنِّي
رَسُولُ اللَّهِ وَاصْفَحْ فَوَاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ الَّذِي
أَعْطَاكَ وَأَلْقَانَا صُطْلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَحْرِ وَ عَلَى أَنْ
يُتَوَجَّوهُ فَيَحْصِبُونَهُ بِالْحَصَابَةِ فَلَمَّا سَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ

نے ملاحظہ فرمائیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے معاف فرما دیا۔

جو اس وقت تک گناہ کے مرتکب کو سلام نہ کرے اور نہ جواب دے جب تک وہ توبہ نہ کرے۔

حضرت عبداللہ بن عمر کا ارشاد ہے کہ شرابی کو سلام نہ کرو۔

عبداللہ بن کعب کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو بیان فرماتے ہوئے سنا کہ جب وہ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ہمارے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا تھا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر آپ کو سلام کیا اور اپنے دل میں کہا کہ دیکھو حضور سلام کا جواب دینے کے لئے لب ہائے مبارک کو حرکت دیتے ہیں یا نہیں؟ غرضیکہ اسی حالت میں پچاس روز پورے گزر گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد بارگاہِ خداوندی میں ہماری توبہ قبول ہوئے کا مشرودہ سنایا۔

ذمیوں کے سلام کا جواب کس طرح دیا جائے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یہودیوں کی ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور کہا اَلَسَّامُ عَلَیْکُمْ یعنی تمہارے اوپر موت ہو۔ پس میں ان کی بات کو سمجھ گئی اور میں نے جواباً کہا کہ تمہارے اوپر موت اور لعنت ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! جانے دو! اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نے ان کی گفتگو سنی نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی لئے تو میں نے وہ علیکم یعنی اور تمہارے اوپر ہو کہہ دیا تھا۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب یہودی تمہیں سلام

بِالْحَقِّ الَّذِي اَعْطَاكَ شَرِيقَ يَذَلِكَ فَذَلِكَ فَعَلَّ بِه
مَا رَاَيْتَ، فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
بَابُ مَنْ لَمْ يُسَلِّمْ عَلَى مَنْ اِقْتَرَفَ
ذَنْبًا وَلَمْ يَرُدَّ سَلَامَهُ حَتَّى تَتَبَيَّنَ تَوْبَتُهُ وَ
اِلَى مَنْ تَتَبَيَّنَ تَوْبَةُ الْعَاصِي وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عَمْرِو وَلَا تُسَلِّمُوا عَلَى شَرَابِيَةِ الْخَمْرِ.

۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ
يُحَدِّثُ حِينَ تَخْلَفُ عَنْ شُؤكَ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامٍ وَأَنَّى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسَلِمْتُ عَلَيْهِ فَاَقُولُ فِي
قُصِي حَرْكَ شَفَعْتِي بِرَدِّ السَّلَامِ أَمْ لَا؟ حَتَّى
كَمَلْتُ خَمْسُونَ لَيْلَةً وَأَذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى الْفَجْرَ.

بَابُ كَيْفَ يَرُدُّ عَلَى أَهْلِ الدِّمَامَةِ السَّلَامُ
۱۱۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَلَّ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّامُ عَلَيْكُمْ
فَقَهَرْتُهُمَا فَقُلْتُ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ
فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ، فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدَلُّوْا سَمْعُ مَا قَالُوا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ.
۱۱۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہیں تو ان کے جواب میں وہ علیکم کہہ دیا کرو۔

عبیدہ بن ابی بکر بن انس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اہل کتاب تمہیں سلام کوہیں تو ان کے جواب میں وہ علیکم کہہ دیا کرو۔

جو ایسے خط کو دیکھے جس میں مسلمانوں کے مفاد کے خلاف لکھا ہوتا کہ صورت حال واضح ہو جائے۔

ابو عبد الرحمن سلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت زبیر بن عوف اور حضرت ابو مرثد غنوی کو جبکہ ہم تینوں سوار تھے، ایک ہم پر ہوا نہ کیا اور فرمایا کہ تم جاؤ جہاں تک کہ جب روضہ صاخ کے پاس پہنچو گے تو تمہیں مشرکوں کی ایک عورت ملے گی جس کے پاس عاتب بن ابی اسفہار کا خط ہے جسے لے کر مشرکین مکہ کی طرف جا رہی ہے۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ ہم نے اسے اونٹ پر بٹھائے ہوئے پایا، جیسا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ ہم نے اس سے کہا کہ وہ خط دیکھ لے جو تمہارے پاس ہے اس نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں۔ چنانچہ ہم نے اس کو دیکھا اور اس کے بالان وغیرہ کی تلاشی لی لیکن ہمیں کوئی چیز نہ ملی۔ میرے دونوں ساتھیوں نے کہا کہ ہمیں تو اس کے پاس کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلط بیانی نہیں کی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے یا تم خط نکال کر دیدو ورنہ میں تمہیں ننگا کر دوں گا۔ ان کا بیان ہے کہ جب اس نے میری جانب سے سختی دیکھی تو اس نے ہاتھ

اپنے نیچے کی جانب بڑھایا جبکہ اس نے اڑا لیا۔ مگر کبیل باندھا ہوا تھا اور خط نکال کر دیدیا۔ یہ فرماتے ہیں کہ ہم اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب روانہ ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کہ اسے عاتب! یہ جو تم نے کیا تمہیں اس پر کس چیز نے نلکہ دیا؟ عرض کی کہ اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں، نہ مجھ میں تغیر کیا اور نہ میں تبدیل ہوا۔

قَالَ إِذَا اسَلَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَيْهِمْ فَمَا يَمْنَأُ يَقُولُ أَحَدُهُم السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ.

۱۱۸۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بَيْنَ النَّسِ حُثَيْمًا أَنَّ بَنِي مَالِكٍ نَعَى اللَّهَ عَنْهُ قَالَ قَالَ الْبُخَارِيُّ مَطَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ.

بَابُ مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابٍ مِنْ يَدِ أَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لِيَسْتَبَيِّنَ أَمْرًا.

۱۱۸۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الشَّيْبِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِضَى اللَّهِ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَابْنُ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ وَكُنَّا فَا رِمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ صَاخٍ فَإِنَّ هَاهُنَا مَرْأَةً مِنْ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا صَحِيفَةٌ مِنْ خَاطِبِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ مَكْتُوبَةً إِلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ فَأَدْرَكْنَاهَا تَسِيرًا عَلَى عَمَلٍ لَهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْنَا إِنَّا الْكِتَابَ الَّذِي مَعَكَ، قَالَتْ مَا مَعِيَ كِتَابٌ فَأَخْرَجْنَاهَا فَابْتَغَيْنَا فِي رَحْلِهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا، قَالَ صَاحِبُهَا مَا نَدْرِي كِتَابًا، قَالَ قُلْتُ لَقَدْ عَلِمْتُ مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي يَخْلَفُ بِهِ لَمْ يَخْرُجْ مِنَ الْكِتَابِ أَوْ لَا جِرْدُ نَكَ

قَالَ فَلَمَّا رَأَتْ الْجَدَامَتِي أَهْوَتْ بِبَيْدِهَا إِلَى جُزْءٍ مِمَّا وَهِيَ مُحْتَجِرَةٌ بِكَسَاءٍ فَأَخْرَجَتْ الْكِتَابَ فَقَالَ فَا نَطْلُقُ قَتَابَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ يَا خَاطِبُ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ مَا بِي إِلَّا أَنْ أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ طَا

میرا ارادہ ہوا کہ قوم پر کوئی احسان کروں جس کے باعث اللہ تعالیٰ میرے جان و مال کو لوٹنے سے انہیں روکے رکھے اور آپ کے اصحاب سے وہاں میرا رشتہ دار کوئی نہیں ہے جس کے باعث اللہ تعالیٰ میرے جان و مال کی حفاظت فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ کچھ کہا، اس سے اچھی بات کے سوا اور کچھ نہ کہتا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ مجھے اجازت ہو تو میں اس کی گردن اڑا دوں حضرت علی کا بیان ہے کہ آپ نے فرمایا۔ اسے عمر انہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدد کے حالات پر مطلع ہوتے ہوئے فرمایا کہ جو جاہلو کرو، کیونکہ تمہارے لئے جنت واجب ہو چکی ہے۔ حضرت علی کا بیان ہے کہ پھر حضرت عمر اشک آلودہ ہو گئے اور عرض کی کہ اے اللہ اور اس کا رسول ہی بستر جاتے ہیں۔

غَيِّزْتُ وَلَا بَدَّلْتُ أَرَدْتُ أَنْ تَكُونَ لِي عِيْدًا
الْعَوْمُ يَدًا يَدْفَعُ اللَّهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي وَلَيْسَ
مِنْ أَصْحَابِكَ هَذَا إِلَّا وَلَهُ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ
عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالَ: صَدَقَ فَلَا تَقُولُوا لِدُنْيَا
خَيْرًا، قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ قَدَمًا بَانَ
اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعَانِي فَأَضْرِبْ فَنَقَّ
قَالَ فَقَالَ: يَا عُمَرُ وَمَا يَدَارِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ قَدْ أَظْلَعَ
عَلَى أَهْلِ بَدَايَا فَقَالَ أَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَّهَتْ
لَكُمْ الْجَنَّةُ، قَالَ فَدَامَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَتَالَ
اللَّهُ وَرَسُولَهُ أَعْلَمُ:

ف: یہ مفسر اسی جلد کی حدیث ۱۸۲۶ میں بھی ہے۔ معلوم ہوا کہ اصحاب بدر رضی اللہ عنہم بڑی شان کے مالک ہیں کہ پروردگار کا عالم سے ان تمام حضرات کی منفرد کا وہ فرمایا تھا۔ بدری صحابہ ساری امت محمدیہ کے سردار ہیں حتیٰ کہ باقی تمام صحابہ کرام پر بھی انہیں فضیلت حاصل تھی۔ ان کے خلاف ذرا بھی زبان کھولنے کا شرف کسی کو حق حاصل نہیں ہے۔ انہیں بزرگوں میں سے ایک حضرت خاطب بن البرہتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے جنہوں نے ایک عورت کے ہاتھوں کفار مکہ کے لیے خط بھیجا تھا جس کا اس حدیث میں ذکر ہے۔

دوسری بات یہاں یہ بھی قدر نظر رکھنی چاہیے کہ حدیث ذوالمنن نے اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسی حیران کن اور معجزانہ نگاہیں عطا فرمائی تھیں کہ آپ نے اس خط سے متعلقہ ساری کارگزاری کو بلا خطہ فرمایا تھا اور حضرت علی، حضرت زبیر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کو بھیج کر مکہ کو پہنچنے سے پہلے اس خط کو لے جانے والی عورت سے چھڑا لیا تھا۔ بظاہر ان کی یہ کارگزاری سب کے نزدیک انتہائی عظیم و قابلِ اعتراف تھی، جس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو انہیں قتل کر دینے کی امانت بھی طلب فرمائی تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اتمامِ جنت اور سب کو مطمئن کرنے کی غرض سے ان سے وضاحت طلب فرمائی۔ انہوں نے جو ضرورت اور مصلحت عرض کی اس کے پیش نظر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو مخاطب کرنے کے فرمایا:

صَدَقَ فَلَا تَقُولُوا لَنَا
خَيْرًا۔
سوا کچھ نہ کہنا۔

ظاہری لحاظ سے وہ ضلِ انتہائی قابلِ اعتراف اور مسلمانوں کے لیے بہت ہی نقصان دہ تھا لیکن وہ مقصد اچھا تھا اور جب انہوں نے اپنا دلی مقصد بیان کیا جو ان کی مجبوری کا آئینہ دار تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی تصدیق فرمائی اور دوسروں کو ان کے خلاف زبان کھولنے سے بھی منع فرمادیا۔ معلوم ہوا کہ پروردگار عالم نے اپنے محبوب کو ایسی بنائی عطا فرمائی تھی جس سے دل ارادے بھی نظر آ جاتے تھے۔ اسی لیے تو کہا گیا ہے کہ یا رسول اللہ!

حشمت ترینہ (۱) مافی الصدور

بَابُ كَيْفَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ إِلَى
اہل کتاب کے لئے خط کس طرح لکھا جائے۔

أَهْلُ الْكِتَابِ.

۱۱۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُولُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَ قُلَ أَسْأَلَ إِلَيْهِ فِي تَنَمٍّ مِنْ قُرَيْشٍ كَانُوا يَجَارُوا بِالْمَشَامِ فَأَتَوْهُ فَذَكَرُوا الْحَدِيثَ قَالَ لَمْ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَإِذَا فِيهِ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَ قُلَ عَظِيمِ الزُّوْمِ السَّلَامِ عَلَى مَنْ أَتَمَّ الْهَدَى أَمَّا بَعْدُ.

بَابُ مَنْ يُبْدَأُ فِي الْكِتَابِ وَقَالَ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ سَبِيعَةَ عَنْ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ جَلَّالِينَ بَقِيَ إِسْرَائِيلَ أَخَذَ خَشَبَةً فَتَقَرَّهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَصَحِيفَةً مَنَّهُ إِلَى صَاحِبِهِ وَقَالَ عَمْرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجَّرَ خَشَبَةً فَجَعَلَ الْمَالَ فِي جَوْفِهَا وَكَتَبَ إِلَيْهِ صَحِيفَةً مِّنْ فَلَانٍ إِلَى فَلَانٍ.

يَا ذَاكَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ.

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أَهْلَ قُرَيْظَةَ تَزَلُّوا عَلَى حَكِيمٍ سَعْدٍ فَأَمْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ وَجَاءَ فَقَالَ قَوْمُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ وَقَالَ خَدِيرٌ كَرُمَ فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبد اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ ابو سفیان بن حرب نے انہیں خبر دی کہ ہرقل نے انہیں سریش کی ایک جماعت کے ساتھ بلایا جو شام میں تجارت کی غرض سے گئے ہوئے تھے۔ تو وہ گئے اور پھر باقی حدیث بیان کی۔ پھر اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوا یا اور اسے پڑھا تو اس میں مرقوم تھا۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ خط اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد کی طرف سے ہرقل شاہ روم کے لئے ہے۔ سلام اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔ اس کے بعد۔

خط کی ابتدا کن لفظوں سے کی جائے۔

عبدالرحمن بن ہرمز نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نبی اسرائیل کے ایک آدمی کا ذکر فرمایا کہ اس نے ایک لکڑی لے کر کھوکھلی کی اور اس کے اندر ہزار دینار رکھے، پھر اپنے ساتھی کے نام خط لکھ کر اس میں رکھ دیا۔ ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس آدمی نے لکڑی کھولی۔ اس کے اندر مال رکھا اور ایک خط اس کے لئے رکھا کہ یہ فلاں کی طرف سے فلاں کے لئے ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔

ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اہل قریظہ جب حضرت سعد بن معاذ کے حکم پر آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلوایا جب وہ گئے تو آپ نے فرمایا کہ اپنے سردار یا فرمایا کہ اپنے ہنر آدمی کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاؤ پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ (یہودی) تمہارے فیصلے کے لئے آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ

یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کے جو افراد لڑنے کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کی اولاد کو قید کر لیا جائے۔ پس حضور نے فرمایا کہ تم نے وہی فیصلہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے فرشتے کو حکم فرمایا۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ میرے بعض ساتھیوں نے ام الولید کے واسطے سے حضرت ابوسعید کے بیان میں علیؓ کی جگہ مجھے ابی حذیفہ بتایا ہے۔

مصافحہ کرنا۔

ابن مسعود کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے تشدد سکھایا اور میرا ہاتھ آپ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا۔ کعب بن مالک کا بیان ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود تھے۔ پس حضرت طلحہ بن عبید اللہ میری جانب پکے، مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارک باد دی۔

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے

پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں مصافحہ کا رواج تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، حیات، ابو عقیل زہرہ بن معبد کا بیان ہے کہ ان کے جد امجد حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور آپ نے حضرت عمرؓ بن خطاب کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔

دونوں کا ہاتھ پکڑنا۔

حماد بن زید نے عبداللہ بن مبارک کے ساتھ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔ ابو عمر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس طرح تشدد سکھایا۔ جیسے قرآن کریم کی سورت سکھایا کرتے تھے اور اس وقت میرا ہاتھ آپ کے دونوں ہاتھوں میں تھا اور وہ یہ ہے۔ تمام زبالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور ملتی و مالی عبادتیں بھی۔ اسے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہم پر اور پر بھی سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی ہیں گو ابی دنیا ہوں

فَقَالَ هُوَ لَا تَزِلُّوا عَلَيَّ حُكْمَكُمْ قَالَ فَيَأْتِي أَحْكُمُ أَنْ تَقْتُلَ مُقَاتِلَهُمْ وَلَسْبَى ذَمًّا أَرِيهِمْ فَقَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ بِمَا حَكَمَ بِهِ الْمَلِكُ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَفَلَمْ يَنْبِ بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ مِنْ قَوْلِ أَبِي سَعِيدٍ إِلَى حُكْمِكَ.

بَابُكَ الْمُصَافَحَةِ. وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَلَيَّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَدُّدُ وَكَفَى بَيْنَ كَفْيِهِ. وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ. كَحَلَّتِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا أَبُو رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُقَيْلٍ اللَّهُ يَهْزُؤُكَ حَتَّى صَادَحَنِي وَهَتَانِي.

۱۱۹۲ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا

هَتَامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبْنِ أَكَاثِرٍ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ.

۱۱۹۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيُّوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ إِذَا بَدَأَ بِنَا بِنَ الْخَطَابِ.

بَابُكَ الْإِخْطَابِ بِالْيَدَيْنِ. وَصَافَحَ حَتَّادُ بْنُ زَيْدٍ ابْنَ الْمُبَارَكِ بِيَدَيْهِ.

۱۱۹۴ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَخْبَرَةَ أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَفَى بَيْنَ كَفْيِهِ التَّشَدُّدُ كَمَا يَعْنِي السُّورَةُ مِنَ الْقُرْآنِ الْعِجَازَاتِ لِلَّهِ وَالْمَهْبُولَاتِ وَالطَّبَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

السلام علیک یا علی عباد اللہ الصالحین اَشْهَدُ
 اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ
 رَسُوْلُهُ وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانِيْ مَا فُلْتَا قَبْضَ قُلْتَا
 السَّلَامُ يَعْنِي عَلَي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس
 کے رسول ہے اور رسول ہیں جو نہ اس وقت آپ ہمارے درمیان موجود تھے
 اور جب آپ کا وصال ہو گیا تو ہم نے اسلام علی النبی کہنا شروع کر دیا۔
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

الحمد لله الذي جعل في الدنيا
 محمدًا رسول الله

پارہ — ۲۶

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

معاذ اللہ کہنا اور دوسرے کا مزاج پوچھنا

بَابُ الْمَعَانِقَةِ وَقَوْلِ الرَّجُلِ

كَيْفَ أَصْبَحْتُ؟

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ شَعِيبٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا يَعْنِي ابْنَ أَبِي طَالِبٍ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعٍ لَدَى تَوُفِّي فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَمَّا الْخَسَنُ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ أَصْبَحَ مُحَمَّدٌ اللَّهُ بَارِعًا فَآخِذًا بِيَدِهِ الْعَبَّاسُ فَقَالَ أَلَا تَرَاهُ أَنْتَ وَاللَّهِ بَعْدَ الثَّلَاثِ عَبْدُ الْعَصَا وَاللَّهُ إِيَّايَ لَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّئَ تَوُفِّي فِي فَجَعٍ وَإِنِّي لَا عِزَّ فِي وَجْهِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْمَوْتُ فَاذْهَبْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْأَلْهُ فَيَمُنَّ بِكَ أَوْ لَا يَمُنَّ فَإِنْ كَانَ فَيَمُنَّا عَلِمْنَا ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا أَمْرُنَا فَأَوْصِنَا بِنَا قَالَ عَلِيٌّ وَاللَّهِ لَيْسَ سَأَلْنَاهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَمُنَّ عَلَيْنَا لَا يُعْطِينَاهَا النَّاسُ أَبَدًا وَإِنِّي لَا أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَدًا.

عبداللہ بن کعب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عبداللہ بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس نے بتایا کہ حضرت علی بن ابی طالب اس مرض کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جس کے اندر آپکا حال ہوا۔ لوگوں نے کہا کہ اسے الجوارح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزاج کیسے میں پھر آیا اللہ کا شکر ہے کہ بہتر حالت میں ہیں۔ اس پر حضرت عباس نے انکا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ تم دیکھتے نہیں کہ تم دن کے بعد خدا کی قسم تم لاٹھی سے ہانکے جاؤ گے۔ خدا کی قسم بیشک میں نے دیکھ لیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنقریب اس بیماری میں وفات پائیں گے کیونکہ میں نے ہی عبداللہ بن کعب نے چہرے موت کے وقت دیکھے ہیں پس میں چاہیے کہ جا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس امر کا سوال کریں کہ خلافت کن کے پاس رہے گی۔ اگر وہ ہم میں ہوگی تو ہمیں علم ہو جائے گا اور اگر ہم سے ہو اور دوسرے لوگوں میں رہے گی تو ہم عرض کریں گے کہ ہمارے لئے وصیت فرمادی جائے۔ حضرت علی نے کہا کہ خدا کی قسم، اگر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات پوچھی اور آپ نے انکار فرمادیا تو لوگ کبھی ہمیں خلافت نہیں دیں گے۔ لہذا میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ کبھی نہیں پوچھوں گا۔

جو جواب میں لینگ و سعید کے

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں سواری پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا: اسے معاذ میں عرض گزار ہوا کہ حضور کی خدمت میں حاضر و مستعد ہوں۔ اسی طرح میں مرتبہ کہنے کے بعد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے، یہی کہ کسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، پھر ایک ٹھڑی چلنے کے بعد فرمایا: اسے معاذ میں عرض گزار ہوا کہ حضور کی خدمت میں حاضر و مستعد ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ یہی کہ جب وہ ایسا کریں تو انہیں بدیہ، ہمام، قنادر، حضرت انس نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ حدیث کو روایت کیا ہے۔

زید بن وہب کا بیان ہے کہ غلامی میں ہم سے مدینہ میں حضرت میان کمرے ہوئے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں مدینہ منورہ کی پھیر لی زمین میں لوٹا اسکے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ چل رہا تھا اور اہل مدینہ ہمارے سامنے تھا تو آپ نے فرمایا کہ اے ابوذر اگرچہ پاس کو وہ اہل مدینہ بلکہ یہی ہوں اے اہل ایک صلات یا تین صلاتیں گنہ جانے کے بعد جس پاس ایک اترتی تھی وہاں توبہ مجھے پسند نہیں ہے مگر یہ کہ کسی کا عرض اور اس کو جو، ورنہ اللہ کے بندوں پر اس طرح، اس طرح اور اس طرح خرچ کر دوں

اور میں اپنے اہل کے واسطے سے غنیمت لکھا پھر فرمایا: اے اہل مدینہ! میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں حاضر و مستعد ہوں، فرمایا کہ بکثرت مال مالے قیمت میں کنگال ہوں گے مگر جو اللہ کے بندوں پر اس طرح اس طرح اور اس طرح خرچ کریں پھر فرمایا کہ تم اس وقت تک اپنی اس جگہ کو نہ چھوڑنا جب تک میں واپس لوٹ نہ آؤں، چنانچہ آپ تشریف لے گئے یہیں تک کہ میری نگاہیں سے قائب ہو گئے، پھر میں نے ایک آواز سن تو مجھے غصہ لاحق ہوا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی عداوت نہیں نہیں آگیا، میں معلوم کرنے کے لیے جا چکا تھا تھا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد یاد آگیا کہ مجھ نہ چھوڑنا، لہذا میں ٹھہرا ہوا ہوں کہ وہ ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے ایک آواز سنئی تھی تو میں ڈر کر کہیں آپ کو کوئی عداوت نہیں نہیں آگیا۔ مجھے حضور کا ارشاد یاد آگیا تو میں ٹھہرا ہوا چنانچہ نبی

بَابُكَ مِنْ أَجَابَ بَلَّتِيكَ وَسَعْدِيكَ

۱۱۹۶ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ: أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَنَبِيِّكَ وَسَعْدِيكَ ثُمَّ قَالَ: مِثْلُهُ ثَلَاثًا هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ؟ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَأَرَسَاعَةً فَقَالَ: يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَنَبِيِّكَ وَسَعْدِيكَ قَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا اضْطَرُّوا ذَلِكَ أَنْ لَا يَعْبُدُوهُ.

۱۱۹۷ حَدَّثَنَا هُدَيْبٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ جَدًّا.

۱۱۹۸ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنَا اللَّهُ أَبُو ذَرٍّ بِالزَّبَدِ قَالَ: كُنْتُ أَمْنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ لَمَدِينَةِ عَشَاءَ اسْتَقْبَلَنَا أَحَدٌ فَقَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ مَا أَحْبَبَ أَنْ أَحْدِثَ إِلَيْكَ ذَهَبًا يَأْتِي عَلَى كَيْلَةٍ أَوْ ثَلَاثَ لَعْنَةٍ مِنْهُ دِينَارًا إِلَّا أَرَصَدُكَ لِذَيْنِ إِلَّا أَنْ أَكُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا أَوْ هَكَذَا وَهَكَذَا وَأَرَأَيْتَ بَيِّدَهُ شَرَفًا قَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَنَبِيِّكَ وَسَعْدِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: الْإِكْثَرُونَ هُمُ الْأَقْلُونَ الْأَمَنُ قَالَ هَكَذَا أَوْ هَكَذَا أَتَمَّ قَالَ لِي: مَكَانَكَ لَحْتَ بَرٍّ يَا أَبَا ذَرٍّ حَتَّى أَرْجِعَ فَأَنْطَلِقَ حَتَّى غَابَ عَنِّي فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَخَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عَرَضٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَذْهَبَ لَكُمْ ذِكْرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَبَرَّحْ فَمَكْتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتُ صَوْتًا فَخَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عَرَضٌ لَكَ ذِكْرْتُ قَوْلَكَ فَقُلْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَلِكَ جَبْرِيلُ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّكَ مِنْ مَنَاتٍ مِنْ أَمْنِي لَا يُشْرِكُ اللَّهُ شَيْئًا دَخَلَ

النَّبِيَّةُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ رَأَى سَرَقًا قَالَ
وَإِنْ رَأَى زَنًى قَالَ لِيُزَيِّدْهُ اللَّهُ بَلْعَيْنِ إِنَّهُ
أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَشْرَهَذَا لِحَدَّثَنِيهِ أَبُو ذَرٍّ بِالْوَبْدَةِ
قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ
نَحْوَهُ وَقَالَ أَبُو شَيْبَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ يَمُكُّهُ عِنْدِي
فَوْقَ ثَلَاثٍ

بَابُ لَا يَقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ
۱۱۹۹ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ
مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ

بَابُ إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجْلِسِ
فَاتَفَسَّحُوا يَقْسِمِ اللَّهُ لَكُمْ إِذَا قِيلَ التَّفَرُّوْا
فَالْتَفَرُّوْا الْآيَاتِ

۱۲۰۰ حَدَّثَنَا خَلْدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَنَبَانُ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نَهْلِي أَنْ يَقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ وَ
يَجْلِسُ فِيهِ آخِرُ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا وَكَانَ
ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ يَجْلِسُ
مَكَانَهُ

بَابُ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ أَوْ بَيْتِهِ
وَلَمْ يَسْتَأْذِنْ أَصْحَابَهُ أَوْ تَهَيَّأَ لِلْقِيَامِ لِيَقُومَ
النَّاسُ

۱۲۰۱ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ
سَمِعْتُ أَبِي يَدْعُو عَنْ أَبِي مَجْلِسٍ عَنْ النَّسَبِيِّ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ التَّائِدُ وَجَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ دَعَا النَّاسَ لِحَمْلِهِمْ
جَلَسُوا يَحْتَدُونَ قَالَ فَاحْدَاكَ كَأَنَّهُ يَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَكَلِمَةً
يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ

کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جبرائیل بھیجے، تمہیں آکر مجھے بتایا کہ
امیر المؤمنین اس حالت میں مرے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو
تو وہ جنت میں داخل ہو گیا میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خواہ وہ زنا
اور چوری کرے! فرمایا کہ وہ خواہ زنا یا چوری کرے میں (اعمش) نے
زید سے کہا کہ مجھے تو یہ معلوم ہوا کہ اس کے راوی حضرت ابو الدرداء ہیں! انہوں نے
کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث حضرت ابو ذر سے
اچھی کسی کو اس کی نشست سے نہ اٹھائے

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی
دوسرے آدمی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر وہاں نہ
بیٹھے

مجلس کے قرآنی آداب

جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں جگہ دو تو جگہ دے دیا کرو اللہ تمہیں جگہ
دے گا اور جب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے تو کھڑے ہو جایا کرو (سورة المجادلہ) نافع نے
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے
کہ کوئی آدمی دوسرے کو اٹھا کر اس کی جگہ پر بیٹھے، بلکہ کھل جایا
اکھڑا کر دے اور کشادگی پیدا کیا کر دے اور حضرت ابن عمر اس بات کو
نا پسند فرماتے تھے کہ کوئی آدمی دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھا کر
اس کی جگہ پر بیٹھے

بغیر اجازت مجلس سے کھڑے ہونا

یا اس لئے کھڑے ہونا کہ لوگ بھی اٹھ کھڑے ہوں گے

ابو جہل نے کہا کہ یہ ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زینب بنت
جحش کے ساتھ نکاح کیا تو لوگوں کی دعوت فرمائی وہ کھڑے بیٹھے
بائیں کرتے رہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے یوں تاثر
دیا کہ گویا اٹھنے والے میں لیکن وہ پھر بھی نہ اٹھے۔ جب آپ نے
یہ صورت حال دیکھی تو آپ اٹھ کھڑے ہوئے لہذا کچھ لوگ آپ کے

مَعَهُ مِنَ النَّاسِ وَبَقِيَ ثَلَاثَةٌ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ اتَّمَّ قَامُوا فَأَنْطَلَقُوا، قَالَ فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكُمْ قَدْ انْطَلَقُوا فَبَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَرَسَنِي الْحِجَابُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَانْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى قَوْلِهِ ارْجِعْ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا.

بَابُ الْاِحْتِبَاءِ بِالْيَدِ وَهُوَ الْقَرْفَصَاءُ ۱۲۰۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَالِبٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ تَافِعِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَنَاءِ الْكُفَّةِ مُحْتَبِيًا يَدَهُ هَكَذَا.

بَابُ مِمَّنْ اتَّكَابَيْنَ يَدَايَ أَصْحَابِهِ قَالَ حَبَابُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بَرْدَةً قُلْتُ أَلَا تَدْعُو اللَّهَ فَقَعَدَ.

۱۲۰۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجَرِيرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَايِرِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِلَّا شَرُّهُ بِاللَّهِ وَعُقُوبَتِي الْوَالِدَيْنِ.

۱۲۰۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مِثْكَةٍ وَكَانَ مَتِّعًا فَجَلَسَ فَقَالَ: أَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِفَا ذَالِ يَكْمَرُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْلَتُهُ سَكَتْ. بَابُكَ مَنْ أَسْرَعَ فِي مَشْيِهِ لِحَاجَةٍ أَوْ قَصْدٍ.

ساتھ کھڑے ہو گئے اور تین آدمی باقی رہ گئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندر تشریف لے جانے کی خاطر واپس آئے تو وہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اس کے بعد وہ کھڑے ہوئے اور چلے گئے راوی کا بیان ہے کہ میں گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے بتایا کہ وہ چلے گئے ہیں۔ چنانچہ آپ اندر داخل ہو گئے اور میں بھی اندر داخل ہوئے لگا تھا کہ آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لگا دیا اسوقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو کر وہ گھر کہ تمہیں اجازت مل جائے (سورہ الاحزاب) گھسٹوں کو ہاتھوں کے حلقے میں لے کر بیٹھنا

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سرین کے بل دونوں گھسٹوں کو ہاتھوں کے حلقے میں لے کر بیٹھے ہوئے تھے

جو اپنے ہاتھوں کے سامنے ٹیک لگا کر بیٹھے حضرت خباب کا بیان ہے کہ میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ چادر سے ٹیک لگائے ہوئے تھے میں عرض گزار ہوا کہ کیا آپ دعا نہیں کریں گے؟ اس پر آپ اٹھ بیٹھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہیں بہت بڑے کبر و گناہ نہ بتاؤں لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیوں نہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا

مسند بنی ہشیر سے اسی کے مثل روایت کی ہے کہ آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے پھر بیٹھے اُتر فرمایا کہ جھوٹ بولنے سے بچنے رہنا۔ آپ برابر ہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا: کاش! آپ خاموش ہو جائیں۔

جو کسی حاجت کی وجہ سے یا قصد تیز چلے

ابن ابی ملیکہ نے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھی اور پھر جلدی سے کاشانہ اقدس میں داخل ہو گئے۔

تحت پر نماز

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تحت کے درمیان میں نماز پڑھتے اور میں آپ کے اور قبلے کے درمیان لیٹی رہتی۔ اگر کوئی حاجت ہو تو میں آپ کے سامنے سے گزرنا پسند کرتی اور سرک کر آہستہ آہستہ ایک جانب ہو جاتی تھی۔

جس کو نیکہ پیش کیا جائے

ابو الملیح کا بیان ہے کہ میں تمہارے (ابو قلابہ کے) والد ماجد کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ کسی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میرے روزے رکھنے کا ذکر کر دیا تو آپ میرے پاس تشریف لائے میں نے آپ کے لئے چمڑے کا نیکہ پیش کیا جس کے اندر پھور کی چھال بھری ہوئی تھی حضور زین پر جلوہ افروز ہو گئے اور نیکہ آپ کے اوپر سر درمیان رہا چنانچہ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہارے لئے ہر مہینے میں تین روزے رکھ لینا کافی نہیں ہے؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! فرمایا کہ پانچ رکھ لیا کرو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! فرمایا کہ سات میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! فرمایا کہ نو میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! فرمایا کہ گیارہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! فرمایا کہ داؤدی روزوں سے اوپر نفعی روزے نہیں ہیں کہ ایک دین روزہ رکھنا اور دوسرے روزہ نہ رکھنا۔

ابراہیم نے علقمہ سے روایت کی ہے کہ وہ شام گئے۔ ابراہیم کا بیان ہے کہ علقمہ شام کو گئے چنانچہ مسجد میں پہنچے، دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کی کہ اے اللہ! مجھے کوئی مجلس عطا فرما۔ پھر وہ حضرت ابو دردامہ کے پاس جا بیٹھے۔ انہوں نے پوچھا کہ

۱۲۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَقْبَةَ بْنَ حَارِثٍ حَدَّثَهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَأَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ.

باب التبرير

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الظُّمَيْجِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُتِي وَسَطَ الشَّرِيرِ وَأَنَا مَضْطَجِعَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقَبِيلَةِ تَكُونُ لِي الْحَاجَةُ فَأَحْكُهُ أَنْ أَقُومَ فَاسْتَقْبَلَهُ فَاسْتَلَّ السِّلَاحَ.

باب ۲۱ مَنْ أُلْقِيَ لَهُ وَسَادَةٌ

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِكِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ زَيْدٍ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ لَهُ صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ فَالْقَيْتُ لَهُ وَسَادَةً مِنْ أَدِيمٍ حَشَرُهَا لَيْفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ وَصَارَتِ الْوَسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ لِي: أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ حَمًّا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثَمَانًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِحْدَى عَشْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِكُلِّ صَوْمٍ فَوْقَ صَوْمٍ دَاوُدَ شَطْرَ الدَّهْرِ صَبَامٌ يَوْمٌ وَاقِطٌ أَيْوَمٍ.

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلْقَمَةَ أَنَّ قَدَامَ الشَّامِ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ذَهَبَ عُلْقَمَةُ إِلَى الشَّامِ

خَاتَمِ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي
جَلِيْسًا فَقَعَدًا إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ جَمْتُ أَنْتَ بِقَالَ
مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّتْرِ الَّذِي
كَانَ لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ يَعْنِي حَدِيْقَةَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ
كَانَ فِيكُمْ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي عَمَّا رَأَى
أَوْ لَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّتْرِ وَالْيُوسُفُ يَعْنِي
ابْنَ مَسْعُودٍ كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ وَاللَّيْلُ
إِذَا يَغْتَمِي قَالَ وَالِدُكَ الرَّائِي فَقَالَ مَا زَالَ
هُوَ لَا يَحْتَجِي كَادُؤَ الشَّيْءِ كَوْنِي وَقَدْ سَمِعْتُمَا مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ الْقَائِلَةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

۱۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا ثَنَا سَفِيَّانُ
عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نَقِيلُ
نَتَخَذِي بَعْدَ الْجُمُعَةِ

بَابُ الْقَائِلَةِ فِي الْمَسْجِدِ

۱۲۱۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ
بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَمَا كَانَ يُحِبُّ اسْمَ أَحَبِّ النَّاسِ مِنْ
أَبِي تَرَابٍ وَإِنْ كَانَ لَيُفَرِّحُ بِهِ إِذَا دُخِيَ يَمَلَأُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ عِدَا
السَّلَامِ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ
عَمَّتِكَ فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَنَاضَبَنِي
فَخَرَجَ فَلَمْ يَقُلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ أَنْتَ أَنْتَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْطَجِعٌ فَدَسَّقَ
رِدْأَهُ عَنْ شِقْمِهِ فَاصَابَهُ تَرَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْحُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ

تم کہاں کے رہنے والے ہو عرض کی کہ کہنے کا۔ دریافت
کیا کہ کیا تم میں سے شخص موجود نہیں ہے جس کے سوا
ایک بھید کا جاننے والا اور کوئی نہیں۔ یعنی حضرت حدیقہ
کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جس کو اللہ تعالیٰ
نے اپنے رسول کی زبانِ شیطان سے بچایا ہوا ہے
یعنی حضرت عمار۔ کیا تم میں مسواک اور سر ہانے والا نہیں
ہے، یعنی حضرت ابن مسعود۔ بھلا عبداللہ بن مسعود
آیت وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْتَمِي کو کس طرح پڑھتے تھے؟ کہا
کہ وَالِدُكَ الرَّائِي فرمایا کہ یہ لوگ مجھے برابر شک میں
ڈالتے رہتے ہیں حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے یہ آیت اسی طرح سنی ہے

نماز جمعہ کے بعد قیلولہ کرنا

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمارا قیلولہ کرنا اور کھانا کھانا نماز
جمعہ کے بعد ہوتا تھا۔

مسجد میں قیلولہ کرنا

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی کو ابو تراب سے بڑھ کر اپنا کوئی
نام پسند نہیں تھا جب انہیں اس نام سے بلا جاتا تو بہت خوش
ہوتے ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ
کے گھر تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارا چاند بھائی کہاں ہے؟
انہوں نے عرض کی کہ میرے اوسان کے درمیان کوئی بات ہو گئی
ہے لہذا وہ مجھ سے ناواض ہو کر باہر چلے گئے ہیں اور میرے پاس نہیں
بچھڑے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی شخص سے
فرمایا کہ دیکھو تو بھی وہ کہاں گئے ہیں۔ وہ گیا اور آکر عرض گزار ہوا کہ
یا رسول اللہ! وہ مسجد میں لیٹے ہوئے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے اور اس وقت بھی وہ لیٹے
ہوئے تھے جبکہ انکی چادر ان کی کمرٹ سے بہت گئی تھی اسلئے وہ مٹی سے
گھر بھی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انکے جسم سے مٹی جھاڑتے

اور فرمایا جاتے۔ البتہ اب کھڑے ہو جاؤ۔ البتہ اب کھڑے ہو جاؤ
جو کسی قوم کے پاس گیا اور وہاں قیلولہ کیا۔

تھامہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی
سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے حضرت ام سلمہ جہنم
کا لٹہ بچھایا کرتیں اور آپ اُسی گدے پر قیلولہ فرمایا کرتے تھے ان کا
بیان ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو جاتے تو میں آپ کا
مقدس پسینہ اور موٹے مبارک جمیع کر لیتا اور انہیں ایک شیشی میں
میں لٹال کر خوشبو میں ملا لیا کرتا۔ تھامہ کا بیان ہے کہ جب حضرت
انس بن مالک کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے وصیت
فرمائی کہ وہ خوشبو ان کے کفن کو لگائی جائے ان کا بیان ہے کہ یہی
خوشبو ان کے کفن کو لگائی گئی

قُمْ أَبَاتْرَابِ ثُمَّ أَبَاتْرَابِ
بَابُ ۱۲۱۱ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَقَالَ عِنْدَهُمْ
۱۲۱۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثَمَامَةَ
عَنِ النَّبِيِّ أَنَّ أُمَّ سَلِيمٍ كَانَتْ تَبْسُطُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْحًا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا عَلَى ذَلِكَ الْبَطْحِ قَالَ
فَإِذَا أَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذْتُ مِنْ
عَرْقِهِ وَشَعْرِهِ فَجَمَعْتُهُ فِي قَارُورَةٍ ثُمَّ جَمَعْتُهُ
فِي سِكِّينٍ قَالَ فَلَمَّا أَحْصَيْتُ النَّسَبَ بَنِي مَالِكٍ الْوُفَاةِ
أَوْصَى أَنْ يَجْعَلَ فِي حَبْرٍ مِنْ ذَلِكَ السُّكِّينِ
قَالَ فَجَعَلَ فِي حَبْرٍ مِنْ ذَلِكَ السُّكِّينِ

ف: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پسینہ مبارک شیشی میں جمع کیا اور اسے خوشبو میں ملا کر آپ کا
مقدس پسینہ دنیا بھر کی ہر خوشبو سے زیادہ خوشبو دار تھا۔ اس لیے تو ایک عاشق صادق نے کہا ہے:-

واللہ جمل جملے مرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ چہر چاہے دلہن بول

انہوں نے حضور کا مبارک پسینہ اور موٹے مقدس جمیع جمع کیے، انہیں خوشبو میں رکھا اور وصیت فرمائی کہ میرے کفن کو یہی خوشبو لگانا
ان کی وصیت پر عمل کیا گیا اور ان کے کفن کو وہی خوشبو لگائی گئی کیونکہ وہ حضرات خوب جانتے تھے کہ ان چیزوں کی قدر و قیمت اور برکت
کیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کچھ کیا تھا کہ پروردگار عالم نے قرآن کریم میں ایسا کرنے کا کہیں واضح حکم دیا
ہے؟ جواب یقیناً نفی میں ہوگا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایسا حکم حدیث کی کسی کتاب میں دکھایا جاسکتا ہے؟ ہرگز
نہیں دکھایا جاسکتا گا۔ پھر صحابہ کرام ایسا کیوں کرتے تھے؟ اس کے جواب پر وہ حضرات خاص طور پر غور فرمائیں جن کی دکانوں سے شرک احباب
کے سوا اور کوئی سودا بٹا ہی نہیں۔ جو تعلیم رسالت کے کاموں پر ناک بھرن چڑھاتے، بیچ و تاب کھاتے اور حواص صاف فتور کا زور دکھاتے
ہیں۔ بات بات پر پوچھتے ہیں کہ دکھاؤ قرآن و حدیث میں ایسا کرنے کا کہاں حکم آیا ہے۔ مگر یہ مہربان زمانہ رسالت میں ہوتے تو یہی سوال صحابہ
کرام سے بھی کیا کرتے اور منافقین مدینہ ان کی پوری طرح تائید کیا کرتے اور اپنے ان محسنوں کو سر آنکھوں پر مگر دیتے۔ پروردگار عالم اس
سلسلے میں جملہ تدبیران اسلام کو صحابہ کرام کے زاویہ نظر سے دیکھتے اور سوچنے کی توفیق مرحمت فرماتے، آمین۔

۲۔ اللہ بن ابی طلحہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
جب ہجرت کر کے قس میں پہنچے تو حضرت ام حرام بنت ملحان کے پاس
ٹھہرے وہ آپ کو کھانا کھلایا کرتیں یہ حضرت عباد بن صامت کی زوجہ
محرمہ میں چنانچہ ایک روز جب آپ گھر میں داخل ہوئے تو انہوں نے

۱۲۱۲ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنِ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَذْهَبَ إِلَى قُبَا يَدْخُلُ
عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتَطْعَمُهُ وَكَانَتْ تَحْدُ

عَبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ يَوْمًا فَاطْلَحَهُمْ فَتَنَّم
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا اسْتَسْقَطَ
 يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يَضْحَكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟
 فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 يَتَلَبَّسُونَ ثِيَابَ هَذَا الْبَحْرِ مُلَوًّا عَلَى الْأَيْسَرِ أَوْ قَالَ
 مِثْلَ الْمَلُوكِ عَلَى الْأَيْسَرِ شَكَّ اسْتَسْقَطَ، قُلْتُ ادْعُ
 اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ خَدَاعَةً وَضَعَهُ رَأْسَهُ فَنَامَ
 ثُمَّ اسْتَسْقَطَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يَضْحَكُكَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ؟ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي
 سَبِيلِ اللَّهِ يَتَلَبَّسُونَ ثِيَابَ هَذَا الْبَحْرِ مُلَوًّا عَلَى
 الْأَيْسَرِ أَوْ مِثْلَ الْمَلُوكِ عَلَى الْأَيْسَرِ فَقُلْتُ ادْعُ
 اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتَ مِنَ الْأَوَّلِينَ
 فَرَكِبْتَ الْبَحْرَ زَمَانَ مُعَاوِيَةَ فَضَرَعَتْ عَنْكَ

ذَاتُهَا حِينَ خَرَجْتَ مِنَ الْبَحْرِ فَمَلَكَتْ
 بَابُ ۲۶ الْجُلُوسِ كَيْفَ مَا تَكُنُّ

۱۲۱۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
 سُفْيَانُ بْنُ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ
 أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ
 اسْتِمَالِ الضُّمَاءِ وَالْإِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ
 عَلَى فَرْجِ الْإِنْسَانِ مِنْهُ شَيْءٌ وَالْمَلَامَسَةُ وَالْمَنَابَذَةُ
 تَابِعَةُ مَعْمَرٍ وَنَحْوُهَا بَنُو أَبِي حَفْصَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 بُدَّيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

بَابُ ۲۷ مَنْ نَاجَى بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ وَمَنْ لَمْ
 يُخَيَّرْ لَيْسَ صَاحِبِهِ فَإِذَا مَاتَ أَخْبَرِيهِ

۱۲۱۴ - حَدَّثَنَا مُؤَمِّلٌ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ حَدَّثَنَا
 فَرَاثُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنَا عَائِشَةُ أُمُّ
 الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: إِنَّا لَنَأْرَؤُاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ عِنْدَ كُلِّ مَعَالَمٍ نَعَادُ نَامِيًا وَاحِدًا فَاقْبَلَتْ

آپ کو کھانا کھلایا اور پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے پھر
 آپ بچے ہوئے بیدار ہوئے۔ حضرت اُمّ حلام کا بیان ہے کہ میں عرض
 گزار ہوئی: یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا۔ فرمایا کہ مجھے میرے
 کچھ اُمتی دکھائے گئے جو اس سمندر کی سطح پر سوار ہو کر اس طرح راہ
 خلا میں جہاد کر رہے ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر یا فرمایا کہ تخت پر
 بادشاہوں کی طرح۔ یہ اسحاق راوی کا شک ہے میں نے عرض کی
 : یا اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے اُن میں شامل فرمائے۔ چنانچہ آپ
 نے دعا کی پھر اپنا سر رکھا اور سو گئے پھر مٹتے ہوئے بیدار ہوئے میں
 عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا۔ فرمایا کہ مجھے
 پر میری اُمت کے کچھ اور لوگ پیش کیے گئے جو راہ خلا میں اس سمندر
 کی سطح پر ایسے سوار ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر یا تخت پر بادشاہوں
 کی طرح میں عرض گزار ہوئی: یا اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے اُن
 میں شامل فرمائے۔ فرمایا کہ تم پہلے لوگوں میں سے ہو پس یہ حضرت

معاویہ کے زمانہ میں سمندری جہاز پر سوار ہو کر آپ سمندر سے
 جس میں آسانی ہو اسی طرح بیٹھنا

عطاء بن یزید لہنی کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے دو قسم کا لباس پہننے اور دو طرح کی تجارت سے منع فرمایا
 ہے۔ لباس میں نو اشغال تمام اور اختفاء میں کہ ایک ہی کپڑے
 میں اس طرح لپٹ کر بیٹھنا کہ سر گاہ پر کچھ بھی نہ ہو۔ تجارت
 میں ملاسا اور منابذہ قسم کی تجارت سے منع فرمایا۔
 اسی طرح معمر، محمد بن ابی حفصہ، عبد اللہ بن بکر نے

زہری سے روایت کی ہے۔
 جو لوگوں کے سامنے سرگوشی کرے

اور جو اپنے دوست کا بھید ظاہر نہ کرے بلکہ اسکی وفات کے بعد بتا
 مسروق کا بیان ہے کہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطلاع مطر
 آپ کے پاس جمع تھیں اور کوئی ایک بھی ہم سے غیر حاضر نہ تھی تو
 حضرت فاطمہ امیں اور خلیفہ قسم اُن کا چلنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

ابو سعید خدری کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری
 نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے دو قسم کا لباس پہننے اور دو طرح کی تجارت سے منع فرمایا
 ہے۔ لباس میں نو اشغال تمام اور اختفاء میں کہ ایک ہی کپڑے
 میں اس طرح لپٹ کر بیٹھنا کہ سر گاہ پر کچھ بھی نہ ہو۔ تجارت
 میں ملاسا اور منابذہ قسم کی تجارت سے منع فرمایا۔
 اسی طرح معمر، محمد بن ابی حفصہ، عبد اللہ بن بکر نے

فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَمَشِي لَا وَاللَّهِ مَا تُخْفِي
مَشِيَّتَهَا مِنْ مَشِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَاهَا رَدَّ بَقَالَ: مَرْحَبًا يَا بِنْتِي، دَعُوهُ
اجْلِسْهَا عَنْ يَمِينِي أَوْ عَنْ شِمَالِي ثُمَّ أَتَاهَا فَبَكَتْ بَكَاءً
شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى حُزْنَهَا سَأَلَهَا الثَّانِيَةَ إِذَا
هِيَ تَضْحَكُ فَقُلْتُ لَهَا أَنَا مِنْ بَيْنِ نِسَاءِ
خَصِّكَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِسْرَافِ
بَيْنَنَا ثُمَّ أَنْتَ تَبْكِينَ فَقُلْتُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهَا عَنْ سَأَلَهَا: قَالَتْ مَا كُنْتُ
كَافِيَتِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّةً
فَلَمَّا حُفِّي قُلْتُ لَهَا: عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِمَا لِي عَلَيْكَ
مِنْ الْحَقِّ لَمَّا أَخْبَرْتَنِي قَالَتْ مَا أَلَانَ فَنَعَم
فَأَخْبَرْتَنِي قَالَتْ: أَمَّا حِينَ سَأَلْتَنِي فِي الْأَوَّلِ

قَالَ: أَخْبَرْتَنِي أَنَّ جَبْرِئِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي بِالْفُرَّانِ
كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّ قَدْ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ
وَلَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدْ اقْتَرَبَ فَاتَّقِ اللَّهَ وَاصْبِرِي
فَإِنِّي نَحْمُ السَّلَفَ أَنَا لَكَ فَبَكَتُ بَكَاءً
الَّذِي سَأَلْتِ. فَلَمَّا رَأَى حُزْنَ سَأَلْتَنِي الثَّانِيَةَ
قَالَ يَا فَاطِمَةُ لَا تَرْضَيْنِ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةً نِسَاءِ
الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةً نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ

باب الاستسقاء

۱۲۱۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ يَمِيمٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا إْحْدَى رِجْلَيْهِ
عَلَى الْأُخْرَى

۴۲۹ - لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّلَاثِ وَ
قَوْلِهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ
فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْأَسْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَةِ

علیہ وسلم کے چلنے سے بہت مشابہت رکھتا ہے جب آپ نے انہیں
دیکھا تو خوش ہوئے اور فرمایا: میری بیٹی مرحبا! پھر انہیں اپنے دائیں با
بائیں جانب بٹھالیا۔ پھر ان کے ساتھ سرگوشی فرمائی تو وہ بہت زیادہ
رویں۔ جب انہیں بہت زیادہ پریشان دیکھا تو ان کے ساتھ دوبارہ
سرگوشی فرمائی۔ اس دفعہ وہ ہنس پڑیں۔ چنانچہ حضور کی اندازِ عظمت
میں سے میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے
بھید کے لئے ہم میں سے تمہارا انتخاب کیا، پھر بھی تم رونی ہو۔ جب
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٹھ گئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ
حضور نے تم سے کیا سرگوشی فرمائی؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے راز کو فاش نہیں کرتی۔ جب حضور
کا وصال ہو گیا تو میں نے ان سے کہا کہ میں تمہیں اس حق کا واسطہ دیتی
ہوں جو تم پر میرا ہے کہ مجھے بتادو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں اب
بتادوں گی چنانچہ انہوں نے مجھے بتاتے ہوئے کہا کہ پہلی دفعہ جب

آپ نے مجھ سے سرگوشی کی تو مجھے بتایا کہ جبرائیل ہر سال قرآن کو تم
ایک دفعہ دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال میرے ساتھ دو مرتبہ دور کیا
تو میں دیکھتا ہوں کہ میرا آخری وقت قریب آگیا، لہذا اللہ سے ڈرتا
اور میرے کام لینا اور میں تمہارے لئے اچھا اگے جانے والا ہوں۔
چنانچہ حضرت فاطمہ نے کہا کہ میں رونے لگی جیسا کہ آپ نے دیکھا پھر
میرے رگ و دم کو ملاحظہ کرتے ہوئے آپ نے دوبارہ سرگوشی فرمائی اور
فرمایا کہ اے فاطمہ! کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ مسلمان عورتوں
پسند

پسند

عبادہ بن یحییٰ کا بیان ہے کہ میرے علم محترم حضرت عبد
اللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مسجد میں چٹ لیتے ہوئے
دیکھا اور آپ نے ایک پسردوسرے پسردوسرے کے اوپر رکھا
ہوا تھا۔

تم میرے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں

ارشاد ہوتا ہے: اے ایمان والو! جب تم آپس میں صلاح مشورہ
کر تو گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کا مشورہ نہ کرو

الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْإِثْرِ وَالْقَوَى إِلَى قَوْلِهِ وَعَلَى
 اللَّهُ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ. وَقَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
 آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمْ الرَّسُولُ فَقَدْ مَوَّابِينَ بَيْنَ يَدَيْهِ
 صَدَقَ ذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمْ وَأَطْهَرُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَإِنْ
 اللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ إِلَى قَوْلِهِ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ.
 ۱۲۱۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
 مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي
 مَالِكٌ عَنْ سَافِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 إِذَا جَاءَكُمْ ثَلَاثَةٌ فَلَا يَتَنَاجَوْنَ ثَلَاثًا
 دُونَ الثَّلَاثِ

باب حفظ السر

۱۲۱۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا
 مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ إِبْنِي قَالَ سَمِعْتُ
 أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، أَسْرَأَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سِرًّا فَمَا أَخْبَرْتُ بِهِ أَحَدًا ابْعُدَا وَلَقَدْ سَأَلْتَنِي
 أُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا أَخْبَرْتُهَا بِهِ

۱۲۱۸ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
 مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كُنْتُمْ
 ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَوْنَ رَجُلَانِ دُونَ الْاِثْنَيْنِ حَتَّى
 تَخْتَلِطُوا بِالثَّلَاثِ أَحَدٌ أَنْ يُخْرِفَهُ

۱۲۱۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ
 الْأَعْمَشِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَسَمَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ
 الْأَنْصَارِ: إِنَّ هَذِهِ لِقَسَمَةٌ مَا أُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ
 قُلْتُ أَمَّا وَاللَّهِ لَا تَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بلکہ نیکی اور پرہیزگاری کا مشورہ کرو۔۔۔ (سورہ المائدہ آیت ۱۰۹)
 نیز فرمایا ہے:۔ اسے ایمان والو! جب تم رسول سے کوئی بات آہستہ
 عرض کرنا چاہو تو اپنی گزارش سے پہلے کچھ مدقتہ دے لو۔ یہ تمہارے
 لئے بہتر اور بہت مستحکم ہے۔ پھر اگر تمہیں مدقتہ نہ ہو تو اللہ بخشنے والا
 مہربان ہے۔۔۔ (سورہ المائدہ، آیت ۱۲، ۱۳)

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
 تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم تین آدمی ہو تو
 ہمیں سے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں (یہ حدیث
 امام بخاری نے دو سندوں کے ساتھ پیش کی ہے)

راتر کی حفاظت کرنا

معتز بن سلیمان نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے حضرت

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم نے مجھے ایک ملازکی بات بتائی تو میں نے آپ کی وفات
 کے بعد بھی وہ کسی کو نہیں بتائی یہاں تک کہ میری والدہ ماجدہ
 حضرت ام سلیم نے پوچھی تو میں نے انہیں بھی نہیں بتائی
 جب تین سے زیادہ ہوں تو آہستہ بات کرنے اور
 سرگوشی کرنے میں کوئی حرج نہیں

ابو داؤد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ جب تم تین آدمی ہو تو ہمیں سے کو چھوڑ کر
 دو شخص سرگوشی نہ کریں، جب تک بہت سے آدمیوں سے نہ
 مل جائیں، ورنہ یہ بات اسے رسیچ نہ بنائے گی۔

شقیق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ
 مالِ نعیم فرمایا تو انصار میں سے ایک آدمی نے کہا کہ یہ ایسی نعیم ہے
 جس میں اللہ کی رضا مندی کو ملحوظ نہیں رکھا گیا میں نے کہا کہ غلط
 کا قسم میں تو حضور کی خدمت میں ضرور جاتا ہوں گا جہاں ہمیں آپ کی بارگاہ

میں حاضر ہوا اور چپکے سے واقعہ عرض کر دیا۔ تو آپ ناراض ہوئے یہاں تک کہ چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ پھر فرمایا نہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے کہ انہیں اس سے زیادہ اذیت پہنچائی گئی تھی! ورنہ تک سرگوشی کرنا

نہجونی یہ تاجیئت کا مصدر ہے یہ ان کی عادت بیان کی کہ وہ سرگوشی کرتے ہیں

عبدالعزیز کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز (مثلاً) کی اقامت کہیں گئی اور ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سرگوشی کر رہا تھا وہ بلا برسرگوشی کرتا رہا یہاں تک آپ کے اصحاب میں سے کئی ہو گئے پھر آپ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی

سوئے وقت گھر میں آگ جلتی ہوئی نہ چھوڑو

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سونے لگو تو آگ کو اپنے گھروں میں جلتی ہوئی نہ چھوڑو۔ ابوہریرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک گھر کو مدینہ منورہ میں رات کے وقت گھر والوں سمیت آگ لگ گئی جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ان کا واقعہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا: یہ آگ تمہاری دشمن ہے۔ جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بترخوں کو ڈھک دیا کرو، دروازے بند کر دیا کرو اور حرا غول کو ٹھکادیا کرو کیونکہ بعض اوقات چوہا بچی بچنے کر لے جاتا ہے اور گھر والوں کو حرا کر رکھ دیتا ہے۔

رات کو دروازے بند کر لینا

خَاتِيَّةٌ وَهُوَ فِي مَلَأَ فَنَسَارَدَتْهُ فَغَضِبَ حَقَّ أَجْمَرَ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَى مُوسَى أَوْ ذِي بَالِغٍ مِنْ هَذَا أَقْصَرُ

بَابُ طُولِ النَّجْوَى. وَإِذَا هُمْ يَخْجُرُونَ مَصْدَرٌ مِنْ نَاجَيْتٍ قَوْصَةً لَمْ يَرْبِهَا وَ الْمَعْنَى يَنْتَاجُونَ

۱۲۲۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَرَجُلٌ يَمْسُكُ رِسْلَهُ اللَّهُ هَلْ فِي اللَّهِ عُنْيُهُ وَسَاءَ مَا زَالَ يَتَنَاجِيهِ حَتَّى نَامَ اسْتِجَابَةً ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى. بَابُ لَا تُنْزِلُ النَّارَ فِي الْبَيْتِ بَعْدَ اللَّحْمِ

۱۲۲۱. حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَنْزِلُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ. ۱۲۲۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاعِيلَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: احْتَرَقَ بَيْتٌ فِي الْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَحَدَّثَ بَشَّارُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ هَذِهِ النَّارُ إِذَا جَاءَتْ عَدُوَّكُمْ فَوَادِئَكُمْ خَاطِفَتُوهَا عَنْكُمْ.

۱۲۲۳. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِلٌ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَجَرُّوا الْأَبْيَةَ وَاسْتَفِرُوا الْأَبْوَابَ وَأَطْفِئُوا الْمَسَامِيرَ فَإِنَّ الْفُلُوسَ تَقْتَرِبُ رُبَّمَا جَرَّتِ الْفَتِيلَةُ فَأَهْلُ الْبَيْتِ

بَابُ ۳۲. إِعْلَاقِ الْأَبْوَابِ بِاللَّيْلِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے وقت جب تم سوئے لگو تو چار غول کو بڑھا دیا کرو، دروازے بند کر دیا کرو، و مشک کا منباندھ دیا کرو اور پیٹنے کی چیزیں ڈھانپ دیا کرو تمام کا بیان ہے کہ میری مجال میں آپ نے یہی فرمایا کہ خواہ کھڑی کیسا تھ

بڑا ہو پر غفلت نہ کروانا اور بغل کے بال اکھڑانا

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فطری کام یا رخ میں یعنی غتہ نہ کرانا، جو کچھ زیر ناف صاف کرنا بغل کے بال اکھڑانا، مونچھیں پست کرنا اور ناخن کٹوانا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت امرا، یسہ علیہ السلام نے اسی سال کے بعد قدوم آئے سے اپنا غتہ نہ کر دیا۔ قتیبہ، مغیرہ، ابو الزناد نے فرمایا کہ یہ القدوم وال کی تشدید کے ساتھ ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا گیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کی عمر کتنی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ اُن دنوں میں میرا غتہ ہو چکا تھا۔ فرمایا کہ اُن دنوں آدمی کا غتہ اُس وقت تک نہیں کیا جاتا تھا جب تک سن پورے نہ پہنچ جائے۔

ابن ادیس، ان کے والد، ابواسحاق، سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو میرے غتے ہو چکے تھے۔

ہر وہ کھیل باطل ہے جو اللہ کی اطاعت سے روکے اور جو اپنے ساتھی سے کئے ہوئے احکام کی خلاف ورزی کرے۔

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا حُثَّانُ بْنُ أَبِي عُبَادَةَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَايَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ بِاللَّيْلِ إِذَا رَأَيْتُمْ دَعَلُوا الْأَبْوَابَ وَأَكْوُوا الْأَسْقِيَةَ وَخَفُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ قَالَ هَمَّامٌ وَأَخْبِيئُهُ قَالَ وَكَوْ بَعْدُ

باب ۳۵ الختان بعد الكبر وتنف الأبط

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ شَرِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَطْرَةُ خَمْسٌ: الْخِتَانُ وَالْإِسْتِحْدَادُ وَتَنْفُ الْأَبْطَرِ وَقَشُّ الشَّارِبِ وَتَعْلِيمُ الْأَطْفَالِ

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ

حَمْرَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْدَدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَ كَمَائِينَ سَنَةً وَاخْتَتَنَ بِالْقَدُومِ فَخَفَّتْ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الْيَمَانِ وَقَالَ بِالْقَدُومِ

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا عُبَادُ بْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ مِمَّنْ أَنْتَ حِينَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا يَوْمَئِذٍ مَخْتُونٌ قَالَ وَكَانُوا لَا يَخْتَتُونَ الرَّجُلَ حَتَّى يَكْدَرَ لَهُ وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْخَتَرَ بَيْنَ

باب ۳۶ كُلُّ لَهْوٍ بَاطِلٌ إِذَا شَغَلَهُ عَنِ طَاعَةِ اللَّهِ وَسَمَنَ قَالَ لِصَاحِبِهِ لَعَالِ أَنْ لَمْ يَكُنْ

ربانی ہے :- اور کچھ لوگ کھیل کی بات خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں (سورہ لقمان آیت ۴)

حمید بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے حلف اٹھانے ہوئے اگر کوئی کہہ بیٹھے کہ لات و عزیٰ کی قسم تو اسے چاہیے کہ لا الہ الا اللہ پڑھ لے اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ اے جو اُکھیلیں تو اسے چاہیے کہ خیرات کرے

عمار ثعلب کے بارے میں

حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے جانوروں کے چرانے والے عمارتوں پر فخر نہیں گھے۔

سعید بن عمرو کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے ہاتھوں اپنا کھڑنا یا جو مجھے بارش اور دھوپ سے بچانا ہے اس کی تعمیر کے اندر اللہ کی مخلوق سے کسی نے میری مدد نہیں کی

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد نہ میں نے کسی اینٹ پر اینٹ رکھی اور نہ کوئی پورا لگایا ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث ان کے ایک اہل خانہ کے سامنے بیان کی تو اس نے کہا کہ خدا کی قسم انہوں نے کہا کہ بنو اسرائیل کا بیان ہے کہ میں نے کہا: ہو سکتا ہے کہ عمارت بنانے سے پہلے یہ کہا ہو

دعاؤں کا بیان

اللہ کے نام سے شروع ہو کر ایمان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دعا مانگنے کا حکم

اٹھا اور بانی ہے۔ مجھ سے دعا کرو، میں قبول کروں گا۔ بیشک وہ جو میری عبادت سے اپنے کچے کھنچے ہیں عنقریب جہنم میں جائیں گے ذلیل ہو

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ هَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَى أَقَامَكَ فَلْيَتَصَدَّقْ ۚ

باب ۳۷ مَا جَاءَ فِي النَّبَاءِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنُ اشْرَاطُ السَّاعَةِ إِذَا تَطَاوَلَ رِجَاءُ النَّبِيِّ فِي الْبُيُوتِ ۚ

۱۲۲۹ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِيْتُ بَيْدَى بَيْتًا يَكْنِي مِنَ النَّطْرِ وَيُظِلُّنِي مِنَ الشَّمْسِ مَا أَعَانَنِي عَلَيْهِ أَحَدٌ مِّنْ خَلْقِ اللَّهِ ۚ

۱۲۳۰ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَاللَّهِ مَا وَضَعْتُ لَيْلَةً عَلَى لَيْلَةٍ وَغَرَسْتُ شَجَلَةً مِّنْذُ قُبْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُفْيَانُ قَدْ كَرِهْتُ، لِبَعْضِ أَهْلِهِ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ بَنَى قَالَ سُفْيَانُ قُلْتُ فَلَعَلَّهُ قَالَ قِيلَ أَنَّ يَدْنِي ۚ

کتاب الدعوات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بَاب ۳۸ قَوْلُهُ تَعَالَى أَدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ۚ وَلِكُلِّ نَبِيٍّ

دَعْوَةُ مُسْتَحَابَةٍ

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْجَرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُو بِهَا وَارِيدُ أَنْ أَخْبِي دَعْوَتِي شَفَاعَةً لَا مَتَى فِي الْآخِرَةِ. وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ قَالَ مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ نَبِيٍّ سَأَلَ سُؤلاً أَوْ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فَأَسْتَجِيبُ فَجَعَلْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لَا مَتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

بَابُ أَفْضَلِ الْإِسْتِغْفَارِ وَقَوْلُهُ نَعَا لَاسْتَغْفِرُوا ذُنُوبَكُمْ إِنَّكُمْ كَانَتْ غَفَّارًا يُرْسِلُ السَّمَاءُ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْزَالٍ وَبَيْنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا. وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرِ اللَّهُ ذُنُوبَهُ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ.

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَحْمُودٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرْدَةَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَلْدُ بْنُ أَدِ بْنِ أَبِي اللَّهِ عَنْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي يَا غَفُورٌ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ الذَّكْرِ مَوْقِفًا بِهَا ثَمَانًا مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ دَخَلَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهَرَمَ مَوْقِفًا

کھر سورۃ المؤمن، آیت ۴۰۔ ہر نبی کی ایک مقبول دعا ہوتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کے لئے ایک دعا ہوتی ہے جو وہ مانگتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اپنی دعا کو اٹھا رکھوں جو آخرت میں میری امت کی شفاعت ہو۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کے سوال کرنے کے لئے ایک سوال جو مانگنا یا فرمایا کہ ہر نبی کے مانگنے کے لئے ایک دعا ہوتی ہے جو مقبول فرمائی جاتی پس میں نے اپنی دعا کو قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت قرار دے لیا ہے۔

افضل استغفار

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ اپنے رب سے معافی مانگو وہ بڑا مہربان فرماتا ہے۔ تم پر موسیٰ و ہارون علیہ السلام بھیجے گا۔ اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغ بنائے گا۔ اور جسکے لئے میرے نہیں بنائے گا سورہ نوح آیت ۱۱۲ نیز فرمایا:۔ اور جہنم کوئی بے حیائی اور اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں۔ اور گناہ کون بخشنے اللہ کے سوا اور اپنے گناہوں پر حضرت شذاد بن اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ سید الاستغفار یہ ہے کہ تو کہے:۔ اے اللہ! تو میرا رب ہے میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بند ہوں اور جو تجھ سے عہد و وعدہ کیا اس پر اپنی بساط پہ قائم ہوں۔ اپنے اعمال کی برائی سے میری پناہ چاہتا ہوں جن نعمتوں سے تو نے مجھے نوازا ان کا اقرار کرتا ہوں اسی لئے کہ کبھی اقرار کرتا ہوں پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کر سکتا۔ ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی اس پر یقین رکھتے ہوئے دن میں ایسا کہے اور پھر شام ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ جنتی ہے اور جو یقین رکھتے ہوئے رات کو یہ کلمات کہے اور صبح ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے۔

بِمَا كُنْتُمْ قَبْلَ أَنْ يَخْلُصَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ -

ف: یہ سید الاستغفار ہے جس کا ذکر اسی جلد کی حدیث ۱۳۲۹ میں بھی ہے۔ ہمارا استغفار کرنا گناہوں کی معافی کے لیے ہوتا ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے استغفار کرنے کو گناہوں کی مغفرت کہنے کے لیے نہ سمجھ لیا جائے بلکہ وہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجے کے حصول کی دعا ہے جیسا کہ حدیث ۱۳۳۳ میں آپ نے فرمایا ہے کہ میں روزانہ ستر مرتبہ زیادہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔ یہ ہر حالت سے اُس کی اگلی حالت میں ترقی پانے کی درخواست تھی جس کو گناہوں کی مغفرت سمجھنا شاہن رسالت سے بے خبری ہے کیونکہ حضور تو خدا کی ماری مخلوق میں ہر پاک سے بھی پاک اور ہر معصوم سے بھی بڑھ کر معصوم تھے۔ گناہ کی کیا مجال کہ ان کی بارگاہِ عالی کے قریب سے بھی گزرے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کی مقدس بارگاہ کا ادب دان بنائے آمین۔

اسی جلد کی حدیث ۱۳۳۷، ۱۳۴۱ اور ۱۳۵۱ میں سوتے اور جاگتے وقت کی دعاؤں کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ حدیث ۱۳۲۶ میں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھنے کی فضیلت وارد ہوئی ہے۔ حدیث ۱۳۳۷ میں سُبْحَانَ اللَّهِ - پڑھنے کا اجر بتایا گیا ہے اور حدیث ۱۳۲۸، ۱۳۴۷ اور ۲۳۰۸ میں سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ پڑھنے کی ترغیب ہے۔ ایسے کلمات کو بھی ضرور معمول بنانا چاہیے کہ محنت بہت کم ہو اور اجرت بہت زیادہ ہے۔ اسی طرح حدیث ۲۳۴۵ میں اللہ تعالیٰ کے ۹۹ ناموں کو یاد کرنے اور پڑھنے پر جنت کی بشارت سنائی گئی ہے۔

بہر حال سید الاستغفار کو اپنے معمولات و وظائف میں شامل کر کے صبح و شام پڑھنا چاہیے کیونکہ اسے صبح و شام پڑھنے والے کو معافی قرار دیا گیا ہے۔ استغفار کرنا اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنا ہے اگر استغفار کرتے رہیں گناہ بھی کتنے رہیں توبہ استغفار کرنا کہاں بلکہ یہ تو ایک مذاق ہے اور ایسا کرنے سے تو گناہ معاف نہیں ہوں گے اور جنت کا استحقاق حاصل ہوگا۔ پہلے گناہوں کو چھوڑنا ضروری ہے اور پھر ان کی معافی کی درخواست پیش کی جائے یعنی استغفار کیا جائے تاکہ پچھلے گناہ معاف ہوں۔ استغفار کے اندر ہماری اکثر مصیبتوں اور پریشانیوں کا علاج ہے۔ حضرت ابو علیہ السلام نے اسی لیے اپنی قوم سے فرمایا تھا:-

وَيَقُومُ اسْتَغْفِرُكُمْ وَأَمَّا بَكُمُ ثُمَّ تَوْبُوا إِلَيْهِ
يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ قَدْءَارًا قَزِيزًا كُفُّ
قُوَّةً إِلَى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ
اور اے میری قوم! اپنے رب سے معافی چاہو
پھر اس کی طرف رجوع کرو۔ تم پر زور کی بارشیں بھیجے گا
اور تم میں معنی قوت ہے اُس میں اور اضافہ کرے گا
اور جرم کتنے ہوتے روگردانی نہ کرے۔

(۵۲:۱۱)

حضرت نوح علیہ السلام ان سے بھی پہلے اپنی قوم کو یوں تلقین فرما چکے تھے:-

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُواْ رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا
يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُرْسِلُ دُكَّكُمْ
بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّتٍ وَ
يَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا مَا لَكُمْ لَا تَرْجِعُونَ
لِلَّهِ وَقَارًا
تو میں نے کہا:- اپنے رب سے معافی مانگو۔
وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے۔ تم پر زور دار
بارشیں بھیجے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد
کرے گا اور تمہارے لیے باغ بنادے گا اور تمہارے
لیے نہریں بنائے گا۔ تمہیں کیا ہوا کہ اللہ سے عزت
حاصل کرنے کی امید نہیں رکھتے۔

(۱۱: ۱۰ تا ۱۳)

قرآن کریم کی رو سے استغفار کرنے والوں کو مذکورہ نعمتیں ملتی ہیں اور سب سے بڑی نعمت تو وہ کامیابی ہے جو آخرت

ہاں دکھا دے یا الہی! پھر وہ صبح و شام تُو
دوڑ پیچھے کی طرف اسے گردِ شش ایام تُو

میں نصیب ہوگی۔ لیکن استغفار اس کا نام نہیں ہے کہ استغفار کی تسبیح رٹتے رہیں اور سارے گناہ کرتے رہیں۔ یہ استغفار نہیں بلکہ اپنے آپ کو دھوکہ دینا ہے۔ اپنی جان کو ہلاکت کے گڑھے میں دھکیلنا ہے۔ جانِ برادر اپنے گناہوں کو چھوڑا جاتا ہے اور پھر گزشتہ گناہوں کی انتہ تھانی سے معافی مانگی جاتی ہے۔ اگر حقوق العباد کا معاملہ ہے تو صاحبِ حق کا حق ادا کر کے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے۔

تو یہ کہ دوڑ تو کھلا ہوا ہے لیکن قوم کا بیشتر حصہ برائیوں پر کمر بستہ ہوا پڑا ہے۔ جو نہیں کرنا چاہیے تھا وہ سب کچھ کیا جا رہا ہے۔ جن برائیوں کو غیر مسلم بھی چھوڑ چکے اُن سب کو نبیِ صحت سے مسلمان کہلانے والوں نے اپنا رکھا ہے۔ کس درجے کے راہِ بُرے ہو چکے ہیں یہ سب کے سامنے ہے جبکہ اہل نظر اس صورتِ حال پر خون کے آنسو رو رہے ہیں۔ ایسے اسباب پیدا کرنے کی آشد ضرورت ہے کہ لوگوں کے دلوں میں خوفِ خدا اور خطرہ روزِ جزا پیدا ہو جائے۔ غیر مسلموں نے آخرت کو پس پشت ڈال رکھا ہے لیکن اپنی دنیا کو تو سنوار لیا۔ دنیا کو تو اپنے لیے جنت بنا لیا۔ جبکہ مسلمان کہلانے والوں نے اپنی دنیا اور آخرت دونوں کو برباد کر رکھا ہے۔ کبھی یہ قوم پرری دنیا کے سامنے انسانیت کا ثبوت پیش کیا کرتی تھی لیکن آج ہم سامانِ تضییع ہو کر رو گئے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَغْفِرُوا لِلذَّنْبِ الَّذِي كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ
وَسَلِّمُوا فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

حضور کا دل اور رات میں روزانہ استغفار کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: خدا کی قسم، میں روزانہ ستر مرتبہ سے زیادہ بار گاہِ خداوندی میں استغفار اور توبہ کرتا ہوں

توبہ کرنا

قادہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ سے سچی توبہ کرنی چاہیے یعنی غلوں و دلہا
عاصم بن ثوبان کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے دو حدیثیں بیان فرمائیں، ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور دوسرا اُکا اُکا بنا قول ہے۔ اپنا قول یہ بیان فرمایا کہ مومن اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے جیسے کوئی آدمی پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہو اور وہ قندے کے گیمیں یہ اور پہاڑ اُگرے جبکہ قاسق و فاجر آدمی اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے جیسے ناک کے اوپر سے گھٹی گھنٹی ہوئی پہاڑ کی اور فرمایا کہ اس طرح ابوہریرہؓ نے اپنے ہاتھ کے ذریعے ناک کے اوپر سے گھنٹی بتایا پھر حدیث

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَلَا أَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ إِلَّا سَبْعِينَ مَرَّةً

۱۲۳۴۔ بِاللَّيْلِ وَالنَّوْصَةِ قَالَ قَتَادَةُ تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً تَصُوحًا صَادِقَةً النَّاصِحَةَ
۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شَرَكِبٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ سُرَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ قَالَ إِنَّ الْعَمْرَيْنِ يَرَوْنِ ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخِفُّ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَإِنْ أُنْفِجَ جَرِيرُ ذُنُوبِهِ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى النَّعْلِ فَقَالَ يَهْ هَكَذَا قَالَ تَوْبَتُهُ فَايَبُ بِيَدِهِ فَوَزَنَ أَنْفَهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَنْزَلَ بِتَوْبَةِ عَبْدِي مِنْ

١٣٣٤ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ سَمِعْتُ
مَنْصُورًا عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الرَّبِيعُ

حضرت براہین غائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حجب تنم نہو ایگا

حضرت عبداللہ بن مسعود سے اس کھروایت کیا۔ ایک ایسی قسم کی روایت بنی حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی۔

میں جانے لگو تو دھوکہ دے کر مجھے نماز کے لئے گیا جاتا ہے، پھر اپنی داہنی
 کمرہ پر لیٹ جاتا اور کہہ: "اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے
 پروردگار اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اور تجھے اپنا پشت پناہ بنالیا
 تجھ سے ڈرتے اور رغبت رکھتے ہوئے تیرے سوا کوئی جگہ ہے نہ
 اور ٹھکانا نہیں جو کتاب تو نے نازل فرمائی میں اس پر ایمان لایا اور
 تیرے اس نبی پر جو تو نے بھیجا۔ اگر تو مر بھی جائے تو فطرت پر میرے
 گاہ۔ ان کلمات کو اپنی ہر گفتگو سے بعد میں رکھا کر
 میں نے کہا کہ کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کہہ سکتا ہے کہ میں نے خدا کو نہیں بلکہ وہی رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کہا کر۔"

سوئے وقت کیا پڑھے

ربیع بن حراش کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم صبح بستر پر جاتے تو کہتے: "تیرے نام کے
 ساتھ سوتا اور جاگتا ہوں، جب آپ بیدار ہوتے تو کہتے:
 "خدا کا شکر ہے جس نے میں مرنے کے بعد زندہ کیا
 اور اسی کی طرف لوٹا ہے۔"

ابو اسحاق نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو
 حکم دیا۔ ابو اسحاق جہلی نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو وصیت فرمائی کہ جب
 تم اپنی خواب گاہ میں جانے کا ارادہ کرو تو کہو: اے
 اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور اپنا معاملہ

تیری تحویل میں دیا اور میں تیری طرف متوجہ ہو گیا اور میں نے
 اپنا پشت پناہ بن لیا تیری جانب رغبت ہونے کے باعث
 تیرے سوا جگہ نہ اور ٹھکانا اور کسی کے پاس نہیں۔ میں تیری اس
 کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے اس نبی پر جو تو
 نے بھیجا۔ اگر تم مر بھی گئے تو فطرت پر مرد گے۔

بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَتَيْتَ مَضْجِعَكَ فَتَوَضَّأْ
 وَصَلِّ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ
 وَقُلْ: اللَّهُمَّ اسَلِّمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَقَوَّضْتُ أَمْرِي
 إِلَيْكَ وَالْحَاجَاتُ ظَهَرَتْ لِي إِلَيْكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ
 لَا مَلْجَأَ لِي إِلَّا بِكَ أَمَّا الْيَمِينُ، أَمَنْتُ بِكَ يَا
 اللَّهُ أَنْزَلْتَ وَبَيَّيْتُكَ الَّذِي أُرْسَلْتَ، فَإِنْ مِتُّ
 مِتُّ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاجْعَلْهُنَّ أَخِيذًا لِقَوْلِي. فَقُلْتُ
 اسْتَدْرَكُوهُنَّ وَبِرسُولِكَ الَّذِي أُرْسَلْتَ قَالَ كَذَلِكَ
 بَيَّيْتُكَ الَّذِي أُرْسَلْتَ.

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا نَامَ

۱۲۳۸ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
 عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حَنْبَلَةَ
 قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّى
 إِلَى فِرَاسِهِ قَالَ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا. وَإِذَا
 قَامَ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا
 وَالْبِرُّ الشُّرُورُ.

۱۲۳۹ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الزَّيْنِعِ وَحُمَيْدُ بْنُ
 عَزْرَةَ عَنِ ابْنِ الْأَعْثَمِ عَنْ ابْنِ الْأَعْثَمِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ
 بَنِي عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا
 فَحَدَّثَهُ إِذَا مَاتَ حَدَّثَهُ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ
 الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَّى رَجُلًا فَقَالَ إِذَا أَمَدَدْتُ
 مَضْجِعَكَ فَقُلْ: اللَّهُمَّ اسَلِّمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَ
 قَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَ
 الْحَاجَاتُ ظَهَرَتْ لِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا
 مَلْجَأَ لِي إِلَّا بِكَ أَمَّا الْيَمِينُ، أَمَنْتُ بِكَ يَا
 اللَّهُ أَنْزَلْتَ وَبَيَّيْتُكَ الَّذِي أُرْسَلْتَ، فَإِنْ مِتُّ
 مِتُّ عَلَى الْفِطْرَةِ.

بَابُ ۱۲۳۰ وَضْعُ الْيَدِ الْيُمْنَى تَحْتَ الْخَدِّ

الْأَيْمَنِ

۱۲۳۰ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اخْتَدَمَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعُ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمَرْتُ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَالْبُحْرَانُ لِلَّهِ وَرَبِّ

بَابُ ۱۲۳۱ النَّوْمُ عَلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ

۱۲۳۱ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيْبِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَسَأْتُ نَفْسِي الْيَمِينُ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَخَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، لَا لِحَاجَاتٍ ظَهَرَتْ إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، أَمَنْتُ بِكَ يَا إِلَهِي الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبَيْتِكَ الَّذِي أَرْسَلْتِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَهُنَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَحْتَ لَبِئَتِهِ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ، أَسْتَرْهَبُوهُمْ مِنَ الرَّهْبَةِ مَلَكُوتٌ. مَلِكٌ. مَثَلٌ رَهْبُوتٌ خَيْرٌ مِنْ رَجَبُوتٍ. تَقُولُ تَرْهَبُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَرْحَمَ.

بَابُ ۱۲۳۲ الدُّعَاءُ إِذَا انْتَبَهَ بِاللَّيْلِ

۱۲۳۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَشَّ عِنْدَ مَيِّمُونَةٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَى حَاجَتَهُ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ قَامَ ثُمَّ قَامَ فَاتَى الْفَرْجَ فَلَطَّقَ شَيْئًا قَرِيبًا

دائیں ہاتھ کو دائیں رخسار کے نیچے رکھے۔

ربیع بن حراش نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت جب خواب لگاہ میں بہاتے تو اپنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ لیتے پھر کہتے: "اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ سوتا اور جاگتا ہوں۔" جب بیدار ہو تو کہتے: "خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اُسی کی طرف لوٹتا ہے۔"

دائیں گروٹ پر سونا

حضرت براہ بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر آتے تو دائیں گروٹ پر سونے تھے، پھر کہتے: "اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے پر رکھی اور تیری جانب متوجہ ہوا اور اپنا معاملہ تیرے پر کر دیا اور تجھے اپنا پشت پناہ بنایا، تیری جانب رغبت اور تیرا ڈر ہونے کے باعث، جائے پناہ اور ٹھکانا تیرے سوا اور کہیں نہیں۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے اس نبی پر جو تو نے بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کلمات کا کہنے والا اگر اس رات کو مر بھی جائے تو فطرت یعنی اسلام پر مرا اسْتَرْهَبُوهُمْ مشق ہے الرَّهْبَةُ سے اور مَلَكُوتٌ مَلِكٌ سے مثیل مشہور ہے تَعَبُوتٌ (ڈرنا) بہتر ہے تَحَوُّتٌ (مہربانی) سے اور کہتے ہیں رَغْبَةُ (ڈرنا) بہتر ہے رَحْمٌ (رحم کرنا) سے۔

رات کو جاگ اٹھے تو یہ دعا مانگے

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رات حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گزاری۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور جب اپنی حاجت سے فارغ ہوئے تو منہ اور ہاتھ دھوئے اور سو گئے پھر کھڑے ہوئے، منگیزے کے پاس آئے، اس کا منہ کھولا اور درمیانہ

كَمْ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ ابْنُ قُصْوَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَدْ أَبْلَغَ
فَضْلَهُ فَقَسَمْتُ فَتَحْتِيتُ بِرَأْيِهِ أَنْ يَرَى أَيْ كُنْتُ
أَقْبَهُ قَتَوَضَّأْتُ فَقَامَ يُصَلِّي فَقَسَمْتُ عَنْ يَسَارِهَا فَخَذَ
بِأَذُنِي فَأَرَادَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَكُنْتُ مَتَّهِلَةً فَكَلِمَتُكَ
عَشْرَةَ رَكَعَةٍ ثُمَّ اضْطَجَعْتُ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ
إِذَا نَامَ لَفَخَ فَخَذَنِي بِأَذُنِي بِالضَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ
يَتَوَضَّأْ وَكَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي
قَلْبِي نُورًا أَقْبِي بَصَرِي نُورًا أَقْبِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ
تَحِيَّتِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفِي نُورًا وَتَحِيَّتِي
نُورًا وَأَمَّا مِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا قَالَ
كَرِيمٌ وَسَبَّحَ فِي الثَّابُوتِ، فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ زُكَاةِ
الْعَبَالِ فَحَدَّثَنِي بِهَذَا فَذَكَرَ عَصِي وَبَاحِي وَدَعَى
وَشَعْرِي وَبَشَرِي وَذَكَرَ خَصَلَتَيْنِ.

وہو کیا یعنی حضور یا لہامہ بانی استعمال نہ فرمایا۔ پس آپ نے نماز
پڑھی اور میں بھی کھڑا ہو گیا مگر دیر کر کے اٹھا کیونکہ مجھے یہ اچھا
محسوس نہ ہوا کہ آپ یہ سمجھیں کہ میں دیکھ رہا تھا۔ پس میں نے وضو
کیا اور نماز پڑھنے کیلئے آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا چنانچہ
آپ نے میرا گلن پکڑا اور مجھے بائیں جانب کھڑا کر لیا۔ آپ نے
میں نے بوری تیرہ رکعتیں پڑھیں، پھر لیٹے اور سو گئے، یہاں تک کہ
ختر آئے لیٹے گئے اور آپ جب بھی سوتے تو ختر آتے لیٹتے پھر حضرت
جلال نے نماز کے لئے اذان پڑھ دی۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور
وضو نہ فرمایا اور آپ اپنی دعا میں کہہ رہے تھے: اے اللہ
میرے دل میں نور پیدا کر دے اور میری نگاہ میں نور اور میری
سماعت میں نور اور میرے دائیں اور میرے بائیں نور اور میرے
اوپر نور اور میرے نیچے نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور
مجھے نور بنا دے کریم کا بیان ہے کہ آپ نے سات چیزوں کا وہ
حد ۱۲۴۲۔ ذکر فرمایا میں حضرت عباس کی اولاد میں سے ایک شخص سے

بلا تو اس نے ان کا ذکر کر کے عصبی دلچسپی سے ذکر کیا نیز دوجہ میں اور بیان کیں۔
ف: ابی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ میرے آگے پیچھے، دائیں بائیں اور اوپر نیچے نور ہی نور کر
میں نیز میرے تمام اعضاء کو نورانی بنا دے اور آخر میں دعا کی کہ واجْعَلْ لِي نُورًا اور مجھے سراپا نور بنا دے۔ ظاہر ہے کہ
کہ پروردگار عالم نے ضرور ایسا ہی کر دیا ہو گا۔ لہذا رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر کسی کے نزدیک پہلے سے نور نہیں تھے تو
ایسا دیا کہ نور ہی نور ہو گیا۔ **نُورًا عَلَيَّ نُورًا** بنایا گئے ہوں گے، **لَهَا مَسْكَنٌ** کو اہی چاہیے کہ منہ کے نور ہوئے کا اب
ترانہ کہ کریں اور وہ بھی کہا کریں کہ یا رسول اللہ!

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
ترے میں نور، تیرا سب گھرانا نور کا

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ
بِمَعْتِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ
مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ
نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ
أَنْتَ قَيُّمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ
الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ قَوْلُكَ حَقٌّ وَ

طاووس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کے وقت
غہ نہ پڑھتے تو کہتے: "اے اللہ سب تعریفیں تیرے لئے ہیں
تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور جو کچھ ان میں ہے اور قابلِ نظر
تو ہے، تو آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور جو کچھ ان
میں ہے، تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ تو سچا ہے تیرا وعدہ سچا ہے، تیری
بات سچی ہے، تیرا بلا یعنی جنت یقینی ہے، وعدہ یقینی ہے

قیامت یقینی ہے مگر سبھی سچے ہیں اور محمد مصطفیٰ سچے ہیں اے
اللہ! میں تیرا فرمانبردار ہوں اور میں نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تجھ پر
ایمان لایا اور تیری طرف میں نے رجوع کیا، تیری مدد کے سہارا
(مومنوں سے) جھگڑا اور تیرے سپرد میں نے اپنا فیصلہ کیا پس جو

میں نے پہلے کیا اور آئندہ کروں اُسے معاف فرما دے اور جو میں
نے چھپایا اور ظاہر کیا تو ہی سب سے پہلے بھقا اور تو ہی سب کے
سوئے وقت تکبیر اور تسبیح پڑھنا

ابن ابی لیلیٰ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی
ہے کہ حضرت فاطمہ نے اُن چھالوں کی جو چمکی پینے کے باعث اُن کے
ہاتھوں میں پڑ گئے تھے حضور سے شکایت کی چنانچہ وہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں خادم مانگنے کیلئے حاضر ہوئے لیکن آپ کو
نہ پایا چنانچہ حضرت عائشہ سے اس امر کا ذکر کیا، جب حضور ان کے پاس
تشریف لائے تو انہوں نے یہ بات گوش گزار کر دی حضرت علی کا بیان ہے کہ پھر
حضور ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے ہم
کھڑے ہوئے مگر نافرمایا کہ اپنی اپنی جگہ رہو پس آپ ہمارے درمیان
بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے
میں محسوس کی پھر فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی چیز بتاؤں جو تمہارے لئے
خادم سے بہتر ہو جب تم اپنے بستروں پر لیٹے گویا اپنی خواب گاہ بنجالو
تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہو تین مرتبہ سبحان اللہ کہو اور تین مرتبہ الحمد
للہ کہو لیا کرو، یہ تمہارے لئے خلام سے بہتر ہے، شعبہ، خالد، جو
سوئے وقت نعوذ اور کچھ قرآن کریم سے پڑھنا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب
بستر پر جانے لگتے تو سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر اپنے دونوں
ہاتھوں پر دم کرتے اور پھر انہیں اپنے جسم اطہر پر مل
لیا کرتے تھے۔

بستر چھار کر سونا

ابو سعید خدری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم

لِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْحَجَّةُ حَقٌّ وَالنَّاسُ حَقٌّ وَالسَّلَاطَةُ
حَقٌّ وَالشَّيْطَانُ حَقٌّ وَحُمِدُكَ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ
وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَ إِلَيْكَ أُنْذِرْتُ وَبِكَ
خَاصَمْتُ وَ إِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاعْفُ عَنِّي مَا قَدَّمْتُ وَمَا
أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ
أَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَوْكَلُ إِلَهًا غَيْرَكَ

باب ۲۴۴ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ
عَلَيْهَا السَّلَامُ شَكَتْ مَا تَلَقَّى فِي يَدَيهَا مِنَ الرَّحَى ذَاتَ
النَّيِّ حَتَّى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَّالَهُ خَادِمًا فَلَمْ
يُجِدْهُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ، فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ
قَالَ فَمَا جَاءَ وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبَتْ أَقْدُمُ
فَقَالَ مَكَانَكَ، نَجَسَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدَتْ بَرْدًا فَمَدَّ
عَلَى صَدْرِي فَقَالَ أَلَا أَدْلِكُكُمْ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ
مِنْ خَادِمٍ إِذَا أَوَيْتُمْ إِلَى فِرَاشِكُمْ أَوْ أَخَذْتُمْ
مَضَاجِعَكُمْ، فَتَكَبَّرَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَسَبَّحَا
ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَبُذِلَ
خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ خَادِمٍ، عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ
إِبْنِ سِيرِينَ قَالَ: التَّسْبِيحُ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ

باب ۲۴۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
الْثَّيْتُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِلُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي
عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ كَفَّتْ يَدَايِهِ
وَقَرَأَ بِالْمَعْرُودَاتِ وَمَسَّحَ بِهِمَا جَسَدَهُ

باب ۲۴۶

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي

سَعِيدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّى أَحَدُكُمْ لِرَأْسِهِ
فَلْيَنْعَضْ فِرَاشَهُ يَدًا اخْلَتْ أَرَاكِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا
خَلَعَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ يَا سَمِيكَ رَبِّ وَصَدَّقْتَ جَنِّي

وَبِكَ أَدْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكَتَ نَفْسِي فَأَرْجُو أَنْ أَسْأَلَهُ
فَلْيَحْظَرْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِينَ. ثَابِتُ بْنُ أَبِي
رَاسْمٍ عَنْ بَنِي تَكْرِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ. وَقَالَ يَحْيَى
وَبَشِيرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَرَاوَاهُ مَا لَكَ وَأَنْ عَجَلًا
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ الدُّعَاءِ بِصِفَةِ اللَّهِ

۱۲۴۷. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْمَشِ
وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْتَزِلُ
رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا
حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي
فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأَعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي
فَأَغْفِرَ لَهُ.

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ

۱۲۴۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَدَسَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُرَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْغَيْبِ
وَالْخَبَائِثِ.

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ

۱۲۴۹. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
زُرَّاعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرْدَةَ
عَنْ بَشِيرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَدْنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ

میں سے کوئی اپنے بستر پر جانے لگے تو اسے چاہیے کہ اپنے بستر کو اپنی آرا
کے اگلے ٹانگہ سے صاف کرے کیونکہ اُسے کیا معلوم کہ اُس کے
بعد کیا چیز اُس پر آگئی۔ پھر کہے: اے اللہ! میرے نام کے ساتھ میں اپنا
پہلو بستر سے لگاتا ہوں اور تیری عنایت سے اٹھاتا ہوں۔ اگر تو میری دعا

قبض فرمائے تو اُس پر رحم کرنا اور اُس کی حفاظت فرماتا ہے تو نے
نیک بندوں کی حفاظت فرمائی۔ اسی طرح ابو ہریرہ، اسمعیل بن زکریا
نے عبد اللہ سے روایت کی۔ یحییٰ، بشر، حبیب اللہ،
سعید، حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ مالک اور ابن عجلان،
سعید، حضرت ابو ہریرہ نے اس کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
آدھی رات کے وقت کی دعا

ابو عبد اللہ شافعی اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر رات کو اللہ تبارک و تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف
اپنی شان کے مطابق نازل فرماتا ہے جبکہ رات کا آخری تہائی حصہ
باقی رہ جاتا ہے۔ فرماتا ہے: کون ہے مجھ سے دعا کرنے والا تاکہ
میں اُس کی دعا قبول فرماؤں، کون ہے مجھ سے سوال کرنے والا
تاکہ میں اُسے عطا کروں، کون ہے مجھ سے استغفار کرنے والا تاکہ
کہ میں اُس کی مغفرت کر دوں۔

بیت الخلاء میں جانے کے وقت کی دعا

عبد العزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
جب بیت الخلاء میں داخل ہونے لگتے تو کہتے: اے اللہ! میں
ٹپاکی اور ٹپاگوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

صبح اٹھنے پر کیا پڑھے

حضرت شداد بن ادس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کیے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: سید الاستغفار
یہ ہے: اے اللہ! تو میرا رب ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر تو

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ اللَّهُمَّ
أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَ
أَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ
بِعَمَلِكَ وَبِقَوْلِكَ بِذَنْبِي كَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ
الدُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ إِذَا
قَالَ عِبْنُ مَيْمُونٍ فَمَاذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ
الْجَنَّةِ إِذَا قَالَ حِينَ يُصْبِحُ ثَمَاتٌ مِنْ يَوْمِهِ مِثْلُهُ
۱۲۵۰ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ رَيْبِيِّ بْنِ جِرَاشٍ عَنْ
حَدَّثَنَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ: يَا سَمِيعُ اللَّهُمَّ أَمُوتْ وَأَحْيَا
إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا
بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ.

۱۲۵۱ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَزْمٍ عَنْ مَنْسُورٍ
عَنْ رَيْبِيِّ بْنِ جِرَاشٍ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا اخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ يَا سَمِيعُ أَمُوتْ
وَأَحْيَا فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا
بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ.

باب ۵۵ الدعاء في الصلاة

۱۲۵۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا
الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي بَكْرِ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِثْفِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ
فِي صَلَاتِي قَالَ قُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا
كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الدُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْزِزْ لِي مَخْرَجَهُ
مِنْ عَذَابِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ
قَالَ عُمَرُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ عَمْرِو قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

تو نے مجھے یہاں کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور جو تجھ سے عہد
وعدہ کیا تھا اُس پر بساطِ بھر قائم ہوں جو تو نے مجھے نعمتیں دیں
اُن کا اقرار کرتا ہوں اور تیرے حضور اپنے گناہوں کا اقرار
کرتا ہوں پس تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو

کوئی بخش نہیں سکتا میں اپنے اعمال کی برائی سے تیری پناہ
چاہتا ہوں۔ اگر کوئی شام کو اسے پڑھے اور رات کو مہر جائے تو
جنت میں داخل ہو یا اہل جنت سے ہو گیا اور اگر صبح کے وقت
ربیع بن جراح نے حضرت حدیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب
سوئے کا ارادہ فرماتے تو کہتے: اے اللہ! میں تیرے نام
کے ساتھ سوٹا اور جاگتا ہوں اور جب بیدار ہوتے تو
کہتے: خدا کا شکر ہے جس نے ہمارے مرنے کے بعد ہمیں زندہ
کیا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

حرفہ بن حمر کا بیان ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رات کے وقت جب نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو کہتے: اے
اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ مرنے اور جیتا ہوں۔ اور جب
بیدار ہوتے تو کہتے: خدا کا شکر ہے جس نے ہمارے
مرنے کے بعد ہمیں زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

نماز میں پڑھنے کی دعا

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص کا بیان ہے کہ حضرت
ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ مجھے ایسی دعا سکھا
جس کے ساتھ میں نماز میں دعا کیا کروں۔ فرمایا کہ تم لوگوں
کہا کرو: اے اللہ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا بہت
زیادہ ظلم اور گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا مگر تو۔ پس
مجھے بخش دے اپنی خاص مغفرت کے ساتھ اور مجھ پر رحم
فرما۔ بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔ عمرو، یزید، ابو الخیر
عبد اللہ بن عمر، حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمَةَ مَالِكُ بْنُ سَعْدٍ
حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ غَالِبٍ وَكَ
تَجْمُورٍ بِسَلَامٍ لَكَ وَلَا تَخَافْتُ بِمَا أُنْزِلَتْ فِي الدُّعَاءِ.

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ عَنْ مَقْصُورٍ عَنْ أَبِي قَاتِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ لَنَا لَقَوْلٌ فِي الصَّلَاةِ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ السَّلَامُ
عَلَى فَلَانٍ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ
يَوْمٍ: إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا تَقَدَّ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ
فَلْيَقُلْ الْحَيَّاتُ لِلَّهِ إِلَى تَوَلَّيَ الصَّالِحِينَ، فَإِذَا قَالُوا
أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ لِلَّهِ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ حَالٍ أَشْهَدُ
أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
كَفَّرَ بِيخَيْرٍ مِنَ النَّسَاءِ مَا شَاءَ.

بَابُ الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَخْبَرَنَا
وَرَوَاهُ عَنْ أَبِي سَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَى
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّكُونِ بِاللَّحْجَةِ وَاللَّيْلِ
لِلْعِيْمِ قَالَ كَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ سَكُورًا كَمَا صَلَّيْنَا وَ
جَاهِدُوا كَمَا جَاهَدْنَا وَتَلَفْتُمْ أَهْلَ الدُّكُونِ فَتُفْضَلُ لِقَائِهِمْ
وَلَيْسَتْ لَنَا أُمُورٌ قَالَ: أَفَلَا أَخْبَرَكُمْ بِمَا هُوَ
تَذَكُّرُونَ مَنْ كَانَ تَبْلُغُهُ دَسِيْقُونَ مَنْ جَاءَ
بَعْدَكُمْ وَلَا يَأْتِي أَحَدًا بِمِثْلِ مَا جَاءَ بِهِمْ إِلَّا مَنْ جَاءَ
بِمِثْلِهِ، تَسْبِعُونَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَتَحْمَدُونَ
عَشْرًا وَتُكْرِمُونَ عَشْرًا تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
عَنْ أَبِي سَالِحٍ وَرَوَاهُ ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي سَالِحٍ وَرَوَاهُ ابْنُ
حَبِوَةَ وَرَوَاهُ جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَجِيحٍ عَنْ
أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَرَوَاهُ سَلِيلٌ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْجَرِيرُ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ آیت: اور نہ اپنی نازیں بہت بلند آواز
سے بڑھو اور نہ بالکل آہستہ یہ دو جگہ کے بارگاہ میں نازل فرمائی گئی ہے

ابو قاتل کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نازوں میں یوں سلام کہا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ
پر سلام ہو فلاں پر سلام ہو پس ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خود سلام ہے جب تم میں سے کوئی نماز
کے قعدہ میں بیٹھے تو اسے یہاں کہ یوں کہتے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى
الْمُرْسَلِیْنَ مَلَکٌ یُّجِیبُ اسَیْ طَرَفَیْ کُلِّیْ غَاوِیْ سَمَانٍ وَزَمِیْنٍ مِّنْ حِیْثُ اللّٰہِ
کے نیک بندے میں سب کو سلام پہنچانے کا بھروسہ ہے۔ میں گواہی
دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں
کہ محمد مصطفیٰ آپ کے بندے اور آپ کے رسول ہیں۔ پھر جو چاہے دعا کرے
نماز کے بعد دعا۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ لوگ عرض کرتے تھے: یا رسول اللہ! اللہ لوگ تو درجہ
اور پیشہ کی نعمتوں میں ہادی سے گئے۔ فرمایا کہ یہ کچھ کمرہ عرض کی کہ جس
طرح انہوں نے نماز میں تو مجھے بھی ملے جس طرح انہوں نے
جہاد کیا تو مجھے بھی کیا لیکن انہوں نے اپنا دوا فرما دیا وہ غلاموں سے
کیا جبکہ ہمارے پاس بلا نہیں ہے۔ فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ
بتاؤں جس کے باعث تم ان لوگوں کے برابر ہو جاؤ جو تم سے پہلے
ہو گئے تھے اور ان لوگوں سے بڑھ جاؤ جو تمہارے بعد آئیں گے اور
تمہارے برابر کوئی نہ ہو سکے۔ گمراہ جو تمہاری طرح کرے۔ تم اپنی ہر
نماز کے بعد دس دفعہ سبحان اللہ، دس دفعہ الحمد للہ اور دس دفعہ
اللہ اکبر کہنا کرو۔ عبد اللہ بن عمر نے سنی سے اسی طرح روایت کی،
ابن عجلان نے سنی اور درجہ جہاد سے روایت کی۔ جو میرے بعد
نہیں ہیں، ان کے والد ماجد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی۔ زاد مولیٰ المغیرہ بن شعبہ کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ

عَنْ مُنْصَوِّرٍ عَنْ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَازِيحٍ عَنْ قَدَاحِ مَسْلُوكِ
الْمُعَاوِيَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُخَيَّرَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي
سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ
فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ إِذَا سَلَّمَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ. اللَّهُمَّ لَا مَا نَعْرِ لِمَا أُعْطِيتَ وَلَا مَعْطَى لِمَا مَنَعْتَ
وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَنَّةِ مِنْكَ الْجَنَّةُ. وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ
مَنْصَوِّرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُسَيَّبَ
بَابُ ۱۲۵۷
قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَصَلَّ عَلَى هِمٍّ
وَمَنْ خَصَّ أَخَاهُ بِالْدُّعَاءِ دُونَ نَفْسِهِ وَقَالَ
أَبُو مُوسَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ
اغْفِرْ لِعَبِيدِي أَجْيَ عَامِرٍ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ
قَيْسٍ ذَنْبَهُ.

۱۲۵۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ
بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ
قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ
قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَوْمِ أَيَا عَامِرٌ نَوَاسِمُنْتَ امِنْ حَيْثُ نَزَلْتَ
فَنَزَلْتُ مَعَهُمْ يَدٌ حَرَّتْ بَالَهُ لَوْلَا اللَّهُ مَا أَفْقَدْنَا
وَذَكَرْ شِعْرًا غَيْرَ هَذَا أَوْ لَكِنِّي لَوَ احْفَظُهُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا السَّائِلُ
قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ وَقَالَ رَجُلٌ
مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْلَا مَنَعْتَنِي أَنْ يَفْلُصَ صَافِ
الْقَوْمُ قَاتِلُوهُمْ وَأَصِيبُ عَامِرٍ بِقَاتِلِهِ سَيِّئٌ
نَفْسِهِ ذَمَاتٌ فَلَمَّا أَمْسُوا وَقَدُوا نَارًا كَثِيرَةً
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ
النَّارُ عَلَى أَيْ شَيْءٍ تُوقَدُونَ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْحُبَيْرِ
النَّسَبِيُّ فَقَالَ أَهْلُ بَيْتِ مَا فِيهَا وَكَتَبُوا مَا قَالَ
رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَتْ يَدَايُ مَا فِيهَا وَنَفْسِي لَهَا
قَالَ أَوْدَكَ.

تعالیٰ عنہ نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان کے لئے خط میں لکھا کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلام پھیرتے ہی ہر نازکے بعد کہتے:۔
اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے۔ اُس کا کوئی شریک
نہیں اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جو تو عطا فرمائے اُسے کوئی روک
نہیں سکتا اور جو تو روکے اُسے کوئی دے نہیں سکتا کوئی شان و کرامت
انہی مرضی سے نفع نہیں پہنچا سکتا کیونکہ شان کا عطا کرنے والا تو ہے
شعبہ نے منصور اس کی روایت کی اور کہا کہ میں نے اسے سب سے سنا

جو اپنے مسلمان بھائی کیلئے دعا کرے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اُن کے لئے دعا کیجیے۔ حضرت ابوموسیٰ سے سنا
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی:۔ اے اللہ! عبد اللہ
بن عامر کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! عبد اللہ بن قیس کے
گناہ بخش دے۔

یزید بن ابوعبید مولى سلمة کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
ساتھ خيبر کی طرف نکلے تو ایک شخص نے کہا:۔ اے عامر! کیا ہی اچھا
ہو کہ آپ ہمیں اپنے اشعار سنائیں۔ پس یہ سواری سے اتر کر حدی
نخوانی کرنے لگے کہ خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ ہلاکت نہ فرماتا تو ہم براہِ بقاء
نہ پاتے اور اس کے علاوہ اور کہتے ہی اشعار پڑھتے جو مجھے یاد نہیں
ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات کہنے والا کون
ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ عامر بن اکوع ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس
پر رحم فرمائے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کاش، آپ
ہمیں ان سے فائدہ حاصل کرنے دیتے۔ جب لوگ صف بستہ ہوئے
تو حضرت عامر کو اپنی ہی تلوار کا زخم لگا جس کے سبب اُن کا وصال ہو
گیا۔ شام کے وقت لوگوں نے طری کثرت سے آگ جلائی تو رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیسی آگ ہے اور کس چیز کیلئے
جلائی جا رہی ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہاتھ لگے ہوں گے۔
فرمایا کہ جو کچھ ہاتھ لگیں ہیں ہے اُسے پھینک دو اور انہیں توڑ دو ایک
اُسی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! گوشت پھینک کر ہاتھ لگ رہی دھونڈ لیں۔

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی مال صدقہ لے کر آتا تو آپ کہتے: اے اللہ افلاں کی اکل پر رحمت نازل فرما چنانچہ اس طرح میرے والد ماجد حاضر خدمت جو کچھ لایا: اے اللہ! اے ابی اوفی پر رحمت نازل فرما۔

فیس بن ابی حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جبریل بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم مجھے ذوالخاند کے منج سے نجات نہیں دلاؤ گے؟ وہ ایک بت تھا جس کی لوگ پوجا کرتے اور اُسے کعبہ بانیہ کہتے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اس عاجز سے گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھا جاتا۔ آپ نے میرے پیچھے ہلے مگر مالہ اور دعا کی۔ یا اللہ! اسے جہاد سے امداد دے۔

یہ بات دینے والا نیز عیادت یافتہ بنان کا بیان ہے کہ میں اپنی قوم قرص (کے پاس آدمی (کچھ سوار) لیکر نکلا۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں اپنی قوم کی ایک جماعت لیکر نکلا چنانچہ میں اُس کے پاس پہنچا اور اُسے جلادیا پھر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ خدا کی قسم، میں نے اُسے قادیان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ام سلمہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ اس تو آپ کا خادم ہے آپ دعا کی: اے اللہ! اسکے مل و اولاد کو بڑھا اور جو اسے عطا فرما ہے اُس میں برکت دے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو مسجد میں قرآن کریم پڑھتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس پر رحم فرمائے کہ اُس نے مجھے فلان فلان آتشیں یاد کروادیں پھر میں فلان فلان سورتوں سے بھول گیا تھا۔

ابو داؤد کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم فرمایا تو ایک آدمی نے کہا کہ اس تقسیم میں رضائے الہی کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ پس میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتا

۱۲۵۸ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو مِيعَتِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَاهُ رَجُلٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ خَلْدٍ فَإِنَّهُ أَيْ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى.

۱۲۵۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَبِيصٍ قَالَ سَمِعْتُ جَبْرِيْلًا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاْتْرِيجِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟ وَهُوَ نَصَبٌ كَالْوُاعِيْدُ وَنَهْ يَسْتِي الْكُفَّةُ الْيَمَانِيَّةُ قُلْتُ يَا سَوَّلَ اللَّهِ اِنِّي رَجُلٌ لَا اَنْتَدُ عَلَى الْخَيْلِ فَصَبَّكَ فِي صَدْرِي فَقَالَ اللَّهُمَّ قَبِّضْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مُهْدِيًا فَكَانَتْ خَرِيْرَتٌ فِي مَنْبَدِي مِنْ أَحْمَسَ مِنْ قَوْمِي وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فَانْطَلَقْتُ فِي عَصْبَةِ قَوْمِي فَانْتَبَهْتُ مَا فَالْعَرَفَةُ لَهَا شَرُّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا سَوَّلَ اللَّهِ وَ اللَّهِ مَا أَتَيْتُكَ حَتَّى تَرْكَلَهُمْ مِثْلَ الْجَحَلِ الْأَجْرِبِ قَدْ مَلَاحَمَسَ وَخَيْلَهَا

۱۲۶۰ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ التَّرْبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ اللَّهُمَّ الْاْتْرِيجِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ رَقِيْمًا اَعْطِيْنِي ۱۲۶۱ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُولُ اِنِّي اُكْسِدُ فَقَالَ رَجِمَهُ اللَّهُ لَقَدْ اَذْكُرْنِي كَذَا وَ كَذَا اَيَّةُ اَسْتَغْفِرُكَ فِي صُورَةٍ كَذَا وَ كَذَا ۱۲۶۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَتِ اَلْ قَسَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمًا فَقَالَ رَجُلٌ اِنْ هَذَا لَقَسَمَةٌ مَا اُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ خَاخِرْتُ

دی تو آپ ناراض ہوئے یہاں تک کہ میں نے جبرہؓ انور پر غصے کے آثار دیکھے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضورؐ کو سب پر رحم فرمائے کہ انہیں اس بھی زیادہ سنا گیا لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

دعا میں قافیہ آمیزی اچھی نہیں

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ لوگوں کو جنت میں ایک بار داخل فرمادو، اگر زیادہ کی نسا ہو تو دوبارہ اور اگر بہت زیادہ چاہو تو تین بار اور ایسا نہ کرنا کہ لوگ قرآن کریم سے اکتا جائیں اور میں تمہیں ایسا کرنے سے منع کرتا ہوں کہ لوگ اپنی خوش طبعی کی باتوں میں مصروف ہوں تو تم ان کی بات کاٹ کر اپنی تقریر جھاڑنا شروع کر دو کہ وہ پریشان ہو کر رہ جائیں، بلکہ خاموشی اختیار کر دو اور اگر وہ تم سے وعظ کرنے کو کہیں تو تقریر کر دو لیکن ان کی خواہش کو دیکھ کر دعا میں مقنع عبارت نہ ہو ایسا کرنے سے اجتناب کر دو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو دیکھا کہ وہ ایسا نہیں کرتے تھے بلکہ ایسا کرنے سے اجتناب ہی فرماتے تھے۔

یقین کے ساتھ دعا کرے کیونکہ خدا پر کسی کا دباؤ نہیں ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اسے چاہیے کہ حتمی سوال کرے اور یوں نہ کہے کہ اے اللہ! اگر توجہ ہے تو مجھے فلاں چیز عطا فرما دے کیونکہ خدا پر دباؤ نہ لگتا کوئی نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی یوں دعا کرے: اے اللہ! اگر توجہ ہے تو مجھے بخش دے۔ اے اللہ! اگر توجہ ہے تو مجھ پر رحم فرما۔ بلکہ حتمی سوال کرے کیونکہ اسے زبردستی روکنے والا کوئی نہیں ہے۔

جلد بازی سے کام نہ لے تو بندے کی دعا قبول ہوتی ہے
ابو سعید موصیٰ ابن الزہری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَبَ حَتَّى رَأَيْتُ
الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ وَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى لَقَدْ أُوتِيَ
بِأَكْثَرِ مِنْ هَذَا أَفْضَلَ

باب ۵۰: مَا يُكْرَهُ مِنَ الشَّجَرِ فِي الدُّعَاءِ
۱۲۶۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمَدِينَةِ
حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ حَدَّثَنَا هَارُونُ الْمَعْرُوفِيُّ
حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْحَرْثِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا النَّاسُ كُلُّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ
أَبَدْتَ فَمَرَّةً تَيْنِ، فَإِنْ أَكْثَرْتَ فَثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا
تَمِلْ النَّاسُ هَذَا الْقُرْآنَ وَلَا أَلَيْبَتَكَ نَأَى الْقُرْمِ
وَهُمْ فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ يَرْحَمُ فَمَنْعَ عَيْنِهِمْ فَتَقَطَّعَ
عَلَيْهِمْ حَدِيثُهُمْ فَمِمْلُهُمْ وَلَكِنْ أَنْصَبْتُ فَإِذَا أَمَرْتُكَ
تَحِيَّاتُهُمْ وَهُمْ يَسْتَهْزِئُونَ، فَانْظُرِ الشَّجَرَةَ مِنَ الدُّعَاءِ
فَلَجْتَنِيهِ فَإِنِّي عَرَفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا ذَلِكَ يَعْنِي لَا يَفْعَلُونَ
إِلَّا ذَلِكَ إِلَّا جَتَنَابَ

باب ۵۱: لِيُعْزِمَ الْمَسْئَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مَكْرَهَ لَهُ
۱۲۶۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَكِيمِ عَنْ النَّسِ بْنِ رَضِيٍّ عَنْ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَعَا
أَحَدُكُمْ فَلْيُعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ وَلَا يَقُولَنَّ اللَّهُمَّ إِنِّي
سَأَلْتُكَ فَأَعْطَيْتَنِي فَإِنَّهُ لَا مَسْرُورَةَ لَهُ

۱۲۶۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ
سَأَلْتُ لِيُعْزِمَ الْمَسْئَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مَكْرَهَ لَهُ

باب ۵۲: يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَعْجَلْ
۱۲۶۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا

عنه سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک تم میں سے کوئی جلدی نہ کرے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے لیکن بوں کہنے لگتا ہے کہ میں نے دعا کی لیکن تو نے قبول نہ فرمائی

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ وَقَالَ أَبُو
مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ بَطْنَيْهِ وَقَالَ
ابْنُ عُمَرَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ قَالَ أَبُو
عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ الْأَوْكَيْسِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَشَرِيكٍ سَمِعَا النَّسَاءَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى
رَأَيْتُ بَيَاضَ بَطْنَيْهِ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور اپنے دو تلوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے کہ: اے اللہ! جو خالد نے کہا میں تیری بارگاہ میں اس سے بری ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

باب الدعاء غير مستقبل القبلة
١٢٦٤ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا أَبُو
عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النَّسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا
الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُسْقِنَا
فَتَغَيَّرَتِ السَّمَاءُ وَمَطَرْنَا حَقًّا مَا كَادَ الرَّجُلُ يَصِلُ
إِلَى مَنْزِلِهِ فَلَمْ تَزَلْ تُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ فَقَامَ
ذَلِكَ الرَّجُلُ أَدْعِيْرُهُ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُصْرِفَهُ عَنَّا
فَقَدْ نَفَرْنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ حَرِّ الْيَنَاءِ وَلَا عَلَيْكَ فَجَعَلَ
السَّحَابَ يَتَقَطَّعُ حَوْلَ الْمَذْبُوحَةِ وَلَا يُمْسِلُ أَهْلُ
الْمَدِينَةِ

قادر کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ جمعہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھ پر بارش ہو جائے۔ اے اللہ! اے اللہ! بارش ہو جائے۔ انہی زبان تک کہ لوگوں کا اپنے گھروں تک پہنچنا دیر ہو گیا۔ چنانچہ اگلے جمعہ تک بارش ہوئی نہ ہی تو وہی آدمی یا کوئی دوسرا کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بارش کو ہم سے بٹالے کیونکہ ہم تو غرق ہو چکے۔ چنانچہ آپ نے دعا کی۔ اے اللہ! اے اللہ! بارش ہو۔ گھر برسنا اور ہم پر نہ برسنا۔ چنانچہ بادل مدینہ منورہ کے ارد گرد چلے گئے اور مدینہ منورہ پر بارش نہ ہو گئی۔

باب الدُّعَاءِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ
١٢٦٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَادِ بْنِ تَيْمِيمٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى هَذَا الْمَضْجِ لَيْسَ تَسْبِيحِي دُعَاءًا وَاسْتَسْقَى ثُمَّ

یہی بنی بنی خباہتیں ہیں جنہیں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ بنی کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بارش کی دعا کرنے کے لئے عید گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ چنانچہ آپ نے بارش کے لئے دعا مانگی۔ پھر قلمہ روم پڑھ گئے اور آپ نے

اپنی بہادر لڑائی۔
حضور کا اپنے خادوم کے لئے بھی عمر اور مال بڑھنے کی
دعا کرنا

قائد کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے فرمایا: میری والدہ ماجدہ عزر (گزارہ) مجھ پر کہ یا رسول اللہ
! اپنے خادوم انس کے لئے دعا کیجئے۔ آپ نے دعا کی: ”
اے اللہ! اس کے مال و اولاد کو زیادہ کر دے اور جو اسے عطا
فرمایا ہے اس میں برکت دے۔“

تکلیف کے وقت کی دعا۔

ابوالعالمیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکلیف کے
وقت یوں دعا کیا کرتے: ”نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو
عظمت اور علم والا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو
آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عرش عظیم کا رب
ہے۔“

قائد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم تکلیف کے وقت یوں دعا کیا کرتے: ”نہیں
ہے کوئی معبود مگر اللہ جو عظمت و حکمت والا ہے۔
نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو عرش عظیم کا رب
ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور
عرش والے عرش کا رب ہے۔“

سخت مصیبت سے پناہ مانگنا

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سخت مصیبت
، بے چینی کے آنے، بڑی قدر اور دشمنوں کے طعن و تشنیع سے ہٹا
مانگا کرتے تھے۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ حدیث میں جہن
باتوں کا ذکر تھا، ایک کا مجھ سے اضافہ ہو گیا۔ لیکن مجھے یہ معلوم نہیں
کہ وہ ایک کنسی ہے۔

اَسْتَقْبِلُ الْفِتْلَةَ وَقَلْبِي بِإِذْنِ اللَّهِ
بَابُ ۱۲۶ دَعْوَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِخَادِمِهِ يَطْوِلُ الْعُمْرَ وَيَكْثُرُ مَالُ

۱۲۶۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا
حَرْبِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النَّسْرِ بْنِ رَضِي اللَّهِ
عَنْهُ قَالَ: قَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ خَادِمُكَ النَّسْرُ
أَدْعُ اللَّهَ لَهُ قَالَ: اللَّهُمَّ اكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ
وَبَارِكْ لَهُ فَيُنَا عَظِيمَةً.

بَابُ ۱۲۷ الدُّعَاءُ عِنْدَ الْكَرْبِ

۱۲۷۰ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ
حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَدْعُو لِعِنْدِ الْكَرْبِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِيمِ.

۱۲۷۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ
بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ. لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ
وَقَالَ وَهَبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ.

بَابُ ۱۲۸ التَّعَوُّدُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ

۱۲۸۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ
الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَمِثْلَ ذَلِكَ
الْأَعْدَاءِ. قَالَ سُفْيَانُ الْحَدِيثُ ثَلَاثٌ زِدْتُ أَنَا وَاحِدَهُ
لَا أَذِ بِي أَنْ يَكُنْ هِيَ.

حضور کا رفیق اعلیٰ سے ملنے کی اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا

ابن شہاب کا بیان ہے کہ سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر نے مجھے اہل علم کے مجمع میں بتایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ تندرستی کی حالت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ کسی نبی کی اس وقت تک روح قبض نہیں کی گئی یہاں تک کہ اُسے جنت میں اُس کا ٹھکانا دکھا دیا گیا اور پھر اُسے اختیار دیا گیا۔ جب آپ بیمار پڑے تو آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا اور گھڑی بھر بھڑکی رہی۔ جب افادہ ہوا تو آپ نے جنت کی دیکھا اور کہا: اے اللہ! رفیق اعلیٰ! میں عرض گزار ہوں کہ کیا آپ ہمیں پسند نہیں فرماتے اور میں جان گئی کہ یہ وہی بات ہے جو آپ ہم سے فرمایا کرتے تھے اور وہ صحیح ہے انہوں نے فرمایا کہ آپ نے جو آخری کلام فرمایا وہ یہی ہے اے اللہ! رفیق اعلیٰ!

موت اور زندگی کی دعا کرنا

قیس بن الوہاحم کا بیان ہے کہ میں حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے سات داغ لگوائے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میں کوئی دعا کرنے سے منع فرمایا نہ ہوتا تو میں ضرور اس کی دعا کرتا۔

قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ جبکہ انہوں نے اپنے پیٹ پر سات داغ لگوائے ہوئے تھے کہ اگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میں موت کی دعا مانگنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں اس کے لئے دعا کرتا۔

عبد العزیز بن حبیب نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص تکلیف کے باعث موت کی تمنا نہ کر جو اُسے پیچھے اور اگر موت کی آرزو کرنے کے سوا چارہ کار نہ ہو تو میں لوں کہنا چاہیے: اے اللہ! مجھے اُس وقت تک زندہ رکھا

یا اے اللہ! دعاؤں کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہم الرفیق الاعلیٰ

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْكَلْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَهْوَصَةً: لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ فَنُحْذِرُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأَسَهُ عَلَى فَيْحْدَى غُثَيِّ عَلَيْهِ سَاءَةٌ ثُمَّ أَفَانُ فَاشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى الشَّقِيقِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى. قُلْتُ إِذَا لَا يَحْتَارُنَا وَ عَلِمْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا دَهْوَ صَحِيحُهُ قَالَتْ فَكَانَتْ تِلْكَ الْخِدْ كَلِمَةً تَكَلِّمُ بِهَا اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى.

باب الدعاء بالموت والحياة

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَدَّادٍ أَخْبَرَنِي عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ أَتَيْتُ خَبَابًا وَقَدْ اكْتَوَى سَبْعًا قَالَ لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ.

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ أَتَيْتُ خَبَابًا وَقَدْ اكْتَوَى سَبْعًا فِي بَطْنِهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَوْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ.

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَامٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْتَلِكَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ الْمَوْتَ لِصَنْدُ نَزَلِ بِهِ دَانَ كَانَ كَابِدًا مَمْلُوكًا لِلْمَوْتِ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا

نہجری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن
صغیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا جن کے اُرد پر رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ پھرا تھا کہ میں نے حضرت سعد بن ابی
وقاص کو ایک دتر پڑھتے ہوئے دیکھا۔

حضور پر درود بھیجنا

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت کعب
بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو انہوں نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں
ایک تحفہ نہ دے دوں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے
پاس تشریف لائے تو ہم عرض گزار ہوئے :- یا رسول اللہ! آپ کی خدمت
میں سلام عرض کرنا تو ہمیں معلوم ہے لیکن ہم آپ پر درود کیسے
بھیجا کریں؟ فرمایا کہ یوں کہا کرو :- اے اللہ! درود بھیج حضرت
محمد مصطفیٰ پر اور اُن محمد پر جیسے تو نے درود بھیج حضرت ابراہیم پر
بیشک تو تعریف کیا گیا اور بزرگی والا ہے اے اللہ! برکت دے
حضرت محمد مصطفیٰ کو اور اُن محمد کو جیسے تو نے برکت دی حضرت ابراہیم

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الْأُحْمَرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْبٍ
وَكَانَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ عَنْهُ
أَنَّهُ رَأَى سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يُؤَدِّيُ بِرُكْعَةٍ.

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ
قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ لَقِيتُني كَعْبَ
بْنَ عَجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً؟ إِنْ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نَصَلِّيُ عَلَيْكَ
قَالَ: فَقُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَيٌّ لَا تَمُوتُ اللَّهُمَّ
بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ
إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَيٌّ لَا تَمُوتُ.

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا
أَبُو إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنَ خَتَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ
اللَّهِ هَذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيُ قَالَ: فَقُولُوا
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ.

بَابُ هَلْ يُصَلَّى عَلَى غَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَصَلَّى عَلَيْهِمْ إِنْ
صَلَّيْتَ سَكَنَ لَكُمْ.

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا
شُعَيْبٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ إِذَا
أَتَى سَجَلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْدَقَتِهِ قَالَ:
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ أَرْنِي يَصْدَقَتِهِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى.

عبداللہ بن خباب کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم عرض گزار ہوئے :- یا رسول
اللہ! آپ پر سلام کرنا تو یہ ہے لیکن ہم درود کیسے بھیجیں؟
فرمایا کہ یوں کہا کرو :- اے اللہ! محمد مصطفیٰ پر درود بھیج
جو تمہارے پیغمبر کے رسول ہیں جیسے تو نے حضرت
ابراہیم پر درود بھیجا اور حضرت محمد مصطفیٰ کو برکت دے اور اُن
اکر محمد کو جیسے تو نے حضرت ابراہیم اور اُن ابراہیم کو برکت دی۔
کیا حضور کے سوا دوسروں پر درود بھیج

ارشاد ربانی ہے :- اور اُن کے حق میں دعائے خیر کر بیشک تمہاری
دعا اُن کے دلوں کا چین ہے (سورہ النور آیت ۱۰۳)

عمر بن مرزہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ
عنہ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت
میں صدقہ دیکر حاضر ہوتا تو آپ کہتے :- اے اللہ! اس پر رحمت نازل
فرما۔ چنانچہ میرے والد ماجد صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے کہا
:- اے اللہ! ابی اوفی کی اُن پر رحمت نازل فرما۔

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَّارِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حَمْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَهَضَنِي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ جَمِيدٌ مُجِيدٌ بِأَبِكَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْبَيْتُهُ فَاجْعَلْهُ لَكَ زَكَاةً وَرَحْمَةً.

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ صَالِحٌ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ فَإِنَّمَا مَوْحِنٌ سَبَبَتْهُ فَاجْعَلْ ذَلِكَ لَهُ قُرْبَةً إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

بَابُكَ التَّعَوُّذُ مِنَ الْفِتَنِ

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غَمْرٍا حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحْفَظَهُ الْمَسْئَلَةَ فَخُصِبَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي الْيَوْمَ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيِّنْتُهُ لَكُمْ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمَا لَا فَاذَاحِلٌ رَجُلٌ لَا فِدَاةَ فِي تَوْبِهِ يَبْكِي، فَإِذَا رَجُلٌ كَانَ إِذَا لَاحَى الرَّجُلَ يُدْعَى لِخَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ إِنِّي قَالَ حَدَّثَنَا عَنْهُ أَنَسٌ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَلَا سَلَامَ دِينًا وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ فِي الشَّيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ إِنَّهُ صُورَتِي الْحَيَّةُ وَاللَّاحِظَتَانِ رَأَيْتُهُمَا وَرَأَى الْكَافِرُ وَكَانَ قَتَادَةُ يَدُكُورُ عِنْدَ هَذَا الْحَبِثِ

عمر و بن مسلم زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ وہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! ہم آپ پر درود کس طرح پڑھا کریں؟ فرمایا کہ یوں کہہ کر دو۔ اے اللہ! محمد مصطفیٰ پر ان کی ازواج و معطرہ اور اولاد پر درود و طہار فرما جسے تو نے آل ابراہیم پر رحمت بھیجی اور محمد مصطفیٰ کو برکت دے اور آپ کی ازواج و اولاد کو جیسے تو نے آل ابراہیم کو برکت دی۔ بیشک تو تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے۔

حضور نے دعائی کہ جس کو میں نے تکلیف دی اُسے کفارہ اور رحمت بنا دے

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا کہ اے اللہ! اجس صاحب ایمان کے لئے میں نے نامناسب لفظ کہیں ہو تو قیامت کے روز اُسے اپنے قرب کا ذریعہ بنا دینا۔

فِتَنُوهُ سَیْنَاهُ مَا لَمْ تَنْ

قادر نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا یہاں تک کہ سوالات کا سلسلہ دہراؤ ہو گیا تو آپ نادم ہوئے اور مزید پوچھ کر آپ نے فرمایا۔ آج تم مجھ سے کوئی ایسی چیز نہیں پوچھو گے جو میں بتانہ نہ دوں آپ نے دائیں بائیں توجہ فرمائی تو ہر شخص کپڑے میں اپنا سر چھپا کر مدد رہا تھا چنانچہ ایک شخص جس کو لوگ اُس کے باپ کے سوا دوسرے کی جانب نسبت کرنے تھے عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ غلام۔ پھر حضرت عمر گویا ہوئے اور عرض کی۔ ہم اللہ کے رب ہوئے اسلام کے دین ہوئے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسول ہوئے پر راضی ہیں ہم فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے آج کی طرح بھلائی اور برائی کو پہلے نہیں دیکھا۔ بیشک مجھے جنت اور دوزخ دکھائی گئیں، یہاں تک کہ میں نے انہیں اس دیوار کے پرے دیکھا۔ قادرہ اہل حدیث

هَذِهِ الْأَيَّةُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ شَيْءٍ إِنْ تُمَيِّدَ لَكُمْ تَسْوَهُمْ.

کریسمس کر تھفت اس آیت کو بھی پڑھا کرتے ہوئے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظالم کی جانیں تو تمہیں بری لگیں (سورۃ المائدہ آیت ۱۰۱)

فت: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے پروردگار نے قیامت تک کی تمام باتیں بتادی تھیں اور ان کی جان بچانا ان کے ہونے والا کوئی چھوٹا یا بڑا واقعہ پر شدید نہیں تھا، اسی لیے بار بار صحابہ کرام کے سامنے اعلان فرمایا اور سوال کرنے کے لیے کہا۔ اس پر ایک صحابی نے سوال کیا کہ حضور میرا باپ کون ہے؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا عام انسانوں کو حقیقی علم نہیں ہوتا بلکہ آدمی کی والدہ ہی اس کے بارے میں حقیقی طور پر جانتی ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتادیا کہ تمہارا باپ مضافہ ہے۔ سبحان اللہ! یہ ہے نگاہ مصطفیٰ کا عالم۔

دوسری رعایت میں یہ بھی ہے کہ ایک چھپا ہوا منافق کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میرا شکنا کہاں ہو گا؟ آپ نے جواب دیا کہ جہنم میں۔ معلوم ہوا کہ اللہ کے عہد کو ہر آدمی کا شکنا نا اہل انہام بھی معلوم ہے جیسا کہ آپ نے ایک دفعہ صحابہ کرام کو دکھایا میں بھی دکھائیں۔ ایک میں تمام اہل جہنم کے نام تھے اور آخر میں ان کی کل تعداد تھی اور دوسری میں جہنم کے نام اور ان کی کل تعداد درج تھی۔ لہذا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسی باتوں سے بے خبر نہ ہونے پر زور لگایا، آیات و احادیث کے مفہوم و معانی کو کھینچ گھسیٹ کر اپنی تیاغید میں پیش کرنا اور اس کا رگڑاری سے حوام انسان کو اپنا ہم ترا بنانا شاہین رسالت کے خلاف سازش و غیر مسلموں کی سکھائی ہوئی شرارت اور اپنی جانوں پر ظلم کرنا تو ہے لیکن اس رسول دشمنی سے اپنی عاقبت خراب کرنے کے سوا حاصل اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ خدا نے خدا لمن تمام مدعیان اسلام کو سچی ہدایت نصیب کرے آمین۔

لوگوں کے غالب آجانے سے پناہ مانگنا

عمر بن ابو عمرو و علی بن مطلب بن عبد اللہ بن حنظل نے حضرت

اس بن ملک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ سے ان کے لوگوں میں سے ایک لڑکا اپنی خدمت کیلئے مانگا۔ چنانچہ حضرت ابو طلحہ مجھے سواہی پہنچے تھے جھاکر لکے۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت گیا کرتا تھا جب آپ اترتے تو میں اکثر آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے اللہ! میں رنج و غم سے عاجز ہوں اور سستی سے بے دخل اللہ نامزدی سے، اگر تیرے قرض اور لوگوں کے غلبہ سے میری پناہ چاہوں ہوں یا پس میں برابر آپ کی خدمت کرتا رہا یہاں تک کہ جب ہم خبر سے واپس آئے تھے تو آپ نے حضرت صفیہ بنت حنیٰ کو ساتھ لے لیا تھا جنہیں آپ نے اپنے لئے منتخب فرمایا تھا۔ چنانچہ میں دیکھ رہا تھا کہ آپ نے چادر یا کپڑے اپنے پیچھے لے کر ایک دائرہ سا بنا دیا تھا۔ یہاں تک کہ جب ہم صحابہ کے مقام پر پہنچے تو آپ ایک

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ غَلَبَةِ الرِّجَالِ

۱۲۸۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ

عَبْدِ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي عَمْرٍو وَمَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّسَّ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَبِيِّ طَلْحَةَ أَرَأَيْتَ لَنَا غُلَامًا مِنْ غُلَامِكَ يَخْدُمُنِي فَخَدَّعَنِي أَبُو طَلْحَةَ يَزِيدُنِي ذَرَاءً أَفَكُنْتُ أَخِي مُرْسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا تَرَلَّ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يَكْتُمُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ اعْزُذْ بِي مِنَ الْهَيْكَةِ وَالْحَرَنِ وَالْعَجَبِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضُلَعِ الدِّينِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ، فَلَمَّا أَرَلَّ أَخْدُمَهُ حَتَّى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ وَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُنَيْنٍ قَدْ حَارَها فَكُنْتُ أَرَاهُ يَحْوِي ذَرَاءً بِعَبَاءٍ أَوْ فُلُكْسَاءٍ ثُمَّ يَزِدُّهَا ذَرَاءً حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْمُهَلَّبِاءِ صَبَغَ حَيْسًا فِي نِطْعِهِ ثُمَّ

چوہے کے دسترخوان پر ملیدہ تیار کروایا۔ پھر لوگوں کو بلانے کے لیے مجھے بھیجا۔ چنانچہ لوگوں نے کھانا کھایا اور یہی انکی دعوت و ملیہ تھی۔ پھر آپ آگے بڑھے یہاں تک کہ کوہ احد نظر آنے لگا تو فرمایا کہ یہ پہاڑی ہم سے محبت رکھتی ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں جب مدینہ منورہ دکھائی دیا تو آپ نے کہا: اے اللہ! میں ان دونوں پہاڑوں کی درمیانی جگہ کو حرم بنانا ہوں جیسے حضرت ابراہیم نے مکہ کو

ارْسَلْنِي فَاذْنَبْتُ رِجَالًا فَكَانَ ذَٰلِكَ بَيْنَهُمَا مِثْلُ بَيْتِنَا قَبْلَ حَتَّىٰ يَدَّالَهُ أَحَدٌ قَالَ هَذَا جَبَلِيلٌ يُعْبَدُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ فَلَمَّا اسْتَرْفَعَتْ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَحْرَمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا أَحْرَمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينِهِمْ وَصَارَ عِلْمُهُ.

ف: یہ مضمون اسی جگہ کی حدیث ۱۶۶۰، ۲۱۶۶ اور ۲۱۹۱ میں بھی موجود ہے۔ اسی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو حرم بنا دیا تھا۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنا دیا تھا۔ معلوم ہوا کہ خدا نے دو امنوں نے اپنے حبیب اور خلیل کو تمجیل و تحریم یعنی حلال اور حرام قرار دینے کا اختیار بھی مرحمت فرمایا تھا۔ اس باب سے میں تفصیلی ماثیہ پیچھے گزر چکا ہے، وہاں ملاحظہ فرمایا جائے۔

باب: التَّعَوُّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

عذاب قبر سے پناہ مانگنا

موسیٰ بن عقبہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ام خالد بنت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے سوا کسی نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہیں سنی۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے سنا کہ آپ عذاب قبر سے پناہ مانگ رہے تھے۔

۱۶۸۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَرْوَسُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ خَالِدٍ بِنْتُ خَالِدٍ قَالَتْ وَلَمَّا سَمِعْتُ أَحَدًا يَسْمَعُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

عبد الملک بن عمر نے مصعب بن سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بارح بائوں کا حکم دیتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کا حکم فرمایا کرتے۔ اے اللہ! میں انھیں سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں نامردی گیری پناہ چاہتا ہوں اور میں انتہائی ضعیفی کی عمر تک لوٹنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں دنیا کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں یعنی دجال کے فتنے سے اور میں عذاب قبر سے

۱۶۹۰ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَدَمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ مَصْعَبٍ كَانَ سَعْدِيًّا مَرَّ بِخَمْسٍ وَيَذْكُرُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِحُجْنِ اللَّهِ إِيَّيْ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجِينِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَرُدَّ إِلَى أَرْضِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا لِيَتَّقِيَ فِتْنَةَ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

مسرور کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے یہودیوں کی درویشی عورتیں میرے پاس آئیں تو ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ قبر والوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے تو میں نے انہیں جھٹلایا اور ان کے خیال کی تصدیق نہیں کی تو وہ چلی گئیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لے آئے میں عرض گزار ہوئی کہ

۱۶۹۱ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى عَجُوزَانِ مِنْ عَجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ فَقَالَتَا لِي: إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ فَكَذَّبْنَاهُمَا وَلَمْ نَنْجُوا أَنْ أَصَدَّ قُلُوبُنَا فَخَرَبْنَا وَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ يَا

رَسُولُ اللَّهِ إِنْ عَجُوزَيْنِ وَذَكَرْتُ لَهُ كَقَالَ: صَدَقْتُ
أَنْهُمْ يَكُونُ عَذَابُ السَّمْعَةِ إِلَيْهَا يُكَلِّمُهَا فَمَا
رَأَيْتُكُمْ بَعْدَ فِي سَلَاةٍ إِلَّا تَعُوذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
بَابُ التَّعُوذِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

۱۲۹۲ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ
سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ النَّسَبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ
وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

بَابُ التَّعُوذِ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ
۱۲۹۳ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ أَبِي هَشِيمٍ
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَالْهَرَمِ
وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ
وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةٍ
الْغَنَى وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْ فِتْنَةِ الْمُسْبِرِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ عَنِّي خَطَايَا
يَمَاءِ الْخَيْلِ وَالْبَرْدِ وَتَقِ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا

تَقْبَلُ الثُّوبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ
خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْجُبْنِ وَالْكَسَلِ
۱۲۹۴ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ
قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ النَّسَائِيَّ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنَ الْعَجْزِ وَالْجُبْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْجُبْنِ
وَصَلِّهِ الدِّينَ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ

یا رسول اللہ! اور پھر صیغہ غور توں نے مجھ سے یہ بات کہی تو آپ نے فرمایا
ان دونوں پر کجا۔ بیشک انہیں عذاب دیا جائے گا اور سارا کجیوںات
اس عذاب کو دیکھتے ہیں۔ اس کے بعد میں نے آپ کو دیکھا کہ ہر

زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ مانگنا

معتمر نے اپنے والد ماجد کو اور انہوں نے حضرت
امس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے: اے اللہ!
میں عاجزی، سستی، بزدلی، ضعیفی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔
اور میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں زندگی اور
موت کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

گناہ اور قرض سے پناہ مانگنا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم ہوں دعا کیا کرتے: اے اللہ! میں سستی، ضعیفی،
گناہ قرض، فتنہ قبر، عذاب قبر، فتنہ دوزخ، عذاب دوزخ
اور امیری کے فتنے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں
عزت کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں دجال کے
فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو برف
اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو گناہوں
سے صاف کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو گندگی سے پاک کیا
تیرے اور گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی مشرق
اور مغرب کے درمیان تو نے دوری رکھی ہے۔

بزدلی اور سستی سے پناہ مانگنا۔

عمر بن ابو عمر و کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہوں دعا کیا کرتے: اے اللہ! میں بزدلی و غم سے، عاجزی اور
سستی سے، بزدلی اور کسل سے، قرض کے دبا لینے اور
لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

بخل سے پناہ مانگنا۔

النَحْلُ اور النُّحْلُ ایک ہیں جیسے الحزن اور الحزن۔
 عبداللہ بن عمرؓ نے مصعب بن سعدؓ سے روایت کی
 ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان پانچ باتوں
 کا حکم دیتے اور انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 سے روایت کرتے تھے۔ اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ
 چاہتا ہوں اور میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور انتہائی
 ضعیفی کی عمر کو پہنچ جانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور
 میں دنیا کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں غلبہ
 قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

قبرے تبری پناہ چاہتا ہوں
بہت سی طعنی کی عمر سے پناہ مانگنا
اُمّاز لگنا ہمارے گھمنے لوگ

عبد العزیز بن حبیب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پناہ مانگتے ہوئے کبھ کرتے تھے۔ اسے اللہ! میں مستی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور جُردی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور انتہائی طعیفی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور مخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

دعا و ما اور مصیبت کو دور کر دیتی ہے

عروہ بن زبیرؓ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! ہمارے دلوں میں مدینہ منورہ کی محبت ڈال دے جیسے تو نے مکہ مکرمہ کی محبت ہمارے دلوں میں ڈالی ہے بلکہ اس سے زیادہ اور اس کے بعد کو جو جگہ کی طرف بھیج دے۔ اے اللہ! ہمیں اس کے مذاق حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حجة الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری عیادت فرمائی جبکہ تکلیف کے باعث میں موت کے منہ تک پہنچ گیا تھا میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اجنتی مجھے تکلیف ہے وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں میں ایک مالدار آدمی ہوں اور ایک

بَابُ ١٢٩٥ التَّعَوُّذِ مِنَ الْبُخْلِ وَالْبُخْلِ وَوَاحِدُهُ مِثْلُ الْحَزْنِ وَالْحَزَنِ .
 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ
 حَفْصَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ
 ابْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي ذَرٍّ عَنْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 كَانَ يَأْمُرُ بِهِمْ لَا يَأْكُلُوا مِنَ الْخَمْسِ وَيَحْتَدُّهُمْ عَنْ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ
 وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْرُدَ إِلَى أَرْضِي
 الْعُمَرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ
 مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ أَذْلِ الْعُمَرَاءِ إِذْ لَنَا
أَسْفَاطُنَا

١٢٩٠ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَرْثُومٍ عَنْ النَّسَبِيِّ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنَ الْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ
الْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ.

باب الدعاء يدفع الباء والوجع
١٢٩٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سَفِيانُ
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ حَبِّبْ
إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَبْتَ إِلَيْنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَافْعَلْ مَعَهَا
إِلَى الْجُحْفَةِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَمَسَاعِنَا

١٣٩٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَرَابٍ عَنْ عَابِدِ بْنِ
سَعْدٍ أَنَّ أَبَا قَالٍ : عَادَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ شَيْءٍ أَشْفَيْتُ
مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلِّغْني مَا تَرى

بیٹھی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں، تو کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات
 کر دوں؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی تو اُدھا؟ فرمایا کہ نہیں میں
 عرض گزار ہوا کہ تہائی؟ فرمایا کہ تہائی بھی زیادہ ہے اگر تم اپنے وارث
 کو مال دے چھوڑو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں تنگ دست چھوڑو
 اور وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلائیں اور تم رضائے الہی کے لئے
 جو کچھ خرچ کرتے ہو اس کا نہیں ثواب ملتا ہے، یہاں تک کہ جو
 علم تم اپنی بیوی کے منہ میں دو اس کا بھی۔ میں عرض گزار ہوا کہ
 کیا میں اپنے ساتھیوں سے کچھ چھوڑ دوں؟ فرمایا کہ تم پھر جاؤ گے نہیں
 بلکہ تم رضائے الہی لینے کا کرو گے جس کے باعث تم بارگاہِ اقدس
 میں اضافہ ہوگا اور شاید تم عمر دلاؤ جاؤ گے جس کے باعث کتنے ہی لوگ تم سے
 نفع پائیں اور کتنے ہی نقصان اٹھائیں۔ اے اللہ سیکڑیوں کی چوت پوری فرما
 دے اور انہیں واپس نہ لو تاہیکن حضرت سعد بن زید کا افسوس رہا
 بہت طعنی کی عمر، دنیا اور دوزخ کے فتنے سے
 پناہ مانگنا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ
 اُن نقیوں کے ساتھ پناہ مانگا کہ دوزخ کے ساتھ نبی کریم صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے تھے: "اے اللہ
 میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور کھلی سے
 تیری پناہ چاہتا ہوں اور نکمی عمر کی طرف لوٹ جانے
 سے تیری پناہ چاہتا ہوں نیز دنیا کے فتنے اور عذابِ قبر سے تیری
 پناہ چاہتا ہوں۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا
 کیا کرتے تھے: "اے اللہ! میں سستی، بکنی عمر، قرض کے بوجھ
 اور گناہوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں دوزخ
 کے عذاب، فتنہ جہنم، عذابِ قبر، امیری کے فتنے کی برائی حضرت
 کے فتنے کی برائی اور سرخ و جلال کے فتنے کی برائی سے تیری پناہ
 چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اس کے پانی
 سے دھو دے اور میرے دل کو گناہوں سے اس طرح صاف کر

مِنَ الرَّجَحِ وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي وَوَلِيَّتُهُ
 أَفَلَا تَصَدَّقُ بِمَالِي؟ قَالَ لَا، قُلْتُ فَبِشَطْرِهِ؟
 قَالَ لَقُلْتُ كَثِيرًا إِنَّكَ إِذَا دَرَسْتَكَ أَشْبَاءَ
 خَيْرَ مِمَّنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّرُونَ النَّاسَ وَ
 إِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجْرًا
 حَتَّى مَا تُجْعَلَ فِي أَمْرٍ أَتَيْكَ قُلْتُ أَخْلَفْتُ بَعْدَ
 أَصْحَابِي قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تَخْلَفَ فَتَعْمَلْ عَمَلًا تَبْتَغِي
 بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِذَا لَكِ دَرَجَةٌ دَرَجَةٌ وَرَفْعَةٌ وَرَفْعَةٌ
 تَخْلَفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَهْوَاؤُكُمْ وَيُسَرِّبَكَ آخِرُونَ
 اللَّهُمَّ أَمْسُضْ لَأَصْحَابِي هَجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى
 أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِشِ سَعْدًا بَنَ خَوْلَةَ، قَالَ سَعْدُ
 رَأَى لَهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْ تُوْفِيَ بِمَكَّةَ
 بَابُ ۸۱: اِلسْتِعَاذَةُ مِنْ أَرْدَلِ الْعُمُرِ وَ
 مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَفِتْنَةِ النَّارِ

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
 الْحُسَيْنُ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مُصْعَبٍ
 عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَعَوَّذُوا بِكَلِمَاتِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ
 الْيَحْيَيْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ
 أُرَدَّ إِلَى أَرْدَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا
 وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ
 حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي
 أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَمِّ وَالْمَعْرُومِ وَلِلْأَلَمِ اللَّهُمَّ
 إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ
 وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغَيْبِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ
 الْمَسِيحِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ مَاءَ الْكَلْبِ
 وَابْرِدْ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يَبْقَى الثَّوْبُ

دے جس طرح سفید کپڑا گندگی سے صاف کر دیا جاتا ہے نیز میرے اور میرے
گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی دوری تو نے مشرق و
دولت مندی کے قتلے سے پناہ مانگنا

عروہ بن زبیر نے اپنی خالہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم یوں پناہ مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں فتنہ
جہنم اور عذاب جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور عذاب
سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دولت مندی
کے قتلے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور مفلسی کے
قتلے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور جہنم کے قتلے سے تیری
مفلسی کے قتلے سے پناہ مانگنا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم یوں دعا کیا کرتے: اے اللہ! میں فتنہ جہنم، فتنہ قبر
عذاب جہنم، عذاب قبر، فتنہ دولت مندی کی برائی، فتنہ مفلسی
کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں مسیح
و جال کے قتلے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے
اللہ! میرے دل کو برف اور اوسلے کے پانی سے یوں
صاف کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو میں سے صاف
کر دیا ہے نیز میرے گناہوں اور میرے درمیان اتنا فاصلہ
کر دے جتنا تو نے مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ رکھا ہے

اے اللہ! میں سستی بار عسایاں اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں

کثرت مال اور برکت کی دعا کرنا

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! انس آپ کا خادم
ہے میں نے دعا کیجیے۔ آپ نے دعا کی: اے اللہ! اس کے مال و اولاد میں کثرت دے اور اس میں اسے
برکت دے جو اسے عطا فرمایا ہے۔ بشام بن زید کا بیان ہے کہ

الْبَيْضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ
كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

باب ۸۲: الاستعاذه من فتنه الغنى

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
سَلَامُ بْنُ أَبِي مَيْطِينٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ خَالَتِهِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ: اللَّهُمَّ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَالْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْغِنَى وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ
فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ

باب ۸۳: التَّعَوُّذُ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا
هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ
وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى
وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ
فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ قَلْبِي بِمَاءِ
الثَّلَاجِ وَابْرِدْ نَفْسِي بِقُلُوبِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَيْتَ
الثُّوبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ
خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ،

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

باب ۸۴: الدُّعَاءُ بِكَثْرَةِ الْمَالِ مَعَ الْبَرَكَةِ

۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَنْ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ
أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْأَلُكَ خَادِمَكَ أَدْعُ
اللَّهُ لَهُ قَالَ: اللَّهُمَّ اكْثِرْ مَالَهُ وَدَلْدَلَهُ وَبَارِكْ لَهُ
فِيمَا أُعْطِيَتْهُ. وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ

بْنِ مَالِكٍ مِثْلَهُ.

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتْ أُمُّ سَلِيمٍ: أَنَسُ خَادِمُكَ قَالَ: اللَّهُمَّ اكْتُرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لِرَفِيئِهِمَا أَعْظِيَّتَهُ.

بَابُ ۸۵: الدُّعَاءُ عِنْدَ الْإِسْتِخَارَةِ

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَالشَّرِبَةِ مِنَ الْقُرْآنِ: إِذَا هَمَّ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلِيمُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَدَعَائِبِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي فَاجْعَلْهُ خَيْرًا لِي فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَدَعَائِبِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي فَاجْعَلْهُ خَيْرًا لِي وَأَصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْضُ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِينِي بِهِ وَيَسِّرْ لِي حَاجَتَهُ.

بَابُ ۸۶: الدُّعَاءُ عِنْدَ الْوُضُوءِ

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَرِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوَيْسَ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ دَفَعَهُ بِيَدَيْهِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِجَبِينِي أَبِي عَامِرٍ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطِئِهِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْفَيْتَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْتَ مِنَ النَّاسِ.

میں نے حضرت انس بن مالک سے اسی طرح سنا ہے۔

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئیں:۔ انس آپ کا خادم ہے۔ چنانچہ آپ نے دعا کی:۔ اے اللہ! اس کے مال و اولاد کو بڑھا اور اس میں اسے برکت عطا فرما جو اسے دیا ہے۔

استخارہ کے وقت دعا کرنا

محمد بن محمد بن کثیر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں استخارے کی تعلیم اس طرح دیا کرتے تھے قرآن کریم کی سورت کی جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو چاہیے کہ دو رکعت نماز پڑھو اور اس کے بعد یوں دعا کرو:۔ اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعے بھلائی چاہتا ہوں۔ اور تیری قدرت کے ذریعے توفیق کا طلب گار ہوں اور تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں۔ کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے جبکہ میں نہیں جانتا اور تو تمام چھپی باتوں کا خوب جانتے والا ہے۔ اے اللہ! اگر یہ کام تیرے علم میں میرے لئے دینی، معاشی اور اخروی لحاظ سے بہتر ہے یا حلال اور مال میں بہتر ہے تو اسے میرے لئے مقدر فرما دے اور اگر میرے کام میرے لئے دینی، دنیاوی اور اخروی لحاظ سے بُرا ہے یا یہ فرمایا کہ حلال اور مال کے لحاظ سے بُرا ہے تو اسے مجھ سے مدد کرے اور مجھے اس سے دور رکھنا اور جس کام میں میرے لئے بھلائی ہو وہ میرا مقدر فرما دے پھر اس کے ساتھ مجھے ماضی کر دینا اور اپنی حاجت عرض کرے وضو کے وقت دعا کرنا

ابو بردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانی نکلوا کر اس سے وضو فرمایا، پھر اپنے ہاتھ اٹھا کر یوں دعا کی:۔ اے اللہ! عبید بن عامر کی مغفرت فرما اور میں نے آپ کی نعمتوں کی بے پناہ دیکھی۔ پھر دعا کی:۔ اے اللہ! قیامت کے روز اپنی مخلوق میں سے اس کا مرتبہ اکثر لوگوں سے بلند رکھنا۔

بلندی پر چڑھتے وقت کی دعا

ابو عثمان کا بیان ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک سفر میں تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو ہم جب کسی بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اپنے اوپر برمی کرو کیونکہ تم کسی کو نگے یا غائب کو نہیں پکارتے بلکہ سب کچھ سننے اور سب کچھ دیکھنے والے کو پکارتے ہو۔ پھر آپ میرے پاس تشریف لائے اور ہمیں وقت میں اپنے دل میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہہ رہا تھا تو آپ نے فرمایا: اے عبد اللہ بن قیس! لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یا فرمایا کہ میں تمہیں ایک ایسا کلمہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یعنی لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

وادی میں اترتے وقت دعا کرنا

اس بارے میں حضرت جابر کی حدیث ہے۔

سفر کا ارادہ کرتے وقت اور واپسی پر دعا کرنا

ناقص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے جب کسی غزوہ، حج یا عمرہ سے واپس لوٹتے تو میرا اونچی جگہ پر عین مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور اُس کے بعد یوں گویا ہو: نہیں کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور سب تعریفیں اُسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے میں اللہ تعالیٰ نے وعدہ سنا کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اُس اکیلے نے فوجوں کو شکست دی۔

دولہا کے لئے دعا کرنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف پر نذر نشانات دیکھے تو فرمایا: یہ کیا معاملہ ہے۔ عرض کی کہ میں نے

باب الدعاء إذا علا عقبه

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ كُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كَبَرْنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّهَا النَّاسُ ارْجِعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَلَا تَكُمُ كَلِمَاتُ عَوْنٍ أَصَمُّ وَلَا غَائِبٌ وَلَكِنْ تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا ثُمَّ آتَى عَلِيٌّ وَأَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ ابْنُ قَيْسٍ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا كَلِمَةٌ مِنْ كَلِمَاتِ الْجَنَّةِ أَوْ قَالَ أَلَا ذَلِكَ عَلَى كَلِمَةٍ هِيَ كَلِمَتُ مَنْ كُنَّ الْجَنَّةُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

باب الدعاء إذا هبط وادياً فيه حديث جابر

باب ۱۳۷۸ الدعاء إذا أراد سفراً أو رجعاً

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَدَّادٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَقْبَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرْفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَيُّوُنَ تَائِبُونَ عَائِدُونَ لِرَبِّنَا عَائِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدُهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ.

باب الدعاء للمترجم

۱۳۷۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ

گھٹلی کے برابر سوتا دے کر ایک عورت سے نکاح کر لیا ہے۔
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے۔ دیکھ کر وہ خواہ ایک
بکری ہی بیتر آئے۔

عمر بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا: میرے والد محترم کا وہ مال ہو گیا اور چھ سات یا نو صاحبزادیاں
چھوڑیں تو میں نے ایک عورت کے ساتھ نکاح کر لیا۔ تو نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جابر! تمہارے شادی کر لی ہے؟
میں نے عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ کنواری یا خوبرو دیدہ سے؟ میں عرض کر
ہوا کہ خوبرو دیدہ سے فرمایا کہ لڑکی سے کیوں نہ کی کہ تم اس کے ساتھ دل
بہلاتے اور وہ تمہارے ساتھ پایہ فرمایا کہ تم اس کو نہ منانے اور وہ
تمہیں میں عرض گزار ہو گا کہ میرے آبا جہان فوت ہو گئے اور انہوں نے
سات یا نو صاحبزادیاں چھوڑ دی ہیں۔ پس میں نے یہ ناپسند کیا کہ ان میں
(تاج پور کا) لڑکی سے آؤں لہذا میں نے ایسی عورت سے شادی کی ہے۔
تو ان کی دیکھ بھال کر سکے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے۔ ۲۔
نبیوی کے پاس آکر کیا دعا کرے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی
شخص اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے تو یوں دعا کرے کہ
اللہ کے نام کے ساتھ: اے اللہ! مجھے شیطان سے دور رکھنا اور
اس کو بھی شیطان سے دور رکھنا جو تو میں عطا فرمائے کیونکہ
اگر اس سے اُن دونوں کی قسمت میں کوئی اولاد ہے تو شیطان
کبھی اُسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

حضور نے دنیا کی بھلائی کیلئے بھی دعا کی

عبدالغفر کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ
عنه نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کیا کرتے
تھے: اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں
بھی بھلائی دینا اور میں غلاب جہنم سے بچاؤ
دنیا کے فتنہ سے بچنا ماگنا

اَنْتَرُصْفَاةً فَقَالَ: مَعَهُمْ اَدَمُهُ؟ قَالَ تَزَوَّجْتُ
امْرَاةً عَلَيَّ وَرَبِّ نَوَاقٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ: بَارَكَ اللهُ
لَكَ اَوَّلِيْمٌ وَكُوَيْشَاةٌ.

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي اَتَمٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ
رَافِعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: هَلَكَ
اَبِي وَتَرَكَ سَبْعَةً اَوْ تِسْعَةً بَنَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ امْرَاةً
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَزَوَّجْتَ يَا
جَابِرُ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ: بِكَرٍّ اَمْ تَيْبًا؟ قُلْتُ تَيْبًا
قَالَ: هَلَّا جَارِيَةٌ تُلَاعِبُهَا وَتَلَاعِبُكَ اَوْ تَضْحَكُهَا
وَتَضْحَاكَكَ قُلْتُ هَلَكَ اَبِي وَتَرَكَ سَبْعَةً اَوْ
تِسْعَةً بَنَاتٍ فَفَكَرْتُ اَنْ اُجِئَهُمْ كُلَّ يَوْمٍ
فَتَزَوَّجْتُ امْرَاةً تَقُومُ عَلَيَّ قَالَ فَبَارَكَ
اللهُ عَلَيْكَ لَمْ يَهْلُ ابْنُ عِيْنَةَ وَحَمَّادُ بْنُ
مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ وَبَارَكَ اللهُ عَلَيْكَ

بَابُ ۹۱ مَا يَقُولُ اِذَا اَتَى اَهْلَهُ
۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اِبْنِ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
جَدُّنَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِي
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَالِدُ اَحَدُهُمَا اَوْ اَوْدَانِ يَا لِي
اَهْلَةً قَالَ يَا سَيِّمُ اللهُ اَلَّذِي خَبَرَنَا الشَّيْطَانُ وَ
جَنِبَ الشَّيْطَانُ مَا رَدَقْنَا فَاِنَّهُ اِنْ يَقْدَرُ
بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَصْبِرْهُ شَيْطَانٌ اَبَدًا.

بَابُ ۹۲ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّنَا
اِنْتَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّوَّارِثِ
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَلْثَرَدُ عَاءُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّهُمَّ رَبَّنَا اِنْتَا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةٌ وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ اَعْدَاكَ النَّارُ
بَابُ ۹۳ التَّعَوُّذُ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا

مُصْعِبُ بْنُ سَعْدٍ کا بیان ہے کہ اُن کے والد ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کلمات میں اس طرح سکھایا کرتے تھے جیسے تمہیں لکھنا سکھایا جاتا ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں انتہائی کی عمر کو پہنچنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں فتنہ دنیا اور غلاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

بار بار دعا کرنا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روای ہے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جادو کر دیا گیا تو حالت یہ ہوئی کہ آپ ایک کام کے بارے میں خیال فرماتے کہ کیا ہے۔ لیکن کیا نہیں ہو تا تھا چنانچہ آپ اپنے رب سے دعا کی۔ پھر فرمایا: کیا تم جانتی ہو کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے وہ بات بتا دی ہے جو میں معلوم کرنا چاہتا تھا حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! وہ کیسے؟ فرمایا کہ میرے پاس دو آدمی آئے پس اُن میں سے ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پیروں کے پاس چنانچہ ایک نے اُن میں سے اپنے ساتھی سے کہا: اس آدمی کو کیا تکلیف ہے؟ اُس نے کہا کہ جادو کیا گیا ہے۔ پوچھا کہ جادو کس نے کیا؟ جواب دیا کہ لیبید بن اعسم نے۔ پوچھا کہ کس چیز میں؟ جواب کہ گنگھی، گنگھی سے نیکے ہوئے بال اور نہر کھجور کی پھال میں۔ پوچھا کہ

وہ کہاں میں؟ جواب دیا کہ قدردان میں۔ قدردان بنی تدریق کا کنواں تھا حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کنویں پر گئے۔ پھر جب حضرت عائشہ کے پاس واپس لوٹے تو تو فرمایا: یہ کنواں کس قسم اس کا پانی تو میندی کے دھوون کی طرح ہے اور اسکی کھجوریں گویا شیطین کے سر ہیں حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے واپس آکر کنویں کے حالات بتائے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! آپ اسے نکلو یا کیوں نہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دیدی تو میں نے ناپسند کیا کہ میری کوئی کوئی

۱۳۱۳ حَدَّثَنَا قُرُوبُ بْنُ أَبِي الْمُعَرَّرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ مُصْعِبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي قَتَابٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلِمُنَا هَذَا مِنَ الْكَلِمَاتِ كَمَا نَعْلَمُ الْكِتَابَةَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ تَرُدَّ إِلَيَّ أَرْذَلُ الْعُمَرُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

باب ۹۴ تَكَرُّرُ الدُّعَاءِ

۱۳۱۴ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُبَّ حَتَّى إِذَا لَبِثْتُ إِلَيْهِ تَدَا سَمِعَ الشَّيْءَ وَمَا صَنَعَهُ، وَإِنَّهُ دُعَارِبَةٌ لَكُمْ قَالَ، أَشْعَرْتُ أَنْتَ اللَّهُ قَدْ أَتَانِي فِيمَا اسْتَعْتَدْتُ فِيهِ، أَفَدَّ اللَّهُ عَائِشَةَ فَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ، جَاءَنِي رَسُولَانِ فَبَجَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِمَا جِئَ بِهِ مَا دَجَرَ الرَّجُلَ، قَالَ مَطْبُورٌ قَالَ مَنْ طَبَّعَ؟ قَالَ لَيْدُ بْنُ الْأَعْمَسِ قَالَ فِيمَا ذَا؟ قَالَ بِي مَشِطٌ وَمَشَاطَةٌ وَجِفَّتْ طَلْعَةٌ، قَالَ خَايَنٌ هُوَ قَالَ بِي ذَرْوَانٌ، وَذَرْوَانٌ بِثَوْرٍ فِي بَيْتِي ذَرْوَانٌ قَالَتْ فَاتَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ، وَاللَّهِ لَكَ مَاءٌ هَاقِقَةٌ الْخِثَاءُ وَلَكَ أَنْ تَخْلُبَ أَرَوْسُ الشَّيْءِ حَاطِلِينَ قَالَتْ فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّاهَا عَنِ الْبُخْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ لَا أَخْرَجْتَهُ، قَالَ أَمَا إِنَّا قَدْ شَفَّانِي اللَّهُ وَكَرِهْتُ أَنْ أَتِي بِعَلَى النَّاسِ شَرًّا، رَأَى عَيْسَى ابْنُ يُونُسَ وَاللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

ہیں مفسر کہیں۔ مدد مری خدا کیساتھ حضور خاتمہ عالم سے حمد و ثناء
مشرکین کے خلاف دعا کرنا

حضرت ابن مسعود کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
دعا کی۔ اے اللہ! ان پر حضرت یوسف جیسے سات سال مسلط فرما
اور دعا کی۔ اے اللہ! جو جہل کو نبھال، حضرت ابن عمر کا بیان
کہ حضور نے نماز میں دعا کی۔ اے اللہ! ظلم ظلال پر لعنت فرما
یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا:۔ یہ بات تمہارا ہاتھ
میں نہیں.... (سورۃ آل عمران، آیت ۱۶۴)

ابن ابی خالد نے ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے
ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے افواہ کفر کے
خلاف دعا کی۔۔۔ اے اللہ! کتاب نازل فرمائے والے، جلد حساب
لیجئے والے، کفار کی فوجوں کو ہزیمت دے اور ان کے قوم
اکھاڑ دے۔

ابوہریرہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں کھڑے
رکعت کے اندر سہم اللہ یکن جہد کہنے کے بعد تہنوت پڑھی اے
اللہ! وحیٰ فی بن ابی ریبہ کو نجات دے۔ اے اللہ! ولید بن ولید
کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو
کہ نجات دے۔ اے اللہ! یحییٰ بن یحییٰ کو نجات دے
کو نجات دے۔ اے اللہ! مضر بن ابی گرفت
سمت فرمائے۔ اے اللہ! ان پر حضرت یوسف جیسے
سال مسلط فرما۔

عاصم بن سلیمان نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سورہ روانہ فرمایا
اور ان حضرات کو قاری کہا جاتا ہے پس وہ شہید کر دیے گئے تو نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جتنا اس حادثے کا رنج ہوا اتنا میں نے کسی کو
واقعہ نہیں دیکھا جتنا آپ نے فجر کی نماز میں ایک ماہ تک قنوت
پڑھی بعد کہتے ہیں ایک عقیقہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے
عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ

علیہا وسلم قد فاد دعا وساق الحداث
بأمرہ الدعاء علی المشرکین. وقال
ابن مسعود قال الذی صلی اللہ علیہ وسلم
اللہم اعی علیہم یسبع کسبع یوسف وقال
اللہم علیک یا حی جہل وقال ابن عمر دعا
الذی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوة اللہم
العن فلاناً وفلاناً حتی انزل اللہ عذراً وجلا
لیس لك من الامر.

۱۳۱۵ حدثنا ابن سلام اخبرنا وکیع عن
ابن ابی خالد قال سمعت ابن ابی اوفی رضی اللہ
عنه قال دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی الأحزاب فقال اللہم منزل الکتاب سورج
الحلب اھزم الاحزاب اھزمھم وکذلکم

۱۳۱۶ حدثنا معاذ بن فضالہ حدثنا ہشام
عن یحیی عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ ان الذی
صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قال سمیع اللہ یکن
جہدا فی الركعة الاخيرة من صلاة العشاء
قنت اللہم انج عیاش بن ابی ریبۃ اللہم
انج الولید بن الولید اللہم انج سلمۃ بن ہشام
اللہم انج المستضعفین من المؤمنین اللہم
اسدد وطأتک علی مضر اللہم اجعلہا بسین
کسب یوسف.

۱۳۱۷ حدثنا الحسن بن الربیع حدثنا ابو
الاحوص عن عاصم عن انس رضی اللہ عنہ بعث
الذی صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ یقال لکم القدر
فاصیبوا فما رايت الذی صلی اللہ علیہ وسلم
وجہہ علی شئ ما وجد علیہم فقتلت ثم لڑ فی صلاۃ
الفجر ویقول ان نصیۃ عجمو اللہ ورسولہ

۱۳۱۸ حدثنا عبد اللہ بن محمد حدثنا ہشام

عہدہ فرمایا: یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کرتے ہوئے کہا کرتے تھے: تم پر موت ہو، حضرت عائشہ انکی بات کو سمجھ گئیں اور جواب دیا کہ تمہارے اوپر موت اور لعنت ہو پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ جلنے بھی دو۔ اللہ ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ عرض گزار ہوئیں کہ ہارسوں اللہ اکبر آپ نے سنا نہیں کہ وہ کیا کہہ رہے تھے۔ فرمایا: کیا تم نے جہیں سنا کہ میں نے انہیں کیا جواب دیا۔ چنانچہ میں نے کہا: تمہارے اوپر ہو۔“

عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جنگ خندق کے روز ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو آپ نے کہا: اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے جنہوں نے ہمیں صلوة الوضو سے روکے رکھا۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور وہ نماز عصر تھی۔

مشرکین کے لئے دعا کرنا

امروہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت غنیم بن عمرو ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! بیشک دوس قبیلے نے نافرمانی کی اور حق کا انکار کیا لہذا ان کے لئے بربادی کی دعا کیجئے: لوگو! لے لے گاں کیا کہ ان کے خلاف دعا کی جائیگی۔ چنانچہ آپ نے

دعا کی: اے اللہ دوس کو برباد کر اور انہیں میرے پاس بھیج۔ حضور نے دعا کی کہ جو میں نے پہلے کیا اور جو بعد میں کروں وہ معاف فرما دے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میری خطا، جہل اور کام میں کمی بیشی کو معاف فرما دے۔ جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! میری خطائیں معاف کر دے خواہ وہ دانستہ، نادانستہ یا ہنسی مذاق میں کی ہوں۔ کیونکہ وہ سب میری

اُخْتَبَرْنَا مَعَهُ عَنِ الرَّهْرِقِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ الْيَهُودُ يُسَيِّمُونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ نَالَتُمْ عَلَيْكُمْ فَقَطِذَتْ عَائِشَةُ إِلَى قَوْلِهِمْ فَقَالَتْ عَلَيْكُمْ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ يَحِبُّ الرِّقْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ. فَتَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَدَلِمَ تَسْمَعُ مَا يَقُولُونَ. قَالَ أَدَلِمَ تَسْمَعُ أَرَدُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَاحْكُلْ وَعَلَيْكُمْ.

۱۳۱۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَامُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ: مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَيُؤْتِيَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَلَى صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ وَهِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ.

باب الدعاء للمشرکین

۱۳۲۰ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ حَدَّثَنَا سُبَيْانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدِمَ الطَّفِيلُ بْنُ عَمْرِوٍ وَعَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَيْتُ وَأَبَيْتُ فَأَدْرُكُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَظَنَّ النَّاسُ أَنْ يَدْعُوَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأَبْ يَهُم.

۱۳۲۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُبَايَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذِهِ الدُّعَاءِ: رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَاسْرَأْنِي فِي أَمْرِي كُلِّهِ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ.

جانب سے ہیں۔ اے اللہ! میں نے جو پہلے کیا اور جو بعد میں کمرہوں، جو چھپایا اور جو ظاہر کیا۔ سب کو معاف فرما دے تو ہی اول، تو ہی آخر ہے اور تو سب کچھ کر سکتا ہے۔
عبد اللہ بن معاذ، معاذ، شعبہ، ابو اسحاق، ابو ہریرہ
حضرت ابو موسیٰ اشعری نے نبی کریم ﷺ سے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

ابو بکر بن ابو موسیٰ اور ابو ہریرہ نے میرے خیال میں حضرت
ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم
ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوں دعا مانگا کرتے تھے۔
"اے اللہ امیری خطائیں، جہل اور کام میں کمی بیشی کو معاف
فرما دے جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! ملاقات
کی رو سے کئے ہوئے، سہجہ سمجھ کر کئے ہوئے جھوٹ کر کیے
اور دانستہ کیے ہوئے میرے گناہ معاف فرما دے کیونکہ وہ سب
میری طرف سے ہیں۔"

جمعہ کی خاص ساعت میں دعا کرنا

محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ حضرت ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا:۔ روز جمعہ ایک ساعت ہوتی ہے، کوئی مسلمان کھڑا ہو کر
تلاز پڑھتے ہوئے اُسے نہیں پاتا مگر جو بھلائی مانگتا ہے اُسے عطا
فرمادی جاتی ہے اور اپنے ہاتھ کے اشارے سے بتایا ہم نے
کہا کہ اشارے کی کمی وقت کی کمی پر دلالت کر رہی ہے۔
حضور نے فرمایا کہ یہود کے خلاف ہماری دعا
مقبول ہے لیکن ہمارے خلاف یہود کی دعا مقبول نہیں

ابن ابی ملیکہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت کی ہے کہ کچھ یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا: تمہارے اوپر

مِثْرُ اللَّهِ اعْذِرْ لِي خَطَايَايَ وَعَمَلِي وَجَهْلِي وَ
هَرَبِي وَكُلِّ ذَلِكَ عِنْدِي اللَّهُ اعْذِرْ لِي مَا قَدْ مَتَّ وَ
مَا أَخَذْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ
أَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَتَالِ
عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مُعَاذٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ ابْنِ مَتَّعٍ عَنْ ابْنِ بُرْدَةَ عَنْ ابْنِ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجَعْفَرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو
إِسْحَاقَ عَنْ ابْنِ مَكْرُزٍ عَنْ ابْنِ مُوسَى وَأَبْنِ بُرْدَةَ أَحْسَبُهُ
عَنْ ابْنِ مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو: اللَّهُمَّ اعْذِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي
وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ
اعْذِرْ لِي هَرَبِي وَجَدِي وَخَطَايَايَ وَعَمَلِي وَكُلِّ
ذَلِكَ عِنْدِي.

باب ۹۸ الدُّعَاءُ فِي السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ
الْجُمُعَةِ

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي
يَسْأَلُ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ وَقَالَ يَمِيدُ قُلْنَا يَقْلِلُهَا
يُزِيدُهَا.

باب ۹۹ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْسَ تَجَابُّ لَنَا فِي الْيَهُودِ وَلَا يَسْتَجَابُّ
لَهُمْ فِينَا.

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الْيَهُودَ أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى

موت ہوئے آپ نے جواب دیا: ۱۰ اور تمہارے ادھر ہر وہ شخص حضرت عائشہؓ نے کہا: ۱۱ تم پر موت، اللہ کی لعنت اور غضب ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ۱۲ اے عائشہ جانے دو۔ نرمی اختیار کرو نیز سختی اور بدگوئی سے پرہیز کرو عرض گزار ہوئیں کہ کیا آپ نے سنا نہیں کہ انہوں نے کیا کہا فرمایا کہ کیا تم نے نہیں سنا جو میں نے کہا؟ میں نے انہیں جو جواب دیا وہ ان کے بارگاہ قبول ہوا اور انہوں نے جو میرے متعلق کہا وہ قبول نہیں گئے۔
آئین کہنا

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ۱۰ جب قرآن کریم پڑھنے والا آمین کہے تو تم بھی آمین کہنا کہہ دو کیونکہ فرشتے اس وقت آمین کہتے ہیں، تو جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے سے موافقت کر گیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، کہنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کہے: ۱۰ نہیں کوئی معبود سِوا اللہ، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جو دن میں دس مرتبہ کہے تو اُس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے اور اُس کے

لیے نو تیکڑے لکھ دی جاتی ہیں اور اُن کی سو راہیاں ملانی جاتی ہیں اور اُس روز شام تک یہ عمل اُس کے لئے شیعطن سے بچاؤ ہوتا ہے اور اُس سے بڑھ کر اور کسی کا عمل نہیں ہو گا مگر جو اس یا اُس سے زیادہ عمل کرے۔ عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن عمرو، عمر بن ابوزائدہ، ابواسحاق، عمرو بن میمون نے فرمایا کہ جو اسے کہے گویا اُس نے حضرت اسماعیلؑ کی اولاد سے غلام آزاد کیا۔ عمر بن ابوزائدہ، عبداللہ بن ابوالسفر، شعبی، ربیع بن خثیم۔ یہ بھی ایسا ہی کہا ہے۔ میں (شعبی) نے ربیع سے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ، قَالَ وَعَلَيْكُمْ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: السَّامُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمْ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلِكًا عَائِشَةَ عَلَيْكَ يَا لِرَفْقِي ذَاتِيكَ وَالْعَنْفُ أَوِ الْفُحْشُ قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعِ مَا قَالُوا، قَالَ أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْكُمْ فَيَسْتَجِابُ لِي فِيهِمْ وَلَا يَسْتَجِيبُ لِي فِيهِمْ.

بَابُ السَّامِ

۱۳۲۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَمَّنَ الْغَارِيُّ فَأَمَّنُوا كَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ كُتُوبٍ حَمْدٌ وَاقْتِئَامٌ تَامِينَ الْمَلَائِكَةُ غَيْرَ لَهُ مَا تَقْتِئَامُ مِنْ ذَنْبِهِ.

بَابُ فَضْلِ التَّهْلِيلِ

۱۳۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عِدَّةٌ عَشْرَ مِائَةِ وَكُتِبَ لَهُ بِهَا مِائَةُ حَسَنَةٍ مُجِيتٌ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِزْنُ ابْنِ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمِيتِي وَلَوْ بِأَيِّ آتٍ أَحَدٌ بِأَفْضَلٍ مِمَّا جَاءَ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ الْغَرِيبَةَ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: مَنْ تَنَاءَ عَشْرًا كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي

پوچھا کہ آپ نے یہ بات کس سے سنی؟ فرمایا کہ عمرو بن مہمون سے، پس میں عمرو بن مہمون کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی۔ انہوں نے فرمایا کہ ابن ابی لیلیٰ سے پس میں ابن ابی لیلیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے دریافت کیا کہ آپ نے یہ کس سے سنی؟ فرمایا کہ ابو ایوب انصاری سے جو اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ ابراہیم بن یوسف، ابو اسحاق، عمرو مہمون، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، حضرت ابو ایوب انصاری نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کی۔ موسیٰ ونبی، دائرہ، عامر، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، حضرت ابو ایوب انصاری۔ نبی اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روایت کیا۔ اسمعیل، شعبی، ربیع نے بھی یہی کہا۔ آدم، شعبہ، عبد اللہ بن مسعود، بلال بن رباح، ربیع بن خثیم، عمرو بن مہمون نے حضرت ابن مسعود سے بھی اس کی روایت کی۔ اعمش، حصین، بلال، ربیع نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے اسے روایت کیا۔ ابو محمد حضری، حضرت ابو ایوب انصاری نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

بہتان اللہ کہنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دن میں سبھاں اللہ حمد و ثنا مرتبہ کیا۔ اس کی تمام خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کھرا برہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر آسان میزان میں بھاری اور خدا کے رحمن کے پیارے ہیں یعنی: - سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، رَبُّنَا اللَّهُ الْعَظِيمُ۔

السُّبْحُ مِنَ الشَّعْبِ عَنْ رَبِّعِ بْنِ خَثِيمٍ مَثَلَهُ فَقُلْتُ لِلرَّبِّعِ مَثَلُ سَمْعَتِهِ؟ فَقَالَ مِنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ فَأَكْتُفْتُ عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ فَقُلْتُ مَثَلُ سَمْعَتِهِ؟ فَقَالَ مِنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى. فَأَكْتُفْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى فَقُلْتُ مَثَلُ سَمْعَتِهِ؟ فَقَالَ مِنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ يَخْبَثُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ ابْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَوْلَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ الشَّعْبِ عَنْ التَّرْبِيعِ قَوْلَهُ. وَقَالَ آدَمُ حَدَّثَنَا الشَّعْبَةُ جَدُّنَا عَبْدَ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ هِلَالَ بْنَ يَسَافَ بْنَ التَّرْبِيعِ بْنِ خَثِيمٍ وَعَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَوْلَهُ. وَقَالَ الْأَعْمَشُ وَحَصِينٌ عَنْ هِلَالَ بْنِ التَّرْبِيعِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَوْلَهُ وَمَوَاقِفُ الْبُحْثِ الْخَضِرِيُّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ فَضْلِ التَّسْبِيحِ

۳۲۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْبٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَلَنْ يَكُنْ مِنَ الْفَاسِقِينَ. ۳۲۸ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي ذُرٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ.

اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت

ابو ہریرہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مثال اُس آدمی کی جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور جو ذکر نہیں کرتا زندہ اور مردے جیسی مثال ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو راستوں میں پھرتے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں جب وہ ایسے لوگوں کو پاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہوں تو دوسرے فرشتوں کو بکار میں کہادھر اپنی حاجت کی طرف آؤ۔ ارشاد فرمایا کہ پھر وہ آسمان دنیا تک اُس پرانے پروں سے سایہ فگن ہو جاتے ہیں پھر ان سے ان کا رب پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ وہ تیری پاکی، بڑائی، تعریف اور بزرگی بیان کرتے ہیں۔ آپ فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے عرض کریں گے کہ خدایا ہم مجھے تو انہوں نے نہیں دیکھا آپ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہو؟ وہ عرض کریں گے کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو تیری بہت زیادہ عبادت کریں تیری بہت زیادہ بزرگی بیان کریں اور تیری بہت زیادہ تسبیح کریں۔ پھر فرماتے گا: وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ عرض کریں گے: وہ تجھے جنت مانگتے ہیں۔ فرمایا کہ کیا انہوں نے اسے دیکھا؟ عرض کریں گے کہ اربابِ اخلا

کی قسم، اُسے تو نہیں دیکھا۔ فرمایا گا کہ اگر اُسے دیکھ لیں تو کیا حال ہوگا؟ عرض کریں گے کہ اگر وہ اُسے دیکھ لیں تو اُس کی بہت زیادہ حرص، بہت زیادہ طلب اور بہت زیادہ رغبت ہو جائے۔ فرمایا گا کہ وہ کس چیز سے بہت مانگتے ہیں؟ عرض کریں گے کہ دوزخ سے؟ فرمایا گا کہ کیا انہوں نے اُسے دیکھا ہے؟ عرض کریں گے کہ خدایا قسم، اُسے تو نہیں دیکھا فرمایا گا کہ اگر اُسے دیکھ لیں تو کیا حال ہو؟ عرض کریں گے کہ اگر اُسے دیکھ لیں تو اُس سے بھاگنا اور ڈرنا بہت زیادہ بڑھ جائے۔ فرمایا گا کہ گواہ رہنا میں نے انہیں بخش دیا۔ کچھ فرشتے عرض کریں گے کہ ان میں فلاں ایسا بھی تھا جو

بَابُ فَضْلِ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى لَيْثِي أَنَّ اللَّهَ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ.

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَدِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطَّرِيقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا أَقَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَادَوْا أَهْلُكُمْ إِلَى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحْضَرُونَهُمْ بِأَجْنَحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ مَا يَقُولُ عِبَادِي؟ قَالُوا يَقُولُونَ يَسْتَحْضِرُونَكَ وَيَكْتُمُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيَمَجِّدُونَكَ. قَالَ فَيَقُولُونَ هَلْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَوْكَ قَالَ فَيَقُولُ وَكَيْفَ تَوَرَّأُونِي؟ قَالُوا يَقُولُونَ تَوَرَّأَوْكَ كَالنَّارِ أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةٌ وَأَشَدَّ لَكَ تَحِيَّةً أَوْ أَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا؟ قَالَ يَقُولُ فَمَا يَسْأَلُونِي؟ قَالَ يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ يَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ يَا نَبِيَّ مَا رَأَوْهَا. قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا قَالُوا يَقُولُونَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَأَشَدَّ لَهَا طَلِبًا وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً. قَالَ فَيَمَرُّ يَتَحَوَّذُونَ؟ قَالَ يَقُولُونَ مِنَ النَّارِ. قَالَ يَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَوْهَا. قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ تَوَرَّأُونِي؟ قَالُوا يَقُولُونَ تَوَرَّأَوْكَ كَالنَّارِ أَشَدَّ مِنْهَا فَوَرَّأَوْا أَشَدَّ لَهَا فَحَادَّةً. قَالَ فَيَقُولُ فَأَنْتُمْ هُمْ؟ أَيْ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ؟ قَالَ يَقُولُ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ فَيَقُولُ فَلَا لَيْسَ مِنْهُمْ أَتَمَّ بَأْءَ الْحَاجَةِ قَالَ لَهُمْ

اپنی حاجت کے تحت آیا تھا۔ فرمایا کہ وہ ان کے پاس بیٹھا اور پاس بیٹھنے والے عزم نہیں رہتے۔ جمعہ نے اعش سے اسکو دعوت کیا لیکن بغیر فوراً۔ سبیل ان کے والد حضرت ابو ہریرہؓ نے جی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ كُنَّا.

ابو عثمان کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی طیلے یا چٹائی پر چڑھنے لگے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب بلندی پر گئے تو ایک آدمی نے بلند آواز سے کہا کہ اللہ الا اللہ! اللہ! اللہ! راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت فجر پر سوار تھے۔ ارشاد ہوا کہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے۔ پھر فرمایا اے ابو موسیٰ ایسا ہے عبد اللہ! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک کلمہ نہ بتا دوں؟ میں عرض گزار ہوا کیوں نہیں۔ فرمایا کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں

اسراج نے حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، انہیں کوئی یاد نہیں کرتا مگر وہ جنت میں داخل ہوا اور وہ وتر (طاق) پڑھ رہا تھا۔

وعظ وقفہ کے ساتھ ہوں۔

حقیق کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتظار کر رہے تھے کہ معاویہ بن زید کو فانی آگئے۔ ہم نے ان سے کہا کہ آپ تشریف نہیں رکھیں گے؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ میں تمہارا حق کو لیکر آتا ہوں۔ وہ نہ میں بیٹھ جاؤں گا۔ پس حضرت عبداللہ بن مسعود تشریف لے آئے اور انہوں نے بن زید بن معاویہ کا ہاتھ پکڑا۔ ہوا تھا۔ پس ہمارے پاس کھڑے ہو کر فرمایا۔ میں تمہاری موجودگی ہے باخبر تھا۔ لیکن مجھے تمہاری طرف نکلنے سے اس بات نے روک دیا۔

الْجُلُوسَ لَا يَشْفِيهِمْ جَبَلِيْسُ سَامَ. دَوَا كَمَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَلَمْ يَرْفَعَهُ. وَدَوَا كَمَا سَمِعْتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

بِاللَّهِ

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سَلِيمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَتَبَةِ أَفْطَالٍ فِي ذَلِيحَةٍ قَالَ قَلْبًا عَلَا عَلَيْهِمَا جَلُّ نَادَى فَرَفَعَ صَوْتَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، قَالَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَحَدَهُ وَلَا تَعَارِبُائِعُمْ قَالُوا يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ لُزْجَاتِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

بَابُ مِائَةِ اسْمٍ غَيْرِ وَاحِدٍ

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعْيَانُ قَالَ حَفِظْنَا لَهُ مِنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْوَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَاهُ قَالَ يَلُو تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا لَا يَحْفَظُهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ وَتَرَّ يَحِبُّ التَّوَكُّلَ.

بَابُ الْمَوْعِظَةِ سَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا ثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ: كُنَّا نَتَنَظَّرُ عَبْدَ اللَّهِ إِذْ جَاءَ يَزِيدُ بْنُ مَعَاوِيَةَ فَقُلْنَا لَا تَخْلُصْ قَالَ لَا وَلَكِنْ أَدْخُلُ فَأُخْرِجُ إِلَيْكُمْ صَاحِبَكُمْ فَإِذَا جِئْتُ أَنَا فَجَلَسْتُ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ أَخِذٌ بِبِدِهِ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَيُّهَا النَّبِيُّ خَيْرٌ بَيْنَكُمْ وَلَكِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں مقررہ دنوں میں
واعظ و نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ کیونکہ آپ کو یہ ناپسند تھا کہ ہم ان کا جاتے۔
رقعت کا بیان۔

رقعت کے بارے میں اور یہ کہ زندگی تو آخرت کی
زندگی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا:۔ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر
نہیں کرتے اور وہ صحت و فسادت ہیں۔
عباس غنیری، صفوان بن عیسٰی، عبد اللہ بن
سعید بن ابی ہند، سعید بن ابی ہند، حضرت ابن
عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث
مذکورہ کی طرح روایت کی ہے۔

معاویہ بن قرظہ نے حضرت انس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے دعا کی:۔ اے اللہ! زندگی تو آخرت کی زندگی ہے
اگر انصار و مہاجرین کو درست رکھنا۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد راعی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم خندق کھودنے کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ وہ کھود رہے تھے اور ہم بھی دوسری
جگہ ڈالتے تھے اور وہ ہمارے پاس سے گزرے تو کہنے لگے:۔ اے اللہ!

زندگی تو آخرت کی زندگی ہے پس انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔
حضرت سہل بن سعد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح
روایت کی ہے (یہ متابعت ناقابل فہم ہے شاید کتابت کی غلطی ہو)۔

آخرت میں دنیاوی زندگی کی مثال

ارشاد ربانی ہے:۔ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کو دوا دلائل اور تمہارا
اگس میں بڑائی مارنا اور مال و اولاد میں ایک دوسرے پر دنیاوی چاہنا
اس بارش کی طرح جسکا اگلا ہوا سبزہ کسوں کو بھایا، پھر سوکھا کہ تو اسے
نزد دیکھے۔ پھر روندن ہو گیا اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي
الْأَيَّامِ كَرَاهِيَةِ السَّامَةِ عَلَيْنَا

کتاب الرقاق

باب ما جاء في الرقاق وأن لا يعيش
الآعيش الأخرى

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي بَرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَحْتَتَانِ مَغْبُوتٌ. فَيُلَمَّا كَيْدُ مِثْنِ
التَّائِسِ الْيَقِيحَةِ وَالْفَرَاغِ. قَالَ عَبَّاسٌ الْحَبْرُ بَرِيحِي
حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ
بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ كُرْزَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا
عَيْشُ الْآخِرَةِ: فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ.

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَحْمَدَ بْنُ الْمُقْدَامِ حَدَّثَنَا
الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو إِزْمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ
بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَحْفِدُ وَنَحْنُ نَقْلُ

الْتُّرَابَ وَيَمْرُ بِأَفْقَالٍ: اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ
الْآخِرَةِ: فَاعْفِرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ. تَابَعَهُ سَهْلُ
بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

باب ما مثل الدنيا في الآخرة. وقول
تعالى: إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌّ وَلَهُمْ دَرَجَاتُ
وَنَفَاخَةٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَادُ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ
كَمِثْلِ غَيْثٍ أَحْجَبَ الْكُفَّارِ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهْبِجُ
فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا وَفِي الْآخِرَةِ

اللہ کی طرف سے بخشش اور اس کی رضا مندی اور دنیا کی زندگی نور نہیں مگر دھوکے کا سرمایہ (سورۃ الحمد پڑھ آیت ۲۸)۔

ابو حاتم نے حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرمایا ہونے لگا۔ دنیا اللہ جو کچھ اس میں ہے اس سے جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ بہتر ہے اور صبح و شام کو اللہ کی راہ میں نکلنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے۔

حضور نے فرمایا کہ دنیا میں ایک غریب اور مسافر کی طرح رہو۔

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا کندھا پکڑا، پھر فرمایا: دنیا میں تم ایسے رہو جیسے ایک مفلس آدمی یا مسافر ہو۔ حضرت ابن عمر فرمایا کرتے کہ جب شام ہو جائے تو جمع کا انتظار نہ کرو اور جب صبح ہو جائے تو شام کے منتظر نہ رہو نیز شہر میں بیسری کے لئے اور زندگی میں موت کے لئے تیاری کر لو۔

الحمد اور اس کی لمبائی

ارشاد باری تعالیٰ ہے: جو آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی بھی دھوکے کا مال ہے (سورۃ آل عمران آیت ۱۸۵)۔

عمران آیت ۱۸۵: انہیں چھوڑ دو کہ کھائیں اور بنیں اور امید انہیں کھیل میں ڈالے رکھے تو اب جاننا چاہتے ہیں (سورۃ الحج آیت ۲) حضرت علی نے فرمایا کہ دنیا بیٹھ بھیر کر چلی جائی تو الی اور آخرت پیش آنے والی ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے بیٹھے ہیں، مگر تم آخرت کے بیٹھے بنو اور دنیا کے بیٹھے نہ بنو جانا کیونکہ آج عمل ہے حساب نہیں لیکن کل حساب ہے اور عمل نہیں ہوگا پھر خیر سے مراد ہے اس سے دور کہنے والا۔

زیج بن عقیل کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ

عذاب شدید و مغفرت من اللہ و برضوان و ما الحیوۃ الدنیا الا متاع الخدر۔

۱۳۳۴: حدثنا عبد اللہ بن مسعود: حدثنا عبد العزیز بن ابی حازم عن ابیہ عن سہیل قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول موضع سوط فی الجنة خیر من الدنیا وما فیہا و لعدوہ فی سبیل اللہ أو دوحۃ خیر من الدنیا وما فیہا بأدب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم کن فی الدنیا کأنک غریب أو عابد سبیل۔

۱۳۳۸: حدثنا علی بن عبد اللہ: حدثنا محمد بن عبد الرحمن أبو المنذر الطفاوی عن یحییٰ بن الہشام قال حدثنی حماد عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال أخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منی فی الدنیا کأنک غریب أو عابد سبیل۔ وکان ابن عمر یقول: إذا أمست فلا تظن الصبا و إذا أصبحت فلا تظن المساء و خذ من صحبتک لمضیک و من حیاتک لموتک۔

بانت فی الاقل و طولہ و قول اللہ تعالیٰ: فمن رزق من عین الثار و اذ خل الجحۃ فتداد و ما الحیوۃ الدنیا الا متاع الخدر۔

ذرہم یا کلوا و یمۃ موا و یلہم الامل فسوف یعامون۔ و قال علی: ازلت الحلت الدنیا مدبرۃ و ازلت الاخرۃ متبیلۃ و یحل واحدۃ منہما بنون فکلوا من ابناء الاخرۃ و لا تکلوا من ابناء الدنیا فان الیوم مرۃ مل و لا حساب و قد اجدنا و لا عمل و مخرجہ من بعدہ۔

۱۳۳۹: حدثنا صدقة ابن الفضل اخبرنا

عنه نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطوط کے ذریعے ایک مربع شکل بنائی اور اس کے درمیان ایک خط کھینچا جو اس کے

بائیں نکلا ہوا تھا۔ پھر درمیان میں چھوٹے خطوط کھینچے اور کچھ اس کچھ اس کے اس جانب کھینچے اور کچھ اس جانب اور فرمایا کہ یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے جو اس پر محیط ہے یا فرمایا کہ جس نے اسے گھیر لیا ہے اور یہ باہر نکلا ہوا۔

خط لمبکی آزدو ہے اور چھوٹے خط اس کے مصائب میں اگر ایک مصیبت کی تو دوسری آدیا اور اگر دوسری سے بچا تو ۲

اسحاق بن عبد اللہ بن ابوطالب کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ خطوط کھینچے اور فرمایا کہ یہ انسان کی امید اور یہ اس کی موت ہے وہ ان کے درمیان ہی پھنسا رہتا ہے کہ قریبی خط سے موت آجاتی ہے۔

جس کی عمر ساٹھ سال ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کا عند قبول نہیں فرمائے گا۔ ارشاد ربانی ہے: کیا ہم نے تمہیں وہ عمر نہ دی تھی جس میں سمجھ لیتا جسے سمجھنا ہوتا اور ڈر سنانے والا ابو سعید خدری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے عند قبول نہیں فرماتا جسکی وہ عمر دوازہ دے یہاں تک کہ وہ ساٹھ سال تک

جا پہنچے۔ ابو حاتم امدان بن محمد نے بھی مقبری سے اسی طرح روایت کی ہے۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بڑے بڑے کادل بھی ڈوب باتوں میں ہمیشہ جوان رہتا ہے یعنی: دنیا کی محبت اور امیدوں کی دلداری میں۔ لیث، یونس، ابن رہب، یونس

يُحْيِي عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُنْذِرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مَرْتَبًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسْطِ خَارِجًا قَبْلَهُ وَخَطَّ خَطًّا صَغِيرًا إِلَى هَذَا الَّذِي فِي الْوَسْطِ مِنْ جَانِبِ الَّذِي فِي الْوَسْطِ وَقَالَ هَذَا الْإِنْسَانُ وَهَذَا أَجَلُهُ يُحْيِي بِهِ أَوْ تَدَّ أَخَذَ بِهِ وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ وَهَذَا الْخَطُّ الصَّغِيرُ الْأَعْرَاضُ فَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَتْهُ هَذَا فَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا أَهَشَتْهُ هَذَا.

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هَذَا مَا مَرَدُ اسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوطًا فَقَالَ هَذَا الْإِنْسَانُ وَهَذَا أَجَلُهُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْأَكْبَرُ.

بَابُ مَنْ بَلَغَ سِتِّينَ سَنَةً فَقَدْ أَعَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ فِي الْعَمْرِ لِقَوْلِهِ: أَوَلَمْ نَعْمِدْكُمْ مَتَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمْ الْمُنْذِرُ. ۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ السَّلَامِيُّ بْنُ مَطْلُوحٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَعْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَفَّارِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَعَدَّ اللَّهُ

إِلَى أَمْرِي الْخَوَافِلَ حَتَّى بَلَغَ سِتِّينَ سَنَةً تَابِعَهُ أَبُو حَرِيرٍ وَابْنُ عُجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ.

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي شَاهِبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ لَبَّاهُ رَوَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيرِ رَشَّ آبًا فِي اثْنَتَيْنِ فِي حَيْثُ الدُّنْيَا وَطَوَّلِ الْأَمَلِ قَالَ الْإِسْ

ابن شہاب نے سعید اور ابوسلمہ سے اس کی روایت کی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جو ابن آدم کی عمر بڑھتی ہے اسی قدر اس کے ساتھ دو چیزیں بڑھتی جاتی ہیں یعنی مال کی محبت اور عمر کی دلازداری۔ شعبہ نے بھی قادمہ سے اسے روایت کیا ہے۔

جو عمل رضائے الہی کے لئے کیا جائے

اس بارے میں حضرت سعد کی روایت ہے۔

نہری کا بیان ہے کہ حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعویٰ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر کئی فرمائی، یعنی حضور نے ڈول سے ہانی لیکر ان پر کئی کی تھی جو ان کے گھر میں تھا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جو بنی سالم کے ایک فرد تھے کہ ایک روز صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ قیامت کے روز جو بندہ اس حالت میں آئے گا کہ وہ رضا الہی کیلئے کمال اللہ اکابر کہتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو آگ حرام کر دے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اپنے بندہ مومن کے لئے میرے پاس

کوئی جزا نہیں جبکہ میں اس کی کوئی پیاری چیز چھین لوں اور وہ صبر کرے مگر جنت۔

دنیا کی چمک دمک اور اس کی جانب راغب ہونے سے بچنا

عروہ بن ربیع کا بیان ہے کہ حضرت مسود بن عزمہ نے انہیں بتایا کہ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنی عامر بن لوی کے حلیف تھے اور غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ

۱۲۴۳ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هِشَامُ حَدَّثَنَا ثَادَةُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبُرُ ابْنُ آدَمَ وَيَكْبُرُ مَعَهُ إِنْ حُبَّ الْمَالِ وَطَوَّلَ الْعَمْرُ دَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْهُ قَتَادَةُ

بَابُ الْعَمَلِ الَّذِي يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ فِيهِ سَعْدُ

۱۲۴۴ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهَيْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَزَعَمَ وَقَالَ: وَعَقَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: وَعَقَلَ هَجَّةً فَجَعَلَهَا مِنْ دَلْوٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ قَالَ سَمِعْتُ عَثْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ شَرَّ أَخْدَانِي سَالِمٍ قَالَ عَدَا عَلِيٌّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنْ يُوَافِيَ عَبْدُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ لَا يَخْدُمُ اللَّهُ عَلَيْهِ الْكَادِرُ

۱۲۴۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدَ جَزَائِهِ إِذَا قُضِيَتْ صَفِيَّةٌ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَمْ يَأْتِ أَحْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةُ

بَابُ مَا يُحَذَّرُ مِنَ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَالتَّنَافُسِ فِيهَا

۱۲۴۶ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِیْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ ابْنُ

الرَّبِّ يَا أَيُّهَا الْمُسَوَّمُونَ مَنْ حَزَمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَدُوَّ ابْنِ
عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفُ ابْنِ عَامِرٍ ابْنِ لُؤَيٍّ كَانَ مَثَلَهُ
بَدَلًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا
عُبَيْدَةَ ابْنَ الْجَزَّاجِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِزَيْتٍ
وَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَاحِبُ
أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بَنَ إِسْمَاعِيلَ
فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَلَى مَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتْ
الْأَنْصَارُ بِشِدْقِهِ فَوَافَقَتْهُ صَلَاةُ التَّحَنُّنِ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ
تَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّموه حِينَ رَأَوْهُ وَقَالَ: أَطْلَقْتُمْ
سَمْعَكُمْ بَعْدُ وَهُمْ ابْنُ عُبَيْدَةَ وَأَنَّهُ جَاءَ بِشَيْءٍ
قَالُوا أَجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: فَأَبَشِرُوا وَأَمَّا كَلِمَةُ
مَا يُسْرِكُكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ مَا الْفَقْرُ أَحْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ
أَحْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تَبْسُطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا لَمَّا بَسَطَتْ
عَلَى مَنْ كَانَ تَبْلُكُكُمْ فَلَمَّا تَبَسَّوْهُمَا كَمَا تَبَسَّوْهُمَا
فَتَلْهِمُكُمْ كَمَا تَلْهِمُكُمْ.

۱۳۴۷. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
الْثَّيْبِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ
عُقَيْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَرَجَ يَوْمًا فَخَصَّنِي عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى
الْمَيْتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْتَبَةِ فَقَالَ: إِنِّي قَرَضْتُكُمْ
وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أَنْظَرُ إِلَى حَرَضِي
أَلَا وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَقَاتِلَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ
مَقَاتِلَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ
تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ
تَنْتَهِسُوا فِيهِ.

علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ کو بھیجا کہ جزیرہ
کراچی، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن کحری
سے صلح کر کے ان پر حضرت علاء بن حضری کو حاکم مقرر فرما دیا تھا۔
پس حضرت ابو عبیدہ کحری کلامی بلکہ واپس آئے اور انصار نے
ان کی واپس کے بارے میں سنا تو صبح کی نماز میں سارے رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آئناں چھو جب آپ فارغ ہوئے تو
سارے سامنے آگئے۔ آپ نے انہیں دیکھ کر مست فرمایا اور ارشاد فرمایا
خیال میں تم نے ابو عبیدہ کی آمد کے بارے میں سن لیا ہے کہ وہ کچھ لا
ہیں ہمارے گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ یہی ہے۔ فرمایا کہ خوش ہو جاؤ
اور اس چیز کی امید رکھو جو ہمیں خوشی پہنچائے، لیکن
خدا کی قسم مجھے تمہاری مفلسی کا کوئی ڈر نہیں ہے بلکہ تمہارا
متعلق یہ ٹور ہے کہ تم پر دنیا کثرت وہ کر دی جائے
جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کثرت وہ کر دی گئی تھی اور
اُس کے ساتھ ایسا ہی پیار کرنے لگو۔ جیسا پہلے لوگوں
نے اُس کے ساتھ کیا اور یوں تمہیں بھی ہلاک کر دے جیسے
پہلے لوگوں کو ہلاک کیا۔

ابو الخیر نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز
باہر نکلے اور شہدائے اُعد ہر اُسی طرح نماز پڑھی جیسے میت پر
پڑھی جاتی ہے پھر آپ منبر کی طرف لوٹے اور فرمایا: میں تمہارے
پیش قدمیوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور خدا کی قسم بیشک میں
اپنے حوض کو آب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں
کی کنجیاں عطا فرما دی گئی ہیں یا زمین کی کنجیاں اور خدا کی قسم
مجھے اس بات کا کوئی ڈر نہیں کہ تم صبر سے بعد شریک
کر دو گے بلکہ مجھے ڈر ہے کہ تم دنیا کی محبت میں جھٹلاؤ
ہو جاؤ۔

ف: یہ بات اسی جلد کی حدیث ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۵۰۲ اور ۱۵۰۳ میں بھی موجود ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
صحابہ کرام کو مخاطب کر کے چند باتیں ارشاد فرمائیں، چاہیے کہ آج مسلمان کہلانے والے انہیں کان کھول کر سنیں اور ان پر یقین کریں۔

- ۱۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے لیے پیش خیمہ ہوں۔
- ۲۔ حضور نے فرمایا کہ میں تمہارے اوپر گواہ ہوں۔
- ۳۔ فرمایا کہ خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں۔
- ۴۔ فرمایا کہ مجھے زمین کی کنجیاں عطا فرمادی گئی ہیں۔
- ۵۔ ارشاد ہوا کہ مجھے اس بات کا تو مدد نہ ہی نہیں کہ تم میرے شکر کرو۔
- ۶۔ فرمایا کہ مجھے تمہارے متعلق یہ حدیث سب سے کتم دنیا کی محبت میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

عجیب ستم ظریفی ہے کہ بعض لوگ کلمہ پڑھ کر مسلمان کہلا کر اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی ہونے کا دعویٰ کر کے اپنے نبی کی بات ماننے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص کو ماننے پر ان کے ذہن آمادہ ہی نہیں ہوتے۔ اپنے نبی کے علاوہ فضائل و کمالات کا انکار کرنا اور توہین و تنقیص میں کوشاں رہنا ہی ان حضرات کے دین و مذہب کی سمون کا جزو اعظم ہو کر رہ گیا ہے۔ حضور تو فرمائیں کہ میں تمہارا پیش خیمہ ہوں لیکن وہ آپ کو مددگار ماننا ہی شکر ٹھہراتے ہیں۔ حضور تو فرمائیں کہ میں تم پر گواہ ہوں لیکن وہ مہربان ہر اس مسلمان کو مشرک قرار دیتے ہیں جو آپ کو چشم دید گواہ مانے۔ حضور تو فرمائیں کہ میں ان پر حجت تمام کرنے کی فرض سے خدا کی قسم کھا کر فرمائیں کہ میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں لیکن یہ حضرات مسلمانوں کو باور دلانے پر مقرر ہیں کہ آپ تو دلدار کے پرے بھی نہیں دیکھ سکتے تھے اور نہ اب دیکھتے ہیں۔ حضور فرمائیں کہ مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمادی گئی ہیں بلکہ دوسری روایت میں فرمایا کہ مجھے ہر چیز کی کنجیاں دے دی گئی ہیں لیکن یہ لوگ پوری بے باکی اور گستاخانہ لہجے میں اپنا عقیدہ یوں بتاتے ہیں کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں ہے۔ حضور تو فرمائیں کہ مجھے اس بات کا کوئی مدد نہ ہی نہیں ہے کہ میرے بعد تم شکر کرو لیکن ان حضرات کو اپنی جماعت کے سوا باقی سارے مسلمان شکر کے سمندر میں ڈوبے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ خدا نے خود انہیں جملہ مدقیان اسلام کو سچی ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے سب سے زیادہ تمہارے متعلق جس بات کا ذکر ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے زمین کی برکتیں نکال دے گا۔ عرض کی گئی کہ زمین کی برکتیں کیا ہیں؟ فرمایا کہ دنیا داری کی زینت و زینت ایک شخص نے آپ سے عرض کی کہ کیا بلانی کے ساتھ بھلائی بھی آتی ہے؟ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش ہو گئے یہاں تک کہ میں گن گزرا کہ آپ پر وحی کا نزول ہو رہا ہے۔ پھر آپ نے جبین مبارک کیسے پوچھتے ہوئے فرمایا کہ سوال کرنے والا کہاں ہے؟ عرض کی کہ میں حاضر ہوں۔ حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ یہ جان کر کہ میں نے اس کی تعریف کی۔ فرمایا کہ بھلائی تو بھلائی ہی لاتی ہے اور یہ دنیا کا مال فروزانہ اور شیریں معلوم ہوتا ہے جیسے فصل ربیع جو کچھ لگاتی ہے وہ ہوا

۸۴۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ تَرْمَوْنَ أَخَاكُمْ عَلَى مَا يُخَيِّرُ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ فَيُتَلَّ وَ مَا بَرَكَاتُ الْأَرْضِ قَالَ زَهْرَةُ الدُّنْيَا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ هَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالْشَرِّ فَصَمَّتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَعَلَ يَمْسُحُ عَنْ جَبِينِهِ فَقَالَ آيِنِ السَّائِلُ وَقَالَ أَنَا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ لَقَدْ حَمَدْنَا مَا يُخَيِّرُنَا ذَلِكَ قَالَ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ إِنَّ هَذَا الْمَالُ خَصْرَةٌ حُلُوٌّ وَ دَانٌ كُلُّ مَنَّا

یا تو پیٹ بھلا کر مار دیتا ہے یا موت کے قریب پہنچا دیتا ہے مگر جو جانور بری بھری گھاس چرے اور پیٹ بھرنے ہی دھوپ میں جا کھڑا ہو جگالی کرے گو براؤ پر شباب کرے پھر دوبارہ اگر چرنے لگے۔ اسی طرح یہ یہ دنیا کا مال نہیں ہے مگر جو حق کے ساتھ لے اور حق کی جگہ رکھے تو ثواب حاصل کرنے کا اچھا ذریعہ ہے اور جس نے بغیر حق کے اسے حاصل کیا تو وہ ایسے شخص کی طرح ہے جو کھائے اور شکم سیر نہ ہو۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: سب بہتر میل زمانہ ہے پھر جو لوگ ان کے بعد آئیں گے۔ اور پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے۔ حضرت عمران نے فرمایا کہ مجھے اچھی طرح یاد نہیں رہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس ارشاد کے بعد اسے ڈو دفعہ دہرایا تین مرتبہ پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے کہ گواہی دیں گے حالانکہ انہیں گواہ نہیں بنایا گیا ہوگا، خیمات کریں گے اور ان کا کوئی یقین نہیں کرے گا، مدت مانیں گے لیکن انہیں پورا نہیں کریں گے ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین لوگ میرے زمانہ کے ہیں۔ پھر جو ان کے بعد ہوں گے اور پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے کہ ان کی گواہیاں ان کی قسموں پر اور ان کی قسمیں ان کی گواہیوں پر ہوتی ہیں۔

قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جس روز انہوں نے اپنے پیٹ پر سات داغ لگوائے ہوئے تھے انہوں نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موت کی دعا مانگنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں ضرور موت کی دعا کرتا۔ بیشک محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھی دنیا کو خیر باد کہہ گئے لیکن دنیا ان کے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہ کر سکی اور ہمیں جو دنیا کا مال ملا اس کے رکھنے

أَكَلْتُ الرِّبَّيعَ يَقُولُ حَبَطًا أَوْ يُلْقَى إِلَّا أَكَلَةً الْخَضِرَاءِ
أَكَلْتُ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ
الشَّمْسُ فَاجْتَرَتْ وَتَلَطَّتْ وَمَا لَتْ خُرْعَادَتْ
فَأَكَلَتْ وَإِنَّ هَذَا الْمَالُ خُلُوعٌ مَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ
وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ وَمَنْ أَخَذَهُ
بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ الدِّينُ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ.

۱۳۴۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُسَافٍ حَدَّثَنَا عَنْ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ قَالَ
حَدَّثَنَا زُهْدٌ بْنُ مُصَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ
بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ
الَّذِينَ يَلُونَهُمْ. قَالَ عِمْرَانُ فَمَا أَذْرِي قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَوْلِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا
ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ لَيْسَ هَذَا وَنَ لَا يَسْتَبْدُونَ
وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْمِنُونَ وَيَتَذَرُونَ وَلَا يَقُونَ
وَيُظْهِرُ فِيهِمُ السَّمَنُ.

۱۳۵۰. حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ
النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ
ثُمَّ يَجِيئُ مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَرَّاءُ تِلْكَ أَيْمَانُهُمْ
وَأَيْمَانُهُمْ شَرَّاءُ تِلْكَ.

۱۳۵۱. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَلْبَسٍ قَالَ سَمِعْتُ خَبَّابًا وَ
قَلْبَا الْكُتَيْبِ يَوْمَئِذٍ سَبْعًا فِي بَطْنِهِ وَقَالَ: لَوْ كَا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُو
بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِالْمَوْتِ، إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمْ الدُّنْيَا بَيْتًا
وَإِنَّا أَصْبَيْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا لَا يَخْدُلُهُ مَوْضِعًا إِلَّا

التراب

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ أَتَيْتُ
حَبِيبًا وَهُوَ يَذِي حَائِطًا لَهُ كَقَالِ إِنْ أَصْحَابَنَا
الَّذِينَ مَضَوْا تَنَقَّصُ عَنْهُمْ الدُّنْيَا شَيْئًا وَإِنَّا أَصْبْنَا
مِنْ بَعْدِهِمْ شَيْئًا لَا يَحْدِلُهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابُ.
۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ
عَنِ الْأَعْشَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَبِيبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ هَلَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِأَسْطَلٍ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى : يَا أَيُّهَا
النَّاسُ إِنْ وَعَدَ اللَّهُ حَقًّا فَلَا تَخْزَنَ لَكُمْ
الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَخْزَنَ لَكُمْ بِاللَّهِ الْغُرُورُ
إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا
إِنَّمَا يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ
السَّعِيرِ جَمْعُهُ سَعَرٌ قَالَ لِحَاكِمِ الْغُرُورُ
الشَّيْطَانُ

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا
شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِيسَ الْقُرَشِيِّ
قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ ابْنَ أَبَانَ
أَخْبَرَهُ قَالَ أَتَيْتُ عُثْمَانَ يَطْلُو بِرُءُوسِهِ عَلَى
الْمَقَاعِدِ فَتَوَضَّأَ أَحْسَنَ التَّوَضُّعِ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَهُوَ فِي هَذَا
الْمَجْلِسِ فَاحْسَنَ التَّوَضُّعِ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ
مِثْلَ هَذَا التَّوَضُّعِ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَرَكَهُ رَكْعَتَيْنِ
ثُمَّ جَلَسَ غَيْرَ لَهُ مَا قَتَلَتْهُ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ وَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَغْتَرُّوا

بِأَهْلِ ذَهَابِ الْمَرْجِئِينَ

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنْ سَيِّدٍ عَنْ قَيْسٍ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مَرْوَانَ

کے لئے ہمیشہ کے سوا اور کوئی جگہ نہیں ہوتے۔

قیس کا بیان ہے کہ میں حضرت حباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں
حاضر ہوا جبکہ وہ اپنی دیوار بنام سے بیٹھے تو انہوں نے فرمایا: اے
ہمارے جو سامعی وقت ہاگے۔ دنیا ان کے ثواب کو خدا بھی کہہ نہیں
کر سکتی اور ہم نے ان کے بعد کچھ سال پایا تو میں امن کو رکھنے کے
لئے مٹی کے سوا اور کوئی جگہ نہیں ملتی۔

ابو داؤد کا بیان ہے کہ حضرت حباب بن ارت رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
ساتھ ہجرت کی تھی۔

دنیا کی زندگی نہیں دھوکا نہ دے جائے۔

ارشد ربانی ہے: اے لوگو بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو ہرگز
تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی اور ہرگز تمہیں اللہ کے حکم پر۔

غیر نہ دے وہ بڑا فرسی بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے۔
تم بھی اُسے دشمن سمجھو۔ وہ تمہارے گروہ کو بھی لئے بلاتا ہے کہ
دو دشمنوں میں ہو جائیں (سورۃ الفاطر آیت ۴۰، ۵) التجید کی جمع
سَعَرٌ ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ الغرر سے مراد شیطان ہے۔

معاذ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ ابن ابان نے انہیں
بتایا کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے
دھوکا پانی لے کر حاضر ہوا جبکہ وہ چوتھے برے بیٹھے ہوئے
لئے لو انہوں نے غوب اچھی طرح دھو گیا اور فرمایا کہ
میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اسی
جگہ بیٹھ کر بیت اچھی طرح دھو گیا، پھر فرمایا
جو اس طرح دھو کر کے مسجد میں آئے،
پھر دو رکعتیں پڑھے اور بیٹھ جائے تو اس کے
سابقہ گناہ بخش دئے جائیں گے ان کا بیان ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھوکا نہ کھانا۔

نیک لوگوں کا چلے جانا

حضرت مروان بن اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے فرمایا:۔ سب سے پہلے نیک لوگ اٹھ جائیں گے اور پھر جو اُن کے بعد ہیں اور پھر کوڑا باقی رہ جائے گا جیسے جبریا تصور کا خراب حصہ۔ اللہ تعالیٰ اُن کی کوئی پروا نہیں کرے گا۔ امام بخاری نے فرمایا کہ حُفَالَةُ خُزَاب حصّے کو کہتے ہیں۔ جو مال کے فتنے سے بچا لیا گیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ بیشک تمہارے مال اور تمہاری اولاد اگر مالش میں (سورۃ التغابن، آیت ۱۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ دینار و درہم کے بندے نیز برہمنی، ہادروں اور ادوئی پٹروں کے بندے ہلاک ہوئے کیونکہ یہ چیزیں اگر انہیں دے دی جائیں تو راضی ہو گئے اور نہ دی جائیں تو راضی نہیں ہوتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی کے پاس اگر مال سے دو وادیاں بھری ہوئی ہوں تو وہ تمیر کی تلاش شروع کر دے گا اور آدمی کے پیٹ کوٹھی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو توبہ کرے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:۔ اگر آدمی کے پاس اتنا مال ہو جس سے میلان بھر جائے تو ضرور چاہے گا کہ اتنا ہی اُس کے پاس اور ہو۔ اور آدمی کی آنکھ کو مٹی ہی بھر سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو توبہ کرے۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ یہ جملہ قرآن کریم میں ہے یا نہیں۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے عبد اللہ بن زبیر کو خبر یہ یہ کہتے ہوئے سنا۔

عباس بن ہبل بن سعد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکہ مکرمہ میں منبر پر دوران خطبہ یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے لوگو! بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

الاسلمی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذهب الصّالحون الاقل کالأقل ویبقى حفالة کحفالة الشعبیر أو الشمر لا یبالیہم اللہ قال ابو عبد اللہ یتعال حفالة وحفالة باب ما یغنی من فتنۃ المال وقول اللہ تعالیٰ: اثمأموالکم واولادکم فتنہ

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَسَّ عَبْدُ الدَّيْنِ أَرْدَ الدَّرْهِمِ وَالْقُطَيْفَةِ وَالْخَيْصِصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ.

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَوْ كَانَ لابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَا يَتَنَبَّأُ ثَلَاثًا وَلَا يَمْلَأُ جُوفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا الْخُرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ.

۱۳۵۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لابْنَ آدَمَ وَادِيَانِ مَالًا لَأَحَبَّ أَنْ لَهُ إِلَيَّ وَثَلَةٌ وَيَمْلَأُ جُوفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا الْخُرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَا أَدْرِي مِنَ الْقُرَّانِ هُوَ أَمْ لَا. قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ ذَلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ.

۱۳۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيلِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَمْلَأُ

١٣٦ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ
وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَدِّبِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ
سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ
سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ
هَذَا الْمَالُ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ

إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَبِيرٌ لَهُ حُلُوٌّ فَمَنْ أَخَذَهُ يَطْلُبُ
نَفْسَ بَوْبِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ يَأْتِي بِشَرَفٍ
لَفَنَسٍ لَمْ يَبَارِكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ
وَلَا يَشْبَعُ وَالْبَيْدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْبَيْدِ السُّفْلَى
بَابُ مَا قَدَّمَ مِنْ مَالِهِ ذَهْوُهُ

۱۳۶۲ - حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنِي أَبِي
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ التَّمِيمِيُّ
عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْكُمْ مَالٌ وَارِثُهُ أَحَبُّ
إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِنْ أَحَدٍ
إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ، قَالَ فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ
وَمَالٌ وَارِثُهُ مَا آخَرَ.

بَابُ الْمَكْتَرُونَ هُمُ الْمُقَلُّونَ وَقَوْلُهُ
تَعَالَى: مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَ
زِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ
فِيهَا لَا يُعْجِزُونَ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ
فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَخِطَّ مَا صَنَعُوا فِيهَا
وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ.

۱۳۶۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ
وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ: أَخْرَجَتْ إِلَيْهِ
مِنَ اللَّيَالِي فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَمْشِي وَحْدَهُ وَلَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ، قَالَ فَظَنَنْتُ
أَنَّهُ يَكْذِبُ أَن يَمْشِيَ مَعَهُ أَحَدٌ، قَالَ فَجَعَلْتُ
أَمْشِي فِي ظِلِّ النَّعْمِ فَالْتَفَتَ كَرَأْيِي فَقَالَ: مَنْ
هَذَا؟ قُلْتُ: أَبُو ذَرٍّ يَجْعَلِي اللَّهُ وَنداءَكَ، قَالَ:
يَا أَبَا ذَرٍّ تَعَالَيْهِ، قَالَ فَشَبَّيْتُ مَعَهُ سَاعَةً
فَقَالَ: إِنَّ الْمَكْتَرِينَ هُمُ الْمُقَلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
إِلَّا مَنْ أَعْمَاهُ اللَّهُ خَيْرًا فَتَفَحَّرَ فِيهِ يَمِينُهُ وَ

برکت دی جاتی ہے اور جو اسے قلبی لالچ سے لے گا تو اس
میں اسے برکت نہیں دی جاتی اور وہ اس شخص کی طرح ہو
جاتا ہے جو کھائے اور شکم سیر نہ ہو اور (باد رکھو) اوپر والا
ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

۳ جو راہِ خدا میں خرچ کر دیا وہی مال اپنا ہے ۳
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ایسا
کون ہے جس کو اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ پیارا ہو
لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم میں سے تو ایسا کوئی بھی
نہیں کیونکہ ہمیں تو اپنا مال ہی سب سے زیادہ پیارا ہے۔
فرمایا تو جو آگے بھیج دیا وہ اپنا مال ہے اور جو پیچھے چھوڑ دیا وہ
وارث کا مال ہے۔

زیادہ مال جمع کرنے والے کم نیکیوں والے ہوتے ہیں
ارشاد ربانی ہے: جو دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتا ہو ہم اس
میں اُن کا پورا پورا دیں گے اور اس میں کمی نہیں کریں گے یہ ہیں
وہ جن کے لئے آخرت میں کچھ نہیں مگر آگ اور اکارت گیا جو
کچھ وہاں کرتے تھے اور نابود ہوئے جو اُن کے عمل تھے (سورۃ
ہود، آیت ۱۵)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ رات
کے وقت میں بلبرنگا تو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
تہا جا رہے تھے اور آپ کے ساتھ کوئی آدمی نہیں تھا میں نے
سوچا کہ شاید آپ کو ناپسند ہو کہ کوئی آپ کے ساتھ چلے پس میں
چاندنی میں آپ کے پیچھے چلتا رہا کہ آپ نے مجھے مگر مجھے دیکھ لیا اور
فرمایا: کون ہے؟ عرض گزار ہوا کہ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے۔

۴ میں ابوذر ہوں۔ فرمایا کہ اے ابوذر! آج وہ ان کا بیان ہے کہ میں آپ
کے ساتھ ایک ساعت چل رہا تو آپ نے فرمایا کہ زیادہ مال والے
قیامت کے روز کم نیکیوں والے ہوں گے سو اے اس کے جس کو
اللہ تعالیٰ مال عطا فرمائے اور وہ اسے دائیں بائیں اور آگے پیچھے
خرچ کرے اور اس کے ذریعے نیکی لگائے۔ حضرت ابوذر کی بیان ہے

شَمَالَهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَفَرَأَتْهُ وَعَمِلَ فِيهِ خَيْرًا
 قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ لِي اجْلِسْ هُنَا
 قَالَ فَاجْلَسْتُ فِي فَنَاءِ حَوْلِهِ حِجَارَةً فَقَالَ لِي
 اجْلِسْ هُنَا حَتَّى أَنْجِزَ إِلَيْكَ، قَالَ فَانْطَلَقَ فِي
 الْحَدَّةِ حَتَّى لَا أَرَاكَ فَلَيْتَ عَنِّي كَأَطَالَ اللَّيْلَتِ،
 ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقِيلٌ وَهُوَ يَقُولُ، وَإِنْ
 سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ فَلَمَّا جَاءَ لَمْ أَصْبِرْ حَتَّى
 قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ مَنْ تَكَلَّمَ
 فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرْجِعُ إِلَيْكَ
 شَيْئًا قَالَ ذَلِكَ جَنَابِلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَرَضَ
 لِي فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ قَالَ، لَيْسَ أَمْرُكَ أَنَّهُ مَنْ
 مَاتَ لَا يُشْرِكُ يَا اللَّهُ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ
 يَا جَنَابِلُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ لَعَنُوا قُلْتُ
 فَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ نَعَمْ وَإِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ
 قَالَ لَعَنُوا أَحَبُّنَا شُعْبَةَ وَحَدَّثَنَا جَبِيئُ بْنُ
 أَبِي كَابٍ وَالْأَعْمَشُ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ زُبَيْرٍ حَدَّثَنَا
 زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ هَذَا لَعَنَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثُ
 أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ مُرْسَلٌ لَا يَصِحُّ إِسْنَادًا
 لَمْ دَنَا لِمَعْرُوفٍ، وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ
 وَقَالَ أَصْبَرُ وَأَعْلَى حَدِيثُ أَبِي الدَّرْدَاءِ قِيلَ لَابْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 حَدِيثُ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ مُرْسَلٌ
 أَيْضًا لَا يَصِحُّ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
 الدَّرْدَاءُ هَذَا إِذَا مَاتَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 عَدَّ آمَنَ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَا أُحِبُّ أَنْ لِي مِثْلُ أَحَدٍ ذَهَبًا

۱۳۶۴ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا
 أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ
 قَالَ أَبُو ذَرٍّ كُنْتُ أَمْتِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کبیر میں گھڑی بھر آپ کے ساتھ چلتا رہا، پھر فرمایا کہ یہاں بیٹھ جاؤ۔
 وہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایسی جگہ پر چٹھا دیا جس کے چاروں طرف پتھر
 تھے اور فرمایا کہ جب تک میں واپس آؤں تم یہیں بیٹھے رہنا۔ پس
 آپ پھر علی زمین کی طرف چلے گئے یہاں تک کہ مجھ سے اوچل ہو گئے
 جتنا کچھ آپ نے کان پر لگا لی اور پھر میں نے سنا کہ آپ تشریف لائے
 ہوئے فرما رہے تھے: اگرچہ میں نے چھوڑ دی کی یا نہ کیا یہ جب
 آپ تشریف لے آئے تو میں صبر نہ کر سکا اور عرض گزار ہوا۔ یا نبی
 اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے، پھر علی زمین میں آپ کس
 کے ساتھ کلام فرما رہے تھے جب کہ میں نے تو کسی کو آپ سے
 گفتگو کرتے ہوئے نہیں سنا، فرمایا کہ وہ جبرائیل علیہ السلام تھے
 جو پھر علی زمین میں میرے پاس آئے اور کہا کہ اپنی امت کو بشارت
 دینا کہ جو اس حالت میں مرے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک
 نہ کرتا ہو۔ وہ جنت میں داخل ہوا۔ میں نے کہا:۔۔۔ اسے چوبل!
 خواہ اس نے چھوڑ دی کی یا نہ کیا، کہا، ہاں میں نے کہا، خواہ اس
 نے چھوڑ دی کی یا نہ کیا، کہا ہاں اگرچہ وہ مر لیا پتا سمجھ۔ نصر
 شعبہ، حبیب بن الوثابت اور ائمہ اور عبد العزیز بن رفیع
 نے یہ روایت کی۔ اس کی روایت کی۔ امام بخاری
 نے فرمایا کہ ابو صالح نے جو حدیث حضرت ابو ذر سے روایت
 کی وہ مرسل ہے درجہ صحت کو نہیں پہنچی۔ ہم نے ہاں وجہ
 بیان کر دی کہ اس کا حال معلوم ہو جائے اور صحیح حدیث ابو
 ذر ہے۔ امام بخاری سے کہا گیا کہ حضرت ابو ذر سے تو عطا
 یسار نے بھی اسے روایت کیا ہے فرمایا کہ وہ بھی مرسل ہے صحیح۔
 حدیث ابو ذر ہے نیز فرمایا کہ حضرت ابو ذر سے حدیث پر یہ اضافہ کر
 لو کہ جب کوئی مرد مرتے وقت کہ لا الہ الا اللہ۔ کہے
 حضور کو یہ پسند نہ تھا کہ آپ کے پاس کوہ احد کے
 برابر سونا ہوتا۔

زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ
 نے فرمایا میں پھر علی زمین میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
 ساتھ چل رہا تھا اور مجاہد سے سنا کہ آپ ہاتھ تھکا تو آپ نے فرمایا

۱۔ اسے ابو ذرؓ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہؐ میں حاضر ہوں
فرمایا کہ مجھے اس بات کی کوئی منحوشی نہیں کہ میرے پاس کوہ احمد
کے برابر سونا ہوا اور تین رات میرے پاس رہے اور اُس میں سے
ایک دینار بھی بچا رہے، البتہ جو فرض ادا کرنے کے لئے رکھ چھوڑ
ورنہ اللہ کے بندوں میں اس طرح خیر چ کرنا ہرگز نہیں یعنی دینیں
بائیں اور چھپے سے پھر چلے رہے کہ آپؐ نے فرمایا: تبادو مال
والے قیامت کے روز کم نیکیوں والے ہوں گے مگر جو ایسے،
ایسے اور ایسے یعنی دائیں بائیں اور چھپے سے خیر چ کریں، مگر
ایسے لوگ کم ہیں پھر مجھے سے فرمایا کہ ابھی تک بڑے غنا بھالانکے کہ
میں تہارے پاس واپس آؤں۔ پھر آپؐ اندھیری رات میں چلے
گئے یہاں تک کہ او چھل ہو گئے یہاں تک کہ میں نے اونچی آواز
سنی پس میں ڈرا کہ کہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تو چھ

پیش نہیں آگیا میں نے آپؐ کے پاس جانے کا ارادہ کیا لیکن مجھے
ارشاد گرامی یاد آگیا کہ میرے آنے تک اپنی جگہ نہ چھوڑنا۔ چنانچہ میں
نے اپنی جگہ نہ چھوڑی یہاں تک کہ آپؐ تشریف لے آئے میں عرض
گزار ہوا کہ یا رسول اللہؐ میں نے ایک آواز سنی اور ڈرا لیکن مجھے
حضور کا ارشاد عالی یاد آگیا فرمایا کہ کیا تم نے سنی؟ میں عرض گزار
ہوا: ہاں۔ فرمایا کہ وہ جبریلؑ تھے میرے پاس آئے اور کہا: جو
آپکا اتنی اس حال میں سرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ مقرر اتنا
ہو وہ جنت میں داخل ہوا میں نے کہا: خواہ اُس نے نہ کیا اور

عقید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ نے حضرت ابو ہریرہؓ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر میرے پاس کوہ احمد کے برابر بھی سونا ہو تو یہ
بات مجھے پسند نہیں کہ اُس پر ہمیں راقین گزار جائیں اور
مجھ بھی اُس میں سے میرے پاس رہے مگر جو میں عرض
ادا کرنے کے لئے رکھ چھوڑوں۔

اصل تو نکرہ می دل کی غنا ہے۔
ارشاد ربانی ہے: کیا یہ خیال کر رہے ہیں کہ جو ہم اُن کی مدد کر

وَسَلَّمَ فِي حَزْرَةِ الْمَدِينَةِ فَاسْتَقْبَلَتْ أَحَدًا فَقَالَ
يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَأَل مَا يَسْتُرِي
أَنْ يَرَى بَنِي مِثْلُ أَحَدٍ هَذَا ذَهَبًا مَضِي عَلَى
ثَلَاثَةِ وَعِشْرِينَ مِنْهُ دِينَارًا إِلَّا نَبِيًّا أَمْرًا صِدْقًا
لِلدِّينِ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا أَوْ هَكَذَا
وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ ثُمَّ
مَشَى فَقَالَ إِنَّ الْأَكْثَرَيْنَ هُمُ الْآفَتُونَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا أَوْ هَكَذَا أَوْ هَكَذَا
عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَقُلِيلٌ
مَّا هُمْ، ثُمَّ قَالَ لِي مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ حَتَّى
أَتِيكَ ثُمَّ انْطَلَقَ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ حَتَّى تَوَارَى
فَسَمِعْتُ صَوْتًا قَدْ ارْتَفَعَ فَتَخَوُّفًا أَنْ يَكُونَ
قَدْ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدْتُ
أَنْ أَتِيَهُ فَكَرْتُ قَوْلَهُ لِي لَا تَبْرَحْ حَتَّى أَتِيكَ
فَلَمْ أَبْرَحْ حَتَّى أَتَانِي، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَعَنَ
سَمِعْتُ صَوْتًا تَخَوُّفًا فَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ وَهَلْ
سَمِعْتُهُ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذَلِكَ جِبْرِيلُ أَتَانِي فَقَالَ
مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يَشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ
الْجَنَّةَ، قُلْتُ وَإِنْ بَرَأَ وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى
وَإِنْ سَرَقَ.

۱۳۵۔ حکایتی احمد بن حنبلؒ شنیپ حدیثاً
أَبْنِ عَنْ يُولُسَ، وَكَانَ اللَّيْلُ حَدَّثَنِي يُولُسُ عَنْ
أَبْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَسُوا اللَّهَ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَكَّانَ لِي مِثْلُ أَحَدٍ ذَهَبًا لَسْتُ
أَنْ لَا تَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِندِي مِنْهُ شَيْءٌ
إِلَّا شَيْئًا أَرْضِيكَ لِدَيْنِ.

بَابُ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ، وَقَوْلُ اللَّهِ
تَعَالَى: أَيْحَسِبُونَ أَنْ مَا مَلَكُوتُهُمْ بِهِ

رہے ہیں مل اور بیٹوں سے۔۔۔ نا (سورۃ المؤمنون ۹۳ تا ۹۴)
 — ابن عبیدہ کا قول ہے کہ جو کام انہوں نے نہیں کیے وہ انہیں
 ضرور کر کے رہیں گے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 فرمایا: تو نگری مال و اسباب کی کثرت سے نہیں بلکہ
 تو نگری تو یہ ہے کہ دل تو نگری ہو

فقر کی فضیلت

ابوہازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 اس سے ایک آدمی گزرا تو آپ نے اپنے پاس بیٹھ کر بے ایک
 آدمی سے پوچھا کہ اس کے بار میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اس
 نے کہا کہ تو نیک آدمیوں میں سے ہے اور خدا کی قسم اس قابل
 ہے کہ نکاح کا پیغام بھیجے تو قبول کیا جائے اور سفارش کرے تو
 منظور ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 خاموش رہے پھر ایک آدمی گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے اس سے پوچھا کہ اس کے بار میں تمہاری کیا رائے ہے؟
 عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ تو مفلس مسلمانوں میں سے ہے۔ اگر
 کہیں پیغام بھیجے تو کوئی نکاح نہ دے اور سفارش کرے تو اس
 کی سفارش قبول نہ کی جائے اور اگر بات کہے تو کوئی اس کی

ابوہازم کا بیان ہے کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 کی عبادت کی تو انہوں نے فرمایا: ہم نے رضائے الہی کے لئے نبی
 کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کی تو ہم ابراہیم علیہ السلام
 کے پاس جمع ہو گیا پس ہم میں سے وہ بھی ہیں جو دنیا کو خیر باد کہہ
 گئے اور انہوں نے اس اجر میں سے کچھ بھی نہیں لیا جن میں حضرت
 مصعب بن عمیرؓ میں جو غزوہ احد میں شہید ہوئے اور انہوں نے صرف ایک
 چادر چھوٹی تھی جس کے ساتھ ان کے سر کو چھپانے کو پہر کھل جانے اور
 ہروں کو چھپانے کو سر کھل جانا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

مِنْ مَّالٍ ذَبْنَيْنِ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى مِنْ دُونِ
 ذَلِكَ هُوَ لَهَا عَامِلُونَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ لَمْ
 يَحْمِلُوهَا إِلَّا بَدَأَ مِنْ أَنْ تَعْمَلُوهَا.

۱۳۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو
 بَكْرِ حَدَّثَنَا أَبُو حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْغِنَى عَنْ
 كَثْرَةِ الْعَدَمِ وَلَكِنَّ الْغِنَى عَنِ النَّفْسِ.

باب ۵۲۲ فصل الفقير

۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ
 بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الشَّاعِدِيِّ
 أَنَّهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ لِرَجُلٍ عَمْدًا لَا جَالِسَ مَارِئِكَ فِي هَذَا؛ فَقَالَ
 رَجُلٌ مِنَ أَشْرَافِ النَّاسِ هَذَا أَفَلَاخٌ حَدَّثَنِي ابْنُ
 حَطَّابٍ أَنْ يُكْتَمَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشْفَعَ كَأَلْ تَسْكُتُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ
 فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَارِئِكَ
 فِي هَذَا؛ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ
 الْمُسْلِمِينَ، هَذَا أَحَدِيٌّ أَنْ حَطَّابٌ أَنْ لَا يُشْفَعَ وَلَا
 شَفَعُ أَنْ لَا يُشْفَعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُشْفَعَ لِقَوْلِهِ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَحَدِيٌّ مِنْ
 قُلِّ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا.

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
 حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَائِلَ قَالَ عَدْنَا
 حَبَابًا فَقَالَ هَا جَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ بُرَيْدٌ وَجَهَ اللَّهُ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا
 مَنْ مَضَى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ، وَمَنْ مَضَى مَصْحَبُ
 عُمَيْرِ بْنِ قَيْسٍ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ تَمْرَةً نَبَاذًا عَطِينًا
 لَأَسَةِ بَدَاثَ رَجُلًا وَإِذَا عَطِينًا رَجُلًا بَدَا
 دَأْسُهُ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ

میں حکم فرمایا کہ انکار چھوڑ دیا جائے اور ہر روز ہزار مرتبہ دُعا
 جاورم میں سے وہ بھی پڑھیں جن کے لگاؤ دوسرے کے بھل پگ گئے اور
 حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
 ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں نے جنت
 میں جھانک کر دیکھا تو اُس میں اکثر عرب آدمی نظر آئے اور
 دوزخ میں جھانک کر دیکھا تو اُس کے اندر عورتیں زیادہ
 نظر آئیں۔ البتہ اور خوف اعرابی نے بھی اس کو۔
 روایت کیا۔ صخر، حماد بن نجیح، ابورجاء۔ حضرت ابن عباس
 سے اس کو روایت کیا۔

قرآنہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم نے دسرخوان پر کھانا تناول نہیں فرمایا
 یہاں تک کہ وفات پائی اور تادمِ آخر کبھی چپاتی
 نہیں کھائی۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم وفات پا گئے لیکن اُس وقت چارے پاس کوئی چیز نہ تھی
 کوئی جاندار کھا سکے مگر تھوڑے سے جو مہری کھلیا میں تھے
 جن میں سے کافی دونوں تک میں کھائی رہی لیکن میں نے
 انہیں مانپ لیا تو وہ ختم ہو گئے۔

حضور اور آپ کے اصحاب نے دنیا سے کنارہ کش
 رہ کر زندگی گزار لی تھی

عبارہ کا بیان ہے کہ حضرت ابورجاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 فرمایا کرتے:۔ اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی
 جھوک کے باعث زمین پر پیٹ کے بل لیٹ جاتا اور کبھی جھوک
 کے سبب اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا۔ ایک روز میں لوگوں کی عام
 گزرگاہ پر بیٹھ گیا تو حضرت ابوبکرؓ نے تو میں نے اُن سے قرآن
 کریم کی ایک آیت پوچھی میں نے سوال اسی لئے کیا کہ مجھے کھانا
 کھلا دیں، لیکن وہ گزر گئے اور البانہ کیا پھر میرے پاس سے

لَحَظِي دَاسَهُ وَتَجَعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ
 مِثْلَهُنْ أَيْنَعَتْ لَهُ شَرَّتَهُ فَمَكَرَ بِهَذَا بَرَكًا

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اسْمُ بَن
 زُرَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ
 أَطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ قَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ
 وَأَطْلَعْتُ فِي النَّارِ قَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النَّسَاءَ
 تَابَعَهُ ابْنُ تَوْبٍ وَعَوْفٌ، وَقَالَ صَحَّوحٌ وَحَمَّادُ بْنُ
 زَحِيحٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
 حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سُرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَى خِوَانٍ حَتَّى مَاتَ، وَمَا أَكَلَ خَبْرًا أَفْرَقَتْ
 حَتَّى مَاتَ.

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
 أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَقَدْ تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي رَقِيٍّ مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ
 إِلَّا شَطْرَ شِعْبِ بْنِ رَبِيعَةَ لِي فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ
 عَلَيَّ فَيْكَلُهُ فَنَفَيْتُ.

باب ۱۲۳ كَيْفَ كَانَ عَيْشُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ وَتَحْلِيلُهُمْ مِنَ الدُّنْيَا

۱۳۷۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيْمٍ بِزُحْرٍ مِّنْ يُّصِفُ
 هَذَا الْحَدِيثُ حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ
 أَنَّ أَبَاهُ زَيْدَةَ كَانَ يَقُولُ: اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
 إِنْ كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَدِّ عَالِي الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ
 وَإِنْ كُنْتُ لَأَسْتَدِ الْحَبْرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ
 وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِ الَّذِي يَخْرُجُونَ
 مِنْهُ فَمَدَّ أَبُو بَكْرٍ فَسَأَلْتَهُ عَنْ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ

مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي فَزَوَّلَهُمْ يَفْعَلُ أَفْتَمَ مَرَّةً
بِي عَمْرُفًا لَتَهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ
إِلَّا لِيُشْبِعَنِي فَمَزِي فِي فَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِي أَبُو
الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَأَى
وَعَرَفَ مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي رَجَمِي ثُمَّ قَالَ: أَبَاهُ
قُلْتُ لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ الْمَتَى وَمَتَى فَتَبَسَّمَ
فَدَخَلَ فَاسْتَأْذَنَ فَأِذْنًا لِي فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبَنًا
فِي قَدَاحٍ فَقَالَ: مِنْ آيِنَ هَذَا اللَّبَنِ؟ فَتَأَلَّوْا
أَهْدَاهُ لَكَ فَلَانْ أَوْ قُلَانَةٍ قَالَ: أَبَاهُ
قُلْتُ لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَخْبَى إِلَى أَهْلِ
الصُّفَّةِ هَلْ دَعَمْتُمْ لِي قَالَ: وَاهِلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ
الْإِسْلَامِ لَا يَرُدُّونَ إِلَى أَهْلِ ذَلَا مَالٍ وَلَا عَلَى سَيِّدٍ
إِذَا آتَيْتَهُ صَدَقَةً بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَوْ تَنَاوَلَتْ مِنْهَا
شَيْئًا نَوَازًا أَنْتَ هَدِيَّةٌ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ
مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا، فَسَاءَ لِي ذَلِكَ فَقُلْتُ: وَمَا
هَذَا اللَّبَنِ فِي أَهْلِ الصُّفَّةِ؟ كُنْتُ أَحَقُّ أَنَا أَنْ
أُصِيبَ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً أَنْتَقُوهُ بِهَا فَإِذَا
جَاءَ أَمْرِي فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيهِمْ وَمَا عَسَى أَنْ يَبْلُغَنِي
مِنْ هَذَا اللَّبَنِ، وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ فَطَاعَةُ
رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ فَلَمَّ يَتَمُّ فَدَعَا لَهُمْ
فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَأِذْنًا لَهُمْ وَآخَذُوا بِأَجْمَلِ السُّمِّ
مِنَ الْبَيْتِ قَالَ يَا أَبَاهُ، قُلْتُ لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ: أَخَذَ فَأَعْطَاهُمْ قَالَ فَآخَذْتُ الْفَرْسَ
فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرُوِي ثُمَّ
يَرُدُّ عَلَى الْقَدَحِ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى
يَرُوِي ثُمَّ يَرُدُّ عَلَى الْقَدَحِ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرُوِي
ثُمَّ يَرُدُّ عَلَى الْقَدَحِ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَآخَذَ
الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ فَتَنَظَّرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ

حضرت عجز گندے تو میں نے اُن سے بھی کتب الہی کی ایک آیت
پوچھی اور اُن سے بھی کھانے کے باعث سوال کیا تھا چنانچہ
وہ بھی گزر گئے اور انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ پھر میرے پاس
حضرت ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گزرنے اور مجھے دیکھ
کر تبسم فرمایا کیونکہ آپ نے میری دلی خواہش اور چہرے کی حالت
کو جان لیا تھا۔ چنانچہ فرمایا:۔ اے ابو ہریرہ! عرض گزار ہو۔ یا رسول
اللہ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اُٹے آؤ اور آپ چل دیے تو میں
بھی آپ کے پیچھے رہا۔ چنانچہ آپ اندر داخل ہوئے اور مجھے بھی
اجازت مرحمت فرمائی پس میں اندر داخل ہوا چنانچہ آپ نے پیالے
میں دودھ پایا تو فرمایا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا؟ گھر والوں نے
جواب دیا کہ اٹال مرد یا اٹال عورت نے بطور ہدیہ آپ کے لئے
پیش کیا۔ فرمایا کہ اے ابو ہریرہ! عرض گزار ہو کہ یا رسول اللہ
میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے
پاس بلا لاؤ۔ حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ اہل صفہ اسلام کے چھ
تھے، اہل و عیال، مال اور کسی شخص کے پاس نہیں جاتے تھے
جب آپ کی خدمت میں صدقہ آتا تو اُن کے لئے جمع دیتے اور خود
اُس میں سے ذرا بھی تناول نہ فرماتے اور جب آپ کی خدمت میں
پیش کیا جاتا تو اُس میں اہل صفہ کو بھی شامل فرما لیتے۔ پھر بات
اچھی نہ لگی اور اپنے دل میں کہا کہ یہ ذر ذرہ اہل صفہ کا گایا بنا لے
گا، جبکہ اسکا زیادہ حقدار میں ہوں اگر یہ دودھ مجھے عطا فرما
دیا جائے اور میں اسے بی لوں تو کچھ جان میں جان آئے پس
جب وہ آئیں جیسا کہ مجھے حکم فرمایا ہے اور میں انہیں دوں تو غا
گمان ہے کہ یہ دودھ مجھے تک تو پہنچے گا ہی نہیں، لیکن اللہ اور
اُس کے رسول کا حکم مانے بغیر حارہ نہیں پس میں گیا اور انہیں
بلا لایا چنانچہ وہ آئے پھر انہوں نے اجازت مانگی تو انہیں اجازت
دے دی گئی مگر وہ گھر کے اندر بیٹھ گئے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ! عرض گزار ہو
تھو یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اے لیکڑ نہیں دودھ انکا یہاں
بے حکم میں پہنچا لیا اور ایک آدمی کو دیا چنانچہ جب وہ کم کر رہا تھا تو
اُس نے پیالہ مجھے دیا پس کر دیا پھر دوسرے پیالہ مجھے دے دیا یا سیرت میں

فَقَالَ: أَبَاهِي قُلْتُ لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ
بَقِيتُ أَنَا وَأَنْتَ، قُلْتُ حَذَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ أَتَحَدُّ فَاسْتَرْبِ، فَتَحَدَّدْتُ فَتَرَبَّتُ فَقَالَ
اسْتَرْبِ فَشَرِبْتُ، فَمَا زَالَ يَقُولُ اسْتَرْبِ حَتَّى قُلْتُ
لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَحْدَلَهُ مُسْلِمًا، قَالَ
فَأَرَيْتُ فَاعْطَيْتُهُ الْعَدَسَ نَحْمِدُ اللَّهَ وَنَسْتَشِي
شَرِبَ الْفَضْلَةَ.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچ گیا اور اصحاب معقہ مسببہ شکر میر
ہو چکے تھے چنانچہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور اسے اس کے ساتھ لے کر چلا گیا
طرف دیکھ کر کہتے ہوئے فرمایا: ارشاد ہوا: آج کو میرے بعض کلمہ بار رسول اللہ صلی
ساحر ہوں۔ فرمایا کہ اب میں اور تم باقی رہ گئے ہو عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ
نے کچھ فرمایا۔ ارشاد ہوا کہ بیٹھ جاؤ اور پوچھنا چاہو میں بیٹھ گیا اور میں یہاں
فرمایا کہ پوچھنا میں کچھ چاہتا ہوں۔ آپ بلبرہی فرما رہے کہ اور پوچھنا یہاں تک کہ
۱۴۷ھ میں نے انکار کرتے ہوئے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق
کیساتھ مبعوث فرمایا ہے، مجھے اب کوئی چیز باقی نظر نہیں آتی فرمایا کہ مجھے دکھاؤ۔

جواب میں یہاں عرض کر دیا میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمد و ثناء بیان کی اور نبی اللہ
ف: پہلی بات اس حدیث کی قابل غور یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے
تاثرات یوں بیان کر رہے ہیں کہ قَتَبَتْ سَمْعِيْنَ مَا فِي وَعْرَفَ مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِی۔ آپ نے
مجھے دیکھ کر تبسم فرمایا اور جان لیا جو میرے دل میں تھا اور جو میرے چہرے پر تھا۔ چہرے کی حالت تو ہر کوئی دیکھ سکتا ہے
لیکن حضور نے ان کے دل کی آرزو کو بھی جان لیا تھا۔ واقعی نگاہ مصطفیٰ کو یہ اعجاز حاصل تھا کہ آپ دلوں کے اندر چھپی ہوئی باتوں
کو بھی جان لیا کرتے تھے۔ اسی لیے تو شاعر مشرق عرغز گندار ہونے لگے تھے کہ یا رسول اللہ!
چشم تو بیندہ ما فی الصدور

دوسری یہ بات قابل غور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دودھ کے ایک ہی پیالے سے شرا اصحاب معقہ کو شکر میر
کر دیا تھا۔ ہر کوئی پتیا گیا اور پیالے میں ذرا بھی دودھ کم نہیں ہوتا تھا۔ پروردگار عالم نے اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو تصرف کی یہ طاقت مرحمت فرمائی تھی جس کو قدم قدم پر صحابہ کرام اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے جس کے باعث انہوں نے سرکار کی راہوں
میں دیدہ و دل کے فرش بچھائے ہوئے تھے اور اس عظیم الشان شیع رسالت پر تن من و دھن سے پروانہ دار بن کر ہونے کے لیے ہمت
تیار رہتے تھے۔ غلامانے تو اپنے محبوب کو تصرف کی ایسی طاقت مرحمت فرمائی تھی لیکن بسن لوگ کہتے ہیں: ہر۔۔۔ اللہ صاحب
نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی تو قیود الامان ص ۲۶۔ پھر خواہ یوں سمجھ کر ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود دینے
خواہ یوں سمجھ کر اللہ نے ان کو ایسی طاقت بخشی ہے کہ ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے ص ۳۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے خلاف یوں محاذ آرائی کرنا رسول دشمنی کے ہوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر بدی اسلام کو صحابہ کرام کے زاویہ نظر سے تفریق مرحمت
فرمائے آمین:-

۱۳۷۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ يَقُولُ
إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَجَعِي لِسَانِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَرَأَيْتُنَا
نَعْرُودُ وَمَا نَأْطَعُهُمْ إِلَّا وَرَأَى الْخَبْلَةَ وَهَذَا السَّمَرُ
وَإِنْ أَحَدَنَا لَيَضُمُّ كَمَا تَضُمُّ الشَّاةُ مَالَهُ يَخْلُطُ

قیس نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا
جو کہ ایک مرتبہ وہ بلا عذر ہوا جس نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے تیر
جہاد کیا اور ہم نے اپنے آپ کو اس وقت جہاد کرنے دیکھا جبکہ جنگ کے
بوقت اور اس عمر و وقت کے سوا ہمیں کوئی اور عذر رکھنا نہیں تھی
ہم میں سے کسی کو حاجت ہوئی تو کبھی بی بیٹگیوں کی طرح ہوتی جس۔

ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُ نِي عَلَى الْإِسْلَامِ، خَبَرْتُ
إِذَا أَصْلَ سَعِي.

۱۳۷۳. حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
مَا شِيعَ أَلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِيمٍ
الْمَدِينَةِ مِنْ طَعَامٍ بِيْرَثَلَاتٍ لِيَالِي تَبَاعًا حَتَّى
قُبُصَ.

۱۳۷۵. حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ الْأَزْهَرِيُّ عَنْ مَسْعَدِ
بْنِ كُرَّامٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا أَكَلَ أَلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَكَلْتَيْنِ فِي يَوْمٍ إِلَّا أَخَذَاهُمَا تَمْرًا.

۱۳۷۶. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ
عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنَ الْأَدِيمِ وَحَشَوُهُ مِنْ لَبَنٍ.

۱۳۷۷. حَدَّثَنَا هُدَيْبُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا
هَيْثَمُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ كُنَّا نَأْتِي
النَّسَبُ بْنُ مَالِكٍ وَحَبَابَةَ قَالَتْ وَقَالَ لَكُمَا قَدْ
أَعْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَغِيفًا
مُرَقَّقًا حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ وَكَانَ رَأَى شَاءَ سَمِيطًا
يَعْلِيهِ قَطْرٌ.

۱۳۷۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَأْتِي عَلَيَّ الشَّهْرُ مَا
تُؤَقِّدُ فِيهِ نَارًا إِنَّهَا هِيَ الشَّمْعُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنْ
تُؤْتِي بِاللَّحْمِ.

۱۳۷۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
الْأَوْسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

۱۳۷۳. میں تیری کانتھان تک نہ ہوتا ہر خواہ نہ مجھے اسلام پر ملاحت کرنے
بیٹھے ہو، اگر صورت حال یہی ہے تو میں بد نصیب ہوا اور میری
اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل نے مدینہ منورہ
میں اگر حضور کے درمال تک گندم کی روٹیاں متواتر تین
دن تک کبھی نہیں کھائیں۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی آل نے دو کھانے کبھی نہیں کھائے مگر ان میں سے
ایک کھانا کھو رہے ہوتے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بستر چڑے کا ہوتا جس کے اندر
کھجور کی چھال بھری ہوئی ہوتی تھی۔

قنادہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کا نانہائی بھی کھڑا تھا
اور فرمایا کہ تم کھا لے گے ہیں لیکن بچاؤ لے کر تم علی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے کبھی تلی ہوئی کھائی ہو یہاں تک کہ بارگاہِ خدا
وندی میں جا پہنچے اور نہ میں نے یہ دیکھا کہ آپ نے بکری کے
بچے ہوئے گوشت کھا کھوں سے دیکھا بھی ہو۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہم ہر ایسا مہینہ بھی آجاتا جس کے اندر
(ہمارے گھر میں) آگ نہ جلائی گئی ہو جبکہ کھجوریں اور پانی پر
ہی خود لک کا دار و مدار ہوتا ماسوائے اس گوشت کے
جو ہمیں دیا جاتا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عروہ بن
زبیر سے فرمایا: اے بھائی! ہم چاند دیکھتے، یہاں تک کہ دو

يَزِيدُ بْنُ رُؤْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا
قَالَتْ لَعُرْوَةَ ابْنُ أُخْتِي أَنْ كُنَّا لَنَنْتَظِرُ إِلَى الْيَمَلِ
ثَلَاثَةَ أَهْلَةٍ فِي شَهْرَيْنِ، وَمَا أَذِقْتُ فِي أَيَّامِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارًا فَقُلْتُ مَا كَانَ
يُعَذِّبُكُمْ؟ قَالَتْ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ
قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ
مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ آبِيَارِهِمْ فَيَسْقِيَنَّهُ.
۱۳۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي ذُرْمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ ارْزُقِ آلَ مُحَمَّدٍ قُرُوتًا.

باب القصيدة ولداؤمة على العمل

۱۳۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ أَشْعَثٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوقًا
قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ
أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: التَّائِمُ
قَالَ قُلْتُ: فَإِنَّ جَنِينَ كَانَ يَقُومُ؟ قَالَتْ: كَانَ
يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ.

۱۳۸۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ
بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ
أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ.

۱۳۸۳ - حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يَمُوتَ
أَحَدُكُمْ عَمَلُهُ قَالُوا: وَكَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟
قَالَ: وَلَا أَمَّا إِنْ أَنْ يَتَعَمَّدَ فِي اللَّهِ بِرَحْمَةِ سَيِّدُ دُؤَا
وَقَارِبُوا أَعْدَاؤَهُ وَوَحُوا وَشَىءٌ مِّنَ الدَّلِيلَةِ.

ہینور، میں تین چاند دیکھ لیتے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے گھروں میں آگ جلانے کی نوبت نہ آئی ہوتی میں
(عروہ بن زبیر) عرض گزار ہوا کہ پھر آپ کی گزراؤں کس چیز
پر ہوتی تھی؟ فرمایا کہ دو سیاہ چیزیں پر یعنی مجھوڑیں اور ہانی
ماسوائے اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چند
انصاری ہمسائے تھے جن کے ریوڑ تھے، وہ اپنے گھروں سے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ کا ہدیہ
پیش کیا کرتے تو آپ میں بلا دبا کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے دعا کی: اے اللہ! آل محمد کو اتنی روزی دے
جس سے اس کی زندگی قائم رہ سکے۔

عمل میں میانہ روی اور ہمیشگی ہو

مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو کونسا عمل زیادہ پسند تھا؟ فرمایا کہ جو ہمیشہ ہو
مسروق کا بیان ہے کہ میں نے پوچھا کہ حضور محمد کے لئے
کب کھڑے ہوا کرتے تھے؟ فرمایا کہ جب مرغ کی اذان
سننے تو کھڑے ہوا کرتے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو سب سے پیارا عمل تھا جس کو عمل
کرنے والا ہمیشہ کرتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم
میں سے کسی کو اس کا عمل نہات نہیں دلائے گا۔ لوگ عرض گزار
ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے بھی نہیں، مگر
یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔ لہذا سیدھی
راہ اختیار کرو، میانہ روی اختیار کر کے صبح و شام اللہ کی

وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوا

۱۳۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سِدِّدُوا ذَوَارِبُوَادِ اعْمَلُوا
أَنْ لَنْ يَدْخُلَ أَحَدُكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَأَنْ أَحَبَّ
الْأَعْمَالِ أَدْوَمُهَا إِلَى اللَّهِ وَإِنْ كَانَ

۱۳۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَزْرَةَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سَأَلَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ؟
قَالَ: أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ وَقَالَ: أَصْلَفُوْا مِنْ
الْأَعْمَالِ مَا تُطِيعُونَ.

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
جَدُّنَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ
سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ
كَيْفَ كَانَ عَمَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ هَلْ كَانَ
يُحْضِرُ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ؟ قَالَتْ: لَا كَانَ عَمَلُهُ
دَائِمًا وَأَلَيْكُمْ يَسْتَوْطِئُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَوْطِئُ.

۱۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ الزُّبَيْرِ قَانِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سِدِّدُوا ذَوَارِبُوَادِ
الْبَيْتِ مَا تَابَتْ لَا يَدْخُلُ أَحَدًا الْجَنَّةَ عَمَلُهُ قَالُوا
وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالُوا لَا إِنَّمَا الْإِنْسَانُ يَتَعَمَّدُ فِي
اللَّهِ يُتَخَفَّرُ وَرَحْمَةً. قَالَ أَظُنُّكَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ. وَقَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا
وَهَيْبٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ

کے آخری حصے میں لکھا کہ یہاں تک کہ ان کے مقصود یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے اعمال میں میانہ روی پیدا کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو اور یہ زمین نشین کہ لو کہ تم میں سے کسی کے عمل اُسے جنت میں داخل نہیں کر سکتے اور اللہ تعالیٰ کو سب سے پیارا وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ کم ہو۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے۔ فرمایا کہ جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہو اور فرمایا کہ اعمال کی بساط بھر پابندی کی جائے۔

علقمة کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ اے ام المؤمنین! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عمل کیسا تھا؟ کب کوئی کام کسی دن کے ساتھ مخصوص تھا؟ فرمایا کہ نہیں، آپ کے عمل میں ہمیشگی ہوتی تھی اور جو کچھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ملتا تھا وہ ہم کو ملتا تھا۔ میں سے کون کر سکتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میانہ روی اختیار کرو و خدا کا قرب حاصل کرو اور خوشی مناؤ کہ اپنے عمل کے نتیجے کوئی شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ کیا آپ بھی۔ فرمایا کہ میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور مغفرت میں ڈھانپ لے۔ یہ سچ کچھ میں اسے ابو النضر، ابو سلمہ نے حضرت عائشہ سے روایت کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میانہ روی اختیار

کمر و اور خوش ہو جائے۔ مجاہد کا قول ہے کہ سدا اور سدیداً سے مراد ہے صدق دل کے ساتھ۔

بلال بن علی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور مسجد کی دیوار قبلہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہیں نماز پڑھانے کے ابھی ابھی میں نے اس دیوار کے پورے جنت اور دوزخ کو ان کی مثالیں میں دیکھا ہے میں نے خیر و شر کے بارے میں کسی روز ایسا نہیں دیکھا جیسا خیر و شر کو آج دیکھا ہے۔

امیر بھی خوف کے ساتھ رہے۔

سفیان کا قول ہے کہ قرآن کریم کی کسی آیت سے اس کے برابر بڑ نہیں آتا کہ تم مجھ بھی نہیں جب تک نہ قائم کرو تو روایت اور انجیل اور جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے آتا (سورۃ المائدہ آیت ۶۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس روز اللہ تعالیٰ نے رحمت کو پیدا فرمایا تو اس کے سو حصے کیے اور بتا دئے تھے اپنے پاس رکھ کر ایک حصہ اپنی ساری مخلوق کے لئے بھیج دیا۔ پس اگر کافر بھی یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کتنی رحمت ہے تو وہ بھی جنت سے مایوس نہ ہو اور اگر مومن یہ جان جائے کہ اس کے پاس کتنا غلبہ ہے تو جہنم سے وہ بھی بے خوف نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ کی حرام فرمائی ہوئی چیزوں سے بچنا صبر کرنے والوں ہی کو ان کا ثواب بھر پور دیا جائے گا بے گنتی (سورۃ الزمر آیت ۱۱) حضرت عمر کا قول ہے کہ ہم نے صبر میں بہترین زندگی پائی۔

عطاء بن یزید کا بیان ہے کہ انہیں حضرت ابو سعید خدری

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَدِّدُوا وَابْشِرُوا وَقَالَ مُجَاهِدٌ: سَدَّ إِذَا سَدَّ إِذَا أَصْدَقًا.

۱۳۸۸. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ ابْنِ الْمُنْذِرِ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَلْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى لَنَا يَوْمًا الصَّلَاةَ كَثَرَتْ فِي الْمُنْبَرِ فَاشَارَ بِيَدِهِ قَبْلَ قَبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: قَدْ أَرَيْتُ الْآنَ مُنْذَرًا صَلَّيْتُ لَكُمْ الصَّلَاةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَمَثَلَتَيْنِ فِي قَبْلِ هَذَا الْجِدَارِ فَلَمَّا آتَا الْيَوْمَ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ لَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ.

بَابُ ۸۲۵ التَّجَاءُّعُ مَعَ الْخَوْفِ. وَقَالَ سُفْيَانُ: مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَشَدُّ عَلَى مَنْ لَسَّمَهُ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى يُقِيمُوا التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ.

۱۳۸۹. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا وَاشَاءَ رَحْمَةً فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ سَعَادًا تِسْعِينَ رَحْمَةً وَارْسَلَ فِي خَلْقِهِ كُلِّ رَحْمَةً وَاحِدَةً فَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَغَرِيبًا مِّنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ.

بَابُ ۸۲۶ الصَّبْرُ عَلَى تَعَارِيفِ اللَّهِ إِتْمَانًا وَفِي الصَّابِرُونَ أَجْرُهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ. وَقَالَ عُمَرُ وَحَدَّثَنَا أَبُو عَيسَى بِالصَّبْرِ.

۱۳۹۰. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انصار نے کچھ آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مال کا سوال کیا۔ پس ہر سوال کرنے والے کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اتنا دیا کہ جتنا مال آپ کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا جب سب کچھ اپنے ہاتھوں خرچ کر دیا تو آپ نے فرمایا: میں تم سے چھپا کر اپنے پاس مال نہیں رکھ کریتا لیکن جو تم میں سے سوال کرنے سے بچنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بچائے گا جو صبر کرنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کو مستغنی کر دے گا اور تمہیں صبر سے بہتر اور وسیع چیز اور کوئی عطا نہیں فرمائی گئی

زیادہ علقہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتنی نماز پڑھا کہ کہنے لگے آپ کے بعد ک قدموں پر درم آجاتا اور سو سو حج جاتے تو آپ سے کہہ لیا: چنانچہ فرمایا کہ کیا میں شکر گزار ہوں نہ ہوں؟

جو توکل کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہے۔

ربیع بن خثیم کا قول ہے کہ ہر پیش آمدہ مشکل کے متعلق ہے۔

حصین بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ میں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالے سے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اہل بیت کے سوا ہر فرد بغیر صاحب جنت میں داخل ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ غیر شرعی تجارت چھو جائیں گے نہ شگون لیں اور اپنے رہنے پر ہمدرد نہ کریں۔

برکار قیل وقال نا پسندیدہ ہے۔

بیشم کا بیان ہے کہ ہم سے یہ حدیث کئی حضرات نے بیان کی جن میں سے ایک حضرت مغیرہ بن شعبہ ہیں، دوسرا اظہار اور تیسرا ایک اور آدمی۔ شعبی نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کے کاتب سے سنا کہ کہ حضرت معاویہ نے حضرت مغیرہ کے لئے لکھا کہ مجھے ایسی

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَنَسًا مِّنَ الْأَنْصَارِ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْأَلْهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا أَسْطِطَاعَ حَتَّى تَفِدَّ مَا جِئْتَهُ فَقَالَ لَهُمْ حِينَ يَفِدُّ كُلُّ شَيْءٍ أَنْتَقِ بِمَدْيِهِ مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرِكُمْ لَا تَخْذِرُهُ عَنْكُمْ وَلَا تَهْمِنْ يَسْتَعِثُّ بِوَعْدِهِ اللَّهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصْغِرْهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ، وَلَنْ تُعْطُوا عَطَاءَ خَيْرًا وَلَا أُوسَعَ مِنْ الْقَبْرِ.

۱۳۹۱- حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ عَدَاةٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتَّى تَرْمِ أَوْ تَنْتَفِخَ قَدَمَاهُ فَيَقَالَ لَهُ فَيَقُولُ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا اشْكُورًا

بَابُ ۸۲ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خَثِيمٍ مِنْ كُلِّ مَا ضَاقَ عَلَى النَّاسِ.

۱۳۹۲- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بَغِيرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ

بَابُ ۸۳ مَا يَكْرَهُ مِنْ قِيلٍ وَقَالَ

۱۳۹۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُغِيرَةُ وَفُلَانٌ وَرَجُلٌ ثَالِثٌ أَيْضًا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ مَعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى الْمُغِيرَةِ

حدیث لکھ کر بھیجے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ ورنہ وہ کابیان ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا کہ میں نے یہ سنا کہ حضور جب ناز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ کہتے تھے کہ میں کوئی معبود مگر اللہ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے وہی سب نعمتوں کے لائق ہے اس کو ہر چیز پر قاعدہ ہے، اُن کا بیان ہے کہ حضور سیکار قبل و قال، زبان سوال کرنے، مال ضائع کرنے، دینے والی چیزیں نہ دینے، ماؤں کی نافرمانی کرنے اور لڑکیوں کو زندہ دگر دہ کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے، شمیم، عبداللہ بن کثیر ورنہ اس حدیث کو حضرت مغیرہ سے مرفوع روایت کیا کرتے تھے۔

زبان کی حفاظت کرنا۔

جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ ارشادِ ربانی ہے:۔ کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔ (سورہ ق، آیت ۱۸)

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو مجھے اُس کی ضمانت دے جو دونوں چیزوں کے درمیان بھاؤ اُس کی جو دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے تو میں اُسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

فت: یہی بات اسی جلد کی حدیث ۱۷۱۲ میں بھی موجود ہے۔ پہلی بات تو اس حدیث سے یہ معلوم ہوتی کہ زبان اور شرم گاہ ہی ایسی چیزیں ہیں کہ ان کے بھٹکنے سے آدمی جہنم کا مستحق ہو جاتا ہے۔ ہر کسی کا فرض ہے کہ ان دونوں کو اچھی طرح نگاہ رکھے اور بھٹکنے نہ دے۔ دنیا اور آخرت کے اندر مصیبت میں مبتلا کرنے والی چیزوں میں سے یہ دونوں سرفہرست ہیں۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ان دونوں چیزوں کی ضمانت دے تو میں اُسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ معلوم ہوا کہ پروردگار عالم نے اپنے محبوب کو جنت دینے کا ضامن بنا رکھا ہے۔ یعنی مالکِ حقیقی تو واقعی خدا ہے مگر اپنے محبوب کو ضامن جنت بنا دیا تھا۔ یہ بات ہر صاحبِ علم و دانش جانتا ہے کہ حقیقی مالک نہیں بلکہ حقیقی مالک کا معتمد خاص اور مجازی مالک ہوتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے

أَنَّ النَّبِيَّ إِلَىٰ يَحْيَىٰ نَبِيٍّ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ الْمُعَيَّرَةُ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ عِنْدَ النَّصْرِ أَجِبْهُ مِنَ الصَّلَاةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ وَكَانَ يَنْهَى عَنْ قِيلٍ وَقَالَ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَاصْلَعَةِ الْمَالِ وَمَنْعِ دَهَائِ، وَعَقْبُوقِ الْأَقْرَبَاتِ وَوَادِ الْبَنَاتِ وَعَنْ هُكَيْمِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو قَالَ سَمِعْتُ وَرَّادًا يُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْمُعَيَّرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ۸۲۹ حِفْظُ اللِّسَانِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكَلِّمْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ وَقَوْلُهُ تَعَالَى مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ.

۱۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّسِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ سَمِعَ أَبَا حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَضْمَنْ لِي مَابَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَابَيْنَ وَجْهِهِ أَطْمَنَ لَهُ الْجَنَّةُ.

۱۳۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَكِيمٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ، وَ
مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ
وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ
ضَيْفَهُ.

۱۳۹۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ
حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْخَزَّازِ

قَالَ سَمِعَ أَذْنًاى وَوَعَاةَ قُلَيْبِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ الضَّيْفَةُ ثَلَاثَةٌ أَيَّامٌ جَاءَتْهُ قِيلَ مَا
جَاءَتْهُ؟ قَالَ: يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِرُ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ.

۱۳۹۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ عَنْ حُزَيْفِ بْنِ
ابْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ أَبِي هَيْمٍ عَنْ
عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ
بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَّبِعُ فِيهَا يَزِلُّ بِهَا فِي النَّارِ أَوْ يَبْعُدُ
وَمَا يَبِينُ الْمَشْرِقِ.

۱۳۹۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَيْدٍ سَمِعَ أَبَا
النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَحْيَى
ابْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ
لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا
مَا لَا يَرْفَعُ اللَّهُ بِهَا دَجَابِتَ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ
بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا مَا لَا يَرْفَعُ
بِهَا فِي جَهَنَّمَ.

بَابُ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ

۱۳۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ عُبيدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ

اُسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے اور جو اللہ
تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے تو اپنے ہمارے کو
تکلیف نہ دے اور جو اللہ تعالیٰ اور قیامت
پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اپنے مہمان
کی عزت کرے۔

حضرت ابو شریح خزازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
کہ میرے دونوں کانوں نے سنا میرے دل نے محفوظ رکھا کہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے: ضیافت میں دن اُس
کا جائزہ، دریافت کیا گیا کہ اُس کا جائزہ کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک درات
دن اور جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ
اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا
ہے اُسے چاہیے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہنا چاہیے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان
ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی جب کوئی بات کہتا
ہے اور اُس کے انجام پر غور نہیں کرتا اُس کی نحو
سے جہنم میں جاگرتا ہے حالانکہ وہ اُس سے اتنی دور
تھی جتنی مغرب سے مشرق۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
بیشک آدمی جب کوئی ایسی بات کہتا ہے جو مرضائے الہی کے
لئے کہی ہو تو وہ اُسے خاص اہمیت نہیں دیتا لیکن اُس کے
باعث اللہ تعالیٰ اُس کے درجے بلند کر دیتا ہے اور جب
آدمی کوئی ایسی بات کہتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض
ہوتا ہے اور وہ اُس کی پروا بھی نہیں کرتا لیکن اُس
کے باعث دوزخ میں جاگرتا ہے۔

اللہ کے خوف سے رونا

حفص بن عامر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے فرمایا:۔ سات آدمی ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا سایہ کرتا ہے اُن میں سے ایک وہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔

اللہ سے ڈرنا

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی پہلی امت کا کوئی آدمی تھا

جس کا اپنے اعمال کے بارے میں بڑا گمان تھا چنانچہ اُس نے اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میں مرجاؤں تو میرے جسم کے ذریعے دفن فرما لینا۔ پس جس روز سخت ہوا چلے تو میری ہڈیاں اُڑا دینا چنانچہ انہوں نے اُس کے ساتھ ہی کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُس کو اٹھا کر کے فرمایا: جو تو نے کیا اس پر کس چیز نے تجھے آمادہ کیا؟ عرض گزار ہوا کہ ترس کر نے مجھے ایسا کرنے پر آمادہ کیا پس

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلی امتوں کے کسی شخص کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے مال و اولاد سے خوب نوازا ہوا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ جب موت کا وقت قریب آیا تو اُس نے اپنے بیٹوں سے کہا: میں کیسا باپ ہوں؟ انہوں نے عرض کی کہ آپ اچھے باپ ہیں اُس نے کہا کہ میں نے تو اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی نیکی نہیں بھیجی تیار وہ نے اس کی تفسیر یوں کی ہے کہ جمع نہیں کروائی۔ جب میں اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہوں گا تو وہ مجھے عذاب دے گا تو زیادہ کھو جب میں مرجاؤں تو مجھے جلادینا یہاں تک کہ جب میں بالکل کوئلہ ہو جاؤں تو مجھے پس لینا، یا یہ کہ میرا سفوف بنا لینا جس روز خوب ہوا چل رہی ہو تو مجھے اُس میں اُڑا دینا چنانچہ اس کا اُن سے پکا وعدہ لیا۔ خدایا قسم، انہوں نے ایسا ہی کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اُن کو وہ آدمی کھڑا تھا پھر فرمایا:۔ اسے میرے بندے! جو تو نے کیا، میں پر تجھے کس بات نے آمادہ کیا؟ عرض کی کہ تیرے خوف نے یہاں کہا کہ مجھ سے ڈرتے ہوئے۔ پس اس کی تلافی یوں ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے اُس پر رحم فرما دیا۔ ابوعثمان، مسلمان نے اسی طرح

عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ رَسُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ فَأَضَاءَتْ عَيْنَاةُ

بَابُ الْخَوْفِ مِنَ اللَّهِ

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سُلَيْمٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَمُنُّ كَانَ قَبْلَهُ لَيْسَى الظَّنَّ يَعْمَلُهُ فَقَالَ لَهْلَهْ إِذَا أَنَا مِتُّ فَخُذُونِي فَذَرُونِي فِي الْبَحْرِ فِي يَوْمٍ مَسَافٍ فَفَعَلُوا بِهِ فَجَمَعَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى الَّذِي صَنَعْتَ؟ قَالَ مَا حَمَلَنِي إِلَّا خَافَتُكَ فَغَفَرَهُ

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ بِيَمَعَتِ ابْنِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَازِزِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَجُلًا يَمُنُّ كَانَ سَلَفٌ أَوْ قَبْلَهُ أَنَا اللَّهُ مَا أَكَا وَلَا يَعْبُدُ أَعْطَاهُ قَالَ فَلَمَّا حُضِرَ قَالَ لِبَنِيهِ: إِنِّي أَبِ كُنْتُ قَالُوا خَيْرَ أَبِ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَرُ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَشَرَّهَا قَتَادَةُ وَلَمْ يَدَّخِرْ إِنَّ يَتَنَامُ صَلَّى اللَّهُ بِعَذَابِهِ فَانْظُرُوا إِذَا دَامَتْ فَاحْرِقُونِي حَتَّى إِذَا صُرْتُ فَحَمًا فَاسْحَقُونِي أَوْ قَالَ فَاسْهَكُونِي ثُمَّ إِذَا كَانَ رِيحٌ عَاصِفٌ فَادْرُونِي فِيهَا فَاخْذُوا ثِيَابَكُمْ عَلَى الْإِصْبِ وَرَاقِي فَفَعَلُوا فَقَالَ اللَّهُ كُنْ فَإِذَا رَجُلٌ قَامَ ثُمَّ قَالَ: أَيُّ عَبْدِي مَا مَنَّمَكُ عَلَى مَا نَعَلْتُ؟ قَالَ فَمَا فَتَكَ أَوْ خَرَقَ مِنْكَ فَمَا تَلَاكَ؟ أَن رَحِمَهُ اللَّهُ. وَحَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ أَن فَقَالَ سَمِعْتُ

بیان کی لیکن اتنا اضافہ کیا کہ مجھے سندھ میں بکھر دینا یا جس طرح حدیث بیان کی۔ معاذ، شعبہ، قتادہ، عقبہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

گناہوں سے بچنا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مثال ہے دیکر اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے اُس آدمی جیسی ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کچھ لگا۔ میں نے پچھن خود ایک لشکر حجاز کو دیکھا ہے اور میں واضح طور پر میں نہیں اُس سے ڈرتا ہوں، بلکہ اپنے آپ کو بچاؤ اپنے آپ کو بچاؤ پس ایک گروہ میری بات مانی اور کئی محفوظ مقام کی طرف چلے گئے یوں نجات پالی اور دوسرے گروہ اُسے جھٹلایا تو صبح ہو کر وہ لشکر بڑا ان پر ٹوٹی پڑا اور سب کو تیر بخ کر دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فراتے ہوئے سنا۔ میری اور لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے آگ جلائی جب اُس نے اپنے ماحول کو روشن کیا تو پروانے اور آگ میں گرنے والے کپڑے اُس میں گرنے شروع ہو گئے۔ پس وہ انہیں اُس سے ہٹانے لگا لیکن وہ اُس پر غالب آکر اُس میں گرتے ہی رہے۔ پس میں کر سے پکڑ کر تمہیں آگ سے کھینچ رہا ہوں اور تم ہو کہ اس میں گرتے ہی رہا رہے ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کو زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور جب وہ ہے جو ان کاموں سے دست بردار ہو جائے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

محمود نے فرمایا کہ جو میں جانتا ہوں اگر تم جانتے تو کم ہمتی اور زیادہ روتے۔

سَلَامَانَ غَيْرَ أَنَّهُ نَادَىٰ ذُرِّيَّتِي فِي الْبَحْرِ وَأَوْكَمَا حَدَّثَ، وَقَالَ مُعَاذُ سَدَّ شَتَّ اشْعَبْدُ عَنْ قَتْدَةَ سَمِعْتُ عُتْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ الْإِنْتِهَاءِ عَنِ الْمَعَاصِي

۱۴۰۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِثْلِي وَمِثْلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ كَمِثْلِ رَجُلٍ إِلَى قَوْمٍ فَقَالَ رَأَيْتُ الْجَيْشَ بَعِيثَ طَلِيٍّ أَنَا النَّبِيُّ الْعُرْيَانُ وَالْجَاءَ الْجَاءَ فَطَاعَ عَنْهُ طَائِفَةٌ فَأَذْجَرُوا عَلَى مَهْلِكِهِمْ فَتَجَرَّوْا كَذَبَتْهُ طَائِفَةٌ فَصَبَّوْهُمُ الْجَيْشُ فَاجْتَحَرَهُمْ.

۱۴۰۳ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا مِثْلِي وَمِثْلُ النَّاسِ كَمِثْلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَخَلَا أَهْنَاءُ مَا حَوْلَهُ جَعَلَ الْفَرَّاشُ وَهَذِهِ الدُّوَابُّ الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا فَجَعَلَ يَبْرَعُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَقْتَعِمْنَ فِيهَا فَأَنَا أَخَذْتُ بِتَجْرِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَقْتَعِمُونَ فِيهَا.

۱۴۰۴ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا ذَكْرِيَاءُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا كَرِهِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَ

لَبَكِيكُمْ كَثِيرًا.

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكِيْتُمْ كَثِيرًا.

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا سَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكِيْتُمْ كَثِيرًا.

بَابُ حُجُبَاتِ النَّارِ بِالشَّكْوَاتِ

۱۴۰۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حُجُبَاتِ النَّارِ بِالشَّكْوَاتِ وَحُجُبَاتِ الْجَنَّةِ بِالْمَكَارِهِ.

بَابُ ۵۲۵ الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شَرِّكَ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ.

۱۴۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شَرِّكَ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ.

۱۴۰۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ لَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللَّهُ بَاطِلٌ

بَابُ ۵۳۶ لِيَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ وَلَا يَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو یقیناً کم مینتے اور ضرور ہی تھا کہ تم زیادہ مدتے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم بھی وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو ضرور ہی تھا کہ کم مینتے اور ضرور ہی تھا کہ زیادہ مدتے۔

جہنم شہوتوں سے ڈھانپی گئی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم کو شہوتوں سے ڈھانپا گیا ہے اور جنت کو مصیبتوں سے چھپایا گیا ہے۔

جنت اور جہنم جوتے کے تسمے سے بھی تمہارے

زیادہ قریب ہیں

ابو داؤد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور اسی طرح ہے دوزخ بھی۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے اچھا شعر جو کسی شاعر نے کہا، یہ ہے کہ، آگاہ رہو کہ اللہ تعالیٰ کے

سوا ہر چیز فانی ہے۔ اُس کی طرف دیکھو جو تم سے مفلس ہے اور جو تم سے مالدار ہے اس کی طرف نہ دیکھو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
جب تم میں سے کوئی ایسے شخص کو دیکھے جو مال اور حسن میں اُس سے بڑھ کر ہو تو پوچھے کہ ایسے شخص کو بھی دیکھے جو ان میں اُس سے گرا ہوا ہو۔

جو نیکی یا بدی کا ارادہ کرے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ نیکیاں اور بدیاں لکھ دیں اور انہیں واضح فرما دیا ہے پس جس نے نیک کام کا ارادہ کیا اور اُس سے گرنے کے تب بھی اللہ تعالیٰ اُس کے لئے پوری نیکی کا ثواب لکھ دیتا ہے اور اگر اُس نے ارادہ کیا اور پھر اُس سے گریں تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے دس نیکیوں سے سات سو تک یعنی کئی گنا کر کے لکھ دیتا ہے اور جس نے برائی کا ارادہ کیا اور پھر اُس سے گریں تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے ایک کامل نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر ارادہ کیا اور اُس سے گریں تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک برائی لکھتا ہے۔

جو گناہوں کو حقیر سمجھنے سے بچا

عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم عمل کرتے ہو اور اپنے بعض اعمال کو بال سے بھی زیادہ باریک سمجھتے ہو (یعنی معمولی) لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ہم انہیں تباہ کن شمار کیا کرتے تھے۔ امام بخاری کے نزدیک التوبۃ لغات سے ہلاک کرنے والی چیزیں مراد ہیں۔

اعمال کا دار و مدار غنائے پر ہے لہذا جو غنائے سے ڈرتا

ہے

حضرت سہیل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی جانب تو جھڑپائی

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ هُوَ فَضَّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْتَظِرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ.

باب مَنْ هَرَقَ حَسَنَةً أَوْ بَسِيئَةً

۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا جَعْدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْغَطَّافِيُّ عَنْ أَبِي عُبَايَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا يَرَوِي عَنْ مَرَاتِهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: إِنْ اللَّهُ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالشَّيْئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ فَمَنْ هَرَقَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلْهَا لِمَتَّهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ أَحْسَنُ كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَرَقَ بِهَا فَعَمِلَهَا لِمَتَّهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِينَ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ ثُمَّ وَمَنْ هَرَقَ بَسِيئَةً فَلَمْ يَعْمَلْهَا لِمَتَّهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةٌ كَامِلَةٌ فَإِنْ هُوَ هَرَقَ بِهَا فَعَمِلَهَا لِمَتَّهَا اللَّهُ لَهُ سَبْعِينَ ضِعْفًا.

باب مَا يُتَّقَى مِنْ مُحَقِّقَاتِ الذُّنُوبِ

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ عَنْ غِيلَانَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالًا لَا هِيَ أَذَى فِي أَعْيُنِكُمْ فِي الشَّعْرِ أَنْ كُنْتُمْ تَعْمَلُونَهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَوْبِقَاتِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَعْزِي بِذَلِكَ الْمُهْلِكَاتِ.

باب الْأَعْمَالِ بِالْخَوَاتِيمِ وَمَا يُخَافُ مِنْهَا

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَسَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

السَّاعِدِ قِي قَالَ لَقَدْ نَظَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِ الْمُسْلِمِينَ عَنَاءً عَنْهُمْ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُنْظَرَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا، فَتَبِعَهُ رَجُلٌ فَلَمْ يَزَلْ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى جُرِحَ فَاسْتَحْجَلَ الْمَوْتَ فَقَالَ يَدُّ بَابٍ سَيِّئَةٍ فَوَضَعَهُ مَبِينٌ ثَدْيِيهِ فَتَمَامَلْ عَلَيْهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتَبِيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ فِيهَا يَرَى النَّاسُ مَعْلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ لَمْ يَمُنْ أَهْلُ النَّارِ وَيَعْمَلُ فِيهَا يَرَى النَّاسُ مَعْلَى أَهْلِ النَّارِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِخَوَاتِيمِهَا

بَابُ الْعُزْلَةِ رَاحَةً وَمِنْ خُلَاطِ

السُّوءِ

۱۴۱۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَهُ قَالَ قَبِلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ أَغْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَجَى النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ رَجُلٌ جَاهِدْ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، وَرَجُلٌ فِي شُعَيْبٍ مِنَ الْقَعَابِ يَغْدِرُ بِهِ وَيَدْعُو النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ تَابِعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَالتَّعْمَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ لَمَّا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ أَوْ عُبَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يُونُسُ وَابْنُ مُسَرَّةٍ إِخْرَجَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ يَثْرِبَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ نَعْنُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جو مشرکین سے لڑ رہا تھا اور بلحاظ دولت وہ مسلمانوں کے منتخب افراد سے تھا۔ پس آپ نے فرمایا کہ جو کسی دوزخی کو دیکھنا چاہے وہ اس آدمی کو دیکھے چنانچہ ایک شخص جائزہ لینے اس کے پیچھے لگ گیا۔ چنانچہ وہ برابر لڑتا رہا یہاں تک کہ زخمی ہو گیا پس اس نے مرنے میں جلدی کی۔ راوی کا بیان ہے اس نے تلوار سینے کے درمیان رکھی اور اپنے جسم کا پورا بوجھ اس پر رکھ دیا یہاں تک کہ تلوار اس کے کندھوں کے درمیان سے نکل گئی چنانچہ نبی کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی عمل کرتا رہتا ہے جب کہ لوگ دیکھتے ہیں کہ وہ اہل جنت کے کام کو کر رہا ہے لیکن بڑا وہ جہنمی ہے اور کوئی عمل کرتا ہے کہ لوگ دیکھتے ہیں کہ وہ جہنم کے کام کر رہا ہے لیکن وہ بڑا جنتی ہے اور اعمال کا دار و مدار خاتمے پر ہے۔

بڑے ساتھیوں سے بچنے کے لئے تنہائی میں راحت

ہے

عطاء بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بارگاہ رسالت میں عرض کی گئی: یا رسول اللہ! عطاء بن یزید لہنی کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! کونسا آدمی بہتر ہے؟ فرمایا کہ وہ جو اپنے جان و مال کے ساتھ جہاد کرے اور وہ آدمی جو کسی گھائی میں بیٹھ کر اپنے رب کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔ اسی طرح زبیدی، سلیمان بن کثیر اور نعمان نے زہری سے روایت کی۔ زہری، عطاء بن یزید، حضرت ابوسعید خدری نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ یونس اور ابن مسعود اور یحییٰ بن سعید، ابن شہاب عطاء، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے نہ کہ کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

۱۴۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعْدَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ خَيْرٌ مَالِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ الْعَلَمُ يَكْتُمُهُ بِهَا شَعَتُ الْجَبَالِ وَمَوَاقِعُ الْفُطُورِ يَنْفُزُ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ

بَابُ رَفْعِ الْأَمَانَةِ

۱۴۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرٍاءَ بْنِ يَسَافٍ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْتَبَعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْظُرِ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ أَصْبَاءُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا أَسْنَدَ الْأَمْرُ إِلَى شَيْبَرِ أَهْلِهِ فَانْظُرِ السَّاعَةَ

۱۴۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُبَيْحُ بْنُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ تَنَالَتْ فِي حَقِّ قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانُ ثُمَّ عَمِلُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَمِلُوا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رُفَيْدَةَ خَالِ بَيْتِهَا الرَّجُلُ التَّوَمَةُ فَتَقْبُضُ الْأَمَانَةَ مِنْ قَلْبِهِ فَيُظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ التَّوَكُّلِ ثُمَّ يَنَامُ التَّوَمَةُ فَتَقْبُضُ خَائِبِي أَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجُولِ كَيْفَ دَجِرَ جَنَّةً عَلَى رَجُلِكَ فَتَنْفُطُ خَيْرًا مُنْشَبِرًا أَوْ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ فَيُغْشِبُ النَّاسُ يَتَّبِعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيَقَالُ إِنَّ فِي بَيْتِي فُلَانٌ رَجُلًا أَمِينًا وَيَقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْفَرَهُ وَمَا أَجَلَدَهُ وَمِنْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ خَدِرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ وَلَقَدْ أَتَى عَلَى زَمَانٍ وَمَا أَبَالِي أَيْكُمْ بَايَعْتُ لِمَنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهَ الْإِسْلَامُ وَإِنْ كَانَ نَصْرًا إِنِّيَا رَدَّهَ عَلَى سَاعَةٍ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ اس کا بہترین مال ایک ریوڑ ہو گا جس کو لے کر وہ پہن لوگی چومبوں اور پانی کے مقامات پر رہے گا وہ اپنے دین کو لے کر فتنوں سے بھاگے گا۔

امانت داری کا اٹھ جھلنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب امانت کو ضائع کیا جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! اس کا ضائع کرنا کیا ہے فرمایا کہ جب ذمہ داری نا اہلوں کے سپرد کی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔

حضرت محمد بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے دو باتیں بتائیں جن میں سے ایک کو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا اور دوسری کا انتظار کرنا ہوا۔ آپ ہمیں بتایا کہ امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتری پھر انہوں نے قرآن اور سنت سے اس کا حکم نکال لیا اور اس کا اٹھا بتاتے ہوئے فرمایا کہ آدمی سوئے گا اور امانت اُس کے دل سے نکال لی جائے گی اور اُس کا ہلکا سا نشان باقی رہ جائے گا پھر سوئے گا تو امانت کا باقی حصہ بھی اٹھا لیا جائے گا اور آئے جیسا نشان باقی رہ جائے گا، جو چنگاری کی طرح نظر آئے گا۔ اُسے پیر سے لڑھکایا جائے تو اور پھول جائے گا اور ابھرا ہوا نظر آئے گا لیکن اُس کے اندر ہوگا کچھ نہیں۔ پس صبح کو لوگ خرید و فروخت کریں گے لیکن امانت کا ادا کرنے والا کوئی نہیں ہوگا، بلکہ کہا جائے گا کہ فلاں خاندان میں ایک امین موجود ہے آدمی سے کہا جائے گا کہ وہ کتنا عقلمند کتنا ظریف اور کتنا بہادر ہے لیکن ایمان اُس کے دل میں دانہ رانی کے برابر بھی نہیں ہوگا۔ مجھ پر ایسا زمانہ گزرا ہے کہ کسی کے ساتھ خرید و فروخت کرنے میں کوئی خطرہ محسوس نہیں ہوا تھا کیونکہ اگر

وہ مسلمان ہوتا تو اسلام اُسے حق کی طرف بھیر دیتا اور اگر وہ نصاریٰ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ اُنہوں کی طرح ہو جائیں گے کہ تعداد میں تھو ہوں لیکن سوار کے قابل ایک بھی نہ ہو۔

دکھاوے اور شہرت کے لئے

مسند یحییٰ سفیان نے مسلم بن کبیر سے روایت کی۔ سلمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور اُن کے سوا میں نے کسی دوسرے سے نہیں سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں فرمایا پس میں اُن کے نزدیک ہوا تو کہہ رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شہرت کے لئے کام کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے مشہور کر دے گا اور جو دکھاوے کے لئے کام کرے اللہ تعالیٰ اُسے دکھاوے کا

جو اللہ کی اطاعت میں مشقت کرے

حقیر انس بن مالک نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں سواری پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا نیز میرا اور آپ کے درمیان صرف پالان کی لکڑی ہی مائل تھی کہ آپ فرمایا: اے معاذ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں خدمت میں حاضر دستعد ہوں پھر کچھ دیر کے بعد آپ نے دوبارہ فرمایا: اے معاذ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں خدمت میں حاضر دستعد ہوں پھر کچھ دیر کے بعد آپ نے سہ بارہ فرمایا: اے معاذ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں حاضر دستعد ہوں۔ فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا بندہ وہ ہے جس میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی ہوتے ہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا بندہ وہ ہے جس میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں پھر کچھ دیر چلے کے بعد آپ نے فرمایا: اے معاذ عرض گزار ہوا کہ اللہ میں حاضر دستعد ہوں فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے جبکہ وہ ایسا کریں جس میں عرض گزار ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور

قَامَا الْيَوْمَ كَمَا كُنْتُمْ أَبَايَعُ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا ۱۴۱۸ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو سَأَلَنِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا النَّاسُ رِأْيَالُ الْمَيَاتَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً ۱۴۱۹ بَابُ الرِّيَاءِ وَالتَّمَعَةِ

۱۴۱۸ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ كَهَيْلٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُهُ فَذَنُوتُ مِنْهُ فَمِمْعَنَةٌ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يُدْرِي بِرَأْيِي يُدْرِي اللَّهُ بِهِ ۱۴۱۹ بَابُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ

۱۴۲۰ حَدَّثَنَا هُدَبَاءُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا ثَنَا دُحْدُحٌ حَدَّثَنَا النَّسَبِيُّ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا رَدِيدٌ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا اخِرَةُ الرَّجُلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَتَبِّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَتَبِّكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ ابْنُ جَبَلٍ قُلْتُ لَتَبِّكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَذَرِي مَا حَقَّ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَقَّ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ تَشِدُّكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ ابْنُ جَبَلٍ قُلْتُ لَتَبِّكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَذَرِي مَا حَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ

إِذَا فَعَلُوهُ. قُلْتُ اللَّهُ دَرَسُوهُ أَعْلَمَهُ قَالَ حَقُّ
الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَخْذِلَهُمْ.

باب التواضع

۱۴۲۱۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً. قَالَ وَحَدَّثَنِي
مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْعَدَى وَالْبُخَارِيُّ الْأَحْمَرُ عَنْ حَبِيبِ
الطَّرِيقِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ نَاقَةً لِلرَّسُولِ اللَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْعُضْبَاءُ، وَكَانَتْ لَا تُسْبِقُ
فَجَاءَ أَعْرَابِي عَلَى قَعُودٍ لَهُ فَسَبَقَهَا فَاسْتَدَّ ذَلِكَ
عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَقَالُوا سَبَقَتِ الْعُضْبَاءُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَقَّ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَرْخُمَ
شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ.

۱۴۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا
خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا
شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي تَمْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي
هَارِيرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ
اللَّهُ قَالَ مِنْ عَادِيٍّ لِي وَلِيًّا فَقَدْ إِذْنَتْهُ بِالْحَرْبِ
وَمَا لَقَرْتُ إِلَى عَبْدِي يَنْشِيءُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا أَفْرَضْتُ
عَلَيْهِ وَمَا يَذَالُ عَبْدِي يَنْتَقِرُ إِلَيَّ بِالتَّوَّابِلِ حَتَّى
أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ
وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا
وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي لَأَعْطِيَنَّهُ
وَلَكِنْ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيدَنَّهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ
شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدَّدْتُ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْفِي
الْمَوْتُ وَأَنَا أَكْثَرُ مَسَاءَتِهِ.

اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق

یہ کہ انہیں عذاب نہ کرے

تواضع اختیار کرنا۔

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی۔ محمد الطویل
نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عضباء نامی ایک اونٹنی تھی جس سے کوئی
اونٹنی آگے نہیں نکلتی تھی۔ ایک اعرابی آیا جو اونٹ پر
سوار تھا تو وہ اُس سے آگے نکلنے لگا مسلمانوں
پر یہ بات گلاں گندی ادا انہوں نے کہ کہ نہ عضباء پیچھے رہ گئی
پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ
تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ دنیا میں کسی چیز کو بلند نہ کرے مگر اُسے پست
بھی کر دے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو میرے کسی
ولی سے دشمنی رکھے میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں اور میرا
بندہ ایسی کسی چیز کے ذریعے قرب حاصل نہیں کرتا جو مجھے پسند میں اورد
میں نے اُس پر فرض کی میں بلکہ میرا بندہ ہر گز نوافل کے ذریعے میرا
قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اُس سے محبت کرنے لگتا
ہوں۔ اور جب میں اُس سے محبت کرتا ہوں تو اُس کی سعادت بن جاتا ہوں
جس کے ساتھ وہ منجابے اور اس کی بھلائی جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ
دیکھتا اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ کھڑے ادا اس کا یہی
جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں ضرور
اُسے عطا فرماتا ہوں اور اگر وہ میری بناہ کھڑے تو ضرور میں اُسے بناہ دیتا
ہوں اور کسی کام میں مجھے تردد نہیں ہوتا جس کو میں کرتا ہوں مگر مومن کی موت
کو برا سمجھنے میں کوئی نہیں اُس کے اس برا سمجھنے کو برا سمجھتا ہوں۔

ف اس حدیث قدسی کے اند اللہ رب العزت نے اویا اللہ کے مشق جرباتی بتائی ہیں۔ ان میں سے تدبیریں خاص طور پر
قابل تھیں۔ پہلی بات یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھتا ہے میں اس کے خلاف اعلان جنگ
کرتا ہوں۔ معلوم ہوا کہ خدا ولیوں کے ساتھ ہے لہذا ولیوں کو چھوڑ کر کوئی اور دین و مذہب اختیار نہیں کرنا چاہیے۔ یہ امن

لوگوں کے لیے خاص طور پر توجہ طلب ہے جو نئے نئے فرقے بنا کر اپنی علیحدہ علیحدہ ڈیڑھ چائٹ کی مسجد بنا کر اولیاء اللہ کے مذہب کو چھوڑے ہوئے ہیں بلکہ اس برحق مذہب اور اسلام کی صحیح ترین تصویر کو بریلویت، صہبرا، کرپٹون کرتے اور اس کے خلاف لوگوں کے دلوں میں نفرت کے جذبات بھرتے رہتے ہیں۔ یہ اولیاء اللہ کی مخالفت بلکہ خدا سے مخالفت اور دشمنی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے خلاف صف آرزا ہونا ہے، جس میں آخرت کی کوئی سہلائی نہیں۔

اس حدیث کی دوسری بات میں خصوصی توجہ طلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی بشارت، سماعت یا تمنا اور پیروغیرہ بن جاتا ہے جن سے اُس کے افعال سرزد ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جس کی بشارت و سماعت یا تمنا اور پیر کے ساتھ خدا ہوائے سے واقع ہونے والے افعال اور عام لوگوں کے افعال میں زمین و آسمان کا فرق ہوگا۔ — حب اولیاء اللہ کے افعال عام لوگوں سے ممتاز ہیں تو یقیناً انبیائے کرام کے افعال اولیاء اللہ سے بدرجہا افضل و اعلیٰ اور بلند بالا ہوں گے کیونکہ خدا کی جڑ تا بیحد و حمایت حسرت انبیائے کرام علیہم السلام کے ساتھ تھی اور یہ وہ غیر انبیاء کے ساتھ نہیں ہو سکتی۔ اس سے معلوم ہوا کہ تمام اناس اور انبیائے کرام کے واسطے افعال میں اتنا فرق ہے جس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا جو انبیائے کرام کو نزول وحی سے ہٹ کر عام لوگوں کی طرح ہی باور کرانے پر زور لگاتے رہتے ہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ حضرات مقام نبوت ہی سے نا آشنا ہیں۔ اولیاء اللہ کے متعلق عارفِ روم نے فرمایا:۔

اولیاء ربہست قدرت از اللہ

تیر جستہ باز گرداند ز راد

حضور اور قیامت ساتھ ساتھ ہیں

اور قیامت کا معاملہ نہیں مگر جیسے ایک پلک کا چھپکنا بلکہ اس سے بھی قریب اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے (سورۃ النحل، آیت ۷۷)

حضرت اسمٰعیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیج گیا ہے اور اپنی دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا، پھر انہیں دراز کر دیا

ابوالنبیاح نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قیامت اور مجھے اس طرح بھیجا گیا ہے۔

ابو الصلاح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیج گیا ہے یعنی دو انگلیوں کی طرح۔ اسرائیل نے بھی ابو حصین سے اسی طرح روایت کی ہے۔

باب ۴۴ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعِيَةُ كَهَاتَيْنِ وَمَا أَمْرُ السَّاعِيَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَيسَىٰ حَدَّثَنَا أَبُو خَالٍ عَنْ مِمْنٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعِيَةُ كَهَاتَيْنِ أَوْ لَيْتَنِي بِرِجْلِ صَبِيٍّ فَيَمْدُ بِيهَا

۱۴۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ هُوَ الْجُبَيْنِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ سَعْدٍ يُرِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَنَادٍ إِلَى النَّبِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ وَالسَّاعِيَةُ كَهَاتَيْنِ

۱۴۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعِيَةُ كَهَاتَيْنِ يَعْنِي (صَبِيٍّ تَابَعًا إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ

یا مصلیٰ

قیامت اچانک آئے گی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے پس جب وہ طلوع ہوگا اور لوگ اُسے دیکھیں گے تو سب ایمان لائیں گے لیکن اُس وقت کا ایمان آدمی کے کانٹوں سے آئے گا جب تک پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان کے ساتھ پہلے بھلائی نہ کیا ہو اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ دُور آدمیوں نے کوئی چیز لینے کے لئے کپڑے پھیلانے شروع کر دیں لیکن خریدنے اور کپڑوں کو لینے نہیں پائیں گے اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ ایک آدمی دودھ نکال کر پے پھیلانے لگے لیکن اُسے پے نہیں پائے گا اور قیامت یوں قائم ہو جائے گی کہ ایک آدمی جانوروں کو پانی پلانے کیلئے موضع پر لے جائے گا لیکن پلانے نہیں پائے گا اور قیامت یوں قائم ہو جائے گی کہ ایک آدمی نے کھانے کیلئے لقمہ اٹھایا ہوگا مگر اُسے کھانے نہیں پائے گا۔

جو خدا سے ملنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اُس سے ملنا

چاہتا ہے

حضرت عبادہ بن مسامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس سے ملنا پسند کرتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ یاک کی کسی دوسری زوجہ مطہرہ نے عرض کی کہ میں تو موت پسند ہے۔ فرمایا کہ یہ بات نہیں بلکہ جب آدمی کو موت آتی ہے تو اُسے رضا الہی اور اُس کے انعامات کی بشارت دی جاتی ہے چنانچہ جو چیز سامنے ہوتی ہے وہ

اُسی کو پسند کرتا ہے چنانچہ اُس وقت وہ اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اُس سے ملنا پسند کرتا ہے لیکن اگر وہ کافر ہے تو اُسے اللہ کے غضب اور اس کی نافرمانی کی بشارت دی جاتی ہے پس جو چیز اُس کے سامنے ہوگی اُس سے زیادہ اُسے اور کئی چیز پسند نہیں ہو سکتی، واللہ اعلم۔ اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس سے ملنا پسند کرتا ہے۔ ابو داؤد نے اسے اس کو اختصار کے ساتھ نقل کیا۔ عمرو، شعبہ، اسید، قتادہ، ترمذی، مسند

۱۳۲۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ تَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْطَعَ الْقَمَسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا مَطَلَعَتْ فَرَأَاهَا النَّاسُ أَمِنُوا أَجْمَعُونَ فَذَلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ أَمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا. وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرْنَا الرُّجُلَ مِنْ نَوْبِهِمَا بَيْنَهُمَا أَقْلًا يَتْبَغِيَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ. وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ أَنْصَرَفَ الرَّجُلُ بِكِبْنٍ لِحَتِّهِ فَلَا يَطْعَمُهُ. وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلْبِطُ حَوْصَهُ فَلَا يَسْتَرِي فِيهِ. وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَقَعَ أَكْلَتُهُ إِلَى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا.

بِأَحَبِّ مِنَ أَحَبِّ لِقَاءِ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ

۱۳۲۷ حَدَّثَنَا حُجَّابٌ حَدَّثَنَا هَرَمٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ مَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ. قَالَتْ عَائِشَةُ: أَوْ بَعْضُ إِذَا جَاءَ إِنْ أَلْبَكْرَةُ الْمَوْتِ قَالَ: لَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا احْتَضَرَ الْمَوْتَ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللَّهِ وَكَرَامَةٍ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَمَامَةٍ فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ وَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا احْتَضَرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَعُقُوبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِنْ أَمَامَةٍ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ إِذَا احْتَضَرَ أَبُودَاؤُدُ دَعَمُ وَعَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَرَاةٍ عَنْ سَعِيدٍ

حضرت عائشہ صدیقہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کو روایت کیا ہے
حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
جو اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرے اللہ تعالیٰ
اُس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرے
تو اللہ تعالیٰ اُس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔

عروہ بن زبیر نے کتبہ ہی اہل علم حضرات سے روایت کی ہے
کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحت
کی حالت میں فرمایا کرتے کہ اللہ تعالیٰ ہر گز گھسی نبی کی روح کو بخش
نہیں فرماتا، یہاں تک کہ جنت میں اُسے اُس کا مقام دکھادیتا ہے
اور پھر اُسے اختیار دیتا ہے جب آپ بیمار پڑے اور آپ کا مہربان
میری ران پر تھا تو گھڑی بھر آپ پر غشی طاری رہی، پھر جب
افاقہ ہوا تو آپ نے نگاہ چھت کی طرف اٹھائی اور کہا
:- اے اللہ! رفیق اعلیٰ! میں عرض گزار ہوں کہ کیا
آپ ہمیں پسند نہیں فرماتے؟ اور میں جان گئی کہ یہ
وہی بات ہے جو آپ ہم سے فرمایا کرتے تھے۔
اُن کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے جو آخری کلام فرمایا وہ یہی الفاظ ہیں:۔
”اے اللہ! رفیق اعلیٰ!“

موت کی سختی

ابو عمرو ذکوان مولیٰ عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتی ہیں
۱۔ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے پہلے
یا کوئی رکھا ہوا تھا جس میں پانی تھا۔ اس میں عمریں معد
راوی کو شک ہے۔ چنانچہ آپ پانی میں اپنے دونوں
ہاتھوں کو داخل کرتے اور پھر انہیں جبرہٴ انور پر ملتے
اور کہتے: ”نہیں کوئی معبود مگر اللہ، بیشک موت میں
تکلیف ہوتی ہے۔ پھر دست مبارک کو کھڑا کر کے کہتے:۔“

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
۱۳۲۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو
أُسَامَةَ عَنْ بَرْزِيذٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ
اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ
اللَّهُ لِقَاءَهُ.

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ
الْمُسَيَّبِ وَعَدُوَّةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ
الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
وَهُوَ صَدِيقٌ رَأَتْ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيُّ قَطُّ حَتَّى يَرَى
مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ فَمَا نَزَلَ بِهِ وَ
رَأْسُهُ عَلَى فُجْدَى عُمَيْشٍ عَلَيْهِ سَاعَةٌ ثُمَّ أَفَاقَ
فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى الشَّقِيقِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ
الرَّفِيقُ الْأَعْلَى، قُلْتُ إِذَا الْيَحْتَارُ مَا كَوْنَتْ
أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ قَالَتْ
فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُ: اللَّهُمَّ الرَّفِيقُ
الْأَعْلَى.

باب سَكَرَاتِ الْمَوْتِ

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ
حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ قَالَ
أَسْعَدَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذَكَرَ أَنَّ مَوْلَى
عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
تَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْ
يَدِيهِ رُكُوعًا أَوْ غَلْبَةً فِيهَا مَاءٌ يُشْكُ عَمْرٍو فَيَجْعَلُ
يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا أَوْجُهَهُ وَيَقُولُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ كَثْرَتُ نَصَبِ يَدَيْكَ

”رفیق اعلیٰ میں یہ یہاں تک کہ آپ کی روح قبض کر لی گئی اور دست مبارک جھک گیا۔“

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ کچھ اعرابی پابرمنا بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سوال کرتے: ”قیامت کب قائم ہوگی؟“ چنانچہ آپ ان کے سب سے کم عمر شخص کی طرف دیکھ کر فرماتے: ”اگر یہ زندہ رہا تو بڑھاپے کو نہیں پہنچے گا کہ تم پر قیامت قائم ہو جائے گی، بشام کا بیان ہے کہ اس سے مراد ان کی موت ہے۔“

کعب بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت ابوقتاہ بن ربیع النصارى رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرمایا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ نے فرمایا: ”مُسْتَرَحٌّ“ اور ستر آٹھ سو کو گوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! مُسْتَرَحٌّ اور مُسْتَرَحٌّ مِّنْہُ سے کیا مراد ہے۔ فرمایا کہ بندہ مومن جب مرتا ہے تو وہ مصیبتوں سے نجات پا کر اللہ تعالیٰ کی آغوش رحمت میں جانا چاہتا ہے اور بدکار آدمی جب مرتا ہے تو اس کے مرجانے سے اللہ کے بندے شہر، درخت اور جانور بھی راحت پانا چاہتے ہیں

حضرت ابوقتاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مُسْتَرَحٌّ... اور مُسْتَرَحٌّ مِّنْہُ یہ ہے کہ مومن دنیا سے نجات پا کر آرام

پانا چاہتے ہیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں۔ اُس کے اہل و عیال، اُس کا مال و اُس کے اعمال۔ پس اُس کے اہل و عیال اور اس کا مال تو واپس آجاتے ہیں اور اس کا مالہ عن اُس کے

فَيَجْعَلُ يَقُولُ: فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَىٰ حَتَّىٰ فَيَمُوتَ وَ مَا لَتْ يَدَاكَ

۱۴۳۱ - حَدَّثَنَا ثَنِي صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ جُفَاءً يَأْتِي كُونَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُونَهُ مَتَى السَّاعَةُ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْفَرِ هِجْرٍ فَيَقُولُ: إِنْ يَعِيشَ هَذَا لَا يَذُرُكَ اللَّهُ حَتَّىٰ تَقُومَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ. قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي مَوْتَهُمْ

۱۴۳۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِيعٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَحْدِثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ: مُسْتَرَحٌّ وَ مُسْتَرَحٌّ مِّنْهُ. قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرَحُّ وَالْمُسْتَرَحٌّ مِّنْهُ؟ قَالَ: الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ لَيْسَتْ رِيَّةٌ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَ أَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ لَيْسَتْ رِيَّةٌ مِنْهُ الْعِبَادَةُ وَ الْبِلَادُ وَ الشَّجَرُ وَ الدَّوَابُّ

۱۴۳۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ عَبْدِ رَيْهِ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَلْحَلَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ كَعْبٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مُسْتَرَحٌّ وَ مُسْتَرَحٌّ مِّنْهُ الْمُؤْمِنُ لَيْسَتْ رِيَّةٌ

۱۴۳۴ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ: ذِي رَحِمٍ أَتَّانٍ وَ يَبْقَىٰ مَعَهُ وَاحِدًا يَتَّبِعُهُ أَهْلُهُ وَ مَالُهُ وَ عَمَلُهُ

فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَا لِدُوَيْبِ بْنِ عَمَلَةَ .

۱۴۳۵ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَتَّابُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُ لَعْنَتِهِ وَوَعِشَتِيَا مَا التَّارُ وَمَا الْجَنَّةُ فَيُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى تُبْعَثَ

۱۴۳۶ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَجْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ جُوَاهِرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبُوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا

ساتھ رہ جاتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مر جاتا ہے تو ہر صبح و شام اُس پر اُس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے خواہ وہ جہنم میں ہو یا جنت میں پھر اُس سے کہیا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ اُسے اٹھایا جائے گا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ وہ اُس چیز کے پاس پہنچ چکے جو انہوں نے اپنے لئے آگے بھیجی تھی۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ

پارہ ۲۷

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

نفعی صور۔ مجاہد کا قول ہے کہ الصور سنکھ کی تم کا آلہ۔ زجرۃ
بیح۔ ابن عباس کا قول ہے۔ التاقور صور۔ الزجرۃ بیح
دفع صور چوکنہ۔

الزجرۃ دوسری دفع صور کا چوکنہ۔

۱۲۳۹۔ فَقِيخُ الصُّوَرِ، قَالَ مُجَاهِدٌ
الصُّوَرُ كَهَيْئَةِ الْبُؤْيِ، زَجْرَةٌ صَيْحَةٌ وَ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، التَّاقُورُ الصُّوَرُ، التَّاجِفَةُ
التَّنْفِثَةُ الْكُفْلَى، وَالتَّادِفَةُ التَّنْفِثَةُ
الثَّانِيَةُ:

ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور عبد الرحمن اعرج دونوں کا بیان
ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ذُو ابِیہ
کی آپس میں توکڑیوں میں جو گھج۔ ایک ان میں سے مسلمان تھا اور
دوسرا یہودی۔ مسلمان نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے
میرے منہ سے اس کو تمام جانوں سے چن لیا۔ یہودی نے کہا کہ قسم ہے
اس ذات کی جس نے تمام جانوں سے حضرت موسیٰ کو چن لیا۔
کامیاب ہے کہ مسلمان کو اس بات پر غصہ آیا اور اس نے یہودی
کے منہ پر طمانچہ کھینچ مارا۔ چنانچہ وہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور جو کچھ اس کے اور مسلمان کے
درمیان واقع ہوا وہ عرض کر دیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو کیونکہ لوگ جب
قیامت کے روز بے ہوش ہوں گے تو سب سے پہلے میں ہوش
ہوں گا اور دیکھو گا کہ حضرت موسیٰ عرش کا کراہے ہوئے ہیں جس
میں جانا کہ حضرت موسیٰ ان میں سے ہیں جو بے ہوش ہونے اور ان سے پہلے
ہوش میں آگئے یا انہیں اللہ نے بے ہوش ہونے سے مستثنیٰ فرمایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نیکارم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمام انسان بے ہوش

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَبْدُ اللَّهِ الْغَزَّالِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ
أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَابِيُّ
أَنَّهُمَا سَمِعَا جَبَاهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: اسْتَبَتْ رَجُلَانِ
رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ
وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا أَعْلَى الْعَالَمِينَ، فَقَالَ
الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ
قَالَ فَغَضِبَ الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ
فَنَظَرَ إِلَيْهِ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ، فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَخْبِرُونِي
عَنْ مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْغَفُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَاكُونَ فِي أَوَّلِ مَنْ يَفِيقُنِي فَإِذَا مُوسَى بَا طِشْرٍ
بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ مُوسَى يَمُنْ صَبَقَ
فَأَنَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ وَمَنْ اسْتَشْنَى اللَّهُ.

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

ہو جائیں گے تو سب سے پہلے میں کھڑا ہوں گا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کھڑے
کھڑے ہوں گے۔ میں نہیں جانتا کہ کیا وہ بے ہوش ہونے
والوں میں ہیں؟۔ اس کی حضرت ابو سعید خدری نے بھی نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

اللہ تعالیٰ زمین کو اپنے ہی قبضے میں لے
لے گا۔ اس کی نافع، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے اپنے
دست قدرت سے زمین کو اپنے ہی قبضے میں لے گا اور آسمان
کو لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا کہ حقیقی بادشاہ میں
ہوں، آج زمین کے بادشاہ کہاں ہیں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
قیامت کے روز زمین ایک روٹی کے مانند ہوگی، جس کو
اللہ تعالیٰ اپنے دست قدرت سے لپیٹ دے
گا جسے تم دست خوان پر روٹی کو اکٹھی کر لیتے ہو اور ایسا ہی
جنت کی مہمان نوازی کے لیے کرے گا۔ چنانچہ ایک
یہودی آگیا اور کہنے لگا: اے ابوالقاسم! اللہ تعالیٰ آپ
کو برکت دے، یہی میں آپ کو اہل جنت کی مہمانی کے
بارے میں کچھ نہ بتاؤں؟ فرمایا کہ کیوں نہیں۔ اس نے
کہا کہ زمین ایک روٹی کی طرح ہوگی جیسا کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا۔ پھر نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف توجہ فرمائی اور ہنسنے لگا
تک کہ دندان مبارک نظر آنے لگے، پھر فرمایا کہ یہاں
تہیں ان کے سامنے کے متعلق نہ بتاؤں؟ فرمایا کہ اس کا
سامنے دم نہیں کے ساتھ ہوگا اور اس کی کھجی کے نامہ ہے
حضرت سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے

الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَصْعَقُ النَّاسُ حِينَ
يَصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ قَامَ فَإِذَا مَوْسَى أَخَذَ
بِأُذُنِي فَمَا أَذْرِي أَكَانَ خِيَمَتْنِ صَعِقَ رَوَاهُ أَبُو
سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
- يَنْفُضُ اللَّهُ الْأَرْضَ - رَوَاهُ
نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ -

۱۴۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَيِّدَةُ
بْنِ السَّيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَنْفُضُ اللَّهُ الْأَرْضَ وَ
يَطْوِي السَّمَاءَ بِمِثْلِهِ ثُمَّ يَقُولُ آتَا الْمَلِكِ
أَيُّ مَمْلُوكِ الْأَرْضِ؟

۱۴۴۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا
الْكَلْبِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هِلَالٍ عَنْ
رَبِيعِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْمَخْدَرِيِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَكُونُ
الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَتَكَفَّفُهَا
الْجَبَّارُ بِبَيْدِهِ كَمَا يَكْفَأُ أَحَدُكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّفَرِ
ثُمَّ لَا يَهْلُ الْجَنَّةُ فَاتِي رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ
بَارَكَ الرَّحْمَنُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ أَلَا أَخْبَرُكَ
بِمَنْزِلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: قَالَ بَلَى.
قَالَ: تَكُونُ الْأَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْظُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا ثُمَّ يَهْوِي حَتَّى يَدَّتْ نَرَجِدُهُ
ثُمَّ قَالَ: أَلَا أَخْبَرُكَ بِأَدَامِهِمْ؟ قَالَ إِذَا مَهْمُ
بِأَدَامِهِمْ وَتَوُونَ، قَالُوا وَمَا هَذَا؟ قَالَ: تَوُونَ
يَأْكُلُ مِنْ رَأْسِهِ كَمَا سَبَعُونَ النَّاسَ
۱۴۴۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا

کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔
لوگوں کو قیامت کے روز سفید اور پھیل جگہ پر جمع کیا جائے
گا جو گندم کی سفید روٹی کے مانند ہوگی۔ حضرت سہل یا
کسی دوسرے نے فرمایا کہ مشر میں کسی کا جھنڈا نہیں
ہوگا۔

مشر کس طرح ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مشر کے روز لوگوں
کے مین گروہ ہوں گے۔ ایک رغبت رکھنے والوں اور دینے
والوں کا۔ دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہوگا جو اونٹوں پر دو، تین، چار،
اور دس دس تک سوار ہوں گے۔ باقی تیسرے گروہ کو آگ اٹھا
کرے گی یعنی ان کے ساتھ لٹے گی، ان کے ساتھ رات گزارے
گی، ان کے ساتھ صبح کرے گی اور ان کے ساتھ ہی شام کرے
گی جہاں وہ شام کریں گے۔

قائد نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا: یا نبی اللہ! کافر کو
رندہ مشر منہ کے بل کس طرح چلایا جائے گا؟ فرمایا کہ جس نے
دنیا میں اسے دونوں پیروں سے چلایا کیا وہ اس بات پر قادر
نہیں کہ روز قیامت اسے منہ کے بل چلائے۔
تتادہ نے کہا:۔ ہمارے پروردگار کی قسم، لیکن
نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:۔ تم اللہ تعالیٰ سے اس حالت
میں ملاقات کرو گے کہ ننگے پاؤں، ننگے بدن، پیادہ عار
غیر فتنوں ہو گے۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ ہم اسے ان
حدیثوں میں شمار کرتے ہیں جو حضرت ابن عباس نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ
سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ: يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَسْرَاجٍ
بَيْنَهُمْ عَفْرَاءٌ كَقَرَصَةِ نَقِيٍّ قَالَ سَهْلٌ أَوْ عِيْرَةٌ
كَيْسٍ فِيهَا مَعْلَمٌ كَحَيْدٍ

باب ۱۵۱ كَيْفَ الْحَشَرُ

۱۴۲۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا
وَهَيْبُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثٍ طَرِيقٍ: رَاغِبِينَ
وَرَاهِبِينَ، وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيدٍ ثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيدٍ
وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيدٍ وَعَشْرَةٌ عَلَى بَعِيدٍ وَبِحُسْبٍ
بِقِيَّتِهِمُ النَّارُ يَقْبَلُ مَعَهُمْ جَيْشٌ قَالُوا وَتَبَدُّتْ
مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتَصِبُّهُمْ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا
وَتَمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسُوا

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ
قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَجُلًا قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى
وَجْهِهِ؟ قَالَ: أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَا عَلَى الرَّجُلَيْنِ
فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يَمْشِيَ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ؟ قَالَ قَتَادَةُ بَلَى وَعِيْرَةٌ سَاهِبَةٌ

۱۴۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
عَمْرٍو وَسَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اُنْكُرُوا
مَلَائِكَةَ اللَّهِ حَفَاةً عِلَاقَةً مَشَاةً غُرَاةً. قَالَ سَعِيدُ
هَذَا وَمَتَا كَعَدُّ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ دورانِ خطبہ منبر پر فرما رہے تھے: تم اللہ تعالیٰ سے اسی حالت میں لوگے کہ ننگے پیر، ننگے بدن اور غیر محزون ہو گے

سُقْبَانَ عَنْ عُمَرُو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: إِنَّكُمْ مَلَاقُوا اللَّهَ حَقًّا عُرَاةَ غُرَاةٍ ۚ

سعيد بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لیے ہوئے تو فرمایا: بے شک تمہارا حشر اس حالت میں ہوگا کہ تم ننگے پیر اور ننگے جسم ہو گے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: "جیسا کہ ہم نے تمہیں پہلی دفعہ پیدا کیا اسی طرح واپس لوٹائیں گے" روز قیامت مخلوق میں سب سے پہلے جسے لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم ہوں گے اور بے شک میری امت کے کچھ لوگ بے جائے جائیں گے جنہیں عذاب کے فرشتوں نے کھڑا ہوا ہو گا۔ میں کہوں گا کہ یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ پس کہنے والا کہے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا چاند چڑھائے؟ پس میں دی کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے حضرت عیسیٰ نے کہا کہ: "اور میں ان پر مطلع رہا جب تک ان میں رہا" (سورۃ النازعہ، آیت ۱۱۱)۔ راوی کا بیان ہے ۴

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لیے ہوئے تو فرمایا: بے شک تمہارا حشر اس حالت میں ہوگا کہ تم ننگے پیر اور ننگے جسم ہو گے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: "جیسا کہ ہم نے تمہیں پہلی دفعہ پیدا کیا اسی طرح واپس لوٹائیں گے" روز قیامت مخلوق میں سب سے پہلے جسے لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم ہوں گے اور بے شک میری امت کے کچھ لوگ بے جائے جائیں گے جنہیں عذاب کے فرشتوں نے کھڑا ہوا ہو گا۔ میں کہوں گا کہ یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ پس کہنے والا کہے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا چاند چڑھائے؟ پس میں دی کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے حضرت عیسیٰ نے کہا کہ: "اور میں ان پر مطلع رہا جب تک ان میں رہا" (سورۃ النازعہ، آیت ۱۱۱)۔ راوی کا بیان ہے ۴

قاسم بن محمد بن ابوبکر نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا حشر اس حالت میں ہوگا کہ تم ننگے پیر اور ننگے جسم اور غیر محزون ہو گے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! کیا مرد و عورت ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ فرمایا کہ وہ وقت اتنا سخت ہوگا کہ اس جانب تو مجھ بھی نہیں کر سکیں گے ۴

۱۴۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُحَمَّدَ بْنِ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ مَرْحَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْمُبَارَكِ بْنِ الشَّعْبَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ: إِنَّكُمْ تَحْشُرُونَ حَقًّا عُرَاةً كَمَا بَدَأْتُمْ أَزْلَ خَلْقِ نَعِيدُكُمْ الْآلِيَةَ وَإِنَّ أَزْلَ الْخَلَائِقِ يَكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمَ وَ إِنَّهُ سَيَجَارِي بِرَجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشَّامِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْبَحِي، فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَخَذْتُكَ بَعْدَ ذَلِكَ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكَذَبْتَ عَلَيَّ شَرِيحًا أَمَا دُمْتُ فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ أَلْيَكُمُ، قَالَ فَيَقُولُ إِنَّهُمْ تَحْشُرُونَ مُؤْتَدِينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ ۚ

۱۴۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبٌ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حَازِمُ بْنُ أَبِي صَيْغَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَلِيكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ بَكْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَحْشُرُونَ حَقًّا عُرَاةَ غُرَاةٍ، قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُونَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ؟ فَقَالَ: أَلَا مَرَأَتُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهَا ۚ

۱۴۴۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُحَمَّدَ بْنِ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ مَرْحَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ: أَرْضَعُونَ أَنْ تَكُونُوا مَرَبِّعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ تَرْضَعُونَ أَنْ تَكُونُوا أَقْدَثَ

عمر بن مسمون کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم ایک قبۃ میں تھے کہ آپ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ اہل جنت کا چوتھا حصہ ہو، ہم عرض گزار ہوئے کہ ہاں فرمایا کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ اہل جنت کا تہائی حصہ تم ہو؟ ہم نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا تم اس بات

أَهْلُ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا نَعَمْ، قَالَ اتَّخَذُونَ أَنْ تَكُونُوا
شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا نَعَمْ، قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ
بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَذَلِكَ
أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا النَّفْسُ مُسْلِمَةٌ وَمَا أَنْتُمْ
فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ
الْأَسْوَدِ وَأَمَّا الشَّعْرَةُ السَّوْدَاءُ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ
۱۴۲۹- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ
سُلَيْمَانَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ يَدْعَى
يَوْمَ الْقِيَامَةِ آدَمُ فَتَدْعُو ذُرِّيَّتَهُ فَيَقَالُ هَذَا
أَبُوكُمْ آدَمُ فَيَقُولُ بَنِيكَ وَسَعْدَيْكَ فَيَقُولُ
أَخِيرُكُمْ بَعَثَ جَهَنَّمَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ
كَمْ أَخِيرُكُمْ؟ فَيَقُولُ أَخِيرُكُمْ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَ
تِسْعِينَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا أَخِيرَ مِائَتَيْنِ
كُلَّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ فَمَاذَا يَبْقَى مِائَةً؟
قَالَ إِنَّ أُمَّتِي فِي الْأَمَمِ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي
الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ

بَابُ حَقِّ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ نَارَ لُذَّةِ
الْبَيْعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ - أَرَفَتِ الْأَرْفَافُ
إِقْبَالَ بَنِي السَّاعَةِ

۱۴۵۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْفٍ عَنْ مُوسَى حَدَّثَنَا
جَدِّي عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُولُ
اللَّهُ يَا آدَمُ فَيَقُولُ بَنِيكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي
يَدَيْكَ، فَإِنْ يَقُولُ أَخِيرُكُمْ بَعَثَ النَّارَ قَالَ وَمَا
بَعَثَ النَّارَ؟ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعِمِائَةٌ وَتِسْعَةٌ
وَتِسْعِينَ، فَذَلِكَ حِينَ يَشِيبُ الصَّغِيرُ وَتَضَعُ
كُلَّ ذَاتٍ حَمْلَ حَمَلِهَا وَتَرَى النَّاسَ سَكْرَى وَمَا
هُمْ بِسَكْرَى لَكِنْ عَذَابُ اللَّهِ شَدِيدٌ، فَاشْتَدَّ

پورا اسی ہو کہ آدم سے اہل جنت تم ہو، ہم نے عرض کی کہ ہاں۔ فرمایا کہ قسم
ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے
مجھے یہ سچا امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے اور وہ
یوں کہ مسلمان کے سوا کوئی جنت میں داخل نہیں ہوگا اور مشرکوں
کے مقابلے میں تم یوں ہو جیسے کالے بیل کی جلد پر
سفید بال یا کسی سرخ بیل کی جلد پر کالے بال۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روز قیامت سب سے
پہلے حضرت آدم کو بلایا جائے گا۔ چنانچہ وہ اپنی اولاد کو دیکھیں
گے۔ پس کہا جائے گا کہ یہ تمہارے باپ آدم علیہ السلام ہیں۔
وہ عرض کریں گے کہ میں حاضر و مستعد ہوں۔ فرمایا جائے گا کہ اپنی
اولاد میں سے جہنم کو نکالو۔ وہ عرض گزار ہوں گے کہ اے
رب! میں کس طرح نکالوں؟ فرمایا جائے گا کہ ہر سیکڑے سے
تین نوے نکال لو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یوں نہ
ہمارے سر میں سے بھی تین نوے نکالے جائیں گے تو باقی ہم میں
سے کیا بچے گا؟ فرمایا کہ میری امت دوسری امتوں کے مقابلے
میں یوں ہے جیسے کالے بیل کے جسم پر سفید بال۔
قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے
ارشاد ربانی ہے: "اَنے والی آگ"۔ قیامت ہے۔
الکھی۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ
فرمائے گا کہ اے آدم! وہ عرض کریں گے کہ میں حاضر و مستعد
ہوں اور صلابتی تر سے ہاتھ میں ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ
فرمایا جائے گا: "جہنم کے لیے نکالو"۔ عرض کریں گے
کہ کس حساب سے! فرمایا جائے گا کہ ہر ہزار میں سے نو سو
تین نوے۔ وہ ایسا وقت ہوگا کہ بچہ پورٹھا ہو جائے اور ماں
والی کا حمل گر جائے اور لوگ بے ہوش نظر آئیں گے لیکن وہ
بے ہوش نہیں ہوں گے، ہاں اللہ کا عذاب سخت ہے۔

ذَلِكَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ آيُنَا ذَلِكَ الرَّجُلُ؟
قَالَ أَبَشِيرٌ وَأَفَانٌ مِنْ يَاجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفَ وَمِنْكُمْ
رَجُلٌ؟ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي فِي يَدِهِ إِنِّي لَا أَطْمَعُ
أَنْ تَكُونُوا ثَلَاثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ فَخَيَّرْنَا اللَّهُ
وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي فِي يَدِهِ إِنِّي لَا أَطْمَعُ
أَنْ تَكُونُوا بِشَطْرِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِنْ مَشَيْتُمْ فِي الْأَمَمِ
كَشَلِ الشَّجَرَةَ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ
أَوْ لَدَغْتُمْ فِي ذُرَاعِ الْحِمَارِ.

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: أَلَا يَخْلُقُ
أُولَئِكَ أَنْهُمْ مَبْعُوثُونَ يَوْمَ عَظِيمٍ يَوْمَ
يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ. وَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ، وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ. قَالَ
الْمُصَلِّاتُ فِي الدُّنْيَا.

۱۴۵۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا
عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ يَقُومُ أَحَدُكُمْ
فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أَذُنَيْهِ.

۱۴۵۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنَا سَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي
الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَخْدُقُ النَّاسُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَذْهَبَ عَرْفُهُمْ فِي الْأَرْوَاحِ
سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ أَذَانُهُمْ.

بَابُ الْقَصَاصِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَهِيَ الْحَقَّةُ لِأَنَّ فِيهَا الثَّوَابَ وَعَوَاقِبَ الْأُمُورِ
الْحَقَّةُ وَالْحَقَّاقَةُ وَاحِدٌ، وَالْقَارِعَةُ وَالْغَاشِيَةُ
وَالصَّاحَةُ، وَالتَّغَايُنُ. غَبْنُ أَهْلِ الْجَنَّةِ
أَهْلُ النَّارِ.

صحابہ کرام پر اس بات کا کرا اتر ہوا اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ
ایک آدمی ہم میں سے کون ہوگا؟ فرمایا کہ تمہیں بشارت ہوگی کہ ایک ہزار ہجرت
وہاں سے اور ایک تم میں سے ہوگا۔ پھر فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے
دست قدرت میں میری جان ہے، مجھے یہ امید ہے کہ تم اہل جنت کا تعلق
حصہ ہو گے۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی مدد و ثنا بیان کی اور
میکر لیں۔ پھر فرمایا کہ میری یہ آرزو ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو۔ بے شک
دوسری امتوں کے درمیان تمہاری مثال یوں ہے جیسے کالے بیل کے بعد
پرسفید بال یا گدھے کی اگلی ران کا سفید داغ (جو بالکل نمایاں نظر آتا ہے)
دوبارہ زندہ ہونا۔ ارشاد ربانی ہے: کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ
انہیں اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کے لیے، جس روز سب لوگ
رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے (سورہ المطففین، آیت ۴)
۱۶ ابن عباس کا قول ہے: وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ فرمایا کہ
تعلقات صرف دنیا میں ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس روز لوگ رب العالمین
کے حضور کھڑے ہوں گے، فرمایا کہ کوئی تو پیسنے میں اپنے
کانوں کی ٹوٹک غرق ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت
کے روز لوگوں کا پسینہ بہہ نکلے گا، یہاں تک کہ بعض لوگوں کا
پسینہ تو زمین میں نثر گزرتا ہے پھیل جانے کا اور ان
کے منہ کو بند کر کے کانوں تک جا پہنچے گا۔

قیامت کے روز قصاص کیا جائے گا۔
قیامت کو اٹھاتے بھی کہتے ہیں کیونکہ اس روز آج بٹے گا اور سب
کانوں کا بدلہ لے لے گا۔ المٹھتہ اور اٹھاتہ یہ معنی ہیں اور اسی طرح
القارعة، الغاشية اور الصاخة قیامت کے نام ہیں۔ الثغابن
سے مراد ہے اہل جنت اہل جہنم کو بھلا دیں گے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے دریا جس چیز کا (اس روز) سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا وہ خون ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اپنے کسی بھائی پر ظلم کیا ہو تو اسے چاہیے کہ سات کروا لے کیونکہ اس روز بڑے پیسے تو ہوں گے نہیں، چنانچہ اس سے پہلے کہ اس کی نیکیاں اس کے بھائی کو دی جائیں۔ اگر کسی کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو اس کے بھائی کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مومن جہنم سے نجات پا جائیں گے تو جنت اور دوزخ کے درمیان ایک پُر روک لے جائیں گے اور جو دنیا میں انہوں نے ایک دوسرے پر ظلم کیا ہوگا اس کا حساب ہوگا، بیان تک کہ جب حقوق کا بدلہ دے کر پاک ہو جائیں گے تو انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی زبان ہے کہ ہر ایک جنت میں اپنی اپنی اصل جگہ کو اعلیٰ سے لایا جائے گا جتنا وہ دبی میں اپنے گھر کو پہچانتا ہے۔

جس کے حساب کی پڑتال ہوئی وہ عذاب میں پھنسا۔

ابن ابی حیکم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے حساب کی پڑتال ہوئی اسے عذاب ہوگا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی: کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ منقرِب ان سے آسان حساب لیا جائیگا؟ فرمایا کہ یہ تو مرثیہ حاضر کی دینا ہے۔

عرو بن علی، یحییٰ، عثمان بن اسود، ابن ابی حیکم،

۱۴۵۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَلَنِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ مَا يَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ:

۱۴۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ لِإِخِيهِ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهَا فَإِنَّهُ لَيْسَ تَمَّ دِيَارُ دَوْلَةٍ إِلَّا دُرَّ هَمُّ مَنْ قَبْلُ أَنْ يُؤْخَذَ لِإِخِيهِ مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ تَوَلَّى يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ آخِيهِ فُطِرَتْ عَلَيْهِ.

۱۴۵۵۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَنَزَعَنَا مَا فِي صُنْدُوقِهِمْ مِنْ غَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُنَوِّيلِ النَّاجِيِّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ بِحُسُونٍ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُشْتَبِعُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ مَخَالِكًا نَتَّ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا هَاجَرُوا دُفِنُوا أَوْ ذُنُ لَهَا فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ أَهْدَى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا:

بَادٍ ۵۵۵۔ مَنْ تَوَقَّشَ الْحِسَابَ عَذَابٌ:

۱۴۵۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُمَانَ بْنِ الْأَسودِ عَنِ ابْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَوَقَّشَ الْحِسَابَ عَذَابٌ قَالَتْ قُلْتُ أَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى فَسَوْفَ يُجَاسَبُ جَسَابًا يَسِيرًا ذَاكَ خَلَاكَ الْعَرْضُ:

۱۴۵۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی — ابن جریج، محمد بن سلیم اور ایوب اور صالح بن رستم، ابن ابی ملیک، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے قیامت کے روز حساب لیا گیا وہ ہلاک ہو گیا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ — تو وہ جس کا نام اعمال داسنے ہاتھ میں دیا گیا تو اس سے آسانی کے ساتھ حساب لیا جائے گا (سورۃ الانشقاق، آیت ۸، ۷) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو محض پیشی ہوگی ورنہ روز قیامت جس کا حساب لیا گیا اس کو عذاب ہوگا۔

عَنْ عُمَانَ بْنِ الْأَسودِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مَلِيكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُفُ وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ وَ يَتُوبُ وَ صَالِحُ بْنُ رُسَيْنٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ١٢٥٨ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ ابْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حَارِثُ بْنُ أَبِي صَعْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مَلِيكَةَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا هَلَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْخُذُ بِذَلِكَ الْعَدُوْءُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَنْقُشُ الْحِسابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عَذِبَ ۚ

١٢٥٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: يُجَاءُ بِالْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُ أَرَأَيْتَ كُنَّا لَكَ مِنَ الدُّخَانِ ذَهَبًا كُنْتَ تَقْتَدِي بِهِ يَقُولُ نَعَمْ يُقَالُ لَهُ قَدْ كُنْتَ سَأَلْتَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذَلِكَ ۚ

١٢٦٠ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي خَيْثَمَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَارِثٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَسَّيَلَمَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ بَيْنَ

ابن عبد اللہ: معاذ بن ہشام، ان کے والد، قتادہ حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی — محمد بن معمر، روح بن عبادہ، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: — قیامت کے روز جب کافر کو پیش کیا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ اگر تیرے پاس اتنا سونا ہو کہ اس سے زمین بھر جائے تو کیا تو اسے اپنے بدلے میں دینے کو تیار ہو جانا؟ وہ اثبات میں جواب دے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ تجھ سے اس کی نسبت بہت ہی آسان چیز کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: — تم میں سے کوئی ایسا نہیں مگر عنقریب قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کلام فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے درمیان کوئی ترجمان

اللَّهِ وَيَبْدَهُ تُرْجَمَانٌ ثُمَّ يَنْظُرُ فَلَا يَرَى شَيْئًا قَدْ آمَنَ
ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَنْتَقِبُ لَهُ الْمَنَاسِكُ فَمِنْ
اِسْتِطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْتَقِيَ النَّارَ وَلَوْ يَشِقُّ تَمْرَةً قَالَ
الْاَعْمَشُ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ بْنِ
حَارِثٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَقْرَأُ
النَّارَ ثُمَّ اَعْرَضَ وَاشَاحَ ثُمَّ قَالَ اَتَقْرَأُ النَّارَ ثُمَّ
اَعْرَضَ وَاشَاحَ ثَلَاثًا حَتَّى ظَنَنْتُ اَنَّهُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا
ثُمَّ قَالَ اَتَقْرَأُ النَّارَ وَلَوْ يَشِقُّ تَمْرَةً فَمَنْ لَمْ يَجِدْ
فِي كَلِمَةٍ طَيْبَةً

۱۵۶۱ باب ۱۵۶۱ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَبْعُونَ اَلْفًا
بِغَيْرِ حِسَابٍ

۱۲۶۱ - حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا
ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا حَصْبِيْنٌ وَحَاتِمُ بْنُ اَسِيْدٍ ابْنُ
زَيْدٍ حَدَّثَنَا هُكَيْمٌ عَنْ حَصْبِيْنٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ
سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضْتُ عَلَى اَلْاُمَمَةِ
فَاَخَذَ النَّبِيُّ بِمِرْمَعَةِ الْاُمَمَةِ وَالنَّبِيُّ بِمِرْمَعِهِ
النَّفَرِ وَالنَّبِيُّ بِمِرْمَعَةِ الْعَشْرَةِ وَالنَّبِيُّ بِمِرْمَعِهِ
الْخَمْسَةِ وَالنَّبِيُّ بِمِرْمَعِهِ فَالْاُمَمَةُ لَمْ تَلْزِمْنِي فَارْتَدَّتْ
كَثِيْرًا قُلْتُ يَا جُبَيْرُ هُوَ لَا اَعْرِضُ اَمَنِي قَالَ لَا وَلَكِنْ
اَنْظُرْ اِلَى الْاَفْقِ فَتَنْظُرُ فَاِذَا سَوَادٌ كَثِيْرٌ قَالَ
هُوَ لَا اَعْرِضُ اَمَنِي وَهُوَ لَا سَبْعُونَ اَلْفًا قَدْ اَمَنُوا
لِحِسَابِ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ قُلْتُ وَلِمَ اَقَالَ
كَانُوا لَا يَكْتُمُونَ وَلَا يَشْكُرُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ
وَعَلَى رِيْهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ اِلَيْهِ عُمَا شَةُ بْنُ
حُصَيْنٍ فَقَالَ اَدْعُ اللَّهَ اَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ قَالَ
اَللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ اَخْرَجَ
قَالَ اَدْعُ اللَّهَ اَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ قَالَ سَبَقَكَ
بِمَا عَمَّا شَةُ

میں نہیں ہوگا۔ پھر نظر اٹھائے گا تو اپنے سامنے کوئی چیز نہیں دیکھے گا۔
پھر اور آگے نظر دوڑائے گا تو آگ ہی نظر آئے گی۔ پس جہنم میں سے کر
سکے وہ آگ سے بچے خواہ کھجور کا ایک حصہ ہی دے کر۔ دوسری اند
کے ساتھ حضرت عبد بن حاتم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: "آگ سے بچو۔ پھر منہ پیر لیا اور دو رخ سے ڈرایا۔ پھر دایا کر آگ
سے بچو اس کے بعد منہ پیر لیا اور دو رخ سے ڈرایا۔ چنانچہ آپ نے
تین تہ ایسا کیا اور میں گمان کر رہا تھا کہ آپ اسے حاکم فرما رہے ہیں۔ پھر
فرمایا: "آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر۔ جس میں یہ طاقت نہ ہو تو
اچھی بات کہنے کے ذریعے۔

جنت میں ستر ہزار بغیر حساب داخل ہوں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میرے ساتھی ہیں کی گئیں۔ پس ایک ایک نبی کریم
لگا اور اس کے ساتھ اس کی امت تھی ایک نبی ایسا بھی گزرا کہ اس کے
ساتھ ایک ہی باقی تھا۔ ایک نبی کے ساتھ دس آدمی۔ ایک نبی کے ساتھ
باغ سو۔ ایک نبی صرف تین۔ میں نے نظر دوڑائی تو ایک بڑی جماعت
نظر آئی۔ میں نے پوچھا، اے جبرائیل! یہ میری امت ہے۔ کہا کہ
یہ نہیں بلکہ آپ ان کی جانب توجہ فرمائیں۔ میں نے دیکھا تو وہ بہت ہی
بڑی جماعت تھی۔ کہا کہ آپ کا امت ہے اور جو غیر خدا والوں
کے آگے ہیں، ان کا نہ حساب ہے نہ عذاب۔ میں نے پوچھا کہ کس
وجہ سے؟ کہا کہ یہ لوگ داغ نہیں گواتے، غیر شرعی حمار پھونک
نہیں کرتے، انگور نہیں لیتے اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔
چنانچہ حضرت عکاشہ بن محض کھڑے ہو کر (من گزار ہونے کہ
اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل فرمائے۔ آپ نے دعا
کر اے اللہ! اسے ان میں شامل فرما۔ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہو کر (من
گزار ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرمائے۔
فرمایا کہ عکاشہ تم سے سبقت لے
گئے۔

+

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا تُؤْتَى وَجُوهُهُمْ مِثْلُ ضَافَةٍ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَامَ عَمَّا شَةَ بْنُ مَحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ تَمْرَةً عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ مِنْهُمْ شَمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ عَمَّا شَةَ

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَارِثٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْدًا خَلَنَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا وَسَبْعِيَّةُ أَلْفٍ شَلٌّ فِي أَحَدِهَا مَتَمِّسِكِينَ أَخَذَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ حَتَّى يَدْخُلَ أَوَّلُهُمْ وَأَخْرَجَهُمُ الْجَنَّةَ وَوَجُوهُهُمْ عَلَى ضَوْرِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَلَاحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَ أَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَتَقَدَّمُ مُؤَخَّرُونَ بَيْنَهُمْ يَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ خُلُودٌ

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ وَلِأَهْلِ النَّارِ يَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ

وَبَادِيَةٌ صِفَةُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میری امت کا ایک گروہ جنت میں داخل ہوگا، ان کی تعداد ستر ہزار ہوگی، ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ عکاشہ بن محسن اسدی اپنی چادر اٹھاتے ہوئے کھڑے ہوئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل فرمائے۔ آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! اسے ان میں شامل فرما۔ پھر انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں شامل فرمائے۔ پس اپنے فرمایا۔ عکاشہ تم پر سبقت دے گئے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت کے ستر ہزار چہرہ جنت میں داخل ہوں گے۔ یا سات لاکھ، جنہوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑے ہوئے ہوں گے، ان میں سے ایک تعداد کے اندر شک ہے، یہاں تک کہ ان کے پیسے سے آخری تک سب جنت میں داخل ہو جائیں گے اور ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے، پھر ان کے درمیان ایک اعلان کرنے والا اعلان کرنے لگا کہ اے اہل جہنم! اور اے اہل جنت! اب موت نہیں، ہمیشہ رہنا ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنتی لوگوں سے کہا جائے گا۔ کہ اے اہل جنت! تمہیں ہمیشہ رہنا ہے، موت نہیں آئے گی اور جہنمی لوگوں سے کہا جائے گا کہ اے اہل جہنم! تمہیں ہمیشہ رہنا ہے، موت نہیں آئے گی۔

جنت اور دوزخ کا سال۔

حضرت ابوسعید خدری کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔۔۔ سب سے پہلے جنتی جو کھانا کھائیں گے وہ پھل کی بجلی کا دھندلہ ہوگا۔ مَدُنٌ بيشه رہنا۔ مَدَنٌ بازو سے مراد ہے میں نے قیام کیا اور مَدَن اسی سے بنا ہے۔ بی مَدَن صدق جہاں سے سچائی نکلتی ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔۔۔ میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا کہ مجھے اس میں مفسس لوگ کثرت سے نظر آئے اور میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو اس میں مجھے عورتیں زیادہ نظر آئیں۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔۔۔ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والے زیادہ تر مسکین ہیں اور مالداروں کو روکا ہوا ہے جبکہ جہنم کو جہنم کا حکم ہو چکا ہے اور میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والے عورتیں زیادہ ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا۔ چنانچہ اسے جنت اور دوزخ کے درمیان لاکر فرج کر جانے گا۔ پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ اے اہل جنت! تمہیں موت نہیں ملے گی اہل جہنم! تمہیں موت نہیں ملے گی۔ چنانچہ اہل جنت کی غرضی کا کوئی شکا تا نہیں رہے گا اور اہل جہنم کے غم کا کوئی اندازہ نہیں کر سکے گا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا کہ اے اہل جنت! عرض کریں گے کہ اے ہمارے رب! ہم حاضر و مستعد

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ نَارِيَا ذَكَةٌ كَبِدٌ
خَوْبٌ. عَدَنٌ بَخْلَدٌ. عَدَنُ يَارِضٌ. أَقْنَمْتُ
وَمِنْهُ الْمُعَدَّنُ. فِي مَعْدِنٍ حِصْدِي. فِي
مَنْبَتٍ حِصْدِي.

۱۴۶۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ نَدَايْتُ أَكْثَرَ
أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَأَطْلَعْتُ فِي النَّارِ قَدَايْتُ أَكْثَرَ
أَهْلِهَا النِّسَاءَ.

۱۴۶۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
أَخْبَرَنَا سَيْلَمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُمْتُ عَلَى
بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَةً مِنْ دَخَلِهَا الْمَسَاكِينُ وَ
أَصْحَابُ الْجَدِّ يَحْبُوسُونَ عِندَ أَنْ أَصْحَابَ النَّارِ
قَدْ أُمِرُوا إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ
فَأَذَاعَامَةً مِنْ دَخَلِهَا النِّسَاءُ.

۱۴۶۸۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَبَّابِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ
أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى
الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ جِئَ بِالْمَوْتِ حَتَّى
يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ شِمٌّ يَدْبَحُكُمْ كَمَا يَدْبَحُ
مَنَادِيَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لِمَوْتِ يَا أَهْلَ النَّارِ كَا
مَوْتِ فَيَزِدُّ أَهْلَ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ وَ
يَزِدُّ أَهْلَ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ.

۱۴۶۹۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ
أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

ہیں۔ چنانچہ فرمائے گا:- کیا تم راضی ہو، عرض گزار ہوں گے کہ ہم کیوں راضی نہ ہوتے جبکہ ہمیں وہ عطا فرمایا ہے جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو مرحمت نہیں فرمایا۔ پھر فرمائے گا کہ میں تمہیں اس سے بھی افضل چیز عطا فرمانے والا ہوں۔ عرض گزار ہوں گے کہ اے رب! کون سی چیز اس سے افضل ہے؟ چنانچہ فرمائے گا کہ میں نے اپنی رضا مندی کو تمہارے لیے حلال کر دیا لہذا اس کے بعد تم پر کبھی ناراضگی نہیں ہوگی۔

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمار بن سراقہ جب غزوہ بدر میں شہید ہو گئے اور وہ لڑکے تھے تو ان کی والدہ محترمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ مجھے عمار سے کتنی محبت تھی، لہذا اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اور ثواب کی امید رکھوں اور اگر وہ دوسری جگہ ہے تو آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں۔ ارشاد فرمایا کہ تم پر افسوس یا تم تو بچی ہو! کیا ایک ہی جنت اس کے لیے تو بہت سی جنتیں ہیں اور بے شک وہ جنت الفردوس ہی

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ اللَّهُ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ يَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَايْكَ فَيَقُولُ هَذَا رَضِينَهُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا كُنَّا لَنَرْضَى وَقَدْ أَعْطَيْنَا مَا كُنَّا نَطْغَى أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ: فَيَقُولُ أَنَا أَعْطَيْتُكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالُوا يَا رَبِّ ذَاكَ شَيْءٌ بِأَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ أَجَلٌ عَلَيْكُمْ رَضُوا فِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا ۝ ۱۴۷۰. حَدَّثَنَا ثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعَاذِيَّةُ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حَمِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: أُصِيبَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ جَاءَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَدَنْتُ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّي فَإِنْ يَكُ فِي الْجَنَّةِ أَصِيرٌ وَآخِثٌ وَإِنْ تَكُنِ الْغُدَى تَدْرِي مَا أَصْنَعُ. فَقَالَ: وَيَحْيَى! أَوْ هَبْلَتِ أَوْجَتُهُ وَآحِدَةٌ هِيَ: أَهْجَا جَنَّاتٍ كَثِيرَةٍ وَرِثَةٍ لَعْنَى جَنَّةٍ الْفِدْرُوسِ ۝

ف! یہ واقعہ اسی جلد کی حدیث ۱۴۷۰ میں بھی ہے۔ حضرت عائشہ بن سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی تھے اور تمام صحابہ کرام جنتی ہیں۔ ثانیاً انھوں نے غزوہ بدر میں حصہ لیا اور تمام بدری اصحاب باقی جملہ اصحاب سے افضل ہیں۔ ان کی والدہ محترمہ کو ان کی شہادت اور جنتی ہونے میں شک اس وجہ سے لاحق ہوا تھا کہ انھوں نے حضرت عائشہ کو نامعلوم تیر لگنے کے متعلق سنا تھا جیسا کہ اس جلد کی حدیث ۱۴۸۴ میں بھی ہے، باری وجہ حضور طیبہ السلام سے سوال کیا تھا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ صحابہ کرام کا یہ عقیدہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہر فرد کے انجام کا پتہ ہے اور آپ کو جنت اور جہنم کا ہر فرد نظر آتا ہے۔

حضرت عائشہ بن سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ ماجدہ کے سوال پر آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ محترمہ! یہ مجھ سے کیوں پرچھ رہی ہو؟ مجھے کیا خبر کہ تمہارا بیٹا کہاں گیا ہے؟ ایسی باتیں تو اللہ صاحب ہی جانتے ہیں۔ میرا کام تو صرف بھلے بڑے کام بتا دینا ہے اور بس۔ لہذا آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہارا بیٹا جنت الفردوس میں ہے۔ مُسَبِّحَاتُ اللَّهِ کَزَمِينَ پر بیٹھے ہونے جنت کے تمام طبقات جتنی نظر آتے تھے اور ہر طبقے کے افراد بھی۔ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى ذَلِكَ۔

خدا نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے

دو عالم میں جو کچھ خفی و جلی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

۱۴۷۱۔ حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ أَنَسٍ أَخْبَرَنَا

الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا الْفَضِيلُ عَنْ أَبِي حَالِيمٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَا بَيْنَ مَنَكِبَيْ الْكَافِرِ مِثْرَةٌ شَلَاثَةُ أَيَّامٍ
لِلدَّائِبِ الْمُسْرِعِ - وَقَالَ لِسَمَاقِ بْنِ إِسْرَاهِيلَ أَخْبَرَنَا
الْمُغِيرَةُ بْنُ سُلَيْمَةَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَبِي حَالِيمٍ
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً تَسِيرُ الدَّائِبُ
فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَفْطَعُهَا - قَالَ أَبُو حَالِيمٍ
حَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي
أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً تَسِيرُ الدَّائِبُ الْجَوَادُ الْمُضْمَرُ
أَسْرَئِمَ مِائَةَ عَامٍ مَا يَفْطَعُهَا ۝

۱۴۷۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ
أَبِي حَالِيمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ
أَوْ سَبْعُمِائَةَ أَلْفٍ لَا يَدَارِي أَبُو حَالِيمٍ أَتَمَّهَا قَالَ
مَتَّاسُكُونَ أَخَذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَا يَدْخُلُ أَوْ لَهُمْ
حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وَجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْفَقْرِ
لَيْلَةَ الْبَكَاةِ

۱۴۷۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَكْتَلِمُونَ
الْغُرَّتَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَكَلَّمُونَ الْكَوْكِبَ فِي
السَّمَاءِ - قَالَ أَبُو حَالِيمٍ حَدَّثْتُ النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ
فَقَالَ أَشْهَرُهُمْ لَسَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ وَيَزِيدُ
فِيهِ كَمَا تَكَلَّمُونَ الْكَوْكِبَ الْغَارِبَ فِي الْأَفْقِ
الشَّرْقِيِّ وَالْغَرْبِيِّ

۱۴۷۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کافر کے بدنوں کدھوں کے
درمیان اتنا فاصلہ ہوگا کہ تیز رفتار سوار تین دن میں جتنی دور جا
سکے۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک
درخت ایسا ہے کہ اگر کوئی سوار اس کے سایے میں تین سال
تک چلتا رہے تو سایہ ختم نہ ہو۔ حضرت ابوسعید خدری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک درخت ایسا
ہے کہ اگر کوئی پھرتیے اور تیز رفتار گھوڑے پر سوار
ہو کر اس کے سائے میں ایک سو سال تک بھی
چلتا رہے تب بھی وہ ختم نہ ہو۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
جنت میں میری امت کے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد
داخل ہوں گے۔ ابو حازم کو یاد نہیں رہا کہ ان میں سے
کون سی تعداد مردی ہے۔ چنانچہ وہ ایک دوسرے کو
پکڑے ہوئے ہوں گے، یہاں تک کہ ان کے پیٹے سے
آٹھ ایک سب داخل ہو جائیں گے۔ ان کے چہرے قہر سے
سرخ ہو جائیں گے۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں بالاخانے اس طرح نظر
آئیں گے جیسے تم آسمانی ستاروں کو دیکھتے ہوئے ہیر سے
(عبدالرزاق کے) والد ماجد نے نعمان بن ابوعیاش سے یہ حدیث
بیان کی تو انہوں نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت
ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح سنا ہے لیکن وہ
یہ اضافہ کرتے ہیں: جس طرح تم مشرقی اور مغربی افق پر دو بنے
والے ستارے کو دیکھتے ہو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت

میں اس شخص سے فرمائے گا جس کو دوزخ میں سب سے کم عذاب ہوگا
کہ اگر تیرے پاس زمین کی ساری چیزیں ہوں تو کیا تو انہیں اپنے رب
میں دے دیتا۔ وہ اثواب میں جواب دے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے
گا کہ میں نے اس سے بھی آسان چیز تجھ سے چاہی تھی جبکہ تو آدم
کی بیٹھ میں تھا، تو تو نے انکار کیا اور میرے ساتھ
شرک کرتا رہا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لطافت کے ذریعے
کچھ لوگ دوزخ سے نکالے جائیں گے تو وہ تعذیر کی طرح
ہوں گے۔ میں (حمار) نے پوچھا کہ تعذیر کیا ہے تو عمر بن
دینار نے فرمایا کہ سفید لکڑیاں۔ جن کے منہ جھڑ گئے ہوں
گے۔ میں نے عمر بن دینار سے پوچھا کہ اسے ابو محمد! کیا آپ
نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دوزخ سے
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کچھ لوگ عذاب پانے
کے بعد دوزخ سے نکالے جائیں گے۔ پس جب وہ جنت
میں داخل ہوں گے تو جنتی انہیں جہنمی کہہ کر پکاریں
گے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب جنتی جنت
میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے
گا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے
میں جہنم سے نکال لو۔ پس انہیں نکالا جائے گا تو وہ جہنم سے نکالنے
کی طرح ہرچکے ہوں گے۔ چنانچہ انہیں نہر حیات میں ڈال دیا
جائے گا۔ تو وہ اس طرح نکلیں گے جیسے دریائے کنرب
دانہ زرد تازہ آگتے آپ نے حیل الشیل فرمایا یا حبیبہ! شیل
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ دانہ

بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِأَهْلُونَ أَهْلِ
النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَوَأَنَّ لَكَ مَا فِي أَكْرَضٍ
مِنْ شَيْءٍ مَا أَكُنْتَ تَقْتَدِي بِهِ؟ فَيَقُولُ نَعَمْ
فَيَقُولُ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْلُونَ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي
صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا فَابْيَتِ إِلَّا
أَنْ تُشْرِكَ بِي:

۱۴۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا
عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ
كَأَنَّهُمُ الشَّعَارِيدُ قُلْتُ مَا الشَّعَارِيدُ. قَالَ
الضُّغَابِيُّ وَكَانَ قَدْ سَقَطَ فَمَنْهُ فَقُلْتُ لِعَمْرٍو

ابْنِ دِينَارٍ: أَبَا مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
يُخْرِجُ بِالشَّفَاعَةِ مِنَ النَّارِ؟ قَالَ نَعَمْ:

۱۴۵۶۔ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا بَنُو خَالِدٍ حَدَّثَنَا
هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُخْرِجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ
بَعْدَ مَا مَسَّهُمْ مِنْهَا سَعْفٌ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ
فَيُسَمُّونَ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِيِّينَ:

۱۴۵۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وَهَبُ
حَدَّثَنَا هَكْرُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَ
أَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُولُ اللَّهُ مَنْ كَانَ فِي قَبْرِه
مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ
فَيَخْرُجُونَ قَدْ امْتَحِنُوا وَعَادُوا أَهْلًا فَيَلْقَوْنَ
فِي نَهْرِ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْجَنَّةُ فِي
حِمْلِ السَّيْلِ أَوْ قَالَ حَيَّةِ السَّيْلِ وَقَالَ

جب آتا ہے تو زرد اور پٹا ہوا ہوتا ہے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ روزیوں میں سے جس شخص کو قیامت میں سب سے ہلکا عذاب دیا جائے گا اس کے دونوں پیروں کا پشت پر چنگاری رکھی جائے گی، جس کے باعث اس کا دماغ بھی کھوٹا ہوگا۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ روزی قیامت جس روزی کو سب سے کم عذاب ہوگا اس کے دونوں قدروں پر دو چنگاریاں رکھی جائیں گی جن کے باعث اس کا دماغ یوں کھول رہا ہوگا جیسے ہانڈی یا دیگی میں اُبال آتا ہے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزِ خ کا ذکر کیا تو میرا مبارک پھیر لیا اور اس سے پناہ مانگی۔ پھر روزِ خ کا ذکر فرمایا کہ روزِ خ سے بچو خواہ کچھ کا ایک ٹکڑا ہی (راہِ خدا میں) دے کر۔ اگر کوئی ایسا نہ کرے تو اچھی بات کہہ کر بچے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ کے حضور آپ کے چچا ابوطالب کا ذکر ہوا تو فرمایا: - شاید روزِ قیامت انہیں میری شفاعت فائدہ پہنچائے، چنانچہ وہ پایابِ روزِ خ میں ہوں گے کہ اُن کے غمخون تک پہنچ جائے گی، جس کے باعث ان کے دماغ کا اصلی مقام بھی کھوٹا ہوگا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: - روزِ قیامت جب اللہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْقَوْهَا آمَهَا تَبْنَتْ صَفْرَاءَ مَكْتُوبَةٍ :

۱۴۷۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَمْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّعْمَانَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ أَهْلَ النَّارِ عَذَابُ آبَاءِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَكُلِّ جَلٍّ كَوْحَتُهُ فِي أَحْمَصَ قَدَامَيْهِ جَعْدَةٌ يَخْلِي مِنْهَا جَمَاعَةً :

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنَا هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سُكْرَانُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ بْنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ أَهْلَ النَّارِ عَذَابُ آبَاءِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَكُلِّ جَلٍّ كَوْحَتُهُ فِي أَحْمَصَ قَدَامَيْهِ جَعْدَتَانِ يَخْلِي مِنْهُمَا دِمَاعُهُ كَمَا يَخْلِي الْمَرْجُلُ وَالْعُقْمَةُ :

۱۴۸۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عِدَاتِيِّ بْنِ حَارِثٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ النَّارَ فَاشَارَ بِوَجْهِهِ فَنَعَوَّذَ مِنْهَا، ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَاشَارَ بِوَجْهِهِ فَنَعَوَّذَ مِنْهَا، ثُمَّ قَالَ : اتَّقُوا النَّارَ وَتَوَّشُّوْا بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ تَوَّعَّدَ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ :

۱۴۸۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَنْزَلَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَارِثٍ وَاللَّذْرَادِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ عَذَابَ عَمَّةِ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ : لَعَلَّه تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَمِيَّتِهِ يَخْلِي مِنْهُ أُمْدُ مَا عَمِيَ :

۱۴۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ تَزَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلُ اللَّهُ النَّاسَ يَقُولُ
الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ كَيْفَ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا حَتَّى
يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا قِيَامًا تَوْنُ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ
الَّذِي خَلَقْتَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ
وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ فَاسْتَشْفَعْنَا عِنْدَكَ
رَبَّنَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَا كَمَا وَدِدْتُ كَرُحْطِيئَتَهُ
وَيَقُولُ اسْتُوا نَوْحًا أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ قِيَامًا تَوْنَهُ
فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَا كَمَا وَدِدْتُ كَرُحْطِيئَتَهُ اسْتُوا
إِبْرَاهِيمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللَّهُ خَلِيلًا قِيَامًا تَوْنَهُ
فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَا كَمَا وَدِدْتُ كَرُحْطِيئَتَهُ اسْتُوا
مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللَّهُ قِيَامًا تَوْنَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ
هُنَا كَمَا وَدِدْتُ كَرُحْطِيئَتَهُ اسْتُوا عِيسَى قِيَامًا تَوْنَهُ
فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَا كَمَا اسْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قِيَامًا تَوْنَهُ
فَاسْتَأْذِنَ عَلَى رَبِّي فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتَ سَاجِدًا
فَيَدْعُ عَنِّي مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يَقَالُ أَمَّا قَدْ رَأَيْتَ
سَلُّ تَعَطُّهُ وَقُلْ بَسْمُكُمْ وَأُشْفَعُ تُشْفَعُ فَمَا رَأَيْتَ
رَأَيْتُ فَاَحْمَدُ رَبِّي بِتَحِيْبٍ يَعْلَمُنِي ثُمَّ اسْتَغْفِرُ
فَيُحَدِّثُنِي حَدَّثًا ثُمَّ أَخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأَدْخِلُهُمْ
الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوذُ فَاَقُمُ سَاجِدًا أَوْشَلُهُ فِي الثَّالِثَةِ
أَوِ الدَّارِ بَعْدَ حَتَّى مَا بَقِيَ فِي النَّارِ لِأَمِنْ حَبْسَهُ
الْقُدْرَانُ وَكَانَ قِتَادَهُ يَقُولُ عِنْدَ هَذَا آيُ
وَجَبَّ عَلَيْهِ الْخُكُودُ

تعالیٰ لوگوں کو اکٹھا کرے گا تو وہ کہیں گے کہ کاش! کوئی ہمارے
پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کرتا تاکہ ہم اس جگہ سے
سے جھٹکارا پاسے۔ پس وہ حضرت آدم کی خدمت میں حاضر
ہو کر عرض کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے
پیدا فرمایا اور آپ کے اندر اپنی خاص روح پھونکی اور فرشتوں کو
حکم فرمایا تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ لہذا اپنے رب کی بارگاہ میں ہمارے
شفاعت فرمائیے۔ چنانچہ وہ اپنی لغزش کا ذکر کر کے فرمائیں گے
کہ تمہارا کام مجھ سے نہیں نکلے گا، تم حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ
کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے غلیل بنایا۔ چنانچہ وہ الٰہ کی خدمت میں حاضر
ہوں گے تو وہ اپنی ایک لغزش کا ذکر کر کے فرمائیں گے کہ تمہاری یہ
بات مجھ سے نہیں بنے گی۔ تم حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ کہ اللہ تعالیٰ
نے ان سے کلام فرمایا۔ پس وہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے۔
تو وہ اپنی ایک لغزش کا ذکر کر کے فرمائیں گے کہ تمہاری یہ بگڑی مجھ سے
نہیں بنائی جائے گی۔ تم حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ۔ چنانچہ وہ ان
کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ تمہارا مقصد میرے
ذریعے حاصل نہیں ہو گا، تم میرے معصی علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ
کہ ان کی اگلی پچھلی تمام اعتراضیں معاف فرمادی گئی تھیں پس وہ میرے پاس
آئیں گے چنانچہ میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا اور جب
اسے دیکھوں گا تو اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس اللہ تعالیٰ
جہت تک پہنچے گا مجھے اس حالت میں رکھے گا۔ پھر فرمایا جائے گا۔ اپنا
سراٹھا جو مانگے دیا جائے گا، جو کہو گے سنا جائے گا اور شفاعت
کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ پھر میں اپنا سراٹھا کر اپنے رب
کی ایسی حمد و ثناء بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے گی اور اس کے بعد
۴ شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر فرمادی جائے گی پھر میں دوزخ
سے کچھ لوگوں کو نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ پھر جب لوٹ کر آؤں گا تو
پہلے طرح سجدہ ریز ہو جاؤں گا اسی طرح تیسری اور چوتھی مرتبہ بھی

یہاں تک کہ وہی کہہ دے کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی

ف: شفاعت کبریٰ کا ذکر اسی جلد کی حدیث ۲۲۲۳، ۲۲۸۸، اور ۲۳۵۷ کے اندر بھی موجود ہے۔ ان احادیث سے صاف معلوم ہو
رہا ہے کہ خدا کی ساری مخلوق میں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا باب شفاعت کھولنے والا اور کوئی نہیں ہے شفاعت
کبریٰ اسی کا نام ہے اور اس کا سہرا دستِ قدرت نے صرف اپنے محمد کے سر پر سجایا ہے۔ جنہیں آج یہ بات سچری معلوم ہے انہیں

مہی قیامت میں مبتلا دیا جائے گا اور لوگ دُعا بنا کر حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ہر بڑی سے بڑی سرکار میں حاضر ہو کر شفاعت کرنے کی درخواست پیش کریں گے اور اپنا مال زار عرض کریں گے۔ صغی و نجی اور علیل و کلیم علیہم السلام تک نفسی نفسی کہہ رہے ہوں گے اور لوگوں کی عرض سن کر اِذْ هَبُوا الرِّيحَ عَصِیْرِی سنائیں گے۔ آخر میں جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے درخواست کریں گے تو وہ بتائیں گے کہ تم ادھر ادھر کیوں پھرتے رہے؟ اس شفاعت کا تاج تو پروردگارِ عالم نے اپنے حبیبِ سرورِ انبیاء، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سرِ اقدس پر سجایا ہے۔ یہ کام صرف وہی کر سکتے ہیں۔ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرضِ حق قیامت کریں گے تو آپ فرمائیں گے: اَنَا كَهَا اِس كَلِیْہِ مِی ہوں۔ شَہِیْدَاتُ اللہ۔ اسی کے لیے پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب سے تین وعدہ فرمایا ہوا ہے:

عَسَىٰ اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا
مَّحْمُوْدًا ۝۱ (۱۷: ۷۹)

قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں ایسی جگہ کھڑا کرے
جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

پروردگارِ عالم نے یہ جس مقام پر اپنے محبوب کو کھڑا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے یہی تو مقامِ محمود ہے، یہی شفاعتِ کبریٰ کی جگہ ہے جہاں وہ اپنے خالق و مالک کی بارگاہ میں شفاعت کی درخواست پیش کریں گے، اسی کو وسیلہ کہتے ہیں، اسی کو فضیلت کہا جاتا ہے اور یہی جگہ ہے جہاں جو حبِ ربِ حق کہلاتی ہے جس کے لیے اذانِ سننے کے بعد ہر مسلمان دعا کرتا ہے کہ اے الہی! یہ مقام ہمارے آقا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرما۔ یہ مقام اپنے محبوب کو عطا فرمانے کا اگرچہ خدائے وعدہ فرمایا ہوا ہے لیکن اس کے باوجود ہر مسلمان پھر بھی یہ دعا کرے کہ وہ اعاذیثِ مطہرہ کے مطابق غلامی کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے آپ کو حُسنِ شفاعت کا مستحق بناتا ہے۔

خود کا مقام ہے کہ میدانِ محشر کی ہر بنا کی سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں کہ اس کے باعث خدا کے سب سے لاڈلے بندے حضراتِ انبیاء کرام بھی نفسی نفسی پکاراٹھیں گے۔ خدائے فردا المن نے اپنے بندوں سے اس عظیم مصیبت کو دفع فرمانے کے لیے اپنے محبوب کو دفعِ البلاد بنایا ہے۔ اُسی وقت اپنے بندوں کی اس حاجت کو پورا کرنے کے لیے اپنے محبوب کو حاجت روا بنایا ہے اور ان کی اس سب سے بڑی مشکل کو آسان کرنے کے لیے اپنے محبوب کو مشکل کشا بنایا ہے اور سب کو تادیب ہے کہ وہ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ہیں۔ اسی لیے تو ہر مسلمان کے دل سے پوری عقیدت اور محبت کے ساتھ یہ صدائیں بلند ہوتی ہیں:

خلق کے داد رس سب کے فریاد رس
کہفِ روزِ مصیبت پر لاکھوں سلام

ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس خدا داد مقام و منصب کو تسلیم کرے، اپنے پیدا کرنے والے کی دین اور اپنے نبی کے اس خدا داد منصب کا انکار نہ کرے۔ اُن کے مشکل کشا اور حاجت روا ہونے پر جان و دل سے ایمان لانے ورنہ انکار کی صورت میں ہر روز محشر کس سے مشکل کروائیں گے؟ کس سے حاجت روائی ہوگی؟ ربِ خدا کا کرم فرمانا تو وہ اپنے محبوب کے واسطے کے بغیر تو جلیل القدر مینبروں تک کو بھی میدانِ محشر کی ہونٹا کیوں سے نہیں نکالے گا اور نہ محبوب پروردگار کے سوا اُس روڈ کوئی بڑے سے بڑا بھی بارگاہِ خداوندی میں لب کشائی کی جرات کرے گا۔ شانِ رسالت کے منکرین کو ایسی یہ توانی کے جھلے کی خاطر پروں نہائش کی جاتی ہے۔

آج لے ان کی مدد آج پنہ مانگے ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں مگر مان گیا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ لوگ محمد مصطفیٰ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کے باعث جہنم سے نکال دیے جائیں
گے۔ چنانچہ جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو جنتی
انہیں جہنمی کے نام سے پکاریں گے۔

✱ ✱ ✱

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت
ام حارثہ حاضر ہوئیں جبکہ غزوہ بدر میں ایک تیر لگنے سے حضرت حارثہ
شہید ہو گئے تھے۔ عمر بن غرارہ ہوئیں کہ یا رسول اللہ! آپ کو معلوم
ہے کہ حارثہ کے ساتھ میرے دل کو کتنا لگاؤ ہے لہذا اگر وہ جنت
میں ہے تو میں اس پر نہیں رنوں گی ورنہ عنقریب آپ ملاحظہ
فرمائیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ تم پاگل
ہو گئی ہو۔ کیا ایک ہی جنت؟ وہاں تو بہت سی جنتیں ہیں اور وہ
فردوس اعلیٰ میں ہے۔ نیز فرمایا کہ صبح یا شام کو اللہ کی راہ میں نکلنا
دنیا اور اس کے سارے ساز و سامان سے بہتر ہے اور تمہاری
کمان کے برابر یا قدم رکھنے کی جنت میں جگہ دینا اور اس کے
سامنے ساز و سامان سے بہتر ہے اور اگر اہل جنت کی
کوئی عورت زمین کی طرف جھانکے تو نضا جگمگا اٹھے اور زمین و آسمان
کی دیہاتی جگہ منظر ہو جائے اور جنت کا ایک دوپٹہ بھی دنیا اور اس
کے سارے مال و متاع سے بہتر ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی جنت
میں داخل نہیں ہو گا مگر اسے دوزخ کا وہ مقام دکھایا جاتا ہے جو
برائی کرنے پر اسے ملتا کہ وہ زیادہ شکر ادا کرے اور کوئی دوزخ
میں داخل نہیں ہوتا مگر اسے جنت میں وہ جگہ دکھادی جاتی ہے۔
جو نیکی کرنے پر اسے ملتی تاکہ اسے افسوس ہو۔

۱۴۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ
بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يُخْرِجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ يَشْفَعُهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُسَمُّونَ
الْجَهَنِمِيِّينَ

۱۴۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ حَارِثَةَ أَتَتْ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ هَلَكَتْ
حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ أَحْبَابَهُ غَدِبَ سَهْمٌ فَقَالَتْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْتُ مَوْقِعَ حَارِثَةَ مِنْ قَلْبِي
فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ نَوَّابِلُكَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سَوْفَ
تَلْقَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ لَهَا هَبْ لِي الْجَنَّةَ
وَاحِدَةً هِيَ؟ أَيْهَا جَنَانُ كَيْفَ يَرَى؟ وَإِنَّهُ فِي
الْفِرْدَوْسِ الْأَعْلَى وَكَأَنَّ غَدَاوَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ
أَوْ رُوْحَةً خَيْرٍ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَابُ
قَوْمٍ أَحَدٌ كَمَا أَوْضَعُ قَدِيمٌ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ
مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً تَسَاءَلُ

أَهْلَ الْجَنَّةِ أَطْلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لِأَخْبَارِ مَا بَيْنَهَا
وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا وَلَتَصِيغَهَا يَحْيَى الْخَبْرَ
خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

۱۴۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْجَنَّةَ
إِلَّا أَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَئِذٍ لِيُرْزَأَ شُكْرًا
وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ
لَوْ أَحْسَنَ يَكُونُ عَلَيْهِ حَسْرَةٌ

سعید بن ابوسعید خدری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! قیامت میں آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق کون ہوگا؟ فرمایا کہ اسے ابوہریرہ: میرا گمان یہی تھا کہ اس بارے میں سب سے پہلے تم مجھ سے پوچھو گے کیونکہ حدیث کے ساتھ تمہاری بے پناہ وابستگی میں نے دیکھی ہے۔ قیامت کے روز میری شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہوگا جس نے غلوں سے دل سے نکال دیا اللہ! اللہ کہہ ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ سب کے بعد جہنم سے کون نکالا جائے گا یا سب سے آخر میں کون جنت کے اندر داخل ہوگا۔ یہ آدمی جہنم سے لوٹے منہ نکالا جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: جا۔ پھر وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ چنانچہ اسے خیال آئے گا کہ یہ تو بھری ہوئی ہے چنانچہ وہ واپس لوٹ کر عرض گزار ہوگا۔ اے رب! وہ تو بھری ہوئی ہے۔ پس اس سے فرمایا جائے گا: جا۔ لہذا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ پس اس میں جا کر اسے خیال آئے گا کہ یہ تو بھری ہوئی ہے پس وہ واپس لوٹ کر عرض کرے گا: اے رب! میں نے تو وہ بھری ہوئی پائی ہے چنانچہ اس سے لایا جائے گا۔ جا اور جنت میں داخل ہو کر کوئی ترے لیے دنیا کے بارگاہ میں سے یا ترے لیے دنیا کی بکریاں ہے۔ وہ عرض کرے گا کہ مجھے کیوں سالن تسخیر فرمایا بارگاہ تو حق تعالیٰ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ دھنک مہر نظر آنے لگے اور اس کو لایا جائے گا کہ ابلیس جنت کا سب سے کم درجہ ہے۔

عبداللہ بن ماریش بن نوفل نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نے ابوعباب کو کوئی نفع پہنچایا۔

الغیر اظ جہنم۔ لے اور پر پل ہوگا۔

۱۴۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَسْعَدَ النَّاسَ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّكَ لَا يَسْأَلُنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوْلَ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتَ مِنْ حُرْمَتِكَ عَلَى الْحَدِيثِ، أَسْعَدَ النَّاسَ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مِنْ قَبْلِ نَفْسِهِ.

۱۴۸۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ أَجْرَ أَهْلِ النَّارِ خَيْرًا مِنْ أَجْرِ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا، رَجُلٌ يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ كَبُورًا فَيَقُولُ اللَّهُ أَذْهَبَ فَأَدْخِلُ الْجَنَّةَ قِيَامَتِهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُمَا مَلَائِكَةٌ فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلَائِكَةً فَيَقُولُ أَذْهَبَ فَأَدْخِلُ الْجَنَّةَ قِيَامَتِهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُمَا مَلَائِكَةٌ فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلَائِكَةً فَيَقُولُ أَذْهَبَ فَأَدْخِلُ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ اللَّهِ نِهَا وَعَشْرَةَ أَمْثَالِهَا أَوْ لَكَ مِثْلُ عَشْرَةِ أَمْثَالِ اللَّهِ نِهَا فَيَقُولُ تَسْخَرُ مِنِّي أَوْ تَضْحَكُ مِنِّي وَأَنْتَ الْمَلِكُ؟ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَكَانَ يَقُولُ ذَلِكَ أَذْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً.

۱۴۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ تَوْفِيلٍ عَنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَفَعَتْ أَبَا حَالِبٍ بَشْتِي؟

بَابُ الصِّرَاطِ جَسْرُ جَهَنَّمَ.

۱۲۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
الْزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ
أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبُخَارِيُّ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ الْبُخَارِيِّ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَنَسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَدَى
رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ هَلْ تَضَارُّونَ فِي
الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ هَلْ تَضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَهُ الْبَدْرُ لَيْسَ دُونَهُ
سَحَابٌ؟ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِذَا تَوَدَّوْنَهُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ، يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ فَيَقُولُ
مَنْ كَانَ يَعْبُدُنِي فَيَتَّبِعُهُ فَيَتَّبِعُهُ مَنْ كَانَ
يَعْبُدُنِي لَتَمْسُ وَيَتَّبِعُهُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُنِي الْقَمَرُ وَيَتَّبِعُهُ
مَنْ كَانَ يَعْبُدُنِي الطُّغْيَانِ وَتَبْعِي هَذِهِ الْقَصَّةُ
فِيهَا مَنَاقِبُهَا فَيَأْتِيَهُمْ اللَّهُ فِي غَيْرِ الصُّورَةِ الَّتِي
يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَكُنَّا رُكْبَةً فَيَقُولُونَ كَعَوْذًا بِاللَّهِ مِنْكَ
هَذَا أَمَّا نَحْنُ حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا آتَانَا رَبُّنَا
عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيَهُمْ اللَّهُ فِي الصُّورَةِ الَّتِي يَعْرِفُونَ
فَيَقُولُ أَكُنَّا رُكْبَةً فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُونَهُ
وَيُضْرَبُ جُجْرُجُهُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَوْنُ أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ دُعَاءَ الرَّسُولِ
يَوْمَئِذٍ اللَّهُ ثُمَّ سَلَوُ سَلَوُ، وَبِهِ كَلَامٌ مِثْلُ
شَوْكٍ السَّعْدَانِ أَمَّا رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ؟ قَالُوا
بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ
غَيْرَ أَنَّهُمَا لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللَّهُ فَتَخْطَفُ
النَّاسَ بِأَعْيُنِهِمْ مِنْهُمْ الْهُوْبَى بِحَمَلِهِ وَمِنْهُمْ
الْمُخْرَدَلُ شَوْكٌ يَنْجُو حَتَّى إِذَا فَرَّغَ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ
بَيْنَ عِبَادِهِ فَإِذَا أَنْ يُخْرِجَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَرَادَ
أَنْ يُخْرِجَ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کچھ لوگ عرض گزار
ہوئے: یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت میں اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا کہ
جب صورت کے اوپر بادل نہ ہو تو کیا تمہیں اس کے دیکھنے میں کوئی وقت پیش
آتی ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ فرمایا کہ چاندنی رات میں جبکہ
اس کے اوپر بادل نہ ہوں تو کیا تمہیں چاند کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی
ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ فرمایا تو اسی طرح تم قیامت
کے روز اسے دیکھو گے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کو اکٹھا کرے گا اور فرمے
گا کہ جو کسی کی عبادت کرتا تھا اس کے ساتھ جو جائے۔ پس صورت کے کچھ باری
اس کے ساتھ جو جائیں گے، چاند کی پوجا کرنے والے اس کے ساتھ، بتولا
کی پوجا کرنے والے ان کے ساتھ، یوں ہی امت باقی رہ جائے گی لیکن اس
میں اس کے منافق بھی ہوں گے۔ پس جس صورت کو وہ جانتے ہیں اللہ تعالیٰ
ان کے پاس اس کے سوا دوسری صورت ہی آئے گا اللہ ان سے فرمائے گا کہ
میں تمہارا رب ہوں روہ کہیں گے کہ ہم تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔
ہم اسی جگہ رہیں گے جب تک ہمارا جب نہ آئے اور ہمارا رب جب ہمارے
پاس آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے سامنے
اس صورت میں آئے گا جس کو وہ پہچانتے ہیں۔ اور فرمائے گا کہ میں تمہارا
رب ہوں روہ کہیں گے کہ تو واقعی ہمارا رب ہے اور اس کے ساتھ جو
جائیں گے اور جہنم کے اوپر رکھ دیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے میں گزروں گا اور اس روز رسولوں کی
یہی دعا ہوگی: اے اللہ! بچا، بچا۔ اس کے ساتھ سعدان کے کانٹوں جیسے
انگڑے ہوں گے۔ کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ عرض گزار ہوئے۔
یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ وہ ہوں گے تو سعدان کے کانٹوں کی طرح
لیکن کتنے بڑے ہوں گے یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ وہ انگوٹھ
احمال کے مطابق لوگوں کو ایک لیں گے۔ چنانچہ بعض لوگ اپنے اعمال کے
مطابق ہلاک ہو جائیں گے اور بعض چھل چھلا کر نجات پا جائیں گے۔ یہاں
تک کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے فیصلے سے فخر جو جائے
گا اور جہنم میں سے بعض لوگوں کو نکالنے کا ارادہ فرمائے گا اور ارادہ ان
کے لیے ہی فرمائے گا۔ جنہوں نے یہ گواہی دی ہوگی کہ میں کوئی معبود مگر

أَمَّا لَمَّا لَمْ تَكُنْ أَنْ يُخْرِجُوهُمْ فَيَعْرِقُوهُمْ بِعِلْمَةٍ
 أَتَارِ السَّجُودِ وَحَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ مِنْ
 ابْنِ آدَمَ أَتَارِ السَّجُودِ، فَيَخْرِجُوهُمْ قَدْ امْتَحَشُوا
 فَيَصُبُّ عَلَيْهِمْ مَاءً يُقَالُ لَهُ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ
 نَبَاتٍ الْجَنَّةِ فِي حَيْثُ السَّيْلِ وَيَبْنِي رَجُلٌ مُقْبِلٌ
 بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ قَسَيْتَنِي رِيحُهَا
 وَأَحْرَيْتَنِي ذُكَاوَهَا فَاصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ
 فَلَا يَذَلَّ يَدْعُو اللَّهَ فَيَقُولُ لَعَلَّكَ إِنِّي أَعْطَيْتَكَ
 أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَةً فَيَقُولُ لَا وَعَذْرَتِكَ لَا أَسْأَلُكَ
 غَيْرَةً فَيَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ ثُمَّ يَقُولُ بَعْدَ
 هَذَا يَا رَبِّ قَدْ قَسَيْتَنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ
 أَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَةً؟ وَيَذَلَّ
 ابْنُ آدَمَ مَا أَعْدَدَ لَهُ، فَلَا يَذَلَّ يَدْعُو فَيَقُولُ
 لَعَلَّكَ إِنِّي أَعْطَيْتَكَ ذَلِكَ تَسْأَلَنِي غَيْرَةً فَيَقُولُ
 لَا وَعَذْرَتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَةً، فَيُعْطِي اللَّهُ مِنْ
 مَهْرُومٍ قَمَاطٍ ثَمَنِي أَنْ لَا يَسْأَلَكَ غَيْرَةً فَيَنْقَرِبُ إِلَى
 بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا رَأَى مَا فِيهَا سَكَتَ مَا شَاءَ
 اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ، ثُمَّ يَقُولُ رَبِّ ادْخُلْنِي الْجَنَّةَ
 ثُمَّ يَقُولُ أَوَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَةً؟
 وَيَذَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَعْدَدَ لَهُ، فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا
 تَجْعَلْنِي أَشَقَى خَلْقِكَ فَلَا يَذَلَّ يَدْعُو حَتَّى
 يَضْحَكُ، فَإِذَا ضَحِكَ مِنْهُ أَذِنَ لَهُ بِالْدُّخُولِ فِيهَا
 فَإِذَا دَخَلَ فِيهَا قِيلَ تَمَنَّ مِنْ كَذَا فَيَتَمَنَّى، ثُمَّ
 يُقَالُ لَهُ تَمَنَّ مِنْ كَذَا فَيَتَمَنَّى حَتَّى تَنْقَطِعَ بِهِ
 الْأَعْيُنُ فَيَقُولُ لَهُ هَذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَكَ، قَالَ
 أَبُو هُرَيْرَةَ وَذَلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا
 قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ جَالِسٌ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ
 لَمْ يَغْتَرِ عَلَيْهِ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِهِ حَتَّى انْتَهَى
 إِلَى قَوْلِهِ هَذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَكَ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ

اللہ چنانچہ فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ انہیں نکالیں تو وہ انہیں مسجدوں کی
 نشانیوں سے پھینکیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر حرام فرمایا ہے کہ وہ
 مسجدوں کی نشانیں کر رکھے۔ پس وہ انہیں نکالیں گے جبکہ وہ کوٹے جیسے
 ہونچکے ہوں گے، پھر ان پر پانی ڈالا جائے گا جس کو مار انہیات کہتے ہیں۔
 پس وہ پانی سے یوں تر و تازہ نکلیں گے جیسے دریا کے کنارے دانہ اگتے۔
 ایک آدمی جہنم کی طرف منہ کر کے گا: اے رب! اس کی ہوائ نے مجھے جلایا
 دیا اور اس کی گرمی نے جلا دیا۔ پس دوزخ کی طرف سے میرا منہ پھیر دے۔
 وہ برابر اللہ تعالیٰ سے یہی دعا کرتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ایسا نہ ہو کہ
 میں تجھے یہ عطا کروں تو کوئی دوسرا سوال کرے؟ وہ عرض کرے گا کہ تیری
 عزت کی قسم، میں تجھ سے کوئی دوسرا سوال نہیں کروں گا پس اس کا منہ جہنم کی
 طرف سے پھیر دیا جائے گا۔ پھر وہ اس کے بعد عرض کرے گا: اے رب!
 مجھے دروازہ جنت کے قریب کر دے۔ فرمایا جائے گا کہ تو نے کہا تھا کہ
 اس کے سوا اور کوئی سوال نہیں کروں گا۔ آدم کی اولاد پر انہوں نے کہ
 کتنا وعدہ خلاف ہے۔ وہ برابر یہ دعا کرتا رہے گا، یہاں تک کہ اس
 سے کہا جائے گا کہ ایسا نہ ہو کہ اگر تیرا یہ مطالبہ پورا کر دیا جائے تو تو
 کوئی اور سوال کرے؟ عرض کرے گا: تیری عزت کی قسم، میں کوئی اور
 سوال نہیں کروں گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس عہد و پیمان کے بعد کہ اب وہ کوئی
 اور کوئی سوال نہیں کرے گا اس کو یہ بھی عطا فرمائے گا اور اسے باب
 جنت کے قریب کر دے گا۔ جب وہ دیکھے گا کہ جنت میں کیا ہے تو
 اتنی دیر خاموش رہے گا جتنی دیر اللہ تعالیٰ چاہے اور پھر عرض کریگا:
 اے رب! مجھے جنت میں داخل فرما دے۔ چنانچہ اس سے کہا جائے گا کہ کیا تو نے یہ
 وعدہ نہیں کیا کہ اب کوئی اور سوال نہیں کروں گا؟ انہوں نے کہا کہ کتنا وعدہ خلاف ہے۔
 وہ عرض کرے گا کہ اے رب! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے بد بخت بن۔ چنانچہ وہ بار
 دعا کرتا رہے گا، یہاں تک کہ مہن پر ملے گا۔ چنانچہ جب وہ مجھے گا تو اسے جنت میں
 داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی۔ جب وہ داخل ہو جائے گا تو اسے کہا جائے گا
 کہ اپنی تنہا بیان کر۔ چنانچہ وہ اپنی تمام عرض کرے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ ایسی ہی
 آرزو اور بیان کر۔ چنانچہ وہ تنہا بیان کرے گا یہاں تک کہ تنہا ہی اس کی تمام غم
 جو جائیں گی۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ سب کچھ میرے لیے اور تنہا ہی اس کے
 علاوہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ یہ شخص وہ ہے جو جنت کے اندر رہے آخر میں

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
هَذَا لَكَ وَعَشْرَةٌ أَمْثَالِهِ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
حَفِظْتُ مِثْلَهُ مَعَهُ ۝

۱۴۸۹. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو
عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصْبِرُوا
حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْخَوْضِ ۝

۱۴۹۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو
عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا فَرَحْتُكُمْ
عَلَى الْخَوْضِ، وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْمَخْلَعِ قَالَ
سَمِعْتُ أَبَا قَاتِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي
قَدْ طَعَمْتُ عَلَى الْخَوْضِ وَلَيْزَنْتُ رِجَالًا مِنْكُمْ ثُمَّ
لِيُخْتَلَجَنَ دُونِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْلَحْ بِي فَيَقَالَ
إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدُتُوا بَعْدَكَ - تَابَعَهُ
عَاصِمٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ - وَقَالَ حَمِيْدٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ
عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
۱۴۹۱. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هَمَّادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَمَّا مَكْرُخَوْضٌ كَمَا بَيْنَ جَدْبَاءَ وَأَذْرَجَ ۝

۱۴۹۲. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا
هَشِيمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: الْكَوْثَرُ الْخَبِيرُ الَّذِي أُعْطَاهُ اللَّهُ
آيَةً. قَالَ أَبُو بَشِيرٍ: قُلْتُ لِسَعِيدٍ: إِنَّا سَأَلْنَا
يَزِيدَ بْنَ أَبِي سَرْجٍ فَقَالَ سَعِيدٌ: النَّهْرُ

داخل ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ کے پاس حضرت ابوسعید خدری
بھی تشریف فرما تھے دونوں حضرات کی روایتوں میں کوئی فرق نہیں رہا تا تک کہ جب وہ
ہذا لکے دیکھئے منہ پر پہنچے تو حضرت ابوسعید نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
خوض کوثر کا بیان - ارشاد ربانی ہے - اسے محبوب! بے شک ہم
تمہیں خوض کوثر عطا کیا (سورہ الکوثر، آیت پہلی) حضرت عبداللہ
بن زید سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوض کوثر
پر مجھ سے ملنے تک مہر کر۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: - ابو داؤد نے
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: - میں خوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ
ہوں - تم میں سے کچھ آدمی مجھے دکھائے جائیں گے اور پھر وہ مجھے
مہر کر دے جائیں گے - میں عرض کروں گا کہ اے رب! یہ تو میرے
ساتھی ہیں - فرمایا جائے گا کہ تم نہیں جانتے کہ انہوں نے تمہارے
بعد کیا پابند پڑ جائے - اسی طرح عاصم نے ابو داؤد سے
روایت کی ہے - حصین، ابو داؤد، حضرت حفصہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے اسے روایت کیا ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: - تمہارے سامنے
خوض کوثر ہوگا، اسے فاصلے پر جتنا جربا اور اذرج کے
درمیان ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما نے فرمایا کہ کوثر سے مراد بہت زیادہ بھلائی ہیں جو اللہ تعالیٰ
نے حضور ہی کو عطا فرمائی ہیں - ابوبشر کا بیان ہے کہ میں نے
سعید بن جبیر سے کہا کہ بعض لوگوں کا تو یہ خیال ہے کہ وہ جنت
میں ایک نہر ہے۔ حضرت سعید نے فرمایا کہ جنت کا وہ
نہر بھی اسی بھلائی کا ایک حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ

نے آپ کو سنا فرمائی ہے:

الَّذِي فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي أَغْلَاكَ اللَّهُ لَا يَأْكُلُ ۖ

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُبَيْتَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي مَسِيرَةٌ شَهْرٌ مَأْوَةٌ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيحُهُ أَجْيَبُ مِنَ الْبُسْبُوسِ وَكَيْزَانُهُ كَنَجْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلَا يَطْمَأُ أَبَدًا ۖ

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ قَدْ رَحَوْضِي كَمَا بَيْنَ آيَةٍ وَصُنْعَاءٍ مِنَ الْيَمِينِ وَإِنْ فِيهِ مِنَ الْآبَارِ مِثْلُ كَعْدِ نَجْرٍ لِسَمَاءٍ ۖ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا حوض ایک مہینے کی مسافت کے برابر ہے۔ اس کا پانی درہ سے زیادہ سفید، اس کی خوشبو مشک سے زیادہ خوشبودار اس کے آبخورے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں جو اس میں سے پی لے تو اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے حوض کی لمبائی اتنی ہے جتنی درہ کی اعلیٰ اور منعاد کی زمین سے ہے۔ اس میں اتنے آبخورے ہیں جتنے آسمان کے تارے۔

ف: اگر شتہ حدیث اور اس حدیث کے اندر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ حوض کوثر کے آبخوروں کی تعداد اتنی ہے جتنے آسمان میں ستارے ہیں۔ اسی بخاری شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ساری زندگی کی نیکیوں کا شمار آسمان کے ستاروں کے برابر بتایا۔ معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ آسمان میں کتنے تارے ہیں، حوض کوثر کے کتنے آبخورے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ساری عمر کی نیکیوں کا شمار کیا ہے۔ اسی لیے فرمایا کہ یہ تینوں برابر ہیں سُبْحَانَ اللَّهِ۔ پروردگار عالم نے اپنے محبوب کو آنکھیں ہی ایسی عنایت فرمائی تھیں کہ ان مَآذِغِ الْبَصَرِ وَهَاطِفِ کے سرے والے آنکھوں سے مظلوم کو کوئی درد گئے پوشیدہ وہ سکتا جبکہ خود غائب کائنات بھی پوشیدہ نہ رہ سکا۔ نگاہ مصطفیٰ کے بارے میں اہل حق کا ہمیشہ سے یہی عقیدہ رہا ہے:

سُرْمِیْگِیْ آنکھیں حرم حق کے وہ مشکیں غزال
ہے نضائے لاسکال تک بن کا رنگ نور کا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میں جنت کی سیر کر رہا ہوں تو ایک سرور پہنچا جس کے دونوں جانب کھوکھے مریوں کے گنبد بنے ہوئے تھے۔

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُؤَيْدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِمَنْعَةٍ مِثْلَ قَبَابِ الدَّيَّانِ الْمُجَوِّفِ

میں نے کہا اے جبریل! یہ کیا ہے؟ جواب دیا کہ یہ وہی کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔ اس کی مٹی یا غرض ہو اس میں ہر بہ راوی کو شک ہے، نیز مشک کی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حوض کوثر پر میرے سامنے سے سری امت کے کچھ لوگ گزریں گے، یہاں تک کہ میں ان کو پہچان لوں گا۔ پس انہیں مجھ سے دور کر دیا جائے گا۔ میں کہوں گا کہ یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ پس کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا نیادین ایجاد کیا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں حوض کوثر پر تھلا پیش خیمہ ہوں۔ جو میرے پاس سے گزرے گا وہ پائے گا اور جو پی سے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ میرے سامنے سے کچھ ایسے لوگ گزریں گے جنہیں میں پہچان لوں گا اور وہ مجھے پہچانیں گے۔ پھر میرے اور ان کے درمیان پردہ ڈال دیا جائے گا۔ ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت نoman بن ابومیشاش نے مجھ سے سن کر فرمایا کہ کیا تم نے محمد یہ حضرت سہل سے سنا ہے؟ میں نے کہا، ہاں انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اس میں اتنا اضافہ کرتے ہیں کہ آپ فرمائیں گے۔ یہ تو میرے پیچھا چمکا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا نیادین نکالا؟ پس میں کہوں گا۔ دور، دور۔ ابن عباس کا قول ہے کہ تم حوض کوثر سے دوری مراد ہے۔ اس حوض کوثر کو دور کر دیا۔ سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز میرے پاس سے میرے ساتھیوں کی ایک جماعت گزرے گی۔ پس وہ حوض کوثر سے دور کر دے جائیں گے۔ میں کہوں گا کہ اے رب! میرے ساتھی۔ فرمایا جائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارا بعد کیا نیادین نکالا۔ یہ اپنے اپنے پیروں بھر کر مرتد ہو گئے تھے۔

قُلْتُ مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَفْعَاكَ رَبُّكَ فَإِذَا جِئْتَهُ أَوْحَيْتُهُ مِنْكَ أَذْفَرُ مِنْ هَذِهِ ۖ

۱۴۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيُورَدَنَّ عَلَى نَاسٍ مِنَ أَصْحَابِي الْخَوْضُ حَتَّى عَرَفُوهُمْ أَخْتَلِجُوا دُونِي فَأَقُولُ أَصْحَابِي فَيَقُولُ لَا تَدْرِي مَا أَحَدُتُوا بَعْدَكَ ۖ

۱۴۹۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْخَوْضِ مِنْ مَرَّ عَلَى شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ تَوَيْطَلًا أَبَدًا، لَيُورَدَنَّ عَلَى أَقْوَامٍ أَعْرَفُوهُمْ وَيَعْرِفُونِي، ثُمَّ يَحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَرَسُو عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَتَا بَشٍ فَقَالَ: أَهَكَذَا سَمِعْتُ مِنْ سَهْلٍ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِي يَسْمَعُهُ وَهُوَ يَرِيكَ فِيهَا فَأَقُولُ: إِنَّهُمْ مَنِي فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدُتُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ بِحَقٍّ

سُحْقًا لِمَنْ عَدَّ بَعْدِي. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: سُحْقًا بَعْدًا، يُقَالُ سَجِيتُ: بَجِيتًا. وَاسْحَقَهُ: أَبْعَدَهُ. وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَيْبٍ سَعِيدُ الْحَبَشِيِّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَرَابٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَرِيكَ عَلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَهْطٌ مِنَ أَصْحَابِي فَيَحْلُوُونَ عَنِ الْخَوْضِ فَأَقُولُ يَا سَابِ أَصْحَابِي، فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحَدُتُوا بَعْدَكَ، إِنَّهُمْ ارْتَدَّوْا عَنِ آدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى ۖ

سید بن مسیب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حوض کوثر پر میرے ساتھیوں میں سے کچھ لوگ میرے پاس سے گزریں گے پھر وہ وہاں سے ہٹا دیے جائیں گے۔ میں عرض کروں گا: اے رب! میرے ساتھی۔ فرمایا جائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا نیا طریقہ اختیار کیا۔ یہ اسنے پاؤں پھر کر مرتد ہو گئے تھے۔ شعیب ازہری، حضرت ابو ہریرہ، ابی ہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس روایت میں فیعلوون ہے جبکہ عقیل کی تفسیر میں فیعلوون ہے۔ اس کو زبیدی، زہری، محمد بن علی، عبید اللہ بن ابی رافع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کمرا ہوا تھا کہ ایک جماعت نظر آئی۔ یہاں تک کہ جب میں نے انہیں پہچان لیا تو میرے اور ان کے درمیان ایک آدمی آ نکلتے گا، پھر ان سے کہے گا کہ چلو۔ میں کہوں گا کہ کدھر؟ وہ کہے گا کہ خدا کی قسم، جہنم کی طرف۔ میں نے کہا کہ کس وجہ سے؟ وہ کہے گا کہ یہ آپ کے بعد اپنے پیروں پر چر کر مرتد ہو گئے تھے۔ پھر ایک جماعت نظر آئے گی۔ یہاں تک کہ جب میں انہیں پہچان لوں گا تو میرے اور ان کے درمیان ایک آدمی آ نکلتے گا۔ میں پھر وہ کہے گا کہ چلو۔ میں کہوں گا کہ کدھر؟ وہ کہے گا کہ خدا کی قسم، جہنم کی طرف۔ میں کہوں گا کہ کس وجہ سے؟ وہ کہے گا کہ آپ کے بعد اپنے پیروں پر چر کر مرتد ہو گئے تھے۔ میرے خیال میں بغیر چر کے انہوں نے ان میں سے کچھ نجات نہیں پائے گا۔

حفص بن غامد نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض کوثر پر ہے۔

۱۴۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرُدُّ عَلَى الْحَوْضِ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِي فَيَحْكُمُونَ عَنْهُ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي، فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحَدُ ثَوَابِ جَدِّكَ إِنَّهُمْ أَرْتَدُّوا عَلَيَّ أَدْبَارَهُمُ الْفَقْرِيُّ وَقَالَ شُعَيْبُ بْنُ الزُّهْرِيِّ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُجْلَوْنَ. وَقَالَ عَقِيلٌ فَيَحْكُمُونَ. وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْرَاهِيلَ بْنُ الْمُنْذَرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتَّابٍ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا قَائِمٌ إِذَا زُمْرَةٌ حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ هَلْكَ، فَقُلْتُ أَيْنَ؟ قَالَ إِلَى النَّارِ وَاللَّهِ، قُلْتُ وَمَا شَأْنُهُمْ؟ قَالَ إِنَّهُمْ لَيُتَدَلَّوْنَ بِجَدِّكَ عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْفَقْرِيُّ. ثُمَّ إِذَا زُمْرَةٌ حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ هَلْكَ، قُلْتُ أَيْنَ؟ قَالَ إِلَى النَّارِ وَاللَّهِ، قُلْتُ وَمَا شَأْنُهُمْ؟ قَالَ إِنَّهُمْ لَيُتَدَلَّوْنَ بِجَدِّكَ عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْفَقْرِيُّ، فَلَا أَرَاهُ يَخْلُصُ مِنْهُمْ إِلَّا الْبَيْتُ الْهَبِلُ الْتَعْمَرُ.

۱۵۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْرَاهِيلَ بْنُ الْمُنْذَرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ ابْنِ عَرَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْحَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمَنْبَرِي

عَلَى حَوْضِي ۝

۱۵۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا قَالَ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَنَا فَرَطُكُمْ
عَلَى الْحَوْضِ ۝

حضرت جندب بن عبد اللہ جلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان
ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
ہوئے سنا کہ میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ
ہوں گا۔

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ رُبِّنْ خَالِدٌ حَدَّثَنَا
الْمَلِثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْزَرِ عَنْ عَقْبَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا
فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى النَّبِيِّتِ ثُمَّ
انْصَرَفَ عَلَى الْيَسْرِ فَقَالَ: إِنِّي فَرَطُكُمْ، وَأَنَا
شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا نَظَرَ لِي حَوْضِي
الآنَ، وَإِنِّي أَعْطَيْتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ
أَوْ مَفَاتِيحِ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ
أَنْ تَشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ
أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا ۝

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان
ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور آپ
نے شہداء اُحُد پر اسی طرح نماز پڑھی جیسے میت پر
پڑھی جاتی ہے: پھر واپس آکر منبر پر چلے اور روزِ حوض
اور فرمایا: میں تمہارا پیش خیمہ ہوں اور خدا کی قسم، میں اپنے
حوض کو آب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں
کی کنجیاں عطا فرمائی گئی ہیں یا زمین کی کنجیاں اور بے شک
خدا کی قسم، مجھے اپنے بعد تمہارے مشرک ہونے کا کوئی ڈر
نہیں بلکہ مجھے ڈر ہے تو تمہارے دنیا میں پھنسنے کا
ڈر ہے۔

۱۵۰۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
حَرَمِيُّ بْنُ عَمَارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبُودِ بْنِ
خَالِدٍ أَنَّكَ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهَبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَدًّا الْحَوْضِ فَقَالَ
كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَمَنْعَاءَ وَزَادَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْبُودِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ سَمِعَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ حَوْضُهُ مَا بَيْنَ
مَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوِدُّ: أَلَمْ تَسْمَعْ
قَالَ الْإِسْرَافِيُّ؟ قَالَ لَا، قَالَ الْمُسْتَوِدُّ تَرَى فِيهِ
الْزَيْتَةَ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ ۝

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ
میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حوض کوثر کا ذکر کرتے
ہوئے سنا تو فرمایا کہ جتنا فاصلہ مدینہ منورہ اور منعاء کے
درمیان ہے۔ ابن عدی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے جو انہوں
شعبہ، معبود بن خالد و حضرت حارثہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے سنا۔ ان کا بیان ہے کہ حوض کا حوض منعاء اور مدینہ
منورہ کے درمیان فاصلے جتنا ہے۔ مستوید نے ان سے کہا
کہ کیا آپ نے ادائی کا قول نہیں سنا؟ انہوں نے نفی میں جواب
دیا تو مستوید نے کہا۔ اس کے برتن سناروں
جتنے ہیں۔

۱۵۰۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ
نَافِعِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ
أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتَّى

ابن ابی ملیکہ نے حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ
منہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
میں حوض کوثر پر ہوں گا، یہاں تک کہ میں دیکھوں کہ تم میں سے
کون میرے پاس آتا ہے اور کچھ لوگوں کو میرے سامنے

أَنْظُرَ مَنْ يَرِدُ عَلَىٰ مِنْكُمْ وَيَسْئَلُ خَدَنَاسَ دُونِي فَأَقُولُ
يَا رَبِّ مَتَىٰ وَمَتَىٰ أَقْتِي، فَيَقَالُ هَلْ شَعَرْتُ مَا
عَمِلُوا بَعْدَ لَدِي؟ وَاللَّهِ مَا بَرِحُوا يَرْجِعُونَ عَلَىٰ أَهْلِكَ هُمْ
فَكَانَ ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ أَنْ
تَرْجِعَ عَلَيَّ أَهْلَابَنَا أَوْ نَفْسِي عَنْ دِينِنَا. أَهْلَابُكُمْ
تَنْكَبُونَ تَرْجِعُونَ عَلَى الْعَقَبِ؛

باب ۸۲ کتاب القدر

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ سَلِيمَانَ الْأَشْمُسِيُّ قَالَ سَمِعْتُ
زَيْدَ ابْنَ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ قَالَ:
إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجِيعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ
عَلَقَهُ وَثَلْ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً فَيُثَلَّ ذَلِكَ ثُمَّ
يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكَ فَيُؤَمِّرُ يَارْبِيعَ بِرِزْقِهِ وَأَجَلِهِ
وَشَقِيٍّ أَوْ سَعِيدٍ فَيَأْتِيهِ إِنْ أَحَدُكُمُ أَوْ الرَّجُلُ يَحْمِلُ
بَعْدَ أَهْلِ النَّارِ حَتَّىٰ مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ
بَايَعٍ أَوْ ذِرَاعٍ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَحْمِلُ يَحْمِلُ
أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَدُخُلُهَا، وَإِنْ الرَّجُلُ يَحْمِلُ يَحْمِلُ
أَهْلَ الْجَنَّةِ حَتَّىٰ مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذِرَاعٍ
أَوْ ذِرَاعَيْنِ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَحْمِلُ يَحْمِلُ
أَهْلَ النَّارِ فَيَدُخُلُهَا. قَالَ أَدُمُّ إِلَّا ذِرَاعًا؛

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
وَعَلَى اللَّهِ بِالرَّجُلِ مَلَكَ فَيَقُولُ أَيُّ رَأْبٍ تُطْفِئُ أَيُّ
رَبِّ عِلْقَةٍ أَيُّ رَبِّ مُضْغَةٍ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ
يَقْضِيَ خَلْقَهَا قَالَ أَيُّ رَبِّ ذَكَرَ أَمْرًا شَقِيٍّ
أَمْ سَعِيدٍ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْأَجَلَ فَيَكْتُبُ كَذَلِكَ

گرفتار کر دیا جائے گا۔ میں عرض کروں گا، اے رب! یہ مجھ سے اور
میرے امتی ہیں۔ فرمایا جائے گا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ انہوں نے
تمہارے بعد کیا کیا۔ خدا کی قسم، یہ تو اپنے اسٹھے پاؤں پھرتے رہے
ہیں۔ ابن ابی ملیکہ دعا کیا کرتے، اے اللہ! میں اس سے
تیری پناہ چاہتا ہوں کہ اسٹھے پاؤں پھروں اور اپنے دین کے
بارے میں فتنہ میں پڑوں۔ اے اللہ! تمہیں پھینچنے کی طرف پھرنے۔

تقدیر کے بارے میں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو صادق و مصدق ہیں، فرمایا۔ تم میں سے
ہر کوئی چالیس دن تک اس کی ماں کے پیٹ میں جمع رکھا جاتا ہے، پھر
خون کی بوٹی کی شکل میں، پھر گوشت کے ٹکڑے کی صورت میں اسی طرح
پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے اور اسے چار باتوں کا حکم دے
کہ بھیجتا ہے کہ اس کا رزق، اس کی عمر اور بد بخت ہے یا نیک بخت
دیر رکھے، پس خدا کی قسم، تم میں سے کوئی آدمی جنسیوں جیسے کام
کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ
یا ایک میٹر کا فاصلہ رہتا ہے۔ اس پر نوشتہ غالب آتا ہے اور
وہ اہل جنت کے عمل کے اس میں داخل ہو جاتا ہے اور کوئی آدمی ایسا
نہیں ہے کہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کے
اور جنت کے درمیان ایک دو میٹر کا فاصلہ رہتا ہے تو اس پر نوشتہ
غالب آتا ہے اور وہ در زمین کے عمل کے اس میں داخل ہو جاتا ہے
آدم راوی کا قول ہے کہ صرف ایک میٹر کا فاصلہ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عورت کے رحم
پر ایک فرشتہ مقرر فرمادیتا ہے تو وہ عرض کرتا ہے کہ اے رب!
یہ تو نطفہ ہے، یہ تو خون کی بوٹی ہے، یہ تو گوشت کا ٹکڑا ہے۔
پس جب اللہ تعالیٰ اسے پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو فرشتہ
عرض کرتا ہے: اے رب! یہ نر ہے یا مادہ؟ بد بخت۔
نیک بخت؟ اس کا رزق کتنا ہے؟ اس کی عمر کتنی ہے؟

بتائے کے مطابق اس کی والدہ کے پیٹ میں لکھ دیتا ہوں۔

فِي بَطْنِ اُمِّهِ ۝

ف: یہی مضمون اسی جلد کی حدیث ۲۳۱۲ میں بھی موجود ہے۔ جب ماں کے پیٹ میں بچہ چار ماہ کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو اس کام پر مقرر کرتا ہے جو اس بچے کی چار چیزیں لکھ جاتا ہے جو یہ ہیں: (۱) نر ہے یا مادہ (۲) صفتی ہے یا جنمی (۳) اس کا رزق (۴) اس کی عمر۔ ظاہر ہے کہ یہ چاروں باتیں غیب خمسہ سے ہیں جو ہر بچے کے بارے میں اس کے متعلقہ فرشتے کو اللہ تعالیٰ بتاتا ہے اور جب تک انسانوں کی پیدائش جاری رہے گی اللہ تعالیٰ اُن فرشتوں کو بتاتا رہے گا۔ اس حدیث سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ غیب خمسہ کا علم اللہ تعالیٰ کسی کو عطا نہیں فرماتا وہ غلط کہتے ہیں۔ بات دراصل یہ ہے کہ اللہ والوں کی شان سے اُن لوگوں کو ایک قسم کی چٹ ہو گئی اور خاص طور پر سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عداد اور اقتیالات کوئی مسلمان اُن کے سامنے بیان کرنے لگے تو ان مہربانوں کو یہ بات اتنی ناگوار گزرتی ہے کہ ایسا کہنے والے کو مشرک ہونے کا منفہ توغزل کے مطلع کی طرح شروع میں ہی ثلاثی فرما دیا جاتا ہے اور ساتھ ہی بولچکا کہ خطاب سے لڑا دیا جاتا ہے اگر کوئی آزاد قلم کا مفتی ہو تو اس مسئلے پر جہنم کا ٹیکٹ بھی مرحمت فرما دیتا ہے۔ عداۓ دوامسن اُن مہربانوں کو ہدایت اور عقلی دے کہ جب عام فرشتوں تک کو پھر درگاہ عالم غیب خمسہ کی بعض جزئیات کا علم مرحمت فرما دیتا ہے تو اس ہستی کے علم کا اندازہ بھلا کون کر سکتا ہے جو تمام اولین و آخرین کے علوم کی جامع ہے۔ اُن کے عداد و کمالات کو ماننا ہی تو اُن پر ایمان لانا کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد بدیعان اسلام کو سچی ہدایت نصیب فرمائے، آمین۔

علم الہی کے حضور قلم خشک ہو گیا۔ ارشاد ربانی ہے: اور اللہ نے باوجود علم کے اسے گمراہ کیا (سورۃ العنکبوت، آیت ۲۳) حضرت ابو ہریرہ کا بیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم تمہاری تقدیر لکھ کر خشک ہو گیا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ تمہارا بقون سے مراد ہے کہ نیک بخشنی ان پر غالب آگئی۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیا جنتیوں کو جہنم سے پہچان لیا جائے گا؟ فرمایا کہ ہاں۔ عرض کی تو پھر عمل کرنے والے کس لیے عمل کریں؟ فرمایا کہ ہر ایک وہی عمل کرتا ہے جس کے لیے پیدا فرمایا گیا ہے یا جو راہ اس کے لیے نکلائی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر ایک کے اعمال کو خوب جانتا ہے۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کے بارے میں پوچھا گیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے جو لوگ عمل کرتے ہیں۔

۸۶۱۔ بَاۤءُ جَعَفَ الْقَلَمُ عَلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ اَصْلَهُ اَنْتَهُ عَلَى عَلِيٍّ وَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَعَفَ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَهَا سَابِقُونَ سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ ۝

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو اَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الرَّشَكِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ الشَّخِيرِ يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اَيُّكُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَيَوْمَ يَعْمَلُ الْغَائِمُونَ؟ قَالَ كُلُّ يَوْمٍ لِمَا خَلَقَ لَهُ اَوْ لِمَا يَسْتَوْفِيهِ ۝

۸۶۲۔ بَاۤءُ اللَّهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ ۝ ۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي بَشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ ۝

۱۵۰۹. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيٍّ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ: اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ ۖ

۱۵۱۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مَوْتٍ إِلَّا يُوَكَّدُ عَلَى الْفُطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يَهْوِدَانِ وَيُنَصِّرَانِ كَمَا تَنْتَجُونَ الْكَفِيمَةَ هَلْ تَعْلَمُونَ فِيهَا مِنْ جَدِّ عَامٍ حَتَّى تَكُونُوا أَنْتُمْ تَجِدُ عَوْنَهَا قَالُوا

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ؟

قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ ۖ

۱۵۱۱. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْزَجِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِيَسْتَفْرِغَ مَخْفَتُهَا وَلَتَعْلَمَنَّ أَنَّ لَهَا مَا قَدَّرَ لَهَا ۖ

۱۵۱۲. حَدَّثَنَا مَالِكٌ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عَتَمَانَ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَسُولٌ إِحْدَى بَنَاتِهِ وَعِنْدَهُ سَعْدٌ وَابْنُ أَبِي كَعْبٍ وَمَعَاذَانُ ابْنَاهَا يَجُودُ بِنَفْسِهِ، فَبَعَثَ إِلَيْهَا يَدَهُمَا أَخَذَ يَدَيْهِمَا مَا أَغْلَى، كُلُّ يَدٍ جِلْدٌ فَلَمْ تَصْبِرْ وَلَكِنْ حَسِبْتَ ۖ

۱۵۱۳. حَدَّثَنَا جَبَّارُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ جَعْفَرٍ أَنَّ أَبَا مَعْبُودٍ الْخُدْرِيَّ

عطار بن یزید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرگنے والوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ لوگ جو عمل کرتے ہیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
کوئی بچہ نہیں گزرا کہ فطرت نبی اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ یہ اس کے والدین اسے یہودی اور نصرانی وغیرہ بناتے ہیں، جسے چروپائے بچہ دیتے ہیں تو کیا تم ان میں سے کسی کو کن کنا پاتے ہو؟ یہاں تک کہ تم خود ان کے کان نہ کاٹ دو۔ لوگ! من کرار ہوئے کہ یا رسول اللہ! جو چھوٹی عمر میں مر جائیں ان کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ فرمایا کہ جو وہ عمل کرنے والے تھے اس کا اللہ ہی بہتر جانتے والا ہے۔

اللہ کا حکم ایک مقررہ انداز پر ہے۔

امروز نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کی پلیٹ اس کے لیے فارغ ہو جائے، بلکہ غیر مشروط نکاح کرے کیونکہ اسے وہی ملے گا جو اس کے لیے مقرر فرمایا گیا ہے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا جبکہ آپ کی ایک صاحبزادی کا بھیما ہوا آدمی حاضر بارگاہ ہوا۔ اس وقت آپ کے پاس حضرت سعد بن عبادہ، حضرت ابی بن کعب اور حضرت معاذ بن جبل بھی تھے۔ صاحبزادی کا صاحبزادہ لبہ دم تھا۔ آپ نے ان کے لیے کھانا بھیجا کہ اللہ کا ہے جو وہ لے اور اللہ کا ہے جو وہ عطا فرمائے۔ ہر ایک کو اپنی قسمت مقرر ہے لہذا صبر کرنا اور ثواب کا امیدوار رہنا چاہیے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجے ہوئے تھے کہ انصار میں سے ایک آدمی حاضر بارگاہ ہو کر عرض

گوار ہوا۔ ہیں کوٹیاں تھیں (جن کے ذریعے) ہم مال بھی چاہتے ہیں، لہذا عمل کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو تو تم پر گناہ نہیں اور اگر ایسا نہ کرو گناہ بھی کوئی جان ایسی نہیں جس کا منظر عام پر آنا اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا، ہے تو وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی۔

ابو ہاشم کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسا خطبہ دیا کہ اس میں بیان کرنے سے قیامت تک کی کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ جان گیا جو جان گیا اور بھول گیا جو بھول گیا۔ جب میں کسی چیز کو دیکھتا ہوں جسے بھول گیا تھا تو اسے جان جاتا ہوں جیسے کوئی شتا ساگم ہو جائے لیکن دیکھنے پر اسے پہچان لیا جاتا ہے۔

ابو عبد الرحمن مسلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور حضور کے دست مبارک میں ایک کڑی تھی جس کے ساتھ زمین کرید چکے اور فرمایا میں سے کوئی ایسا نہیں مگر اس کا ٹھکانا دوزخ یا جنت میں ملے دیا گیا ہے۔ کسی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا ہم اسی پر بھروسہ نہ کریں؟ فرمایا کہ نہیں، عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لیے آسانی پیدا کر دی جاتی ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:۔ تو وہ جس نے مال دیا اور پرہیزگاری کی (سورۃ الدلیل، آیت ۱۰ تا ۵) اعمال کا دار و مدار خاتمے پر ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غیر گئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک کے بارے میں فرمایا جو مدعی اسلام تھا کہ یہ جہنمی ہے۔ جب میدان کا راز اگر گرم ہوا تو اس آدمی نے خوب برہم ہو کر افسار سے لیکن سخت زخمی ہوا، مگر زبانت قدم رہا پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص اگر عرض گوار

أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَصِيبُ سَبَبًا وَنَحِبُ الْمَالَ كَيْفَ تَدُلُّ فِي الْعَزْلِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْ لَا تَكْفَرُ تَفْعَلُونَ ذَلِكَ: لَأَعْلِيَكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ لَيَكْسِبُ نَسْمَةً كَتَبَ اللَّهُ أَنْ تُخْرِجَ إِلَاهِي كَأَيْتِهِ؟

۱۵۱۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا تَرَكْنَا فِيهَا شَيْئًا إِلَّا قِيَامَ السَّاعَةِ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْ عِلْمِهِ وَجَهْلِهِ مِنْ جَهْلِهِ، إِنْ كُنْتُ لِلَّذِي الشَّيْءُ قَدْ نَسِيتُ فَأَعْرِفُ مَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ إِذَا غَابَ عَنْهُ تَرَاهُ فَعَرَفَهُ؟

۱۵۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حُمَزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيِّ عَنِ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عُرْدٌ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ، وَقَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ كَتَبَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ لَا، إِنْ عَمِلُوا فَعَلُ مَيْسَرَةٍ ثُمَّ قَدْ فَا تَمَنْ أَعْطَى فَاتَّقَى الْآيَةَ: اللَّهُ بِأَعْيُنِنَا أَلْعَمَلُ بِالْخَوَاتِيمِ؟

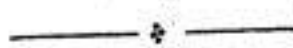
۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا حُجَّتَانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبِيرَ فَعَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدْعِي الْإِسْلَامَ: هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ

ہوا کہ یا رسول اللہ! اسے لاکھ تو فرمائیے جس کے بارے میں ارشاد ہوا تھا کہ وہ جہنمی ہے حالانکہ وہ ملاوٹا ہی کیسی بے جگر سے لڑ رہا ہے اور کیسا شدید زخمی بھی ہوا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر بھی وہ ہے جہنمی۔ بعض لوگوں کو شک لاحق ہو جاتا کہ اس شخص نے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ترکش سے ایک تیر کھینچا اور اسے گلے پر رکھ کر گلا چیر لیا۔ پس کئی مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بکے اور عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کا ارشاد گرامی سچا کر دکھایا۔ فلاں نے گلا چیر کر خود کشی کر لی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ہلال! کھڑے ہو کر اعلان کر۔ کہ جنت میں نہیں داخل ہوگا مگر مومن اور بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر کار آدمی کے ذریعے بھی اس دین

کی مدد

فرماتا

ہے



ابو ہازم نے حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مسلمانوں کے بہت بڑے جواہر دہلی میں سے ایک آدمی کسی عذرہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کر رہا تھا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر فرمایا: جو کسی جہنمی شخص کو دیکھنا چاہے تو وہ اس آدمی کو دیکھ لے۔ چنانچہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی اس کے پیچھے ہو لیا جبکہ وہ اسی طرح سفر کوں کے ساتھ جان توڑ کر لڑ رہا تھا۔ یہاں تک کہ وہ زخمی ہو گیا تو اس نے مرنے میں جلدی کی۔ چنانچہ تموار کی ٹوک اس نے اپنے سینے کے درمیان لگی یہاں تک کہ اس کے کندھوں سے پار نکل گئی۔ پس وہ آدمی جلدی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ فرمایا کہ بات کیا ہوئی؟ عرض گزار ہوا کہ آپ نے فلاں کے بارے میں فرمایا تھا کہ جو کسی جہنمی کو دیکھنا چاہے تو اسے دیکھ لے اور وہ مسلمانوں کی طرف سے

الْقِتَالُ فَاَتَكَ الرَّجُلُ مِنَ الشَّيْءِ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجُدَارُ فَأُجْبِتَتْهُ، فَبَاوُ رَجُلٍ مِّنْ أَحْصَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ الْكَذِبَى تَحَدَّثْتُ أَنَّ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ أَهْلِ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجُدَارُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَكَأَدَّ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَوْتِيَابَ بَيْنَنَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ إِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ الْحَايِجَ فَاهْوَى سَيْدَهُ إِلَى كِنَانَتِهِ فَنَافَتَزَعُ بِهَا سَهْمًا فَانْتَحَرَهَا، فَاشْتَدَّ رَجُلٌ مِّنْ سَائِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، صَدَقَ اللَّهُ حَدِيثَكَ، قَدْ أَتَيْتَ حَدَرَ فَلَاكَ فَفَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بِلَالُ قَدْ فَادَنَ لَا يَدُ خُلِّ الْجَنَّةِ إِلَّا مَوْتٌ فَإِنَّ اللَّهَ يُبَوِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ.

۵۱۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَسَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْمُسْلِمِينَ عَنْهُ عَنِ الْمُسْلِمِينَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَنَزَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا، فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ حَتَّى جَدَّ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتُ فَجَعَلَ ذُبَابَهُ سَيْفِهِ بَيْنَ تَدَائِيهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ، فَاتَّبَعَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْرِعًا فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ قُلْتُ يَفْلَكُنِ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ

جان توڑ کر لڑ رہا تھا۔ میں سمجھتا تھا کہ وہ اس حالت میں نہیں رہے گا لیکن جب وہ زخمی ہو گیا تو مرنے میں جلدی کی اور خودکشی کر لی۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی جہنمیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے لیکن ہوتا وہ جنتی ہے اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ اہل جنت جیسے عمل کرتا رہتا ہے لیکن ہوتا وہ جہنمی ہے اور اعمال کا دار و مدار غائب ہے۔

النَّارُ فَلْيَنْظُرْ إِلَيْهِ وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِ مَا عَنَّا عَنْ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَحَرَفْتُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ عَلَى ذَلِكَ، فَلَمَّا جَزِمَ اسْتَعْجَلَ الْمَوْتُ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلًا أَهْلُ النَّارِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلًا أَهْلُ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَكَانَ الْأَعْمَالُ بِالنَّوْاحِيهِ

ف: انہی واقعہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ربانی گزشتہ حدیث میں بھی بیان ہو چکا ہے۔ باوجود اس کے کہ اُس کے مسلمان ہونے میں کسی صحابی کو شک بھی نہیں تھا اور وہ کافر دل کے ساتھ لڑ بھی دلیری سے رہا تھا۔ اسی لیے بعض صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے اس کی بہادری کی تعریف کی مگر اُس کے باوجود اللہ کے محبوب نے اُس کے متعلق فرمایا کہ وہ جہنمی ہے اور اس پر صحابہ کرام کو حیرت ہوئی تھی۔

اسی بخاری شریف میں یہ بھی کسی جگہ گزر چکا ہے کہ وہ شخص منافق تھا اور حضرات صحابہ کرام کو اُس کے نفاق کا پتہ نہیں تھا۔ جب اُس نے خودکشی کر لی تو مسلمانوں میں سے ایک شخص دوڑ کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں“۔ یہاں اس بات پر غور کرنا ہو گا کہ اس گواہی کا اُس شخص کے جہنمی ہونے کی خبر سے کیا تعلق ہے؟ تعلق پرلہذا ہے عزا وہ کسی کے ذہن میں آیا ہو یا نہ آیا ہو لیکن حضرت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہ عقیدہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانتے ہیں کہ کون جنتی ہے اور کون جہنمی۔ نیز آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ کس کے دل میں ایمان جگہ گارہا ہے اور کس کے دل میں نفاق نے ڈیرہ ڈال رکھا ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خبر کے مطابق واقعہ ہوا تو اس کی خودکشی کے منظر کو دیکھنے والا صحابی بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر گواہی دیتا ہے کہ یا رسول اللہ! یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں۔

معلوم ہوا کہ پروردگار عالم نبیوں اور رسولوں کو ایسی آنکھیں مرحمت فرماتا رہا جو ان چیزوں کو بھی دیکھ لیتی تھیں جنہیں عام لوگ نہیں دیکھ سکتے اور اُس ہستی کی نگاہوں کا معاملہ تو اللہ تعالیٰ کی باری مخلوق میں سب سے بلند و بالا اور افضل و اعلیٰ ہے جس کو خدا نے امام الانبیاء اور سید المرسلین بنایا ہے جن نگاہوں نے عاقبت کائنات کو دیکھ لیا ان سے کائنات کی کوئی چیز چھپ سکتی ہے؟

باب ۸۶۲ النُّذُرُ الْعَبْدُ إِلَى الْبَقْدَامِ

بندہ نذر کو تقدیر کے حوالے کرے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نذر سے منع فرمایا ہے۔ فرمایا کہ یہ قضا کو ذرا بھی رو نہیں کرتی، ہاں اس کے ذریعے بحال کا مال نکل جاتا۔ ہے۔

۱۵۱۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَسْرُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ قَالَ إِنَّهُ لَا يَبْدُو شَيْئًا وَلَا يَسْتَخْرِجُ بِهِ مِنَ الْبَيْتِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

۱۵۱۹ - حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے لیے ننداس چیز کو نہیں لاتی جو اس کے لیے مقدر نہ فرمائی گئی ہو لیکن تقدیر اس کے لیے اس چیز کو لے آتی ہے جو اس کے لیے مقدر فرمائی گئی ہے۔ ہاں اس کے ذریعے بخیل کا مال نکل جاتا ہے۔

گناہ سے بچنے اور عبادت کرنے کی توفیق اللہ کی طرف سے ہے۔

ابو عثمان ندی کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک غزوہ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ لہذا جب ہم کسی اونچی جگہ پر پہنچتے یا کسی وادی میں پہنچتے تو بلند آواز سے تکبیر کہتے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے قریب ہوتے اور فرمایا: اے لوگو! اپنی جانوں پر ترس کھاؤ تم کسی ہرے یا غائب گونہیں پکارتے بلکہ اسے پکارتے ہو جو سب کچھ سنا اور دیکھتا ہے۔ پھر فرمایا: اے عبد اللہ بن قیس! کیا میں تمہیں ایسا کلمہ بتا دوں جو جنت کے عزائوں میں سے ہے اور وہ ہے: لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

(نہیں ہے طاقت اور قوت مگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ)

بجنا وہ ہے جس کو اللہ بچائے۔

عاصم رضی اللہ عنہ والا۔ معاذ کا قول ہے: اے سدا من النعمیٰ مگر اسی میں بھٹکتے پھرنا۔ دسٹا صا اس کو گمراہ کیا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کو غلیفہ نہیں بنایا جاتا مگر اس کے دو باطن ہوتے ہیں ایک اسے بھلائی کا حکم دیتا اور اس کی جانب رغبت دلاتا ہے۔ دوسرا اسے برائی کا حکم دیتا اور اس کی جانب رغبہ کرتا ہے۔ لیکن بچتا وہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ بچائے۔

خدا کے فیصلے کو کوئی نہیں بدل سکتا۔ اور علم ہے اس بستی پر جسے ہم نے ہلاک کر دیا کہ پھر لوٹ کر انہیں (سورہ الانبیاء)

أَخْبَرَنَا مَعْرُوفُ بْنُ هَمَّامٍ عَنْ مَنْتَبِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَأْتِي ابْنَ آدَمَ اللَّهُ رِيشَتِي بِرِيشَتِي تَكُونُ قَدَرَتُهُ وَلَكِنْ يُلْقِيهِ الْقَدَرُ وَقَدَرَتُهُ لَهُ اسْتَخْرِجْ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ.

۱۵۲۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَأْتِي ابْنَ آدَمَ اللَّهُ رِيشَتِي بِرِيشَتِي تَكُونُ قَدَرَتُهُ وَلَكِنْ يُلْقِيهِ الْقَدَرُ وَقَدَرَتُهُ لَهُ اسْتَخْرِجْ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ.

۱۵۲۱. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَأْتِي ابْنَ آدَمَ اللَّهُ رِيشَتِي بِرِيشَتِي تَكُونُ قَدَرَتُهُ وَلَكِنْ يُلْقِيهِ الْقَدَرُ وَقَدَرَتُهُ لَهُ اسْتَخْرِجْ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ.

۱۵۲۲. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَأْتِي ابْنَ آدَمَ اللَّهُ رِيشَتِي بِرِيشَتِي تَكُونُ قَدَرَتُهُ وَلَكِنْ يُلْقِيهِ الْقَدَرُ وَقَدَرَتُهُ لَهُ اسْتَخْرِجْ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ.

آیت ۹۵۔ اور تمہاری قوم سے مسلمان نہیں ہوں گے مگر جتنے میلہ لاپچھے (سورہ ہود، آیت ۳۶)۔ اور ان کے اولاد نہ ہوگی مگر بدکار اور بڑی ناشکر (سورہ نوح، آیت ۲۷)۔ منصور بن عوفؓ نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ میں نے کسی چیز کو تم (جھوٹے گناہوں) سے منہایت رکھنے والا اس روایت سے زیادہ نہیں دیکھا جو حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمانہ آدمی کا حصہ رکھ دیا ہے جس کو وہ ضرر پالینا ہے۔ چنانچہ آئندہ کا زمانہ دیکھنا ہے، زبان کا زمانہ بات کرنا ہے، نفس تمنا اور آرزو کرنا ہے اور شرمگاہ ان کی تصدیق یا تکذیب کر دیتی ہے۔ اسی طرح شباب، ورتار، ابن طاووس، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

جو خواب تمہیں دکھایا وہ لوگوں کی آزمائش کے لیے تھا۔

عمر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت ۱۔ اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا جو تمہیں دکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش کو (سورہ بنی اسرائیل، آیت ۶) کے بارے میں فرمایا کہ یہ آئندہ سے دیکھنا ہے جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج بیت المقدس تک دکھایا گیا۔ نیز فرمایا کہ قرآن کریم میں جو شجرۃ الزقوم آیا ہے اس سے تمہوہ کا درخت مراد ہے۔

بارگاہ خداوندی میں آدم و موسیٰ کی بحث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کی بحث ہوئی۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے حضرت آدم سے کہا کہ آپ ہمارے باپ ہیں مگر آپ نے ہمیں خراب کیا اور جنت سے نکالا۔ حضرت آدم نے کہا: اے موسیٰ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے کلام کے لیے چنا اور یہ تمہارے

الْأَمَنَ قَدْ آمَنَ. وَلَا يَدْرِي كَافًا جَدًّا كَفَّارًا. وَقَالَ مَتُورُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: وَجَدْتُمُ بِالْحَبَشِيَّةِ: وَجَبَ ۱۵۲۲. حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْنَرُ بْنُ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِالْمُحَرِّمَاتِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَقَّهُ مِنَ الزَّيْنِ أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزَيَّنَا الْعَيْنِ النَّظَرَ وَزَيَّنَا اللِّسَانَ الْمَنْطِقَ، وَالنَّفْسَ تَمَنَّى وَتَشْتَمِي وَكَافَرَتْ بِمَا يَصْدَقُ ذَلِكَ وَيَكْذِبُهُ. وَقَالَ شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرَقَاءُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱۵۲۳. وَمَا جَعَلْنَا الزَّوْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ الْإِفْتِنَةَ لِلنَّاسِ ۱۵۲۳. حَدَّثَنَا الْمُحَمَّدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا كَعْبُ بْنُ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَمَا جَعَلْنَا الزَّوْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ الْإِفْتِنَةَ لِلنَّاسِ، قَالَ هِيَ زَوْيَا عَيْنٍ أَرَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَالَ: وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُونَةُ فِي الْقُرْآنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُومِ ۱۵۲۴. بِأَنْ يَبْ تَحْتَ آدَمَ وَمُوسَى عِنْدَ اللَّهِ ۱۵۲۴. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اخْتَبَرْتُ آدَمَ وَمُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُوْنَا خَبَيْتَنَا وَآخَرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ، قَالَ لَهُ آدَمُ يَا مُوسَى اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ

ابن عباس سے روایت ہے کہ میں نے کسی چیز کو تم (جھوٹے گناہوں) سے منہایت رکھنے والا اس روایت سے زیادہ نہیں دیکھا جو حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمانہ آدمی کا حصہ رکھ دیا ہے جس کو وہ ضرر پالینا ہے۔ چنانچہ آئندہ کا زمانہ دیکھنا ہے، زبان کا زمانہ بات کرنا ہے، نفس تمنا اور آرزو کرنا ہے اور شرمگاہ ان کی تصدیق یا تکذیب کر دیتی ہے۔ اسی طرح شباب، ورتار، ابن طاووس، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

مَبْدِهِ أَتَكُونُ مَعِيَ عَلَى أَمْرٍ قَدَرًا اللَّهُ عَلَى قَبْلِ أَنْ
يَخْلُقَنِي يَا رُبِّكَ سَنَةً، فَجَعَلَ آدَمَ مُوسَى فَجَعَلَ
آدَمَ مُوسَى ثَلَاثًا. قَالَ سَفِيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ
عَنِ الْأَعْجَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَلَّةٌ ۚ أَبُو الزِّنَادِ، الْأَعْجَجُ، حَضَرْتُ أَبُو هُرَيْرَةَ

۱۵۲۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فَيْدُ
حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لَبَابَةَ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ
بْنِ شُعْبَةَ قَالَ، كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ: اُكْتُبْ
إِلَى مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
خَلْفَ الصَّلَاةِ فَأَمَلِي عَلَى الْمُغِيرَةِ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَا تَهْوَى لِمَانِعٍ
لِمَا أُعْطِيَ وَلَا مَعْطَى لِمَا مَنَعَتْ وَلَا يَنْفَعُ ذَلِكَ الْجِدَّ
مِنْكَ الْجِدُّ. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ أَنَّ
وَرَّادًا أَخْبَرَهُ هَذَا سَمِعَهُ وَفَدَتْ بَعْدَهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ
فَسَمِعَتْهُ يَا مَرْءَ النَّاسِ بِذَلِكَ الْقَوْلِ ۚ

۱۵۲۶. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ
سَمِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ
جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ
وَشِمَاتِهِ الْأَعْدَاءِ ۚ

۱۵۲۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَثِيرًا مِمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

یہ اپنے دست قدرت سے لکھا، کیا آپ مجھے اس بات پر
علامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے بھی
چالیس سال پہلے مقرر فرمادی تھی۔ یہ آدم علیہ السلام نے
تین مرتبہ کہا اور اس بحث میں وہ موسیٰ علیہ السلام پر غالب آئے۔ سَفِيَانُ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔
اللہ دے نو کوئی روکنے والا نہیں۔

وراد مولى مغيرة بن شعبه کا بیان ہے کہ حضرت معاذ نے
حضرت مغیرہ کے لیے لکھا کہ مجھے وہ چیز لکھ کر بھیجے جو آپ نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کو ناز کے بعد پڑھتے ہوئے سنا ہو۔ چنانچہ حضرت
مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے تحریر لکھوائی۔ انہوں نے فرمایا کہ میں
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ناز کے بعد پڑھتے ہوئے سنا۔ میں
کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ!
جو تو عطا فرمائے تو کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکے اس کا کوئی
دینے والا نہیں اور دولت مند کی دولت تیرے مقابلے پر کام نہیں
آسکتی۔ ابن جریر، عبدہ کو وراد نے ایسا ہی بتایا، پھر مجھے
حضرت معاذ کی خدمت میں بھیجا گیا تو میں نے سنا کہ وہ لوگوں کو
اس کے پڑھنے کا حکم فرماتے۔

بد بخنی اور بری تقدیر سے پناہ مانگنا۔
ارشاد ربانی ہے: کہو میں آسمان کے رب کی پناہ پکڑتا ہوں
مخلوق کی برائی سے (سورہ الفلق)

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ
مصیبت کی سختی، بد بخنی کے آنے، مiski تقدیر
اور دشمنوں کے تسمیر سے اللہ کی پناہ مانگا۔

۱۵۲۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَثِيرًا مِمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

اومی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہونا۔

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یوں
قسم کھایا کرتے:۔ قسم ہے دلوں کو پھیرنے والے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُ لَا وَمَقْلَبِ الْقُلُوبِ ۚ
 ۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ وَبِشْرِ بْنُ مَعْبُدٍ
 قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ
 سَالِمِ بْنِ أَبِي عَرَفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَنَ حَتَّى إِذَا خَبَأَتْ لَكَ
 خَيْبًا قَالَ الدُّخْرُ قَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعُدَّ وَكَذَلِكَ
 قَالَ عَمْرُو بْنُ لُحَيْثٍ فَأَضْرِبْ عَنْقَهُ قَالَ دَعَا إِنْ
 يَكُنْ هُوَ فَلا تُطِيعُهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلا خَيْرَ
 لَكَ فِي قَتْلِهِ ۚ

۱۵۲۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ
 أَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفَرَاتِ عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْ أَنَّهَا مَسَّكَتْ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونَ فَقَالَ كَانَ
 هَذَا يَا بَنِي عَشِيْرَةٍ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ اللَّهُ رَحْمَةً
 لِلْمُؤْمِنِينَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَكُونُ فِي بَدَنٍ يَكُونُ فِيهِ
 وَبِمَكَتْ فِيهِ لَا يَخْرُجُ مِنَ الْبَدَنِ صَابِرًا مُخْتَسِبًا
 يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ
 لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ ۚ

مَبَادِيهِ وَمَا كُنَّا لَنَهْتَدِيَ كَوْلَا أَنْ
 هَدَانَا اللَّهُ تَوَّانَ اللَّهُ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ
 الْمُنْقِلِينَ ۚ

۱۵۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلَدِ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ مَوْلَى
 ابْنِ حَزِيمٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

کی۔
 سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کی کہ
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن مسیاد سے فرمایا: "میں تیرے
 بتانے کے لیے ایک بات دل میں چھپاتا ہوں" اس نے
 کہا، اللہ عزوجل فرمایا، پرے ہو، تو اپنے مقام سے آگے نہیں
 بڑھ سکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہما فرماتے: "مجھے اجازت
 دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں؟ فرمایا کہ جانے دو۔ اگر یہ وہی
 (عبدال) ہے تو تم اس پر قابو نہیں پاسکتے اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اس
 قتل میں تمہارے لیے بھلائی نہیں ہے۔

وہی تکلیف پہنچتی ہے جو اللہ نے لکھ دی۔
 کتب مغز فرمادی۔ مجاہد کا قول ہے: "بغایتیں گمراہ ہونے
 والے۔" مگر جس کے متعلق اللہ نے لکھ دیا کہ وہ جہنم میں جائے گا۔
 فَرَّكَ قَهْدًا بِدَبْحَتِي أَوْ نِيكًا بِخِيَتِي مَغْزُورًا ۚ۔ اور جہانزور کو چراگا۔
 تک پہنچانا۔

یحییٰ بن یزید کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
 بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے
 میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: "یہ عذاب ہے جس کو اللہ تعالیٰ
 جس پر چاہتا ہے بھیج دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے
 مسلمانوں کے لیے رحمت بنا دیا ہے کہ کوئی مسلمان بندہ ایسا
 نہیں جو اس شہر میں ہو جس میں طاعون پھوٹے تو اسی میں ٹھہرا
 رہے اور اس سے نہ نکلے، صبر کرتا اور اجر کی امید
 رکھتا ہوا اور یہ جانے کہ وہی مصیبت پہنچتی ہے جو اللہ
 نے لکھ دی ہے، اگر اللہ تعالیٰ لکھ دیتا ہے کہ اس
 کے لیے شہید کے برابر اجر ہے۔

خلا ہدایت نہ دیتا تو ہم براہ نہ پاتے۔
 اگر اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت دیتا تو میں پرہیزگاروں سے
 ہوتا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
 خندق کے روز میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہمارے

قَالَ لَا يَأْتِي الْيَتِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخُنْدَقِ
يَنْقُلُ مَعَنَا الْغُرَابَ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللَّهِ لَوْلَا اللَّهُ
مَا أَهْتَدَيْنَا - وَلَا هُمْنَا وَلَا صَدَّقَيْنَا - مَا نَزَلْنَا
سَكِينَةً عَلَيْنَا وَكُنْتِ الْأَقْدَامُ إِنَّ لَاقِيْنَا
وَالْمُتَرَكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا - إِذَا الْأَدْوَابُ فَتَنَتْ
أَيُّنَا

كِتَابُ الْإِيمَانِ وَالْتِمِيزِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِأَمْرِ اللَّهِ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: لَا يَأْتِي الْخُنْدَقِ
اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي آيَاتِنَا وَلَكِنْ يُعَاخِذُكُمْ بِمَا
عَقَدْتُمُ الْإِيمَانَ فَكَفَّارَتُهُمْ عَشْرَةَ
مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعَمُونَ أَهْلِيكُمْ
أَوْ كِسْفٌ مِنْ آوْخٍ يَذْرُؤُهُ فَمَنْ تَوَلَّى بَعْدَ
فَعِيْلًا مَعْلُومَةً آتِيًا مِنْ ذَلِكَ كَفَّارَةٌ
إِيمَانُكُمْ إِذَا أَحْلَفْتُمْ وَأَحْفَظُوا آيَاتِنَا
كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُونَ

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
لَوْ يَكُنْ يَحْتَفِ فِي يَمِينٍ قَطْعَتِي أَنْزَلَ اللَّهُ
كَفَّارَةَ الْخَمِينِ، وَقَالَ: لَا أُحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ
فَرَأَيْتُ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي
هُوَ خَيْرٌ وَكَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو النَّخَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ
حَدَّثَنَا جَرِيدُ بْنُ حَارِثٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ الْيَتِيمُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ

ساتھ ملے اٹھارے تھے اور یوں گویا تھے:-
تو ہدایت گزرتا تھا ہمیں پروردگار
کیسے بن سکتے تھے ہم بندے تھے حالت گزار
ہم پر اسے رحمن فرما اپنی رحمت کا نزول
ہمیں مقابل دشمنوں کے قلعہ مرموس وار
ہر کہیں گاہی سے بدخواہوں کی ہم ہمیں باخبر
ان کے نیتوں اور کمزوریوں سے ہمیں ہمیشہ
قسموں اور غمناکیوں کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے
لغو قسموں پر مواخذہ نہیں۔ ارشاد ربانی ہے:- اللہ تعالیٰ نہیں
نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر، ہاں ان قسموں پر گرفت فرماتا ہے
جنہیں تم نے مضبوط کیا۔ تو ایسی قسموں کا بدلہ دس مسکینوں کو کھانا دینا
ہے، اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو، اس کے اوسط میں سے یا انہیں
پکڑے دینا یا ایک بردہ آزاد کرنا۔ تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے تو تین
دن کے بدلے۔ یہ بدلہ ہے تمہاری قسموں کا جب تم قسم کھاؤ اور
اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ تم سے اپنی
آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانور سورۃ المائدہ
آیت ۸۹

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہرگز اپنی کوئی قسم
نہیں توڑی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کے کفارے کی آیت
نازل فرمادی۔ وہ فرماتے ہیں جب میں کسی بات پر قسم کھا لیتا
ہوں۔ لیکن بھلائی اس کے علاوہ دوسری صورت میں دیکھنا
ہوں تو بھلائی واسے پہلو کو اختیار کر کے قسم کا کفارہ
دے دیتا ہوں۔

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- اے عبدالرحمن
بن سمرہ! امارت طلب نہ کرنا۔ اگر تمہاری طلب پر یہ تمہیں دے
دی گئی تو تمہیں اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور اگر تمہیں بغیر

طلب کے دی گئی تھیں اس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کسی بات پر قسم کھاؤ لیکن بھلائی اس کے غیر میں دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ دے دو اور بھلائی کو اختیار کر لینا۔

الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أَوْفَيْتَهُمَا هُنَّ مُسْكِلَةٌ وَوَكَلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أَوْفَيْتَهُمَا مِنْ غَيْرِ مُسْكِلَةٌ أُنِيتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَاكْذَبْ عَنْ يَمِينِكَ وَأُتِيتَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ ۚ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سواریاں مانگنے کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں تمہیں کوئی سواری نہیں دوں گا۔ اگر میرے پاس سواری کے لیے کوئی جانور ہے بھی نہیں۔ ان کا بیان ہے کہ جتنی دیر اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم آپ کے حضور ٹھہرے رہے، پھر آپ کی خدمت میں تین خوبصورت اونٹن پیش کی گئیں تو آپ نے ہمیں ان پر سوار کر دیا۔ جب ہم چلے گئے تو ہم میں سے بعض کہنے لگے کہ خدا کی قسم، ہمیں برکت نہیں ہوگی کیونکہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سواریاں مانگنے کے لیے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے ہمیں سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی لیکن پھر ہمیں سواریاں عطا فرمادیں۔ لہذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس چلو اور یہ بات آپ کے گوش گزار کرو۔ چنانچہ ہم حاضر ہاں گاہ ہوئے تو آپ نے فرمایا: تمہیں میں نے سواری نہیں کیا بلکہ اللہ نے سواریاں دے دیں اور خدا کی قسم، ان شاء اللہ میں تمہیں قسم نہیں کھاتا مگر جب بھلائی اس کے غیر میں دیکھتا ہوں تو اپنی

قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں یا بھلائی کے لیے کفارہ دے دیتا ہوں

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو ثَعْلَبَةَ حَدَّثَنَا حَتَّابُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمِلَانَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَسْتَحْجِلُهُ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أُحْسِنُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ. قَالَ ثُمَّ لَيْتُنَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُنْتَ تُحَارِقُ بِثَلَاثِ دُودٍ غَيْرِ الدَّارِ، فَصَيَّكُنَا عَلَيْهَا فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا أَوْ قَالَ بَعْضُنَا: وَاللَّهِ لَا مَبَارَكَ لَنَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْجِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يُحْسِنَنَا ثُمَّ حَمَلْنَا فَأَرْجِعُوا بِنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَذَكَّرَ، فَأَتَيْنَاهُ فَقَالَ: مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللَّهُ حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ لَا أُحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَقْبَتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ أَوْ أَقْبَتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ كَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي ۚ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم ہی سب سے آخر میں ہیں اور قیامت کے روز ہم ہی سب سے پہلے ہوں گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ مَسْبُكٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَنْ تُخْرُجُوا مِنَ الْأَخِرُونَ

معاملات میں تمہارا اپنی قسموں پر اڑے رہنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک گناہ ہے، اس کی نسبت کہ جو اللہ تعالیٰ نے کفارہ مقرر فرمایا ہے، وہ

السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَأَنْ يَلِيَهُ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ أَشْرَكَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ أَنْ يُعْطَى كَفَّارَتُهُ الَّتِي افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ ۚ

اگر دو۔

مکرم نے حضرت ابوسریحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے گھر والوں کے معاملے میں قسم پر اڑا رہے وہ بہت بڑا گناہگار ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ کفارہ دے کر پاک ہو جاتا۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمم اللہ فرمانا۔

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شکر بھیجے گئے اور اس کا سچ سالار حضرت اسامہ بن زید کو مقرر فرمایا۔ بعض حضرات نے ان کی امارت پر نکتہ چینی کی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا: اگر تم نے اس کی عمارت پر طعن کیا ہے تو اس سے پہلے اس کے والد ماجد کی امارت پر بھی طعن کیا تھا۔ خدا کی قسم، وہ امارت کے لیے بہت موزوں تھا اور وہ ان لوگوں میں سے تھا جو مجھے سب سے پیارے ہیں اور اس کے بعد یہ (حضرت اسامہ) ان لوگوں میں سے ہے جو مجھے سب سے عزیز ہیں۔

حضرت سعد بنے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے“ ابو قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے واللہ، باللہ، تاللہ کی جگہ لا واللہ نہا۔

سالم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قسم یہ حقیقی تھی: ”دلوں کے پھرنے والے کی قسم“۔

حضرت جابر بن سمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قیصر ہلاک ہو گیا تو اس کے

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى (سَمَاعُ بْنُ يَحْيَى) ابْنُ إِدْرِيسٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَسَالَمَةَ حَدَّثَنَا مَعَاذُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اسْتَلَجَرَ فِي أَهْلِهِ يَمِينٍ فَمَوَّاعُظُهُ شَمًا لِيَبْرَ يَعْنِي الْكَفَّارَةَ بِأَكْبَرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيُّهَا اللَّهُ

۱۵۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَمَاعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ بِسَامَةِ بْنِ زَيْدٍ فِطْعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي أَمْرِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي أَمْرِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي أَمْرِهِ أَيْهِ مِنْ قَبْلُ، وَأَيُّهَا اللَّهُ إِنْ كَانَ لِيُخْلِقَ لِلْأَمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لِيَمُنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنْ هَذَا الْكَيْفَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سَعْدُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا وَاللَّهِ إِذَا يَقَالَ وَاللَّهِ وَاللَّهِ وَقَالَ اللَّهُ

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُهَيْبَانَ عَنْ مَوْسَى بْنِ عُقَيْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عَرْفَةَ قَالَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَ مَقْلِبِ الْقُلُوبِ

۱۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مَوْسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ
وَإِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ لَتَنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ
۱۵۳۹. حَدَّثَنَا أَبُو لَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسْتَيْبِ أَنَّ أَبَا
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ
فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي مَحْتَبَا بِيَدِهِ
لَتَنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ

بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا اور جب کسری ہلاک ہو گیا تو اس کے
بعد کوئی کسری نہ ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے
میں میری جان ہے، تم ضرور ان کے خزانوں کو راہِ خدا میں خرچ کر دے گے۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب کسری ہلاک ہو
گیا تو اس کے بعد کوئی کسری نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو
گیا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی
جس کے دستِ قدرت میں محمد کی جان ہے تم ضرور ان کے
خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دے گے۔

ف: اس حدیث اور سابقہ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو بشارت سنائی ہے کہ جب یہ کسری (شاہ ایران) ہلاک
ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسری نہیں ہوگا اور جب یہ قیصر ہلاک ہوگا تو اس کے بعد بھی کوئی اور قیصر (شاہ روم) نہیں ہوگا۔ کیا بات
ہے لگاؤ مسلمان! سبحان اللہ!

گویا ماضی اور مستقبل کے حالات و واقعات بھی آپ کے سامنے دستِ بدستہ موجود ہوتے اور آپ ایسے دیکھتے تھے جیسے کوئی
حال میں واقع ہونے والے واقعے کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہو۔ اُن مَآئِزِ الْمَصْرُ وَمَا طُغِي - کے سرے والی آنکھوں
سے دیکھ کر آپ نے یہ بھی بتا دیا تھا کہ تم ضرور ان دونوں کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دے گے۔ یعنی آپ کی نگاہیں دیکھ رہی تھیں
کہ ایک دو وقت بھی آئے گا کہ دنیا میں اس وقت سپر پاور کھلانے والی یہ دونوں حکومتیں ختم ہو جائیں گی۔ شیعہ بلائیٹ کے پروانے
منقریب ان کی طاقت کا غرور توڑ کر ان کے مقبوضات پر تائب ہوں گے۔ یہ ملک بھی مسلمانوں کے زیرِ نگیں آئیں گے اور ان
دونوں حکمرانوں کے خزانوں کو لوٹ کر راہِ خدا میں خرچ کیا جائے گا اور اس وقت تمہارا سربراہ اہلِ اہم دولت کے طلب گار نہیں ہو گے کہ
لوٹ کر عیش کرنے لگے بلکہ اُسے راہِ خدا میں خرچ کر کے اپنے پروردگار کی رضا حاصل کر دے، سبحان اللہ!

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اے
امتِ محمد! اگر تم جانتے جو میں جانتا ہوں تو ضرور تم
بہت زیادہ روٹے اور ضرور تم بہت کم ہنستے۔

۱۵۴۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
هَيْشَامِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا
أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ كَيْفَ تَكُونُ
كَثِيرًا وَلَوْ لَصِجْتُمْ قَلِيلًا ۖ

ابو عقیل زہرہ بن معبد نے اپنے عہدِ امجد حضرت
عبداللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا
کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ نے
حضرت عمر بن خطاب کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ حضرت عمر عرض گزار
ہوئے کہ یا رسول اللہ! مجھے آپ ہر چیز سے زیادہ محبوب

۱۵۴۱. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَبْرِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو
عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ هِشَامٍ قَالَ أَكُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ اخْتَدَى بِرَأْسِهِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَهُ عُمَرُ:

يَا رَسُولَ اللَّهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ قَاتِلْهُ الْآنَ وَالَّذِي لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآنَ يَا عُمَرُ

میں سوائے اپنی جان کے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بات نہیں بنے گی، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جب تک میں تمہیں اپنی جان سے بھی محبوب نہ جو جاؤں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خدا کی قسم، اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی پیارے ہیں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے عمر! بات اب بنی ہے۔

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَمَّا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا (فَضِّلْنَا بَيْنَنَا بَكْتَابِ اللَّهِ، وَقَالَ الْآخَرُ هَذَا فَفَقَّهْمَا أَجَلَ يَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بَكْتَابِ اللَّهِ وَابْتَدَأَ ابْنُ الْأَنْكَبِيِّ قَالَ إِنْ أَبَيْتُ كَانَ عَيْنُكَ عَلَيَّ هَذَا، قَالَ مَالِكٌ: وَالْحَسِيفُ: الْأَجِيرُ زَيْدٌ بِأَمْرَاتِهِ فَيَاخْبُرُونِي أَنْ عَلَى ابْنِ الْأَنْكَبِيِّ فَانْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَجَارِيَةٍ تِي، ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْبَلَدِ فَيَاخْبُرُونِي أَنَّ مَسَاعِي ابْنِي جَلْدًا مِائَةً وَتَغْرِيْبَ عَامٍ وَرَأَيْتُمَا التَّجْمُ عَلَى إِمْرَاتِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا قَضِيْنَ بَيْنَكُمَا بَكْتَابِ اللَّهِ أَمَا لَعْنَتُكَ وَجَارِيَتُكَ فَدَرَّ عَلَيْكَ وَحَلَلْنَا بَيْنَهُ مِائَةً وَغَرَبَهُ عَامًا وَأَمَرَ أَنْ يُسَلَّمَ الْأَسْلَمِيُّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخِرِ فَإِنْ اعْتَرَفَتْ رَجَمَهَا فَاعْتَرَفَتْ فَجَرَّمَهَا

ابن شہاب عن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود عن ابی ہریرہ و زید بن خالد امّا اخبرہ ان رجولین اختصما الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقض بیننا بکتاب اللہ وابتدأ ابن الانکبی قال ان ابی کان عینک علی ہذا قال مالک: والحسیف: الاجیر زید بامراتہ فیاخبرونی ان علی ابن الانکبی فانئت منہ بمائۃ شاة و جاریتہ تی ثم انی سالت اهل البلد فیاخبرونی ان مساعی ابنی جلدًا مائۃ و تغریب عام و رايتہما التجم علی امراتہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما والذی نفسی بیدہ لا قضین بینکما بکتاب اللہ اما لعنتک و جاریتک فدرّ علیک و حللنا بینہ مائۃ و غربہ عامًا و امر ان یسلّم الأسلمی ان یتّی امراة الآخر فان اعترفت رجمہا فاعترفت فجرّمہا

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ

عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود کو حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ دو آدمیوں کا جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوا۔ ایک نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیے۔ دوسرا عرض گزار ہوا، جو ان میں زیادہ سمجھ دار تھا کہ ہاں یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت مرحمت ہو۔ فرمایا کہ بولو۔ عرض کی کہ میرا بیٹا اس کے ہاں مزدوری کرتا تھا۔ نام مالک کا قول ہے کہ العسیف سے مزدور مراد ہے۔ اس نے اس کی بوی کے ساتھ زنا کیا۔ چنانچہ مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا تو میں نے سوچا کہ میں اور ایک لونڈی فدیہ دے کر اسے چھڑا لیا۔ پھر میں نے اہل علم سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کے لیے جلا وطن کیا جائے گا اور سنگسار کرنے کی سزا اس کی بوی کے لیے ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں خود اللہ کی کتاب کے مطابق تمہارے بیٹے کو سو کوڑے لگائے گا تیری بکریاں اور تیری لونڈی تجھے واپس ملیں گی اور اس کے بیٹے کو سو کوڑے لگائے گئے اور ایک سال کے لیے جلا وطن کیا گیا۔ اور حضرت امیر حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بتاؤ تو سہی، اگر اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ کے قبائل کو تمہیں، عامر بن معصود، غطفان اور اسد کے قبائل سے بہتر سمجھا جائے

أَسْلَمَ وَغَفَرَ ذُنُوبَهُ وَأَمْرُهُ خَيْرٌ مِّنْ
تَمِيمٍ وَغَامِرِ بْنِ صُغَصَةَ وَغُظْفَانَ وَأَسَدِ
خَبَّابٍ وَخَيْرِ بْنِ خَبَّابٍ قَالُوا نَحْنُ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ إِنْ هُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ

۱۵۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَسْمَانَ أَخْبَرَنَا مَشْعَبُ بْنُ
عَيْنِ الزَّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُذْرَةُ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ

السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ عَامِلًا فَجَاعَرَهُ الْعَامِلُ حِينَ قَدِمَ
وَمِنْ قَبْلِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا اسْكُرْ وَهَذَا

أَهْدِي لِي، فَقَالَ لَهُ أَفَلَا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ
أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَتَنْظُرْتَ أَهْدِي لَكَ أَمْ لَا تَشْرَقَامَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ بَعْدَ الصَّلَاةِ
فَتَشْتَمِدُ وَأَتْنِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هَذَا أَهْلُهُ تَشْرَقَالِ أَمَا
بَعْدَ قَمَاءِ الْعَامِلِ نَسْتَعْمِلُكَ فَيَا تَيْتًا فَيَقُولُ هَذَا
مِنْ عَمَلِكُمْ وَهَذَا أَهْدِي لِي أَفَلَا قَعَدْتَ فِي
بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَتَنْظُرَ هَلْ يَهْدِي لَكَ أَمْ لَا، فَوَ
الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَخْلُ أَحَدُكُمْ مِنْهَا
شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمًا نَقِيًا مَتَّ يَحْمِلُهُ عَلَى
عُنُقِهِ إِنْ كَانَ بَعِيدًا جَلَسَ بِهِ لَهُ سَاعَةٌ وَإِنْ
كَانَتْ بَقَرَةٌ جَاءَ بِهَا لَهَا خَوَارُ وَإِنْ كَانَتْ شَاةً
جَاءَ بِهَا تَبَعٌ فَقَدْ بَلَغْتَ فَقَالَ أَبُو حَبِيبٍ شَرَّ
رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ حَتَّى
وَأَنَا لَنَنْظُرَ إِلَى عَقْدَةِ أَبِيهِ. قَالَ أَبُو حَبِيبٍ وَ
قَدْ سَمِعَ ذَلِكَ مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ

۱۵۴۵۔ حَدَّثَنَا [بِرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
هَشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَتَامٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ تَوَعَّلَمُونَ

تو کیا یہ نامراد اور نقصان میں نہ رہے ؟ لوگ عرض گزار
ہوئے کہ ہاں۔ فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے
قبضے میں میری جان ہے، بے شک یہ ان سے بہتر
ہیں :-

عزیزہ کو حضرت ابو حمیدؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو عامل

بن کر بھیجا۔ جب وہ اپنے کام سے فارغ ہو کر حاضر بارگاہ ہوا تو عرض کی کہ
یا رسول اللہ! یہ مال آپ کے لیے ہے اللہ یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے مال باپ کے گھر پر بھیج دو
اور پھر دیکھو کہ تمہیں کوئی ہدیہ دیتا ہے یا نہیں۔ چنانچہ نمازِ مشاء کے بعد
آپ کھڑے ہوئے، ذاتِ الہی کی شہادت دی اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان
کی جو اس کی شان کے لائق ہے، پھر فرمایا: اے امیر، عامل کا کیا حال ہے
کما سے ہم عامل مقرر کرتے ہیں تو ہمارے پاس اگر کتا ہے کیسا آپ کی تحصیل
اور یہ مجھے بطور ہدیہ دیا گیا ہے۔ بھلا وہ اپنے مال باپ کے گھر میں کیوں
نہ بھیج رہا اور پھر دیکھنا کہ کوئی اسے ہدیہ دیتا ہے یا نہیں۔ پس قسم ہے اس
ذات کی جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے، تم میں سے کوئی اس مال کے
اندھ خیانت نہیں کریگا مگر وہ قیامت کے روز اسے اپنی گردن پر
اٹھا کر حاضر ہوگا۔ اگر وہ اونٹ ہے تو ٹبلا تا ہوا آئے گا، اگر گائے
ہے تو ڈالکھ ہوئی آئے گی اور اگر بکری ہے تو مسیاتی ہوئی آئے گی۔ میں
میں نے تم تک یہ بات پہنچادی۔ ابو حمید کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ اقدس بلند فرمایا بیان تک کہ ہم نے
آپ کی بنکوں کی سفیدی دیکھی۔ حضرت ابو حمید فرماتے ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو میرے ساتھ حضرت زید
بن ثابتؓ نے بھی سنا تھا۔

حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور
الو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قسم ہے اس ذات
کی جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے اگر تم جانتے جو میں جانتا
ہوں تو ضرور بہت زیادہ روتے اور ضرور بہت

کم ہنستے -

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور کی خدمت میں اس وقت پہنچا جبکہ کعبہ کے سامنے میں آپ فرما رہے تھے ۱۔ رب کعبہ کی قسم وہ خسارے میں ہیں۔ رب کعبہ کی قسم وہ خسارے میں ہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ بات کیا ہے؟ کیا میرے اندر کوئی ایسی بات کا غلط فرمائی ہے؟ چنانچہ میں آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ آپ فرماتے ہی رہے اور میں آپ کو خاموش دیکھتا رہا۔ پس جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا اس وقت تک فجر پر رنج و غم ظاہر کیا رہا۔ پھر میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے اہل باپ آپ پر قرآن وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ زیادہ مال والے مگر جو اسے لیوں خرچ کریں، لیوں خرچ کریں، لیوں خرچ کریں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت سلیمان نے کہا کہ آج رات میں اپنی نوٹسے بیویوں میں سے ہر ایک کے پاس جاؤں گا اور ہر ایک شہسوار بنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ ان کے ایک ساتھی نے کہا کہ اگر اللہ نے چاہا لیکن انہوں نے انشاء اللہ شکا۔ چنانچہ وہ سب بیویوں کے پاس گئے لیکن ان میں سے ایک کے سوا کوئی معاملہ نہ ہوئی اور اس نے بھی ناکل بچر چنا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، اگر وہ ان شاء اللہ کہتے تو ان کے شہسوار بچے پیدا ہو کر سارے راہ خدا میں جہاد کرتے۔

حضرت بلال بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں رضیم کا ایک مکرہا بطور ہدیہ پیش کیا گیا۔ لوگ اسے یکے بعد دیگرے دیکھ رہے تھے اور اس کی خوبصورتی اور نزاکت پر حیران تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس پر حیران ہو؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہاں۔ فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں۔ شعبہ اور اسرائیل نے جو اہل سماق سے روایت کی ہے اس میں والذی فشی بیدہ نہیں ہے۔

مَا أَغْلَوْا بِكَ كَثِيرًا وَكَصَحَّكُمْ قَلِيلًا ۖ
۱۵۴۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْبَعْرِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَنْتَ هَيْئَتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ فِي طِلِّ الْكَعْبَةِ هُمُ الْإِخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ هُمُ الْإِخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قُلْتُ مَا شَأْنِي؟ أَيُّزِي فِي شَيْءٍ؟ مَا شَأْنِي؟ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ فَمَا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَكُنْتُ وَنَحْشَأْنِي فَمَا شَاءَ اللَّهُ فَقُلْتُ مَنْ هُوَ يَا بَنِي أَنْتَ وَأَخِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ الْإِكْثَرُونَ أَمْوَالًا لَا مَنْ قَالَ هَكَذَا أَوْ هَكَذَا وَهَكَذَا ۖ

۱۵۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَلِمَانٌ لَا طَرَفَتِ الْبَيْتَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً كَلَّهِنَّ تَأْتِي بَغَارٍ يَجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ إِنَّ شَأْنَهُ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ إِنَّ شَأْنَهُ اللَّهُ فَطَافَ عَلَيْهِمْ جَنِيحًا فَلَمْ يَحْمِلْ مِنْهُمْ إِلَّا امْرَأَةً فَاحِدَةً جَاءَتْ بِشَقِي رَجُلٍ، وَأَيُّمَ الذَّوِي نَفْسٍ تُحِبُّ بَيْتَهُ نَقَالَ إِنَّ شَأْنَهُ اللَّهُ كَمَا هَذَا ۖ إِنْ سَبِيلُ اللَّهِ فَدَسَانَا أَجْمَعُونَ ۖ

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَسِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَةً مِنْ حَدِيدٍ فَعَمِلَ النَّاسُ بَيْنَهُمْ وَأَكُونَهَا بَيْنَهُمْ وَيُعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِهَا وَلَئِنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّعَجَبُونَ مِنْهَا قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَسَنَا دِيلٌ سَعْدًا فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا، أَيْ يَقُولُ شُعْبَةُ وَإِسْرَاقٌ عَنِ أَبِي إِسْحَاقَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ۖ

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا
الْكَثِيبُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ
بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ
هَذَا بِنْتُ عَتَبَةَ بِنْتِ رَبِيعَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ
اللَّهِ مَا كَانَ مَتَاعًا عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ أَخْبَاءٍ أَوْ
خَبَائِرٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ أَخْبَائِكَ أَوْ

خَبَائِكَ شَلَقَ يَحْيَى، شَوْمًا أَصْبَحَ أَيَوْمًا أَهْلُ
أَخْبَاءٍ أَوْ خَبَائِرٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ
أَخْبَائِكَ أَوْ خَبَائِكَ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: وَأَنْتُمْ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ. قَالَتْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَعِيدٍ رَجُلٌ قَتَيْتُكَ فَهَلْ عَلَيَّ
حَدٌّ أَنْ أَطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ؟ قَالَ لَا إِلَّا بِالْمَحْرُوفِ.
۱۵۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شَرِيحُ
بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
رَسْحَانَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بِنْتَ مَيْمُونٍ قَالَتْ حَدَّثَنِي
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضِيْعٌ ظَهَرَ
إِلَى قَبَلَتِهِ مِنْ أَدْرِ سَمَانَ إِذْ قَالَ لِأَخْبَائِهِ: اتَّزَوُّنَ
أَنْ تَكُونُوا رَجِيمَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالُوا بَلَى، قَالَ
أَفَلَا تَرَوْنَا أَنْ تَكُونُوا أَثَلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالُوا
بَلَى قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنْ لَأَسْرَجُوا
أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ
رَجُلًا يَقُولُ قُلُّهُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يَرُدُّ دَهْرًا فَلَمَّا أَصْبَحَ
جَاءَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
ذَلِكَ لَهُ وَكَانَ الرَّجُلُ يَتَعَالَاهَا، فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ حضرت ہند بن غلبہ بن ربیعہ نے عرض
کی:۔ یا رسول اللہ! پہلے مجھے آپ کے ساتھیوں کی ذات سے
زیادہ روئے زمین پر اور کسی کی ذات عزیز نہ تھی۔ یحییٰ راوی کو
شک ہے کہ یہاں اخبائیک ہے یا خبائیک، لیکن آج مجھے آپ
کے ساتھیوں کی عزت سے زیادہ اور کسی کی عزت عزیز نہیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات
کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، ایسا ہی ہو
گا۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! بے شک
ابو سعیدان ایک کنبوس آدمی ہیں تو کیا ان کے مال سے
بچوں کو کھلانے میں مجھ پر کوئی گناہ ہوگا؟ فرمایا کہ ایسا نہ کرنا
مردستور کے مطابق۔

عمر بن مسعود کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ اس اثنا میں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم حجرے کے ایک غیبی کے ساتھ بیٹھ بگا کر بیٹھے ہوئے
تھے تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا:۔ کیا تم اس بات
پر خوش ہو کر اہل جنت کا پر تعالیٰ حصہ تم ہو؟ لوگوں نے عرض
کی کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تم اس بات پر راضی ہو کہ اہل جنت کا
تہائی حصہ تم ہو؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ
قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان
ہے، بے شک مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا
نصف ہو گے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
کہ ایک آدمی نے دوسرے کو (نازمیں) بار بار سورہ اخلاص
پڑھتے ہوئے سنا۔ جب صبح ہوئی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس بات کا آپ سے
ذکر کیا اور وہ آدمی اس تلاوت کو قبل شرا کرتا تھا۔ چنانچہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی
جس کے قبضے میں میری جان ہے، بے شک یہ تو تمہاری قرآن

کے برابر ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رکوع اللہ سجود پوری طرح کیا کرو کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک میں تمہیں پیغمبر کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں جبکہ تم رکوع کرتے ہو یا سجدہ کرتے ہو۔

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا جَبَّارُ بْنُ سُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَيْتُوا الدُّكُورَ وَالسُّجُودَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ لَأَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا مَا نَكَحْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ

ف: پروردگار عالم کے محبوب نے قسم کھا کر فرمایا کہ اگر تم میرے پیچھے سے بھی دیکھتا

ہو۔ ایک مسلمان کا تو یہی شیوہ ہونا چاہیے کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہر ارشاد کو سر جھکا کر تسلیم کرے اور ہاں و دل سے کہے صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔ یا رسول اللہ! آپ نے سچ فرمایا۔ بات اگر صرف صحیح العقیدہ مسلمانوں تک محدود رہنے والی ہوتی تو آپ کو قسم کے ساتھ اسے مؤکدہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ بات دراصل یہ ہے کہ نگاہ مصطفیٰ نے یہ دیکھ لیا تھا کہ ذوالخویصرہ کی بابت کیا قیامت تک یہ غامض رہے گا کہ وہ میرے کہلاتے ہوئے، میرے امتی ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے میرے فضائل و کمالات کو ماننے پر ہرگز آمادہ نہیں ہوں گے، لہذا ان پر محنت قائم کرنے کی غرض سے اس ارشاد کو اللہ کے محبوب، دہلے غیوب نے قسم کے ذریعے مؤکدہ فرمادیا۔

بات دراصل یہ ہے کہ دیکھنا کام نور کا ہے جو پروردگار عالم نے آنکھ کی پتلی کے اندر رکھا ہوا ہوتا ہے۔ اُس ذریعے نور کے ذریعے دیکھنے والے کہاں سے کہاں تک دیکھتے رہتے ہیں۔ اسی سے اندازہ کر لینا چاہیے کہ جو سستی سر پرانہ بلکہ جان نور منی اُس کے دیکھنے کا عالم کیا ہو گا؟ — ان کے لیے آگے پیچھے، دائیں بائیں، اوپر نیچے دیکھنے میں رکاوٹ کیا تھی۔ انہیں تو پہچان کر رہنے والے افراد کے چہرے پر رکوع و سجود نظر آتے تھے وہاں ان کے دلوں میں جیسا ہونی شروع و ختم کی کیفیتیں بھی نظر آتی تھیں۔ دست قدرت نے وہ آئینہ بنایا ہی اتنا صاف و منصف ہے کہ اس میں ہر ایک کی آمد و رفت اللہ عزوجل کے کمال و عظمت کے لیے تھی۔ اسی لیے تو اہل ایمان کو اپنے آقا کی شان میں دل تصدیق کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یا رسول اللہ!

مے بر رخش پر ہے تری گداز، دل فرخش پر ہے تیری نظر

ملکوت و ملک میں کوئی شے، نہیں، وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا جَبَّارُ بْنُ سُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَيْتُوا الدُّكُورَ وَالسُّجُودَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ لَأَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا مَا نَكَحْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ

جَبْرِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَمْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا أَوْلَادُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ لَأَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا مَا نَكَحْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ

ہشام بن زید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انصار کی ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس کے بچے ساتھ تھے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیارے ہو۔ آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔

بَابُ لَا تَخْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ سَائِرُ فِي رَكْبٍ يَخْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ: أَلَا إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاهَا كَهَذَا أَنْ تَخْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيُخْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيُخْلِفَ

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاهَا كَهَذَا أَنْ تَخْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا خَلَفْتُ بِهَا مِنْذُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ وَلَا أَفْعَلُ. قَالَ مُجَاهِدٌ: أَوْ أَثَرُهُ مِنْ عِلْمِهِ تَابَعَهُ عَقِيلٌ قَالَ الرَّبِيعِيُّ وَلَا سَعَاتِي الْكَلْبِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَمَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ وَالْقَاسِمُ التَّمِيمِيُّ عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ هَذَا النَّحْيِ مِنْ حَرَمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيَّينَ وَدَوْلَا خَاءَ. فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقَرَّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فِيهِ لَحْمٌ

آباد اجداد کی قسم نہ کھاؤ۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر بن خطابؓ کے پاس پہنچے جبکہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر جا رہے تھے تو انہوں نے اپنے باپ کی قسم کھائی۔ آپ نے فرمایا کہ خبردار جو مجاہد بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں آباد اجداد کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ جس نے قسم کھائی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آباد اجداد کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ حضرت عمر کا بیان ہے کہ خدا کی قسم جب سے میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ سنتا تو قصداً یا سہواً ایسی قسم نہیں کھائی۔ مجاہد کا قول ہے۔ اَوْ أَثَرُهُ مِنْ عِلْمِهِ سے علمی بات نقل کرنا مراد ہے۔ اسی طرح محققین، زبیدی، اسحاق کلبی نے زہری سے روایت کی ہے۔ ابن عیینہ اور معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے سنا۔

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے آباد اجداد کی قسم نہ کھاؤ۔

الوقلاہ اور قاسم تمیمی کا بیان ہے کہ زہد میں نے فرمایا کہ ہمارے اس قبیلہ جرم اور اشعریوں کے درمیان دوستی اور اخوت تھی۔ پس ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے۔ تو ان کے سامنے کھانا پیش کیا گیا جس میں مرغ کا گوشت بھی تھا اور ان کے پاس نبی تیم اللہ کا ایک مرغ رنگ آدمی بھی موجود تھا، گو بادہ ان کے

كَجَاهٍ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَيْمِ بْنِ لَاحِبٍ أَحْمَرُ
 كَأَنَّكَ مِنَ الْمَوَالِي فَدَعَاكَ إِلَى الطَّعَامِ فَقَالَ
 إِنِّي رَأَيْتُكَ يَا كُلَّ شَيْءٍ فَقَدْ رَأَيْتُكَ فَحَلَفْتُ أَن
 لَا أَكُلَهُ، فَقَالَ ثُمَّ فَلَا حَدَّ ثَمَّكَ عَنْ ذَاكَ
 إِنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
 نَفَرٍ مِّنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحِمِلُهُ فَقَالَ وَاللَّهِ
 لَا أَهْمُكُمْ وَمَا هُمُ الَّذِينَ مَا أَحْمِلُكُمْ فَأَيُّ رَسُولٍ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهَيِّبُ إِيَّاهُ قَسَالَ
 هَذَا فَقَالَ آيَنَ الْغَفَرُ لَا شَعْرَتُونَ فَأَمَرَنَا
 بِخَمْسِ ذُفُرٍ غَيْرِ الدَّارِي فَلَمَّا نَظَرْنَا قُلْنَا
 مَا مَنَعُنَا؟ حَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَكَ مَا يَحْمِلُنَا، ثُمَّ حَمَلْنَا
 تَغْلُنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ
 وَاللَّهِ لَا نَقْلِحُ أَبَدًا أَفَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ
 إِنَّا أَتَيْنَاكَ لِتَحْمِلَنَا فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا
 وَمَا عِنْدَكَ مَا تَحْمِلُنَا فَقَالَ: إِنِّي لَسْتُ أَنَا
 حَمِلْتُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ وَاللَّهُ كَأَ حَلِيفٍ
 عَلَى يَمِينٍ فَأَمَرِي غَيْرَهَا خَيْرًا وَقَدْ هَلَا أَتَيْتُ
 الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُمَا
بَابُ لَا يَحْلِفُ بِاللَّاتِ وَالْعُذَى
وَلَا بِالطَّوْأغِيثِ

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
 هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ
 حُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ
 حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُذَى فَلْيَقُلْ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ
 أَقَامِرَكَ فَلْيَتَصَدَّقْ
بَابُ مَنْ حَلَفَ عَلَى الشَّيْءِ وَ

آزاد کردہ غلاموں سے تھا تو اسے بھی کھانے کے لیے بلایا گی۔
 اس نے کہا کہ میں نے مرضیوں کو گندگی کھاتے ہوئے دیکھا ہے جس
 کے باعث مجھے گھن آئی اور میں نے قسم کھالی ہے کہ اسے نہیں
 کھائے گا۔ انہوں نے فرمایا کہ اٹھ، میں اس بارے میں تیرے سامنے
 حدیث بیان کرتا ہوں۔ میں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سواری مانگنے کے لیے حاضر ہوا۔
 آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں تمہیں سواری نہیں دوں گا اور میرے پاس
 سواری ہے بھی نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
 میں غنیمت کے اونٹ پیش ہوئے تو آپ نے ہمارے متعلق پوچھتے
 ہوئے فرمایا:۔ اشعریوں کا گروہ کہاں ہے؟ چنانچہ آپ نے ہمارے لیے
 پانچ بہترین اونٹیاں دینے کا حکم فرمایا۔ جب ہم سب کے چلے گئے تو
 کھنے لگے کہ یہ ہم نے کیا کیا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 سواری نہ دینے کی قسم کھائی تھی اور ان کے پاس سواری کے لیے تھا ہی
 کچھ نہیں بچا تھا۔ ہم سواریاں مرحمت فرمادیں معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم اپنی قسم کو قبول گئے۔ خدا کی قسم ہم ہرگز فلاح نہیں پائیں گے۔ چنانچہ ہم واپس
 آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے:۔ بیشک ہم آپ کی خدمت میں سواریوں
 کے لیے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے ہمیں سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی اور فرمایا کہ میرے
 پاس سواری کے:۔ یہ ہے بھی کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں سواریاں نہ دی تھیں
 اللہ تعالیٰ نے تمہیں سواریاں دی ہیں۔ خدا کی قسم، میں کوئی قسم نہیں کھاؤں گا۔

لَاتِ وَعِزَّتِي اور تمہوں کی قسم نہ کھاؤں

مسید بن عبدالرحمن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے فرمایا:۔ جس نے قسم کھائی اور اپنی قسم میں
 لات و عِزَّتِی کہا تو اسے لا الہ الا اللہ کہہ لینا چاہیے
 اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ مجھ کو کھیلین تو
 اسے چاہیے کہ خیرات کرے۔

جو کسی چیز کی قسم کھائے حالانکہ قسم نہیں لی گئی۔

إِنْ كُفِرَ بِحَلْفٍ ۖ

۱۵۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْطَنَمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَكَانَ يَلْبِسُهُ فَيَجْعَلُ فِصَّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ فَصَنَمَ النَّاسُ، ثُمَّ رَأَتْهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَزَعَرَهُ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ الْبَيْسُ هَذَا الْخَاسِرَ وَأَجْعِلْ فِصَّهُ مِنْ دَاخِلِ قَدَمِي بِهِ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَلْبِسُهُ أَبَدًا، فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاجِيمَهُمْ ۖ

۱۵۶۰۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتٍ بْنِ الْغَنَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ مِلَّةٍ إِلَّا سَلَامَ فَهُوَ كَمَا قَالَ، قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَبَ بِهِ فِي نَارٍ جَهَنَّمَ، وَلَعَنَ الْمُؤْمِنُونَ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ تَرَفَى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ ۖ

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَمِيْرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الرَّحْلَمِيُّ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ يُرِيدُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنْ ثَلَاثَةٌ فِي بَنِي إِسْرَءِيلَ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ مَلَكًا فَاثِيَ الْأَبْرَصَ فَقَالَ تَقَطَّعْتُ فِي الْحَيَالِ فَلَا بَلَاغَ لِي إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ يَكُفُّ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ۖ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی تیار کروائی اور اسے پہنا کرتے تو ٹکینہ ہتھیلی کی جانب رکھتے تھے۔ چنانچہ لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اسے اتار دیا۔ اس کے بعد فرمایا کہ میں یہ انگوٹھی پہنا کرتا اور اس کا ٹکینہ اندر کی جانب رکھا کرتا تھا۔ پھر اسے پھینک کر آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا چنانکہ لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی قسم کھائے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حولات و عزلی کی قسم کھا بیٹھے تو اسے چاہئے کہ لا الہ الا اللہ کہہ دے اور اسے کافر نہیں کہا۔

حضرت ثابت بن مہاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اسلام کے سوا کسی اور دین پر مہنے کی قسم کھائے تو وہ اپنے کئے کے مطابق ہے۔ نیز فرمایا کہ جو شخص جس چیز کے ساتھ اپنے آپ کو قتل کرے گا وہ جہنم کی آگ میں اسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا اور مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے اور جس نے صاحب ایمان پر کفر کی تمست لگائی تو یہ بھی اسے قتل کرنے کے مانند ہے۔

جو اللہ جاپے اور آپ چاہیں، یہ نہیں کہنا چاہیے۔

کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ مجھے اللہ کا آسرا ہے اور آپ کا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے تین آدمیوں کو آزمانے کا ارادہ فرمایا تو فرشتہ بیجا جو کوڑھی کے پاس پہنچا اور کہا کہ میرے تمام سہارے ٹوٹ چکے ہیں لہذا اب میرے لیے غلا کا سہارا ہے اور میرا آپ کا۔ پھر پوری حدیث بیان فرمائی۔

ارشاد ربانی ہے کہ انہوں نے اللہ کی سخت قسمیں کھائیں۔
ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر عزن گزار ہوئے۔ ۱۔ یا رسول
اللہ! خدا کی قسم مجھے وہ ضرور بتائیے جو میں نے خواب کی تعبیر
میں غلطی کی ہے۔ ارشاد ہوا کہ قسم نہ کھاؤ۔

قیسہ، سفیان، اشعث، معاویہ بن سوید بن مقرن،
حضرت برار نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت
کی ہے۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، اشعث، معاویہ بن
سوید بن مقرن، حضرت برار بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قسمیں پوری کرنے کا
حکم فرمایا۔

ابو سفیان نے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے
آپ کو بلوایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وقت
حضرت اسامہ بن زید، حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت ابی بن
کعب تھے، وہ یہ تھی کہ ان کا صاحبزادہ سب دم تھا۔ آپ نے
پیغام بھیجا کہ انہیں سلام کہنا اور کہہ دینا کہ اللہ تعالیٰ ہی کا مال
ہے جو اس نے لیا اور جو دیا اور ہر چیز کی اس کے ہاں مدت مقرر
ہے۔ لہذا صبر کرنا چاہیے اور ثواب کا امیدوار رہنا چاہیے۔
صاحبزادی نے پھر قسم دے کر پیغام بھیجا تو آپ کھڑے ہوئے تاہم
آپ کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ جب آپ (ان کے پاس)
بیٹھے تو بچے کو لا کر آپ کی گود میں دے دیا گیا اور بچے کا ماس

اکھڑ چکا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چٹان مبارک کے انگوٹوں
ہو گئے۔ حضرت سعد عزن گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ کیا؟ فرمایا کہ رحمت
میں کو اللہ تعالیٰ اپنے جن بندے کے دل میں چاہے رکھتا ہے اور چاہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

نہیں مرتے کسی مسلمان کے تین بچے تو جہنم کی آگ اسے
نہیں چھوٹی مگر قسم پوری کرنے کے لیے۔

۱۵۶۱۔ یا حذیفہ! قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَاقْسَمُوا
بِاللَّهِ جِهْدًا أَيْمَانَهُمْ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ
أَبُو بَكْرٍ فَوَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَتَحْدِثَنِي بِالَّذِي
أَخْطَأْتُ فِي الرُّؤْيَا، قَالَ لَا تَقْسِمُ.

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
أَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ بْنِ مَقْرِنٍ عَنِ
الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَدَّثَنِي
مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَنْدُ رَحَدْنَا شُعْبَةُ عَنْ
أَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ بْنِ مَقْرِنٍ عَنِ
الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ نَدَارِ الْمَقْسِمِ.

۱۵۶۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُرَيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْأَخْوَلِ سَمِعْتُ أَبَا سَفْيَانَ يَخْبُرُ
عَنْ أُسَامَةَ أَنَّ ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي
إِبْرَاهِيمَ قَدْ احْتَضَرُوا شَهْدَنَا، فَأَرْسَلَ يَقُولُ
السَّلَامَ وَيَقُولُ: إِنَّ إِلَهَهُ مَا أَخَذَ وَمَا أُعْطِيَ وَكُلُّ
شَيْءٍ عِنْدَهُ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرُوا وَتَحْتَسِبُوا، فَأَرْسَلَتْ
إِلَيْهِ تَقْسِمُ عَلَيْهِ فَعَامَ وَقَمْنَا مَعَهُ فَلَمَّا قَعَدَا
رَفَعَ إِلَيْهِ فَاقْعَدَهُ فِي حَجْرِهِ وَنَفَسَ النَّبِيُّ
تَعَقُّمَ فَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

فَقَالَ سَعْدُ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ
يَضَعُهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا
يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ عِبَادِهِ الرَّحِمَاءُ.

۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

لَا يَمُوتُ إِلَّا أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةَ مَرَّاتٍ أَوْ كَذَلِكَ

كَبَشَهُ النَّاسُ لَكَ كَجَلَّةِ الْقَسَمِ ۖ
 ۱۵۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
 عَنْ رَحْمَتَنَا شُعْبَةَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ سَمِعْتُ
 حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ كَانُوا
 ضَمِيمِينَ مُتَضَاعِفِينَ نَوَافِسَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ قَاحِلِ
 النَّارِ كُلِّ جَوَاطِظَ عُسْطَى مُسْتَكْبِرِينَ ۖ
 جَابِلِ ۖ إِذَا قَالَ أَشْهَدُ بِاللهِ أَوْ
 شَهِدْتُ بِاللهِ ۖ

۱۵۶۵۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا
 شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَمَرَ النَّاسَ خَيْرًا قَالَ أَقْدَفِي ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ لَهُمْ
 ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ لَهُمْ ثُمَّ يَجْعَلُ قَوْمٌ شَيْئًا شَهَادَةً
 أَحَدُهُمْ يَشِينُهُ وَيَشِينُهُ شَهَادَتُهُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ
 وَكَانَ أَصْحَابُنَا يَهْرُونَ وَنَحْنُ غُلَمَانٌ أَنْ يَخْلِفَ
 بِالشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ ۖ

جَابِلِ ۖ عَزَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ۖ
 ۱۵۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
 ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ
 عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى
 بَيِّنَةٍ كَاذِبَةٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَوْ قَالَ
 أَخِيهِ لِقَى اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَهُ
 إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ قَالِ سُلَيْمَانُ فِي
 حَدِيثِهِ قَمَرًا لَشُعْثِ بْنِ قَيْسٍ فَقَالَ مَا يَحْتَدُّكُمْ
 عَبْدُ اللَّهِ؟ قَالُوا لَهُ فَقَالَ لَشُعْثُ نَذَلَتْ فِي وَفِي
 صَاحِبٍ لِي فِي بَيْتٍ كَانَتْ بَيْنَنَا ۖ
 بِأَحْسَنِ الْخَلْفِ يَعْرِفُ اللَّهَ وَصِفَاتِهِ وَ

حضرت عمار بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے
 کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:۔
 کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ جنتی کون ہیں؟ ہرگز وہ اللہ تعالیٰ
 کے بھروسے پر اگر قسم کھا بیٹھے تو وہ
 اسے سچا کر دکھاتا ہے اور دوزخ میں کون جاتا ہے؟ ہر
 بہت زیادہ مجرّم اور مستکبر۔
 جو اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر قسم کھائے۔

عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 سے دریافت کیا گیا:۔ کون سے لوگ بہتر ہیں؟ فرمایا کہ یہ
 زمانے کے لوگ، پھر جوان کے بعد ہیں، پھر جوان کے بعد
 ہیں۔ پھر تو ایسی قوم آئے گی کہ ان کی گواہی قسم کے آگے
 اور ان کی قسم گواہی کے آگے آگے بھاگی پھرے گی۔
 ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ جب ہم بچے تھے تو ہمارے ساتھی ہمیں
 گواہی اور عہد کے ساتھ قسمیں کھانے سے منع فرمایا کرتے تھے۔
 اللہ عزوجل کا عہد۔

ابوداؤد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
 روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو اس
 لیے جھوٹی قسم کھائے کہ ایک مسلمان آدمی کا مال ہرپ کر
 جائے یا اپنے بھائی کا مال فرمایا تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات
 کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اس ارشاد کی تصدیق فرمائی
 کہ وہ جو اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذیل دام
 لیتے ہیں.... (سورہ آل عمران، آیت ۷۷)۔ سلیمان نے اپنی روایت
 میں کہا کہ اشعث بن قیس تو کہا کہ حضرت عبداللہ آپ کو کیا بتا رہے
 تھے؟ لوگوں نے بتا دیا تو اشعث نے کہا کہ یہ آیت تو میرے ایک
 ساتھی اور بڑے متعلق ہے جس کے ساتھ میرا کنوئیں کے پاس میں جھڑپا تھا۔
 اللہ تعالیٰ کی عزت، اس کی صفات اور اس کے کلمات کی قسم کھانا۔

ابن عباس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے:۔
 "میں تیری عزت کی پناہ پڑتا ہوں۔" حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے
 کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جنت اور جہنم کے درمیان
 ایک آدمی باقی رہے گا تو وہ من کرے گا۔ اے رب! میرا منہ
 جہنم کی طرف سے پھیر دے۔ تیری عزت کی قسم، میں اس کے
 سوا کوئی اور سوال نہیں کروں گا۔ حضرت ابوسعید خدری نے
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتے گا:۔ یہ تجھے
 دیا اور اس کا دوسرا منہ دے گا۔ حضرت ابوبکر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جہنم برابر اور مطابقت کرتی
 رہے گی یہاں تک کہ اللہ رب العزت اس میں اپنا قدم رکھیں
 کی خان کے لائق ہے، رکھے گا تو جہنم کے گی۔ تیری عزت
 کی قسم، بس بس۔ اور اس کے بعض حصے دوسرے بعض حصوں سے
 مل جائیں گے۔ اسکی شعبہ نے قتادہ سے بھی روایت کی ہے۔

نعم۔ اللہ کے لفظ سے قسم کھانا۔

ابن عباس کا قول ہے:۔ نعم۔ لکے تیری حیات کی قسم اور ہے
 ادسی، ابراہیم، صالح، ابن خباب، حجاج، عبداللہ
 بن عمر النخعی، یونس، انس، عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب
 اور علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں
 روایت کی جبکہ بتان لگانے والوں نے ان پر بہتان باندھا اور
 ان حضرات نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس عقیقہ کی برأت ظاہر
 فرمادی۔ چنانچہ ہر ایک نے ان میں سے حدیث کا ایک حصہ روایت
 کیا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور عبداللہ
 بن ابی سے بدلہ لینے کے خواستگار ہوئے۔ پس حضرت اسید بن خنیس
 نے کھڑے ہو کر حضرت سعد بن عبادہ سے کہا:۔ خدا کی قسم ہم اسے
 ضرور قتل کر کے چھوڑیں گے۔

لغو قسموں پر مواخذہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں پڑتا ان قسموں
 میں مجبورہ الارادہ زبان سے نکل جائے۔ ہاں اس پر گرفت فرماتا ہے جو کامیاب

کلماتہ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ. وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْفِي رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ وَلَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ وَعَشْرَةٌ أَهْمًا لَكَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَعِزَّتِكَ لَا غِنَى لِي عَنْ بَرَكَتِكَ.

۱۵۶۷۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدَى عَنْ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضُمَّ رَبُّ الْجَنَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ وَعِزَّتِكَ وَيُذَوَّى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ. رَوَاهُ مُشْعَبٌ عَنْ قَتَادَةَ.

باب قول الرجل لعمره الله.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِعَمْرٍو: لَعِينُكَ.

۱۵۶۸۔ حَدَّثَنَا الْأَوْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ

عَنْ صَلَاحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَحَدَّثَنَا حُجَّاجٌ حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ سَمِعْتُ

الزَّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَوَ بْنَ الرَّبِيعِ وَسَعِيدَ بْنَ

الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعَبِيدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ

عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حِينَ قَالَ لَهَا هَلْ أَفْلَكِ مَا قَاتِلُوا فَبَرَّاهَا اللَّهُ وَ

كَلَّ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ مِنَ الْحَدِيثِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعْدَّ رَمْلًا عَبْدُ اللَّهِ بِنْتُ أَبِي

فَقَامَ أَسِيدُ بْنُ حَضِيرٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عَبَّادَةَ

لَعَمْرُ اللَّهِ لَنَقْتُلَنَّكَ.

باب لا يؤاخذكم الله باللغو في

أيمانكم ولكن يؤاخذكم بما كسبت قلوبكم

دلوں نے کیے اور اللہ بخشتے والا علم والا ہے (سورۃ البقرہ، آیت ۲۲۵)

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ سورۃ البقرہ کی آیت ۲۲۵ لَوْلَا اللّٰهُ اَوْ بَنُوْا اِلٰهًا غَيْرُهُ وَمَعِيْرَةُ قَوْمٍ كَمَا نَزَلَ اُنْزِلَتْ فِيْ قَوْلِهِ كَا وَاللّٰهُ وَبَنُوْا وَاللّٰهُ ۔
جو بھول کر قسم کے خلاف کرے ۔

اور تم پر اس میں کچھ گناہ نہیں جو نادانستہ تم سے صادر ہوا (سورۃ الاعزاب، آیت ۱۵) ۔ کیا مجھ سے میری بھول پر گرفت نہ کرو (سورۃ الکہف، آیت ۱۵)۔
زرارہ بن ازیلؓ نے حضرت ابومرہ رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ سے مرزا روایت کی ہے کہ حضور نے فرمایا: ۔ بے شک میرے امتیوں کے دلوں میں جو دوسرے اور خیالات آتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا ہے جب تک ان پر عمل نہ کرے یا زبان سے نہ کہے ۔

یعنی بن طلحہ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب قرآنی کے روز خطبہ دے رہے تھے تو ایک آدمی نے کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! میں نے سمجھا تھا کہ فلاں کن فلان کن سے پہلے ہے ۔ پھر دوسرا شخص کہنا ہو کر کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! میں ان تینوں ارکان کی ترتیب کو یوں سمجھتا تھا ۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مریج نہیں ہے ۔ اس روز ان کے بارے میں جب بھی کسی نے دریافت کیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ کوئی مریج نہیں ہے ۔

معار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض گزار ہوا ۔ میں نے رے سے پہلے طواف زیارت کر لیا ہے ؛ فرمایا کہ کوئی مریج نہیں ۔ دوسرے نے عرض کی کہ میں نے قربانی ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہے ؛ فرمایا کہ کوئی مریج نہیں ۔

وَاللّٰهُ عَفُوٌّ رَّحِيْمٌ ۝۱۵۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَا يُؤَاخِذُكُمْ اللَّهُ بِاللُّغُوِّ قَالَ قَالَتْ أَنْزِلَتْ فِي قَوْلِهِ كَا وَاللّٰهُ وَبَنُوْا وَاللّٰهُ ۔

بَابُ إِذَا حَضَرَ نَاسِيًا فِي الْإِيمَانِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ. وَقَالَ: لَا تَوَلَّوْا خِذَانِي بِمَا نَسِيتُ. ۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا

مُسْعَرٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا زَيْدَارٌ عَنْ أَبِي عَنِ هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ: إِنْ اللَّهُ تَجَاوَزَ لَلْعَقْبِ عَمَّا وَسَّوَسْتُ أَوْ حَدَّثْتُ بِهِ أَنْفُسَهُمَا مَا لَمْ تَحْصِلْ بِهِ أَوْ تَكَلَّفْ.

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ التَّحْرِادِ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: كُنْتُ أَحْسِبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَذَا أَوْ كَذَا قَبْلَ كَذَا أَوْ كَذَا، ثُمَّ قَامَ آخَرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ أَحْسِبُ كَذَا أَوْ كَذَا لَمْ أَفْعَلْ إِلَّا ثَلَاثًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْعَلْ وَلَا حَرَجَ لَهِنَّ كَلِمَتِ يَوْمَئِذٍ فَمَا سَبَّلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ.

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُقَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أُرَى قَالَ لَا حَرَجَ. قَالَ أَخَذَ حَقْنَتَ قَبْلَ أَنْ أَذْهَبَ

تیسرے نے گزارش کی کہ میں نے ری سے پہلے قربانی ذبح کر دی ہے؛ فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔

سید بن ابی سعید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھنے لگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک گوشے میں جلوہ افروز تھے۔ اس نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا۔ واپس جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ پس اس نے واپس جا کر نماز پڑھی اور پھر سلام کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم پر بھی سلام ہو، واپس جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے تیسری دفعہ وہ عرض گزار ہوا کہ مجھے نماز سکھا دیجئے۔ فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہونے لگو تو اچھی طرح وضو کرو، پھر قبلے کی جانب رخ کر کے تکبیر کہو، پھر جو تمہیں قرآن کریم سے میسر آئے وہ پڑھو، پھر رکعت کرو، یہاں تک کہ تمہیں رکعت میں اطمینان حاصل ہو جائے۔ پھر رکعت سے سر اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ تمہیں سجدے میں اطمینان حاصل ہو جائے۔ پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے پوری طرح بیٹھ جاؤ، پھر دوبارہ سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدے میں اطمینان حاصل ہو، پھر سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور اپنی ساری نماز میں اسی طرح کرو۔

عمر بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ عروہ اعمد میں جب مشرکین شکست سے دوچار ہو گئے تو انہیں چلایا کہ اے مسلمانو! اپنے پیچھے والوں کو بٹھاؤ۔ پس اگلے حضرات بیٹھے اور وہ پیچھے والوں سے برسرِ پیکر ہو گئے۔ چنانچہ حضرت حذیفہ بن یمان نے اپنے والد ماجد کو بھی پھنسا ہوا دیکھا تو چلائے کہ میرے والد، میرے والد۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ لوگوں نے ایک نہ سنی اور انہیں شہید کر دیا۔ چنانچہ حضرت حذیفہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں عافیت فرمائے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ کو بارگاہِ خداوندی میں جانے تک اس بات کا مدد نہ رہا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

قَالَ لَأَحْدَجَ، قَالَ آخِرُ: ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَمْرِي. قَالَ كَاحْدَجٍ.

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَجَاءَ فَسَكَرَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، فَارْجِعْ فَصَلِّ ثُمَّ سَكَرَ فَقَالَ: وَعَلَيْكَ إِمْرَاجُ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ: قَالَ فِي الثَّالِثَةِ فَأَعْلَيْتَنِي قَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْبِغِ الرُّمُومَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ وَقَدْ رَأَى مَا تَبَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَأْيَا شَدَّ ارْقِعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْقِعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ وَتَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْقِعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا.

۱۵۷۴۔ حَدَّثَنَا فَرْزَةُ بْنُ أَبِي الْخَلَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ أُحُدٍ هَزِيمَةً تَعْرِفُ فِيهِمْ، فَصَرَخَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أَخَذَاكُمْ فَرَجَعْتُ أَوْلَاهُمْ فَأَجْتَلَدْتُ هِيَ وَأَخَذَاهُمْ، فَنَظَرْتُ حَذِيفَةَ بْنَ أَيْمَانَ فَإِذَا هُوَ بِأَيْبِهِ فَقَالَ أَيْ أَيْ، قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا انْحَجَرُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حَذِيفَةُ غُفِرَ اللَّهُ لَكُمْ، قَالَ عُرْوَةُ فَوَاللَّهِ مَا زَالَتْ فِي حَذِيفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةٌ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ.

۱۵۷۵۔ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو روزے کی حالت میں بھول کر کھا پیئے تو اسے چاہیے کہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ یہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا ہوا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مجہیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھانی تو پہلی دو رکعتوں کے بعد بیٹھنے سے پہلے ہی کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ آپ نے نماز مبارکی رکھی اور جب نماز ختم ہونے لگی اور لوگ سلام کا انتظار کرنے لگے تو آپ نے ہلکے کمر کمر سجدہ کیا یعنی سلام پھیرنے سے پہلے پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کیا۔ پھر سر اٹھایا اور سلام پھیر دیا۔

مفسر نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز ظہر پڑھانی تو اس میں کچھ کمی یا بیشی کر دی۔ مسعود کا بیان ہے کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ مذکورہ دہم ابراہیم غنی کو ہوا یا علقمہ کو۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ فرمایا کہ بات کیا ہوئی ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ آپ نے اتنی نماز پڑھی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضور نے ان کے ساتھ دو سجدے کئے۔ پھر فرمایا کہ یہ دو سجدے اس کے لیے ہیں جسے یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے اپنی نماز میں اضافہ کر دیا ہے یا کمی، تو وہ غائب گمان کے مطابق عمل کرے اور باقی نماز کو پوری کر کے آخر میں یہ دو سجدے کرے۔

حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ: کما مجھ سے میری بھول پر گرفت نہ کرو اور مجھ پر میرے کام میں مشکل نہ ڈالو (سورہ الکہف، آیت ۷۲) تو حضرت ابو سے کا پہلا اعتراض یہ تھا۔ حضرت برار بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے پاس ان کے ہمان تھے، لہذا انہوں نے غلطی

ابو اسامہ قال حدثني عوف عن خلاص عن محمد بن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من اكل ناسيا وهو صائم فليتبم مضمرة فانما اطعمه الله وسقاه. ۱۵۷۶۔ حدثنا آدم بن ابي اياس حدثنا ابن ابي ذئب عن الزهري عن اكا عرج عن عبد الله بن محيطة قال صلى بنا النبي صلى الله عليه وسلم فقام في الركعتين الاولىين قبل ان يجلس فمضى في صلاته فلما قضى صلاته انتظر الناس تسليمه فكبروا وسجدوا قبل ان يسلم ثم رفعوا راسه ثم كبروا وسجدوا ثم رفعوا راسه وسلموا.

۱۵۷۷۔ حدثني اسحاق بن ابراهيم سمع عبد العزيز بن عبد الصمد حدثنا منصور عن ابراهيم عن علقمة عن ابن مسعود رضي الله عنه ان نبي الله صلى الله عليه وسلم صلى بهم صلاة الظهر فزاد او نقص منها، قال منصور: لا ادرى ابراهيم وهم ام علقمة قال قيل يا رسول الله اقصرت الصلاة ام نسيت؟ قال وما ذالك قالوا صليتك كذا وكذا قال فسجد بهم سجدةين، ثم قال اما تان السجدة تان لكون لا يدرى لاد في صلاته ام نقص فيتمحري الصواب فيتم ما بقي ثم يسجد سجدةين. ۱۵۷۸۔ حدثنا عمرو بن دينار اخبرني سفيان بن عيينة قال قلت لابن عباس فقال حدثنا ابي بن كعب انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يؤخذ في بنا نسيت ولا ترهقني من امري عسرا. قال: كانت الاولى من موسى نسيانا

يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا
أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يَكْلَمُهُمُ
اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ
وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَلَا
تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا
وَتَقُوا وَتَصْلَحُوا بَيْنَ النَّاسِ فَإِنَّهُ سَمِيعٌ
عَلِيمٌ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ
اللَّهُ ثَمَنًا قَلِيلًا إِنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ
إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا
عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْإِيمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا
وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۝

۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرٍ يَفْقُطُ بِهَا
مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانِ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ
بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَىٰ آخِرِ الْآيَةِ
خَدَّ خَلَّ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ مَا حَدَّثَكَ أَبُو
عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالُوا كَذًا وَكَذَا قَالَ فِي أَنْزَلَ
كَانَتْ بِي بَكْرٍ فِي أَرْضِ بَنِي عَمٍّ لِي فَأَجَبْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَيِّنْتَكَ أَوْ يَمِينَتُكَ
قُلْتُ إِذَا يَحْلِفُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ
صَبْرٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ يَفْقُطُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ
مُسْلِمٍ لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانِ ۝
بَابُ ۸۹۲ فِي الْيَمِينِ فِي مَا لَا يَمْلِكُ رَفِي
الْعَصِيَّةِ وَفِي الْغَضَبِ ۝
۱۵۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو

قسموں کے بدلے ذیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ
نہیں اور اللہ نے ان سے بات کرے اور ان کی طرف نظر نہ فرمائے
قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لیے دھناک
عذاب ہے (سورہ آل عمران، آیت ۷۷) نیز فرمایا ہے اور اللہ کو
اپنی قسموں کا نشانہ نہ بناؤ کہ احسان اور پرہیزگاری اور لوگوں
میں صلح کرنے کی قسم کھاؤ اور اللہ سنا جانتا ہے۔ (سورہ البقرہ
آیت ۲۲۴)۔ یہ بھی فرمایا: اور اللہ کے عہد پر تھوڑے دام
مول نہ لو، بیشک وہ جو اللہ کے پاس ہے تمہارے لیے بہتر ہے اگر
تم جانتے ہو (سورہ النحل، آیت ۹۵)۔ اور اللہ کا عہد پورا کرو
جب قول باندھو اور قسمیں مضبوط کر کے نہ توڑو اور تم اللہ کو اپنے درپیش
کر چکے ہو بے شک اللہ تمہارے کام جانتا ہے (سورہ النحل، آیت ۹۱)
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ کو قسم اس لیے کھائے
تاکہ کسی کا مال ہڑپ کرے تو جب اللہ تمہارے سے ملے گا تو وہ اس
پر ناراض ہوگا۔ پس اس کی تصدیق میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:
”جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذیل دام لیتے ہیں....“
(سورہ آل عمران، آیت ۷۷) پس حضرت اشعث بن قیس تشریف
لے آئے اور فرمایا کہ ابو عبد الرحمن تمہیں کیا بتا رہے تھے؟ لوگوں نے
بتایا کہ فلاں بات۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ آیت تو میرے بارے میں نازل
ہوئی ہے۔ میرے چچا زرارہ صہبائی کی زمین میں میرا ایک کنول تھا۔ میں اس
کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا
تو آپ نے فرمایا: تم گواہ پیش کرو ورنہ اس کی قسم ہوگی۔ میں
عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! وہ تو قسم کھا جائے گا۔ پس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قسم کھائے اور اس میں جھوٹا
تاکہ ایک مسلمان کا مال ہڑپ کرے تو قیامت میں جب اللہ تعالیٰ سے
طلاقات کرے گا تو وہ اس پر ناراض ہوگا۔

ایسی چیز کی قسم کھانا جس کا مالک نہ ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ

أَسْمَاءُ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ
أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَسْأَلُهُ لِحَمَلِنَا فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أُعِيدُكُمْ عَلَى شَيْءٍ
وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضَبَانٌ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ يَا نَظْلِي
إِلَى أَصْحَابِكَ فَقُلْ إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُبِّكُمْ ۖ

۱۵۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ وَحَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْيَمِينِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ
بْنُ يَزِيدَ الْإِسْكَنْدَرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ
عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ
بْنَ وَقَّاصٍ وَعَبِيدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّادٍ اللَّهُ بْنُ عُكْبَةَ عَنْ
حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَتَرَاهَا اللَّهُ
مِمَّا قَالُوا كُلُّ حَدَّثَنِي مَا يُفْقَهُ مِنَ الْحَدِيثِ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ أَنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ الْخَمْسَ
الْآيَاتِ كُلَّهَا فِي بَرَاءَتِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الْبَصْدِيُّ
وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مَسْطُوحٍ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَاللَّهُ لَا
أُنْفِقُ عَلَى مَسْطُوحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ
لِعَائِشَةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا يَأْتِيَنَّكُمْ الْفُضُولُ
وَمِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولَى الْقُرْبَى الْآيَةَ
قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلَى وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يُغْفِرَ اللَّهُ
لِي فَرَجَعَهُ إِلَى مَسْطُوحٍ النَّفَقَةِ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ
وَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَنْزِعُهَا عَنْهُ أَبَدًا ۖ

۱۵۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَرِثِ
حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ زُهْدَامٍ قَالَ كُنَّا
عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ
فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضَبَانٌ فَاسْتَحْصَلْنَا فَخَلَفَ

ساتھوں سنہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جیسا
تاکہ آپ کے سواریاں مانگوں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں
تمہیں کسی چیز پر سوار نہیں کروں گا اور اس وقت آپ صفحہ کی حالت
میں تھے۔ پھر جب میں دوبارہ حاضر ہوا تو فرمایا کہ ایسے ساتھیوں
سے جا کر کہہ دو کہ بے شک اللہ تعالیٰ یا اللہ کا رسول صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں سواریاں عطا فرما رہا ہے۔

عبد العزیز، ابوالہیثم، صالح، ابن شہاب — عروہ بن زبیر، سعید
بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن قیس نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنها کے رافعہ کو روایت کیا ہے جبکہ بہتان تراشوں نے ان پر تہمت
لگائی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی برکت ظاہر فرمائی۔ ان میں سے ہر
ایک نے حدیث کا ایک حصہ روایت کیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے
ان الذین جاوروا بالاندلس والی (سورۃ النور کی) دس آیتیں نازل
فرمائی اور ہر ایک میں میری براءت ہے۔ پس حضرت ابو بکر صدیق
نے فرمایا جو حضرت مسطح کو ان سے قربت کے باعث مال
دیا کرتے تھے کہ خدا کی قسم، اب میں کبھی اس پر ذرا بھی خرچ نہیں
کروں گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: ”اور قسم نہ کھائیں
وہ جو تم پر فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قربت والوں اور
مسکینوں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی
... (سورۃ النور، آیت ۲۲) حضرت ابو بکر نے کہا: کیوں نہیں،
خدا کی قسم، میں تو یہی چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرمائے
چنانچہ انہوں نے حضرت مسطح کو خرچ دینا جاری کر دیا جس
طرح پہلے دیا کرتے تھے اور فرمایا کہ اللہ کی قسم، اب کبھی
بندہ کروں گا۔

زہد کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ
عنه کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا کہ میں اشعرلوں کی ایک جماعت
کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ
کو صفحہ کی حالت میں پایا۔ ہم نے آپ سے سواریاں مانگیں تو آپ
میں سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی۔ پھر فرمایا کہ خدا کی قسم، اگر اللہ

چاہے تو میں کوئی ایسی قسم نہیں کھاتا مگر بھلائی۔ جب اس کے غیر میں دیکھتا ہوں تو بھلائی کا پہلو اختیار کر لیتا ہوں اور قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں۔

کسی سے بات نہ کرنے کی قسم کھانا۔

جب قسم کھائی کہ آج میں کسی سے کلام نہیں کروں گا پھر نماز پڑھی یا تلاوت کی یا سبحان اللہ، الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ کہا تو یہ اس ک نیت پر منحصر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل باتیں چار ہیں: (۱) سبحان اللہ (۲) الحمد للہ (۳) لا الہ الا اللہ (۴) اللہ اکبر البوسنیان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر قول کے لیے لکھا کہ ایک بات کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے۔ عباد کا قول ہے کہ کلمۃ التوحید سے لا الہ الا اللہ مراد ہے۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ابو طالب کا آخری وقت آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ لا الہ الا اللہ کہہ دو تاکہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کچھ عرض کروں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔۔۔ در کلمۃ زبان پر رکے، میزان پر بھاری اور اللہ تعالیٰ کو پیارے میں۔ وہ یہ ہیں:۔۔۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

حضرت عید اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کلمہ ارشاد فرمایا اور دوسرا اس نے کہا۔ حضور نے تو یہ فرمایا کہ جو اس حالت میں مرا کہ اللہ کا کسی کو فریک ٹھہراتا تو جہنم میں داخل کیا گیا اور دوسری بات جو میں نے کہی وہ یہ ہے کہ جو اس حالت میں مرا کہ خدا کا کسی کو فریک ٹھہراتا تھا وہ جنت میں داخل کیا گیا۔

أَنْ لَا يَحْمِلَنَّا، ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَخْلِفْتُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الْكَذِبَ هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّتْ بِهَا+

جاء ۸۹۳ إِذَا قَالَ وَاللَّهِ لَا أَتَكَلَّمُ الْيَوْمَ فَصَلِّ أَوْ كَرِّ أَوْ سَبِّحْ أَوْ كَبِّرْ أَوْ حَمِّدْ أَوْ هَلِّلْ فَمَوْعِدِي يَمِيتُهُ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ أَبُو سُهَيْبٍ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَاقِلَ تَعَالَى إِلَى صَكَلَبَةِ سَوَاجِرَ امِينًا وَبَيْنَهُمْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ كَلِمَةُ التَّقْوَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؛

۱۵۸۵۔ حَكَتْنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَ نَاسِيْعِبَ عَنِ الرَّهْزِيِّ قَالَ أَخْبَرَ فِي سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةَ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أَحْبَبْتُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ؛ ۱۵۸۶۔ حَكَتْنَا قَتِيْبَةُ بْنُ سَعِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

۱۵۸۷۔ حَكَتْنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَوَّحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلِمَةٌ وَقُلْتُ أُخْرَى: مَنْ مَاتَ يَجْعَلُ اللَّهُ مِنْهُ أَدْخِلَ النَّارَ وَقُلْتُ أُخْرَى: مَنْ مَاتَ لَا يَجْعَلُ اللَّهُ مِنْهُ أَدْخِلَ الْجَنَّةَ؛

جس نے قسم کھائی کہ اس ماہ اپنی بیوی کے پاس نہیں جاؤں گا اور مہینہ اٹلیس دن کا ہوا۔

حمید کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی اور آپ کے پیروں میں سے آگئی، لہذا تیس دن تک اپنے بالا خانے میں جلوہ افروز رہے اور پھر اتر آئے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک مہینے کی قسم کھائی تھی، نہ کیا کہ مہینہ اٹلیس دن کا بھی تو ہوتا ہے۔

جس نے قسم کھائی کہ بنیہ نہیں پڑھوں گا۔ بنیہ نہ پڑھنے کی قسم کھائی، پھر طلا و یا سکر یا معیری تو قسم نہ ٹوٹی، جیسا کہ بعض لوگوں (احسان) نے کہا ہے کیونکہ یہ چیزیں ان کے نزدیک بنیہ نہیں ہیں۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت ابواسمید نے شادی کی اور اپنے ولیمہ کی ضیافت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مدعو کیا جبکہ میزبانی کے فرائض ان کی دہن ادا کر رہی تھیں۔ حضرت سہل نے لوگوں سے پوچھا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ اس عورت نے حضور کو کیا پایا؟ اس نے رات کے وقت کھجوریں بھجوائیں، یہاں تک کہ جب صبح ہو گئی تو ان کا ظہر بھی حضور کو پایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہماری ایک بکری مرغی تو ہم نے اس کی کھال کو دباغت کر لیا اور برابر اس میں بنیہ بناتے رہے یہاں تک کہ وہ بوسیدہ ہو گئی۔

جس نے قسم کھائی کہ سالن نہیں کھاؤں گا۔ پھر کھجور وغیرہ کوئی چیز روٹی کے ساتھ کھائی۔

حضرت عابس بن ربیعہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی

مباح ۸۹۸ مَن حَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى أَهْلِهِ شَهْرًا، وَكَانَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ۚ ۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَسَاءَلَهُ وَكَانَتْ أَنْفُكَتَ رَجُلَةً فَأَقَامَ فِي مَشْرَبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ إِنْ الشَّهْرُ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ۚ ۱۵۸۹۔ إِذَا حَلَفَ أَنْ لَا يَشْرِبَ نَبِيًّا أَوْ شَرِبَ طَلَاءً أَوْ سَكْرًا أَوْ عَصِيْرًا أَوْ كَثُرَ يَحْنُثُ فِي قَوْلٍ بَعْضُ النَّاسِ، وَلَيْسَتْ هَذِهِ بِأَيِّدَةٍ عِنْدَكَ ۚ

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَلَىٰ مِمَّ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ أَخْبَرَ فِي أَبِي عَنْ مَرْثِلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْبٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَضَ فَنَادَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنِيهِ مَكَانَتِ الْعَدُوْسُ خَادِمَهُمْ، فَقَالَ مَرْثِلٌ يَلْقُوْنِمْ حَلَّ تَدَارُوْنَ مَا سَقْتُهُ، قَالَ أَلَيْفَتَ لَهُ تَمَرًا فِي تَوْرَمِ اللَّيْلِ حَتَّى أَصْبَرَ عَلَيْهِ قَسَقْتُهُ إِيَّاهُ ۚ قَسَقْتُهُ ۚ

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سَمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ سَوِيحَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا تَبَتْ لَنَا شَاةٌ فَخَدَّ بَعَثْنَا مَبْكَهَا ثُمَّ مَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيهِ حَتَّى مَارَتْ شَاةٌ ۚ

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا إِذَا حَلَفَ أَنْ لَا يَأْكُلَ كَلَامًا فَحَلَّ بِمَنْ لَا يَحْتَبِرُ، وَمَا يَكُونُ مِنَ الْكُرْمِ ۚ ۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

آل نے گندم کی روٹی سالن کے ساتھ مستطراز میں دن تک نہیں کھائی یہاں تک کہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ ابن کثیر، سفیان، عبد الرحمن، ان کے والد ماجد حضرت عباس نے حضرت عائشہ صدیقہ سے ایسا ہی کہا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو طلحہ نے حضرت ام سلمہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنی ہے جس میں ضعف پایا جاتا تھا لہذا میں نے آپ کی عورت کا اندازہ لگایا، پس کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ پھر انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں، پھر اپنا دوشہ لے کر اس کی ایک پٹے میں پیٹ دیں پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں پایا اور آپ کے ساتھ کچھ افراد بھی تھے۔ میں ان کے پاس کھڑا ہو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے جواباً عرض کیا، ہاں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس والوں سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ۔ پس وہ چل پڑے اور میں بھی ان کے آگے چلا رہا، یہاں تک کہ میں حضرت ابو طلحہ کی خدمت میں پہنچ گیا اور انہیں صورت حال بتائی۔ چنانچہ حضرت ابو طلحہ نے حضرت ام سلمہ سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں اور ہمارے پاس کھانے کی کوئی ایسی چیز نہیں جو ہم پیش کریں۔ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس حضرت ابو طلحہ نے باہر جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ کو ساتھ لے کر اندر داخل ہوئے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ام سلمہ! جو کچھ تمہارے پاس ہے اؤ۔ پس میں نے وہی روٹیاں پیش کر دیں۔ راز کی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان روٹیوں کو جوہر نے کا حکم فرمایا تو انہیں چور دیا گیا۔ اور حضرت ام سلمہ نے ان میں اپنی کچی سے گھی بھونڈ دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر کہا جو اللہ تعالیٰ نے ان سے کھلوانا چاہا۔ پھر فرمایا کہ دس آدمیوں

عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا شِيعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ بِرَمَادٍ قَوْمٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى لَيْقَى بِاللَّهِ. وَقَالَ لِيْنُ كَثِيرٌ أَخْبَرَنَا سَفِيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ هَذَا:

۱۵۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لَكُمْ سَلِيمٌ لَقَدْ سَمِعْتُ مَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرَفْتُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجْتُ أَقْرَبَ مَا قَرِنْتُ شَيْءٍ خَمَ أَخَذْتُ خِمَارًا لَهَا فَفَلَقْتُ الْخُبْزَ بَعْضُهُ، ثُمَّ أَرْسَلْتُنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَسَلْتُكَ أَبُو طَلْحَةَ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلُّوْا مَعَهُ قَوْمُوا، فَأَنْطَلَقُوا وَلَمْ يَنْطَلِقْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سَلِيمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نَطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُوا فَأَنْطَلَقْتُ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لِي يَا أُمَّ سَلِيمٍ مَا عِنْدَكَ، فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ قَالَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَنُفِثَتْ وَعَصِرَتْ أُمَّ سَلِيمٍ عَكَّةً لَهَا فَادَمَّتْهُ شَعْرَتَا لِي فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ

کا استقبال کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ کو ساتھ لے کر اندر داخل ہوئے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ام سلمہ! جو کچھ تمہارے پاس ہے اؤ۔ پس میں نے وہی روٹیاں پیش کر دیں۔ راز کی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان روٹیوں کو جوہر نے کا حکم فرمایا تو انہیں چور دیا گیا۔ اور حضرت ام سلمہ نے ان میں اپنی کچی سے گھی بھونڈ دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر کہا جو اللہ تعالیٰ نے ان سے کھلوانا چاہا۔ پھر فرمایا کہ دس آدمیوں

اَنْ يَقُولَ، ثُمَّ قَالَ، اِثْنَتَ عَشْرَةَ فَاَذِنَ لَهُمْ
فَاَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ اِثْنَتَ
عَشْرَةَ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا
وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ اَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا ۝

کو اجازت دے دو۔ پس انہیں اجازت دی گئی، یہاں تک کہ وہ کھا
کر شکم سیر ہو گئے اور چلے گئے۔ پھر فرمایا کہ وہ اسی طرح تمام لوگ کھا کر شکم سیر
ہوتے رہے اور سارے آدمی شترانہی حضرات تھے۔

ف حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعض چند صحابہ کرام کے ساتھ مسجد نبوی کے اندر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں
ماضی تھے۔ حضور کی آواز میں ضعف محسوس کر کے جھوک کا اہواز کیا اور اپنے گھر جا کر اپنی اہلیہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو
موجود تھا کہ بتا کر فرمایا کہ کیا گھر میں کھانے کے لیے کچھ ہے؟ عرض گزار ہوئی کہ جو کچھ روٹیاں ہیں۔ اس وقت ان کے گھر میں اتفاقاً
سے ان روٹیوں کے سوا کچھ نہیں تھا۔

جب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان روٹیوں کو لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو روٹیاں لینے کے بجائے آپ صحابہ کرام کو
ساتھ لے کر حضرت ابو طلحہ کے گھر کی طرف چل پڑے۔ حضرت انس نے جلدی سے جا کر حضرت ابو طلحہ کو صورت حال بتائی۔ حضرت ابو طلحہ
نے اپنی بیوی سے فرمایا کہ ہمارے گھر میں تو کھانے کی اور کوئی بھی چیز نہیں ہے جو انہیں کھلائی جائے۔ اہلیہ محترمہ نے کیسا ایسا افسردہ
جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہماری اس حالت کو خوب بھی طرح جانتے ہیں۔ کیوں نہ ہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بطور معجزہ معلوم ہوتا
تھا کہ فلاں کیا کھا کر آیا ہے اور اس کے گھر میں کھانے پینے کے لیے کیا جمع کیا ہو ہے، لہذا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ امام الانبیاء سید المرسلین
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے بھی زیادہ معلوم نہ ہو۔ یقیناً یہ معجزہ آپ کو ان سے بھی بڑھ کر ہوتا ہے بلکہ آپ کی نظر سے تو کائنات
کی کوئی بھی چیز پوشیدہ نہیں تھی۔

اس کے بعد آپ نے ان چند روٹیوں کا طیبہ بڑا کر شترانہی صحابہ کرام کو ان سے شکم سیر کر دیا۔ وہ روٹیاں تو بمشکل دو آدمیوں
کے لیے کافی ہو سکتی تھیں۔ پھر آپ نے باقی حیرت کو کہاں سے کھلایا؟ بس یہ نہ پوچھئے کیونکہ پروردگار عالم نے انہیں اپنی نعمتوں کا تقسیم
کرنے والا بنایا ہے۔ خدا کے خزانوں سے کھلایا۔ کہاں سے آیا؟ کس راستے سے آیا؟ کس طرح آیا؟ — یہ سب کچھ ایسا راز ہے
مگر عقل انسانی اس کی گنجائی کو نہیں گھول سکتی۔ صحابہ کرام کو فلاں اور فلاں گواہی کا ہر وقت ایسا دیکھا کہ وہ ان کے ساتھ تھے تو آپ
نے بھی آقا کی اور شفقت کے لیے ریکارڈ قائم کیے کہ اس طرح نہ کوئی آفاقی شفقت کر سکا اور نہ کبھی کر سکے گا۔ آپ کی شفقت کے ایسے
واقعات ایک دو نہیں بلکہ بہت زیادہ ہیں اور ان کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ وہ اپنے فلاموں پر ہمیشہ شفقت فرماتے رہیں گے
اور ان کے فلام ہمیشہ یہ کہتے ہی رہیں گے:-

میرے کریم سے گزرتو کسی نے مانگا

دیا ہاں دے دیے ہیں، در بے بہا دیے ہیں

قسم میں نیت۔

عمر بن قنصل لکھتی تے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کو اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا
کہ اعمال کا طرز مدار نیت پر ہے اور آدمی کو اس کی نیت کا پھل ملے
گا۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی تو اس

بأحبب التبت في الإيمان ۝

۱۵۹۳۔ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ يَقُولُ
أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ
وَقَّاصٍ النَّبَاطِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف شمار کی جائے گی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا عورت سے شادی کرنے کے لیے ہوگی تو وہ اسی کے لیے شمار کی جائے گی جس کی طرف ہجرت کی۔

جو نذر یا نوبہ قبول ہونے پر اپنا سارا مال قربان کرے

عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ ان کے والد حضرت عبد اللہ نے انہیں بتایا جو حضرت کعب کے نابینا ہو جانے پر ان کے صاحبزادوں میں سے انہیں راستہ بتایا کرتے تھے کہ مجھے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اس واقعے کے بارے میں

بتایا جس کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے: "اور ان تمہنوں پر جو پیچھے رکھے گئے" (سورۃ التوبہ، آیت ۱۱۸) انہوں نے واقعہ کے آخر میں کہا کہ میری جانب سے توبہ کی قبولیت کا حکم یہ ہے کہ اسے غریب کر کے اسے خدا کو جانوں پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا مال دیکھو جب کھانے کی کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کر لے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اے غیب بتانے والے (نبی) تم اپنے اوپر کیوں حرام کیے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی۔ اپنی بیویوں کی مرضی چاہتے ہو اور اللہ نے انہیں حلال کر دیا ہے۔ بیشک اللہ نے تمہارے لیے اپنی قسموں کا انکار کر فرمایا۔" (سورۃ الاحقاف، آیت ۲۱) نیز فرمایا اے ایمان والو! جو تمہارے دشمنوں سے توبہ کر لیں، انہیں سزا دینا نہ ہو۔ (سورۃ النساء، آیت ۹) عبد بن عمر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب بنت جحش کے پاس ٹھہرتے اور ان کے پاس سے شہد پیا کرتے تھے۔ پس میں نے اور حضرت حفصہ نے یہ مشورہ کر لیا کہ جب ہم جس سے کسی کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں تو وہ کے کہ آپ کے منہ سے تو مفاخر کی بواہر جاری ہے۔ چنانچہ آپ ان میں سے ایک کے پاس تشریف لائے تو اس نے یہی کہا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ میں نے

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مِمَّا نَوَىٰ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَنَزَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَا جَرَ إِلَيْهِ ۖ

۱۵۹۴۔ إِذَا أَهْدَىٰ مَالَهُ عَلَىٰ وَجْهِ التَّذَرُّعِ وَالْقُوبَةِ ۖ

۱۵۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدًا كَعْبٍ مِّنْ بَنِيهِ حِينَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فِي حَدِيثِهِ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ

خَلِفُوا فَقَالَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ إِنَّ مَن تَوْبَتِي أَفِي أَنْتُمْ مَن مَّالِي صَدَقْتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ ۖ

۱۵۹۵۔ إِذَا أَحْرَمَ طَعَامَهُ، وَقَوْلُهُ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاتِ أَنْفُسِكِ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۚ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ ۚ وَقَوْلُهُ لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ ۖ

۱۵۹۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ عَبْدِ جَدِّهِ قَالَ زَعَمَ عَطَاءُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَزْعُمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَكَوْصِيَّتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ ابْنَتَنَا خَلَعَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ

بِأَدْبَابِ إِشْمَ مِنْ لَا يَفْعِي بِالنَّدَارِ
١٥٩٩- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ سَعْدَةَ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ
قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُكُمْ قَرَفِي شَمُّ الَّذِينَ
يَكُونُهُمْ شَرُّ الَّذِينَ يَكُونُهُمْ قَالَ عُمَرُ: لَا أَدْرِي ذَكَرَ
ثَنِينَ أَوْ ثَلَاثًا بَعْدَ قَدْرِهِ شَرَّ بَحْنِي قَوْمٌ
يَنْدُرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمُونَ دَ
يَشْهَدُونَ وَلَا يَسْتَشْهَدُونَ وَيُظْهِرُ فِيهِمُ الْبَغْيُ
- بِأَسْبَابِ النَّذْرِ فِي الطَّاعَةِ وَمَا أَنْفَقْتُمْ
فِي تَفَقُّدِ أَوْلَادِكُمْ قَدْ نَذَرَ قُلَانِ اللَّهُ يَعْلَمُ
وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ -

۱۶۰۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنْ
كُلَيْثِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ
يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ -

- بِأَسْبَابِ إِذَا نَذَرَ وَأُخْلِفَ أَنْ لَا يَكْفِيَهُ
إِنْسَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَسْلَمَ -
۱۶۰۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ تَابِغٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
قَالَ: أَوْحَ بِنَذْرِكَ -

- بِأَسْبَابِ مَنْ قَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ وَأَمَرَ
ابْنُ عُمَرَ امْرَأَةً جَعَلَتْ أَمْرَهَا عَلَى نَفْسِهَا صِلَاةً
يُطْبِئُ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ -
۱۶۰۲ - حَدَّثَنَا أَبُو أَيُّوبَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ
أَكَا نَصَارَى اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہتر میرا زمانہ
ہے، پھر جو لوگ ان کے بعد ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہیں۔ حضرت
عمرؓ فرماتے ہیں کہ میرے بعد میں یاد نہیں رہا کہ اپنے زمانے کے بعد آپ نے
ایسا دوسرا زمانہ فرمایا یا میں مرتبہ۔ فرمایا کہ پھر ایسے لوگ آئیں گے جو نذر
نامیں گے لیکن اسے پورا نہیں کریں گے، نیت کریں گے اور ان
دار نہیں بنیں گے، گواہی دیں گے مالا مالہ ان سے گواہی دینے کو
کہ نہیں جائے گا۔ فرمایا ان پر چھائی ہوئی ہوگی۔

اطاعت میں نذر ماننا۔

اللہ جو تم سے فرمایا کہ یا سنت مازنہ اللہ کو اس کی خبر ہے اور ظالموں کا
کوئی مددگار نہیں (سورہ البقرہ، آیت ۱۲۷)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے
نذر مانی کر دہ اللہ کا حکم مانے گا تو اسے ضرور حکم ماننا چاہیے اور
جس نے نذر مانی کر اس کی نافرمانی کرے گا تو اسے نافرمانی نہیں
کرنی چاہیے۔

حالت کفر میں کسی آدمی سے نہ بولنے کی نذر مانی یا قسم کھانی اور
پھر مسلمان ہو گیا۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ
حضرت عمرؓ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میں نے زمانہ جاہلیت
میں نذر مانی تھی کہ ایک رات دن خانہ کعبہ کے اندر اعتکاف
کروں گا۔ ارشاد فرمایا کہ اپنی نذر پوری کر۔

جو عمرؓ چاہئے اور اس نے نذر مانی ہو۔ ابن عمرؓ نے ایک
عمرت کو حکم دیا جس کی ماں نے مسجد قبا میں نماز پڑھنے

کی نذر مانی تھی کہ اس کی طرف سے نماز پڑھے۔ ابن عباسؓ نے بھی اسی
عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ تعالیٰ
منہما نے انہیں بتایا کہ حضرت سعد بن عبادہ انصاری نے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا کہ ان کی والدہ ماجدہ کے لیے ایک نذر
تھی جس کے پورا کرنے سے پہلے وہ وفات پا گئیں۔ چنانچہ آپ

نے انہیں اس کے پورا کرنے کا شکر دیا۔ پس بعد میں یہ طریقہ قرار پا گیا۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے منہا نے فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ سری بن نے حج کرنے کی نذر مان لی تھی لیکن وہ وفات پا چکا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس کے اور پر عرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا تو اسے بھی ادا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ادائیگی کا زیادہ مستحق ہے۔

فِي نَذْرِكَ عَلَى أَمْرِهِ فَمَوَّيْتُ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ خَافَتَا أَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا لَكَانَتْ سُنَّةَ جَعْدٍ ۖ

۱۶۰۳ - حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ أَخْبَى نَذْرٌ أَنْ تَحْجَّ وَانْتَهَى مَا تَنْتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَ عَلَيْهِ مَا دَرَيْتَ أَكُنْتُ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِ اللَّهَ فَمَوَّيْتُ بِمَا لَقَضَاءُ ۖ

يَا دَهَبُ أَكُنْتُ رَفِيًّا لَا يَمْلِكُ وَ فِي مَعْصِيَةٍ ۖ

۱۶۰۴ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ ۖ

۱۶۰۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ اللَّهُ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ وَلَا يَمَسُّهُ بَيْنَ يَدَيْهِ - وَقَالَ الْفَرَّارِيُّ عَنْ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ ۖ

۱۶۰۶ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بَجَلًا يَطْوِي بِالْكَعْبَةِ بِرِجْلَيْهِ أَوْ غَيْرِهِ فَقَطَعَهُ ۖ

۱۶۰۷ - حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ

ایسی نذر مانا جس پر قدرت نہ ہو یا اس کا کرنا گناہ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے کی نذر مانا تو اسے مقرر اس کا حکم ماننا چاہیے اور جس نے اس کی نافرمانی کرنے کی نذر مانا تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص نے جو اپنی جان کو عذاب میں ڈالا وہاں ہے اللہ تعالیٰ اس سے بے پروا ہے اور وہ آدمی اپنے دو بیٹوں کے سہارے درمیان میں چل رہا تھا۔ فرمایا احمید اثابت نے حضرت انس سے اس کی روایت کی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رستی یا گدی دھری چیز کے ساتھ طواف کر رہا ہے تو آپ نے اسے کاٹ دیا۔

طاووس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے ایک شخص کے پاس سے گزرے جو دوسرے آدمی کی ناک میں رسی ڈال کر اسے کھینچ رہا تھا۔ پس نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم نے اس رسی کو اپنے دست مبارک سے کاٹ دیا اور فرمایا کہ اسے اس کے ہاتھ سے پکڑ کر لے جائے۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ رہے تھے تو دیکھا کہ ایک آدمی کھڑا ہے۔ اس کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ ابوسراہیل ہے، اس نے نذر مانی ہے کہ کھڑا رہے گا۔ اور بیٹھے گا نہیں، دُڑائے میں آئے گا نہ کسی سے کلام کرے گا۔ اللہ نے اسے رہے گا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے کہو کہ یہ بات کرے، اس نے میں آئے، بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کر لے۔ اہی طرح عبد الوہاب، یوب، عکرمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جو کچھ دنوں کے روزے رکھنے کی نذر مانے اور ان میں قربانی اور عید کا دن آئے

ابو نعیم اسمعی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ ایک آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو ہمیشہ روزے رکھتا تھا، کہ جب عید الاضحیٰ اور عید الفطر آئے تو کیا کرے؟ فرمایا کہ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدمہ میں بہترین نمونہ ہے۔ آپ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کو روزے میں لکھا کرتے تھے تھے ان کے مددروں کو مناسب سمجھتے تھے۔

زیاد بن جبر کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا تو ایک آدمی نے ان سے سوال کرتے ہوئے کہا کہ میں نے نیت مانی ہے کہ زندگی بھر ہر منگل یا ہر بدھ کا روزہ رکھوں گا۔ اگر اس روز عید الاضحیٰ آجائے تو کیا کروں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نذر پوری کرنے کا حکم فرماتا ہے اور میں یوم النحر کو روزہ رکھنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ اس نے دوبارہ پوچھا تو آپ نے ایسا ہی فرمایا اور اس سے زیادہ کچھ نہ کہا۔

کیا قسم اور نذر میں زمین، بکریاں، کھیتی اور سامان داخل

يُطَوَّفُ بِالْكَعْبَةِ بِالنَّاسِ يَقُودُ نَسَائًا يَخْزَأَمَةٌ فِي أَنْفِهِ فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينًا ثُمَّ أَمَرَ أَنْ يَقُودَ كَيْسًا ۝

۱۶۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَالَ عَنْهُ فَقَالُوا: أَبُو سَرَاهِيلَ نَذَرَانِ يَقُومُ وَلَا يَقْعُدُ وَلَا يَسْتَظِلُّ وَلَا يَتَكَلَّمُ وَلَا يَصُومُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمْرُهُ لَيْتَكُمْ وَلَيْسَتْكُمْ وَلَا يَقْعُدُ وَلَيْتُمْ صَوْمُهُ. قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۱۶۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ أَبِي حَزْرَةَ الْأَسْلَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَهُمَا مُبِلٌ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَانِ لَا يَأْتِي عَلَيْهِ يَوْمٌ إِلَّا صَامَ فَوَاقَتْ يَوْمَ أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ، تَوَكُّبُنْ يَصُومُ يَوْمَ الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ وَلَا يَزِي صِيَامَهُمَا ۝

۱۶۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَبْرِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَمْرِو فَسَالَ رَجُلٌ فَقَالَ: نَذَرْتُ أَنْ أَصُومَ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَةَ أَهْوَاءٍ أَوْ أَرْبَعًا وَمَا عَشْتُ قَدَا فَفَعَلْتُ هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ: أَمَرَ اللَّهُ بِفَوَائِدِ النَّذْرِ وَنَهَيْتُمْ أَنْ تَصُومُوا يَوْمَ النَّحْرِ فَأَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ: وَشَكَاهُ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِ ۝

بَابُ مَنْ نَذَرَ فِي الْإِيمَانِ وَالنَّذْرِ

الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالزُّرُوعِ وَالْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ
وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: أَصْبَحْتُ أَرْضًا لَمْ أَصَبْ مَا لَاقَطَ أَنْفُسٍ
وَمَنْ قَالَ: إِنَّ يَسْتَحْتِ حَبَسَتْ أَصْلُهَا وَتَصَدَّقَتْ
بِهَا. وَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَتَّبِعُنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بِرَحْمَةِ لَحَاقَ لَوْ كُنْتُ مُسْتَقْبِلًا
الْمَسْجِدَ.

۱۱۱۱ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ تَيْمٍ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ
مُطْعِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَعْنَمْ ذَرْبًا
وَلَا فِضَةً إِلَّا الْأَمْوَالُ وَالْقِيَابَ وَالْمَتَاعَ، فَأَهْدَى
رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الْقُضَيْبِ يُقَالُ لَهُ رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا يُقَالُ لَهُ
مَدْعَمٌ، فَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
وَادِي الْقُرَى حَتَّى إِذَا كَانَ بِوَادِي الْقُرَى بَيْنَهُمَا
وَمَدْعَمٌ يَحْطُرُ رَحْلًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا سَأَلَهُمْ عَائِزٌ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ النَّاسُ هَيْبَةً لَهُ الْجَنَّةُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلَّا وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ
مِنَ الْمُغَارِمِ لَوُ تَصِبُّهَا الْمُقَارِمُ لَتَشْتَدَّ عَلَيْهِ نَارًا
فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ النَّاسُ جَلَوْا رَجُلٌ يَشِيرُ إِلَيْهِ أَوْفَرُ الْكَيْنِ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: شِيرَالُكَ مِّنْ
نَّارِ أَوْفَرٍ كَانِ مِنْ نَّارِهِ.

ابن عمر کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
گزارش کی کہ مجھے ایک ایسی زمین ملی ہے جس سے عمدہ اور کوئی نہیں
ملی۔ فرمایا کہ اگر تم چاہو تو اصل کو روک کر آمدنی خیرات کرو۔ حضرت
ابو طلحہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میرا اب
سے پسندیدہ مال میرا بار باغ ہے جو مسجد کے
سامنے ہے۔

ابو الغیث مولى ابن مطيع کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ غیر سے میں غنیمت میں سونا
پہنڈی نہیں بلا بلکہ زمین، کپڑے اور سامان ملا تھا۔ چنانچہ جی
ضیب کے ایک شخص رفاعہ بن زید نامی نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک غلام بدر کے طور پر پیش
کیا جس کو مدعم کہا جاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وادی القری کی جانب روانہ ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب وادی القری
میں پہنچ گئے تو مدعم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کجاوے
کو اتار رہا تھا تو اسے ایک تیرا کر لگا جس کے باعث
وہ جان بحق ہو گیا لوگوں نے کہا کہ اسے جنت مبارک ہو پس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ قسم
ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جو کچھ اس
نے غیر کے روز مال غنیمت سے بغیر تقسیم کے لے لی تھی وہ
آگ بن کر ضرور اس پر شعلہ زن ہوگی۔ جب لوگوں نے یہ بابت
سنی تو ایک آدمی ایک تسمہ یا روٹے سے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ آگ کا تسمہ یا
آگ کے تسمے تھے۔

باب کفار ایت الایمان

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: فَكَفَّارُهَا إِطْعَامُ عَشْرَةِ
مَسْكِينٍ. وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِينَ نَزَلَتْ قَوْلُهُ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ

قسموں کے کفارے۔

ارشاد ربانی ہے: پس اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھانا ہے (سورۃ
المائدہ، آیت ۸۹)۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فدیہ میں روزے، خیرات اور قربانی کا حکم دیا۔ ابن عباس، معمر

اور مکرم سے منقول ہے کہ قرآن کریم میں جہار اور کے ساتھ حکم ہے وہاں ایک چیز کا اختیار ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذیر میں حضرت کعب کو اختیار دیا تھا۔

نُسَبُ. وَبِذَكَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَطَاءٍ وَعِكْرِمَةَ مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ، أَوْ، أَوْ، فَصَاحِبُهُ بِالْإِخْتَارِ وَقَدْ خَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعْبًا فِي الْفَدَايَةِ.

۱۶۱۲. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ حُجْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ يَعْزِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَذُنُ فَدَا نَوْتُ فَقَالَ أَيْؤْذِيكَ هَذَا مَكَ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فِدَايَةَ مِنْ صِبَايَ أَوْصَدَكَ أَوْ نُسَبُ. وَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَوْنٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: صِبَايَ شَلَاكَ آيَامَ، وَالنُّسَبُ شَاةٌ، وَالنُّسَابُ كَيْتُ سِتَّةٌ.

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ. مَتَى يَجِبُ الْكُفَارَةُ عَلَى الْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ.

۱۶۱۳. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلَكْتُ قَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَةٍ فِي رَمَضَانَ. قَالَ: لَسْتَ بِمِنْ تَعْتِي رَقَبَةً؟ قَالَ لَا. قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ لَا. قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟ قَالَ لَا. قَالَ: اجْلِسْ، فَبَلَغَ قَائِلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمَرٌ قَالَهُ عَرَقُ الْيَكْتَلِ الصَّبْخِمْ، قَالَ: اخْذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ: أَعَلَى أَفْقَرِمَتَا؟ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَأَتْ نَوَاجِدُهُ قَالَ: أَطْعِمْهُ عِيَالَكَ.

عبدالرحمن بن ابولہی کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن جحر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: - نزدیک آؤ میں نزدیک ہوا تو فرمایا: - کیا یہ جو میں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ ہاں۔ فرمایا کہ اس کا دوزے یا خیرات یا قربانی سے نذیر دے دو۔ ابوشہاب کو ابن عون نے ابوبکر کے سوائے سے بتایا کہ میں دن کے دوزے، بکر کی قربانی اور حج مسکینوں کو کھانا۔

کفارہ ادا کرنا فرض ہے۔

بے شک اللہ نے تمہارے لیے تمہاری قسموں کا اتنا مغرور فرمادیا اور اللہ تعالیٰ تمہارا سوا ہی ہے اور اللہ تعالیٰ علم و حکمت والا ہے (سورۃ التحریم، آیت ۲) امیر اور غریب پر کفارہ کب واجب ہوتا ہے۔

حمید بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابوبررہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: - ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا: - میں تو ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کہ تجھے کیا ہو گیا۔ عرض کی کہ میں اللہ کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر رہا ہوں۔ فرمایا کہ کیا تم ایک گروں آنڈ کر سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم دڑھینے کے متواتر اندھے رکھ سکتے ہو؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ پس وہ بیٹھ گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مجھروں کا بھر ہوا تو فرمایا کہ کیا گیا۔ انھوں نے ایک بڑے پیانے کا نام ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ انہیں بے خیرات کر آؤ۔ عرض کی کہ کیا اپنے سے زیادہ غریبوں کو دے دو؟ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک نظر آنے لگے۔ فرمایا کہ اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

باب ۹۱ من اعان المؤمنین فی الکفارة

۱۶۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلَكْتُ، فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي لَمَحَانٍ قَالَ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ لَا قَالَ فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟ قَالَ لَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِعَرَقٍ وَالْعَرَقُ الْيَكْتَلُ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ اخْذْهُ بِهَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَدُنِّيَّهَا أَهْلُ بَيْتِ أَحْمَرَ وَمَتَانٍ قَالَ اخْذْهُ فَاطْعِمَهُ أَهْلَكَ؟

باب ۹۲ یعطی فی الکفارة عشرة مساکین قریباً كان أو بعيداً

۱۶۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلَكْتُ قَالَ: وَمَا شَأْنُكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَمْرٍ آتٍ فِي رَمَضَانَ، قَالَ: هَلْ تَجِدُ مَا تَعْتِقُ رَقَبَةً؟ قَالَ لَا، قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ لَا، قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟ قَالَ لَا أَجِدُهُ فَإِنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ: اخْذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ، فَقَالَ: أَعَلَى أَفْقَرٍ مِنِّي؟ مَا بَيْنَ لَدُنِّيَّهَا أَفْقَرُ مِنِّي، ثُمَّ قَالَ: خُذْهُ فَاطْعِمَهُ أَهْلَكَ؟

جو کفارہ دینے میں کسی مفلس کی مدد کرے

حیدر بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں تو ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ عرض کی کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی کے پاس چلا گیا ہوں۔ فرمایا کہ تمہیں غلام آزاد کرنے کی توفیق ہے؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم دو مہینے کے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ تم میں ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی طاقت ہے؟ عرض کی کہ نہیں۔ پھر انصار سے ایک آدمی بھرا ہوا عرق (نوکرا) لے کر حاضر ہوا گاہ ہو گیا۔ انفرق ایک پیالہ بوتا تھا جس میں کمبوری تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ انہیں لے کر جاؤ اور خیرات کر دو۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا اپنے سے زیادہ حاجت مند پر؟ قسم ہے اس ذات جس نے آپ کو حق ساقی مبعوث فرمایا ان دونوں وادیوں کے درمیان کسی گھر والے ہم سے زیادہ حاجت مند نہیں پھر فرمایا جاؤ اور اپنے گھر کفارے میں دس مسکینوں کو دیا جائے خواہ قریبی ہوں یا دور کے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ عرض کی کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔ فرمایا کہ کیا تم ایک گروہ آزاد کرنے کی توفیق رکھتے ہو؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم دو مہینے کے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی توفیق رکھتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ یہ کہانیں سیریس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مجھ و دوں سے بھرا ہوا ایک عرق (نوکرا) پیش کیا گیا۔ فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور خیرات کر دو عرض کی کہ اپنے سے زیادہ حاجت مند کون ہیں؟ ان دونوں وادیوں کے درمیان ہم سے زیادہ غریب تو کوئی بھی نہیں پھر فرمایا کہ انہیں لے لو اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

باب ۹۱۲ صَاعُ الْمَدْيَنَةِ وَمَدْيَةُ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَذَكَّتِهِ وَمَا تَوَارَثَ
 أَهْلُ الْمَدْيَنَةِ مِنْ ذَلِكَ قَدْ رَأَى بَعْدَ قَدْرٍ ۚ
 ۱۶۱۶ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
 الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا الْجُعْفِيُّ عَنْ عَبْدِ
 الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ: كَانَ الصَّاعُ
 عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدًى أَوْ ثَلَاثًا
 مَدًى كَمَا الْيَوْمَ فَبُذِكَ فِيهِ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ
 ۱۶۱۷ - حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْجَارُودِيُّ
 حَدَّثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ وَهُوَ سَمِعَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ
 ثَلَاثٍ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ عُمَرُ يُعْطَى نَاصِيَةً وَصُفْرَانًا
 بِمَدْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدْيَةُ الْأُولَى، وَ
 فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ بِمَدْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ أَبُو قَتَيْبَةَ قَالَ لَنَا مَالِكٌ: مَدًى أَعْظَمُ مِنْ مَدْيَةِ
 وَلَا تَدْرِي الْفَضْلُ إِلَّا فِي مَدْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَقَالَ لِي مَالِكٌ: نَوَجَّاهُ كَمَا أَمِيرُ فَضْرَبَ مَدًى أَصْغَرَ
 مِنْ مَدْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ
 تَعْطُونَ؟ قُلْتُ كُنَّا نَعْطِي بِمَدْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَمِعَ قَالَ أَفَلَا تَرَى أَنَّ الْأَمْرَ نَحْنُ يَعُودُ إِلَى مَدْيَةِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۚ

۱۶۱۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
 مَالِكٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ
 أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَكِيلِ الْإِمِّ وَصَاعِهِمْ وَمَدْيَتِهِمْ ۚ
باب ۹۱۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: أَوْ تَحْرِيرُ
رَقَبَةٍ، فَإِنِ الرِّقَابُ أَرْكَى ۚ

۱۶۱۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا
 دَاوُدُ بْنُ رَشِيدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي
 عَتَبَانَ مُحَمَّدِ بْنِ مَطَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ

صَاعُ اور مد کا وزن

صاع اور مد میں برکت مدینہ منورہ میں نسلاً بعد نسل منتقل
 ہوتی آرہی ہے۔

جعید بن عبد الرحمن نے حضرت سائب بن یزید رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں صاع ایک مد
 اور بھائی کے برابر ہوتا یعنی ۱/۲ پھر اس میں حضرت عمر بن عبد
 العزیز کے زمانے میں اضافہ کیا گیا۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 رمضان المبارک کی زکوٰۃ (صدقہ فطر) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم کے مد سے ادا کرتے تھے یعنی پہلے مد سے اور قسم کا کفارہ
 بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مد سے ادا فرماتے۔
 ابو قتیبہ کا بیان ہے کہ ہم سے امام مالک نے فرمایا کہ بار بار آپ

کے مد سے بہت بڑا ہے اور ہم فضیلت نہیں دیکھتے مگر نبی کریم صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مد میں اور امام مالک نے فرمایا کہ اگر کسی حاکم
 نے تمہارا پاس اگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مد سے کم وزنی
 مد جاری کر دیا تو تم کس کے ساتھ شرعی ادائیگی کرو گے میں نے جواب
 دیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مد کے ساتھ ادائیگی کریں
 گے۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ حساسے دیا جائے تو
 بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مد تک ہی جابجہ ہوتی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ!
 انہیں برکت دے ان کے پیالوں میں۔ ان کے صاع میں اور
 ان کے مد میں۔

غلام آزاد کرنا

اور کس قسم کا غلام آزاد کرنا بہتر ہے۔

سعید بن مرجانہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
 جس نے کسی مسلمان غلام یا لونڈی کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ

اُس کے ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو جہنم کی آگ سے بچائے گا یہاں تک کہ اُس کی شرم گاہ کے بدلے اُس کی شرم گاہ کو بچائے گا

کفارے میں مدبر، اُم ولد، مکاتب اور ولد الزنا کو آزاد کرنا

طاؤس کا قول ہے کہ مکاتب اور اُم ولد بھی کفایت کرتا ہے۔

نید بن عمرو نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری مرد نے کسی غلام کو مدبر کیا اور اُس کے

اس کے سوا اور مال نہ تھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک یہ بابت پہنچی تو آپ نے فرمایا:۔ اے مجھ سے کون خریدتا ہے پس تعلیم ہی تمام نے اُسے آٹھ سو درہم میں خرید لیا پس میں نے یہی مرد (نید بن عمرو) نے حضرت جابر بن عبد اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ قبلی غلام

پچیس سال ہی مر گیا تھا

کفارے میں غلام آزاد کیا تو ولا کس کو ملے گی

اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اسودہ کو خرید لیا لیکن مالکوں نے ولاؤ کی شرط رکھی پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ خرید لو کیونکہ ولا اسی کے لئے ہے جو لوگ آزاد کرے۔

قسم میں ان شاء اللہ تعالیٰ کہنا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اشعرلوں کی ایک جماعت کے ساتھ سواریاں مانگنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ خلا کی قسم میں تمہیں سواریاں نہیں دوں گا اور میرے پاس دینے کیلئے سواریاں ہیں بھی نہیں۔ پھر جب تک اللہ نے چاہا ہم ٹھہرے رہے پھر اُنکی خدمت میں اونٹ لائے گئے تو آپ نے ہمیں تین اونٹ دینے کا حکم فرمایا جب ہم چلے گئے تو ہم ایک دوسرے کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ میں ان میں برکت نہیں

عَلَيْهِمْ حَسَنٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَصِيْبَةٍ عَصْرًا مِنَ النَّارِ حَتَّىٰ فَرَجَهُ بِفَرَجِهِ ۖ

بَابُ ۹۱ عِتْقُ الْمَدْبُورِ وَأَمْرُ الْوَلَدِ وَالْمَكَاتِبِ فِي الْكُفَّارَةِ وَعِتْقُ وَلَدِ الزَّانَةِ ۖ قَالَ طَاوُسٌ: يُجْزِي الْمَدْبُورُ أُمَّ الْوَلَدِ ۖ

۱۶۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ نَصَارَةٍ بَرَّ مَمْلُوكًا لَهُ وَكَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ قَبْلَ أَنْ يَلْقَىٰ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَأَشْرَاكَ نَعِمُكَ مِنَ النَّحَامِ بِمَا عِيَاثُهُ دَرْهِمٌ فَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ

يَقُولُ: عَبْدًا قَبِيْطًا مَاتَ عَامَ أَقُولَ ۖ

بَابُ ۹۱ إِذَا أَعْتَقَ فِي الْكُفَّارَةِ لِمَنْ يَكُونُ وَلَا وَفَّ ۖ

۱۶۲۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ بَرَّاهِيمَ عَنِ ۲ كَا سَوْدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَأَشْرَطُوا عَلَيْهَا أَنْ لَا تَفْذَلْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ۲: تَشْتَرِيهَا إِنَّمَا الْوَلَدُ لِمَنْ أَعْتَقَ ۖ

بَابُ ۹۱ أَلَسْتُمْ تَكُونُوا فِي الْإِيمَانِ ۖ

۱۶۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ غِبْلَانَ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَىٰ عَنِ أَبِي مُوسَىٰ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ اسْتَحْمَلَهُ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَحْبَبْتُكُمْ مَا عِنْدِي مَا أَحْبَبْتُكُمْ ثُمَّ لَيْسَتْ مَا شَاءَ اللَّهُ فَأَيُّ يَابِلٍ فَأَمَرَ لَنَا بِثَلَاثَةِ خُذُ فَمَلَأَ لَطْلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ

دیگا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سواریاں مانگنے کیلئے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے میں سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی پھر آپ نے ہمیں سواریاں دیدیں۔ حضرت ابو موسیٰ فرمایا میں کہہ رہا ہوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور آپ کو یہ بات یاد کر دوائی۔ فرمایا کہ میں نے تمہیں سواریاں نہیں دیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے وہی میں بیشک خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میں کسی بات پر قسم نہیں کھاتا، پھر بھلائی اس کے غیر میں دیکھتا ہوں تو اپنی قسم کا کفارہ دیکھ کر اس طرف ہو جاتا ہوں۔

ابو النعمان نے حماد سے روایت کی ہے کہ حضور نے فرمایا: مگر میں اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں اور اس پہلو کی طرف آجاتا ہوں جس میں بھلائی ہو یا اس پہلو کی طرف آجاتا ہوں جس میں بھلائی ہو اور قسم کا کفارہ ادا کرتا ہوں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا ہوئے سن کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ آج رات میں اپنی نوے بیویوں کے پاس جاؤں گا، ہر ایک کو کاچھنے لگی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا پس ایک ساتھی نے اُن سے کہا۔

سفیان راوی کا بیان ہے کہ فرشتے نے کہا: - اِنشاء اللہ کیجیے۔ مگر یہ بھول گئے۔ پھر یہ اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے مگر صرف ایک کے گھر نہ گئے اور وہ بھی نامکمل۔ حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ اگر وہ اِنشاء اللہ کہتے تو قسم نہ توڑتی اور اُن کی مراد بھی پوری ہو جاتی۔ ایک مرتبہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ اِنشاء اللہ کہتے۔ ابو الزناد نے بھی اعراج سے حدیث ابو ہریرہ کے مانند روایت کی ہے۔

قسم توڑنے سے پہلے اور اس کے بعد کفارہ دینا

ترمذی جرمی کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے اور اُن کے اور ہمارے قبیلہ جرم کے درمیان دوستی اور لہجہ دین کے تعلقا تھے۔ چنانچہ اُن کے سامنے کھانا رکھا گیا اور کھانے میں مرغی کا گوشت بھی تھا۔ لوگوں میں ایک شخص تیم اللہ کا بھی تھا جس کا رنگ سرخ اور آزاد کردہ غلام معلوم ہوتا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ کھانے کے نزدیک نہ گیا۔ حضرت ابو موسیٰ نے اس

لَا يَبْرَأُكَ اللَّهُ لَنَا اتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحِيلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا فَحَمَلَنَا، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا كَمَا كُنَّا وَلَيْكَ لَهُ فَقَالَ: مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ بِلِ اللَّهِ حَمَلْتُكُمْ إِلَيَّ وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَآتَيْتُ الْكَذِبَ هُوَ خَيْرٌ

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: لَا كَفَرْتُ يَمِينِي وَآتَيْتُ الْكَذِبَ هُوَ خَيْرٌ أَوْ أَتَيْتُ الْكَذِبَ هُوَ خَيْرٌ وَكَفَرْتُ

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَجَّيرٍ عَنْ طَاوُسِ بْنِ سَمْعٍ أَبَاهُ رِيَّةَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ: لَا كُفْرَ الْكَلْبَةِ

عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً كُنَّ تَكِيدُ غُلَامًا يَقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي الْمَلِكَ. قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَنَسَّى فَطَانَ يَهْدَنَ فَكُو

تَأْتِي امْرَأَةً مِنْهُنَّ بِوَلَدٍ إِلَّا وَاحِدَةً بِشَقِي غُلَامٍ قِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَرْوِيهِ قَالَ: لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَنْعَثْ وَكَانَ حَرَكًا فِي حَاجَتِهِ، وَقَالَ مَرَّةً

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَتَيْتُ لِي وَحْدَةً ثَنَاءَ أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَابِ وَشَلَّ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ

بَادِي الْكُفَّارَةِ قَبْلَ الْحَدِيثِ وَبَعْدَهَا

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجَّيرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زُهْدَمِ الْجَرْمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ جَرِيمٍ إِيخَاعٌ وَمَعْدُوفٌ قَالَ فَقَدِمَ

طَعَامٌ قَالَ وَقَدْ دَامَ فِي طَعَامِهِ لَحْمٌ وَجَاجٍ قَالَ وَ فِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمٍ اللَّهُ أَحْمَرُ كَأَنَّكَ مَوْلَى

ابو عمر عبد الوارث، القتب، قاسم نے بھی زہد پر سے حدیث نمبر ۱۴۲۵ کے مطابق روایت کی ہے۔
حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اماں طلب نہ کرو کیونکہ اگر یہ تمہیں بغیر مانگے دی گئی تو تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہیں مانگنے پر دی گئی تو تمہیں اس کے سپرد کر دیا جائے گا۔ نیز جب تم قسم کھاؤ پھر بھلائی اُس کے غیبر میں دیکھو تو اُس جانب ہو جاؤ جس میں بھلائی ہے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔ اسٹھلے بھی ابن عون سے اسی طرح روایت کی ہے۔ نیز اسی طرح یونس اور سماک بن عطیہ اور سماک بن حرب اور حمید اور حنظل اور منصور اور بشام اور ربیع نے روایت کی ہے۔

مراث کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو چھوٹا امیر بان نہایت رحم والا ہے۔ بیٹی کا حصہ بیٹے سے نصف ہے۔

ارضا در بانی ہے:۔ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں کہ بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے پھر اگر نرئی اولاد کی ہوں اگرچہ دو سے اور تو انکو ترکہ کی دو تہائی اور اگر ایک لڑکی ہو تو اُس کا اثنا اور میت کے ماں باپ کو، ہر ایک کو اس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت کے اولاد نہ ہو تو اُس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کا تہائی، پھر اگر اُس کے کئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا، بعد اُس وصیت کے جو کر گیا اور قرض سے تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم کہا جانو کہ ان میں کون تمہارے زیادہ کام آئے گا یہ حصہ بانڈھا ہوا ہے اللہ کی طرف سے بیشک اللہ علم والا حکمت والا ہے۔ اور تمہاری بیویاں جو چھوڑ جائیں اُس میں سے تمہیں آدھا ہے اگر اُن کی اولاد نہ ہو۔ پھر اگر اُن کی اولاد ہو تو اُن کے ترکہ میں سے تمہیں جو چھٹائی ہے۔ جو وصیت وہ کر گئیں اور قرض نکال کر اور تمہارے ترکہ میں جو عورتوں کا جو چھٹائی ہے اور اگر تمہارے اولاد نہ ہو، پھر اگر تمہارے اولاد ہو تو انکا تمہارے ترکہ میں آٹھواں، جو وصیت تم کر جاؤ اور قرض نکال کر۔ اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ بنتا ہو جس نے ماں باپ اولاد کچھ نہ چھوڑے اور ماں کی طرف سے اس کا بھائی یا بہن ہے

كُنْتُمْ بَنُ عَمَرَ بْنِ قَارِسٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ هُرَيْثٍ عَنْ الْمُحْسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلُوا الْكُمَارَةَ فَإِنَّكُمُ إِن أُعْطِيَتْهَا عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ أُعْذِتْ عَلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيَتْهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وَكَلَتْ إِلَيْهَا وَإِذَا حَلَفَتْ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأَبَتْ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَرَتْ عَنْ يَمِينِكَ تَابِعَهُ أَشْهَلُ بْنُ ابْنِ عَوْنٍ وَتَابِعَهُ يُونُسُ وَبِشَامُ بْنُ عَطِيَّةٍ وَسِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ وَحَمِيدُ بْنُ قَتَادَةَ وَمَنْصُورُ بْنُ هِشَامٍ وَالتَّيْمِيُّ

کتاب الفرائض

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ ۱۸۱ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: يُوصِيكُمُ

اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلَّذِي كَرِهْتُمْ خُطْبُ الْأُنثَيَيْنِ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثُ مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلَا يُوْصِيهِ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا الشَّدُوسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِلْمُتَّكِفَةِ الثُّلُثُ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِلْمُتَّكِفَةِ الشَّدُوسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّتِهِ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنُ مَا أَبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَكُمْ تَرُونَ آيَتَهُمْ أَقْرَبَ لَكُمْ نَفَعًا فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلِكُمُ الرِّبْعُ مِمَّا تَرَكَنَّ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّتِهِ يُوْصِيْنَ بِهَا أَوْ دَيْنُ وَلَهُنَّ الرِّبْعُ مِمَّا تَرَكَنَّ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمْنُ مِمَّا تَرَكَنَّ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّتِهِ يُوْصِيْنَ بِهَا أَوْ دَيْنُ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورِثُ

كَلَالَةً أَوْ امْرَأَةً وَلَهُ إِخْرَآءٌ وَأَخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ
مِّنْهُمَا الشُّكْلُ مِمَّا كَانُوا أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ وَهُمْ
شُرَكَاءُ فِي الثَّلَاثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّتِ يَٰطُوسُ بِهَا
أَوْ ذَيْنِ غَيْرِ مُضَاهٍ وَصِيَّتُهُ مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ
عَلِيمٌ حَكِيمٌ

١٢٩- حَدَّثَنَا أَقْتَبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ رَسِمَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا يَقُولُ مَرَضْتُ فَعَادَ فِي رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا مَا شِئَانِ
فَأَتَانِي وَقَدْ أَغْلَى عَلَى فَنَوَضَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ عَلَى وَضُوئِهِ فَأَقْبْتُ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَا لِي، كَيْفَ أَقْبِضُ فِي
مَا لِي؟ فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمُرَارِيثِ.

بِأَيِّهِ تَعْلِيمُ الْقُرْآنِ وَ قَالَ
عُفَيْهَ بْنَ عَامِرٍ تَعَلَّمُوا قَبْلَ الظَّالِمِينَ
يَعْنِي الَّذِينَ يَتَكَلَّمُونَ بِالظُّلْمِ

١٣٠- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبُكَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسُّرُوا وَلَا تَجَسُّسُوا وَلَا تَبَاغُضُوا وَلَا تَدَابُرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا

بِأَنَّهُ قَوْلُ لَئِيْلٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تُؤْمِنُ مَا تَكُنْ صَدَقَةٌ

١٤٣١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
هَشَامُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِثْلَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا حِينَئِذٍ يَطْلُبَانِ

ہوئے نہ کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا بلکہ جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہوتا ہے
یہ شک آل محمد اب بھی اسی مال سے کھائیں گے۔ حضرت ابو بکر
نے کہا کہ خطا کی قسم، میں کوئی کام نہیں چھوڑوں گا۔ بلکہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جس طرح کمرے
ہوئے دیکھا اسی طرح کروں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ
حضرت فاطمہ نے ان سے ترک تعلق کر لیا اور آخری وقت
تک کلام نہیں کیا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا: ہمارا کوئی وارث نہیں، جو ہم چھوڑیں
وہ صدقہ ہے۔

ابن شہاب گلیان بنے گئے مجھے مالک بنی اوس بن خندسان نے
بتایا اور ان کی حدیث کا کچھ حصہ مجھے محمد بن جبر بن مطعم نے بتایا
تھا یہاں تک کہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان اس بارے میں
پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں گیا یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنه تک پہنچا پھر انکا دربان برقاء آیا اور کہنے لگا کہ حضرت عثمان
عبدالرحمن، حضرت زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص کو آنے کی اجازت ہے
فرمایا ہاں۔ پھر کہا کیا آپ حضرت علی اور حضرت عباس کو آنے کی اجازت
دیتے ہیں؟ فرمایا ہاں حضرت عباس نے کہا: اے امیر المؤمنین! میرا اور
ان کے درمیان فیصلہ کر دیجئے۔ فرمایا کہ میں نہیں اس خطا کا واسطہ دیتا
ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں، جو ہم چھوڑیں
وہ صدقہ ہے اس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ذات مرویہ
تھے۔ صحابہ کی جماعت نے کہا کہ واقعی حضور نے یہ فرمایا ہے۔ پھر آپ نے
حضرت علی اور حضرت عباس کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا آپ دونوں
حضرت جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے؟
دونوں حضرات نے کہا کہ واقعی ایسا ہی فرمایا ہے حضرت عمر نے کہا کہ میں
آپ حضرت کو اس بارے میں بتا ہوں کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فی کے ساتھ مخصوص فرمایا تھا جبکہ یہ خصوصیت

أَرْضَيْنِي مِمَّا مِنْ فِدَائِي وَسَمِعْتُهُمَا مِنْ خَيْبَرٍ فَقَالَ
لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ أَلَا نُورِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَاقَةً إِنَّمَا يَا كُلُّ
أَلِ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ
لَا أَدْعُ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَصْنَعُهُ فِيهِ لَكَ صَنَعْتُهُ قَالَ فَهَجَرْتُهُ فَأَطْلَمْتُهُ
فَكَمْ تَكَلَّمْتُهُ حَتَّى مَاتَتْ

۱۶۳۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ أَخْبَرَنَا
ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْأَنْهَرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا
نُورِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَاقَةً

۱۶۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ
أَوْسٍ بْنِ الْحَدَّادِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَبْرِ ابْنَ مُطْعِمٍ
ذَكَرَ لِي مِنْ حَدِيثِهِ ذَلِكَ أَنَّهُ نَظَلَّتْ حَتَّى دَخَلَتْ
عَلَيْهِ فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ أَنُظَلَّتْ حَتَّى أَدْخَلَ عَلَيَّ
عَمْرًا فَاتَّاهُ حَاجِبَةٌ يَزِفُ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي
عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعِيدٍ؟ قَالَ
نَعَمْ، فَأَذِنَ لَهُمْ ثُمَّ قَالَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ؟
قَالَ نَعَمْ. قَالَ عَبَّاسٌ يَا أَوْبَرَ أَلَمْؤِ مِينَئِينَ أَقْضِ
بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا قَالَ أَنْشِدْ كُفْرًا لِلَّهِ الَّذِي
يُأْذِنُ تَقْدِيمَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا نُورِثُ
مَا تَرَكْنَا صَدَاقَةً يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَفْسَهُ، فَقَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذَلِكَ فَأَقْبَلَ
عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ؟ قَالَا قَدْ
قَالَ ذَلِكَ، قَالَ عَمْرٌ فَإِنِّي أَحَدُ شُكْرٍ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ
إِنَّ اللَّهَ قَدْ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي هَذَا النُّقْطَةِ بِشَيْءٍ كُنْتُمْ يُعْطِيهِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَقَالَ
عَدُوٌّ جَلَّ: مَا أَقَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ إِلَى قَوْلِهِ
قَدِيرٌ، فَكَانَتْ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، وَاللَّهُ مَا اخْتَارَ هَذَا وَتَكْرَرًا لِبَشَائِرِهَا
عَلَيْكُمْ لَقَدْ أَعْطَاكُمْ مَوَدَّةً وَبَيْنَهَا حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا
هَذَا الْمَالُ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْفِقُ
عَلَى أَهْلِهِ مِنْ هَذَا الْمَالِ نَفَقَةً سَنِيَّةً ثُمَّ يَأْخُذُ
مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلٍ مَالِ اللَّهِ فَعَمَلٌ بِذَلِكَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتِهِ، أَنْشَدَكُمْ
بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ؟ قَالُوا نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ
وَعَبَّاسٍ: أَنْشَدَكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ؟
قَالَا نَعَمْ، فَتَوَقَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَبَضْتُهَا فَعَمِلَ بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ تَوَقَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَبَضْتُهَا
سَنَتَيْنِ أَعَمِلُ فِيهَا مَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
وَأَمَرْتُكُمْ بِحَبِيبَةٍ أَجِئْتُكِ تَسْأَلُنِي نَوْبَ بَيْتِكَ مِنْ ابْنِ
أَخِيكَ وَأَنَا فِي هَذَا أَيْسَأَلُنِي نَوْبَ بَيْتِكَ مِنْ ابْنِ
أَخِيكَ، فَقُلْتُ إِنَّ يَشْتُمَادُ قَعْتَهَا إِلَيْكُمْ بِذَلِكَ
فَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ؟ فَوَاللَّهِ الَّذِي
يَأْذِنُ بِهِ تَقْرُومُ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً
غَيْرَ ذَلِكَ حَتَّى تَقْرُومُ السَّمَاءَ، فَلَنْ عَجْزِي تَمَّا
قَادَ قَعَا إِلَى أَنَا أَكْفِيكُمْ مَا هَاهُنَا

۱۶۳۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ سَمِعْتُ شَيْخِي مَالِكًا
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقْتَرِبُ رَجُلٌ مِنِّي
وَيُنَادِي أَمَا تَذَكَّرْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَوْلَايَ نِسَائِي

کسی دوسرے کو میری رحمت نہیں فرمائی، جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے۔۔
جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو۔۔ (سورہ الحشر آیت ۱) چنانچہ یہ
حق خاص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کا تھا لیکن خدا کی قسم، آپ
حضرات کو جو پورے حضور اس سے لطف اندوز نہیں ہوئے اور نہ کسی
دوسرے کو آپ حضرات پر ترجیح دی بیشک وہ اس سے آپ کو عطا فرماتے
رہے اور انہی ہی سے یہاں تک کہ اس مال کی کچھ بچا ہے پس نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان زمینوں سے آبل و عیال کا سال بھر کا خرچہ چلا
پھر جو بچتا اُسے اللہ کے دوسرے مال کی طرح تقسیم فرمادیتے، چنانچہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی دنیا کا کہ جس کا یہاں کسی کو نہ رہے میں آپ صلی
کو خدا کے واسطے دیکر پوچھا ہوں کہ کیا یہ آپ کے علم میں ہے؟ سب نے کہا،
ہاں۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس سے کہا کہ میں آپ دونوں کو بھی خدا کا
واسطہ دیتا ہوں، کیا آپ دونوں کے علم میں یہ بات ہے؟ دونوں نے
کہہ دیا ہاں پھر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے قریب خاص
میں بلایا تو حضرت ابوبکر نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا جانشین ہوں چنانچہ انہوں نے اس پر قبضہ کر کے اسی طرح کیا جیسے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کو
اپنے خاص قریب میں بلایا تو میں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا جانشین ہوں چنانچہ انہوں نے اس پر قبضہ کر کے اسی طرح
کیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کیا کرتے تھے۔
پھر آپ دونوں میرے پاس آئے اور آپ دونوں کی بات ایک اور معاملہ پیش
آئی یعنی آپ اپنے پیچھے کے مال سے حصہ مانگتے آئے تھے اور یہ مجھ سے اپنی
جوئی کا حصہ اُس کے والد ماجد کے مال سے مانگتے تھے پس میں آپ
حضرات سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اُسے آپ کے پھر دو دوں، پس اگر
آپ اس کے سوا مجھ سے کسی اور فضیلت کے خواستگار ہیں تو اُس فضیلت میں جس
کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں کہ میں قیامت تک اس کا اس کے سوا
حضرت ابوبکر پر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری میراث کے دیندہ تقسیم
نہیں کیے جائیں گے بلکہ جو میں چھوڑ دوں اُس میں سے میری اڑدراج
مطہرات اور مہیا واکام کرنے والوں کے مصارف سے جو بچے

فَهُوَ صَدَقَةٌ

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُدُوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَرْوَاحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِينَ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدْنَ
أَنْ يَمُوتَنَّ عُمَانُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ قِيَالَتْ مُيَرَاتُهُنَّ
فَقَالَتْ عَائِشَةُ، أَلَيْسَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَوَرَّثَ مَا تَرَكَتُ صَدَقَةٌ؟
بَابُ ۹۲۱ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ؛

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ أَنَّ أَحْمَدَ بْنَ عَدُوَةَ
أَخْبَرَنَا يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَمَا أَرَأَيْتُمْ يَا مُؤْمِنِينَ مِنْ أَتْلَسِهِمْ
فَمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَوْ يَتْرُكُ وَقَاءً فَحَلِينَا
قَضَاءً ذَاكَ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ؛

بَابُ ۹۲۲ مِيرَاثِ الْوَلَدِ مِنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ
وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: إِذَا تَرَكَ رَجُلٌ أَوْ امْرَأَةٌ
بَنَاتًا فَلَهُمَا النِّصْفُ، وَإِنْ كَانَتِ ابْنَتَانِ أَوْ
أَكْثَرُ فَلَهُنَّ الثُّلُثَانِ، وَإِنْ كَانَ مَعَهُنَّ ذَكَرٌ
يُيَدِّي يَمْنَنْ شَرِكُهُمْ فَيُتَوَفَّى فَرِضَتُهُ فَمَا بَقِيَ
فَلِلذَكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ؛

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
وَهْبُ بْنُ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْحَقُّوْا الْفَرَاْضَ يَا أَهْلَ بَيْتِي فَهُوَ كَذَلِكَ رَجُلٌ ذَكَرٌ
بَابُ ۹۲۳ مِيرَاثِ الْبَنَاتِ؛

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا الْمُحَمَّدِيُّ حَدَّثَنَا سَعْدِيَانُ
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ ابْنُ أَبِي

وہ صدقہ ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا
جب وصال ہو گیا تو آپ کی ازواج مطہرات نے ارادہ کیا کہ حضرت
عثمان کو حضرت ابوبکر کے پاس میراث کا سوال کرنے کیلئے بھیجیں
تو حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ میرا کوئی وارث نہیں ہم جو
چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جو شخص مال چھوڑے وہ اُس کے
گھر والوں کا ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں مسلمانوں
کا اُن کی جان سے زیادہ مالک ہوں جو شخص مر جائے اور اُس
کے اوپر قرض ہو لیکن ادا کرنے کے لئے کچھ نہ چھوڑا ہو تو
اُس کا ادا کرنا ہمارے ذمے ہے لہذا وہ مال چھوڑے تو وہ اُس کے
وارثوں کا ہے۔

مال باپ کی طرف سے بیٹے کی میراث
زید بن ثابت کا قول ہے کہ جب کوئی مرد یا عورت
بیٹی چھوڑے تو اُس کے لئے نصف اور اگر وہ دو
یا زیادہ ہوں تو اُن کے لئے دو تہائی اور اگر اُن کے
ساتھ بیٹا بھی ہو تو دوسرے شرکا کو دے کر باقی مال سے مرد
کو عورت سے دو گنا دیا جائے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میراث اُس کے
حق دار لوگوں کو پہنچا دو اور جو باقی بچے تو وہ سب سے غریب
مرد کے لئے ہے۔

بیٹیوں کی میراث

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
کہ میں نے مکہ مکرمہ میں بیارہ گریا اور موت کے منہ میں جا پہنچی تو نبی کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے پاس بہت مال ہے اور ایک بیٹی کے سوا میری کوئی وارث نہیں تو کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر دوں فرمایا کہ نہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ نصف؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی کہ تہائی؟ فرمایا، خیر ہے تو تہائی بھی زیادہ۔ اگر تم اپنی اولاد کو والدہ چھوڑ دو تو یہ انہیں مفلس چھوڑنے سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تم جو کچھ ان پر خرچ کرتے ہو اسکا اجر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ جو رقم اپنی بیوی کے منہ میں دو اس کا بھی پھر میں نے عرض کی میں ہجرت کے بعد پیچھے رہ جاؤنگا؟ فرمایا کہ تم پیچھے نہیں چھوڑے جاؤ گے اور جب بعد بھی تم جو کام رضائے الہی کیلئے کھد گے تو اس کے باعث تمہاری قدر و منزلت اور درجات میں اضافہ ہوگا اور میرے بعد کہتے ہی لوگ تم سے نفع پائیں اور کہتے ہی لوگ تم سے نقصان اٹھائیں لیکن افسوس ہے سعد بن خولہ کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو افسوس ہوتا رہا کیونکہ ان کا مکہ مکرمہ میں وصال ہو گیا تھا۔ سفیان! در سعد بن خولہ نے کہا جو بنی عامر بن لوئی کے ایک فرد تھے۔

اسود بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ
تعالیٰ عنہ ہمارے پاس یمن میں معلم اور امیر بن کر تشریف لائے تو
ہم نے اُن سے ایک ایسے متوفی کے بارے میں پوچھا
جس نے ایک بیٹی اور ایک بہن پیچھے چھوڑی تو
انہوں نے آدھا مال بیٹی کو اور آدھا بہن کو
دیا۔

پوتے کی میراث جبکہ بیٹا زندہ نہ ہو۔
 نذرین ثابت کا قول ہے کہ بیٹے کا بیٹا خود بیٹے کے حکم میں ہے جبکہ ان کے
 سوا اور اولاد نہ ہو پوتے بیٹوں کی طرح اور پوتیاں بیٹیوں کی طرح ہیں
 اور انہیں بھی اسی طرح ترکہ لے گا جیسے انہیں اور وہ بھی اسی طرح وراثت
 کو محروم کریں گے جیسے یہ لکینی بیٹے کی موجودگی میں پوتا میراث نہیں پائے گا
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میراث اُس

١٢٠- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِم حَدَّثَنَا
وُحَيْبٌ حَدَّثَنَا بَنُو كَأْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

کے حقدار لوگوں تک پہنچا دو اور جو مال باقی بچے وہ اس مرد کا ہے جو سب سے نزدیک ہو۔

بیٹی کے ہوتے ہوئے نواسی کی میراث،

ہزعل بن خزیمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیٹی، پوتی اور بہن کے حصے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ بیٹی کے لئے نصف اور بہن کے لئے نصف ہے اور تم حضرت ابن مسعود کے پاس جاؤ یقین ہے کہ وہ بھی میرے مطابق ہی بتائیں گے۔ پس حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا اور حضرت ابو موسیٰ کی بات انہیں بتائی گئی، اگر میں چاہا بوجہ کرایہ لیا کہوں تو بھٹک گیا اور میراث یافتہ لوگوں سے نہ رہا میں نہیں وہی فیصلہ بتاؤں گا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹی کے لئے نصف اور پوتی کا چھٹا حصہ۔ یوں پورے دو تہائی ہو گئے اور جو باقی بچا وہ بہن کا ہے۔ پھر ہم حضرت ابو موسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے

اور انہیں حضرت ابن مسعود کا ارشاد بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ جب تک

باپ اور بھائی کے ہوتے ہوئے وادائی میراث

ابو بکر ابن عباس اور ابن زبیر کا قول ہے کہ وادائی باپ ہے حضرت ابن عباس نے پڑھایا یا نبی آدم واجبہ ملکہ ابالی ابراہیم و یعقوب۔

اور یہ کسی سے منقول نہیں کہ کسی ایک صحیحی حضرت ابو بکر کی ان

کے زمانہ میں مخالفت کی ہو حالانکہ اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کے اصحاب بکثرت موجود تھے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ پوتا میراث دار ہے

گا کہ میراث بھائی اور میں اپنے پوتے کی میراث نہیں پاؤں گا۔ حضرت عمر حضرت

علی، حضرت ابن مسعود اور حضرت زبیر بن ثابت سے مختلف اقوال

منقول ہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میراث اس کے مستحق لوگوں

تک پہنچا دو اور جو باقی بچے وہ اس کا ہے جو سب سے

نزدیک ہو۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

فرمایا کہ جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَقُّوْا

الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرْنَا

بِأَهْلِهَا ۚ وَكَانَ ابْنُ ابْنَةِ ابْنٍ مَعَ ابْنَتِهِ ۚ

۱۶۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

أَبُو قَبِيْسٍ سَمِعْتُ هُذَيْلَ بْنَ شُرَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ

أَبُو مُوسَى عَنِ ابْنَةِ وَلَدِ ابْنَةِ ابْنٍ وَآخِيتَ فَقَالَ:

لِلْإِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْأَخِيتِ النِّصْفُ وَآبُ ابْنٍ

مَسْعُوْدٍ فَسَمِعْتُ يَعْنِي، فَسَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَأَخْبَرَهُ

بِقَوْلِ أَبِي مُوسَى فَقَالَ، لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذَا وَمَا أَنَا

وَنَ الْمُتَعَلِّمِينَ، أَقْضَيْتِي فِيهِمَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْإِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْإِبْنَةِ ابْنِ السُّدَّاسِ

تَكْمِلَةُ الثَّلَاثِينَ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأَخِيتِ، فَاتَيْنَا أَبَا

مُوسَى فَأَخْبَرْتَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ: كَا

تَسْأَلُونِي مَا دَامَ هَذَا الْحَبْرُ فِيكُمْ ۚ

بِأَهْلِهَا ۚ وَكَانَ ابْنُ ابْنَةِ ابْنٍ مَعَ ابْنَتِهِ ۚ

الْأَخُوَّةُ. وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ:

أَلْجَدُّ أَبٌ وَقَدْ رَأَى ابْنُ عَبَّاسٍ: يَا بَنِي آدَمَ وَتَبَعَتْ

مَلَكَةُ آدَمَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ وَآدَمُ وَتَبَعَتْ، وَكُلُّ يَدٍ كَرَّمَ

أَنَّ أَحَدًا أَخَالَفَ أَبَا بَكْرٍ فِي زَمَانِهِ وَأَصْلَحَ ابْنُ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُونَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:

يَرِثُنِي ابْنُ ابْنِي دُونَ إِخْوَتِي، وَلَا أَرِثُ أَنَا ابْنَ

رَأْبِي. وَيَذْكُرُ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ قَوْلَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَزَيْدِ

أَقَاوِيلَ مُخْتَلِفَةً ۚ

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا سَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

وَهَيْبٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

الْحَقُّوْا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرْنَا

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

کہ اگر خدائے سوا میں کسی کو غلیل بنانا تھا تو اسے بنانا لیکن مملای
دوسری میں زیادہ فضیلت ہے یا فرمایا کہ یہ زیادہ بہتر ہے، انہوں
(حضرت ابو بکر) نے دادا کو باپ کی جگہ قرار دیا یا یہ فرمایا کہ اس کا
فیصلہ باپ کی جگہ کیا۔

اولاد کی موجودگی میں خاندان کی میراث

عطاء کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے فرمایا: قبل ازین مال اولاد کے لئے اور وصیت والہین
کے لئے تھی پس اللہ تعالیٰ نے جو پسند فرمایا اس میں سے غصہ
فرمادیا اور اب یہ مقرر فرمایا کہ ایک مرد کو دو دھوروں کے برابر حصہ
ملے گا اور والہین میں سے ہر ایک کے لیے چھ حصہ رکھا بیوی کے
لئے آٹھواں اور خاوند کے لئے چوتھائی ادا ملا نہ ہو تو خاوند کو
نصف اور بیوی کو چوتھائی ملے گا۔

اولاد وغیرہ کی موجودگی میں میاں بیوی میراث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فیصلہ فرمایا کہ سنی چھان کی جس عورت کا بچہ گمراہ کیا ہے اسے
ایک غلام یا لونڈی بخون بہا دیا جائے پھر وہ عورت وفات
پانگی جس کو خون بہا دلا گیا تھا تو رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ میراث اس عورت
کے بیٹے اور خاوند کو ملے گی اور خون بہا غصبہ
کے ہے۔

بیٹیوں کی موجودگی میں بہنوں کی میراث جو غصبہ ہیں

ابو ہریرہ نے اسود سے روایت کی ہے کہ حضرت
معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں قبیلہ
فرمایا کہ بیٹی کو نصف اور بہن کو نصف ملے گا پھر سلیمان

أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ مَعَهُ إِذْ هُوَ الْكَمَةُ حُلِيلًا لَا تَحْدُثُ وَلَكِنْ خَلَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ: أَوْ قَالَ خَيْرُ قَاتِلَةِ أُنْذَلَهُ أَبَا أَوْ قَالَ قَضَاءُ أَبَا

بَابُ مِيرَاثِ الزَّوْجِ مَعَ الْوَلَدِ وَغَيْرِهِ:

۱۶۲۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ وَرَقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَطِيَّةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ، وَكَانَتْ النِّصْفَةُ لِلْوَالِدَيْنِ، فَتَسَخَّرَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ لِيُجْعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ، وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ كُلِّ وَاحِدٍ مِمَّا تَسَخَّرَ، وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الْيَمِينِ وَالزَّوْجِ، وَاللَّحْظُ الشَّطْرَ وَالزَّوْجِ:

بَابُ مِيرَاثِ الْمَرْأَةِ وَالزَّوْجِ مَعَ الْوَلَدِ وَغَيْرِهِ:

۱۶۲۵. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شَرِيكَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَيْنٍ لِمَرْأَةٍ مِنْ بَنِي لُحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغَرَّةٍ عَبْدًا أَوْ أَمَةً، ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغَرَّةِ تَوَقَّيْتُ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَأَنَ مِيرَاثِهَا لِبَيْتِهَا وَزَوْجِهَا، وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا:

بَابُ مِيرَاثِ الْأَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَةٍ:

۱۶۲۶. حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: قَضَى فِينَا مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّصَفُّ

راوی نے کہا کہ ہمارے درمیان فیصلہ فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک کا ذکر نہ کیا۔

ابو قیس نے بزرگ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اس کا وہی فیصلہ کروں گا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا تھا کیونکہ نصف، ہوتی کے لئے چھ حصہ ہے اور جو باقی بچے وہ بہن کے لئے ہے

کئی بہنوں اور ایک بھائی کی میراث

محمد بن یحییٰ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے پاس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے جبکہ میں بیمار تھا چنانچہ آپ نے وضو کے لئے پانی منگو کر وضو فرمایا، پھر اپنے وضو کا پانی ہلکا پانی میرے اوپر چھڑکا تو مجھے افاتہ ہو گیا میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میری کئی بہنیں ہیں۔ پس میراث کی آیت

نازل ہو گئی میراث

ارشاد ربانی ہے: اے محبوب! تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں، تم فرما دو کہ اللہ تمہیں کلام میں فتویٰ دیتا ہے اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ اس سے اس کی بہن کا ادھار ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہو گا جبکہ بہن کے اولاد نہ ہو۔ پھر اگر دو بہنیں ہوں تو ترکہ میں ان کا دو تہائی اور اگر بھائی بہن ہوں، مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر اللہ ہمارے لئے صاف بیان فرماتا ہے: ابوالسحاق کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آخر میں

عورت کے دو حجاز اور بھائی نہیں۔ ایک ان میں سے اس کی والدہ سے اور دوسرا خاوند ہو

لِلْأَبْنَةِ وَالْأَخْتِ، ثُمَّ قَالَ سَلِمَةُ قَطْعِي فَيْتَا وَلَمْ يَذْكُرْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۴۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُرَيْثٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَا قَضِيَّةَ فِيهَا يَقْدَرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلْأَبْنَةِ لِلْأَخْتِ وَلَا بَنَةَ الْإِبْنِ السَّدُوسِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأَخْتِ: بِأَنْتِ مِيرَاثُ الْأَخَوَاتِ وَالْأَخَوَةِ

۱۶۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ نَضَحَ عَلَى مِوْنٍ وَطُوبِئِهِ فَأَفْتَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا فِي أَخَوَاتٍ فَتَوَلَّتْ آيَةُ الْفَرَاغِ

۱۶۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي نَزَلَتْ خَاتِمَةُ سُورَةِ النِّسَاءِ لِيَسْتَفْتُوكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَا أُخْتُ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِيهَا إِنْ تَرَكَ إِمْرَأَةً وَلَدًا فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الشُّلْثَانِ مِمَّا تَرَكَ وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلَّذَكَرِ مِثْلُ حَقِّ الْأُنثِيَيْنِ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي نَزَلَتْ خَاتِمَةُ سُورَةِ النِّسَاءِ لِيَسْتَفْتُوكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ

۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي نَزَلَتْ خَاتِمَةُ سُورَةِ النِّسَاءِ لِيَسْتَفْتُوكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ

حضرت علی کا قول ہے کہ خاوند کے لئے نصف، ماں جائے بھائی کے لئے چھٹا حصہ اور باقی سے دونوں کے لئے برابر برابر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں مسلمانوں کا اُن کی جان سے بھی زیادہ مالک ہوں۔ پس جو فوت ہو جائے اور مال چھوڑے تو وہ اس کے ترکہ پانے والے عصبہ کا ہے اور جس نے بوجھ (قرض) اور اہل و عیال چھوڑے ہوں تو اُن کا نگران میں ہوں، لہذا اس کے لئے مجھے بلا جانا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میراث اُس کے وارثوں تک پہنچا دو اور جو باقی بچے تو وہ سب سے قریبی مرد کا ہے۔

رحم کے رشتے

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آیت ذَلِكُنَّ جَعَلْنَا مَوَالِيَّ وَالَّذِينَ عَاقَدَتِ اَيْمَانَكُمْ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مہاجر جو مدینہ منورہ میں آئے تو رحم کے رشتوں کو چھوڑ کر انصاری بننے کی میراث پانہ، اس اخوت کے باعث جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے درمیان قائم فرمادی تھی جب آیت جَعَلْنَا مَوَالِيَّ نَازِل ہوئی تو اُس نے وَالَّذِينَ عَاقَدَتِ اَيْمَانَكُمْ کے حکم کو ملحوظ کر دیا۔

لعان کرنے والوں کی میراث

تابع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مالک زمانہ میں اپنی بیوی پر لعان کیا اور اُس کے بچے سے انکار کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن دونوں کے درمیان

وَالَّذِينَ مِنَ الْاُمَمِ السُّدُسُ وَمَا بَقِيَ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ ۝

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ (سُرَّيْمِلَ عَنْ ابْنِ حَصِينٍ عَنْ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ مَرْيُوتَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَاتَ وَتَرَكَ مَا لَكُمْ لَهُ لِمَوَالِي الْعَصَبَةِ، وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا أَوْ ضَيْعًا فَإِنَّا وَكَيْتُهُ فَلَا دُعَى لَهُ ۝

۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ زَوْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْاِحْقَاقُ الْقَدَرُ يُخْضِرُ بِأَهْلِهِ مَا قَدْ تَرَكَتِ الْقَدَرُ يُخْضِرُ فَلَا دُعَى لِرَجُلٍ ذَكَرَ ۝

بَابُ ذَوَى الْاَرْحَامِ ۝

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اسْمَاعِيلَ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِرَبِّ اَسَامَةَ حَدَّثَكُمْ زُرَيْعٌ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عَجَلٍ جَعَلْنَا مَوَالِيَّ وَالَّذِينَ عَاقَدَتِ اَيْمَانَكُمْ، قَالَ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَبْرُثُ الْاَنْصَارِيُّ الْمُهَاجِرِيَّ ذَوْنَ ذَوَى رَحْمَةٍ لِاَخَوْتِهِ النَّبِيِّ اَخِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ، فَلَمَّا تَذَلَّتْ جَعَلْنَا مَوَالِيَّ قَالَ نَسَخْتَهَا وَالَّذِينَ عَاقَدَتِ اَيْمَانَكُمْ ۝

بَابُ مِيرَاثِ الْمَلَاعِنَةِ ۝

۱۶۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا كَانَتْ اِمْرَاَتُهُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

تفریق کروادی اور لڑکا عورت کو دلا یا۔
بچہ عورت کو ملے گا خواہ وہ آزاد ہو یا نوکری۔

— — — — —

عروہ بن نمر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت عقبہ نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص سے عہد لیا کہ زمرہ کی نوکری کے بچے کو اپنی تحویل میں لے لینا کیونکہ وہ میرا بے فرج مکہ کے سال حضرت سعد نے اُسے اپنی تحویل میں لے لیا اور کہا کہ یہ میرا بھتیجا ہے اور اس کے بار میں مجھ سے عہد لیا گیا تھا حضرت عبد بن زمرہ کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ یہ میرا بھائی ہے کیونکہ یہ میرا باپ کی نوکری سے انہیں کے بستر پر پیدا ہوا ہے پس دونوں ایک دوسرے کو لیکر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے حضرت سعد عرض گزار ہو کہ یا رسول اللہ میرا بھتیجا ہے اور اس کے بارے میں مجھ سے عہد لیا گیا تھا حضرت عبد بن زمرہ نے کہا کہ یہ میرا بھائی ہے۔

کیونکہ میرے والد کی نوکری کا بیٹا ہے اور انہیں کے بستر پر پیدا ہوا ہے پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے عبد بن زمرہ ایہ تمہارا بچہ ہے کیونکہ تجھ کا جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کے لئے پختہ میں پھر آپ نے اُمّ المؤمنین حضرت سودہ بنت زمرہ سے فرمایا کہ اس لڑکے سے پردہ کرنا کیونکہ آپ اسے حضرت عقبہ کے مشابہہ دیکھا چنانچہ یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ اسی کلبے جس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔

ولاء اوس کے لئے ہے جو آزاد کرے۔
گھر بے گھر کے بارے میں حضرت عمرؓ کا قول ہے کہ وہ آزاد ہے۔
اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے بربرہ کو خرید لیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے خرید لو کیونکہ ولاء اوس کے لئے ہے جو آزاد کرے اور اس کو ایک بکری دی گئی تو حضور نے فرمایا کہ یہ اوس کے لئے صدقہ اور ہمارے لیے بدلہ ہے۔ حکم راوی کا بیان ہے کہ اوس کا خاندان آزاد تھا حکم کا قول مرسل ہے کیونکہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاهَا وَالْحَقُّ الْوَلَدُ بِالْمَدْرَةِ ۖ
يَا ذَهْلَقُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ حُرَّةً
كَانَتْ أَوَامَةً ۖ

۱۶۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَدْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ عُثْبَةُ عَهْدًا إِلَى أَخِيهِ سَعْدًا ابْنِ ابْنٍ وَلَيْدَةَ زَمْعَةَ مِثِّي فَأَقْبَضَهُ إِلَيْكَ، فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدًا فَقَالَ: ابْنُ أَخِي عَهْدًا إِلَى فَيْهِ، فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ: ابْنُ ابْنٍ وَلَيْدَةَ ابْنِي وَلَدًا عَلَى فِرَاشِهِ فَنَسَا وَقَالَ ابْنُ ابْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهْدًا إِلَى فَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَمْعَةَ ابْنُ ابْنٍ وَلَيْدَةَ ابْنِي وَلَدًا عَلَى فِرَاشِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ اللَّهِ زَمْعَةُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ شَقَّهَا لِسُودَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ اِخْتِجَبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبْهِهِ يُعْتَبَهُ فَمَا رَأَاهَا حَتَّى لَيْحَى اللَّهُ ۖ

۱۶۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ سَمَ بَا هَرِيرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْوَلَدُ لِصَاحِبِ الْفِرَاشِ ۖ
بَابُ ۹۳۶ الْوَلَدُ لِمَنْ أَعْتَقَ، وَمِيرَاثُ الْلَقِيطِ، وَقَالَ عَمْرُو الْقَيْطُ حَدَّثَ

۱۶۵۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اشْتَرَيْتُ بَدْرَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرِيهَا فَإِنَّ الْوَلَدَ لِمَنْ أَعْتَقَ. وَأُهْدِي لَهَا مَنَاءً فَقَالَ: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ. قَالَ الْحَكَمُ وَكَانَ زَوْجَهَا حُرًّا، وَقَوْلُ الْحَكَمِ مُرْسَلٌ

اُسے غلام دیکھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: - ولاء امی کے لئے ہے جو آزاد کرے۔

سائبہ کی میراث

ہنر میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مسلمان سائبہ کے نہیں چھوڑا کرتے ہاں زمانہ جاہلیت کے لوگ سائبہ کیا کرتے تھے۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بریرہ کو آزاد کرنے کے لئے خرید لیا لیکن اُس کے مالک ولاد کی شرط رکھتے تھے۔ یہ عرض گزار ہوئیں: - یا رسول اللہ! میں نے آزاد کرنے کے لئے بریرہ کو خرید لیا ہے۔ لیکن اُس کے مالک ولاد کی شرط اڑاتے ہیں۔ فرمایا کہ تم آزاد کر دو کیونکہ ولاد امی کے لئے ہے جو آزاد کرے یا یہ فرمایا کہ قیمت ادا کر دو۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اُسے خرید کر آزاد کر دیا اور اختیار بھی دے دیا۔ اُس نے کہا کہ اگر مجھے اتنی دولت دی جائے تب بھی اُس کے ساتھ نہ رہوں۔ اُس کا خاوند آزاد تھا یہ اسود کا قول منقطع ہے اور حضرت ابن عباس کا قول کہ میں نے اُسے غلام دیکھا زیادہ صحیح ہے۔

غلام انا کی مرضی کے خلاف کمرے کو گناہ ہے

ابراہیم بن علی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے پاس قرآن کریم کے سوا اور کوئی کتاب نہیں جس کو ہم پڑھیں ماسوائے اس صحیفہ (کتاب) کے راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اُسے نکالا تو اُس میں زخموں کا بیان اور آؤشوں کا نصاب درج تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ اُس میں تھا کہ غیر سے ٹور تک مدینہ منورہ حرم ہے پس جو کوئی اس میں غیبات پیدا کرے یا دین میں غیبات پیدا کرنے والے کو چہنا دے تو اُس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ قیامت کے روز نہ اُس

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَأَيْتُهُ عَبْدًا ۚ

۱۶۵۷- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ۚ

باب ۹۳ مِيرَاثُ السَّائِبَةِ ۚ

۱۶۵۸- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَبِيصٍ عَنْ هَزْرَبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْإِسْلَامِ لَا يَسْتَبُونَ: وَإِنْ أَهْلَ الْبَاطِلَةِ صَانُوا يَسْتَبُونَ ۚ

۱۶۵۹- حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوْرَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ لِنُعْتِقِهَا وَلَا شَرَطَ أَهْلُهَا وَكَافَرَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ لِنُعْتِقِهَا وَإِنَّ أَهْلَهَا يَشْطَرُونَهَا وَكَافَرَهَا فَقَالَ أَعْتِقِهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ، أَوْ قَالَ أَعْطَى الثَّمَنَ، قَالَ فَاشْتَرَتْهَا فَأَعْتَقَتْهَا. قَالَ وَخَيْرٌ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا. وَقَالَتْ لَوْ أُعْطِيتُ كَذَا وَكَذَلِكَ مَا كُنْتُ مَعَهُ. وَقَالَ الْأَسْوَدُ وَكَانَ رَوْجَهَا حَدًّا، قَوْلُ الْأَسْوَدِ مُنْقَطِعٌ. وَقَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ: رَأَيْتُهُ عَبْدًا ۚ

باب ۹۳۸ اِشْتِمَ مِنْ تَبَرٍّ مِنْ مَوْلَاهُ ۚ

۱۶۶۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا بَعْدُ تَاكِتُ كَاتِبٌ نَعْدُكَ الْكِتَابَ اللَّهُ غَيْرُ هَذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ فَلَخَّرَ جَهَا هَذَا فِيهَا أَشْيَاءُ مِنَ الْبَحْرِ أَحَابَ وَأَسْتَانِ الْإِلِيلِ، قَالَ وَفِيهَا: الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ غَيْرِ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدًّا ثَا أَوْأَى عُدَا ثَا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ

کا کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نفل نیز جو غلام اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر دوسرے لوگوں سے دوستی کرے تو اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ قیامت کے روز نہ اس کا کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نفل اور نہ مسلمانوں کا کسی کو۔۔۔ بڑا ہونا ایک ہے، اور نبی مسلمان بھی اس کی کوشش کرے اور جس نے مسلمان کی بڑا ہونا تو اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت، قیامت کے روز نہ اس کا کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نفل

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ولادہ کو بیچنے اور مہر کرنے سے منع فرمایا ہے۔

جس کے ہاتھ پر کوئی کافر مسلمان ہو

حسن کے خیال میں اس کے لئے ولادہ نہیں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولادہ اس کے لئے ہے جو آزاد کرے تبیم داری سے اس کا مرفوعاً ہونا منقول ہے۔ فرمایا کہ اُن کی زندگی اور موت میں وہ لوگوں کے اُن کی جان سے زیادہ مالک میں اور لوگوں نے اس خبر کی صحت میں اختلاف کیا ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہؓ آزاد کرنے کے لئے ایک لونڈی خریدنے کا ارادہ تو اس کے مالکوں نے کہا کہ ہم اس شرط پر بیچتے ہیں کہ اس کی ولادہ ہمارے لئے ہوگی پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ چیز تمہارے لئے مانع نہیں کیونکہ اسی کے لئے ہے جو آزاد کرے۔

آوردہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے ہریرہ کو خرید لیا تو اس کے مالکوں نے ولادہ کی شرط رکھی جب میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ اُسے آزاد کرو کیونکہ ولادہ اُسی کے لئے ہے جس نے چاندی دی۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے اُسے

وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ قَلِيلٌ، وَمَنْ قَالِي قَوْمًا بِغَيْرِ ذِي مَوْلَانِهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ قَلِيلٌ، وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْغِي بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْطَرَهُمْ سِلْمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ قَلِيلٌ

۱۶۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْنَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَبْتِهِ

بِأَدْنَاهُمْ ۱۶۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْنَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَبْتِهِ

وَكَانَ الْحَسَنُ لَا يَرَى لَهُ وَلاَ بَيْعَ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَ يُذَكَّرُ عَنْ تَيْبِيمِ الدَّارِ رَفْعُهُ قَالَ: هُوَ أَفْوَى النَّاسِ بِمَحْيَاةٍ وَمَمَاتِهِ: وَاخْتَلَفُوا فِي صِحَّةِ هَذَا الْخَبَرِ

۱۶۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً فَعَتَقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا لَا يَبِيعُكِهَا عَلِيٌّ إِنَّ وَلَاءَهُمَا لَنَا

فَذَكَرْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا يَمْنَعُكِ ذَلِكَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ۱۶۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا جَدِيدٌ عَنْ

مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اشْتَرَيْتُ بَرِيَّةً فَاشْتَرَكْتُ أَهْلَهَا وَكَأَنَّهُمَا خَدَّ كَرْتُ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَعْتَقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ

آزاد کر دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بلا کر خاوند کے بارے میں اختیار دیا۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ اگر مجھے انہی دولت دی جائے تب بھی اس کے پاس ایک رات نہ رہوں پس اس نے آزاد کرنا پسند کیا۔

کھا عورت و لڑکی اور ارث ہوگی

تابع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے برسرہ کو خریدنے ارادہ کیا۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ وہ لوگ و لڑکی شرط رکھتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسے خرید لو جو تکہ و لڑکی تو اسی کے لئے ہے جو آزاد کرے۔

اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ و لڑکی اس کے لئے ہے جس نے چاندی دی اور احسان کیا۔

آزاد کردہ غلام اسی قوم میں شمار ہے اور بھانجا بھی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قوم کا آزاد کردہ غلام اُن کے اپنے افراد میں شمار ہوتا ہے یا جو کچھ آپ نے فرمایا۔

قاوہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہیں کا بیٹا اسی قوم سے ہے یا اُن کے افراد میں شامل ہوتا ہے۔

قیدی کی میراث

حضرت شریک دشمن کے قبضے میں بھی قیدی کو میراث دلاتے اور فرماتے کہ وہ اس کا نیا و صاحب مندر ہے حضرت عمر بن عبد العزیز کا قول ہے کہ قیدی کی وصیت اس کا آزاد کرنا ہے اور کچھ مال میں اس کے تصرف کو جائز سمجھو جب تک اپنے دین سے نہ بھرے

أَعْطَى الْوَرِقَ، قَالَتْ فَأَعْتَقَهَا قَالَتْ خَدَاءَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَيْرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَقَالَتْ لَوْ أَعْطَانِي كَذَا أَوْ كَذَا مَا بَشْتِ عِنْدَكَ فَأَخْتَارَتْ نَفْسَهَا ۖ

بَابُ مَا يَرِثُ الْمَسَاءِمُ مِنَ الْوَلَاءِ ۖ ۱۶۶۴. حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيدَةَ فَقَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ يَشْتَرِطُونَ الْوَلَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ شَرَيْتَهَا فَلَيْسَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ۖ

۱۶۶۵. حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ وَوَلَّى التَّعْمَةَ ۖ بَابُ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَابْنُ الْأَخْتِ مِنْهُمْ ۖ

۱۶۶۶. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قَتَرَةَ وَتَدَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ أَوْ كَمَا قَالَ ۖ ۱۶۶۷. حَدَّثَنَا أَبُو أُوَلَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ابْنُ أَخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ أَوْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ۖ

بَابُ مِيرَاثِ الْأَسِيرِ قَالَ: وَكَانَ سُدْرَةُ يُوْرَثُ الْأَسِيرُ فِي أَيْدِي الْعَدُوِّ وَيَقُولُ هُوَ أَخُو جِرَائِكِهِ. وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: أَجْزُوصِيَّةُ الْأَسِيرِ وَعَتَا قَهْ وَمَا صَنَعَ فِي مَالِهِ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ عَنْ دِينِهِ فَإِنَّمَا هُوَ مَالُهُ

کیونکہ وہ اسی کامل ہے اُس میں جو چاہے کرے۔
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مال چھوڑا وہ
اُس کے وارثوں کا ہے لے لے ہے اور جس نے بوجھ (قرض) چھوڑا تو وہ
ہمارے ذمے ہے۔

مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں
جو میراث کی تقسیم سے پہلے مسلمان ہو گیا اُسے میراث سے
حصہ نہیں ملے گا۔

عمر بن عثمان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کافر
کی اور کافر مسلمان کی میراث نہیں پاتا۔

نصرانی غلام اور مکاتب کی میراث

اس کا گناہ جو اپنے بچے کا انکار کرنے

جو کسی کا بھائی یا بھتیجا اس نے کا دعویٰ کیے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت سعد

بن ابی وقاص اور حضرت عبد بن زمرہ ایک لڑکے کے بارے میں جھگڑے

حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے۔ عتبہ

بن ابی وقاص نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ یہ ان کا بیٹا ہے اس کی صورت

ملاحظہ فرمائیے۔ حضرت عبد اللہ بن زمرہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ!

یہ میرا بھائی ہے، میرے والد ماجد کے بستر پر ان کی لڑائی سے پیدا

ہوا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی صورت ملاحظہ

فرمائی تو عتبہ کے ساتھ صاف مشابہت نظر آئی پس فرمایا اللہ عہد یہ لڑکا تمہارا

ہے کیونکہ بچہ اُسی کا جس کے بستر پر پیدا ہوا اور نانی کے لئے پھڑ میں اور

اُسے سودہ بنت زمرہ اس سے پروردہ کرنا حضرت صدیقہ کا بیان ہے

کہ حضرت سودہ نے اُسے بالکل نہیں دیکھا۔

جو کسی غیر کو اپنا باپ بتائے

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی

يُصْنَعُ فِيهِ مَا يَشَاءُ ۖ
۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَلَيْكَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ عِدِّي عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ مَا لَا فَلَاحَ لَهُ
وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَلَيْتَ ۖ

بَابُ ۹ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا
الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ، وَإِذَا أَسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يُقَسَّمَ
الْمِيرَاثُ فَلَا مِيرَاثَ لَهُ ۖ

۱۶۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ
عُمَرَ عَنْ أَسَمَةَ بِنْتِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ
الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ ۖ

بَابُ ۱۰ مِيرَاثُ الْعَبْدِ الْمُتَّصِرِ فِي
مُكَاتَبِ النَّصْرَانِي، وَإِذَا شِمَّ مِنْ أَنْتَغَى مِنْ وَلَدِهِ
بَابُ ۱۱ مَنْ ادَّعَى أَنْهُ ابْنُ أَخِي ۖ

۱۶۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
الْثَّيْتُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ
وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدُ هَذَا يَا رَسُولَ
اللَّهِ ابْنُ أَخِي عَتَبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَهْدًا لِي إِذْ قُلْتُ
أَنْظُرْ لِي فِيهِ، وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَمْعَةَ هَذَا اخِي
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَدٌ عَلَى فِدَائِي مِنْ وَلِيدَتِي، فَخْطَرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَيْبَةَ فَدَايَ
شَيْبَةَ بَيْتًا بِعَتَبَةَ فَقَالَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ الْأَوْكَا
لِلْفِئَاشِ وَلِلْعَاهِدِ الْحَجَرِ وَاحْتَجَبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ
بِنْتُ زَمْعَةَ، قَالَتْ فَكُوِيَ سَوْدَةُ قَطْعًا ۖ

بَابُ ۱۲ مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ ۖ
۱۶۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدًا هُوَ

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو اپنے باپ کے سوا کسی اور کے متعلق دعویٰ کرے اور وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں تو اس پر جنت حرام ہے۔ پھر میں نے حضرت ابو بکرؓ سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دونوں کانوں کے ساتھ سنا اور دل میں محفوظ رکھا ہے۔

عراک بن مالک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے آبا و اجداد سے منہ نہ پھرو، جو اپنے باپ سے منہ پھیر کر دوسرے کو باپ بنائے تو یہ کفر ہے۔

عورت کسی کے متعلق دعویٰ کرے کہ یہ اس کا بیٹا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دو عورتیں عقیں جن میں سے ہر ایک کے ساتھ اس کا بیٹا تھا پس پھیرا آیا جو ان میں سے ایک کے بچے کو اٹھا کر لے گیا پس ان میں سے ایک کہتی تھی کہ وہ تمہارے بیٹے کو لے گیا اور دوسری کہتی کہ تمہارے کو لے گیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنا مقدمہ حضرت داؤد علیہ السلام کی بارگاہ میں لے گئیں۔

پس انہوں نے بڑی کے حق میں فیصلہ فرمادیا۔ وہ باہر نکل کر حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام سے ملیں اور انہیں واقعہ بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ چھری لاؤ تاکہ میں اسے تمہارے درمیان بانٹ دوں۔ چھوٹی عرض گزار ہوئی کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، ایسا نہ کیجئے یہ اسی کا بیٹا ہے۔ چنانچہ انہوں نے چھوٹی کے حق میں فیصلہ فرمادیا۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ خدایا قسم میں نے سیکین کا نظارہ اسی روز سنا اور نہ ہم تو مذہب کہا کرتے تھے

قیافہ شناسی

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک دفعہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوشی خوشی

ابن عبد اللہ اللہ حدیثنا خالد عن ابی عثمان عن سعد رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول: من ادعی الی غیر ابیہ وہو یحکم اللہ غیر ابیہ فالجنت علیہ خدام قد صدکہ لابی بکرہ فقال وانا سمعته اذخای ودعاہ قلبی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۶۶۲۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اخبرني عمر وعبد جعفر بن ربيعة عن عبد الله بن أبي هريرة عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال: لا تدعوا عن ابائكم فممن ترغب عن أبيه فهو كفر

باب ۹۲۳ اذا ادعت المرأة ابنا

۱۶۶۳۔ حَدَّثَنَا ابُو الیمان اخبرنا شعيب قال حدَّثنا ابوالزناد عن عبد الرحمن بن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال: كانت امرأتان معهما ابناهما جاء الذئب فذهب بابن اخداهما فقالت لصاحبتها انما ذهب بابنك وقالت الاخرى انما ذهب بابنك فتماكمتا الى داود عليه السلام فقضى به للصغرى فخرجت على سليمان بن داود عليهما السلام فاخبرته فقال انشوفي بالتيكين استقها بينكما فقالت الصغرى لا تفعل يزحمك الله هو ابنيها فقضى به للصغرى. قال ابو هريرة والله ان سمعت بالتيكين قطرا لا يومئذ وما كنت أقول الا المداية

باب ۹۲۴ القاييف

۱۶۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

تشریف لائے اور چہرہ انور حکمگاہ ہاتھ فساد کیا کہ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ مخزن (قیادہ شناس) نے ابھی زبیر بن عارضہ اور اسامہ بن زید کے قدموں کو دیکھ کر کہا ہے کہ ان میں سے ایک دوسرے سے ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت خوشی کی حالت میں میرے پاس تشریف فرما ہوئے۔ پھر فرمایا کہ اے عائشہ! تم نے دیکھا کہ مخزن مذکور آیا۔ پھر اس نے اسامہ اور زبیر کو دیکھا جبکہ ان پر چادر پڑی ہوئی تھی جس سے ان کے سر ڈھکے ہوئے اور قدم کھلے ہوئے تھے۔ پھر اس نے کہا کہ ان میں سے ایک کے قدم دوسرے سے ہیں۔

حد و دکیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا امر بان نہایت رحم والا ہے۔
شراب نہ پی جائے

ابن عباس کا قول ہے کہ زنا سے ایمان کا نور جاتا رہتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں زنا کرتا زانی جب کہ وہ مؤمن ہو، نہیں شراب پیتا شرابی جب کہ وہ مؤمن ہو، نہیں چمکے کہ تا خود جب کہ وہ مؤمن ہو اور نہیں اچکا کوئی اچکنے والا کہ لوگ اُسے دیکھنے کے لیے نظریں اٹھائیں جب کہ وہ مؤمن ہو۔ ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابوسلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی ہے مگر اس میں التھبۃ کا لفظ نہیں ہے۔

شرابی کی پٹائی کے بارے میں

خص بن عمر، بشام، قتادہ، حضرت انس نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى مَسْرُورٍ أَتَبَرُّقُ اسَارِيرُ وَنَجَّهَ فَقَالَ الْوَرْدِيُّ أَنَّ مُحْزِرًا نَظَرَ انْفًا إِلَى زَيْدِ ابْنِ حَارِثَةَ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ۝

۱۶۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُورٌ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ الْوَرْدِيُّ تَذِي أَنَّ مُحْزِرًا الْمُدَالِجِي دَخَلَ فَارَى أَسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رَأْسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ۝

کتاب الحدود وما یحذر من الحدود

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۱۶۷۶ لَا يَشْرَبُ الْخَمْرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُنْزَعُ مِنْهُ نُورُ الْإِيمَانِ فِي الرَّقَابَةِ ۱۶۷۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَذِي الذَّائِي حِينَ يَذِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَنْتَهَبُ خَبَةً يَرْقَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارُهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ. وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ إِلَّا التَّهْبَةُ ۝

باب ۱۶۷۷ مَا جَاءَ فِي شَرَابِ الْخَمْرِ ۱۶۷۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا

نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم
ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سحرابی کو چھڑی اور
جوتے سے مارا اور حضرت ابو بکرؓ نے چالیس
کوڑے مارے۔

جس نے گھر کے اندر حد کی ضربیں لگانے کا حکم دیا

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عقبہ بن حارث رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نعیمان یا نعیمان کے بیٹے کو نشے
کی حالت میں لایا گیا۔ پس نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے اُن لوگوں کو حکم فرمایا جو گھر میں تھے کہ
اُسے ماریں۔ پس لوگوں نے اُسے مارا اور میں اُن لوگوں میں تھا
جو جوتے مار رہے تھے۔

چھڑی اور جوتے سے مارنا

عبداللہ بن ابی ملیکہ نے حضرت عقبہ بن حارث رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں نعیمان یا نعیمان
کے بیٹے کو لایا گیا جب کہ وہ نشے میں تھا تو یہ بات آپ پر
گھلاں گزری اور جو گھر میں تھے انہیں حکم فرمایا کہ اُسے ماریں
پس لوگوں نے اُسے چھڑیوں اور جوتوں سے مارا اور میں بھی
مارنے والوں میں تھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ
نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب کے بارے میں
چھڑی اور جوتوں سے سزا دی اور حضرت ابو بکرؓ نے چالیس
کوڑے لگائے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کو
لایا گیا جس نے شراب پی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی بٹائی کر دو۔ حضرت
ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی اپنے ہاتھ سے کوئی اپنے

هَشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ
وَالْتَعَالِ، وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ ۝

بِأَدَاهِ مَنْ أَمَرَ بِضَرْبِ الْحَدِّ
فِي الْبَيْتِ ۝

۱۶۷۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ
عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي مُثَيْبَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ حَارِثٍ
قَالَ رَجَى مَرَّيَا لِنُعَيْمَانَ أَوْ بِابْنِ النُّعَيْمَانِ شَارِبًا
فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ
بِالْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوهُ قَالَ فَضْرَبُوهُ فَكُنْتُ أَكَا
فِيْمَنْ ضَرَبَهُ بِالْتَعَالِ ۝

بِأَدَاهِ الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالتَّعَالِ ۝

۱۶۷۹- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
وَهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
مُثَيْبَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ حَارِثٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى نُعَيْمَانَ أَوْ بِابْنِ نُعَيْمَانَ وَهُوَ
مَسْكِرٌ فَشَقَّ عَلَيْهِ وَأَمَرَ مَنْ فِي الْبَيْتِ أَنْ
يَضْرِبُوهُ فَضْرَبُوهُ بِالْجَرِيدِ وَالتَّعَالِ وَكُنْتُ
فِيْمَنْ ضَرَبَهُ ۝

۱۶۸۰- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هَشَامٌ حَدَّثَنَا
قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالتَّعَالِ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ
أَرْبَعِينَ ۝

۱۶۸۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمَةَ
أَنَسٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِهِيمَ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ قَدْ ضَرَبَ قَالَ

جوتے سے اور کوئی کپڑے سے اُسے ملتا تھا۔ جب وہ واپس لوٹا تو کسی نے کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے حضور نے فرمایا کہ ایسا نہ کہو اور اس پر شیطان کی مدد نہ کرو۔

عمر بن سعید نخعی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس پر میں حد قائم کروں، پھر وہ مر جائے تو مجھے کوئی خدشہ نہیں سوائے شرب پینے والے کے، کیونکہ اگر وہ مر جائے تو میں دیت ادا کروں گا۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی حد مقرر نہیں فرمائی ہے۔

یزید بن حصیفہ کا بیان ہے کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جب ہم شراہ کو لاتے اور حضرت ابوبکر کے عہد خلافت اور حضرت عمر کی ابتدا کی خلافت کے دور میں، تو ہم اُسے اپنے ہاتھوں، جو تلوں اور چادروں سے مارتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمر کے آخری دور خلافت میں چالیس کوڑے مارتے یہاں تک کہ اگر کرکشی اور نافرمانی کرتا رہتا تو اسٹی کوڑے مارتے۔ جس نے شراہ پر لعنت کی حالانکہ وہ اسلام سے تھاراج نہیں ہے۔

یزید بن اسلم نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی کو بنی کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں جس کا نام عبد اللہ اور لقب جہار تھا اور جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منہایا کرتا تھا۔ بنی کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے شراب پینے پر کوڑے لگوائے۔ ایک روز اسے آپ کی خدمت میں لایا گیا۔ چنانچہ آپ کے حکم سے اُسے کوڑے

اُضربوا قال ابوہامیرۃ قیتا الضارب بیدۃ و الضارب بیدۃ و الضارب بشوہ، فلما انصرف قال بعض القوم: اخذك الله، قال: لا تقولوا هكذا الا تعينوا عليه الشيطان؛

۱۶۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمُوَحَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ سَمِعْتُ عُمَيْرَ بْنَ سَعِيدٍ النَّخَعِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كُنْتُ لِأَقِيمَ حَدًّا عَلَى أَحَدٍ فَيَمُوتَ فَأَجِدَ فِي نَفْسِي الْأَمَّا حَبَّ الْخَمْرِ فَإِنَّهُ لَيَمُوتُ وَحَيٌّ وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْتَه؛

۱۶۸۳۔ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ الشَّاهِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنَّا نُوَفِّي بِالشَّارِبِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَامْرَأَةٌ ابْنِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِثْنِ خِلَافَةٍ عَمْرٍو فَقَوْمٌ إِلَيْهِ يَأْتِدُ بَنَّا وَنِعَالِنَا فَارْدِي بَنَتَنَا حَتَّى كَانَ اخِيرًا مَرَّةً عَمْرٍو فَجَدَّ أَرْبَعِينَ، حَتَّى إِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوا جَدَّ ثَمَانِينَ؛

بَابُ مَا يَكْفَرُ مَنْ لَعَنَ شَارِبَ الْخَمْرِ وَارْتَهَ كَيْسَ بِخَارِجٍ مِنَ الْمِلَّةِ؛

۱۶۸۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسَمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ وَكَانَ يُلَقَّبُ هَمَارًا، وَكَانَ يُظْهِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ، فَأُتِيَ بِهِ يَوْمًا

مارے گئے تو لوگوں میں سے ایک نے کہا: اے اللہ لعنت۔
اسے کتنی دفعہ لایا گیا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر لعنت نہ کر، وہ میں تو یہ جانتا ہوں
کہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنه نے فرمایا کہ ایک آدمی کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ جب کہ وہ نشے میں تھا تو آپ
نے اسے مارنے کا حکم دیا۔ پس ہم میں سے کوئی اپنے ہاتھ سے
کوئی اپنے چوڑے سے اور کوئی اپنے کپڑے سے اسے مار رہا
تھا۔ جب وہ واپس ہوا تو ایک شخص نے کہا: اے کیا ہوا، اے
اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے مقابلے پر شیطان
کے مددگار نہ بنو۔

چوڑ جب چوڑی کمرے

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا: نہیں زنا کرنا زانی جب کہ وہ مؤمن ہو اور نہیں چوڑ
کھینا چوڑ کہ وہ مؤمن ہو یعنی کامل مؤمن ہو کام نہیں کیسکا اللہ
جو کرے وہ کامل مؤمن نہیں)

نام لیے بغیر چوڑ پر لعنت کرنا

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا: اللہ تعالیٰ نے چوڑ پر لعنت کی کہ خود چوڑا ہے اور ہتھ
کاٹا جاتا ہے اور کشتی کی رسی چسپاں ہے اور ہاتھ کاٹا
جاتا ہے۔ اعمش راوی کا قول ہے کہ لوگوں کے
خیال میں بیضہ سے مراد لوبہ کا خود اور انجن سے کٹی
درہم کی رسی مراد ہے

حدود کفارہ میں

ابو ادریس خولانی کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی

فَامَرِيهِ فَجَعَلَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اَللّٰهُمَّ
اَلْعِنَةُ مَا اَكْثَرُ مَا يُؤْتٰى بِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَلْعَنُوْهُ فَاِنَّ اَللّٰهَ مَا عَلِمْتُ
اِلَّا اَنَّهُ يُحِبُّ اَللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ ۝

۱۶۸۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اَللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ
حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَلْهَادِ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُكْرَانٍ
فَامَرَ بِضَرْبِهِ: فَمِنَا مَنْ يَضْرِبُهُ بِبِدَا، وَمِنَا
مَنْ يَضْرِبُهُ بِنَعْلِهِ، وَمِنَا مَنْ يَضْرِبُهُ بِثَوْبِهِ
فَلَمَّا اَنْصَرَفَ قَالَ رَجُلٌ: مَا لَهُ اَخَذَاهُ اَللّٰهُ فَقَالَ
رَسُوْلُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَكُونُوا
عَوْنًا لِّلشَّيْطَانِ عَلٰى اَخِيْكُمْ ۝

بأدب السارق حين يسرق

۱۶۸۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اَللّٰهِ
بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا فَضِيْلُ بْنُ عَزْوَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ
اَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اَللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزْنِي الذَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهَرَمُومٌ
وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهَرَمُومٌ ۝

بأدب لعن السارق إذا لم يُبسم

۱۶۸۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ غِيَاثِ
حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي حَتَمَةَ الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: لَعَنَ اَللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ اَلْبَيْضَةَ فَتَقْطَعُ
يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتَقْطَعُ يَدُهُ. قَالَ الْاَعْمَشُ
كَانُوا يَدْرُونَ اَنَّهُ بَيْضُ الْحَبْلِ، وَانْجَلُّوا
يَدْرُونَ اَنَّهُ مِنْهَا مَا يَسْرُبُ دَرَاهِمَهُ ۝

بأدب الحدود كفارة

۱۶۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ

اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر تھے چنانچہ آپ نے فرمایا کہ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر دو گے پھر یہ آیت پوری ہوئی۔

(سورہ الممتحنہ، آیت ۱۲) پھر فرمایا کہ جو تم میں سے

اس وعدے کو پورا کرے تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے

گا اور جو ان میں سے کسی گناہ کا مرتکب ہو جائے تو اسے

سزا ملی وہ اس کا کفارہ ہو جائیگی اور جو ان میں سے کوئی گناہ کر

بیٹھے پھر اللہ تعالیٰ اس کی پروردہ پوچھنے فرمائے تو اگر وہ چلے اُسے

بخش دے گا اور چاہے اُسے عذاب دے گا۔

حدیثِ باقی کے سوا مومن کی بیعت محفوظ ہے

عَيْنُهُ عَنِ الذُّهْرِ عَنِ النَّبِيِّ عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ الْحَنْبَلِيِّ عَنْ
عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ
بَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا
وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْرَأُوا هَذِهِ الْآيَةَ كَلِمًا فَحَسَنَ وَفِي
وَنُكْمٍ فَاجْرِكُوا عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ
شَيْئًا فَعَرِيقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ، وَمَنْ أَصَابَ
مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَتْرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ عَفَا
لَهُ وَلَنْ مَسَا عَذَابَهُ

بَابُ ۵۹ فَرَقَ الْمُؤْمِنِ حَتَّى الْآخِرِ
حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ

۱۶۸۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ إِقْدِ
بْنِ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: الْآخِرُ شَيْءٌ
تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً قَالُوا: لَا شَهْرًا هَذَا
قَالَ: الْآخِرُ بَلَدٍ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً؟ قَالُوا:
الْبَلَدُ هَذَا، قَالَ: الْآخِرُ يَوْمٌ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمُ
حُرْمَةً؟ قَالُوا: الْيَوْمُ هَذَا، قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ حَرَّمَ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَ
أَعْرَاضَكُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي
بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا الْآهْلُ بَلَغَتْ
ثَلَاثًا كُلَّ خَلْقٍ يُحِبُّونَهُ الْإِنْعَمَ قَالَ وَيُحَكِّمُ
أَوْ يَكْفُرُ لَا تَدْرِعُونَ بَعْدِي كَقَامًا يَضْرِبُ
بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

بَابُ ۶۰ إِقَامَةُ الْحُدُودِ وَالْإِنْتِقَامِ
لِحُرْمَاتِ اللَّهِ

۱۶۹۰ - حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ
عَنْ عُقَيْلِ بْنِ أَبِي شَرِيحٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا

کہ تم کون سے مہینے کو زیادہ حرمت والا سمجھتے ہو؟ لوگوں نے

کہا کہ اپنے اسی مہینے کو۔ فرمایا کہ تم کون سے شہر کو حرمت والا سمجھتے

ہو؟ عرض کی کہ اپنے اسی شہر کو۔ فرمایا کہ تم کون سے دن کو زیادہ

حرمت والا سمجھتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ اپنے اسی دن کو۔ فرمایا

کہ بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمہارے خون، تمہارے

مال اور تمہاری عزت و آبرو کو ایک دوسرے پر ایسے ہی حرم کیا

ہے جیسے تمہارے اس دن کی، اس شہر کی اور اس مہینے کی حرمت

ہے۔ بتا دو کیا تمہیں پیغام حق پہنچا دیا؟ یہ میں مرتبہ فرمایا۔ ہر

لوگوں نے جواب دیا کہ جی ہاں پہنچا دیا۔ فرمایا کہ تم پر افسوس یا تمہاری

خسرابی، مسیدے بعد کفر کی جانب نہ کوٹ جانا کہ ایک

دوسرے کی گردن اٹرائے لگو۔

حدیں قائم کرنا اور حریمات اللہ کا انتقام لینا

عروہ بن زریہ بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ

عہا نے فرمایا کہ جب بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دو میں سے

ایک کام کرنے کا اختیار دیا گیا تو آپ نے ان میں سے آسان ترین کو اختیار فرمایا جبکہ اس میں گناہ نہ ہو اگر گناہ ہوتا تو آپ ایسے کام سے بہت ہی دور رہتے۔ خدا کی قسم، آپ کے ساتھ خواہ کبھی سلوک کیا گیا ہو یا کسی اپنی ذات کا انتقام کبھی نہیں لیا، ہاں جب اللہ تعالیٰ کے عہد کو توڑا جاتا تو خدا کے لئے انتقام لیتے تھے۔

حدر ہر ایک پر قائم ہوگی خواہ شریف ہو یا کینہ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت اسامہ نے ایک عورت کے پاس میں سفارش کی۔ آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ اسی لئے ہلاک ہوئے کہ وہ غریبوں پر حدیں قائم کر دیتے تھے اور مالداروں کو چھوڑ دیتے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ اگر فاطمہ نے ایسا کیا ہوتا تو ضرور میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔

مقتدرہ سلطان تک پہنچے تو حد میں سفارش کرنا برا ہے

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ قریش کو ایک فخری عورت کے معاملے نے بڑا پریشان کیا جس نے جویری کی حق کی گئی تھی اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کون گفتگو کرے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لاڈلے حضرت اسامہ کے سوا کون جرأت کر سکتا ہے چنانچہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گفتگو کی پس آپ نے فرمایا کہ تم مجھ سے اللہ کی حدوں میں سے ایک حد کے متعلق سفارش کرتے ہو پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اے لوگو! تم سے پہلے لوگ اسی لئے گمراہ ہوئے کہ جب کوئی مالدار جویری کو تانہ دے چھوڑ دیتے اور جب کمرور آدمی جویری کو تانہ دے چھوڑ دیتے خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد بھی جویری کرتی تو محمد مصطفیٰ

ف : اس حدیث اور اس سے پہلی میں گمراہی کے اسباب میں سے ایک سبب یہ مذکور ہوا ہے کہ پہلے لوگ اس وجہ سے بھی گمراہ ہوئے

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا خَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَا يَسْرَهُمَا مَا لَوْ بَيَّانًا ثُمَّ فَإِذَا كَانَ الْأَخْصَمُ كَانَ أَبْعَدُهَا مِنْهُ، وَاللَّهُ مَا أَنْتَقَمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يَخُوفُ إِلَيْهِ قَطُّ حَتَّى تَنْتَقِمَ مِنْكَ حُرُوتُ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ اللَّهُ بِهِ.

بَابُ ۹۵۹ إِقَامَةُ الْحُدُودِ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْكَوْضِيِّعِ.

۱۶۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو لَوْلِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ مَرْثَدٍ قَالَ: لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَةٍ فَقَالَ: إِنَّمَا هَذِهِ مَنْ كَانَ قَبْلُكُمْ أَنْتُمْ كَانُوا يَفْقَهُونَ الْحَدَّ عَلَى الْكُوفِيِّعِ وَيَتْرَكُونَ الشَّرِيفَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ كَوْفًا طَمَعًا فَعَلْتُ ذَلِكَ لَقَطَعْتُ يَدَهَا.

بَابُ ۹۶۰ كَرَاهِيَةُ الشَّفَاعَةِ فِي الْحَدِّ إِذَا رُفِعَ إِلَى السُّلْطَانِ.

۱۶۹۲- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا أَهْتَمَّتْهُمُ امْرَأَةٌ الْمَخْزُومِيَّةُ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ وَمَنْ يَخْتَارِي عَلَيْهِ إِلَّا أَسَامَةُ بْنُ جَبْرِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَنْتُمْ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ؟ شَقِيقًا مُخْطَبًا قَالَ: بَيَّاتُهَا النَّاسُ إِنَّمَا ضَلَّ مَنْ قَبْلُكُمْ أَنْتُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ الْكَوْضِيُّعُ فِيهِمْ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَإِنَّمَا اللَّهُ تَوَّانَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ مُحَمَّدًا يَدَهَا.

اس حدیث میں جویری کی حق کی گئی تھی اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کون گفتگو کرے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لاڈلے حضرت اسامہ کے سوا کون جرأت کر سکتا ہے چنانچہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گفتگو کی پس آپ نے فرمایا کہ تم مجھ سے اللہ کی حدوں میں سے ایک حد کے متعلق سفارش کرتے ہو پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اے لوگو! تم سے پہلے لوگ اسی لئے گمراہ ہوئے کہ جب کوئی مالدار جویری کو تانہ دے چھوڑ دیتے اور جب کمرور آدمی جویری کو تانہ دے چھوڑ دیتے خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد بھی جویری کرتی تو محمد مصطفیٰ

کہ جب کوئی مالدار چوری کرتا تو اسے سزا دی جاتی اور غریب چوری کرتا تو اسے سزا دی جاتی تھی۔ اس بیماری کے جراثیم آج مسلمان قوم کے اندر بھی پوری طرح سرایت کیے ہوئے ہیں۔ امرا اور حکام دن دہاڑے چوریاں کر رہے، ڈنکے کی چوڑیاں کر رہے ہیں، لاکھوں کی چوریاں کر رہے ہیں اور کوئی پوچھنے والا نہیں کہ تنہا سے منہ میں کتنے دانت ہیں؟

امراء اور حکام کی جانب سے چوریاں انفرادی طور پر بھی کی جاتی ہیں اور اجتماعی طور پر بھی۔ ملی جنگیت سے بھی اور سیاسی پارٹی کے بل بوتے پر بھی۔ چوری چھپے بھی اور اقتدار کے لئے میں بدست ہو کر بھی۔ ان پر کوئی ہاتھ ڈال نہیں سکتا۔ کافی ملکی دولت کو تو میسر ہوئے اپنے لیے تافرنی استحقاق کی شکل دی ہوئی ہوتی ہے اور باقی جہاں تک ان کے ہزاروں میل لمبے ہاتھ پہنچ سکیں وہاں تک کی دولت پر بھی قبضہ جاتی تھیں۔ جو صرف غریب عوام کے گارڈ سے خون پسینے کی کافی ہوتی ہے۔ ہاں ہر حکومت بعض چند امیروں پر سیاسی رقابت کے باعث مخالفین کا زور توڑنے کی غرض سے ہاتھ ڈالتی رہی ہے لیکن یہ معاملہ ہی اور ہے کیونکہ اس میں کر دنی اور ناکر دنی کا امتیاز بھی بعض اوقات ملحوظ نہیں رکھا جاتا۔ پھر رشوت نے انصاف کے چہرے کو بڑی طرح سخ کیا ہوا ہے۔ لے دے کرتا تو صرف غریبوں پر لاگو کرنے اور انھیں سزا دینے کے لیے رہ جاتا ہے اور وہ بھی اس وقت جبکہ وہ رشوت دینے کی اہلیت سے محروم ہوں اور رشوت دے سکیں تو وہ بھی محسوس قرار دے دیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری حالت پر کرم فرمائے اور ہمیں سچے مسلمان بنائے، آمین۔

چور کا ہاتھ کاٹنا

چوری کرنے والے اور چوری کرنے والی کے ہاتھ کاٹ دو اور سورۃ المائدہ، آیت ۳۸ (کتنا ہاتھ کاٹا جائے؟ حضرت علیؑ نے پھنسی کے پاس سے کاٹا۔ ایک عورت نے چوری کی تو اس کے متعلق قادی کا قول ہے کہ اس کا بائیں ہاتھ کاٹا گیا، یہی اس کی سزا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بھائی دینار یا اس سے زیادہ کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اسی طرح عبدالرحمن بن خالد اور زہری کے جیسے نے اور عمرؓ نے زہری سے روایت کی ہے۔

عروہ بن زہیر اور عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بھائی دینار کی چوری کے بدلے چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے گا

محمد بن عبدالرحمن انصاری نے عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ نبی کریم

بِأَنَّ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى : وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا فِي كُفٍّ يَغْطِمُ وَقَطْعٌ عَلَى مَنَ الْكَفِّ، وَقَالَ قَتَادَةُ فِي الْمَرْأَةِ سَرَقَتْ فَقَطَعَتْ شِمَالَهَا لَيْسَ إِلَّا الْخِلْعُ

۱۶۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ عَائِشَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْطَعُ الْيَدُ فِي رُبْعٍ دِينَارٍ فَصَاعِدًا تَابِعًا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ وَابْنُ أَبِي الزُّهْرِيِّ وَمَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ

۱۶۹۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبْعٍ دِينَارٍ

۱۶۹۵۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَرِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بھائی دینار کی چوری کے بدلے ہاتھ کاٹا جائے گا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے اندر چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا۔ مگر چڑے کی یا دوسری ڈھال کی قیمت کی چوری پر۔

عثمان، حمید بن عبد الرحمن، ہشام، عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ چڑے کی یا دوسری ڈھال سے کم قیمت کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا۔ اور ان میں سے ہر ایک قیمتی ہوتی تھی۔ وکیع، ابن ادريس ہشام نے اپنے والد عروہ بن زبیر سے اسے مسئلہ روایت کیا ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں چڑے کی یا دوسری ڈھال سے کم قیمت کی چوری پر چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا اور ان میں سے ہر ایک قیمتی ہوتی تھی۔

نافع مولیٰ عبد اللہ بن عمر نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا اور اس کی قیمت (ان دونوں) میں درج ہوئی تھی۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَنَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقْطَعُ فِي رُبْعٍ دِينَارٌ.

۱۶۹۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرْتَنِي عَائِشَةُ أَنَّ يَدَ السَّارِقِ لَمْ تَقْطَعْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي ثَمَنٍ مَجِثٍ حَافَةِ أَوْ تَرَسٍ.

۱۶۹۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَشَلَةَ.

۱۶۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمْ تَكُنْ تَقْطَعُ يَدَ السَّارِقِ فِي أَدْنَى مِنْ حَافَةِ أَوْ تَرَسٍ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا خِلَافِ ثَمَنٍ. رَوَاهُ وَكِيعٌ وَابْنُ إِدْرِيسٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ مُرْسَلًا.

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ تَقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَدْنَى مِنْ ثَمَنٍ الْمَجِثِ تَرَسٍ أَوْ حَافَةِ وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا خِلَافِ ثَمَنٍ.

۱۷۰۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مَجِثٍ ثَمَنَهُ ثَلَاثَتَا دِرَاهِمًا.

۱۷۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ڈھال کے بدلے ہاتھ کاٹاجس کی قیمت عین درم تھی۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹاجس کی قیمت (اُن دنوں) عین درم تھی۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چور کا ہاتھ ڈھال کے بدلے کاٹاجس کی قیمت عین درم تھی۔ اسی طرح سے محمد بن اسحاق نے روایت کی ہے اور لیث نے نافع سے قیمتہ کا لفظ روایت کیا ہے۔

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے چور پر لعنت فرمائی کہ خود چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے اور قیمتی رشتی چرائے تب بھی اس کا ہاتھ کاٹا جائے۔

چور کی توبہ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک عورت کا ہاتھ کاٹا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد وہ آئی اور میں اس کی حاجت نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پیش دیا کرتی پھر اُس نے توبہ کی اور بڑی اچھی توبہ کی۔

ابوادریس کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ

جُوْزِيَّةٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْنِ ثَمْنَهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ ۖ

۱۴۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْنِ ثَمْنَهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ ۖ

۱۴۰۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو خَازِمَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ سَارِقٍ فِي مَجْنِ ثَمْنَهُ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمٍ ۖ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قِيَمَتُهُ ۖ

۱۴۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَمَّا لَ لِمَا لَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتَقَطُّ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتَقَطُّ يَدُهُ ۖ

با حلقہ توبہ السارق

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ يَدَ مُسْرَاةٍ، قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَابَتْ وَحَسَنَتْ تَوْبَتُهَا ۖ

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ

الرَّهْبَانِي عَنْ أَبِي إِدْرِيسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ: أَبَا بَكْرٍ عَلَى
أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا
تَقْتُلُوا وَلَا ذَكَرُوا وَلَا تَأْتُوا بِهَتَّانٍ تَفْكَرُونَ
بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِي فِي مَعْرُوفٍ
فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ
مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَأَخَذَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ
كَفَّارَةٌ لَهُ وَظُهُورٌ وَمَنْ سَكَّرَهُ اللَّهُ فَذَلِكَ
إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَابُهُ وَإِنْ شَاءَ غَفْرُهُ
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ إِذَا تَابَ اسْتَارَ بَعْدَ مَا
قُطِعَ يَدُهُ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ، وَكُلُّ مُحَدِّثٍ
كَذَلِكَ إِذَا تَابَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ؛

مسلم اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی پس آپ نے فرمایا کہ میں اس
بات پر تم سے بیعت لیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ
کر دو گے۔ چوری نہ کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، کسی پر
ایسا بہتان نہیں لگاؤ گے جو تمہارے ہاتھوں اور پیروں سے گھڑا
ہو اور نیک کاموں میں بری نافرمانی نہیں کرو گے۔ جو تم میں سے
یہ وعدہ پورا کرے اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور جو ان میں
سے کسی گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے اور دنیا میں بگاڑا جائے تو وہ اُس کے
لئے کفارہ اور پاکی ہے اور جس کی اللہ تعالیٰ پروردہ لپٹا فرمائے تو اُس
کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے پروردہ کے چلے اُسے عذاب دے اور چلے
اُسے معاف فرمائے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ جب چور نے توبہ کر لی
اس کے بعد اس کا باھ کاٹا گیا تو اُس کی گواہی قبول کی جائے گی۔ نیز
جی بر حدیں قائم ہوئیں، سب کا یہی معاملہ ہے کہ جب توبہ کر لی تو
اُن کی گواہی قابل قبول ہوگی۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ سِتًّا يَسْوَانِ بِأَرْكَ خَتَمَهُ

پارہ ۲۸

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ان کافر قتل و مرتدوں کا بیان جن سے جنگ کی جاتی ہے
اللہ اور رسول سے لڑنے والوں کی سزا ارشاد بتاتی ہے یہ کہ جو اللہ
اور اس کے رسول سے لڑے اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں ان کا
بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کئے جائیں یا سولی دے جائیں یا ان کے
ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا زمینوں سے
دور کر دئے جائیں (سورہ المائدہ، آیت ۳۳)

ابو قلابہ جرمی کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ قبیلہ عکلی کے کچھ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ انہیں مدینہ منورہ کی آب
وہوا موافق نہ آئی تو آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ انہیں صدقہ
کے اونٹ دے دئے جائیں، جن کا یہ پیشاب اور رودھ
پئیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور تندرست ہو گئے پھر
تو وہ مرتد ہو گئے اور حضور کے چرواہے کو قتل کر کے جانوروں
کو بھگا کر لے گئے حضور نے ان کے پیچھے آدمی بھیجے جو انہیں
آئے پس ان کے ہاتھ پیر کاٹ دئے گئے اور ان کی آنکھیں نکال
دی گئیں پھر ان کی مرسم پی نہیں کی گئی یہاں تک کہ وہ مر گئے۔
حضور نے مجاہدین کو ان کے ہلاک ہونے تک
داغ نہیں لگوائے۔

ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
عرینہ والوں کے ہاتھ پاؤں کٹوائے لیکن داغ نہیں لگوائے

کتاب المغاربین من اهل الکفر والردة
باب قول الله تعالى انتما جزاء الذين
يخاربون الله ورسوله ويسعون في الارض
فساداً ان يقتلوا او يصلبوا او تقطع
ايديهم وارجلهم من خلاف او ينفوا
من الارض

۱۷۰۷۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا
الوليد بن مسلم حدثنا الاوزاعي حدثني يحيى
بن ابي كثير قال حدثني ابو قلابة الجرمي
عن انس رضي الله عنه قال قدم على النبي
صلى الله عليه وسلم نفر من عكلى فاسلموا
فاجتروا المدينة فامرهم ان ياتوا ابل
الصدق ففيسروا من ابوابها ففعلوا ففتحوها
فارتدوا وقتلوا رعاها واستأخروا فبعث في
انابهم فأتى بهم فقطع ايديهم وارجلهم من
اعينهم ثم لم يجسسهم حتى ماتوا

باب لم يجسس النبي صلى الله عليه
وسلم المغاربين من اهل الردة حتى هلكوا
۱۷۰۸۔ حدثنا محمد بن الصلت ابو يعلى
حدثنا الوليد بن مسلم حدثني الاوزاعي عن يحيى بن
ابو قلابة عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم

یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

حضور نے مرتدین اور محاربین کو پانی نہیں پلایا
یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

حضرت انس نے فرمایا کہ قبیلہ عک کی ایک جماعت نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی وہ صفہ پہنچے گئے لیکن
مہینہ کی آفت ہوا انہیں ممانعت نہیں آئی عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ
ہمیں دودھ کے جانور خرید دیجئے فرمایا کہ مجھے اس کے سوا کوئی صورت
نظر نہیں آتی کہ تم رسول اللہ کے دشمنوں میں جا رہے ہو پس وہ گئے اور لوٹوں کا
دودھ اور پیشاب پیتے رہے یہاں تک کہ تندرست اور محضے تانے ہو
گئے پھر وہاں کو قتل کر کے جانوروں کو ہانک کر لے گئے پس ایک
عطلانے والے نے نبی کریم کو اطلاع دی حضور نے انکی طلب میں دی دوڑائے
ابھی نہ نہیں چٹھا تھا کہ انہیں پھڑلا گیا پس آپ نے حکم دیا کہ ان کی آنکھوں میں گم
کھلائیں پھر دی جائیں ورنہ ان کے ہاتھ و پیر کاٹ دئے گئے لیکن انہیں
داغ نہیں لگائے گئے پھر انہیں گرم زمین پر ڈال دیا گیا وہ پانی مانگتے تھے
لیکن انہیں پانی نہیں دیا، یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ ابو قلابہ کا قول
ہے کہ انہوں نے چوری کی، قتل کیا نیز وہ اللہ اور
اس کے رسول سے لڑے۔

جنگ کرنے والوں کی حضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے آنکھیں نکلوا دیں۔

حضرت انس فرماتے ہیں کہ عک کے کچھ لوگ یا عربینہ فرمایا میرے علم
میں تو یہی ہے کہ انہوں نے عکل فرمایا مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے ان
کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنیوں کا حکم دیا اور حکم فرمایا کہ باہر چلے
جائیں پس وہ ان کا پیشاب و دودھ پیتے رہے یہاں تک کہ تندرست
ہو گئے تو پھر وہاں کو قتل کر کے جانوروں کو چھٹکے لے گئے صبح کے وقت
نبی کریم کو خبر ملی تو ان کی تلاش میں اپنے آدمی دھائے چنانچہ ابھی اگلادان
نہیں چڑھا تھا کہ لوگ انہیں لے کر گئے چنانچہ آپ نے ان کے بارے
میں حکم فرمایا تو ان کے ہاتھ پیر کاٹ دے گئے
اور ان کی آنکھیں نکال دی گئیں۔ پھر وہ گرم جگہ پر ڈال دئے
گئے۔ وہ پانی مانگتے تھے لیکن انہیں پانی نہیں پلایا گیا

قَطَعَ الْعَرَبِيَّيْنِ وَلَمْ يَجْسِدْهُمَا حَتَّى مَاتُوا

باب ۲۵۹ لَمْ يَسِقِ الْمُرْتَدُونَ الْحَارِبُونَ حَتَّى مَاتُوا

۱۴۰۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ
وَهَيْبٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ رَهْطٌ مِنْ عِكْلِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا فِي الصُّفَةِ فَاجْتَوَوْا الْمَدِينَةَ
فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنِ أَرْسَلْنَا فَقَالَ مَا أَجَدَ لَكُمْ
إِلَّا أَنْ تَذْهَبُوا يَا بِلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاتَوْهَا فَشَرِبُوا مِنْ الْبَائِنِ وَأَبُو الرِّهَاءِ حَتَّى
صَحَّوْا وَسَمِنُوا وَكَلْتُوا الرَّاعِي وَاسْتَأْذَنُوا الدَّوْدَقَانِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّرِيحُ فَبَعَثَ الطَّلَبَ
فِي أَثَرِهِمْ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتَّى أَتَى بِهِمْ فَأَمَرَ
بِمَسَامِيرَ فَأُخِيتَ فَنُكِّلَهُمْ وَقُطِعَ أَيْدِيهِمْ وَ
أَرْجُلُهُمْ وَمَا حَسَمَهُمْ نَكَمَ الْقَوَا فِي الْحَرِّ يَسْتَفُونَ
فَمَا سَقُوا حَتَّى مَاتُوا قَالَ أَبُو قِلَابَةَ سَرَقُوا وَ
قَتَلُوا وَحَارِبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ

بَاب ۲۶۰ سَمِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَعْيُنُ الْمُحَارِبِينَ

۱۴۱۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ
مَالِكٍ أَنَّ رَهْطًا مِنْ عِكْلِ أَوْ قَالَ عَرَبِيَّةٍ وَلَا أَعْلَمُ
إِلَّا قَالَ مِنْ عِكْلِ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَائِهِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا
فَشَرِبُوا مِنْ الْبَائِنِ وَأَبُو الرِّهَاءِ فَشَرِبُوا حَتَّى إِذَا
بَرَأُوا أَقْتَلُوا الرَّاعِي وَاسْتَأْذَنُوا اللَّحْمَ فَبَلَغَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُدُوَةً فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي
أَثَرِهِمْ فَمَا أَرْتَفَعَ النَّهَارُ حَتَّى أَتَى بِهِمْ فَأَمَرَ
بِهِمْ فَنُكِّلَهُمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسَمِيَ أَعْيُنُهُمْ فَانْقَرُوا

ابو قلابہ کا بیان ہے کہ ان لوگوں نے چوری کی، قتل کیا، اسلام لانے کے بعد کفر کیا نیز اشجار اس کے رسول سے مڑے۔

فواحش کو چھوڑ دینے کی فضیلت

حفص بن عاصم نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات آدمی ایسے ہیں جن کو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سائے میں رکھے گا جس روز کہ خدا کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا انصاف کرنے والا حاکم، اللہ کی عبادت کرنے والا، جو ان، وہ شخص جس نے تنہائی میں خدا کو یاد کیا اور آنسو جاری ہو گئے وہ آدمی جس کا دل مسجد میں لٹکا رہے، وہ وہ شخص جو اللہ کے لئے محبت کریں، وہ شخص جس کو اقتدار اور حسن و جمال والی عورت اپنی طرف بلائے اور وہ کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور وہ آدمی کہ جب خیرات کرے تو اتنی پوشیدہ رکھے کہ بائیں ہاتھ کو پتہ نہ لگے کہ دائیں ہاتھ نے کیا کیا ہے۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد ساعدی سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھے اس چیز کی ضمانت دے جو دونوں ٹہانگوں کے درمیان ہے تو میں اسے جو دونوں جھڑوں کے درمیان ہے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

زانیوں کا گناہ:- ارشاد ربانی ہے! اور بدکاری نہیں کہتے (سورہ الفرقان، آیت ۶۸)۔ اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ (سورہ بنی اسرائیل، آیت ۳۲)۔ حضرت انس نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی حدیث نہ بتاؤں جو میرے بعد تمہیں کوئی نہیں بتائے گا کہ اس نے حضور سے وہ بات سنی ہو میں نے نبی کریم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یا فرمایا قیامت کی

بِالْحِزَّةِ لَيْسَتْ سَقُونَ فَلَا يَسْقُونَ. قَالَ أَبُو قَلَابَةَ هَؤُلَاءِ قَوْمٌ سَرَقُوا وَقَتَلُوا وَكَفَرُوا وَابْعَدُوا إِلَيْنَا نَبِيًّا وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

باب ۶۶ فضائل من ترك الفواحش.

۱۴۱۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عُثَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فِي ظِلِّهِ يَوْمٌ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَاقِبٌ، نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ فِي خَلَاءٍ فَقَاضَتْ أَعْيَانُهُ دُرَّةً لِقَلْبِهِ مَعَتَّقٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ، وَرَجُلٌ دَعَا امْرَأَةً ذَاتَ مَنْصِبٍ وَجَرَّالًا إِلَى نَفْسِهِ قَالَ: إِنِّي أَخَذْتُ اللَّهَ وَرَجُلٌ نَصَبَتْ فِي بَيْتِهِ خِصْفًا حَتَّى لَا تَلْتَمِسَ شِمَالُهُ مَا صَنَعَتْ يَمِينُهُ.

۱۴۱۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ وَحَدَّثَنَا خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُرَبُّ بْنُ عَرِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَكَّلَ لِي مَا بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ تَوَكَّلْتُ لَهُ بِالْجَنَّةِ.

باب ۶۶ اِنَّهُمُ الزَّانِيَةُ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا يَزْنُونَ، وَلَا تَقْرَبُوا الزَّانِيَةَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَكْشُورٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَحَدِ بَعْدَيْ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ وَرَأْمًا

نشانوں میں سے ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا، جمالت پھیل جائے گی، شراب پی جائے گی، زنا برپا ہو جائے گا، مرد گھٹ جائیں گے، عورتوں کی کثرت ہو گی یہاں تک کہ سچا س عورتوں کا نگران ایک مرد ہوگا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زانی زنا نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو اور چور چوری نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو اور شرابی شراب نہیں پیتا جبکہ وہ مومن ہو اور کوئی قتل نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا کہ اس سے ایمان کس طرح جدا کر دیا جاتا ہے۔ فرمایا کہ اس طرح اور اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر پھرا نہیں نکال لیا۔ پھر اگر وہ توبہ کر لے تو ایمان اس طرح واپس آ جاتا ہے اور پھر اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈال لیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زانی زنا نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو اور چور چوری نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو اور شرابی شراب نہیں پیتا جبکہ وہ مومن ہو اور اس کے بعد توبہ کا مرحلہ باقی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اللہ کا شریک ٹھہرائے حالانکہ تجھے اس نے پیدا کیا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کون سا ہے؟ کہ تو اس اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائیں گے۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اپنے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرے۔ یحییٰ، سفیان، واصل

قَالَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَ يُظْهِرَ الْجَهْلُ، وَ يُشْرَبَ الْخَمْرُ وَ يُظْهِرَ الزَّانَا وَ يَقْتُلَ الرَّجَالُ وَ يَكْثُرَ النِّسَاءُ، حَتَّى يَكُونَ لِلْخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيْمُ الْوَاحِدُ

۱۴۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا الْفَضِيلُ بْنُ عُذْرَانَ عَنْ عُرَيْمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الْعَبْدُ حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ لَا بَيْنَ عِبَّاسٍ كَيْفَ يُنْزَعُ الْإِيمَانُ مِنْهُ قَالَ هَكَذَا وَ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ أَخْرَجَهَا فَإِنْ تَابَ عَادَ إِلَيْهِ هَكَذَا وَ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ

۱۴۱۴۔ حَدَّثَنَا إِدْمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَثَمِشِ عَنْ دَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الرَّائِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَ التَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ

۱۴۱۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَ سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ بَدَأًا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ أَجْلِ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزْنِيَ حَبْلَةَ جَارِكَ قَالَ يَحْيَى وَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ

ابوداؤد، حضرت عبداللہ بن مسعود عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آگے حدیث اسی طرح ہے۔ عمرو کا بیان ہے کہ میں نے عبدالرحمن سے اس کا ذکر کیا جو سفیان، اعمش، منصور اور واصل، ابوداؤد، ابومیسر سے روایت کئے تھے انہوں نے کہا ام شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنا۔ امام حسن بصری کا قول ہے کہ اپنی بہن سے زنا کرے اس پر زنا کی حد قائم ہوگی۔

شعبی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب انہوں نے حجہ کے روز ایک عورت کو سنگسار کیا تو فرمایا کہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق سنگسار کیا ہے۔

شیبانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ نے کسی کو سنگسار کیا! انہوں نے فرمایا کہ ہاں میں نے کہا کہ سورہ النور سے پہلے یا بعد فرمایا کہ یہ مجھے معلوم نہیں۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ قبیلہ اسلم کا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے زنا کیا ہے پھر اس نے اپنے اوپر چار مرتبہ گواہی دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا جس کے تحت اسے سنگسار کر دیا گیا اور وہ شادی شدہ تھا۔

مجنون مرد و عورت کو سنگسار نہیں کیا جائے گا حضرت علی نے حضرت عمر سے کہا کہ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جنون والے کو جب تک فاقہ نہ ہو جائے پھر جب تک بالغ نہ ہو جائے اور سونے والا جب تک بیدار نہ ہو اس سے قلم اٹھایا گیا ہے۔

ابوسلمہ اور سعید بن مسیب نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی حاضر بارگاہ ہوا

يَا رَسُولَ اللَّهِ مِثْلَهُ، قَالَ عَمْرٌو ذَاكَ كَرْتُهُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَ حَدَّثَنَا عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ وَوَاصِلٍ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ قَالَ دَعَا دَعَا.

باب ۹۶۹ رَجْمُ الْمُحْصِنِ، وَقَالَ الْحَسَنُ مَنْ رَأَى بِأَخِيهِ حَدًّا فَحَدَّ النَّارِي. حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كَلْبٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَحْدِثُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَبْنَ رَجْمَ الْمَرْأَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ قَدْ رَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۷۷- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى، هَلْ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ لَعَنَ قُلْتُ قَبْلَ الشُّوْرَةِ الشُّوْرَةَ أَمْ بَعْدَ، قَالَ لَا ذَرِي. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ قَدْ رَأَى فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَمْرًا بَعَثَهُ أَذَاتِ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَمَ وَكَانَ قَدْ أَحْصِيَ.

باب ۹۷۰ لَا يَرَجَمُ الْمَجْنُونُ وَالْمَجْنُونَةُ. وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَمَا عَلِمْتُ أَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفَيْقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يُدْرِكَ وَعَنِ الْمَتَاوِيهِ حَتَّى يَسْتَلْقِي.

۱۷۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَأَدَّاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَنَذِيتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى رَدَّ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَرِهْدَا عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَيْبُكَ جُنُونٌ؟ قَالَ: كَلَّا فَهَلْ أَحْصَيْتُ؟ قَالَ نَعَمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَذْهَبُوا بِمِمْ، فَأَرْجُمُوهُ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاكَ بِالْمُصَلَّةِ فَلَمَّا أَذْ لَقْتَهُ الْحِجَارَةَ هَرَبَ فَأَدْرَكْتَاهُ بِالْحِجَارَةِ فَرَجَمْنَاهُ.

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں جلوہ افروز تھے۔ اس نے آواز دیتے ہوئے کہا: یا رسول اللہ! میں زنا کر بیٹھا ہوں۔ آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا یہاں تک کہ اس نے چار مرتبہ یہی بات دہرائی جب اس نے اپنے ارد گرد چار مرتبہ گواہی دے لی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: کیا تجھے جنون ہے؟ اس نے عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا: کیا نوشادی شدہ ہے؟ عرض گزار ہوا کہ ہاں پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چار اور سنگسار کر دو۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے اس نے بتایا جس نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا پس میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اسے سنگسار کیا۔ ہم نے مقام مصلتہ پر اسے سنگسار کیا جب اسے پتھر لگے زانی کے لئے پتھر ہیں۔

بَابُ ۹۷۱ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ

۱۷۲۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجَّ جِئْتُ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ رَأَدْنَا قَتِيلَةً عَنِ اللَّيْثِ وَالْعَاهِرِ الْحَجَرِ.

۱۷۲۱ - حَدَّثَنَا أَدُمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَالْعَاهِرِ الْحَجَرِ.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ حضرت سعد اور حضرت ابن زعمہ کے مابین جھگڑا ہوا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبد بن زعمہ! یہ سچ ہے تمہارا ہے کیونکہ پھر اس کا جس کے بستر پہلے ہو اور اسے سونے والا ہے پروہ کیا کرنا ہم سے قتلہ نے لیث کے حوالے سے اتنا زیادہ بیان کیا کہ زانی کے لئے پتھر ہیں۔

محمد بن زیاد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوسریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچہ اس کا جس کے بستر پہلے ہو اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔

بَابُ ۹۷۲ الرَّجْمِ فِي الْبَلَاطِ

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیوی مرد و عورت کا ایک جوڑا لایا گیا جنہوں نے بدکاری کی تھی پس آپ نے ان سے فرمایا کہ تم اپنی کتاب میں اس کا کیا حکم پاتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے علمائے یہ بتایا ہے کہ ایسے کا منہ کالا کیا جائے اور

۱۷۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَهُودِيٌّ وَ يَهُودِيَّةٌ قَدْ أَحَدَا جَمِيعًا، فَقَالَ لَهُمَا فَاحْجِدَا

گدھے پر بیٹھے کومنہ کر کے بٹھایا جائے حضرت عبداللہ بن سلام
عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ان سے تو ریت منگو اپنے
پس وہ لائی گئی تو ان میں سے ایک نے رحم کی آیت پر ہاتھ رکھ
لیا اور اس کے اول و آخر کی عبارت پڑھنے لگا۔ چنانچہ حضرت
ابن سلام نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ تو اٹھاؤ دیکھا تو رحم کی آیت
اس کے ہاتھ تلے تھی پس رسول اللہ نے حکم فرمایا تو ان دونوں کو
سنگسار کر دیا گیا۔ حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ ان دونوں کو بلاط
کے مقام پر سنگسار کیا گیا پس میں نے بیوی کو دیکھا کہ اس سخت پر جھک چکی تھی
عبید گاہ میں سنگسار کرنا۔

ابوسلمہ نے حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک
آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس نے زنا
کا اعتراف کیا پس نبی کریم نے اس کی جانب سے منہ پھیر لیا۔ یہاں
تک کہ اس نے چار مرتبہ اپنے اوپر گواہی دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس سے فرمایا۔ کیا تمہیں جنون ہے؟ اس نے کہا، نہیں فرمایا
کیا تم شادی شد ہو؟ عرض گزار ہوا کہ ہاں پس آپ نے حکم
فرمایا تو اسے مقام مصلیٰ پر رجم کیا گیا۔ جب اسے پتھر لگے تو بھاگ
کھڑا ہوا۔ ہم نے اسے پکڑ کر سنگسار کیا یہاں تک کہ وہ مر گیا
پس نبی کریم نے اسے بھلائی کے ساتھ یاد فرمایا اور اس کی نماز
جنازہ پڑھی۔ یونس، ابن جریج نے زہری سے نماز
پڑھنا روایت نہیں کیا۔

جو ایسے گناہ کا مرتکب ہوا جس پر حد نہیں اور امام کو
خبر دی گئی تو توبہ کے بعد اس پر حد نہیں۔ عطاء کا قول ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے پر حد جاری نہیں فرمائی۔ ابن
جریر کا قول ہے کہ رمضان میں مجامعت کرنے والے کو نبی کریم نے
سزا نہیں دی۔ حضرت عمر نے ہرنی والے کو سزا نہیں
دی۔ اس سلسلے میں ابو عثمان، حضرت ابن مسعود
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کی ہے۔

حمید بن عبدالرحمن نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے

فِي كَيْفَا بَكُوْهُ، قَالُوْا اِنَّ اَخْبَارَنَا اَحَدُوْهُمُ اَخْبَرُوْهُمُ
وَالْتَّجِدِيْةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: اُدْعَاكُمْ يَا
رَسُولَ اللّٰهِ بِالْقَوْمِ اَيَّ، فَاَتَى بِهَا قَوْمٌ اَحَدُهُمْ
يَدُّ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ وَجَعَلَ يَقْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا
بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ سَلَامٍ: اِنْ فَعَلْتَ كَذَا
آيَةُ الرَّجْمِ تَحْتَ يَدَيْهِ فَاَمَرِيْهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّيَ
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجِمَا، قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرَجِمَا
عِنْدَ الْبَلَاطِ قَدَرَايْتُ الْيَهُودِيَّ اَجَبًا عَلَيْهِمَا.

باب ۹۳۳ الرَّجْمُ بِالْمُصَلِّي

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنِ الشَّهْرِزِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ
أَنَّ تَجَلَّوْنَ مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاعْرَفَ بِالزَّيْنَاةِ عَرَضَ عِنْدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ قَالَ لَهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيْلَ تَجْعَلُونَ؟ قَالَ
لَا، قَالَ اَحْصَيْتُ! قَالَ لَعَمْرُؤِ فَاَمَرِيْهِ فَرَجِمَا
بِالْمُصَلِّي فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَتَرَدَّدَتْ فَرَجِمَا
حَتَّى مَاتَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَيْرٌ اَوْ صَلَّيَ عَلَيْهِ. لَمْ يَقْلُ يُوْنُسُ وَابْنُ جُرَيْجٍ
عَنِ الشَّهْرِزِيِّ فَصَلَّيَ عَلَيْهِ.

باب ۹۳۴ مَنْ اَصَابَ ذَنْبًا دُونَ الْحَدِّ
فَاَخْبَرَ اِيْمَامًا فَلَا عِقُوْبَةَ عَلَيْهِ بَعْدَ التَّوْبَةِ
اِذَا جَاءَ مُسْتَغْفِتًا. قَالَ عَطَاءٌ: لَمْ
يُعَاقِبْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ
ابْنُ جُرَيْجٍ وَلَمْ يُعَاقِبْ الَّذِي جَامَعَ فِي
رَمَضَانَ، وَلَمْ يُعَاقِبْ عُمَرُ صَاحِبَ الطَّبِي
وَفِيهِ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۴۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

کہ ایک آدمی رمضان شریف میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا۔ چنانچہ آپ نے پوچھا، کیا تم غلام آزاد کر سکتے ہو؟ عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا، کیا تم دو مہینے کے ردے رکھ سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ عباد بن عبد اللہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص مسجد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہو کر کہنے لگا کہ میں نے اپنے آپ کو ہلاک کر لیا۔ فرمایا کہ ہوا کیا ہے؟ عرض کیا کہ میں ردے کے حالات میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔ فرمایا کہ خیرات کرو۔ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس تو کوئی چیز بھی نہیں پس وہ بیٹھ گیا تو ایک آدمی گدھے کو ہانکتا ہوا آیا اور اس پر غلہ تھا عبد الرحمن کا بیان ہے کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کونسا غلہ لے کر حاضر ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ ہلاک ہونے والا کہاں ہے؟ وہ عرض گزار ہوا کہ میں حاضر خدمت ہوں۔ فرمایا کہ اسے لے کر خیرات کر کے عرض کیا کہ اپنے سے زیادہ حاجت مند ہے، جبکہ میرے گھر والوں کے پاس تو کھانا بھی نہیں ہے۔ فرمایا تو خود کھا لو اور تم تجاری کا بیان ہے کہ پہلی حدیث زیادہ واضح ہے جس میں ہے کہ اپنے گھر والوں کو کھلا دو اگر کوئی شخص حد کا اقرار کرے اور ظاہر نہ کرے تو کیا امام اس کی پردہ پوشی کرے۔

عبد اللہ بن ابی طلحہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک نے فرمایا کہ میں نبی کریم کی خدمت میں حاضر تھا تو ایک آدمی آکر کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! مجھ پر حد قائم فرما دیجئے کیونکہ میں نے حد والے گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضور نے اس سے کچھ نہیں پوچھا اور نماز کا وقت ہو گیا تو اس نے نبی کریم کے ساتھ نماز پڑھی جب نبی کریم نماز سے فارغ ہو گئے تو وہ آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں نے حد والا کام کیا ہے لہذا مجھ پر اللہ کی کتاب کا حکم جاری فرما دیجئے۔ فرمایا کہ تم نے ہمارے ساتھ نماز

ابن شہاب عن مُمَيِّزِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا وَدَّعَ يَأْمُرَاتِي فِي رَمَضَانَ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً؟ قَالَ لَا. قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ؟ قَالَ لَا. قَالَ فَأَطِيعْ سِتَّةَ مَسْكِينَاتٍ. قَالَ النَّبِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: اخْتَرْتُ قَالَ يَمْرُ ذَلِكَ؟ قَالَ دَفَعْتُ يَأْمُرَاتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ لَهُ نَصَدْتُ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ فِي شَيْءٍ فَجَلَسَ وَاتَّكَأَ الْإِنْسَانُ لِيَسُوقُ حِمَانًا وَمَعَهُ طَعَامٌ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ مَا أَذْرِي مَا هُوَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَيْنَ لِلْمُخْتَرِقِ فَقَالَ هَا أَنَا ذَا قَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنِّي مَا لِي أَهْلِي طَعَامٌ، قَالَ فَكُلُوا. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَدِيثُ الْأَوَّلُ أَبَيَّنَ قَوْلَهُ أَطْعَمَ أَهْلَكَ.

باب ۵۹ اِذَا أَمَرَ بِالْحَدِّ وَلَفِيبَيْنِ هَلْ لِلْمَامِرِ أَنْ يَسْتُرَ عَلَيْهِ.

۱۶۲۵. حَدَّثَنِي عَبْدُ الْقُدُّوسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكَلَابِيُّ حَدَّثَنَا هَنَافَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آءِ رَجُلٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَتَيْتُهُ عَلَى قَالَ وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ قَالَ وَمَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَفَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَامَ إِلَيَّ

نہیں پڑھی؟ عرض کی کہ ہاں۔ فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے گناہ کو معاف فرما دیا یا یہ فرمایا کہ تمہاری حد کو معاف فرمایا۔

کیا امام اقرار کر لینے والے سے یہ کہہ سکتے تھے کہ تم نے جھوٹا یا اشارہ کیا ہوگا۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ماعز بن مالک حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے فرمایا: شاید تم نے بوسہ یا اشارہ کیا یا دیکھا ہے؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ پھر آپ نے بغیر کنایہ کے پوچھا کہ کیا صحبت کی ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ اس وقت آپ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔

اقرار کرنے والے سے امام کا پوچھنا کہ کیا تم شادی شدہ ہو۔

سعید بن مسیب ادا بوسلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا جبکہ آپ مسجد میں تھے اور پکارا: یا رسول اللہ! بیشک میں زنا کر بیٹھا ہوں پس ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب سے منہ پھرنایا اس نے اپنے اوپر چار مرتبہ گواہی دے لی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا۔ کیا تمہیں جنون ہے؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! نہیں فرمایا کیا تم شادی شدہ ہو؟ عرض گزار ہوا کہ ہاں، یا رسول اللہ! فرمایا کہ اسے جاکر سنگسار کر دو۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے اس نے بتایا جس نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا۔ جنہوں نے اسے سنگسار کیا۔ ہم نے مقام مصلیٰ پر اسے سنگسار کیا اور جب اسے پتھر لگے تو بھاگ نکلا۔ پس

الرَّجُلُ قَتَلَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا إِنْ كُنْتُ فِي كِتَابِ اللَّهِ؟ قَالَ: أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ أَوْ قَالَ حَدَّكَ.

يَا أَيُّهَا هَلْ يَقُولُ الْإِمَامُ لِلْمُقَرَّبِ لَعَلَّكَ لَمْ تَسْتَ أَوْ غَمَرْتَ.

۱۴۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ عَنْ عِيسَى مَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا أَتَى مَا عِزُّ بْنُ مَالِكٍ الَّذِي مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: لَعَلَّكَ قَبَلْتَ أَوْ غَمَرْتَ أَوْ نَفَرْتَ؟ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ أَيْنَكُمَا لَا يُكْفِي، قَالَ فَعِنْدَ ذَلِكَ أَمَرَ بِرَحْمِهِ.

يَا أَيُّهَا سُؤَالَ الْإِمَامِ الْمُقَدَّرُ هَلْ أَحْصَيْتَ.

۱۴۶۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ ذَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ يُرِيدُ نَفْسَهُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قَبْلَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي أَعْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا شَهِدَا عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَيُّكُمْ جُنُونٌ؟ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: أَحْصَيْتَ؟ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: أَذْهَبُ أَوْ رَجُمُوكَ؟ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ كُنْتُ

ہم نے اسے حرہ کے مقام پر پکڑا اور سنگسار کر دیا۔

زنا کا اعتراف۔

عبداللہ حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد سے سنا۔ دونوں حضرات کا بیان ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک دی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں آپ کو خدا کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمادیجئے پھر وتر اٹھ کر عرض کیا کہ میں زیادہ سمجھ رہا تھا کہ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمائیے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے فرمایا کہ کہو عرض گزار ہوا کہ میرا بیٹا اس کے ہاں مزدوری کرتا تھا تو اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا پس میں نے ایک سوکریاں اور ایک غلام اس کے فدیہ میں داکر دیا پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا اور عورت کو سنگسار کیا جائے گا۔ پس نبی کریم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں ضرر تمہارا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق کر دوں گا سوکریاں اور غلام تجھے واپس لائے جائے ہوں وہ تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے نیز ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا اے انیس! اس عورت کے ہاں جاؤ اگر وہ اعتراف کرے تو اسے سنگسار کیا جائے گا چنانچہ اس عورت نے اعتراف کیا تو اسے سنگسار کر دیا گیا میں نے سفیان سے کہا کہ مجھ سے یہ نہیں کہا کہ مجھے بتائے کیا میرے کو سنگسار کیا جائے گا؟ انہوں نے کہا کہ مجھے حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا مجھے تو یہ کہہ دے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا۔ جبکہ کہنے والا کہے گا کہ ہمیں تو قرآن کریم میں رحم کا حکم ہی نہیں ملتا۔ پس وہ اللہ تعالیٰ کے ایک فرض کو چھوڑ کر گمراہ ہو جائیں گے جو اس نے نازل فرمایا ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنا حق ہے جبکہ اس پر گواہی قائم ہو جائے یا حمل رہ جائے یا اقرار کرے۔ سفیان کا قول ہے کہ مجھے یہ ارشاد

فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَا بِالْمَصْلِيِّ فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَابُ جَمَزَحَتْ أَذْرُكُنَا بِالْحَرَةِ فَرَجَمْنَا هـ

باب ۱۹۶ الاعتراف بالزنا

۱۶۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْنَا مِنْ فِي الثَّوْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ سَمِيعٍ أَبَاهُ نَزِيْرًا وَمَا يَدْرِي خَالِدٌ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ أَلَسْتُ بِكَ اللَّهُ إِلَّا أَقْضَيْتَ بَيْنَنَا بَيْتًا بَيْتًا اللَّهُ فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَقْفَةً مِنْهُ فَقَالَ ائْتِ بَيْنَنَا بَيْتًا بَيْتًا اللَّهُ وَأَذْنُ تِي قَالَ قُلْ قَالَ إِنْ أَبِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا أَخَذَنِي بِأَمْرٍ آتِيهِ فَأَيْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْيِيبَ عَامٍ وَلَا عَلَى امْرَأَتِهِ الرَّحْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بَيْتًا بَيْتًا اللَّهُ جَلْدَ ذَكْرَةٍ الْبِائِثَةِ شَاةٍ وَالتَّخَادِمُ مَرْدٌ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدٌ مِائَةٍ وَتَغْيِيبُ عَامٍ، وَأَعْدِيَا أُنْخَسَ عَلَى امْرَأَتِي هَذَا فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَرَجَمْنَا، فَعَدُّ أَعْلَيْهَا فَأَعْتَرَفَتْ فَرَجَمْنَا قُلْتُ لِسُفْيَانَ لَوْ يَعْلَمُ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَقَالَ أَشْكُ فِيهَا مِنَ الثَّوْرِيِّ فَدُرْتُمَا قُلْتُمَا وَرَبَّمَا سَكَتَ

۱۶۲۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الثَّوْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ عُمَرُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ نَمَانٌ حَتَّى يَقُولَ خَائِلٌ لَا نَجْدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيُضِلُّوا بِتَرْكِهِ فَيُضَيِّعُوا أَنْزَلَ اللَّهُ الْآيَةَ أَنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلَى مَنْ رَفَى فَقَدْ أَحْصَنَ إِذَا قُلِمَتِ الْبَيْتَةُ أَوْ كَانَ الْحَمْلُ أَوْ الْإِعْتِرَافُ فَقَالَ

بھی یاد ہے کہ خبردار ہو جاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگسار کیا اور ان کے بعد ہم نے سنگسار کیا۔
شادی شدہ عورت کو سنگسار کرنا جو زنا سے
حاملہ ہوئی۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں مہاجرین کے کچھ افراد کو تعلیم یا کرتا تھا جن میں سے ایک حضرت عبدالرحمن بن عوف بھی تھے اس وقت جبکہ منی کے اندر میں ان کے مکان پر تھا اور وہ حضرت عمر بن خطاب کے پاس گئے ہوئے تھے۔ یہ ان کے آخری حج کے موقع کی بات ہے جب حضرت عبدالرحمن سیر پاس واپس آئے تو فرمایا۔ کاش آپ بھی اس آدمی کو دیکھتے جو آج امیر المؤمنین کے پاس آکر کہنے لگا۔ اے امیر المؤمنین! آپ لال کے بائیں میں گیا رائے رکھتے ہیں جبکہ کشتا ہے کہ اگر حضرت عمر وفات پا گئے تو میں فلاں کے ہاتھ پر بیعت کر لوں گا کیونکہ خدا کی قسم حضرت ابوبکر کی بیعت تو ایک جذباتی یا ناگہانی فیصلے کے تحت ہو گئی تھی اس پر حضرت عمر ناراض ہوئے اور فرمایا کہ خدا نے چاہا تو میں شام کو خطبے کے لئے کھڑا ہو کر لوگوں کو ایسے آدمیوں ڈراؤں گا جو اپنے کاموں میں دھینگا مٹتی کرنا چاہتے ہیں حضرت عبدالرحمن کا بیان ہے کہ میں نے کہا۔ اے امیر المؤمنین! ایسا نہ کیجئے کیونکہ حج کے موقع پر ہر قسم کے لوگ جمع ہیں اور کھڑی بی ہوئی ہے۔ لہذا جب آپ کھڑے ہوں گے تو وہ آپ کے قریب جمع ہو جائیں گے پس میں ڈرتا ہوں کہ جب آپ کھڑے ہو کر کچھ فرمائیں گے تو آپ کے ارشادات کو لے کر اڑیں گے اور نا سمجھی سے ان پر من پانے حاشیہ چڑھ جائیں گے اور بات کا ہتکڑ بنائیں گے۔ لہذا مدینہ منورہ پہنچنے تک رہنے دیجئے کیونکہ وہ ہجرت اور سنت کا مقام ہے وہاں آپ کو معاملہ فہم اور شرفاء سے سابقہ پڑے گا، اس لئے جو کتنا ہے وہاں اہلینان کیسے گا۔ وہاں اہل علم آپ کے ارشادات کو یاد رکھیں گے اور انہیں دوسرے مطالب پر محمول نہیں کریں گے حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو مدینہ منورہ پہنچنے پر جب میں خطبے کے لئے کھڑا ہوں گا تو سب پہلے اسی بات کے بارے میں کہوں گا حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ ہم ذی الحجہ کے آخری دنوں میں مدینہ منورہ

سُفْيَانُ كَذَا أَحْفَظْتُ. أَلَا وَقَدْ رَجَوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا كَبَعْدَ كَ.
بَابُ رَجْمِ الْحَبْلِيِّ مِنَ الزَّيْنَاءِ إِذَا أَحْصَيْتَ

۱۴۳۰. حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: كُنْتُ أَقْرَأُ رِجَالًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَبِيلَنَا أَنَا فِي مَنْزِلٍ بِمَنِي وَهُوَ عَمْدُ عَمْرِو بْنِ النَّخَعِ ابْنِ أَخِي خَجَرِ بْنِ إِدْرَاجَةَ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ: تَوَرَّأَيْتَ رَجُلًا أَنِّي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ الْيَوْمَ فَقَالَ: يَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ لَكَ فِي ذَلِكَ يَقُولُ لَوْ قَدْ مَاتَ عَمْرٌ لَعَدَا بَايَعْتُ فَلَا نَأْفُو اللَّهَ مَا كَانَتْ بَيْعَةً أَبِي بَكْرٍ إِلَّا فَلَيْتَ قَتَمْتُ، فَغَضِبَ عَمْرٌ فَقَالَ: إِنِّي إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَأَقَاتِمُ الْعَشِيَّةَ فِي النَّاسِ فَمَحَدًا مِنْهُمْ هُوَ لَا يَدِينُ يَرِيدُونَ أَنْ يُغَضِبُوا أُمُورَهُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاءَ النَّاسِ وَتَعَوُّعَاءَ هُمْ فَإِنَّهُمْ هُمُ الَّذِينَ يَغْلِبُونَ عَلَى قُرْبِكَ حِينَ تَقُومُ فِي النَّاسِ، وَأَنَا أَخْشَى أَنْ تَقُومَ فَتَقُولَ مَقَالَةً يَطِيرُهَا عَنْكَ كُلُّ مُطِيرٍ وَأَنْ لَا يَحُوهَا وَأَنْ لَا يَضَعُوهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا، فَا مَهْلُ حَتَّى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ فَإِنَّهَا أَدَارُ الْهَجْرَةِ وَالسُّنَّةِ فَتَخْلَمَ بِأَهْلِ الْفَقْدِ وَأَشْرَافِ النَّاسِ فَتَقُولَ مَا قُلْتُ مِمَّا كُنَّا نَفْعِي أَهْلَ الْعِلْمِ مَقَالَتَكَ وَتَضَعُوهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا فَقَالَ عَمْرٌ: أَمَا وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ بِذَلِكَ أَوْ لَمْ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَدْ مَنَّا الْمَدِينَةَ فِي عُقْبِ ذِي الْحِجَّةِ

فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ تَجَلَّسْنَا الزَّوَادَ سَرِيحِينَ رَأَيْتُ
الشَّمْسَ حَتَّى أَجَدْتُ سَعِيدَ بْنِ زَيْدَ بْنِ عَمْرٍو فَقِيلَ
جَالِسًا إِلَى رُكْنِ الْمِنْبَرِ فَجَلَسْتُ حَوْلَهُ تَمِيسُ رُكْبَتِي
رُكْبَتَهُ فَلَمَّا انْشَبَّ أَنْ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَلَمَّا
رَأَيْتُهُ مُقْبِلًا قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو دُبْنُ
نُقَيْلٍ لَيْفَقُولَنَّ الْعَشِيَّةَ مَقَالَةً تَقُولُهَا مَنْدُ
اسْتُخْلِفْتَ فَأَنْدَرُ عَلَى وَقَالَ مَا عَسَيْتَ أَنْ يَقُولَ
مَا لَمْ يَقُلْ قَبْلَهُ فَجَلَسَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمَّا سَكَتَ
الْمُؤَدِّتُونَ قَامَ فَكَانَ عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ
قَالَ مَا بَعْدُ فَإِنِّي قَاتِلٌ لَكُمْ مَقَالَةً فَتَدَاوَدَ
بَيْنَ أَنْ أَقُولَهَا أَوْ دُرِي لَعَنَ بَابَيْنِ يَدَا فِي أَحَدِي
فَمَنْ عَقَلَهَا أَوْ وَعَاهَا فَلْيُحْدِثْ بِهَا حَيْثُ أَتَيْتُ
بِهِ رَأَيْتُهُ وَمَنْ خَشِيَ أَنْ لَا يَقُولَهَا فَلَا أُحِلَّ
لِأَحَدٍ أَنْ يَكْذِبَ عَلَيَّ إِنْ اللَّهُ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ
فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الرَّجْمِ فَقَرَأَهَا وَ
عَقَلَهَا وَوَعَيْنَاهَا رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَخَشِيَ أَنْ طَالَ يَالنَّاسِ
زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَاتِلٌ وَاللَّهُ مَا يُحْدِثُ آيَةَ الرَّجْمِ فِي
كِتَابِ اللَّهِ فَيَصِلُوا بِأَتْرُكٍ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ وَالرَّجْمُ
فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ مَرَى إِذَا أُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ
وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيْتَةُ أَوْ كَانَ الْحَبْلُ أَوْ
الرَّغِيْرَاتُ شَقًّا إِنْ كُنَّا نَقْرَأُ فِيمَا نَقْرَأُ مِنْ كِتَابِ
اللَّهِ إِنْ لَا تَرَعِبُوا هُنَّ أَبَائِكُمْ فَإِنَّ كُفْرَكُمْ
إِنْ تَرَعِبُوا عَنْ أَبَائِكُمْ أَوْ إِنْ كُفَرْنَا بِكُمْ إِنْ
تَرَعِبُوا عَنْ أَبَائِكُمْ أَلَا تَعْلَمُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُطْرَقُ دُونِي كَمَا أُطْرَقَ عَيْنِي
إِنَّ مَوْتِيَهُ وَهُوَ لَوْ أَعْبَدَ اللَّهُ وَمَسْئُولُهُ شَرُّ
إِنَّهُ بَلَّغَنِي أَنَّ قَاتِلًا مِنْكُمْ يَقُولُ وَاللَّهُ لَوْ

پہنچے جب جمعہ کا روز آیا تو سورج ڈھلتے ہی ہم نے چلنے میں جلدی کی،
یہاں تک کہ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کو منبر کے قریب بیٹھے
دیکھنے پایا میں بھی ان کے پاس گھٹنوں سے گھٹنے ملا کر بیٹھ گیا۔ پھر وہی
دیر بعد حضرت عمر بھی نکل آئے۔ جب میں نے انہیں آتے ہوئے دیکھا تو
حضرت سعید بن زید سے کہہ کر آج ضرور یہ کوئی ایسی بات کہیں گے
جو مسند خلافت پر بیٹھنے سے لے کر آج تک نہیں کہی ہوگی۔ انہوں نے
میری بات کے ماننے سے انکار کیا اور کہا کہ مجھے یہ امید نہیں کہ وہ ایسی بات
کہیں جو پہلے نہ کہی ہو۔ پس حضرت عمر منبر پر بیٹھ گئے جب مؤذن فائز
ہوئے تو یہ کھڑے ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اسی کی
شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا۔ انا بعد میں ایک ایسی بات کہنے لگا ہوں
جس کا کتنا میرے مقدس میں تھا۔ مجھے نہیں معلوم کہ شاید یہ میری آخری گفتگو
ہو۔ جو اسے سمجھے اور یاد رکھے اس پر لازم ہے کہ جہاں تک اس کی سواری
جاسکے وہاں تک یہ بات پہنچائے اور جو اسے سمجھ نہ سکے تو اس کے لئے
حلال نہیں ہے کہ مجھ پر جھوٹی شتم رکھے بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر
کتاب نازل فرمائی جس میں اللہ تعالیٰ نے آیت رجم نازل کی جس کو
ہم نے پڑھا۔ سمجھا اور یاد رکھا۔ چنانچہ رسول اللہ نے سنگسار کیا اور
ان کے بعد ہم نے سنگسار کیا۔ میں ڈرتا ہوں کہ لوگوں پر ایک ایسا زائد
بھی آئے گا کہ کوئی کہنے والا کہے گا کہ اللہ کی کتاب میں تو ہمیں رجم کی
آیت ملتی ہی نہیں پس جو فرض اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا اسے
ترک کر کے گمراہ ہو جائیں گے۔ سنگسار کرنے کا حکم قرآن کریم کی دوسری
حق ہے، جو بھی شادی شدہ زنا کرے خواہ وہ مرد ہو یا عورت جبکہ
گواہی قائم ہو جائے یا حمل ٹھہر جائے یا خود اعتراف کرے پھر ہم
اسے پڑھتے تو ہم نے اللہ کی کتاب میں پڑھا کہ اپنے باپ ادا کو چھوڑ
کر دوسرے آبا و اجداد بنانا کفر ہے یا یہ کفر ہے کہ اپنے باپ دادا
کی نسبت سے منہ پھیر جائے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ مجھے ایسے نہ بڑھانا جیسے حضرت عیسیٰ بن مریم کو بڑھایا گیا
بلکہ مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہنا پھر مجھ تک یہ بات پہنچی
ہے کہ آپ لوگوں میں سے کسی نے کہا ہے کہ اگر عمر مر گیا تو میں فلاں

مَاتَ عُمَرُ بَايَعْتُ فَلَا تَأْتِي عَتْرَتِي إِمْدًا أَنْ
يَقُولَ إِنَّمَا كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ فَلْتَةً وَتَمَّتْ أَلَا
وَإِنَّمَا تَدَا كَانَتْ كَذَلِكَ، وَلَكِنَّ اللَّهَ وَفِي شَرِّهَا
وَلَيْسَ مِنْكُمْ مَنْ لَقِطَ الْأَعْنَاقَ إِلَيْهِ مِنْهُنَّ أَبِي
بَكْرٍ، مَنْ بَايَعَ رَجُلًا مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنْ
الْمُسْلِمِينَ فَلَا يَبَايِعُهُ هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ كَعَدَّةٍ
أَنْ يُقْتَلَ، وَإِنَّهُ كَانَ مِنْ خَيْرِ تَأْخِيْنٍ تَوَفَّى
اللَّهُ نَبِيَّتَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنْ الْأَنْصَارَ
خَالَفُونَا وَاجْتَمَعُوا بِأَسْرِهِمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي
سَاعِدَةَ، وَخَالَفَ عَتَا عَلِيٌّ وَالزُبَيْرُ وَمَنْ
مَعَهُمَا وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ
فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ اطْلُقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا
هَؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِنَّا نَطْلُقُكَ نُرِيدُ هُمْ كَلَنَّا
دَنُونَا مِنْهُمْ لِقِينَا مِنْهُمْ رَجُلَانِ صَالِحَانِ قَدْ كُورَا
مَاتَ إِلَى عَلَيْهِ الْقَوْمُ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُونَ يَا
مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ، فَقُلْنَا نُرِيدُ إِخْوَانَنَا هَؤُلَاءِ
وَمِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَقْرَبُوهُمْ
إِغْضَبُوا أَمْرَكُمْ، فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَنَا تَيْتَةٌ لَهُمْ فَانْطَلَقْنَا
حَتَّى أَتَيْنَاهُمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَإِذَا
رَجُلٌ مُزْمَلٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنِ أَنَّهُ هُمْ فَقُلْتُ مَنْ
هَذَا؟ فَقَالَ الْوَاهِدُ أَسْعَدُ بْنُ عُبَادَةَ، فَقُلْتُ
مَا لَهُ؟ فَقَالَ يُوعَدُ، فَلَمَّا جَلَسْنَا قَلِيلًا تَشَهَّدَ
خَطِيبُهُمْ فَأَتَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ
أَمَّا بَعْدُ فَنَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ وَكَتَيْبَةُ الْإِسْلَامِ
وَأَنْتُمْ مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ رَهْطٌ وَقَدْ دَقَّتْ
دَافَةُ مِنْ قَوْمِكُمْ فَإِذَا هُمْ يُرِيدُونَ أَنْ
يُخَوِّزُوا لُونَا مِنْ أَصْلَانَا وَأَنْ يَحْضُونَا مِنَ الْأَمْرِ
فَلَمَّا سَكَتَ أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَكُنْتُ رَدَدْتُ
مَعَالَةَ أَعْجَبْتَنِي أُرِيدُ أَنْ أَتَدِيَ مَهَابِينَ يَدِي

آدمی کے ہاتھ پر بیعت کر لوں گا! ایسا کہنے والا تمہیں ہوکا نہ دینے پائے
کہ حضرت ابوبکر کی بیعت ایک ناگہانی بات تھی جو ہو گزری، خبردار ہو جاؤ کہ
ہاتھ ہی اسی طرح اور ناگہانی بیعت کے شر سے اللہ تعالیٰ نے بچایا اور
سواروں پر سفر کے جن تک پہنچ سکتے ہیں بتائے ان میں حضرت ابوبکر
جیسا کہ ہے، جو کسی شخص کے ہاتھ پر مسلمانوں کے مشورے کے بغیر بیعت
کئے گا تو اس کے ہاتھ پر بیعت نہ کی جائے اور اس کے ہاتھ پر جس سے
بیعت کی کہ وہ اس کا انجام ہی ہوگا کہ دونوں قتل کر دیے جائیں گے۔
اور اس بارے میں ہم سے سنئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو شریعت میں
پلایا تو انصاری نے ہماری مخالفت کی اور وہ سقیفہ بنی ساعدہ کے مقام
پر اکٹھے ہوئے اور حضرت علی اور حضرت زبیر نے بھی ہماری مخالفت کی اور
ان کے ساتھیوں نے جبکہ باقی تمام مہاجرین حضرت ابوبکر کے پاس اکٹھے
ہوئے پس میں نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ ہمارے انصاری
بھائیوں کے پاس چلیں پس ہم ان کے پاس پہنچنے کے ارادے سے
چلے گئے جب ہم ان کے نزدیک پہنچے تو ہمیں ان میں سے دو نیک آدمی
میں جنہوں نے ہمیں بتایا کہ ان حضرات کے کس بات پر اتفاق کیا تھا
پھر ان دونوں نے کہا۔ اے گروہ مہاجرین! آپ کہاں جا رہے ہیں؟ ہم
نے کہا ہم اپنے انصاری بھائیوں کے پاس جا رہے ہیں، انہوں نے کہا
کہ ایسا نہ کیجئے اور ان کے پاس نہ جائیے بلکہ اپنا فیصلہ کر لیجئے پس میں نے
کہا کہ خدا کی قسم ہم ان کے پاس ضرور جائیں گے پس ہم چلے گئے وہاں
کہ ان کے پاس سقیفہ بنی ساعدہ میں جا پہنچے دیکھا تو ان کے درمیان ایک
شخص چادر اوڑھے ہوئے بیٹھا ہے میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں
نے بتایا کہ یہ حضرت سعد بن عبادہ ہیں میں نے کہا کہ انہیں کیا ہو گیا ہے
انہوں نے کہا کہ بیمار آتا ہے جب ہمیں بیٹھے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی تو
ان کے ایک خطیب نے تشہد پڑھا، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی جو اس
کی شان کے لائق ہے، پھر کہا، اے بعد، ہم اللہ کے انصاری اور اسلام کی فوج
ہیں ورنہ گروہ مہاجرین! آپ تعداد میں بت تھوڑے ہیں جو اپنی قوم سے جدا ہو
کر مڑے ہیں کیا آپ حضرت یہ چاہتے ہیں کہ ہماری سیخ کنی کر کے خود خلیفہ
بن بیٹھیں؟ جبے خاموش ہو گئے تو میں نے بولنے کا ارادہ کیا اور میں ایک عمدہ
بات اپنے ذہن میں تیار کر لی تھی میں چاہتا تھا کہ حضرت ابوبکر سے بھی پس گفتگو

کروں اور اس غصے کا ازالہ کروں جو انہیں اس تقریر سے آیا ہوگا جب میں نے
 بولنے کا ارادہ کیا تو حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ ذرا ٹھہریے، لہذا میں گفتگو کے انہیں
 ناراض کرنا ناپسند کیا۔ پھر حضرت ابوبکر نے گفتگو شروع کی اور وہ مجھ سے زیادہ حلیم
 اور زیادہ عجید تھے اور جو کچھ میں نے تقریر کرنے کے لئے سوچا تھا وہ انہوں
 نے ابجدیہ سارا کہہ دیا اور اس سے بھی بترسواں نہ کہ وہ خاموش ہو گئے انہوں
 نے فرمایا کہ آپ حضرات نے اپنی جو غریباں بیان فرمائیں وہ درست اور واقعی آپ
 ان کے بل ہیں لیکن خلافت اس قبیلہ قریش کے سوا دوسرے کے لئے متصور ہی
 نہیں کیونکہ نسبت درخاندان کی رو سے ہی قبیلہ پر عرب میں متمایز ہے پس
 میں تمہارے لئے ان دو آدمیوں میں سے ایک پر راضی ہوں ان میں سے
 جس کے ہاتھ پر چاہو بیعت کرو۔ پھر انہوں نے میرا اور حضرت ابوعبید بن جراح
 کا ہاتھ پکڑا اور وہ ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھے ان کی گفتگو میں اس کے
 سوا اور کوئی بات ناپسند نہیں تھی۔ خدا کی قسم اگر مجھے آگے بڑھا کر میری گردن
 اڑادی جائے جبکہ مجھ سے کوئی گناہ نہ نہ ہو تو یہ مجھے اس زیادہ پسند
 کران لوگوں کا امیر بنوں جن میں حضرت ابوبکر موجود ہوں اب بھی میری نظر سے
 ماسوائے اس کے کہ میرے وقت میرا نفس مجھے ہنگامہ اور کوئی دوسرا خیال دل
 میں لائے پھر نصاریں ایک شخص نے کہا کہ میں وہ بگڑی ہوں جس کے ساتھ
 اونٹ اپنا جسم رگوں کا رخاں کر کے تھے پہلے وہیں بارہ ہوں جو دونوں کے گرد
 لگائی جاتی ہے۔ اے گروہ قریش! ایک امیر میں سے ہو اور ایک آپ میں سے۔
 اس پر خوب غل جی اور آوازیں بلند ہوئیں یہاں تک کہ میں اختلاف دینے لگا
 پس میں نے کہا کہ اے حضرت ابوبکر! اپنا ہاتھ بڑھائیے پس انہوں نے ہاتھ بڑھایا
 تو میں ان سے بیعت کر لی اور مہاجرین نے ان سے بیعت کر لی پھر نصاریں نے
 بھی ان سے بیعت کر لی اور ہم حضرت سعد بن عبادہ کی جانب شہے! ان میں
 ایک شخص نے کہا کہ آپ حضرت نے حضرت سعد بن عبادہ کو قتل کر دیا میں نے کہا
 کہ ان کا خون اللہ تعالیٰ نے کیا ہوگا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ خدا کی قسم اس وقت
 حضرت ابوبکر کی بیعت زیادہ ضروری ہمارے سامنے اور کوئی بات نہ تھی میں نے ہاتھ
 کہ مبادا ہم لوگوں کے جدا ہو کر رہ جائیں، ہو سکتا ہے کہ ابھی انہوں نے بیعت نہ کی
 ہو اور ہمارے بوجہ اپنے میں سے کسی دینی بیعت کر لیں پس یہی ہوتا کہ ہم اپنی مرضی
 کے خلاف اس بیعت کرنے یا ان کی مخالفت کرتے اور اس طرح فساد برپا ہو جاتا
 پس جو مسلمانوں کے مشورے کے بغیر کسی دینی سے بیعت کئے اس کی پیروی نہ کرنا

اِنِّیْ بِکُمْ وَکُنْتُ اَدْرِیْ مِنْهُ بَعْضُ الْحَقِّ فَلَمَّا ارَدْتُ
 اَنْ اَتَکَلِّمَ قَالِ ابُو بَکْرٍ عَلٰی رِسْلِکَ فَکَرِهْتُ اَنْ
 اُغْضِبَهُ فَتَکَلَّمَ ابُو بَکْرٍ فَکَانَ هُوَ اَحْلَمَ مِنِّیْ وَادْقَرَّ وَلِلّٰهِ
 مَا تَرَکَ مِنْ کَلِمَةٍ اَعْجَبْتَنِیْ فِیْ تَرْوِیْرِیْ اِلَّا قَالِ فِیْ
 بَدِیْقَتِهِ مِثْلَهَا اَوْ اَفْضَلَ مِنْهَا حَتّٰی سَکَتَ فَقَالَ
 مَا ذَکَرْتُمْ فِیْکُمْ مِنْ خَیْرِ فَاَنْتُمْ لَهُ اَهْلٌ وَلَنْ
 یُعْرِفَ هَذَا اِلَّا مُرَدُّ الْاِلَهِیِّ مِنَ قَوْلِیْشِ هُنَّ
 اَوْسَطُ الْعَرَبِ لَسَبًا وَدَارًا وَقَدْ رَضِیْتُ لَکُمُ الْحَدَّ
 هَذَیْنِ الرَّجُلَیْنِ فَبَايَعُوْا اَیُّهُمَا بِشَئْئُکُمْ فَاتَّخَذَ
 بَیْدِیْ وَبَیْدِیْ اَبُو عُبَیْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَهُوَ جَالِسٌ
 بَیْنَهُمَا فَکَلَّمَ اَکْثَرَهُ مِمَّا قَالِ غَیْرَهَا کَانَ
 وَاللّٰهِ اِنْ اُتِیْتُ فَمَقْصُرَبٍ عُنْفِیْ لَا یُعْرِیْ بَیْ ذَٰلِکَ
 مِنْ اِشْمٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَتَا مَرَعًا عَلٰی قَوْمٍ فِیْهِمْ
 ابُو بَکْرٍ اَللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ تَسْوَیْ اِلَیْ نَفْسِیْ عِنْدَ الْمَوْتِ
 خَیْرًا لَّا اُجِدُهُ اِلَّا اَنْ فَقَالَ قَائِلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ
 اَنَا جُنْدُ نِکَاحِ الْمَیْجِیْکَ وَعَدَدُ یَقْرَأُ الْمَرْجَبُ مِمَّا
 اَمِیْنٌ فَمِنْکُمْ اَمِیْنٌ یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ فَکَلَّمَ اللِّحْظُ
 وَارْتَلَعَتْ الْاَصْوَاتُ حَتّٰی فَرَّقْتُ مِنَ الْاِخْتِلَافِ
 فَقُلْتُ اَبْسَطُ یَدَکَ یَا اَبَا بَکْرٍ فَبَسَطَ یَدَهُ فَبَايَعْتُهُ
 وَبَايَعَهُ اَمُّهَا جَرُونُ ثُمَّ بَايَعْتُهُ الْاَنْصَارُ وَتَرَوْنَ اَنْ
 عَلٰی سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ قَتَلْتُمْ
 سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقُلْتُ قَتَلَ اللّٰهُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ
 قَالِ عُمَرُ وَاَنَا وَاللّٰهُ مَا وَجَدْنَا فِیْمَا حَضَرْنَا مِنْ
 اَمْرِ اَقْوَمٰی مِنْ مُّبَايَعَةِ اَبِیْ بَکْرٍ خَشِیْنَا اِنْ فَاَقْتَنَا
 الْقَوْمَ وَلَوْ کُنْ بِبَیْعَةٍ اَنْ یَّبَايَعُوْا رَجُلًا مِنْهُمْ
 بَعْدَنَا فَاِذَا مَا بَايَعْنَاهُمْ عَلٰی مَا لَا نَرْضٰی وَاِمَّا
 نَحْنُ الْفَلَاکُمْ فَمِیْکُونُ فَسَادٌ فَمَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَلٰی غَیْرِ
 مَشُورَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَلَا یَتَابِعُهُ هُوَ وَلَا الَّذِیْ
 بَايَعَهُ تَعَزَّاهُ اَنْ یَقْتُلَا

غیر شادی شدہ مرد اور عورت کو درے لگائے جائیں اور جلاوطن کئے جائیں۔

جو عورت بدکار ہو اور جو مرد بدکار ہو تو ان میں سے ہر ایک کو تیرے لگاؤ اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں اگر تم ایمان لائے ہو اللہ اور پچھلے دن پر اور چاہیے کہ ان کی منرا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو بدکار مرد نکاح نہ کرے مگر بدکار عورت یا شرک الی عورت اور بدکار عورت نکاح نہ کرے مگر بدکار یا مشرک اور یہ کام ایمان والوں پر حرام ہے (سورہ النور آیت ۲) ابن عیینہ کا قول ہے کہ رافۃ کا حکم حد قائم کرنے میں ہے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ کا بیان ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غیر شادی شدہ زانی کو ایک سو کوڑے مارنے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کرنے کا حکم فرما رہے تھے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر نے بتایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلاوطن کیا اور پھر یہی طریقہ رائج ہو گیا۔

سعد بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر شادی شدہ زانی کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ اس پر حد قائم کرتے ہوئے ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے۔

اہل معاصی اور مختل کو گھر سے نکال دینا۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مختل پر لعنت فرمائی ہے جو مرد ہو کر عورتوں کی مشابہت کریں اور فرمایا کہ انہیں اپنے گھروں سے نکال دو۔ چنانچہ فلاں کو نکال دو اور فلاں کو بھی نکال دو۔

امام کے سوا جو اس کی عدم موجودگی میں حد قائم

بَابُ ۹۸۰ الْبُكَارُ يُجْلَدُ اِنْ وَبُنْفَیْ اِنْ الزَّانِیَةُ وَالزَّانِیُّ فَاِجْلُدُوْهُمَا وَاَكْلُ وَاَحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَاْخُذْ كُومَهُمَا رَاۡدَةً فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُوْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَیْسَ لَكَ عَدَاۤیْلُهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ الزَّانِیُّ لَا یَنْكِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِیَةُ لَا یَنْكِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ لَّهِ وَحُرْمَةُ لِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ ابْنُ عُیَیْنَةَ رَافِعًا اِقَامَتُهُ الْحَدُّ وَد۔

۱۴۳۱۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِیلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِزِ بْنُ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ حَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ فِيمَنْ زَنَى وَلَمْ يُحْصَنْ جُلْدًا مِائَةً وَتَغْرِيْبَ عَامٍ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَآخَرُ بَنِي عُرْدَةَ بْنِ الرَّبِيعِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَرَبَ، ثُمَّ لَمْ تَزَلْ بِتِلْكَ السَّنَةِ.

۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيمَنْ زَنَى وَلَمْ يُحْصَنْ بِنَفْسِي عَامٍ بِإِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَيْهِ.

بَابُ ۹۸۱ نَفَى أَهْلِ الْمَعَاصِي وَالْمُخْتَلِينَ۔

۱۴۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخْتَلِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِكُمْ وَأَخْرِجْ فَلَانًا وَآخَرَ حُفْلَانًا.

بَابُ ۹۸۲ مَنْ أَمَرَ غَيْرَ الْإِمَامِ بِإِقَامَةِ الْحَدِّ

غَائِبًا عَنْهُ

کرنے کا حکم دے۔

۱۴۳۳۔ احَدًا ثَنًا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ
 أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الشَّاهِدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ
 وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ أَقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصَمُهُ
 فَقَالَ صَدَقَ أَقْضِ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِكِتَابِ اللَّهِ
 إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا أَقْضِنِي بِأَمْرٍ آتٍ
 فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْعَ فَأَتَيْتُ يَمَانَةَ
 مِنَ الْغَنَمِ وَذَلِيلَةَ. ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْغَنَمِ فَرَمَوْا
 أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدٌ يَمَانَةٌ وَتَغْرِيبٌ عَامٍ فَقَالَ
 وَلَدِي لَقَسِي بِبَيْدِهِ لَا أَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمْ كَمَا يَكُنِي اللَّهُ
 أَمَّا الْغَنَمُ وَالْوَلِيدَةُ فَرُفْعُكَ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدٌ
 يَمَانَةٌ وَتَغْرِيبٌ عَامٍ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ فَأَعْذُ
 عَلَى أَمْرٍ آتٍ هَذَا أَفَارْجُهَا فَأَعْذُ أُنَيْسُ فَرَجَّهَا.
 ۹۸۳۳ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: وَمَنْ لَمْ
 يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَنْكَحَ الْمُحْصَنَاتِ
 الْمُؤْمِنَاتِ فَمِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ نِكَاحِ
 الْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِأَيِّمَاكُمْ بَعْضُكُمْ مِنْ
 بَعْضٍ فَإِنْ كُنْتُمْ هُنَّ يَاقِظَاتٌ مِمَّا يُلَاحِظُونَ
 أَجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَاتٌ غَيْرُ مُسَافِحَاتٍ
 وَلَا مُتَّخِذَاتٍ أَخْدَانٍ فَإِذَا أُحْصِنَ فَيَأْتِيَنَّ
 أَمْرًا يَفَاحِشَةً فَعَلَيْكُمْ نِصْفُ مَا عَلَى
 الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ
 الْعَذَابَ مِنْكُمْ وَأَنْ تَقْبَلُوا مِنْكُمْ وَاعْتَدِ اللَّهُ
 عَذَابَ عَافِيَةٍ.

۹۸۳۴ بَابُ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ

۱۴۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
 مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد سے روایت ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس لونڈی کے بارے

حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد سے روایت ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس لونڈی کے بارے

میں پوچھا گیا جس نے زنا کیا اور شادی شدہ نہیں تھی
فرمایا کہ جب وہ زنا کرے تو اسے کوڑے مارو، پھر زنا کرے
تو کوڑے مارو، پھر زنا کرے تو کوڑے مارو، پھر اسے
فروخت کر دو اگرچہ بالوں کی رسی کے بدلے ہی سہی۔
ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے تیسری
بار ایسا فرمایا یا جو تھی مرتبہ۔

لوٹدی اگر زنا کرے تو اسے ملامت نہ کی جائے اور
بہ جلاوطن کیا جائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر لوٹدی زنا کرے اور اس
کا زنا ظاہر ہو جائے تو اسے کوڑے مارو لیکن ملامت
نہ کرو پھر زنا کرے تو کوڑے مارو اور ملامت نہ کرو
پھر تیسری مرتبہ بھی زنا کرے تو اسے فروخت کر دو اگرچہ
بالوں کی ایک رستی کے بدلے ہی سہی۔ اسی طرح
اسمعیل بن امیہ۔ سعید، حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

ذمیوں کے احکام کہ شادی شدہ کو زنا کے بعد امام
کے روبرو پیش کرنا ہے۔

شیبانی نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
سنگسار کیا ہے میں نے پوچھا کہ کیا سورہ النور کے نزول سے پہلے
یا بعد؟ فرمایا کہ یہ مجھے معلوم نہیں۔ اسی طرح علی بن
مسر اور خالد بن عبد اللہ اور عمار بنی اور عبیدہ بن جعد
نے شیبانی سے اسے روایت کیا ہے بعض حضرات نے سورہ
المائدہ کا نام لیا ہے لیکن پہلی بات زیادہ درست ہے۔
نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ کچھ
یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور
انہوں نے بتایا کہ ان میں سے ایک مرد اور عورت نے زنا کیا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم جرم کے

سَنِي هُرَيْرَةَ دَرَيْدُ بْنُ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ
إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ: إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا
سَبْعًا إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا سَبْعًا إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا
سَبْعًا بَعُوهَا وَلَوْ بَضِيعٍ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ لَا أَدْرِي
بَعْدَ الثَّلَاثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ

باب ۹ لَا يُتْرَبُ عَلَى الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ
وَلَا تُنْفَخُ

۱۷۳۶. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
الْثَّيْبِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ سَمْعَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا زَنَّتِ الْأَمَةُ فَلْيَبْنِ زَنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا
يُتْرَبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُتْرَبْ، ثُمَّ
إِنْ زَنَتْ الثَّلَاثَةَ فَلْيَبْعَهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعِيرٍ
تَابَعَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۰ أَحْكَامُ أَهْلِ الدِّمَامَةِ وَإِخْصَاءِ فِيهِمْ
إِذَا زَنُوا وَرَفْعُوا إِلَى الْأَمَامِ

۱۷۳۷. حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَكِيدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سَأَلْتُ سَيِّدَ اللَّهِ بْنَ
أَبِي أَوْفَى عَنِ الرَّجِيمِ فَقَالَ: رَجِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَقْبَلَ النَّوْبُ أَمْ بَعْدَهُ؟ قَالَ لَا أَدْرِي
تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَالدَّخْرِيُّ
وَعَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
الْمَائِدَةَ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ

۱۷۳۸. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّ قَالَ: إِنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً

حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت زید بن خالد کا بیان ہے کہ دو آدمی اپنا جھگڑا لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوئے ایک نے عرض کی کہ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب سے فیصلہ فرمائیے۔ دوسرا عرض گزار ہوا کہ اس سے نہ ہادہ سمجھا رہا تھا کہ ہاں یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق ہی فیصلہ فرمائیے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے فرمایا کہ بیان کرو۔ کہا کہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا۔ میرے بیٹے نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ مجھے بتایا گیا کہ تیرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا تو میں نے ایک تنویریاں اور ایک نونڈی اس کا فدیہ دے کر دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تیرے بیٹے کی سزا تو کوٹنے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے۔ پس رسول اللہ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں تم دونوں کے درمیان اللہ کی کتاب کے فیصلہ کروں گا تمہاری بکریاں اور نونڈی اس دی جائے گی اور تمہارے بیٹے کو ستر کوٹے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے گا اور حضرت انیس اسلمی کو حکم فرمایا

کہ دوسرے کی بیوی کے پاس جائیں اگر وہ اعتراف کرے تو اسے سنگسار کیا جائے گا۔ چنانچہ اس نے اعتراف کیا تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔

سلطان کے علاوہ جو اپنے گھر والوں یا دوسروں کو ادب سکھائے۔ حضرت ابوسعید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب کوئی نماز پڑھے اور دوسرا اس کے آگے سے گزرنے لگے تو اسے روکے، اگر نہ مانے تو اس سے لڑے۔ حضرت ابوسعید نے ایسا کیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر تشریف لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری گردن پر رکھ کر آرام فرما رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کو ایسی جگہ روک یا جہاں پانی نہیں ہے۔ چنانچہ مجھ پر ناراض ہوئے اور میری کوک میں ملنے مارے اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام کے سوا کوئی چیز حرکت کرنے سے مانع نہیں تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے یتیم کی آیت نازل فرمائی۔

عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت ابوبکرؓ نے اور انہوں نے مجھ سے گھر سے مائے اور فرمایا کہ تو نے ہمارے باعث لوگوں کو روک دیا ہے۔ پس رسول اللہ کے آرام کے باعث یہ مجھے موت کا سامنا تھا کیونکہ مجھے تکلیف پہنچ رہی تھی۔ آگے اسی طرح حدیث بیان کی۔

جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو دیکھ کر اسے قتل کر دے۔

حضرت مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ نے فرمایا کہ اگر میں کسی آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھ لوں تو تلوار کی دھار سے اسے ختم کر کے دم لوں جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک

اللَّهُ اَمَّا غَمَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَدَرَدُ عَلَيْكَ وَجَلَدَا ابْنَهُ مِائَةً ذَعْرَبَةً عَامًّا، وَاَمْرًا نَيْسًا اَلْاَسْلِيَّ اَنْ يَأْتِيَ اِمْرَاةً اَلْاُخْرَى اِنْ اِعْتَرَفَتْ فَاَرْجَمَهَا فَاَعْتَرَفَتْ فَدَرَجَمَهَا.

بَابُ مَنْ اَذَبَ اَهْلَهُ اَوْ غَيْرَهُ دُونَ السُّلْطَانِ، وَقَالَ اَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّيْتُ فَاَرَادَ أَحَدٌ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيَقَاتِلْهُ وَفَعَلَهُ اَبُو سَعِيدٍ.

۱۴۴۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضَعُ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي فَقَالَ حَبَسْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَيَّ مَاءٍ فَعَاثَبَنِي وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهِ فِي خِيَاصِرَتِي وَيَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللَّهُ اَيَّةَ التَّيْمِمِ.

۱۴۴۱۔ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَنْ اَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَقْبَلَ اَبُو بَكْرٍ فَلَكَّرَنِي لَكْرَةً شَدِيدَةً وَقَالَ: حَبَسْتَ النَّاسَ فِي قِلَادَةٍ فِيْبِ الْمَوْتِ لِمَكَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ اَوْجَعَنِي نَحْوُهُ.

بَابُ مَنْ رَا اِمْرَاةً مَعَ رَجُلٍ اَوْ قَتَلَهُ.

۱۴۴۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ ذِمَّةِ اَبِي كَاتِبٍ الْمُعِيزَةِ عَنْ الْمُعِيزَةِ قَالَتْ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ نَوْرَ اَيْتُ رَجُلًا

پہنچی تو آپ نے فرمایا: کیا تمہیں سعد کی غیرت پر تعجب آتا ہے؟ حالانکہ میں ان سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے۔
تعریف کے بارے میں۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اعرابی نے آکر کہا: یا رسول اللہ! میری بیوی نے کالا بچہ جناب آپ نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ جواب دیا کہ ہاں۔ فرمایا کہ ان کے رنگ کیا ہیں؟ کہا کہ سرخ۔ فرمایا کہ کیا ان میں کوئی بھورا بھی ہے؟ کہا، ہاں۔ فرمایا کہ یہ کہاں سے ہوا؟ عرض کی کہ شاید یہ اس کی کسی رگ کے باعث ہو۔ آپ نے فرمایا: کہ تمہارے بیٹے کا یہ رنگ بھی شاید اس کی کسی رگ کے باعث ہو۔
تعریف اور ادب کے لئے کتنی سزا ہے۔

سیمان بن یسار نے عبدالرحمن بن جابر بن عبد اللہ سے روایت کی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کسی کو دس سے زیادہ کوڑے مارے جائیں ماسوائے اللہ تعالیٰ کی حدوں میں سے کسی حد کے۔

عبدالرحمن بن جابر نے اس شخص سے روایت کی ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی کو دس سے زیادہ ضربوں کی سزا نہ دی جائے سوائے اللہ کی حدوں میں سے کسی حد کو قائم کرتے ہوئے۔

بکیر کا بیان ہے کہ میں سیمان بن یسار کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عبدالرحمن بن جابر آ گئے۔ پس انہوں نے سیمان بن یسار سے حدیث بیان کی۔ پھر سیمان بن یسار نے ہماری

مَعَامِرَ إِلَى الصَّرِيَّةِ بِالشَّيْبِ غَيْرِ مُصَفَّيَةٍ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَتَجْعَلُونَ مِنْ غَيْرِهِ سَعْدًا لَنَا غَيْرَ مِنْهُ وَاللَّهِ أَغْيَرُ مِنِّي.

بَابُ ۹۹ مَلَجَاءُ فِي التَّعْرِيفِ

۱۴۴۳ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَبِي شَرَبَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ، فَقَالَ: هَلْ تِلْكَ مِنْ إِبِلٍ، قَالَ نَعَمْ، قَالَ مَا أَتَوَاهُ؟ قَالَ حُمْرٌ، قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْزَقٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنِّي كَانَ ذَلِكَ؟ قَالَ: أُنَا أَعْرَقُ نَزْعَةً، قَالَ: فَلَعَلَّ ابْنَكَ هَذَا نَزْعَةً عَرَقِي.

بَابُ ۹۹ كَمَا التَّعْرِيفُ وَالْأَدَبُ

۱۴۴۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ لَيْسَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يُجْدُّ كَوْفٌ عَشْرَ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ.

۱۴۴۵ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا دُفَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ عَنْ سَمْعَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَقُوبَةَ فَوْقَ عَشْرِ ضَرْبَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ.

۱۴۴۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ لَيْسَةَ إِذْ جَاءَ

جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی جلدی جن بن جابر نے ادا نہیں ان کے والد ماجد نے بتایا کہ انہوں نے حضرت ابو بردہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی کو دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارو مگر اللہ تعالیٰ کی حد و دین سے کسی حد کو قائم کرتے ہوئے۔
ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے وصال کرنے سے پہلے منع فرمایا ہے مسلمانوں میں سے کچھ حضرات عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ آپ تو وصال کے دن سے لکھتے ہیں اس پر رسول اللہ نے فرمایا کہ تم میں سے میرے جیسا کون ہے؟ بیشک میں رات گزارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے اس پر بھی جب بعض لوگ وصال کے دن سے باز نہ آئے تو آپ نے بھی ان کے ساتھ وصال کا روزہ رکھنا شروع کر دیا پھر ایک روز اور ملایا، پھر چاند نظر آگیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ دیر سے نظر آتا تو میں کتنے ہی دن ملاتا جاتا۔ ان کے نہ ماننے کی وجہ سے آپ نے یہ تمہیں فرمایا تھا۔ اسی طرح شعیب اور یحییٰ بن سعید اور یونس نے ابن شہاب سے روایت کی ہے۔ نیز عبد الرحمن بن خالد، ابن شہاب سعید، حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم سے اس کی روایت کی ہے۔
سالم نے حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں لوگوں کو اس بات پر مار پڑتی کہ وہ غلے کے ڈھیر کو اس کی جگہ پر بغیر ماپ تول کے فروخت کر دیتے۔ لہذا وہ اسے ان کے ٹھکانوں پر لے جاتے تھے۔

عزہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی معاملے میں اپنی ذات کا کبھی انتقام نہیں لیا خواہ کیسی ہی آپ کو تکلیف دی گئی ہو۔ ہاں جب خدا کی حرموں

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ لَيْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَجْلِدُوا فَوْقَ عَشْرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ

۴۷۸، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا بُرْدَةَ سَمِعَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِيكَ يَوْمَئِذٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَأْتِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَوَاصِلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْكُمْ مِثْلِي رَأَيْتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيَنِي فَلَمَّا أَبَوْنَا أَنْ يَنْتَهَزَا عَنِ الْوَصَالِ وَأَصْلَ يَهْدِي يَوْمَئِذٍ يَوْمَهُ، ثُمَّ أَوْدَاهُمَا لَهْلَالٍ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ لِدُخْكُمْ كَالْمُسْكِلِ بِهِمْ حِينَ أَبَوْنَا تَابَعَهُ شُعَيْبٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَيُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۷۸، حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُمْ كَانُوا يَصْرِفُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَوْا طَعَامًا جَزَاءً أَنْ يَلْبِسُوهُ فِي مَكَلٍّ مِنْهُمْ حَتَّى يُؤَدُّهُ إِلَى رَحْلِهِمْ

۴۷۹، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَرْزَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَدُوٌّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يُؤْتِي

کو پال کیا جاتا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے انتقام لیتے تھے جس نے بغیر ثبوت کے بیانی اور آلودگی کا مظاہرہ کیا اور تہمت لگائی۔

حضرت سہل بن سعد نے فرمایا کہ میں لعان کرنے والوں کے پاس موجود تھا۔ اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی اور ان کے درمیان جدائی کروائی گئی کیونکہ خاوند نے کہا تھا کہ اگر میں اسے اپنے پاس رکھوں تو گویا میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا تھا۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے زہری سے یہ بھی یاد رکھا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر اس عورت نے ایسا بچہ جنا تو مرد سچا ہے اور اگر ایسا سرخ رو بچہ جنا تو یہ جھوٹا ہے۔ میں نے زہری کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس نے ایسا بچہ جنا جس کو ناپسند کیا جاتا تھا قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس نے لعان کرنے والوں کا ذکر کیا تو حضرت عبداللہ بن شداد نے پوچھا کہ کیا یہ وہی عورت تھی جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کسی عورت کو بغیر شہادت کے سنگسار کرتا؟ فرمایا کہ نہیں، وہ عورت تو علی الاعلان بدکاری کرتی تھی۔

قاسم بن محمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور لعان کرنے والوں کا ذکر ہوا تو حضرت عاصم بن عدی نے اس بارے میں ایک بات کی اور چلے گئے۔ ان کی قوم کا ایک آدمی آیا

بتایا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پایا ہے۔ چنانچہ حضرت عاصم نے کہا کہ انہیں بڑے بول کے باعث اس میں مبتلا کیا گیا ہے۔ پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے اور اس شخص کے متعلق آپ کو بتایا جس کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا تھا اور یہ زرد رنگ، کم دشت اور سیدھے بالوں والے تھے جبکہ وہ شخص جس کے متعلق اپنی بیوی کے پاس دیکھنے کا دعویٰ کیا تھا وہ گہری رنگ کا، دلی پنڈلیوں والا اور موٹا تازہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! حقیقت

الْبَيْحُ حَتَّى تُنْزِلَ مِنْ حُرْمَاتِ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ اللَّهُ؛
بَابُ ۹۲ مَنْ أَظْهَرَ الْفَاحِشَةَ وَاللَّظَنَ

وَالْتَهْمَةَ يَغَابِرُ بَيِّنَتَهُ

۱۷۵۰ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزَنَةَ عَنْ سَفْيَانَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ شَهِدْتُ

الْمُتْلَاكَ عَيْنَيْنِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ، خَرَقَ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ رَوْحًا كَذَبْتُ عَلَيْهَا أَنْ أَمْسَهُ ذِكْرًا قَالَ حَنْظَلَةُ ذَلِكَ مِنَ الزُّهْرِيِّ إِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا أَدْرَأُ أَفْهَوَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا أَوْ كَذَا كَأَنَّهُ وَحْدَةٌ فَهَوُ، وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: جَلَسْتُ بِهِ لِلذِّقْنِ مَكْرَهُ

۱۷۵۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُتْلَاكَ عَيْنَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ هِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا امْرَأَةً عَنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ؛ قَالَ لَا بِذَلِكَ امْرَأَةً أَعْلَنْتُ

۱۷۵۲ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ذَكَرَ الثَّلَاثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَائِشَةُ ابْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ وَأَتَاكَ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ لِيُشْكُوا أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ أَضْلِهِ فَقَالَ عَائِشَةُ مَا أَبْشُرُ بِهَذَا إِلَّا لِقَاؤِي، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَةً وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُضْطَرًّا قَلِيلًا مِنَ اللَّحْمِ سَبَطَ الشَّعْرَ وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ

کو داخل فرمایا پس عورت نے اس شخص سے مشابہت رکھنے والا
پھر جنا جس کو انہوں نے اپنی بیوی کے پاس دیکھنے کا ذکر کیا تھا
پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان لعان کروایا۔
چنانچہ مجلس میں ایک شخص نے حضرت ابن عباس سے کہا کہ کیا یہی
عورت تھی جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تھا کہ اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے سنگسار کرتا تو اس عورت
کو کرتا، انہوں نے فرمایا کہ نہیں بلکہ وہ عورت تو اسلام میں علی
الاعلان برائی کا مظاہرہ کیا کرتی تھی۔

شادی شدہ عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔

اور جو بارسا عورتوں کو طیب لگائیں پھر ہمارا گواہ معاہدہ
کے نہ لائیں تو انہیں اشی کوڑے لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی
نہ مانو اور وہی فاسق ہیں مگر جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور
سنور جائیں تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (سورہ انور آیت ۲۵)
بیشک ہر جو طیب لگاتے ہیں انجان پارسا، ایمان والی عورتوں کو ان پر
لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے
(سورہ النور آیت ۲۳)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہلاک کر دینے
والی سات چیزوں سے بچو عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ!
صلی اللہ علیہ وسلم) وہ کیا ہیں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ
شرک، جادو، اس تاجان کا قتل کرنا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرم
فرمایا مگر حق کے ساتھ، سود کھانا، بیہیم کا مال کھانا
میدان ہمارے پیچھے دکھا کر بھاگنا نیز پارسا، ایمان والی اور انجان
عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگانا۔
غلاموں پر تہمت لگانا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے
کہ میں نے حضور ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
ہوئے سنا جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی اور جو اس
نے کہا اس سے وہ بری ہو تو قیامت کے روز اسے

ادَمَ حَدٌّ لَا كَثِيرَ الدَّخِيرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَيِّنْ قَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ
الَّذِي ذَكَرْنَا وَجْهًا آتَتْ وَجَدًا عِنْدَهَا فَلَا عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّنًا فَقَالَ رَجُلٌ
يَا بَنِي عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَرَّجْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ
رَجِئْتُ هَذِهِ فَقَالَ لَكَ امْرَأَةٌ كَيْفَ كُنْتَ
تُظَاهِرُ فِي الْإِسْلَامِ الشُّوْءَ.

بَاب ۹۹ رَمَى الْمُحْصَنَاتِ، وَالَّذِينَ
يَزْمُونُ الْيُحْصَنَاتِ تُقَالُ يَا أَبَا رَجَبٍ
شَهْدَاءُ فَأَجْلِدُوا هُمْ ثَمَّابِينَ جُلْدَةً
لَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ
هُمْ الْفَاسِقُونَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ
ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ إِنَّ
الَّذِينَ يَزْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ
لَعَنَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ
۱، ۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا اسْلِمَانُ عَنْ تَوْرِبْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُتَوَقَّاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ
اللَّهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ، وَالنِّيْخُورُ
قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَآكُلُ
الرِّبَا وَآكُلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلَّى يَوْمَ الزَّحْفِ
وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ.

بَاب ۹۹ قَذْفُ الْعَبِيدِ
۱، ۵۴۔ حَدَّثَنَا اسْلِمَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ سَعِيدٍ عَنْ فَضِيلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي
نُعْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ

قَدْ فَتَّمَلُّوكَ وَهُوَ تَرَى مَتَا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ
الْفَيْيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ

باب ۹۹۵ هَلْ يَأْمُرُ الْإِمَامُ رَجُلًا فَيَضْرِبُ
الْحَدَّ غَائِبًا عَنْهُ، وَقَدْ فَعَلَهُ عُمَرُ

۱۴۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الشَّاهِدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَنَزِيدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُمَيْي
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اشْتَدَّ لَكَ اللَّهُ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ
اللَّهِ فَعَامَ حَصْمُهُ دَكَانَ أَفْقَرًا مِنْهُ فَقَالَ صَدَقَ
أَقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَاشْتَدَّ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ فَقَالَ إِنَّ
ابْنِي كَانَ عَسِيْفًا فِي أَهْلِ هَذَا أَخَذَنِي بِأَمْرَاتِهِ
فَأَقْتَدَيْتُ مِنْهُ مَانَةً شَاةٍ وَخَادِيمٍ وَرَأَيْتُ
سَأَلْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَلَاخُ بَرْدِي أَنْ
عَلَى ابْنِي جُلْدٌ مَانَةٌ وَتَغْرِيْبٌ عَامٍ وَأَنْ عَلَى
أَمْرٍ أَوْ هَذَا الرَّجُلُ فَقَالَ وَاللَّهِ نَفْسِي بِيَدِهِ
لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ الْمَانَةِ وَالْخَادِيمِ
نَدَّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جُلْدٌ مَانَةٌ وَتَغْرِيْبٌ عَامٍ
وَيَا أُنَيْسُ ائْتِنِي أَعْدُ عَلَى أَمْرٍ أَوْ هَذَا فَسَلَّمَهَا فَإِنْ
اعْتَرَفْتَ فَإِنْ رَجَعْتَ فَاعْتَرَفْتَ فَجَمَعَهَا

کتاب الدیات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
باب ۹۹۶ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا
مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ
۱۴۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
جَعْفَرُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ذَاتٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ

کوڑے لگائے جائیں گے ماسوائے اس کے کہ وہ کھنے
کے مطابق ہو۔
کیا امام کسی کو حکم دے سکتا ہے کہ اس کی عدم
موجودگی میں کسی پر حد قائم کر دے۔
اور حضرت عمر نے ایسا کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی دونوں حضرات کا بیان ہے کہ ایک
آدمی نے نبی کریم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ آپ کو خدا کا واسطہ
دینا ہوں کہ مجھے درمیانِ اشرک کے مرفق فیصلہ فرمادیجئے فریق
ثانی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا جو اس سے زیادہ سمجھتا تھا کہ اس نے سچ
کہا واقعی ہمارے درمیان اشرک کے کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیے اور رسول
اللہ اچھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے۔ چنانچہ نبی کریم نے فرمایا کہ بیان کر دو
وہ عرض گزار ہوا کہ میرا بیٹا اس کے گھر مزدوری کرتا تھا پس اس کے اس کی
بیوی کے ساتھ زنا کیا تو میں نے سو بکریاں اور ایک غلام اس کا فدیہ دیا پھر
میں نے علم و فہم کے سلسلے سے اس باپ سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتلایا کہ
تیرے بیٹے کے لئے تنکو کوڑے در ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اس عورت کو
سنگسار کیا جائے پس آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس بات کی جس کے قبضے
میں میری جان ہے، میں تمہارے درمیان ضرور اشرک کی
کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ تنکو بکریاں اور غلام تمہیں
واپس ملیں گے اور تمہارے بیٹے کے لئے تنکو کوڑے
اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور انیس اشباح اس عورت سے
دریافت کرنا، اگر وہ اعتراف جرم کرے تو اسے سنگسار کیا
جائے گا۔ پس اس نے اعتراف کیا تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔

خون بہا کا بیان

اللہ کے نام سے شروع ہو کر اہلِ ایمان نہایت رحم کرنے والے ہیں۔
جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ
جہنم ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ ایک شخص عرض گزار
ہوا۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے

لَسْرُحْبِيلَ قَالَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْ الدَّنْبِ أَكَبُّهُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ: أَنْ تَدْعُوَ إِلَيْهِ بِنَدٍّ أَوْ هُوَ خَلَقَكَ، قَالَ لَفَأَيْ، قَالَ لَقَدْ لَقِيتُكَ وَلَدَكَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ، قَالَ لَفَأَيْ، قَالَ لَقَدْ لَقِيتُكَ أَنْ تَدْعُوَ إِلَيْهِ بِحَبْلَةٍ جَارِكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَنْ وَجَلَّ تَصَدَّقَ بِهَا وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ لَا يَمْسُكْهُ اللَّهُ

۱۴۵۷ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سَعِيدٍ بِإِسْنَادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِي بُحْبُوحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصِْبْ دَمًا حَرَامًا.

۱۴۵۸ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: إِنْ مِنْ وَرَطَاتِ الْأُمُورِ الَّتِي لَا خَرَجَ لِمَنْ أَوْقَعَ نَفْسَهُ فِيهَا سَفَكَ الدَّمَاءَ الْحَرَامَ بِغَيْرِ حِلٍّ.

۱۴۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ مَا يُفْقَهُ بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ

۱۴۶۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُدَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِي حَدَّثَنَا أَنَّ ابْنَهُ الْقَدَادَ بْنَ عَمْرِو بْنِ أَبِي حَلِيفَةَ حَدَّثَنَا أَنَّ كَانَ شَرِيكًا بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَقِيتُكَ كَافِرًا فَاقْتَتَلْنَا فَضَرْبَ يَدَيْ يَاسْتَيْفُ فَقَطَعَهَا لَعْنًا لَا يَشْجَرُ

پڑا ہے؛ فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ عرض کی کہ پھر؟ فرمایا کہ پھر اپنی اولاد کو قتل کرنا کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ عرض گزار ہوا کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ تو اپنے پاس کی بیوی کے ساتھ زنا کرے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان مذکورہ باتوں کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی۔ اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق قتل نہیں کرتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کئے وہ سزا پائے گا (سورہ الفرقان آیت ۶۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن اپنے دین کے اندر ہمیشہ کشادگی میں رہتا ہے یعنی آسانی سے عمل کرتا رہتا ہے جب تک وہ ناحق خون نہیں کرتا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہلاک کرنے والے امور میں سے جن میں پھنسنے کے بعد نکلنے کا راستہ نہ ہو۔ بغیر کسی جواز کے حرام خون بہانا ہے۔

ابو داؤد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے لوگوں کے درمیان جن امور کا فیصلہ کیا جائے گا وہ خون کے ہوں گے۔

بخاری نے عبید اللہ بن عدی سے روایت کی ہے کہ حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا جو نبی زہر کے حلیف اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے کہ وہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! اگر کسی کافر سے میرا مقابلہ ہو اور ہم ایک دوسرے سے بڑیں پھر وہ میرا ہاتھ کاٹ ڈالے اور ایک درخت کی آڑے کر کے کہ میں اللہ کے لئے مسلمان ہو گیا ہوں۔ کیا اس کے ایسا کہنے کے

بعد میں اس کو قتل کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو قتل نہ کرو، عرض کی کہ یا رسول اللہ! اس نے میرا ایک ہاتھ کاٹا اور اس نے کاٹنے کے بعد ایسا کہا تو کیا پھر بھی اسے قتل نہ کروں؟ فرمایا کہ اسے قتل نہ کرو کیونکہ تم نے اگر اسے قتل کیا تو وہ قتل سے پہلے والی تمہاری جگہ پر بیٹھ گا اور تم اس کی پہلے والی جگہ پر جو اس کی یہ کلمہ کہنے سے پہلے تھے۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مقداد سے فرمایا کہ جب کوئی دین اپنے ایمان کو کافروں کی وجہ سے چھپاتا ہو، پھر وہ اپنے ایمان کو ظاہر کرے، پھر تم اسے قتل کر دو، حالانکہ یہ اسی طرح تھا جیسے تم اس سے پہلے مکہ مکرمہ میں اپنے ایمان کو چھپایا کرتے تھے۔

جو مسلمان کی جان بچائے

ابن عباس کا قول ہے کہ جس نے قتل کو اللہ نے حرام قرار دیا مگر حق کے ساتھ تو اسے بچا کر گویا تمام انسانوں کو زندہ رکھا۔

مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی جان قتل نہیں کی جاتی مگر اس جرم کا ایک حصہ حضرت آدم علیہ السلام کے اس بیٹے پر پڑتا ہے۔ جس نے سب سے پہلے قتل کیا۔

محمد بن زید نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو، یعنی مسلمان کو قتل کرنا کافروں جیسا کام ہے۔

عمرو بن جریر نے حضرت جریر بن عبداللہ بجلي رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر الوداع کے موقع پر مجھ سے فرمایا کہ لوگوں کو غامض ہونے کے لئے کہو (پھر فرمایا کہ) میرے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ، جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے

وَقَالَ اسْمُكَ لِلَّهِ اُقْتُلْهُ بَعْدَ اَنْ قَالَ هَآءَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَا تَقْتُلْہُ قَالَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاِنَّہٗ طَرَحَ اِحْدٰی یَدَیْہِ فَقَالَ ذٰلِکَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا اُقْتُلْہُ قَالَ لَا تَقْتُلْہُ فَاِنْ قَتَلْتْہُ فَاِنَّ رِمَہٗ نَزَلَتْکَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلْہُ وَاَنْتَ بِمَنْزِلَتِہٖ قَبْلَ اَنْ یَقُولَ کِمَہٗ الَّذِیْ ذَا لَ فَقَالَ حَبِیْبُ بْنُ اَبِی عُمَرَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِی عُبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لِمُقَدَّادٍ اِذَا کَانَ یَجِدُ مُؤْمِنٌ یُحِبُّ اَیْمَانُہٗ مَعَ قَوْمٍ مُّضَّارٍ فَاطْرَہٗ اَیْمَانُہٗ فَقَتَلْتْہُ فَکَذٰلِکَ کُنْتَ اَنْتَ تُحِبُّ اَیْمَانُکَ بِمَنْکَ مِنْ قَبْلُ

باب ۹۹ قول اللہ تعالیٰ وَمَنْ اَحْیَاہَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ حَرَّمَ قَتْلَہَا اِلَّا بِحَقِّ حَیِّ النَّاسِ مِنْہُ جَمِیْعًا

۱۷۶۱۔ حَدَّثَنَا کَبِیْصَةُ حَدَّثَنَا سُدَّیَانُ عَنْ الزَّعْمِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُدْرَکَ عَنْ مُسْرِقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ لَا تَقْتُلْ نَفْسًا اِلَّا کَانَ عَلٰی ابْنِ اٰدَمَ لَا قَوْلَ لَقَوْلِ مَنہَا

۱۷۶۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَاَقْدَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِی عَنْ اَبِیہٗ سَمِعَ عِبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدَیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

۱۷۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدَّارٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِیِّ بْنِ مُدْرَکَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِیْرِ عَنْ جَرِیْرِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فِی حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصَبْتُ النَّاسَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدَیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ

١٢٦٦ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَادَةَ حَدَّثَنَا
هَشِيمٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
سَمْعَةَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ بْنُ حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
يُحَدِّثُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى الْحَوْفَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ فَصَبَحْنَا الْفُؤْمَ
فَهَذَا مِنْهُمْ قَالَ فَحَقَّقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
لَجَلًا مِنْهُمْ قَالَ فَلَمَّا غَشِيْنَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ قَالَ فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي
حَتَّى قَتَلْتُهُ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ لِي يَا أَسْلَمَةُ
أَقْتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا قَالَ أَقْتَلْتَهُ

رہا تھا فرمایا، کیا تم نے اسے لایا؟ اللہ اللہ کہنے کے بعد قتل کر دیا؟
ان کا بیان ہے کہ حضور بار بار مجھ سے یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ میں
آرزو کرنے لگا کہ آج سے پہلے میں مسلمان نہ ہوا ہوتا۔

صناجی کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ان نقیبوں میں سے ہوں
جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان باتوں
پر بیعت کی کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ
ٹھہرائیں، چھری نہ کریں، زنا نہ کریں، اس جان کو قتل
نہ کریں جس کا قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام قرار
دیا ہے، لوٹ مار نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی
نافرمانی نہ کریں۔ اگر ایسا کیا تو جنت ملے گی اور اگر ان میں سے
کوئی گناہ کیا تو معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ہم پر
(کسی مسلمان پر) ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے یعنی مسلمانوں کی
جماعت میں سے نہیں ہے۔ اس کو حضرت ابو موسیٰ اشعری نے بھی
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

اہم حسن بصری کا بیان ہے حضرت احنف بن قیس نے فرمایا
کہ میں اس آدمی (حضرت علی) کی مدد کرنے کے لئے نکلا تو مجھے حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ ملے۔ انہوں نے پوچھا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟
میں نے کہا کہ ان صاحب کی مدد کے لئے۔ فرمایا کہ واپس لوٹ جاؤ
کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے
کہ جب دو مسلمان تلواریں لے کر ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑیں
تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں ہیں عرض گزار ہوا کہ یا
رسول اللہ قاتل کی بات تو سمجھ میں آئی لیکن مقتول کیوں؟
فرمایا، وہ بھی تو اپنے مد مقابل کو قتل کر دینے کا خواہش مند تھا۔
قصا ص فرض ہے۔

ارشاد دربانی ہے اے ایمان والو! تم پر فرض ہے کہ جناح
ماتے جاؤ ان کے خون کا بدلہ لو، آزاد کے بدلے آزاد اور غلام

بَحْدَ أَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؛ قَالَ فَمَا زِلَ يُكْرِهُهَا
عَلَى حَتَّى تَمَدَّيْتُ أَيْ لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ
الْيَوْمِ.

۱۷۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
الْثَّيْبِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ
الصَّنَابِجِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ إِنِّي مِنَ الشُّعْبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعْنَا عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ
بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ
الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَلَا تَنكِحَ وَلَا نَعْصِيَ بِالْجَنَّةِ
إِنْ كُنَّا ذَلِكَ فَإِنْ عَشِينَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ
قَضَاءً ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ.

۱۷۶۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
جُوَيْرِيَّةٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا زَوَّادُ أَبُو مُوسَى
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۷۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ
حَدَّثَنَا حَتَّابُ بْنُ سَرِيحَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَيُوسُفُ عَنْ
الْحَسَنِ عَنِ أَكْحَنَفِ بْنِ قَلْبَسٍ قَالَ ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ
هَذَا الرَّجُلَ، فَخَلَيْتُنِي أَبُو بَكْرٌ فَقَالَ: أَيْنَ تَرِيدُ؟
قُلْتُ أَنْصُرَ هَذَا الرَّجُلَ، قَالَ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا لَقِيَ
الْمُسْلِمَانِ سَيْفِيهِمَا خَالِقًا بِلَ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ
قَالَ إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ.

۱۷۷۰۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ فِي الْقَتْلِ الْحَدُّ
بِالْحَرْبِ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأَنْثَى بِالْأُنْثَى فَمَنْ

عُنِيَ لَهُ مِنْ آخِيهِ شَيْءٌ قَاتِبًا بِمَا لَمْ يَحْرُوتِ
وَأَذَاءً إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكَ
وَرَحْمَةٌ مِّنْ عَتَدَىٰ بِحَدِّكَ فَكُلْهُ عَدَاؤُ
الْيَوْمِ.

بَاب ۶۹۹ سُؤَالِ الْقَاتِلِ حَتَّىٰ يُقَرَّرَ الْإِقْرَارُ
فِي الْحُدُودِ.

۱۷۷۰ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ
هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ
فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكَ هَذَا الْفُلَانُ أَوْ فُلَانٌ
حَتَّىٰ سَمِعْتُ الْيَهُودِيَّ قَائِلًا يَا نَبِيَّ اللَّهِ صَلِّ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلِّمْ فَلَمْ يَذَلَّ بِهِ حَتَّىٰ أَقْرَبَ بِهِ فَرَضَ رَأْسَهُ
بِالْحِجَابِ رَجُلًا.

بَابُ إِذَا قُتِلَ بِحَجَرٍ أَوْ بَعْضِهَا
۱۷۷۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ
أَبِي رِيسٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ
عَتِيقَةَ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَتُ جَارِيَةً
عَلَيْهَا أَذْصَاعٌ بِأَلْمِ يَدَيْتِ قَالَ قَرَمَها يَهُودِيٌّ
بِحَجَرٍ قَالَ فَيَحْيَىٰ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَبِهَارِمْ قَالَ قَتَلَ يَهُودِيٌّ رَأْسَهُ فَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَانٌ قَتَلَكَ فَرَفَعَتْ رَأْسَهُ فَأَعَادَ عَلَيْهِ
قَالَ فَلَانٌ قَتَلَكَ فَرَفَعَتْ رَأْسَهُ فَقَالَ لَهَا لِي
الثَّالِثَةُ فَلَانٌ قَتَلَكَ وَخَفَضَتْ رَأْسَهُ فَأَعَادَهَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهُ بَيْنَ الْحَجَرَيْنِ.

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَىٰ أَنِ النَّفْسُ
بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ وَالْأَنفُ بِالْأَنفِ
وَالْأُذُنُ بِالْأُذُنِ وَالسِّنُّ بِالسِّنِّ وَالْجُرْدُ
قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لِّمَا وَ
مَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ

کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت۔ تو جس کے لئے اس کے بھائی کی
طرف سے کچھ معافی ہوئی تو بھلائی سے تقاضا ہوا اور اچھی طرح آدرا۔
یہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارا بوجھ ہلکا کرنا ہے اور تم پر رحمت۔ تو اس
بعد جو زیادتی کرے اس کے لئے دردناک عذاب ہے (سورۃ البقرہ، آیت ۱۷۷)
اقرار کرنے تک قاتل سے سوال کرنا اور حدود میں
اقرار ضروری ہے۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ کسی یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے
درمیان رکھ کر کچل دیا۔ اس سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ کس
نے کیا؟ کیا فلاں نے یا فلاں نے؟ یہاں تک کہ اس یہودی کا
نام لیا گیا۔ پس اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ
میں پیش کیا گیا۔ آپ برابر اس سے پوچھتے رہے یہاں تک کہ اس نے
اقرار کر لیا پس اس کا سر بھی پتھر سے کچل دیا گیا۔

جب کسی کو پتھر بالاحی سے قتل کیا گیا ہو۔
ہشام بن زید بن انس کا بیان ہے کہ ان کے جد امجد حضرت انس بن مالک
نے فرمایا کہ ایک لڑکی مدینہ منورہ میں زیور پہن کر باہر نکلی تو کسی یہودی
نے اسے پتھر مارا پس لڑکی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش
کیا گیا اور اس کے اندر زندگی کی ابھی رتق باقی تھی پس رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا تجھے فلاں
نے قتل کیا ہے؟ تو اس نے انکار میں سراٹھایا پھر اس سے دہرایا
پوچھا کہ تجھے فلاں نے قتل کیا ہے؟ اس نے سراٹھا کر انکار کیا
تیسری مرتبہ اس کو لایا گیا کہ کیا فلاں نے تجھے قتل کیا ہے؟ پس اس نے
اثبات میں سر جھکا دیا پس اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ
میں بلا کر لایا گیا۔ چنانچہ دو پتھر دل کے درمیان رکھ کر اسے قتل کر دیا گیا۔

قصاص کا قرآنی ضابطہ
ارشاد ربانی ہے کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ
اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے
دانت اور زخموں میں بدلہ ہے۔ پھر حودل کی خوشی سے بدلہ کروا
دے تو وہ اس کا گناہ اتار دے گا اور جو اللہ کے لئے ہوئے کے مطابق حکم

الظَّالِمُونَ

۱۷۷۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ أَمْرِي مُسْلِمٍ يَشْرِكُكَ إِلَّا لِمَا إِلَّا اللَّهُ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا بِأُحْدَى ثَلَاثٍ: التَّغَفُّسُ بِالتُّغَفُّسِ وَالْغَيْبُ النَّزَائِي وَالْمَارِقُ مِنَ الدِّينِ التَّارِكُ الْجَمَاعَةَ.

بَابُ مَنْ أَقَادَ بِالْحَجَرِ

۱۷۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ نَصِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنِ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَذُنَيْهَا فَاقْتَلَهُ بِحَجَرٍ فَبُجِيَ بِهَا إِلَى الشَّيْبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقُ فَقَالَ أَقْتَلِبْ فَلَمَّا قَامَتْ رَأَتْ رَأْسَهَا أَنْ لَا تَسْمُوهُ ثُمَّ بَشَّرَ وَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا تَسْمُوهُ ثُمَّ بَشَّرَ بَشَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجَرَيْنِ

بَابُ مَنْ قَتَلَ لَمْ يَقْتُلْ فَهُوَ بِخَيْرِ الظَّالِمِينَ

۱۷۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُبٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ سَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ خُزَاعَةً قَتَلُوا رَجُلًا وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو سَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ خُزَاعَةً قَتَلَتْ خُزَاعَةً رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ بِقَتِيلٍ لَمْ يَكُنْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَهُمْ فَأَمَّا مَوْنٌ إِلَّا وَاتَّهَلَهُ تَحِلُّ لَأَسَ بِ

نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں (سورۃ المائدہ، آیت ۴۵) مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان آدمی کا خون حلال نہیں ہے جو یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں، ماسوائے اس کے کہ ان تین میں سے کوئی ایک بات ہو یعنی جان کے بدلے جان اور شادی شدہ زانی اور دین سے نکلنے والا یعنی مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑنے والا۔

جس نے پتھر سے مار ڈالا۔

ہشام بن زید نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ کسی یہودی نے زیور کی وجہ سے ایک لڑکی کو پتھر کے ساتھ مار دیا پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی گئی جبکہ اس کے اندر زندگی کی رمق باقی تھی۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ کیا تجھے فلاں نے قتل کیا ہے؟ تو اس نے اپنے سر کے ساتھ نفی کا اشارہ کیا۔ پھر دوسری مرتبہ اس کو چھپا گیا تو اس نے سر کے ساتھ نفی کا اشارہ کیا پھر تیسری مرتبہ پوچھا گیا تو اس نے اپنے سر کے ساتھ اثبات کا اشارہ کیا۔ پس نبی کریم نے بھی اسے دو پتھروں کے درمیان رکھ کر قتل کر دیا۔ جس کا کوئی آدمی قتل کر دیا گیا تو اسے دونوں میں سے ایک بات کا اختیار ہے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ بنو خزاعہ نے ایک آدمی کو قتل کر دیا۔ ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی کہ فتح مکہ کے سال بنو خزاعہ نے بنی لیت کے آدمی کو قتل کر دیا کیونکہ دور جاہلیت میں انہوں نے ان کے آدمی کو قتل کیا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے ہاتھوں کو بھی روک دیا تھا اور اپنے رسول اور مسلمانوں کو اس پر مسلط فرمایا آگاہ ہو جاؤ کہ اس کے اندر قتل کرنا مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال ہوا اور میرے بعد کسی کے لئے ہو گا اور میرے لئے بھی دن کی ایک

گھڑی کے لئے حلال ہوا تھا، سن لو کہ اس وقت وہ اسی طرح حرام ہے۔ یہاں کا نشانہ توڑا جائے، درخت نہ تراشا جائے اور یہاں کی گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لئے اور جس آدمی قتل کر دیا گیا تو اس کو دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے کہ خون بہا لے یا قصاص پس میں والوں میں سے ایک آدمی گھڑا ہو کر عرض گزار ہو جس کو ابوشاہ کہا جاتا تھا کہ یا رسول اللہ! میرے لئے یہ بائیں کچھ دیجئے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوشاہ کے لئے کھدو۔ پھر قریش سے ایک آدمی گھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اذخر کی اجازت دے دیجئے کیونکہ ہم اسے گھڑل در قبروں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھا اذخر کی اجازت ہے۔ عبید اللہ نے شیبان سے انقیل کے بارے میں اسی طرح روایت کی ہے۔ بعض حضرات نے ابو نعیم سے القتل کا لفظ نقل کیا ہے۔ عبید اللہ نے اَمَّا اَنْ يَقْتُلَ کے بعد اَهْلَ الْقَتِيلِ کا لفظ بھی روایت کیا ہے۔ مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں قصاص تو تھا لیکن دیت نہ تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس امت سے فرمایا: ”فرض ہے کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لا آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت تو جس کے لئے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی۔۔۔ سوہ البقرہ۔ آیت ۱۷۸۔ ابن عباس کا قول ہے کہ العفو سے مراد قتل غلام بھی دیت کا قبول کر لینا ہے خَاتَمَاتُ بِالْمَعْرُوفِ سے مراد ہے کہ نقد مانجا بھلائی کے ساتھ ہو اور ادا کرنا اچھے طریقے سے۔ جو ناحق کسی کو قتل کرنا چاہے۔

نافع بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو تین شخص بہت ناپسند ہیں حرم کے اندر بے اعتدالی کرنے والا، مسلمان کھلا کر جاہلیت کے طور طریقوں کو اپنانے والا اور بغیر

تَبَيُّنٍ وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، إِلَّا وَاتِّمَامًا أُجِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، إِلَّا وَاتِّمَامًا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ لَا يُخْتَلَى شَوْكُهُا وَلَا يُعْصَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُلْقَطُ سَاقِطَتُهَا إِلَّا مُمْشِدًا، وَمَنْ قَتَلَ لِمَا قَتِيلٌ فَهُوَ بِغَيْرِ النَّظَرِ مِنْ إِمَّا يُودَى وَإِمَّا يَقَادُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاهٍ فَقَالَ: الْكُتُبُ بِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْكُبُوا لِي سَاحِيَةً ثُمَّ قَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْإِلَاحُ خَدَّكَ كَأَنَّهُ تَحْمِلُهُ فِي بِيوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا إِذَا خَدَّ وَتَابَعَهُ عَبْدِي، اللَّهُ عَنْ شَيْبَانَ فِي الْفَيْلِ قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي نُجَيْمٍ الْقَتْلُ، وَتَالَ عَبْدِي اللَّهُ إِمَّا أَنْ يَقَادَ أَوْ يُلْقَى الْقَتِيلُ

۱۷، ۱۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي كَبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ قِصَاصٌ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَّةُ فَقَالَ اللَّهُ لِيهِذِهِ الْأُمَمَةُ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ إِلَى آخِرِ الْأَيَّامِ فَمَنْ عَفِيَ لِمَا مِنْ أَحْيَاهُ شَيْءٌ، تَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَالْحَقْوَانُ يَقْبَلُ الدِّيَّةَ فِي الْعَمْدِ قَالَ فَاتَّبَاعُ الْمَعْرُوفِ أَنْ يَطْلُبَ بِمَعْرُوفٍ وَيُؤْذَنَ بِالْحَسَنِ

بَابُ مَنْ طَلَبَ دَمَ امْرِئٍ يَغْيِرُ حَقُّ ۱۷، ۱۸ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَسَنِ حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ مَثَلَاتُهُ مُلْجِدًا فِي الْحَرَمِ، وَمُبْتَغٍ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً

کسی حق کے کسی آدمی کے خون کا مطالبہ کرنے والا تاکہ اس کا خون بہا دے۔

قتل خطا کو مرنے کے بعد معاف کر دینا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

روایت کی ہے جب غزوہ احد میں مشرکوں کو شکست ہوئی

— عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ

نے فرمایا کہ احد کے روز ابلیس لوگوں (مسلمانوں) میں چلایا

کہ پھیلوں کو سنبھالو۔ پس اگلے پھیلوں پر ٹوٹ پڑے

یہاں تک کہ انہوں نے حضرت یمان کو قتل کر دیا جبکہ

حضرت حذیفہ پکار رہے تھے کہ یہ میرے والد ہیں، یہ

میرے والد ہیں۔ جب لوگوں نے انہیں قتل کر دیا تو

حضرت حذیفہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو معاف فرمائے

ان میں بعض لوگ تو یوں بھاگے کہ طائف جا کر پناہ لی،

مسلمان جان بوجھ کر دوسرے مسلمان

کو قتل نہیں کرتا۔ ارشاد ربانی ہے۔ اور مسلمانوں کو نہیں چیتا

کہ مسلمان کا خون کسے مگر ہاتھ بہک کر اور جو کسی مسلمان کو نادانستہ

قتل کسے تو اس پر ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ہے اور خون بہا کہ

مقتول کے لوگوں کو سپرد کی جائے مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں پھر وہ اگر

اس قوم سے ہو جو ہماری دشمن ہے اور جو مسلمان ہے تو ہر ایک

مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ہے اور اگر وہ اس قوم میں ہو کہ تم میں اور ان

میں معاہدہ ہے تو اس کے لوگوں کو خون بہا سپرد کی جائے اور ایک مسلمان

مملوک آزاد کرنا احسن کا ہوتا ہے بچہ وہ سکا تار دو مہینے کے بچہ رکھے

یہ اللہ کے یہاں اس کی توبہ ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

جب ایک بابر اقرار قتل کر لیا تو اسے قتل کیا جائے گا۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی نے

دو پتھروں کے درمیان رکھ کر ایک لڑکی کا سر کھپ دیا جب اس

لڑکی سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ یہ کس نے کیا کیا فلاں نے؟

کیا فلاں نے؟ یہاں تک کہ جب اسی یہودی کا نام لیا گیا تو اس سر سے

اثبات کا اشارہ کر دیا پس اس یہودی کو لایا گیا تو اس نے اعتراف

الْحَيَاهِلِيَّةِ، وَمُطَلِّبٌ دَمِ امْرِئٍ بَعْدَ حَقِّهِ
لِيُكْرِئَهُ دَمَهُ.

باب العفو في الخطأ بعد الموت.

۱۴۴۸، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ

الْمُسْتَشِيرِ كُونَ يَوْمَ أُحُدٍ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ

حَدَّثَنَا أَبُو مَرْزُوقٍ يَحْيَى بْنُ أَبِي مَرْكَزِيٍّ عَنْ هِشَامِ

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ

صَرَخَ ابْنُ أَبِي لَيْسٍ يَوْمَ أُحُدٍ فِي النَّاسِ يَا بَنِي آدَمَ

أَخْرَاكُمْ فَارْحَلُوا أَوْ لَا هُمْ عَلَى أَخْرَاكُمْ حَتَّى قَتَلُوا

الْيَمَانَ فَقَالَ حَدِيفَةُ ابْنُ أَبِي قَتْلَبَةَ فَقَتَلُوهُ، فَقَالَ

حَدِيفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ، قَالَ وَقَدْ كَانَ إِنْ شَرَّمْ

مِنْهُمْ قَوْمٌ حَتَّى لَحِقُوا بِالْقَتْلِ

باب قول الله تعالى: وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ

أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا أَلَا خَطَاؤًا وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا

خَطَاً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ

مُسْتَكْمِلَةً إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ قِيمَتُ ذَوَاتِهِ كَانَ

مِنْ قَوْمِهِ عَدُوًّا لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ

مُؤْمِنَةٍ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمُ

مِيتَانِ فِدْيَةٌ مُسْتَكْمِلَةٌ إِلَى أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ

رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فِصْيَاً مُشْتَرِكِينَ

مُتَبَايِعِينَ ذُو بَنَيْنَ مِنَ اللَّهِ فَكَانَ اللَّهُ عَظِيمًا

حَكِيمًا

باب إذا اقتربا القتل مرة قتل به.

۱۴۴۸، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ

حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالٍ

أَنَّ يَهُودِيًّا رَحَلَ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ

فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكَ هَذَا؟ أَفْأَنْتِ؟

أَخْلَكَ حَتَّى سَمِعَ الْيَهُودِيَّ قَا وَمَاتَ بِرَأْسِهَا

کر لیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو یہودی کا سر بھی پتھر سے کچل دیا گیا۔ تمام کا بیان ہے کہ دو پتھروں سے کچلا گیا۔

عورت کے بدلے مرد کو قتل کرتا۔

تتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی کو قتل کر دیا جس نے زیور کی وجہ سے ایک لڑکی کو قتل کیا تھا۔

مردوں اور عورتوں کے درمیان زخموں کا قصاص اہل علم کا کہنا ہے کہ مرد عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا۔ حضرت عمر سے منقول ہے کہ عورت کا قصاص مرد سے ہر قتل عمد میں یا زخمی ہونے کی صورت میں لیا جائے گا۔ عمر بن عبد العزیز، ابراہیم نخعی اور ابو الزناد نے اپنے اصحاب سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور حضرت ربیع کی بہن نے ایک آدمی کو زخمی کر دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قصاص دینا ہوگا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہم نے مرض کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں دوائی ڈالی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ دالہ ہم نے کہا کہ مرہض کو دوائی سے کراہت ہونے کے باعث فرمایا ہوگا۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا کہ جتنے گھر کے اندر موجود ہیں ان سب کے منہ میں دوائی ڈالی جائے سوئے حضرت عباس کے کیونکہ اس وقت وہ تم میں موجود ہے جو اپنا حق خود چھل کرے یا سلطان کی اجازت کے بغیر قصاص لے بیٹھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم سب سے آخر میں ہیں اور سب پر سبقت لے جانے والے ہیں۔ اور اسی سند کے ساتھ ہے کہ حضور نے فرمایا۔ اگر کوئی تیرے

فَیَحْیَ بِاللَّهِ هُوَ رَبِّیْ فَأَعْتَرَفْتُ فَأَمَرَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ نَاسَهُ بِالْحِجَابَةِ وَوَقَدْ قَالَ هَمَّا بِرَبِّیْ بِحَجَرَيْنِ .

بَابُ قَتْلِ الرَّجُلِ بِالْمَرْأَةِ

۱۷۹۹. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النَّسَبِيِّ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ يَهُودِيًّا بِحَجَرَيْنِ قَتَلَهَا عَلَى أَوْصَانٍ كُفَّاهَا .
بَابُ الْقِصَاصِ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي الْجَرَاحَاتِ . وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ يُقْتَلُ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ وَبُذْنُ كُرْعَنْ عَنْ ثَمَرٍ نَقَادُ الْمَرْأَةِ مِنَ الرَّجُلِ فِي كُلِّ عَمْدٍ يَبْلُغُ نَفْسَهُ فَمَادُونَهَا مِنَ الْجِدَارِ . وَبِهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَابْرَاهِيمُ وَابُو الزِّنَادِ عَنْ أَصْحَابِهِ وَجَدَحَتْ أُخْتُ الرَّبِيعِ النِّسَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِصَاصُ .

۱۷۸۰. حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَدَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ لَا قُلْدُوْنِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةً لِلرِّفْقِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ لَا يَبْقَى أَحَدًا مِنْكُمْ إِلَّا لَدَغِيَدِ الْعَبَّاسِ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْرَهْدَا كُمْ .

بَابُ مَنْ أَخَذَ حَقَّهُ أَوْ اقْتَصَصَ دُونَ السُّلْطَانِ

۱۷۸۱. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْمَشَ بَرَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَرْوَاهُ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَحْنُ الْأَخْرُونَ السَّابِقُونَ

وَبِأَسْنَادِهِ يَوَاطِلُ فِي بَيْتِكَ أَحَدٌ وَلَمْ تَأْتِ
لَهُ خِدَانَتُهُ بِمَحْصَاةٍ فَقَاتَ عَلَيْهِ مَا كَانَ
عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ

۱۷۸۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ رَجُلٍ أَظْلَمَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَّدَ إِلَيْهِ مِشْقَصًا فَقُلْتُ دَنُ
حَتَّى تَكُ قَالَ النَّسَبُ بَيْنَ مَالِكٍ

بِأَنَّكَ إِذَا مَاتَ فِي الرَّحَامِ أَوْ قُتِلَ

۱۷۸۳- حَدَّثَنَا شَيْخُنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا

أَبُو أُسَامَةَ قَالَ هِشَامُ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أَحَدٍ هَزَمَ الْمُشْرِكُونَ فَصَلَّى

إِبْلِيسُ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أَخَذَ الْكُفْرَ فَجَعَلَ أُوْدَ لَهُمْ

فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأَخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حَذِيفَةَ فَإِذَا

هُوَ بِأَيْدِيهِ الْيَمَانِ فَقَالَ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أَيْ بَنِي قَالَتْ

فَوَاللَّهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ قَالَ حَذِيفَةُ

عَفَدَ اللَّهُ لَكُمْ قَاتَلَ عُرْوَةَ فَمَا ذَاكَ إِنِّي حَذِيفَةُ

مِنْهُ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ

بِأَنَّكَ إِذَا قَتَلَ نَفْسَهُ خَطَاً فَلَا

دِيَّةَ لَهُ

۱۷۸۴- حَدَّثَنَا الْمُكَنِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَمَةَ قَالَ أَخْرَجَنَا

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ

رَجُلٌ مِنْهُمْ أَسْمِعْنَا يَا عَامِرُ مِنْ هَذِهِ هَاتِكَ

فَخَذَا مِنْهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

السَّائِلُ قَالَ عَامِلٌ فَقَالَ رَجُلٌ لِلَّهِ فَقَالُوا

يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَا أَمْتَعَيْنَا بِ؟ فَأَصِيبَ صَبِيحَةَ

لَيْلَتِهِمْ فَقَالَ الْقَوْمُ حَيْضَ عَمَلُهُ قَتَلَ نَفْسَهُ

فَلَمَّا رَجَعَتْ وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ عَامِرًا حَيْضَ

عَمَلُهُ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گھر میں جھانکے اور اندر آنے کی اجازت طلب نہ کی ہو
پھر تو اسے پتھر مارے جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تیرے
اوپر کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں ہے۔

یحییٰ نے حمید سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم کے کاشاد
اذ میں جھانکا تو اپنے اسے مارنے کے لئے تیر کا پھل اٹھایا۔ میں
رحیمی نے ان (حمید) سے پوچھا کہ آپ کو یہ بات کس نے بتائی؟
فرمایا کہ حضرت انس بن مالک نے۔

جب کوئی مجھ میں مرجائے یا قتل کر دیا جائے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا

مجب غزوہ احد میں مشرکوں کو شکست ہو گئی تو ابلیس

چلایا کہ اے اللہ کے بندو! اپنے پیچھے والوں کو

سنجھا لو۔ پس اگلے اور پچھلے آپس میں ٹکرائے۔ پھر حضرت

حذیفہ نے دیکھا کہ ان کے والدہ جد بھی سرخے میں پھنسے ہوئے ہیں۔

چنانچہ یہ پکارتے رہے کہ اے اللہ کے بندو! یہ تو میرے والد ہیں یہ تو

والد ہیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم کسی نے ان کی نہ

سنی یہاں تک کہ انہیں قتل کر دیا۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ شراب

لوگوں کو معاف فرمائے عروہ کا بیان ہے کہ باقی تمام عمر حضرت حذیفہ

جب کوئی غلطی سے اپنے آپ کو قتل کر بیٹھے تو اس

کی دیت نہیں ہے۔

حضرت سلمہ بن اکوع فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم کے ہمراہ خیبر کی طرف

نکلے تو لوگوں میں سے ایک نے کہا کہ اے عامر! کیا آپ ہمیں اپنے اشعار

نہیں سنائیں گے؟ چنانچہ انہوں نے اشعار سنائے تو نبی کریم نے فرمایا

کہ یہ بانگنے والا کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ عامر بن اکوع

ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ لوگ عرض گزار

ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ ہمیں ان سے اور فائدہ اٹھالینے کے

پس اسی رات کی صبح کو یہ موت کی آغوش میں چلے گئے پس لوگوں

کہا کہ اس عمل ضائع ہو گئے کیونکہ اس نے اپنے آپ کو خود قتل کیا ہے

جب میں اس لوٹا تو لوگ یہی باتیں کر رہے تھے کہ عاتر کے عمل ضائع

ہو گئے ہیں پس میں نبی کریم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ

یا نبی اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، لوگوں کا خیال ہے کہ عسکر اعمال ضائع ہو گئے ہیں۔ فرمایا کہ جس نے کہا وہ غلط کہا اس کے لئے تودرگن اجر وہ توشقت کرنے والا ہے۔ اس کے قتل سے بہتر کس کی موت ہے جب کوئی کسی کو کاٹے اور اس کے دانت گر جائیں۔

زرارہ بن ادنیٰ نے حضرت عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کے ہاتھ پر دانتوں سے کاٹا دوسرے نے اس کے منہ سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا جس کے باعث اس کے اگلے دو دانت ٹوٹ کر گر گئے۔ پس وہ جھگڑے کو نبی کریم کی بارگاہ میں لے گئے۔ آپ نے فرمایا کہ تم ایک دوسرے کے ہاتھ کو اڑھنوں کی طرح کاٹتے ہو لہذا تمہیں دیت نہیں ملے گی۔

صفوان بن یعلیٰ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت یعلیٰ نے فرمایا کہ میں کسی غزوہ کے لئے نکلا تھا کہ ایک آدمی نے دانتوں سے کاٹا جس کے سبب اس کے اگلے دو دانت گر گئے پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت کو باطل قرار دیا۔

دانت کے بدلے دانت۔

حمید نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ نضر کی بیٹی نے ایک روکی کو طمانچہ مارا جس کے باعث اس کے اگلے دو دانت ٹوٹ گئے۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے تو آپ نے قصاص کا حکم فرمایا۔

انگلیوں کی دیت

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ادب برابر ہیں یعنی چھوٹی انگلی اور انگوٹھا۔

محمد بن بشار، ابن ابی عدی، شہر، قتادہ عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند سنا ہے۔

کئی آدمیوں نے ایک آدمی کو قتل کر دیا تو کیا ان سب

فَعَلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فِدَاكَ إِيَّيْ دُرْقَمِ زَعَمُوا أَنَّ عَائِشَةَ حَبِطَ عَمَلُهَا، فَقَالَ: كَذَابٌ مَنْ قَالَ هَذَا إِنَّ لَهُ لَاجِرَ بْنَ اثْنَيْنِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ وَأَيُّ قَتْلٍ يَزِيدُكَ عَلَيْهِ. **بَابُ ۱۱۳ إِذَا عَصَى رَجُلًا فَوَقَعَتْ ثَنَائِيَا** ۱۴۸۵ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ زُرَّارَةَ بْنَ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَصَى يَدَ رَجُلٍ فَانْزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَوَقَعَتْ ثَنَائِيَا، فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بَعْضُ أَحَدِكُمْ أَخَاهُ كَمَا بَعْضُ النَّحْلِ لَا دِيَّةَ لَكَ.

۱۴۸۶ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ فِي غَزْوَةٍ فَقَعَضَ رَجُلٌ فَنَازَعَنِي يَدِي فَأَبْطَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ۱۱۴ السِّنُّ بِالسِّنِّ

۱۴۸۷ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ابْنَةُ النَّصْرِ لَطَمَتْ جَارِيَةً فَكَسَرَتْ ثَنِيَّتَهَا يَا كُفُوَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ۱۱۵ دِيَّةُ الْأَصَابِعِ

۱۴۸۸ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَذِهِ وَهَذِهِ يَتَوَلَّوْنَ بَعْضُ الْخِنْصَرِ وَالْآبِهَا م.

۱۴۸۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

بَابُ ۱۱۶ إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ مِنْ رَجُلٍ

هَلْ يُعَاقَبُ أَذِيقْتُمْ مِنْكُمْ كَيْدَهُمْ؟ فَقَالَ عُمَرُ
عَنِ الشَّيْخِ فِي رَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلَى رَجُلٍ أَنَّهُ
سَرَقَ فَقَطَعَهُ عَلَى نَفْسِهِ بَاغِدْرَةً لَا أُخْطَا
فَأَبْطَلَ شَهَادَتَهُمَا وَأَخَذَ بِدِيَارِ الْأَقْلِ، وَقَالَ
لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ تَعْتَدُونَ لَقَطَعْتُكُمْ. وَقَالَ لِي
ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَائِبٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ غُلَامًا قُتِلَ
غَيْلَةً فَقَالَ عُمَرُ لَوْ أَشْرَكَ فِيهَا أَهْلُ صَنْعَاءَ
لَقَتَلْتُمُوهُمْ، وَقَالَ مُخَيْرَةُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ إِنَّ
أَرْبَعَةَ قَتَلُوا صَبِيًّا، فَقَالَ عُمَرُ مِثْلَهُ وَأَتَادَ
أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَعَلِيٌّ وَسُوَيْدُ بْنُ مَعْقِلٍ
مِنْ لُظْمَةٍ. وَأَقَادَ عُمَرُ مِنْ صُدْرِهِ بِالسَّيْفِ
وَأَقَادَ عَلِيٌّ مِنْ خَلَاةِ اسْوِاطٍ وَأَقْصَرَ شَدِيدٌ
مِنْ سَوْطٍ وَخُمُوشٍ.

۱۶۹۰. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
سُقْيَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَالِشَةَ عَنْ يُونُسَ
عَنِ ابْنِ عَبَّادٍ قَالَ قَالَتْ عَالِشَةُ: لَدُنَّا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرْهَبٍ وَجَعَلَ يُشِيرُ
الْبَيْتَ لَا تَلْدُوْنِي، قَالَ قَتَلْنَا كِرَاهِيَةَ الرِّبَاسِ بِالذُّوْلِ
فَلَمَّا أَتَيْنَا قَالَ: أَلَمْ أَهْكُمْ أَنْ تَلْدُوْنِي، قَالَ قَتَلْنَا
كِرَاهِيَةَ اللَّذَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: لَا يَبْقَى مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا لَدَاَنَا أَنْفَلُ إِلَّا
الْعَبَّاسُ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ.

بَابُ الْقَسَامَةِ وَقَالَ الْأَشْعَثُ
بْنُ قَيْسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَاهِدُكَ أَوْ حَمِيْدُهُ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ
نَحْنُ يُؤَدِّبُهَا مَعَاوِيَةُ، وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ
إِلَى عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ وَكَانَ أَمْرًا عَلَى الْبَصَرِ
فِي قِتْلٍ وَجَدَ عِنْدَ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ السَّمَانِيِّينَ

سُخَّرَ بِهِ يَاقَصَاصٍ لِبَا جَائِعٍ كَا يَطْرَفُ نَ شَيْءٍ عَنَّا
أَدِيمُوكَ بَارِي مِي نَقْلَ كِيَا كِيَا دُوسَرُ آدِي كِيَا خَلَا فُجُورِي
كُنِي كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا
آدِي كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا
اِنْ دُونِ كِيَا شَهَادَتِ كِيَا بَاطِلِ قَرَارِ دِيَا اور پیلے كودیت دِلَوائی نِز
فَرِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا
كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا
كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا
اگر صِنْعَاءُ كِيَا تَامِ بَاشَدِ كِيَا سِی كِيَا شَرِیكِ ہوتے تو سب كو قتل
كردیتا۔ مِزَنُ بِنِ كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا
نِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا
ابن زبیر، حَضْرَتِ عَلِي اور حَضْرَتِ سُوَيْدِ بِنِ مَقْرَن نے طِیْغَرِ كَا قَصَاصِ كِيَا لَوَا
اور حَضْرَتِ عُمَرُ نے كُوْرَا مَارِنِي كَا قَصَاصِ كِيَا لَوَا اور حَضْرَتِ عَلِي نے تِنِ كُوْرُوْ
كَا قَصَاصِ كِيَا لَوَا اور قَاضِي شَرِیكِ نے كُوْرُوْ دِر نو چِنِي كَا قَصَاصِ كِيَا لَوَا۔

عَبْدُ اللَّهِ بِنِ عَبْدِ اللَّهِ كَا بِيَانِ ہے كِيَا حَضْرَتِ عَالِشَةُ صَدِیْقَةُ
فَرِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا
پِلَانِي كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا
كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا
ہے كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا
نَحْنَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا
بَاعَثَ فَرِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا
مِي كُوْنِي كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا
عَبَّاسِ كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا

قِسَامَتِ۔ اَشْعَثُ بِنِ قَيْسٍ سے رَدِیْتِ ہے كِيَا
نَبِي كَرِیْمُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فَرِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا
چاہئیں ورنہ اس كِيَا قِسْمِ ہوگی۔ ابن ابی مُلَيْكَةَ كَا بِيَانِ ہے
كِيَا مَعَاوِيَةُ نے اس كَا قَصَاصِ كِيَا نِہیں لِيَا۔ عُمَرُ بِنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ نے
عَدِيَّ بِنِ اَرْطَاةَ كِيَا لِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا
اس مَقْتُولِ كِيَا بَارِي مِي كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا كِيَا

إِنْ وَجَدَ أَحَدُكُمْ بَيِّنَةً وَآخِلًا تَطْلُمُ النَّاسَ فَإِنْ هَذَا لَا يَقْضَىٰ فِيهِ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَمَةِ.

۱۴۹۱ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَّادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَتْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنْ نَعْرَاقَ مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَىٰ خَيْبَرَ فَتَهَرَّقُوا فِيهَا وَوَجَدُوا أَحَدًا هُمُ قَتِيلًا وَقَالُوا الَّذِي وَجَدَ فِيهِمْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا قَالُوا مَا قَتَلْنَا وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا فَانْطَلَقُوا إِلَىٰ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ انْطَلَقْنَا إِلَىٰ خَيْبَرَ وَوَجَدْنَا أَحَدًا قَتِيلًا فَقَالَ أَلَيْكَ بَرَأئِكَ بِرَفْعَالٍ لَهُمْ تَأْتُونَ الْبَيِّنَةَ عَلَىٰ مَنْ قَتَلَهُ قَالُوا مَا لَنَا بِبَيِّنَةٍ قَالَ فَيَجْلِفُونَ قَالُوا لَا تَرْضَىٰ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ فَاذْكُرْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطِيلَ دَمَهُ فَوَادَهُ مَائَةٌ مِنْ إِبِلِ الْعَدَنَةِ.

۱۴۹۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا الْحُجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو سَرَّاجٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ حَدَّثَنَا أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَبْرَأَ سَرِيرًا يَوْمًا لِلنَّاسِ ثُمَّ أَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَقَالُوا مَا تَقُولُونَ فِي الْقَسَامَةِ قَالَ نَقُولُ الْقَسَامَةَ الْقَوْدِيرَةَ حَقٌّ وَكَذَّافَاتٌ بِهَا الْخُلَفَاءُ وَقَالَ لِي مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلَابَةَ فَصَبَّحْتُ لِلنَّاسِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عِنْدَكَ رُءُوسُ الْأَجَنَادِ وَالْأَشْرَافِ الْعَرَبِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَيَّ رَجُلٍ مُحْصَنٍ بِدَمِ شَيْءٍ أَتَىٰ فَتَدَارَىٰ لَمْ يَرُدَّهُ أَلَيْسَ تَرَجُمُهُ كَالْكَافِ قُلْتُ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَيَّ رَجُلٍ بِمُحْصَنٍ أَنْتَ سَرَقَ أَلَيْسَ تَقَطَّعَ وَلَمْ يَرُدَّهُ قَالَ لَا قُلْتُ فَوَاللَّهِ مَا قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا فِي إِحْدَى

پاس سے ملتی تھی کہ اگر اس کے درشاہ کو گواہ مل جائیں تو بہتر ہے ورنہ کسی پر عزم نہ کرنا کیونکہ اس مقدمے کا فیصلہ قیامت تک نہیں ہو سکے گا۔
بخیر بن یسار کا بیان ہے کہ انصاری سے ایک آدمی جنہیں سہل بن ابوجحتمہ کہا جاتا تھا انہوں نے اسے بتایا کہ ان کی قوم کے کچھ آدمی خیبر کی طرف گئے وہاں جا کر وہ جدا جدا ہو گئے اور انہوں نے اپنے میں ایک کو مقتول پایا لہذا جن لوگوں میں اس کی لاش ملی تھی ان سے کہا گیا کہ آپ نے ہمارے ایک ساتھی کو قتل کر دیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے قتل نہیں کیا اور نہ ہتھیار کا کوئی پتہ ہے پس یہ نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! ہمیں ہر طرف گئے تو ہم نے اپنے میں سے ایک کو مقتول پایا آپ نے فرمایا کہ بڑا آدمی بات کرے پھر ارشاد ہوا کہ تم گواہ پیش کر دو گے کہ کس نے قتل کیا ہے عرض گزار ہوئے کہ ہمارے پاس تو کوئی گواہ نہیں فرمایا کہ پھر تو قسم ہوگی۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ ہم تو بیویوں کی قسم سے مطمئن نہیں ہوں گے یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہا پسند فرمایا کہ اس کا خون رائیگاں جائے چنانچہ آپ صدفہ کے اونٹوں سے ایک سو مقتول کے درشاہ کو مرحمت فرمادئے۔

ابو جہاد نے حضرت ابو قلابہ سے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر بن عبد العزیز تخت پر لوگوں سے باتیں کرنے کے لئے بیٹھے اور لوگوں کو اجازت دی تو وہ اندر داخل ہوئے پوچھا کہ آپ حضرات کا قسم کے بارے میں کیا خیال ہے؟ لوگوں نے کہا کہ قسم کے ذریعے قصاص لینا حق ہے اور خلفائے راشدین نے بھی اس کے ذریعے قصاص لیا ہے پھر مجھ سے فرمایا اے ابو قلابہ! آپ کیا کہتے ہیں؟ اور مجھے لوگوں کے سامنے کھڑا کر دیا میں نے کہا۔ اے امیر المؤمنین! آپ کے پاس عرب کے سرکردہ سردار اور شرفاء موجود ہیں اگر ان میں سے پچاس مل فراد گواہی دیں کہ فلاں شادی شدہ آدمی نے دمشق میں زنا کیا ہے اور انہوں نے آنکھوں سے نہیں دیکھا تو کیا آپ اس آدمی کو سنگسار کر دیں گے؟ کہا کہ نہیں میں نے کہا کہ ان میں سے پچاس آدمی گواہی دیں کہ فلاں آدمی نے محض میں چوری کی ہے تو کیا آپ اس کا ہاتھ کاٹ دیں گے جبکہ انہوں نے اسے دیکھا نہ ہو جواب دیا کہ نہیں میں نے کہا کہ خدا کی قسم رسول اللہ نے کسی آدمی کو ہرگز قتل نہیں کیا ماسوائے تین بانوں کے ایک وہ جو قصاص میں قتل کیا جائے دوسرا جس نے شادی شدہ ہو کر زنا کیا تیسرا وہ جو اللہ اور رسول سے لڑا اور مسلمان ہو

کے بعد تندر ہو گیا۔ لوگوں نے کہا کہ کیا حضرت انس نے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ نے چوری میں ہاتھ کاٹے اور انکھیں پھوڑیں پھر نہیں دھوپ میں ڈال دی گئیں میں نے کہا کہ میں نہیں حضرت انس کی حدیث سنا ہوں مجھ سے حضرت انس نے حدیث بیان کی کہ قبیلہ عک کے آٹھ آدمی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام پر آپ سے بیعت کی۔ یہاں کی آپ ہوا انہیں موافق نہ آئی اور ان کے جسموں میں خرابی پیدا ہو گئی۔ لہذا انہوں نے رسول اللہ سے اس بات کی شکایت کی۔ فرمایا کہ تم ہمارے چہرے کے ساتھ اونٹوں میں چلے جاؤ اور وہاں ان کا دودھ اور پشاب پیتے رہنا۔ انہوں نے کہا بہت اچھا اور چلے گئے چنانچہ وہ اونٹوں کا دودھ اور پشاب پیتے رہے تو تندرست ہو گئے پس انہوں نے رسول اللہ کے چہرے کو قتل کر دیا اور جانوروں کو بھگا کر لے گئے۔ جب یہ خبر رسول اللہ کو پہنچی تو آپ نے ان کے پیچھے آدمی دوڑائے چنانچہ وہ انہیں پکڑ کر لے آئے پس آپ نے ان کے متعلق حکم فرمایا تو ان کے ہاتھ پیر کاٹ ڈالے گئے اور ان کے آنکھوں میں گرم سلاخیاں پھیر دی گئیں پھر انہیں دھوپ میں ڈال دیا گیا، یہاں تک کہ وہ مر گئے ہیں نے کہا کہ ان لوگوں نے جو کچھ کیا اس سے بڑھ کر اور کیا جرم ہو سکتے ہیں میرے بعد ہو کر اسلام سے پھر گئے قتل کیا اور چوری کی۔ اس پر عتبہ بن مسعود نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے آج تک ایسا سنا ہو میں نے کہا کہ اے عتبہ! کیا تم میری حدیث کی تردید کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ آپ نے تو حدیث اس طرح بیان فرمائی ہے جیسے یہ سنا ہے ہو رہا ہے۔ خدا کی قسم یہ گروہ ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہے گا جب تک یہ بزرگان میں موجود ہیں میں نے کہا کہ اس بارے میں رسول اللہ کی سنت بھی موجود ہے کہ انصاری کے کچھ آدمی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے پھر آپ کے پاس باتیں کرتے رہے۔ ان میں سے ایک آدمی باہر چلا گیا اور قتل کر دیا گیا جب اس کے بعد وہ حضرات باہر نکلے تو دیکھا کہ ان کا ساتھی خون میں شرابور ہو کر تڑپ رہا ہے پس وہ رسول اللہ کی طرف لوٹے اور عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! ہمارا وہ ساتھی جو ہمارے ساتھ باتیں کر رہا تھا وہ ہم سے پہلے باہر نکل آیا تھا۔ اب ہم نے اسے کچھا تو وہ خون میں نہا کر تڑپ رہا ہے۔ پس رسول اللہ باہر نکلے اور فرمایا۔ تم اس کو قتل کرنے کا کس کے متعلق گمان یا

تَبْلَاثُ خَيْصَالٍ رَجُلٌ قَتَلَ جَدِيدَةً نَفْسِهِ فَقَتِلَ
أَوْ رَجُلٌ قَتَلَ بَعْدَ إِخْصَانٍ أَوْ رَجُلٌ حَارَبَ اللَّهَ وَ
رَسُولَهُ وَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ الْقَوْمُ أَوَلَيْسَ قَدْ
حَدَّثَ النَّسَبُ بِنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَطَعَ فِي السَّرِقِ وَسِمَرَ الْأَعْدَيْنِ ثُمَّ نَبَذَهُمَا فِي النَّهْمِ
فَقُلْتُ أَنَا أَحَدُكُمْ حَدِيثُ النَّسَبِ حَدَّثَنِي النَّسَبُ أَنَّ
نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ كَمَانِيَّةٍ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ ذَبَابُهُمْ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْتَوْخَمُوا
الْأَرْضَ فَسَقِمَتْ أَجْسَامُهُمْ فَشَكُوا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَفَلَا تَخْرُجُونَ
مَعِيَ رَاعِيْبَاتِي إِيْلَهُ فَنُصِيبُونَ مِنَ الْبَانِيَاءِ وَأَبْوَالِهَا
قَالُوا بَلَى فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنَ الْبَانِيَاءِ وَأَبْوَالِهَا
فَصَبَحُوا فَقَتَلُوا رَاعِيْبًا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ وَأَطْلَدُوا النَّعْمَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْسَلُ فِي أَثَرِهِمْ فَأَدْرَسُوا فَوَجَّوْا
بِهِمْ فَأَمَرَهُمْ فَنَقِطَتْ أَبْدَانُهُمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسَمَرَ
أَعْيُنُهُمْ ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا أَقْلَتْ
وَأَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ مِنْ أَصْنَعَهُ هُوَ لَا؟ إِنْ تَدْرَأَعَنْ
الْإِسْلَامِ وَقَتَلُوا وَاسْرَقُوا فَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ
سُؤَيْدٍ: وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ كَالْيَوْمِ فَقَطُّ فَقُلْتُ أَتَرُدُّ
عَلَيَّ حَدِيثِي يَا عُبَيْدُ؟ قَالَ لَا وَلَئِنْ
جِئْتُ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ وَاللَّهِ لَا يَزَالُ هَذَا
الْجَنْدُ يُخَيِّرُ مَا عَاشَ هَذَا الشَّيْخُ بَيْنَ أَظْهَرِهِمْ
قُلْتُ وَكَذَا كَانَ فِي هَذَا أَسْتَهْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
فَتَحَدَّثُوا عِنْدَهُ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ
فَقَتِلَ فَخَرَجُوا بَعْدَهُ فَإِذَا هُمْ بِصَاحِبِهِمْ يَنْشَحُطُ
فِي الدَّمِ فَخَرَجُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا جِئْنَاكَ بِكَ تَحَدَّثَ مَعَنَا

خیال رکھتے ہو انہوں نے کہا کہ مجھے خیال میں اسے بیڑیوں نے قتل کیا ہو گا آپ نے بیڑیوں کو بلا بھیجا اور ان سے فرمایا کہ کیا تم نے اسے قتل کیا؟ انہوں نے انکار کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر اصرار کرتے ہو کہ بیڑیوں کے پچاس آدمی اس بات کی قسم کھائیں کہ انہوں نے اسے قتل نہیں کیا؟ عرض گزار ہوئے کہ وہ تو ہم سب کو بھی قتل کر کے قسم کھا جائیں گے۔ فرمایا تو کیا تم میں سے پچاس آدمی قسم کھا جائیں گے کہ دیت کا نہیں حق حاصل ہو جائے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم تو قسم نہیں کھا سکتے۔ پس آپ نے دیت لینے پاس سے ادا کر دی ہیں (ابو قتلابہ) نے کہا ہذیل نے زمانہ جاہلیت میں اپنے ایک آدمی کا بائیکاٹ کیا ہوا تھا وہ بطحار کے اندر کسی مہنی کے گھر میں اترا تو ان میں سے جب کسی آدمی کو اس کی خبر ہوئی تو تلوار لے کر اس پر ٹوٹ پڑا اور قتل کر دیا ہذیل آئے اور اس مہنی کو بچھڑ کر زمانہ حج کے اندر حضرت عمر کی خدمت میں لے گئے اور کہنے لگے کہ اس نے ہمارے ایک آدمی کو قتل کر دیا ہے اس نے کہا کہ انہوں نے تو اس کا بائیکاٹ کیا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ہذیل میں سے پچاس آدمی اس بات کی قسم کھائیں کہ انہوں نے بائیکاٹ نہیں کیا تھا۔ پس ان میں سے اسی پچاس آدمی قسم کھا گئے اور ان کا ایک آدمی جب شام سے آیا، پھر اس سے قسم کھانے کے لئے پوچھا گیا تو اس نے ایک ہزار درہم اپنی قسم کا فدیہ دے دیا اور انہوں نے اس کی جگہ دوسرا آدمی شامل کر لیا اور اسے مقتول کے بھائی کے پاس لے گئے اور اس کے ہاتھ سے اس کا ہاتھ ملا دیا۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ دونوں درودہ قسم کھانے والے پچاس افراد چلے گئے یہاں تک کہ جب غلہ کے مقام پر پہنچے تو بارش ہونے لگی۔ پس وہ پہاڑ کی ایک غاری میں داخل ہو گئے۔ چنانچہ غار ان پچاس آدمیوں پر پیٹھ گئی۔ جنہوں نے قسم کھائی تھی اور وہ سارے مر گئے اور ہاتھ ملانے والے دونوں بچ گئے۔ ان دونوں کی طرف بھی ایک پتھر آیا جس سے مقتول کے بھائی کا پیر ٹوٹ گیا اور ایک سال کے بعد وہ بھی مر گیا ہیں (ابو قتلابہ) نے کہا کہ عبد الملک بن مران نے ایک آدمی کو قسام کے طریقے پر قصاص دلوایا اور پھر اپنے کئے پر نادم ہوا اور ان قسم کھانے والے پچاس آدمیوں کے متعلق حکم دیا کہ ان کے نام رجسٹر سے خارج کر دے جائیں ورنہ شام کی جو کسی کے گھر میں جھانکنے والے اہل خانہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں تو

فَخَرَجَ بَيْنَ أَيْدِيهَا فَاذْأَحْنُ بِهِ يَنْشَحْطُ فِي الدِّمِ
فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَمَنْ
تَقْتُلُونَ أَوْ تَدْرُونَ قَتَلَهُ؟ قَالُوا نَرَى أَنَّ الْيَهُودَ
قَتَلَتْهُ. فَأَرْسَلْنَا إِلَى الْيَهُودِ فَقَدَّعَاهُمْ فَقَالَ:
أَنْتُمْ قَتَلْتُمْ هَذَا؟ قَالُوا لَا. وَكَلَّ أَتْرَضُونَ
نَقْلَ خَمْسِينَ مِنَ الْيَهُودِ مَا قَتَلُوهُ، فَتَلَّوْا
مَا يَبَالُونَ أَنْ يَقْتُلُونَ أَجْمَعِينَ ثُمَّ يَنْتَقِلُونَ
قَالَ أَفَلَسْتُمْ جَحْقُونَ الدِّيَةَ بِأَيِّمَانٍ تَهْمِينُ مِنْكُمْ
قَالُوا مَا كُنَّا نَخْلِفُ، كَوَدَاهُ مِنْ عِنْدِهِ قُلْتُ
وَقَدْ كَانَتْ هَذِيلُ خَلَعُوا خَلِيعًا لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
فَطَرَفَ أَهْلُ بَيْتٍ مِنَ الْيَمَنِ بِالْبَطْحَاءِ فَانْتَبَهَ لَهُ
رَجُلٌ مِنْهُمْ فَخَذَّاهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ، وَجَاءَتْ
هَذِيلُ فَاخْتَدَا الْيَمَانِي كَرَفَعُوهُ إِلَى عُمَرَ بِالْمُوسِمِ
وَقَالُوا قَتَلْنَا سَاجِدًا فَقَالَ: إِنَّهُمْ قَتَلُوا خَلْعُوهُ،
فَقَالَ يَقْتُلُكُمْ خَمْسُونَ مِنْ هَذِيلٍ مَا خَلْعُوهُ، قَالَ
فَأَقْسَمَ مِنْهُمْ تِسْعَةً ذُرْبَعُونَ رَجُلًا وَقَدِيمَ رَجُلٍ
مِنْهُمْ مِنَ الشَّامِ فَكَأَنَّهُ أَنْ يَقْسَمَ فَانْتَدَى يَمِينُهُ
مِنْهُمْ بِالْفِئِ دُرْهِمٍ فَادْخُلُوا مَكَانَهُ رَجُلًا الْخَرَّ
فَدَفَعَهُ إِلَى ابْنِ الْمُقْتُولِ فَخَرَنْتَ يَدَا بَيْدَاهُ قَالُوا
فَانْطَلَقَا وَالْمُسْرُونَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا
بِخَلَّةٍ اخْتَدَتْهُمْ السَّمَاءُ فَدَخَلُوا فِي غَارٍ فِي الْجَبَلِ
فَانْهَجَمَ الْخَارِعُ عَلَى الْخَمْسِينَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا فَمَا لَوْ
جَمِيعًا وَأَقْبَلَتِ الْعَرَبِيَّانِ وَاتَّبَعَهُمَا حَجَرٌ فَكَسَرَ
رَجُلًا ابْنِ الْمُقْتُولِ فَكَافَتْ حَوْلَهُ مَمَاتٍ، قُلْتُ
وَقَدْ كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ أَهْلًا رَجُلًا
بِالْقَسَامَةِ ثُمَّ تَدَامَ بَعْدَ مَا صَنَعَهُ فَأَمَرَ الْخَمْسِينَ
الَّذِينَ أَقْسَمُوا فَدَحُوا مِنَ الدِّيَّانِ وَسَيَّرَهُمْ
إِلَى السَّعَاءِ

بَابٌ مِنَ الْقِتْلَةِ فِي بَيْتِ قَوْمٍ

فَفَقَّشُوا عَيْنَهُ فَلَا دِيَّةَ لَهُ .

۱۷۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا سَمَاءُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ الْأَنْبَسِ عَنْ النَّسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَظْلَمَ فِي بَعْضِ مَجَرِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَأَمَّ إِلَيْهِمْ يَشْقِصُ أَوْ يَمْشَا قِصَصًا وَجَعَلَ يَحْتَلُّهُ لِيُطْعَمَهُ .

۱۷۹۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ مَهْدِلَ بْنَ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا أَظْلَمَ فِي حُجْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدْرِي يَحْكُمُ بِهِ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ أَعْلَمُ أَنَّ تَذَنُّظِي لِيُطْعَمْتُ بِهِ فِي عَيْنَيْكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ .

۱۷۹۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَمْرًا أَظْلَمَ عَلَيْكَ بَعِيرًا ذِي وَخَذٍ وَتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَّشْتَ عَيْنَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ جُنَاحٌ

بَابُ الْعَاثِلَةِ

۱۷۹۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا مَطْرُوفٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ عَذَّبَ كُفْرُ شَيْءٍ مِمَّا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ ؟ وَكَانَ مَرَّةً مِمَّا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ فَقَالَ وَالَّذِي فَلَاحَ الْحَبِّ وَبَدَأَ الْإِنْسَانُ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا قَلِيلًا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ

اس کے لئے دیت نہیں ہے۔

عبداللہ بن ابوبکر بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حجرے میں جھانک کر دیکھا تو آپ تیر کا پھل لے کر اس کی طرف کھڑے ہوئے اور اسے تیر مارنے کے لئے تل گئے۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے دروازے سے جھانک کر دیکھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت ایک آلہ تھا جس کے ساتھ سر کھجیا رہے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو فرمایا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو مجھے دیکھنے کا تو میں اسے تیری آنکھ میں مار دیتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھنے کی وجہ ہی سے تو اجازت لینے کا حکم دیا گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کوئی آدمی بغیر اجازت تمہیں جھانک کر دیکھے اور تم اس کی آنکھ میں کنکری مار دو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تمہارے اوپر کسی قسم کا گناہ نہیں ہے۔

عاقلہ

ابو حنیفہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ کے پاس ایسی کوئی چیز ہے جو قرآن کریم میں نہ ہو؟ اور ایک مرتبہ یوں کہا کہ جو لوگوں کے پاس نہ ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو اگایا اور جان کو پیدا کیا، ہمارے پاس اور کچھ نہیں مگر جو قرآن کریم میں ہے ماسوائے اس فہم کے جو کسی آدمی کو کتاب کے متعلق دی گئی ہو اور جو اس کتابچے میں ہے میں نے پوچھا کہ کتابچے میں کیا ہے؟ فرمایا کہ دین کے احکام، قیدی کو چھڑانے

وَفِيكَ الْاَسِيرُ وَاَنْ لَا يَقْتُلَ مُسْلِمًا بِكَافِرٍ .

بَابُ جَنَينِ الْمَرْأَةِ

۱۷۹۷. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هَذَيْلٍ رَمَتَا إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَطَرَسَتْ جَنِينَهَا فَتَقَضَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بِغُرَّةٍ عَبْدًا أَوْ أَمَةً .

۱۷۹۸. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي امْلَاحِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ: قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُرَّةِ عَبْدًا أَوْ أَمَةً فَشَرَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَّ شَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِهِ .

۱۷۹۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَشَارَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي السَّقَطِ وَقَالَ الْمُغِيرَةُ أَنَا سَمِعْتُهُ قَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ عَبْدًا أَوْ أَمَةً فَقَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ: قَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ عَبْدًا أَوْ أَمَةً فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَا أَشَرُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هَذَا .

۱۸۰۰. حَدَّثَنَا ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا نَازِدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَخْتَصِمُ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي امْلَاحِ الْمَرْأَةِ مِثْلَهُ .

بَابُ جَنَينِ الْمَرْأَةِ وَأَنَّ الْعَقِيلَ

کامیان اور یہ کہ کافر کے بدلے میں کوئی مسلمان قتل نہیں کیا جائے گا۔
عورت کا حمل

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہذیل کی دو عورتوں نے ایک دوسری پر پتھر مارا کیا، جس کے باعث ایک کا حمل گر گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ غلام یا لونڈی ایک برہہ دیت میں دیا جائے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عورت کا حمل گرا دینے کی بات کے بارے میں مشورہ کیا تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا تھا۔ پس حضرت محمد بن مسلمہ نے بھی گواہی دی کہ وہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فیصلے کے وقت موجود تھے۔

ہشام نے اپنے والد ماجد حضرت عروہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے لوگوں کو قسم دی کہ آپ حضرات میں سے کون ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حمل ساقط کر دینے کے بارے میں فیصلہ سنا ہو حضرت مغیرہ نے کہا کہ میں نے سنا ہے۔ آپ نے ایک غلام یا لونڈی تاوان دینے کا فیصلہ فرمایا۔ کہا کہ ایسا گواہ لائیے جو اس بات کی شہادت دے پس حضرت محمد بن مسلمہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فیصلہ فرمایا تھا۔

محمد بن عبد اللہ، محمد بن سابق، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر کے بارے میں بیان کیا کہ انہوں نے عورت کا حمل ساقط کرنے کے بارے میں اسی طرح مشورہ کیا۔

عورت کا حمل درہ کہ دیت باپ پر ہے اور باپ کے

عصبہ پر بیٹے پر نہیں ہے۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو حنیان کی ایک عورت کا حمل گرانے پر ایک غلام یا لونڈی تاوان دینے کا فیصلہ فرمایا تھا۔ پھر جس عورت کے خلاف تاوان دینے کا فیصلہ ہوا تھا وہ وفات پا گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی میراث اس کے بیٹوں اور خاوند کو ملے گی اور تاوان عصبہ داکری گے۔

سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ ہذیل کی دو عورتوں میں بڑائی ہو گئی اور انہوں نے ایک دوسری پر پھڑاؤ کیا، جس سے ایک عورت کے پیٹ کا بچہ مر گیا۔ پس ان کا مقدمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ بچے کی دیت ایک غلام یا لونڈی دی جائے اور عورت کی دیت کا اس کے وارثوں کو حکم فرمایا۔

جو غلام اور بچے عاریتاً مانگے

منقول ہے کہ حضرت ام سلمہ نے ایک قرآن کریم پڑھانے والے کو کھا کہ اون صاف کرنے کئے میرے پاس چند روکے بھیج دیجئے لیکن میرے پاس کسی آزاد کو نہ بھیجنا۔

عبدالعزیز کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی تو حضرت ابو طلحہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، پھر عرض کی۔ یا رسول اللہ! انس ایک سمجھدار لڑکا ہے اسے اپنی خدمت کے لئے قبول فرما لیجئے وہ فرماتے ہیں کہ میں سفر و حضر میں آپ کی خدمت کرتا رہا لیکن خدا کی قسم جو کام میں نے کیا اس کے باجے میں کبھی بچے نہیں فرمایا کہ تم نے اس طرح کیوں کیا اور جو کام میں

عَلَى الْوَالِدِ دَعَصَبَةُ الْوَالِدِ لَا عَلَى الْوَلَدِ
۱۸۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَضَى فِي جَنَيْنٍ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ يَغْتَرِّقُ
عَبْدًا لِمَا مَرَّ بِهَا الْمَرْأَةُ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا
بِالْخُرْقَةِ ثَوْبِيَّتَ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّ مِيرَاجَهَا لِبَنِيهَا دَرًا وَسِجَاهًا وَلِلْعَقْلِ
عَلَى عَصَبَتِهَا

۱۸۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَالِحٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ
الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَتْنِي امْرَأَتَانِ مِنْ هَذِيلَ
فَرَمَتَا أَحَدَهُمَا الْآخَرَى بِعَجْرَةٍ قَتَلَهَا وَمَا فِي
بَطْنِهَا، فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَضَى أَنْ دِيَّ تَجَنِّيزِهَا عَجْرَةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيْدُهُ
وَقَضَى دِيَّةَ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا

بَابُ مَنِ اسْتَعَانَ عَبْدًا أَوْ صَبِيًّا
وَيُذَكِّرُ أَنَّ أَمْرَ سُلَيْمٍ بَعَثَتْ إِلَى مُعَلِّمِ
الْكِتَابِ، ابْعَثْ إِلَى عِلْمَانَا يَنْفُسُونَ صَوًّا
وَلَا تَبْعَثْ إِلَى حُرٍّ

۱۸۰۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ زُرَّارَةَ أَخْبَرَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ
قَالٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِينَةَ أَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَأَنْطَلَقَ بِي
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّ امْرَأَةً غَلَامًا مَرَّ كَيْسَ فَلَيْسَ مَلِكٌ، قَالَ
فَخَذَ مَتْنَةً فِي الْحَضَرِ وَالسَّخَرِ قَوْلَ اللَّهِ مَا قَالَ لِي
لِشَيْءٍ صَنَعْتَهُ لِيَصْنَعَتْ هَذَا هَكَذَا، وَلَا لَشَيْءٍ

لَمْ أَصْنَعْهُ لِقَوْمٍ تَصْنَعُوا هَذَا هَكَذَا۔ نہیں کیا اس کے متعلق یہ نہیں فرمایا کہ یہ تم نے اس طرح کیوں نہیں کیا۔

فت: کہنے خوش نصیب تھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجرت سے وصال تک دس سال خدمت کی اور سفر و حضر میں برابر یہ سعادت حاصل کرتے ہی رہے۔ ان کے اس بیان پر کس صاحب ایمان کا دل قربان ہونے کو نہ چاہے گا جب کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ دس سال کے اس عرصے میں جو کام بھی میں نے کیے اُن میں سے کسی کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا اور جتنے کام میں نے نہیں کیے اُن میں سے کسی ایک کے متعلق بھی آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا؟ — سبحان اللہ!

کیا اس بیان کے اندر دولت مندوں اور افسروں کے لیے ضابطہ نہیں ہے کہ امیروں کو اپنے ملازمین اور افسروں کو اپنے ماتحتین سے کیا سلوک کرنا چاہیے۔ کیا امیروں کی کوٹھڑیوں، کارخانوں، ہوٹلوں اور دکانوں میں کام کرنے والے ملازمین کے ساتھ اُن کا سلوک اسی قسم کا ہے؟ — کیا افسروں کی ماتحتی میں کام کرنے والے ملازموں کے ساتھ افسروں کا سلوک اسی قسم کا ہوتا ہے؟ — یقیناً دونوں باتوں کا جواب نفی میں ہوگا۔ چاہیے کہ جب ہم مسلمان کہلاتے ہیں اور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی ہونے کا دم بھرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے رسول کے اُسوۂ حسنہ پر نظر ڈال کر اُن کے خصلتوں کا کچھ تو پاس لحاظ کریں جو دونوں جہانوں کے بادشاہ نے ہمارے لیے متعین فرمائے۔ یقیناً اُن کی پیروی کرنے میں ہمارا اپنا ہی بھلا ہے۔ ہماری دونوں جہانوں کی کامیابی اور نیک نامی کا راز اللہ کے رسول کی پیروی کرنے میں ہی مضمر ہے۔ استاد الشیخ علامہ نجیح بن رجب پوری بدایینی و امت برکاتہم العالیہ نے اُسوۂ رسول کے بارے میں کیا خوب فرمایا ہے:-

قال اللہ بابرکت رسول اللہ کا اُسوۂ
پہنچائی دل و جاں سے بشر پر جس کی لازم
تقدیر کی صفائی کا ہے از بس نعل و ضامن
بہ ربط و باہمی سیلان در ہر خانہ و مجلس
ضرورت آدمی سے آدمی کو جس کی باہم
کشادہ راستے جوتے ہیں اُن پر دونوں عالم کے
مطیعان حضور اکرم کو گھبراہٹ کی نسبت
ہو یا رب کامل طاعات حضرت کی طاعت و تقی
زہدوں مالاں ہوں واقف کاش نجیح اس حقیقت کے
ہے واحد دافع ہجرت رسول اللہ کا اُسوۂ
ہے وجہ امن و عافیت رسول اللہ کا اُسوۂ
ہے جس وہ واقعہ تکبیر رسول اللہ کا اُسوۂ
دل و جاں کی طمانیت رسول اللہ کا اُسوۂ
ہے بے شک صانع عفت رسول اللہ کا اُسوۂ
عطا کرتا ہے وہ الفت رسول اللہ کا اُسوۂ
جو اپناتے ہیں انحضرت رسول اللہ کا اُسوۂ
ہے وجہ قوت و ہمت رسول اللہ کا اُسوۂ
زہد و عفت عافیت رسول اللہ کا اُسوۂ

کان یا کنوئیں میں دیکھ مرنے والے کا خون معاف ہے۔

سعید بن مسیب اور ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جانور کے زخمی کرنے پر نادان نہیں ملے گا۔ کنوئیں میں یا کان کے

باب ۲۳ المَعْدِنُ جَبَّارٌ وَ الْبُئْرُ جَبَّارٌ
۱۸۰۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
الْكَثِيبُ حَدَّثَنَا ابْنُ شَرِبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
وَ ابْنِ سَكْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجَّاءُ

اندر کام کرنے والا مر جائے یا زخمی ہو تو تاوان نہیں اور
کافروں کا جیسا ہوا مال ملے تو اس میں سے خمس ادا کرنا ہوگا۔
چو پائے خون کو دیں تو معاف ہے۔

ابن سیرین کا قول ہے کہ صیغہ کرام جانور کے لات مارنے کا
کاتاوان نہیں دلاتے تھے اور سنگام پھیرنے کا دلاتے تھے۔
حماد کا قول ہے کہ جانور کے لات مارنے کا تاوان نہ دلیا جائے مگر
جب کوئی پھیرے بشرط کہ کول ہے کہ اگر کوئی جانور کو مارے اور
وہ لات مارے تو مالک پر تاوان نہیں ہے حکم اور حماد کا قول ہے
کہ کرائے والا جب گدھے کو ہانکے اور اس پر بیٹھی ہوئی عورت گر
پڑے تو اس پر کوئی تاوان نہیں بیٹھی کا قول ہے کہ ہانکنے والا
جب جانور کو اتنا ہانکے کہ تھکا جائے اور وہ کوئی نقصان کرے تو یہ
ضامن ہوگا اور اگر پیچھے ہوا درآہستہ آہستہ ہانکے تو ضامن نہیں ہوگا۔

محمد بن زیاد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ جانور کسی کو مار دیں تو خون بہا نہیں اور کنویں یا کا
کے اندر کام کرنے والا دب کر مر جائے تو خون بہا نہیں۔ اور
دبا ہوا مال ملے تو خمس ادا کرنا ہوگا۔

جو بغیر کسی جرم کے ذمی کو قتل کرے۔

علاء نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
جس نے کسی ایسے شخص کو قتل کیا جس کے ساتھ معاہدہ
تھا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا

حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے بھی
محسوس ہوتی ہے۔

کافر کے بدلے میں مسلمان قتل نہیں کیا جائے گا

احمد بن یونس، زہیر، مطرف، عامر، ابو حنیفہ کا بیان
ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا۔ صدقین
الفضل، ابن عبیدہ، مطرف، شعبی، ابو حنیفہ کا بیان

جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبُرْجُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ
وَفِي الرِّسَالَةِ الْخُمْسُ.

بَابُ الْعَجْمَاءِ جُبَارٌ وَقَالَ ابْنُ
سِيرِينَ كَانُوا لَا يُضَمُّونَ مِنَ التَّفَحُّةِ وَ
يُضَمُّونَ مِنَ رَذِيعَتِهَا. وَقَالَ حَمَادٌ لَا
تُضَمُّ مِنَ التَّفَحُّةِ إِلَّا أَنْ يَنْخُسَ إِنْسَانٌ الدَّابَّةَ
وَقَالَ شَرِيحٌ لَا يُضَمُّ مَا عَاقَبَتْ أَنْ يُضْرِبَهَا
فَقَضَرَ بِرَجُلٍهَا وَقَالَ الْحَكَمُ وَحْدًا إِذَا
سَاقَ الْمَكَارِي جِمَارًا عَلَيْهِ امْرَأَةٌ فَتَجَرَّدَ لَا
شَيْءَ عَلَيْهِ. وَقَالَ الشَّعْبِيُّ إِذَا سَاقَ دَابَّةً
فَانْقَرَبَهَا فَمَرَّ مِنْ لَهَا أَصَابَتْ وَإِنْ كَانَ
خَلْفَهَا مَتْرَسًا لَمْ يُضَمَّنْ.

۱۸۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ
عَقْدُهَا جُبَارٌ وَالْبُرْجُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ
وَفِي الرِّسَالَةِ الْخُمْسُ.

بَابُ الْقَتْلِ الذِّمِّيِّ بِغَيْرِ
جُرْمٍ

۱۸۰۶۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَنْظَلٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا جَاهِدٌ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا أَحْيَاهَا الْعَرِيرُ
رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَإِنْ رِيحُهَا يُوجَدُ مِنْ مِيسِرَةٍ
أَرْبَعِينَ عَامًا.

بَابُ الْقَتْلِ الْمُسْلِمِ بِالْكَافِرِ

۱۸۰۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُرَيْرٌ
حَدَّثَنَا مَطْرَفٌ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ
قَالَ قُلْتُ لِعَلِيِّ وَحَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا

ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ کے پاس کوئی ایسی چیز بھی ہے جو قرآن کریم میں نہ ہو؟ اور ابن عیینہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے یوں کہا کہ جو لوگوں کے پاس نہ ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جو دے کو اگاتا اور جان کو پیدا کرتا ہے، ہمارے پاس وہی ہے جو قرآن کریم میں ہے مگر وہ قسم جو کسی کو کتاب کے متعلق دی گئی ہو اور جو کچھ اس کتاب کے پیچھے ہے میں عرض گزار ہوا کہ صحیفے میں کیا ہے؟ فرمایا کہ دہت اور غلام آزاد کرنے کے احکام اور یہ کسی کافر کے بدلے میں کوئی مسلمان قتل نہیں کیا جائے گا۔

جب مسلمان غصے کی حالت میں یہودی کو تھپڑ مار دے۔ اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

یہی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انبیائے کرام میں کسی کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو۔

یہی مازنی کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری نے فرمایا کہ ایک یہودی نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوا جس کے منہ پر ٹھانچہ مارا گیا تھا۔ پس اس نے کہا کہ اے محمد آپ کے اصحاب میں سے ایک انصاری نے میرے منہ پر ٹھانچہ مارا ہے۔ فرمایا کہ اسے بلاؤ پس انہیں بلایا گیا تو فرمایا کہ تم نے اس کے منہ پر ٹھانچہ کیوں مارا؟ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میں یہودیوں کے پاس سے گزرا تو میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے

حضرت موسیٰ کو تمام انسانوں سے چن لیا، میں نے کہا اچھا تو وہ تمہارے نزدیک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل ہیں۔ اس پر مجھے غصہ آگیا اور میں نے اسے تھپڑا رسید کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے انبیائے کرام میں سے کسی پر فضیلت نہ دو کیونکہ قیامت کے روز جب تمام آدمی ہوش ہو جائیں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا اور دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش الہی ایک

ابن عیینہ حدیثنا مطعون سمعت الشَّعْبِيَّ يَحْيَىٰ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَحِيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِّثْلَ لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ. وَقَالَ ابْنُ عَيَيْنَةَ مَرَّةً مَا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ فَقَالَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا هَلْ سَأَلْتُمْ رَجُلًا فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ الْعَقْلُ وَفِيكَ الْأَسِيرُونَ لَا يَقْتُلُ مُسْلِمٌ بِكَ أَفِي:

باب ۱۰۲ اذ الظم المسر لم يهوديًا عند الغضب رواه ابو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم

۱۸۰۸. حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا اسْتِيفَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْيَهُودِيَّةِ

۱۸۰۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَعْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَسَارِظِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَطَمْتُ وَجْهَهُ فَقَالَ لِمَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِكَ مِنَ الْأَنْصَارِ لَطَمَ فِي وَجْهِهِ قَالَ ادْعُوهُ فَدَعَوْهُ قَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ؟ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي مَرَرْتُ بِالْيَهُودِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ وَالَّذِي أَصْطَلَا مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ قَالَ قُلْتُ وَعَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَمَّا ذُنُوبِي غَضَبَةٌ فَلَطَمْتُه قَالَ لَا تُخَيِّرُونِي مِنْ بَيْنِ الْيَهُودِيَّةِ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْهَعَتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُنَبِّئُ فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى اخِذَ بَتَائِمِهِ مِنْ

قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَفَأَقِ قَبْلِي أَمْ حِزِي
بِصَعْتِ الظُّوْرِ .
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب

إِسْتِثَابَةُ الْمُسْتَدِّينَ وَالْمُعَانِدِينَ
وَقِتْلِهِمْ وَأَتَمُّ مِنْ أَشْرِكٍ بِاللَّهِ وَعُقُوبَتِهِ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

بِأَمْرِ ۙ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ النَّاسَ لَكَ لَظُلْمٌ
عَظِيمٌ ۚ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ
وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

١٨١٠ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ
الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلُومٍ ذَلِكَ
عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَاتِ الْوُلَا
ئِ الْكَافِرِينَ أَيْدَارُ يُطْلَمُ الْكَلَامُ لِقَوْلِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيْسَ بِذَلِكَ إِلَّا
تَسْمَعُونَ إِلَى قَوْلِ الْقَدَمَانِ إِنَّ الشِّرْكَ لَنُظْمٌ
عَظِيمٌ

۱۳۳- آیت ۲۱۳

١٨١١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
الْمُسْتَنَبِ حَدَّثَنَا الْجَرِيرِيُّ وَحَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ
حَفْصٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِدْرِاهِيمَ أَخْبَرَنَا
سَعِيدُ الْجَرِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ
عَنْ أَبِي وَرْصَةَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ إِلَّا شَرُّكُمْ يَا اللَّهُ، وَ
عُقُوبُ الْوَالِدَيْنِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ

رہے۔ یہاں تک کہ ہم نے کہا، کاش آپ خاموش ہو جائیں۔

شعبی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص نے فرمایا کہ ایک عربی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کبیرہ گناہ کونسے ہیں؟ فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا عرض کی پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ والدین کی نافرمانی کرنا۔ عرض کی کہ پھر کونسا؟ فرمایا کہ یمن غموس میں عرض گزار ہوا کہ یمن غموس کیا ہے؟ جو قسم کھا کر مسلمان بھائی کا مال ہضم کرنا چاہے اور ہر اس قسم میں جھوٹا۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک دی عیض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا جو کام ہم نے عہد جاہلیت میں کئے ان پر ہماری پکڑ ہوگی؟ فرمایا کہ جس نے اسلام میں داخل ہو کر نیکی کی تو اعمال جاہلیت پر اس کا مواخذہ نہیں ہوگا اور اگر اسلام میں اگر برائی کی تو اگلے درجے تک تمام اعمال کا مواخذہ ہوگا۔

مرتد مرد اور مرتدہ عورت کا حکم۔ ابن عمر، زہری اور

ابراہیم غنی کا قول ہے کہ مرتدہ قتل کی جائے گا اور ان سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "بَیِّنَاتُ الشَّهِادَةِ" قوم کی ہدایت چاہے جو ایمان لا کر کافر ہو گئے اور گواہی دے چکے تھے کہ رسول سچا ہے اور انہیں کھلی نشانیاں آپ کی تھیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔ ان کا بدلہ یہ ہے کہ ان پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں کی سب کی۔ ہمیشہ اس میں رہیں نہ ان پر سے عذاب ہلکا نہ ہو اور نہ انہیں مہلت دی جائے۔ مگر جنہوں نے اس کے بعد توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی تو ضرور اللہ بخشنے والا مہربان ہے بیشک وہ جو ایمان لا کر کافر ہوئے، پھر اور کفر میں بڑھے، ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی اور وہی ہیں جسے ہوئے (سورہ آل عمران

التَّوْبَةُ فَلَا تُقْبَلُ اَوْ قَوْلُ التَّوْبَةِ فَمَا ذَاكَ يُكْذِرُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتًا.

۱۸۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَزِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ أَغْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَنْكَبَ أَمْرٌ؟ قَالَ الْاِسْتِزَالُ بِاللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ ثُمَّ عَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ. قَالَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ الْيَمِينُ الْغُمُوسُ قُلْتُ وَمَا الْيَمِينُ الْغُمُوسُ؟ قَالَ الَّذِي يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيهَا كَاذِبٌ

۱۸۱۳۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ذَاتٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَخَذْنَا بِمَا عَمَلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، قَالَ مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يَزِدْ أَخَذَ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أَخَذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ

۱۰۲۹۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَالْمَرْتَدَّةَ وَقَالَ ابْنُ عَسْمَرَ وَالزَّهْدِيُّ وَابْنُ أَبِي هَالِيمَةَ تَقْتُلُ الْمَرْتَدَّةَ وَأَسْتَبَاتُ بَيْنَهُمْ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا وَابْعَدُوا بَيْنَهُمْ وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ. أَوْلَيْكَ حَزَاؤُهُمْ

أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. خَالِدِ بْنِ فِيهِمَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَكَأَنَّهُمْ يُنْظَرُونَ. إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا إِنَّ اللَّهَ عَفُورٌ رَحِيمٌ. إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ أَزْدَادُوا كُفْرًا لَنْ تَقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَأُولَئِكَ

هَؤُلَاءِ سَاءَ لَوْ أَنَّ قُلُوبَهُمْ فَهِمُوا
 أَنْ يُطِيعُوا أَفْرِيْقًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ
 يَرُدُّوكُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كَافِرِينَ. وَقَالَ إِنَّ
 الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا أَمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا
 ثُمَّ أُزْدَادُوا كُفْرًا لَّيْكَنَ اللَّهُ لِيُغْفِرَ لَهُمْ وَلَا
 لِيُهْدِيَهُمْ سَبِيلًا. قَالَ مَنْ يَرُدَّكُم مِّنكُمْ
 عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهَ بِخَبْرِهِمْ وَ
 يُجْزَوْنَ أَذًى لِّمَا عَصَوْا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِدَّةً عَلَى
 الْكَافِرِينَ. وَلَكِنْ مَن شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا
 فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ
 ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ اسْتَحَبُّوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ
 وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ. أُولَئِكَ
 الَّذِينَ طَلَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَسَمِعَهُمْ وَ
 أَبْصَارِهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ لَا جَرَمَ
 يَقُولُ حَتَّى أَتَهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْخَاسِرُونَ
 إِلَى قَوْلِهِ ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَغَفُورٌ
 رَّحِيمٌ. وَلَا يَزَالُونَ يُعَذِّبُوكُمْ حَتَّى يَرُدُّوكُمْ
 عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا وَمَنْ يَرُدَّكُم مِّنكُمْ
 عَنْ دِينِهِ فَمَا تَعْمَلُونَ لَهُمْ أَنِ اسْتَطَاعُوا
 أَعْمَالَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَئِكَ الْأَعْلَى
 النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ.

۱۸۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ
 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ

أُتِيَ عَلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِزَيْنَادِ قَتِيبَةَ فَاحْدَقَهُمْ فَبَلَغَ
 ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَأَحْرَقْتُهُمْ
 لِنَبِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَتَلْتُهُمْ
 يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَدَّلَ
 دِينَهُ فَأَقْتُلُوهُ

۱۸۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

آیت ۸۶ تا ۹۰)۔ اے ایمان والو! اگر تم کچھ بھی اہل کتاب
 کے کئے پر چلے تو وہ تمہارے ایمان کے بعد تمہیں کافر ٹھہرائیں
 گے (سورہ آل عمران، آیت ۱۰۰)۔ جو لوگ ایمان لائے
 پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے، پھر کفر میں ٹھہرے
 اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے اور نہ انہیں راہ دکھائے (سورہ النساء
 آیت ۱۳۷)۔ تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا تو عنقریب
 اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ کے پیارے
 مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت (سورہ المائدہ آیت ۵۴)
 ۔ ہاں وہ جو دل لے کر کافر ہو، ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کو
 بڑا عذاب ہے۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی آخرت سے پیاری جانی
 اور اس لئے کہ اللہ ایسے کافروں کو راہ نہیں دیتا۔ یہ ہیں وہ جن کے
 دل اور کان اور آنکھوں پر اللہ نے ٹھہر کر دی ہے اور وہی غفلت میں
 پڑے ہیں۔ اب ایسا ہی ہوا کہ آخرت میں ہی خراب ہیں۔ پھر بیشک تمہارا
 رب ان کے لئے جہنم میں اپنے گھر چھوڑے بعد اس کے کہ ستائے گئے،
 پھر انہوں نے جہاد کیا اور ہار رہے، بیشک تمہارا رب اس کے بعد ضرور
 بخشے والا مہربان ہے (سورہ النحل آیت ۱۰۶ تا ۱۱۰)۔ اور ہمیشہ
 تم سے رٹتے رہیں گے یہاں تک کہ تمہارے دین سے پھر دیں اگر
 بن پڑے۔ اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے، پھر
 کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کے اعمال اکارت گئے دنیا اور
 آخرت میں، وہ دوزخ والے ہیں اور انہیں اس میں ہمیشہ

رہنا۔ (سورہ البقرہ، آیت ۲۱۷)

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت علی کی خدمت میں زید بن حبش
 گئے تو آپ نے انہیں جلادیا۔ جب یہ خبر حضرت ابن عباس

رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا کہ اگر میں
 ہوتا تو انہیں نہ جلاتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے بلکہ انہیں قتل کرتا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو اپنا دین
 تبدیل کرے اسے قتل کر دو۔

ابو بردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے فرمایا کہ میں

قَدْ رَأَى بَنَ خَالِدٍ حَدَّثَنِي حَمِيدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا
أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنْ
الشَّعْرِيِّينَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ
يَسَارِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْتَأْذِنُ فَيَكَلِّهُمَا سَأَلَ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى
أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ، قَالَتْ فَالَّذِي
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَطْلَعَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا
وَمَا شَعَرْتُ أَنْهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَكَأَنِّي أَنْظَرُ
إِلَى سِوَاكَ تَحْتَ شَفَقَتِهِ فَلَصَبْتُ فَقَالَ كُنْ
أَوْ لَا تَسْتَعْمِلْ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَ ذَلِكَ لَكِنْ
أَذْهَبْ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ ابْنِ
قَيْسٍ إِلَى الْيَمَنِ، ثُمَّ اتَّبَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ
فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ أَلْقَى لَهُ دَسَادَةً قَالَ لِي نِزْلٌ
وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوشِقٌ قَالَ مَا هَذَا، قَالَ
كَانَ يَهُودِيًّا فَاسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ، قَالَ ارْجُلِسْ
قَالَ لَا ارْجُلِسْ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَأَمَرَهُ فَقَتَلَ فَمَرَّتْ أَكْرَدْنَا
قِيَامَ اللَّيْلِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا إِنَّا نَأْفَاؤُهُمْ وَلَنَأْمُ
وَأَرْجُو أَنِّي نَوْمَتِي مَا أَرْجُو أَنِّي قَوْمَتِي.

باب قَتْلِ مَنْ أَبِي قَبُولِ الْفَرَارِيضِ
وَمَا نُسِبُوا إِلَى الْبُرْذَةِ.

۱۸۱۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا

الْبَيْهَقِيُّ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ
اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَاهُ يُرِيدُ قَالَ لَنَا
نُوفِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَتْ
أَبُو بَكْرٍ وَكَفَرُ مِنْ الْغَرَبِ قَالَ سَرَّ يَا
أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تَعَايِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُمَاتَ تِلْ

دو آدمیوں کے ہمراہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جو
اشعریوں میں سے تھے۔ ایک میرے ایش جانب تھا اور دوسرا بائیں
طرف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مساوک کر رہے تھے اُن دونوں
نے عذر سے کاسوال کیا تو آپ نے فرمایا۔ اے ابو موسیٰ ایسا عبد اللہ
بن قیس! میں عرض گزار ہوا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے
آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے مجھے انہوں نے اپنے دل کی
بات نہیں بتائی تھی اور مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ عہدوں کے
طلب گار ہیں۔ گویا میں اب بھی آپ کی مساوک کو دیکھ رہا ہوں
جو ہونٹوں کی نیچے دہائی ہوئی ہے۔ ارشاد فرمایا کہ جو خود عامل بننا چاہتا
ہو ہم اسے عامل نہیں بنایا کرتے، لیکن اے ابو موسیٰ ایسا عبد اللہ
بن قیس! تم مین چلے جاؤ پھر ان کے بعد حضرت معاذ بن جبل
کو بھیج دیا۔ جب یہ ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے ان کے لئے
بستر بچھایا اور تشریف رکھنے کے لئے کہا۔ اس وقت ان کے پاس
ایک دمی بندھا ہوا بیڑا تھا۔ پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ پہلے
یہودی تھا، پھر مسلمان ہو گیا، پھر یہودیت کی طرف لوٹ گیا اور کہنے لگے کہ
بیٹھ جائیے انہوں نے فرمایا کہ میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک یہ قتل
کر دیا جائے کیونکہ اللہ اور اس کے رسول کا یہی فیصلہ ہے تین
مرتبہ یہی کہا پس انہوں نے حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا پھر دونوں حضرات
کے قیام کا ذکر کرنے لگے تو ایک نے کہا کہ میں قیام بھی کرتا ہوں درستی بھی
ہوں اور سونے میں بھی قیام کرنے کے ثواب کی امید رکھتا ہوں۔
جو فراتض قبول کرنے سے انکار کرے اور ارتداد کی
جانب نسبت کیا جائے اسے قتل کرنا۔

عبداللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ

نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور حضرت
ابوبکر غلیفہ بنائے گئے تو عرب میں سے بعض لوگ کافر ہو گئے حضرت
عمر نے کہا کہ اے حضرت ابوبکر! آپ ان لوگوں سے کیسے رویں گے جبکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں
سے روتا رہوں یہاں تک کہ وہ کہے لا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہیں پس جنہوں نے
لا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہا انہوں نے مجھ سے اپنے مال اور جان کو بچا لیا

النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ فَيَحَابُّهُ عَلَى اللَّهِ قَالِ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهُ لَا قَاتِلَ لِمَنْ حَقَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقٌّ لِمَالٍ فَإِنَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَنْهَا كَأَنِّي أَوْدَعْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَّا أَكَلَهُمْ عَلَى مَنَعِهَا قَالَ عُرْفُو اللَّهَ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُمْ أَنْ قَدْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَ ابْنِي بَكْرٍ لِلْفَيْتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ

مگر حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ نے لینا ہے حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ان سے ضرور بڑوں کا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کریں گے کیونکہ زکوٰۃ مالی حق ہے۔ خدا کی قسم اگر وہ اذیت کا بچہ بھی دینے سے انکار کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں ان کے اس روکنے پر ضرور بڑوں کا حضرت عمر کا بیان ہے کہ خدا کی قسم یہ اس لئے تھا کہ میں نے دیکھا کہ جہاد کے لئے امداد حضرت ابوبکر کا سینہ کھول دیا تھا۔ پس میں جان گیا کہ وہ حق پر ہیں۔

ف: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کلمہ گو لوگوں اور نماز پڑھنے والوں، روزہ رکھنے والوں کو مترد شہار کیا جنہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تھا اور اُن کے خلاف جہاد کیا گیا۔ تمام صحابہ کرام نے جس بلا آخر انہیں مرتد ہی شمار کیا تھا۔ اُن کی کلمہ گری اور نماز روزہ وغیرہ کو مسلمان ہونے کی علامت شمار نہیں کیا کیونکہ وہ اللہ کے ایک فرض قطعی کے منکر ہو گئے تھے یہ واقعہ اسی جلد کی حدیث ۲۱۴۵ میں بھی موجود ہے۔ معلوم ہوا کہ مرتد ہونے کے لیے اور اسلام کے دائرے سے نکلنے کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ شخص عیسائی، یہودی، ہندو یا سکھ ہونے کا اعلان کرے بلکہ جو ضروریات دین میں سے کسی ایک بات کا بھی انکار کرے یا کسی ایک فرض کی فرضیت کا منکر ہو جائے وہ بھی مرتد ہے اور اسلام کے دائرے سے نکل جانا ہے خواہ اس کے بعد خود کو مسلمان ہی کہتا رہے۔ لاکھوں بار کلمہ بھی پڑھے اور نماز روزہ وغیرہ کی پابندی بھی کرتا رہے۔ وہ اُس وقت تک برابر کافر و مرتد ہی شمار ہوگا جب تک اپنے اعلانِ انکار سے اعلانِ توبہ نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ حبیبہ مدحیان اسلام کو کفر و ارتداد سے محفوظ رکھے، آمین۔

یہ ایک بہت بڑا المیہ ہے کہ گزشتہ دو تین صدیوں میں جب ملت اسلامیہ کی قوت کو زوال آیا اور غیر مسلم اقوام نے دنیاوی لحاظ سے ترقی کرنا شروع کی تو غیر مسلموں نے ان کے کتنے ہی ممالک پر قبضہ جمایا اور ہر ایک نے اپنے زیر تسلط اسلامی ملک میں مسلمانوں کو عملاً اسلام سے دُور کرنے اور بُرے کاموں کا عادی بنانے پر ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ اس منصوبے میں انہیں خاطر خواہ کامیابی ہوئی اور مسلمانوں کو بڑی حد تک سامانِ تفحیک اور قابلِ نفرت بنا دیا۔ دوسری جانب ہر ملک میں مسلمانوں کے بعض با اثر علماء کو خرید کر بڑی راز داری کے ساتھ اُن سے متدین شجر اسلام میں غیر اسلامی مقائد و نظریات کی قلمیں لگوائیں تاکہ ان کے ذریعے وہ علماء اور ان کی تائید کرنے والے ایمان کی بدولت سے محروم ہو جائیں جس سے کافر ہمیشہ غائف رہتے ہیں اور کفر جس کے مقابلے پر ٹھہر نہیں سکتا۔ ناقابلِ تسخیر مسلمانوں کی ایجابی قوت ہے کہ مسلمانوں کا ساز و سامان۔ یہ اُمتوں نے مسلمانوں کی ایجابی قوت کو ختم کرنے کا منصوبہ بنایا تھا اور اس میں بھی انہیں خاطر خواہ کامیابی حاصل ہوئی۔ اس کے ذریعے ایک تو بعض مسلمان کھلانے والے اپنی سب سے بڑی طاقت یعنی ایمان کی بدولت سے محروم ہوئے اور کفر و ارتداد کے کنوئیں میں جا گرے اور دوسری جانب اس منصوبے کے ذریعے اُن میں کتنے ہی فرقے بن گئے جن کے باعث مسلمان کھلانے والے اب آپس میں دست و گنبد بیاں ہیں اور ان کی علمی و عملی صلاحیتیں اپنے اپنے فرقے کو ترقی دینے اور اپنی واحد اصل اور قدیمی جماعت کو تباہ و برباد کرنے پر مصرت ہو رہی ہے جو صحابہ کرام کی جماعت ہے۔ اولیاد اللہ کی جماعت ہے۔ سارا علمی سرمایہ اُسی جماعت

کا ہے۔ ساری عملی کاوشیں اسی جماعت کی ہیں۔ جملہ سلاطین عظام اور خازیان اسلام اسی جماعت میں ہوئے۔ سارے مفسرین، محدثین، فقہاء و متکلمین اسی جماعت کے ہیں۔ غرض اسلام و مسلمین کی ساری تاریخ اسی ایک جماعت سے وابستہ ہے اور اسی سے تاقیامت و البتہ رہے گی۔ باقی تمام جماعتیں یعنی فرقے اسی اصلی و قدیمی جماعت مسلمانوں کے سوا و اعظم و ناجی گروہ کو کمر در کرنے میں مصروف ہیں اور یوں نادانستہ طور پر غیر مسلموں کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں۔ کاشش! صاحب بصیرت حضرات اس المیہ اور تہمت ظریف کو محسوس کر کے ناجی گروہ کو اس کا مقام دلائے اور مسلمانوں کے ایمانوں کی دولت کو غیر مسلموں کے چلائے ہوئے اس چکر کے سبب ضائع ہونے سے بچائے۔ اس میں مسلمانان عالم کا جیلا اور ہم سب کی سماعت و تدارین کا ملذہ پنہاں ہے۔

پرنے سے آنے والا ٹیپ ٹاپ دالے رنگ برنگے اسلام اگرچہ بعض لوگوں کو بڑے خوشنما بھی نظر آتے ہیں لیکن ان کا حال تقریباً ایسا ہے جیسے ایک کڑا ہی دودھ میں خنزیر کے گوشت کی صرف ایک برقی یا پیشاب کے صرف ایک قطرے۔ اس سے ایسے دودھ کے رنگ، بو اور ذائقہ وغیرہ میں کوئی فرق نہیں آتا لیکن مسلمانوں کے لیے اس کا پینا حلال نہیں رہتا بلکہ خنزیر کے گوشت اور پیشاب کی طرح حرام ہی قرار پاتا ہے۔ جیسے خود ہے کہ وہ دودھ دیکھنے میں اب بھی دودھ ہے۔ اس میں اور خالص دودھ میں فلج بھی فرق نظر نہیں آتا لیکن جس نے اصل حقیقت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کیا وہ اس دودھ کا ایک قطرہ بھی پینا پسند کرے گا؟ کیا وہ ایسے دودھ کو اسی نظر سے نہیں دیکھے گا جس نظر سے خنزیر اور پیشاب کو دیکھا جاتا ہے؟ اس حقیقت کو ماننے رکھتے ہوئے انصاف پسند اہل علم غور تو کریں کہ متحدہ ہندوستان پر انگریزوں کے قابض ہونے سے پہلے اس ملک میں مسلمانوں کی کون کون سی جماعتیں تھیں؟ اس حقیقت پر غور کرتے ہی معلوم ہو جائے گا کہ کون کون سی جماعتیں برٹش گورنمنٹ کے محسوس تھے، یہی جو انھوں نے اپنی اسلام دشمنی کے باعث پاک و ہند کے مسلمانوں کو دیے تھے۔ اللہ تعالیٰ جملہ مدعیان اسلام کو ناجی گروہ میں شامل ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین۔

جب تم می وغیرہ حضور کو گالی دے لیکن کھل کر نہیں مثلاً
اَلَسَّامُ عَلَیْکُمْ کہنا۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰزَاعَوْا مِنَ الدِّیْنِ وَغَیْرَہٗ بِسْمِ
الَّذِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ وَلَمْ یَمْسُرْہُمْ
مَحْوُ قَوْلِہٖ السَّامُ عَلَیْکُمْ

۱۸۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعَاذٍ أَبُو الْحَسَنِ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ
بْنِ زَيْدٍ بَنِ النَّسِّ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَرَّ يَهُودِيٌّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّامُ عَلَيْكَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرُونَ مَا
يَقُولُ؟ قَالَ السَّامُ عَلَيْكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
الْأَنْفُسُ فَقَالَ لَا إِذَا سَأَلُوا عَلَيْكُمْ أَهْلُ

زید بن انس بن مالک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس
بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک یہودی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو اس نے کہا۔
اَلَسَّامُ عَلَیْکَ (تجھ پر موت ہو) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا۔ تم جانتے ہو کہ یہ کیا کہتا ہے؟
اس نے کہا کہ تجھ پر موت ہو۔ لوگ عرض
گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم)
ہم اسے قتل نہ کریں؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ جب
اہل کتاب تمہیں سلام کیا کریں تو انہیں وَعَلَیْکُمْ

الْكِتَابِ فَفُتُّوا وَصَلَّيْكُمْ۔

۱۸۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَهْطَانِ الْيَهُودِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ رَفِيقُ الْحَبِيبِ الرَّفِيقُ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قُلْتُ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ۔

۱۸۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِيَّانَ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ لَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ الْيَهُودَ إِذَا اسْلَمُوا عَلَيَّ أَحَدًا كُفَرًا سَمَا يَقُولُونَ سَامًا عَلَيْكَ فَتَقْتُلُ عَلَيْهِ۔

بَابُ ۱۲۲

۱۸۲۰۔ حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: كَانِي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي بَيْتًا مِنَ الْبَيْتِ صَرَبَ قَوْمُهُ فَأَذْمُوهُ فَهُوَ يَسْحَرُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ رَبِّ اغْنِنِي لِي لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ۔

بَابُ ۱۲۳ قَتْلُ الْخَوَارِجِ وَالْمُذْجَبِينَ بَعْدَ إِقَامَةِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَذَاهُمُ شِرَارُ خَلْقِ اللَّهِ وَقَالَ إِنَّهُمْ أَنْظِلُوا إِلَى آيَاتِ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوهَا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ۔

۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ حَفْصٍ ابْنُ غِيَاثٍ

کہہ دیا کرو۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا۔ کچھ یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آتے کی

اجازت طلب کی، پھر کہا۔ "تیرے اوپر موت ہو"۔ میں نے کہا: "تمہارے اوپر موت ہو اور لعنت"۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے، میں عرض گزار ہوئی کہ جو انہوں نے کہا وہ آپ نے سنا نہیں؟ فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ وہ دیا تھا۔

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہودی تم میں سے جب کسی کو سلام کریں اور وہ سَامًا عَلَيْكَ کہیں تو تم علیک کہہ دیا کرو۔

کفار کا انبیائے کرام سے سلوک۔

شقیق کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ گویا اب بھی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ ایک نبی کا ذکر فرما رہے ہیں جن کو ان کی قوم نے مارا اور لوہان کر دیا تو وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے جاتے اور کہتے: اے اب میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ جانتے نہیں ہیں۔ خارجیوں اور ملحدوں کو حجت قائم کرنے کے بعد قتل کر دینا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: یہ اور اللہ کی شان نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت کر کے گمراہ فرمائے جب تک انہیں صاف نہ بتا دے کہ کس چیز سے انہیں بچنا ہے (سورۃ التوبہ، آیت ۱۱۵) اور حضرت ابن عمر فارحیوں کو بدترین مخلوق سمجھتے تھے اور فرمایا کہ انہوں نے جو آیتیں کفار کے حق میں نازل ہوئیں انہیں مسلمانوں پر چسپاں کر دیا سوید بن غفلہ کا بیان ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ جب میں

حَدَّثَنَا ابْنُ حُدَّانُ الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا خَبِثَمَةُ
حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ غَفْلَةَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
إِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سَجِدِيكَمَا، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَأْخُذُ مِنَ السَّمَاءِ أَحَدٌ إِلَّا مَنَ
أَنَّ الْكَذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُمْ فِي مَا بَيْنِي وَ
بَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خُذَعَةٌ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيُخْرِجُ قَوْمٌ
فِي آخِرِ الزَّمَانِ حُدَاثَ الْأَسْنَانِ سَفَهَاءَ الْخَلَامِ
يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يَجَادِرُ أَيْمَانَهُمْ
حَتَّى يَجْرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ الشَّهْمُ
مِنَ الرَّمِيَّةِ فَإَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي
قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۱۸۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ وَهَّابٌ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ
يَسَافٍ أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ فَسَأَلَاهُ عَنِ
الْحَرْوَرِيَّةِ أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا أَدْرِي مَا الْحَرْوَرِيَّةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ
وَلَوْ يَعْلَمُ مِنْهَا قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ
صَلَاتِهِمْ يَقْدَرُونَ الْقُرْآنَ لَا يَجَادِرُ حُلُقُومَهُمْ
أَوْ حَنْجَرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مَرُوقَ الشَّهْمِ
مِنَ الرَّمِيَّةِ فَيَنْتَظِدُ الرَّاحِي إِلَى سَهْمِهِ إِلَى نَصْلِهِ
إِلَى رِصَاوَةِ قَيْمَادِي فِي الْفُوقَةِ هَذَا عَلَى بَهَا
مِنَ الدَّامِ شَيْءٌ

۱۸۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمَانَ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَكَرَّ الْحَدِيثُ وَرِوَيْهِ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ

نہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کروں تو
خدا کی قسم اگر مجھے آسمان سے گرا دیا جائے تو یہ مجھے آپ پر
جھوٹ بولنے سے زیادہ پسند ہے اور جب میں تم سے وہ بات
کروں جو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کن ہے تو رات
دھوکا ہوتی ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب آخری زمانے میں ایک
ایسی قوم نکلتے گی جو عمر کے کم اور عقل سے کورے ہوں گے
وہ مڑ رکائیات کی حدیثیں بیان کریں لیکن ایمان ان کے
اپنے حلق سے نیچے نہیں جائے گا۔ دین سے وہ اس
طرح نکلے ہوئے ہوں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا
ہے۔ پس تم انہیں جہاں کہیں پاؤ تو قتل کر دینا کیونکہ ان
کے قتل کرنے والے کو قیامت کے روز ثواب ملے گا۔

ابوسلمہ اور عطاء بن یسار دونوں حضرات ابوسعید خدری کی
خدمت میں حاضر ہوئے کہ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے حروریہ کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے
فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ حروریہ کیا ہے، ہاں میں نے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس
امت میں سے کچھ ایسے لوگ نکلیں گے اور یہ نہیں فرمایا
کہ ایسی قوم نکلتے گی جن کی نمازوں کے مقابلے میں تم اپنی نمازوں
کو حقیر جانو گے، وہ قرآن کریم کو پڑھیں گے لیکن یہ ان کے
حلق سے نیچے نہیں اترے گا، یا ان کے زخروں سے۔ وہ
وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا
ہے، پھر شکاری اپنے تیر کو دیکھتا ہے، اس کے پھل کو،
اس کے پروں کو، پھر اسے جڑ کے اوپر شک گزرتا ہے کہ شاید
اسی کو تھوڑا بہت خون لگا ہوا ہو۔

زید بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے حروریہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں

مَرْفُوقَ الشَّهْمِ مِنَ التَّهْمَةِ.

بَابُ مَنْ تَرَكَ قِتَالَ الْخَوَارِجِ لِلثَّانِي
وَأَنْ لَا يَنْفِرَ النَّاسُ عَنْهُ

گئے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے
جو خوارج کو نالیف قلوب کی خاطر قتل نہ کرے اور اس لئے
کہ لوگ اس سے نفرت کرنے لگیں گے۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری نے فرمایا کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم مال تقسیم فرما رہے تھے کہ عبد بن زید الخویصر
تیمی آگیا اور کہا: یا رسول اللہ انصاف کیجئے۔ فرمایا کہ تجھ
پر افسوس ہے میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا؟
حضرت عمر بن خطاب عرض گزار ہوئے: مجھے اجازت دیجیئے کہ
اس کی گردن اڑا دوں۔ فرمایا کہ اسے جانے دو، اس کے کہنے ہی
ساتھی ہیں۔ تم میں سے ہر کوئی اپنی نماز کو اس کی نماز کے سامنے
اور اپنے رخصے کو اس کے رخصے کے مقابلے میں حقیر جانے کا یہ دین
سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے
اس کے پردوں کو دیکھا جائے تو کچھ نہیں ملتا، پھر اس کے چہل کو دیکھا جائے
تو اس میں بھی کچھ نہیں ملتا، پھر اس کی بازو کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کچھ نہیں
ملتا اور اس کی لکڑی کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کوئی نشان نہیں ملتا
حالانکہ وہ گوبر درخون سے بھی پار نکلا ہے۔ ان کی نشانی وہ آدمی
جس کا ایک ہاتھ یا فرمایا کہ اس کی چھاتی عورت کی چھاتی کے مانند ہوگی
یا فرمایا کہ گوشت کو ٹھڑے کی طرح ہلتی ہوگی۔ یہ اس وقت نکلیں گے
جبکہ گوں میں تفرقہ بازی ہوگی۔ حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں میں گواہی
گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ بات نبی کریم سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا
ہوں کہ حضرت علی نے انہیں قتل کیا اور ان کے ساتھ تھا جبکہ اسی نشانی کے
شخص کو لایا گیا جو نبی کریم نے بیان فرمائی تھی یا وہی کا بیٹا ہے کہ اسی باکرین
یہ بیت نازل ہوئی: اور ان میں کوئی وہ ہے جو جھوٹے بانٹنے میں تم پر ظن کرتا
ہے (سورہ التوبہ، آیت ۵۸)

یسر بن عمرو کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف
سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے خوارج کے بارے میں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ فرمایا کہ
میں نے فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے عراق کی جانب اپنا دست
مبارک بڑھاتے ہوئے فرمایا۔ اس سے ایک قوم نکلے گی

۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
هشامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُقَسِّمُ بَنَاتِ عَائِشَةَ اللَّهُ بْنُ ذِي الْخَوَاصِرَةِ الْيَمِينِيَّةِ
فَقَالَ لِعَدِيلٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ ذَبْلَكَ مَنْ
يَعْدِلُ إِذَا لَمْ يَعْدِلْ، قَالَ عَدُوُّ بْنُ الْحَقَّابِ: لَقَدْ
أَضْرَبْتُ عَنْقَهُ قَالَ دَعْنِي فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَخْشَوْنَ
أَحَدَ كَوَصَلَاتِهِ مَعَ صَلَاتِهِ وَصِيَّتِهِ مَعَ صِيَّتِهِ
يَمُوتُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمُوتُ مِنَ الشَّهْمِ مِنَ التَّهْمَةِ
يَنْظُرُ فِي قَدَّازِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يَنْظُرُ
فِي نَصْلِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يَنْظُرُ فِي رِصَافِهِ
فَلَا يُوْجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يَنْظُرُ فِي نَضِيبَتِهِ فَلَا
يُوْجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ النَّبِيُّ وَالِدًا مِ
أَيْتَهُمْ رَجُلٌ أَحَدَى يَدَيْهِ أَوْ قَالَ شَذَّ يَبِيهِ
مِثْلُ شَذَّى الْمُرْأَةِ أَوْ قَالَ مِثْلُ الْبَعْضَةِ
قَدْ رَدَّ رَجُلٌ جُرُونَ عَلَى جَيْنِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ
قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَشْهَدُ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيًّا قَتَلَ لَمْ وَأَنَا
مَعَهُ جِي بِالرَّجُلِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَرَلْتُ فِيهِ وَمِنْهُمْ
مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ.

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا يَسِيرُ
بْنُ عَمْرِو قَالَ قُلْتُ لِسَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ هَلْ
سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي
الْخَوَارِجِ شَيْئًا؟ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَأَهْوَى

جو قرآن کریم پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیرشکار سے پار نکل جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں اور ان کا دعوے ایک ہوگا۔

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں لڑنے لیں جبکہ ان کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔

تاویل کرنے والوں کے بارے میں۔

حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ہشام بن حکیم کو سورہ الفرقان کی تلاوت کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مقدسہ میں سنا۔ پس میں نے کئی حروف کو اس طرح پڑھتے ہوئے انہیں سنا کہ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں پڑھا تھا۔ پس میں نے نماز میں ہی ان پر ٹوٹ پڑنے کا ارادہ کیا لیکن میں نے سلام تک انتظار کیا اور پھر ان کی گردن میں ان کی یا اپنی چادر ڈال کر کہا تمہیں یہ سورت کس نے پڑھائی ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو، خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ سورت مجھے پڑھائی ہے جو میں نے نہیں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ پس میں انہیں گھینچتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے انہیں سورہ الفرقان ایسے انداز میں پڑھتے ہوئے سنا ہے جس

بَيِّدَ قَبْلِ الْعَرَاقِ يَخْرُجُ مِنْهُ قَوْمٌ يُشْرِكُونَ
الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاتِيمَهُمْ يَمْزُجُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ
مُزْجًا الشَّرِّ مِنَ الرَّبِّيَّةِ .

باب ۱۰۳۵ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعَوْتُهُمَا
وَاحِدَةٌ .

۱۸۲۶ حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْدَسِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ
نَصَى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ
فِئَتَانِ دَعَوَاهُمَا وَاحِدَةٌ .

باب ۱۰۳۶ مَا جَاءَ فِي الْمَتَاوَلِينَ . قَالَ
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ وَقَالَ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ
أَنَّ الْمُسَوِّمَ بْنَ عُقْمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ
عَبْدِ الْقَادِرِ أَخْبَرَا أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ
يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقَدَائِهِ
فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ
يَقْرَأْ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَذَلِكَ فَكَدْتُ أَسْأَلُهُ فِي الصَّلَاةِ فَانْتَهَرْتُهُ
حَتَّى سَكَتَ ثُمَّ لَبَّيْتُهِ بِرَدَائِهِ أَوْ بِرَدَائِي فَقُلْتُ
مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ؟ قَالَ أَخْبَرَانِيَهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَمْ
كَذَبْتَ فَوَاللَّهِ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِي هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ
تَقْرَأُهَا . فَانْطَلَقْتُ أَتَوَدُّهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى
حُرُوفٍ لَمْ تُقَرِّمْ لَهَا وَأَنْتَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ
الْفُرْقَانِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَرْسِلْهُ يَا عُمَرُ اقْرَأْ يَا هِشَامُ، فَقَرَأَ عَلَيْهِ
الْقُرْآنَ الَّذِي سَمِعْتَهُ يَقْرَأُهَا، قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَكَذَا أُنْزِلَتْ
تُحَرِّقُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأَتْ فَقَالَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ
قَالَ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنُ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ
فَأَقْرَأُوا مَا تيسَّرَ مِنْهُ.

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنَا اسْتَحْقَ بْنُ اِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
وَكَيْعُ بْنُ حَدَّانٍ أَخْبَرَنَا حَدَّثَنَا وَكَيْعُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ
عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ: لَمَّا أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: الَّذِينَ آمَنُوا
وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا لَا يَتَنَلَّه
يُظْلِمُ نَفْسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيْسَ كَمَا تَظُنُّونَ إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لِقَامُ ابْنِهِ
يَا بُنَيَّ لَا تَشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ.
۱۸۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الرَّهَرِيِّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ
الرَّبِيعِ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَانَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ،
عَدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
رَجُلٌ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدَّخْشَنِ، فَقَالَ رَجُلٌ
مِمَّا ذَلِكُ مَنَافِقٌ لَا يَحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُولُوا يُقُولُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ. قَالَ
بَلَى قَالَ فَإِنَّهُ لَا يُؤَافِي عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
بِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّكَارَ.

طرح آپ نے مجھے نہیں پڑھائی، حالانکہ
مجھے بھی آپ نے سورۃ الفرقان پڑھائی
ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ اے عمر! انہیں چھوڑ دو۔ اے ہشام
پڑھو! پس انہوں نے اسی طرح پڑھا جیسے میں نے انہیں
پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اسی طرح
نازل ہوئی ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اے عمر! تم پڑھو۔ پس میں نے پڑھا تو فرمایا کہ اسی طرح
نازل ہوئے ہیں۔ پھر فرمایا کہ یہ قرآن کریم سات انداز پر اُقراتوں
میں نازل ہوا ہے پس یہی ساری قراءت میں پڑھو جو جس کے لئے آسان ہو۔
علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ جب یہ
آیت نازل ہوئی کہ وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ظلم
کی ملاوٹ نہ کی (سورۃ الانعام، آیت ۸۲) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے اصحاب کو اس بات میں بڑی دشواری نظر آئی اور انہوں
نے کہا کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جس نے اپنی جان پر ظلم نہ کیا
ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بات یہ
نہیں ہے جو تم گمان کرتے ہو بلکہ یہ وہ بات ہے جو حضرت
لقمان نے اپنے بیٹے سے کہی۔ اے بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک
کر، بیشک شرک بڑا ظلم ہے (سورۃ لقمان آیت ۱۳)

محمود بن ربیع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبیدان بن
مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ صبح کے وقت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ایک آدمی نے کہا
کہ مالک بن دُخشن کہاں ہے؟ ہم میں سے ایک آدمی نے
جواب دیا کہ وہ تو منافق ہے، اللہ اور اس کے رسول
سے محبت نہیں رکھتا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ کیا تم یہ نہیں کہتے ہو کہ اس نے گواہی دلائی کہ لا الہ الا اللہ
محض رضائے الہی کے لئے پڑھا ہے؟ عرض گزار ہوئے
کہ ہاں یہی بات ہے۔ فرمایا تو کوئی شخص قیامت میں لے کر اسے
نہیں آئے گا مگر اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ حرام فرمادے گا۔

ابو عبد الرحمن اور حبان بن عقیقہ کسی بات پر بحث کرنے لگے تو ابو عبد الرحمن نے حبان سے کہا میں جانتا ہوں کہ تمہارے صاحب یعنی حضرت علی کو خوزیری پر کس چیز نے آمادہ کیا ہے۔

کہا کہ اسے بے ادب ابتدا وہ کیا بات ہے؟ کہا کہ میں نے انہیں کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ پوچھا کہ وہ بات ہے کیا؟ کہا کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت زبیر اور حضرت ابو مرثدہ کو روانہ فرمایا۔ ہم تینوں سوار تھے۔ فرمایا کہ جاؤ یہاں تک کہ تم مدضرہ حاج پنج جاؤ۔ ابو سلمہ کا بیان ہے کہ ابو عوانہ نے حاج کا لفظ ہی کہا تھا یہاں ایک عورت تھی جس کے پاس حاطب بن ابی بلتعج کا خط ہے جو مشرکین مکہ کے لئے لکھا گیا ہے۔ پس تم وہ خط لے دو چنانچہ ہم گھوڑوں پر سوار ہو کر چل پڑے یہاں تک کہ ہم گئے اسی جگہ پالیا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہ اونٹ پر سوار ہو کر جا رہی تھی اور وہ خط اہل مکہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روانگی کے بارے میں لکھا تھا۔ ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھالیا اور اس کے سامان کی تلاشی لی لیکن کوئی ایسی چیز نہ ملی۔ میرے دونوں ساتھیوں نے کہا کہ اس کے پاس تو ہمیں کوئی خط نظر نہیں آتا۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے کہا ہم یقیناً یہ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ پھر حضرت علی نے حلف اٹھاتے ہوئے کہا کہ تم ہے اس بات کی جس کی قسم کھاتی جاتی ہے تم وہ خط نکال دو ورنہ میں تمہیں ننگی کر دوں گا وہ نیپے کی جانب جھکی اور اس نے کمر سے چادر باندھ رکھی تھی۔ پس اس نے خط نکال کر دے دیا اور ہم سے بے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس نے اس کے رسول و مسلمانوں سے خیانت کی ہے مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے حاطب! یہ کام جو تم نے کیا، اس پر تمہیں کس چیز نے ابھارا؟ عرض کرنا ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ بات تو ہرگز نہیں کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ رکھتا ہوں بلکہ بات یہ ہے کہ میں نے ارادہ کیا کہ اس قوم پر کوئی احسان کر دوں جس کی وجہ سے وہ میرے اہل و عیال و مال کی حفاظت کریں کیونکہ آپ کے اھوا ہیں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جس کی قوم کا وہاں کوئی فرد نہ ہو جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ

۱۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَرَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ فُلَانٍ قَالَ تَنَازَعَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحِبَّانُ بْنُ عَقِيْقَةَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لِحِبَّانَ لَقَدْ عَلِمْتُ الَّذِي جَرَّأَ صَاحِبَكَ عَلَى الذِّمَاءِ يَعْنِي عَلِيًّا، قَالَ مَا هُوَ لَا أَبَالَكَ؟ قَالَ شَيْءٌ سَمِعْتُهُ يَقُولُهُ، قَالَ مَا هُوَ؟ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرُّبُورُ وَأَبَا مَرْثَدَةَ وَكُلُّنَا قَارِضٌ قَالَ أَنْطَقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَدْضَةَ حَاطِبٍ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ هَكَذَا، قَالَ أَبُو عَوَانَةَ. حَاطِبٌ فَإِنْ فِيهَا امْرَأَةٌ مَعَهَا صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَجٍ إِلَى الْمَشْرِكِينَ فَأَتُونِي بِهَا فَأَنْطَلِقَنَّاعَلَى أَقْرَابِنَا حَتَّى أَدْرِكْنَاهَا حَيْثُ قَالَ كُنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسِيرُ عَلَى بَيْعِيرَتِهِمَا، وَكَانَ كَتَبٌ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ بِمَسِيرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَقُلْنَا أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكَ؟ قَالَتْ مَا مَعِيَ كِتَابٌ فَأَنْخَرْنَا بِهَا بَيْعِيرَتَهُمَا فَأَبْتَغَيْنَا فِي رَحْلِهَا خِمَا وَجَدْنَا شَيْئًا، فَقَالَ صَاحِبِي مَا تَدْرِي مَعَهَا كِتَابًا؟ قَالَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتُ مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ حَلَفْتُ عَلَى وَالَّذِي يُحَلِّفُ بِهِ لَتُخْرِجَنِي الْكِتَابُ أَوْ لَا تُخْرِجَنِي، فَأَهْوَوْتُ إِلَى مُحْجَزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجْتُ الصَّحِيفَةَ فَأَتَوْتُ أَبَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَمَّ يَا رَسُولُ اللَّهِ قَدْ خَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنِينَ دَعْنِي فَاصْطَبِ عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا حَسَلَتْكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي أَنْ لَا أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَلَكِنِّي أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ لِي يَدٌ مِنَ الْعَوَارِ

اس کے اہل عیال اور مال کی حفاظت کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے سچ کہا اور ان سے بھلائی کے سوا کچھ نہ کہنا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ پھر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس نے اللہ، اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے، لہذا اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ فرمایا کہ کیا یہ اصحاب بدر سے نہیں ہیں؟ اور تمہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر مطلع ہوتے ہوئے ان سے فرمایا کہ تم جو چاہو کرو لیکن میں تمہارے لئے جنت واجب فرمادی ہے پس یہ نام جوئے اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

مجبور کئے جانے کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا امر بان نہایت رحم کرنے والا ہے جس کو مجبور کر کے کلمہ کفر کہلوایا گیا۔ ارشاد ربانی ہے ”سواء“ اس کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو۔ ہاں وہ جو دل کھول کر کافر ہو ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کو بڑا عذاب ہے (سورہ النحل، آیت ۱۰۶) نیز فرمایا ”مگر یہ کہ ان سے کچھ ڈرو۔“ (سورہ آل عمران ۲۸) اور یہ نقیہ ہے۔ یہ بھی فرمایا ”وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر قلم کتے تھے، ان سے فرشتے کہتے ہیں، تم کس حال میں تھے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے۔ کہتے ہیں کہ کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے (سورہ النساء آیت ۹۷ تا ۹۹) اس آیت میں اللہ نے احکام الہیہ کو بجا نہ لانے پر بھی انہیں معذور شمار فرمایا کیونکہ زبردستی جس کو مجبور کر دیا جائے وہ کمزور ہوتا ہے اور اسے اس فعل کے ارتکاب پر مجبور کیا جاتا ہے جس سے اس کو منع کیا گیا ہے۔ امام حسن بصری کا قول ہے کہ نقیہ کا حکم قیامت تک ہے ابن عباس کا قول ہے کہ اگر چور کسی کو مجبور کر کے طلاق دلوادیں تو یہ طلاق نہیں پڑے گی۔ ابن عمر، ابن زبیر، شعبی اور حسن بصری کا یہی قول ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کاموں کا دار و مدار نیت پر ہے۔

يَذِيذُكُمْ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي وَلَيْسَ مِنْ أَصْحَابِكُمْ أَحَدٌ إِلَّا لَهُ هُنَا لَكَ مِنْ قَوْمِهِ بَيْنَ يَدَيْهِ اللَّهُ يَمُنُّ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالَ أَصْحَابِي لَا تَتَّبِعُوا آلَهُ الْاِخْذِرَا قَالَ فَعَا دَعَمْرُكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ خَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنِينَ دَعْنِي فَلَا ضَرْبَ عُنُقَةٍ قَالَ أَوْ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَطْلَعَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ أُوجِبْتُ لَكُمْ الْجَنَّةَ فَأَعْمَلُوا وَدَقَّتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.

کتاب الاکراہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بَابُ ۱۳۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: أَلَا مَنْ أَكْرَهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ وَقَالَ: أَلَا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً. وَهِيَ تَقِيَّتُهُ، وَقَالَ: إِنَّ الَّذِينَ تَوَقَّاهُمْ ابْتَغَيْتُمُ ظِلَالِي الْقُسِيِّمِ قَالُوا خِمْ كُشْتُ قَالُوا كُشْنَا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ: وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا فَقَدْ أَدْرَأَ اللَّهُ الْمُسْتَضْعَفِينَ الَّذِينَ لَا يَمْتَنِعُونَ مِنْ تَذَلُّهِ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ وَالْمُكْرَهُ لَا يَكُونُ إِلَّا مُسْتَضْعَفًا غَيْرَ مُمْتَنِعٍ مِنْ وَعْدِ مَا أُمِرَ بِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ: التَّقِيَّةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيمَنْ يَكْرِهُهُ اللَّهُ صَوْرٌ فَيُطْنَقُ لَيْسَ بِشَيْءٍ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَالشَّعْبِيُّ وَالْحَسَنُ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ.

۱۸۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا
الْكَثِيبُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي
هَلَالٍ عَنْ أَبِي سَامَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ أَنْجِ عِيَاشَ
بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَالْوَلِيدَ بْنَ
الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعِفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
اللَّهُمَّ اسْتُدْ ذُو طَائِكَ عَلَى مَضْرَ وَابْعَثْ عَلَيْهِمُ
سِنِينَ كَسِينِي يُوسُفَ.

۱۸۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
حَوْشِبٍ الطَّائِفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا
أَبُو بَرْزَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةً إِلَى إِيْمَانٍ
أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ سِوَاهُمَا
وَأَنْ يُحِبَّ الْمَاءَ لَا يَجْبُهُ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ يَكْرَهُ
أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُفْذَقَ فِي
النَّارِ.

۱۸۳۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ سَمِعْتُ قَلَيْسًا سَمِعْتُ سَعِيدَ
بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنَّ عَمْرًا مَوْثِقِي
عَلَى الْإِسْلَامِ وَلَوْ لَقِصْتُ أَحَدًا مِمَّا فَعَلْتُمْ
بِعُمَّانَ كَانَ مُحْمُوقًا أَنْ يَنْقُصَ.

۱۸۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَلَيْسٌ عَنْ حَبَّابِ بْنِ الْأَرَدِ
قَالَ شَكُونَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نمازوں میں یوں دعائیں مانگا کرتے تھے۔
اے اللہ! عیاش بن ابوربیعہ، سلمہ بن ہشام
اور ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ!
گمراہ مسلمانوں کو نجات عطا فرمایا۔ اے
اللہ! مضر پر اپنی گرفت سخت فرما اور
ان پر حضرت یوسف جیسے قحط کے سال
مسلط فرما۔

جو مار کھانے، قتل ہونے اور توبہ پر برداشت کرنے
کو کفر یہ کلمہ کہنے پر ترجیح دے۔

ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین
باتیں جس کے اندر ہوں گی اس نے ایمان کا ذائقہ
چکھ لیا۔ اللہ اور اس کا رسول اسے ان کے
سوا ہر چیز سے زیادہ محبوب ہو جائیں اور جس
شخص کے ساتھ محبت کرے تو محبت نہ کرے
مگر رضائے الہی کے لئے اور کفر کی جانب لوٹنے
کو اسی طرح ناپسند کرے جیسے آگ میں پھینکے
جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن زید رضی
اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے مسلمان ہونے کے
باعث حضرت عمر مجھ کو باندھ دیا کرتے تھے اور تم
لوگوں نے حضرت عثمان کے ساتھ جو کیا اگر اس کے باعث
کوہ احد بھی پھٹ جائے تو بعید نہیں۔

قیس نے حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی
جکہ آپ اپنی چادر سے ٹیک لگائے کعبہ کے سائے میں
روتن افزائے دہر تھے ہم نے عرض کی کہ آپ ہمارے لئے

مرد طلب کیوں نہیں فرماتے اور دعا کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا کہ تم سے جو پہلے لوگ تھے انہیں بکڑ کر زمین میں گڑھا کھودا جاتا اور پھر اس گڑھے میں بٹھایا جاتا پھر آ رہ لاکر ان کے سر پر رکھا جاتا اور حلا کر آدمی کے ڈونگڑے کر دیئے جاتے نیز وہ بے کنگھوں سے ان کے گوشت اور ہڈیوں کو چیر ڈالتے تھے لیکن یہ سلوک بھی انہیں دین سے نہیں ہٹانے پاتا تھا۔ خدا کی قسم دین مکمل ہو کر رہے گا یہاں تک کہ ایک سوار صنعا سے حضر موت تک جائے گا تو اسے خدا کے سوا کسی کا خوف نہیں ہوگا اور بھیڑیے کا اپنا بکریوں کے بارے میں لیکن تم جلد بازی سے مجبور کا اپنے حقوق وغیرہ فروخت کرنا۔

کیسان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے اور فرمایا کہ یہو کی طرف چلو پس ہم آپ کے ساتھ چل پڑے یہاں تک کہ بیت المقدس جا پہنچے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور انہیں پکارا اے گروہ یہو، اسلام لے آؤ محفوظ ہو جاؤ گے۔ انہوں نے جواب دیا۔ اے ابوالقاسم! آپ نے حکم پہنچا دیا۔ فرمایا کہ میرا مقصد یہی ہے۔ پھر دوسری مرتبہ فرمایا تو انہوں نے جواب دیا۔ اے ابوالقاسم! آپ نے حکم پہنچا دیا۔ پھر آپ نے تیسری مرتبہ حکم پہنچاتے ہوئے فرمایا۔ جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ بیشک میں تمہیں جلا وطن کرنا چاہتا ہوں، پس جس کے پاس کوئی مال ہو وہ اسے بیچ ڈالے اور یہ بات ذہن نشین کر لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

ت: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت المقدس کے یہودیوں کو جلا وطن کرتے وقت فرمایا کہ یہ بات اچھی ذہن نشین کر لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے یعنی زمین کا مالک اللہ ہے اور اس کا رسول۔ بخاری شریف میں پیچھے گزر چکا ہے کہ جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عیبر کے یہودیوں کو اپنے درغلالت میں جلا وطن کیا تو ان سے بھی یہی فرمایا تھا کہ اَعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ۔ جان لو کہ زمین کا مالک اللہ ہے اور اس کا رسول۔ اس زندہ حقیقت کے باوجود بعض لوگ مسلمان کہلاتے ہوئے اپنی رسول دشمنی کا مظاہرہ یوں کرتے ہیں: — جس کا نام محمد

أَلَا تَسْتَنْصِرُونَ لَنَا؟ أَلَا تَدْعُونَا؟ فَقَالَ، قَدْ كَانَ مِنْ قَبْلِكُمْ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُخْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهَا فَيُجَاءُ بِالْمَنْشَأِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُجْعَلُ نَصْفَيْنِ وَيُمَشَّطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ نَحْمِهِ وَعَظْمِهِ فَمَا يَصُدُّكَ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللَّهِ لَيَكْتُمَنَّ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الْوَاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَالَّذِي نَبَّ عَلَى عَنَمِهِ وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ. **بَابٌ فِي بَيْعِ الْمَكْرَةِ وَنَحْوِهِ فِي الْحَقِّ وَغَيْرِهِ.**

۱۸۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَرَجًا مَعًا حَتَّى يَجُتَنَّا بَيْتَ الْمَذْرَأِ مِنْ فَخَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَأْذَاهُمْ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ اسْلَمُوا اسْلَمُوا فَقَالَ قَدْ بَلَغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ ذَلِكَ أُرِيدُ، ثُمَّ قَالَ لَهَا الثَّانِيَةَ، فَقَالُوا قَدْ بَلَغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: اَعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَجْلِسَكُمْ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ مِمَّا لَمْ يَشَيْكًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاَعْلَمُوا أَنَّهَا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ.

ت: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت المقدس کے یہودیوں کو جلا وطن کرتے وقت فرمایا کہ یہ بات اچھی ذہن نشین کر لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے یعنی زمین کا مالک اللہ ہے اور اس کا رسول۔ بخاری شریف میں پیچھے گزر چکا ہے کہ جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عیبر کے یہودیوں کو اپنے درغلالت میں جلا وطن کیا تو ان سے بھی یہی فرمایا تھا کہ اَعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ۔ جان لو کہ زمین کا مالک اللہ ہے اور اس کا رسول۔ اس زندہ حقیقت کے باوجود بعض لوگ مسلمان کہلاتے ہوئے اپنی رسول دشمنی کا مظاہرہ یوں کرتے ہیں: — جس کا نام محمد

یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ رتقویۃ الامیان، مطبوعہ اشرف پریس لاہور، ص ۸۲) ————— استغفر اللہ!

کیا خبر تھی کہ اے کہ چراغ مصطفوی

جہاں میں آگ لگاتی پھرے گی بو یہی

جہاں میں آلِ دہلی پھرے گا وہاں
 کتنا بھیا تک اور کتنا غیر اسلامی یہ نظر یہ ہے کہ ہر شخص کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہزاروں چیزوں کا مالک و مختار بنایا
 جوتا ہے اور جس ہستی کو سب سے زیادہ مرحمت فرمایا۔ ارشاد ہوا کہ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ (اے محبوب!) ہم نے تجھے کثیر عطا فرمادیا۔ اللہ کا محبوب فرمائے کہ میرے پیور و گاسنے مجھے ہر چیز کی کئی عطا فرمادی ہیں۔ وہ فرمائی ہیں کہ
 جانِ نوزین کا مالک اللہ ہے اور اُس کا رسول۔ حضرت مہر مری اللہ تعالیٰ عنہ بھی خیر کے یہودیوں سے یہی کہیں کہ زمین اللہ کی
 ہے اور اس کے رسول کی لیکن یہ صاحبِ کبر ہے جس کی جن کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ لَا حَوْلَ وَلَا
 قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

قَوْلًا لَا يَأْتِيهِ الْعِلْيَانُ أَتَعْظُمِينَ۔
انسان جب بہکتا ہے تو کہاں سے کہاں پہنچ جاتا ہے اولاً تو مصروف لے جو عقیدہ بیان کیا وہ سراسر غیر اسلامی اور رسول شمش کا آئینہ دار ہے۔ ثانیاً اس سے قطع نظر کرتے ہوئے دیکھیے کہ امدادِ بیان کتنا بھانک ہے کہ ان لغظوں سے ذرا بھی یہ بُرا آتی ہے کہ یہ کوئی ایسی اُمتی اپنے نبی کے بارے میں کھو رہا ہے جبکہ بات اس نبی کی ہے جو امام الانبیاء اور سید المرسلین ہے۔ جو رب العالمین کو اپنی کائنات میں ہر پیارے سے زیادہ پیارا ہے، جو ہر اونچے سے زیادہ اونچا ہے، جو ہر اچھے سے زیادہ اچھا ہے۔ جس کی بارگاہ میں اُن کی آواز سے اپنی آواز اور نجی کرنے پر ساری عمر کے اعمال برباد ہو جاتے تھے، اُن کا نام نامی و اسم گرامی موصوف نے کس طرح لیا ہے؟ کیسے کھا ہے؟ کیا ایسا لکھنے والے کے دل میں بارگاہِ رسالت کا دل بھی ادب و احترام تھا؟ کیا اس معتقت کا سینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت سے لبریز نہیں تھا؟ موصوف کی تائید و حمایت کرنے والوں سے ہماری ہمت ہے کہ اسے بھولے راہبوں! کلمہ طیبہ کے ہمارے جیو! خدا کے لیے اپنی جانوں پر ترس کھاؤ۔ یوں تعصب میں بے دردی سے اپنے آپ کو جہنم کا ایندھن نہ بناؤ۔ اپنے ایمان کا بیڑا اپنے ہندو میٹھاؤں کی گنگا میں غرق نہ کرو۔ اپنا نفع نقصان دیکھو اور اپنا کھدیا ہوا ایمان پھر حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ توبہ کرو کہ اس نبی کے دامنِ رحمت میں آ جاؤ جس کا کلمہ پڑھتے ہو۔ ان کی گستاخیوں سے باز آؤ اور اُن کے دامنِ رحمت میں پناہ لے لو کیونکہ

بمصلحتی برساں خوشیں ملکہ دیں ہم دوست

اگر باو نہ رسیدی تمام بولہبی ست

مجبور کا نکاح جائز نہیں۔

باب لا يجوز نكاح المكورة ولا

تَكْرَهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ

أَرَدْنَ تَحَصِّنَا لِجَنَاحِ عَرْمَنِ الْحِمِيَةِ

الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْهُمْ قَرْنَ اللَّهُ مِنْ بَعْدِ

الرَّاهِبِينَ عُلُوًّا رَجِيمًا
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا

مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَمُجْتَمِعُ أَبِي يَزِيدَ ابْنِ جَارِيَةَ

۱۰۰ محمد، زندگانی کنزوں کو کہ بدکاری کریں جبکہ وہ بیٹیا چاہیں

تاکر تم دنیاوی زندگی کا کچھ مال چاہو اور جو انہیں مجبور کرے گا تو بیشک

اللہ بے اس کے کہ وہ مجبوسی کی حالت پر رہیں منجھنے والا مہربان ہے رسول

عبدالرحمن اور مجمع خود دونوں یزید بن جاریہ انصاری کے

صاحبزادے ہیں انہوں نے حضرت حسد دیت خادم

انصار یہ رسی امتدعا علی منہا سے روایک کی ہے۔

الْأَنْصَارِي عَنْ خُذَامٍ بَدَتْ بِذَاتِ الْأَنْصَارِيَّةِ
أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ تَيْتَبُ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَأَتَتْ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَدَتْ بِهَا.

۱۸۳۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ
أَبِي عَمْرِو وَهْدِ كَوْنُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَسْتَأْذِنُ الْمَرْءُ الْمَرْأَةَ فِي
إِبْضَاعِهَا؟ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَإِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَأْذِنُ
فَتَسْتَنْجِي فَتَسِيكُ قَالَ سَكَتَ إِذْ تَنَاجَى.

۱۸۳۷ - إِذَا أُكْرِهَ حَتَّى وَهَبَ عَبْدًا
أَوْ بَاعَهُ لَمْ يَجْزُ، وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فَإِنْ
تَدَارَ الْمُسْتَتَرِي فِيهِ تَدَارَ أَهْلُهُ وَجَاوِزَ بَرِّعِهِ
وَكَذَلِكَ إِنْ دَبَّرَهُ.

۱۸۳۸ - حَدَّثَنَا أَبُو التَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ مَعْنُوكًا وَلَمْ
يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ قَبْلَهُ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ لَيْفَ تَرِيهِ مِسْقِي؟
فَاسْتَبْرَأَ نَعِيمُ بْنُ النَّعْلَمِ بِثَمَانٍ مِائَةٍ
دِرْهَمٍ، قَالَ فَسَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ عَبْدًا
فَبَطِئًا مَكَتَ سَامَ أَوَّلَ.

بَابُ مِنَ الْإِكْرَاهِ كَرَاهٌ وَكَرَاهٌ
وَاحِدٌ.

۱۸۳۸ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا
أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ مُسْلِمًا
بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو مَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
الشَّيْبَانِيُّ وَحَدَّثَنِي عَطَاءُ أَبُو الْحُسَيْنِ الشَّوَلِيُّ
وَلَا أَنْصَرُ إِلَّا ذَكَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ

والد ماجد نے ان کی شادی کر دی اور وہ شوہر دیدہ بخت چنانچہ انہیں
یہ شادی ناپسند تھی تو وہ نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہو گئیں چنانچہ
آپ نے اس نکاح کو منسوخ فرمادیا۔

ابن ابی ملیکہ نے ابو عمر ذکوان سے روایت کی ہے کہ حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوئی یا رسول
اللہ! عورتوں سے شادی کے بارے میں اجازت لی جاتی ہے؟
فرمایا کہ ہاں میں نے عرض کی کہ جب کنواری لڑکی سے اجازت
لی جاتی ہے تو وہ شرم کے مارے چپ ہو جاتی ہے۔ فرمایا کہ خاموشی
ہی اس کی اجازت ہے۔

مجبور کا کسی کو غلام دینا یا خرید و فروخت کرنا
جائز نہیں ہے۔

بعض لوگوں کا قول ہے کہ خریدار اگر اس میں سے نذر مانے تو
ان کے نزدیک جائز ہے اور اسی طرح اگر مد تبر کیا جائے تب بھی۔

عمرو بن دینار نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی
ہے کہ کسی انصاری آدمی نے ایک غلام کو مد تبر کیا اور اس
کے سوا اس کے پاس اور مال ہی نہیں تھا۔ جب یہ بات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا۔ اسے
مجھ سے کون خریدتا ہے؟ پس حضرت نعیم بن مخام نے
اسے آٹھ سو درہم میں خرید لیا۔ عمرو بن دینار کا بیان ہے
کہ میں نے حضرت جابر کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ قطعی غلام
پہلے سال ہی مر گیا تھا۔

اکراہ سے کرہ اور کرہ دونوں ہم معنی ہیں

عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے شیبانی
نے کہا کہ مجھ سے عطاء ابو الحسن سوائی نے حدیث بیان کی
ہے۔ میرے خیال میں انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما ہی کا ذکر فرمایا کہ آیت۔ اے ایمان والو! تمہیں حلال نہیں
کہ عورتوں کے وارث بن جاؤ زہر دہنی (سورۃ النساء آیت ۱۹)
کے بارے میں فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں جب آدمی مر جاتا

ولی عورت کے زیادہ مستحق ہوتے اگر وہ چاہتے تو اس کے ساتھ شادی کر لیتے، وہ چاہتے تو کسی دوسرے کے ساتھ اس کی شادی کر دیتے اور چاہتے تو نہ کرتے پس وہ عورت کے ولی سے زیادہ مستحق شمار ہوتے تھے، لہذا اللہ تعالیٰ نے یہ آیہ کریمہ نازل فرمائی۔

اگر عورت ناپرمجور کی گئی تو اس پر حد قائم نہیں ہوگی

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور جو انہیں مجبور کرے گا تو بیشک اللہ بعد اس کے کہ وہ مجبوری کی حالت پر رہیں بخشے والا مہربان ہے (سورہ النور آیت ۳۳) لیث نے کہا کہ مجھے نافع نے بتایا کہ صفیہ بنت ابوعبید نے انہیں خبر دی کہ امارت کے ایک غلام نے خمس کے مال کی ایک لونڈی سے برستی صحبت کر لی، یہاں تک کہ اس کی بکارت ختم ہو گئی تو حضرت عمر نے اس پر حد جاری کی اور اسے شہر بدر کر دیا لیکن لونڈی کو ڈرے نہیں لگائے کیونکہ اس کے ساتھ زبردستی کی گئی تھی۔

زہری کا قول ہے کہ اگر کنواری لونڈی سے آزاد مرد جماع کرے تو تو لونڈی کی قیمت میں جتنی کمی واقع ہوگی ہے حاکم اس شخص سے اتنی رقم وصول کرے گا اور اسے ڈرے لگائے گا اور شبیہ لونڈی کی صورتیں آئمہ کرام کے فیصلے کے مطابق ناوان نہیں ہے لیکن اس پر حد قائم حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کو لے کر ہجرت کی اور جب ایک شہر میں داخل ہوئے تو وہاں کا بادشاہ ظالم و جابر تھا اس نے آپ کے لئے پیغام بھیجا کہ عورت کو میرے پاس بھیج دو چنانچہ آپ نے انہیں بھیج دیا جب وہ آپ کے پاس آئے لگا تو یہ اچھیں وضو کیا، نماز پڑھی اور دعا کی۔ اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں تو کافر کو مجھ پر مسلط نہ کرنا۔ چنانچہ (وہ گریٹا اور) منہ سے ایسی آواز آنے لگی جیسے کوئی اسے ذبح کر رہا ہے اور ایڑیاں رگڑنے لگا۔ کسی شخص کا اپنے ساتھی کے متعلق قسم کھانا کہ یہ میرا بھائی

تَرَكُوا النِّسَاءَ كَرَهَا الْاَيَةُ. قَالَ كَانُوا اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ اَوْ لِيَاءُ اَوْ اَحَقُّ بِاَمْرٍ اِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ تَرَكَ جُوهَا وَاِنْ شَاءَ اَمْرٌ وَجَّهَهَا وَاِنْ شَاءَ اَمْرٌ فَوَجَّهَهَا فَمِنْ اَحَقِّ بِهَا مِنْ اَهْلِهَا فَتَزَلَّتْ هَذِهِ الْاَيَةُ بِذَلِكَ.

بَاب ۱۰۳۳ اِذَا اسْتَكْرَهَتْ الْمَرْأَةُ عَلَى الزَّيْنَاءِ فَلَا حُدَّ عَلَيْهَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ تَكَرَّهْتُمْ فَاِنْ اَنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ اسْتِكْرَاهِيهِنَّ عَفْوَةٌ وَرَحِيمَةٌ. وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ اَنَّ صَفِيَّةَ ابْنَةَ اَبِي عُبَيْدٍ اُخْبَرَتْ اَنَّ عَبْدًا مِنْ رَقِيقِ الْاِمَارَةِ وَقَعَ عَلَى وَلِيدَةٍ مِنَ الْخُمُسِ فَاسْتَكْرَهَهَا حَتَّى اِقْتَضَتْهَا فَجَلَدَهَا عَمْرُ الْاَمْرَةِ وَنَفَاهَا وَلَمْ يُجْلِدِ الْوَلِيدَةَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ اسْتَكْرَهَهَا قَالِ الزُّهْرِيُّ فِي الْاَمَةِ الْيَكْرِيفُ تَرَعَهَا الْاَمْرَةُ يُقِيمُ ذَلِكَ الْحُكْمُ مِنَ الْاَمَةِ الْعَذْرَاءِ بِقَدْرِ قِيَمَتِهَا وَيُجْلَدُ، وَلَيْسَ فِي الْاَمَةِ الْبَيْتُ فِي قَضَاءِ الْاَيَةِ عَدَمٌ وَلَكِنْ عَلَيْهِ الْحُدُّ.

۱۸۳۹. حَدَّثَنَا ابُو اَيْمَانَ حَدَّثَنَا شَيْبٌ حَدَّثَنَا ابُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْدَسِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَاجَرَ اِبْرَاهِيمُ بِسَارَةَ دَخَلَ بِهَا قَدْرِيَّ فِيهَا مَلِكٌ مِنَ الْمَلُوكِ اَوْ حَبَّارٍ مِنَ الْحَبَّابَةِ فَارْسَلَ إِلَيْهِ أَنْ ارْسِلْ إِلَيَّ بِهَا فَارْسَلَهَا فَقَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوْصًا وَنَهَضَتْ فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ اِنْ كُنْتَ اَمْنَتْ بِكَ وَبِرَسُولِكَ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَى الْكَافِرِ فَعَطَّ حَتَّى رَكَضَ بِرَحْلِهِ بَابُ ۱۰۳۴ يَمِينُ الرَّجُلِ لِمَصَاحِبِهِ اِنَّهٗ

ہے جبکہ اس کو قتل وغیرہ کا ڈر ہو اسی طرح ہر وہ آدمی جس پر زبردستی کی جائے اور وہ دے تو وہ اس سے ظلم کو دفع کرتا ہے لہذا اس پر قصاص نہیں ہے اگر اس سے کہا جائے کہ تجھے شراب پینی پڑے گی یا شراب کھانا ہوگا یا اپنا غلام فروخت کرنا ہوگا یا قرض کا اقرار کرنا ہوگا یا مہر کرنا ہوگا یا کوئی اور کام کرنے کو کہا جائے ورنہ تیرے باپ یا مسلمان بھائی کو قتل کر دیں گے تو اس کی اجازت ہے کیونکہ نبی کریم نے فرمایا ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اگر یوں کہا جائے کہ تجھے شراب پینی پڑے گی یا تجھے مردار کھانا ہوگا ورنہ ہم تیرے بیٹے یا باپ یا اور کسی عزیز کو قتل کر دیں گے تو اس کے لئے اجازت نہیں کیونکہ وہ شخص مجبور نہیں ہے۔ پھر انہوں نے اس کے خلاف کہا ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ ہم تیرے باپ یا بیٹے کو ضرور قتل کر دیں گے ورنہ اس غلام کو فروخت کر دے یا اتنے قرض کا اقرار کرے یا فلاں چیز مہر کر دے تو قیاس کے ساتھ ایسا کرنا اس کے لئے لازمی ٹھہرایا ہے۔ لیکن ہم یہ بہتر سمجھتے اور کہتے ہیں کہ بیع مہر وغیرہ ایسی حالت کے تمام عقود ہیں۔ ان حضرات نے ذی رحم محرم اور دوسروں میں کتاب و سنت کی سند کے بغیر تفریق کی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم نے اپنی زوجہ مطہرہ کے متعلق کہا کہ یہ میری بہن ہے اور بلاشبہ کے دین میں ہونے کے لحاظ سے ہے بخنی کا قول ہے کہ جب قسم لینے والا ظالم ہو تو قسم کھانے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا اور اگر وہ مظلوم ہو تو قسم لینے والے کی نیت کو دیکھا جائے گا۔

سالم کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ وہ اس پر ظلم کرے نہ اسے دوسروں کے سپرد کرے اور جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرنے میں لگ جاتا ہے۔

اُخْرُوہُ اِذَا خَافَ عَلَيْهِ الْقَتْلُ اَوْ رَحْوَهُ وَكَذَلِكَ كُلُّ مَكْرَہٍ یَحْتَثُ فَانَّهُ یَدُفُّ عَنْهُ الْمَظَالِمَ وَیَقْتُلُ دُوْنَهُ وَلَا یَحْذُلُہُ ذَا قَاتِلِ دُوْنِ الْمَظْلُوْمِ فَلَا قُوْدَ عَلَیْہِ وَ لَا قِصَامَ . وَاِنْ قِیلَ لَہُ لَتَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ اَوْ لَتَاْكُلَنَّ الْمِیْتَہَ اَوْ لَتَتَّبِعَنَّ عَبْدًا اَوْ ثَقَرًا یَدِیْنِ اَوْ تَهْبُہُہُہُ وَ تَحْلُ عَقْدَہُ اَوْ لَتَقْتُلَنَّ اَبَاکَ اَوْ اَخَاکَ فِی الْاِسْلَامِ دَسِیْعَہُ ذَٰلِکَ یَحْوِلُ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ الْمُسْلِمِ اُخْرَ الْمُسْلِمِ . وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ : لَوْ قِیلَ لَہُ لَتَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ اَوْ لَتَاْكُلَنَّ الْمِیْتَہَ اَوْ لَتَقْتُلَنَّ اَبْنُکَ اَوْ اَبَاکَ اَوْ ذَا رَحِمٍ مَّحْرَمٍ لَمْ یَسْعَہُ لِاَنَّ هٰذَا لَیْسَ بِمُضْطَرٍّ لَّکُمْ مَا قَضَی فَقَالَ اِنْ قِیلَ لَہُ لَتَقْتُلَنَّ اَبَاکَ اَوْ اَبْنُکَ اَوْ لَتَتَّبِعَنَّ هٰذَا الْعَبْدُ اَوْ ثَقَرٌ یَدِیْنِ اَوْ تَهْبُہُہُہُ یَلْزِمُہُ فِی الْقِیَاسِ . وَلَکِنَّا لَنَسْتَحْسِنُ وَنَقُوْلُ الْبَیْعَ وَالْہِبَہَ وَکُلَّ عَقْدَہُ فِی ذَٰلِکَ بَاطِلٌ فَخَرَقُوْا بَیْنَ کُلِّ ذِی رَحِمٍ مَّحْرَمٍ وَ غَیْرِہُ بِغَیْرِ کِتَابٍ وَلَا سُنَّۃٍ . وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ قَالَ اِبْرَہِیْمُ لَا مَرَاتِمَ ہِذِہُ اُخْرٰی وَ ذَٰلِکَ فِی اللہِ . وَقَالَ الدَّخِیُّ اِذَا كَانَ الْمُسْتَحْلِفُ ظَالِمًا فِی نِیَّتِہُ اِلَی الْاِلْفِ وَاِنْ كَانَ مَظْلُوْمًا فِی نِیَّتِہُ الْمُسْتَحْلِفِ .

۱۸۴۰۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عَقِیْلِ بْنِ اَبْنِ شَرَفٍ اَنَّ سَالِمًا اَخْبَرَنَا اَنَّ عَبْدَ اللہِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا اَخْبَرَنَا اَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اَلِ الْمُسْلِمِ اُخُو الْمُسْلِمِ لَا یُظْلَمُ وَلَا یُسَلَمُ ، نَاكَانَ فِی حَاجَۃٍ اَخِیْہُ كَانَ اللہُ فِی حَاجَۃٍ .

عبد اللہ بن ابوبکر بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم جب وہ مظلوم ہوتا ہے تو اس کی مدد کرتا ہوں لیکن جب وہ ظالم ہو تو اس کی مدد کس طرح کروں؟ آپ نے فرمایا کہ اسے روکنا اور ظلم کرنے سے منع کرو کیونکہ اس کی مدد یہی ہے۔

حیلوں کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
حیلے ترک کرنا۔

اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی قسم وغیرہ میں اس نے نیت کی۔
علقہ بن وقاص کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطبے کے دوران فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اے لوگو! بیشک اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے۔ اور ہر شخص کو اسی کے مطابق ملے گا جیسی اس نے نیت کی۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی اور جس نے دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے ہجرت کی تو وہ ہجرت اسی کی طرف شمار ہوگی جس چیز کے لئے ہجرت کی۔ نماز میں حیلہ کرنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کا وضو ٹوٹ جائے اس کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا، یہاں تک کہ وضو دوبارہ کرے۔

زکوٰۃ میں حیلہ کرنا۔

زکوٰۃ ادا کرنے کے دُرسے اکٹھی چیزوں کو متفرق اور

۱۸۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ خَبْرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ النَّسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا، فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ: انْصُرْهُ إِذَا كَانَ مَظْلُومًا أَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ انْصُرْهُ؟ قَالَ تَحْجُزُهُ أَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَإِنَّ ذَلِكَ نَصْرُهُ.

کتاب الحیل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بَابٌ فِي تَرْكِ الْحِيلِ وَإِنْ لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فِي الْإِيمَانِ وَعَافِيَهَا

۱۸۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ هَاجَرَ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَرَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ.

بَابٌ فِي الصَّلَاةِ

۱۸۴۳۔ حَدَّثَنَا ثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَّبِعُ اللَّهُ مَنَظَرًا أَحَدًا إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ.

بَابٌ فِي الزَّكَاةِ وَأَنَّ لَا يُعْزَقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يَجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ

خَشِيَّةَ الصَّدَقَةِ .

۱۸۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ثَمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ الْأَسَّادَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَذَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَجْمَعُ بَيْنَ مُتَنَزِقٍ وَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشِيَّةَ الصَّدَقَةِ .

۱۸۴۵ - حَدَّثَنَا أَقْبَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِبُ الرِّائِسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَى مِنَ الصَّلَاةِ فَقَالَ الصَّلَاتُ الْيُحْسِنُ إِلَّا أَنْ تَطْوَعَ شَيْئًا فَقَالَ أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ عَلَى مِنَ الصِّيَامِ فَقَالَ الشَّهْرَ مَضَانُ إِلَّا أَنْ تَطْوَعَ شَيْئًا قَالَ أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَى مِنَ التَّوَكُّلِ قَالَ فَآخِذُ بِرَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِدَائِعَ الْإِسْلَامِ قَالَ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لَا تَطْوَعُ شَيْئًا وَلَا تَنْقُصَ مِمَّا فَرَضَ اللَّهُ عَلَى شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَسَ إِنْ صَدَقَ، أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ وَكَأَنَّ بَعْضَ النَّاسِ فِي بَشِيرَيْنِ وَمِائَةٍ بَعْجِيرٍ حَقَّتْ أَنْ يَأْهُلَكَ مَتَعِدَّةٌ أَوْ وَهَبَتْ أَوْ اِجْتَالَ فِيهَا فَرَأَى مِنَ التَّوَكُّلِ أَفَلَا شَيْءٌ عَلَيْهِ .

۱۸۴۶ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ كُنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ شُجْلًا أَوْ رَعٍ يَغْنَمُهُ صَاحِبُهُ فَيُطْلَبُ وَيَفْرُلُ أَنْ تَنْزَلَ قَالَ يَا اللَّهُ لَنْ يَزَالَ يُطْلَبُ حَتَّى يَبْسُطَ يَدَهُ

متفرق چیزوں کو اکٹھا نہ کیا جائے۔

تمامہ بن عبد اللہ بن انس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو بکر نے ان کے لئے فرض زکوٰۃ کی جو مقدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائی تھی اس کے ساتھ یہ بھی لکھ بھیجا کہ زکوٰۃ کے ذریعے متفرق چیزوں کو اکٹھا نہ کیا جائے اور جو چیزیں اکٹھی ہیں انہیں متفرق نہ کیا جائے۔

مالک بن ابوعامر نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے روایت کی ہے کہ ایک بکھرے ہوئے بالوں والا اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نماز فرض فرمائی ہے؟ فرمایا کہ پانچ وقت کی نماز مگر اور جو تم اپنے دل کی خوشی سے پڑھو۔ پھر عرض کی کہ مجھے بتائیے کہ مجھ پر کتنے روزے فرض فرمائے ہیں؟ فرمایا کہ ماہ رمضان کے روزے مگر جو تم اپنے دل کی خوشی سے رکھو۔ پھر عرض گزار ہوا۔ مجھے بتائیے کہ اللہ نے مجھ پر کتنی زکوٰۃ فرض فرمائی ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اسلام کی باتیں (ضروری ضروری) بتائیں اس نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو ہزرتی عطا فرمائی، جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرض کی ہیں نہ میں ان پر کوئی اضافہ کروں گا اور نہ ان میں سے کچھ کم کر دوں گا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس نے سچ کہا ہے تو نجات پا گیا یا جنت میں داخل ہو گیا بعض لوگوں کو ایک سو بیس اونٹوں کے بایں میں کہا ہے کہ دو حصے دینے ہوں گے۔ اگر وہ ایک کو جان بوجھ کر ہلاک کر دے یا کسی کو دے ڈالے یا زکوٰۃ سے فرار کرنے کی خاطر کوئی اور حیلہ کرے تو اس پر

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز تمہارا جمع کیا ہوا مال چٹکرا سا نیپ ہو گا مالک اسے دیکھ کر بھاگے گا لیکن وہ اسے تلاش کر کے کہے گا میں تو تیرا مال ہوں فرمایا کہ خدا کی قسم، وہ برابر اس کو تلاش کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ وہ شخص ہاتھ پھیلائے گا تو وہ اسے اپنے منہ میں ڈال لے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانوروں کے وہ مالک

جنہوں نے اس کا حق ادا نہ کیا ہوگا، قیامت کے روز وہ جانور اس پر مستط کر دے جائیں گے۔ وہ اپنے گھروں سے ان کے چہروں کو نوچیں گے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ کسی شخص کے پاس اونٹ ہیں۔ وہ زکوٰۃ واجب ہونے سے ڈرتے ہوئے ان اونٹوں کو اونٹنیوں کے بدلے بیچ دے یا بکریوں، گائیوں یا درہموں کے بدلے جیلہ کرتے ہوئے تو کوئی دُر نہیں حالانکہ وہی کہتا ہے کہ اونٹوں کی زکوٰۃ کوئی ایک دن یا ایک سال پہلے بھی ادا کر دے تو جائز ہے۔

عبد اللہ بن عباس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی والدہ ماجدہ کی اس نذر کے بارے میں فتویٰ پوچھا جو انہوں نے مانی تھی اور پورا کرنے سے پہلے وفات پا گئی تھیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کی طرف سے پوری کر دو۔ بعض لوگوں نے کہا جب اونٹ بیس ہو جائیں تو ان پر چار بکریاں دینا ہوں گی۔ اگر سال پورا ہونے سے پہلے ہیہ کر دے یا بیچ دے زکوٰۃ ساقط کرنے کے لئے فرار یا جیلہ کرتے ہوئے تو اس پر کوئی گناہ نہیں درسی طرح اگر اسے ضائع کر دے اور وہ مر جائے تو اس کے مال میں

شغار یعنی بدلے کا نکاح منع ہے۔

نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔ میں (عبد اللہ) نے نافع سے پوچھا کہ نکاح شغار کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک آدمی اپنی بیٹی کا نکاح اس لئے دے کہ وہ اسے اپنی بیٹی کا نکاح دے گا اور مر نہیں دینا ہوگا یا اپنی بہن کا نکاح دے اور وہ بھی بغیر مہر کے بہن کا نکاح دے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر جیلہ کے ساتھ نکاح شغار کرے تو جائز ہے لیکن شرط

فِيْلَيْهَا فَأَدَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مَدَّتْ الْيَتِيمَ لَمْ يُعْطِ حَقَّهَا لَمْ تَطْعَمْ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ تَحِيْطُ وَجْهَهُ بِأَخْفَافِهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فِي رَجُلٍ لَهُ أَيْلٌ فَخَافَ أَنْ يَحْبِبَ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ فَبَاعَهَا بِأَيْلٍ مِثْلِهَا أَوْ بَغِيمٍ أَوْ بَيْتَرٍ أَوْ بِيْدٍ رَاهِمٍ فَرَأَى أَنَّ الصَّدَقَةَ يَوْمَ احْتِيَائٍ لَا خَلَا بَاسَ عَلَيْهِ، وَهَذَا يَقُولُ إِنْ تَرَكَهُ إِيْلَهُ قَبْلَ أَنْ يَحُولَ الْخَوْلُ يَوْمَ أَوْ بِسَنَةٍ جَازَتْ عَنْهُ.

۱۸۳۷. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تَوَفِيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْضِهِ عَنْهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِذَا بَلَغَتْ الْأَيْلُ عَشْرِينَ فَيْفِيهَا أَرْبَعُ شِيَا: فَإِنْ وَهَبَهَا قَبْلَ الْخَوْلِ أَوْ بَاعَهَا أَوْ بَرَّأ أَوْ أَحْتِيَائًا لَا سَقَاطَ الزَّكَاةِ وَفِي لَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَكَذَلِكَ إِنْ أَتَلَفَهَا فَفَاتَتْ ذَلَا شَيْءٌ فِي مَالِهِ.

باب ۱۸۳۸

۱۸۳۸. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشَّغَارِ، قُلْتُ لِمَ نَافِعُ؟ مَا الشَّغَارُ؟ قَالَ يَنْكِحُ ابْنَةَ الرَّجُلِ وَيَنْكِحُ ابْنَتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَيَنْكِحُ أُخْتَ الرَّجُلِ وَيَنْكِحُ أُخْتَ بَعْدِ صَدَاقٍ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنْ أَحْتِيَائًا حَتَّى تَزَوَّجَ عَلَى الشَّغَارِ فَهُوَ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ

باطل ہوگی اور یہ بھی کہا کہ متعہ میں نکاح فاسد ہے اور شرط باطل ہے اور بعض لوگوں نے یہ کہا ہے متعہ اور شغار دونوں جائز ہیں اور شرط باطل ہے۔

امام محمد حنیف بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا ہے کہ حضرت ابن عباس عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرتے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے روز اس سے اور پانچ گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ اگر حبیلہ کے ساتھ متعہ کرے تو نکاح فاسد ہے اور ان کے دوسرے بعض نے کہا کہ نکاح جائز اور شرط باطل ہے۔

تجارت میں حبیلہ سازی ناپسندیدہ ہے۔

زائد پانی کو اس لئے نہ روکے کہ زائد گھاس بھی رکی رہے گی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زائد پانی سے اس لئے نہ روکے کہ زائد گھاس سے روکے گا۔

مٹی بھگت سے بولی بڑھانا مکروہ ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی بھگت سے منع فرمایا ہے۔

تجارت میں دھوکہ دینا منع ہے۔

ایوب کا قول ہے کہ لوگ تو اللہ تعالیٰ کو دھوکا دیتے ہیں۔ جس طرح آدمیوں سے دھوکا بازی کرتے ہیں اگر وہ صاف مٹی سے کام کریں تو مجھ پر معاملہ بہت آسان ہو جائے۔

عبد اللہ بن دینار نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم

بَاطِلٌ. وَقَالَ فِي الْمُتَعَةِ الْنِكَاحُ فَالسُّبْدُ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ الْمُتَعَةُ وَالشِّغَارُ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ.

۱۸۴۹. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قِيلَ لَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَرَى بِمُتَعَةِ النِّسَاءِ بَأْسًا، فَقَالَ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْإِنْسِيَّةِ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنْ أَحْتَالَ سَتَى تَبْتَعَ فَالْنِكَاحُ فَالسُّبْدُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: الْنِكَاحُ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ.

بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْإِحْتِيَالِ فِي الْبُيُوعِ وَلَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعُ بِهِ فَضْلُ الْكَلَاءِ

۱۸۵۰. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْدَجِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعُ بِهِ فَضْلُ الْكَلَاءِ.

بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ التَّنَاجُثِ ۱۸۵۱. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّنَاجُثِ.

بَابُ مَا يَنْهَى مِنَ الْخِدَاعِ فِي الْبُيُوعِ وَقَالَ الْيُوسُفُ يُخَادِعُونَ، اللَّهُ كَمَا يُخَادِعُونَ أَدْمِيًّا لَوَاتُوا الْأُمْرَ عِيَانًا كَانَ أَهْوَنَ عَلَى.

۱۸۵۲. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ اسے تجارت میں دھوکا دیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم کوئی چیز خریدو تو کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہ کرنا۔

ولی کا اپنی پسندیدہ تیم لڑکی سے نکاح کرنے اور پورا مہرنہ دینے کے لئے حیلہ کرنا منع ہے۔

زہری کا بیان ہے کہ عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ سے آیت اور اگر تمہیں پسند ہے کہ تمہیں بیعت میں نصیب نہ کر دے تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں پسند ہیں (سورہ النساء، آیت ۲) کے بارے میں دریافت کیا۔ فرمایا کہ یہ اس تیم لڑکی کے بارے میں ہے جو ولی کی پرورش میں ہو، پھر وہ مال اور جمال کے باعث اس کی طرف رغبت رکھے لیکن دستور کے مطابق ہر سے کم میں اس کے ساتھ نکاح کرنا چاہیے تو ان کے ساتھ نکاح کرنے سے منع فرمایا گیا ہے مگر یہ کہ ملزوم کرنے میں ان کے ساتھ انصاف کیا جائے پھر لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت **وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ** (سورہ النساء آیت ۱۲) کے بارے میں فتویٰ پوچھا آگے پوری حدیث بیان کی۔

کسی کی لونڈی غصب کرنے کا حیلہ کرنا۔

پس کہہ دیا کہ وہ مرگئی، حاکم نے اس کی قیمت کا فیصلہ کر دیا پھر مالک کو وہ لونڈی مل جائے تو وہ اسی کی ہے۔ قیمت واپس لوٹائی جائے گی اور وہ اس کا مول قرار نہیں پائے گی۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ قیمت وصول کر لینے کے باعث لونڈی غاصب کی ہوگی اور بہانہ کیا کہ وہ مرگئی، یہاں تک کہ مالک نے اس کی قیمت لے لی، لہذا غاصب کے لئے دوسرے کی لونڈی جائز ہوگی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے مال تم پر حرام ہیں اور دغا باز کے لئے قیامت کے روز جھنڈا ہوگا۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخَذَّرُ فِي الْبُيُوتِ فَقَالَ: إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَافَةَ.

باب ۱۵۲ مَا يَنْهَى مِنَ الْإِحْتِيَالِ لِلْوَلِيِّ فِي الْيَتِيمَةِ الْمَرْغُوبَةِ وَأَنْ لَا يُكْسَلَ صَدَاقُهَا

۱۸۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ التَّهْمُومِيِّ قَالَ كَانَ عُرْوَةُ يَخْذَرُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ وَإِنْ خِذْتُمْ أَنْ لَا تُنْشِطُوا فِي الْيَتَامَى فَإِنْ كُنْتُمْ أَطَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ هِيَ الْيَتِيمَةُ فِي حَجَرٍ وَلَيْهَا فَيَرْعَبُ فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا فَيُرِيدُ أَنْ يَنْزُوَ حَيْثُ يَأْذُنِي مِنْ سُدَّتِ يَسَائِلُهَا فَتَهْوَأُ عَنْ نِكَاحِهَا إِلَّا أَنْ تُقْسِطُوا لَهَا فِي الْأَمْوَالِ الصَّدَاقِ، ثُمَّ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ نَزْلِ اللَّهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

باب ۱۵۳ إِذَا غَضِبَ جَارِيَةٌ فَزَعَمَ أَنَّهَا مَاتَتْ فَتَقْضَى يَتِيمَةُ الْجَارِيَةِ الْمَيِّتَةِ ثُمَّ وَجَدَهَا صَاحِبُهَا فَيَقِي لَهُ وَيُرَدُّ الْقِيمَةُ وَلَا تَكُونُ الْقِيمَةُ شَيْئًا، وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: الْجَارِيَةُ لِلْغَاضِبِ لَا ذِنْوَ الْقِيمَةِ، وَفِي هَذَا إِحْتِيَالٌ لِمَنْ اشْتَرَى جَارِيَةً رَجُلٌ لَا يَدْرِيهَا فَغَضِبَهَا وَاعْتَلَّ بِأَتْنَهَا مَا تَمَّتْ حَتَّى يَأْخُذَ رَبُّهَا قِيمَتَهَا فَيُطِيبُ لِلْغَاضِبِ الْجَارِيَةَ غَيْرَهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمْوَالُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، وَلِكُلِّ غَادِرٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۸۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

نے فرمایا کہ قیامت کے روز ہر دھوکا باز کے لئے جھنڈا ہوگا جس کے باعث وہ پہنچانا جائے گا۔

حق ثابت کرنے میں غلط بیانی نہ کی جائے۔

زینب بنت امہ سلمہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی ایک بشر ہوں اور جب تم جھگڑتے ہو تو ہو سکتا ہے کہ تم میں سے ایک فریق دوسرے سے زیادہ خوش بیان ہو اور میں جو اس سے سنوں اس کے مطابق فیصلہ کر دوں تو جس کے لئے میں اس کے بھائی کے حق میں سے فیصلہ کر دوں تو وہ اسے نہ لے کیونکہ اس طرح میں اسے آگ کا ایک ٹکڑا لے رہا ہوں گا۔

نکاح میں حیلہ سازی کرنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کنواری لڑکی کا نکاح نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اور نہ یتیم کا جب تک وہ حکم نہ کرے۔ پس پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ کنواری سے کس طرح اجازت لی جائے؟ فرمایا کہ جب وہ خاموش ہو جائے (تو یہی اجازت ہے) بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر کنواری لڑکی نے اجازت نہ دی اور نہ شادی کی تو ایک شخص نے حیلہ کیا اور ڈو جھوٹے گواہ کھڑے کر لئے کہ اس نے رضامندی سے شادی کی ہے اور قاضی اس کے نکاح کو برقرار رکھے حالانکہ خاوند جانتا ہے کہ گواہی باطل ہے تو اس ساتھ ہجرت کرنے میں کوئی حرج نہیں درپہ نکاح صحیح ہے۔ یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد بن ابوبکر سے روایت کی ہے کہ حضرت جعفر طیار کی ولاد سے ایک عورت کو اندیشہ ہوا کہ اس کی ولی اس کا نکاح کر دے گا جبکہ وہ اس نکاح کو ناپسند کرتی تھی چنانچہ اس نے انصائ کے دو بزرگوں یعنی حضرت عبدالرحمن اور حضرت جمح کے لئے پیغام اعانت بھیجا جو حضرت جابرہ کے صاحبزادے تھے دونوں حضرات نے کہا کہ تم نہ ڈرو کیونکہ غسانت غدام کا نکاح اس کے والد نے کر دیا تھا اور وہ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بِكُلِّ عَدُوٍّ لِيَوْمِ الْقِيَمَةِ يُعْرَفُ بِهِ.

باب ۵۴

۱۸۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سَدِّيقِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ الْحَنُّ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ وَأَقْضَى لَهُ عَلَى زَوْجٍ مَا أَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتَ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ.

باب ۵۵ فی النکاح

۱۸۵۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَنْدَحِرُ إِلَيْكُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنَ وَلَا يَنْتَبِزَ حَتَّى تَسْتَأْمَرَ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ إِذَا نَهَا؟ قَالَ: إِذَا سَكَتَتْ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنْ لَمْ تُسْتَأْذِنِ إِلَيْكُمْ وَلَمْ تَسْأَلْهُ لَمْ يَحِلَّ فَاقَامَ شَاهِدَتِي زَوْجِي أَفَنُتَزَّجُهَا بِرِضَاهَا فَإِذَا قُبِلَتْ انْتَأَمَتْنِي وَكَأَحِبَّاءِ الزَّوْجِ يَعْنِي أَنَّ الشَّهَادَةَ بَاطِلَةٌ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَطَّاهَا وَهُوَ تَزْوِيجٌ صَحِيحٌ.

۱۸۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّ أَمْرًا مِنْ وَلَدِ جَعْفَرٍ تَخَوَّفَتْ أَنْ يُزَوَّجَهَا وَبَيْتُهَا وَهُوَ كَارِحَةٌ فَأَرْسَلَتْ إِلَى شَيْخَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ: عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُجْتَبَى ابْنِ جَارِيَةَ قَالَا: فَلَا تَخْشَيْنَ فَإِنَّ خُتْمًا بَدَتْ خَدَّائِمَ

اس نکاح کو ناپسند کرتی تھی تو نبی کریم نے اس نکاح کو کالعدم قرار دے دیا
تھا یسفا کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد الرحمن سے سنا کہ وہ اپنے
والد ماجد سے روایت کرتے ہوئے کہتے کہ خنساء۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا یہ وہ نکاح نہ کیا جائے جب تک وہ حکم نہ
دے اور کنواری لڑکی کا نکاح نہ کیا جائے جب تک وہ
اجازت نہ دے۔ عرض کی گئی کہ اس کی اجازت کیسی ہے؟ فرمایا
جبکہ وہ خاموش رہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر کوئی جیلہ
کر کے دو جھوٹے گواہ کھڑے کرے کسی شیبہ کی شادی کے
بھرتی صی اس نکاح کو برقرار رکھے حالانکہ خاوند جاننا
ہے کہ اس نے ہرگز شادی نہیں کی۔ تو یہ نکاح جائز
ہے اور اس عورت کے ساتھ رہنے میں
کوئی حرج نہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنواری لڑکی سے اجازت لی جائے
میں نے عرض کی کہ کنواری عورت تو شرماتی ہے۔ فرمایا کہ اس
کا خاموش ہو جانا ہی اس کی اجازت ہے۔ بعض لوگوں کا
قول ہے کہ اگر کوئی آدمی کسی شیبہ لڑکی یا کنواری لڑکی کو چاہے
اور وہ انکار کرے پس یہ جیلہ کر کے دو جھوٹے گواہ اس
بات کے کھڑے کرے کہ اس نے شادی کی ہے جب شیبہ لڑکی کو اس
بات کا پتہ لگا تو وہ بھی راضی ہوگئی اور قاضی نے بھی جھوٹی گواہی
تسلیم کر لی حالانکہ خاوند کو اس کا باطل ہونا معلوم ہے اس کے ساتھ
عورت کا اپنے خاوند اور سونکوں کے ساتھ جیلہ کرنا
نا پسندیدہ ہے۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس بارے میں حکم نازل ہوا۔
عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ نبی کریم
منیٰ حیزوں و رشہد کو پسند فرماتے تھے اور آپ جب نماز عصر پڑھ لیتے
تو اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے اور ان کے قریب ہو
جاتے چنانچہ جب آپ حضرت حفصہ کے پاس تشریف لے گئے تو وہاں حو

اَنْدَكَمَا اَبُوها وَهِيَ كَاهِهَةٌ ذَرَدَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ قَالَ سَمِيَانٌ وَامَّا عَبْدُ
الرَّحْمَنِ يَقُولُ عَنْ أَبِيهِ إِنَّ خَنْسَاءَ

۱۸۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَرِيحُ
عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الْأَيُّمُ
حَتَّى تَسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبُكَرُ حَتَّى تَسْتَأْذِنَ
قَالُوا كَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ وَقَالَ بَعْضُ
النَّاسِ إِنْ اجْتَالَ إِنْسَانٌ شَاهِدًا يُدْخِلُ عَلَى
تَرْوِجٍ أَمْرًا شَدِيدًا بِأَمْرِهَا فَأَثَبَتْ الْقَاضِي
يُنْكَحُهَا إِيَّاهُ وَالتَّرْوِجُ يَعْلَمُ أَنَّ لَمَرِيَّةً وَجْهًا
قَطْفَانَةً يَسْعُهُ هَذَا الْبُكَارُ وَلَا بَأْسَ بِالْمَقَامِ
لَهُ مَعَهَا.

۱۸۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ
عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ذُكْوَانَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْبُكَرُ تَسْتَأْذِنُ، قُلْتُ أَنْ الْبُكَرُ تَسْتَجِ
قَالَ إِذْنُهَا صَمَاتُهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ هَوِيَ
رَجُلٌ جَارِيَةً يَتِيمَةً أَوْ بُكَرًا ثَابِتًا فَاجْتَالَ
فَجَاءَ بِشَاهِدَيْنِ يُدْخِلُ عَلَى أَنْ تَرْوِجَهَا فَأَذْكَرَتْ
فَرَضِيَّتِ الْيَتِيمَةَ فَقَبِلَ الْقَاضِي شَهَادَةَ التَّرْوِجِ
وَالْتَّرْوِجُ يَعْلَمُ بِبُطْلَانِ ذَلِكَ حَلَّ لَهُ الْوَدْعُ
بِأَيِّهِمَا مَا يَكْرَهُ مِنَ اجْتِيَالِ السَّرَاةِ
مَعَ التَّرْوِجِ وَالصَّرَاةُ وَمَا نَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۸۶۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ
حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحُلُوءَ وَيُحِبُّ الْعَسَلَ كَانَ إِذَا

صَلَّى الْعَصْرَ أَحَاذَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَذُو مَهْرًا
فَدَاخَلَ عَلَى حَفْصَةَ وَاحْتَبَسَ عِزَّهَا الْخَرِمَتَا
كَانَ يَحْتَبِسُ فَنَسَأَلَتْ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لِي أَهْدِي
أَمْرًا لَمْ يَنْ قَوْهَا عَذَابًا عَسَلٍ فَسَقَتِ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبٌ فَقُلْتُ
أَمَا وَاللَّهِ لَنُحْتَالَكَ لَكَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسُودَةَ
فَقُلْتُ إِذَا دَخَلَ عَلَيْكَ فَاتَكَ سَيِّدُ نَوْمِكَ
فَقُولِي لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُ مَخَافِيرَ فَاتَكَ
سَيِّقُولُ لَا فَقُولِي لَهُ مَا هَذِهِ الرَّيْحُ، وَكَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَبُ عَنِّي
أَنْ يُوجِدَ مِنْهُ الرَّيْحُ فَاتَكَ سَيِّقُولُ لَا فَتَرَى
حَفْصَةَ شَرِبَتْ عَسَلٍ فَقُولِي لَهُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ
الْغُرْفُطُ وَسَأَقُولُ ذَلِكَ وَفَرُّ لِيهِ أَيْتُ يَاصَبِيئَةُ
فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى سُودَةَ قَالَتْ لَقَوْلُ سُودَةَ وَالَّذِي
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ كَذَبْتَ أَنْ أَبَا ذَرٍّ كَيْلِي
قُلْتُ لِي دَرَاتُ لَعَلِّي الْبَابُ فَرَقًا مِنْكَ، فَكَلَّمَا
دَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُ مَخَافِيرَ، قَالَ لَا قُلْتُ فَمَا
هَذِهِ الرَّيْحُ، قَالَ سَقَتَنِي حَفْصَةُ شَرْبًا عَسَلٍ
قُلْتُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْغُرْفُطُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ
قُلْتُ لَهُ وَمِثْلُ ذَلِكَ وَدَخَلَ عَلَى صَفِيَّةَ فَقَالَتْ
لَهُ وَمِثْلُ ذَلِكَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ قَالَتْ
لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أُسْقِيكَ مِنْهُ، قَالَ لَا
حَاجَتِي بِهِ، قَالَتْ لَقَوْلُ سُودَةَ، سُبْحَانَ اللَّهِ
لَقَدْ جَرَمَتَا، قَالَتْ قُلْتُ لَهَا أَسْكَبِي.

بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْإِحْذِيَالِ
فِي الْعَدَارِ مِنَ الصَّالِحِينَ

۱۸۶۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ
مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَاوِرٍ

سے زیادہ ٹھہرے چنانچہ میں نے اس بارے میں آپ سے دریافت کیا تو مجھے بتایا
کہ حفصہ کی کسی فری عورت نے ان کے لئے شہد کی کچی بھیجی تھی اور انہوں نے
رسول اللہ کو اس میں سے پلایا میں نے اپنے دل میں کہا کہ خدا کی قسم میں اس
بارے میں ضرور کوئی حملہ کروں گی پس میں نے حضرت سودہ سے اس کا ذکر کیا
میں نے کہا کہ جب حضور آپ کے پاس تشریف لائیں اور قریب ہوں تو ان
سے عرض کرنا کہ یا رسول اللہ کیا آپ نے مغایر کھایا ہے؟ پس حضور نے انکار
فرمایا کہ تو عرض کرنا کہ مجھ پر بدبو کیسی ہے؟ اور رسول اللہ کو یہ بات
بہت گراں گزرتی تھی کہ ان سے بدبو آئے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ مجھے حفصہ نے شہد کا شربت پلایا ہے پس عرض کرنا کہ شاید مجھ نے غرض
عرق چوسا ہوگا اور میں بھی ہی کہوں گی اور اے صفیہ! آپ بھی یہی کہنا۔
جب حضور حضرت سودہ کے پاس تشریف لائے حضرت سودہ کا بیان ہے
کہ قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ حضور ابھی دھوئے پر ہی
تھے لیکن آپ کے پاس خاطر سے میرا ارادہ ہوا کہ میں وہ بات کہہ دوں جو آپ
نے مجھ سے کہی تھی جب رسول اللہ قریب ہوئے تو میں عرض گزار ہوئی کہ یا
رسول اللہ کیا آپ نے مغایر کھایا ہے؟ فرمایا کہ نہیں میں عرض گزار ہوئی
کہ مجھ پر بدبو کیسی ہے؟ فرمایا کہ مجھے حفصہ نے شہد کا شربت پلایا ہے
میں نے کہا، ہو سکتا ہے کہ شہد کی کچی نے غرض چوسا ہو۔ جب آپ میرے
پاس تشریف لائے تو میں نے بھی ایسا ہی کہا اور جب حضرت
صفیہ کے پاس تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے بھی اسی
طرح کہا۔ پس جب حضور حضرت حفصہ کے پاس تشریف
لے گئے اور انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا میں
آپ کو اس میں سے پلاؤں؟ فرمایا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔
ان کا بیان ہے کہ حضرت سودہ فرماتیں۔ سبحان اللہ
ہم نے اسے حضور کے لئے حرام کر دیا۔ میں نے
کہا کہ خاموش رہیے۔

طاعون کی جگہ سے بھاگنے کے لئے حیل تلاش
کرنا بُرا ہے۔

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن
خطاب رضی اللہ عنہ شام کی جانب روانہ ہوئے۔ جب وہ

سرخ کے مقام پر پہنچے تو انہیں خبر ملی کہ شام میں طاعون کی وبا پھوٹ نکلی ہے۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی زمین میں طاعون کے متعلق سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جس جگہ یہ بیماری پھیل جائے اور تم وہاں ہو تو وہاں سے فرار ہو کر نہ نکلو پس حضرت عمر (رضی عنہ) سرخ سے واپس لوٹ آئے۔ ابن شہاب سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ یہ حضرت عبدالرحمن کی حدیث سن کر واپس لوٹے۔

عامر بن سعد بن ابی وقاص نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو حضرت سعد سے بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون کی بیماری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایک عذاب ہے جس میں بعض امتوں کو مبتلا کیا گیا۔ پھر اس کا کچھ حصہ باقی رہ گیا جو کبھی چلا جاتا اور کبھی اپس جاتا ہے۔ پس جو کسی جگہ اس کی خبر سنے تو وہاں نہ جائے اور اگر اسی جگہ ہو جہاں یہ بیماری آئے تو وہاں سے فرار کر کے نہ نکلے۔

ہمہ اور شفعہ میں جیلہ کرنا بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر کوئی ہزار درہم یا اس سے زیادہ ہبہ کرے۔ یہاں تک کہ اس کے پاس کئی سال رہیں۔ یوں اس میں جیلہ کرے اور پھر ہبہ کرنے والا واپس لے لے تو ان میں سے کسی پر بھی زکوٰۃ نہیں ہے چنانچہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی اور زکوٰۃ کو ساقط کر دیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہبہ کی ہوئی کسی چیز کو واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو اپنی تہ کو چاٹ لیتا ہے۔ یہ بری مثال ہمارے لئے نہیں ہے۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ

بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَدَرَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ لِيَسْرَعَ بَلَّغَهُ أَنَّ الْوَيْاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَخَبَّرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ يَأْرَضِينَ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضِنَا وَأُنْزِلَ بِهِ فَإِنَّا نَخْرُجُ وَإِذَا أَمِنَهُ فَرَجِعْ عُمَرُ مِنْ سُرَّحٍ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ إِذَا نَاصَرَ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

۱۸۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ أَسْمَعَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يَحْتَدِثُ سَعْدًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْوَجْعَ فَقَالَ يَجْدُ أَوْ عَذَابٌ عَذِبَ بِهِ بَعْضُ الْأُمَمِ ثُمَّ بَقِيَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ فَيَذْهَبُ الْمَرَّةُ وَيَأْتِي الْأُخْرَى فَمَنْ سَمِعَ بِأَرْضٍ فَلَا يَقْدَمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ بِأَرْضٍ وَقَعَ بِهَا فَلَا يَخْرُجْ فَرَارًا مِنْهُ

بَابُ هَبِّ فِي الْهَبَةِ وَالشَّفْعَةِ ۝ قَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ وَهَبَ هَبَةً أَلْفَ دِرْهَمٍ أَوْ أَكْثَرَ حَتَّى مَكَثَ عِنْدَهُ سِنِينَ وَاحْتَالَ فِي ذَلِكَ ثُمَّ رَجَعَ الْوَاهِبُ فِيهَا فَلَا رُكَاةَ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا فَخَالَفَتِ الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهَبَةِ وَأَسْقَطَ النَّاسُ كَاةَ

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَّانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَادِدُ فِي هَبَّتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ لَيْسَ لَنَا مِثْلُ الشُّوْعِ

۱۸۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ

کہ ہر اس چیز میں مقرر فرمایا جو تقسیم نہ ہوئی ہو۔ جب حد بندی ہوگئی، راستے بدل دئے گئے تو شفعہ کی بات ختم ہوگئی بعض لوگوں کا قول ہے کہ شفعہ ہمایوں کے لئے ہے پھر شدومد سے پیش کئے ہوئے دعوے کی طرف متوجہ ہوئے تو اسے باطل کر دیا اور کہا کہ اگر کوئی گھر خریدے اور ہمائے کے شفعہ کرنے سے ڈرے لہذا اس نے مکان کا ایک حصہ خرید لیا پھر باقی مکان خرید اور پڑوسی کو شفعہ کا حق پہلے حصے میں ہے اور باقی گھر میں اسے شفعہ کا حق نہیں اور اس بارے میں یوں حیلہ کرے۔

عمر بن شریک کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخزوم رضی اللہ عنہ تشریف لائے پھر اپنا ہاتھ میرے کندھے پر رکھا اور میں ان کے ساتھ حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس گیا چنانچہ ابورافع نے حضرت مسور سے کہا کہ آپ ان سے یہ کیوں نہیں کہتے کہ میرے اس کمرے کو خریدیں جو میرے مکان میں ہے انہوں نے فرمایا کہ میں چار سو درہم سے زیادہ میں نہیں خریدوں گا اور خواہ نقد دیا قسطوں میں کہا کہ مجھے تو اس کے پانچ سو نقد ملتے تھے لیکن میں نے نہ دیا اور اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ پڑوسی کو شفعہ کا زیادہ حق ہوتا ہے تو میں آپ کے ہاتھوں نہ بیچتا یا یہ کہا کہ میں آپ کو نہ دیتا میں (علی بن عبد اللہ) نے سفیان سے کہا کہ ستر تو اس طرح نہیں کہتے تو انہوں نے کہا کہ مجھے اسی طرح کہا ہے بعض لوگوں کا قول ہے کہ جب کوئی بیچنے کا ارادہ کرے تو شفعہ کے ڈر سے یہ حیلہ کر لیتا ہے جس سے حق شفعہ باطل ہو جائے گا کہ بیچنے والا وہ مکان خریدار کو مہر کرے اور اس کی حد بندی کر کے اس کے سپرد کر دے اور خریدار اس کے بدلے میں سے ہزار درہم دا کرے تو شفعہ کرنے والے ابورافع کا بیان ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے ایک مکان چار سو مثقال میں خرید لیا پھر انہوں نے کہا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ ہمائے کو شفعہ کا زیادہ حق ہے تو میں آپ کو نہ دیتا۔ بعض

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: إِذَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَالٍ يُبْتِغِيهِ، فَإِذَا أَقْبَعَتِ الْخُدُودَ وَصَرَّاهُ الظُّرْبُ فَلَا شُفْعَةَ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: الشُّفْعَةُ لِلْجَوَارِ كَمَا عَمِدَ إِلَى مَا شَدَّ دَكَا فَبَطَلَتْهُ وَقَالَ إِنْ اشْتَرَى دَارًا خَافَ أَنْ يَأْخُذَ الْجَارُ بِالشُّفْعَةِ فَاشْتَرَى مَكَلًا مِنْ وَاتِلَةٍ سَلَّيْنِ فَاشْتَرَى الْبَاقِيَ. وَكَانَ لِلْجَارِ الشُّفْعَةُ فِي السَّلَاحِ إِلَّا ذَلَّ وَكَانَ الشُّفْعَةُ لَهُ فِي بَاقِي الدَّارِ وَلَهُ أَنْ يَحْتَالَ فِي ذَلِكَ.

۱۸۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ عُمَرَ ابْنَ الشَّرِيدِ قَالَ جَاءَ الْمُسَوِّبُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى مَنْبِيٍّ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَى سَعْدِ فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ لِلْمُسَوِّبِ: أَلَا تَأْمُرُ هَذَا أَنْ يَشْتَرِيَ مَنْبِيَّ بَيْتِي الَّذِي فِي دَارِي فَقَالَ لَا أَرِيدُكَ عَلَى أَرْبَعِ مِائَةٍ إِمَّا مَقْطُوعَةً وَإِمَّا مَنْجَمَةً، قَالَ أُعْطِيَتْ خَمْسِمِائَةٍ فَقَدْ أَفْنَعْتُهُ وَلَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَارُ أَحَقُّ بِصَقْبِهِ مَا بَعْتُهُ أَوْ قَالَ مَا أُعْطِيَتْ سِتُّ مِائَةٍ، قُلْتُ لِسُفْيَانَ: إِنْ مَعَكَ الْمَرْءُ يَقُولُ هَكَذَا قَالَ لِي هَكَذَا. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُبْتَغِيَ الشُّفْعَةُ فَلَهُ أَنْ يَحْتَالَ حَتَّى يَبْطُلَ الشُّفْعَةُ فَيَلْبَسُ الْبَائِعُ الْمُسْتَرَى الدَّارَ وَيَحْدُهَا وَيَذْفَعُهَا لِلْبَيْعِ يُعَوِّضُهُ الْمُسْتَرَى أَلْفَ دِرْهَمٍ فَلَا يَكُونُ لِلْمُشْتَرِي فِيهَا شُفْعَةٌ.

۱۸۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ سَعْدَ اسَّادَ مَ بَيْتًا بِأَرْبَعِينَ مِثْقَالَ مِثْقَالٍ فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَارُ أَحَقُّ

لوگوں کا قول ہے کہ کوئی گھر کا ایک حصہ خریدے اور شفعہ کو باطل کرنا چاہے تو اپنے چھوٹے بچے کو ہبہ کر دے اور اس پر قسم نہیں ہے۔

حاکم کا حیلہ کرنا تھا کہ اسے تحفہ بھیجا جائے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت ابو جہر ساعدی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے ایک شخص کو بنی سلیم کی زکوٰۃ وصول کرنے پر عامل مقرر فرمایا جس کو لقبیہ کہا جاتا تھا جب اس نے آکر حساب باتو لیا کہ یہ آپ کا مال ہے اور یہ میرا تحفہ ہے۔ چنانچہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اچھا، تو تم اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھ رہتے اور دیکھتے کہ تمہارے لئے (وہاں سے) کتنے تحفے آتے اور تم اپنے بیان میں کتنے سچے ہو۔ پھر آپ نے ہم سے خطاب کیا۔ چنانچہ رسول اللہ تعالیٰ کی حمد ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: اے ابودہ حب میں تم میں سے کسی کو کسی جگہ کا عامل بنانا ہوں جس کا اللہ نے مجھے اختیار دیا ہے تو وہ میرے پاس آکر کہتا ہے کہ یہ آپ کا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے جو مجھے تحفہ دیا گیا یہ کیوں نہ کیا کہ وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھا رہتا یہاں تک کہ اس کے پاس تحفے آتے۔ خدا کی قسم تم میں سے جو کوئی بغیر حق کے کسی چیز کو لے گا وہ اسے اٹھائے ہوئے اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔ میں اچھی طرح پہنچاتا ہوں کہ تم میں سے جب کوئی بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوگا تو اس نے اونٹ اٹھایا ہوا ہوگا جو بلبلا تا ہوگا یا گائے جو ڈگراتی ہوگی یا بکری جو مبیاتی ہوگی۔ پھر اپنا دست مبارک بلند فرمایا یہاں تک کہ بغل کی سفیدی نظر آنے لگی اور کہنے لگے: اے اللہ کیا میں نے (تیرا حکم) پہنچا دیا؟ یہ میری آنکھ نے دیکھا اور میرے کان نے سنا۔

حضرت ابورافع سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمسائے کو شفعہ کا زیادہ حق ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر کوئی کسی گھر کو بیس ہزار درہم میں خریدے تو حیلہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ گھر کو بیس ہزار درہم میں خریدے اور نو سو ننانوے درہم نقد ادا کرے اور بیس ہزار میں سے باقی کے بدلے ایک دینار ادا کر دے۔ اگر شفعہ کرنے والا اسے لینا چاہے تو اسے بیس ہزار ادا کرنا ہوں گے ورنہ

يَسْتَبِيهِ لِمَا أُعْطِيَتْكَ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنَّ الشَّفْعَةَ تَصِيبُ دَارَ فَارَادَ أَنْ يَبْطُلَ الشَّفْعَةُ وَهَبَ لِأَهْلِهِ الشَّفْعَةَ وَلَا يَكُونُ عَلَيْهِ يَمِينٌ

بَابُ احْتِيَالِ الْعَامِلِ لِبُحْدَى لَهُ

۱۸۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَحْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ ابْنُ اللَّيْثِ فَقُلْنَا جَاءَ حَاسِبُهُ قَالَ هَذَا أَمَّا لَكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا جَلَسْتُ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأَمَّا هَذَا فَحَقِّي نَائِيكَ هَذَا يَتَكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنِّي اسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مَعًا وَلَا فِي اللَّهِ فَإِنِّي قِيُولُ هَذَا أَمَّا لَكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ هَدَيْتُ إِلَى أَهْلِ جَلَسْتُ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأَمَّا هَذَا فَحَقِّي نَائِيكَ هَدَيْتُهُ؟ وَاللَّهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَلَا غَرَفَنَ أَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُفَاءٌ أَوْ بَقَرَةً لَهَا خَوَارٌ أَوْ شَاةً تَجْعَلُ رَنْعَ يَدَاكَ حَتَّى رُؤَى بَيَاضُ إِبْطِهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتَ بَصَرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي.

۱۸۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنْ إِدْرِاسَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ النَّسْرِيِّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَحَارُ أَحَقُّ بِصَفْقَةٍ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ أَشَارَى دَارَ بَعْشَرَيْنِ أَلْفَ دِرْهَمٍ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ بِأَلْفٍ حَتَّى يَتَرَكَ الدَّارَ بَعْشَرَيْنِ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَيَتَّقِدَ تَسْعَةَ أَلْفٍ دِرْهَمٍ وَتَسْعَمَانِ دِرْهَمٍ وَتَسْعَمَانِ

تَسْحَبِينَ وَيَنْقُذَاكِ دَيْنًا رَابِعًا بَقِيَ مِنَ الْعِشْرَةِ رِثْنِ
الْأَلْفِ فَإِنْ طَلَبَ الشَّيْخُ أَخَذَهَا بِعِشْرَيْنِ الْفِ
دِرْهَمٍ وَالْأَفْلَ سَبِيلَ لَهُ عَلَى الدَّارَيْنِ اسْتَحَقَّتِ
الدَّارُ جَعَلَ الْمُشْتَرِي عَلَى الْبَائِعِ بِمَا دَفَعَ إِلَيْهِ وَ
هُوَ تِسْعَةُ الْأَفْ دِرْهَمٍ وَتِسْعُ مِائَةٍ وَتِسْعَةُ وَتِسْعُونَ
دِرْهَمًا وَدَيْنَارًا لِأَنَّ الْبَائِعَ حِينَ اسْتَحَقَّ انْتَقَضَ
الْقَرْضُ فِي الدَّيْنِ فَإِنْ وَجَدَ فِيهِ الدَّارَ عِدَّةً
وَلَمْ تَسْتَحِقْ فَإِنَّهُ يَرُدُّهَا عَلَيْهِ بِعِشْرَيْنِ الْفِ
دِرْهَمٍ قَالَ فَاجْأَنَّهُ هَذَا الْخِطَابُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادَاءُ وَكَأْ
خَبْثَةٌ وَكَأْ غَائِلَةٌ

۱۸۶۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
سُذْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ
عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ أَنَّ أَبَا نَافِعٍ سَأَلَ مَسْعَدَ بْنَ
مَالِكٍ بَيْتًا بِأَدْبُعِمَاتٍ مِثْقَالِ وَقَالَ لَوْلَا إِنِّي
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
الْجَارُ أَحَقُّ بِصَفْقِهِ مَا أُعْطِيَكَ

کتاب التبعیر

بَابُ التَّبْعِيرِ وَأَوَّلُ مَا بَدَأَ بِهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ
الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ

۱۸۷۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عَتِيبِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ
كَالِ الرَّهْزِيِّ فَأَخْبَرَنِي عَدُوٌّ هَمَّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بَدَأَ بِهِ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا
الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ وَكَأَنَّهُ لَا يَرَى رُؤْيً
إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ وَكَأَنَّهُ يَأْتِي جَدَاءُ

اس گھر کو حاصل کرنے کی اور کوئی صورت نہیں۔ اگر گھر کا
مالک کوئی اور نکل آئے تو فروخت کرنے والا خریدار کو وہی رقم
واپس دے گا جو اس نے وصول کی یعنی تو ہزار نو سو تانویں
اور ایک دینار کیونکہ یہ تجارت اصل مالک مل جانے پر جو دینار
برضا فرماتا باطل ہوگئی۔ اگر مکان میں کوئی عیب نکل آیا اگرچہ
مالک کوئی دوسرا نہیں نکلا تو اسے بیس ہزار درہم لوٹانے ہوں۔
گئے۔ امام بخاری کا بیان ہے کہ یوں مسلمانوں کے درمیان
دھوکہ بازی کو جائز قرار دیا گیا حالانکہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمانوں کی تجارت میں انہ
تخرابی ہوتی ہے، نہ خیانت اور نہ نقصان پہنچانے
والی بات۔

ابراہیم بن مسیرہ نے عمرو بن شریہ سے روایت کی ہے
کہ حضرت ابو رافع نے حضرت سعد بن مالک کو ایک
مکان چار سو مِثقال میں فروخت کیا اور کہا:۔
اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے
نہ سنا ہوتا کہ تمہارے کوشفوع کا حق زیادہ ہے تو میں (حضرت
ابو رافع) یہ مکان آپ کو نہ دیتا۔

کتاب التبعیر

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا امر بان نہایت رحم کہنے والا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتدا سچے
خوابوں سے ہوئی۔

(دوسندیں) عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ
کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سب
سے پہلے وحی کی ابتدا یوں ہوئی۔ کہ
سوئے کی حالت میں سچے خواب نظر
آتے۔ چنانچہ آپ کوئی خواب نہ دیکھتے مگر روز
روشن کی طرح اس کی تعبیر سامنے آجاتی۔ آپ غار حرا

میں تشریف لے رہے تھے عبادت کرتے اور وہاں کچھ روز رہتے اور
 لہجے پینے کی چیزیں لے جلتے۔ پھر حضرت خدیجہ کی طرف ۱۰۰۰ دینار
 لوٹے اور اسی طرح خود خوش کی چیزیں لے کر پھر پہلے پہلے یہاں پہنچے۔
 ان کے پاس سق اگیا جبکہ وہ غار صرا میں تھے یعنی ان کے پاس ایک
 فرشتے نے اُن کو کہہ کر پڑھیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
 میں نے اسے جواب دیا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ پھر اس نے
 بڑے کچھے دیا، یہاں تک کہ کچھے تکلیف دہ ہوئے۔ پھر اس نے
 کچھے چھوڑ کر کہا کہ پڑھیے۔ میں نے کہا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔
 یہاں تک کہ اس نے مجھے تیسری دفعہ دیا، اتنا کہ مجھے تکلیف دہ ہوئی
 ہوئے تھے۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا۔ اپنے رب کے نام کے ساتھ پڑھیے
 جس نے پیدا کیا..... تا مائد یقول (سورہ معلق، آیت ۱۰۰)۔ پھر اس نے
 آپ اس کے ساتھ کانپتے ہوئے حضرت خدیجہ کے پاس تشریف
 فرما ہوئے اور فرمایا کہ مجھے کہیں اڑھا دو، مجھے کہیں اڑھا دو،
 پس آپ کو کہیں اڑھا دیا گیا، یہاں تک کہ آپ کا ڈھکڑہا ڈھکڑا۔
 پھر فرمایا کہ اسے نہ سوجھا۔ مجھے کیا ہو گیا، اہل انہیں ساری بات
 بنائی۔ انہوں نے کہا کہ ایسا ہرگز نہیں بلکہ آپ کو خوش ہونا
 چاہیے، اللہ تعالیٰ آپ کو زیس نہیں ہونے دے گا کیونکہ آپ
 صلہ رحمی کرتے ہیں، بات سچی کہتے ہیں، سب کو بوجھا اٹھاتے ہیں
 مہمان کی تواضع کرتے ہیں اجدادہ حق کے اندر تشریف آئے
 دسے مصائب میں مدد کرتے ہیں۔ پھر حضرت خدیجہ آپ کو
 دقت، فوف بن العزیز بن قحی کے پاس لے گئے۔ وہاں کے
 چچا زاد بھائی اہل باپ کی طرف سے چچا بھی تھے، زمانہ جاہلیت میں
 یہ نصرانی ہو گئے تھے اور عربی لکھا کرتے تھے چچا انہوں نے انجیل
 کا عربی نسخہ کیا تھا، اللہ نے چاہا کہ یہ بت لوڑھے اہل ایمان تھے۔
 چچا پھر حضرت خدیجہ پر لے گیا، آپ چچا زاد بھائی، آپ بھتیجے کی بات
 سنیں، انہوں نے کیا دیکھا؟ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دیکھا
 تھا وہ انہیں بتایا۔ پس وہ دقت نے کہا کہ یہی تو وہ ناموس ہے جو حضرت کو
 پہنائل ہوا۔ اسے کاش میں اس وقت تک زندہ رہوں جب کہ تم
 آپ کو وطن سے نکالے گی۔ چچا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فَيَنْتَحَدُّثُ فِيهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ. اللَّيَالِي ذَوَاتِ
 الْحَدِّ دِيْتَرْدُ لِكُلِّكَ خَمْرٌ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ
 فَيَتَزَوَّدُ بِهَا لِيَتَلَبَّأَ حَتَّى فَيَجِدَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ
 حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَيَقُولُ قَقَالَ: اقْرَأْ، فَقَالَ
 لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقُلْتُ مَا أَنَا
 بِقَارِئٍ فَآخَذَنِي فَنَغْطِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ
 ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ
 فَآخَذَنِي فَنَغْطِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ
 ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ
 فَغَطَّيْتُ الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي
 فَقَالَ اقْرَأْ يَا سُوْرِيكَ الَّذِي خَلَقَ حَتَّى بَلَغَ مَا
 لَمْ يَكُنْ عَلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ زَمِلُونِي زَمِلُونِي
 فَرَمَلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْحُ فَقَالَ يَا خَدِيجَةُ
 مَا لِي وَآخِرُهَا الْخَيْرُ، وَقَالَ قَدْ خَشِيتُ عَلَى
 نَفْسِي، فَقَالَتْ لَهُ: كَلَّا الْبُشْرُ قَوْلَ اللَّهِ لَا يُخْزِيكَ
 اللَّهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ
 وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيِّنُ عَلَى
 نَوَائِبِ الْحَقِّ. ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى
 أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلٍ بْنِ أَسَدٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ
 بْنِ قُصَيٍّ، وَهُوَ ابْنُ عَدِيٍّ خَدِيجَةَ أَخُو أَبِيهَا، وَ
 كَانَ أَمْرًا تَنْصَرِفُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ
 الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ، فَيَكْتُبُ بِالْعَرَبِيَّةِ مِنَ الْإِنْجِيلِ
 مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدَا
 عِيٍّ فَقَالَتْ لَهَا بِبَيْتِ آئِي ابْنِ عَتَمٍ اسْمِعْ
 مِن ابْنِ أُخَيْلٍ. فَقَالَ وَمَا قَدَّمَ ابْنُ أُخَيْلٍ مَاذَا
 تَرَى؟ فَخَبَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
 رَأَى، فَقَالَ وَمَا قَدَّمَ هَذَا الثَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ
 عَلَى مُوسَى يَا لَيْسَ لِي فِيهِ مَا جَدُّ عَاكَوْنُ حَيًّا

کہا، کیا وہ مجھے نکالیں گے؟ وہ فرمے کہ ہاں، کوئی شخص یہ حق سے گریز نہیں کرے گا۔ آپ ﷺ نے اس کے ساتھ عدالت رکھی تھی، اگر میں آپ کا زمانہ پاتا تو بھر پور مدد کرتا۔ پھر پندرہ روز بعد مدینہ کا سفر اٹھال دیا اور مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات صدقہ پہنچا، جس میں شیخ و علم کی ہمیں خبریں پہنچیں، چنانچہ متعدد مرتبہ آپ ﷺ کی طرف سے خط لکھے۔ کہ یہاں سے خود کو گرا دیں، جب آپ ﷺ پہاڑ کی چوٹی پر اپنے آپ کو گرائے گئے، پھر پڑے تو حضرت جبریل دیکھائی دیتے اور کہتے:۔۔۔ اب میرے مصطفیٰ آپ ﷺ، تو اللہ تعالیٰ کے برحق رسول ہیں۔ اس سے جو خوش اضطراب ٹھنڈا ہوا، اتنا دل کو قرآن و احادیث و ایسے لوٹ آئے جو ابھی آپ ﷺ کی سلسلہ کچھ دنوں کے لئے بند ہونا تو آپ کی ایسی اضطرابی کیفیت تھی اور بسبب اسی الامارے کے آپ ﷺ پہاڑ کی چوٹی پر پڑے تھے تو حضرت جبریل اسی طرح آپ سے کہتے:۔۔۔ ابن عباس کا قول ہے کہ خالق الارواح سے دن کے وقت سورج کی روشنی اولیاد کے وقت پانچ چاندی کا چمکنا مراد ہے۔

نیک لوگوں کے خواب۔

ارشاد باری عز و جل: انہی نے سچا کہہ دیا اپنے رسول کا سچا خواب بیشک تم مرفوعہ مسجد حرام میں داخل ہو گے اگر اللہ تعالیٰ چاہے امن و امان سے اپنے رسول کے بال منڈاتے یا تم شواہت سے بے نوبہ۔ تو اس نے جانا جو تمہیں معلوم نہیں، تو اس سے پہلے ایک آنسو ایک آنسو والی فتح دیکھی (سورۃ الفتح، آیت ۲۷)۔

اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا خواب جو نیک آدمی دیکھتا ہے وہ نبوت کے چھ ایسے حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں

ابو سلمہ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حِينَ يُبْرِجُكَ قَوْمَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْحَى جِي هُمْ؟ فَقَالَ وَرَقٌ نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جِئْتُ بِهِ إِلَّا عَوْدِي وَإِنْ يُدْرِكُنِي يَوْمُكَ أَنْصُرَكَ نَصْرًا مُؤَدَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقٌ أَنْ تُؤْتِي ذِكْرًا لَوْحِي فَتَرَى حَتَّى يَخْرُبَ الْيَكِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينًا بَلَعْنَا حَرْبًا عَدَاوَةً مِرَارًا كَيْ يَتَرَدَّى مِنْ رُؤُوسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ، فَكُنَّا أَذْفَى بِذُرْمَاةِ جَبَلٍ لَكِي يَلْقَى مِنْهُ نَفْسٌ تَبْدَى لَهُ جَبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ حَقًّا، فَيَسْكُنُ لَذَلِكَ جَالِشُهُ وَتَقَرُّ نَفْسُهُ فَيُزْجِعُ، فَإِذَا طَالَتْ عَلَيْهِ فَتَرَى الْوَحْيَ عَدَا الْبَيْتِ ذَلِكَ، فَإِذَا أَذْفَى بِذُرْمَاةِ جَبَلٍ تَبْدَى لَهُ جَبْرِيلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، خَالِقُ الْأَرْضِيَّاتِ ضَوْءُ الشَّمْسِ وَالنَّهَارِ، وَضَوْءُ الْقَمَرِ بِاللَّيْلِ.

بِأَمَلِكِ رُؤْيَا الصَّالِحِينَ، وَقَوْلُهُ تَعَالَى: لَقَدْ صَدَّقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الْرُؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلَنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَمِينِينَ مُحْيِقِينَ رُؤُوسَكُمْ وَمُقْصِرِينَ لَا تَخَافُونَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذَلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا.

۱۸۷۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ.

بَابُ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ

۱۸۷۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برے خواب
شیطان کی جانب سے ہوتے ہیں۔

عبداللہ بن خباب کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری
رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب
تم میں سے کوئی خواب دیکھے جس کو وہ پسند کرتا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ
کی طرف سے ہے لہذا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور
اسے بیان کرے۔ اور اگر اس کے سوا ایسا خواب دیکھے جس کو
نہ پسند کرے تو وہ شیطان کی جانب سے ہے لہذا چاہیے کہ
اس کی بھلی سے پناہ مانگے اور اس کا کسی سے ذکر نہ کرے۔
تو وہ نقصان نہیں دے گا۔

اچھے خواب نبوت کا چھبالیس حصوں حصہ ہے یا نبوت
کے چھبالیس حصوں میں سے ایک حصہ۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب
شیطان کی طرف سے۔ جب برا خواب نظر آئے تو
چاہیے کہ اس سے پناہ مانگے اور بائیں جانب ہفت کاہ
دے تو وہ نقصان نہیں دے گا۔ اسی طرح بھلی بن کثیر
عبداللہ بن قتادہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ
نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت
کی ہے۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضرت عبادہ
بن ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مرد
مومن کا خواب نبوت کے چھبالیس حصوں میں سے ایک
حصہ ہوتا ہے۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

رُحْمَہُ یَزِدُّ نَفْسًا یَحْیٰی ہُوَ ابْنُ سَعْدِ بْنِ سَمْعَتٍ اَبَا
سَلَمَہُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ
عَلِیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّوْبَا مِنَ اللہِ وَالْحُلُو مِنَ
الشَّیْطَانِ.

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللہِ بْنُ یُوسُفَ حَدَّثَنَا
الْلیثُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی اَیُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ
خَبَّابٍ عَنْ ابْنِ سَعْدِ بْنِ الْخَدْرِیِّ اَنَّہُ سَمِعَ النَّبِیَّ
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ: اِذَا رَأٰی أَحَدُکُمْ
رُؤْیَا یُحِبُّہَا فَاتَّمَاہِ مِنَ اللہِ فَلِیَحْمَدَ اللہَ عَلَیْہَا
وَلِیُحَدِّثَ بِہَا اِذَا رَأٰی غَیْرَ ذَٰلِکَ مَتَّٰی کَرَّ
فَاتَّمَاہِ مِنَ الشَّیْطَانِ فَلِیَسْتَعِذَّ مِنْ شَرِّہَا وَلَا
یَذْکُرْہَا لِأَحَدٍ فَاتَّقِہَا کَ تَضَرُّکَ.

۱۸۶۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَعْدِ بْنِ الْخَدْرِیِّ اَنَّہُ سَمِعَ النَّبِیَّ
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ: اِذَا رَأٰی أَحَدُکُمْ
رُؤْیَا یُحِبُّہَا فَاتَّمَاہِ مِنَ اللہِ فَلِیَحْمَدَ اللہَ عَلَیْہَا
وَلِیُحَدِّثَ بِہَا اِذَا رَأٰی غَیْرَ ذَٰلِکَ مَتَّٰی کَرَّ
فَاتَّمَاہِ مِنَ الشَّیْطَانِ فَلِیَسْتَعِذَّ مِنْ شَرِّہَا وَلَا
یَذْکُرْہَا لِأَحَدٍ فَاتَّقِہَا کَ تَضَرُّکَ.

۱۸۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
عُثْمَانُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَہُ عَنْ اَبِی اَیُّوبَ
مَالِکٍ عَنْ عُبَادَہُ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ
سِتِّیۃٍ قُلُوبِیۃٍ جُزْءٌ اَمِنْ التَّوْبَةِ.

۱۸۶۶۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ قُرْعَنَہُ حَدَّثَنَا

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کامل کا خواب نبوت کے چھیا لیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔ اس کو ثابت، حمید، اسحاق بن عبد اللہ، شعیب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

عبد اللہ بن خطاب کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرما سنے ہوئے سنا: اچھا خواب نبوت کے چھیا لیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔

بشائیں۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبوت میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہا اس لئے منشرات کے عرض کی گئی کہ منشرات کیا ہیں؟ فرمایا کہ اچھے خواب۔

حضرت یوسف کا خواب۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: یاد کرو جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا: اے میرے باپ! میں نے گیارہ تارے، سورج اور چاند دیکھے، انہیں اپنے لئے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا، کہا: اے میرے بیٹے! اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا ورنہ وہ تیرے ساتھ کوئی مچال چلیں گے، بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے اور اسی طرح تجھے تیرا بچپن لے گا اور تجھے بانوں کا انجام نکال دے گا۔ اسی طرح گیارہ تارے، سورج اور چاند تیرے لئے گیارہ سوئے ہوئے ہیں۔ اسحاق بن یوسف کی بیشک تیرا رب علم و حکمت والا ہے (سورہ یوسف، آیت ۲۱)۔ نیز فرمایا: اے میرے باپ! اور میرے خواب کی تعبیر ہے بیشک اے میرے رب نے سچا کیا ہے شک

ابراہیم بن سعد عن الزہری عن سعید بن المسیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: رؤیا المؤمن جزء من ستة واربعة عشر جزءا ومن النبوة جزءا واحدًا ثابتًا ومحمداً اسحق بن عیوب اللہ وشعیب عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۸۷۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَنْزَلَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي حَارِثٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ۔

بَابُ الْمُبَشِّرَاتِ

۱۸۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ اَنْ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَوْ بَيَّنَّ مِنَ النَّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ، قَالُوا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ الرَّؤْيَا الصَّالِحَةُ۔

بَابُ رُؤْيَا يُوْسُفَ. وَقَوْلُهُ تَعَالَى اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيهِ يَا اَبَتِ اِنِّي رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اَبْتَهُمْ لِي سَاجِدِيْنَ. قَالَ يَاقُوْسُ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلٰى اِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوْا لَكَ كَيْدًا اِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ. وَكَذَلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِ يٰعْقُوْبَ كَمَا اَتَمَّتْهَا عَلٰى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ. وَقَوْلُهُ تَعَالٰى يَا اَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُؤْيَاىَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلْتُكَ رَاقِيًا حَقًّا وَقَدْ اٰخَسَنَ بِيْ اِذَا اَخْرَجْتَنِيْ مِنَ الْمِصْرِ وَجَاءَ

اس نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے قید سے نکالا اور آپ سب کو کافروں سے لے آیا بعد اس کے کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں ناجانی کوادی تھی۔ بیشک میرا رب جس بات کو چاہے آسان کرے بیشک وہی علم و حکمت والا ہے۔ اے میرے رب! تو نے مجھے ایک لفظ دی اور مجھے کچھ باتوں کا انجام پہنچا سکا یاد اے مسلمانوں و مہاجرین کے بنائے ولے! تو میرا کام بنائے والا ہے دنیا اور آخرت میں۔ مجھے مسلمانی کی حالت میں ٹھکانا ملا سے بلا جو نیرے قریب خاص کے لائق ہیں (سورہ یوسف آیت ۱۰۱-۱۰۲)۔ فاطمہ رو البیدیہ، والمبتدع، والمبارئ، والخلاق سب حضرت ابراہیم کا خواب۔ ارشاد ہوا ہانی ہے پھر جب وہ اسکے ساتھ کام کرنے کے قابل ہو گیا تو مکملے میرے بیٹے میں نے خواب دیکھا کہ میں تجھے ذبح کرتا ہوں۔ اب تو دیکھتے ہو کیا سچا ہے کہ کمالے میرے باپ! کیجیے جس بات کا آپ کو کم ہوتا ہے۔ مجھ نے جانا تو قریب ہے کہ آپ مجھے ابراہیم بن گئے۔ تو جب ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھی اور سچا باپ بیٹے کو ساتھ کے بن لیا، اس وقت کا حال یہ پوچھو اور ہم نے نہ فرمائی کہ اے ابراہیم! بیشک تو نے خواب سچا کر دکھایا۔ ہم اب سب ہی ملے جیتے ہیں نیکی کے والوں کو (سورہ صافات آیت ۱۰۲ تا ۱۰۵)۔ مجاہد کا قول ہے کہ اس کے یہ ارادہ کہ وہ دونوں نے تسلیم کر لیا ہوا نہیں حکم دیا گیا تھا، وثلاً اولیٰ بہت متعدد آدمیوں کا ایک ہی خواب دیکھنا۔

سالم بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ کچھ لوگوں کو شب قدر آخری سات راتوں میں دکھائی گئی اور کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ آخری دس راتوں میں ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسے آخری سات راتوں میں تلاش کیا کرو۔

قیدیوں، مفسدوں اور مشرکوں کے خواب۔ ارشاد ہوا ہانی ہے اور اس کے ساتھ قید خانے میں دو جوان داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک بولا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں شراب پھونکتا ہوں اور دوسرا بولا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میرے سر پر کچھ روٹیاں ہیں جن میں سے پرندے کھاتے ہیں۔ میں نے ان کی تعبیر بتائی۔

يَكُونُ مِنَ الْبُذُورِ مِنْ بَعْدِ أَنْ تَنْزِعَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ أَخَوَتِي إِنْ رَبِّي لَطِيفٌ لِمَا يَشَاءُ إِنَّ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ رَبِّ قَدْ أَقَمْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ فَاطِرَ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيَّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَتُوقِي مُسْلِمًا وَالْحَقْنِي بِالْقُرْآنِ فَاطِرَ الْبَدِيعِ وَالْمُبْدِعِ وَالْبَارِئِ وَالْقَائِلِ وَاحِدٌ مِنَ الْبُذُورِ بَادِيَةٌ

بَابُ رُؤْيَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى: فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَى قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ وَنَادَيْتَا أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ فَسَدِّ صَدْرَكَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ قَالَ مُجَاهِدٌ: أَسْلَمَا سَلَّمَا مَأْمُودًا وَتَلَّهُ: دَضَعَهُ وَجْهَهُ بِالْأَرْضِ

بَابُ التَّوَاتُؤِ عَلَى الرُّؤْيَا ۱۸۷۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّكَ مَأْمُودًا لَكِنَّكَ الْقُدْرُ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ وَأَنَّكَ لَسَأْمُودًا أَكْهَابِي الْعَشْرَةَ الْأَوَاخِرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَيْسَ هِيَ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ

بَابُ رُؤْيَا أَهْلِ الشُّجُونِ وَالْفَسَادِ وَالشَّرِّ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: وَدَخَلَ مَعَهُ السُّجُونِ فَيَبَّيَّنَ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَأَيْتُ أُعْصِدُ جَبْرًا وَكَانَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَأَيْتُ أُسْمِلُ قَوْقُوسِي خَبْرًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ يَنْتَعِبُ بَنَاتُ دَيْلِهِ إِنَّا شَرَّاكَ

مِنَ الْمُحْسِنِينَ . قَالَ لَا يَأْتِيَنَّكَ طَعَامٌ تُزَوِّجَانِ
 الْإِنْبَاءُ تَكْمَلُ بِمَا دُوِيْلُهُ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَنَّكَ مَا ذَلِكُمْ
 مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ
 بِاللَّهِ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ . وَاتَّبَعْتُ
 مِلَّةَ آبَائِي لِمَّا هَيَّأَ لِي سَعَاةٌ وَيَعْقُوبُ مَا
 كَانَ لَنَا أَنْ نَشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْءٌ ذَلِكَ مِنْ فَضْلِ
 اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلَئِنْ أَكْثَرَ
 النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ . يَا صَاحِبِي السَّجِينِ
 أَرَبَابٌ مُتَتَفِرِّقُونَ ؟ قَالَ الْفَضِيلُ لِبَعْضِ
 الْإِنْبَاءِ . يَا عَبْدَ اللَّهِ أَرَبَابٌ مُتَتَفِرِّقُونَ خَيْرٌ
 أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ مَا نَعْبُدُكَ مِنْ دُونِهِ
 إِلَّا أَسْمَاءَ سَتَمِئْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ
 اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ إِنْ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ أَلَّا
 تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَئِنْ
 أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ . يَا صَاحِبِي السَّجِينِ
 أَحَدٌ كَمَا فَيَسْبِقُ رَبِّكَ خَيْرًا أَمْ الْآخِرُ فَيَصْبِرُ
 فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَأْسِهِ فَفُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي
 فِيهِ تَسْتَفْتِي . قَالَ الَّذِي فِي هَٰذَا أَمْرٌ نَاجٍ
 مِنْكُمْ أَدْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ فَأَنْسَاهُ الشَّيْطَانُ
 ذِكْرَ رَبِّهِ فَلَيْتَ . فِي السَّجِينِ بَضْعٌ سَوِيَّةٌ . وَ
 قَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَى سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ
 سَبْعُ عِجَافٍ وَسَبْعَ سُنبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ
 يَبْسُتُ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ إِنْ كُنْتُ
 لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ . قَالُوا أَتَغَاثُ أَحْلَامٍ وَمَا
 تَحْنُ بِتَاوِيلٍ الْأَحْلَامُ رِيحُ الْيَمِينِ . وَقَالَ الَّذِي
 نَحْنُ مِنْهُمْ مَاذَا ذَكَرْتَ بَعْدَ امْتِنَانٍ أَنَا أُيْتِمُّكُمْ
 بِتَاوِيلِهِ فَارْمِ لُونِ . يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ
 أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعُ
 عِجَافٍ وَسَبْعِ سُنبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَبْسُتُ

بیشاں ہم آپ کو نیکو کام دیکھتے ہیں۔ یوسف نے کہا کہ جو کھا نا نہیں بلا کرنا
 ہے وہ تمہارے پاس نہ آئے پائے گا کہ میں اس کی تعبیر اس کے آنے سے
 پہلے نہیں بتا دوں گا۔ یہ ان علوم میں سے ہے جو مجھے میرے رب نے
 سکھایا ہے۔ بیشک میں نے ان لوگوں کا دین نہ مانا جو اس پر ایمان نہیں
 لاتے اور وہ آخرت کے منکر ہیں اہل دین نے اپنے باپ دادا اہل ایمان اور
 اسحاق اور یعقوب کا دین اختیار کیا ہمیں حق نہیں پہنچتا کہ کسی چیز کو اللہ کا
 شریک ٹھہرائیں۔ یہ اللہ کا ایک فضل ہے ہم پر اور لوگوں پر مگر اکثر لوگ شکر
 نہیں کرتے۔ اے میرے قید خانے کے دونوں ساتھیو! کیا جلد ہمدردی
 اچھے یا ایک اللہ جو سب پر غالب ہے ہم اس کے سوا کون سے پوجتے مگر
 نام جو ہم نے اور تمہارے باپ دادا نے تلاش لئے ہیں، انہی نے ان کی
 کوئی شے نہیں اتاری یہ ہم نہیں مگر اللہ کا۔ اس نے فرمایا کہ اس کے سوا کسی
 کو نہ پوجو یہ سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اے قید خانے
 کے دونوں ساتھیو! تم میں ایک تو اپنے بادشاہ کو شرب چلائے گا۔ یہا
 دوں اور وہ سولی دیا جائے گا تو میرے اس کامر کھاؤں گے۔ حکم ہو چکا
 اس بات کا جس کا تم سوال کرتے تھے اور یوسف نے ان دونوں میں
 یہانی پاتا ہوا سمجھا اس سے کہا کہ اپنے بادشاہ کے پاس میرا ذکر کرنا
 تو شیطان نے اُسے بھلا دیا کہ اپنے بادشاہ کے سامنے یوسف کا ذکر
 کرے۔ تو یوسف بھی برسرِ اہل دین حاکم میں رہا اور بادشاہ نے کہا کہ
 میں نے خواب دیکھا ہے کہ سات موٹی گائیں سات دبلی گایوں کو کھا رہی
 ہیں اور سات بالیں ہری اور دوسری سات سوکھی۔ اسے دہرا ہوا
 میرے خواب کا جواب دو، اگر تمہیں خواب کی تعبیر آتی ہو۔ بولے پریشان
 خواب میں اہل دین خواب کی تعبیر میں جلتے، اور بلاوہ جو ان دونوں میں
 سے بچا تھا اور ایک مدت بعد اسے یاد آیا۔ میں نہیں اس کی تعبیر نہاں
 گا لہذا مجھے بھیجو۔ اے یوسف! اے صدیق! ہمیں تعبیر دیجیے سات
 فریہ گایوں کی جنہیں سات دبلی گائیں کھاتی ہیں اور سات ہری بالیں وہ
 دوسری سات سوکھی۔ شاید میں لوگوں کی طرف لوٹ جاؤں اے ایدوہ
 اکاہ ہوں۔ کہ تم کھیتی کر دے سات، برس نگانا تو جو کاٹو اسے اس کی بال
 میں بہنے دو مگر تھوڑا کہ جتنا کھا لو پھر اس کے بعد سات سخت برس آئیں
 گے کہ کھا جائیں گے جو تم نے ان کے لئے پہلے جمع کر رکھا تھا مگر تھوڑا

نبوت کے چھیلیر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی جانب سے۔ اگر کوئی ایسی چیز دیکھے جس کو وہ ناپسند کرے تو تین مرتبہ بائیں جانب نمٹکا دے اور شیطان سے پناہ مانگنی چاہیے تو وہ خواب نقصان نہیں دے گا اور شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھے دیکھا تو یقیناً اس نے حق کو دیکھا۔ اسی طرح یونس اور زہری کے بھتیجے نے روایت کی ہے۔

عبداللہ بن خطاب کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے مجھے دیکھا تو اس نے حقیقت میں مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

امات کو خواب دیکھنا اس کو حضرت بکرہ نے روایت کیا۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے کلام کی کنجیاں عطا فرمائی گئیں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی اور میں رات کے وقت سویا ہوا تھا جبکہ میرے پاس زمین کے خرالوں کی کنجیاں لائی گئیں، یہاں تک کہ میرے ہاتھ پر مدد دی گئیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو چلے گئے اور آپ حضرات ان خرالوں کو منتقل کر رہے ہیں۔

ت: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۹۰۰ اور ۲۱۳۵ میں بھی موجود ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے رمی کی کنجیاں

فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَخَيَّلُ بَنِي وَرُؤْيَا الْمُتَوَكِّلِينَ جَزَاءً مِنْ سِتْرَةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا آمِنَ التَّوَكُّلِ.

۱۸۸۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفِثْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا لَا تَكْهُرُهُ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَزَايَا بَنِي.

۱۸۸۴ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَأَى شَيْئًا فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ تَابَعَهُ يُونُسُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ.

۱۸۸۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ رَأَى شَيْئًا رَأَى الْحَقَّ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَكَلَّمُ بَنِي.

بَابُ رُؤْيَا اللَّيْلِ رَوَاهُ سَلَمَةُ

۱۸۸۶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذَرِ الْعَجَلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطُّفَاوِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُعْطِيتُ مَقَاتِلَتِي الْعَلَكِ وَبُصْرَتِي بِالرُّعْبِ وَبَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ الْهَارِحَةُ إِذَا أُتِيتُ بِمَقَاتِلَتِي خَذَأَيْنِ الْأَرْضِ حَتَّى وَضَعَتْ فِي نَبِيٍّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَتَقَلَّبُونَ.

عطا فرمادی گئی ہیں۔ معلوم ہوا کہ پروردگار عالم نے آپ کو زمین کا مالک بنا رکھا ہے۔ یہ مجازی اور عطائی ملکیت ہے ورنہ حقیقی مالک تو خدا کے سوا کوئی نہیں اور نہ کوئی ہو سکتا ہے۔ ہاں یہ عطائی ملکیت کے لیے ہی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے محبوب! اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ہم نے تمہیں کوثر عطا فرمادیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خدا داد اختیارات کا انکار کرنا خدا کی دین کا منکر ہونا ہے اور اس کا سبب عداوت رسول کے سوا اور کیا ہے؟ ہمارے ذوالنہد رسول دشمنی کی بیماری سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے اور اپنی دین کا منکر ہونے سے بھی بچائے، آمین۔

۱۸۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

نازع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے رات کے وقت کعبۃ اللہ کے پاس خواب دکھایا گیا۔ پس میں نے ایک گندمی رنگ کے آدمی کو دیکھا جیسے قرآن گندمی رنگ کے خوبصورت آدمی کو دیکھتے ہو۔ اس کے بڑے خوبصورت کیسوتھے جیسے خوبصورت تم نے کسی آدمی کے دیکھے ہوں۔ اس نے سنگی کی ہوئی مٹی اور پانی ٹپک رہا تھا۔ وہ دو آدمیوں کا سہارا لے ہوئے یا دو آدمیوں کے کندھوں کا سہارا لے ہوئے عاتہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ پس میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے، کہا گیا کہ یہ حضرت مسیح ابن مریم ہیں۔ پھر میں نے ایک ٹھکڑے پالے باؤں والے آدمی کو دیکھا جو دھڑکی آٹھ کے کانٹا گواہ پھولا ہوا لنگور تھی میں نے سوال کیا کہ یہ کون ہے؟ چنانچہ کہا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ

عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ آج رات مجھے خواب دکھایا گیا ہے اور ساری حدیث بیان کی۔ اسی طرح سلیمان بن کثیر اور نہ ہری کے بھتیجے اور سفیان بن حسین نے نہ ہری، عبید اللہ، حضرت ابن عباس یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ شعیب، اسحاق بن یحییٰ، نہ ہری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور عمر پہلے اس کی سند بیان نہیں کیا کرتے تھے لیکن بعد میں کرنے لگے۔

مَا لَكَ عَنْ تَأْخِيرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أُرِيتُ اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا أَدْمَرَ كَأَحْسَنَ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ مِنْ أَدْمَرَ لَرَجُلٍ لَيْلَةً كَأَحْسَنَ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ مِنَ اللَّيْلِ قَدْ رَجَلَهُ فَتَقَطَّ مَا مَعَهُ مَتَكُفُّ عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاقِبِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا أَقِيلَ الْمَسِيرُ بْنُ مَرْيَمَ شَقَرًا أَنْ يَرْجُلَ جَعْدٌ قَطَطٌ أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عَيْنٌ طَائِفَةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا أَقِيلَ الْمَسِيرُ الدَّجَالُ

۱۸۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكْمَانَ عَنْ أَبِي الْكَرْبِ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي شَرِبَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ أُرِيتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ وَسَأَقِ الْحَدِيثَ وَكَأَنَّكَ سَلِيمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَأَبْنُ أَخِي الزُّهْرِيُّ وَسَفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَوْ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعَيْبٌ وَاسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَعَهُ كَالْيَسِيدِ كَأَنَّ حَاشِي كَانَ بَعْدُ

دن کے وقت خواب دیکھنا۔

ابن عون نے ابن کثیر سے روایت کی کہ دن کا خواب بھی رات کے خواب کی طرح ہے۔

اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ام حرام بنت ملحان کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے

اور وہ حضرت عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ پس ایک روز آپ ان کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے کھانا کھلایا اور وہ آپ کے سر مبارک کو سہلانے لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند آگئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو آپ سانس رہے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا فرمایا کہ مجھے میری امت کے کچھ لوگ دکھائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں اور اس سمندر کے سینے پر اس طرح سوار ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر یا بادشاہوں کی طرح جو تختوں پر ہوں۔ یہ اسحاق راوی کا شک ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شمار فرمائے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی اور سر نہ کر سکتے تھے تب بیدار ہوئے تو سانس تھپتھپانے لگا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا فرمایا کہ مجھے میری امت کے کچھ لوگ دکھائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں پھر اسی طرح فرمایا جیسے پہلے فرمایا تھا ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھ میں شمار فرمائے فرمایا کہ تم پہلے گردہ میں ہو پس یہ حضرت عبادہ بن ابوسفیان کے زمانہ میں سمندری جہاز پر سوار ہوئے اور جب سمندر سے باہر نکلیں تو ابی سواد کی سے گر کر جان بحق ہو گئیں۔

عورتوں کا خواب دیکھنا۔

ابن شہاب نے عمار بن زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ انصار کی ایک عورت حضرت ام العلاء رضی اللہ عنہا جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، انہوں نے بتایا کہ مجاہدین کو قرعہ اندازی کے ذریعے تقسیم کیا گیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان بن مظعون ہمارے حصے

باب ۱۸۸۹ رؤیایا للرجال

عَوْنِ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، رُؤْيَا الشَّهَائِرِ مِثْلَ رُؤْيَا النَّبِيِّ -

۱۸۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ إِمْحَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ ابْنِ طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ

حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ دَكَائَتْ تَحْتَ عِبَادَةِ ابْنِ

الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَطَاعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ

تَقْلِي رَأْسَهُ فَتَأَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا

يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي

عُرِضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ

هَذَا الْبَحْرَ مُلُوكًا عَلَى الْأَسْرَةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ

عَلَى الْأَسْرَةِ شَبَّكَ إِمْحَانُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ

اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهُمَا رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ

ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يَضْحِكُكَ

يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ

غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلِ قَالَتْ

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ

قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبْتَ الْبَحْرَ فِي زَمَانٍ

مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا

جِئْتَ حَرَجًا مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكْتَ -

باب ۱۸۹۰ رؤیایا للنساء

۱۸۹۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفْرِ حَدَّثَنَا

الْأَشْجَثُ حَدَّثَنَا عَقِيلُ بْنُ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي

خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ بَيْنَ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ أُمُّ رَأْسٍ

مِنَ الْأَنْصَارِ بَايَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

میں آئے اور ہم نے انہیں اپنے گھروں میں اتارا۔ چنانچہ وہ اس بیماری میں
جنگل ہو گئے جس میں انہوں نے وفات پائی تھی جب غسل دے کر انہیں
ان کے گھروں کا کفن پہنا دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شریعت
لے آئے۔ پس میں نے کہا کہ اے ابوسائب! آپ پر اللہ کی رحمت ہے میں گواہی
دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندگی عطا فرمائی ہے۔ پس رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں زندگی
عطا فرمائی ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میرا آپ پر قربان
اللہ تعالیٰ اور کس کو زندگی دے گا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ یہ تو خدا کی قسم وفات پا گئے اور خدا کی قسم میں ان کے لئے بھلائی
کی امید رکھتا ہوں لیکن قسم ہے خدا کی کہ اپنی عقل سے تو میں بھی نہیں
جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے
گا۔ پس انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم! اس کے بعد میں کسی کی تعریف
نہیں کروں گی۔

ابو ایمن شعیب نے زہری سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا
میں اپنی عقل سے نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ کیا کیا جائے گا تو وہ فرمائی ہیں کہ مجھے اس
بات کا سرچ ہوا تو میں سو گئی۔ پس میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت عثمان کے لئے
ایک شہر بنایا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی
تو آپ نے فرمایا: یہ ان کا عمل ہے۔

مجھے خواب شیطان کی طرف سے ہیں جو ایسا
دیکھے تو بائیں جانب ہنسنے کا روئے اور اللہ تعالیٰ سے
پناہ مانگے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی اور شہسواروں
کے تھے۔ ان کا بھان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
فرمانے ہوئے سنا کہ چھ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور بڑا خواب
شیطان کی جانب سے ہے جب تم میں سے کسی کو خواب پریشان نظر آئے
جس کو وہ ناپسند کرتا ہو تو بائیں جانب ہنسنے کا روئے کرنا چاہیے
اور اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیے تو وہ نقصان
نہیں دے گا۔

وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ أَنَّهُمْ اقْتَسَمُوا الْمَهَاجِرِينَ
فَرَعَةً قَالَتْ فَطَارَ لَنَا عَثْمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ وَ
أَنْزَلَنَا فِي أَبِيَاتَا فَرَجَعَهُ وَجَعَهُ الَّذِي تَوَفَّى
فِيهِ فَلَمَّا تَوَفَّى عِيسَى دُكِّنَ فِي أَثْوَابٍ دَخَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحِمَهُ
اللَّهُ عَلَيْكَ أبا السَّائِبِ فَتَرَاهَا دَفِي عَلَيْكَ لَقَدْ
أَكْرَمَكَ اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمَهُ؟ فَقُلْتُ
يَا بِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللَّهُ؟ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هُوَ فَوَاللَّهِ
لَقَدْ جَاءَهُ الْيَعْنِي، وَاللَّهُ إِنِّي لَا رَجُؤَ لَهُ الْخَيْرُ،
وَاللَّهُ مَا أَذْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا أَذْهَبُ عِلِّي
فَقَالَتْ: وَاللَّهِ لَا أَسْأَلُ بَعْدَهُ أَحَدًا أَبَدًا

۱۸۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ يَهْدِي هَذَا وَقَالَ مَا أَذْرِي مَا يَنْفَعُ
يَهْ قَالَتْ وَاخْتَرْتَنِي فِيمَنْ قَدَرْتُ لِعُثْمَانَ
عَيْنًا تَجِدُنِي فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَلِكَ عَمَلُهُ

بِأَنَّكَ الْخُلُومُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا
حَلَمَ فَلْيَصُصْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَسْتَعِذْ
بِاللَّهِ عَذْرَ وَجَلَّ

۱۸۹۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الثَّوَالِثُ
عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ
أَبَا قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُرْسَانِهِ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّؤْيَا
مِنْ اللَّهِ وَالْخُلُومُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا أَحْكَمَ
أَحَدُكُمْ الْخُلُومَ يَكْرِهُهُ فَلْيَصُصْ عَنْ يَسَارِهِ
وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْهُ فَلَنْ يَضُرَّكَ

باب ۱۲۱۱ الدین

۱۸۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ
أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي حَنْبَلٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بَيْنَنَا أَنَا وَآجِرُ
بِقَدْرٍ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى رَأَيْتُ
لَا رِيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَظْفَارِي لَمْ أُعْطِ فَضْلِي
يَعْنِي عَمْرًا لَوْ أَنَا أَوْلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمُ

ف: اس حدیث اور اس سے اگلی میں ہے کہ خواب کے اندر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ سے بھرا ہوا پیالہ پیش کیا گیا۔ آپ نے خوب سیر ہو کر نوش فرمایا اور بچا ہوا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عنایت فرما دیا۔ حاضرین بارگاہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اس سے علم مراد ہے۔ معلوم ہوا کہ امت محمدیہ میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علمی شان بہت بلند و بالا ہے کہ انھیں خاص الخاص علوم میں سے بھی حصہ مل گیا۔ اسی طرح حدیث ۱۸۹۵ اور ۱۸۹۶ میں آپ کے ایک خواب کا ذکر ہے کہ بعض صحابہ کرام کے دینی درجات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی قمیصوں کی شکل میں دکھائے گئے جبکہ ان سب میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دینی لحاظ سے افضل و اعلیٰ اور بلند بالا دکھائے گئے ذلک فضل اللہ یؤتیه من یشاء۔

باب ۱۲۱۲ اِذَا جَرَى الدِّينُ فِي اطْرَافِهِ اَوْ اطْرَافِ بَيْتِهِ

۱۸۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ حَدَّثَنِي حَمْرَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ
سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَنَا أَنَا وَآجِرُ
أُتِيتُ بِقَدْرٍ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى رَأَيْتُ
الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَظْفَارِي فَأُعْطِيتُ فَضْلِي عَمْرًا
بُنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ فَمَا أَوْلَتْ ذَلِكَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ الْعِلْمُ

باب ۱۲۱۳ التَّمْيِصُ فِي الْمَتَامِرِ

۱۸۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ

دودھ دیکھنا۔

حمزہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں سویا ہوا تھا تو میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا۔ پس میں نے اس میں سے پیالیاں تک کہ اس کی سیرابی میرے ناخنوں سے بھی نکلنے لگی۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر کو دے دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا کہ علم۔

پیالہ پیش کیا گیا۔ آپ نے خوب سیر ہو کر نوش فرمایا اور بچا ہوا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عنایت فرما دیا۔ حاضرین بارگاہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اس سے علم مراد ہے۔ معلوم ہوا کہ امت محمدیہ میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علمی شان بہت بلند و بالا ہے کہ انھیں خاص الخاص علوم میں سے بھی حصہ مل گیا۔

اسی طرح حدیث ۱۸۹۵ اور ۱۸۹۶ میں آپ کے ایک خواب کا ذکر ہے کہ بعض صحابہ کرام کے دینی درجات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی قمیصوں کی شکل میں دکھائے گئے جبکہ ان سب میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دینی لحاظ سے افضل و اعلیٰ اور بلند بالا دکھائے گئے ذلک فضل اللہ یؤتیه من یشاء۔

جب دودھ پیتے سے اپنے اطراف یا ناخنوں میں بھی سیرابی دیکھ۔

حمزہ بن عبد اللہ بن عمر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس پیالے میں دودھ لایا گیا۔ پس میں نے پیالیاں تک کہ اس کی سیرابی میرے ناخنوں سے نکلنے لگی۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب کو دے دیا۔ جو گردہ بیٹھے ہوئے تھے وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا کہ علم۔

خواب میں قمیص دیکھنا۔

ابو امامہ بن سہل نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا میں سویا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں اور وہ قمیص پہنے ہوئے ہیں۔ بعض کی قمیص تو سینے تک تھی اور بعض کی اس سے نیچی۔ جب عمر بن خطاب میرے پاس سے گزرے تو ان کی قمیص گھسٹ رہی تھی۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا کہ دین۔

خواب میں قمیص گھسٹتی ہوئی دیکھنا۔

ابو امامہ بن سہل کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں سو رہا تھا تو میں نے لوگوں کو دیکھا جو مجھ پر پیش کئے جا رہے تھے اور ان کے اوپر قمیصیں تھیں۔ پس ان میں سے کسی کی تو سینے تک تھی اور بعض کی اس سے کم و پیش اور جب عمر بن خطاب کو میرے سامنے پیش کیا گیا تو وہ اپنی قمیص کو گھسٹ رہے تھے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ اس سے کیا مراد ہیں؟ فرمایا کہ دین۔

خواب میں سبزی یا سبز باغ دیکھنا۔

محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ قیس بن عبادہ نے فرمایا میں اس مجلس میں تھا جس میں حضرت سعد بن مالک اور حضرت ابن عمر بھی تھے تو وہاں سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ گزرے تو لوگوں نے کہا یہ آدمی اہل جنت سے ہے۔ میں نے کہا کہ لوگوں نے یہ کہل ہے۔ کہا سبحان اللہ! لوگوں کو ایسی بات نہیں کہنی چاہیے جس کا انہیں علم نہ ہو۔ میں نے خواب میں ایک ستون دیکھا جو کسی سرسبز شاخ باغ میں دکھا ہوا ہے اور اس میں نصب کر دیا گیا۔ اس کی چوٹی پر کنڈا اور نیچے ایک ملازم ہے۔ منصف اور المنصف دونوں انوٹیف سے ہیں۔ مجھ سے کہا گیا کہ چڑھو! پس میں چڑھایا تاکہ کہ میں نے اس کنڈے کو جا پکڑا۔ پس میں نے رسول اللہ صلی

ابن شہاب قال حدثني أبو أمامة بن سهل أنه سمع أبا سعيد الخدري يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: بيئنا أنا نأثمكم رأيت الناس يجرمون علي وعلىهم قمص منبأ ما يبلغ الشدي ومنها ما يبلغ دون ذلك ومد علي عمر بن الخطاب وعليه قميص يجتره قالوا ما أولت يا رسول الله قال الدين.

باب ۱۰۹۶ الجتر القميص في المنام

۱۰۹۶ حدثنا سعيد بن عفير حدثني الليث حدثني عقيل عن ابن شهاب أخبرني أبو أمامة بن سهل عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: بيئنا أنا نأثمكم رأيت الناس عرجضوا علي وعلىهم قمص فمنها ما يبلغ الشدي ومنها ما يبلغ دون ذلك وعرض علي عمر بن الخطاب وعليه قميص يجتره قالوا فما أولته يا رسول الله قال الدين.

باب ۱۰۹۷ الخضر في المنام والروضة الخضراء

۱۰۹۷ حدثنا عبد الله بن محمد الجعفي حدثنا أحمد بن محمد بن عمار قال حدثنا أحمد بن خالد عن محمد بن سيرين قال قال قيس بن عباد كنت في حلقية فيها سعد بن مالك وابن عمر فمر عبد الله بن سلام فقالوا هدا رجل من أهل الجنة، فقلت له إنا نأثمكم قالوا كذا قال سبحانه الله ما كان ينبغي لهم أن يفسدوا ما ليس لهم به عزم إنا نأثمكم كائنهم أو وضع في روضة خضراء فنصب فيها دفة رأسيها عذرة وفي أسفلها منصف والينصف

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اس خواب کو عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبد اللہ بن سلام (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جب وفات پائیں گے تو دین کے گنڈے کو مضبوطی سے پھٹا سے ہوئے ہوں گے۔

خواب میں عورت کا چہرہ کھولنا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے تم خواب میں دو مرتبہ دکھائی گئیں کہ ریشمی کپڑے کے اندر تمہیں ایک آدمی نے اٹھایا ہوا تھا۔ پھر وہ کہتا ہے کہ یہ آپ کی بیوی ہیں۔ میں نے اس کے اوپر سے کپڑا ہٹا کر دکھا تو وہ تم تھیں۔ پس میں کہتا ہوں کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو ہو کر رہے گا۔

خواب میں ریشمی کپڑے دیکھنا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے تم دو مرتبہ خواب میں دکھائی گئیں۔ کہا گیا کہ کیا آپ ان سے شادی کریں گے؟ پہلی دفعہ دیکھا کہ فرشتے نے تمہیں ریشمی کپڑے میں اٹھایا ہوا ہے۔ میں نے کہا کہ منہ کھول دو۔ اس نے کھول دیا تو تم تھیں۔ پس میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو ہو کر رہے گا۔ پھر دوسری مرتبہ مجھے تم دکھائی گئیں تو فرشتے نے تمہیں ریشمی کپڑے میں اٹھایا ہوا تھا۔ میں نے کہا کہ منہ کھول دو۔ اس نے کھول دیا تو وہ تم تھیں۔ پس میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو ہو کر رہے گا۔

ہاتھ میں گنجیاں دیکھنا۔

سعید بن سب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا مجھے جامع کلمات کے ساتھ بمعوث فرمایا گیا۔ بے ادبہ عیب کے ساتھ میری مدد فرمائی گئی ہے اور میں سویا ہوا تھا کہ زمین کے خزانوں کی گنجیاں میرے پاس لائی گئیں۔ محمد نامی کسی بزدل کا قول ہے کہ مجھ تک یہ بات

أَبُو صَيْفٍ، فَقِيلَ إِنْ قَدْ فَدَقِيتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُوتُ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ أَخَذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى.

باب ۹۸ کشف المرآة في المنام.

۱۸۹۸۔ حَدَّثَنَا عُكَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُرِيْتُكَ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ إِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكَ فِي سَرَقَةٍ حَرِيرٍ يَقُولُ هَذِهِ أَمْرَاتُكَ فَانْكِسِفْهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَاقُولِي إِنَّ تَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُنْضِيه.

باب ۹۹ ثياب الحرير في المنام.

۱۸۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْبَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُرِيْتُكَ قَبْلَ أَنْ تَزُوجَكَ مَرَّتَيْنِ رَأَيْتُ الْمَلَكَ يَحْمِلُكَ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقُلْتُ لَهُ الْكَيْفَ فَكَشَفَ فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَقُلْتُ إِنَّ تَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُنْضِيه ثُمَّ أُرِيْتُكَ يَحْمِلُكَ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقُلْتُ الْكَيْفَ فَكَشَفَ فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَقُلْتُ إِنَّ تَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُنْضِيه.

باب ۱۰۰ المفاتيح في اليد.

۱۹۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلُ بْنُ أَبِي شَرِبَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُ يُرَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يُؤْتَى بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَلُصِقَتْ بِالرُّعْبِ وَبَيِّنَاتُ أَنْ

بہنچی ہے کہ جو اجماع اکلم سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بہت سے امور یعنی لمبے چوڑے مضامین جو پہلے کتابوں میں سماتے تھے اور ہونے ایک دو باتوں کے متعلق تھے، وہ آپ کے لئے جمع فرما دیئے تھے۔

خواب میں کُتدہ یا حلقہ پکڑ کر لکھنا۔

عبداللہ بن محمد، ازہر ابن عون۔ خلیفہ، معاذ ابن عون، محمد، قیس بن عباد، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ گویا میں ایک باغ میں ہوں اور باغ کے درمیان میں ایک ستون ہے جس کی چوٹی پر ایک کُتدہ ہے مجھ سے کہا گیا کہ اس پر چڑھو، میں نے کہا کہ مجھ میں تو اتنی طاقت نہیں۔ پھر میرے پاس ایک ملازم آیا تو اس نے میرے کپڑے سلجھائے تو میں چڑھ گیا اور میں نے کُتدہ سے کو پکڑ لیا۔ جب میں بیدار ہوا تو کُتدہ میں نے پکڑا ہوا تھا پھر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خواب بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ باغ تو اسلام کا باغ ہے اور وہ ستون بھی اسلام کا ستون ہے اور وہ کُتدہ مضبوط کُتدہ ہے یعنی آخری وقت تک تم اسلام کو ہمیشہ پکڑے رہو گے۔

اپنے نیکی کے نیچے نیچے کے ستون

دیکھنا۔

خواب کے اندر کرب دیکھنا، جنت میں داخل ہونا۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ دُشٹی کپڑے کا ایک ٹکڑا میرے ہاتھ میں ہے۔ میں جنت کے جس مکان میں جانا چاہتا ہوں وہ اسی کے اندر مجھے اُٹا کر لے جاتا ہے۔ پس میں نے حضرت حفصہ سے یہ واقعہ بیان کیا۔ حضرت حفصہ نے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارا بھائی نیک آدمی ہے یا یہ فرمایا کہ عبداللہ نیک آدمی ہے۔

ثَابِتٌ أُتِيَتْ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَمْوَالِ فَوُضِعَتْ فِي يَدَيْهِ، قَالَ مُحَمَّدٌ وَبَلَغَنِي أَنَّ جَوَامِعَ الْكَلِمِ أَنَّ اللَّهَ يَجْمَعُ الْأُمُورَ الْكَثِيرَةَ الَّتِي كَانَتْ تَكْتَبُ فِي الْكُتُبِ قَبْلَهُ فِي الْأَمْرِ الْوَاحِدِ وَالْأَمْرَيْنِ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ.

بَابُ التَّعْلِيْقِ بِالْعُرْوَةِ وَالْحَلْقَةِ

۱۹۰۱. حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّادٍ أَنَّ اللَّهَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَنَّهُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ح وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مَعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَدٍّ م قَالَ: رَأَيْتُ كَأَنِّي فِي الرَّوْحَةِ وَسَطَ الرَّوْحَةِ عُمُودُ فِي أَعْلَى الْعُمُودِ عُرْوَةٌ فَقِيلَ إِنَّهُ قُلْتُ لَا أَسْتَطِيعُ فَأَتَانِي وَصِيفٌ خَرَجَ ثِيَابِي فَرَقِيتُ فَأَسْتَمْسِكُ

بِالْعُرْوَةِ فَأَنْتَبِهْتُ وَأَنَا مُسْتَمْسِكٌ بِهَا فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْحَةُ رَوْضَةُ الْإِسْلَامِ وَذَلِكَ الْعُمُودُ عُمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوَثْقَى لَا تَذَالُ مُسْتَمْسِكًا بِهَا إِلَّا سَلَامٌ حَتَّى تَمُوتَ

بَابُ عُمُودِ الْفُسْطَاطِ تَحْتَ

وَسَادَتِهِ

بَابُ الْإِسْتَبْرَاقِ وَدُخُولِ الْجَنَّةِ فِي الْمَنَامِ

۱۹۰۲. حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا دُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي فِي يَدَايِ سَرَقَتَيْنِ حَبِيرٍ لَا أَهْوِي بِمَا إِلَى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَصْتُهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَحَاكَ رَجُلًا صَالِحًا أَوْ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ.

باب القید فی المنام

۱۹۰۳. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا
مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ عَوْفًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ أَنَّهُ
سَمِعَ أَبَاهُ يُرَوِّعُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكُنْ تَكْذِبُ
رُؤْيَا الْمُؤْمِنِينَ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِينَ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَ
أَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ التَّبَوُّةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَآنَا أَتَوَلُّ
هَذِهِ قَالَ وَكَانَ يَقَالُ التَّوْبَةُ ثَلَاثٌ حَدِيثُ النَّفْسِ
وَالْخَوَلِيفِ الشَّيْطَانِ وَبَشَرِي مِنَ اللَّهِ فَمَنْ رَأَى
شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلَا يَقْضِهِ عَلَى أَحَدٍ وَلَيْقَمَّ فَلْيَصِلِ
قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ الْعُلَى فِي التَّوْبَةِ وَكَانَ يُعْجِبُهُمُ
الْقَيْدُ وَيَقَالُ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ وَرَوَى
قَتَادَةُ وَبُورْسُ وَهَشَامٌ وَابُو هِلَالٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
أَدْرَجَهُ بَعْضُهُمْ كَلَهُ فِي الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ
عَوْفِ أَبِي بَيْنٍ وَقَالَ يُونُسُ لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَيْدِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
كَانَ يَكُونُ الدُّغْلَالُ إِلَّا فِي الْأَعْنَاقِ

باب العين الجارية في المنام

۱۹۰۴. حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا مُعْتَمِرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ
بِنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ وَهِيَ أُمُّ رَأْفَةَ قَالَتْ سَأَلْتُهُمْ
بِأَعْيُنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ طَلَبْنَا
عُمَانَ بْنَ مَطْعُونٍ فِي السُّكْنَى حِينَ اقْتَرَبَ الْأَنْصَارُ
عَلَى سُكْنَى الْمُهَاجِرِينَ فَاسْتَنْكَيْتُمْ فَمَرَّ فِينَا أَحَدٌ
كُوْنِي ثُمَّ جَعَلْنَا فِي أَثْوَابِهِمْ فَدَخَلَ عَلَيْنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحِمَهُ
اللَّهُ عَلَيْكَ يَا السَّائِبُ فَتَمَّهَا دَنِي عَلَيْكَ لَعَنَ
الْكُرْمُكَ اللَّهُ قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ قُلْتُ لَا أَدْرِي

خواب میں قید ہو جانا۔

محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے
قریب مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہو کرے گا اور مومن کا کل خواب
نبوت کے چھیا بیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ محمد بن سیرین کا
بیان ہے کہ جو کما گیا وہ میں بھی کہتا ہوں اور لوگ کہتے ہیں کہ خواب
تین قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) ذہنی خیالات (۲) شیطان کی طرف سے
ڈرایا جانا (۳) اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت۔ پس جو کوئی ایسی
چیز دیکھے کہ اسے ناپسند کرتا ہو تو کسی سے بیان نہ کرے اور چاہیے
کہ نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو جائے۔ ان کا بیان ہے کہ وہ خواب میں
طوفان کا دیکھنا ناپسند کرتے اور قید ہونے کو پسند کرتے اور کہتے
ہیں کہ قید ہونا دین میں ثابت قدمی ہے۔ قتادہ، یونس، ہشام
اور ابو ہلال، ابن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس
کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور بعض حضرات نے
ان تمام باتوں کو حدیث ہی میں درج کر دیا ہے اور عوف (اعرابی) کی
روایت زیادہ واضح ہے۔ یونس کا قول ہے کہ میں قید کی تعبیر کو نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف سے خیال کرتا ہوں۔ امام بخاری کا قول
ہے کہ طوفان صرف گروہوں میں ہی ہوتے ہیں۔

خواب میں بہتا ہوا چشمہ دیکھنا۔

عمار بن زید بن ثابت نے حضرت ام العلاء رضی اللہ عنہا
سے روایت کی ہے کہ جو ان کی عورتوں میں سے ایک عورت تھیں اور جنہوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی حضرت عثمان بن مظعون
رہائش کے لئے قرعہ اندازی میں ہمارے لئے نکالے جبکہ انصار نے
مہاجرین کی رہائش کے لئے قرعہ اندازی کی تھی۔ وہ بیمار پڑ گئے اور ہم
نے تیمار داری کی لیکن وہ وفات پا گئے تو ہم نے ان کے کپڑوں کا کفن کر کے
دیدل چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے
تو میں نے کہا۔ اے ابوسائب! آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ میں آپ
پر گواہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بزرگی عطا فرمائی ہے۔ فرمایا کہ تمہیں
کیسے معلوم ہوا ہے میں عرض گزار ہوئی کہ خدایا قسم! مجھے تو کچھ بھی معلوم نہیں۔ فرمایا

کہ جہانک ان کی بات ہے تو انہوں نے وفات پائی اور میں ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن خدا کی قسم میں اپنی عقل سے نہیں رہتا اعلان کریں
اللہ کا رسول ہوں کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائیگا حضرت ام اعلیٰ نے کہا کہ
خدا کی قسم اس کے بعد میں کسی کی تعریف نہیں کروں گی وہ فرمائی ہیں کہ میں نے حضرت عثمان
کے لئے خواب میں دیکھا کہ چشمہ جاری ہے پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئی اور اس بات کا آپ سے ذکر کیا تو حضور نے فرمایا کہ یہ ان کا عمل
ہے جو ان کے لئے جاری رہے گا۔

خواب میں اتنا پانی کنوئیں سے نکال کھڑا لوگ
سیراب ہو جائیں۔ اس بارے میں حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے دیکھا کہ میں ایک کنوئیں
پر ہوں اور اس سے پانی نکال رہا ہوں کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ آگے ہیں ابو بکر
نے ڈول لے لیا اور ایک ڈول یادو ڈول نکالے اور ان کے پانی
نکالتے ہیں کمزوری تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرماتے۔ پھر وہ
ابو بکر کے ہاتھ سے عمر بن خطابؓ نے لے لیا اور وہ ان کے
ہاتھ میں چرس بن گیا۔ پس میں نے لوگوں میں سے کسی شخص کو
کو اس طرح پانی نکالتے ہوئے نہیں دیکھا کہ لوگ اپنے
اونٹوں کو سیراب کر کے بٹھانے کی جگہ لے گئے۔

کنوئیں سے ایک ڈول یادو ڈول نکالنا اور
کمزوری کے ساتھ۔

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خواب کی روایت کی جو حضرت ابو بکرؓ اور
حضرت عمرؓ کے متعلق ہے حضور نے فرمایا میں نے دیکھا کہ لوگ جمع ہیں
پس حضرت ابو بکرؓ کھڑے ہوئے اور انہوں نے ایک یادو ڈول نکالے ان
کے کمزوری تھی اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے پھر ابن خطابؓ کھڑے ہوئے
تو وہ ڈول ان کے ہاتھوں میں چرس بن گیا میں نے کسی طاقتور کو اس طرح
پانی نکالتے ہوئے نہیں دیکھا جہاں تک کہ لوگ ڈول کو پانی پلا کر بٹھا کی جگہ لے گئے۔

وَاللّٰهُ قَالَ: اَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِيْنُ اِنِّيْ لَكَرْجُو
لَهُ الْخَيْرُ مِنَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِىْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
مَا يُعْمَلُ فِىْ ذٰلِكَ بِكُمْ قَالَتْ اُمُّ الْعَلَاءِ: قُوْا اللّٰهُ
كَامْسِكِيْ اَحَدًا بَعْدَ هٰذَا، قَالَتْ وَرَأَيْتُ لِحُثَمَانَ
الْمُتَوَمِّرِ عَيْنًا تَجْرِىْ، فِجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ ذٰلِكَ
عَمَلُهُ يَجْرِىْ لَهُ۔

بَابُ ۱۸۵ نَزْعُ الْمَاءِ مِنَ الْبَيْتِ حَتّٰى يَرٰى
النَّاسُ مَا وَاكَا أَبُوْهُمُ يَرٰهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۹۰۵ حَدَّثَنَا يَحْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ابْنُ
كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ
جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
سَدَدَهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَمَا اَنَا عَلَى بَيْتٍ اَنْزَعُ مِنْهُ اِذَا جَاءَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ
فَاَخَذَ أَبُوْ بَكْرٍ الدُّوْبَ فَنَزَعَ دُؤْبًا اَوْ دُؤْبَيْنِ وَفِى
نَزْعِهِ ضَعْفٌ فَخَفَرَ اللّٰهُ لَهُ شَقًّا اَخَذَهُمُ الرَّحْمٰنُ
مِنْ يَدِ اِبْنِ بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِىْ يَدِهِ غَدِيًّا فَلَمَّا رَآه
عَبْقَرِيَّا مِنَ النَّاسِ يَغْرِىْ فِىْ قَرْبِهِ حَتّٰى ضَرَبَ
النَّاسُ بِعُطْنِ۔

بَابُ ۱۹۰۶ نَزْعُ الدُّؤْبِ وَالذُّؤْبَيْنِ مِنَ
الْبَيْتِ يَضْعِفُ۔

۱۹۰۶ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ
حَدَّثَنَا مُوسٰى عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رُفْيَا النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ اِنِّىْ بَكْرٌ عَمَرُ قَالَ رَأَيْتُ
النَّاسَ اجْتَمَعُوْا فَمَا أَبُوْ بَكْرٍ فَنَزَعَ دُؤْبًا اَوْ
دُؤْبَيْنِ وَفِىْ نَزْعِهِ ضَعْفٌ دَاللّٰهُ يُغْفِرُ لَهُ شَقًّا
قَالَ ابْنُ الْحَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَدِيًّا فَتَبَارَكَتْ
مِنْ لَّدُنَّ يَغْرِىْ فِىْ قَرْبِهِ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعُطْنِ۔

۱۹۰۷ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ حَدَّثَنَا
الْأَلْبَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي
سَعِيدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا وَأَنْتُمْ مَاءُ يَتْرُكُ
عَلَى قَلْبِي وَعَلَيْهَا دُفُوفُ نَزَعَتِ مِنْهَا مَا شَاءَ
اللَّهُ ثُمَّ أَخَذَهَا مِنْ أَيْمَانِي مَحَافَةً فَتَزَعَرُ مِنْهَا دُفُوفًا
أَوْ دُفُوفِينَ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ
ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
فَكَفَّمَهَا بِأَرَاغِيقٍ مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ حَتَّى صَرَبَ النَّاسُ بِعُظْمٍ.

بَابُ الْأَسْتِزَاحَةِ فِي الْمَنَامِ

۱۹۰۸ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا أَنَا وَتُكْرِمُ رَأَيْتُ أَنِّي عَلَى حَوْضٍ
أَسْقَى النَّاسَ فَأَتَانِي أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ الدَّلُوفَ مِنْ يَدِي
لِيُرِيحَنِي فَتَزَعَرُ دُفُوفِينَ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ
يَغْفِرُ لَهُ فَإِنِّي ابْنُ الْخَطَّابِ فَأَخَذَ مِنْهُ فَكَفَّمَهُ ثُمَّ بَرَأَ
يَنْزِعُ حَتَّى تَوَلَّى النَّاسُ وَالْحَوْضُ يَنْفَجِرُ.

بَابُ الْقَصْرِ فِي الْمَنَامِ

۱۹۰۹ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ حَدَّثَنَا
الْأَلْبَنِيُّ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ
بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَأَنْتُمْ تَأْتِيَنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا
إِمْرَأَةٌ تَوَصَّأَتْ إِلَى جَانِبِ قَصْرِ قُلْتُ لِمَنْ هَذَا
الْقَصْرُ قَالَ لَوَالِئِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ
فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَكَى عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ ثُمَّ قَالَ أَعَلَيْكَ يَا بَنِي أُمِّتٍ دَائِحِي يَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سوایا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو ایک
کنوئیں پر دیکھا جس پر ڈول تھا۔ پس میں نے اس میں سے ڈول نکالے
بخشنے لگا۔ پھر وہ مجھ سے ابن ابوقحافہ نے لے لیا۔ پس انہوں
نے ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کے پانی نکالنے میں کمزوری تھی۔
اللہ انہیں معاف فرمائے۔ پھر وہ چرس بن گیا تو اسے
عمر بن خطاب نے لے لیا۔ میں نے لوگوں میں سے کوئی ایسا
جو امر و نہی دیکھا جو عمر بن خطاب کی طرح پانی نکالے،
یہاں تک کہ لوگ اونٹوں کو پانی پلا کر بٹھانے کی جگہ
لے گئے۔

خواب میں آرام کرنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک حوض پر
ہوں اور لوگوں کو پانی پلا رہا ہوں۔ پس ابو بکر آئے اور انہوں
نے میرے ہاتھ سے ڈول لے لیا تاکہ مجھے آرام پہنچائیں۔ پس
انہوں نے دو ڈول نکالے اور ان کے نکالنے میں ضعف
تھا، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر عمر بن خطاب
آئے اور انہوں نے وہ ان سے لے لیا۔ وہ برابر نکالتے رہے یہاں تک
کہ لوگ میرا ہاتھ لٹ گئے اور حوض حسب معمول جاری تھا۔

خواب میں محل دیکھنا۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا میں سوایا ہوا تھا کہ میں نے
اپنے آپ کو جنت میں دیکھا۔ اس کے اندر کوئی عورت محل کے
ایک جانب و منور رہی تھی۔ میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟
کہا کہ حضرت عمر بن خطاب کا۔ چنانچہ مجھے ان کی غیرت یاد آگئی اور
میں واپس لوٹ آیا۔ حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ اس پر
حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) روئے اور
عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر

رَسُولُ اللَّهِ أَغَارُ.

١٩٠ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ
ابْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ
فَإِذَا أَنَا بِقَصْرِ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا
لَقَالُوا لِلرَّجُلِ مِنْ قُرَيْشٍ فَمَا مَنَعَنِي أَنْ أَدْخُلَهُ
يَا ابْنَ الْخَطَايِبِ إِلَّا مَا أَعْلَمُ مِنْ غَيْرِكَ قَالَ
وَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

بَابُ الْوُضُوءِ فِي الْمَنَامِ

١٩ ١١ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُ يَزِيدَ قَالَ بَدِئْتُ مَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا آتِمٌّ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ نَازِلًا إِمْرَأَةً تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرِ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ فَقَالُوا لِعِمْرٍ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عَمْرٌو قَالَ عَلَيْكَ يَا ابْنِي أَنْتَ دَأُفِي يَا رَسُولَ اللَّهِ عَاوُ

بَابُ الطَّوَافِ بِالْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ.

١٩١٢ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَنَا نَاعِمٌ رَأَيْتُنِي
أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ أَدْمُسُ سَبْطِ الشَّعَرِ بَيْنَ
رَجُلَيْنِ يَنْطَفُ رَأْسُهُ مَاءً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا
قَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ فَذَهَبْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ فَإِذَا رَجُلٌ
أَحْمَرُ حَسِيمٌ جَعَدُ الرَّاسِ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى
كَأَنَّ عَيْنَهُ عَيْنَهُ طَافِيَةً قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا
هَذَا الدَّجَالُ أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ

قربان، کیا میں آپ پر غیرت کھاتا۔

محمد بن مکند نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں ایک سونے کے عمل کے پاس بٹکہ میں نے کہا کہ یہ کس کے لئے ہے؟ کہا گیا کہ ایک قریشی آدمی کے لئے پس اسے ابن خطاب! مجھے اس میں داخل ہونے سے کس چیز نے نہیں روکا مگر میں تمہاری غیرت کو جانتا ہوں۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کر دوں؟

غواصی میں وضو کرتا۔

سید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا: میں سویا ہوا خفا کر میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا۔ وہاں ایک مکان کے گوشے میں کوئی عورت وضو کر رہی تھی تو میں نے کہا کہ یہ مکان کس کے لئے ہے؟ جواب دیا گیا کہ حضرت عمر کے لئے۔ پس مجھے ان کی غیرت یاد آگئی تو میں واپس لوٹ آیا پس حضرت عمر روئے ادرعین گزرا تو نے کہا کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا میں آپ پر غیرت کر دوں۔

نخواب میں گعبہ کا طواف کرنا۔

سالم بن عبد اللہ بن عمر نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو یا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو غار کعبہ کا طواف کرنے ہوئے دیکھا۔ وہاں گنگنی رنگہ، اسیدہ سے بالوں والا ایک آدمی، دو آدمیوں کے درمیان تھا اور اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ جواب دیا گیا کہ یہ حضرت ابن مرہم ہیں۔ میں واپس لوٹنے لگا تو ایک سرخ رنگ کے بھائی آدمی پر نظر پڑی، جس کے بال گھنٹہ یا لے اور وہ داہنی آنکھ سے کانام تھا، جو پکے ہوئے انگور کے مانند تھی۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ جواب دیا گیا کہ یہ دجال ہے، جو تمام لوگوں میں ابن قطن کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا ہے اور

ابن قطن نامی آدمی بنی مصطلق کا تھا جو خزاعہ کی ایک شاخ ہے۔

خواب میں پی پی پی ہوئی چیز دو سرے کو دینا۔

مکرہ بن عبد اللہ بن عمر کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں سو یا ہوا تھا کہ میرے پاس دو دھ کا ایک پیالہ لایا گیا۔ پس میں نے اس میں سے پیا۔ یہاں تک کہ اس کی سیرابی کا اثر محسوس کیا۔ پھر میں نے اس میں سے بچا ہوا عمر کو دے دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد دیتے ہیں؟ فرمایا کہ علم۔

خواب میں امن دیکھنا اور خوف دور ہونا۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب خواب دیکھا کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں اور پھر انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تعبیر کے بارے میں فرماتے جو اللہ چاہتا۔ میں ان دنوں نو عمر لڑکا تھا اور نخل سے پتلے میرا گھر سجھ رہی تھا۔ پس میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر تیرے اندر کوئی بھلائی ہو تو تو بھی ان حضرات کی طرح خواب دیکھنا جب رات کے وقت میں سونے لگا تو دعا کی۔ اے اللہ اگر تیرے اندر کوئی بھلائی دیکھتا ہے تو مجھے بھی خواب دکھا۔ اسی حالت کے اندر میں سو گیا تو میرے پاس دو فرشتے آئے اور ہر ایک کے ہاتھ میں وہ ہے کا ایک گرز تھا وہ مجھے لے کر جہنم کی طرف چل دیئے اور میں ان کے درمیان اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہا تھا۔ اے اللہ میں جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ پھر مجھے دکھایا گیا کہ ایک فرشتہ مجھ سے بڑا جس کے ہاتھ میں لوح ہے لا کر رہا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا۔ ڈر مت، تم اچھے آدمی ہو اگر نارا زیادہ بڑھتے رہے۔ پس وہ مجھے لے چلے یہاں تک کہ جہنم کے کنارے لاکھڑا کیا۔ وہ کنوئیں کی طرح گیل تھی اور کنوئیں کی طرح اس کی

قَطْنُ وَابْنُ قَطْنٍ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنْ خَزَاعَةَ.

بَاب ۱۹۲ إِذَا أُعْطِيَ فَضْلَهُ غَيْرَهُ فِي التَّوْبَةِ.

۱۹۱۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حَمْرَةُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَبْنَا أَنَا نَأْتِيكُمْ أَيْتِبْتُ بِقَدْحٍ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَقِّي إِنِّي لَا أَرَى التَّوْبَةَ يَجْزِي شَيْئًا أُعْطِيتُ فَضْلَهُ عَمَّا كُنَّا أَحْمَا وَأَوْلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمُ.

۱۹۱۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا صَحْرَبْنُ جُوَيْرِيَّةٌ حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنْ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَدْرُونَ التَّوْبَةَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقْضُونَهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ وَأَنَا غُلَامٌ حَدَّثْتُ الشَّيْخَ وَبَيْتِي الْمَسْجِدَ قَبْلَ أَنْ أَنْتَكِرَ فَقَدْتُ فِي لَفْسِي لَوْ كَانَ فِيكَ خَيْرٌ أَتَيْتُ مِثْلَ مَا يَرَى هَؤُلَاءِ، فَلَمَّا اضْطَجَعْتُ لَيْلَتًا قَدْتُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ فِي خَيْرٍ أَفَارِي رُؤْيَا فَبَيْنَمَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ جَاءَنِي مَلَكَانِ فِي يَدَيْهِمَا كِلَا وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِقْمَعَةٌ مِّنْ حَدِيدٍ يُقْبِلَانِي إِلَى جَهَنَّمَ وَأَنَا بَيْنَهُمَا أَدْعُو اللَّهَ: اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهَنَّمَ، ثُمَّ أَمَرَانِي لِقِيَنِي مَلَكٌ فِي يَدِهِ مِقْمَعَةٌ مِّنْ حَدِيدٍ فَقَالَ

بھی دو منڈیریں تھیں۔ ہر منڈیر پر ایک فرشتہ تھا جس کے ہاتھ میں
لوہے کا گڑھا تھا اور وہ میں نے دیکھا کہ اس کے اندر کچھ آدمی نہ بخیروں
سے جکڑ کر شکائے ہوئے ہیں اور ان کے سر نیچے کی طرف ہیں میں نے
ان میں سے کچھ قریشی آدمیوں کو پہچان لیا۔ پھر وہ مجھے دائیں جانب
سے لے کر واپس لوٹ آئے۔ پس میں نے حضرت حفصہ سے یہ خواب
بیان کیا اور حضرت حفصہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبد اللہ نیک
آدمی ہے۔ نافع کا بیان ہے کہ اس کے بعد وہ ہمیشہ
کثرت سے نماز پڑھتے رہے۔

خواب میں دائیں ہاتھ چلتا۔

سالم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے

فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ کے اندر میں نے جو ان
اور غیر شادی شدہ لڑکا تھا اور میں مسجد کے اندر ہی رہا کرتا تھا
ان دنوں جو بھی خواب دیکھتا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا
تھا۔ پس میں نے دعا کی۔ اے اللہ! اگر تیرے نزدیک میرے اندر کوئی
بھلائی ہے تو مجھے بھی خواب دکھانا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اس کی تعبیر دریافت کروں۔ پس میں سو گیا تو میں نے دیکھا کہ دو
فرشتے میرے پاس آئے اور مجھے لے چلے۔ پھر انہیں ایک اور فرشتہ
ہاتھوں میں لے کر مجھ سے کہا۔ دو موت تم تو اچھے آدمی ہو۔ پھر وہ مجھے جہنم
کی طرف لے گئے جو کنوئیں کی طرح گول تھی۔ اس کے اندر کتنے ہی
آدمی تھے جن میں سے بعض کو میں نے پہچان لیا۔ پھر وہ مجھے دائیں طرف
سے لے گئے۔ جب صبح ہوئی تو میں نے حضرت حفصہ سے اس کا ذکر کیا
حضرت حفصہ نے بتایا کہ انہوں نے یہ خواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے حضور عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ عبد اللہ نیک آدمی ہے،
اگر رات کو کثرت سے نماز پڑھا کرے۔ نہ ہری کا بیان ہے کہ
کے بعد حضرت عبد اللہ بن عمر رات کے وقت کثرت سے نماز
پڑھنے لگ گئے تھے۔

لَنْ تُدْرِعَ نِعَمَ الرَّجُلِ أَنْتَ تَوَكَّلْ الصَّلَاةَ
فَانْطَلَقُوا بِي حَتَّى وَقَفُوا بِي عَلَى شَيْئٍ جَهَنَّمَ
فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبُرِّ لَمْ تَرَوْهُ لَقَرْنِ
الْبُرِّ بَيْنَ كُلِّ قَرْنَيْنِ مَلَكٌ يَبْدُوهُ مَقْمَعُهُ
مِنْ حَدِيدٍ وَأَسْرَى فِيهِ رِجَالٌ أَمْعَلَجِينَ بِالسَّلَائِلِ
رُؤُسُهُمْ أَسْفَلَهُمْ عَدَنَتْ فِيهَا رِجَالٌ أَمِنَ قَرْنَيْهِ
فَانْصَرَفُوا بِي عَنْ ذَاتِ الْيَمِينِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى
حَفْصَةَ فَقَصَصْتُهَا حَفْصَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقَالَ
نَافِعٌ لَمْ يَزَلْ بَعْدَ ذَلِكَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ

بَاب ۱۹۴ الْآخِذِينَ عَلَى الْيَمِينِ فِي التَّوَمِيرِ
۱۹۱۵ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

هَشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ
سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا شَابًا عَدُوًّا لِي
عَبْدَ اللَّهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ أَمْدُتُ
فِي السَّجْدِ وَكَانَ مَنْ رَأَى مِنَّا مَا فَتَنَهُ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ بِي
عِنْدَكَ خَيْرٌ فَارِنِي مِنَّا مَا يَعْبُرُ كَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنِمْتُ فَدَرَأَتْ مَلَائِكَةُ
أَنْبِيَائِي فَانْطَلَقُوا بِي فَلَقِيَهُمْ أَمْلَكِي أَخْبَرْتُ قَالَ بِي
لَنْ تُدْرِعَ إِيَّاكَ رَجُلٌ صَالِحٌ فَانْطَلَقُوا بِي إِلَى النَّارِ
فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبُرِّ وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ
فَمَا عَدَنَتْ بَعْضُهُمْ فَاخَذَ بِي ذَاتُ الْيَمِينِ نَكَلًا
أَصْبَحْتُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِحَفْصَةَ فَزَعَمَتْ حَفْصَةُ
أَنَّهَا قَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ لَوْ كَانَ يُكْثِرُ
الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ
عَبْدُ اللَّهِ بَعْدَ ذَلِكَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ

باب ۱۰۹ القدح فی التَّوَمِّ

۱۹۱۶۔ حَدَّثَنَا كَثِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ سَهْلٍ عَنْ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ بَيْنَا أَنَا وَنَاثِقَةُ أُتِيتُ بِقَدَحٍ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ
مِنْهُ ثُمَّ أُعْطِيتُ فَضَلِي عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَتَلَوَا
فَمَا أَذَلَّتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلْعَلِمُ

باب ۱۰۹ اِذَا طَارَ الشَّيْءُ فِي الْمَنَامِ

۱۹۱۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ ابْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ
عَبِيدَةَ عَنْ بَنِي نَشِيطٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا رُؤْيَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتِ
ذَكَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذَكَرَ لِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا وَنَاثِقَةُ رَأَيْتُ أَنَّ
وَضَعْتُ فِي يَدَيَّ سَوَارًا مِنْ ذَهَبٍ فَخَطَعْتُهَا وَ
كَرِهْتُهَا فَفَازَ إِلَيَّ فَخَطَعْتُهَا فَخَطَعْتُهَا
كَذَلِكَ ابْنُ يَحْرُجَانَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: أَحَدُهُمَا
الْعَنَسِيُّ الَّذِي قَتَلَهُ فِرْزُ رُيَالِئِمَنْ وَالْآخَرُ
مُسَيْلِمَةُ

باب ۱۰۹ اِذَا رَأَى بَقَرًا تَخْرُ

۱۹۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَرِّ بْنِ جَدَّةٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ
أَبِي مُوسَى أَرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ آتِيَّ أَهًا جَرَمٍ مِنْ مَكَّةَ إِلَى
أَرْضٍ مِنْهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلَى إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ
أَوْ هَجْرٌ فَإِذَا هِيَ الْمَكَّةُ يَنْتَبِهُ خَرِبٌ فَدَأَيْتُ فِيهَا
بَقَرًا وَأَنَّ اللَّهَ خَيْرٌ فَذَا ذَا هُمْ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ

خواب میں پیالہ دیکھنا۔

حزہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے ہوئے سنا میں سو یا ہوا تھا کہ میرے پاس دو دھکا
ایک پیالہ لایا گیا۔ چنانچہ میں نے اس میں سے پیالہ پھر اپنا بچا
ہوا عمر بن خطاب کو دے دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول
اللہ! آپ کے نزدیک اس کی تعبیر کیا ہے؟ فرمایا کہ
علم۔

جب خواب میں کوئی چیز اُترتی ہوئی دیکھے۔

عبد اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے اس خواب کے بارے میں دریافت کیا جس کا آپ نے ذکر
فرمایا تھا تو حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مجھ سے ذکر کیا گیا ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں سو یا
ہوا تھا کہ میرے دو تولہ ہاتھوں پر سونے کے دو کنگن
رکھے گئے۔ پس میں نے ناپسند کرتے ہوئے ان دونوں کو
کاٹ دیا۔ پھر مجھے اجازت دی گئی تو میں نے ان دونوں پر
چھوٹک مار دی اور وہ اُڑ گئے۔ پس میں نے ان کی تعبیر ظاہر
ہونے والے دو بھوٹے آدمیوں سے لی۔ عبد اللہ کا بیان
ہے کہ ان میں سے ایک غمی ہے جس کو یمن میں فیر ورنے قتل
کیا اور دوسرا مسلمان ہے۔

جب گائے فرج ہوتی دیکھے۔

ابو بردہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ
عنہ سے اور ان کے خیاں میں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کی کہ آپ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ کمرہ کے اسی
جگہ کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں۔ پس میرا خیال
اس طرف گیا کہ وہ یمامہ یا ہجر ہے لیکن وہ تو مدینہ ہے جس کو شرب
کتنے تھے چنانچہ میں نے وہاں گائے دیکھی اور اس کی بھلائی بگائے تو
وہ مسلمان ہیں جو غزوہ اُحد میں شہید ہوئے اور بھلائی مودہ جواٹ تعالیٰ نے

ہمیں بھلائی عطا فرمائی اور سچائی کا بدلہ وہ جو اللہ تعالیٰ نے
غزوہ بدر کے بعد ہمیں مرحمت فرمایا۔

خواب میں بھونک مارنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم سب سے بعد میں کئے والے اور سب پر
سبقت لے جانے والے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس زمیں کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں،
پھر میرے دونوں ہاتھوں پر سونے کے دو گنگن دکھ دیئے گئے۔ وہ مجھ
پر گر کر گرہ سے اور مجھ ان سے مدد پہنچا۔ پس میری طرف دھی فرمائی
تھی کہ ان پر بھونک مار دو چنانچہ میں نے ان پر بھونک ماری تو وہ اٹھ
گئے۔ پس میں نے ان کی تعمیر دو بھونے آدمیوں سے لی
جن کے میں درمیان میں ہوں۔ ایک صناعہ والا اور
دوسرا یامہ والا ہے۔

جب یہ دیکھا کہ اس نے کھڑکی سے کوئی چیز
نکال کر اسے دوسری جگہ پہنچا دیا ہے۔

سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
میں نے ایک کالے رنگ کی عورت کو خواب میں دیکھا جس کے بال
بکھرے ہوئے تھے۔ وہ مدینہ منورہ سے نکلی یہاں تک کہ جمیعہ جاٹھری
اور اس کی کوٹھڑی تھیں۔ میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ مدینہ منورہ
کی وبا اُدھر بھیج دی گئی ہے۔

کالی عورت دیکھنا

سالم بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خواب کے بارے
میں روایت کی جو آپ نے مدینہ طیبہ کے بارے میں دیکھا کہ
میں نے ایک کالی عورت دیکھی جس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔
وہ مدینہ منورہ سے نکلی کہ جمیعہ جاٹھری۔ پس میں نے اس کی یہ
تعبیر لی کہ مدینہ منورہ کی وبا جمیعہ کی جانب بھیج دی گئی جس

وَإِذَا الْخَيْرُ مَلَجَاءَ اللَّهِ مِنَ الْخَيْرِ وَكَوَلِبَ الصُّدُوقِ
الَّذِي أَتَانَا اللَّهُ بِهِ يَوْمَ بَدْرٍ

باب النسخ في المناسك

۱۹۱۹. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اسْمَاعِيلَ بْنِ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ الْخَطَلِيُّ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ
مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَجِبُ
الْأَخِرُونَ السَّائِقُونَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدِينَا أَنَا نَأْتِيهِمْ إِذَا وَدِيتُ خَزَائِنَ
الْأَرْضِ فَوَضِعَ فِي يَدَيْ سِوَارٍ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبَّرَا
عَلَيَّ وَاهْتَابَا فَاوْجِئَا إِلَيَّ أَنْ أَفْخَهُمَا فَفَخَّخْتُهُمَا
فَطَارَا إِذَا وَلَّتَهُمَا الْكَدَّ ابْنَيْنِ الَّذِينَ أَنَا بَيْنَهُمَا
صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَصَاحِبُ أَيْمَامَةَ

**باب ۱۹۹۹ إذا رأى أن الخدر من الشيء من
كورة في أسكنه موضعاً آخر**

۱۹۲۰. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا أَرْخَى عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ
عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَأَيْتُ
كَانَ أَمْرًا كَسُودَ آءٍ ثَائِرَةٍ الرَّاسِ خَرَجَتْ مِنَ
الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِمَدِينَةٍ وَهِيَ الْيُحْنَفَةُ
فَأَوَّلْتُ أَنْ وَبَاءَ الْمَدِينَةَ فَنُحِلَّ إِلَيْهَا
باب ۱۹۲۱ النسخ في أسود آء

۱۹۲۱. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْمُنَدِّي حَدَّثَنَا
فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا سَلَمَةُ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
فِي رُفْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ
رَأَيْتُ أَمْرًا كَسُودَ آءٍ ثَائِرَةٍ الرَّاسِ خَرَجَتْ مِنَ
لِلْمَدِينَةِ حَتَّى نَزَلَتْ بِمَدِينَةٍ فَتَأَوَّلْتُ أَنَّ وَبَاءَ

الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَى مَهْلِيَعَةٍ وَهِيَ الْجَحْفَةُ.

بَابُ الْمَرْأَةِ النَّاصِرَةِ الرَّائِسِ.

۱۹۲۲ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ بِحَدَّثِ أَبِي
أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي سَلِيمَانُ عَنْ
مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوَاءً
فَائِزَةً الرَّائِسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ
بِمَهْلِيَعَةٍ فَأَذَلَّتْ أَنْ وَبَاءَ الْمَدِينَةَ نُقِلَ إِلَى
مَهْلِيَعَةٍ وَهِيَ الْجَحْفَةُ.

بَابُ إِذَا هَرَسَ سَيْفٌ فِي الْمَنَامِ.

۱۹۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَدَاءِ حَدَّثَنَا
أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي بَرْزَةَ
عَنْ جَدِّهِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَأَيْتُ فِي رُؤْيَا أَنِّي
هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ أَصِيبُ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ فَتَهَزَّزَتْهُ أُخْرَى
فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ
مِنَ الْفَتْحِ وَالْإِجْمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ.

بَابُ مَنْ كَذَبَ فِي حُلِيمٍ

۱۹۲۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَحَلَّمَ
بِحُلِيمٍ لَمْ يَدْرَ كَيْفَ أَنْ يَقْعِدَ بَيْنَ شَعْبَتَيْنِ
وَلَنْ يَقْعَلَ وَمَنْ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثٍ قَوْمٍ وَهُمْ
لَهُ كَارِهُونَ أَوْ يُغْزَوْنَ مِنْهُ صَبَتْ فِي أَذُنِهِ
الْأَنْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ صَوَّرَ صَوْرَةً عَذَابَ
وَكَيْفَ أَنْ يَنْفَخَ فِيهَا وَلَيْسَ بِهَا فِخْرٌ. قَالَ
سُفْيَانُ وَصَلَهُ لَنَا أَيُّوبُ وَكَانَ قَتَيْبَةُ حَدَّثَنَا
بُرَيْدُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

کو جحفہ کہتے ہیں۔

بکھرے ہوئے بالوں والی عورت دیکھنا۔

سالم بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے ایک کالی عورت کو دیکھا
جس کے بال بکھرے ہوئے تھے کہ وہ مدینہ منورہ سے
نکل کر مہلیعہ میں جا پھری ہے۔ پس میں نے اس کی یہ
تعبیر لی کہ مدینہ منورہ کی وبا تمہارے کی جانب بھیج دی گئی
ہے جو جحفہ ہے۔

جب خواب میں تلوار لہرائی۔

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے
اور ان کے خیال میں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ میں نے خواب میں
دیکھا کہ میں نے تلوار لہرائی تو وہ ٹوٹ کر دو ٹکڑے ہو گئی۔ یہ
تو وہ حادثہ و نقصان ہے جو مسلمانوں کو غزوہ احد میں
پہنچا۔ پھر وہ سیٹے سے بھی ابھی حالت میں منتقل ہو گئی
اور یہ وہ کرم ہے جو اللہ تعالیٰ نے فتوحات اور
مسلمانوں کے اجتماع سے نوازا۔

جو جھوٹا خواب بیان کرے۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایسا خواب بیان کرے
کہ اس نے دیکھا ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے جو کے دودلوں میں گرہ
لگائے کے لئے فرمائے گا جبکہ وہ ایسا کہ نہیں سکے گا اور جس نے لوگوں
کی بات کان لگا کر سنی حالانکہ وہ اسے ناپست کرتے ہیں یا اس کے کنا را کش
رہتے ہیں تو قیامت کے روز اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے
گا اور جس نے کوئی منسوب برائی نوازا اس سے اس میں جان ڈالنے کے لئے
کہا جائے گا جبکہ وہ جان نہیں ڈال سکے گا۔ سفیان نے موسیٰ بن ایوب
نے اور قتیبہ، ابو عوانہ، قتادہ، عکرمہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت
کی کہ جس نے اپنے خواب میں بھوٹ ملایا۔ شعبہ، ابو ہاشم ربیع،

عمر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جس نے تصویر بنائی، جس نے جھوٹا خواب بیان کیا اور جس نے دوسرے کی بات ناحق غور سے سنی۔

عمر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ۸۔ جس نے ناحق دوسرے کی بات غور سے سنی اور جس نے جھوٹا خواب بیان کیا اور جس نے تصویر بنائی، آگے مثل سابق۔ اسی طرح ہشام، عمر، نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے۔

عبد اللہ بن دینار نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بڑا بھتان یہ ہے کہ اگل چیر کو آنکھوں دیکھنے کا دعویٰ کرے جو اس کی آنکھوں نے دیکھی نہ ہو۔

جب خواب میں ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اس کا کسی سے ذکر نہ کرنے۔

عبد ربیع سعید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو سلمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں جب خواب دیکھتا ہوں تو بیمار پڑ جاتا ہوں، یہاں تک کہ میں نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں بھی جب خواب دیکھتا ہوں تو بیمار پڑ جاتا ہوں، یہاں تک کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے جب تم میں سے کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو کسی سے اس کا ذکر نہ کرے مگر جو اس سے محبت رکھتا ہو ورنہ جب ایسی چیز دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو اس کے شر سے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگنی چاہیے اور تین مرتبہ تھنکار دے اور اس کو کسی سے بیان نہ کرے تو وہ کوئی نقصان نہیں دے گا۔

عبد اللہ بن خطاب کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے جس کو وہ پسند کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور چاہیے کہ اس پر خدا کا شکر ادا کرے اور اسے بیان کرے

قَوْلُهُ مَنْ كَذَبَ فِي رُؤْيَاةٍ، وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ التَّمَامِيُّ سَمِعْتُ عُمَرَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَوْلُهُ مَنْ صَوَّرَ مِنْ تَحْلَمَ وَمِنْ اسْتَمَعَ .

۱۹۲۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ اسْتَمَعَ وَمَنْ تَحْلَمَ وَمَنْ صَوَّرَ نَحْوَهُ تَابِعَهُ هِشَامٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ .

۱۹۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَهْمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ يُمَوِّلِي ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَفْرَى الْبُذْرَى أَنْ يُرَى عَيْنِيهِ مَا لَمْ تَرَ .

بَابُ إِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلَا يُخْبِرُ بِهِ وَلَا يَذْكُرُهَا

۱۹۲۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ التَّيْبِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَافِعِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ: لَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا فَنَمِي صَنِئِي حَتَّى سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ: وَإِنَّا كُنْتُ لَا أَرَى الرُّؤْيَا فَنَمِي حَتَّى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ اللَّهِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثُ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ، وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَلْيَتَعَوَّذْ ثَلَاثًا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا حَتَّى تَلْهُوَ لَنْ تَضُرَّكَ .

۱۹۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَحِبُّهَا حَتَّى تَلْهُوَ مِنَ اللَّهِ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ عَلَيْهِ

اور جب اس کے برعکس دیکھے جس کو ناپسند کرے تو وہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ لہذا چاہیے کہ اس کے شر سے بڑا ہو جائے اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے تو وہ نقصان نہیں دے گا۔ جو یہ خیال کرے کہ پہلا تعبیر بتانے والا اگر غلط بتائے تو واقع نہیں ہوتی۔

عبداللہ بن عبد اللہ بن قتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کیا کرتے تھے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ رات میں خواب میں ایک چھتری دیکھی جس سے گھی اور شہد پک رہا ہے۔ پھر میں نے لوگوں کو دیکھا کہ اس میں سے کوئی زیادہ اور کوئی کم سمیٹ رہا ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ ایک رہی ہے جو آسمان سے زمین تک لٹی ہوئی ہے۔ میں آپ کو دیکھا کہ اسے پکڑا اور اوپر چڑھ گئے۔ پھر میں نے دوسرے آدمی کو دیکھا تو وہ بھی اس کے ذریعے چڑھ گیا۔ پھر اسے تیسرے آدمی نے پکڑا اور وہ بھی چڑھ گیا۔ پھر اسے چوتھے آدمی نے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی اور پھرتی گئی۔ چنانچہ حضرت ابو بکر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، خدا کی قسم مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی تعبیر بیان کروں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیان کرو۔ کہا کہ چھتری تو اسلام ہے اور وہ جو اس سے شہد اور گھی پک رہے ہیں وہ قرآن کریم اور اس کی حلاوت ہے۔ پس کوئی قرآن مجید سے زیادہ حاصل کر رہا ہے اور کوئی کم اور وہ رہی جو آسمان سے زمین تک ٹھک رہی ہے تو وہ حق ہے جس پر آپ ہیں اور اسے پکڑے ہوئے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ آپ کو اوپر اٹھائے گا۔ پھر آپ کے بعد اسے دوسرا آدمی پکڑے گا تو اس کو بھی اٹھایا جائے گا۔ پھر تیسرا آدمی پکڑے گا اور اس کو بھی اٹھایا جائے گا۔ پھر اسے چوتھا آدمی پکڑے گا تو وہ ٹوٹ جائے گی اور پھر اس کو پورے دیبا جائے گا تو وہ بھی اس کے ذریعے چڑھ جائے گا۔ پس یا رسول اللہ! مجھے بتائیے میرے ماں باپ آپ پر قربان کریں نے درست کہا یا غلطی کی ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض باتیں درست اور بعض غلط بتاتی ہیں۔ عرض گزار ہوئے کہ خدا کی قسم، مجھے وہ باتیں ضرور بتا دیجئے میرے غلط

وَلْيَحْذَرُوا إِذَا رَأَوْا غَيْرَ ذَلِكَ وَمَتَا يَكْرَهُ حَاكِمًا
هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَكَ
يَذْكُرُهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَنْ تَنْفَرَكُ
بَابُ مَنْ لَمْ يَرِ الزُّوْيَا لَا قَوْلَ غَابِرٍ
إِذَا الْمَ يُصِيبُ

۱۹۲۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا
الْكَثِيبُ عَنْ يُونُسَ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ
ظِلَّةً تَنْطَفُ السَّمْنُ وَالْعَسَلُ فَإِنِّي سَرَى النَّاسَ
يَتَحَفَّنُونَ مِنْهَا فَالْمُسْتَكْبِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَإِذَا
سَبَبٌ وَاصِلٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ فَارَاكَ
أَخَذَتْ بِهِ فَعَلَوَتْ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ
فَعَلَا بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ، ثُمَّ
أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ ثُمَّ وَصَلَ، فَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ
فَأَعْبَرَهَا فَقَالَ الْكَثِيبُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَعْبَرُ قَالَ أَمَّا الظِّلَّةُ فَإِنَّهَا لِسَلَامٍ وَأَمَّا الَّذِي
يَنْطَفُ مِنَ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ فَإِنَّهُ لِحَلَاوَةٍ
تَنْطَفُ فَإِنَّ الْمُسْتَكْبِرَ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلَّ، وَأَمَّا
السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ
الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ يُعْلِيكَ اللَّهُ، ثُمَّ
يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِّنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ
رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ
بِهِ، ثُمَّ يَوْصِلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ، فَخَبَّرَنِي يَا رَسُولَ
اللَّهِ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَا أَصَبْتُ أَمَّا أَخْطَأْتُ، قَالَ الْكَثِيبُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتُ بَعْضًا وَأَخْطَأْتُ
بَعْضًا قَالَ تَوَالَّهِ لَكَ حَدِيثِي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ

قَالَ لَا تَقْسِرُ.

بِالنَّبَالِ تُعْبِرُ الزُّوْيَا بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْرِ.
۱۹۳۰۔ حَدَّثَنَا ثَنَا مُؤَمِّلُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا أَبُو سَاجٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْتَأْذِنًا لِيَقُولَ لِاصْحَابِهِ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ زُوْيَا؟ قَالَ فَيَقْصُصُ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقْصُصَ، وَإِنَّهُ قَالَ ذَاتَ عَدَاتِهِ: إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ الْبَيَانَ وَانْتَهَمَا ابْتَعَثَانِي وَإِنَّهُمَا خَافَا لِي الْإِطْلُقَ وَإِنِّي أَنْطَلَقْتُ مَعَهُمَا وَإِنَّا ابْتَدَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُصْطَجِعٍ وَإِذَا اخْرُجْنَا عَلَيْهِ بِصُحْرَةٍ فَإِذَا هُوَ يَكْدِرُ بِالصُّحْرَةِ لِرَأْسِهِ فَيَخْلَعُ رَأْسَهُ فَيَتْبَعُ هَذِهِ الْحَجْرَ هُنَا فَيَتْبَعُ الْحَجْرَ فَيَأْخُذُ فَلَا يُرْجِعُ إِلَيْهِ حَتَّى يَصْرَحَ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ، ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى قَالَ قُلْتُ لَهُمَا: سُبْحَانَ اللَّهِ مَا هَذَا؟ قَالَ بَا لِي الْإِطْلُقَ، قَالَ فَا نَطْلَقْنَا فَاتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَعَاةٍ وَإِذَا اخْرُجْنَا عَلَيْهِ بِكَرْبٍ مِنْ حَدِيدٍ وَإِذَا هُوَ يَأْتِي أَحَدَ شِقَاقِي وَجْهِهِ فَيُشْرِقُهُ شِدْقَهُ إِلَى قَعَاةٍ وَمُنْجِدَةٍ إِلَى قَعَاةٍ وَدَعْنَهُ إِلَى قَعَاةٍ قَالَ وَرَبِّمَا قَالَ أَبُو سَاجٍ فَيَشُقُّ قَالَ ثُمَّ يَتَحَوَّلُ إِلَى الْجَانِبِ الْآخِرِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْأَوَّلِ فَمَا يَفْعَلُ مِنْ ذَلِكَ الْجَانِبِ حَتَّى يَصْرَحَ ذَلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ، ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى قَالَ قُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا هَذَا؟ قَالَ كَمَا لِي الْإِطْلُقَ فَا نَطْلَقْنَا فَاتَيْنَا عَلَى مِثْلِ الثَّنُورِ قَالَ فَخَسِبَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا ذَا فِيهِ لَعَطٌ وَأَصْوَاتٌ، قَالَ

بتائی ہیں۔ فرمایا کہ قسم نہ دو۔

نماز فجر کے بعد خواب کی تعبیر بتانا۔

ابو ربیعہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن عبد بن حنیف رضی اللہ عنہ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے اصحاب سے فرمایا کرتے کہ کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ چاہتا وہ آپ سے بیان کر دیتا چنانچہ ایک صبح آپ نے فرمایا کہ رات میرے پاس دو فرشتے آئے۔ انہوں نے مجھے اٹھایا اور دونوں نے کہا کہ چلیے۔ میں ان کے ساتھ چل دیا تو ہم ایک ایسے آدمی کے پاس پہنچے جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا اس کے اوپر پھرتے کھڑا تھا۔ وہ اس کے سر پر بازو جس سے وہ بھٹ جاتا چنانچہ پتھر ہاں سے لڑھک کر برے چلا جاتا ہے تو وہ پتھر کے پچھے جاتا ہے وہ اسے لے کر واپس نہیں آتا کہ انہی دیر میں اس کا سر درست ہو جاتا ہے۔ پھر واپس لوٹ کر وہ اسی طرح کرتا ہے جیسا اس نے پہلی دفعہ کیا تھا۔ میں نے کہا۔

سبحان اللہ! یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ چلیے۔ پس ہم چل دیے، یہاں تک کہ ایک ایسے آدمی کے پاس پہنچے جو چست لیٹا ہوا تھا اور دوسرا اس کے پاس لہجے کا آنکڑہ لے کر کھڑا تھا۔ اور اس کے ساتھ اس کے جبرے کو،

اس کے ننھے کو اور اس کی آنکھ کو گدی تک چیر دیتا تھا۔ اور ہمارے بارے میں غوث کا بیان ہے کہ کبھی وہ بولتے کہ چیر کر وہ دوسری جانب متوجہ ہوتا اور اُدھر بھی ایسا ہی کرتا جیسا اس طرف پہلے کیا تھا۔ جب وہ ایک طرف کو چیر کر فارغ ہوتا تو دوسری طرف درست ہو جاتی جیسی پہلے تھی۔ پھر وہ دوبارہ اسی طرح کرتا جیسا پہلے کیا تھا۔ میں نے کہا۔ سبحان اللہ! یہ کون ہیں؟ دونوں نے کہا کہ

چلیے، ہم چل دیے یہاں تک کہ ایک ننور جیسی چیز کے پاس پہنچے۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ یہ بھی فرمایا کرتے کہ اس میں شوق و غوغا کی آوازیں تھیں۔ ہم نے اس میں بھانک کر دیکھا تو اس کے اندر ننگے مرد اور عورتیں نظر آئیں۔ چنانچہ انہیں

فَاُطْلِعْنَا فِيهِ قِيَادَافِيهِ رِجَالٌ قَلِيلٌ مِّنْهُمْ
وَإِذَا هُمْ يَأْتِيهِمْ لَهْبٌ مِّنْ أَسْفَلٍ مِنْهُمْ قِيَادًا
أَتَاهُمْ ذَلِكَ اللَّهُبُ ضَوْضُوا، قَالَ قُلْتُ لَهُمَا
مَا هُوَ لَآءٍ قَالَ قَالَا لِي إِنْ طَلِقَ الْطَلِيقُ : قَالَ
فَاُطْلِقْنَا فَإِن تَبَا عَلَيَّ لَهْبٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ
أَحْمَرٌ مِّثْلَ الدَّمِ وَإِذَا فِي النَّهْرِ رَجُلٌ يَسْبِقُ
يَسْبِقُ وَإِذَا عَلَى شَطِئِ النَّهْرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ
رِجَالٌ كَثِيرَةٌ وَإِذَا ذَلِكَ السَّابِقُ يَسْبِقُ شَرًّا
يَأْتِي ذَلِكَ الَّذِي قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الرِّجَالُ جَارَةً
فَيَقْبِضُ لَهَا فَأَقْبَضَ لِقَمَةً حَجَرًا فَيَنْطَلِقُ يَسْبِقُ
كَثِيرٌ جَمْعٌ إِلَيْهَا كُلُّ مَا رَجَعَ إِلَيْهَا فَغَرَبَ فَأَقْبَضَ
حَجَرًا قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هَذَا إِنْ قَالَ قَالَا
لِي إِنْ طَلِقَ الْطَلِيقُ، قَالَ فَاُطْلِقْنَا فَإِن تَبَا عَلَيَّ
وَجُلٌ كَرِيهٌ الْمَرْأَةُ كَاكِرَةٌ مَا أَنْتَ رَأَى رَجُلًا
مَرًّا وَإِذَا عِنْدَكَ نَارٌ يُحْشَرُهَا وَيَسْعُ حَوْلَهَا قَالَ
قُلْتُ لَهُمَا مَا هَذَا قَالَ قَالَا لِي إِنْ طَلِقَ الْطَلِيقُ
فَاُطْلِقْنَا فَإِن تَبَا عَلَيَّ رَوْضَةٌ مُّعْتَمَةٍ فِيهَا مِنْ
كُلِّ نَوْرِ الدَّرْبِ وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرِي الرَّوْضَةُ رَجُلٌ
كَلْبُونٌ لَا أَكَادَرِي رَأْسَهُ طَوَّلًا فِي السَّمَاءِ وَإِذَا
حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَمَامِهِ وَلَدَانِ رَأَيْتُهُمَا قَطْرًا قَالَ
قُلْتُ لَهُمَا مَا هَذَا مَا هُوَ لَآءٍ؟ قَالَ قَالَا لِي
إِنْ طَلِقَ الْطَلِيقُ قَالَ فَاُطْلِقْنَا فَإِن تَبَا عَلَيَّ
رَوْضَةٌ عَظِيمَةٌ لَهَا أَسَارُ رَوْضَتَيْنِ قَطْرًا عَظِيمَتَيْنِ
وَلَا أَحْسَنَ قَالَ قَالَا لِي إِنْ طَلِقَ الْطَلِيقُ قَالَ قَالَا لِي
فِيهَا فَإِن تَبَا عَلَيَّ مَدِينَتَانِ مَبْنِيَّتَانِ بِلَدَيْنِ
ذَهَبَ وَلَدَيْنِ فِضَّةٍ فَإِن تَبَا عَلَيَّ بَابُ الْمَدِينَةِ
فَأَسْتَفْتَحُنَا فَنُفْتِحُ لَنَا قَدْ خَلْنَا هَاتِلَتَانِ
فِيهِمَا لِرِجَالٍ شَطْرٌ مِّنْ خَلْقِنَا كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ
رَأَى وَشَطْرٌ كَأَفْسَرٍ مَا أَنْتَ رَأَى، قَالَ قَالَا لَنَا

نیچے سے آگ کی پٹ پہنچتی اور وہ چمکتے چمکتے - میں
نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ دونوں نے مجھ سے کہا کہ چلیے۔
ہم چل دیئے۔ یہاں تک کہ ایک نہر پر پہنچے۔ راوی کا
بیان ہے کہ میرے خیال میں یہ بھی فرماتے تھے کہ وہ
خون کی طرح سرخ تھی۔ نہر کے اندر ایک آدمی تیر
رہا تھا اور دوسرا نہر کے کنارے پر کھڑا تھا، جس
کے پاس بہت سے پتھر جمع تھے۔ جب تیرنے والا
تیرتا ہوا اس کے پاس آتا جس نے پتھر جمع کر رکھے تھے
تو اگر اپنا منہ کھول دیتا اور یہ اس کے اندر پتھر ڈال
دیتا۔ چنانچہ وہ پھر تیرتا ہوا چلا جاتا اور جب
واپس لوٹ کر آتا تو اسی طرح یہ اس کے منہ میں پتھر
ڈال دیتا۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہیں؟ دونوں نے مجھ سے
کہا کہ چلیے۔ ہم چل دیئے۔ یہاں تک کہ ایک نہایت ہی
بد صورت آدمی کے پاس پہنچے جتنا کوئی بد صورت تم نے دیکھا
ہو۔ اس کے پاس آگ تھی جسے وہ بھڑکاتا اور اس کے
گرد و دوتا تھا۔ میں نے ان دونوں سے کہا کہ یہ کون
ہے؟ انہوں نے مجھ سے کہا کہ چلیے۔ پس ہم چل دیئے۔
یہاں تک کہ ایک باغ میں پہنچے۔ اس میں فصل ربيع
کے تمام پھول کھلے ہوئے تھے۔ باغ کے درمیان
میں ایک طویل القامت شخص تھا۔ آسان سے باتیں
کر رہی ہوئی بلندی کے باعث میں اس کے سر کو نہ دیکھ سکا
اس شخص کے گرد اتنے بچے تھے کہ اتنے میں نے کسی کے
نہیں دیکھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو ان دونوں
نے مجھ سے کہا کہ چلیے۔ پس ہم چل دیئے یہاں تک کہ
ایک اتنے بڑے باغ میں جا پہنچے کہ میں نے اس سے
بڑا اور خوب صورت کوئی باغ ہرگز نہیں دیکھا۔ دونوں
نے مجھ سے کہا کہ اس پر چڑھیے۔ چنانچہ ہم اس پر چڑھ
گئے تو ایک شہر نظر آیا، جس کی ایک اینٹ سونے کی اور
ایک چاندی کی تھی۔ پس ہم شہر کے دروازے پر آئے

اَذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذَلِكَ النَّهْرِ، قَالَ وَ اِذَا نَهَرٌ
 مِّنْ مَّرْمَرٍ يَخْرُجُ كَمَا تَرَى الْمَخْصُصُ فِي الْبَيِّنَاتِ
 فَذْهَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ، ثُمَّ رَجَعُوا لِيَتَأْتُوا
 ذَهَبَ ذَلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ
 صُورَةٍ، قَالَ قَالِي هَذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ وَ
 هَذَا مَنَزِلُكَ قَالَ فَسَاءَ بَصَرِي صُعْدًا اِذَا
 قَصِدْتُ مِثْلَ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ قَالَ قَالَا لِي
 هَذَا مَنَزِلُكَ قَالَ قُلْتُ لَهُمَا بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمَا
 ذَرَانِي فَادْخُلَا، قَالَا أَمَّا الْآنَ فَلَا وَ أَنْتَ
 دَاخِلُهُ قَالَ قُلْتُ لَهُمَا قَالِي قَدْ رَأَيْتَ مَنَدُ
 اللَّيْلَةِ عَجَبًا هَذَا الَّذِي رَأَيْتَ : قَالَ
 قَالَا لِي : أَمَّا إِنَّا سَنُخْبِرُكَ : أَمَّا الرَّجُلُ
 الْأَوَّلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يَشْلَعُ رَأْسَهُ بِالْحَجَرِ
 فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ دِينَامُ
 عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ وَ أَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي
 أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُخْرِشُهُ بَعْدَ قَدِّهِ إِلَى قَفَاهُ وَ
 مَنُجِّدُهُ إِلَى قَفَاهُ وَ عَيْنُهُ إِلَى قَفَاهُ فَإِنَّهُ
 الرَّجُلُ يَغْدُو مِنْ بَيْتِهِ فَيَكْذِبُ الْكَذْبَةَ
 تَبْلُغُ الْأَفَاقَ وَ أَمَّا الرَّجُلُ وَ النِّسَاءُ الْعَرَاةُ
 الَّذِينَ فِي مِثْلِ بَيْتَاءِ النِّسَاءِ فَإِنَّهُمْ الرُّنَاةُ
 وَ الرِّوَانِي : وَ أَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ
 يَسْبِيهِ فِي التَّهْلُوكِ يُلْقِمُهُ الْحَجَرَ فَإِنَّهُ أَكَلُ
 الرَّبَابَةِ وَ أَمَّا الرَّجُلُ الْكُرْبِيُّ السَّرَاقَةُ الَّذِي
 يَحْتَرِكُ النَّارَ يَكْشُرُهَا وَ يَسْنُحِي حَوْلَهَا فَإِنَّهُ
 مَالِكٌ حَازِنٌ جَهَنَّمَ : وَ أَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ
 الَّذِي فِي الرُّوضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ وَ أَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِينَ حَوْلَهُ
 فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ - قَالَ
 فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَوَاوَلَدُ

اور اسے کھولنے کے لئے کہا تو وہ ہمارے لئے کھول
 دیا گیا جتنا سچے ہم اس کے امداد حاصل ہوتے تو اس میں
 ہمیں ایسے آدمی ملے جن کا نصف بدن تو اتنا خوبصورت
 تھا جتنا خوبصورت تم نے کوئی دیکھا ہو اور باقی نصف
 اتنا بدصورت کہ جتنا تم نے کوئی دیکھا ہو ان دونوں
 نے اُن لوگوں سے کہا کہ اس نہر میں جاگرو۔ وہ نہر
 چوڑائی کی طرف بہہ رہی تھی اور اس کا پانی بالکل
 سفید تھا۔ پس وہ گئے اور اس میں کود پڑے۔ جب
 وہ ہمارے پاس لوٹ کر آئے تو ان کی بد صورتی دور
 ہو چکی تھی اور وہ خوبصورت ہو گئے تھے۔ ان دونوں نے
 مجھ سے کہا کہ یہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کا مکان ہے۔
 میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ سفید اور جیسا تھا۔ میں نے اُن
 سے کہا کہ اللہ تمہیں اس میں برکت دے، مجھے جھوٹا کہنا
 میں اندر جاؤں۔ دونوں نے کہا کہ ابھی نہیں لیکن
 آپ اس میں ضرور داخل ہوں گے۔ میں نے
 دونوں سے کہا کہ رات بھر میں نے عجیب چیزیں
 دیکھیں لہذا جو میں نے دیکھیں وہ کیا ہیں؟ دونوں
 نے کہا کہ ہم ابھی آپ کو بتا دیتے ہیں۔ پہلا آدمی جس
 کے پاس آپ پہنچے اور جس کا سر پتھر سے توڑا جا
 رہا تھا، یہ قرآن کریم کو پڑھ کر بھلانے اور شانہ
 کے وقت سو جانے والا تھا اور جس شخص کے
 پاس آپ پہنچے کہ جس کے جگرے نٹھنے اور آنکھ
 کو گدی تک چیرا جاتا تھا، تو یہ صبح جب اپنے گھر
 سے اٹھتا تو بھونکے باتیں گھڑتا اور انہیں دنیا بھر میں
 پھیلانا اور وہ ننگے مرد و عورت جو تنور جیسی جگہ میں
 تھے، وہ زانی مرد و عورت تھے، اور جس کے پاس آپ پہنچے کہ
 نہیں تیرتا ہے اور اس کے منہ میں پتھر ڈالا جاتا ہے، وہ سود کھانے والا
 تھا اور وہ بدصورت آدمی جو آگ کے پاس تھا اسے بھڑکانا اور اس کے
 گردہ دوڑانا تھا، وہ ایک ناہنجرم کا جنازہ فرشتہ تھا اور وہ

الْمُشْرِكِينَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَدُّ كَادُ الْمُشْرِكِينَ. وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا يَنْظُرُونَ مِنْهُمْ حَسَنًا وَنَظَرُوا مِنْهُمْ قَبِيحًا فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ حَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرُ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

سج: آدمی جو باغ میں تھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور لٹے گرد جو بچے تھے وہ فطرت اسلام پر فطرت کھینچنے والے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ بعض مسلمان عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ مشرکین کے بچے، فرمایا کہ مشرکین کے بچے بھی اور وہ لوگ جن کا ادھار خیر بصورت اور ادھار بد بصورت تھا یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے ملے جلے عمل کیے یعنی اچھے بھی اور بُرے بھی تو اللہ تعالیٰ نے

الْحَمْدُ لِلَّهِ كَمَا أَتَاهَا يُسَوِّانِ بِأَرْلَا خَتْمُهُوَا

پارہ ۲۹

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قتلوں کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

قتلوں سے ڈرنا چاہیے

۱۰ اور اُس فتنہ سے ڈرتے رہو جو برگزتمیں ظالموں ہی کو نہ پہنچے گا۔
سورۃ الانفال، آیت ۱۵ اور جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قتلوں سے

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں
اپنے حوض پر انتظار کر دوں گا کہ میرے پاس کون آتا ہے۔
کچھ لوگوں کو میرے سامنے سے پکڑ لیا جائے گا۔ پس میں
کہوں گا کہ میرے اُمتی چہا پچہ کیا جائے گا، کیا آپ نہیں جانتے
کہ یہ اُلٹے پاؤں پھر گئے تھے۔ ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ اے
اللہ! ہم اُلٹے پاؤں پھرنے اور قتلوں میں مبتلا ہونے سے
تیری پناہ چاہتے ہیں

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
میں حوض پر تمہارا پیش خیمہ ہوں۔ میرے پاس تم میں سے کچھ
لوگ لائے جائیں گے، یہاں تک کہ میں جب انہیں پانی پلانے کیلئے
تھکوں گا تو انہیں گھسیٹ کر مجھ سے دور کر دیا جائے گا پس میں
عرض کروں گا کہ اے رب! میرے ساتھی۔ فرمایا جائے گا کہ کیا
تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا نیا راستہ ایجاد کیا۔
ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کتاب الفتن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِإِذْنِ اللَّهِ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَاتَّقُوا
فِتْنَةً لَا تُصِيبُ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً
وَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحَذِّرُ مِنَ الْفِتَنِ

۱۹۳۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
بِشْرُ بْنُ الشَّرْحِيِّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ ابْنِ
أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَتْ أَسْمَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا عَلَى حَوْضٍ أُنْتَظَرُ مَنْ يَبْرُدُ
عَلَيَّ فَيُؤْخَذُ بِسَاسٍ مِنْ دُونِي فَأَقُولُ أُمَرِي يَقُولُ
لَا تَدْرِي مَشَوْا عَلَى الْقَمَقَرَى. قَالَ ابْنُ أَبِي فُلَيْدَةَ
اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ تَرْجِعَ عَلَيَّ أَعْيَابَنَا
أَوْ تُفَنِّئَنِي

۱۹۳۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُعَاوِذَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا
خَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ لِيَرْفَعَنَّ إِلَيَّ رِجَالُكُمْ
حَتَّى إِذَا أَهْوَيْتُمْ لَنَا وَلَهُمْ اخْتِطَبُوا دُونِي
فَأَقُولُ أَيْ رَبِّ أَصْحَابِي يَقُولُ لَا تَدْرِي مَا
أَحْدَثُوا بَعْدَكَ.

۱۹۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا

۱۹۳۲۔ کو اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میں حوض پر تمہارا پیش خیمہ ہوں۔ جو اس پر آئے گا وہ اس سے پئے گا۔ اور جو اس سے پی لے گا۔ تو پھر اسے پیاس محسوس نہیں ہوگی میرے پاس سے کچھ لوگ گزریں جائیں گے جنہیں میں پہنچاتا ہوں اور وہ مجھے پہنچاتے ہیں۔ پھر میرے اور ان کے درمیان پردہ حائل کر دیا جائے گا۔ ابو حازم کا بیان ہے کہ مجھ سے نعمان بن العقیل نے سنا کہ میں لوگوں سے یہ حدیث بیان کر رہا ہوں پس انہوں نے کہا کہ کیا آپ نے حضرت سہل سے اسی طرح سنا ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ انہوں نے کہا کہ میں حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منقول گوامی دیتا ہوں کہ میں نے ان کی زبان اس سے زیادہ سنا ہے انہوں نے فرمایا۔ یہ تو میرے میں پس کہا جائے گا کہ کیا آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں

حضور نے فرمایا کہ تم میرے بعد ناپسندیدہ امور دیکھو گے عبد اللہ بن زید کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: صبر کرو یہاں تک کہ حوض پر مجھ سے ملاقات کرو۔

زید بن وہب نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: تم میرے بعد ترجیح بلا مرجع اور ناپسندیدہ امور دیکھو گے عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ ان کا حق انہیں پورا دو اور اپنا حق اللہ تعالیٰ سے طلب کرو۔

ابو رجاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے امیر کا ناپسندیدہ عمل دیکھے تو اسے صبر سے کام لینا چاہیے کیونکہ جو سلطان کی اطاعت سے بالشت بھر بھی باہر نکلا وہ جاہلیت کی موت مر گیا۔

ابو رجاء عطار دی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ وَدَّ شَرْبَ مِنْهُ وَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَطْمَأَنَّ بَعْدَهُ أَبَدًا لِيَرُدَّ عَلَى أَقْوَامٍ أَعْرَفُكُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يَصَالُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ قَالَ أَبُو حَازِمٍ تَسَمِعَنِي النَّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَقِيلٍ وَأَنَا أُحَدِّثُكُمْ هَذَا فَقَالَ هَكَذَا سَمِعْتُ سَهْلًا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ يَزِيدُ فِيهِ قَالَ إِنَّكُمْ مَتَى قِيَالُ إِنَّكَ لَا تَدَارِي مَا بَدَلُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سَخَّاءُ لِمَنْ بَدَلَ بَعْدِي .

باب قول النبي صلى الله عليه وسلم سَتَرُونَ بَعْدِي أُمُورًا تُنْكِرُونَهَا وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ .

۱۹۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي أُمُورًا تُنْكِرُونَهَا فَتَقَالُوا كَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَذْوَ إِلَيْهِمْ حَقُّهُمْ وَاسْكُوا اللَّهَ حَقَّكُمْ .

۱۹۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنِ الْجَعْدِ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ مِنْ خَدَرِ مِنَ السُّلْطَانِ شَبَدًا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً .

۱۹۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الشَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُمَانَ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ

جو اپنے امیر کا کوئی ایسا کام دیکھے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے۔
تو اسے سبک کرنا چاہیے کیونکہ جو مسلمانوں کی جماعت سے بالشت
بھر بھی دور ہوا وہ جب مرے گا تو جاہلیت کی موت
مرے گا۔

۱۹۳۷۔ جناد بن ابوالامیہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عباد بن
صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ بیمار
تھے ہم نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت عطا فرمائے ہم نے
کوئی ایسی حدیث بیان فرمائی جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے
آپ کو نفع پہنچایا ہوا اور وہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سے سنی ہو۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
میں بلایا تو ہم نے آپ سے بیعت کر لی چنانچہ بت کرتے وقت
آپ نے ہم سے اقرار لیا کہ آپ کی بات سنیں گے اور اطاعت
کریں گے خواہ خوشی ہو یا غمی اور تنگ دستی ہو یا دولت مندی
اور خواہ ہمارے اوپر کسی کو ترجیح بھی دی جائے۔ لیکن جس کو
حاکم بنایا گیا اس سے نہیں جھگڑیں گے مگر اس صودہ میں کہ اسکا
حضرت انس بن مالک نے حضرت اسید بن حضیر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ آپ نے
فلان کو عامل مقرر کر دیا اور مجھے عامل مقرر کیا۔ فرمایا کہ مقرر
ہوئے بعد ترجیح بلا مرجع دیکھو گے تو میرے کام لینا یہاں تک کہ مجھ سے
حضور نے فرمایا کہ میری امت کی ہلاکت کم عمر اور بے وقوف

لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔

عید کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کے پاس مدینہ منورہ کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور مردان بھی ہمارے ساتھ تھے حضرت
ابو ہریرہ نے فرمایا کہ میں نے صادق و مصدق صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کی ہلاکت قریش کے لوگوں

الْعُطَايِدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى مِنْ
أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ مَنْ قَارَى
الْجَمَاعَةَ يَشْخَرُ أَفْئَاتِ الْأَمَاتِ مِثْلَةَ جَاهِلِيَّةٍ.

۱۹۳۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ
عَنْ عُمَرَ وَعَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَدَّاهُ
بْنِ أَبِي أُمَيَّةٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ
وَهُوَ مَرِيضٌ قُلْنَا أَصْلَحَكَ اللَّهُ حَدَّثَ بِحَدِيثٍ
يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهِ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَدْعَاكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَبَايَعْنَا فَقَالَ فِيْمَا أَخَذَا عَلَيْكَ أَنْ يَابِعْتَا عَلَى
السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا
وَلَيْسَرِنَا وَأَنْتَ عَلَيْنَا وَأَنْ لَا نَتَّزِعَ الْأَمْدَ هَلَهُ
إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا أَبَوًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللَّهِ فِيهِ
بُرْهَانٌ.

۱۹۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ
أَنَّ وَجَلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ اسْتَعْلَمْتَ فَلَانًا وَلَمْ تَسْتَعْلِمْنِي قَالَ
إِنَّكُمْ سَتَكُونُونَ بَعْدِي أَكْثَرُ قَاصِدِي الْحَشَى
تَلْقَوْنِي.

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَلَاكُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيِ أُغْيَلٍ
سُفْهَاءٍ.

۱۹۳۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي جَدِّي قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ
فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةِ
وَمَعَنَا مَرْدَانٌ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ الصَّادِقَ

کے ہاتھ میں ہے۔ مروان نے کہا کہ ایسے لوگوں پر اللہ کی لعنت ہو
حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ میں اگر یہ بتا چاہوں کہ وہ فلاں کا
لوٹا کا اور فلاں کا لڑکا ہے تو ایسا کر سکتا ہوں۔ پس میں (عمر بن یحییٰ)
اپنے دادا جہان کے ہمراہ بنی مروان کی طرف گیا جب وہ شام پر حکومت
کرتے تھے۔ جب اُن نوٹروں کو دیکھا تو آپ نے ہم سے فرمایا:۔
شاید یہ اُن لوگوں میں سے ہوں جو ہم نے عرض کی کہ آپ کو
زیادہ معلوم ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جس شرمس عرب کی خرابی ہے وہ نزدیک
آگیا ہے

زینب بنت ام سلمہ نے حضرت ام حبیبہ سے اور انہوں نے
حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ
انہوں نے فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیند سے پیدا ہوئے
تو آپ کا پر نور چہرہ سرخ تھا، فرمایا ہے تھے نہیں کوئی معبود مگر اللہ
۔ جس شمرات کے اندر عرب کی تباہی ہے وہ قریب آگئی، آج
یا جوج باجوج کی دیواریں آسمان سوراخ ہو گیا ہے۔ اور سفیان راؤ
نے نوے یا سو کا حلقہ بنایا کہا گیا کہ کیا ہم ہلاک کر دے
جائیں گے اور ہم میں نیک آدمی بھی ہوں؟ فرمایا کہ ہاں جب کہ
برائی کی کثرت ہو جائے۔

مردہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے ایک قیلے پر چڑھے
اور فرمایا:۔ کیا تم بھی دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں؟
لوگ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا کہ میں فتنوں کو
دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھسروں پر بارش کی طرح
برس رہے ہیں۔

فتنوں کا ظہور

سعد بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ زمانہ
قریب ہوتا جائے گا، غل گھٹا جائیگا بخل پیدا ہو جائے گا۔ فتنے ظاہر

المَصْبَدُ وَقِيْلُ هَلْ كُنْتُمْ عَلَىٰ يَدَيْ غِلْمَةٍ
مِنْ قُرَيْشٍ، فَقَالَ مَرْوَانُ: لَعَنَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ غِلْمَةٌ
فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ بَنِي فَلَانٍ
وَبَنِي فَلَانٍ لَفَعَلْتُ، فَكُنْتُ أَخْبَرُهُمْ مَعْرَجَتِي
إِلَىٰ بَنِي مَرْوَانَ حِينَ مَكَوَا بِالشَّامِ فَيَاذَا رَاهُمْ
غِلْمَانًا أَحَدًا قَالُوا لَنَا عَصِيٌّ هُوَ لَاؤِ أَنْ يَكُونُوا
مِنْهُمْ، قُلْنَا أَنْتَ أَعْلَمُ.

بَابُ ۱۹ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وَقِيلُ الْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدِ اقْتَرَبَ.

۱۹۴۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
ابْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبِ
بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ
جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ أَنَّهُمَا قَالَتَا: اسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ التَّوْمِ مُحْتَمًا أَذْجُهُةَ
يَقُولُ كَاللَّهِ إِلَّا وَبِلُ الْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدِ اقْتَرَبَ
فِيهِمُ الْيَوْمَ مِنْ رُدْمٍ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ مِثْلُ هَذِهِ
وَعَقْدَا سُفْيَانَ تَسْعِينَ أَوْ مِائَةً قِيلَ أَنْ هَذَا
فِيْنَا الصَّاحِبُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كُنَّا الْخَبْرَ.

۱۹۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ

عَنِ الزُّهْرِيَّ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسَامَةَ
بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَىٰ أَطْلَمٍ مِّنْ أَطْلَمِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ
هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَىٰ خَالُوا لَا، قَالَ: فَإِنِّي لَا أَرَىٰ الْفِتْنََ
تَقَمُّ خِلَالَ بَيُوتِكُمْ كَوُفِّ الْقَطْرِ.

بَابُ ۲۰ ظُهُورُ الْفِتَنِ

۱۹۴۲۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَعِيدٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہوں گے اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ
یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ قتل، قتل۔ شعیب، یونس، لیث،
زہری کا بھتیجا، زہری، حمید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنه نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی ردائے

کی ہے۔
تحقیق کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت
ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا دونوں حضرات
کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت
سے چند عرصہ پہلے کا زمانہ ایسا ہوگا کہ اُس میں جہالت چھا جائے گی،
علم اُس میں اٹھایا جائے گا اور اُس میں ہرج کی کثرت ہو جائے
گی اور ہرج قتل کو کہتے ہیں۔

تحقیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت
ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیٹھے باتیں کر رہے تھے تو حضرت
ابو موسیٰ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت
سے نزدیک والے دن ایسے ہوں گے کہ اُن میں علم اٹھایا جائے
گا اور اُن میں جہالت چھا جائے گی اور اُن میں ہرج کی کثرت ہو
جائے گی اور ہرج سے مراد قتل ہے۔

الوداع کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت
ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپس میں حضرت
ابو موسیٰ نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی
کہ بڑا سنا ہے اور ہرج حبشہ کی زبان میں قتل کو کہتے
ہیں۔

الوداع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا: سخیار، ابو ہریرہ روایت کیا ہے کہ حضور نے فرمایا
قیامت سے پہلے قتل کے دن ہوں گے، علم اٹھایا جائے گا اور
اُن میں ہرج جہالت کا وجود ہوگا۔ حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا کہ ہرج حبشہ
کی زبان میں قتل کو کہتے ہیں۔ ابو ہریرہ، عاصم، الوداع، حضرت ابو
موسیٰ اشعری نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہا: کیا آپ اُن
دو نوروں کے بارے میں جانتے ہیں، جن کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

قَالَ: يَتَقَارَبُ الزَّيْمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ وَيُكْفَى
الشُّعْرُ وَتُظْهِرُ الْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالَ أَيْ رَسُولُ
اللَّهِ أَيْضًا هُوَ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ وَقَالَ شُعَيْبٌ
وَيُونُسُ وَاللَّيْثُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ جَمِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۹۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ
أَبْنِ مُوسَى فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَا يَأْمَأُ يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ
وَيَرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ

۱۹۴۴- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا
أَبْنُ حَكْمَانَ الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ جَلَسَ
عَبْدُ اللَّهِ وَابْنُ مُوسَى فَدَحَا فَفَقَالَ أَبُو مُوسَى
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ بَيْنَ
يَدَيِ السَّاعَةِ لَا يَأْمَأُ يَرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَنْزِلُ
الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ

۱۹۴۵- حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: رَأَيْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ
اللَّهِ وَأَبْنِ مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ
بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ الْقَتْلُ

۱۹۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَ
أَحْبَبُهُ دَفَعَهُ قَالَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَتْيَامُ
الْهَرْجِ يَدْخُلُ الْعِلْمُ وَيُظْهِرُ فِيهَا الْجَهْلُ قَالَ
أَبُو مُوسَى: وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ وَ
قَالَ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ
الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ: تَعْلَمُ الْأَتْيَامُ

و سلم نے ذکر فرمایا کہ وہ قتل کے دن ہوں گے۔ آگے پہلی حدیث کے مطابق۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں میں سے وہ بدترین ہوں گے جن کی زندگی میں قیامت آئے گی۔

ہر آنے والا زمانہ پچھلے زمانے کی نسبت بڑا ہوگا

زیریں حدی کا بیان ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جو حجاج بن یوسف سے بین تکالیف پہنچیں ان کا آپ سے شکوہ کیا۔ فرمایا کہ صبر کرو کیونکہ تم پر کوئی زمانہ نہیں آئے گا مگر اُس کے بعد میں آنے والا اُس سے بڑا ہوگا۔ یہاں تک کہ تم اپنے رب جہانلو میں نے اسے تمہاری کریم صلی اللہ علیہ وسلم بندت عارث فرایسہ کا بیان ہے کہ اُس سے کہ اُس سے رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھراٹے ہوئے بیدار ہوئے اور فرما رہے تھے:۔ سبحان اللہ اللہ تعالیٰ نے کتنے خزانے نازل فرمائے اور کتنے قلعے نازل فرمائے ہیں کوئی ہے جو ان حجرے والیوں کو جگائے۔ اس سے مراد آپ کی ازواج مطہرات تھیں تاکہ وہ نماز پڑھیں۔ بہت سی دنیا میں لباس پہننے والی عورتیں آخرت میں تنگی ہوں گی۔

حضور نے فرمایا کہ جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

اَللّٰہِ ذَکَرُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَّامَ الْہَرَجِ نَحْوَهُ۔ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدَارِکُھُمُ السَّاعَةُ وَھُمْ اَحْیَاءُ

بَابُ لَا یَأْتِی زَمَانٌ اِلَّا الَّذِیْ یَعْدَاہُ شَرُّ مَیْنِہُ۔

۱۹۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ عَدِیِّ قَالَ اَتَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ فَشَکَوْنَا اِلَیْہِ مَا لَاقِیْنَا مِنَ الْحِجَابِ فَقَالَ اَصْبِرُوا فَاِنَّہُ لَا یَأْتِیْ عَلَیْکُمْ زَمَانٌ اِلَّا الَّذِیْ یَعْدَاہُ شَرُّ مَیْنِہُ حَتّٰی تَلْقَوْا رَبَّکُمْ سَمِعْتُمُوهُ مِنْ نَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

۱۹۴۸۔ حَدَّثَنَا ابُو الْیَمَانِ اَحْبَدُ بْنُ شُعْبَةَ عَنِ الرَّهْطِیِّ ح وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِیلُ حَدَّثَنَا اَخِی عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی عَدِیِّ عَنِ ابْنِ شَرِبَابٍ عَنْ هِنْدِ بْنِ الْحَارِثِ الْفِرَاسِیِّ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَسْتَفْقِظُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَةً فِیْ عَابِقُوْلِ سُبْحَانَ اللّٰہِ مَا ذَا اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَا ذَا اَنْزَلَ مِنَ الْوَقْتِ مَنْ یُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ یُرِیْدُ اَزْوَاجَ لَکِیْ یُصَلِّیْنَ رَبَّ کَاسِیَّةٍ فِی الدُّنْیَا عَارِیَّةٍ فِی الْاٰخِرَةِ۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمَلَ عَلَیْنَا السَّلَاحَ فَلَیْسَ مِنَّا۔

۱۹۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَیْنَا السَّلَاحَ فَلَیْسَ مِنَّا۔

۱۹۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَلْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اَسَامَةَ عَنْ بُرَیْدٍ عَنْ اَبِی بُرْدَةَ عَنْ اَبِی مُوْسٰی عَنِ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ہم پر بھاری اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی تم میں سے اپنے مسلمان بھائی کی طرف بھاری سے اشارہ نہ کرے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ شاید شیطان اُسے چلوادے اور اس طرح جہنم کے گڑھے میں جا پڑے۔

رضیان کا بیان ہے کہ میں نے عمرو بن دینار سے کہا: اے ابو محمد! آپ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا: تم نے سنا کہ ایک آدمی تیروں کوٹے ہوئے مسجد گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: ان کے پھلوں کو سنبھال لو کہ (عمرو بن دینار نے) ہاں۔

عمرو بن دینار نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی تیروں کوٹے ہوئے مسجد سے گزرا جن کے پھل ہاتھ نکلے ہوئے تھے پس اُسے حکم دیا گیا کہ ان کے پھلوں کو پکڑ لو تاکہ کسی مسلمان کو لگنے کا خدشہ نہ رہے۔

ابو ہریرہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ہماری مسجد سے گزرے یا ہمارے بازار سے اور اُس کے پاس تیر ہو تو اُس کے پھل کو سنبھال لے یا یہ فرمایا کہ اُسے اپنی مچھلی سے پکڑے رہے تاکہ کسی بھی مسلمان کو اُس سے کوئی تکلیف نہ پہنچے پائے۔

حضور نے فرمایا کہ تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو۔

تحقیق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق (گناہ) ہے اور اُس کے ساتھ جنگ کرنا کفر ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَّ عَدِيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا.

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعْتُ أَبَاهُ بِرَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ.

۱۹۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرِ: يَا أَبَا هَمَّامٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: مَرَّ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بِنَصْبَالِهَا. قَالَ نَعَمْ.

۱۹۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الشَّعْبَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ رَجَلٍ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ بِسَهْمٍ قَدْ أَيْدَى نَصْبُولَهَا فَأَمَرَ أَنْ يَأْخُذَ بِنَصْبُولِهَا لَا يَأْخُذَ شَيْئًا مَسْلُومًا.

۱۹۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوَيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَى نَصْبَالِهَا. أَوْ قَالَ فَلْيَقْبِضْ بِكَفِّهِ أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا شَيْئًا.

بَابُ ۱۳ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

۱۹۵۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَبَابُ الْمُسْلِمِ قُتْلٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ.

۱۹۵۶۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي وَاقِدٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ
مِمَّنْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَرْجِعُوا
بَعْدِي كَفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ
۱۹۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا
قُرَّةُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَعَنْ رَجُلٍ آخَرٍ هُوَ أَفْضَلُ
فِي الْقِسْمِ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ
فَقَالَ الْاِتِّدَارُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالَوا اللَّهُ وَ
رَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَتَّى ظَنَنْتُمْ أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ
اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ الْفَتْحِ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ
اللَّهِ قَالَ أَتَى بَلَدًا هَذَا أَلَيْسَتْ بِالْبَلَدَةِ فَكُنَّا
بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنْ دِمَاءُكُمْ وَأَمْوَالُكُمْ وَ
أَعْرَاضُكُمْ وَابْتِئَارُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ مَحْرَمَةٌ يَوْمَكُمْ
هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا الْاَهْلُ يَكْفُتُ
فَلَمَّا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ هَذَا فَلْيَبْلِغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ
كَانَ رَبُّ مَبْلُغٍ يَبْلُغُهُ مَنْ هُوَ أَوْ عَنِ لَهُ فَكَانَ
كُنَايَةً قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَفَّارًا يَضْرِبُ
بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ حَرِّقِ ابْنِ
الْخَضِرِ مَاتَ حِينَ حَرَّقَهُ جَارِيَةٌ بَنَتْ قَدَامَهُ قَالَ
أَشْرَفُوا عَلَيَّ أَبِي بَكْرَةَ فَقَالُوا هَذَا أَبُو بَكْرَةَ يَرَاكَ
قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي أَتَيْتُ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ
أَنَّهُ قَالَ لَوْ دَخَلُوا عَلَى مَا بَرَأْتِ بِقَصَبَةٍ
۱۹۵۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا
عُمَدُ بْنُ الْفَضِيلِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ
۱۹۵۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

محمد بن زید نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ جانا
کہ تم آپس میں ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔
ابن سیرین کا بیان ہے کہ محمد بن ابی بکر نیز ایک اور شخص جو
میر خیاں میں محمد بن ابی بکر سے بھی انصاف ہے ان دونوں حضرات
نے حضرت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: کیا تم
جانتے ہو کہ آج کونسا دن ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس
کا رسول ہی بہت چاہتے ہیں کہ ہم نے خیال کیا کہ شاید آپ اس کا کوئی
اور نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟
ہم نے کہا کہ یا رسول اللہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ کونسا شہر ہے؟
کیا یہ حرمت والا شہر نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ!
کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تمہارے خون اور تمہارا مال اور تمہاری عزتیں
اور تمہاری کھالیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے
اس دن کی تمہارا اس مہینے میں تمہارا اس شہر کے اندر حرمت ہے
بتاؤ کیا میں نے تمہارا ملک یہ بات پہنچا دی؟ ہم عرض گزار ہو گئے ہاں۔
چنانچہ آپ نے کہا: اے اللہ گواہ رہنا۔ پس چاہیے کہ جو موجود ہیں
یہ ان لوگوں تک یہ پیغام پہنچائیں جو موجود نہیں ہیں کیونکہ بعض اوقات
جس تک کوئی بات پہنچائی جاتی ہے وہ پہنچانے والے سے زیادہ
یاد رکھنے والا ہوتا ہے۔ چنانچہ یہی ہوا۔ فرمایا کہ میرے بعد کفر کی جانب
نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو۔ جس روز ابن
حضر کو جلا یا گیا جبکہ جاریہ بن قدامہ نے انہیں جلا یا تھا تو اس
نے کہا کہ ذرا ابو بکرہ کو بھی دیکھو۔ لوگوں نے کہا کہ ابو بکرہ تو یہ ہیں جو
عمرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا: میرے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ جانا ایک دوسرے
کی گردن اڑانے لگو۔

ابوزر عبد بن عمرو بن ہریر نے اپنے جہاد محمد بن جریر

بن عبد اللہ بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر مجھ سے فرمایا کہ لوگوں سے خاموش ہونے کے لیے کہو۔ پھر فرمایا کہ میرے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو۔

ایسا قندہ بھی آئے گا کہ اُس میں بیٹھا ہوا آدمی کھڑے سے بہتر ہوگا

محمد بن عبید اللہ، ابراہیم، سعد، اُن کے والد، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابراہیم، صراح بن کیسان، ابن شہاب، سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایک ایسا قندہ آئے گا کہ اُس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے سے بہتر ہوگا اور کھڑا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جو اُس کی طرف بھاگے گا وہ اُسے بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گا جس کو اُن دنوں کوئی بچاؤ کی جگہ یا پناہ گاہ مل سکے تو اُس میں پناہ لینی چاہیے

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب قندہ کھڑے ہونگے جن میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے سے اچھا رہے گا اور کھڑا ہوا چلنے والے سے اچھا رہے گا اور چلنے والا دوڑنے والے سے اچھا رہے گا جو اُس کی طرف بھاگے گا تو اُسے بھی وہ اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ اُن دنوں جس کو بچاؤ کی کوئی جگہ یا پناہ گاہ ملے تو اُس میں پناہ لینی چاہیے۔

جب دو مسلمان تلوار لے کر ایک دوسرے کے مقابل ہوں امام حسن عسکری فرماتے ہیں کہ قندہ کے زمانہ میں ایک روز یہ ہتھیار باندھ کر نکلا تو مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کہاں کا ارادہ ہے میں عرض کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ

شعبۃ عن علی بن منذر کہ سمعت ابا ذر عن ابن عمر وبن جریر عن جابر بن عبد اللہ عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع استنصبت الناس ثقتی قال لا ترجعوا بعدي كفاراً يضرب بعضكم رقاب بعض

باب ۱۱۱۱ تكون فتنۃ القاعد فیہا خیر من القائم
۱۹۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَحَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَكُونُ فِي تَمَنِّ الْقَاعِدِ فِيهَا خَيْرٌ مِنْ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنْ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا اسْتَشْرِفَ مَنْ وَجَدَ فِيهَا مَلْجَأً أَوْ مَعَادًا فَلْيَعُدَّ بِهِ

۱۹۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَكُونُ فِي تَمَنِّ الْقَاعِدِ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا اسْتَشْرِفَ مَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَادًا فَلْيَعُدَّ بِهِ

باب ۱۱۱۲ اِذَا لَقِيَ الْمُسْلِمَانِ يَسِيْفِيْمَا
۱۹۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَسِيْمٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: خَرَجْتُ لِسِلَاحِي لِيَأْتِيَ الْفِتْنَةُ فَاسْتَقْبَلَنِي

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی کی مدد کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جب دو مسلمان تلوار لے کر ایک دوسرے کے مقابل ہو جائیں تو دونوں جہنمی ہیں۔ عرض کی گئی کہ قاتل کی کلت تو سمجھ میں آتی ہے۔ لیکن مقتول کس وجہ سے؟ فرمایا کہ وہ بھی تو اپنے بدمقابل کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ عمار بن زید کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث ایوب اور یونس بن عبید سے بیان کی، میں چاہتا تھا کہ اس حدیث کو وہ میرے سامنے بیان کریں۔ دونوں حضرات نے اسے امام حسن بصری، احنف بن قیس، حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ سلیمان نے حاد سے اس کی روایت کی ہے۔ مؤمل، حلو بن زید، ایوب، یونس، ہشام، معلى بن زیاد، حسن، احنف، حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ معمر نے ایوب سے اس کی روایت کی ہے۔ بکار بن عبد العزیز نے اپنے والد ابجد سے اور انہوں نے حضرت ابی بکرہ سے۔ غندر، شعبہ، منصور، ربیع بن جراح، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا لیکن سفیان نے منصور سے اسے مرفوعاً روایت نہیں کیا۔

جب جماعت نہ رہے تو کیا کرنا چاہیے

ابو ادريس خولانی نے حضرت محمد بن یحییٰ بن الیمان رضی اللہ

تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ دوسرے حضرات نور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خبر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے لیکن میں شر کے متعلق دریافت کیا کرتا کہ کہیں وہ مجھے پاندے چھانچہ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر کے اندر تھے، پس اللہ تعالیٰ ہمارے پاس اس خیر کو لے آیا۔ کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہے؟ فرمایا کہ ہاں میں عرض گزار ہوا کہ کیا اس شر کے بعد خیر ہے؟ فرمایا، ہاں لیکن اس میں دھواں ہو گا میں عرض گزار ہوا کہ وہ دھواں کیا ہو گا؟ فرمایا کہ وہ من مانے راستے پر چلیں گے، اُن کی بعض باتیں

ابوبکرؓ فقال: اَيْنَ اَكْرِيْدُ، قُلْتُ اُرِيْدُ نَصْرَةَ ابْنِ عَمْرِو رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّا لَوَاجِعُ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفِهِمَا فَيَكُلَاهُمَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ قِيلَ فِهَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ اِنَّهُ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ، قَالَ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ وَكَذَلِكَ كُنْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لَآيُوبَ وَيُونُسَ بْنِ عَبِيدٍ وَآنَا اُرِيْدُ اَنْ يَحْتَدِثَا فِي يَهْ فَقَالَ لَا اِنَّمَا رَدَى هَذَا الْحَدِيثَ الْحَسَنُ عَنِ الْكَحْنَفِ بْنِ قَنَسٍ عَنْ ابْنِ بَكْرَةَ. حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بِهَذَا اَوْ قَالَ مَوْمِلٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ابُوبَ وَيُونُسَ وَيُوشَامُ وَمَعْلَى بْنُ زِيَادٍ عَنْ الْحَسَنِ عَنِ الْكَحْنَفِ عَنْ ابْنِ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنْ ابُوبَ وَيُونُسَ وَبَكَارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ بَكْرَةَ. وَكَانَ عِنْدَ رَحَدٍ ثَمَّ شُعْبَةٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاحٍ عَنْ ابْنِ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ سَفِيَّانُ عَنْ مَنْصُورٍ

باب ۱۱۶ كَيْفَ الْأَمْرُ إِذَا لَمْ تَكُنْ جَمَاعَةً ۱۹۶۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو لَيْدٍ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنَا بُسْرُ بْنُ عَبِيدَةَ اللّٰهُ الْحَضَرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ حَدَّثَ يَحْيَى بْنَ إِيْمَانَ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ فَخَافَ أَنْ يُدَارِكَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَشَرٌّ فَجَاءَنَا اللّٰهُ هَذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ

تم پسند کرو گے اور بعض ناپسند۔ میں عرض گزار ہوا کہ اُس کے بعد بھی کیا شر ہے؟ فرمایا کہ ہے۔ کچھ لوگ جہنم کے دروازوں کی طرف بلاتے ہوں گے جو اُن کی بات مانے گا۔ اُس کو جہنم میں ڈال دیں گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہمیں اُن کی پہچان بتائیے۔ فرمایا کہ وہ لوگ ہماری ہی جماعت سے ہوں گے اور ہماری ہی بولی بولیں گے۔ میں نے عرض کی کہ اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور اُن کے امام کے ساتھ رہنا۔ عرض گزار ہوا کہ اگر اُن کی کوئی جماعت اور کوئی امام نہ ہو؟ فرمایا کہ تمام فرقوں سے علیحدگی اختیار کر لینا خواہ تمہیں کسی دین کی جڑ ہی چپانی پڑے، یہاں تک کہ تمہیں موت آجائے لیکن

جو فتنہ اور ظلم والوں کی کثرت کو ناپسند کرے۔

لیث کا بیان ہے کہ ابو الاسود نے فرمایا کہ اہل مدینہ نے ایک لشکر روانہ کیا اور اُس میں میرا نام بھی لکھ لیا گیا۔ پس میں عکرمہ سے ملا اور انہیں یہ بات بتائی تو انہوں نے مجھے بڑی سختی کے ساتھ منع کیا اور کہا کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ مسلمانوں میں سے کچھ لوگ منافقین (ولی طور پر مشرکین) کے ساتھ تھے اور مشرکوں کی فوجوں کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حملہ آور ہونے کی دعوت دیا کرتے تھے۔ لیکن جو تیر آتا تو انہیں لگتا اور اُن میں سے ہی کوئی مرتا یا تلوار کی ضرب لگائی جاتی تو انہیں ہی قتل کرنا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اُد پر ظلم کرتے تھے" (سورہ

حضرت عذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں دو باتیں بتائیں جن میں

قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرُّ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخَرٌ، قُلْتُ وَمَا دَخَرُهُ؟ قَالَ قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هُدًى يَعْرِفُونَ مِنْهُمْ وَمَنْ كَرِهَ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرُ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ نَعَمْ دُعَاؤُهُ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَدْ فُتِحَ فِيهَا، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ مِنْ جِلْدِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِالسِّنْتِنَا قُلْتُ فَمَا مَآزِينِي إِنْ أَذْكَرْتُ ذَٰلِكَ؟ قَالَ تَلْزِمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ، قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَمِدْ عَلَى يَدِكَ الْفِرْقَانِ كُلُّهُمَا وَلَوْ أَنَّ تَعْصِيَ بِأَصِلَ تَجِدَهُ حَتَّى يُنَادِيَكَ بِالْمَوْتِ وَأَنْتَ عَلَى ذَٰلِكَ.

بَابُ الْإِيمَانِ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُكْثَرَ سَوَادُ الْفِتَنِ وَالظُّلَمِ

۱۹۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ أَوْ قَالَ اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ قَطَعَ عَلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَعَثَ فَالْتَمَسْتُ فِيهِ فَلَقِيتُ عِكرِمَةَ فَخَبَرْتُهُ فَهَمَانِي اسْتَدَا السَّهْمِي، ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أَسَافِينَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا مَعَ الْمُشْرِكِينَ يَكْتُمُونَ سَوَادَ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتِي السَّهْمُ فَيَكْرِى فَيُصِيبُ أَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهُ أَوْ يُضْرِبُ فَيَقْتُلُهُ فَاَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا هُمْ ظِلَالُكَ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ

بَابُ إِذَا أَبْكَى فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ

۱۹۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ

سے ایک کو میں دیکھ چکا اور دوسری کا انتقال کر رہا ہوں چنانچہ ہم سے بیان فرمایا کہ امانت کو لوگوں کے دلوں میں رکھ دیا گیا ہے۔ پھر انہوں نے قرآن و سنت سے بھی اس کی اہمیت کو جان لیا ہے۔ پھر ہم سے اس کے اٹھ جانے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ آدمی سوئے گا اور امانت اُس کے دل سے اٹھالی جائے گی تو اُس کا اثر محض ایک دھبے کی طرح رہ جائے گا اس کے بعد وہ پھر سوئے گا تو باقی حصہ بھی اٹھالیا جائے گا اور اُس کا صرف البسا اثر رہ جائے گا جیسے تو اپنے پاؤں پر چنگاری کو گرا بیٹھے اور دیکھنے پر صرف آبلہ نظر آئے لیکن اُس کے اندر کوئی چیز نہ ہو صبح ہونے پر لوگ خرید و فروخت کریں گے تو انہیں ایک بھی امانت دار نہیں ملے گا بلکہ یوں کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے میں فلاں شخص امانت دار اور کہا جائے گا کہ فلاں آدمی کیسا عقلمند کیسا خوش مزاج اور کیسا صاحب عقل و دانش ہے، حالانکہ اُس کے دل میں ملائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہو گا اور گھر پر بھی ایسا ہی نہانہ گزرا ہے کہ بچھے کوئی فکر نہیں ہوتی تھی کہ کس کے ساتھ خرید و فروخت کروں کہ اگر وہ مسلمان ہو تو اسلام اُسے مجبور کر کے میرا حق دلا دے گا اور اگر وہ نصرانی ہو تو لوگ اُسے میرا حق دینے پر مجبور کر دیں گے لیکن آج تو میں صرف فلاں فلاں چند لوگوں سے خرید و فروخت کرتا ہوں۔

فتنوں سے نچ کر جنگل میں رہنا۔

یزید بن ابی مہزیوم کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجاج بن یوسف کے پاس توفیق لے گئے تو اُس نے کہا:۔
اے ابن اکوع! آپ کفر کی طرف اٹھ پاؤں پھر گئے کہ جنگلوں میں جا بسے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے جنگل میں رہنے کی اجازت عطا فرمائی تھی۔ یزید بن عقیل کا بیان ہے کہ جب حضرت عثمان بن عفان کو شبیدہ مروا گیا تو حضرت سلمہ بن اکوع نقل مکانی کر کے تہذہ میں جا رہے ہیں انہوں نے ایک عورت سے شادی کر لی اور وہیں اُن کے ہاں اولاد ہوئی، یہاں تک کہ وفات پانے سے وہ چند روز پہلے مدینہ منورہ میں وارد ہوئے تھے

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي حَيْدَرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ أَمْهُمْ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلَيْهِمْ مِنَ الشُّبَّةِ. وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ: يَتَأَمُّ الرَّجُلُ التَّوَمَةَ فَمُقْبِضُ الْأَمَانَةِ مِنْ قَلْبِهِ فَيُظَلُّ أَثَرُهَا يَمْلَأُ أَثَرَ الْوَكْتِ ثُمَّ يَتَأَمُّ التَّوَمَةَ فَمُقْبِضُ قَلْبِهِ فِيهَا أَثَرُهَا يَمْلَأُ أَثَرَ الْمَجَلِّ كَجَمْدٍ دَخَرَجَتْهُ عَلَى رَجُلِكَ فَتَقِطُّ فَتَرَاهُ مُنْتَبِهاً وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ وَيُضَيِّعُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُدْرِي الْأَمَانَةَ فَيَقَالُ إِنَّ فِي بَيْتِي فَلَانٌ رَجُلًا أَمِينًا وَيَقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَغْفَلَهُ وَمَا أَظْلَمَهُ وَمَا أَجَلَدَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ خَزَرٍ مِنْ إِيْمَانٍ. وَلَقَدْ أَتَى عَلَى زَمَانٍ وَلَا أَبَائِي أَتَيْكُمْ بِأَيْعُثُ لَيْسَ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّاهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّاهُ عَلَى سَاعِيَةٍ وَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أَبَايَعُ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا.

باب ۱۹ التعرُّبُ فِي الْفِتْنَةِ

۱۹۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاجِبٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكُوْعِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكُوْعِ إِرْتَدَدْتُ عَلَى عَقْبَيْكَ تَعَرَّبْتُ قَالَ لَا وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِي فِي الْبَدَا وَوَعَنَ يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ لَنَا قَتِيلُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ خَدْرَجَ سَلَمَةَ بْنُ الْأَكُوْعِ إِلَى الرَّبْدَةِ وَتَرَوْنَ هُنَاكَ امْرَأَةً ذَوَلَدَاتٍ لَهُ أَذَلَدًا أَفَلَمْ يَزَلْ يَهَاوِي قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِلْيَالٍ فَكَرَّرَ الْمَدَائِنَةَ.

۱۹۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَعْصُومَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرُ الْمُسْلِمِ غَمٌّ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ
الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَغْدِرُ بِهَا يَتَّبِعُ مِنْ
الْبُغْيَةِ.

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْفِتَنِ

۱۹۶۸۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا
هشامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحَقَّوهُ
بِالسُّؤَالِ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَاتَ يَوْمٍ الْمِنْبَرَ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ
إِلَّا بَيَّنْتُ لَكُمْ فَجَعَلْتُ أَنْظُرَ يَمِينًا وَشِمَالًا
فَإِذَا أَكَلَ رَجُلٌ رَأْسَهُ فِي تَوْبِهِ يَبْكِي فَيَأْكُلُ
رَجُلٌ كَانَ إِذَا أَكَلَ حَتَّى يَدُلَّ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ يَا
نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ أَنَا فَقَالَ أَبُوكَ حَدَّثَافَةُ ثُمَّ أَتَشَأْ
عَمْرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا
وَبِأَسْمَاءٍ سَوْدَاءَ سَوْدَاءَ اللَّهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ
فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ إِنَّهُ صُبُوتٌ لِي
الْجَنَّةِ وَالْعَادِ حَتَّى رَأَيْتُكُمْ مَادُونِ الْعَائِلِ قَالَ
قَتَادَةُ يَذْكُرُ هَذَا الْحَدِيثَ عِنْدَ هَذِهِ الْآيَةِ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ
تُبَدَّلَ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ وَقَالَ عَبَّاسُ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ زُرَّاعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ
أَنَّهُ سَأَلَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَهَذَا. وَقَالَ كُلُّ رَجُلٍ إِذَا رَأَسَهُ فِي تَوْبِهِ
يَبْكِي. وَقَالَ عَائِدٌ يَا لِلَّهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ أَوْ قَالَ

عبد اللہ بن ابوسعید نے حضرت ابوسعید خدری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ عنقریب مسلمان
کا اچھا مال بکریاں ہوں گی جنہیں لے کر یہ بہاڑ کی چوٹیوں
اور برساتی مقامات پر چلا جائے گا۔ کیونکہ وہ اپنے
دین کو بچانے کی خاطر فتنوں سے بھاگ رہا ہو گا

فتنوں سے پناہ مانگنا

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے فرمایا کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال
کیا کرتے۔ یہاں تک کہ جب سوالات کی بوچھاڑ کر دی تو ایک
روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور
فرمایا:۔ تم مجھ سے کوئی بات نہیں پوچھو گے مگر میں تمہارے بیان
کر دوں گا۔ پھر آپ دائیں بائیں ملاحظہ فرمانے لگے تو شیعہ نبوت
کا ہر پروانہ اپنے کپڑے میں سر جھسا کر رو رہا تھا۔ چنانچہ ایک آنی
سامنے ہوا جس کو ٹکڑا کر کے وقت قبض لوگ اُس کے باپ کے سوا
دوسرے کا تجتے تھے وہ عرض گزار ہوا کہ یا نبی اللہ! میرا باپ کون
ہے؟ فرمایا کہ تمہارا والد خدا ہے۔ پھر تو حضرت عمر سامنے ہوئے
اور عرض کی:۔ ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے
اور محمد مصطفیٰ کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ ہم فتنوں کی برائی
سے پناہ مانگتے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ آج کی طرح خیر و شر کو میں کبھی نہیں دیکھا، میرے سامنے
جنت اور دوزخ مثالی شکل میں پیش کی گئیں یہاں تک کہ میں
نے انہیں ذیوار کے پرے دیکھا قتادہ کا قول ہے کہ یہ حدیث
اس آیت:۔ اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی
جائیں تو تمہیں بُری لگیں (سورہ المائدہ، آیت ۱۰۱) کے ساتھ
بیان کی جاتی ہے۔ عباس نسیمی، یزید بن زریع، سعید قتادہ
حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی
طرح روایت کرتے ہوئے فرمایا:۔ ہر شخص اپنے سر کو کپڑوں میں

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ. وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَمُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَقَالَ عَائِذَا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ الْفِتَنِ.

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِتْنَةُ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ

۱۹۶۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ إِلَى جَنْبِ الْمَنْبَرِ فَقَالَ الْفِتْنَةُ هَهُنَا الْفِتْنَةُ هَهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ أَوْ قَرْنُ الشَّمْسِ.

۱۹۷۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُولُ أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ.

۱۹۷۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأِمِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمِينِنَا قَالُوا وَفِي تَجْدِنَا قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأِمِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمِينِنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَفِي تَجْدِنَا فَخَاطَبَهُ قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ.

چھپا کر دریا تھا اور کہا کہ ہم فتنے کی برائی سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں یا کہا کہ میں فتنے کی برائی سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ خلیفہ یزید بن زریع، سعید، معتمر، ان کے والد قنادہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے لوگوں سے اسی طرح حدیث بیان کی کہ

موجود نے فرمایا کہ فتنہ مشرق سے ظاہر ہوگا

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر کے جانب جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا:۔ فتنہ ادھر ہے، فتنہ ادھر ہے جہاں سے شیطان کا سینک نکلے گا، یا یہ فرمایا کہ سورج کا سینک نکلے گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا جب کہ آپ مشرق کی جانب منہ کر کے فرما رہے تھے: خبردار ہو جاؤ کہ فتنہ ادھر ہے جہاں سے شیطان کا سینک نکلے گا۔

تافیع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی:۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے یمن میں برکت دے لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہمارے یمن میں بھی۔ آپ دعا کی:۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے یمن میں برکت دے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارے یمن میں بھی میرا خیال ہے کہ آپ نے تیسری مرتبہ فرمایا:۔ وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کا سینک (وہایت) وہیں سے نکلے گا۔

ف: نجد بھی حجاز مقدس کا ایک علاقہ ہے جیسے شام اور یمن۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ شام اور یمن کے لیے دعائے برکت یمن دفعہ فرمائی۔ ہر دفعہ نجد کے لیے بھی دعائے برکت کے لیے عرض کی گئی لیکن آپ نے دعا نہ کی اور تیسری دفعہ کی گزارش کے جواب میں دعا نہ کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور شیطان کی سنگت وہیں

سے نکلے گی یا شیطان کا سینک وہیں سے نکلے گا۔ یہ حدیث جامع ترمذی، جلد دوم میں بھی ہے۔ مسند احمد کی اسی روایت کے آخر میں یہ بھی ہے کہ شرک کا پیر حصہ وہیں (نجد میں) ہے۔ صحیح بخاری، جلد اول کے اندر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں اسے اس الکفر قرار دیا ہے۔ بخاری شریف کی اسی جلد اول میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو سعید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ وہ رمیمہ اور مضر میں اور وہاں سے شیطان کے دوست تھے یا وہ پیر و کافر نکلیں گے۔ اُن دونوں پیر و کاروں سے مراد ایک مسلمہ کذاب اور دوسرا محمد بن عبد الوہاب نجدی ہے۔ یہ دونوں حضرات ہی منتر قبیلے کے فروخت تھے۔ بخاری شریف جلد دوم میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مشرق کی طرف (نجد) سے کچھ لوگ نکلیں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلقے سے اُگے نہیں جائے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے اور پھر اُس میں واپس نہیں آئیں گے، یہاں تک کہ تیر اپنے چلے کی طرف آجائے۔ عرض کی گئی کہ اُن کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا کہ سر منڈانا۔

یہ نفاذی محمد بن عبد الوہاب نجدی کے بارے میں سب سے بڑی پہچان ہے کہ شیطان کے دوسرے پیر و کار سے یہی صاحب مراد ہیں کیونکہ جب کسی مسلمان کو یہ اپنے دین میں داخل کرتے تو اس کا سر منور منڈواتے تھے خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ موصوف کے حالات اور اسلام و مسلمین پر منکالم دیکھنے ہوں تو کہہ کر کے مفتی شافعیہ سید احمد بن ربیع دحلان رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۰۲ھ کا رسالہ الدرر السنیہ اور مفتی عبدالقیوم ہزاروی صاحب مہتمم جامع نظامیہ رضویہ لاہور کے نام سے چھپی ہوئی کتاب تاریخ نجد و حجاز کا مطالعہ بہت مفید رہے گا۔ علاوہ بریں آج، ۱۱ جنوری ۱۹۹۱ء سے عالم اسلام کو نباہ و برباد کرنے کی غرض سے امریکہ و برطانیہ وغیرہ اٹھائیس ملک مل جل کر جو مسلمانوں کے اکیلے اور چھوٹے سے ملک عراق پر دوسری جنگ عظیم سے بھی زیادہ یعنی لاکھوں ٹن گولہ بارود برساکچے ہیں اور کل اتحادیوں کی جملہ افواج نے پاکستانی وقت کے مطابق سوا پانچ بجے صبح عراق پر بھرپور زمینی حملہ کر دیا جس کو فضائیہ اور بحریہ کا مکمل تعاون حاصل ہے۔ یوں معمولی سی بات کا بہانہ بنا کر آج مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۹۱ء کو پورے چالیس روز آگ کی بارش برساتے ہوئے گزر گئے لیکن عیسائیوں، یہودیوں اور مسودوں کے دلوں میں اسلام دشمنی کی آگ اتنی بھڑکی ہوئی ہے کہ مسلمان پر اتنی قیامت ڈھالینے کے بعد بھی ڈر نہ ہونے کا نام نہیں لے رہی ہے۔ افسوس! امت محمدیہ کو یہ تحفہ بھی نجدیوں کے ہاتھوں ہی مل رہا ہے۔ اسلام اور مسلمین پر ایسی قیامت ڈھانے والے بھی نجدی حضرات ہیں۔ عرب کے حکمران شاہ فہد اور امیر کویت کی یہ ساری مہربانی ہے۔ بہانہ کویت کا بنایا اور شاہ فہد نے اپنے مشکل کشا، حاجت روا اور دافع بلا امریکہ بہادر کو مدد کے لیے پکارا کہ حضور والا! امداد میں تو مجھے بچانے کی طاقت نہیں کہ ہمیں نا مسلم خطرے سے بچائے۔ لہذا بچانے کے لیے آپ ہی مجاز مقدس کی سر زمین پر تشریف لائیں۔ ساتھ ہی اپنے دو گنا کو بھی لیتے آئیں۔ سارے یہاں اپنا ہی گھر سمجھ کر قدم رنجش فرمائیں۔ ہم آپ کے لیے راہوں میں دیدہ و دل کا فرش بچھا رہے ہیں۔ بے شک یہاں آپ تشریف رکھتے ہوئے روزانہ سیکڑوں ٹن خنزیر کا گوشت تناؤں فرمائیں لاکھوں بوتلیں روزانہ شراب کی بوتلیں ہمیں اس بات کا کوئی شکوہ نہیں ہوگا بلکہ ہم آپ کی تشریف آوری کا دل کی گہرائیوں سے تازیت شکریہ ادا کرتے ہیں گے اور آپ کے لیے ہمارے دل سے ہمیشہ دعائیں نکلتی رہیں گی۔

حضور والا! ہم دست بستہ بلکہ سجدہ ریز ہو کر آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ آپ اور آپ کے ساتھیوں کی مہمان نوازی میں کوئی کسر اٹھائیں رکھیں گے نیز ہم دونوں دینی اور بقیہ نبی بھائی یعنی یہ عاجز اور کویت کے امیر المؤمنین صاحب اس جنگ کے جملہ اخراجات برداشت کریں گے۔ عالی جاہ! یہ تو آپ کو بخوبی علم ہے کہ ہمارے نزدیک آپ سرکار اور آپ کے اعیان و انصار ہی اسلام کی تلوار ہیں جبکہ ہم اپنی

مٹھی بھر جماعت کے سوا دنیا کے تمام مسلمانوں کو ملعونین اشرار، کلاب انکار اور کھراؤد شرک کی تلوار ہی جانتے اور مانتے ہیں جس پر ہماری دُعا سوسالہ تاریخ گواہ ہے۔

بعض لوگ بے خبری میں سووی حکمرانوں کو محافظِ حریم لکھ دیتے ہیں جو سر اسر غلط ہے۔ اولاً تو یہ روش اظہر کرم مانتے ہی نہیں بلکہ ان کے مذہبی پیشوائے اعظم نے اسے صہم اکبر قرار دیا تھا۔ ثانیاً ان مہربانوں نے اپنی پوری تاریخ میں حریم شریفین کی حفاظت کے خیال کو کبھی اپنے دلوں کے نزدیک سے بھی نہیں گھرنے دیا۔ اگر خیال ہوتا تو ملک کو دفاعی لحاظ سے اتنا مضبوط کر لیتے کہ کوئی بدخواہ حریمِ طہیین کی طرف کبھی میلی آنکھ سے دیکھنے کی جرأت ہی نہ کرتا۔ کیا **وَ اَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ** کا بھی مطلب ہے کہ نوجوان موزن میں فراہم کر کے عیاشی کے جن اتظامی ریکارڈ قائم کرتے رہو۔ ممکن ہے محافظِ حریم ہونے کا یہ مطلب ہو کہ خوبصورت عورتوں کے ریوڑ میں کھیلنے کو دتے رہو۔ اس حرم کے تکلفات سے جتنی دولت بچے وہ دوسرے حرم یعنی امریکہ کے جنگوں میں جج کر دیا کہ واکر اس کے **اَنَا مَبْكُؤُا الزَّعْلٰی** والے اعلان میں ضعف نہ آنے پائے۔ یہ دونوں حرم بھی تو کوئی معمولی قسم کے حرم نہیں ہیں جبکہ پہلا حرم تو نوجوان لڑکیوں کی فرج سے خرمستی اور دوسرا حرم امریکہ پرستی ہے۔ ایسے حریم کے محافظوں کا وجود مسلمانوں کے لیے عذابِ ثابت ہو گا تو اور کیا ہو گا؟

حریم کے ان محافظوں نے ایک عرصے سے اپنے محافظ و ناصر کے ہاتھوں سے مسلمانوں کا ناطقہ بند کر لے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کر رکھا ہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی خدا کی مدد کا شہدہ دیکھنا چاہے تو آنکھیں کھول کر دیکھ سکتا ہے کہ اٹھائیس ملکوں کی افواج جن میں موجودہ اور سابقہ سپر پاور کہلانے والی حکومتیں بھی ہیں وہ سارے مل کر مسلمانوں کے ایک چھوٹے سے ملک عراق پر چالیس روز سے غیر کسی وقفے کے بمباری کر رہے ہیں لیکن پھر بھی عراق زندہ ہے، سبحان اللہ! الحمد للہ۔ ثانیاً بزرگانِ دین کے تعزفات کے منکر اگر اللہ کے خاص بندوں کا تعزیت دیکھنا چاہیں تو جاپان میں جا کر ہیروشیما اور ناگاساکی شہروں کو جا کر دیکھیں جن پر دوسری جنگِ عظیم میں امریکہ نے ایٹم بم گرائے تھے۔ وہاں دیکھ لیا کہ آج تک گھاس بھی نہیں اُگتی۔ دوسرے ان دنوں **طوفانِ بڑھاپا** پھر بار بار کھلتا ہے **اللہ اعلم** کی شکست میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا، اس کے باوجود جاپان کے ہٹلر گورنمنٹ کے چمکے چھوڑ دیے تھے لیکن یہ دونوں ایٹم بم گرتے ہی جاپان نے گھٹنے ٹیک دیے تھے۔ اب کوئی دیکھے کہ عراق پر ان سے بھی زیادہ طاقت کے عبوری طور پر بم اور گولہ بارود گرائے جا چکے ہیں لیکن عراق کا بفضلہ تعالیٰ کوئی حصہ ابھی تک اس طرح تباہ و برباد نہیں کیا جا سکا ہے، سبحان اللہ! الحمد للہ۔ اگر کوئی ایمان کی طاقت کو دیکھنا چاہے تو دیکھے کہ جس طرح اٹھائیس ملک چالیس روز سے مسلسل بمباری کر رہے ہیں، کیا فرزندِ ان توحید کہلانے والے ایسی بمباری صرف چالیس گھنٹے برداشت کر لیں گے؟ یقیناً جواب نفی میں ہو گا کیونکہ وہاں تو چالیس منٹ ٹھہرنے کی بھی سکت نہیں۔ اس کے برعکس کیا یہ ایمانی طاقت کا کرشمہ نہیں ہے کہ عراقی مجاہدین چالیس روز بے پناہ اور مسلسل بمباری کے باوجود زندہ ہیں اور **طیئراً ابابیل** کا سماں طاری کر رہے ہیں اور اتحادیوں کے فوجی اور بے پناہ جنگی ساز و سامان **گَعَصِفَ مَا كُوِّلَ** ہوتا جا رہا ہے۔ دیکھنے والوں کو صاف نظر آ رہا ہے کہ صلاحِ حسین اور عراق کے فیور مسلمان اپنی ایمانی قوت سے صلاحِ الدین اکیڈمی کی طرح تاریخِ اسلام کا ایک نیا اور سنہری باب کھول رہے ہیں۔ گور اور اسلام کی اس جنگ میں وہ پورے عالمِ اسلام کی طرف سے لڑ رہے ہیں۔ خدا ان کا حامی و ناصر ہو اور انھیں عظیم آفتانِ تاریخی فتح سے نواز کر اسلام اور مسلمانوں کا بول بالا کرے، آمین۔

اللہ کو پامردی مومن پہ بھروسہ

ابلیس کو یردپ کی مشینوں کا سہارا

۱۹۷۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَسْطِطِيُّ حَدَّثَنَا
خَلْفٌ عَنْ بَيَّانٍ عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عَمْرِو بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ يُحْيَى بْنَ عَمْرِو بْنِ حَسَنَاتٍ قَالَ
فَبَاذِرْنَا إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ
حَدَّثَنَا عَنِ الْقَتَالِ فِي الْفِتْنَةِ وَاللَّهُ يَقُولُ : وَ
قَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَقَالَ هَلْ تَدْرِي
مَا الْفِتْنَةُ نِكَلْتِكَ أَمْلَكَ إِنَّمَا كَانَ مُحَمَّدًا صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ لِلدَّخُولِ
فِي دِينِهِمْ فِتْنَةٌ وَلَيْسَ لِقَاتِائِكُمْ عَلَى الْمَلِكِ
بِأَسْوَكَ الْفِتْنَةِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ
وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ خَلْفِ بْنِ حَوْشَبٍ
كَانُوا لَيْسَتْ حَبْرُونَ أَنْ يَتَمَثَّلُوا بِهَذَا الْأَبْيَاتِ
عِنْدَ الْفِتْنِ قَالَ إِمْرُؤُ الْقَيْسِ
الْمَحْرَبُ أَوَّلُ مَا تَكُونُ فِتْنَةٌ
لَسْعَى بِزِينَتِهَا لِكُلِّ جَهْلُولٍ
حَتَّى إِذَا اسْتَعْلَتْ وَشَبَّ ضَرَامُهَا
وَلَتْ عَجُوزًا غَيْرَ ذَاتِ حَلِيلٍ
تَتَمَطَّاءُ يَنْكُرُ لَوْنَهَا وَتَغَيَّرَتْ
مَكْرُوهَةً لِلشَّعْرِ وَالْتِفْقِيلِ

۱۹۷۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ عَنْ غِيَاثِ
حَدَّثَنَا إِبْنُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ
حَدَّثَنَا يَقُولُ بَيْتًا مَحْنُ جُلُوسُ عِنْدَ عَمْرِو إِذَا
قَالَ أَكَيْكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْفِتْنَةِ قَالَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَا لَهُ
وَوَلَدِيَّاهُ وَجَارُهُ وَكَفَرُهُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ
وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ
لَيْسَ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ وَلَكِنَّ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ
قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ

نصیب بن جریج کہیں ان سے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہماری طرف آ رہے تھے تو ہم آرزو مند ہوئے کہ ہم سے کوئی عمدہ حدیث بیان کریں گے۔ ان کا بیان ہے کہ ایک آدمی ان کی طرف آ گئے جاکر عرض کیا کہ: اے ابوبکر الرحمن! ہمیں فتنہ کے وقت جنگ کرنے کے اتفاق کوئی حدیث سنائیے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے (سورہ البقرہ آیت ۱۷۳)۔ آپ نے فرمایا: کیا تم فتنے کو جانتے ہو؟ تمہاری ماں نہیں گم کرے۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین سے لڑا کرتے تھے اور کافروں کے دین میں داخل ہونا فتنہ ہے، ان کی لڑائی تمہاری طرح ملک کے بارے میں نہ تھی

فتنہ دریا کی موجوں کی طرح آئیں گے
ابن عیینہ نے خلف بن حوشب سے نقل کیا کہ فتنوں کے وقت لوگ مثال کے طور پر ان اشعار کو پڑھنا بہتر سمجھتے۔ چنانچہ امرؤ القیس نے کہا:۔

ابتداء میں اک حینہ، نوجواں ہوتی ہے جنگ
اُس کی زینت کی طنز کہتے ہیں باہل بے درنگ
جنگ کے شعلہ بھڑک اٹھتے ہیں جب میدان میں
تب وہ ہوتی ہے عجوزہ، ہے بدلتا رنگ ہنگ
سرسفید اور شکل بھونڈی جس طرح کوئی چڑیل
اُس کو چھوئے، پیار کرنے کی ہوس دل میں لنگ

حقیق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم حضرت عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ لوگوں میں سے جس کو فتنے کے بارے میں کسی گمراہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی یاد ہے۔ حضرت عبداللہ نے کہا کہ آدمی کا اُس اہل و عیال، مال، اولاد اور ہمسائے کے فتنے کا نازا صدقہ، نیکی کا حکم کر اور بُرائی سے روکنے کے لیے کفارہ ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ میں اس بار آپ سے نہیں پوچھتا بلکہ اُس کے بارے میں پوچھتا ہوں جو موج دریا کی طرح چڑھے گا۔ کہا اے امیر المؤمنین! آپ کو اُس کا کیا ڈر جبکہ آپ کے اور اُس کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمر نے کہا کہ وہ

دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا کہہ کر، بلکہ توڑا جائے گا۔ حضرت
عمرؓ کہا کہ کیا پھر وہ کچھ بھی بند کیا جائے گا یا نہیں نے کہا کہ ہاں۔ پھر نے
حضرت مخدوم سے کہا کہ کیا حضرت عمرؓ دروازے کو جانتے تھے کہ کہاں
اس طرح جانتے تھے جیسے آدمی جانتا ہے کہ کئی دن کے بعد رات کو
گی اور یہ اس لئے تھا کہ میں نے اُن سے ایسی حدیث بیان کی تھی جس
میں کوئی غلطی نہ تھی پس ہم اُن سے دروازے کے بارے میں پوچھنے
سے ڈرے۔ پس ہم نے اُن سے پوچھنے کے لئے صریح سے کہا تو اُن
نے پوچھا کہ دروازہ کون ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ خود حضرت عمرؓ۔

سید بن سب کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رفع حاجت کے لئے
مدینہ منورہ کے کسی باغ کی طرف نکلے اور میں بھی آپ کے پیچھے چلتا رہا جب
آپ باغ میں داخل ہو گئے تو میں اُس کے دروازے پر بیٹھ گیا اور میں
نے اپنے دل میں کہا کہ آج میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دربان
بنائوں اگرچہ آپ نے مجھے حکم نہیں فرمایا تھا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم تشریف لے گئے، قضائے حاجت فارغ ہوئے اور کنوئیں کے
منڈیر پر آ بیٹھے پھر آپ اپنی ہڈیاں کھول کر کنوئیں میں نکالیں چنانچہ
حضرت ابو بکرؓ آ گئے اور اندر جانے کی اجازت چاہی میں نے کہا اسی جگہ
ٹھہریے یہاں تک کہ میں آپ کے لئے اجازت حاصل کر لوں۔ چنانچہ میں نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ حضرت
ابو بکرؓ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ کی اجازت مانگتے ہیں فرمایا کہ انہیں
اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دو۔ چنانچہ وہ اندر آ گئے اور نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائیں جانب اپنی ہڈیاں کھول کر نکال دیں
پھر حضرت عمرؓ آ گئے تو میں نے اُن سے ٹھہرنے کیلئے کہا کہ میں آپ کے لئے اجازت
حاصل کر لوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں اجازت
دے دو اور جنت کی بشارت دو پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے بائیں جانب آ گئے چنانچہ انہوں نے بھی اپنی ہڈیاں کھول کر کنوئیں
میں نکال دیں۔ پس وہ منڈیر پر بیٹھ گئے اور منڈیر کسی کے بیٹھنے کی جگہ نہ تھی
پھر حضرت عثمانؓ آ گئے تو میں نے اُن سے کہا کہ میں ٹھہریے یہاں تک کہ
میں آپ کیلئے اجازت حاصل کر لوں چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

أَنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُّغْلَقًا قَالَ عُمَرُ يَكْسِرُ
الْبَابَ أَمْ يَنْتَحِرُ قَالَ بَلْ يَكْسِرُ قَالَ عُمَرُ
إِذَا الْيَعْلَنُ أَبَدًا قُلْتُ أَجَلٌ قُلْنَا لِحَدَّثَ يَفْعَلُ
أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ قَالَ نَعَمْ كَمَا أَعْلَمُوا أَنَّ
دُونَ غَدِ لَيْلَةٍ. وَذَلِكَ أَنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا
لَيْسَ بِالْأَعْلَى لِيُط. فَبَهِنَا أَنْ سَأَلَهُ مِنَ الْبَابِ
كَأَمَرْنَا مَسْرُودًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ مِنَ الْبَابِ
قَالَ عُمَرُ.

۱۹۷۴ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُرَيْكٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ خَدَّجَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَائِطٍ مِنْ
حَوَائِطِ الْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ وَخَرَجْتُ فِي امْتَرَةٍ
فَلَمَّا دَخَلْتُ الْحَائِطَ جَلَسْتُ عَلَى بَابِهِ وَقُلْتُ
لَا كُونَنَّ الْيَوْمَ نَوَافٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَوْ يَأْمُرُنِي. فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَقَضَى حَاجَتَهُ وَجَلَسَ عَلَى قَفِّ الْبَيْتِ فَكَشَفَ
عَنْ سَاقِيهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبَيْتِ. فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ
يَسْتَاذِنُ عَلَيْهِ لِيَدْخُلَ فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ حَتَّى
اسْتَاذِنَ لَكَ فَوَقَفَ فَيَحْتُمُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَاذِنُ
عَلَيْكَ قَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ. فَدَخَلَ
فَجَاءَ عَنْ قَيْمِينَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَكَشَفَ عَنْ سَاقِيهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبَيْتِ فَجَاءَ
عُمَرُ فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ حَتَّى اسْتَاذِنَ لَكَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ
بِالْجَنَّةِ فَجَاءَ عَنْ يَسَارٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَكَشَفَ عَنْ سَاقِيهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبَيْتِ
فَأَمْتَلَأَ الْعَقْفَ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ مَجْلِسٌ ثُمَّ جَاءَ

نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو اور ایک جلاہ جو انہیں پہنچے گی پس وہ اندر داخل ہو کر لوٹے پاس بیٹھے کی جگہ نہ پائی تو وہ سامنے کنوئیں کے کنارے پر جا بیٹھے اور اپنی ہڈیاں

کھول کر کنوئیں میں ٹھکادیں۔ چنانچہ میں نے اپنے بھائی کے بارے میں تمنا کی، اللہ تعالیٰ سے دعا مانگوں کہ وہ بھی آجائے۔ سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے اس سے یہ اندازہ لگایا کہ ان تینوں حضرات کی قبریں اکٹھی اور حضرت عثمان کی ان سے علیحدہ ہوگی۔

ابو دائی کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا گیا کہ آپ اس باتیں کچھ فرماتے کیوں نہیں؟ ارشاد فرمایا کہ میں کہتا تو ضرور ہوں لیکن اتنا بھی نہیں کہ سب سے پہلے فتنے کا دروازہ کھول دوں اور نہ میں وہ شخص کہ اگر کوئی دواؤں میں کے دیر امیر ہو تو کہہ دوں کہ اُس سے تم بہتر ہو جب کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص کو لایا جائے گا پھر اُسے دوزخ میں بھیج دیا جائے گا تو وہ اُس کے اندر اس طرح گھومے گا جیسے چٹی جلا والا گدھا گھومتا ہے پس چہنی اُس کے گرد جمع ہو جائیں گے اور پوچھیں گے کہ حضور والا! آپ تو ہمیں اچھی باتوں کا حکم دیتے اور بُرے کاموں سے منع فرمایا کرتے تھے؟ وہ جواب دے گا کہ میں اچھی باتوں کا حکم تو دیتا لیکن خود کرتا تھا اور بُرے کاموں سے روکتا لیکن خود باز رہتا نہیں تھا۔

عورت کو حکمران بنانے والی قوم کبھی فلاح نہیں پائے گی امام حسن بصری نے حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب جنگ جمل کے دنوں میں اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک کلمہ کے ذریعے نفع پہنچایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ بات پہنچی کہ ایران والوں نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا بار شاہ بنالیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ وہ قوم کبھی فلاح نہیں پائے گی جو اپنے کاموں

عُثْمَانُ فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ حَتَّى اسْتَأْذِنَ لَكَ فَحَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَدْنُ لَهُ وَبَيَّرَهُ بِالْحِجَّةِ مَعَهَا بَلَاءٌ يُصِيبُهُ فَيَذَلُّ فَلَمْ يَجِدْ مَعَهُمْ فَجَلَسَ فَتَحَوَّلَ حَتَّى جَاءَهُمْ فَأَمَّا عَلَى شَقَّةِ الْبُرْكِ فَكَشَفَ عَنْ سَاقِيهِ فَقَدْ دَلَاهُمَا فِي الْبُيُوتِ فَجَعَلْتُ اسْتَمْتِي أَخَالِي وَأَدْعُو اللَّهَ أَنْ يَأْتِيَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ، فَتَأَوَّلْتُ ذَلِكَ فَبُورَهُمْ اجْتَمَعَتْ هَهْنَاءُ وَبُورَهُمْ عُثْمَانُ.

۱۹۷۵۔ حَدَّثَنِي يَشْرَبُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمْعَانَ أَبِي وَأَبِي قَالَ قِيلَ لَأَسَامَةَ أَلَا تَكَلِّمُ هَذَا أَتَى قَالَ قَدْ كَلَّمْتُهُ مَا دُونَ أَفْتَحَ بَابًا أَكُونُ أَذِلُّ مَنْ يَفْتَحُهُ، وَمَا أَنَا بِالَّذِي أَخُولُ لِرَجُلٍ بَعْدَ أَنْ يَكُونَ أَمِيرًا عَلَيَّ رَجُلَيْنِ أَنْتَ خَيْرٌ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَجَاءُ بِسُجُلٍ فَيَطْرَحُ فِي النَّارِ فَيُطْحَنُ فِيهَا كَطْحَنِ الْحِمَارِ بِرَحَاةٍ فَيُطِيفُ بِهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ أَيْ فُلَانُ أَلَسْتَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ إِنِّي كُنْتُ أَمُرًا بِالْمَعْرُوفِ وَكَأَفْعَلُهُ وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَفَعَلُهُ.

باب ۱۱۱

۱۹۷۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِي اللَّهُ بِكَلِمَةٍ أَيَّامًا لَجَمَلٍ لَمَّا بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ فَارِسًا مَدَّكَوْا أَمَةً كَسَرَهَا قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَكَوْا أَمْرَهُمْ أَمْرًا لَا.

ن: اسلام کے اندر یہ حدیث ایک اصول اور مستقل قانون کا حکم رکھتی ہے کیونکہ عورت حاکم نہیں بلکہ اپنے گھر کی منتظمہ اور چراغ نما ہے۔ اس کا دائرہ کار صرف اپنا گھر ہے جیسا کہ خدائے علیم وخبیر نے انسانوں کے فائدے کے لیے عورتوں سے فرمایا ہے۔ :-

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو اگلی جاہلیت کی بے پردگی کی طرح۔

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ
النِّجَاہِیَّةِ الْأُولَىٰ - (۳۳:۳۳)

بلکہ پروردگار عالم نے عورتوں کے تعلق یہاں تک فرمایا ہے:-

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ یَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ
وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا یُبْدِينَ ذِیْنَهُنَّ
إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلَا یُضْرِیَنَّ یُحْشَرْنَ
عَلٰی بُیُوتِهِنَّ وَلَا یُتَّبِعْنَ زِیْنَتَهُنَّ
إِلَّا بِعَوَّلَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَآءِ
بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ بَنَاتِ
بُعُولَتِهِنَّ أَوْ
نِسَاءً هُنَّ أَوْ مَا مَلَکَتْ أَيْمَانُهُنَّ
أَوِ الشَّابِعِیْنَ غَیْرَ أُولٰٓئِیْ ۚ
الزَّیْنٰلِ أَوِ الْبَطْلِ الذِّیْنَ لَمْ یُطْهَرُوا
عَلٰی عَوْرَتِ النِّسَاءِ وَلَا یُضْرِیَنَّ یَا رِجْلِهِنَّ
یَعْلَمْنَ مَا بَیْنَهُنَّ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ
مُتَوَبِّعًا لِّلَّهِ جَمِیْعًا
إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تَقْلُدُونَ - (۳۱:۳۲)

اور مسلمان عورتوں کو حکم دیا کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرنگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگار ظاہر نہ کریں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شہروں پر یا اپنے باپ یا شوہر کے باپ یا اپنے بیٹے یا اپنے شوہر کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتوں یا اپنی کنیز یا جو اپنی ملک ہوں یا نوکر جو شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم والی باتوں کی خبر نہ ہو اور زمین پر اپنے پاؤں نہ دوسے نہ رکھیں کہ جان لیا جائے اُن کا چھپا ہوا سنگار اور اس کے طرف توجہ کر دے ایمان والو! سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پا جاؤ۔

اہل ایمان عورت کریں اور قرآن مجید پر ایمان رکھنے والے ان دونوں آیتوں کی روشنی میں دیکھیں تو صاف نظر آجائے گا کہ عورتوں کا دائرہ کار صرف اپنا اپنا گھر ہے اور اہل انہوں نے کس طرح رہنا ہے یہ بھی اُن کے پیدا کرنے والے نے بتا دیا ہے۔ عورت کا اپنی چاروں حالتوں یعنی ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کی حیثیت میں جو حقوق و فرائض ہیں شریعت مطہرہ میں اُن کا واضح تعین موجود ہے۔ اسلام میں عورت کو وہ مقام دیا گیا ہے جس کی وہ اپنی ہر حیثیت میں مستحق ہے اور جس سے بڑھ کر دنیا کا کوئی قانون اُسے مقام و مرتبہ نہیں دے سکتا۔ بعض خواتین کی طرف سے جو حقوق نسواں اور مردوں کے شانہ بشانہ چلنے کی آواز اٹھاتی جاتی ہے وہ اسلام سے بغاوت کرنے والے اور ذہنی آوارگی کا شکار ہو جانے والے مردوں اور عورتوں کا مشترکہ ڈرامہ ہے۔ عورت چہرہ رخ خانہ ہے شمع محفل نہیں ہے۔ اس کا اپنے دائرہ کار سے باہر بھاگنا و حقیقت اپنے فرائض سے بغاوت کرنا اور نفس کی آواز پر لبیک کہنا ہے۔ ورنہ اسلام نے خواتین اتنا اونچا مقام دیا ہے جس پر تاریخ انسانیت ناز کرتی ہے۔ مثلاً ایک ماں کی حیثیت میں عورت کا مقام کیا ہے، اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو تلقین فرمائی:-

بے شک جنت تہاری ماؤں کے قدموں

إِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ أَرْجُلِ

أُمَّهَاتِكُمْ۔

تیلے ہے۔

سبحان اللہ! کتنا اونچا مقام دیا کہ خدمت کر کے ماں کو خوش کر لو تو سیدھے جنت میں چلے جاؤ گے۔ یہ تو بھائی عورت کے دائرہ کار کی بات اور دیکھیے کہ انسانوں کی ان دونوں امانات یعنی مردوں اور عورتوں کی باہم حیثیت کیا ہے؟ اس بارے میں اللہ

تھانے نے فرمایا ہے:-

الَّذِينَ جَاءُوا مَوْتَ عَلَى الْيَسَاءِ يَمَّا فَتَدَلَّ
اللَّهُ بِعَصَمَتِهِمْ عَلَى بَعْضٍ وَيَمَّا أَنْفَقُوا مِنْ
أَمْوَالِهِمْ - (۳۳:۴)

مرد حاکم میں عورتوں پر، اس لیے کہ اللہ نے اُن
میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس لیے کہ
مردوں نے اُن پر اپنے مال خرچ کیے۔

حبیب قرآن کریم کی روش سے عورت اپنے مرد کی بھی حاکم نہیں بلکہ محکوم ہے تو وہ قوم کے لاکھوں اور کروڑوں افراد کا حاکم ہونے
کی کہاں مجاز ہوئی؟ — پورے ملک یا اُس کے کسی حصے یا کسی دفتر و ادارے کی سربراہ ہونا دُور کی بات جبکہ اسے بغیر شرعی
مردودت کے گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں، بلکہ وہ خود اپنے گھر کا حاکم ہونے کی بھی مجاز نہیں، ہاں مجبوری کا معاملہ الگ ہے۔
دریں حالات بعض علماء جو یہ کہتے رہے ہیں کہ عورت ملک کی صدر اور وزیر اعظم تو شرعاً نہیں ہو سکتی، ہاں وزیر و سفیر وغیرہ
ہو سکتی ہے۔ یہ شرعی فیصلہ نہیں بلکہ اُن حضرات کے اپنے دماغوں کی پیداوار ہے اور یہ اُن کے اسلامی تعلیمات سے بے خبر ہونے
کی دلیل ہے۔

قرآن کریم کی تعلیمات کو سمجھنے میں جہاں اختلاف پیدا ہو جائے تو اُس وقت رسول کی روشنی میں مل کیا جاسکتا ہے۔ اس بارے میں
قرآن احکام کو سمجھنے کے لیے دیکھنا چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں کو کن کن عہدوں پر فائز کیا؟ — جب
یہ بات دیکھی جائے گی تو ملک کا بڑے سے بڑا عہدہ تو دُور کی بات ہے کسی چھوٹے سے چھوٹے عہدے پر بھی آپ نے کسی عورت
کو تعین نہیں فرمایا — بلکہ گھر سے باہر آپ نے کوئی عہدہ داری کسی عورت کے سپرد نہیں فرمائی۔ کیا اس سے صحت حال کی
پوری طرح وضاحت نہیں ہو جاتی؟ بعض لوگ جو اس سلسلے میں بعض صحابیات کے غزوات میں شمولیت کے واقعات سے عورتوں کے
باہر نکلنے پر استناد کرتے اور اسے جائز قرار دیتے ہیں۔ یہ استناد داستانِ دوستی نہیں بلکہ محض دھوکا یا خود فریبی ہے کیونکہ ایسا
ان صحابیات نے رضا کارانہ کیا تھا اور یہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے جبکہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد
اُس خیر القرون میں ایسا ایک واقعہ بھی نہیں ہوا۔

باقی عہدے داری کی بات کریں بھی سمجھ لینا چاہیے کہ اگر عورت شرعاً سربراہ مملکت ہو سکتی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی محنت، جگر و راحت، جان، خاتونِ جنت، سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی موجودگی میں کسی دوسرے کو خلیفہ رسول بنانے
کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا — دوسرے اس بات پر اس زاریے سے بھی غور فرمائیے کہ خلافت کے مسئلے میں شدید حضرات
کا اختلاف ہے۔ ان کا موقف یہ ہے کہ دیکھو تمام حضرات کی نسبت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت کے زیادہ مستحق تھے۔ اگر
اُن حضرات کے نزدیک عورت کا سربراہ مملکت بننا شرعاً جائز نہ ہوتا تو وہ حضرت علی کی جگہ حضرت فاطمہ کا نام لیتے کیونکہ:۔

نعم نفع الرسل سے بہت جن کا خمیر

ان کی پر نور طینت: لاکھوں سلام

جب مدعیان اسلام کی کسی جماعت یا کسی فرقے نے بھی سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خلیفہ رسول بنانے کی بات

نہیں کی تو معلوم ہوا کہ کسی بھی مسلمان کہلانے والے کے نزدیک عورت کا سربراہ مملکت ہونا شرعاً جائز نہیں ہے۔ جب سیدہ خاتونِ جنت
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سربراہی کا آج تک سوال پیدا نہ ہوا تو اُن کے مقابلہ پر دوسری کوئی عورت کس کھیت کی مٹی ہے۔ اللہ تعالیٰ
جلہ مدعیان اسلام کو سچے مسلمان بننے کی توفیق دے اور اسلامی تنبیہات پر عمل پیرا ہونا نصیب کرے آمین۔

۱۹۷۷. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ اَدَمَ حَدَّثَنَا ابُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا
ابُو حَصِيْبٍ حَدَّثَنَا ابُو مَرْيَمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ
الْأَسَدِيُّ قَالَ: لَمَّا سَارَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَالِيشَةُ
إِلَى الْبَصْرَةِ بَعَثَ عَلِيٌّ عُمَارَ بْنَ يَاسِرٍ وَحَسَنَ
بْنَ عَلِيٍّ، فَقَدِمَا عَلَى الْكُوفَةِ فَصَعِدَا الْمَنْبَرَ
فَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَوْقَ الْمَنْبَرِ فِي أَعْلَاهُ وَقَامَ
عُمَارُ أَسْفَلَ مِنَ الْحَسَنِ فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ فَسَمِعْتُ
عُمَارًا يَقُولُ: إِنَّ عَالِيشَةَ قَدْ سَارَتْ إِلَى الْبَصْرَةِ
وَاللَّهِ إِنَّهَا لَدَوْجَةٌ يَبْدِيكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَكِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
ابْتَلَاكُمْ لِيَعْلَمَ إِيَّاهُ تَطِيعُونَ أَمْرَهُ.

باب ۱۲۳

۱۹۷۸. حَدَّثَنَا ابُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
غَدِيَّةٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ كَامَ عُمَارَ عَلَى
مَنْبَرِ الْكُوفَةِ قَدْ كَرَّ عَالِيشَةَ وَذَكَرَ مَسِيرَهَا وَ
قَالَ: إِنَّهَا زَوْجَةٌ يَبْدِيكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَكِنَّهَا مِمَّا ابْتُلِيتُمْ.

۱۹۷۹. حَدَّثَنَا بَدَالُ بْنُ الدُّحَيْرِ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَنْهُ وَسَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ
دَخَلَ ابُو مُوسَى وَابُو مُسْعُوْدٍ عَلَى عُمَارٍ حَيْثُ
بَعَثَهُ عَلِيٌّ إِلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ لِيَسْتَكْفِرَهُمْ فَقَالَ
مَا رَأَيْنَا أَتَيْتَ أُمَّنَا أَكْرَهَ عِدْنَا مِنْ
إِسْرَاعِكَ فِي هَذَا الْأَمْرِ مُنْذُ اسْمَتُ فَقَالَ
عُمَارُ: مَا رَأَيْتُ مِنْكُمْ أَمْنًا اسْمَتُ أَمْرًا
أَكْرَهَ عِنْدِي مِنْ إِبْطَائِكُمْ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ
وَكَسَاهُمْ حَلَّةً حَلَّةً نَقَرْنَا حَوَالِي الْمَسْجِدِ.

۱۹۸۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي حَنْزَلَةَ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَكْمَةَ . كُنْتُ

ابو حصیب نے ابو مریم عبد اللہ بن زیا داسدی سے روایت
کی ہے کہ جب حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور حضرت عائشہ یہ تینوں حضرت
بصرہ کی جانب روانہ ہوئے تو حضرت علی نے حضرت عمار بن یاسر اور
حضرت حسن بن علی کو روانہ کیا پس وہ ہمارے پاس کوئے میں تشریف
لائے چنانچہ حضرت حسن بن علی منبر کے اوپر والی جانب بیٹھے اور
حضرت عمار بن یاسر اس کی نیچے والی سیر پڑھی پر تھے یعنی امام حسن
سے نیچے پس ہم ان کے پاس اکٹھے ہو گئے تو ہم نے حضرت عمار
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بیشک حضرت عائشہ
بصرہ کی جانب روانہ ہو گئی ہیں اور خدا کی قسم وہ دنیا
اور آخرت میں آپ کے نبی کی زوجہ مطہرہ بھی ہیں لیکن اللہ تبارک
و تعالیٰ نے آپ کو آزمایا ہے کہ یہ ظاہر کر دیا جائے کہ آپ مروی
اطاعت کرتے ہیں یا عورت کی۔

حضرت عائشہ کے ذریعے آزمائش کی گئی

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے کوئے کے منبر پر کھڑے ہو کر حضرت عائشہ کا ذکر کیا نیز ان کے سفر
کا اور فرمایا بیشک وہ دنیا اور آخرت میں تمہارے ہی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں لیکن ان کے ذریعے
آپ کو آزمایا گیا ہے۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت
ابو مسعود ان دونوں حضرت عمار کے پاس گئے جب حضرت علی نے
انہیں فوج جمع کرنے کی خاطر کوئے بھیجا تھا۔ دونوں حضرات نے
کہا کہ جب آپ نے اسلام قبول کیا ہے ہم نے آپ کا ایسا کام نہیں
دیکھا جو ہمارے نزدیک ناپسندیدہ ہو ماسوائے آپ کی اس کام میں
جلد سی کرنے کے حضرت عمار نے کہا کہ جب آپ حضرات نے اسلام
قبول کیا ہے میں نے آپ کا کوئی ایسا کام نہیں دیکھا جو مجھے ناپسند
ہو ماسوائے اس کام میں دہر کرنے کے اور دونوں حضرات کو جوڑ
پہنائے گئے پھر تینوں مسجد کی جانب روانہ ہو گئے۔

شقیق بن سلمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو مسعود اور حضرت
ابو موسیٰ اشعری اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس

جَالِسًا مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ مُوسَى وَعَتَمَارٍ
 فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ مِمَّنْ أَصْحَابُكَ أَحَدٌ
 إِلَّا لَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ فِيهِ غَيْرُكَ وَمَا رَأَيْتُ
 مِنْكَ شَيْئًا مُثْنًا صِحْبَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْيَبَ عِنْدِي مِنْ إِيْتِسَارِكَ
 فِي هَذَا الْأَمْرِ قَالَ عَتَمَارُ يَا أَبَا مَسْعُودٍ وَمَا
 رَأَيْتُ مِنْكَ وَلَا مِنْ صَاحِبِكَ هَذَا شَيْئًا مُثْنًا
 صِحْبَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْيَبَ
 عِنْدِي مِنْ إِيْتَارِكُمْ فِي هَذَا الْأَمْرِ فَقَالَ أَبُو
 مَسْعُودٍ وَكَانَ مُوسِرًا بِأَعْلَامِهَا تَحَلَّتَيْنِ
 فَأَعْطَى أَحَدَاهُمَا أَبَا مَوْسَى وَالْأُخْرَى عَتَمَارًا
 قَالَ رُوِيَ فِيهِ إِلَى الْجُمُعَةِ

باب ۱۱۵۱ إِذَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا
 ۱۹۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا
 عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا
 حَمْرَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَمْرٍو
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا
 أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ شَقَرٌ يُجِشُّوهُ عَلَى
 أَعْمَالِهِمْ

باب ۱۱۵۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ إِنَّ ابْنِي هَذَا السَّيِّدُ
 وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بَيْنَ بَيْنِ فِتْنَتَيْنِ مِنَ
 الْمُسْلِمِينَ

۱۹۸۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
 سُفْيَانٌ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ أَبُو مُوسَى وَلَقِيْتُهُ
 بِالْكُوفَةِ جَاءَ إِلَى ابْنِ شُبْرُمَةَ فَقَالَ أَدْخِلْنِي
 عَلَى عِيْسَى فَأَعْطَاهُ فَكَانَ ابْنُ شُبْرُمَةَ خَافَ
 عَلَيْهِ فَلَمْ يَفْعَلْ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ

بیٹھا ہوا تھا تو حضرت ابو مسعود نے کہا کہ آپ (حضرت عمار) کے
 ساتھیوں میں سے کوئی ایسا نہیں کہ اگر میں چاہوں تو آپ کے سوا اس
 سے کہہ سکتا ہوں کہ جب آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کی صحبت اختیار کی تو میں نے اس کام میں جلدی کرنے سے بڑھ کر
 آپ کا کوئی عیب نہیں دیکھا حضرت عمار نے کہا: اے ابو مسعود
 جب سے آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی
 ہے تو میں نے آپ کا یا آپ کے کسی ساتھی کا کوئی ایسا کام نہیں دیکھا
 جو میرے نزدیک اس کام میں دیر کرنے سے بڑھ کر عیب ہو
 پس حضرت مسعود نے جو مالدار آسامی تھے فرمایا کہ اے غلام
 دو جوڑے لاؤ۔ چنانچہ ان میں سے ایک حضرت ابو موسیٰ کو اور
 اور دوسرا حضرت عمار کو دے کر کہا کہ انہیں پہن کر نماز جمعہ کے

لئے چلیے
 جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے۔
 حمزہ بن عبد اللہ بن عمر نے حضرت عبد اللہ
 بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
 :- جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو
 اس وقت عذاب اس قوم کے ہر فرد کو پہنچتا ہے۔
 لیکن پھر وہ ان کے اعمال کے مطابق اٹھائے
 جائیں گے۔

حضور نے امام حسن کے متعلق فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سوار ہے
 شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو جماعتوں
 میں صلح کر واوے۔

اسرائیل کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری سے میری
 ملاقات کوئے میں ہوئی جبکہ وہ ابن شبرمہ کے پاس گئے اور فرمایا
 کہ مجھے عیسیٰ ابن موسیٰ کے پاس لے چلو چنانچہ ابن شبرمہ اس بات
 سے ڈرے اور انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ حسن بصری کا بیان
 ہے کہ جب امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فوج لے کر حضر

لَتَأْسَرَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِلَى مُعَاوِيَةَ
بِالْكِتَابِ قَالَ عَنْهُ وَبْنُ الْعَاصِ بِمُعَاوِيَةَ أَسْرَى
كَتَيْبَةَ لَا تُكُونِي حَتَّى تَدِيرَ أَخْرَاجَهَا قَالَ
مُعَاوِيَةُ مَنْ لِي ذَا رَأْيِي الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ أَنَا
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ
مَمْرَةَ نَلْعَاةُ فَتَقُولُ لَهُ الصُّلْحُ قَالَ الْحَسَنُ
وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ قَالَ بَيْنَنَا النَّبِيُّ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بَحْلَةَ الْحَسَنُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ
يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِلَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

ابن ابی نعیم
ابن ابی شیبہ
ابن ابی عمیر
ابن ابی حاتم
ابن ابی نعیم
ابن ابی شیبہ
ابن ابی عمیر
ابن ابی حاتم

معاویہ کی طرف بڑھے تو حضرت عمر و بن العاص نے حضرت معاویہ
سے کہا کہ میں ایسی فوج دیکھ رہا ہوں جو اُس وقت تک نہیں
ہٹے گی جب تک مقابل کی فوج کو جنگ گاہ دے حضرت معاویہ نے
کہا کہ ان مسلمانوں کی اولاد کی حفاظت پھر کون کرے گا؟ پس
حضرت عبد اللہ بن عامر اور حضرت عبد الرحمن بن عمر نے کہا کہ
ہم اُن (امام حسن) سے مل کر صلح کے لئے کہتے ہیں حسن بصری کا
بیان ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو
امام حسن آگئے، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ
یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں

ف: اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہوں میں امام عالی مقام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے قابلِ تکریم تھے۔ سنا ہے اس حدیث سے ایک اور بات بھی سامنے آتی ہے کہ مسلمانوں کے جن دو بڑے گروہوں
میں امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صلح کروائی وہ دونوں ہی گروہ نگاہِ مصطفیٰ میں مسلمان تھے کہ دونوں ہی کے لیے آپ نے مسلمان کا
لفظ استعمال فرمایا۔ ظاہر ہے کہ مسلمانوں کی وہ دونوں بڑی جماعتیں جن کی امام حسن نے صلح کروائی وہ ان کی فوج اور حضرت معاویہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فوج ہے۔

بعض لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق اچھا خیال نہیں رکھتے اور کہتے ہی ایسے لوگ ہیں جو انھیں ہرے سے
مسلمان ہی نہیں جانتے، اُن کا یہ نظریہ غلط ہے کیونکہ اگر اُن کے صحابی یا مسلمان ہونے میں کسی قسم کا شبہ ہوتا تو حضرت
حسن بکر مملکت اسلامیہ کی سربراہی اُن کے سپرد نہ کرتے اور آخری دم تک کبھی اُن کے ہاتھ پر بیعت نہ کرتے جیسے کہ امام عالی
مقام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سر دے دیا، جامِ شہادت نوش کر لیا لیکن بڑبڑ پلید کو مملکت اسلامیہ کا سربراہ تسلیم کرتے ہوئے
اُن کی بیعت نہ کی۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے کوئی بُرا لفظ کہنا اور اُن کی شان میں گستاخ کرنا اپنی عاقبت برباد کرنا ہے
کیونکہ وہ اولاً صحابی ہیں ثانیاً کاتبِ وحی ہیں اور ثالثاً رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روضہِ مطہرہ ام المؤمنین حضرت کم حبیبہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گئے بھائی ہیں۔ غرض اسلامی تقاضوں کی روش سے ہر مسلمان پر اُن کا ادب و احترام کرنا لازم ہے، کیونکہ صحابہ
کرام سب مسلمانوں کے بزرگ اور محسن ہیں۔

۱۹۸۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ
أَنَّ حَزْمَةَ مَوْلَى أَسَامَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ عُمَرُ
قَدْ رَأَيْتُ حَزْمَةَ قَالَ أَرَسَلْتَنِي أَسَامَةَ إِلَى عَلِيٍّ
وَقَالَ إِنَّهُ سَيَسْأَلُكَ الْآنَ فَيَقُولُ مَا خَلَفَ

محمد بن علی کا بیان ہے کہ حزمہ مولى اسامہ نے انہیں بتایا
- عمر و بن دینار نے کہا کہ انہوں نے بتایا: عنقوب وہ (حضرت
علی) تم سے پوچھتے ہوئے فرمائیں گے کہ تمہارے صاحب (حضرت
اسامہ) کو کس چیز نے پیچھے رکھا ہے؟ تم اُن کی خدمت میں عرض
کر دینا کہ اگر آپ خیر کے منہ میں ہوں تب بھی مجھے ہی پسند ہے کہ

آپ کے ساتھ رہوں لیکن اس معاملے کے اندر میں کوئی رائے قائم نہیں کر سکا۔ پس انہوں نے مجھے کچھ نہیں دید پھر میں امام حسن، امام حسین اور عبداللہ بن جعفر کے پاس گیا تو انہوں نے میری سوار بھردی۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حرمہ کو دیکھا، انہوں نے کہا کہ حضرت اسامہ نے مجھے سواری دیکر حضرت علی کی خدمت میں بھیجا۔

جب کوئی لوگوں کے سامنے کچھ کہے اور وہاں جا کر کچھ کرے

ایوب کا بیان ہے کہ نافع نے فرمایا کہ جب اہل مدینہ نے یزید بن معاویہ کی بیعت توڑ دی تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے ساتھیوں اور لڑکوں کو اکٹھا کیا اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تیر دغا باز کے لئے قیامت کے روز ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا اور بیشک ہم نے اس آدمی کے ہاتھ پر اللہ اور اس کے رسول کیلئے بیعت کی اور میں نہیں جانتا کہ اس سے بڑھ کر کوئی دھوکا بازی ہو کہ کسی آدمی کے ہاتھ پر بیعت کی جائے کہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے ہے پھر اس کے ساتھ لڑنے کی ٹھانی جائے اور میں نہیں جانتا کہ تم میں سے جو شخص اس کی بیعت توڑے گا یا کسی دوسرے سے بیعت خلافت کرے گا بگیرے اور اس کے درمیان جدائی کا فیصلہ ہے۔

خوف اعرابی کا بیان ہے کہ ابو المنہال نے فرمایا: جب اپنی

زیادہ اور وہاں شام میں تھے تو ابن زبیر نے مکہ مکرمہ پر قبضہ جمایا اور خوارج بصرہ قابض ہو گئے چنانچہ میں اپنے والد ختم کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف روانہ ہوا یہاں تک کہ ہم ان کے دولت خانے میں داخل ہوئے جبکہ وہ اپنے چھپرے کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے جو بانسوں کا تھا چنانچہ ہم بھی ان کے حضور بیٹھ گئے۔ میرے والد ماجد ان سے گفتگو کرنے لگے اور ان کے ارشادات سننے کے متغنی ہوئے۔ چنانچہ عرض گزار ہوئے: اے ابوہریرہ! کیا آپ دیکھتے نہیں کہ لوگ کس چکر میں پڑے ہوئے ہیں؟ تو پہلی بات جو میں نے ان سے سنی جس کے ساتھ گفتگو فرمائی وہ یہ کہ بیشک میں اللہ تعالیٰ سے ثواب کا امیدوار ہوں کہ صبح ہوتے

صاحبک فقل لہ یقول لک لو کنت فی شدیق الاسد لا حببت ان اکون معک فیہ ولکن هذا امر لک اراہ فکم یعطی شیئاً فذا ہبت الی حسن وحسین وابن جعفر فاذ قرو راجلتي۔

باک اذا قال عند قوم شیئاً ثم خرج فقال بخلافہ

۱۹۸۴۔ حدثنا سیمان بن حرب حدثنا حماد بن زید عن ایوب عن نافع قال لکما خلع اهل المدينة یزید بن معاویہ جمعہ ابن عمر حشمہ وولداہ فقال ائی سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ینصب یکل عنادہ یوآء یوم القیامۃ وانا قد بايعت اهذا الرجل علی بیع اللہ ورسولہ، وای لا اعلم عند را اعظم من ان یبايع رجل علی اللہ ورسولہ فتر ینصب لہ ایقتال، وای لا اعلم احدا منکم خلعہ ولا بايع فی هذا الامر الا کانت الفیصل بیني وبينہ۔

۱۹۸۵۔ حدثنا أحمد بن یونس حدثنا

ابو شہاب عن عوف عن ابي المنہال قال: لکما کان ابن زیاد و مزدان بالشام وقت ابن الزبیر بمکة وقتب القمہ بالبرصہ فانطلقت مع ابي الی ابن بزرہ الاسدي حتی دخلنا علیہ فی دارہ وهو جالس فی ظل علیتہ لہ من قصیب کجکست الیہ فانشأ ابي یسطعہ الحدیث فقال یا ابابزرہ الا تری ما وقع فیہ الناس فاقول شیء سمعتہ تکلم بہ ائی احتسبت عند اللہ فای اصبحت سلیطاً علی اخیاء قدیش اکتکم یا معشر العرب کنتم علی الحال

ہی مجھے قریش کے ان لوگوں پر غصہ آتا ہے۔ اسے گروہ عرب! آپ لوگ کس حالت میں تھے یہ آپ کے علم میں ہے کہ ذلت پر خیر و خوبی کی قلت اور گمراہی میں تھے تو اللہ تعالیٰ نے اسلام اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعے اُس سے نکالا اور اس حالت کو پہنچایا جو آپ حضرات دیکھ رہے ہیں اور اس دنیا نے آپ کو دریا فساد پر پا کر رکھا ہے۔ وہ شخص جو شام کا حکمران ہے خدا کی قسم وہ دنیا کیلئے لڑ رہا ہے اور یہ لوگ جو تمہارا سامنے ہیں یہ نہیں لڑ رہے مگر دنیا کیلئے اور وہ جو مکہ معظمہ پر حکومت کر رہے ہیں وہ نہیں لڑ رہے مگر دنیا کیلئے۔

ابو دأؤد کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ بیشک آج کے منافقین اُن سے زیادہ بُرے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں تھے کہ اُن دنوں وہ نفاق کو چھپاتے تھے لیکن آج تو ظاہر کر رہے ہیں

الَّذِي عَلَيْهِمْ مِنَ الدِّينِ وَالْفِتْنَةِ وَالضَّلَالَةِ
وَإِنَّ اللَّهَ أَنْقَذَكُمْ بِالْإِسْلَامِ وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَقٌّ بَلَّغَكُمْ بِكُمْ مَا تَرَوْنَ وَهَدَاهُ
الدُّنْيَا الَّتِي أَفْسَدَتْ بَيْنَكُمْ إِنْ ذَلِكَ الَّذِي
بِالشَّامِ وَاللَّهُ أَنْ يَقَاتِلَ الْأَعْلَى الدُّنْيَا وَإِنْ
هَؤُلَاءِ الَّذِينَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ وَاللَّهُ إِنْ يَقَاتِلُونَ
الْأَعْلَى الدُّنْيَا وَإِنْ ذَلِكَ الَّذِي بِسَكَّةَ وَاللَّهُ إِنْ
يُقَاتِلُ الْأَعْلَى الدُّنْيَا

۱۹۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ رَأَى إِيَّائِي حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلِ الْكُحْدَبِيِّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ
حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ الْيَوْمَ
شَرُّهُمْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانُوا يَوْمَئِذٍ يَسْتُرُونَ وَالْيَوْمَ يَجْهَرُونَ.

ابو شعشاء کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نفاق تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد کراست مہد میں بھی تھا لیکن آج کا نفاق تو اپمالا لاسے کے بعد افریونا ہے

قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک قبر والوں پر رشک نہ کیا جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی یہاں تک کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا کہ لاش! میں اس کی جگہ پر ہوتا۔

زمانہ اتنا بدے گا کہ لوگ بتوں کو پوجیں گے

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ

۱۹۸۷۔ حَدَّثَنَا خَلَّادٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ
حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ عَنْ حُذَيْفَةَ
قَالَ إِنَّكَ تَمَانُ الدِّعَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّمَا الْيَوْمَ قَاتِلًا هُوَ الْكُفْرُ
بَعْدَ الْإِيمَانِ.

بَابُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُعْبَطَ
أَهْلُ الْقُبُورِ

۱۹۸۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ
أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْدَجِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى
يَمُوتَ الرَّجُلُ يُبْعَثُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَةٌ.

بَابُ تَغْيِيرِ الزَّمَانِ حَتَّى يُعْبَدُوا
الْأَوْثَانُ.

۱۹۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَبِّبِ أَخْبَرَنِي

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قبیلہ دوس کی عورتوں کے سرہن ذوالخلفہ پر اچھلیں ذوالخلفہ اس بُت کا نام ہے جس کی زمانہ جاہلیت میں قبیلہ دوس کے لوگ عبادت کیا کرتے تھے۔

ابوالغیث نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قحطان سے ایک ایسا آدمی نکلے گا جو لوگوں کو اپنی لالچی سے مانگے گا

آگ کا لکڑنا

حضرت انس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کی ہے کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانیوں میں سے آگ ہے جو مشرق کے لوگوں کو اٹھا کر کے مغرب میں لے جائے گی۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سرزمین حجاز سے ایک آگ نکلے گی جس سے بصرہ کے اذیتوں کی گرد زمین نظر آنے لگیں گی۔

حفص بن عاصم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قریب ہے کہ دریائے فرات سونے کا خزانہ اگل ڈالے جو اس کے پاس جائے تو اس میں سے کچھ بھی نہ لے۔ عقبہ بن عبد اللہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے مگر اسوائے اس کے کہ آپ نے فرمایا:۔ سونے کا پہاڑ اگل دے گا۔

قیامت کی بعض نشانیاں

أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ الْيَاثُ نِسَاءً دَوَسَ عَلَى ذِي الْخَلَصَةِ وَذُو الْخَلَصَةِ طَاغِيَةٌ دَوَسَ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

۱۹۹۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بَعْضَاءً.

بَابُ الْخُرُوجِ الشَّارِقِ قَالَ أَنَسُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَخْشَرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ.

۱۹۹۱. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ مَارٌّ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تَضِيءُ أَعْنَاقَ الْإِذِلِّ بِبَصَرِي.

۱۹۹۲. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا عَقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَجِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَدَّةٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْشِكُ الْفَرَاتُ أَنْ يَخْجِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ مِمَّنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذُ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ عَقْبَةُ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْدَجِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: يَخْجِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ.

باب ۱۱۳

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: خیرات کرو کیونکہ غنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی خیرات کرنے کے لیے ماں بھرے گا لیکن اسے قبول کرنے والا کوئی نہیں ملے گا۔ مسند کا بیان ہے کہ حضرت حارثہ والدہ کی طرف سے حضرت عبید اللہ بن عمر کے بھائی تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتیں لڑنے لگیں۔ ان کے درمیان شدت کی لڑائی ہوگی اور دعویٰ اُنکا ایک ہو گا اور یہاں تک بہت چھوٹے و بڑے نکل آئیں جو تیس کے قریب ہونگے ان میں سے ہر ایک یہی دعویٰ کرے گا کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور یہاں تک کہ علم اٹھایا جائے، زمانہ نزدیک ہو جائے، فتنے ظاہر ہونے لگیں اور قتل کثرت ہونے لگیں اور یہاں تک کہ تمہارا پاس ماں بہت بڑھ جائے کہ بہتا پھریں یہاں تک کہ ماں والا ارادہ کرے گا کہ کوئی اس کی خیرات قبول کرے اور یہاں تک کہ جب کسی آدمی کو ماں دیا جائیگا تو کہے گا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں اور یہاں تک کہ لوگ بلند و بالا عمارتوں پر فخر کریں اور یہاں تک کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر کے پاس سے گزرے تو

کہے: بکاش! میں اس کی جگہ ہوتا اور جہ تک سو رح مغرب سے طلوع نہ ہو جائے چنانچہ جب وہ طلوع ہو گا اور لوگ اسے دیکھیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے لیکن اس وقت کا ایمان لانا کسی کو نفع نہیں دیکجا جبکہ وہ پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان کے اندر بھلائی نہ کی ہو اور قیامت یوں قائم ہوگی کہ دو آدمیوں نے اپنے کپڑے پھیلانے ہوئے ہوئے لیکن نہ ان میں کوئی چیز خریدنے پائیں گے۔ اور نہ انہیں پسینہ لگیں گے اور قیامت یوں قائم ہوگی کہ آدمی اونٹنی کا دودھ دودھ کر لائے گا لیکن اسے پینے نہیں پائے گا کہ قیامت یوں قائم ہوگی کہ کوئی جانوروں کو حوض پرے جائے گا لیکن پانی نہیں پلا پائے گا اور قیامت یوں قائم ہوگی کہ کسی نے

۱۹۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا مَعْبُدٌ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَتَصِيدَنَّ قَوْمًا فَيَسْأَلُنِي عَلَى النَّاسِ رَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا قَالَ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَارِثَةُ أَخُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ لَا مَمَّ -

۱۹۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلَ فِتْنَتَانِ عَظِيمَتَانِ يَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعَوُهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتَّى يُبْعَثَ دَجَالُونٌ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كَلَّمَ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَحَتَّى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَتُظَاهِرَ الْفِتْنُ وَيَكْثُرَ الْقَتْلُ وَحَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمْ الْبَالُ فَيَفِيضَ حَتَّى يَكْفُرَ رَبُّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَحَقِّي بَعْضُهُ يَقُولُ الَّذِي يَعْرِضُ عَلَيْهِ لَا أَرَبَ لِي بِهِ، وَحَتَّى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُتْيَانِ وَحَتَّى يَمْدَ الرَّجُلُ بِقَدْرِ الرَّجُلِ يَقُولُ: يَا لَيْتَنِي مَكَانٌ، وَحَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَأَاهَا النَّاسُ يَعْنِي أَمْنُوا أَجْمَعُونَ قَدْ بَلَكَ حِينٌ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَوْ تَكُنْ إِيْمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي آيَاتِنَا خَيْرًا، وَتَلْقَوْنَ السَّاعَةَ وَقَدْ تَنَفَّرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِ وَلَا يَطْوِيَانِ، وَتَقُومُ مِنَ السَّاعَةِ وَقَدْ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَيْنٍ لَفَحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُ وَتَلْقَوُ مِنَ السَّاعَةِ وَهُوَ يَكِلُطُ حَوْصَهُ فَلَا يَبْقَى فِيهِ، وَتَلْقَوُ مِنَ السَّاعَةِ وَقَدْ رَفَعَتْ أَلْكَلَتُهُ إِلَى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا.

باب ذکر الدجال

۱۹۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الدَّجَالِ مَا سَأَلْتُهُ، وَإِنَّهُ قَالَ لِي مَا يَضُرُّكَ مِنْهُ؟ قُلْتُ لَا تَهْلِكُهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ جَبَلٌ خَبِيزٌ وَنَهْرٌ مَاءٌ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى النَّاسِ مِنْ ذَلِكَ.

دجال کا ذکر۔

قیس کا بیان ہے کہ حضرت مغیر بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ جتنا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دجال کے متعلق پوچھا اتنا کسی اور نے دریافت نہیں کیا اور آپ نے مجھ سے یہی فرمایا کہ ہمیں اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا میں عرض کرنا ہوا کہ پوچھتا اس لئے ہوں کہ لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ رؤسیوں کا پہاڑ ہوگا اور یانی کی نہر ہوگی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۹۹۵ سے ۲۰۰۵ تک ہر حدیث کے اندر موجود ہے اور حدیث ۲۳۲۱ میں بھی ہے کہ دجال پر بری کوشش کے باوجود بھی مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہو سکے گا اور اس مقدس شہر میں ملاؤں کی دبا دہی داخل نہیں ہو سکتی۔ مدینہ منورہ کو یہ شرف یوں موصول ہوا ہے کہ اس جگہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدم بوسی کا شرف دس سال تک قیصر آثار اور اللہ کے محبوب اسی مبارک شہر میں آرام فرما رہے ہیں اور قیامت تک اسی کو فائز تھے رہیں گے۔ اسی لیے امت محمدیہ کے بعض بزرگوں کی نظر میں مدینہ طیبہ تو مکہ مکرمہ سے بھی افضل ہے۔ مدائسے ذوالمنن اپنے اس حقیر اور سراپا مصیبت بندے کو بھی ان دونوں شہروں کی زیارت نصیب فرمائے، حج بیت اللہ اور زیارت مدینہ منورہ کا شرف نصیب کرے اور ان کی برکتوں سے کچھ حصہ عطا فرمائے، آمین یا الہ العالمین۔

۱۹۹۶۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا

شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيئُ الدَّجَالُ حَتَّى يَنْزِلَ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ.

اسحاق بن عبد اللہ بن ابوطالب نے حضرت انس

بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال آئے گا یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے ایک جانب آپڑے گا پھر تو مدینہ طیبہ میں تین جھٹکے آئیں گے جن کے باعث ہر کافر اور منافق نکل کر اس کی طرف چلا جائے گا۔

۱۹۹۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ ابْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رَجُلٌ مَسِيحٌ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكٌ قَالَ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْتُ الْبَصْرَةَ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رَجُلٌ مَسِيحٌ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكٌ قَالَ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْتُ الْبَصْرَةَ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رَجُلٌ مَسِيحٌ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكٌ

ابراہیم بن عبد الرحمن نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ منورہ کے اندر دجال کا مدخل نہیں ہو سکے گا۔ ان دنوں اس کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے۔ ابن اسحاق، صالح بن ابراہیم، ابراہیم بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ جب میں بصرے گیا تو مجھ سے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

سالم بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثَمَّ
ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنِّي لَا نَذِيرُكُمْ وَوَمَا مِنْ نَبِيٍّ
الْأَوْفَى أَنْذَارَكُمْ قَوْمَهُ وَلِيَكُنِّي سَاقُولُ لَكُمْ فِيهِ
قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ إِثْنًا أَعْوَرُوا أَنَّ اللَّهَ
لَيْسَ بِأَعْوَرَ.

۱۹۹۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكُعبَةِ فَإِذَا
رَجُلٌ أَدَمَ سَبْطُ الشَّعْرِ يُنِيطُ أَوْ يَهْدِي رَأْسَهُ
مَاءً قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ دَهَبْتُ
لَتَيْتُ فَإِذَا رَجُلٌ جَسِيمٌ أَحْمَرُ جَعْدُ الرَّاسِ
أَعْوَرُ الْعَيْنِ كَانَ عَيْنَهُ عَيْنَهُ طَافِيَةً تَأَلَّوْا
هَذَا الدَّجَالَ أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ لَلَّجَهَا ابْنُ
قُطَيْبٍ رَجُلٌ مِّنْ خُدَاعَةٍ.

۲۰۰۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ عَدْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْتَعِينُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ.

۲۰۰۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ عَنِ ابْنِ عَن
شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حَدِيفَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الدَّجَالِ
إِنْ مَعَهُ مَاءٌ دَنَانُورٌ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاؤُهُ نَارٌ
قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم لوگوں میں گھڑے ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ
کی شایان شان شایان کی، پھر دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا
:- میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا
نہیں جس نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا نہ ہو لیکن
میں تم سے ایک ایسی بات کہنے لگا ہوں جو کسی نبی
نے اپنی قوم سے نہیں کہی، یعنی وہ (دجال) کا نام ہے جب کہ
اللہ تعالیٰ کا نام نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- میں سویا
ہوا تھا کہ خواب میں اپنے آپ کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا
چنانچہ گندمی رنگ اور سیدھے بالوں والے ایک آدمی کو دیکھا کہ
اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں
نے کہا کہ حضرت ابن مریم۔ پھر جاتے ہوئے میں نے اُدھر توجہ کی
تو ایک موٹے تارے آدمی کو دیکھا، جس کا رنگ سرخ، بال
گھنکریاے اور آنکھ سے کانٹا تھا۔ گویا اس کی آنکھ کے ہونے آنکھ
کی طرح تھی، لوگوں نے کہا کہ یہ دجال ہے جو لوگوں میں مبعوث لایا
ہو خواہو کے ایک شخص ابن قطن کے ساتھ مشابہت رکھتا تھا۔

عمر وہ بنی نریز کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا
:- میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم اپنے نماز میں دجال کے نقشے سے پناہ
مانگتے تھے۔

ربیع بن حراش نے حضرت حدیفہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے
ساتھ پانی اور آگ ہوگی پس اس کی آگ تو پانی اور
پانی آگ ہوگی۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے
کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسے سنا ہے۔

۲۰۰۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرُ الْكَذَّابُ إِلَّا إِيَّاهُ أَعْوَرُوْا إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرٍ وَإِنْ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ لَا يَدْخُلُ الدَّجَالُ الْمَدِيْنَةَ

۲۰۰۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَا حَدَّثَنَا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَالِ فَكَانَ فِيهَا يَحْدِثُنَا بِهِ أَثَرًا قَالَ يَا أَيُّ الدَّجَالِ وَهُوَ مُكْتَرَمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ بَقَاعَ الْمَدِيْنَةِ فَيَنْزِلَ بَعْضَ السَّبَاحِ الَّتِي تَدْنِي الْمَدِيْنَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُولُ أَتُهْدَأُ أَنْتَ الدَّجَالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَخْبَيْتُهُ هَلْ تَشْكُونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَخْبِيهِ فَيَقُولُ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ فِيكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِمَّنِّي الْيَوْمَ فَيُرِيدُ الدَّجَالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يَسْلُطُ عَلَيْهِ.

۲۰۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ

مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَنَّبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونَ وَلَا الدَّجَالُ.

۲۰۰۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا مگر اس نے اپنی امت کو کانے کذاب ڈرایا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ وہ کانہ ہے اور تمہارا رب کانہ نہیں ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کافر لکھا ہوا ہے۔ اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

دجال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوگا۔

عقیدۃ الدجال بن عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے دجال کا طویل ذکر فرمایا اور اس کے بعد ہم سے یہ بھی فرمایا کہ وہ آئے گا تو مدینہ منورہ کے راستوں سے اندر داخل ہونا اس پر حرام ہوگا چنانچہ وہ مدینہ منورہ کے نزدیک ایک بنجر زمین میں اترے گا تو ایک روز اس کے پاس ایک ایسا آدمی جائے گا جو اس وقت سب سے اچھا آدمی ہوگا یا اچھے آدمیوں سے ہوگا۔ وہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے ذکر فرمایا تھا وہ کہے گا کہ اے لوگو! اگر میں اسے قتل کر دوں اور پھر زندہ کر دوں تو پھر بھی تمہیں کیا میرے متعلق کوئی شک رہ جائے گا؟ لوگ کہیں گے کہ نہیں۔ پھر وہ اس آدمی کو قتل کر کے زندہ کر دے گا۔ وہ آدمی کہے گا کہ آج تو مجھے تیرے بارے میں اور زیادہ بصیرت حاصل ہو گئی پس دجال اس کو پھر قتل کرنا چاہے گا لیکن اب اس پر قابو نہیں پاسکے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ منورہ کے راستوں

پر فرشتوں کا پہرہ ہے، نہ ان سے طاعون اندر داخل ہو سکتا ہے اور نہ دجال۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مدینہ منورہ کی طرف دجال آئے گا تو وہاں فرشتوں کو پائے گا جو اس کا پہرہ جیسے رہے ہوں گے لہذا دجال اس کے قریب نہ آ سکے گا اور نہ طاغون اگر اللہ نے چاہا۔

يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَدِينَةُ يَأْتِيهَا الدَّجَالُ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْدُسُونَهَا فَلَا يَقْدِرُهَا الدَّجَالُ فَجَالَ كَفَالًا وَلَا تَطَافُونَ إِنَّ سَاءَ اللَّهُ!

باب ۳۱۱ یاجوج و ماجوج

یاجوج ماجوج کا بیان
ابو الیمان، شعبہ نے زہری سے روایت کی ہے۔
اسمعیل، ان کا بھائی سلیمان، محمد بن ابوعتیق، ابن خباب، عروہ بن زبیر، زینب بنت ابی سلمہ، ام حبیبہ بنت ابی سفیان، حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے ان کے پاس تشریف لائے اور فرما رہے تھے:۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ جس شرمین عرب کی خسروانی ہے وہ نزدیک آگیا۔ یاجوج اور ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے اور اپنی ایک انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر آپ نے بتایا۔ حضرت زینب بنت جحش فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی:۔ یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے جبکہ ہم میں نیک آدمی بھی ہوں گے؟ فرمایا ہاں جب گندگی بڑھ جائے گی

۲۰۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ سَلِيمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ جَحِشٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَرَعَا يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيَلُوعَرَبٍ مِنْ شَرْقٍ وَاقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمٍ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ وَمِثْلُ هَذِهِ وَحَلَقَ بِاصْبِعَيْهِ إِلَيْهِمَا وَالَّتِي قَلْبُهَا، قَالَتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحِشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَتَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبْثُ؛

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھول دی گئی ہے کہ جب رادوسی نے نوے کے عدد کا حلقہ بنا کر بتایا کہ اتنا

۲۰۰۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُفْتَحُ الرَّدْمُ رَدْمٌ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَعَقْدٌ وَهَيْبٌ قِسْرَيْنِ؛

حلقہ۔

کتاب الأحکام

احکام کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور جو تم میں صاحب حکم ہو

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرا حکم مانا اس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے میری نافرمانی کی تم بیشک اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے اپنے امیر کا حکم مانا اس نے میرا حکم مانا اور جس نے اپنے امیر کی نافرمانی کی تو اس نے میری نافرمانی کی۔

عبد اللہ بن دینار نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خیبر وارد ہوا جو کہ تم میں سے ہر ایک نکلے گا اور ہر ایک سے اس کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا پس اماں لوگوں کی طرف نکلے گا اور اس سے اُن لوگوں کے بارے میں پوچھا جائے گا جو اس کے ماتحت اور ہر آدمی اپنے گھر والوں کا نکلے گا اور اس سے اس کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کی اولاد کے لئے نکلے گی ہے اور اس سے اُن کے بارے میں پوچھا جائے گا اور آدمی کا غلام اپنے آقا کے مال کا نکلے گا اور اس سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ تاکہ ہر ایک تم میں سے ہر ایک نکلے گا اور ہر ایک اس کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

سیر براہ مملکت قریش سے ہوں گے

محمد بن جبیر بن مطعم بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ تک یہ بات پہنچی جبکہ اُن کے پاس قریش کا ایک وفد تھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ عقبہ بن حطان میں ایک بادشاہ ہو گا تو یہ ناراض ہوئے اور کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے پھر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بَابُ ۳۵ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِيَ الْأَمْرِ مِنْكُمْ
۲۰۰۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ سَمِعَ أَبَاهُ رِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَانِي

۲۰۰۹ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَا تَلْكَوْا مَرَاةً وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ تَرَعِيَّتِهِ، قَالَ مَرَاةً أَلَا تَلْكَوْا عَلَى النَّسَاءِ مَرَاةً وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ تَرَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ مَرَاةً عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ تَرَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاةً عَلَى أَهْلِ بَيْتِهَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمَا وَعَبْدُ الرَّجُلِ مَرَاةً عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَلَا تَلْكَوْا رَاةً وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ تَرَعِيَّتِهِ

بَابُ ۳۶ الْأَمْرُ مِنْ قُرَيْشٍ
۲۰۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّ بَلْعَمَ مَعَاوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَهُ فِي وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ أَنَّ سَيَكُونُ مَلِكٌ مِنْ قَحْطَانَ فَنُغْضِبُ فَقَامَ

کہا:۔ اما بعد، مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ آپ حضرات میں سے بعض لوگ ایسی باتیں بیان کرتے ہیں جو نہ اللہ کی کتاب میں ہیں اور نہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ ایسے افراد جاہل ہیں اور ان کی گمراہ کن باتوں سے بچتے رہنا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حکمرانی ہمیشہ کے لئے قریش کا حق ہے جو ان سے علالت رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو منہ کے بل اوندھا کرے گا، جب تک کہ یہ لوگ یہی کو قائم رکھیں گے۔ نعیم، ابن المبارک، معمر، زہری نے بھی محمد بن جابر سے اس کی روایت کی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حکمرانی ہمیشہ قریش میں رہے گی جب تک ان میں دو آدمی بھی باقی رہے۔

حکومت کے ساتھ فیصلہ کرنے والے کا اجر اور جو اللہ کے آمارے ہوئے کے مطابق حکم نہ کریں تو وہی لوگ فاسق ہیں (سورۃ المائدہ، آیت ۴۷)

فیس بن ابی جازم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص میں ایک وہ شخص جسکو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور اسے راہ حق میں لگانے کی توفیق بھی مرحمت فرمائی۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا فرمائی تو وہ ہی کے مطابق فیصلہ کرتا اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔

گناہ کا کام نہ ہو تو امام کی بات سننی اور ماننی چاہیے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: امیر کی بات سنو اور اسکا حکم مانو اگرچہ تمہارے اوپر حبشی غلام کو عامل بنا دیا جائے خواہ اس کا

فَاتَّخِذْنِي عَلَى اللَّهِ بِمِأَتٍ أَلْفًا نَفْسًا، أَمَا بَعْدُ فَإِنَّهُ بَلَّغَنِي أَنَّ رَجَاكَ مَنَاسِكُكُمْ يُحَدِّثُونَ أَخْبَارِيكَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا تُؤْتِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُولَئِكَ جَهَنَّمُ فَإِنَّا كُنَّا قَالًا مَا فِي النَّبِيِّ تَضِلُّ أَهْلُهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ كَأَنَّكَ دِيمٌ أَحَدًا لَا كَبْتَهُ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ: تَابَعَهُ نَعِيمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ:

۲۰۱۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ ابْنُ عَسْكَرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ اثْنَانِ:

بَابُ ۱۳۱۱ أَجْرُ مَنْ قَضَى بِالْحِكْمَةِ لِلَّهِ تَعَالَى: وَمَنْ كَفَرَ بِحُكْمِهِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ:

۲۰۱۲۔ حَدَّثَنَا شَهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَذِهِ فِي الْحَقِّ وَآخَرُ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُ بِهَا:

بَابُ ۱۳۱۲ السَّمْعُ وَالطَّلَعُ لِلْإِمَامِ مَا لَمْ تَكُنْ مَعْصِيَةً:

۲۰۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي الثَّيَّابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنْ اسْتَعِيلَ

سرتی جیسا ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے امیر میں کوئی ایسی بات دیکھے جس کو یہ ناپسند کرتا ہے تو صبر کرنا چاہیے کیونکہ تم میں سے جو بھی غلطی سے ایک بالشت برابر جلا پھیرا تو جو بابت کی موت مرے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پسندیدہ اور ناپسندیدہ تمام امور میں مسلمان امیر کی بات سنا اور اطاعت کرنا ضروری ہے جب تک وہ گناہ کا حکم نہ کرے اور جب وہ معصیت کا حکم کرے تو نہ اس کی غنی جائے اور نہ اطاعت کی جائے۔

ابو عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک فوجی دستہ روانہ کیا اور اس کا امیر انصاری کے ایک آدمی کو مقرر فرمایا تھا پس وہ امیر ان پر کسی وجہ سے ناراض ہو گیا اور کہا: کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ لوگوں کو میری اطاعت کرنے کا حکم نہیں فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ کیونکہ ہم نے کہا کہ میرا یہ ارادہ ہے کہ جب تم ایسا نہ دیکھو گے تو بھرتی ہو کر آگ بھڑکاؤ تو اس کے اندر داخل ہو جانا چنانچہ انہوں نے ایسا نہ دیکھا، پھر اس میں آگ لگادی، پھر جب اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو کھڑے ہو کر ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ آگ سے بچنے کیلئے تو ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اتباع کیا ہے پھر کیوں اس میں داخل ہوں۔ ابھی وہ اس کشمکش میں تھے کہ ادھر آگ بجھ گئی اور ادھر امیر کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اگر وہ اس کے اندر داخل ہو جاتے تو کبھی اس سے باہر نہ نکلتے کیونکہ اطاعت تو صرف نیک باتوں میں ہے۔

عَلَيْكُمْ عِبَادَ حَبِشِي كَانَ رَأْسُهُ زَيْبِيَّةً ۚ
۲۰۱۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَدَّابٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ الْجَعْفَرِ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
يَذْوِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ تَرَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ
فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يَفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شَيْئًا
فَيَمُوتُ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً ۚ
۲۰۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا
أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ
بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ ۚ
۲۰۱۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَرُ بْنُ حَفْصٍ ابْنُ غِيَاثٍ
حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّابٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ
عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَرِيَّةً قَامَ عَلَيْهِمْ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ
أَنْ يُطِيعُوا فَغَضِبَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ: أَلَيْسَ قَدْ
أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُطِيعُوا فِي
قَالُوا بَلَى قَالَ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ لَمَّا جَمَعْتُمْ حَطَبًا
وَأَوْقَدْتُمْ نَارًا ثُمَّ دَخَلْتُمْ فِيهَا، فَجَمَعُوا
حَطَبًا فَأَوْقَدُوا فَلَمَّا أَهْمُوا بِالدُّخُولِ فَقَامَ
يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
تَبِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا رَأَيْنَا مِنَ
النَّارِ أَفَنَدْخُلُهَا؟ فَبَيَّنَّا لَهُمْ كَذَلِكَ لِأَذْخِدَاتِ
النَّارِ وَسَكَنَ غَضَبُهُ، فَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَوْ دَخَلُوهَا مَا أَحْرَجُوا مِنْهَا
أَبَدًا إِلَّا تَمَّ الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ ۚ

باب ۳۹ من تَحْرِيسَالِ الْاِمَارَةِ
اَعَانَهُ اللهُ بِهِ

۲۰۱۷ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَبِي سَبْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَابَعْبَدَ الرَّحْمَنِ لَا تَسْأَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ لَا تُعْطِيهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وَتُحِلُّهَا لِيَهْدِيكَ اللهُ عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ اَعْنَتَ عَلَيْهَا فَلَا ذَا خَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَقَرَّرَ يَمِينَكَ وَارْتِ الْذِي هُوَ خَيْرٌ

باب ۴۰ من سَأَلَ الْاِمَارَةَ وَحَلَّ إِلَيْهَا
۲۰۱۸ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَابَعْبَدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّ اُحْطِيتَ بِهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وَحَلَّ إِلَيْهَا فَلَا ذَا خَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَارْتِ الْذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرَ عَنْ يَمِينِكَ

باب ۴۱ مَا يَكُونُ مِنَ الْحِرْصِ عَلَى الْاِمَارَةِ

۲۰۱۹ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْقَبْرِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَكُنْ مِنْ سَعْرِ صُورٍ عَلَى الْاِمَارَةِ وَتَكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَنِعْمَ الْمَرْضِعَةُ وَبُسْتَتِ الْفَاطِنَةُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حُرَيْرَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

جو حکومت طلب نہ کرے تو اللہ اُس کی مدد کرتا ہے۔

امام حسن بصری نے حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبدالرحمن! امارت نہ مانگو کیونکہ اگر تمہارے مانگنے پر وہ تمہیں دے دی جائے تو تمہیں اُس کے سپرد کر دیا جائے گا اور اگر بغیر مانگے تمہیں دی جائے تو اُس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کسی بات پر قسم کھاؤ اور پھر بھلائی اُس کے سوا میں دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ دیداد اور وہ کام کرو جس کے اندر بھلائی ہو۔

جو حکومت مانگے تو وہ اُس کے حوالے کر دیا جائے گا۔
امام حسن بصری نے حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عبدالرحمن بن سمرہ! امارت نہ مانگو کیونکہ اگر تمہارے مانگنے پر وہ تمہیں دے دی جائے تو تم اُس کے سپرد کر دیے جاؤ گے اور اگر بغیر مانگے تمہیں دی جائے تو اُس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کسی بات پر قسم کھا بیٹھو اور اُس کے ماسوا میں بھلائی دیکھو تو بھلائی کے پہلو کو اختیار کرو اور قسم کا کفارہ ادا کرو۔

حکومت کی حرص ناپسندیدہ ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تم امارت حاصل کرنے کی حرص کرو گے اور عنقریب قیامت کے روز ندامت ہوگی کیونکہ دودھ پلانے والی اچھی اور دودھ چھڑانے والی بُری ہے۔ محمد بن بشار، عبداللہ بن حمران، عبدالحمید، سعید مقبری، عمر بن حکم نے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کو روایت

کیا ہے۔

ابو جرودہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اور میری قوم کے دو آدمی ہم تینوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پس ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ! مجھے امیر مقرر فرما دیجئے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا، تو آپ نے فرمایا کہ ہم اس کو والی نہیں بناتے جو عہدے کا سوال کرے جو حاکم بنایا گیا اور رعیت کی خیر خواہی نہ کرے۔

عبد اللہ بن زیاد نے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ان کے مرض و وفات میں عیادت کی حضرت معقل نے ان سے فرمایا کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ کوئی بندہ نہیں کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے رعیت کا حاکم بنایا ہو اور وہ خیر خواہی کے ساتھ ان کی نگہبانی کا فیصلہ ادا نہ کرے، مگر وہ جنت کی خوشبو تک نہ پاسکے گا۔

اما حسن بصری کا بیان ہے کہ ہم حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو عبد اللہ بن زیاد بھی اندر داخل ہوئے حضرت معقل نے ان سے فرمایا کہ میں تمہیں ایسی حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے چنانچہ حضور نے فرمایا: کوئی والی ایسا نہیں کہ مسلمانوں کو اس کی رعیت بنایا جائے پھر وہ ایسی حالت میں رہے کہ ان کے حقوق کا غاصب ہو مگر اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام فرمادیتا جو لوگوں پر سختی کرے اللہ اس پر سختی کرے گا

ابو تیمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت صفوان، حضرت جندب اور ان کے ساتھیوں کے پاس حاضر ہوا جبکہ وہ (حضرت جندب) لوگوں کو نصیحت کر رہے تھے لوگوں نے کہا: کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے، کہا کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: جو دکھاوے کے لئے کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے ظاہر فرما دے گا اور جو لوگوں پر سختی کرے

المقبرتی عن عمر بن الخطاب عن أبي هريرة قوله: ۲۰۲۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ قَوْمِي فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ آمَنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَهُ، فَقَالَ: إِنَّا لَا نَقُولُ هَذَا مَنْ سَأَلَهُ وَلَا مَنْ حَرَصَ عَلَيْهِ.

باب ۲۰۲۱ مَنْ اسْتُرْعِيَ رِعِيَّةً فَلَهُ يَنْصَحُ ۲۰۲۱ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زِيَادٍ عَادَ مَعْقِلَ ابْنَ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ: إِنِّي أَخَذْتُكَ حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتُرْعَاهُ اللَّهُ رِعِيَّةً فَلَهُ يَحْطُمُهَا بِنَصِيحَتِهِ إِلَّا كَرِهَ جَدَارًا رَاحَةَ الْجَنَّةِ.

۲۰۲۲ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ الْجُعْفِيُّ قَالَ زَايِدَةُ ذَكَرَتْ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَتَيْنَا مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ نَعُوذُكَ فَاذْخُلْ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ أَخَذْتُكَ حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا مِنْ بَنِي رِعِيَّةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتَ وَهُوَ غَاشٌّ لَمَّا أَحْرَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ.

باب ۲۰۲۳ مَنْ شَاقَّ شَقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ ۲۰۲۳ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَزْمِيِّ عَنْ طَرِيفٍ ابْنِ تَيْمَةَ قَالَ شَرِّدَتْ صَفْرَانٌ وَجَنْدَبًا وَأَصْحَابَهُ وَهُوَ يُؤْصِيهِمْ فَقَالُوا أَهْلَ سَمْعَةٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا؟ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ شَاقَّ اللَّهُ فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ وَمَنْ يَشَاقِقْ

تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس پر سختی کرے گا لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہمیں اور نصیحت فرمائیے۔ فرمایا کہ آدمی کی سب سے پہلے جو چیز گنتی ہے وہ پیٹ ہے پس جس سے ہو سکے وہ نہکھا۔ اگر پاک روزی اور جو چاہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک چلو خون بھی حائل نہ ہو تو چاہیے کہ ایسا ہی کرے۔ میں نے امام بخاری سے پوچھا کہ یہ کون فرما رہے تھے کہیں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کیا حضرت جندبؓ فرمایا کہ ہاں حضرت

راستہ چلتے ہوئے فیصلہ کرنا اور فتویٰ دینا

یحییٰ بن عمرؓ نے راستے میں فیصلہ کیا اور شعبیؓ نے اپنے دروازہ فیصلہ کیا۔ سالم بن ابوالجعد کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور میں، ہم دونوں مسجد سے نکل رہے تھے کہ مسجد کے دروازہ پر ایک آدمی ملا وہ عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ اقامت کب آئے گی؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کے لئے کیا تیار کر رکھا ہے؟ وہ آدمی کچھ دیر خاموش رہا، پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے اس کے لئے زیادہ روزہ نماز اور صدقہ وغیرہ اہمال تو جمع نہیں کیے ایک دن میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت رکھتے ہو۔

مذکور ہے کہ حضور کا کوئی دربان نہ تھا

ثابت بنانی کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر کی کسی عورت سے فرما رہے تھے، کیا تم فلاں عورت کو جانتی ہو؟ اس نے کہا کہ ہاں۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے جبکہ یہ ایک قبر کے پاس رو رہی تھی تو آپ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور صبر کرو اس نے کہا:۔ جائے، آپ میری مصیبت کو نہیں جانتے حضرت انس فرماتے ہیں کہ آپ آگے بڑھ گئے۔ پھر اس کے پاس سے ایک آدمی گزرا اور کہا

يَسْتَقِي اللَّهَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالُوا أَوْصِنَا فَقَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُنْتَلَن مِنَ الْإِنْسَانِ بَطْنُهُ فَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَأْكُلَ إِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ بِسُلَّةٍ كَفَّهِ مِنْ دَمٍ أَهْرَاقَهُ فَلْيَفْعَلْ. قُلْتُ: لَا بِي عَبْدَ اللَّهِ: مَنْ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جُنْدَبٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، جُنْدَبٌ. **باب ۳۳ الْقَضَاءِ وَالْفُتْيَا فِي الطَّرِيقِ وَ قَضَى يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ فِي الطَّرِيقِ، وَقَضَى**

الشَّعْبِيُّ عَلَى بَابِ دَارِهِ +

۲۰۲۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجَانِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِينَا رَجُلًا عِنْدَ سِدَّةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَعَدَدْتُ لَهَا؛ فَكَانَ الرَّجُلُ اسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَعَدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ صَيَامٍ وَلَا صَلَاةٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلَا كَيْفِي أَحَبَّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحَبَبْتَ؟ **باب ۳۴ مَا ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَوَائِبُ +**

۲۰۲۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْقَهْمَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ بْنُ مَالِكٍ يَقُولُ لِامْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ تَعْرِفِينِ فَلَانَتْ؟ قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهَا وَهِيَ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرِ فَقَالَ: أَيْ نَبِيَّ اللَّهِ قَاصِدِي. فَقَالَتْ: أَلَيْبَدَ عَنِّي فَإِنَّكَ خَلَوْتِ مِنْ مَحِيئَتِي. قَالَ: فَجَاوَزَهَا وَمَضَى فَتَرَ

فَمَارَجُلٌ فَقَالَ مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ مَا عَرَفْتُ، قَالَ إِنَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَاءَتْ إِلَى بَابِهِ فَلَمْ يَجِدْ عَلَيْهِ بَقَاءً فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا عَرَفْتُكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّبْرَ عِنْدَ أَوَّلِ صِدْقٍ مَعَهُ ۖ

باب ٢٧ الحَاكِمُ يَحْكُمُ بِالْقَتْلِ عَلَى مَنْ
وَجِبَ عَلَيْهِ دُونَ الْإِمَامِ الَّذِي قَوْكُهُ
٢٠٢٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْدَاهِلِيُّ
حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ مُحَمَّدًا حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ثَمَامَةَ
عَنْ أَنَسٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ كَانَ يَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُرُّ لَتِي مَدَاحِ الشَّرْطِ
مِنَ الْأَمِيرِ

٢٠٢٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ قُرَّةَ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ هَلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو
بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعَثَهُ وَاتَّبَعَهُ بِمُعَاذٍ ؛
٢٠٢٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْقَبْأِ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَمِيدِ بْنِ
هَلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَجُلًا
اسْمُهُ شَحْرَتُهُودٌ فَاتَى مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَهُوَ
عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ : مَا لِهَذَا ؟ قَالَ أَسْلَمَ
شَحْرَتُهُودٌ ، قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى أَقْتُلَهُ تَضَاءُ
اللَّهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

بِأَمْرِ اللَّهِ هَلْ يَفْقَهُنَّ الْحَاكِمُ أَوْ يُفْقِي
وَهُوَ غَضَبَانُ ۖ

٢٠٢٩- حَدَّثَنَا إِدْمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
بَكْرَةَ قَالَ: كَتَبَ أَبُو بَكْرَةَ إِلَى ابْنِهِ وَكَانَ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تم سے کیا کہا؟ اُس نے کہا کہ میں نے تو حضور کو نہیں پہنچا نا۔ اُس نے کہا کہ وہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ عورت آپ کے دروازے پر آئی تو کوئی دربان نہ پایا چنانچہ وہ عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! خدا کی قسم میں نے آپ کو پہنچا نا نہیں تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبر تو خدا کے شریعت میں ہوتا ہے۔ امام کے ماتحت حاکم کا اُس کے سامنے کسی کے قتل کا حکم

دینا
 تمامہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت کی ہے کہ قیس بن سعد بن مجاہدہ ہمارے
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور
 یوں رہا کرتے تھے جیسا بادشاہ کی عدالت میں
 تھاندار

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں (گورنر بنا کر) روانہ فرمایا اور ان کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل کو بھیج دیا۔

ابو بردہؓ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے اسلام قبول کیا اور پھر ہودی ہو گیا پس حضرت معاذ بن جبلؓ آئے جبکہ وہ آدمی حضرت ابو موسیٰؓ کے پاس تھا چنانچہ انہوں نے کہا کہ اس نے کیا کیا ہے؟ کہا کہ یہ اسلام قبول کر کے پھر ہودی ہو گیا ہے کہا کہ میں نہیں بیٹھوں گا یہاں تک کہ اسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلے کے مطابق قتل نہ کر دیا جائے۔

کیا غصے کی حالت میں حاکم فیصلہ کرے اور فتویٰ دے۔

عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے کے لئے لکھا جبکہ وہ سجستان میں تھا کہ دو آدمیوں کے درمیان

بِسِحْسَانٍ يَأْتِيكَ لَا تَقْضِي بَيْنَ اثْنَيْنِ وَإِنْ تَظُنُّ أَنَّكَ لَنْ تَقْضِي بَيْنَهُمَا فَارْجِعْ إِلَيْهِمَا وَأِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا شَكٌّ فَارْجِعْ إِلَيْهِمَا وَأِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا شَكٌّ فَارْجِعْ إِلَيْهِمَا وَأِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا شَكٌّ فَارْجِعْ إِلَيْهِمَا

اُس وقت فیصلہ نہ کرنا جب تم غصے کی حالت میں ہو کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ آدمیوں کے درمیان غصے کی حالت میں فیصلہ نہیں کرنا چاہیے۔

قیس بن ابوحازم کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! بیشک خدا کی قسم میں فلاں شخص کی وجہ سے عشاء کی نماز دیر سے پڑھتا ہوں کیونکہ وہ میں بھی نماز پڑھاتے میں راوی کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دوران وعظ اُس دن سے زبردہ ہرگز کبھی ناراض نہیں دیکھا پھر فرمایا کہ اے لوگو! بیشک تم میں سے بعض لوگ بھگانے والے ہیں۔ پس جو تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھانے کو فسخ پڑھائے۔ اس لئے کہ ان میں بوڑھے، کمزور اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔

سالم کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ پس حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ پس اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور فرمایا کہ اُس سے رجوع کر لینا چاہیے اور اُسے اپنے پاس رکھنا چاہیے، یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے، پھر اُسے حیض آئے اور پھر پاک ہو جائے۔ پھر اگر اُسے طلاق ہی دینا چاہو تو طلاق دے دینا۔

قاضی اپنے علم سے بھی فیصلہ کر سکتا ہے۔ جبکہ اُسے لوگوں کی بدگمانی اور تہمت کا خوف نہ ہو جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بنوہب سے فرمایا کہ اتنا سے جو دھوکہ کے مطابق تمہارے لئے اور تمہارے بچوں کیلئے کافی ہو یہ اسی وقت ہے جبکہ وہ امر مشہور ہے۔

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَقْلَبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَاللَّهِ لَا تَأْخُذُ عَنْ صَلَاةِ الْخُدَاةِ مِنْ أَجْلِ فَلَانٍ يَتَأَيُّطُنِي بِنَافِثَتِهَا قَالَ فَمَا رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ انْشَدَ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا مِنْكُمْ مُنْقِرِينَ فَأَيُّكُمْ مَتَّاعٌ بِالْبَاسِ فَيُؤْخِرُ فَإِنَّ فِيهِمْ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَلِكَ الْحَاجَةُ

۲۰۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ الْأَكْبَمِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ إِسْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِحٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّرَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: لِيَرْاجِعَهَا ثُمَّ لِيَمْسِكَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ لِيَحِضَ فَتَطْهُرَ فَإِنْ بَدَأَ الْهَ أَنْ يَطْلِقَهَا فَلْيَطْلِقَهَا

بَابُ مَنْ تَرَى لِلْقَاضِي أَنْ يَحْكُمَ بِهِ فِي أَمْرِ النَّاسِ إِذَا كَرِهَ يَخْفِ الظُّنُونُ وَالْهَمَّةُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ خُذُوا مَا يَكْفِيكُمْ وَقُلُوا لِكُلِّ نَفْسٍ بِأَمْرِ وَفِي ذَلِكَ إِذَا كَانَ أَمْرٌ مَشْهُورٌ

مُروہ بن زُبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئیں: - یا رسول اللہ! خدا کی قسم زمین کے اوپر بسنے والے کسی گھر والے کا ذلیل ہونا مجھے آپ کے گھر والوں کے ذلیل ہونے سے زیادہ پسند نہیں تھا۔ لیکن آج مجھے زمین پر بسنے والے کسی گھر والوں کا معزز ہونا اتنا پسند نہیں جتنا آپ کے گھر والوں کا۔ پھر عرض کی کہ بیشک ابوسفیان ایک بھل آدمی ہیں، تو کیا میرے اوپر کوئی گناہ ہے کہ میں اُن کے مال میں سے اپنے بچوں کو کھلاؤں؟ فرمایا کہ دستور کے مطابق کھلانے میں تمہارے اوپر کوئی گناہ نہیں ہے۔

مہر لگے ہوئے خط پر گواہی۔

اور یہ کہ کس کے ذریعے گواہی جائز ہے اور کس طرح جائز نہیں ہے اور حاکم کا عامل اور قاضی کے لئے خط لکھنا نیز ایک قاضی کا دوسرے قاضی کے لئے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ حاکم کا خط لکھنا جائز ہے ماسوائے حدود کے اور پھر کہا کہ اگر قبل خطا ہو تو جائز ہے کیونکہ اُن کے خیال میں یہ مال ہے اور قتل ثابت ہونے کے بعد یہ مال ہو گیا ہے۔ حالانکہ نداشتہ اور نداشتہ کے قتل کا حکم ایک ہے اور حضرت عمرؓ نے اپنے عامل کیلئے حدود میں خط لکھا اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ نے دانت توڑنے کے بارے میں لکھا۔ ابراہیم غنی کا قول ہے کہ ایک قاضی کا دوسرے قاضی کے لئے خط لکھنا جائز ہے جبکہ وہ اُس کی مہر اور دستخط کو پہنچاتا ہو۔ شعبیؒ نے مہر لگے ہوئے خط کو جائز رکھتے ہوئے قاضی کی طرف سے ہوتا اور حضرت ابن عمرؓ سے بھی اسی طرح منقول ہے معاویہ بن عبدالکرمؓ نفقی کا قول ہے کہ میں عبدالملک بن لبیٰ قاضی بصرہ یا اس بن معاویہؓ رضی اللہ عنہما، عبداللہ بن انسؓ، بلال بن ابو جردہؓ، عبد اللہ بن بریدہؓ اسلمیؓ، عامر بن عبیدہؓ اور عباد بن منصورؓ کے پاس حاضر ہوا ہوں کہ یہ حضرات گواہوں کے حاضر کیے بغیر قاضیوں کے خطوط کو جائز رکھتے تھے پھر اگر جس کے خلاف خط لکھا گیا۔

۲۰۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ بِنِ رُبَيْعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلٌ خَبِيرٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذْكُرُوا مِنْ أَهْلِ خَبَائِكَ وَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلٌ خَبِيرٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعْرِضُوا مِنْ أَهْلِ خَبَائِكَ، ثُمَّ قَالَتْ إِنَّ أَبَا سَفْيَانَ رَجُلٌ مَسِيئٌ قَرَأَ عَلَيَّ مِنْ حَدِيثٍ أَنْ أُطْعَمَ مِنَ الْذَّيْلِ لَأَعْيَالَنَا قَالَ لَهَا: لَا حَدِيثَ عَلَيْكَ أَنْ تُطْعِمِيَهُمْ مِنْ مَعْرُوفٍ؛

باب ۲۹۹۱ الشَّهَادَةُ عَلَى الْخَطِّ الْمَخْتُومِ وَمَا يَجُوزُ مِنْ ذَلِكَ وَمَا يَضِيقُ عَلَيْهِمْ وَكِتَابُ الْحَاكِمِ إِلَى عَامِلِهِ وَالْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي وَ قَالَ بَعْضُ النَّاسِ كِتَابُ الْحَاكِمِ جَائِزٌ وَلَا فِي الْحُدُودِ ثُمَّ قَالَ: إِنْ كَانَ الْقَتْلُ خَطًّا لَمْ يَجْزِ أَنْ هَذَا مَالٌ يَزْعُمُهُ وَلَا تَمَلِكُ مَا لَكَ بَعْدَ أَنْ ثَبَتَ الْقَتْلُ، فَالْخَطُّ وَالْعَمَلُ وَاحِدٌ، وَقَدْ كَتَبَ عُمَرُ إِلَى عَامِلِهِ فِي الْحُدُودِ. وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي سِتِّ كُسْرَتٍ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ كِتَابُ الْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي جَائِزٌ إِذَا عَدَفَ الْكِتَابُ وَالْخَاتَمُ وَكَانَ الشَّعْبِيُّ يُجِيزُ الْكِتَابَ الْمَخْتُومَ بِمَا فِيهِ مِنَ الْقَاضِي. وَيَذَوِي عَنْ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ. وَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ الشَّقِيقِيُّ شَهَدَاتُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ يَعْنَى قَاضِي الْبَصْرَةِ وَبِإِيسَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَنَحْنُ وَثَمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ وَبِلَالُ بْنُ أَبِي بَرْدَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيدَةَ الْأَسْلَمِيُّ وَعَامِرُ بْنُ عَبِيدَةَ وَعَبَادُ

وہ کہے کہ یہ خط جھوٹا ہے تو اُس سے کہا جائے گا کہ اس کا ثبوت لاؤ اور سب سے پہلا شخص جس نے قاضی کے خط کے باوجود گواہ طلب کیے وہ ابن ابی لیلیٰ اور سوار بن عبد اللہ ہے ہم سے ابو نعیم نے کہا کہ ہم سے عبد اللہ بن مجاز نے بیان کیا کہ میں موسیٰ بن انس قاضی بصرہ کی طرف سے خط لیا اور میں نے اُن کے ہاں گواہ قائم کیے کہ فلاں کے پاس جو کونے میں رہتا ہے مسدود اتنا مال ہے۔ پس میں وہ تحریر قاسم بن عبد الرحمن کے پاس لے کر آیا تو انہوں نے جابر بن عبد الرحمن بصری اور ابو قتادہ نے وصیت کے گواہ بننے کو ناپسند کیا ہے جب تک یہ اچھی طرح معلوم نہ ہو کہ اُس میں کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اُس میں ظلم روا رکھا گیا ہو اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل خیبر کے لئے خط لکھا کہ یا تو اپنے ساتھی کی دینت ادا کرو ورنہ لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ اور نہ ہری نے اُس عورت کی گواہی کے بارے میں کہا جو مرد سے مجھ سے گواہی دے کہ اگر تم اُس کی آواز پہنچاؤ گے تو گواہی دے دو ورنہ گواہی نہ دو۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیصر روم کے لئے خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو لوگ عرض گزار ہوئے کہ وہ خط نہیں پڑھتے مگر جو مہر لگا ہوا ہو۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی تیار کر دوائی، گویا میں اُس کی چمک اب بھی دیکھ رہا ہوں اور اُس کا نقش محمد رسول اللہ تھا۔

اومی فیصلہ کرنے کے قابل کب ہوتا ہے

حسن بصری کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکام سے عہد لیا ہے کہ خواہشات کی پیروی نہ کریں لوگوں سے نہ ڈریں اور اللہ کی آیتوں کو دنیاوی مال کے بدلے نہ بیچیں پھر انہوں نے یہ آیت

بَنِي مَنصُورٍ يُحْيِزُونَ كُتِبَ الْقَضَاةَ بِعَلِيٍّ لِّحَضْرَةِ مِّنَ الشَّهَادَةِ، فَإِنْ قَالَ الْإِنْسَانُ حَيْثُ عَلَيْهِ بِالْكِتَابِ إِنَّهُ زُورٌ قِيلَ لَهُ ذَهَبَ فَالْتِمِسِ الْمَخْرَجَ مِنْ ذَلِكَ، وَأَوَّلُ مَنْ سَأَلَ عَلَى كِتَابِ الْقَاضِي الْبَيْتَةَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى وَسَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ. وَقَالَ لَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ حَضْرَةَ جِئْتُ بِكِتَابٍ مِنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ قَاضِي الْبَصْرَةِ وَأَقْبَمْتُ عِنْدَ الْبَيْتَةِ أَنَّ لِي عِنْدَ فَلَانٍ كَذَا وَكَذَا وَهُوَ بِالْكَوْفَةِ وَجِئْتُ بِهِ الْقَاسِمَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَاجَاؤَهُ. وَكَرِهَ الْحَسَنُ وَأَبُو قِلَابَةَ أَنْ يَشْهَدَا عَلَى وَحْيَةٍ حَتَّى يَعْمَلَكُمَا مَا فِيهَا لِأَنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ فِيهَا جَوْرًا. وَقَدْ كُتِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ خَيْبَرَ: إِمَّا أَنْ تَبْدُوا مَا جَبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ تَكُونُوا بِحَدَبٍ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي شَهَادَةٍ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ وَرَاءِ الشَّيْءِ: إِنْ شَهِدَتْ هِيَ عَلَى شَرِّهَا وَالْأَمْرُ لِلشَّيْءِ.

۲۰۳۳۔ حکاثنی محمد بن بشر حدَّثنا عَنْ رَحْمَةِ شَا شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَنَا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قَالُوا: أَنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا اخْتُمُوا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْضِهِ وَنَفْسُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ.

بَابُ هَذَا مَتْنِي يَسْتَوْجِبُ الرَّجُلُ الْقَضَاءَ. وَقَالَ الْحَسَنُ: أَخَذَ اللَّهُ عَلَى الْحُكَّامِ أَنْ لَا يَتَّبِعُوا الْهَوَى وَلَا يَخْشَوْا النَّاسَ وَلَا يَشْتَرُوا بِأَيَاتِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا

ثُمَّ قَدْ رَأَىٰ اَوْ دَرَا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي
الْاَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ
الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ
يُضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ
يَوْمَ اسْأَلُوا بِيَوْمِ الْحِسَابِ وَقَدْ رَأَىٰ اَنَا
النُّورَ اَهْلًا فِيهَا هَدَىٰ وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ
الَّذِينَ اسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالزَّبَّانِيُّونَ
وَالْاَحْبَابُ رِيًّا اسْتُحْفِظُوا اسْتَوْدِعُوا مِنْ
كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ فَلَا تَخْشَوُا
النَّاسَ وَاخْشَوْنِي وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا
قَلِيلًا وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا اَنْزَلَ اللَّهُ فَادِلْكَ
هُوَ الْكَافِرُ مِنَ الْكَافِرِينَ وَقَدْ رَأَىٰ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ اِذْ
يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَسَتْ فِيهِ غَنَمُ
الْقَوْمِ وَكَانَ يَحْكُمُهُنَّ شَاهِدَيْنِ فَفَهَّمْنَاهَا
سُلَيْمَانٌ وَكُلًّا اَتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا فَحَبَدَا
سُلَيْمَانَ وَكُنِيَ يَكْنَىٰ دَاوُدَ وَكَانَ مَا ذَكَرَ اللَّهُ
مِنْ اَمْرِ هَذَيْنِ لَدَارِئُ اَنَّ الْقَضَاةَ هَلَكُوا
فَاتَّهَ اَقْبَىٰ عَلَىٰ هَذَا يَعْلَمُهُ وَعَدَا رَهْطًا
بِاجْتِهَادِهِ وَقَالَ مُزَاهِمُ بْنُ زَكَرِيَّا
لَنَا عَمْرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَخْبَسَ اِذَا اَخْطَرَ
الْقَاضِي مِنْهُمْ خَصْلَةً كَانَتْ فِيهِ وَصَمَةٌ
اَنْ يَكُونَ فِيهَا حَلِيمًا عَفِيفًا صَلِيبًا عَالِمًا
سَوْدًا عَنِ الْعِلْمِ

باب ۱۵۱ رُزْقُ الْحُكَّامِ وَالْعَامِلِينَ
عَلَيْهِمَا وَكَانَ شَرْحُ الْقَاضِي يَا خُذْ عَلَى
الْقَضَاءِ أَجْدًا وَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا كُلُّ الْوَصِيِّ
يَقْدَرُ عَمَّا لَيْتَهُ وَكُلُّ ابْنِ بَكْرٍ وَعَمْرٌ
۲۰۳۴ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ ابْنُ أُخْتِ

پڑھی۔۔ اے داؤد! بیشک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا تو
لوگوں میں سچا حکم کر اور خواہش کے پیچھے نہ جانا کہ تجھے اللہ کی راہ
سے ہٹا دے گی بیشک وہ جو اللہ کی راہ میں بیٹھتے ہیں ان کے
لئے سخت عذاب ہے، اس پر کہ وہ حساب کے دن کو بھول بیٹھے
(سورہ قص، آیت ۲۵) اور یہ آیت پڑھی۔ بیشک ہم نے تو ریت
اتاری، اُس میں ہدایت اور نور ہے۔ اس کے مطابق ہو کر حکم
دینے تھے ہمارے فرمانبردار نبی اور عالم اور فقیہ کہ ان سے کتا
اللہ کی حفاظت چاہی گئی تھی اور وہ اُس پر گواہ تھے۔ تو لوگوں
سے خوف نہ کرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے بندے
بقیہ عمر بن ابی بکر
تو وہی لوگ کافر ہیں (سورہ المائدہ، آیت ۴۸) اس سے مراد
ہے حفاظت چاہنا اور یہ آیت پڑھی۔ اور داؤد اور سلیمان کو یاد
کر جب کہتی کا ایک جھگڑا چکاتے تھے جب رات کو اُس میں کچھ
لوگوں کی چھوٹیں اور ہم ان کے حکم کے وقت حاضر تھے ہم نے
وہ معاملہ سلیمان کو سمجھا دیا اور ان دونوں کو حکومت اور علم
عطا کیا (سورہ الانبیاء، آیت ۷۸، ۷۹) پس حضرت سلیمان کی
تعریف فرمائی اور حضرت داؤد کو ملامت نہیں کی اور اگر دونوں
حضرات کا معاملہ ہوں نہ ہوتا جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا تو تم دیکھتے
کہ قاضی ہلاک ہو گئے ہوتے کیونکہ ان کی علم کے باعث تعریف کی
گئی اور انہیں اجتہاد کی بدولت معذور رکھا گیا۔ مزاج کا بیان ہے کہ
ہم سے عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ قاضی کے لئے پانچ باتیں ہوں، اگر ان
میں سے ایک بات اُس کے اندر نہ ہو تو اتنا ہی معیوب ہے۔ وہ یہ
میں۔ فہم و فراست والا، بزد بار، پاک دامن، سخت اور علمی
افسروں اور گورنروں کی تنخواہ

قاضی شریح قضا کی اجرت لیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ
نے فرمایا کہ دھی اپنی محنت کے مطابق کھائے اور حضرت
ابوبکرہ اور حضرت عمر نے کھایا۔

خویش طبع بن عبد العزیز کا بیان ہے کہ انہیں عبد اللہ بن
سعدی نے بتایا کہ جب وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ

فَمَرَّ أَنَّهُ مَوْطِئُ بَنِي عَبْدِ الْعُزَّى أَخْبَرَهُ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ
 بَنَ السَّحْدَانِي أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ فِي خِلَافَتِهِ
 فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَلَمْ أَحْدِثْ أَنَّكَ تَتَّبِعُ مِنَ أَعْمَالِ
 النَّاسِ أَعْمَالًا لَا فَادَا أُعْطِيتُ الْعَمَالَهَ كَرِهَتْهَا
 فَقُلْتُ بَلَى، فَقَالَ عُمَرُ مَا تُرِيدُ إِلَى ذَلِكَ قُلْتُ
 إِنِّي أَفْدَأُ سَاءَ أَعْمَالٍ أَوْ أَتَايَ خَيْرٌ وَأُرِيدُ أَنْ تَكُونَ
 عَمَّا لَتِي صَدَقَهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ - قَالَ عُمَرُ: لَا
 تَفْعَلْ فَإِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُ أَنْ أَذْذِي أَرَدْتُ فَكَانَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيَنِي
 الْعَطَاءَ فَأَقُولُ: أَعْطِهِ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي حَتَّى
 أَعْطَانِي مَرَّةً مَا لَا فَقُلْتُ: أَعْطِهِ أَفْقَرُ إِلَيْهِ
 مِنِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْهُ
 فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا
 الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ
 وَلَا تَتَّبِعْهُ نَفْسَكَ وَعَيْنَ الذُّهْرِ قَالِ
 حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ
 عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيَنِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ: أَعْطِهِ
 أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَا لَا
 فَقُلْتُ: أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ
 وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَ
 أَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَلَا
 تَتَّبِعْهُ نَفْسَكَ

باب ۱۵۲ مَن قَضَى وَلَا عَنَ فِي

الْمَسْجِدِ وَلَا عَنَ عُمَرَ عِنْدَ مَنْبَرِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَى شَرِيحٌ
 وَالشَّعْبِيُّ وَيَحْيَى بْنُ يَعْمُرٍ فِي الْمَسْجِدِ وَ
 قَضَى مُرْدَانٌ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بِالْيَمِينِ

خلافت میں ان کے پاس حاضر ہوئے تھے تو حضرت عمر نے ان سے
 فرمایا: کیا مجھ سے یہ بیان نہیں کیا گیا کہ تم لوگوں کا کام کرتے
 ہو اور جب معاوضہ دیا جاتا ہے تو تم اسے ناپسند کرتے ہو پس
 میں نے کہا کہ یہی بات ہے حضرت عمر نے فرمایا کہ اس سے تمہارا
 مقصد کیا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ میرے پاس گھوڑے اور
 غلام ہیں اور میں ان بھی رکھتا ہوں اس لئے چاہتا ہوں کہ
 میری اجرت مسلمانوں پر خیرات ہوتی رہے حضرت عمر نے فرمایا کہ
 ایسا نہ کرو کیونکہ میں بھی ایسا ہی ارادہ رکھتا تھا جو تم رکھتے ہو
 جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے مال عطا فرماتے تو میں
 عرض کرتا کہ فلاں کو دے دیجئے کہ وہ مجھ سے زیادہ ضرورت
 مند ہے یہاں تک کہ آپ نے مجھے دوبارہ مال عطا فرمایا تو میں
 نے عرض کی کہ اسے کسی اور کو عطا فرما دیجئے جو مجھ سے بڑھ کر محتاج
 مند ہو فرمایا کہ اسے لو اور مالدار بن کر خیرات کرو اگر مال
 تمہارے پاس اس طریقے سے آئے کہ تم اس کے منتظر اور مسائل نہ
 ہو تو اسے لو ورنہ اپنے دل کو اس کے پیچھے نہ چلاؤ نہ ہری
 سالم بن عبد اللہ، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے
 کہ میں نے حضرت عمر کو فرماتے ہوئے سنا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم مجھے مال عطا فرماتے ہیں تو میں عرض کرتا ہوں کہ اے
 دے دیجئے جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو یہاں تک کہ مجھے
 دوسری دفعہ عطا فرمایا تو میں عرض گزار ہوا کہ اے مرحمت فرما
 دیجئے جو مجھ سے زیادہ حاجت مند ہو چنانچہ نبی کریم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے کر مالدار ہو جاؤ اور پھر خود
 خیرات کرو پس جو مال تمہارا پاس اس طرح آئے کہ تم اس کے
 منتظر یا مسائل نہ ہو تو اسے لو اور جو ایسا نہ ہو تو اس کے پیچھے

جو مسجد میں فیصلہ کرے اور لعان بھی

حضرت عمر نے حضور کے منبر کے پاس لعان کیا۔
 شریح، شعبی اور یحییٰ بن یعمر نے مسجد میں فیصلہ
 کئے۔ مردان نے زید بن ثابت کو منبر کے پاس
 قسم کھانے کا حکم دیا۔ حسن بصری اور مردارہ

بن ادریسی مسجد کے باہر میدان میں فیصلہ کیا کرتے تھے۔

زہری کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں دونوں لعان کرنے والوں کے پاس موجود تھا اور میری عمر اُس وقت پندرہ سال تھی، اُن کے درمیان تفریق کروادی۔

ابن شہاب نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے پاس کسی دوسرے آدمی کو پائے تو کیا اُسے قتل کر دے؟ اُن دونوں کے درمیان مسجد کے اندر لعان کروایا گیا اور میں موجود تھا۔

جو مسجد میں حکم دے اور مسجد سے باہر حد قائم کرے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اسے مسجد سے باہر لے جاؤ اور حضرت علیؓ سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔

سعد بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں تھے اور پکارے ہوئے کہا: یا رسول اللہ میں زنا کر بیٹھا ہوں آپ نے اُس کی طرف سے منہ پھیر لیا جب اُس نے چار مرتبہ اپنے اوپر گواہی دے لی تو آپ نے فرمایا: کیا تم پاگل ہو؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کہ اسے لے جا کر سنگسار کر دو۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ میں نے اُس شخص سے سنا جس نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ فرمایا کہ میں بھی اُن لوگوں میں تھا جنہوں نے اُسے مقام مصلیٰ پر سنگسار کیا۔ اس کو یونس، معمر، ابن جریج، زہری ابو سلمہ، حضرت جابر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رحم کے بارے میں روایت کی۔

امام کا جھگڑنے والوں کو سمجھانا

عَنْهُ الْمُنْبَرُ وَكَانَ الْحَسَنُ وَزُرَّارَةُ بْنُ أَوْفَى يَقْضِيَانِ فِي الدَّخِيلَةِ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ ۖ
۲۰۳۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدُوٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُدَّادٍ عَنْ سُهَيْبِ بْنِ الْخَثَّامِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْمَتْلَاعَيْنِ وَأَنَا ابْنُ خُمْسٍ عَشْرَةَ فُتِّقَ بَيْنَهُمَا ۖ

۲۰۳۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الدَّعْدَعِ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْفَتَلَهُ فَمَتْلَعَتْ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ ۖ

بِأَنَّ مَنْ حَكَمَ فِي الْمَسْجِدِ حَاشَى إِذَا أَتَى عَلَى حَدِّ امْرَأَتِهِ يُخْرِجُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَيَقَامُ وَقَالَ عُمَرُ أَخْرَجَاهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَبُذِلَ كَدُّ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوُهُ ۖ

۲۰۳۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْدَحَنِي عَنْهُ فَلَمَّا شَهِدَا عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعًا قَالَ أَمَّا جُنُونٌ؟ قَالَ لَا، قَالَ أَذْهَبُ بِهِ فَأَرْجُمُوهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ فِي مَنْ رَجَمَهُ بِالْمَصْلِيِّ رَوَاهُ يُونُسُ وَمَعْمَرُ وَابْنُ جَدَّةٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدَّخِيلِ ۖ

بِأَنَّ مَنْ حَكَمَ فِي الْمَسْجِدِ حَاشَى إِذَا أَتَى عَلَى حَدِّ امْرَأَتِهِ يُخْرِجُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَيَقَامُ وَقَالَ عُمَرُ أَخْرَجَاهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَبُذِلَ كَدُّ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوُهُ ۖ

۲۰۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ كَيْسَبِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَلَا تُكُونُوا خُفَّاءَ مَوْتٍ إِلَيَّ وَكَلَّ بَعْضُكُمْ أَنْ يَكُونَ الْحَنْ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْوَى عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتَ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ.

بَابُ الشَّهَادَةِ تَكُونُ عِنْدَ الْحَاكِمِ فِي وَلَا يَتِيهِ الْقَضَاءُ أَوْ قَبْلَ ذَلِكَ لِلْخَصْمِ وَ قَالَ مُشَرِّعُ الْقَاضِي وَسَأَلَهُ إِنْسَانٌ الشَّهَادَةَ فَقَالَ: أُمِّتِ الْأَمِيرُ حَتَّى أَشْهَدَ لَكَ. وَقَالَ عِكْرِمَةُ قَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ: كَوْنِي رَأِيَتْ رَجُلًا عَلَى حَيْزَارٍ أَوْ سَرْفَةٍ قَانَتْ أَمِيرٌ فَقَالَ شَهَادَتُكَ شَهَادَةُ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ صَدَقْتَ، قَالَ عُمَرُ كَوْنِي يَقُولُ النَّاسُ نَادَعُمْنِي كِتَابَ اللَّهِ لَكَبْتُ آيَةَ الرَّجِيمِ بِيَدِي وَأَقْبَرُ مَا عِنْدَ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزَّيْنِ أَرْبَعًا مَرَّةً بِرُجْمِهِ وَلَمْ يَكْذُرَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدَ مَنْ حَضَرَهُ. وَ قَالَ حَبَابُ إِذَا أَقْرَمْتَهُ عِنْدَ الْحَاكِمِ رُجِمَ. وَ قَالَ الْحَكَمُ أَرْبَعًا.

۲۰۳۹۔ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ: مَنْ لَهَ بَيْتَةٌ عَلَى قَتِيلٍ قَتَلَهُ فَلَهُ سَلْبُهُ، نَقِمْتُ لِأَلَمِ سَلْبِي عَلَى قَتِيلٍ فَلَمَّا رَأَيْتُ مَا يَشْهَدُنِي فَجَلَسْتُ، ثُمَّ بَدَأَ فِي فَذَكَرْتُ أَمْرَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زینب بنت اُمّ سلمہ نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ایک بشر ہوں اور تم اپنے جھگڑے میرے پاس لاتے ہو اور شاید تم میں سے کوئی اپنی دلیل کو زیادہ چمب نہ پائی سے پیش کرے۔ پس میں اس کی بات کو سننے کے مطابق فیصلہ کر دوں۔ پس جس کو میں اس کے بھائی کا حق فیصلہ کر کے دوں تو وہ اُسے نہ لے کیوں کہ وہ جہنم کی آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔

عہدہ قضا ملنے کے بعد یا پہلے قاضی نے حاکم کے سامنے ایک بات کی شہادت دی تو تو کیا اس کے مطابق فیصلہ کر سکتا ہے۔

قاضی شریک کا بیان ہے کہ ایک شخص نے اُن سے گواہی دینے کیلئے کہا تو انہوں نے جواب دیا کہ تو بادشاہ کے پاس مقدمہ لے جانا کہ میں تیری گواہی دوں۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے حضرت عبدالرحمن بن عوف سے کہا کہ اگر آپ کسی کو جحد والا کام نہ پایا چوری کرتے ہوئے دیکھیں اور آپ امیر ہوں چنانچہ فرمایا کہ آپ کی گواہی پھر بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح ایک ہوگی کہہ کہ آپ سچ فرماتے ہیں حضرت عمر نے کہا کہ اگر لوگوں کے یہ کہنے کا ذرہ ہوتا کہ عمر نے اللہ کی کتاب میں اضافہ کر دیا تو میں رجم کی آیت کو اپنے ہاتھ سے لکھ دیتا یا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور چار مرتبہ زنا کا اقرار کیا تو آپ نے اُسے سنگسار کر دینے کا حکم فرمایا اور کسی سے یہ منقول نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حاضرین کو گواہ بنایا ہو حاد کا قول ہے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حنین کے روز فرمایا: جس کے پاس اُس کے مقتول کو قتل کرنے کی شہادت ہو تو اُس کا مال اسی کو ملے گا پس میں اپنے مقتول کا گواہ تلاش کرنے کے لئے کھڑا ہوا لیکن مجھے کوئی نہ ملا جو گواہی دے لہذا بیٹھ گیا پھر میرے دل میں خیال آیا کہ اس بات کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کروں چنانچہ پاس بیٹھ ہوئے لوگوں میں سے ایک

نے کہا کہ جس مقتول کا میرے سامنے ذکر کیا جا رہا ہے اس کے بھتیجا
 تو میرے پاس ہیں، لہذا انہیں مجھ سے راضی کر دیجیے۔ حضرت ابو
 بکر نے کہا کہ ایسا کبھی نہیں ہوگا کہ قریش کی ایک چڑیا کو مال دلا
 دیا جائے اور اللہ کے خیروں میں سے ایک شے کو فروم رکھا جائے
 جو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ملتا ہے۔ راوی کا بیان
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو اس
 نے ہتھیار مجھے دے دیے چنانچہ میں نے ان سے بارغ خریدے
 اور یہ پہلا مال ہے جو مجھے حاصل ہوا۔ مجھ سے عبد اللہ نے
 گیسٹ کے حوالے سے روایت بیان کی کہ پھر نبی کریم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور مجھے ہتھیار دلانے۔ اہل حجاز
 کا قول ہے کہ حاکم اپنے علم پر فیصلہ نہ کرے خواہ وہ حاکم ہونے
 کے دوران یا پہلے اس کا شاہد ہو اور اگر مخالف اس کے پاس
 مجلس قضا میں دوسرے کے حق کا اقرار کرے تو بعض اہل حجاز
 کے نزدیک اس پر فیصلہ نہیں کیا جائے گا جب تک کہ دو گواہوں
 کو بلا کر ان کی موجودگی میں اقرار نہ کر دیا جائے اور بعض اہل
 عراق کا قول ہے کہ مجلس قضا میں جو شخص یا دیکھے اس پر فیصلہ
 نہ کرے اور دوسری جگہ پر بغیر دو گواہوں کے فیصلہ نہ کرے
 اور ان میں سے دوسرے حضرات کا قول ہے کہ فیصلہ کر دے
 کیونکہ وہ امانت دار ہے کیونکہ شہادت سے مراد حق کا معلوم کرنا
 جس کا علم ہو چکا بلکہ شہادت سے بھی زیادہ بعض حضرات کا قول ہے
 کہ مالی معاملات میں اپنے علم پر فیصلہ کر سکتا ہے دوسرے امور میں
 نہیں قاسم کا قول ہے کہ حاکم کے لئے یہ جائز نہیں کہ دوسرے
 معلوم کیے بغیر اپنے علم پر فیصلہ کرے ہاں جبکہ اس کا علم شہادتوں
 سے بڑھ کر ہو لیکن اس میں اندیشہ ہے کہ مسلمانوں کے دل میں
 تہمت کا خیال پیدا ہو جائے اور ان کے بدگمانی میں پڑنے کا خطرہ
 ابن شہاب نے علی بن حسین (امام زین العابدین) سے
 روایت کی ہے کہ حضرت صفیہ بنت حمزہ کی ایک دفعہ نبی کریم صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئیں جب واپس لوٹنے لگیں تو
 آپ ان کے ساتھ چلے ان کے پاس سے انصار کے دو شخص گزرے

فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ جُلَسَائِهِ سَلَامٌ هَذَا النِّقْتِيلُ
 الَّذِي يَذْكُرُ عِنْدِي قَالَ فَأَرْضِيهِ مِنْهُ ، فَقَالَ
 أَبُو بَكْرٍ كَلَّا لَا يُعْطِيهِ أَحَدٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَبَدَأَ
 اسْمُ امْرِئٍ اللَّهُ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ
 قَالَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدَاهُ
 إِلَى قَاشِرِ بْنِ مَرْثَدَةَ خَدَافًا فَكَانَ أَوَّلَ مَا لَمْ
 تَأْتِلْهُ . قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ عَنِ الْبَيْتِ فَقَامَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدَاهُ إِلَيَّ . وَقَالَ أَهْلُ
 الْحِجَازِ الْحَاكِمُ لَا يَقْضِي بِعِلْمِهِ شَيْءٌ بِذَلِكَ فِي
 وَلَا يَتَمَّ أَوْ قَبْلَهَا . وَلَوْ لَمْ يَخْصُصْ عِنْدَكَ لِأَحَدٍ
 بِحَقِّ فِي مَجْلِسِ الْقَضَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَقْضِي عَلَيْهِ فِي
 قَوْلٍ بَعْضُهُمْ حَتَّى يَذْهَبَ شَاهِدَانِ فِيهِ خَيْرٌ هَذَا
 إِقْدَارِي . وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِرَاقِ مَا سَمِعُوا أَوْرَاقَهُ
 فِي مَجْلِسِ الْقَضَاءِ قَضَى بِهِ وَمَا كَانَ فِي غَيْرِهِ
 لَمْ يَقْضِ إِلَّا بِشَاهِدَيْنِ . وَقَالَ آخَرُونَ مِنْهُمْ
 بَلْ يَقْضِي بِهِ لِأَنَّهُ مُؤَكِّدٌ وَإِنَّمَا يُكْرَهُ مِنَ
 الشَّهَادَةِ مَعْرِفَةُ الْحَقِّ فَعِلْمُهُ أَكْثَرُ مِنَ
 الشَّهَادَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَقْضِي بِعِلْمِهِ فِي الْأُمُورِ
 وَلَا يَقْضِي فِي غَيْرِهَا . وَقَالَ الْفَاسِي لَا يَنْبَغِي
 لِلْحَاكِمِ أَنْ يَقْضِيَ قَضَاءً بِعِلْمِهِ دُونَ عِلْمِ غَيْرِهِ
 مَعَ أَنَّ عِلْمَهُ أَكْثَرُ مِنَ شَهَادَةِ غَيْرِهِ ، وَلَكِنْ
 فِيهِ تَعَرُّضٌ لِمَا تَعَرَّضَ لِنَفْسِهِ عِنْدَ الْمُسْلِمِينَ وَ
 لِيُقَاعِلَهُمْ فِي الظُّنُونِ . وَقَدْ كَرِهَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّنَّ فَقَالَ : لَا تَأْهِنُوا
 صَفِيَّةَ

۲۰۳۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَرْبَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
 حُسَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَتْهُ
 صَفِيَّةُ بِنْتُ حَزِيظٍ فَلَمَّا رَجَعَتْ انْطَلَقَ مَعَهَا

تو آپ نے دونوں کو بلا کر فرمایا کہ یہ صفیہ ہیں۔ دونوں نے کہا، سبحان اللہ! آپ نے فرمایا کہ بیشک شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ اس کو شعیب، ابن مسافر ابن ابوعقیس، اسحاق بن یحییٰ، زہری، علی بن حسین حضرت صفیہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

والی نے دو آدمیوں کو ایک جگہ کا امیر بنا تو انہیں ایک دوسرے کی مانتے اور جھگڑاتے کہ جس کا حکم دینا ابوہریرہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے والد ماجد حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا: لوگوں پر آسانی کرنا، سختی نہ کرنا، انہیں خوش رکھنا، غنہ نہ کرنا اور ایک دوسرے کی ماننا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری گزار ہوئے کہ ہمارے علاقے میں بیع نامی شراب تیار کی جاتی ہے فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔
نضر، ابوداؤد، یزید بن ہارون، وکیع، شعبہ، سعید، ابوہریرہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

حاکم کا دعوت قبول کرنا۔

حضرت عثمان نے میسرہ بن شعبہ کے غلام کی دعوت قبول کی تھی۔
ابوداؤد نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیدی کو چھڑاؤ اور دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کر۔

عمال کے تحفے

مقرہ بن ربیع نے حضرت ابومحسین سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقات پر عامل مقرر فرمایا جو بنی اسد کا تھا اور اس کو ابن العقیلہ کے نام سے پکارا جاتا تھا جب وہ واپس آیا تو کہا کہ یہ

فَمَرَّ بِهِ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ عَاهَا مَا فَقَالَ لَأَعْلَاهُ صَفِيَّةٌ، قَالَ لَسُبْحَانَ اللَّهِ؟ قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ جَرَى الدَّمِ مَا دَاةُ شُعَيْبٍ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَابْنُ أَبِي عَتِيْبٍ وَاسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ يَعْنِي ابْنَ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

باب ۱۵۱۱ أَمْرُ النَّوَالِي إِذَا وَجَّهَ أَمِيرَيْنِ إِلَى مَوْضِعٍ أَنْ يَتَطَاوَعَا وَلَا يَتَعَاصِيَا:

۲۰۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا الْعُقَيْدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِي وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: يَسِّرَا وَلَا تَعْسِرَا وَبَشِّرَا وَلَا تَنْفِرَا، وَتَطَاوَعَا. فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى إِنَّهُ يَصْنَعُ بِأَرْضِنَا الْبُكْتُمْ فَقَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. وَقَالَ التَّضَرُّدُ أَبُو ذَرٍّ وَذُو يَزِيدٍ بْنُ هَارُونَ وَوَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **باب ۱۵۱۲** إِجَابَةُ الْحَاكِمِ الدَّعْوَةَ وَ قَدْ أَجَابَ عُثْمَانُ عَبْدًا لِلْمَغِيرَةِ ابْنَ شُعْبَةَ:

۲۰۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مَنصُورٌ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: افْكُوا الْعَالِيَّ وَاجْبُوا الدَّاعِيَ:

باب ۱۵۱۳ هَذَا آيَةُ الْعِتَالِ:

۲۰۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَمْعَةَ عُرْوَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ السَّاعِدِيُّ قَالَ اسْتَعْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهُ

آپ کا مال ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے۔ سفیان نے یہ بھی کہا ہے کہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنائیاں کرنے کے بعد فرمایا: عامل کا کیا حال ہے؟ ہم نے اُسے بھیجا تو اُس نے کہا ہے کہ یہ مال آپ کیلئے ہے اور یہ میرے لئے ہے۔ بھلا اپنے مال باپ کے گھر میں بیٹھ رہتا اور انتظار کرتا کہ کوئی اُسے تحفہ دیتا ہے یا نہیں؟ قسم ہے اُس خدا کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر کسی نے کوئی چیز رکھی تو وہ قیامت کے روز اُسے اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے حاضر پارہ گاہ الہیہ ہوگا۔ اگر وہ اونٹ ہو تو بیلار ہا ہوگا۔ گائے ہے تو ڈکرا رہی ہوگی اور بکری ہے تو میاٹی ہوگی۔ پھر آپ نے دست مبارک بلند فرمایا یہاں تک کہ ہم نے بغلوں کی سفیدی دیکھی اور تین مرتبہ فرمایا: کیا میں نے خدا کا حکم سن لیا؟۔ سفیان کا بیان ہے کہ زہری نے ہم سے یہ واقعہ بیان کیا۔ ہشام، اُن کے والد حضرت ابو حمزہ نے کہا کہ میرے کانوں نے سنا اور آنکھوں نے دیکھا اور حضرت زید بن ثابت سے پوچھ لو کہ لوگوں نے بھی اسے میرے ساتھ سنا تھا۔ زہری سے یہ منقول نہیں کہ میرے کانوں نے سنا۔ خواہ آواز، ڈکرا اور الجوار بن جوار بن سے ہے یعنی گامیسی آواز غلاموں کو قاضی اور عامل بنانا

تابع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتاتے ہوئے فرمایا کہ سالم مولیٰ ابو حمزہ یقیناً مہاجرین اذلیلین اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیگر اصحاب کی مسجد قبا میں امانت کا فریضہ ادا کیا کرتے تھے اور مقتدیوں میں حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت ابوسلمہ، حضرت زید اور حضرت عامر بن ربیعہ بھی ہوتے

لوگوں سے معروف آدمی۔
عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ انہیں مروان بن حکم اور حضرت مسعود بن خنزمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب مسلمانوں سے ہوازن کے قیدیوں کو آزاد کرنے کے لئے کہا تو

ابن الاثیر نے علی صدقہ فلما قدام قال هذا لكم وهذا اهلاى لي، فقام النبي صلى الله عليه وسلم على المنبر. قال سفیان ایضاً فصعد المنبر فحمد الله واشى عليه شمر قال: ما بال اعمال تبعته قياتي يقول هذا لك وهذا لي فما لا جلس في بيت ابيه وامه فينظر ايهدي له ام لا والذوى نفسي يسيده لا ياتي بشي الا جاء به يوم القيامه يحمله على رقبته ان كان بحيره له رغاء او بقرة لها خوار او شاة تبعه شمر رفع يديه حتى راينا غفاتي ابطيه الاهد بلغت ثلاثا. قال سفیان قصه علينا الزهري ورا ادهشام عن ابيه عن ابي حميد قال: سمع اذ ناي ا بصرتة عيني، وسلا زيدا بن ثابت فرائة سمعه معي ولم يقل الزهري سمع اذ في خوار صوت. والجوار من تجار دون كصوت البقرة.

باب ۱۵۵ استقضاء الموالى واستعمالهم: ۲۰۴۲۔ حدثنا عثمان بن صالح حدثنا عبد الله بن وهب اخبرني ان جديم ان نافعا اخبره ان ابن عمر رضي الله عنهما اخبراه قال كان سائر مولى ابي حنابة يوم الم حاجرین الاولین واصحاب النبي صلى الله عليه وسلم في مسجد قبا فيهم ابو بكر وعمر وابو سلمة وزيد وعامر بن ربيعة.

باب ۱۵۶ العرقاء والناس: ۲۰۴۵۔ حدثنا عثمان بن اسماعيل بن ابي اويس حدثني اسماعيل بن ابي ابيهم عن ابيه موسى عن عتبة قال ابن شهاب حدثني عروة بن زبير ان مروان بن الحكم واليسور بن مخزومة

فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ تم سے کس نے آزاد کر دئے اور کس نے آزاد نہیں کیے ہیں۔ پس تم جہاد اور ہمارے پاس اپنے معروف لوگوں کو بھیجو جو تم سے بخوبی واقف ہوں۔ پس لوگ واپس لوٹ گئے اور اپنے سرکردہ حضرات سے بات کی تو وہ حضرات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بتایا کہ لوگوں نے بطیب خاطر اجازت دی ہے۔

بادشاہ کے سامنے اس کی تعریف کرنا اور جانے پر مجرائی کرنا مکروہ ہے۔

عاصم بن محمد نے محمد بن زید سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہا کہ جب ہم اپنے بادشاہ کے پاس جاتے ہیں تو کچھ کہتے ہیں اور جب ان کے پاس سے آجاتے ہیں تو پہلی باتوں کے خلاف کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہم تو اسے نفاق شمار کرتے ہیں۔

براک کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمام لوگوں کے جبراً و غلہ آدمی ہے جو ان کے پاس آئے تو کچھ کہے اور ان کے پاس جاتے تو کچھ اور کہے۔

غائب کا فیصلہ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت بکر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ ابوسفیان ایک بخیل آدمی ہیں تو مجھے ان کے مال میں سے لینے کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ فرمایا کہ دستور کے مطابق اتنا مال لے لیا کہ وہ جو تمہارے لئے اور تمہارے بچوں کے لئے کافی ہو جائے۔

جس کو قاضی نے اس کے بھائی کا حق دلایا تو وہ نہ لے کیونکہ حاکم حرام کو حلال اور حلال کو حرام نہیں کر سکتا

أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ أُذِنَ لَهُمُ الْمُسْلِمُونَ فِي عِتْقِ سَبْيِ هَوَازِنَ: إِنْ كُنَّا أَدْرِي مَنْ أَدِنَ مِنْكُمْ مِتَّنْ أَمْ يَأْذَنُ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عَرَفًا وَكَمْ أَمْرُكُمْ فَرَجِعَ النَّاسُ لِكَلِمَةٍ هُمْ عَرَفُوا فَارْجِعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرُوهُ أَنَّ النَّاسَ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا ۝

بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنْ تَنَاءِ السُّلْطَانِ وَإِذَا أَخَذَ قَالَ غَيْرَ ذَلِكَ ۝

۲۰۴۶ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ زَيْدٍ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أُنَاسٌ لَا يَنْفَعُ عَمْرًا أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سُلْطَانِنَا فَنَقُولَ لَهُمْ خِلَافَ مَا نَتَكَلَّمُ إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ. قَالَ أَكُنَّا نَعُدُّ هَؤُلَاءِ نَافِقًا ۝

۲۰۴۷ - حَدَّثَنَا نُفَيْسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ زَيْدٍ ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهِينَ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهِهِ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهِهِ ۝

بَابُ الْقَضَاءِ عَلَى الْغَائِبِ ۝

۲۰۴۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ هِنْدَ قَالَتْ لِلْبَيْتِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ فَاحْتَاجُ أَنْ أَخْذَ مِنْ مَالِهِ، قَالَ: أَخْذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدًا لِي بِالْمَحْرُوفِ ۝

بَابُ مَا يَأْخُذُهِ فَإِنَّ قَضَاءَ الْحَاكِمِ لَا يُجِلُّ حَدًّا مَّا وَلَا يُحَرِّمُ حَلًّا لَا ۝

۲۰۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَرْثَدَةَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ نَزَّاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَوَّ أَخْبَرَتْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ سَمِعَ خَصْمًا مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ يَقُولُ لِمَنْ خَصَمَهُ فَقَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ قَدَرْتَهُ يَأْتِيَنِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضُكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغُ مِنْ بَعْضٍ فَأَخْبَسَ أَنْتَ صَادِقٌ فَأَضَى لَهُ يَدَاكَ فَمَنْ قَضَيْتَ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فليأخذها أولئك بها.

۲۰۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عُثْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهْدًا إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةَ زَمَعَةَ مِثْنِي فَأَقْبَضَهُ إِلَيْكَ، فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهْدًا إِلَيَّ فِيهِ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَمَعَةَ فَقَالَ ابْنُ أَخِي وَلِيدَةَ ابْنِي وَلِيدَةَ عَلَى فِدَائِيهِ فَتَسَاءَلَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي كَانَ عَهْدًا إِلَيَّ فِيهِ، وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَمَعَةَ: ابْنُ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةَ ابْنِي وَلِيدَةَ عَلَى فِدَائِيهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ زَمَعَةَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَوْلَا لِبَغْدَادِشَ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسُودَةَ بِنْتِ زَمَعَةَ: اخْتِجِي مِنْهُ كَيْفَ رَأَيْ مِنْ شَيْءٍ يَحْبِبُهُ فَمَا رَأَاهَا حَتَّى تَقِي اللَّهَ تَعَالَى.

زینب بنت ابوسلمہ کا بیان ہے کہ انہیں حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روا کرتی تھیں کہ آپ نے اپنے حجرے کے دروازے پر چھڑا سنا تو ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: میں ایک بشر ہوں اور میرے پاس دونوں فریق آتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان میں سے ایک فریق اپنا موقف بیان کرنے میں دوسرے سے زیادہ چرب زبان ہو اور میں اُسے سچا جان لوں اور اُس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔ تو جس کو اس طرح میں کسی مسلمان کا حق و لادوں تو وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔ اب جو چاہے اُسے لے اور جو چاہے اُسے چھوڑ دے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عقبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص سے عہد لیا کہ زمرہ کی لڑائی کا بیٹا مجھ سے ہے لہذا تم اُسے اپنی گول میں سے لینا فتح مکہ کے سال حضرت سعد نے اُسے لے لیا اور کہا کہ یہ میرا بھتیجا ہے جس کے بارے میں مجھ سے عہد لیا گیا ہے پس حضرت عبد بن زمرہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ یہ میرا بھائی اور میرا والد کی لڑائی کا بیٹا ہے جو ان کے بستر پر پیدا ہوا ہے پس دونوں حضرات اپنا مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے حضرت سعد عرض گزار ہو کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا اور اس کے متعلق مجھ سے عہد لیا گیا ہے حضرت عبد بن زمرہ نے کہا کہ میرا بھائی اور میرا والد کی لڑائی کا بیٹا ہے اور ان کے بستر پر ہی پیدا ہوا ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبد بن زمرہ! یہ تمہارا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ اسی کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زنا کے لئے پتھر ہیں۔ پھر حضرت سودہ بنت زمرہ سے فرمایا کہ اس لڑکے سے پردہ کرنا کیونکہ یہ عقبہ سے مشابہت رکھتا ہے چنانچہ اُس لڑکے نے انہیں نہیں دیکھا یہاں تک کہ اللہ کو پیاری ہو گئیں۔

باب ۱۶۳۱۱ الحاکم فی البئر ونحوها

۲۰۵۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الدَّرَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْلِفُ عَلَى بَيْعَيْنِ صَبْرٌ يَقْطَعُ مَا لَدَوْهُ فِيهَا فَأَجْرُ اللَّهِ لِقَى اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ الْآيَةَ فَجَاءَ الْأَشْعَثُ وَعَبْدُ اللَّهِ يُحَدِّثُهُمْ فَقَالَ فِي نَزَلْتُ وَفِي رَجُلٍ خَاصَمْتُهُ فِي بَيْعٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَاكَ بَيْتُهُ قُلْتُ لَا قَالَ فَلْيَخْلِفْ قُلْتُ إِذَا يَخْلِفُ فَنَزَلْتُ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ الْآيَةَ

باب ۱۶۵۱۱ الْقَضَاءُ فِي كَثِيرِ الْمَالِ وَ

قَلِيلِهِ۔ وَقَالَ ابْنُ عِيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ شُبْرَمَةَ الْقَضَاءُ فِي قَلِيلِ الْمَالِ وَكَثِيرِهِ سَوَاءٌ ۲۰۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ خَصَامَ عِنْدَ بَابِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لَنَا أَنَا بَشْرٌ وَأَنْتَ يَا قَتِيلِي الْخَصَمُ فَلَعَلَّ بَعْضًا أَنْ يَكُونَ أَبْلَغُ مِنْ بَعْضٍ أَقْضَى لَكَ بِذَاكَ وَأَحْسَبُ أَنَّ مَادِقِي فَمَنْ قَضَيْتُمْ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَأَتَاهِي قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَلْيَا خُذْهَا أَوْ لِيَدَا عَمَّا

باب ۱۶۶۱۱ بَيْعُ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ أَمْوَالَهُمْ وَهَيْبَتِهِمْ۔ وَقَدْ بَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَعِيمِهِ بَيْنَ النَّحَامِ

کنوئیں وغیر کا حکم

ابوداؤد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دوسرے کا مال ہرب کر کے لئے قسم کھائے اور وہ اس قسم میں جھوٹا ہو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہو گا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: بیشک جو لوگ اللہ کے عہد کو بھینچے ہیں.... (سورہ آل عمران، آیت ۷۷) پس حضرت اشعث بن قیس آئے اور حضرت عبداللہ بن مسعود یہ حدیث بیان کر رہے تھے تو انہوں نے کہا کہ یہ تو میرے متعلق نازل ہوئی ہے اور میرا ہی ایک شخص سے کنوئیں کے بار میں جھگڑا ہوا تھا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہارا پاس گواہ ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ نہیں فرمایا تو وہ قسم کھائے گا میں نے عرض کی کہ وہ تو قسم کھا جائے گا پس یہ آیت نازل ہوئی: بیشک جو اللہ کے

مقہور سے یا زیادہ مال کا فیصلہ کرنا

ابن عیینہ نے ابن شبرمہ سے روایت کی ہے کہ مقہور سے اور زیادہ مال کا فیصلہ کرنا ایک جیسا ہے۔

زینب بنت ابی سلمہ کا بیان ہے کہ ان کی والدہ ام سلمہ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دروازے کے باہر جھگڑے کی آواز سنی تو آپ باہر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میں ایک بشر ہوں، میرے پاس دونوں فریق آتے ہیں، سو سکتا ہے کہ ایک دوسرے سے زیادہ اچھی ٹھنکو کرنے والا ہو۔ چنانچہ میں اُسے سچا سمجھ کر اُس کے کہنے کے مطابق فیصلہ کر دوں تو جس کو میں نے دوسرے مسلمان کا حق دلا دیا وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے اب چارے اُسے لے یا جھوڑ دے۔

امام کالوئوں کے مال اور جائیداد کو فروخت کرنا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نعیمن بن نحاس کی طرف سے مان بیجا۔

۲۰۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَشِيرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كَهْمِيلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ اخْتَنَى غَلَامًا عَنْ دُبُرِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَاعَهُ بِثَمَانِيَا كُوفَةً دُرْهُمًا أَرْسَلَ بِثَمَنِهِ إِلَيْهِ ۖ
بَابُ ۱۶۱ مَنْ كَثُرَتْ يَطْعُنُ مَنْ لَا يَعْلَمُ فِي الْأَمْرِ حَدِيثًا ۖ

۲۰۵۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قَامَرَ عَلَيْهِمْ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَطَعِنَ فِي إِمَارَتِهِ وَقَالَ إِنْ كُطِعُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُتِمَ تَطْعُنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ، وَإِنَّهُمْ اللَّهُ إِنْ كَانَ لَخَلِيفًا لِلْأُمَمَةِ، وَإِنْ كَانَ لَيَمُنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ، فَإِنَّ هَذَا لَيَمُنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَكَ ۖ
بَابُ ۱۶۲ الْأَلَدُ الْخَوِيمُ وَهَذَا الدَّائِرُ فِي الْخُصُومَةِ ۖ لَدَا: عُدُجًا ۖ

۲۰۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ الْأَلَدُ الْخَوِيمُ ۖ

بَابُ ۱۶۳ إِذَا خَضَى الْحَاكِمُ بِجُورٍ أَوْ خَلَّاتِ أَهْلٍ أَلْعَلُّهُ فَرُّوْذٌ ۖ

۲۰۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُدَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِحِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدًا ۖ

عطاء بن ابی رباح نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبرہ کمر دیا اور اس کے سوا اس کے پاس اور مال نہیں ہے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس غلام کو اٹھ سو درہم میں فروخت کر دیا اور اس قیمت اس صحابی کیلئے بھیج دی۔ جو امراء کے بارے میں بلا علمی کے سخت بات کرنے کو طعن شمار نہیں کرتا

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور اس کا امیر حضرت اسامہ بن زید کو مقرر فرمایا پس ان کی امارت پر طعن زنی کی گئی تو آپ فرمایا کہ تم اس کی امارت پر کیا طعن کرتے ہو بلکہ تم تو اس سے پہلے اس کے والد ماجد کی امارت پر بھی طعن کرتے تھے حالانکہ خدا کی قسم وہ امارت کے لئے موزوں آدمی تھا اور وہ میرے نزدیک سب سے پیارے آدمیوں سے تھا اور اس کے بعد یہ میرے نزدیک سب سے پیارے آدمیوں سے ہے۔

بہت زیادہ جھگڑنے والا

لڈا سے مراد ہے جھگڑنا، اور دھڑکی ٹھوٹھری والا ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ آدمی وہ ہے جو جھگڑا اور جھگڑاؤں سے بات بات پر کسی کے ساتھ جھگڑتا پھرے۔

جب حاکم ظالمانہ یا اہل علم کے خلاف فیصلہ دے تو وہ رد کیا جائے۔

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خالد کو روانہ کیا۔ نفیم، عبداللہ، معمر، زہری، سالم بن عبداللہ نے اپنے والد

ماجد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رعایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو بھی جندبہ کی طرف بھیجا تو وہ لوگ اچھی طرح نہیں کہہ سکے کہ ہم مسلمان ہو گئے بلکہ انہوں نے کہا ہم پھر گئے، ہم دین سے پھر گئے، پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں قیدی کر کے ہر ایک کے پاس قیدی بھیجا اور حکم دیا کہ ہر ایک اپنے قیدی کو قتل کر دے پس میں نے کہا کہ خدا کی قسم، میں تو اپنے قیدی کو قتل نہیں کروں گا اور میرا عقیدہ میں سے بھی کسی نے اپنے قیدی کو قتل نہ کیا پس ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے دو مرتبہ یہ کہا۔ اے اللہ! میں اس سے بری ہوں جو خالد نے کیا ہے۔

امام کا کسی قوم کے پاس آکر ان کی صلح کروانا

ابو حازم مدینی کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان لڑائی ہو گئی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا پتہ لگا تو آپ نے ظہر کی نماز پڑھی اور پھر صلح کروانے کے لئے ان کے پاس تشریف لے گئے جب نماز عصر کا وقت ہو گیا تو حضرت بلال نے اذان کہی اور اقامت پڑھی اور حضرت ابو بکرؓ سے کہا گیا تو یہ نماز پڑھانے کیلئے آگے ہوئے اور جب حضرت ابو بکرؓ نماز پڑھا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے۔ لوگوں پر یہ بات گراں گزری یہاں تک کہ آپ حضرت ابو بکرؓ کے چھ کھڑے ہو گئے اور پھر اس صف میں چلے گئے جو ان کے نزدیک تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے تالیاں بجائیں لیکن حضرت ابو بکرؓ جب نماز پڑھتے تو فارغ نہ ہوئے تک کسی طرف توجہ نہیں کیا کرتے تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ لوگ تالیاں بجی باندھ نہیں کرتے تو انہوں نے ادھر ادھر توجہ کی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے چھ دیکھا مگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ نماز جاری رکھیں اور اشارہ ہاتھ سے کیا چنانچہ حضرت ابو بکرؓ تھوڑی دیر ٹھہرے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد پر خدا کا شکر ادا کیا اور پھر اٹھ پاؤں چھپے ہوئے گئے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

صلى الله عليه وسلم اخبرنا عبد الله اخبرنا معمر بن الزهري عن سائر عن ابيه قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم خالد بن الوليد الى بني جذيمة فلم يؤمنوا ان يقولوا اسلمنا فقالوا صبا ناصبا، فجعل خالد يقتل ويا سيرة فقتل رجل منا اسيرة فامر كل رجل منا ان يقتل اسيرة، فقلت والله لا اقتل اسيري ولا يقتل رجل من اصحابي اسيرة فقتلنا ذلك للثبتي صلى الله عليه وسلم فقال: اللهم عزني ابرأ اليك متاصنتم خالد بن الوليد هرتين: باب الامام ياتي قوما فيصلي بينهم.

۲۰۵۷۔ حدثنا ابو حازم المديني عن سهل بن سعد الساعدي قال كان قتال بين بني عير وبنو ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فصلى الظهر ثم اتاهم يصليهم بينهم، فلما حضرت صلاة العصر فاذن بلال و اقام و امر ابا بكر فتقدم و جاء النبي صلى الله عليه وسلم و ابو بكر في الصلاة فشق الناس حتى قام خلف ابي بكر فتقدم في الصف الذي يليه قال و صفه القدم و كان ابو بكر اذا دخل في الصلاة لم يكتف حتى يفدغ، فلما راي التصفيم لا يمسه عليه التفت ف راي النبي صلى الله عليه وسلم خلفه فامام اليه النبي صلى الله عليه وسلم اين امضه و اوما يديه هكذا و ليث ابو بكر هنيئة يحد الله على قول النبي صلى الله عليه وسلم، ثم مشى القهقري، فلما راي النبي صلى الله عليه وسلم ذلك تقدم فصلى النبي صلى الله عليه وسلم

علیہ وسلم نے یہ بات دیکھی تو آگے بڑھ گئے اور پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھانی جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا: اے ابوبکر! جب میں نے تمہیں اشارہ کیا تو نماز جاری رکھنے سے تمہیں کس چیز نے روکا؟ عرض گزار ہوئے کہ ابن ابی تمناذ کی یہ مجال نہیں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کاتب کے لیے مستحب سے کہ امانت دار اور

عاقل ہو

عُبَیْدُ اللہ بن سَاق کا بیان ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مقتل یمامہ کے ہاٹ حضرت ابوبکر نے مجھے بلایا اور ان کے پاس حضرت عمر بھی تھے چنانچہ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ میرے پاس حضرت عمر آکر کھنٹے لے کہ یمامہ کی لڑائی میں بہت سے قاری شہید ہو گئے اور مجھے ڈر ہے کہ دیگر تمام مقامات پر قرآن کریم کے قاری اسی طرح شہید ہونے رہے تو قرآن کریم کا اکثر حصہ ضائع ہو جائے گا لہذا میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن کریم کو جمع کرنے کا حکم دیں میں نے جواب دیا کہ میں وہ کام کس طرح کروں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں کیا تھا عمر نے کہا: لیکن خدا کی قسم وہ بہتر ہے چنانچہ حضرت عمر اس کے متعلق برابر اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے میرا بھی سینہ کھول دیا جس کے لئے حضرت عمر کا سینہ کھولا تھا اور میرا نظریہ بھی یہی ہو گیا جو حضرت عمر کا تھا۔ حضرت زید کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر نے فرمایا: تم فوجوان اور عقلمند آدمی ہو نیز تم پر لوگ کسی قسم کا الزام بھی عائد نہیں کرتے اور تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے وحی بھی لکھتے رہے ہو۔ لہذا تلاش کر کے تم ہی قرآن کریم کو جمع کرو حضرت زید فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم اگر مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیا جاتا تو وہ بھی مجھ پر اتنا بھاری نہ ہوتا جتنا قرآن کریم کا جمع کرنا میں عرض گزار ہوا کہ آپ دونوں وہ کام کیوں کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ حضرت ابوبکر نے کہا: خدا کی قسم یہ بہتر ہے چنانچہ وہ برابر مجھے اس پر آمادہ کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے

وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ إِذَا أُمِّمْتُ إِلَيْكَ أَنْ لَا تَكُونَ مَصْنُوتًا قَالَ لَوْ كُنْتُ لِإِثْنِ آفَةِ مُخَافَةٍ أَنْ يَتَوَكَّمُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ لِلْقَوْمِ إِذَا نَابَكُمْ أَمْرٌ فَلْيَسِّرْهُ لِرَجَالٍ وَلْيُصَفِّحِ النِّسَاءُ

بِأَحْجَالٍ يَسْتَحِبُّ لِلْكَاتِبِ أَنْ يَكُونَ أَمِينًا عَاقِلًا

۲۰۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ أَبُو تَابِتٍ حَدَّثَنَا بَرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شَرَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ

بْنِ السَّيَّاقِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَعَثَ إِلَى ابْنِ أَبِي بَكْرٍ لِمَقْتُلِ أَهْلِ یمَامَةِ وَعِنْدَكَ عُمَرُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنْ عُمَرُ تَأَنَّى فَقَالَ إِنْ أُلْقِيتَ قَدْ اسْتَحَرَّ يَوْمَ یمَامَةِ يَقْتَضِي الْقُرْآنَ وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَسْتَحَرَّ الْقَتْلُ يَقْتَضِي الْقُرْآنَ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا فَيَذْهَبُ الْقُرْآنُ كَثِيرٌ وَإِنِّي أَرَى أَنَّ تَأْمِينَ جَمِيعِ الْقُرْآنِ قَدْ كُنْتُ كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَذَلْ عُمَرُ جَعَلَنِي فِي ذَلِكَ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرُ عُمَرُ وَدَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الَّذِي رَأَى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قُلْنَا لَكَ سَاجِدٌ شَابٌ عَاقِلٌ لَا نَرِيكَ مِنْكَ، قَدْ كُنْتُ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُبْلِغُ الْقُرْآنَ فَاجْمَعُهُ قَالَ زَيْدٌ: فَوَاللَّهِ لَوْ كَلَّفَنِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ بِأَثْقَلٍ عَلَيَّ وَمَا كَلَّفَنِي مِنْ جَمِيعِ الْقُرْآنِ، قَدْ كُنْتُ كَيْفَ تَذَعْلَانِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَذَلْ يَحْثُ مَرَّاجَعَتِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ اللَّهُ لَهُ صَدْرُ أَبِي بَكْرٍ وَدَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الَّذِي رَأَى، فَتَبَعْتُ

الْقُدْرَانِ أَجْمَعَةَ مِنَ الْعُسْبِ وَالْبِقَاعِ وَاللِّخَافِ وَ
صُدُورِ الدِّجَالِ، فَوَجَدَتْ أُخْرَسُورَةَ التَّوْبَةِ
لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ إِلَىٰ آخِرِهِمَا مَعَ
خَزِيمَةٍ أَوْ أُنِىٰ خَزِيمَةٍ فَالْحَقُّهُمَا فِي سُوْرَتِهِمَا، وَ
كَانَتْ الصُّحُفُ عِنْدَ أُنِىٰ بَكْرِيَّاتِهِ حَتَّىٰ تَوَفَّاهُ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ عِنْدَ عَمْرٍاءِهِ حَتَّىٰ تَوَفَّاهُ
اللَّهُ، ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَ مُحَمَّدٌ
عَبْدُ اللَّهِ الدِّخَافُ يَعْنِي الْخَزَفُ ۝

اس کے لیے میرا بیٹھ بھی اسی طرح کھول دیا جیسے حضرت ابوبکر اور حضرت
عمر کے سینے کھولے تھے اور میری بھی وہی رائے ہو گئی جو ان دونوں حضرات
کی تھی چنانچہ میں نے قرآنی آیات کو تلاش کرنا شروع کر دیا اور میں نے
تھوڑے کچھ توں، کھالوں، ٹھیکرہوں اور لوگوں کے سینوں سے
جمع کرنا شروع کر دیا چنانچہ مجھے سورہ التوبہ کی آخری آیت لقا
جا کہ رسول اللہ سے آخرا تک حضرت خنیس بن حذافہ حضرت ابوخزیمہ علی تو
میں آئے اسی سورت میں لگا دیا چنانچہ قرآن کریم کا یہ جمع شدہ نسخہ ان کی
زندگی میں حضرت ابوبکر کے پاس ملا وہاں تک کہ انہیں اللہ تعالیٰ
۲۰۵۸۔ اپنے پاس ملا۔ پھر زندگی بھر حضرت عمر کے پاس جب انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا تو

حضرت حفصہ بنت ابوبکر کے پاس ملا محمد بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ سے مراد ٹھیکریاں ہیں۔

ف: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہنے پر قرآن مجید ایک جگہ
جمع کر دیا۔ حالانکہ یہ کام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں کیا تھا۔ جن حضرات کو مسلمانوں کے کہنے ہی کام شرک اور
بدعت نظر آتے ہیں اور ملت دن مسلمانوں کو شرک و بدعت کی سوغات دیتے رہتے ہیں وہ اگر شرک و بدعت کی تعریف کس صاحب نظر سے
معلوم کر لیں یا نجدیت کی عینک اٹا کر کتب و نیوہ کو دیکھیں گے تو صورت حال کچھ اور ہی نظر آئے گی۔ بعض حضرات غیر القرون وغیرہ کی بدعت
میں پتھر لگاتے ہیں تو انہیں بھی نظر آجائے گا کہ اگر صرف قرآن مجید ہی کو دیکھیں گے تو غیر القرون تو درہم ایک طرف اس پر آج تک کام ہوتا
آ رہا ہے اور اسے یہ مہربان بھی جان سکتے ہیں اور بفضلہ تعالیٰ قرآن کریم پر قیامت تک کام ہوتا رہے گا۔ کیا اس سارے کام کو بدعت
قرار دیا جاسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ ہر نیا کام بدعت نہیں بلکہ بدعت وہ نیا کام ہے جس کے کرنے سے کوئی سنت منقطع ہو۔
ایسا نفل سنت کی مخالفت کے باعث مذموم اور بدعت قرار پاتا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ كِتَابِ الْحَاكِمِ إِلَى عَمَّالِهِ

وَالْقَاضِي إِلَى أَمْنَائِهِ ۝

۲۰۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي كَيْسٍ ح حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي كَيْسٍ بَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَهْلٍ بْنِ أَبِي حُثَمَةَ
أَنَّهُ أَخْبَرَهُ هُوَ رَجُلًا مِّنْ كِبَرَاءِ قَوْمِهِ أَن
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَجِئَتْهُ خَرَجًا إِلَى خَيْبَرَ
مِنْ جَهْدِ أَهْلِهِمْ فَأَخْبَرَ مُجْتَبِئَةً أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
قَتَلَ وَطَرَسَ فِي تَقْلِيدِ أَوْعَيْنَ فَأَقْبَلَ يَهُودَ فَقَالَ
أَنْتُمْ وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا مَا قَتَلْنَا

حاکم کا اپنے عاملوں، قاضیوں، امینوں کے لئے خط

لکھنا

عبد اللہ بن یوسف، مالک، ابواللیث۔ اسمعیل، مالک ابو
نبی بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن سہل نے سہل بن ابی حثمہ سے روایت
کی ہے کہ انہوں نے اور ان کی قوم کے بڑے بڑے لوگوں نے بتایا کہ عبد اللہ
بن سہل اور قبضہ بھوک کھانگ اکھ قیصر کی طرف گئے تو عبد اللہ کو کسی
نے قتل کر کے گڑھے یا حنیس میں پھینک دیا پس یہ یہودیوں کے پاس
آئے اور کہا کہ خدا کی قسم تم نے اسے قتل کیا ہے انہوں نے کہا کہ
خدا کی قسم ہم نے قتل نہیں کیا پھر یہ جملے آئے اور اپنی قوم میں اپنے
پس ان سے ذکر کیا نیز وہ اور ان کے بھائی محمد قبضہ جو ان میں سب
سے بڑے تھے اور عبد الرحمن بن سہل عرض کرنے کیلئے گئے اور یہی ہیں

وَاللّٰهُ، ثُمَّ اَقْبَلَ حَتّٰى رَاَ عَلَىٰ تَوْبِهِ فَنَادٰ
لَهُمْ وَاَقْبَلَ هُوَ وَاخُوهُ حَتّٰى بَصَّهٖ وَهُوَ اَكْبَرُ مِنْهُ
وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ فَذَهَبَ لِيَتَكَلَّمَا وَهُوَ
الَّذِي كَانَ يَحْبِبُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِيُحْيِيَنَّهٗ: كَيْفَ كُنْتُ يُرِيْدُ الْيَتَّ فَتَكَلَّمَ
حَتّٰى بَصَّهٗ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحْيِيَنَّهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِمَّا اَنْ يَدَّ فَاَصَابَكُمْ فَاَمَّا
اَنْ يُوْذِيَ نُوْرًا يَحْرِبُ فَكُتِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَهُمْ بِهِ وَكُتِبَ مَا قَتَلْنَاهُ، فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيْصَةَ
وَمُحْيِيَنَّهٗ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ
دَمَ صَاحِبِكُمْ؟ قَالُوا لَا قَالَا اَفْتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ
قَالُوا لَيْسُوْا بِمُسْلِمِيْنَ فَوَدَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ مِائَةُ نَاقَةٍ حَتّٰى
اُدْخِلَتْ الدَّارَ قَالَ سَهْلٌ فَكَصَفْتَنِيْ مِنْهَا نَاقَةً
بَابُ ۳۱ هَلْ يَجُوْزُ لِلْحَاكِمِ اَنْ يَتَّبِعَتْ
رَجُلًا وَحَدَّاهُ لِلنَّظَرِ فِي الْاُمُوْرِ
۲۰۶۰- حَدَّثَنَا اَبُو اَدَمٌ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذَيْبٍ
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ
اَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالٍ اَلْبَجَلِيِّ قَالَا جَاءَ
اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ
اللّٰهِ فَقَامَ خَصَمُهُ فَقَالَ صَدَقَ فَاَقْضِ بَيْنَنَا
بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ اَلْعَرَابِيُّ: اِنَّ اَبْنِي كَانَ عَيْيْفًا
عَلٰى هَذَا فَزَيَّ بِاَمْرٍ اَتَيْتُهُ، فَقَالُوا لِيْ عَلٰى اَبْنِكَ
الرَّجْمُ فَقَدِيْتُ اَبْنِي مِنْهُ مِائَةً مِنَ الْكَلِمِ
وَوَلِيْدَةٌ، ثُمَّ سَأَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَقَالُوا اِنَّمَا عَلٰى
اَبْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا قُضِيَ بَيْنَكُمَا
بِكِتَابِ اللّٰهِ، اَمَّا اَلْوَلِيْدَةُ وَالْغَنَمُ فَدَرَدُ عَلَيْكَ

وہ جو خبر گئے تھے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ
سے فرمایا کہ بڑے کو بات کرنے سے روکنا چاہیے تو فیصلہ نے بات کی اور پھر
فیصلہ نے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یاد
دیتا ادا کریں گے یا لڑائی کے لئے تیار ہونا پڑے گا۔ چنانچہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے لئے مکتوب گرامی ارسال فرمایا
انہوں نے جواب میں لکھا کہ ہم نے اُسے قتل نہیں کیا چنانچہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حویصہ، محیصہ اور عبد الرحمن سے
فرمایا کیا تم قسم کھا کر اپنے ساتھی کے خون کے مستحق بننے کے لئے
لئے تیار ہو؟ انہوں نے انکار کیا۔ فرمایا کہ پھر ہودی نہیں قسم
دیں گے عرض گزار ہوئے وہ تو مسلمان نہیں ہیں پس رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے
دیت کی شواہد و ثبوتیں ادا کر دیں یہاں تک کہ اُن کے
گھر میں داخل کر دیں گئیں۔ حضرت سہل فرماتے
میں کہ اُن میں سے ایک اُدثنی نے مجھے لات
ماری تھی۔

کیا حاکم کے لئے جائز ہے کہ حالات معلوم کرنے کے
ایک نبی آدمی روانہ کرے

عبد اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے فرمایا کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ
میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ
کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیجئے۔ اُس کے فرق مخالف نے
کہا کہ اس نے درست کہا ہے، واقعی ہمارا فیصلہ اللہ کی کتاب
کے مطابق فرمائیے اور اس اعرابی نے کہا کہ میرا بیٹا اس کے
پاس مزدوری کرتا تھا چنانچہ اُس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا
تو گویں نے کہا کہ تیرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا۔ چنانچہ میں نے شواہد
ثبوتیں اور ایک نوٹ دی فدیہ کر اپنے بیٹے کو چھڑا لیا پھر میں نے
اہل علم سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ تیرے بیٹے کو سو کوڑے
ماتے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے گا۔ نبی کریم

وَعَلَى ابْنَيْكَ جَلَدًا مِائَةً وَتَعْرِيبَ عَامٍ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسَ - يَدْجُلُ - فَأَعْذُ عَلَى امْرَأَةٍ هَذَا فَأَرْجُمَهَا فَعَدَا عَلَيْهِمَا أُنَيْسٌ فَدَرَجَمَهَا ۖ

باب ۱۱۱ تَرْجِمَةُ الْحُكَّامِ وَهَلْ يَجُوزُ تَرْجِمَانُ وَاحِدًا - وَقَالَ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ بَنِي ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يَتَعَلَّكَ كِتَابُ آلِ هُودٍ حَتَّى كَتَبْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَبَهُ وَأَقْدَأْتُهُ كِتَبَهُمْ إِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ - وَقَالَ عُمَرُ وَعِنْدَهُ عَلَى وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَعُثْمَانُ

مَاذَا تَقُولُ لِهَذِهِ؟ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَاطِبٍ فَقُلْتُ: تَخْبِرُكَ بِصَاحِبِهِمَا الَّذِي صَنَعَهُمَا - وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كُنْتُ أَتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا بُدَّ لِلْحَاكِمِ مِنْ تَرْجُمَيْنِ ۖ

۲۰۶۱ - حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ بَنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَاقِلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي سَرَكِبٍ مِنْ قَرْشٍ ثُمَّ قَالَ لِيَرْجُمَا بِهِ قُلَّ لَهْمُ رَاقِيٍّ سَائِلٌ هَذَا أَفَانِ كَذَبَنِي فَكَذَّبُوهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ قُلْ لَهُ إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَاحِي هَاتَيْنِ ۖ

باب ۱۱۲ مُحَاسِنَةُ الْإِمَامِ عَمَّالُهُ ۖ ۲۰۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ ابْنِ الْأَثَرِ عَلَى ضِدَا قَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ فَلَمَّا جَاءَ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارا فیصلہ ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق کروں گا۔ ہونڈی اور سو بکریاں تجہیں واپس ملیں گی اور تمہارے بیٹے کے لئے سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے اور یہ حکام کے ترجمان اور کیا ایک ترجمان رکھنا جائز ہے۔

خارجہ بن زید بن ثابت نے حضرت زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ یہودی کی کتاب سیکھیں، یہاں تک کہ وہ آپ کے خطوط لکھنے اور آپ کے نام آنے والے خطوط کو پڑھ کر مرنے لگے حضرت عمرؓ نے فرمایا جب کہ ان کے پاس حضرت علیؓ، حضرت عبد الرحمنؓ اور حضرت عثمانؓ بھی تھے کہ یہ عودت کیا کہتی ہے!

حضرت عبد الرحمن بن حاطب کا بیان ہے کہ میں نے کہا کہ یہ آپ کو اپنے ساتھی کے متعلق بتا رہی ہے جس نے اس کے ساتھ بڑا فعل کیا ہے ابو جہرہ کا بیان ہے کہ میں ابن عباسؓ اور لوگوں کے درمیان ترجمانی کیا کہ تاملتھا بعض لوگوں کا قول ہے کہ حاکم کے لئے اس کے سوا چارہ کار نہیں کہ اس کے پاس دو مترجم ہوں۔

عبد اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ انہیں حضرت ابو سفیان بن حرب نے بتایا کہ ہر قل نے قریش کے کچھ لوگوں کے ساتھ مجھے بھی بلا بھیجا، پھر اپنے ترجمان سے کہا کہ ان لوگوں سے کہو کہ میں اس (ابو سفیان) سے پوچھنے والا ہوں اگر یہ جھوٹ ہوئے تو تم اس کی تکذیب کر دینا پھر باقی حدیث بیان کی پھر ہر قل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ان سے کہو کہ جو تم نے کہا ہے اگر وہ سچ ہے تو وہ میرے دونوں قدموں کے نیچے کی زمین کا بھی مالک ہو جائے گا۔

امام کا اپنے عمال کا محاسبہ کرنا

حضرت ابو حمزہ ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن اُمیہ کو نبی حکیم کے صدقات کا عامل بنایا تو جب وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آیا اور اس سے حساب لیا گیا تو کہا: یہ مال آپ کا ہے اور

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَاسِبَهُ
 قَالَ هَذَا الَّذِي نَكُوهُ هَذِهِ هِدَايَةٌ أَهْدَيْتَ
 لِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا
 جَلَسْتُ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَبَيْتِ أُمِّكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ
 هِدَايَتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ وَحَمِدَ
 اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَبِإِي
 اسْتَعْمِلْ رِجَالًا تَكُونُ عَلَى أُمُورِنَا وَلَا فِي اللَّهِ
 قِيَاسِي أَحَدٌ كَوْفِي قَوْلِ هَذَا الْكُفْرِ وَهَذِهِ هِدَايَةٌ
 أَهْدَيْتُ لِي فَهَلَّا جَلَسْتُ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَبَيْتِ
 أُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هِدَايَتُهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا
 فَوَلَّاهُ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ كُمْ مِنْهَا شَيْئًا، قَالَ هَاشِمٌ
 بَغِيرَ حَقِّهِ إِلَّا جَاءَ اللَّهُ بِحُدُودِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ
 إِلَّا فَلَا عَرَفَتِ مَا جَاءَ اللَّهُ رَجُلٌ بِبَغِيرِهِ رِعَاءٌ
 أَوْ بِقَدَرٍ لَهَا خَوَارِ أَوْ شَاةٌ تَبْعُدُ عَنْ رَفْعِ يَدَيْهِ
 حَتَّى رَأَيْتُ بِيَاضَ لَبْطِيئِهِ الْإِهْلُ بُلْغَتْ
 بِأَبْطَالِ بَطَانَةِ الْأَمَامِ وَأَهْلِ
 مَشُورَتِهِ. الْبَطَانَةُ: الدُّخَلَاءُ
 ۲۰۶۳۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ
 أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَرَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ
 مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بَطَانَةٌ بَطَانَةُ
 تَامِرَةٍ بِالْمَعْرُوفِ وَنَحِصَةٍ عَلَيْهِ، وَبَطَانَةُ
 تَامِرَةٍ بِالْشَّرِّ وَنَحِصَةٍ عَلَيْهِ، فَالْمَعْصُومُ مَنْ
 عَصَمَ اللَّهُ تَعَالَى. وَقَالَ سَلِيمَانُ عَنْ يَحْيَى
 أَخْبَرَنِي ابْنُ شَرَهَابٍ بِهَذَا. وَعَنْ ابْنِ أَبِي عَتِيْقٍ
 وَمُوسَى عَنْ ابْنِ شَرَهَابٍ بِمِثْلِهِ وَقَالَ شُعَيْبُ
 عَنِ الدَّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

اور یہ مجھے بدریہ کے طور پر دیا گیا ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم نے فرمایا یہ بھلا تم اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھے
 رہے یہاں تک کہ تمہارا بدریہ تمہارے پاس آجانا اگر تم سچے ہو پھر
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے لوگوں کو خطبہ
 دیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا:۔ انا بعد میں تم
 میں سے بعض لوگوں کو ایسے امور کا عامل بنانا جنہوں جی کا اللہ تعالیٰ
 نے مجھے مالک بنایا ہے پس تم میں سے ایک آکر کہتا ہے کہ یہ آپ کا
 ماں سے اور یہ بدریہ ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔ بھلا وہ اپنے ماں باپ
 کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا، یہاں تک کہ اگر وہ سچا ہے تو بدریہ اس کے
 پاس آجانا خدا کی قسم، تم میں سے کوئی اس مال سے کوئی چیز نہیں
 لینا۔ بشام کا بیان ہے کہ بغیر حق کے مگر قیامت کے
 روز اس سے اٹھائے ہوئے بارگاہ الہیہ میں حاضر
 ہو گا۔ ادنٹ بلبلا تا ہو گا۔ گائے ڈکرائی ہوگی اور بکری میانی
 ہوگی پھر آپ نے اپنے دست مبارک اٹھائے یہاں تک
 کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی (اور فرمایا) بتاؤ کیا
 میں نے خدا کا پیغام پہنچا دیا۔

امام کے راز دار اور مشیر
 معاملات میں دخل رکھنے والے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے
 کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا اور نہ کسی کو خلافت دی گئی مگر اس کے
 دو مشیر تھے ایک مشیر اسے اچھی باتوں کا حکم دیتا اور اس کی ترغیب
 دلاتا جبکہ دوسرا مشیر اسے شر کا حکم دیتا اور اس کی ترغیب دلاتا
 لہذا معصوم وہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ بچائے رکھے۔ سلیمان،
 یحییٰ، ابن شہاب نے اسی طرح روایت کی ہے۔ ابن ابی
 عتیق، موسیٰ نے ابن شہاب سے اسی طرح روایت کی ہے۔
 شعب، زہری، ابوسلمہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ کا قول روایت کیا ہے۔ اوزاعی، معاویہ بن
 سلام، زہری، ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اس کی روایت کی ہے۔ ابن ابی حنین اور سعید بن زیاد، ابو سلمہ نے حضرت ابو سعید خدری کا قول روایت کیا ہے۔ عبید اللہ بن الجعفر، صفوان، ابو سلمہ، حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اسے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا۔

امام سے لوگ کس طرح بیعت کریں

ولید بن عبادہ کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی کہ ہر بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے خواہ خوشی ہو یا غمی اور حاکم سے حکومت کے لئے نہیں لڑیں گے اور حق پر قائم رہیں گے یا حق بات کہیں گے خواہ کسی بھی جگہ پر ہوں اور خدا کی معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے رسول اللہ ﷺ میں صبح کے وقت باہر نکلے جب کہ مہاجرین اور انصار خندق کھود رہے تھے چنانچہ آپ نے کہا: اے اللہ! بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے۔ پس انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما دے۔ پس لوگوں نے جواب دیا:۔

بک گئے ہیں ہم محمد مصطفیٰ کے ہاتھ پر دم بدم عزم جہاد اپنا رہے گا مگر بھر

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ سے آپ کی بات سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کرتے تو آپ فرماتے: جہاں تک تمہاری بساط میں ہو۔

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن

قُولَهُ. وَقَالَ الْاَوْدِيُّ وَمَعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنِیَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِیَ اَبُو سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ ابْنُ اَبِي حُسَيْنٍ وَسَعِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَوْلَهُ. وَقَالَ عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ اَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنِیَ صَفْوَانٌ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَحَدٍ كَيْفَ يُبَايِعُ الْإِمَامَ الثَّانِي.

۲۰۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِیَ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبَّادَةُ بْنُ اَبُو لَيْدٍ أَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ ابَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهَةِ وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، وَأَنْ نَقُومَ أَوْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ تَوْمَةً لَا يُمْرُ.

۲۰۶۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَیْشٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حَمِيدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَخْفِرُونَ الْخَنْدَقَ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ فَاعْفُ عَنِ الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ، فَأَجَابُوا: نَحْنُ الْكَافِرُونَ يَا بَعِثْ مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا.

۲۰۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ اللَّهَ عَزَّمَا قَالَ كُنَّا إِذَا بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا: فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ.

۲۰۶۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس موجود تھا جب لوگ عبد الملک کے پاس جمع ہوئے تھے راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے لکھا کہ میں اللہ کے بندے عبد الملک امیر المؤمنین کی بات سننے اور اطاعت کرنے کا اقرار کرتا ہوں۔ اللہ اور اس کے رسول کے طریقے کے مطابق جہاں تک مجھ سے ہو سکا اور میرے لڑکوں نے بھی ایسا ہی اقرار کیا ہے۔

شعبی کا بیان ہے کہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ کی بات سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کی پس آپ نے مجھے تلقین فرمائی کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکا مسلمانوں کی خیر خواہی کرتا رہوں۔

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ لوگوں نے عبد الملک سے بیعت کی تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان کے لئے لکھا: اللہ کے بندے عبد الملک امیر المؤمنین کی بات سننے اور اطاعت کرنے کا اقرار کرتا ہوں اللہ اور اس کے رسول کے طریقے کے مطابق جہاں تک مجھ سے ہو سکا اور میرے لڑکے اسی بات کا اقرار کرتے ہیں۔

یزید بن ابی حمزہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ مقام حدیبیہ پر آپ حضرات نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کس بات پر بیعت کی تھی؟ فرمایا کہ موت پر۔

حمید بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ انہیں حضرت مسور بن حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ جن لوگوں کو حضرت عمرؓ نے خلافت کے فسطے کا اختیار دیا تھا وہ مشورے کے لئے جمع ہوئے حضرت عبد الرحمن نے کہا مجھے تو خلافت کی آرزو ہے نہیں اگر آپ چاہیں تو میں آپ میں سے ایک کا انتخاب کر دوں چنانچہ باقی تمام حضرات نے یہ معاملہ حضرت عبد الرحمن کے سپرد کر دیا چنانچہ جب حضرت عبد الرحمن کو اختیار دے دیا گیا تو تمام لوگوں کا رجحان حضرت عبد الرحمن

سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ جَيْتُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ كَتَبَ لِي أَقْرِبُ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللَّهِ عَمْرٍو إِلَى عَبْدِ اللَّهِ عَمْرٍو الْمُؤْمِنِينَ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ مَا اسْتَطَعْتُ فَإِنْ بَنِي قَدْ أَقْرَرُوا بِعَشْرِ ذَلِكَ

۲۰۶۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَلَقَنَنِي فِيهَا اسْتَطَعْتُ

وَالْتَصَحُّمُ لِكُلِّ مَسْلُومٍ

۲۰۶۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: لَمَّا بَايَعَ النَّاسُ عَبْدَ الْمَلِكِ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ عَمْرٍو الْمُؤْمِنِينَ أَقْرِبُ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللَّهِ عَمْرٍو إِلَى عَبْدِ اللَّهِ عَمْرٍو الْمُؤْمِنِينَ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فِيمَا اسْتَطَعْتُ وَإِنْ بَنِي قَدْ أَقْرَرُوا بِذَلِكَ

۲۰۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حُجْرٌ عَنْ يَزِيدَ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ عَلَى أَبِي شَيْءٍ بَايَعْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ

۲۰۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جَوْبَرُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنِ الدَّهْرِيِّ أَنَّ حَمِيدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُسَوِّدَ بْنَ قُصْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الرَّهْطَ الَّذِينَ وَلَّاهُمْ عُمَرُ اجْتَمَعُوا فَتَشَارَفُوا قَالَ لَهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: لَسْتُ بِالدَّؤِ أَنَا فَمَكُورٌ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ وَلَكِنِّي كُفْرَانٌ يَسْتَسْمُ أَخَذْتُ لَكُمْ مِنْكُمْ فَبَعَلُوا خَلَاكَ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ

فَلَمَّا وَتَوْا عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَمَرَهُمْ فَمَالَ النَّاسُ عَلَى
عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَتَّى مَا أَرَى أَحَدًا مِنَ النَّاسِ
يَتَّبِعُ أَوْلَئِكَ الرَّهْطَ وَلَا يَطْعُقُهُ، وَمَالَ
النَّاسُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَشَاوِرُونَهُ يَتْلُو
الَّذِي فِي حَتَّى إِذَا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَصْبَحْنَا
مِنْهَا قَبَا يَعْنَى عُثْمَانَ قَالَ الْمُسَوِّرُ طَرَقَنِي
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَعْدَ هَجْعٍ مِنَ اللَّيْلِ فَضَرَبَ
الْبَابَ حَتَّى اسْتَيْقَظْتُ، فَقَالَ أَمَا إِنَّ نَائِمًا
قَوْلَهُ مَا أَكْتَلْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ بِكَبِيرٍ نَوْمٍ
لَيْتِي قَادِمُ الزَّيْرِ وَسَعْدًا فَنَادَا عَزَّيْزًا

فَشَادَرَهُمَا شَوْدَعَانِي فَقَالَ أَدْعُنِي عِلِّيًّا فَدَعَوْتُهُ
فَنَاجَاهُ حَتَّى ابْرَهَارَ اللَّيْلُ، ثُمَّ قَامَ عَلَيَّ مِنْ عِدَائِهِ
وَهُوَ عَلَى طَنْبِهِ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَخْشَى مِنْ
عِلِّيٍّ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ أَدْعُنِي عُثْمَانَ فَدَعَوْتُهُ فَنَاجَاهُ
حَتَّى فَتَرَ بَيْنَهُمَا الْمَوْزُونَ بِالصُّبْحِ، فَلَمَّا صَلَّى
لِلنَّاسِ الصُّبْحَ وَاجْتَمَعَ أَوْلَئِكَ الرَّهْطُ عِنْدَ الْمَنَابِرِ
فَارْسَلُوا إِلَى مَنْ كَانَ حَاضِرًا مِنَ الْأَمْهَاجِرِينَ وَ
الْأَنْصَارِ، وَارْسَلُوا إِلَى أَمْهَاجِرِ الْأَجْنَادِ وَكَانُوا أَفْوَ
تِلْكَ الْحِجَّةَ مَعَ عَرَفَتُمْ لَمَّا اجْتَمَعُوا تَشْتَرِقُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ يَا عَلِيُّ إِنِّي قَدْ نَظَرْتُ فِي أَمْرِ
النَّاسِ فَلَمْ أَرَهُمْ يَخْبِئُونَ بِعُثْمَانَ فَلَا يَجْعَلُونَ
عَلَى نَفْسِكَ سَيْلًا، فَقَالَ أَبَا بَعْرٍ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ
وَرَسُولِهِ وَالْخُلَفَاءِ مِنْ بَعْدِهِ قَبَا يَعْنَى عَبْدَ الرَّحْمَنِ
وَبَايَعَهُ النَّاسُ الْأَمْهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ وَأَمْهَاجِرُ
الْأَجْنَادِ وَالْمُسْلِمُونَ

بَابُ مَنْ بَايَعَ مَرَّتَيْنِ

۲۰۴۲ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ
أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ لِي: يَا سَلَمَةُ

کی طرف ہو گیا، یہاں تک کہ باقی حضرات میں سے کسی کے پاس ایک اون
بھی نظر نہیں آتا تھا۔ لوگ اُن دنوں حضرت عبدالرحمن سے مشورہ
کرتے رہے یہاں تک کہ جب وہ رات آئی جس کی صبح کو ہم نے حضرت
عثمان سے بیعت کی، حضرت مسور فرماتے ہیں کہ اس رات حضرت
عبدالرحمن نے زور سے میرا دروازہ کھٹکھٹایا یہاں تک کہ میں جاگ
اٹھا۔ فرمایا کہ میں تمہیں سو موئے دیکھتا ہوں حالانکہ خدا کی قسم ان
راتوں میں مجھے تو آنکھ جھپکنے کی بھی فرصت نہیں ملی جا کہ حضرت زبیر اور
حضرت سعد کو بلا لائے پس میں دونوں حضرات کو بلا لایا تو آپ نے دونوں
حضرات سے مشورہ یہ: پھر مجھے بلا کر فرمایا کہ حضرت علی کو بلا لائے چنانچہ
میں نے انہیں بلایا، وہ آئے یہاں تک کہ کافی رات گئے تک حضرت

عبدالرحمن اُن سے سرگوشی کرنے سے بھر حضرت علی اُن کے پاس سے
چلے گئے اور وہ خلافت کی تمنا رکھتے تھے لیکن حضرت عبدالرحمن کو حضرت
علی کے خلیفہ نامزد کرنے میں خطرہ نظر آتا تھا پھر مجھ سے فرمایا کہ حضرت
عثمان کو میرے پاس بلا لائے چنانچہ میں نے انہیں بلایا وہ آئے یہاں تک
کہ اُن دنوں کو صبح کے وقت مؤذن نے جہاد کیا جب لوگوں کو
صبح کی نماز پڑھا دی گئی اور یہ حضرات منبر کے پاس جمع ہوئے تو ہاجرین
والانصار میں سے جو حضرات موجود تھے انہیں بلایا گیا اور فوجوں کے
سہ سالاروں کو بھی بلایا گیا جو گزشتہ حج کے موقع پر حضرت عمر کے
ساتھ تھے جب سامع جمع ہو گئے تو حضرت عبدالرحمن نے تشہید پڑھا
پھر کہا: اَمَّا بَعْدُ اے علی! میں نے لوگوں کو اچھی طرح دیکھا تو نظر آیا کہ
اکثریت عثمان کو ترجیح دیتی ہے لہذا آپ اپنے دل میں کسی قسم کا میل
نہ لانا چنانچہ حضرت علی نے کہا: میں آپ سے اللہ اور اس کے رسول
کے طریقے پر اور اُن کے بعد والے دونوں خلفاء کے طریقے پر بیعت کرتا
ہوں، پھر حضرت عبدالرحمن نے بیعت کی اور دوسرے لوگوں نے خواہ
وہ مہاجرین تھے یا انصار، فوجوں کے سہ سالار تھے یا عام مسلمان۔
جو وہ دفعہ بیعت کرے۔

یزید بن ابی عبیدہ کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
درخت کے نیچے بیعت کی چنانچہ حضور نے مجھ سے فرمایا: اے سلمہ!

کیا تم بیعت نہیں کرتے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں تو پہلے ہی بیعت کر چکا ہوں، فرمایا کہ دوبارہ کر لو۔

دیہاتیوں کی بیعت

محمد بن المنکدر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی۔ پس انہیں بخارا آنے لگا تو اس نے کہا: میری بیعت واپس کر دیجیے، چنانچہ آپ نے انکار فرمادیا۔ وہ پھر واپس آیا اور کہا: میری بیعت واپس کر دیجیے آپ نے انکار فرمایا۔ پھر باہر نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ منورہ بھٹی کی طرح ہے جو گندگی کو در کرتا اور پاکیزگی کو رہنے دیتا ہے۔

لوگوں کی بیعت

ابو عقیل زہرہ بن معبد نے اپنے جہاد محمد بن عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک زمانہ پایا تھا ان کی والدہ محترمہ حضرت زینب بنت محمد انہیں لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! اسے بیعت کر لیجیے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچپن کا ہے چنانچہ ان کے سر پر دست کرم پھیرا اور ان کے لئے دعا کی اور یہ نام گھر والوں کی طرف سے ایک ہی کسری کی قربانی دیا کرتے تھے۔

جو بیعت کر کے واپس کرنا چاہے۔

محمد بن المنکدر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی چنانچہ اعرابی کو مدینہ منورہ میں بخارا آنے لگا تو اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! میری بیعت واپس کر دیجیے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار فرمادیا وہ پھر آیا

الْأَتْبَاعُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَايَعْتُ فِي الْأَوَّلِ قَالَ وَفِي الثَّانِي

باب ۲۰۴ بیعت الاعراب

۲۰۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَهُ وَعْكٌ فَقَالَ أَقْلِنِي بَيْعَتِي فَأَبَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقْلِنِي بَيْعَتِي فَأَبَى، فَخَرَجَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ تَنْفِي خَبَثُهَا وَيَنْصُرُ طَيِّبُهَا

باب ۲۰۴ بیعت الصغیر

۲۰۴۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ زَهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ ابْنَةُ حَبِيبٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ صَغِيرٌ، فَمَسَّمْهُ أَسَةً وَدَعَا لَهُ: وَكَانَ يُصْعِقُ بِالنَّشَاقِ الْوَاحِدَةِ عَنْ جَنِينِ أَهْلِهِ

باب ۲۰۵ مَنْ بَايَعَ ثُمَّ اسْتَقَالَ الْبَيْعَةَ

۲۰۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَهُ الْوَاحِدَةُ وَكَانَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْلِنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى رَسُولُ

اور عرض کی کہ میری بیعت واپس کر دیجیے تو آپ نے انکار فرما دیا پھر اعرابی باہر نکل گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک مدینہ طیبہ بھٹی کی طرح ہے جو گندگی کو نکالتی اور پاکیزگی کو رہنے دیتی ہے۔

جس نے صرف دنیاوی غرض سے بیعت کی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یمن شخص بائیسے ہیں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کو کچے دردناک عذاب ہوگا ایک وہ جس کے پاس راستے کے نزدیک زائد پانی ہو اور وہ اسے مسافروں کو نہ پینے دے دوسرا وہ کوئی جس نے نام سے محض دنیاوی غرض کے لئے بیعت کی ہو۔ اگر امام اس کی غرض کے مطابق مال دینا رہے تو یہ وعدہ پورا کرے ورنہ عہد توڑ دے۔ تیسرا وہ آدمی جو عصر کے بعد اپنا مال خدا کی قسم کھا کر نیچے کر اسے اتنی قیمت تول دے گی ہے۔ چنانچہ گاہک اسے سمجھ کر خرید لیتا ہے حالانکہ اسے وہ قیمت نہیں مل رہی تھی۔

عورتوں کی بیعت - اس بارے میں ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

ابو ادريس خولانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے اس مجلس میں فرمایا جس میں ہم نے بیعت کی کہ تم اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، جو رسی نہ کرنا، زنا نہ کرنا، اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا، جان بوجھ کر کسی پر بہتان نہ لگانا اور نیک کاموں میں نافرمانی نہ کرنا۔ جو تم میں سے یہ وعدہ پورا کرے گا اس کا اجر اللہ کے پاس ہے اور جو ان میں سے کسی گناہ کا مرتکب ہوا، پھر اسے دنیا میں سزا دی گئی تو وہ اس کے لئے کفارہ ہو جائے گی۔ جو ان میں سے کسی فعل کا مرتکب ہوا، پھر اللہ تعالیٰ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقْبِلْنِي بَيْعَتِي فَاَنِي، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقْبِلْنِي بَيْعَتِي فَاَنِي فخرجه الأعرابي، فقال رسول الله صلي الله عليه وسلم: إنما المدينة كالكبير تنفي خبثها وتنصر طيبها؛

باب ۱۸۲ من بايع رجلاً لا يبايعه إلا لادنيا

۲۰۷۶ - حدثنا عبد الله بن عمار عن أبي حمزة

عن الأعشى عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلي الله عليه وسلم: ثلاثة

لا يكلمهم الله يوم القيامة ولا يزكهم ولا يبرئهم ولا هم يعدلون

عذاب اليم: رجل على فضل مآءٍ بالنظرين

ينتم منه ابن السبيل، ورجل بايع مآءاً لا

يبايعه إلا لادنيا إن أعطاه ما يريد في

له فلا كلف له، ورجل بايع رجلاً بسنة

بعد العصر فحلف بالله لقد أعطى بها كذا

وكذا فصمته فآخذها ولو يعطى بها

باب ۱۸۳ بيعت النساء، رواه ابن عباس

عن النبي صلي الله عليه وسلم:

۲۰۷۷ - حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب

عن الزهري وقال الليث حدثني يونس عن ابن

شهاب أخبرني أبو إدريس الخولاني أنه سمع

عبادة بن الصامت يقول قال لنا رسول الله

صلي الله عليه وسلم ونحن في مجلس: تبايعوني

على أن لا تشركوا بالله شيئاً ولا تسرقوا ولا

تزنوا ولا تقتلوا أولادكم ولا تأتوا بهنات

تفترقن بين أيديكم وأرجلكم ولا تعصوا

في معروف، فمن دنا منكم فاجزه على الله

ومن أصاب من ذلك شيئاً فعوقب في الدنيا

نے اُس پر پردہ ڈالے رکھا تو اُس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے
اگر وہ چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو معاف فرما دے۔ پس ہم
نے آپ سے اس بات پر بیعت کی۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے
یہ آیت پڑھ کر بیعت لیا کرتے۔ اور تم اللہ کا کسی کو
شریک نہ ٹھہرانا (سورۃ الممتحنہ، آیت ۱۲) وہ فرماتی
ہیں کہ اپنی لونڈیوں کے سوا رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ نے کسی عورت کے ہاتھ
کو نہیں چھوا۔

حفصہ بنت سہر بن کا بیان ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ
عنہا نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے
یہ آیت پڑھی۔ اور تم اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرانا اور ہمیں نوحہ
کرنے سے منع فرمایا۔ چنانچہ ہم میں سے ایک عورت نے اپنا ہاتھ روک
لیا اور عرض گزار ہوئی کہ فلاں عورت نے نوحہ کرنے میں میری مدد کی
تھی اور میں اُس کا بدلہ اتارنا چاہتی ہوں۔ آپ نے کچھ نہ فرمایا
وہ چلی گئی اور پھر لوٹ کر آئی۔ یہ باتیں ام سلیم، ام العلاء
ابو سبرہ کی صاحبزادی اور معاذ کی بیوی کے سوا دیگر
عورتوں سے پوری طرح نیہانی نہ جا سکیں۔

جو بیعت توڑ دے۔ ارشاد درباری ہے۔ وہ جو نہاد بیعت
کرتے ہیں تو وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، اُن کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ
ہے۔ تو جس نے عہد توڑا اُس نے اپنے بُرے کو عہد توڑا اور جس
نے پورا کیا وہ عہد جو اُس نے اللہ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ
اسے بڑا ثواب دے گا (سورۃ الفتح، آیت ۱۰)۔

محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا کہ
عرض گزار ہوا کہ مجھے اسلام پر بیعت کر لیجئے چنانچہ آپ نے اُسے
اسلام پر بیعت کر لیا۔ دوسرے روز نہاد کی حالت میں آیا اور
کہنے لگا۔ بیعت واپس کر دیجئے آپ نے انکار فرمایا جب وہ جا گیا تو

فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا
فَسَكَرَهُ اللَّهُ فَاَمَرَهُ اِلَى اللَّهِ اِنْ شَاءَ عَاقِبَهُ وَ
اِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذَلِكَ ۝
۲۰۷۸. حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
اَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزَّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَبَايِعُ النِّسَاءَ بِاسْلَامٍ يَهْدِيهِ الْاَيُّ
لَا يُشْرِكُنَ بِاللَّهِ شَيْئًا، قَالَتْ وَمَا مَسَّتْ يَدُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدًا امْرَأَةٍ
اِلَّا امْرَأَةً يَتَذَكَّرُهَا ۝

۲۰۷۹. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
عَنْ اَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: يَا بَيْتَا
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ عَلَيَّ اَنْ سَلَا
يُشْرِكُنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَنَهَانَا عَنِ النَّيَاحَةِ فَقَبَضَتِ
امْرَأَةً مِمَّنْ يَدَهَا فَقَالَتْ: فَلَاكِنَّهُ اسْعَدَ شَيْئًا
وَاَنَا ارِيدُ اَنْ اَجْزِيَهَا فَاَنْتُمْ يَقُولُ شَيْئًا، فَذَاهَبَتْ
تَحَرَّجَتِ، فَمَا وَفَّتْ امْرَأَةً اِلَّا اُمُّ سَلِيمٍ وَاُمُّ
الْعَلَاءِ وَابْنَةُ اَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةٌ مُعَاذٍ وَابْنَةُ
اَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةٌ مُعَاذٍ ۝

بِاسْمِ اللَّهِ مَنْ تَكَثَّرَ بَيْعَةً. وَقَوْلُهُ
نَعَالِي اِنَّ الْاَذِينَ يَبَايِعُونَكَ اِنَّمَا يَبَايِعُونَ
اللَّهَ يَدُ اللَّهِ قُوَى اَيُّدِيهِمْ فَمَنْ تَكَثَّرَ قَامَتْ
بَيْنَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ اَوْفَى بِمَا عَاهَدَا
عَلَيْهِ اِنَّ اللَّهَ فَسِيوَتِيهِ اَجَدًا عَظِيمًا ۝

۲۰۸۰. حَدَّثَنَا ابُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ جَاءَ اَعْرَابِي
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا بَعْثِي
عَلَى الْاِسْلَامِ فَبَايَعَهُ عَلَى الْاِسْلَامِ: ثُمَّ جَاءَهُ
الْغَدَا حُمُومًا فَقَالَ اِفِيْلِي، فَاَبَى فَلَمَّا وَلَّى قَالَ

اپنے فرمایا کہ میری طبیعت بھی کسی طرح ہے جو گندگی کو دور کرتی اور پاکیزگی کو پسند کرتی ہے۔
خلیفہ مقرر کرنا۔

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ ہائے سر پہٹا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم مر جاؤ اور میں زندہ رہا تو تمہاری بخشش کے لئے دعا کروں گا۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ اگر میری ماں مجھے کوئی گم کرے اور خدا کی قسم میرا خیال ہے کہ آپ میری موت چاہتے ہیں وہ اگر ایسا ہوا تو اسی روز شام کو آپ اپنی کسی دوسری بیوی سے دل بہلا سکتے ہوں گے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلکہ میں نے سر پہٹا کہوں گا۔ بیشک میں نے تو یہاں ارادہ کر لیا تھا کہ ابو بکر اور ان کے صاحبزادے کو بلکہ خلافت کا عہد توں تاکہ کہنے والے کہتے رہیں اور تمنا کرنے والے تمنا کرتے پھر میں پھر میں نے دل میں کہا کہ اللہ تعالیٰ اسے نہیں ملے گا اور مسلمان اس میں رکاوٹ ڈالیں گے یا اللہ تعالیٰ رکاوٹ ڈالے گا اور مسلمان نہیں مانیں گے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ سے کہا گیا۔ آپ اپنا جانشین کیوں مقرر نہیں فرماتے؟ فرمایا کہ اگر میں خلیفہ مقرر کر دوں تو حضرت ابو بکرؓ جو مجھ سے بہتر تھے وہ خلیفہ مقرر کر گئے تھے اور اگر میں خلیفہ مقرر نہ کروں تو مجھ سے جو بہتر تھے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہوں نے خلیفہ مقرر نہیں فرمایا تھا۔ پھر لوگ ان کی تعریف کرنے لگے تو فرمایا کہ یہ عزت اور ثناء ہے۔ میں تو چاہتا ہوں کہ اس معاملے میں برابری کی سطح پر چھٹکارا پا جاؤں، نہ ثواب ملے نہ عذاب الہی از زندگی میں یا بعد وفات کیوں اس سرداری کا بوجھ اٹھاؤں؟

دوسری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے حضرت عمرؓ کا دوسرا خطبہ سنا جب وہ منبر پر بیٹھے اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا دوسرا دن تھا پس انہوں نے تشہد پڑھا اور حضرت ابو بکرؓ خاموش تھے کوئی کلام نہیں کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے تو یہ امید تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینوں زندہ رہیں گے اور ہمارے بعد وفات پائیں گے

الْمَدِينَةِ كَأَن لَّيْكَرَ تَنفِي خَبَثِهَا وَيَنْصَحَ طَبِئُهَا ۖ

بَابُ ۱۸۵ الْاِسْتِخْلَافِ

۲۰۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَزِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ سَمِعْتُ النَّبَاةَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَأَرَأَيْتَ إِذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَاسْتَغْفِرُكَ وَأَدْعُو إِلَيْكَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَالْمَكِيلَاةُ، وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَطْعُمُكَ تَحِبُّ مَوْتِي، وَلَوْ كَانَ ذَلِكَ لَطَلَلْتُ أَخْرَجُ يَوْمَكَ مَعْرَسًا بِبَعْضِ أَرْوَاحِكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ أَنَا وَأَرَأَيْتَ لَوْ قَدْ هَمَمْتُ أَوَارَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَأُخْبِرَهُ فَأَعْبِدَ أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْيَتُمْنِي الْمُتَمَنُّونَ ثُمَّ قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَيَدَا فَمُ الْمُؤْمِنُونَ أَوْيَدَا فَمُ اللَّهُ وَيَا أَبَا الْمُؤْمِنُونَ ۖ

۲۰۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قِيلَ لِعُمَرَ: أَا تَسْتَخْلِفُ؟ قَالَ: إِنْ اسْتَخْلِفْتُ فَقَدْ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو بَكْرٍ، وَإِنْ أَتَرَكْتُ فَقَدْ تَرَكْتُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَوْفُوا عَلَيْهِ فَقَالَ: رَأَيْتُ رَاهِبًا وَدِدْتُ أَنِّي تَجُوتُ مِنْهَا كَقَفَا كَلْبِي وَكَأَعْلَى كَأَتَحْتَهُمَا حَيًّا وَمَيِّتًا ۖ

۲۰۸۳۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي هَرِيرَةَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّكَ سَمِعْتَ خُطْبَةَ عُمَرَ الْآخِرَةَ حِينَ جَلَسَ عَلَى الْمَنبَرِ وَذَلِكَ الْغَدُ مِنْ يَوْمِ تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَشَهَّدَ وَأَبُو بَكْرٍ مَاتَ لَا يَتَكَلَّمُ قَالَ: كُنْتُ

اب جبکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے سامنے ایک نور دکھایا جو ہے جس سے تم ہدایت پاتے ہو یعنی وہ راستہ جس پر اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت فرمایا۔ حضرت ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی اور دوستان سے دوسرے ہیں۔ پس یہ مسلمانوں کے معاملات کو سنبھالنے کے زیادہ مستحق ہیں۔ پس کھڑے ہو جاؤ اور ان سے بیعت کرو اور ایک جماعت اس سے پہلے سفینہ بنی ساعدہ میں بیعت کر چکی تھی لیکن عام بیعت منبر پر ہوئی۔ زہری کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک نے حضرت عمر کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ منبر پر آئیے۔ وہ برابر یہی کہتے رہے، یہاں تک وہ منبر پر آئے اور پھر تمام لوگوں نے بیعت کر لی۔

محمد بن جبیر بن مطعم کا بیان ہے کہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور وہ کسی بارے میں آپ کے گفتگو کرتی رہی۔ پھر آپ نے اُسے دوبارہ آنے کے لئے فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! اگر میں آئی اور آپ کو نہ پایا، گویا اس کی مراد وفات سے تھی۔ فرمایا کہ اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابو بکر کے پاس آ جانا۔

طارق بن شہاب نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے براء کے وفد سے فرمایا۔ تم اونٹوں کی دم پکڑے رہو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اور مہاجرین کو ایسی بات سمجھا دے کہ وہ تمہیں معذور شمار کریں۔

قریش سے بارہ امیر ہوں گے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ امیر

رَجُوانَ يَعِيشُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَكُونَ بِرُيُودِ بَنِي لَاحِثٍ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُمْ. فَإِنْ يَكُنْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ جَعَلَ بَيْنَ أَظْهَرِ كُرُوحٍ نَوْرًا تَهْتَدُونَ بِهِ هُدًى اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَانِي اثْنَيْنِ فَإِنَّهُ أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ بِأَمْرِ كَرِهَ قَوْمًا نَبَا يَهُودَ، وَكَانَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ قَدْ بَايَعُوا قَبْلَ ذَلِكَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، وَكَانَتْ بَيْعَةُ الْعَامَّةِ عَلَى الْمَنْبَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ لَا فِي بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ إِلَّا صَعْدَ الْمَنْبَرِ، فَكُنْ يَدُلُّ بِهِ حَتَّى صَعِدَ الْمَنْبَرُ فَبَايَعَهُ النَّاسُ عَامَّةً ۝

۲۰۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ، أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَأَةٌ فَكَلِمَتُهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، قَالَتْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ؟ كَأَنَّهُمَا تَرِيدُ الْمَوْتَ قَالَ، إِنْ لَمْ تَجِدِيْنِي فَأَقِ أَبَا بَكْرٍ ۝

۲۰۸۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَوْفُوا بِرَأْحَتِهِ، تَتَّبِعُونَ أَذْنَ أَبِي لَيْلَى حَتَّى يُدِيرَ اللَّهُ خَلِيفَةً نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالمُهَاجِرِينَ أَمْرًا يَخْذُرُونَ كَهَرٍ بِهِ ۝

باب ۸۶

۲۰۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُتَنَبِّئِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ

(بادشاہ) یاد رہے ہوں گے۔ اس کے بعد آپ نے ایک لفظ فرمایا جو میں سن نہ سکا۔ میرے والد ماجد نے بتایا کہ آپ نے فرمایا۔ سب قریش سے ہوں گے۔

دشمنوں اور مشکوک لوگوں کا علم ہونے پر انہیں گھروں سے نکال دینا۔

حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ کی ہمن کو ذکر کرنے پر نکال دیا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں نے یہ ارادہ کیا کہ لوگوں کو ایندھن اکٹھا کرنے کا حکم دوں۔ پھر نماز کے لئے کہوں چنانچہ اذان کہی جائے پھر ایک دم کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرے۔ پھر نماز سے پیچھے رہ جانے والے لوگوں کو ان کے گھروں میں جلا دوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم میں سے کسی کو معلوم ہو کہ ایک بڑی سی ہڈی مل جائے گی یا کھر کا دھمیانے گوشت ہی مل جائے گا تو وہ نمازِ عشاء میں شریک ہو جائے۔

کیا امام کو حق ہے کہ گھروں اور خطا کاروں کو بات کرنے اور اپنے پاس آنے سے روک دے۔

عبدالرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ عبداللہ بن کعب بن مالک، جو حضرت کعب کے بیٹوں سے انہیں راستہ بتاتے جبکہ وہ نامیٹا ہوئے تھے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جب میں غزوہ بدر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گیا۔ پھر باقی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہمارے ساتھ کلام کرنے سے منع فرمادیا۔ پچاس روز تک ہم اسی حالت میں رہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول فرمائی ہے۔

جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَكُونُ ثَلَاثَ عَشَرَ مَبْرًا فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ أَسْمَعْهَا، فَقَالَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: كَلِمَتُهُ مِّنْ قُرَيْشٍ ۖ

بَابُ ۸۸۷ أَخْرَاجُ الْخُصُومِ وَأَهْلُ الدِّيَارِ مِنَ الْبُيُوتِ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ، وَقَدْ أَخْرَجَ عُمَرُ أَخْتَ ابْنِ بَكْرٍ حِينَ نَاحَتْ ۖ ۲۰۸۷ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْجَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمَرَ بِحَطَبٍ يُحْتَطَبُ ثُمَّ أُمَرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ أُمَرَ رَجُلًا فَيُؤَمِّرُ النَّاسَ، ثُمَّ أَخَالَفَ إِلَى رَجُلٍ فَأَحْرَقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ، وَأَكْدَى نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ عَلِمْتُ أَحَدًا كُفَّاتَهُ مَعْدُ عَرَقًا سَمِينًا أَوْ مَرَمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَرَّ هَذَا الْعِشَاءِ ۖ

بَابُ ۸۸۸ هَذَا لِلْإِمَامِ أَنْ يَمْنَعَ الْمُجْرِمِينَ وَأَهْلَ الْبَعْصِيَّةِ مِنَ الْكَلَامِ مَعَهُ وَالزِّيَارَةِ وَنَحْوِهِ ۖ ۲۰۸۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْبٍ عَنِ ابْنِ شَرِقٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ - وَكَانَ قَاتِلًا كَعْبٍ مِّنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ - قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لَنَا تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ تَبَوَّكَ فَكَانَ حَدِيثُهُ وَفِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا فَلْيَمْنَعُنَا عَلَى ذَلِكَ نَحْمِسُ لِنَيْلِهِ وَآذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتُوبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا ۖ

۲۰۸۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْبٍ عَنِ ابْنِ شَرِقٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ - وَكَانَ قَاتِلًا كَعْبٍ مِّنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ - قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لَنَا تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ تَبَوَّكَ فَكَانَ حَدِيثُهُ وَفِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا فَلْيَمْنَعُنَا عَلَى ذَلِكَ نَحْمِسُ لِنَيْلِهِ وَآذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتُوبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا ۖ

کتاب التَّمَنَّى

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّمَنَّى وَمَنْ

تَمَنَّى اللَّهُ فَاَدَّاهُ ۚ
۲۰۸۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيْرٍ حَدَّثَنَا
الْكَئْبُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَدَّةٍ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ
أَبَاهُمَا يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ: لَوْ كَانَ
يَجَاوِزُ كَدْرَهُمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا بَعْدِي وَلَا أَحَدٌ
مَّا أَحْبَبْتُهُمْ مَا تَخَلَّفْتُ لَوْ دِدْتُ أَفِي أَقْتَلُ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ أَحْيَا ثُمَّ أَقْتَلُ ثُمَّ أَحْيَا ثُمَّ
أَقْتَلُ ثُمَّ أَحْيَا ثُمَّ أَقْتَلُ ۚ

۲۰۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ: قَدِ دِدْتُ أَفِي لَا قَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
فَأَقْتَلُ، ثُمَّ أَحْيَا ثُمَّ أَقْتَلُ، ثُمَّ أَحْيَا ثُمَّ أَقْتَلُ
ثُمَّ أَحْيَا ثُمَّ أَقْتَلُ ثُمَّ أَحْيَا فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ
يَقُولُ هُنَّ ثَلَاثُ أَشْهُدَا بِاللَّهِ ۚ

بَابُ التَّمَنَّى الْخَيْرِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَ لِي أَحَدٌ
ذَهَبًا ۚ

۲۰۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الدَّرَاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَامِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ كَانَ
عِنْدِي أَحَدٌ ذَهَبًا لَأَخْبَيْتُ أَنْ لَا يَأْتِيَ ثَلَاثَ
وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ لَيْسَ شَيْءٌ عَرَضُكَ فِي

تمناؤں کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
تمنا کرنے کے بارے میں اور شہادت
کی تمنا کرنا۔

ابو سلمہ اور سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے ہوئے سنا، قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں
میری جان ہے اگر لوگ میرے بعد مجھ سے پیچھے رہ جانے کو
نا پسند کرتے اور میں انہیں سواریاں نہ دے سکوں اور پیچھے
رہ جاؤں۔ حالانکہ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ راہِ خدا میں قتل کیا
جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ
کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں
اور پھر قتل کیا جاؤں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے
قبضے میں میری جان ہے، میں تو یہ چاہتا ہوں کہ راہِ خدا میں لڑتا
رہوں اور قتل کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں
اور پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں اور پھر زندہ کیا
جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں حضرت ابو ہریرہ
اللہ کو گواہ بنا کر ان کلمات کو تین مرتبہ دہراتے۔

بھلائی کی تمنا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ اگر میرے پاس کوہِ احمد
کے برابر سونا ہو تو نا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میرے پاس کوہِ احمد کے
برابر بھی سونا ہو تو میں چاہتا ہوں کہ تین دن بھی میرے پاس
نہ لڑیں مگر اُن دیناروں میں سے میرے پاس کچھ نہ ہو، ماسوائے
اُس کے جو میں قرض کی ادائیگی کے لئے رکھ لوں، جبکہ اُسے

دُنَّ عَلَى أَحَدٍ مِّنْ يَقْبَلُكَ ۖ
بَابُ الْقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا
اسْتَدْبَرْتُ ۖ

۲۰۹۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سَمِعْتُ
الْهَدْيَ وَلَحَلْتُ مَعَ النَّاسِ حِينَ حَلُّوهُ ۖ
۲۰۹۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا

يَزِيدُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ أَكْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَبَيْنَا بِالْحَجِّ وَقَدْ مَنَّا مَكَّةَ لِأَمْرَائِهِمْ خَدُونَ مِنْ ذِي
الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
نَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَنْ نَحْمَلَهَا
عُمَرَةَ وَلَنَحِلَّ إِذَا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ، قَالَ
وَلَوْ كُنْ مَعَ أَحَدٍ مِنَّا هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوَضَعْتُهُ فِي الْوَادِي أَوْ فِي الْوَادِي أَوْ فِي الْوَادِي
الْهَدْيُ فَقَالَ: أَهْلَكْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا نَنْطَلِقُ إِلَى مِنًى وَذَكَرَ
أَحَدُنَا يَقْطُرُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنِّي لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا
أَهْدَيْتُ وَلَوْ أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيُ لَحَلَلْتُ، قَالَ
وَلَقَبْنَاهُ سَرَّاقَةً وَهُوَ يَزِيحُ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا هَذِهِ خَاصَّةٌ، قَالَ لَا بَلْ
لِلْأَبَدِ، قَالَ وَكَأَنْتُ عَائِشَةً قَدْ مِتُّ مَكَّةَ وَ
هِيَ خَائِضٌ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ تَنْسِكَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهُمَا لَا تَطُوفُ
وَلَا تُصَلِّي حَتَّى تَظْهَرَ، فَلَمَّا نَزَلُوا الْبَطْحَى إِذْ قَالَتْ

قبول کرنے والے مجھے بل جائیں۔
حضور کا فرمانا کہ مجھے اپنے متعلق پہلے
معلوم ہوتا جس کا بعد میں علم ہوا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر مجھے اپنا معاملہ پہلے
معلوم ہوتا جو بعد میں معلوم ہوا تو میں قربانی نہ لاتا اور لوگوں
کے ساتھ ہی احرام کھول دیتا جبکہ دوسرے لوگوں نے
کھولے تھے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جبکہ ہم نے حج کا احرام باندھا اور
ہمدی الحج کو ہم مکہ مکرمہ پہنچے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہمیں حکم دیا کہ عمارہ کعبہ اور صفا و مروہ کا طواف کریں اور اسے
عمرہ بنالیں ماسوائے اُن کے جن کے پاس قربانی ہو، نداوی کا
بیان ہے کہ ہم میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت طلحہ کے
سوا اور کسی کے پاس قربانی نہ تھی حضرت علیؓ سے آگئے اور
اُن کے پاس قربانی تھی تو انہوں نے کہا کہ میں نے اس چیز کی نیت
کلی جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیت کی ہے۔ لوگ حاکم نے کہا کہ
کیا ہم مٹی اس حالت میں جائیں کہ ہم میں سے کسی کی شرمگاہ ٹپک
رہی ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اپنے معاملے کا
مجھے پہلے پتہ ہوتا تو میں قربانی کا جاقول نہ لاتا اور اگر میں ہدی نہ
لاتا تو لوگوں کے ساتھ احرام کھول دیتا۔ نداوی کا بیان ہے کہ
حضرت سراقہ جب جمرہ عقبہ کو ٹکریاں مار رہے تھے تو طے اور
عرص گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کیا یہ حکم عام ہمارے لئے ہے؟
فرمایا انہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ نداوی کا بیان ہے کہ مکہ مکرمہ
پہنچنے پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے، لہذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے حکم دیا کہ حج کے تمام مناسک ادا کریں سوائے طواف کرنے
اور نماز پڑھنے کے یہاں تک کہ پاک ہو جائیں جب بطحار میں
اترے تو حضرت عائشہ عرص گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ آپ حج

اور مکرہ کر کے اور میں صرف حج کر کے واپس ہو جائوں گی؟ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضور نے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق کو حکم دیا کہ ان کے ساتھ تنعیم تک جائیں چنانچہ حضرت صدیق نے فی الحج کے اندر ایام حج کے بعد مکرہ بھی کر لیا۔

حضور کا فرمانا، کاش! یوں ہوتا۔

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند نہ آئی تو فرمایا: کاش! آج رات میرے ساتھیوں میں سے کوئی نیک آدمی میری نگرانی کرے۔ اسی دوران ہم نے ہتھیاروں کی آواز سنی۔ آپ نے فرمایا: کون ہے؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! سعد بن ابی وقاص پہرہ دینے کے لئے حاضر ہوا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ ہم نے آپ کے خروٹوں کی آواز سنی۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے بتایا کہ حضرت بلال نے کہا۔

کاش کہ پھر اپنی وادی میں گزاروں ایک شب
ہو نباتات جیل، ازخرا کا نظارہ عجب
پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی۔
قرآن کریم اور علم کی تمنا کرنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حد جائز نہیں مگر دو باتوں میں کسی آدمی کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا علم دیا تو وہ اسے رات دن پڑھتا ہے۔ دوسرا کہے کہ کاش! جو چیز اسے دی گئی ہے وہ مجھے بھی دی جاتی تو میں ایسا ہی کرتا جو یہ کرتا ہے۔ دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا۔ پس وہ اسے راہ خدا میں خرچ کرتا ہے۔ پس یہ کہے کہ اگر مجھے بھی اس طرح کا مال دیا جاتا تو میں بھی ایسا ہی کرتا جو یہ کرتا ہے۔ تیسرے نے بھی جبر سے اس کو روایت کیا ہے۔

کیسی تمنا مکر وہ ہے۔

عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَتَنْطَلِقُونَ بِحَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ وَانْطَلِقُ بِحَجَّتِهِ؟ قَالَ ثُمَّ امْرُؤٌ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْقَدِيقِ اَنْ يَنْطَلِقَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَعْمَرَتْ عُمَرَةَ فِي ذِي الْحِجَّةِ بَعْدَ أَيَّامِ الْحَجِّ ۖ

بَاب ۱۱۹۲ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِيتُ كَذَا وَكَذَا ۖ

۲۰۹۴۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ: أَرَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ لَبِيتُ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْدُسُنِي اللَّيْلَةَ لَوْ سَمِعْنَا صَوْتَ النَّبِيِّ لَقَالَ مَنْ هَذَا أَقِيلَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ أَخْرُوكَ، فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَمِعْنَا غَطِيطَةً. قَالَ أَبُو بَكْرٍ اللَّهُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ بِلَالٌ هَ الْأَلَيْكَ شَعْرِي هَذَا أَيْتَنَ لَيْلَةً يَوَادُّ وَحَوْلِي إِذْ خَرُّوا جَبِيلٌ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

بَاب ۱۱۹۳ تَمَنَّى الْقُرْآنَ وَالْعِلْمَ ۖ

۲۰۹۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعَاْسَدُ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُدْرَانُ فَهُوَ يَمُوزُهُ أَكَاءَ الْكَبِيلِ وَآلَهُ يَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا الْفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ ۖ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ هَذَا ۖ

بَاب ۱۱۹۴ مَا يَكْرَهُ مِنَ التَّمَنَّى. وَكَ

اور اس کی آرزو نہ کرو جس سے اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پہ ملانی دی
مردوں کے لئے ان کی کمائی سے حصہ ہے اور مردوں کے لئے ان کی
کمائی سے حصہ دانا سے اس کا فضل مانگو۔ بیشک اللہ سب کچھ
جانتا ہے (سورۃ النساء، آیت ۳۲)۔

نضر بن انس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی
ہے کہ کاش! میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے
نہ سنا ہوتا۔ موت کی تمنا نہ کیا کرو۔ در نہ ضرور میں موت کی
تمنا کرتا۔

قیس کا بیان ہے کہ ہم حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ
کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے جبکہ انہوں نے سات طارخ لگوائے
ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا
تو میں ضرور اس کی دعا کرتا۔

زہری نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی
ہے کہ ان کا ام گرامی سعد بن عبیدہ موی عبد الرحمن بن ابراہیم ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص
موت کی آرزو نہ کرے۔ اگر وہ بیک ہے تو ہو سکتا ہے کہ
اور نیکیاں کرے اور اگر برا ہے تو ہو سکتا ہے کہ شاید
زہر کرے۔

یہ کہنا کہ خدا نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔

حضرت ابراہیم بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ جنگ احزاب کے وقت مٹی
ڈھونڈتے رہے۔ میں نے دیکھا کہ مٹی نے آپ کے پیٹ کی سفیدی کو
ڈھانپ لیا تھا۔ آپ کی زبان حق ترجمان پر یہ الفاظ تھے۔ تو ہدایت
گرد فرماتا مرے پروردگار۔ ہم نماز و روزہ کے ذریعے کہاں
پاتے قرار ہم پر نازل کر سکیں اے خدا کے ذوالمنن و دشمنان
دین کرتے سرکشی ہیں بار بار۔ حق سے وہ ہم کو ہٹانا چاہتے
ہیں نابکار۔ لفظ اٰیئنا کے وقت آپ آواز بلند فرما

تَمْتَلُوا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ
لِيَتَجَالَ نَصِيبُكُمْ قِيمًا اُكْتَسَبُوا وَلِلنَّاسِ نَصِيبٌ
مِّمَّا اُكْتَسَبْنَ وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ اِنَّ
اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝

۲۰۹۶۔ حَدَّثَنَا جَعْنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا
أَبُو كَاهُصٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ نَفْسًا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَمْتَلُوا الْمَوْتَ لَتَمْنَيْتُمْ ۝

۲۰۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
رَبِيعٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ أَتَيْنَا خَبَّابَ ابْنِ الْأَرَاءِ
نَعُودُهُ وَقَدْ اُكْتُوَى سَبْعًا فَقَالَ: لَوْ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاَنَا أَنْ نَدْعُو بِالْمَوْتِ
لَدَعَوْتُ بِهِ ۝

۲۰۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
هَشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ أَسْمَةَ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدٍ مَوِيَّ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ أَزْهَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا تَمْتَلِي أَحَدًا مَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّه يَزِدَّادُ
وَلَمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّه يَنْتَعِبُ ۝

بَادِي ۱۱۹۵ قول الرجل لو لا الله ما
اهتدينا ۝

۲۰۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ
شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعَادٍ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنِ عَازِبِ
قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ
مَعَنَا التُّرَابَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ
وَارِي التُّرَابِ بَيَاضَ بَطْنِهِ يَقُولُ: لَوْ أَنَّكَ
مَا اهْتَدَيْتَ لَنَجَّيْنَاكَ وَكَأَنَّكَ تَصَدَّقْنَا وَلَا صَبَّيْنَا
فَأَنْزَلْنَا سَكِينَتَهُ عَلَيْنَا، إِنَّ الْأَكْبَىٰ - وَرَبِّمَا قَالَ
الْمَلَأَ - قَدْ بَعَّوْا عَلَيْنَا، إِذَا أَرَادُوا فِتْنَتَهُ أَبَيْنَا

لیجے - دشمنوں سے مقابلے کی آرزو کرنا مکروہ ہے۔
اس کو اس طرح، حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

ابو النضر جو عمر بن عبدید کے آزاد کردہ غلام اور کاتب تھے، اُن کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے اُن کے لئے خط لکھا جب انہوں نے پڑھا تو اُس میں لکھا ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے - دشمن سے مقابلہ ہونے کی آرزو نہ کیا کرو بلکہ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگا کرو۔

اگر کا استعمال کہاں جائز ہے۔

اگر میرا تم پر بس چلتا (آیت)۔
قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہما نے لعان کرنے والوں کا ذکر فرمایا تو حضرت عبداللہ بن شداد نے کہا کہ کیا یہ وہی عورت ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں بغیر گواہوں کے کسی کو سنگسار کرتا تو اسے کرتا - فرمایا کہ یہ نہیں بلکہ تو علانیہ برا کام کیا کرتی تھی۔

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ عطاء بن ابی رباح نے فرمایا کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز کے لئے دیر کر دی چنانچہ حضرت عمر باہر نکلے اور عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! نماز، عورتیں اور بچے سونے لگے ہیں چنانچہ آپ باہر تشریف لائے اور مبارک سے قطرے ٹپک رہے تھے۔ فرمایا کہ اگر میں اپنی امت کی یا لوگوں کی تنگی کا خیال نہ کرتا - سفیان راوی نے بھی ایسا ہی کہا کہ اگر اپنی امت کا خیال نہ ہوتا تو انہیں اسی وقت نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔ ابن جریر، عطاء نے ابن عباس سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں اتنی دیر کر دی کہ عورتیں اور بچے سونے لگے۔ پھر آپ

أَبَيْنَا، يَرْفَعُهَا صَوْتَهُ؛
بَابُ ۱۹۱ كَرَاهِيَةُ الْمَسِي لِقَاءِ
الْعَدُوِّ وَرَوَاةُ الْأَعْرَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛
۲۱۰۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّادٍ، اللَّهُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا أَبُو سَعَادٍ عَنْ مَوْسَى
بْنِ عَقْبَةَ عَنْ سَالِحِ بْنِ التَّضَرِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ
عَبِيدٍ اللَّهُ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ أَبِي أَوْفَى فَقَرَأَتْهُ فَاذْأَبْنِهِ : أَنْ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَتَمَتَّوْا الْإِقَاءَ

الْعَدُوِّ وَسَلُّوْا اللَّهُ الْعَافِيَةَ؛
بَابُ ۱۹۱ مَا يَجُوزُ مِنَ الْكُوفِ وَقَوْلُهُ
لَعَالِي : تَوَكَّنْ لِي يَكْفُرُ قَوْلُهُ؛

۲۱۰۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ
قَالَ ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمَتَلَكَ عَنِ بْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ شَدَادٍ أَدَاهِي الْكُفِّي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ كُنْتُ رَأَجَمًا امْرَأَةً مِنْ غَيْرِ
بَيْتِنَةٍ ؛ قَالَ لَا ، تِلْكَ امْرَأَةٌ أَغْلَنْتْ ؛

۲۱۰۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
قَالَ عَنْ رُوْحَةَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : أَعْمَوُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ فَخَرَجَ عَمْرُو
فَقَالَ : الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَقَدَ النَّسَاءُ وَ
الصَّبَبِيَّاتُ ، فَخَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ يَقُولُ : لَوْ كَا
أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي أَوْ عَلَى النَّاسِ وَقَالَ سُفْيَانُ
أَيْضًا عَلَى أُمَّتِي لَأَمَدَمْتُهُمْ بِالصَّلَاةِ هَذَا
السَّاعَةَ . قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ : أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا
الصَّلَاةَ فَجَاءَهُ عَمْرُو فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا قَدْ

النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ، فَخَرَجَ وَهُوَ بِمَسْجِدِ الْمَاءِ عَنْ شِقِّهِ يَقُولُ إِنَّهُ لِلْوَقْتِ كَوْلَانِ أَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي، وَقَالَ عَمْرُو حَدَّثَنَا عَطَاءٌ لَيْسَ فِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَّا عَمْرُو فَقَالَ رَأْسُهُ يَفْطُرُ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ بِمَسْجِدِ الْمَاءِ عَنْ شِقِّهِ، وَقَالَ عَمْرُو لَوْ كَأَنَّ أَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ إِنَّهُ لِلْوَقْتِ كَوْلَانِ أَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي. فَقَالَ ابْنُ بَرْدٍ هَيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا ابْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرُو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ التَّيَّحِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۲۱۰۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رِبْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ كَأَنَّ أَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي لَا مَرْتَبَ لَهُمْ بِالْإِسْوَالِ.

۲۱۰۴ - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَافِي حَدَّثَنَا حَمِيدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَاصِلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ الشَّهْرُ وَوَاصِلَ أَنَسٍ مِنَ النَّاسِ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَوْ مَدَّ فِي الشَّهْرِ لَوْ وَاصِلَتْ وَصَلَ لَا يَدْعُمُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَ كَهْطِي أَظَلَّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيَنِي. تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ مُغَايِرَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۲۱۰۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ، قَالُوا خَرَجْتَكَ

باہر تشریف لائے اور مہارک کپٹیوں سے پانی پونچھ رہے تھے اور فرما رہے تھے۔ وقت یہی ہے، اگر مجھے اپنی امت کی تنگی کا خیال نہ ہوتا، عمرو بن دینار نے عطاء سے روایت کی لیکن اس سند میں حضرت ابن عباس نہیں ہیں۔ چنانچہ عمرو بن دینار نے کہا: آپ کے سر مبارک سے قطرے ٹپک رہے تھے، ابن جریر کا بیان ہے کہ وقت یہی ہے اور اگر مجھے اپنی امت کی تنگی کا خیال نہ ہوتا، ابن المنذر، معمر، محمد بن مسلم، عمرو بن دینار، عطاء بن ابی رباح، حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو روایت کیا ہے۔

عبدالرحمن اعرج کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت کی تنگی کا خیال نہ ہوتا تو انہیں ضرور مساک کرنے کا حکم دیتا۔

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جینے کے آخر میں وصال کے روزے رکھے اور بعض لوگوں نے بھی وصال کے روزے رکھے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیرات پہنچاتے تو پٹیاں گرہیہ رمضان کا مہینہ میرے لئے اور لہا ہو جاتا تو میں وصال کے روزے اور رکھتا تا کہ میری رہیں کرنے والے رہیں کرنا چھوڑ دیتے کہ نکر میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے تو میرا رب کھلاتا پلاتا ہے۔ اسی طرح سفیان بن مغیرہ ثابت حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں؟ فرمایا کہ تم میں میرے جیسا کون ہے؟ مجھے تو میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے جب لوگ باز نہ

اُسے تو آپ نے ایک روزے کے ساتھ ذومرسلانا شروع کر دیا۔ پھر جب چاند دیکھا تو فرمایا کہ یہ کچھ ٹھیک نظر آتا تو میں زیادہ روزے رکھتا۔ گویا یہ اُن کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا۔

فَوَاصِلُ، قَالَ اَيُّكُمْ وَشَلَّ اِنِّي اَبَيْتُ يَطْعَمُنِي رِزْقِي وَيَسْقِينِي. فَلَمَّا اَبَا اَنْ يَنْتَهُوا وَاَصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثَمَّ يَوْمًا، ثُمَّ مَرَّ اَوَّلًا كِهْلًا فَقَالَ: لَوْ قَاتَحَرْتُ كَذَبْتُكُمْ بِاَلَمَّةٍ تَحِلُّ لَهْمًا.

ف: اس حدیث اور اس سے پہلی حدیث میں وصال کے روزوں کا ذکر ہے، یعنی روزہ رکھنے کے بعد اُسے انظار کیے بغیر اور سحر کھائے بغیر اگلے روزے رکھتے چلے جانا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے بگا ہے ایسا روزہ رکھ لیا کرتے تھے اور آپ نے ازراہ شفقت صحابہ کرام کو روک دیا تھا کہ مجھے دیکھ کر تم وصال کا روزہ نہ رکھا کرو۔ ایک دفعہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صوم وصال رکھا تو آپ کو دیکھ کر بعض صحابہ کرام نے بھی رکھ لیا کہ یہ شیعہ غلامی نہیں کہ شفقت دیکھ کر آتا کی پیروی نہ کی جائے۔ شام کو چاند نظر آگیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر چاند نظر نہ آتا تو میں یہ روزہ رکھتا چلا جاتا۔ یہ انہیں روکنے کی غرض سے تنبیہ کے طور پر فرمایا تھا اور اس روکنے کی دُور وجہ بتائیں۔ پہلی یہ کہ تم میں میرے جیسا کون ہے؟ یعنی نہ تم میرے جیسے ہوا حد نہ میں تمہارے جیسا ہوں۔ لہذا ایسے کاموں میں ہمیں میری ریس نہیں کرنی چاہیے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ رات کو مجھے تو میرا رب کھلا پلا دیتا ہے۔ یہ اللہ جل جلالہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنے محبوب کو کس طرح کھلاتا پلاتا تھا یا اُس کا محبوب ہی جانے کہ انہیں کس طرح کھلایا پلایا جاتا تھا۔ مسلم ہوا کہ صحابہ کرام بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثل نہیں تھے لہذا آج بزرگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے ہی جیسے بشر بتاتے پھرتے ہیں۔ وہ زبردست جہول میں ہیں اور ان حضرات کے ایسے خیالات شان رسالت سے بے خبری کے باعث ہیں۔

اسود بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ عظیم بھی عائد کعبہ میں ہے؟ فرمایا کہ ہاں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ لوگوں کو کیا ہوا جو اسے بیت اللہ میں شامل نہ کیا؟ فرمایا کہ تمہاری قوم کے پاس خرچ کی کمی تھی۔ میں نے عرض کی کہ دروازہ اتنا اونچی کیوں رکھا گیا؟ فرمایا کہ یہ اس لئے کیا کہ جس کو چاہیں داخل ہوسے دیں اور جس کو چاہیں روک دیں۔ اگر تمہاری قوم کی جاہلیت کا زمانہ نزدیک نہ ہوتا، جس کے باعث مجھے ڈر ہے کہ ان کے دل ناپسند کریں گے ورنہ میں عظیم کو بیت اللہ میں شامل کر دیتا اور اس کے دروازے کو زمین سے ملا کر رکھتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ اگر سب لوگ ایک

۲۱۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو كَاهُوْنٍ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ عَنْ اَلْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدَارِ مِنَ الْبَيْتِ هُوَ؟ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُوْهُ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ اِنَّ قَوْمَكَ قَصُرَتْ بِهِمُ التَّفَقُّةُ، قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُدْتَفِعًا؟ قَالَ اَفَعَلَ ذَاكَ قَوْمُكَ لِيَدْخُلُوْا مِنْ شَأْرٍ وَاَوْيَمِنَعُوْا مِنْ شَأْرٍ وَاَلَا تَرَوْنَ اَنْ قَوْمَكَ حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِالْحَاجَةِ هَلِيْئَةً خَافُوْا اَنْ تُنْكَرَ قُلُوْبُهُمْ اَنْ اَدْخَلَ الْجَدَارَ فِي الْبَيْتِ وَاِنَّ الصَّوْقَ بَابَهُ فِي الْاَمْرَيْنِ؟

۲۱۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَتْ

الْمُهْجَرَةُ لَكُنْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ
النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا
لَسَلَكَتُ وَادِي الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَ الْأَنْصَارِ ۖ
۲۱۰۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ
عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عُبَادِ بْنِ تَيْمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ نَيْعَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَوْ كَانَتِ الْمُهْجَرَةُ لَكُنْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ
سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكَتُ وَادِي
الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا - تَابَعَهُ أَبُو الْقَتَّابِ عَنْ
أَبِي عَيْنٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَشْعَبِ ۖ

وادی میں چلیں اور انصار دوسری وادی یا گھاٹی
میں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلتا ۔

عبادہ تمیم نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر
مہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک فرد ہوتا۔ اگر
لوگ کسی وادی یا گھاٹی سے چلتے تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی
سے چلتا۔ اسی طرح ابو النبیاح، حضرت انس رضی اللہ عنہ
نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گھاٹی کے متعلق
روایت کی ہے۔

انہی خبروں کا بیان

اذان، نماز، روزہ، فرائض اور احکام میں ارشاد ربانی ہے۔ تو کون
ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت سکے کہ دین کی سبھ حاصل
کریں اور واپس آکر اپنی قوم کو درس سناہیں، اس امید پر کہ وہ بچیں
(سورۃ التوبہ، آیت ۱۲۲) اور ایک آدمی پر بھی جماعت کا اطلاق
ہو جاتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور اگر مسلمانوں کے
دو گروہ آپس میں لڑیں (سورۃ المہجرات، آیت ۹) اگر دو آدمی بھی
لڑیں تو وہ بھی اس آیت کے مفہوم میں داخل ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا: "اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی مغیر لائے تو تحقیق کرو"۔
(سورۃ المہجرات، آیت ۶) اور جس طرح کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے یکے بعد دیگرے امیر روانہ فرمائے تاکہ ایک
سے اگر بھول چوک ہو جائے تو دوسرا اسے سنت کی
طرت پھیر دے۔

ابو قلادہ کا بیان ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ
عنہ نے فرمایا کہ تم چند ہم عمر جوان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے اور تم تک آپ کے پاس ٹھہرے رہے اور
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے نرم دل تھے جب آپ نے محسوس فرمایا
کہ ہم اپنے گھروں کے پاس جانے کے خواہش مند ہیں تو دریافت

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِبْرَاهِيمَ خَيْرِ
الْوَحِيدِ الصِّدِّيقِ فِي الْإِذَانِ وَالصَّلَاةِ
وَالصَّوْمِ وَالْفَرَاقِ وَالْأَحْكَامِ، قَوْلُ اللَّهِ
تَعَالَى: فَلَوْ كَانَتْ نَفَرًا مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ
طَائِفَةٌ لَتَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلَيُنذِرُوا
قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ
وَيَسْمَعِي الرَّجُلَ طَائِفَةً يَقُولُ تَعَالَى: وَإِنْ
طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا، فَلَوْ
اقْتَتَلَ رَجُلَانِ دَخَلَ فِي مَعْنَى آيَةٍ يَقُولُ
تَعَالَى: إِنْ جَاءَكَ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنْهُ ۚ
كَيْفَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً
وَاحِدَةً بَعْدَ وَاحِدَةٍ فَإِنْ سَهَا أَحَدًا مِنْهُمْ حُرِّدَ
إِلَى السَّنَةِ ۖ

۲۱۰۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ
حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ
عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

فرمایا کہ ہم نے کس لوگوں کو پیچھے چھوڑا ہے۔ چنانچہ ہم نے آپ کو بتا دیا۔ فرمایا کہ اپنے گھر والوں کی طرف چلے جاؤ اور ان میں جا کر رہو۔ انہیں دین سکھاؤ اور اس پر عمل کرنے کا حکم دینا پھر کئی باتیں فرمائیں، جن سے کچھ یاد رہیں اور کچھ یاد نہ رہیں فرمایا کہ اسی طرح نماز پڑھنا جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک آدمی اذان کہے اور جو تم میں سب سے بڑا ہو اسے چاہیے کہ نماز کی امامت کرے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلال کی اذان (در رمضان شریف میں) تمہیں بھری کھانے سے نہ روکے کیونکہ وہ جو اذان کہتے یا ندا کرتے ہیں تو اس لئے کہ قیام کرنے والے فارغ ہو جائیں اور سونے والے جاگ اٹھیں اور فرماتے ہیں کہ فجر کا وقت ایسا نہیں ہوتا۔ یحییٰ بن سعید قطان نے اپنی دونوں تہذیبوں کو جمع کیا اور یحییٰ نے اپنی کلمے کی دونوں انگلیوں کو لمبا کر دیا۔

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک بلال کچھ رات رہے ندا کرتے ہیں لہذا تم کھاتے پیتے رہا کرو، یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان کہیں۔

علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھائیں۔ عرض کی گئی کہ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ فرمایا کہ کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھائی ہیں۔ لہذا آپ نے سلام پھیر لے کے بعد دو رکعتیں پڑھ لیئے۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھ کر فارغ

وَسَلَّمَ رَفِيقًا، فَلَمَّا خَلَتْ أُنَاقِدَ إِشْرَافَيْنَا أَهْلَنَا
أَوْقَدَ الشُّعْنَا سَأَلْنَا عَنْ تَرْكِنَا بَعْدَنَا
فَاخْبَرَ قَاهُ قَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَاقِيمُوا
فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ، وَذَكَرَ شَيْئًا
أَحْفَظُهَا أَوْ لَا أَحْفَظُهَا، وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُوهُ
أَصَلِّي فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ
أَحَدُكُمْ ثُمَّ يُؤَذِّنْ كَمَا كُنْتُمْ

۲۱۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ
السَّيِّحِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
يَمْنَعَنَّ أَحَدُكُمْ إِذَا نَ بَلَالٍ مِنْ سَخُورِهِ
فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ أَوْ قَالَ يُنَادِي لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ
وَيَكْبِتُهُ نَائِمَكُمْ، وَلَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ
هَكَذَا وَجَمَعَ يَحْيَى كَقِيهِ حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا
وَمَدَّ يَحْيَى إِصْبَعَيْهِ السَّبَابِغَيْنِ

۲۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
دِينَارٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ
بَلَالٌ لَمْ يَنَادِ بِكَلِمَةٍ فَكَلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى
يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ

۲۱۱۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ بْنُ الْحَكِيمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ، صَلَّى بِنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ أَرَيْدَا فِي الصَّلَاةِ
قَالَ، وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَا
سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ

۲۱۱۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا ابْنُ مَالِكٍ
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْصَرَفَ مِنْ اُحُدَیْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْمِیْدَیْنِ: اَقْصَرْتَ الصَّلَاةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ نَسِیْتَ؟ فَقَالَ: اَحَدَاتِی ذُو الْمِیْدَیْنِ؟ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّی سَرَّ كَعَتَیْنِ اُحَدَیْنِ، ثُمَّ سَمَّ تَحْتَ كَبْرَتِهِ سَجْدَةً مِثْلَ سُجُوْدِهِ اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ ثُمَّ رَفَعَ۔

۲۱۱۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَايَا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ اِذْ جَاءَهُمْ رَايٌ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَنْزَلَ عَلَیْهِ الْبَيِّنَةُ فَاَنْزَلَ وَقَدْ اُوْمِرَ اَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكُعْبَةَ فَاَسْتَقْبَلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاَسْتَدَامُوا اِلَى الْكُعْبَةِ۔

۲۱۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰی حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَلَّغَا قَدِیْمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ صَلَّی نَحْوَ بَيِّنَاتِ الْمَقْدَسِ سِتَّةَ عَشَرَ اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ یُّوْجَهَ اِلَى الْكُعْبَةِ

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی: قَدْ نَرٰی تَقْلُبَ وَجْهَكَ فِی السَّمَاٰتِ فَلَنْزِلْمَنَّا قِبْلَتَكَ تَرْضَاهَا۔ فَوُجَّهَ نَحْوَ الْكُعْبَةِ، وَصَلَّی مَعَهُ رَجُلٌ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ فَمَرَّ عَلٰی قَوْمٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ هُوَ یُشْهِدُ اَنَّهٗ صَبَّحَی مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ قَدْ وُجَّهَ اِلَى الْكُعْبَةِ، فَاتَّخَذُوا وَهُوَ مُكْوَّمٌ فِی صَلَاةِ الْعَصْرِ۔

۲۱۱۶۔ حَدَّثَنَا یَحْيٰی ابْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ

ہوئے۔ ذوالمیدین نے آپ کی خدمت میں عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا: کیا ذوالمیدین صحیح کہہ رہے ہیں؟ لوگوں نے کہا: ہاں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، پھر آخری دو رکعتیں پڑھائیں، پھر سلام پھیر کر تکبیر کھڑے ہوئے اور دوسرے سجدوں کی طرح سجدہ کیا یا ان سے بھی لیا، پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہہ کر پھر سجدہ کیا، پہلے سجدے کی طرح اور پھر سر اٹھایا۔

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ کسی نے آکر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آج رات قرآن کریم کی ایک آیت نازل ہوئی جس میں حکم دیا گیا ہے کہ کعبہ معظمہ کی طرف منہ کیا کرو۔ پس لوگوں نے رخ پھیر لیا حالانکہ ان کے منہ شام کی طرف تھے لیکن وہ کعبۃ اللہ کی طرف ٹھوم گئے۔

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں حلوہ گری ہوئی تو آپ نے سولہ یا سترہ میلے کے لگ بھگ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جبکہ آپ چاہتے تھے کہ کعبہ کی طرف منہ کیا جائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ ہم دیکھ رہے ہیں یا رسول اللہ! آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور تم نہیں پھیر دیں گے اس قبیلہ کی طرف جس میں تمہاری عورتی ہے (سورۃ البقرہ، آیت نم ۱۴۸)۔ پس آپ کعبہ کی طرف رخ پھیر لیا اور آپ کے ساتھ ایک دی نے عصر کی نماز پڑھی۔ پھر جب وہ نکلا تو انصار کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور بیشک حضور نے کعبہ کی طرف منہ کیا۔ پس وہ پھر گئے حالانکہ وہ نماز عصر کے رکوع میں تھے۔

عبداللہ بن ابی طلحہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں حضرت ابوطالب انصاری حضرت ابوعبیدہ بن

جراح اور حضرت ابی بن کعب کو فوج نامی شرب پلا رہا تھا جو مجبوروں سے بنی تھی۔ چنانچہ ایک شخص نے اگر کساکہ شرب حرام فرما دی گئی ہے حضرت ابو طلحہ نے فرمایا کہ اسے اس اٹھارے ہو کر ان مشکوں کو توڑ دو حضرت انس کا بیان ہے کہ میں نے لوہے کا اپنا ایک دستہ لیا اور مشکوں کے پیچے سا رہا کر سارے توڑ دیے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھڑانالوں سے فرمایا۔ عنقریب میں تمہارے پاس ایک امین بھیجوں گا جو حقیقت میں امین ہوگا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب اس بات کے منتظر رہے۔ چنانچہ آپ نے حضرت ابو عبیدہ کو روانہ فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر امت کے لئے ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین حضرت ابو عبیدہ ہیں۔

حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم نے فرمایا۔ انصار میں سے ایک آدمی تھا کہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر نہ ہو سکتا تو میں حاضر ہوتا اور ہم میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوتا وہ اُسے بتا دیتا اور جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر نہ ہو سکتا تو وہ حاضر ہوتا اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوتا وہ اگر مجھے بتا دیتا۔

ابو عبد الرحمن نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور ایک شخص کو ان کا امیر مقرر فرمایا۔ اُس نے اگ سنگانی اور اپنے ماتحت لوگوں سے کہا کہ اس میں داخل ہو جاؤ کچھ لوگوں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا اور دوسرے حضرات نے کہا کہ ہم اگ ہی سے تو بھلے ہیں پس نبی کریم

أَمَرَ بِنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَسْقِي آبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَأَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَدْرِ وَأَبَا بِنِ كَعْبٍ شَرَابًا مِّنْ فَطِيرٍ وَهُوَ عَذْرٌ لِّجَلْوَاهُمْ أَيْ فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أَسْ حُمِّ إِلَى هَذِهِ الْجَدْرِيَا كَسِرْهَا، قَالَ أَسْ فَقُمْتُ إِلَى مَهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِأَسْفَلِهِ حَتَّى لُكُسِرَتْ ۖ

۲۱۱۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِدْلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ لَا بُعْثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ ۖ

۲۱۱۸- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ ۖ

۲۱۱۹- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَبَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حَلَفٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: وَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَتْ أُمَّتُهُ بِمَا يَكُونُ مِنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِذَا غَابَتْ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَتْ أُمَّتُهُ بِمَا يَكُونُ مِنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

۲۱۲۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا وَآمَرَ

صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے اُن لوگوں سے فرمایا جنہوں نے داخل ہونے کا ارادہ کیا تھا کہ اگر تم اُس کے اندر داخل ہو جاتے تو قیامت تک اُسی کے اندر رہتے اور دوسرے حضرات سے فرمایا کہ معصیت کے کاموں میں حکم نہیں ماننا جاتا بلکہ اطاعت تو نیک کاموں پر ہے۔

نہیر بن حرب، یعقوب بن ابی ابراہیم، ان کے والد ماجد صالح، ابی شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ دونوں حضرات نے بتایا کہ دو آدمی جھگڑتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔

ابن شہاب بن سعد کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ میرا قبصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کر دیجئے پھر اُس کا مخالف کھڑا ہو کر عرض پرداز ہوا۔ یا رسول اللہ اس نے سچ کہا، اس کا قبصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کر دیجئے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت مرحمت فرمائیے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ بیان کرو۔ اُس نے کہا کہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرنا تھا اُس نے اس کی بیوی کے ساتھ بدکاری کی۔ پس مجھے بنایا گیا کہ تیرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا چنانچہ میں نے سو بکریاں اور ایک اونٹنی اس کا فدیہ ادا کر دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ عورت کو سنگسار کیا جائے گا اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلا وطن ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق ہی قبصلہ کروں گا۔ اونٹنی اور بکریاں تمہیں واپس دی جائیں گی اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے گا اور اُسے انیس یا تین سو کوڑے ایک فرد سے کم صحیح اس کوڑے کے پاس جانا اگر

عَلَيْهِمْ رَجُلًا وَقَدْ نَارًا وَقَالَ: ادْخُلُوهَا فَارْأَوْا اَنْ يَدْخُلُوهَا، وَقَالَ اخْرُوجُوا نَحْنُ اَفْذَرُ نَامِتُمْ مَا فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِينَ ارَادُوا اَنْ يَدْخُلُوهَا: كَوْنُوا لَمْ يَدْخُلُوا فِيهَا اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَقَالَ لِلْآخَرِينَ: كَطَاعَةٍ فِي مَعْصِيَةٍ لَنَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ ۝ ۲۱۲۱- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ اخْبَرَاهُ اَنَّ رَجُلَيْنِ تَخْتَصِمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۱۲۲- حَدَّثَنَا ابُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ عُتْبَةَ بْنُ مَسْعُودٍ اَنَّ اَبَاهُ زَيْدَ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَعْرَابِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْضِ لِي بِكِتَابِ اللَّهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ: صِدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَابْنُ لِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ، فَقَالَ اِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلٰی هَذَا. وَالْعَسِيفُ الْكَجِيرُ فَذَنِي بَامْرَاتِهِ فَاخْبَرُونِي اَنَّ عَلِيَّ ابْنِي الرَّجْمُ فَاَفْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمَا تَوْمَنُ الْغَنِيمَ وَوَلِيْدَةً، ثُمَّ سَأَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاخْبَرُونِي اَنَّ عَلِيَّ اِمْرَاَتِ الرَّجْمِ وَانَّمَا عَلِيَّ ابْنِي جَنْدًا مِائَةً وَتَعْرِيبُ عَامٍ، فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا قُضِيَتْ بَيْنَكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ اَمَّا الْوَلِيْدَةُ وَالْغَنَمُ فَدَرَدُوهَا مَا ابْنُكَ فَعَلَيْكَ جَنْدًا مِائَةً وَتَعْرِيبُ عَامٍ، وَامَّا اَنْتَ يَا اَنَيْسُ لِرَجُلٍ مِنْ اَسْمٍ. فَاَعْدُ عَلٰی امْرَاةٍ هَذَا فَاِنْ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَخَدَا عَلَيْهِمَا اَنَيْسُ فَاَعْتَرَفَتْ

وہ اعتراض کرے تو اسے سنا کر دینا چنانچہ صبح حضرت انسؓ کی خدمت میں
حضور نے دشمن کی خبر لانے کے لئے اکیلے
حضرت زبیرؓ کو بھیجا۔

محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا بخندق کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے لوگوں کو پکارا تو حضرت زبیرؓ نے جواب دیا، پھر انہیں پکارا تو
حضرت زبیرؓ نے جواب دیا، پھر پکارا تو حضرت زبیرؓ نے جواب دیا چنانچہ
ارشاد فرمایا کہ ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیرؓ ہے۔
سفیان راوی کا بیان ہے کہ میں نے اسے ابی المنکدر سے یاد کیا
ہے اور ان سے ایوبؓ نے کہا، آپ ان سے حضرت جابرؓ کی حدیث
بیان کرتے ہیں کیونکہ آپ کا حضرت جابرؓ سے روایت کرنا لوگوں کو پسند ہے
پھر اسی مجلس میں فرمایا کہ میں نے حضرت جابرؓ سے سنا اس کے بعد
کئی حدیثیں بیان کرتے ہوئے یہی فرمایا کہ میں نے حضرت جابرؓ سے
سنا، میں نے سفیانؓ سے کہا کہ ثوریؓ تو فرماتے ہیں کہ وہ قریظہ کا
دن تھا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے خندق کے روز کا لفظ اسی طرح
یاد کیا ہے جیسے تم بیٹھے ہو۔ سفیانؓ نے مسکراتے ہوئے کہا کہ
یہ دونوں ایک ہی بات ہیں۔

داخلے کی اجازت دینے سے خبر واحد کا جواب ہے
اسے ایمان والوں نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہونا جب تک اجازت نہ
ملے (سورۃ الاحزاب، آیت ۵۳)۔

ابو عثمان نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے
اور مجھے دروازے کی حفاظت کرنے کا حکم فرمایا۔ پھر ایک آدمی آیا
اور اس نے اجازت مانگی۔ فرمایا کہ اسے اجازت دو اور بخت کی بشارت
دے دو دیکھا تو وہ حضرت ابو بکرؓ تھے پھر حضرت عمرؓ آئے تو فرمایا کہ
اسے اجازت دو اور بخت کی بشارت دے دو پھر حضرت عثمانؓ آئے تو فرمایا
کہ اسے اجازت دو اور بخت کی بشارت دے دو۔

حضرت ابی مباس کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہم
نے فرمایا جب میں حاضر باد گاہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

فَرَجَّهَا ۖ
بَاب ۱۱۹۹ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزُّبَيْرَ طَلِيعَةً وَحَدَّثَنَا
۲۱۲۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ
بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: تَدَا بَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرَ ثُمَّ تَدَا بِهِمْ
فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ تَدَا بِهِمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ
فَقَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيُّ النَّبِيِّ قَالَ
سُفْيَانُ حَفِظْتُهُ مِنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَقَالَ لَهُ
أَيُّوبُ يَا أَبَا بَكْرٍ حَدَّثْتَهُمْ عَنْ جَابِرٍ فَإِنَّ الْقَدِيمَ
يُعْجِبُهُمْ أَنْ يُحَدِّثَهُمْ عَنْ جَابِرٍ فَقَالَ فِي ذَلِكَ
الْمَجْلِسِ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقْرَأُ بَيْنَ أَحَادِيثِ
سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ الثَّوْرِيَّ يَقُولُ
يَوْمَ قَدِيزَةَ، فَقَالَ كَذَا حَفِظْتُهُ كَمَا أَنْتَ
حَالِسٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ. قَالَ سُفْيَانُ هَذَا يَوْمٌ وَاحِدٌ
وَتَسَمَّيْتُ سُفْيَانُ ۖ

بَاب ۱۲۰ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: لَا تَدْخُلُوا
مَبْنُوتِ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ. فَإِذَا أُذِنَ
لَكُمْ وَاحِدًا جَا زًا ۖ

۲۱۲۴ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَمَا فِي
يَحْفَظُ الْبَابَ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ: أَتُذِنُ
لَهُ وَبَشِيرُهُ بِالْجَنَّةِ، فَخَذَّ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ
فَقَالَ: أَتُذِنُ لَهُ وَبَشِيرُهُ بِالْجَنَّةِ، ثُمَّ جَاءَ
عُمَرَانُ فَقَالَ: أَتُذِنُ لَهُ وَبَشِيرُهُ بِالْجَنَّةِ ۖ

۲۱۲۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَاثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

وسلم اپنے بالا خانے میں تشریف فرما تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حبشی غلام سیر بھی کے نیچے کھڑا تھا۔ میں نے کہا، یہ عرض کرو کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوا ہے۔ پس آپ نے مجھے اجازت مرحمت فرمادی۔

حضور امراء اور قاصدوں کو یکے بعد دیگرے بھیجا کرتے تھے۔

ابن عباس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وحید مکی کو گرامی نامہ دے کر حاکم بصرہ کے پاس بھیجا کہ اسے قیصر روم تک پہنچا دیا جائے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقیقہ کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گرامی نامہ کسری کے لئے روانہ فرمایا چنانچہ آپ نے حکم دیا کہ اسے حاکم بحرین تک پہنچا دیا جائے اور حاکم بحرین اسے کسری تک پہنچا دے گا۔ جب کسری نے اسے پڑھا تو پھاڑ ڈالا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خلاف دعا کی کہ وہ بھی پارہ پارہ کر دیئے جائیں۔

یزید بن ابی عبد اللہ نے حضرت سلم بن کواع رضی اللہ عنہ سے

روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسلم کے ایک آدمی سے فرمایا۔ اپنی قوم میں یا لوگوں میں اعلان کرو کہ آج عاشورے کے روز جس نے کچھ کھا لیا ہے وہ باقی دن کا روزہ پورا کرے اور جس نے کچھ نہیں کھایا اسے چاہیے کہ روزہ رکھ لے۔

حضور کا عرب کے وفود کو وصیت کرنا کہ یہ باتیں اپنے بچوں تک پہنچا دیں۔
اس کو مالک بن حورث نے بیان کیا ہے

حَنِينِ سَمِعَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالًا جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ وَعَلَامُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَدَ عَلَى رَأْسِ الدَّارِجَةِ فَقُلْتُ قَدْ هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَذِنَ لِي ۖ

بَابُ ۱۲ مَا كَانَ يَبْعَثُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَمْراءِ وَالرُّسُلِ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُخَيْلَةَ الْكَلْبِيِّ بِكِتَابِهِ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرِ رُومٍ ۖ

۲۱۲۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي شَيْمَاءٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبِيدَةُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى فَأَمَرَ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ يَدْفَعُهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى، فَلَمَّا قَدَا كِسْرَى مَزَقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدْ عَا عَلِيَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمَزُقُوا كُلَّ مَمْزُوقٍ ۖ

۲۱۲۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ إِذْ فِي قَوْمِكَ أَذَى فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ أَنْ مَنْ أَكَلَ فَلْيَنْتَفِ بِقِيَّتِهِ يَوْمَهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُومْ ۖ

بَابُ ۱۳ وَصَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُودُ الْعَرَبِ أَنْ يُبَلِّغُوا مَنْ دَرَأَهُمْ قَالَهُ مَالِكُ بْنُ الْحَوِيثِ ۖ

ابو حمزہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما انہیں اپنے تخت پر بٹھایا کرتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب عبدالقیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو فرمایا یہ کن کا وفد ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ یحییٰ بن کلاب کا وفد اور قوم کو خوش آمدید یہ درگاہوں میں نہ مرسا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر آباد ہیں۔ پس ہمیں ایسی باتوں کا حکم فرمائیے جن سے ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور جو ہمارے پیچھے ہیں انہیں بھی بتا دیں۔ پھر انہوں نے بیٹے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے انہیں چار چیزوں سے منع کیا اور چار باتوں کا حکم فرمایا یعنی اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا۔ فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ اللہ پر ایمان لانا کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اس بات کی گواہی دینا کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور میرے خیال میں یہ بھی کہ رمضان شریف کے روزے رکھنا اور مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرنا اور انہیں کدو کے توبے سبز لاکھی برتن، مال کے برتن اور کھو دی ہوئی لکڑی کے برتنوں سے منع فرمایا اور کہیں انفقیر کی جگہ المفقیر کا لفظ آیا ہے اور فرمایا کہ یہ باتیں اپنے ان لوگوں تک بھی پہنچا دینا جو تمہارے پیچھے ہیں۔

ایک عورت کا خبر دینا۔

توبہ العنبری کا بیان ہے کہ مجھ سے شعبی نے کہا۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ امام حسن بصری اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کرتے ہیں؟ کہا کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تقریباً دو یا تیرھ سال بیٹھتا رہا ہوں۔ پس میں نے انہیں اس حدیث کے سوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع روایت کرتے ہوئے نہیں سنا۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب بارگاہ رسالت میں حاضر تھے جن کے درمیان حضرت سعد بن ابی وقاص بھی تھے۔ پس وہ گوشت کھاتے دسے ہی تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے کسی ایک نے آواز دی کہ یہ گوہ کا گوشت ہے تو وہ رک گئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۲۱۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا النَّصْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَبْرَةَ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُقْعِدُنِي عَلَى سُرِيرِهِ فَقَالَ إِنَّ وَقْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا اتَّوَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْوَقْدِ؟ قَالُوا رِبِيعَةٌ، قَالَ: مَرَحَبًا بِالْوَقْدِ وَالْقَوْمِ غَيْرَ خَذَائٍ وَلَا نَدَاهِي. قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كِفَارٌ مُضَرٌّ فَمُرْنَا بِأَهْلِ نَدَاخِلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَنُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا فَسَأَلُوا عَنْ الْأَشْرِكَةِ فَزَهَّاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ وَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ، قَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ؟ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَلَا قَامَ الصَّلَاةَ وَرَأَيْتُ أَمْرَ الزَّكَاةِ، وَأَقْلَبْتُ فِيهِ حَتَّى أَمَرَ بِرَمَضَانَ، وَتَوَلَّوْا مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمْسَ وَزَهَّاهُمْ عَنِ الدِّبَاغِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمَذْقَةِ وَالنَّقِيرِ وَرُبَّمَا قَالَ النُّقَيْرُ قَالَ أَحْفَظُوهُنَّ وَابْلَغُوهُنَّ مَنْ وَرَاءَكُمْ.

باب ۱۲ خبر المداۃ الواحدة

۲۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيَّ قَالَ قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ أَرَأَيْتَ حَدِيثَ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ وَقَاعَدَاتُ ابْنِ عَمْرٍ قَرِيبًا مِنْ سَنَتَيْنِ أَدَسْنَاهُ وَنُصِفَتْ فَلَوْ أَسْمَعُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا؟ قَالَ كَانَ نَاسٌ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ سَعْدٌ فَذَهَبُوا يَا كَعْلُونَ مِنْ كَحْمٍ فَنَادَتْهُمْ امْرَأَةٌ مِنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ نَحَرُ صَبَتْ، فَأَمْسَكُوا فَقَالَ

کھاؤ یا تناؤں کرو کیونکہ یہ تو حلال ہے یا یہ فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے، لہذا کو اس بات میں شک ہے، لیکن میں اسے نہیں کھایا کرتا۔

کتاب وسنت کو مضبوطی سے پکڑنا۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
قیس بن سلم نے طارق بن شہاب سے روایت کی ہے کہ یہودیوں سے ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اے امیر المؤمنین! اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کا بل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور اسلام کو تمہارے لئے دین پسند کیا (سورہ مائدہ، آیت ۲) تو ضرور ہم اسے عید کا دن بنا لیتے۔ پس حضرت عمر نے فرمایا کہ میں ابھی طرح جانتا ہوں کہ یہ آیت کس روز نازل ہوئی تھی۔ یہ عرفہ کے روز جمعۃ المبارک کو نازل ہوئی تھی۔ اسے سفیان نے مسعر سے، مسعر نے قیس سے اور قیس نے طارق بن شہاب سے سنا۔ رضی اللہ عنہم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا جس صحیح کو مسلمانوں نے حضرت ابوبکر سے بیعت کی۔ وہ حضرت ابوبکر صدیق سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بیٹھے اور فرمایا۔ اے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اُس چیز کے ذریعے خاص فرمایا جو تمہارے پاس ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو راستہ دکھایا۔

عمرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سینے کے ساتھ چمٹایا اور کہا۔ اے اللہ! اس کو قرآن کریم

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّمُوا أَوْ اطْعَمُوا فَإِنَّهُ حَلَالٌ أَوْ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ شَكٌّ فِيهِ وَنِكَتُهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي ۝

کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة!

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
۲۱۳۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَسْعُودٍ وَغَيْرِهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مَسْلَمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ لِعُمَرَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ تَوَانَّ عَلَيْنَا نَذْلُكَ هَذِهِ الْآيَةُ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا لَأَتَّخِذَنَّ مِنْكُمْ دِينَ الْيَوْمَ عِيْدًا، فَقَالَ عُمَرُ فِي لَأَكْعَمُ أَيْ يَوْمَ نَذَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ، نَذَلْتُ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ سَمِعَ سُفْيَانُ مِنْ مَسْعُودٍ وَمَسْعُودٍ قَيْسًا، وَقَيْسٌ طَارِقًا ۝
۲۱۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ بَنُو مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ الْغَدَّاحِينَ بَايَعَ الْمُسْلِمُونَ أَبَا بَكْرٍ وَاسْتَوَى عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشَرُّقًا قَبْلَ ابْنِ بَكْرٍ فَقَالَ: إِنَّمَا بَعَثَ فَاخْتَارَ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي عِنْدَهُ عَلَى الَّذِي عِنْدَكُمْ، وَهَذَا الْكِتَابُ الَّذِي هَدَى اللَّهُ بِهِ رَسُولَكُمْ فَخُذُوا بِهِ تَهْتَدُوا وَإِنَّمَا هَدَى اللَّهُ بِهِ رَسُولَهُ ۝
۲۱۳۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَمَّرَنِي إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ:

لکھا دے۔

ابو المنہال کا بیان ہے کہ انہوں نے سنا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسلام اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے غنی کر دیا یا مال مال کر دیا ہے۔

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبد الملک بن مروان سے بیعت کرتے ہوئے اس کے لئے خط میں لکھا کہ میں اللہ تعالیٰ کے طریقے اور اس کے رسول کی سنت کے مطابق بساط بھر آپ کی بات سننے اور ماننے کا اقرار کرتا ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ مجھے جو امع الکلم کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا ہے۔

سید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے جامع کلمات کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا ہے، اربع کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور میں سویا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو چلے گئے اور تم ان خزانوں کو نصرت میں لا رہے ہو یا ان سے فائدہ حاصل کر رہے ہو یا اسی طرح کا کوئی اور لفظ ارشاد فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نبی ایسا نہیں گمراہ جتنے معجزے دیتے گئے ان کے مطابق ہی لوگ اس پر ایمان لائے یا ان کے مطابق ہی بشر اس پر ایمان لائے لیکن مجھے جو معجزہ عطا فرمایا گیا وہ وحی و قرآن کریم ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف فرمائی پس مجھے امید ہے کہ قیامت کے روز میرے پیروکاران سب سے زیادہ ہوں گے۔ سنت رسول کی پیروی کرتا۔ ارشاد ربانی ہے

اللَّهُمَّ عَدِّهِ الْكِتَابُ

۲۱۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفًا أَنَّ أَبَا الْمُنْهَالِ حَدَّثَهُ أَنَّ سَمِيعَ أَبَا بَرْزَةَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُغْنِيكُمْ أَوْ تَعْسَكُمْ بِإِسْلَامٍ وَمِنْ حَقِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۳۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يَبَايَعُهُ وَأَقْرَبُ ذَلِكَ بِالتَّمْعِ وَالطَّاعَةِ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فِيمَا اسْتَطَعْتَ

بَابُ ۱۲۰ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ

۲۱۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرَّغْبِ وَبَدَأَ أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أُتِيْتُ بِسَفَرٍ خَرَّائِنِ الْأَرْضِ فَوَضِعَتْ فِي بَيْدِي - وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَتَدَا خَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَامَ تَلَخَّثُوا نَهَا أَوْ تَرَعُّثُوا نَهَا أَوْ كَلِمَةً تَشَبَّهَهَا

۲۱۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٍّ إِلَّا أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مَحَلُّهُ أَوْ مِنْ أَوْامِنْ عَلَيْهِ، الْبَشَرُ وَتَمَّا كَانَ الْغَدَى أَوْ بَدَأَتْ وَحْيًا أَوْ حَاةَ اللَّهُ إِلَى فَا مَجُوزًا آتَى أَكْثَرَهُمْ تَابَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

بَابُ ۱۲۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی
وَاَجْعَلْنَا لِمَنْتَقِيْنَ اِمَامًا - قَالَ اَيُّمَّةٌ
نَّقْتَدِيْ بِمَنْ قَبْلَنَا وَنَقْتَدِيْ بِمَا مَنَّ
بَعْدَنَا. وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ: ثَلَاثٌ اَحَبُّنَّ
لِنَفْسِيْ وَلَا خَوْفِيْ: هَذِهِ السُّنَّةُ اَنْ
يَتَّبَعَكُمْ مَوْهَا وَيَسْأَلُوا عَنْهَا، وَالْقُرْآنُ اَنْ
يَتَفَهَّمُوْهُ وَيَسْأَلُوا عَنْهُ، وَيَدْعُوا النَّاسَ
اِلَا مِنْ خَيْرٍ.

۲۱۳۷- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ
اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ: جَلَسْتُ اِلَى شَيْبَةَ فِيْ هَذَا
الْمَسْجِدِ قَالَ جَلَسَ اِلَى عُمَرُو بْنِ عَبَّاسٍ هَذَا
فَقَالَ: هَمَمْتُ اَنْ كَا اَدْعُ فِيْهَا صُغْرَاءَ وَكَأ
بِضَاعٍ اَلَا قَسَمْتُهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ، قُلْتُ مَا
اَنْتَ بِفَاعِلٍ، قَالَ يَحَى؟ قُلْتُ لَمْ يَفْعَلْهُ
صَاحِبُكَ قَالَ: هَذَا الْمُرَانُ يُقْتَدَى بِمَا
۲۱۳۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا
سَفْيَانٌ قَالَ سَأَلْتُ الْاَعْمَشَ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ
بْنِ قَهْبٍ سَمِعْتُ حَدِيْقَةَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ الْكَمَانَةَ
نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ

وَفَذَلَ الْقُرْآنُ فَقَرَأَ الْقُرْآنَ وَفَلِمَا مِنَ السُّنَّةِ
۲۱۳۹- حَدَّثَنَا اَدَمُ بْنُ اَبِيْ اَيَّاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
اَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مُرَّةٍ سَمِعْتُ مُرَّةَ الرَّهْمَانِيَّ يَقُوْلُ
قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اِنَّ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَ
اَحْسَنُ الْحَدِيْثِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَشَرُُّ الْاُمُوْرِ مَخْذَلَاتُهَا وَلَا اَنْ مَا تُوْعَدُوْنَ لَا يَت
وَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ

۲۱۴۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ حَدَّثَنَا

”اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا“ (سورۃ الفرقان آیت ۴۴)
فرمایا کہ ہم سے پہلے ہمارے امام ہیں جن کی ہم اقتدا کرتے ہیں
اور بعد والے ہماری اقتدا کریں گے۔ ابن عون کا قول ہے کہ تین
چیزیں ہیں اپنے لیے اور اپنے بھائی کے لیے پسند کرتا ہوں
ایک اس سنت کو سیکھیں اور اس کے متعلق معلومات
حاصل کریں۔ دوسرا قرآن کریم کہ اس کو سمجھیں اور اس
کے متعلق پوچھیں۔ تیسرے بھائی کے سوالگوں سے کنالاش
رہیں۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ میں شیبہ کے پاس اسی مسجد
رخانہ کعبہ میں بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے کہا کہ اسی تمہارے
بیٹھے کی جگہ پر میرے پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے
تھے تو انہوں نے فرمایا۔ میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ ذرا بھی
سونا اور چاندی نہ چھوڑوں مگر اسے مسلمانوں میں تقسیم کر دوں
میں نے کہا کہ آپ ایسا کرنے والے نہیں ہیں۔ انہوں نے
کہا کہ کیوں نہیں؟ میں نے کہا چونکہ آپ کے دونوں پیشواؤں
نے ایسا نہیں کیا۔ فرمایا کہ وہ تو ایسے حضرات تھے جن کی ہر وی کی جاتی

زید بن وہب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حذیفہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے بیان فرمایا۔ امانت آسمان سے
لوگوں کے دلوں کی تہ میں نازل فرمائی گئی اور قرآن کریم نازل
ہوا۔ پس قرآن کریم پڑھو اور سنت کا علم حاصل کرو۔

مرہ ہمدانی کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سب سے اچھا کلام اللہ کی کتاب
ہے اور سب سے اچھی رہنمائی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی رہنمائی ہے اور برے کام دین میں ایجادات
میں اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا وہ پورا ہو کر رہے گا اور
تم عاجز کر دینے والے نہیں ہو۔

عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ اور حضرت زبید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا میں تمہارے درمیان ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کریں گا عطاء بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری ساری امت جنت میں داخل ہوگی مگر جس نے انکار کیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! انکار کون کرے گا؟ فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

سعد بن عباد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کچھ فرشتے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جبکہ آپ سوئے ہوئے تھے ان میں ایک نے کہا کہ یہ تو سوئے ہوئے ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ ان کی آنکھ سوتی اور دل جاگتا رہتا ہے۔ پس انہوں نے کہا کہ آپ کے ان صاحب کی مثال ہے لہذا وہ مثال بیان کرو۔ ایک نے کہا کہ وہ تو سوئے ہوئے ہیں دوسرے نے کہا کہ آنکھ سوتی اور دل بیدار رہتا ہے۔ پس انہوں نے کہا کہ ان کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس نے ایک گھربنایا اور اس میں دسترخوان بچھایا اور بلانے والے کو بھیجا۔ پس جس نے دعوت قبول کر لی وہ گھر میں داخل ہوا اور دسترخوان سے کھانا کھایا اور جس نے دعوت قبول نہ کی وہ نہ گھر میں داخل ہوا اور نہ دسترخوان سے کھانا کھا سکا۔ ایک نے ان میں سے کہا کہ اس کا مطلب بیان کیجیے تاکہ ہات سمجھ میں آجائے چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا کہ یہ تو سوئے ہوئے ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ آنکھ سوتی ہے دل بیدار رہتا ہے۔ پس انہوں نے کہا کہ گھر سے مراد جنت ہے۔ بلانے والے سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراد ہیں۔ پس جس نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔

الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْأَقْصَيْنِ بَيْنَكُمَا يَكْتَابُ اللَّهُ ۖ ۲۱۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُكَيْهٌ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكُلُ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَفَى فَأَنُؤَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ۖ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَفَى ۖ ۲۱۴۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَتَّانٍ قَاتَنِي عَلَيْهِ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ حَدَّثَنَا أَوْسَمُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبُ يَقْظَانُ فَقَالُوا إِنَّ لَصَاحِبِكُمْ هَذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوا لَهُ مَثَلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبُ يَقْظَانُ فَقَالُوا مَثَلَهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا وَجَعَلَ فِيهَا مَادَّةً وَبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَكَانَ أَكَلَ مِنَ الْمَادَّةِ وَمَنْ تَوَخَّجِبَ الدَّاعِيَ كَتَمَ يَدُخِلُ الدَّارَ وَلَوْ يَأْكُلُ مِنَ الْمَادَّةِ، فَقَالُوا لِتَوَهَّالَهُ يَفْقَهُهَا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبُ يَقْظَانُ، فَقَالُوا إِنَّ الدَّاعِيَ الْجَنَّةُ وَالِدَّاعِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ النَّاسِ تَابِعَةٌ قَتِيبَةٌ عَنْ كَيْفٍ عَنْ خَالِدِ

کی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اچھے اور بُرے لوگوں میں فرق کرنے والے ہیں۔ اسی طرح قتیبہ لیث، خالد سعید بن ابوالہلال نے حضرت جابر رضی اللہ عنہم تمام کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اسے قرآن کریم کا علم حاصل کرنے والا سیدھے راستے پر چلو تو تم لوگوں سے بہت زیادہ سبقت لے جاؤ گے اور اگر دائیں یا بائیں جانب جھکے تو بہت زیادہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک میری مثال اور اس کی جس کے ساتھ مجھے مبعوث فرمایا گیا ہے اس شخص جیسی مثال ہے جس نے اپنی قوم کے پاس اگر کہا۔ اے قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے ایک فوج دیکھی ہے میں تمہیں واضح طور پر اس سے ڈرانے والا ہوں لہذا اپنے آپ کو بچاؤ چنانچہ اس کی قوم سے ایک جماعت نے اس کی بات مانی۔ لہذا راتوں رات نکل کر پناہ گاہ میں جا چھپے اور بچ گئے جبکہ ایک جماعت نے اسے جھٹلایا اور صبح تمسک اپنے مقامات پر ہی رہے۔ منہ اندھیرے لشکر نے ان پر حملہ کر دیا پس انہیں ہلاک کر کے غارت گری کا بازار گرم کیا۔ پس یہ مثال ہے اس کی جس نے میری اطاعت کی اور جو میں نے کفر کیا انہوں نے میری کفر کی اور میرے عیب اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی اور آپ کے بعد حضرت ابو بکر کو خلیفہ

بنایا گیا اور کچھ لوگ عرب سے کافر ہو گئے تو حضرت عمر نے حضرت ابو بکر سے کہا۔ آپ ان لوگوں سے کیسے کریں گے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے ٹرتا رہوں یہاں تک کہ وہ کہیں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ لہذا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس نے اپنے مال اور اپنی جان کو مجھ سے بچا لیا مگر حق کے ساتھ اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ نے لینا ہے۔ حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ان سے ٹرتا رہوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کریں گے کیونکہ زکوٰۃ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ جَابِرٍ خَدِجٍ عَيْنًا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۲۱۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَتَامٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْقُرَآءِ اسْتَقِيمُوا فَقَدْ سَيِّفَتْكُمْ سَبْقًا بَعِيدًا إِنْ أَخَذْتُمْ يَمِينًا وَشِمَاكَ لَقَدْ خَبَلْتُمْ ضَلَاكَ بَعِيدًا:

۲۱۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمُ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بَعِيثِي فَلَا فِي أَنَا الْمَذْيَبُ الْعُرْيَانُ فَالْتَجَاءُ فَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ فَأَذْجُوا فَأَنْطَلَقُوا عَلَى مَهَبِهِمْ فَذَجُّوا وَكَذَّابَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَنَحَهُمْ فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ:

۲۱۴۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَخْلَفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرُوا مِنْ كُفْرٍ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ: عُمَرُ بْنُ الْكَافِرِ كَيْفَ تَقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقْرَءُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحَسَابُهُ عَلَى اللَّهِ، فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا قَاتِلَ مَنْ فَتَرَنِي بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَتَّى الْمَالِ

وَاللّٰهُ لَوِ مَنَعُوْنِيْ عَقَالًا لَّكَانُوْا يُوَدُّوْنَكَ اِلٰى
رَسُوْلِيْ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتْلَهُمْ عَلٰى
مَنْبِعِهِ . فَقَالَ عُمَرُوْا اللّٰهُ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَّآيْتُ اللّٰهَ
قَدْ شَرَحَ صَدْرِيْ بِكَرِّ لِقَعْنَالِ فَحَرَقْتُ اَنْتَ
الْحَقُّ . قَالَ ابْنُ بَكِيْرٍ وَعَبَدَ اللّٰهُ عَنِ الْكَيْثِ
عِنَا قًا وَهُوَ اَصْحَرُ :

۲۱۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَمَاعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ
بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَدِمَ عُبَيْدُ بْنُ حِصْنٍ
بْنُ حَدَّادٍ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَخِيْهِ الْحَرِّ
بْنِ قَيْسٍ بْنِ حِصْنٍ وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الْاَوَّلِيْنَ
يُدْنِيْنَهُمْ عُمَرُوْكَا وَكَانَ النَّفَرُ اَمْرًا مُّغْتَابًا بِجُلِيْسٍ عُمَرُوْ
مُشَاوَرَتِهِ كَمَا هُوَ كَانُوْا اَوْ شَبَابًا ، فَقَالَ عُبَيْدُ
لَا بِنَ اَخِيْهِ يَا ابْنَ اَخِيْ هَلْ لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هَذَا
الْاَمِيْرِ فَتَسْتَأْذِنَ لِيْ عَلَيْهِ ؟ قَالَ سَأَسْتَأْذِنُ لَكَ
عَلَيْهِ ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاسْتَأْذِنَ لِعُبَيْدَتِهِ فَلَمَّا
دَخَلَ قَالَ يَا ابْنَ الْخَطَايَا وَاللّٰهُ مَا تُعْطِيْنَا الْبَعْدَ
وَمَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ ، فَغَضِبَ عُمَرُوْ حَتّٰى
كَمْ يَأْتِ بِقَعْرِهِ ، فَقَالَ الْحَرُّ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
رَبَّنَا اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ لِيْنِيْتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ
وَإِنَّ هَٰذَا مِنْ الْجَاهِلِيْنَ فَوَاللّٰهِ مَا جَاوَزَهَا
عُمَرُوْ حَتّٰى تَلَاهَا عَلَيْهِ ، وَكَانَ وَقَافًا عِنْدَ
كِتَابِ اللّٰهِ :

۲۱۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ مَرْثِيَّتِ
الْمُنْذِرَةِ عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ ابْنِ بَكْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
أَنَّهَا قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ حِينَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ

مال کا حق ہے خدا کی قسم اگر انہوں نے جانور باندھنے کی رسی
دینے سے بھی انکار کیا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیا
کرتے تھے تو اس انکار پر میں ان سے سرور لڑوں گا۔ حضرت عمر
کا بیان ہے کہ خدا کی قسم میں نے تو یہی دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت
ابوبکر کا سینہ جہاد کے لیے کھول دیا ہے پس میں نے جان لیا کہ وہ حق پر
ہیں۔ ابن بکر عبد اللہ امیت نے عناق کہا اور میں زیادہ صحیح ہے۔

عبداللہ بن عبد اللہ بن غلبہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ عیدین میں حسن
بن حذافہ بن بدر آئے اور اپنے بھتیجے عمر بن لیس بن حسن کے
پاس ٹھہرے یہ حضرت عمر کے قریب تھے کیونکہ قاری حضرات
حضرت عمر کے ہم مجلس ہوا کرتے تھے اور ان کے مشیر بھی یہی
ہوتے تھے خواہ وہ بوڑھے ہوں یا جوان۔ پس عیدین نے اپنے
بھتیجے سے کہا۔ اے بھتیجے! کیا تمہیں اس امیر کی بارگاہ تک
رسائی ہے؟ اگر ایسا ہے تو مجھے باریابی کی اجازت لے دو
انہوں نے کہا کہ عنقریب میں آپ کو اجازت لے دوں گا۔
حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ عیدین کے لیے اجازت حاصل
کر لی گئی۔ جب وہ اندر داخل ہوئے تو کہا۔ اے ابن خطاب
نہ آپ ہیں مال دیتے ہیں اور نہ ہمارے درمیان انصاف ہے
فیصلہ کرتے ہیں۔ پس حضرت عمر کو غصہ آگیا اور ارادہ کیا کہ
ان پر ٹوٹ پڑیں مگر نہ کرنے کہا۔ اے امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ
نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا اے محبوب ہمارا کتنا

اقتدار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو
رسولہ الاعراف، آیت ۱۹۹، اور بیشک یہ جاہلوں سے ہیں پس
خدا کی قسم جب یہ آیت تلاوت کی گئی تو حضرت عمر نے اس کے حکم سے
دراستجاوڑ نہ کیا اور وہ اللہ کی کتاب کے سامنے بہت زیادہ رگ جائز تھے

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بنت ابوبکر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ میں حضرت عائشہ کے پاس آئی جبکہ
سورج کو گھن لگا ہوا تھا۔ لوگ نماز پڑھ رہے تھے اور وہ بھی کھڑی ہو کر
نماز پڑھ رہی تھیں پس انہوں نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ پس

انہوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ سبھی! ایش میں نے پوچھا کہ کیا کوئی نشانی ہے انہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہو گئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا کہ کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے نہیں دیکھی تھی مگر اسے اس مقام پر دیکھ لیا یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو بھی اور میری طرف وحی فرمائی گئی ہے کہ قبروں میں تمہارا امتحان ہو گا جو ربّال کے فتنے کے لگ بھگ سخت ہو گا پس جو مومن یا مسلمان ہو گا مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے ان میں سے کونسا لفظ فرمایا وہ کہے گا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ہمارے پاس واضح نشانیاں لے کر آئے ہیں ہم نے ان کی بات مان اور ان پر ایمان لائے۔ پس اس سے کہا جائے گا کہ آرام کی نیند سو جا ہمیں معلوم تھا کہ تو یقین رکھنے والا ہے اور جو منافق یا شک رکھنے والا ہو گا مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے ان میں سے کونسا لفظ فرمایا وہ کہے گا کہ میں کچھ نہیں جانتا۔ میں نے لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنا تھا تو میں نے بھی وہی کہہ دیا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس وقت تک چھوڑے رہو جب تک میں تمہیں چھوڑے رہوں کیونکہ تم سے پہلے لوگ زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کے باعث ہی ہلاک ہوئے پس عجب میں تمہیں کسی بات سے روکوں لوگوں سے اجتناب کرو اور جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو بسا اظہر اس کی تعمیل کرو۔

کثرت سوال اور یہاں تک تکلف ناپسندیدہ ہے۔ ارشاد بانی ہے۔ اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں (سورۃ المائدہ، آیت ۱۰)

عامر بن سعد بن ابی وقاص نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمانوں میں سب سے بڑا مجرم وہ ہے جس نے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا جو حرام نہیں کی گئی تھی لیکن ان کے سوال کرنے کے باعث حرام کر دی گئی۔

وَالنَّاسُ بَيَّامٌ وَهِيَ لَأَمِيمَةٌ تُصَدِّقُ فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَاسْتَأْذَنْتُ بَيْنَهُمَا نَحْوًا لِّلنَّاسِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ، فَقُلْتُ آيَةً؛ قَالَتْ بَرَأُوهَا إِنَّ نَعَمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللَّهَ وَاتَّخَذَ عَلَيْهِ شَمًّا قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَرَهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي حَتَّى الْبَحْثَةِ وَالنَّارِ وَأَوْحَى إِلَيَّ أَنْكُمْ تَقْتَتُونَ فِي الْقُبُورِ فَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوَّاهُ السَّلَامِ لَا أَدْرِي أَيْ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ يَقُولُ مُحَمَّدٌ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ فَأَجَبْنَا وَأَمَّا فَيَقَالُ نَحْمُ صَلَاحًا عَلِمْنَا أَنَّكَ مُؤْتِقٌ، وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوْ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِي أَيْ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُ:

۲۱۴۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَعَوْنِي مَا تَدْعِيكُمْ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَسْأَلُ إِيَّاهُ وَاتَّخِذَ لَهُمْ عَلَى أَيْدِيهِمْ قَالًا أَهْلِكُهُمْ عَنْ مَلِكٍ فَأَجْتَنِبُوهُ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأَوْفُوا مَا اسْتَطَعْتُمْ.

باب ۱۲۰۶ مَا يَكُونُ مِنْ كَثَرَةِ السُّؤَالِ وَتَكْلُفٍ مَا لَا يَغْنِيهِ، وَقَوْلُهُ تَعَالَى: لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدَّلَ لَكُمْ تَسْأَلُهُمْ.

۲۱۴۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ أَبِي شَرِيَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ابْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مِمَّنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ ثُمَّ يُحَرِّمُ فَعَرِّمَ مِنْ

أَجَلَ مَسْئَلَتِهِ ۝

۲۱۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا
وَهَبُ بْنُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ
يُحَدِّثُ عَنْ بُسَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَذَ حُجْرَةً فِي
الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا لَيْلًا أَحْتَجَّ أَجْمَعُ إِلَيْهِ نَاسٌ
كُثْرُ قَعْدٍ وَأَصْوَتُهُ كَهَيئَةِ فَطْنُوا أَتَتْ قَدَامَهُ
فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَخَنَّعُ لِيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ
مَا زَالَ بِكُمْ الْكَدْبُ رَأَيْتُمْ مِنْ صَنِيعِكُمْ عَنِّي حَشِيشٌ
أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُتِمَ بِهِ
فَصَلُّوا إِلَيْهَا النَّاسُ فِي بَيْوتِكُمْ فَإِنْ أَفْضَلَ صَلَاةَ
الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ ۝

۲۱۵۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي
عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا أَكْتَرُوا
عَلَيْهِ الْمَسْئَلَةَ غَضِبَ وَقَالَ: سَلُونِي فَقَامَ رَجُلٌ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حَدَّثَنَا
قَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي فَقَالَ أَبُوكَ
سَأَلَهُ مَوْلَى سَيِّبَةَ فَلَمَّا رَأَى عَمْرُؤُ مَا يَبْجُوهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ إِنَّا
نَتُوبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۝

۲۱۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ قَالَ
كُتِبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ أَكْتُبُ إِلَيْكَ مَا سَمِعْتُ
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُتِبَ إِلَيْهِ
إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ
فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ

بسر بن سعید نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں بورے کا ایک حجرہ تیار کیا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چند راتیں اس کے اندر نماز پڑھی یہاں تک کہ آپ کے پاس لوگ جمع ہونے لگے پھر ایک رات لوگوں کو آپ کی آواز نہ آئی تو انہوں نے خیال کیا کہ آپ سو گئے ہیں لہذا ان میں سے بعض حضرات نے کھدکنا شروع کیا تاکہ آپ ان کے پاس تشریف لے آئیں فرمایا کہ جو تم کرتے رہے ہو میں دیکھتا رہا ہوں یہاں تک کہ میں ڈرا کہ کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے اگر تم پر فرض ہو جائے تو تم قیام نہیں کر سکو گے لہذا اسے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ آدمی کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے سوائے فرض نماز کے۔

ابو بردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسی چیزوں کے متعلق پوچھا گیا جو آپ نے ناپسند فرمایا جب لوگوں نے سوالات کی بھرمار کر دی تو آپ کو غصہ آگیا اور فرمایا: جو چاہو پوچھو جو چاہو ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا تیرا باپ مذاق ہے پھر ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تیرا باپ سالم مولیٰ شیبہ ہے حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرے پر غصے کے آثار دیکھے تو عرض گزار ہوئے: ہم اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتے ہیں۔

قناد کا تب کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ نے حضرت مغیرہ کے لیے لکھا کہ مجھے وہ چیز لکھ کر بھیجی جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہو تو انہوں نے لکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد کہا کرتے: یہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اسے اللہ

٢١٥٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَسْنُ بْنُ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَرَجَ حِينَ زَارَعَتِ الشَّمْسُ قَصْدَ الظُّفْرِ فَلَمَّا
سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْيَمْرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ أَنَّ
بَيْنَ يَدَيْهَا أُمُورًا عَظِيمًا ثُمَّ قَالَ : مَنْ أَحَبَّ
أَنْ يُسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ عَنْهُ فَإِنَّهُ لَا
تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِي
مَقَامِي هَذَا ، قَالَ أَسْنُ فَأَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ وَ
أَكْثَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ
سَلُونِي ، فَقَالَ أَسْنُ : فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ
أَيُّنَ مَدْلَحِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّارُ ، فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ مُحَمَّدٍ أَقْبَى فَقَالَ مَنْ أَيُّيَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَبُوكَ
حُذَافِي ، قَالَ ثُمَّ أَكْثَرَانُ يَقُولُ سَلُونِي سَلُونِي ،
فَبَرَكَ عَنْهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ : رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَ
بِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا
قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ
قَالَ عَنْ ذَلِكَ . ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ عُرِجَتْ عَلَيَّ

الْجَنَّةُ وَالنَّارُ اِنْفَافًا فِي عَرْضِ هَذِهِ الْحَائِطِ وَ اَنَا
اُصْلِي فَكَمْ اَرَكَا لِيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ
ف: اس حدیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُس موقع پر دو سوال کیے گئے۔ دونوں سوالوں کی
تہ میں جہانک کر دیکھا جائے تو واضح طور پر نظر آجائے گا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معلومات اور خدا داد علوم کے بارے
میں صحابہ کرام کا نظریہ کیا تھا؟ — پہلا سوال منقہ یا جہنمی ہونے کے بارے میں ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ فیصلہ خدا نے کرنا ہے
اور اس فیصلے کا ظہور قیامت میں ہوگا۔ سائل کے جواب میں آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ اس بات کا فیصلہ تو اللہ تعالیٰ قیامت میں
کرے گا، لہذا مجھے کیا خبر کہ وہ تمہیں جنت میں بھیجے گا یا جہنم میں — بلکہ صاف صاف بتا دیا کہ تیرا ٹھکانا جہنم میں ہے۔ اس سے
صاف معلوم ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس رحمت بھی معلوم تھا کہ کون جنت میں جائے گا اور کون جہنم میں۔ اُن
کے لگا ہوں سے یہ بات پرشیدہ نہیں ہے۔

دوسرا سوال حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا تھا کیونکہ زمانہ جاہلیت میں بعض لوگوں کو شک تھا کہ یہ اپنے
باپ سے پیدا نہیں ہیں۔ انھوں نے موقع دیکھا تو خیال آیا کہ یہ بات آج صاف ہو جانی چاہیے۔ لہذا عرض گزار ہوئے کہ
یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا باپ خدا ہے۔ سبحان اللہ! — غور
کا مقام ہے کہ دنیا میں ہر بچے کے بارے میں حتیٰ علم من اس کی والدہ کو ہوتا ہے کہ اس کا باپ کون ہے؟ قربان جائیں حبیب خدا کی
سجڑنا خدا داد لگا ہوں پر جن سے کسی کا باپ یا میا ہونا بھی نہ کل پرشیدہ تھا اور نہ آج پرشیدہ ہے۔ اسی لیے قرعدنے ذوالمن نے
اپنے محبوب سے فرمایا ہے کہ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا یعنی اے محبوب! تم پر اللہ کا بڑا ہی فضل ہے الحمد للہ۔ طاقت
فقوڑے سے اختلاف کے ساتھ اسی جلد کی حدیث ۲۱۵۱ میں بھی موجود ہے۔

موسى بن انس کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ
یا نبی اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ فلاں
ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اے ایمان والو! ایسی
باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بُری لگیں (سورۃ النور)
آیت ۱۰

عبداللہ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگ برابر پوچھتے رہیں
گے یہاں تک کہ کہیں گے کہ اللہ نے تو سب چیزوں کو پیدا کیا
ہے مگر اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟

علقہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْلَى
رَوَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
بْنِ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ
رَجُلٌ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ فَلَانٌ وَ
نَذَلْتُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ
أَشْيَاءَ آلايَةٍ

۲۱۵۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا
شَيْبَابُهُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ سَأَلْتُ اللَّهَ صَلَّي
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ
حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ بِرَأْسِهِ
خَلَقَ اللَّهُ

۲۱۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْلَى

نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے ایک کھیت کے اندر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہوا تھا اور آپ نے کھجور کی ایک شاخ کا سہارا لیا ہوا تھا تو یہودیوں کی ایک جماعت گزری۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو اور کچھ لوگوں نے کہا کہ ان سے مت پوچھو کیونکہ پوچھ سکتا ہے کہ تمہیں ایسا جواب سننا پڑے جو تمہیں ناپسند ہو۔ پس وہ آپ کے پاس آکھڑے ہوئے اور کہا اے ابوالقاسم! ہمیں روح کے بارے میں بتائیے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ کچھ دیر لیں دیکھتے رہے پس میں نے جان لیا کہ آپ پر وحی ہو رہی ہے پس میں آپ سے پیچھے ہٹ گیا یہاں تک کہ وحی کا فرشتہ اوپر چلا گیا پھر آپ نے فرمایا: اے مجھ پر! تم سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہو حضور کے افعال کی پیروی کرنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی نبویؐ کو لوگوں نے نبی سونے کی انگوٹھیاں نبوا لیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سونے کی انگوٹھی نبویؐ پھر آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا: اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ پس لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

تعمقِ علم میں جھگڑنا، دین میں غلو کرنا اور بدعت ناپسندیدہ ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔ اسے کتاب والو! اپنے دین میں زیادتی نہ کرو اور اللہ پر نہ کہو مگر۔ سچ، (سورۃ النساء، آیت ۷۱)۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وصال کے روز نہ رکھا کرو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ تو روزوں کو ملاتے ہیں۔ فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں میں اس حالت میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھانا پلدا ہے لیکن لوگ اس پر بھی وصال کے روزوں سے نہ رکے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم

حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُرَيْبٍ عَنْ عِلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عِصِيٍّ فَمَرَّ بِنَفِيرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ سَلُوهُ عَنِ الدُّوْحِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ كَا تَسْأَلُوهُ كَا يُسْمِعُكُمْ مَا تَكْذِبُونَ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ حَدِّثْنَا عَنِ الدُّوْحِ فَقَامَ سَاعَةً يَنْظُرُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَتَأَخَّرْتُ عَنْهُ حَتَّى صَغِيَ الدُّوْحُ: شَقَّ قَالَ: وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الدُّوْحِ قُلِ الدُّوْحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي؛

بَابُ الْإِلَاقَةِ بِأَفْعَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛

۲۱۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَفِيَّ اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ وَقَالَ إِنْ لَكِنَّ أَلْبَسَهُ أَبَدًا: فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ؛

بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ وَالتَّنَازُعِ فِي الْعِلْمِ وَالْعُلُوِّ فِي الدِّينِ وَالْإِسْدَاءِ يَقُولُهُ تَعَالَى: يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ؛

۲۱۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَوَاصِلُوا قَالُوا لَكَ تَوَاصِلٌ، قَالَ إِنْ لَسْتُ بِمِثْلِكُمْ إِنْ آيَيْتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيَنِي، فَلَوْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوَصَالِ، قَالَ فَوَاصِلٌ بِهِمُ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ أَوْ لَيْلَتَيْنِ ثُمَّ رَأَوُا الْهَلَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَأَخَّرَ الْهَلَكَ لَزِدْتُمْ، كَالْمُنْكَلِ لَهُمْ ۖ

۲۱۶۰- حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ قَالَ خَطْبَتَا عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَلَى مِنْبَرٍ مِنْ إِجْدٍ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ فِيهِ صَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ يُفَرِّقُ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ فَنَشَرَهَا

فَإِذَا فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ، وَإِذَا فِيهَا الْمَدَائِنُ حَرَّمَ مِنْ غَيْرِ إِلَى كَذَا فَمَنْ أَحَدٌ ثَفِيفٌ بِهَا حَدَّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ

كَأَيُّبِلُ اللَّهِ مِنْهُ صَرَفًا وَلَا عَدَا، وَإِذَا فِيهِ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةً يَسْعَى بِهَا آذَنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَهُ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ

وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ كَأَيُّبِلُ اللَّهِ مِنْهُ صَرَفًا وَلَا عَدَا، وَإِذَا فِيهَا مَنْ وَآلِي قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنٍ مَوْلَاهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ كَأَيُّبِلُ اللَّهِ مِنْهُ صَرَفًا وَلَا عَدَا ۖ

۲۱۶۱- حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا تَرْتَحِصُ وَتَنْزَعُ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ

أَصْنَعَهُ قَوْلَ اللَّهِ إِنِّي أَعْلَمُ خُصْمَهُ بِاللَّهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خُصْمَةً ۖ

۲۱۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ قَالَ: كَادَ

صلى الله تعالى عليه وسلم نے دو دن ملاویسے یا دو راتیں، پھر لوگوں نے چاند دیکھ لیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر چاند کچھ روز اور نظر نہ آتا تو میں زیادہ دن ملاتا جاتا۔ یہ آپ نے انہیں تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا۔

ابراہیم تمہیں نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں اینٹوں کے منبر پر خطبہ دیا اور ان کے پاس ایک تلوار تھی جس کے ساتھ ایک کتابچہ چھپا ہوا تھا۔

چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں ہے مگر اللہ کی کتاب اور یہ کتابچہ۔ پس اسے کھولا تو اس میں دیت کے اوٹوں کی عمروں کا بیان تھا اور یہ کہ مدینہ منورہ

مقام غیر سے فلاں جگہ تک حرم ہے اور یہ کہ جو دین میں نئی بات نکالے اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا کوئی فرض قبول کرے گا اور نہ نفل اور اس میں یہ بھی تھا کہ

مسلمانوں کا پناہ دینا ایک ہے ان کا ادنیٰ آدمی بھی اسے نبھانے کی کوشش کرتا ہے پس جس نے کسی مسلمان کے عہد کو توڑا اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا کوئی فرض قبول کرے گا اور نہ نفل اور اس میں یہ بھی تھا کہ جس نے

اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر کسی قوم سے دوستی کی تو اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا کوئی فرض قبول کرے گا اور نہ نفل۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کام کیا لیکن لوگ اس کے کرتے سے اجتناب ہی کرتے رہے۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے خدا کی حمد بیان کر کے فرمایا۔ لوگوں کا کیا حال ہے؟ اس کام کو کرنے سے احتراز کرتے ہیں جس کو میں کرتا ہوں، حالانکہ خدا کی قسم ان کی نسبت مجھے اللہ کا زیادہ علم ہے اور اس کا دور مجھے ان سے

بہت زیادہ ہے۔

نافع بن عمر کا بیان ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے فرمایا کہ قریب تھا کہ دو بہترین آدمی یعنی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ملاقا ہو

تھا کہ دو بہترین آدمی یعنی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ملاقا ہو

الْخَيْرَانِ اَنْ يَهْلِكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرَةُ قَدِيمَةً عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَدَا بَنِي تَيْمِ
أَشَارَ أَحَدَهُمَا بِالْأَقْرَبِ مِنْ حَاسِبِ الْخَنْظَلِيِّ أَخِي
بَنِي مُجَاشِعٍ وَأَشَارَ الْآخَرُ بغيرِهِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
لِعُمَرَ مَا أَرَدْتَ خِلَافِي فَقَالَ عُمَرُ مَا أَرَادْتُ
خِلَافَكَ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَلَّتْ يَدَاهُ الْكُذِبَانِ أَمَنُوا
لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ لِي قَوْلِهِ عَظِيمٌ قَالَ ابْنُ
أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَ عُمَرُ بَعْدًا وَلَكِنْ
يَذْكُرُ ذَلِكَ عَنْ أَبِيهِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ إِذَا حَدَّثَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ حَدَّثَهُ
كَأَخِي التَّيْرَانِ لَوْ يُسَمِعُهُ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ ۚ

۲۱۹۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَلَكٌ عَنْ
هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَاتِهِ
مُرُوا أَبَا بَكْرٍ بِصَلِّيَ بِالنَّاسِ، قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ
إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسَمِعِ النَّاسُ مِنْ
أَبِكَاءٍ قُمْ عُمَرُ فَلْيُصَلِّ، فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ
فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ لِحَفْصَةَ
قُولِي إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَوْ يُسَمِعِ النَّاسُ
مِنْ أَلِكَاءٍ قُمْ عُمَرُ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَعَلْتُ
حَفْصَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنْ كُنْتُمْ لَا تَنْتَهِونَ صَوَاحِبَ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ
فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ: مَا أَشَاءُ
كُنْتُ لَا أَصِيبُ مِنْكِ خَيْرًا ۚ

۲۱۹۴۔ حَدَّثَنَا إِدْرِمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ
قَالَ: جَاءَ عُمَيْرُ بْنُ عَاصِمٍ بِنِ عَدِيٍّ فَقَالَ
أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَهُ رَأْيَهُ رَجُلًا فَيَقْتُلُهُ

جانتے جبکہ بنی مہم کا وفد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ
میں حاضر ہوا تھا۔ ان میں سے ایک نے اقرع بن حابس بنظری کی
طرف اشارہ کیا جو بنی مجاشع کا بھائی تھا دوسرے نے کسی اور کی
طرف۔ پس حضرت ابو بکر نے حضرت عمر سے کہا کہ آپ نے میری
مخالفت کا ارادہ کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے تو آپ
کی مخالفت کا ارادہ نہیں کیا۔ پس دونوں حضرات کی آوازیں

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اونچی ہو گئیں اس پر
یہ آیت نازل ہوئی۔ ”اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس
غیب بتانے والے رب ہی کی آواز سے (سورہ الحجرات، آیت ۲۱)“

ابن ابی ملیکہ اور ابن زہیر کا بیان ہے کہ اس کے بعد حضرت عمر اور
انہوں نے اپنے نانا جان حضرت ابو بکر کا ذکر نہیں کیا کہ جب وہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی بات کرتے تو اتنی آہستہ آواز سے کہ
عروہ بن زہیر نے حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ اپنی بیماری کے دوران رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”ابو بکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو
نماز پڑھائیں“ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی: ”

حضرت ابو بکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے باعث
لوگ ان کی آواز سن نہیں سکیں گے لہذا حضرت عمر کو حکم فرمایا کہ وہ
نماز پڑھائیں“ آپ نے دوبارہ فرمایا کہ ابو بکر سے کہو وہ لوگوں

کو نماز پڑھائیں حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حفصہ سے
کہا کہ آپ عرض کریں کہ حضرت ابو بکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو
رونے کے سبب لوگ ان کی آواز سن نہیں سکیں گے لہذا حضرت عمر

کے لیے حکم فرمایا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ حضرت حفصہ نے
ایسا ہی کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم حضرت یوسف
کے معاصیوں کی طرح ہو۔ ابو بکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ

زہری کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عومیر نے حضرت عاصم بن عدی کے پاس
آکر کہا۔ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے آدمی کو دیکھے

اور اسے قتل کر دے تو کیا ایسے قصاص میں قتل کر دیں گے؟ اے

عامم! مجھے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھ کر بتائیے
چنانچہ انہوں نے پوچھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا
پوچھنا پسند فرمایا اور فرمایا: حضرت عامم نے واپس جا کر
انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بات کے پوچھنے
کو پسند فرمایا ہے پس حضرت عومیر نے کہا: خدا کی قسم میں تو
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ضرور حاضر ہوں گا
پس یہ حاضر ہوا گاہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عامم کے بعد وحی نازل
فرمادی تھی چنانچہ آپ نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے بارے
میں وحی نازل فرمادی ہے۔ چنانچہ آپ نے دونوں کو بلایا جب وہ آگئے تو
ان سے اعلان کروایا۔ پھر حضرت عومیر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ!
اگر میں اسے اپنے پاس رکھوں تو گریامیں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا تھا
لہذا وہ اس عورت سے جدا ہو گئے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے جدائی کا حکم نہیں فرمایا تھا۔ لہذا اعلان کرنے والوں کے لیے
یہی سنت قرار پائی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ خیال
رکھنا کہ اگر عورت کے ہاں سرخ رنگ کا پست قد اور جھنی جیسا بچہ پیدا
ہو تو میرے خیال میں آدمی نے جھوٹا الزام لگایا ہے اور اگر وہ کالے رنگ کا
ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے مالک بن اوس نصری نے بتایا اور
محمد بن جریر بن مطعم نے مجھ سے اس حدیث کا کچھ حصہ پہلے بیان کر دیا تھا چنانچہ
میں مالک بن اوس کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا تو فرمایا کہ میں
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا پھر ان کا دربان یرقا
آیا اور کہا کہ کیا آپ حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمن، حضرت زبیر اور
حضرت سعد کو اجازت دیتے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ پس وہ اندر داخل
ہوئے پھر انہوں نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ اس نے پھر کہا: کیا آپ
حضرت علی اور حضرت عباس کو آنے کی اجازت دیتے ہیں۔ پس ان
دونوں کو اجازت دے دی گئی۔ حضرت عباس نے کہا کہ اے امیر المؤمنین
میرے اور ظالم کے درمیان فیصلہ فرمادیجیے دونوں نے ایک دوسرے
کے لیے سخت لفظ کہے پس حضرت عثمان کی جماعت اور ان کے ساتھیوں
نے کہا: اے امیر المؤمنین! ان کا فیصلہ کر کے ایک کو دوسرے سے
نجات دلا دیجیے۔ حضرت عمر نے کہا کہ ٹھہریے میں آپ کو خدا کو قسم دے کر

اتَّقُوا لَوْلَا بِهِ سَلُّ لِي يَا عَامِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ وَعَابَ، فَدَجَّحَ عَامِرُ
فَأَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ
السَّأَلَ فَقَالَ عُمَيْرُ وَاللَّهِ لَا يَبِينُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَاءً وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى
الْقُرْآنَ خَلْفَ عَامِرٍ، فَقَالَ لَهُ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيكُمْ
قُرْآنًا فَدَعَا بِهِمْ فَخْتَفَدَمَا فَتَلَا عَمَّا، ثُمَّ قَالَ
عُمَيْرُ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُمْهَا
فَفَارَقَهَا وَلَوْ يَا مُرَاهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَعْبُرُاقَهَا، فَجَرَّتِ السُّنَّةُ فِي الْمَتَلَا عَيْنَيْنِ، وَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْظِرُوْهَا فَإِنْ
جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرُ قَصِيدٍ أَمْثَلُ وَحَرَّةٍ فَلَا أُسْرَاةَ
إِلَّا قَدْ كَذَبَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَمَحْمَرُ أَعَيْنَ ذَا
أَلَيْتَيْنِ فَلَا أَحْسِبُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا
فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى الْأَمْرِ الْمَكْرُوهِ ۝

۲۱۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ شَرَبَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ النَّصْرِيُّ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ بْنِ
مُطْعِمٍ ذَكَرَنِي ذَكَرَ أَتَيْنَ ذَلِكَ، فَدَخَلْتُ عَلَى
مَالِكٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: إِنِّي طَلَقْتُ بَحْثِي أَدْخُلَ عَلَى
عَمْرٍَا كَأَحَابِبِهِ يَدْفَعُ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ
وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ؟ قَالَ
نَعَمْ، فَدَخَلُوا فَسَلَّمُوا وَجَلَسُوا. فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي
عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَادْنُ لِحُمَاهُمَا، قَالَ الْعَبَّاسُ يَا أَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ الظَّالِمِ، لَسْتُ بِتَابٍ
فَقَالَ لِرَهِطِ عُثْمَانَ وَأَصْحَابِهِ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
اقْضِ بَيْنَهُمَا وَارْحِ أَحَدَهُمَا مِنْ الْآخِرِ، فَقَالَ
أَتَيْدُوا أَنَشْكُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي يَأْذِنُ بِهِ تَقْدُمُ السَّمَاءُ

وَأَلَّا رَضَىٰ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُورِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَاقَةً يُثْرِيكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ، قَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذَلِكَ، فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَىٰ عَلِيٍّ وَحَبَّاسٍ فَقَالَ: أُنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ؟ قَالَا نَعَمْ. قَالَ عُمَرُ فَإِنِّي مُخَذِّئُكُمْ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ: إِنَّ اللَّهَ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ يَشْتَرِي بِهِ تَمَّ يَعْطِيهِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ مَا آفَأَهُ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَعْتُمْ الْآيَةَ فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ وَاللَّهِ مَا اخْتَارَهَا دُونَكُمْ وَلَا لِمُسْتَأَثَرٍ بِمَا عَلَيْكُمْ وَقَدْ آعْطَاكُمْ مَوَاهِبَهَا وَبَنَاهَا فِيكُمْ حَتَّىٰ بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفِيقُ عَلَىٰ أَهْلِهِ نَقْفًا سَتِيرَهُمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلُ مَالِ اللَّهِ فَعَمِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ حَيَاتِهِ، أُنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ؟ فَقَالُوا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ: أُنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ؟ قَالَا نَعَمْ، ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَمَّ فَقَبِضَهَا أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَمَّ أَحْمَدٌ. وَأَقْبَلَ عَلَىٰ عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ: تَزْعُمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ فِيهَا كَذَا وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ أَمَّا شِدْكَ تَابِعٌ لِدَحْقِي ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي بَكْرٌ فَقَبِضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمِلُ فِيهَا عَمَلًا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پوچھتا ہوں جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں کہ کیا آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہمارا کوئی وارث نہیں ہم نے جو چھوڑا وہ صدقہ ہے“ اس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ذات مراد لیتے تھے کہ وہ نے کہا کہ واقعی ہی فرمایا ہے پھر حضرت عمر نے حضرت علی اور حضرت عباس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے؟ دونوں نے کہا ہاں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں آپ کے سامنے اس معاملے کی حقیقت بیان کرتا ہوں بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کے مال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خصوصیت عطا فرمائی جو آپ کے سوا کسی دوسرے کو عطا نہیں فرمائی گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جو غنیمت دلائل اللہ نے اپنے رسول کو ان سے تو تم نے نہ ان پر اپنے گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ (سورہ الحشر، آیت ۶) پس یہ خاص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حق تھا پھر خدا کی قسم انہوں نے آپ کے سوا کسی کو نہیں دیا اور نہ آپ پر کسی کو ترجیح دی اور آپ لوگوں کو عطا فرماتے رہے اور آپ کے درمیان بانٹتے رہے یہاں تک کہ اس میں سے یہی مال بچا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی مال سے اپنے اہل و عیال کا سال بھر کا خرچہ چلاتے اور اسی کو کوٹ کر اللہ کے مال کی طرح خرچ کرتے رہتے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زندگی بھر یہی معمول رکھا۔ میں آپ کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ بات آپ کے علم میں ہے؟ سب نے کہا ہاں۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس سے فرمایا: میں آپ دونوں کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ بات آپ کے علم میں ہے؟ دونوں نے کہا ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وفات دی تو حضرت ابو بکر نے کہا کہ میں رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جانشین ہوں چنانچہ انہوں نے اس پر قبضہ کیا اور اسی طرح اسے خرچ کرتے رہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے پھر حضرت علی اور حضرت عباس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اب آپ حضرات کہتے کہ میں کہ ابو بکر ایسے تھے ویسے تھے حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ اس معاملے میں سچے، نیکوکار، راہ یافتہ اور حق کے تابع تھے

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کو وفات دی تو میں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کا جانشین ہوں۔ چنانچہ دو سال تک میں نے اس پر قبضہ رکھا اور اسے اسی طرح خرچ کرتا رہا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر خرچ کیا کرتے تھے پھر آپ دونوں میرے پاس آئے جبکہ آپ کی بات ایک تھی اور معاملہ مشترک تھا۔ آپ مجھ سے اپنے بھتیجے کا حصہ مانگنے آئے تھے اور میرے لیے خمر کا حصہ مانگتے تھے پس میں نے آپ سے کہا کہ اگر آپ چاہتے ہیں تو میں اسے آپ کی تحویل میں دے دیتا ہوں کہ آپ اسے اللہ کے عہد و میثاق کے مطابق خرچ کریں گے اور اس میں اسی طرح عمل کریں گے جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کیا کرتے تھے اور آپ کی تحویل میں دینے سے پہلے جیسے میں نے کیا آپ دونوں حضرات نے کہا کہ ہماری تحویل میں دے دیجیے چنانچہ میں نے یہ آپ دونوں کی تحویل میں دے دیا۔ میں آپ لوگوں کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا میں نے اسے ان دونوں کی تحویل میں دیا؟ گروہ نے کہا ہاں۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا میں نے اسے آپ دونوں کی تحویل میں دیا؟ دونوں نے کہا ہاں۔ فرمایا کہ کیا اب آپ مجھ سے اس کے سوا کوئی اور فیصلہ چاہتے ہیں؟ میں قسم ہے اس ذات کی جس کے حکم سے آسمان اور زمین بدستوری کو پناہ دینا گناہ ہے۔ اس کو حضرت علی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا:

عامم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا مدینہ منورہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرم قرار دیا تھا؟ فرمایا ہاں فلاں اور فلاں مقامات کے درمیان کی جگہ یہاں کا درخت نہ کاٹا جائے اور جس نے یہاں کوئی نئی بات جاری کی تو اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوتی ہے۔ عامم کا بیان ہے کہ پھر مجھے موسیٰ بن انس نے بتایا اور انہوں نے اُذیٰ محدثا کہا۔

رائے کی مذمت اور قیاس میں تکلف کرنا۔
وَلَا تَقْفُ مَا مَطْلَبُ يَهْ بِهٖ كِهٖ وَهٖ بَاتْ نَهٗ كِهٖ وَجْهٖ كِهٖ
تمہیں علم نہ ہو۔

وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جِئْتُمَا فِي وَكَلَيْتُكُمَا عَلَيَّ
كَلِمَةً وَاحِدَةً وَأَمَرَكُمَا جَمِيعَةً جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي
نَصِيْبَكَ مِنْ ابْنِ اَخِيكَ، وَأَتَانِي هَذَا يَسْأَلُنِي
نَصِيْبَ اِمْرَاَتِهِ مِنْ اَيِّهَا فَقُلْتُ اِنْ يَشَاءُ
دَفَعْتُهَا اِلَيْكُمَا عَلَيَّ اَنْ عَلَيَّ كَمَا عَرَفْتُمَا اللّٰهُ وَمِثْلَاقَهُ
تَعْمَلَانِ فِيْهَا مَعَ عَمِلٍ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ عَمِلٍ فِيْهَا اَبُو بَكْرٍ وَمَعَ عَمِلٍ
فِيْهَا مُنْدَاوِيَّةٌ وَالْاَفْلَا تَكْلُمَانِيْ فِيْهَا فَقُلْتُمَا
يُدْفَعُهَا اِلَيْنَا بِذَلِكَ فَدَفَعْتُهَا اِلَيْكُمَا بِذَلِكَ
اَفْتَدُّكُمْ اللّٰهُ هَلْ دَفَعْتُهَا اِلَيْهِمَا بِذَلِكَ؟ قَالَ
الرَّهْطُ نَعَمْ، فَاقْبَلَ عَلَيَّ عَلِيٌّ وَقَعَبَائِسُ فَقَالَ
اَنْتُمَا كُمَا بِاللّٰهِ هَلْ دَفَعْتُهَا اِلَيْكُمَا بِذَلِكَ؟
قَالَا نَعَمْ، قَالَ اَنْتُمَا تَسَانِ مَتَى قَضَاءُ غَيْرِ
ذَلِكَ، فَوَالَّذِيْ يَدْرِيْهِ تَقْدُمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ
كَاقْصَى فِيْهَا قَضَاءُ غَيْرِ ذَلِكَ حَتّٰى تَقُوْمَ
السَّاعَةُ، فَاِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَا هَا لِيْ
فَاَنَا اَكْفِيْكُمْ كَمَا هَا:

بَابُ ۲۱۶۶ اِشْمَ مِنْ اُذْيٍ مُّحْدَثَا مَرَاةً
عَلَيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۲۱۶۶ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَحَدِمَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ؟ قَالَ
نَعَمْ مَا بَيْنَ كَذَا اِلَى كَذَا، لَا يَقْطَعُ شَجَرَهَا، مِنْ
اَحَدَاتٍ فِيْهَا حَدَّثَنَا فَعَلَيْكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَكُ يَكْتُمُ
وَالنَّاسُ اَجْمَعِيْنَ، قَالَ عَاصِمٌ فَاَخْبَرَنِيْ مُوسَى
بْنُ اَنَسٍ اَنَّهُ قَالَ اُذْيٌ مُّحْدَثَا:

بَابُ ۲۱۶۷ مَا يَنْذُرُ مِنْ ذَمِّ الدَّرَا
وَتَكْلُفِ الْقِيَاسِ - وَلَا تَقْفُ - كَا تَقْلُ
مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ:

۲۱۶۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلَيْلٍ حَدَّثَنَا شَيْخُ
لِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ التَّخَمِينِ بْنُ شَرْيْحٍ وَغَيْرُهُ
عَنْ أَبِي الْأَسودِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا عَنِ ابْنِ
عَبْدِ اللَّهِ وَفَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَزِيغُ الْعِلْمَ بَعْدَ
أَنْ أُعْطِيَ هُمُوهُ أَنْتِلَاغًا، وَلَكِنْ يَنْزِعُهُ مِنْهُمْ
مَعَ قَبْضِ الْعِلْمَاءِ بِعِلْمِهِمْ فَيَبْقَى نَاسٌ جُهَالٌ
يُسْتَفْتَوْنَ فَيَقْتُلُونَ بِأَلْسِنِهِمْ فَيَضِلُّونَ وَيَضِلُّونَ
فَحَدَّثْتُ عَائِشَةَ رَأْسَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُرْوَةَ وَحَبَّ بَعْدَ فَقَالَ لَتِ
يَا ابْنَ أَخِي لِي نَطْلُقَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَاسْتَشِثْتُ لِي
مِنْهُ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْهُ فَعَمِيَّتُهُ، فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي
بِهِ كَنَحْوِ مَا حَدَّثَنِي، فَاتَيْتُ عَائِشَةَ فَاخْبَرْتُهَا
فَعَجِبْتُ فَقَالَ لَتِ وَاللَّهِ: لَقَدْ حَفِظَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عُرْوَةَ

۲۱۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْرَةَ
سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ هَلْ شَرِّهَتْ
صَفِيَّينَ؟ قَالَ نَعَمْ، فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حَنْبَلٍ
يَقُولُ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ
سَهْلُ بْنُ حَنْبَلٍ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا مَا أَيْكُو
عَلَى دِينِكُمْ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ رَأَيْتُ جَنَدِلَ وَنَوَّ
أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَرَدِّتُهُ، وَمَا وَضَعْنَا سِيُوفَنَا عَلَى
عَوَاتِقِنَا إِلَى أَمْرِ يُغْطِئُنَا إِلَّا أَسْهَلُنَا بِمَا إِلَى
أَمْرٍ نَعْرِفُهُ غَيْرَ هَذَا أَلَا هُوَ قَالَ وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ
شَرِّهَتْ صَفِيَّينَ وَبَشَّتْ صَفِيَّينَ

بِأَذِلَّةٍ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ وَمَتَّكُم بِبُزْلٍ عَلَيْهِ الْبُزْجُ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما نے ہمارے ساتھ حج کیا پس میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا
کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ
تمہیں عطا فرمادینے کے بعد علم کو نہیں اٹھائے گا بلکہ یوں اٹھائے گا کہ
علماء و اراکین کے علم کے ساتھ اٹھائے گا۔ چنانچہ جاہل لوگ باقی رہ جائیں
گے ان سے فتویٰ لیا جائے گا تو وہ اپنی رائے سے فتویٰ دیں گے پس
یوں خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے پھر میں نے
یہ حدیث حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
بیان کی پھر حضرت عبد اللہ بن عمر نے اس کے بعد حج کیا تو حضرت صدیقہ
نے فرمایا کہ اسے بھانجے، تم حضرت عبد اللہ کے پاس جاؤ اور میری خاطر
اس حدیث کی توثیق کرو جو تم نے مجھ سے بیان کی ہے پس میں گیا اور ان
سے پوچھا تو انہوں نے اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح میں نے بیان
کی ہے پھر میں نے حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں بتایا۔
پس انہوں نے ازراہ تعجب فرمایا۔ خدا کی قسم، عبد اللہ بن عمر نے
اسے یاد رکھا ہے۔

اعمش کا بیان ہے کہ میں نے ابو وائل سے پوچھا کہ کیا آپ
جنگ صفین میں شامل تھے انہوں نے جواب دیا ہاں۔ پس میں نے
سہل بن حنفیہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ موسیٰ بن اسمعیل، ابو عوانہ
اعمش، ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ
عنه نے فرمایا۔ اے لوگو! دین کے مقابلے میں اپنی رائے کو بھی جانو
اور میں نے یہ چیز ابو جندل کی آمد کے روز دیکھ لی تھی۔ اگر میری یہ
بساط ہوتی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو رد کر سکتا
تو میں مزدور رو کر دیتا اور ہم نے اپنے کندھوں پر تلواریں اس لیے نہیں
اٹھائی کہ وہی ہیں کہ یہ ہمیں خوف زدہ کریں بلکہ اس لیے کہ جس کام کو ہم
جانتے ہوں اس میں سہولت ہم پہنچائیں سوائے اس موجودہ کام کے
ابو وائل کا بیان ہے کہ میں جنگ صفین میں شامل ہوا اور وہ میری
صف آرائی تھی۔

امام بخاری کے نزدیک حضور بھی اپنی رائے اور
قیاس سے کچھ نہیں فرماتے تھے۔ جب تک وحی نازل نہ ہوتی تو فرما

میں نہیں جانتا یہاں تک کہ وحی نازل ہو جاتی اور اپنی رائے اور قیاس سے کچھ نہ فرماتے، جیسا کہ ارشاد ربانی ہے کہ جو تمہیں اللہ نے دکھایا۔ ابن مسعود کا قول ہے کہ حضور سے روح کے بارے میں پوچھا گیا تو خاموش ہو گئے یہاں تک کہ وحی نازل ہوئی۔

ابن المنذر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں بیمار پڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر دونوں حضرات پیدل میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور مجھ پر بیٹھ کر طاری تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور وضو کا بچا پڑا پانی میرے اوپر چھڑکا تو مجھے افاقہ آ گیا۔ پس میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اور کبھی سفیان یزید کہتے کہ میں نے کہا۔ اے اللہ کے رسول! میں اپنے مال کا فیصلہ کس طرح کروں؟ میں اپنے مال میں کیا عمل کروں؟ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ میراث کی آیت نازل ہو گئی۔

حضور نے اپنی اُمت کے مردوں اور عورتوں کو اپنی رائے اور تمثیل سے نہیں بلکہ اللہ کے سکھانے کے مطابق تعلیم دی۔

ابو صالح ذکر ان نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! تو آپ کی باتیں سن جاتے ہیں، آپ ہمارے لیے بھی اپنی طرف سے کوئی دن مقرر فرما دیں، تاکہ اُس روز ہم حاضر ہو کر آپ سے وہ باتیں سیکھیں جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے سکھائی ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ تم فلاں روز اور فلاں جگہ پر جمع ہو جاؤ۔ پس وہ جمع ہوئیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں وہ باتیں سکھائی جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے سکھائی تھیں، پھر فرمایا کہ تم میں سے کوئی عورت نہیں جس کی اولاد میں سے تین بچے آگے چلے جائیں (مرا جائیں) مگر وہ اُس کے لیے جہنم سے اڑا ہوں گے۔ ایک عورت نے کہا۔ یا رسول اللہ! اگر کے بارے میں کیا حکم

فَيَقُولُ لَا أَدْرِي أَوَلَمْ يَجِبْ حَتَّى يُنْزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، وَلَمْ يَقُلْ بِدْرِي وَلَا بِقِيَّاسٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ، وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّوحِ فَسَكَتَ حَتَّى نَزَلَتْ:

۲۱۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَرَّضْتُ نَجَاحَ بْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعُدُ فِي وَابِئِهِمَا مَا شِيبَانِ فَأَتَانِي وَكَدَّ أَعْيَى عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَيَّ فَاقْتَتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ قَالَ فَمَا أَجَابَنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ:

بَابُ ۱۲۱۲ تَعْلِيمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ لَيْسَ بِدْرِي وَلَا تَمَثِيلٌ:

۲۱۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَغِ هَانِي عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكَرَ أَنَّ ابْنَ سَعْدٍ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ تَعْلِمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ، فَقَالَ: اجْتَمِعْنَ فِي يَوْمٍ كَذَا أَوْ كَذَا فِي مَكَانٍ كَذَا أَوْ كَذَا فَاجْتَمِعْنَ فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْكُمْ امْرَأَةٌ تَقْدِمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةَ زَلَّاتٍ كَانَ لَهَا حِجَابٌ مِنَ النَّارِ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ:

يَا رَسُولَ اللَّهِ اِشْنَيْنِ قَالَ فَاَعَادَ ثَمَّ مَرَّتَيْنِ
ثُمَّ قَالَ: وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ:

یا رسول اللہ! قول النبی صلی اللہ علیہ
وسکون لا تذال طائفۃ من امتی ظاہرین
علی الحق یفکون وہم اهل البیوت
۲۱۷۱۔ حکا ثنا عبید اللہ بن مرسئ عن

اسماء عیلة عن قیس عن المغيرة بن شعبه عن
النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال: لا یزال
طائفۃ من امتی ظاہرین حتی یاتیم امم
اللہ وہم ظاہرون:

ہے؛ روای کا بیان ہے کہ یہ بات اُس نے دوسری مرتبہ بھی کہی۔ تو آپ نے
فرمایا:۔ اور دوسری اور دوسری، اور دوسری بھی:

حضور نے فرمایا کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ
غالب رہے گا۔ وہ حق پر لڑتے رہیں گے اور وہ اہل
علم ہیں:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ہمیشہ میری امت کا
ایک گروہ غالب ہی رہے گا، یہاں کر قیامت آجائے اور وہ
لوگ غالب ہی ہوں گے:

فت: یہ مضمون بعض الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ اسی جلد کی حدیث ۲۱۷۲، ۲۳۰۷ اور ۲۳۰۸ میں بھی موجود ہے۔ اس کے اندر
قیامت تک امت محمدیہ کے ایک گروہ کے غالب رہنے کی بشارت دی ہے۔ یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اسلام کی قوتیں تین قسم کی
ہیں:۔ (۱) قوت روحانیہ، جس کا ظہور ادیان اللہ کے ذریعے ہوتا ہے۔ ان حضرات کا معاملہ بڑا حیران کن ہوتا ہے جو
میرزاں عقل پر تو لا نہیں جاسکتا۔ بعض اوقات ان کے معاملات میں عقل بھی بے عمل ہو کر رہ جاتی ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور حضرت
نضر علیہ السلام کے واقعہ سے ظاہر ہے جو اسی وقت امت محمدیہ کے ایک دلی کی حیثیت سے زندہ موجود ہیں اور عام لوگوں
نظر میں نہیں آتے۔

(۲) قوت علمیہ، اس کا ظہور علمائے دین کے ذریعے ہوتا ہے۔ تمام دینی لٹریچر ان حضرات کی انتھک اور حیران کن محنت
کا نتیجہ ہے جس کی مثال دنیا کے کسی مذہب کے اندر موجود نہیں ہے۔ یہ سارے کاموں کا نامہ ہرث اور صرف علمائے اہل سنت
جماعت کا ہے جن کو آج کل کے بد مذہب مشرک، بدعتی اور بریلوی وغیرہ کے لفظوں سے یاد کرتے رہتے ہیں۔ باقی فرقوں کے
علماء نے حق و باطل کو غتر برد کرنے کے سوا اور کچھ نہیں کیا۔ ان حضرات کی کارکردگی یہی ہے کہ ہمیشہ حق و صداقت کا مزہ چڑاتے
ہیں۔ حق کو باطل اور باطل کو حق بتانے پر زور لگا کر تخریب دین و افتراق بین المسلمین کا کھیل کھیلتے رہتے ہیں۔ دلائل کے میدان
میں ہفتہ تعالیٰ علمائے اہلسنت ہمیشہ غیر مسلموں اور فرقہ لائے باطلہ پر غالب رہتے آئے ہیں اور ہفتہ تعالیٰ قیامت تک
غالب رہیں گے جیسا کہ اس سلسلے کی ان احادیث میں واضح بشارت موجود ہے۔

(۳) قوت دفاعیہ: اس قوت کا ظہور سلاطین عظام کے ذریعے ہوتا ہے۔ یہ حضرات سامان حرب و ضرب سے
وَأَعِزُّوهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطٍ الْخَيْلِ۔ کے حکم الہی کے تحت مسلح ہو کر اسلام و مسلمین کی حفاظت
کرتے ہیں۔ تاریخ اسلام ان حضرات کے کارناموں سے بھری پڑی ہے۔ ان میں سے محمد بن قاسم، طارق بن زیاد، محمود
غزنوی اور سلطان صلاح الدین ایوبی کے کارنامے تو ہمارے ملک کے معمول سے پڑھے لکھے فرد کو بھی معلوم ہیں۔ معلوم ہونا
چاہیے کہ اسلام و مسلمین کی حفاظت کا فریضہ جن سلاطین عظام اور بانیان اسلام نے آج تک ادا کیا وہ سب کے سب اہلسنت
و جماعت ہی تھے۔ باقی فسر توں میں ملت اسلامیہ کا ایسا ایک بھی سپہت پیدا نہیں ہو سکا ہے اور نہ قیامت تک پیدا

ہر کے گما کیونکہ باقی فرقوں کی فطرت میں اہل اسلام کی جڑ کاٹنا اور غیر مسلموں سے ساز باز رکھنا موجود ہے جس کے باعث انھوں نے اپنے آپ کو اسلام کے فیوض و برکات سے محروم کر رکھا ہے۔ خدا نے ذوالمنہن جملہ مدعیان اسلام کو سچے مسلمان بنائے اور اسلام و مسلمین کا بدلہ لے کرے، آمین۔

حضرت معاویہ بن ابوسعیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کے ساتھ اللہ بھلائی چاہتا ہے اُسے دین کی فتنہ (کچھ بوجھ) عطا فرماتا ہے اور بیشک میں ہائے والہ ہوں اور دیتا اللہ ہے اور اس اُمت کا کام ہمیشہ سیدھا رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے یا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے۔

۲۱۷۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا ابْنُ دَهَبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي شَهَابٍ أَخْبَرَنِي حَمِيدٌ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سَفْيَانَ يَخْطُبُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَ إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَيُعْطِي اللَّهُ وَلَنْ يَزَالَ أَهْرًا هَذِهِ الْأُمَّةُ مُسْتَقِيمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے :- اور تمہیں گروہ گروہ بنادے۔

عروبن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی :- تم فرماؤ کہ وہ اس پر نفاذ رہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے اور وہ الانعام، آیت ۱۶۵ قرآن پڑھو گہا۔ میں تیسرے وجہ کریم کی پناہ پکڑتا ہوں :- یا تمہارے پاؤں کے نیچے قرآن نے عرض کی :- میں تیسرے وجہ کریم کی پناہ پکڑتا ہوں :- یا تمہیں بھڑا دے مختلف گروہ کر کے اور ایک دوسرے کی سختی پکھلے :- کہا کہ یہ دونوں باتیں زیادہ آسان ہیں۔

بَاب ۱۲۱۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى : أَوْ يَكْسِلَكُمْ شِيعًا ۲۱۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٍو وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ لَمَّا نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا بَاقًا مِنْ فَوْقِكُمْ قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ، أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكَ، قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ أَوْ يَكْسِلُكُمْ شِيعًا وَيَذِيقُ بَعْضُكُمْ بِأَسْ بَعْضٍ قَالَ هَاتَانِ حَرْفَانِ أَوْ أَسْرَ

جو اصل معلوم کو اصل واضح سے تشبیہ دے کر اس اس طرح حکم الہی کو بیان کرے کہ سائل سمجھ جائے۔

بَاب ۱۲۱۵ مَنْ شَبَّهَ أَصْلًا مَعْلُومًا بِأَصْلٍ مُبِينٍ قَدْ بَيَّنَّ اللَّهُ مُحْكَمًا لِيَفْهَمَ السَّائِلُ

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیوی نے کالا لڑکا جنما ہے اور میں اُس کا باپ ہونے سے انکار ہی ہوں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۱۷۴۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ: إِنَّ أَمْرًا قَدْ وَكَلْتُ غُلَامًا أَسْوَدَ وَرَأْفَ
أَنْكُرْتَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَمَا
أَوَّلُهَا؟ قَالَ حُمْرٌ، قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْسَاقٍ؟
قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوُرُؤًا، قَالَ فَأَتَى ذَلِكَ
جَاءَهَا، قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَرِّقْ نَزْعَهَا، قَالَ
وَلَعَلَّ هَذَا عَرِّقُ نَزْعِهِ وَلَكُمْ يَرْخُصُ لَهُ
فِي الْإِنْتِفَاءِ مِنْهُ؛

۲۱۷۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَرَبَةَ
عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّ أَمْرًا جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ: إِنَّ أُخِي نَذَرْتُ أَنْ تَجُحَّ فَمَاتَتْ قَبْلَ
أَنْ تَجُحَّ أَنَا فَجُحَّ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ حُجَّ عَنْهَا
أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَتَهُ
قَالَتْ نَعَمْ، فَقَالَ فَاقْضُوا الَّذِي لَهُ فَإِنَّ اللَّهَ
أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ؛

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِيحْيَاءِ الْقَضَاةِ
بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى لِقَوْلِهِ: وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ
بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ، وَمَا
الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبُ الْحِكْمَةِ
حِينَ يَقْضِي بَيْنَهُمَا وَيُعَلِّمُهُمَا لَا يَتَكَلَّفُ مِنْ
قَبْلِهِ وَمَشَاوَرَةِ الْخُلَفَاءِ وَسُؤَالِ أَهْلِ
الْعِلْمِ؛

۲۱۷۶۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ قَبِيصٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا حَسْرَةَ لِي فِي أَمْرَيْنِ رَجُلٌ أَتَاهُ اللَّهُ مَا لَمْ
يَسْلُطْ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَآخِرُ مَا أَتَاهُ اللَّهُ
حِكْمَةً فَمَنْ يَقْضِي بَيْنَهُمَا وَيُعَلِّمُهُمَا؛

علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس اُرٹ میں؟ اُس نے کہا
کہ ہاں۔ فرمایا کہ اُن کے رنگ کیا ہیں؟ عرض کی کہ سرخ۔ فرمایا کہ کیا اُن
میں کوئی بھورا بھی ہے؟ کہا کہ اُن میں بعض بھورے بھی ہیں۔ فرمایا کہ تمہارے
خیال میں یہ کہاں سے آئے؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! رنگ
کسی رنگ نے نکالا ہوگا۔ فرمایا کہ شاید اُسی رنگ نے بچے کو نکالا
ہو۔ چنانچہ آپ نے اُسے بچے سے انکار کرنے کی اجازت
مرحمت میں فرمائی۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کی ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی، میری والدہ ماجدہ نے حج کی
مذمت مانی تھی لیکن حج کرنے سے پہلے اُن کا انتقال ہو گیا تو کیا میں اُن
کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں تم اُن کی طرف سے حج
کرد۔ سوچو کہ اگر تمہاری ماں پر قرآن پڑھا تو کیا تم اُسے ارادہ کرتیں؟ عرض
کی کہ ہاں۔ فرمایا تو اُن کے اس قرآن کو ادا کر دو کیونکہ اللہ تعالیٰ زیادہ
حق دار ہے کہ اُس سے کیا بڑا وعدہ وفا کیا جائے؟

قاضیوں کے اجتہاد کرنے کے بارے میں۔
ارشادِ ربانی ہے: اور جو اللہ کے آمارے ہوئے کے مطابق حکم دے
کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں (سورۃ المائدہ آیت ۴۵) اور نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے اُس صاحبِ حکمت کی تعریف کی ہے جو حکیمانہ
فیصلے کرے اور اس کی تعلیم دے اور اپنی طرف سے کوئی
تکلف نہ کرے اور خلفاء کے مشورے اور اُن کا اہل علم سے
پوچھنا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے
پر۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ماں دیا اور راہِ خدا میں مال
کمانے کی توفیق مرحمت فرمائی۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت
عطا فرمائی تو وہ اُس سے فیصلے کرتا اور اُس کی تعلیم دیتا
ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے اعلیٰ زناں کے بارے میں پوچھا جو یہ ہے کہ عدت کے پیٹ پر پتھر مارا گیا جس سے اس کا بچہ گر گیا۔ چنانچہ انہوں نے پوچھا کہ آپ حضرات میں سے ایسا کون ہے جس نے اس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہو؟ میں نے کہا کہ ایسا میں ہوں۔ کہا کہ وہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس میں ایک غلام یا لونڈی تاروان ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ آپ اس وقت یہاں سے ناراض نہیں ہوں گے جب تک اپنی تائیدی گواہ پیش نہ کریں۔ چنانچہ میں باہر نکلا اور مجھے محمد بن مسلمہ مل گئے تو میں انہیں ساتھ لے آیا۔ انہوں نے میرے ساتھ گواہی دی کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس کا تاروان ایک غلام یا لونڈی ہے۔ اسی طرح ابن ابی الزناد ان کے والد ماجد عروہ بن زبیر نے حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ تم اگلے لوگوں کے طریقوں پر چلنے لگو گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا مت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میری امت پہلے امتوں کی باتوں کو نہ اپنائے، ہاشت کے برابر ہاشت اور گز کے برابر گز۔ عرب کی گئی کہ یا رسول اللہ! کیا ایران اور روم کی طرح؟ فرمایا کہ رگوں میں سے یہی تو ہیں۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر تم اپنے سے پہلے لوگوں کی پیروی کرنے لگو گے ہاشت کے برابر ہاشت اور گز کے برابر گز، یہاں تک کہ اگر وہ گاوہ کے سوراخ میں داخل ہوں گے تو تم ان کے پیچھے جاؤ گے۔ ہم نے عرب کی کہ یا رسول اللہ! کیا وہ یہود و نصاریٰ ہیں؟ فرمایا اور کون ہوتے؟

۲۱۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ إِمْلَاحِ الْمَدَاةِ هِيَ الَّتِي يَصْرِفُ بَطْنُهَا فَتَلْقَى جَنِيئًا، فَقَالَ أَيْكُمْ سَمِعْتُمْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْئًا؟ فَقُلْتُ أَنَا، فَقَالَ مَا هُوَ؟ قُلْتُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ، فَقَالَ لَا تَبْرَحْ حَتَّى تَجِيئَنِي بِالْمَخْبَرِ فِيمَا قُلْتَ فَخَرَجْتُ فَوَجَدْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمَةَ فِجَعْتُ بِهِ فَشَهِدَ مَعِيَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ تَابِعَهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ

بَابُ ۱۲۱ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتَتَّبِعَنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ. ۲۱۷۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُهَبٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُوا السَّاعَةَ حَتَّى تَأْخُذَ أُمَّتِي بِأَخْذِ الْقُرُونِ قَبْلَهَا شِبْرًا بِشِبْرٍ قَدْ زَاغَ بَصَائِدُ الْعَمَلِ، فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَفَّارًا سَ وَالْذُّومِ فَقَالَ وَمِنْ النَّاسِ إِلَّا أَوْلَئِكَ؟

۲۱۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو الصَّنَعَانِيُّ مِنَ الْيَمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَتَتَّبِعَنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ أَوْ زَاغَ بَصَائِدُ الْعَمَلِ حَتَّى تُوْخَلُوا حُجْرَضِهِمْ تَبْعُومُوهُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى قَالَ

فَمِنْ

بَابُ الْإِشْمَاعِ مَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ
أَوْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً لَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى
وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُمُ الْآيَةُ:

۲۱۸۰ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ
حَدَّثَنَا الْأَسَدُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ
مَسْرُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنْ نَجْدٍ تَقْتُلُ
ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ مَا لَاقَى كَيْفَ
مَنْهُ أَوْ رَجَمَ قَالَ سَفِيَّانُ مِنْ دِهِدٍ لِأَنَّهُ أَوَّلُ
مَنْ سَرَّ الْقَتْلَ أَوَّلًا.

گمراہی کی طرف بلانا یا برا طریقہ ایجاد کرنا گناہ ہے
اور کچھ بوجھان کے جنہیں اپنی جہالت سے گمراہ کرتے
ہیں (سورۃ النحل، آیت ۲۵)۔

مسرود نے حضرت عبداللہ بن مسرور رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
کوئی جان ایسی نہیں جس کو ناحق قتل کیا جائے مگر اُس کے گناہ
کا ایک حصہ حضرت آدم کے پیٹے قاتل بیٹے کو ملتا ہے اور
کبھی سفیان نے یوں کہا کہ اُس کے خون سے کیونکر سب
سے پہلا وہی ہے جس نے قتل کرنے کی رسم ایجاد
کی ؟

الْحَمْدُ لِلَّهِ كَمَا أَنْتَ يَسْوَاهُ يَا رَاهُ خَتَمُهُوَا^{۲۹}

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عبد اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ حضرت عبدالرحمن بن عوف کو قرآن کریم پڑھاتا تھا جب حضرت عمر نے آخری حج کیا تو حضرت عبدالرحمن نے منیٰ میں فرمایا کہ کاش! اے امیر المؤمنین کے پاس ہوتے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ

بِهِ لَوْ شِئْنَا لَمُنِمْزُ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّا هُوَ جَلَّ قَوْلُ
إِنْ فَلَا نَأْمُرُكَ لَوْ مَاتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ لَمَّا بَعَثْنَا
فَلَا نَأْمُرُكَ لَوْ مَاتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ لَمَّا بَعَثْنَا
هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الَّذِينَ يُدْرِكُونَ أَنَّهُ
يَخْضَعُونَ لَهُ قُلْتُ لَا تَفْعَلُ فَإِنَّ الْمُؤْمِنِينَ
يَجْمَعُونَ رَعَاءَ النَّاسِ يَغْلِبُونَ عَلَيْهِمْ
مَجْلِسُكَ فَإِنْ كَانَ أَنْ لَا يَنْزِلُوهَا عَلَى دَبَرِهَا
فَيُطِيرُ بِهَا كُلَّ مُطِيرٍ فَأَمِيلْ حَتَّى تَنْتَهِزَ
الْمَدِينَةَ ذَا النُّجُودِ وَذَا السَّنَةِ فَتَخْلُصَ
يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَيَحْفَظُوا
مَقَالَتَكَ وَيَنْزِلُوهَا عَلَى وَجْهِهَا فَقَالَ
وَاللَّهِ لَا قَرْمَ فِيَّ أَذِلَّ مَقَامٍ أَقْوَمُ
بِالْمَدِينَةِ قَالَتِ ابْنُ عَبَّاسٍ نَفَثَ بِهَا
الْمَدِينَةُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ
الْكِتَابَ لَكَانَ فِيمَا أَنْزَلَ إِلَيْهِ الرَّسُولُ

فلاں شخص، یہ کہتا ہے کہ اگر امیر المؤمنین کا انتقال ہو جائے
تو ہم فلاں آدمی کے ہاتھ پر بیعت کریں گے چنانچہ حضرت عمر
نے فرمایا کہ میں آج شام کو تقریر کرنے کھڑا ہوں گا اور لوگوں
کو ایسی جماعت سے ڈراؤں گا جو ان کا حق غصب کرنا چاہتے
ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ ایسا نہ کیجئے کیونکہ یہ حج کا موسم ہے
آپ کی مجلس میں زیادہ تر عام لوگ جمع ہوں گے۔ مجھے
خدا شہ ہے کہ وہ آپ کے ارشادات کو ان کے
صحیح مقام پر نہیں رکھیں گے بلکہ من مانیے مفہوم و مطالب
کا لباس پہنا کر بے پردگی ادا کریں گے۔ لہذا مدینہ منورہ پہنچنے
کا انتظار فرمائیے کیونکہ وہ ہجرت اور سنت کا گھر ہے۔
وہاں آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
اصحاب کو اکٹھا کر کے کہیں جو مہاجرین و انصار ہیں۔
وہ آپ کے ارشادات کو یاد رکھیں گے اور ان کا
صحیح مفہوم لیں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم،
میں مدینہ منورہ میں سب سے پہلے اسی بات پر
تقریر کروں گا۔ چنانچہ فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ
نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بعوث فرمایا اور
ان پر کتاب نازل فرمائی جس میں دھم کی آیت بھی ہے۔

محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابو سہرہ رضی
اللہ عنہ کے پاس تھے اور انہوں نے کیسری رنگ میں
رنگ ہوئے دو کتان کے کپڑے پہن رکھے تھے۔ پھر
انہوں نے ناک صاف کی اور کہا کہ بھلا ابو سہرہ کو تو
دیکھو جو کتان کے کپڑوں سے ناک رات کرتا ہے، حالانکہ
ایک زمانے میں حال یہ تھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
حضرت عائشہ صدیقہ کے گھر کے درمیان چلتا ہوں، بیہوش ہو کر گر پڑتا
تھا، گزرتے دے میری گردن پر سیریز لڑکھڑکھتے تھے اور مجھے پاگل سمجھتے
تھے، حالانکہ میں پاگل نہ تھا بلکہ بھوک سے یہ حال ہو جاتا تھا۔

عبدالرحمن بن عباس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے پوچھا گیا کہ کیا آپ عید کی نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

۲۱۸۳، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سَرْبٍ حَدَّثَنَا
سَلَمَةُ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ
أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّتَانِ مِنْ
كَتَانٍ فَتَمَحَّطُ فَقَالَ بَعْضُ أَكْبَاهِ سَرِيَّةٍ يَحْطُ
فِي الْكِتَابِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنِّي لَا خَيْرَ فِي مَا بَيْنَ
مَنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
حُجْرَةِ عَائِشَةَ مَغْشِيًّا عَلَى فَيْحَى الْجَدِ أَنِّي
فَيَصْعُقُ رَجُلَهُ عَلَى عُنُقِهِ وَيَدْرِي أَنِّي مَجْدُونٌ
وَمَا بِي مِنْ جُنُونٍ مَا بِي إِلَّا الْجُوعُ.

۲۱۸۴، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ

ساتھ موجود تھے، جواب دیا کہ ہاں اور اگر میری رشتہ داری نہ ہوتی تو کم سنی کے باعث میں حاضر نہیں ہو سکتا تھا پھر آپ اس جھگڑے کے پاس تشریف فرما ہوئے جو حضرت کثیر بن صلت کے گھر کے قریب تھا چنانچہ آپ نے نماز پڑھائی اور خطبہ دیا۔ انہوں نے اذان اور اقامت کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ پھر خیرات کرنے کا حکم فرمایا تو عورتوں نے اپنے کالوں اور گلوں کی طرف اپنے ہاتھ بڑھائے۔ چنانچہ آپ نے حضرت بلال کو حکم دیا تو وہ ان کے پاس گئے اور وصولی کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

عبد اللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں کبھی پیدل اور کبھی سوار ہو کر تشریف لایا کرتے تھے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبدالرحمن بن زبیر سے فرمایا کہ مجھے میری سونوں کے پاس دفن کرنا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھر میں دفن نہ کرنا کیونکہ میں اپنی تعریف کو ناپسند کرتی ہوں۔ ہشام نے اپنے والد ماجد عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت عائشہ صدیقہ کے لئے پیغام بھیجا کہ مجھے اجازت دیجئے کہ اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن کیا جاؤں۔ انہوں نے کہا۔ ہاں خدا کی قسم، راوی کا بیان ہے کہ صحابہ کرام میں سے جب کوئی آپ کے پاس یہ پیغام بھیجتا تو فرماتیں۔ خدا کی قسم، میں ان پر کسی کو ترجیح نہیں دوں گی۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر پڑھ کر عوالیٰ میں تشریف لاتے اور سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔ لیث نے یونس سے اتنا زیادہ روایت کیا ہے کہ عوالیٰ چار یا تین میل کے فاصلے پر ہے۔

سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَشْهَدُ أَنَّ الْبَيْتَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنُوا كَمَا نَزَلَتْ مِنِّي مَنَّهُ مَا شَهِدْتُهُ مِنَ الصَّغِيرِ فَأَيُّ الْحَكَمِ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلَّى ثَمَّ خُطِبَ وَلَمْ يَذْكُرْ إِذْ أَنَا وَلَا إِقَامَةٌ ثَمَّ أَمَرَ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَ النَّسَاءُ يَخْرُجْنَ إِلَى أَذَانِهِنَّ وَحُكُوفِهِنَّ فَأَمَرَ بِلَالٍ فَأَتَاهُنَّ ثَمَّ رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ عَنْ ثَمَّتِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قَبَاءَ مَا شِئًا وَرَأْيًا.

۲۱۸۶۔ حَدَّثَنَا عُكَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لِعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ إِذْ فَتِحَ مَعَ صَوَاحِبِي وَلَا تَدْفِنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُرَكِّي وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ أَنْدِفِنِي أَنْ أَدْفَنَ مَعَ صَاحِبِي فَقَالَتْ إِي وَاللَّهِ قَالِ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرْسَلَ إِلَيْهَا مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَتْ لَا وَاللَّهِ لَا أُؤْثِرُهُمْ بِأَحَدٍ أَبَدًا.

۲۱۸۷۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سَلِيمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أَوَّلِيٍّ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ لَاحِلٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي النَّسَبُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصْبِي الْعَصْرَ فَيَأْتِي الْعَوَالِيَّ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَزَادَ اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ وَبَعْدَ الْعَوَالِيَّ أَرْبَعَةُ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةٌ

تجفید بن عبد الرحمن نے حضرت سائب بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے کا صاع تھما ہے ایک مد اور تھما میس کے برابر تھا اور اب اس میں زیادتی کر دی گئی ہے۔

اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔ اے اللہ! ان کے پیمانوں میں برکت دے اور انہیں ان کے صاع اور مد میں برکت عطا فرما یعنی اہل مدینہ منورہ کو۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ یہودی اپنے ایک مرد اور عورت کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، جنہوں نے زنا کیا تھا۔ چنانچہ آپ نے حکم فرمایا تو انہیں سنگسار کر دیا گیا، اس جگہ پر جہاں مسجد کے قریب جنازے رکھے جاتے ہیں۔

عمر دھونی مطلب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوہ احد نظر آیا تو فرمایا کہ یہ پہاڑ تم سے محبت رکھتا ہے اور تم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اے اللہ! جنگ حضرت ابراہیمؑ نے کا کرم کو حرم بنایا اور میں ان دونوں پتھر سے کناروں کی درمیان جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں۔ اسی طرح کوہ احد کے بلکہ میں حضرت سہلؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

ابو حاتم: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مسجد نبوی کی قبلہ والی دیوار اور منبر کے درمیان اتنا فاصلہ تھا جہاں سے بکری گزر سکے۔

حفص بن عاصم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے گھر

۲۱۸۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ذَرٍّ أَلَّا حَدَّثَنَا الْقَسِيمُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْجَعْفَرِيِّ سَمِعْتُ الشَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدًّا أَوْ ثَلَاثَ أَمْدٍ كَمَا الْيَوْمَ وَ قَدْ زِيدَ فِيهِ.

۲۱۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْمُودٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ النَّسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَكُمْ فِي كَيْلِ الرِّمِّ وَ بَارِكْ لَكُمْ فِي صَاعِهِمْ وَ مَدِّهِمْ بِعَنِّي أَهْلَ الْمَدِينَةِ.

۲۱۹۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَ امْرَأَةٍ زَنِيًّا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيبًا مِّنْ حَيْثُ تُوَضَّعُ الْجَنَائِزُ عِنْدَ الْمَسْجِدِ.

۲۱۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عُمَرَ وَمَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أَحَدٌ فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَ نَحْبُهُ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَ إِنِّي أَحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا تَابِعَ سَهْلٌ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجْدِ.

۲۱۹۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّكَ كَانَ بَيْنَ جِدَارِ الْمَسْجِدِ مَتَايَسِلَى الْقِبْلَةِ وَ بَيْنَ الْمَنْبَرِ مَتَرُ الشَّاةِ.

۲۱۹۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ حَبِيبٍ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ بَرِيءٍ رَوْضَةٌ مِنْ رَبَائِسِ الْجَنَّةِ وَمِنْ بَرِيءٍ عَلَى حَوْضِي .

۲۱۹۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ فَأَرْسَلَتْ الَّتِي هِيَ مَرَّتْ مِنْهَا وَأَمِيدُهَا مِنَ الْحَضْبِ إِلَى شَيْبَةِ الْوَدَاعِ وَالَّتِي لَوْتُمْ مَرَّ أَمْدُهَا تَيْبَتْ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي مُرَيْقٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ كَانَ فِيهِمْ سَابِقٌ

۲۱۹۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَيْسَى وَابْنُ إِدْرِيسَ وَابْنُ أَبِي غَنِيَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ عَلَى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۱۹۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ سَمِعَ عُثْمَانَ ابْنَ عَثَانَ خَطْبَنَا عَلَى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۱۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ أَنَّ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يُوضَعُ لِي وَلِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْمِزْكُنُ فَتَشْرَعُ فِيهِ بِمِيعَةٍ .

۲۱۹۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَتَابٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَالَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْأَنْصَارِ وَقُرَيْشٍ فِي دَارِ النَّبِيِّ بِالْمَدِينَةِ وَقَدَّتْ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ .

اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر میرے حوض کوثر پر ہے۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی دوڑ کروائی۔ جو تیار کردہ گھوڑے تھے ان کی دوڑ حضیاء سے شیبۃ الوداع تک کروائی گئی اور جو تیار شدہ نہ تھے انہیں شیبۃ الوداع سے مسجد بنی مریق تک دوڑایا گیا اور حضرت عبداللہ بن عمر بھی مقابلہ کرنے والوں میں شریک تھے۔

قتیبہ، لیسٹ، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ اسحاق، عیسیٰ اور ابن ادريس، ابن غنیمہ، ابو حیان شعبی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ میں نے حضرت عمر کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرے لئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے یہ لگن رکھا جاتا تھا اور ہم سارے اس میں سے پانی استعمال کیا کرتے تھے۔

عاصم اخول کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار اور قریش کے درمیان میرے اس گھر میں بھائی چارہ کروایا جو مدینہ منورہ میں ہے اور آپ نے بنی سلیم کے قبائل کے صلوات ایک مہینے تک دعائے قنوت پڑھی۔

ابو بردہ کا بیان ہے کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو مجھے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہوں نے فرمایا کہ میرے ساتھ میرے گھر چلو تاکہ میں تمہیں اس پیالے میں پلاؤں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیا کرتے تھے اور اس مسجد میں نماز پڑھاؤں جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ پس میں ان کے ساتھ چلا گیا تو انہوں نے مجھے ستو پیالے اور کھجوریں کھلائیں اور میں نے ان کی مسجد میں نماز پڑھی۔

حضرت ابن عباس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور وہ عقیق کے نام پر تھا۔ کہا کہ اس مبارک دادی میں نماز پڑھئے اور کہئے کہ عمرہ اور حج۔ ہارون بن اسماعیل کا بیان ہے کہ ہم سے علی بن مبارک نے عمرہ فی الحجۃ کے لفظ روایت کئے ہیں۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرن اہل نجد کے لئے، حجۃ اہل شام کے لئے اور ذوالحلیفہ اہل مدینہ کے لئے میقات مقرر فرمایا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اور مجھ تک یہ بات پہنچی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اہل یمن کے لئے یلملم ہے۔ جب عراق کا ذکر ہوا تو کہا کہ ان دنوں عراق (مسلمانوں کا ملک) نہ تھا۔

سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ آپ کو دکھایا گیا جبکہ آپ ذوالحلیفہ کے امدادات کے آخری حصے میں اترے ہوئے تھے۔ چنانچہ کہا گیا کہ

۲۱۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو اسَافَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ قَالَ قَدِيمٌ الْمَدِينَةِ فَلَقِيَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لِي انْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ فَاسْتَقِمْ فِي تَدَارِجِ شَرِبَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَصَبْتُ فِيهِ قَيْحِدًا صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ فَسَقَانِي سَوِيْقًا وَأَعْطَانِي تَمْرًا وَصَلَّيْتُ فِي قَيْحِدٍ

۲۲۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ الْمُبَارَكُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي اللَّيْلَةُ آتٍ مِنْ رَبِّي وَهُوَ بِالْعَقِيقِ أَنْ صَلَّيْتُ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُتِلَ عُمَرُ وَحُجَّجَةٌ وَقَالَ هَارُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ عُمَرُ فِي حَجَّةٍ

۲۲۰۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَفِينُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَقَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرْنَا إِلَى هَلِ نَجْدٍ وَالْحُجُفَةِ كَاهِلِ الشَّامِ وَذِ الْحُلَيْفَةِ كَاهِلِ الْمَدِينَةِ قَالَ سَمِعْتُ هَذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَاهِلِ الْيَمَنِ يَمَنُكُمْ وَذِكْرُ الْعِرَاقِ فَقَالَ لَوْ لَيْتُنِي عِرَاقِي يَوْمَئِذٍ

۲۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ رَفَعَنِي سَالُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أُرِيَ وَهُوَ فِي مَعْرَسَةٍ

بَذَلَ الْعَلَيْكَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ بَطْطَاءٌ مَبَارَكَةٌ
بَابُ ۲۲۱. قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لَيْسَ لَكَ مِنَ

الْأَمْرِ شَيْءٌ

۲۲۱. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ
أَبْنِ عُمَرَ أَنَّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ الْفَجْرَ فَعَمَّ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ
قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا ذَلِكَ الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ قَالَ
اللَّهُمَّ ائْتِنَا فَلَانَا وَفَلَانَا فَانْزِلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ
يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ

بَابُ ۲۲۲. قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَكَانَ الْإِنْسَانُ
أَكْثَرُ شَيْءٍ عَجْلاً وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَلَا تَجْرُوا
أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ

۲۲۲. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ
بَيْضَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ
ابْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ جَسِينَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ
بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ طَرَفَهُ وَخَاطَمَهُ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنَتِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَأَلَّاهُمْ
أَلَّا تَنْسَلُونُ فَتَأَلَّاهُمْ عَلَى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِإِذْنِ اللَّهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا
فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِينَ قَالَ لَهُ ذَلِكَ وَهُوَ يَرْجِعُ إِلَيْهِ شَيْئاً
فَقَدْ سَمِعَهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فِجْدَةً وَهُوَ
يَقُولُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرُ شَيْءٍ عَجْلاً
مَا أَتَاكَ لَمِيلًا قَهْرًا أَوْ قِيَفًا أَلِ الظَّالِمُ
الْزَّجْرُ وَالشَّاقِبُ الْمُضِيُّ يُفَّ أَلِ أَتَقِبُ

آپ مبارک وادی میں ہیں۔
ارشاد ربانی کہ تمہیں کوئی اختیار نہیں۔

سالم بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نماز فجر میں رکوع سے سر اٹھا کر کہتے۔ اللہم ربنا لک الحمد
آخر میں پھر کہتے۔ اے اللہ! فلاں فلاں پر بعثت فرما
پس اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی۔ یہ بات
تمہارے ہاتھ میں نہیں یا انھیں تو یہ کہ تو اپنی دوسرے
یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں (سورہ اکل عمران
آیت ۱۲۸)۔

ارشاد ربانی ہے کہ انسان جھگڑا لگاتا ہے۔
نیز فرمایا۔ اور اہل کتاب سے نہ جھگڑو مگر بہتر طریقے پر۔
(سورہ عنکبوت، آیت ۴۶)۔

حسین بن علی کا بیان ہے کہ انہیں حضرت علی بن
ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک رات رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے اور فاطمہ بنت رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور
ان سے فرمایا کیا تم نماز نہیں پڑھتے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ
عنہ نے کہا یا رسول اللہ! ہماری جائیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں
جب چاہتا ہے ہمیں بیدار کر دیتا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت واپس لوٹ گئے جبکہ انہوں
نے یہ کہا اور انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپ سے سنا
جبکہ پیچھے پھیر کر جا رہے تھے کہ اپنی ران پر ہاتھ مار کر فرما
رہے ہیں اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑا لگاتا ہے۔ (سورہ
الکہف، آیت ۴۵)۔ امام بخاری نے فرمایا جو روایات کو
تمہارے پاس آئے وہ ظاہر ہے اور الظاہر حق
ستارے کو بھی کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ چمکنے والا
آگ جلانے والے سے کہا جاتا ہے۔ اَلْأَقْبَرُ نَارُ

اپنی آگ جلا .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ تم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ یہودیوں کی طرف چلو۔ پس ہم آپ کے ساتھ چل دیے یہاں تک کہ ہم بیت المدراس جا پہنچے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر انہیں آواز دی۔ اے یہودیو! اسلام لے آؤ، محفوظ ہو جاؤ گے۔ انہوں نے کہا۔ اے ابو القاسم! آپ نے پیغام پہنچا دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ میری مراد یہی ہے کہ تم اسلام لے آؤ، محفوظ ہو جاؤ گے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ اے ابو القاسم! آپ نے پیغام پہنچا دیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ان سے تیسری مرتبہ فرمایا کہ میرا مقصد یہ ہے کہ تم اچھی طرح جان جاؤ کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں تمہیں اس زمین سے جلا وطن کرنا چاہتا ہوں۔ پس جس کو اپنے مال کی کوئی قیمت ملتی ہے تو فروخت کر لے اور جان لے کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تمہیں درمیان امت بنایا۔
ادب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو جماعت کو لازم پکڑنے کا حکم فرمایا اس سے اہل علم کی جماعت مراد ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نبیامت کے روز حضرت نور علیہ السلام کو لایا جائے گا تو ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم نے میرا پیغام پہنچا دیا؟ وہ عرض کریں گے کہ ہاں یا رب! پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا کہ کیا تمہیں پیغام پہنچا دیا گیا؟ وہ کہیں گے کہ ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا آیا ہی نہیں۔ حضرت نور سے کہا جائے گا کہ تمہارا گواہ کون ہے؟ وہ عرض کریں گے کہ محمد مصطفیٰ اور ان کی امت۔ لہذا تمہیں لایا جائے گا اور تم کو ابی دو گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت

نَاذِرًا لِلْمُؤْمِنِينَ ۚ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَدَأَ أَحَبُُّنَا فِي الْمَسْجِدِ خَدْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي نَظِيفُوا إِلَى يَهُودٍ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَيْنَ الْمَدَارِيسِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاذِرًا لَهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودٍ اسْلِمُوا تَسْلِمُوا فَتَلَوْا بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ فَقَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أَرِيدُ اسْلِمُوا تَسْلِمُوا فَتَلَوْا وَقَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أَرِيدُ شَقَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ اعْلَمُوا إِنَّمَا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي أَرِيدُ أَنْ أُجِيبَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَلَا فَاغْلَبُوا إِنَّمَا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ .

بِأَنَّ قَوْلَهُ تَعَالَى وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلُزُومِ الْجَمَاعَةِ وَهُمْ أَهْلُ الْعِلْمِ

۲۲۰۶ . حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجَاءُ بَنُو يَوْمِ الْقِيَمَةِ فَيَقَالُ لَهُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ يَا رَبِّ فَيَسْأَلُ أُمَّتَهُ هَلْ بَلَّغْتُمْ فَيَقُولُونَ مَلَجَأْنَا مِنْ نَذِيرٍ فَيَقُولُ مَنْ شَهِدَ ذَلِكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَيَجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُونَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَلِكَ

جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا قَالَ عَدَا لَكُمْ نُواشَهُدَا
عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي
صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا -

بَابُ ۱۲۳ إِذَا اجْتَهَدَ الْعَامِلُ أَوْ الْحَاكِمُ
فَأَخْطَأَ خِلَافَ الرَّسُولِ مِنْ غَيْرِ عِلْمٍ فَحُكْمُهُ
مَرْدُودٌ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ -

۲۲۰۷ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ
بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الْمُجِيدِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ سَمْعَةَ بْنَ مَرْثَدٍ
يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ
حَدَّثَا أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعَثَ أَخَابِي عِدِّي الْأَنْصَارِيَّ وَاسْتَعْمَدَهُ
عَلَى خَيْبَرَ فَقَدْ مَرَّ بِمَنْزِلٍ فَقَالَ لِمَا لَرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلْتُ خَيْبَرَ
هَكَذَا قَالَ كَذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَشْتَرِي
الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجُمُعِ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلُوا وَلَوْ كُنْتُمْ
مِثْلًا بِمِثْلِ أَوْ بَيْعُوا هَذَا وَاهْتَرَوْا بِشَيْءٍ
مِنْ هَذَا وَكَذَلِكَ الْمِيزَانُ -

بَابُ ۱۲۴ إِذَا اجْتَهَدَ فَاصْلَحَ
أَوْ أَخْطَأَ -

۲۲۰۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا
حَبِيبُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ بُرَيْدِ
بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ
الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ سَمْعَةَ

بُرَيْدِ بْنِ عَمْرٍاءَ رَوَى عَنْهُ سَبْأُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ
عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ سَمْعَةَ بْنَ مَرْثَدٍ
يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ
حَدَّثَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَى عَمْرًا مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَاسْتَعْمَدَهُ
عَلَى خَيْبَرَ فَقَدْ مَرَّ بِمَنْزِلٍ فَقَالَ لِمَا لَرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلْتُ خَيْبَرَ
هَكَذَا قَالَ كَذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَشْتَرِي
الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجُمُعِ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلُوا وَلَوْ كُنْتُمْ
مِثْلًا بِمِثْلِ أَوْ بَيْعُوا هَذَا وَاهْتَرَوْا بِشَيْءٍ
مِنْ هَذَا وَكَذَلِكَ الْمِيزَانُ -

بَابُ ۱۲۵ إِذَا اجْتَهَدَ فَاصْلَحَ
أَوْ أَخْطَأَ -

۲۲۰۹ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ
بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الْمُجِيدِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ سَمْعَةَ بْنَ مَرْثَدٍ
يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ
حَدَّثَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَى عَمْرًا مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَاسْتَعْمَدَهُ
عَلَى خَيْبَرَ فَقَدْ مَرَّ بِمَنْزِلٍ فَقَالَ لِمَا لَرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلْتُ خَيْبَرَ
هَكَذَا قَالَ كَذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَشْتَرِي
الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجُمُعِ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلُوا وَلَوْ كُنْتُمْ
مِثْلًا بِمِثْلِ أَوْ بَيْعُوا هَذَا وَاهْتَرَوْا بِشَيْءٍ
مِنْ هَذَا وَكَذَلِكَ الْمِيزَانُ -

بَابُ ۱۲۶ إِذَا اجْتَهَدَ فَاصْلَحَ
أَوْ أَخْطَأَ -

۲۲۱۰ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ
بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الْمُجِيدِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ سَمْعَةَ بْنَ مَرْثَدٍ
يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ
حَدَّثَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَى عَمْرًا مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَاسْتَعْمَدَهُ
عَلَى خَيْبَرَ فَقَدْ مَرَّ بِمَنْزِلٍ فَقَالَ لِمَا لَرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلْتُ خَيْبَرَ
هَكَذَا قَالَ كَذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَشْتَرِي
الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجُمُعِ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلُوا وَلَوْ كُنْتُمْ
مِثْلًا بِمِثْلِ أَوْ بَيْعُوا هَذَا وَاهْتَرَوْا بِشَيْءٍ
مِنْ هَذَا وَكَذَلِكَ الْمِيزَانُ -

سے غلطی ہو جائے تو اس کے لئے ایک اجر ہے۔ پھر میں (عبداللہ بن عبد اللہ) نے یہ حدیث ابو بکر بن عمر بن حزم سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ اسی طرح ہے۔ نیز ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ عبدالعزیز بن مطلب عبداللہ بن ابوبکر، حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی ہے۔

اس پر حجت جس نے کہا کہ حضور کے تمام احکام ظاہر تھے اور جو صحابہ دور تھے وہ حضور کے دیکھنے اور امور اسلام سے پورے باخبر نہ تھے۔

عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت عمر کے پاس گئے اور اجازت طلب کی تو انہیں گویا کسی کام میں مشغول پایا لہذا وہ اسے لوٹ آئے چنانچہ حضرت عمر نے کہا کیا میں عبداللہ بن عمر کی قسم کی آواز نہیں سنی، انہیں اجازت دے دو چنانچہ انہیں بلا کر لایا گیا۔ ان سے کہا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا، انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ اس پر کوئی ٹکڑی پیش کیجئے ورنہ میں آپ کی گرت کروں گا۔ پس یہ انصاف کی مجلس کی طرف چلے گئے تو انہوں نے کہا کہ ہمارے تو عمر ہی اس کی گواہی دے سکتے ہیں چنانچہ حضرت ابو سعید خدری کھڑے ہو گئے اور کہا کہ ہمیں اسی طرح حکم دیا گیا ہے۔ حضرت عمر نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام سے یہ حکم مجھ پر مخفی رہا ہے وہ حقیقت مجھے بائبل کی خرید و فروخت نے اس سے بے خبر رکھا۔ اعزاز کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتاتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں کثرت سے بیان کرتے ہیں۔ حالانکہ حدیث کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے میں ایک غریب آدمی غفارا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهِدْ مَا أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهِدْ مَا أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَبَا بَكْرٍ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ هَكَذَا أَحَدُ ثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَانَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

بَابُ الْحُجَّةِ عَلَى مَنْ قَالَ إِنَّ أَحْكَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ ظَاهِرَةً وَمَا كَانَ يَغِيبُ بَعْضُهُمْ مِنْ مَشَاهِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمُورِ الْإِسْلَامِ.

۲۲۰۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ عُيَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُو مُوسَى عَلَى عُمَرَ فَكَانَتْ وَجَدًا مَشْغُولًا فَجَعَلَ قَالَ عُمَرُ أَلَا أَسْمَعُ هَيُّوتَ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ قُتَيْبٍ اسْتَأْذَنَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا نَوْمَرُهُ هَذَا إِذَا خَالَ قَاتِلِي عَلَى هَذَا بِبَيْتِنَا أَوْ لَا فَعَلْتَ بِكَ فَانْطَلَقَ إِلَى عَجَلٍ مِنَ الْكُصَّارِ فَقَالُوا لَا يَشْهَدُ إِلَّا أَصْلَحْنَا فَنَقَامُ أَبُو سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ فَقَالَ قَدْ كُنَّا نَوْمَرُهُ هَذَا فَقَالَ عُمَرُ خَفِيَ عَلَيَّ هَذَا مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَامِي الصَّفْقِي بِالْأَسْوَاقِ.

۲۲۱۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنَ الْأَعْرَجِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّكُمْ تَرْغَبُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ إِنِّي كُنْتُ أَمْرًا
مُسْكِينًا أَلَزَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى مِلٍّ بَطْنِي وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ
الصَّفَقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ
الْقِيَامُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ فَتَهَدَّتْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَالَ مَنْ
يَبْسُطُ رِدَاءَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي ثُمَّ يَقْبِضْهُ
فَلَنْ يَنْبَسِي شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي فَبَسَطْتُ بُرْدَةً
كَانَتْ عَلَيَّ فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا لَيْسَتْ
شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

بَابُ ۱۲۶۱ مَنْ لَا يَتْرَكَ التَّكْذِيبَ مِنَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّةً لَا مِنْ غَيْرِ
الرَّسُولِ.

۲۲۱۱ - حَدَّثَنَا حَتَّادُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ
اللَّهُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
سَعْدِ بْنِ ابْنِ إِدْرِيسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى رِثَالُ
رَأَيْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَحْلِفُ بِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ
الضَّائِدِ الدَّجَالُ قَدْ تَحْلَفُ بِاللَّهِ قَالَ إِنِّي
سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُكْرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ۱۲۶۲ الْأَحْكَامُ الَّتِي تُعْرِفُ بِاللَّذَائِلِ
وَكَيْفَ مَعْنَى اللَّذَائِلِ وَتَفْسِيرُهَا وَقَدْ
أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا خَفِيًّا
غَيْرَ هَاسٍ سَمِعْتُ عَنِ الْخُبَرَاءِ لَهُمْ عَلَى قَوْلِهِ تَعَالَى
ذَمَّنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَسَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّبِيِّ فَقَالَ
لَا أَكَلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ وَأَكَلَ عَلَى مَا يَدَّ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيَّ فَاسْتَدَانَ

بیٹ بھر دئی کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ سائے کی طرح لگا رہتا تھا، جبکہ ماجرہ بن ثوبان زار دس کی
خربید فروخت میں مشغول ہوتے اور انصار اپنی کھیتی باڑی
میں مصروف ہوتے۔ چنانچہ ایک روز میں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو فرمایا کہ میری گفتگو ختم
ہونے تک کون اپنی چادر پھیلائے رکھے گا؟ اور پھر سیٹ لے کر
وہ کوئی پھیر بھولے گا نہیں۔ یہ سنتے ہی جو چادر میرے اوپر
تھی وہ میں نے پھیلا دی۔ پس قسم ہے اُس ذات کی جس نے انہیں
حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ جو میں نے اُن سے سنا اس میں
سے کچھ نہیں بھولا۔

جس کا خیال ہے کہ حضور کا انکار نہ کرنا تو
حجت ہے لیکن دوسرے کا حجت نہیں ہے۔

محمد بن مکرہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو اللہ کی قسم کھاتے ہوئے دیکھا کہ
ابن الصائد ہی دجال ہے۔ میں نے کہا کہ آپ اللہ کی قسم کھاتے
ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ حضرت عمر اس بات پر
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے قسم
کھا رہے تھے لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس
پر انکار نہیں فرمایا۔

وہ احکام جو دلائل سے پہچانے جاتے ہیں نیز
دلائل کا معنی اور اس کی تفسیر۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے وغیرہ کے احکام بیان فرمائے پھر جب
آپ سے گدھے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ
ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ (سورہ الزلزال آیت ۷) سے استدلال
فرمایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھے کے بارے میں پوچھا گیا
تو فرمایا کہ نہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں۔
اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر گدھے کھائی گئی تو اس سے

ابن عباسؓ بآتہ کیس بخدا میرے

۲۲۱۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِنَفْسِهِ تَرْجُلٌ أَجْدُ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وَزْرٌ فَمَا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ تَبْطَلُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَطَالَ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيلِهَا ذَلِكَ مِنَ الْمَرْجِ وَالرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٌ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيلَهَا فَاسْتَدَّتْ شَرْفًا أَوْ شَرْفَيْنِ كَأَمْتٍ أَثَرُهَا وَأَوْ رَتْهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِمَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَوْ يُرِيدُ أَنْ يَسْقِيَ بِهِ كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ وَهِيَ لِذَلِكَ الرَّجُلِ أَجْدُ وَرَجُلٌ تَبْطَلُهَا تَعْنِيًا وَتَعْقُفًا وَلَوْ يَنْسُ حَقُّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظَهْرَ مَا فَرَى لَهُ سِتْرٌ وَرَجُلٌ تَبْطَلُهَا فُخْرًا وَرِيَاءً فَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وَذُرٌّ وَسَيَلٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحُمَيْرِيِّ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى فِيهَا إِلَّا هَذِهِ الْآيَةَ الْفَاذَةُ الْجَامِعَةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ

۲۲۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمًّا سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا الْفَضْلِيُّ عَنْ بَنِي سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ الْبَصْرِيِّ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ شَيْبَةَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمًّا سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَيْضِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ مِنْهُ فَقَالَ تَأْخُذُ بِنِزْلِهِ فِرْصَةً مُمْسَكَةً فَتَوَضَّئُ بِهَا

حضرت ابن عباسؓ نے استدلال کیا کہ وہ حرام نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے تین طرح کے ہیں۔ ایک گھوڑا آدمی کے لئے باعث اجر ہے، دوسرا گھوڑا ہمدرد پوشی کا ذریعہ ہے اور تیسرا گھوڑا انسان کے اوپر بوجھ ہے۔ پس وہ گھوڑا جو آدمی کے اجر کا باعث ہو، وہ ہے کہ آدمی نے جہاد کے لئے گھوڑا رکھا، پھر اگر گاہ یا باغ میں اس کی رسی ڈھیلی چھوڑ دی تو اس گاہ یا باغ میں جہاں تک وہ پہنچے گا اسی کے مطلق اس آدمی کو نیکیاں ملیں گی۔ اگر اس نے رسی توڑ دی اور ایک دو ڈھولیں لگائیں تو اس کے قدم رکھنے اور لید کرنے کے بدلے بھی نیکیاں ملیں گی اور اگر وہ کسی نہر کے پاس سے گزرسے اور پانی پی لے، اگرچہ مالک کا ارادہ پانی پلانے کا نہ ہو، تو یہ بھی اس کی نیکیاں شمار ہوگی۔ پس یہ گھوڑا آدمی کے لئے باعث اجر ہے اور کسی نے اگر بے نیازی ظاہر کرنے اور سوال سے بچنے کے لئے گھوڑا رکھا اور اس کی گردن اور پیٹھ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو نہ بھلایا تو یہ اس کے لئے ہمدرد پوشی کا سبب ہے اور جس آدمی نے فخر و غرور ظاہر کرنے اور امانت دکھانے کے لئے گھوڑا باندھا تو یہ اس پر بوجھ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گدھوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں کچھ نازل نہیں فرمایا مگر یہ آیت جو اہل احباب اور جامع ہے، تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا (سورۃ الزلزال)۔

یحییٰ، ابن عیینہ، منصور بن صفیہ، ان کی والدہ نے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ محمد بن عقبہ، فضیل بن سلیمان بنیری بصری، منصور بن عبد الرحمن بن ضیہ، ان کی والدہ ماجدہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے بارے میں سوال کیا کہ اس کا غسل کس طرح کرے۔ آپ نے فرمایا کہ مشک لگا ہو، کپڑا لے کر اس سے پاکی حاصل کر لو۔ وہ پھر عرض کر رہی تھی کہ یا رسول اللہ! اس کے ساتھ کس طرح پاکی حاصل کروں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ اس کے ساتھ پاکی حاصل کر لو۔ حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جو مراد تھی وہ میں جان گئی لہذا اس عورت کو میں نے اپنی طرف بھیج لیا، پھر اسے طریقہ سکھا دیا۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت ام حفیدہ بنت حارث بن حزن نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گھی، پنیر اور گودہ کا تحفہ بھیجا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ چیزیں منگوائیں۔ اور آپ کے دسترخوان پر کھائی گئیں لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نفرت کی وجہ سے نہیں کھایا اور اگر وہ حرام ہوتیں تو آپ کے دسترخوان پر کھائی نہ جاتیں اور نہ آپ ان کے کھانے کا حکم فرماتے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے دور رہے یا ہماری مسجد سے دور رہے اور جاپے کر اپنے گھر میں بیٹھا رہے اور آپ کی خدمت میں ایک برتن لایا گیا۔ ابن وہب کا قول ہے کہ طباق لایا گیا، جس میں تازہ سبزیاں تھیں چنانچہ آپ کو ان میں سے بوائے تو اس کے متعلق پوچھا تو جو سبزیاں اس میں تھیں ان کے متعلق آپ کو بتایا گیا چنانچہ فرمایا کہ انہیں تم لے لو پس آپ کے بعض اصحاب نے انہیں لے لیا جو آپ کی خدمت میں حاضر تھے جب آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ اس کے کھانے سے نفرت کر رہے ہیں تو فرمایا کہ کھالو کیونکہ جس کے ساتھ میں سرگوشی کرنا ہوں تم نہیں کرتے۔ ابن عوف نے ابن وہب سے نقل کیا کہ ایک ہانڈی جس میں سبزیاں تھیں۔ لیکن لیٹ اور ابو صفوان نے یونس سے ہانڈی کے قصے کا ذکر نہیں کیا۔ پس مجھے معلوم نہیں کہ یہ بھری کا قول ہے یا

قَالَتْ كَيْفَ اتَّوَصَّأَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئِي قَالَتْ كَيْفَ اتَّوَصَّأَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئِينَ بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَرَفْتُ أَنَّ ذَلِكَ يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَدُّدَهَا إِلَى فَعَلَتْهَا

۳۲۱۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ حَفِيدَةَ بِنْتَ الْخَضِرِيِّ بْنِ حَزْنٍ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضْبًا فَذَاعَبَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّ عَلَى مَا يَدَّيْنَهُ فَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْمُتَّقِدِ رِلَةً وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَا أُصِِلْنَ عَلَى مَا يَدَّيْنَهُ وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ

۳۲۱۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِبَاعٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَعْتَزِلْ بَيْتَهُ وَإِنَّهُ أَقْبَى بَدَارٍ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِي طَبَقًا فِيهِ خَضِرَاتٌ مَنْ يَقُولُ فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَسَالَ عَنْهَا فَأَخْبَرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُخُولِ فَقَالَ فَقَرَّبُوهَا فَقَرَّبُوهَا إِنَّ بَعْضَ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَ فَلَكَتَارًا لَكْرَةً أَكَلَهَا قَالَ كُلُّ نَاقِيٍّ أُنَاجِيٍّ مَنْ لَا تُنَاجِي وَ قَالَ ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ يَعْنِي فِيهِ خَضِرَاتٌ وَلَوْ يَذْكُرُ اللَّيْثُ وَأَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ قِصَّةَ الْقِدَارِ فَلَا أَدْرِي هُوَ مِنْ

قَوْلِ الزُّهْرِيِّ أَوْ فِي الْحَدِيثِ .

۲۲۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
ابِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي وَعَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ
أَبِيهِ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ أَبَا جَبْرِ بْنِ
مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً أَمَّتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ
فَقَالَتْ أَرَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنْ لَمْ أَجِدْكَ قَالَ إِنْ لَمْ يُجِدْنِي فَأَتَى
أَبَا بَكْرٍ أَدَا الْحَمِيدِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ
كَأَنَّهُ تَعْنِي الْمَوْتَ .

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَسْأَلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَقَالَ
أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعَ مَعْوِيَةَ
يُحَدِّثُ رَهْطًا قَرِيبًا بِالْمَدِينَةِ وَذَكَرَ
كَعْبَ الْأَحْبَارِ فَقَالَ إِنْ كَانَ مِنْ أَصْدَاقِ
هَؤُلَاءِ الْمَدِينَةِ الَّذِينَ يَحْكُمُونَ عَلَى أَهْلِ
الْكِتَابِ وَإِنْ كُنَّا مَعَهُ ذَلِكَ لَنَبْلُو عَلَيْهِ
الْكُذِبَ .

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر اہم مسئلہ پر اپنے یارِ فارسیہ یا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جملہ صحابہ کرام پر ترجیح دیا کرتے تھے، جس کا صحابہ کرام بھی آئے دن مشاہدہ کرتے تھے۔ وصال سے پہلے مرض کی حالت میں آپ نے حکم فرمایا تھا کہ ابوبکر و گویں کو نماز پڑھائیں۔ اپنی ظاہر حیات میں اپنے سامنے ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امام الصحابہ بنا دیا تھا۔ آپ کے حکم سے تمام صحابہ کرام اہل بیت اطہار نے ان کو اپنا امام بنایا تھا۔ ثانیاً آپ کو قیامت تک کے تمام احوال و واقعات کف و دست کی طرح نظر آتے تھے۔ لہذا اسی معجزانہ نظر سے دیکھ لیا تھا کہ میرے یہ مزاج شناس ابوبکر کے سوا کسی کو میرا خلیفہ بلا فصل نہیں بنائیں گے اور خلفائے راشدین میں پہلا نمبر ابوبکر صدیق ہی کا ہو گا۔ چنانچہ آپ نے یہ بات کرنے والی عورت سے یہ فرما دیا کہ اگلے دن اگر مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہو جانا۔ یہ بھی غلامت ابوبکر کے دلائل میں سے ایک دلیل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۲۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى

حدیث میں اسی طرح ہے۔

محمد بن جبیر کو ان کے والد محترم حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، پھر وہ کسی معاملے میں آپ سے گفتگو کرتی رہی۔ چنانچہ آپ نے اسے ایک کام کے لئے فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! بتائیے اگر میں آپ کو نہ پاؤں؟ فرمایا کہ اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آ جانا۔ حمیدی نے ابوبکر بن سعد کے واسطے سے اتنا زیادہ بیان کیا ہے گویا اس کی مراد وفات سے تھی۔

حضور کا ارشاد کہ اہل کتاب سے کچھ نہ پوچھو

ابو الیمان اشعیب الزہری، حمید بن عبد الرحمن، حضرت معاویہ نے قریش کی مفتی جماعت سے روایت کی اور حضرت کعب احبار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ یہ جملہ محدثین بہت ہی سچے ہیں جو اہل کتاب سے روایت کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم ان کی نہ روایتوں میں (تحریف کے باعث) بھڑک کی ملاوٹ پلاتے ہیں۔

یہ جملہ محدثین بہت ہی سچے ہیں جو اہل کتاب سے روایت کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم ان کی نہ روایتوں میں (تحریف کے باعث) بھڑک کی ملاوٹ پلاتے ہیں۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اہل کتاب تو ریت کو عبرانی زبان

بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ الشُّرُوسَ! وَ
يَا عِبْرَانِيَّةَ وَيَفْتَرُونَ بِهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ
الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَصْدِقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا
تُكْذِبُوا هُمْ وَخَوَلَاؤُهُمْ يَا اللَّهُ وَمَا أُنْزِلَ
إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ إِلَّا يَتَّ

میں پڑھتے اور اس کی تفسیر مسلمانوں سے عربی میں
بیان کرتے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب،
بلکہ کہہ دیا کرو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس
پر جو ہماری طرف نازل ہوا اور جو تمہاری طرف
نازل ہوا۔

۲۲۱۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَيْفَ سَأَلُونِ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ
شَيْءٍ وَكِتَابُكُمْ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ تَقْرَأُونَ لَهُ مُحْضًا لَوْ
يُشَبُّ وَقَدْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ بَدَّلُوا
كِتَابَ اللَّهِ وَغَيَّرُوهُ وَكُتِبُوا بِأَيْدِيهِمْ الْكِتَابُ
وَقَالُوا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيُشَبَّ تَرَوَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوا
قَلِيلًا إِلَّا يَنْهَاهَا كُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ
مُسْلِمِيهِمْ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا يَسْأَلُكُمْ
عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ

عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
نے فرمایا تم اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں کیسے پوچھتے ہو
حالانکہ تمہاری کتاب جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی وہ
نازہ ہے جس خالص کو تم پڑھتے ہو، اس میں کسی قسم کی ملاوٹ نہیں
ہے اور اس نے نہیں بتا دیا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتاب کو
بدل دیا اور اس میں کمی بیشی کر دی اور کتاب کو اپنے ہاتھوں بنا کر
لکھا اور کہا کہ یہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اس کے ذریعے دنیا کی
ذلیل و قلیل پونجی کمائیں۔ بتاؤ کیا جن چیزوں کا تمہارے پاس علم
آگیا ان کے بارے میں پوچھنے سے تمہیں منع نہیں فرمایا گیا؟
خدا کی قسم ہم نے تو ان میں سے ایسا ایک آدمی بھی نہیں دیکھا جو تم سے
اس چیز کے بارے میں دریافت کرے جو تم پر نازل کی گئی ہے۔

بَابُ ۱۳۹۹ كَرَاهِيَةِ الْخِلَافِ

۲۲۱۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ قُرَيْشٍ عَنْ سَلَامَةَ بْنِ أَبِي مُطَيْعٍ عَنْ أَبِي
عُمَرَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا
الْقُرْآنَ مَا اِتَّفَقْتُمْ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اِخْتَلَفْتُمْ
فَقُومُوا عَنْهُ

اختلاف میں کراہیت ہے۔
ابو عمران جوینی نے حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ
عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ قرآن کریم کو اس وقت تک پڑھنے نہ ہو
جب تک تمہارا دل اس کے ساتھ مانوس رہے اور
جب تمہارے دل اکتا جائیں تو اسے چھوڑ کر کھڑے
ہو جاؤ۔

۲۲۲۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ
حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْجَوْنِيُّ عَنْ
جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا اِتَّفَقْتُمْ

ابو عمران جوینی نے حضرت جندب بن عبد اللہ رضی
اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ قرآن کریم اس وقت تک پڑھنے نہ ہو جب تک
تمہارے دل اس کے ساتھ نہ رہیں اور جب تمہارے

عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَيَا ذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقَوْمُوا عَنَّا
وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَارُونَ الْأَعْوَرِ
حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ أَنَّ عَن جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۲۲۱ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
هشام عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا خَضِرَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَفِي الْبَيْتِ
وَجَالَ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ هَلْكَ النَّبِيُّ لَكُمْ
يَا بَنِي تَصِلُوا بَعْدَهُ قَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمْ الْقُرْآنُ
فَحَسِبْنَا كِتَابَ اللَّهِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَ
اخْتَصَمُوا فِيهِمْ مَنْ يَقُولُ قَدِ بَوَّأَ يَكْتُبُ لَكُمْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ
تَصِلُوا بَعْدَهُ وَمَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ
فَلَمَّا اكْتَرَدُوا اللَّخْطَ وَالْإِخْتِلَافَ عِنْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَوْمُوا عَنِّي قَالَ
عُبَيْدُ اللَّهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرِّزْقَ
كُلَّ الرِّزْقِ مَحَالٌ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَكُمْ ذَلِكَ
الْكِتَابَ مِنْ اخْتِلَافِهِمْ وَلَعَلَّاهُمْ .

بَابُ ۳۳ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ التَّحْرِيمِ إِلَّا مَا تَعَرَّفَ إِبْرَاهِيمُ وَ
كَذَلِكَ أَمْرُهُ نَحْوُ قَوْلِهِ جِئْنَا أَحْلُوا
أَصْدَبُوا مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ جَابِرٌ وَلَمْ يَعْزِمِ
عَلَيْهِمْ وَلَكِنْ أَحْلَمْتُمْ لَهُمْ وَتَأَلَّتْ
أُمُوعُكُمْ بِهَيْبَتِنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْحَنَازَةِ وَلَمْ
يُعْزَمْ عَلَيْهَا .

۲۲۲۲ - حَدَّثَنَا الْمَيْمُونُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ

دل اچاٹ ہو جائیں تو اسے چھوڑ کر کھڑے ہو جاؤ۔
یزید بن ہارون، ہارون اعور، ابو عمران، حضرت جندب
بن عبد اللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے
روایت کیا ہے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہاں کا وقت
جب قریب آیا تو ان کا بیان ہے کہ کاشائہ اقدس کے اندر بیت سے
حضرات موجود تھے جن میں حضرت عمر بن خطاب بھی تھے۔ آپ نے
فرمایا کہ مجھے لکھنے کی چیزیں لاکر دینا کہ میں ایسی تحریر لکھ دوں کہ
تم بعد میں گمراہ نہ ہو سکو حضرت عمر نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر
تکلیف کا غلبہ ہے اور تمہارے پاس قرآن مجید موجود ہے پس میں
اللہ کی کتاب کافی ہے ہر دلوں نے اختلافات کیا اور بھگڑنے لگے
بعض کہتے تھے کہ سامان لے آؤ تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تمہیں ایسی تحریر لکھ دیں کہ بعد میں گمراہ نہ ہو سکو اور بعض
وہی کہتے تھے جو حضرت عمر نے کہا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس زیادہ شور و غل اور اختلافات ہوئے تو
آپ نے فرمایا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ حضرت
عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس کہا کرتے کہ
بڑی بھاری مصیبت یہ پیش آئی جو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور اس تحریر کے درمیان حائل ہوئی جو ان کے لئے لکھی
جانی یعنی لوگوں کا اختلاف اور شور و غل کرنا۔

محفوظ کا منع کرنا تحریم کے باعث ہے ماسوائے
اس کے جس کا مباح ہونا بتا دیا گیا ہو، اسی طرح آپ
نے اوامر کا حکم ہے۔

اسی طرح جب لوگوں نے احرام کھول دیا تو آپ نے فرمایا کہ عورتوں
کے پاس جاؤ۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ یہ ان پر فرض نہ تھا بلکہ ان کے
لئے محال تھا۔ ام عطیہ نے کہا کہ ہمیں جنازے کے پیچھے جانے سے
منع فرمایا گیا ہے لیکن یہ ہم پر حرام نہیں ہے۔

عطاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی

جَدُّهُ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُحَيْشٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
فِي أَنْاسٍ مَعَهُ قَالَ أَهْلَلْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ خَالِصًا
لَيْسَ مَعَهُ عَمْرٌةٌ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبْرًا رَابِعَةً
مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمْرًا النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحِلَّ وَقَالَ أَجِلُّوْا
أَصِيبُوا مِنَ النِّسَاءِ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ
وَلَمْ يَغْزِرْ عَلَيْهِمْ وَلَكِنْ أَحَلَّتْ لَهُمْ فَبَلَغَهُ
أَنَّا نَقُولُ لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَدُوِّهِ إِلَّا
خَمْسُ أَمْرَأَاتٍ أَنْ يَحِلَّ إِلَى نِسَاءٍ نَأْتِيَنَ عَدُوَّ
تَقَطَّرَ مَدَائِكُ الْمَدَائِي قَالَ وَيَقُولُ جَابِرٌ
بَيِّنَةٌ هَكَذَا وَحَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي أَتَاكُمْ
بِاللهِ وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبْرَكُكُمْ وَلَوْ كَاهِدِي لَحَلَلْتُ
كَمَا يَحِلُّونَ فَحِلُّوا فَاسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَهْلِ رَدَا
مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْتَدَيْتُ فَحَلَلْنَا وَمَعَنَا
وَأَطَعْنَا.

۲۲۳۳ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُودٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
عَنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ
الْمُرِّي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا
قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ لِمَنْ شَاءَ
كَرَاهِيَةً أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً.

بِالْأَمْرِ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَأَمْرُهُمْ شُزْزِي
بَيْنَهُمْ وَشَاوَرَهُمْ فِي الْأَمْرِ وَآتَى
الْمَسَاوِرَةَ قَبْلَ الْعَزْمِ وَالْعَبَّاسِيُّ لِقَوْلِهِ
فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِذَا عَزَمَ

اللہ عنہما سے ان حضرات کی موجودگی میں سنا جو ان کے ساتھ تھے۔
انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے صرف
حج کا احرام باندھا اور اس کے ساتھ عمرے کی نیت نہیں کی حضرت جابر
نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو کبھی ذی الحجہ کی صبح کو وادع ہوئے۔
جب ہم آگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم احرام
کھول ڈالیں اور فرمایا کہ احرام کھول دو اور عورتوں سے صحبت
کرو عطا کا بیان ہے کہ حضرت جابر نے فرمایا۔ یہ ان پر فرض نہیں
کیا تھا بلکہ ان کے لئے حلال فرمایا گیا تھا جب آپ تک یہ
بات پہنچی کہ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے عرفہ کے درمیان صرف
پانچ روزہ گئے ہیں اور ہمیں عورتوں سے صحبت کرنے کا حکم فرمایا
گیا ہے تو عرفہ کے روزہ ہم اس حالت میں حاضر ہوں گے کہ ہماری
شرمگاہوں سے ندی ٹپک رہی ہوگی۔ عطا کا بیان ہے کہ حضرت
جابر نے اپنے ہاتھ کو ہلا کر بتایا کہ یوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ تم جانتے ہو کہ میں تمہاری
نسبت اللہ سے زیادہ ڈرنے والا، تم سے زیادہ سچا اور تم
سے زیادہ نیک ہوں اور اگر میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا
تو میں بھی اسی طرح احرام کھول دیتا جیسے تم نے کھولے، لہذا
تم احرام کھول دو اور اگر مجھے اپنے معاملے کا پہلے سے علم ہوتا
جو بعد میں ہوا تو میں ہدی نہ لاتا۔ چنانچہ ہم نے احرام کھول دیا اور
آپ کا ارشاد سنا اور اطاعت کی۔

ابن بریدہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز مغرب سے
پہلے دو رکعت نماز پڑھ لو۔ تیسری دفعہ آپ نے فرمایا کہ جو
پڑھنا چاہے کیونکہ آپ نے یہ ناپسند فرمایا کہ لوگ اسے
سنت قرار نہ دے لیں۔
مشورے کا حکم۔

ارشاد ربانی ہے: اور ان کا کام ان کے آپس کے مشورے سے ہے۔
(سورہ الشوریٰ، آیت ۳۸) نیز فرمایا: اور کاموں میں ان سے مشورہ کرو۔
(سورہ آل عمران، آیت ۱۵۹) اور مشورہ پکا ارادہ کرنے اور ظاہر ہونے

الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَكُونُ
لِبَشَرٍ التَّقَدُّمُ عَلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَشَأْوَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ يَوْمَ
أُخْبِرُوا فِي الْمَقَامِ وَالْخُرُوجِ قَدْ دَالَهُ الْخُرُوجُ
فَلَمَّا لَيْسَ لَأَمَّتَهُ وَعَزَمَ قَالُوا أَقْبِهِ فَلَمْ
يَمَلْ إِلَيْهِمْ بَعْدَ الْعَزْمِ وَقَالَ لَا يَدْبَغِي بِنَبِيِّ
يَلْبَسُ لَأَمَّتَهُ فَيَصْعُقُهَا حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ وَ
شَأْوَ عِلِّيًّا وَ أَسَامَةً فِيمَا رَأَى أَهْلُ الْإِفْكِ
عَائِشَةَ وَسَمِعَ مِنْهَا حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ
فَجَلَدَ الزَّامِنِينَ وَلَوْ يَكْتَفِي إِلَى تَنَازُعِهِمْ
وَلَكِنْ حَكَمَ بِمَا أَمَرَهُ اللَّهُ وَكَانَتْ الْأَمَّةُ
بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْتَشِيرُونَ الْأُمَمَاءَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ
فِي الْأُمُورِ الْمُبَاحَةِ لِيَأْخُذُوا بِأَسْهَلِهَا
فَإِذَا أَوْضَحَ الْكِتَابُ أَوِ السُّنَّةُ لَمْ يَتَجَدَّ وَلاَ
إِلَى غَيْرِهِ أَقْبَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَرَأَى أَبُو بَكْرٍ قَتَالَ مَنْ مَنَعَ الزَّكَاةَ
فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ تَقَاتِلُ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ
أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
فَإِذَا قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمُوا مِنِّي
وَمِلَّةَهُمْ وَأَمُورُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
وَاللَّهِ لَا قَاتِلَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ مَا جَمَعَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَابَعَهُ
بَعْدَ عَمْرِو فَلَمْ يَلْتَفِتْ أَبُو بَكْرٍ إِلَى مَشُورَةٍ
إِذْ كَانَ عِنْدَ حَكْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدِّينِ فَزَقُوا بَيْنَ الصَّلَاةِ وَ
الزَّكَاةِ وَآدَاؤِ التَّحْدِيدِ الدِّينِ وَأَحْكَامِ
لِئَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ

سے پہلے ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب تم پکارا ارادہ کرو تو اللہ
پر بھروسہ کرو (آل عمران) چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عزم فرمایا جتنے تو کسی بشر کو اللہ اور رسول کے خلاف جانے کا حق
نہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے اُحد کے
روز مشورہ کیا کہ شہر میں رہ کر مقابلہ کیا جائے یا باہر نکل کر۔
چنانچہ لوگوں نے باہر نکلنے کی رائے دی جب آپ ہتھیار پہن
چکے اور پکارا ارادہ فرمایا تو لوگوں نے شہر میں رہنے کے لئے کہا
لیکن آپ نے عزم کر لینے کے بعد ان کی طرف توجہ نہ فرمائی ارادہ فرمایا کہ کسی
نبی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ ہتھیار پہننے کے بعد انہیں کھول کر
رکھ دے، یہاں تک کہ خدا حکم فرمائے اور آپ نے حضرت علی اور حضرت
اسامہ سے مشورہ فرمایا جبکہ تہمت لگانے والوں نے حضرت عائشہ پر
تہمت لگائی مہدی اور ان کی باتیں سنیں، یہاں تک کہ قرآن کریم نازل ہوا اور
تہمت لگانے والوں کو کوڑے مارے گئے اور ان کے اختلاف کی جانب
توجہ نہ فرمائی بلکہ وہی فیصلہ فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا اور نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انہیں امانت دلا اور اہل علم حضرات سے مباح
امور میں مشورہ کیا کرتے تاکہ آسان صورت کو حاصل کر سکیں اور جب
کتاب یا سنت کا حکم واضح ہو جاتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء
میں دوسرے کی طرف متوجہ نہ ہوتے اور حضرت ابو بکر نے زکوٰۃ دینے سے
انکار کرنے والوں کے ساتھ جنگ کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر نے
کہا کہ آپ کس طرح ان سے قتال کریں گے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے لڑنا نہ ہوں، یہاں تک کہ وہ کہیں
کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ چنانچہ جب انہوں نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا تو
اپنے خون اور مال کو مجھ سے بچا لیا مگر حق کے ساتھ چنانچہ حضرت ابو بکر
نے کہا کہ خدا کی قسم میں ان سے ساتھ ہر ذلہ لڑوں گا جو ان چیزوں میں فرق کریں
میں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع فرمایا ہے پھر حضرت عمر بھی ان
کے ساتھ متفق ہو گئے۔ اس کے بعد حضرت ابو بکر مشورہ کی طرف متوجہ نہیں
ہوئے کیونکہ ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان لوگوں کے بارے
میں حکم موجود تھا جنہوں نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق کیا نیز دین اہل اس کے
احکام کو بدل دینے کا ارادہ کیا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ جو اپنے دین کو بدلے اسے قتل کر دو، اور قادری حضرات حضرت عمر کے مشیر تھے خواہ وہ بوڑھے تھے یا جوان اور وہ اللہ کی کتاب کے لئے بہت زیادہ رک جانے والے تھے۔

عبید اللہ کا بیان ہے کہ جب بہتان لگانے والوں نے اُن پر بہتان لگایا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب و حضرت سامہ بن زید کو بلایا جبکہ وحی اترنے میں دیر ہو گئی تھی چنانچہ اُن دونوں سے

لڑی ہوئی کو چیل کر دینے کے بارے میں پوچھا اور مشورہ کیا کہ آپس میں حضرت اسامہ نے ایسا اشارہ کیا کہ وہ آپ کی بیوی کی پاک دامنی کو چلتے تھے اور حضرت علی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر اس بارے میں تنگی نہیں کرے گا اور ان کے سوا عورتیں اور بہت ہیں اور اس کو نڈی سے دیا فت فرمایا ہے یہ سچ کج بتا دے گی آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے کوئی مشوک بات دیکھی ہے؟ وہ عرض گزار ہوئی کہ میں نے اس کو کوئی اور بات نہیں دیکھی کہ وہ ایک نوکر لڑکی ہیں، بسا اوقات گھر کا ٹاٹا لوند کر سو جاتی ہیں، چنانچہ بکری اگر اسے کھا جاتی ہے۔ پس آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا۔ اے مسلمانو! کون ہے جو میری طرف سے اسے سزا دے جس نے میری بیوی کے بارے میں مجھے افیت پہنچائی ہے؟ خدا کی قسم میں اپنی بیوی میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا پھر آپ نے حضرت عائشہ کی برأت کا ذکر فرمایا۔ ابو اسامہ نے بھی ہشام سے ایسا ہی نقل کیا ہے

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا کہ تم مجھے اُن لوگوں کے بارے میں کیا مشورہ دیتے ہو جو میری بیوی کو گالیاں دے رہے ہیں، حالانکہ میں اُن کے اندر نفسا کوئی برائی نہیں دیکھتا۔ عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ جب حضرت عائشہ کو بہتان کا علم ہوا تو وہ بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئیں یہ رسول اللہ! کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اپنے گھر والوں میں چلی جاؤں؟ چنانچہ آپ نے اجازت مرحمت فرمادی اور ساتھ ایک غلام کو بھیجا اور انصار میں سے ایک شخص نے کہا۔ اے اللہ تو پاک ہے، ہمیں یہ حق نہیں کہ اس

دینہ فافتلوه وکان القراء اصحاب مشورۃ
عمر کہولہ کائنوا وشتبانا وکان وقفا
عند کتاب اللہ عزوجل۔

۲۲۲۴۔ حَدَّثَنَا الْأَوْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ ابْنُ
الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ ابْنُ وَقَّاصٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ عَنْ
عَائِشَةَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ قَالَتْ

وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي
طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلَبْتُ الْوُحْيُ
يَسْأَلُهُمَا وَهُوَ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي خِرَاقٍ أَهْلُهُ فَاثَمًا
أُسَامَةُ فَاشَارَ بِأَلْيَدِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ
وَأَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ لَمْ يَضَيِّقْ لِي اللَّهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ
سِوَاهَا كَثِيرٌ وَرَسُولُ الْجَارِيَةِ تَصَدَّقُكَ فَقَالَ
هَلْ رَأَيْتَ مِنْ هَوًى يُرِيدُكَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ
أَمْرًا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السَّيِّدِ
تَتَأَمَّرُ عَنْ عَجَائِلِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَنَتَا كُلُّهَا
فَقَامَ عَلَى الْمَنَكِبِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ
يَحْذَرُنِي مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَا فِي أَهْلِي وَاللَّهِ
مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا فَذَكَرَ بَرَاءَةَ
عَائِشَةَ وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ

۲۲۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ أَبِي زَكْرِيَّا عَنْ الْغَنَائِي عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَطَبَ النَّاسَ فَمَدَّ اللَّهُ وَأَتَتْهُ عَلَيْهِ وَقَالَ مَا
تُبْعِيذُونَ عَلَيَّ فِي قَوْمٍ يُسُبُّونَ أَهْلِي مَا يَلُمُّونَ
عَلَيْهِمْ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ لَمَّا أُخْبِرْتُ
عَائِشَةَ بِالْأَمْرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَاخَذُنِي لِي لَنْ
أَنْطَلِقَ إِلَى أَهْلِي فَادْنِ لَهَا وَأَرْسَلَ مَعَهَا الْغُلَامَ
وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مَبْجَانُكَ مَا يَكُونُ لَنَا

باد سے میں زبان کھولیں، یہ تو بہت بڑا بہتان ہے۔

توحید کا بیان اور جمہیہ وغیرہ کا رد۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا امر ان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا
امت کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی توحید کی دعوت دینا۔

ابو عامر، ذکر یابن اسحاق یحییٰ بن عبد اللہ بن صبیفی
ابو معبد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف روانہ
فرمایا، عبداللہ بن ابوالاسود، فضل بن العلاء، اسمعیل بن امیہ، یحییٰ
بن عبد اللہ محمد بن صبیفی نے ابو معبد مولیٰ ابن عباس سے سنا اور
ادلائم میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ
جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف
روانہ کیا تو فرمایا کہ تم جس قوم کی طرف جا رہے وہ اہل کتاب ہیں پس تم نے
انہیں سب سے پہلے اس بات کی طرف بلانا ہے کہ وہ خدا کو
ایک مانیں جب وہ اس بات کو جان لیں تو انہیں بتانا کہ
اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ وقت کی نماز فرض کی ہے
ہر دن اور رات میں جب وہ نماز پڑھ لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ
نے ان کے مالوں میں ان پر زکوٰۃ فرض فرمائی ہے جو ان کے بیروں سے
لے کر ان کے غریبوں کو دی جاتی ہے جب وہ اس کا اقرار کریں تو ان
سے زکوٰۃ لے لینا اور لوگوں کا عمدہ مال چھانٹ کر لینے
کے پرہیز کرنا۔

اسود بن ہلال نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ
عنه سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟
عرض گزارا ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بستر جانتے ہیں۔
فرمایا کہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو
شریک نہ کریں۔ کیا تم جانتے ہو کہ ان کا خدا پہ کیا حق ہے؟

أَنْ تَتَكَلَّمُوا هَذَا أَصْبَحَ أَنْتَ هَذَا أَهْتَانٌ عَظِيمَةٌ.

کتاب التوحید والرد علی الجہلیۃ وغیرہم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بَابُ مَا جَاءَ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ إِلَى تَوْحِيدِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

۲۲۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ذَكَرِيَّا

بْنُ إِسْحَقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَبِيْفٍ عَنْ أَبِي
مَعْبُدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعَثَ مُجَازِيًّا إِلَى الْيَمَنِ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي
الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
ابْنُ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ صَبِيْفٍ
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ
ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ لَهُ إِنَّكَ تَقْدُمُ عَلَى
قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ
إِلَى أَنْ يُوَحِّدُوا اللَّهَ تَعَالَى فَإِذَا عَرَضُوا ذَلِكَ
فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ
فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَإِذَا صَلَوُوا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ
اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُوَخَّذُ مِنْ
غَنِيِّهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِذَا أَقْبَرُوا بِذَلِكَ
فَتَخَذُوا مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَامَتُ أَمْوَالِ النَّاسِ

۲۲۲۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ وَالْأَشْعَثِ بْنِ
سُلَيْمٍ سَمِعَا الْأَسْوَدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ مُجَازٍ بْنِ
جَبَلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا
مُعَاذُ أَنْتَ رَأَى مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ اللَّهُ
وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ يَعْْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ

شَيْئًا أَتَدْرِي مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ.

۲۲۲۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ وَكَانَ الرَّجُلُ يَتَقَالَّهَا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَحْدِثُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ شَاذًا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي أَخِي قَتَادَةُ بْنُ
الثَّعْمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۲۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ
أَنَّ أَيُّ الرَّجَالِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ
أُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَتْ فِي حَجْرٍ
عَالِيَةً زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
عَالِيَةٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَحَثَ
رَجُلًا عَلَى سِرِّيَةٍ وَكَانَ يُهْدِرُ لِأَصْحَابِهِ فِي
صَلَاتِهِ فَمِنْ حَتَمٍ يَحُلُّ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَكَانُوا
رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُّوا لِيَ شَيْءٌ يَصْنَعُ ذَلِكَ
فَسَاكُوهُ فَقَالَ لَا تَهْأُ صِفَةُ الرَّحْمَنِ وَأَنَا
أُحِبُّ أَنْ أَفْرَأَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُ.

بَابُ ۱۳ قَوْلُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قُلْ
ادْعُوا اللَّهَ أَوْ ادْعُوا الرَّحْمَنَ أَيُّمَا مَا تَدْعُوا
فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى.

عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ
انہیں عذاب نہ دے۔

ابو سعید نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے کہ ایک آدمی کو کسی نے باذیاد سورۃ اخلاص پڑھتے ہوئے
سنا جب صبح ہوئی تو وہ سننے والا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں
حاضر ہو گیا اور آپ سے اس بات کا ذکر کیا اور اس آدمی کے خیال میں
یہ بہت تھوڑی قرات تھی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، بیشک
یہ تو (تو اب میں) تنہا قرآن کے برابر ہے۔ اسماعیل بن جعفر،
مالک، عبد الرحمن ان کے والد، حضرت ابو سعید خدری کا بیان
ہے کہ مجھے میرے بھائی حضرت قتادہ بن نیمان رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے بتایا اور اصرار کرنے کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت کی ہے۔

محمد بن عبد الرحمن نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت عمرہ
بنت عبد الرحمن سے روایت کی کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے میں تھیں تو حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی
کو فوجی دستے کا امیر بنا کر بھیجا اور جب وہ اپنے ساتھیوں کو
نمائندہ پڑھانے تو اسے سورۃ اخلاص پڑھ کر کہتے جب وہ واپس
ہوئے تو لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا
آپ نے فرمایا۔ ان سے پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتے تھے؟
پس انہوں نے پوچھا تو اس نے کہا کہ اس میں عملیہ رحمن
کی صفت ہے، اس لئے میں اس کی پڑھنا پسند کرتا
ہوں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ اُسے بتا دو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت
کرتا ہے۔

اُسے اللہ کو یا رحمن۔

تم فرماؤ! اللہ کہہ پکارتا یا رحمن کہہ کر، جو کہہ کر پکارو سب اُسی کے
اچھے نام ہیں (سورۃ نبی اسرائیل، آیت ۱۱۰)۔

۲۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعْوِيَّةَ

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ وَإِبْنِ ظَبْيَانَ
عَنْ جَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ
النَّاسَ.

۲۲۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْلَبَانِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ
بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ
الْمَدَنِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاحَةً رَسُولُ أَحَدِي
بَنَاتِهِ يَدُ عُوَّةَ إِلَى ابْنِهَا فِي الْمَوْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَجَعُ فَأَخْبَرَهَا أَنَّ اللَّهَ مَا
أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَ اللَّهِ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى
فَمَرُّهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَعَادَتْ الرَّسُولَ
أَنَّهَا أَتَتْ لَتَاتٍ تَنْتَهَلُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَ
مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَذَفَعَ الصَّبِيَّ إِلَيْهِ وَنَفْسُهُ
تَقَعَّقِعُ كَأَنَّهَا فِي شَيْءٍ فَقَضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ
لَهُ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا قَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ
جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَرَأَيْنَا يَرْحَمُ اللَّهُ
مَنْ عِبَادِهِ الرَّحِمَاءَ.

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّا التَّرَاقُ ذُو
الْقُوَّةِ الْمُبِينِ

۲۲۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ
الرَّحْمَنِ السَّامِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَى
أَذَى سَمْعَةٍ مِنَ اللَّهِ يَدْعُو لَهُ الْوَلَدَ شَرًّا
يَعَاذِبُهُمْ وَيَذَرُهُمْ.

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى عَالِمُ الْغَيْبِ

ابو یوسف بن عبد اللہ رحمہ اللہ عنہ سے

روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں
پر رحم نہیں کرتا۔

ابو عثمان ہندی کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ

عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے کہ
آپ کی ایک صاحبزادی کا قاصد یادگار رسالت میں حاضر ہوا، جنہوں
نے اس لئے بلایا تھا کہ اُن کا صاحبزادہ قریب لڑکھا تھا چنانچہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واپس جاؤ اور انہیں بتا دو کہ جو اس نے
لایا اور جو اس نے دیا سب اللہ تعالیٰ کا ہے اور ہر چیز کی اس کے پاس
مدت مقرر ہے پھر اُن سے کہو کہ میرے کام لیں اور اسے موجب اجر
تصور کریں چنانچہ قاصد دوبارہ آیا کہ انہوں نے تم دی ہے کہ آپ ضرور
تشریف لائیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ کھڑے ہوئے اور آپ کے
ساتھ حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت معاذ بن جبل بھی چلے گئے پس کچھ
آپ کی گود میں سے دیا گیا اور پلٹی مشک کی طرح کچھ کا سانس کھڑ گیا
تھا۔ چنانچہ آپ کی چشمان مبارک مسوڑوں سے بھر گئیں۔ حضرت سعد
عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ ہے جو اللہ تعالیٰ
اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالتا ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ بھی
اپنے رحم دل بندوں پر رحم فرماتا ہے۔

روزی دینے والا اور بہت بڑی قوت
والا اللہ تعالیٰ ہے۔

ابو عبد اللہ محمد بن مسلم نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ

عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
کوئی ایسا نہیں جو اذیت ناک بات سُن کر اللہ سے
زیادہ صبر کر سکے۔ لوگ اُس پر بیٹے کا الزام لگاتے
ہیں، اس کے باوجود وہ انہیں عافیت اور دوزی
دیتا رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔

فَلَا يَظْهَرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا فَإِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ
عِلْمُ السَّاعَةِ وَأَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ وَمَا تُحِصِلُ
مِنْ أَمْنِي وَلَا تَضْمُرُ إِلَّا بِعِلْمِهِ إِلَيْهِ يَرْدُّ عِلْمُ
السَّاعَةِ قَالَ يَحْيَى الظَّاهِرُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
عِلْمًا وَالْبَاطِنُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا.

۲۲۳۳۳ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُدَّادٍ عَنْ
سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ

عَنِ ابْنِ عَرَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنَّا يَخْفَى الْغَيْبُ خَسًا لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ
لَا يَعْلَمُ مَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ مَا
فِي عَدَايَا اللَّهِ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى يَأْتِي الْمَطَرُ أَحَدًا
إِلَّا اللَّهُ وَلَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِلَّا
اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللَّهُ.

۲۲۳۳۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ
يَقُولُ لَا تَدْرِي كَمَا الْكَبْشَارُ وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ
يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُولُ لَا يَعْلَمُ
الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ.

غیب کا جانتے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا (سورہ جن آیت ۲۶)
نیز فرمایا: بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم (سورہ لقمان آیت ۳۴)
نیز فرمایا: اور اسکو انار اپنے علم کے مطابق (سورہ النساء آیت ۱۶۶) نیز فرمایا
اللہ کسی مادہ کو میٹ نہیں دیتا اور نہ وہ جنتی ہے مگر اسے علم سے (سورہ فاطر آیت
۱۰) نیز فرمایا: قیامت کے علم کا اسی پر حوالہ ہے (سورہ محمد آیت ۲۸) یہ بھی کا قول
عبداللہ بن دربار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غیب کی کتبیاں

پانچ باتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔
اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ رحم میں کیا ہے اور اللہ
کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کھل کیا ہوگا اور اللہ کے سوا
کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب ہوگی اور اللہ کے سوا
کوئی نہیں جانتا کہ کس شخص نے زمین پر کہاں مرنا ہے اور اللہ کے
سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب آئے گی۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا نے فرمایا: جو یہ کہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے اپنے رب کو دیکھا تو اس نے جھوٹ کہا، حالانکہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آنکھیں اس کو دیکھ نہیں سکتیں
اور جو تم سے یہ کہے کہ وہ غیب جانتے ہیں تو اس
نے جھوٹ کہا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کے
سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔

فت: اس حدیث کے اندر دو باتوں کا ذکر ہے جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے اجتہاد سے کہی ہیں اور
دونوں پر قرآن کریم سے استدلال کیا ہے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ یہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد و گرامی نقل
نہیں فرمایا بلکہ جو کچھ کہا وہ اپنی رائے سے فرمایا ہے جس کی بزرگان دین سے تاویل کی ہیں:

پہلا مسئلہ روایت باری تعالیٰ کا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج اللہ جل مجدہ کا دیدار کیا تھا یا
نہیں؟ یہ مسئلہ عقائد سے نہیں بلکہ فضائل سے ہے اور اس کے متعلق صحابہ کرام کے تین گروپ ہیں۔ — پہلا گروہ یہ کہتا
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج پر دروہہ عالم کو نہیں دیکھا بلکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصلی شکل
میں دیکھا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسی گروہ سے ہیں جبکہ اس حدیث سے ظاہر ہے — دوسرا گروہ یہ کہتا ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رب تعالیٰ کو دیکھا تھا لیکن دل انکھوں سے — تیسرا گروہ یہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج اللہ جل مجدہ کو سر کی آنکھوں سے دیکھا تھا — ہم ان میں سے کسی گروہ کی تردید کرنے کے

مجاہد نہیں کیونکہ حضرات صحابہ کرام ساری امت کے مقتدا اور پیشوا ہیں۔ لہذا نظریہ رکھتے ہیں اور رکھنا بھی چاہیے کہ صحابہ کرام کے کسی گروہ کی تردید و تکذیب نہ ہو۔ چنانچہ ہم کہتے ہیں کہ شب معراج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصلی شکل میں بھی دیکھا اور اپنے پروردگار کے دیدار سے بھی مشرق ہوئے، اُسے دل کی آنکھوں سے بھی دیکھا اور سر کی آنکھوں سے بھی یہ شرف حاصل ہوا، واللہ اعلم بالصواب۔

صحابہ کرام کے دوسرے اور تیسرے گروہ کے موقف کو چودھویں صدی کے مجدد برحق، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) نے اختصار کے ساتھ منبہ المنیۃ رسالے میں بیان فرمایا ہے، یہاں اس کے ابتدائی حصے کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے، واللہ التوفیق۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: —
 رَأَيْتُ مَا بَقِيَ عَرَى وَجْهِهِ۔
 میں نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ علیہ نے خصالہ کبریٰ اور علامہ عبدالرزاق منادی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر شرح جامع صغیر میں فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے — ابن عساکر حضرت عمار بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو کلام عطا فرمایا اور

ان الله اعطى موسى الکلام و اعطانی

مجھے اپنے دیدار کی دولت بخشی اور مقام محمود و رحمن کوثر کے ذریعے فضیلت دی۔

الرؤیة لوجهه و فضلہ بالمقام
المحمود و الحوض المورود۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: —

قال لی رب لی خلعت ابراهیم خلعتی و

مجھ سے میرے رب نے فرمایا کہ میں نے ابراہیم کو اپنی دوستی دی، موسیٰ سے کلام فرمایا اور اسے محمدؐ بتیں اپنا دیدار بخشا۔

کلیمت موسیٰ تکلیما و اعطینتک یا
محمد کفاحا۔

مجمع البحار میں کفاحا کا مطلب یوں بیان کیا گیا ہے —

کفاحا سے مراد بالمشافہ دیدار ہے کہ دونوں کے درمیان کوئی پردہ یا پیغام رسال نہ ہو۔

کفاحا ای مواجهة لیس بینہما حجاب
ولا رسول۔

ابن مردودہ میں حضرت اسحاق بن ابی بکر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سدرۃ المنتہیٰ کی تشریف بیان کرتے ہوئے سنا۔ اسی کے آخر میں ہے —

فقلت یا رسول اللہ ما رأیت عندہا
قال رأیت عندہا یعنی ربہ۔

میں عرض گزار ہوں کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نے اُس کے پاس دیکھا؟ فرمایا کہ میں نے اُس کے پاس دیکھا یعنی اپنے رب کو۔

ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشاد ہے: —

اما نحن بنو ہاشم فنقول ان محمدًا
بلکہ ہم بنی ہاشم تو کہتے ہیں کہ محمدؐ مکلف ہے

۱ | نے اپنے رب کو دُعا دیکھا۔

ماری مرتبہ مرتبین۔

ابن اسحاق میں حضرت عبداللہ بن ابی سلمہ کی روایت یوں ہے:-

حضرت ابن عمر نے حضرت ابن عباس سے یہ
پرچھنے کے لیے آدمی بھیجا کہ کیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا ہاں۔

ان ابن عمر ارسلا الی ابن عباس یسألہ
هل رای محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ربہ فقال نعم۔

جامع ترمذی اور طبرانی میں حکمہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشاد منقول ہے۔ طبرانی کے الفاظ یوں

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ محمد
مصطفیٰ نے اپنے رب کو دیکھا۔ حکمہ فرماتے ہیں کہ
میں نے اُن سے عرض کی کہ محمد مصطفیٰ نے اپنے رب کو
دیکھا؟ فرمایا ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کے لیے کلام،
ابراہیم کے لیے دوستی رکھی اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے لیے دیدار رکھا۔

عن ابن عباس قال نظر محمد الی ربہ
قال حکمۃ فقلت لہ نظر محمد
الی ربہ قال نعم جعل الکلام
لموسیٰ والخلة لابراہیم والنظر
لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترمذی شریف کی اسی روایت میں یہ بھی ہے:-

فقد ماری مرتبہ مرتبین۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

الفاظ میں ملاحظہ ہو:-

اپنے اپنے رب کو دُعا دیکھا۔
حاکم، ابن خزیمہ، نسائی اور بیہقی میں ایک روایت ہے، بیہقی کے

کیا تم اس پر تعجب کرتے ہو کہ دوستی ابراہیم
کے لیے، کلام موسیٰ کے لیے اور دیدار محمد مصطفیٰ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ہو۔

اتعجبون ان تكون الخلة لابراہیم
والکلام لموسیٰ والرؤیۃ لمحمد
صلی اللہ علیہ وسلم۔

امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ امام قسطلانی شارح بخاری اور امام عبدالباقی زرقانی شارح مواہب نے فرمایا
کہ اس کی سند جید ہے۔ طبرانی معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یوں راوی ہیں:-

حضرت عبداللہ بن عباس فرمایا کرتے کہ محمد
مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دُعا
دیکھا۔ ایک دفعہ سر کی آنکھ سے اور ایک دفعہ دل
کی آنکھ سے۔

عن عبد اللہ بن عباس انہ کان یقول
ان محمد اصلی اللہ علیہ وسلم ماری
ربہ مرتین مرة ببصرہ ومرة
بفتوادیہ

امام جلال الدین سیوطی، امام خطیب احمد قسطلانی، علامہ ابن رابیع شامی اور امام عبدالباقی زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے
فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام الائمہ ابن خزیمہ اور امام بزار نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کی ہے:-

ان محمد اصری اللہ علیہ وسلم را
ما بہ عن وجہ۔

بیشک محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا۔

امام احمد قسطلانی اور امام عبدالباقی زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند قوی ہے۔ محمد بن اسحاق کی حدیث میں ہے۔

ان مروان سال ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ ہل
ماہی محمد اصری اللہ علیہ وسلم ما بہ
فقال نعم۔

مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے پوچھا کہ کیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا: ہاں۔

مصنف عبد الرزاق میں ہے کہ معمر نے امام حسن بصری کا قول بول نقل فرمایا۔
انہ کان یحلف باللہ لقد راہی محمد
صلی اللہ علیہ وسلم ما بہ۔

بیشک وہ اللہ کی قسم کھا کر کہا کرتے کہ محمد
مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔

امام ابن خزیمہ، حضرت عروہ بن زبیر سے راوی ہیں کہ ان کے نزدیک شب معراج نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
اپنے رب کو دیکھا اور آگے فرمایا:۔
وانہ کان یشتہ علیہ انکارہا۔

اور اس کا انکار ان پر گراں گونہا تھا۔

اسی طرح کتب سابقہ کے عالم کعب اعمار اور امام ابن شہاب زہری، امام مجاہد عروہی، مکی، امام مکرم بن عبد اللہ مدنی، ہاشمی، امام
عطاء بن دہاج قرظی مکی، امام ابو حنیفہ کے استاذ ہیں اور امام مسلم بن سید ابوالفتحی کوفی وغیرہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے
سارے شاگردوں کا یہی مذہب ہے کہ شب معراج نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوا تھا۔ امام احمد حنبل بن حنبل
رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایمان افروز تصنیف مواہب اللدنیہ شرح لکین میں فرمایا ہے:۔

اخبرنا ابن خزيمة عن عروة بن الزبير
اشباهتها وبه قال سائر اصحاب ابن
عباس وجزم به كعب الاحبار والنسابة

ابن خزیمہ نے عروہ بن زبیر سے اس کا اثبات
روایت کیا ہے اور یہی حضرت ابن عباس کے تمام
شاگردوں نے کہا ہے نیز کعب اعمار اور زہری ہاشمی
پر جزم کرتے تھے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ مرفوع احادیث کے ذریعے اس روایت کا اثبات کیا کرتے تھے۔ چنانچہ نقاش اپنی تفسیر میں
اس امام عالی مقام سے راوی ہیں:۔

انہ قال اقول بحديث ابن عباس
بعينه راہی ما بہ راہ راہ حتی
انقطع نفسه۔

انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت ابن عباس کی
حدیث کے باعث کہتا ہوں کہ حضرت نے اپنی آنکھوں
سے اپنے رب کو دیکھا، اسے دیکھا دیکھا، یہاں
تک کہ سانس ٹوٹ گیا۔

امام ابن العلیب ممری نے مواہب شریف میں فرمایا ہے:۔

جزم به محروم و اخرون وهو قول الاشعري
متمم اور دوسرے حضرات نے اس پر جزم

و غالب اتباعہ ۔

کیا اور یہی قول امام اشعری اور ان کے اکثر پیروکاروں کا ہے۔

امام شہاب الدین خفاجی نے اپنی مائتہ اور ایمان افروز تصنیف نسیم الریاض شرح شفا فی الامام قاضی سیامی میں فرمایا ہے کہ

نیزادہ صحیح اوردیاع مذہب یہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شبِ اسری اپنے رب کو سرک آنکھ سے دیکھا۔ اسی طرف اکثر صحابہ گئے ہیں۔

الواضح الواجب انہ صلی اللہ علیہ وسلم دای رہے بعین رائیہ حنین اسرای بہ کما ذہب الیہ اکثر الصحابہ ۔

اسی طرح امام شرف الدین تودوسی نے شرح صحیح مسلم میں اور امام محمد بن عبد الباقی زرقانی نے شرح مواہب اللدنیہ میں فرمایا ہے کہ

الواضح عند اکثر العلماء انہ صلی اللہ علیہ وسلم دای رہے بعین رائیہ لیلۃ المعراج ۔

اکثر علماء کے نزدیک یہی راجح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معراج کی رات اپنے رب کو سرک آنکھ سے دیکھا۔

ان آخری دونوں عبارتوں سے صحابہ کرام، تابعین عظام اور ائمہ محدثین کے علمائے اعلام کی اکثریت کا اس بارے میں مذہب واضح طور پر یہ صاحب علم کے سامنے ہے، جس پر صحیح اوسر فروع حدیثیں بھی دلالت کر رہی ہیں۔ دوسری جانب انکار پر ایک

بھی صحیح اور فطر حدیث نہیں ہے بلکہ اس حدیث میں بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اپنی رائے ہے اور جو کچھ انھوں نے کہا وہ صرف اپنے اجتہاد سے کہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روایت باری تعالیٰ کی نفی پر کوئی ارشاد پیش نہیں کیا۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اس سلسلے میں وہی نظر یہ رکھیں جس کی پشت پر فروع حدیثیں ہیں، جدھر اکثر صحابہ کرام ہیں، جدھر بزرگانِ دین کی اکثریت ہے۔ محبت رسول کا تقاضا بھی یہی ہے کہ روایت باری تعالیٰ کے اثبات کیا جائے۔

دوسری بات اس حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ فرمائی کہ جو یہ کہے کہ وہ غیب جانتے ہیں تو اس نے جھوٹ کہا۔ اور اس پر لَا یَعْلَمُ الْغَیْبُ إِلَّا اللہ ۔ سے استناد کیا ہے۔ سب سے زیادہ کے باوجود اس قدر معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ الفاظ کس سورت کی کونسی آیت کا حصہ ہیں تاکہ حوالہ دے سکتا۔ غیر قرآن مجید میں ایسی متعدد آیتیں بھی ہیں جن میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ غیب پر انبیائے کرام کو مطلع فرماتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے اپنے جبرئیل علیہ السلام کو مطلع فرمایا:

یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔

ذَٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ

إِلَیْكَ ۚ ۲۴ - ۱۲، ۱۱۲

دوسرے مقام پر اللہ رب العزت نے عام لوگوں کو تنطیب کر کے فرمایا ہے:

وَمَا كَانَ اللہُ لَیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ

وَلَٰکِنْ اللہُ یَجْعَلِیْ مِنْ رَّسُلِهِ مَنْ

یَشَآءُ ۚ ۱۴۹ - ۳

اور اللہ کا یہ کام نہیں کہ تمہیں غیب پر مطلع کرے، ہاں اللہ چاہتا ہے اپنے رسولوں میں سے

جس کو چاہے۔

تیسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے غیب کا علم دینے کے بارے میں یوں فرمایا ہے:

تَزِيلُهُ الْغَيْبُ فَلَا يُظْلِمُ عَلَى غَيْبِهِ
أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِنْ رَسُولٍ (۲۰-۲۶:۱۵۲)

غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو
مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

ان تینوں آیتوں سے اور اسی مضمون کی کئی اور آیتوں سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء و مرسلین کو غیب کا علم عطا فرماتا ہے۔ نیز اس مضمون کی بھی قرآن کریم میں آیتیں موجود ہیں جن میں فرمایا گیا ہے کہ خدا نے کے سوا اللہ کوئی غیب نہیں جانتا۔
بظاہر یوں محسوس ہوگا کہ یہ نفی اثبات ایک ہی چیز سے متعلق ہے لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ مخلوق سے جس علم کی نفی وارد ہوئی ہے وہ ذاتی علم ہے کہ کسی کا دیا ہوا نہیں ہے اور کل معلومات الہیہ کی نفی بھی ہے۔ رہا وہ علم غیب جس کا رسول کے لیے اثبات وارد ہوا ہے تو وہ خدا کے عطا فرمانے سے ہے اور وہ بھی بعض غیب۔ یوں جس غیب کی مخلوق کے لیے نفی وارد ہوئی وہ برحق ہے کہ خالق جیسے علم کا حصول مخلوق کے لیے محال ہے اور جس علم کا حاصل ہونا مخلوق کے لیے ثابت ہے اس سے خالق پاک ہے، بعض حضرات کو لفظی مشارکت کے باعث اس میں شرک نظر آنے لگتا ہے لیکن ایسا ہے نہیں کیونکہ نہ

- ۱۔ خالق کا علم ذاتی ہے جبکہ مخلوق کا عطا فی یعنی خدا کا عطا فرمودہ ہے۔
 - ۲۔ خالق کا غیر محدود ہے جبکہ مخلوق کا علم محدود ہے۔
 - ۳۔ خالق کا علم غیر متناہی ہے یعنی گنا نہیں جاسکتا جبکہ مخلوق کا علم متناہی ہے۔
 - ۴۔ خالق کا علم واجب ہے یعنی اس کی ذات کے ساتھ لازم ہے جبکہ مخلوق کا علم واجب نہیں۔
 - ۵۔ خالق کا علم ازلی وابدی ہے جبکہ مخلوق کا علم تو کیا وہ خود بھی ازلی وابدی نہیں۔
 - ۶۔ خالق کے علم کا باقی رہنا واجب ہے جبکہ مخلوق کا علم خدا کی مرضی پر ہے جب چاہے فنا کر دے۔
 - ۷۔ خالق کے علم میں تبدیلی نہیں آسکتی جبکہ مخلوق کے علم کو خدا جب چاہے بدل دے۔
- اس کے باوجود اگر انبیاء نے کلام کے لیے علم غیب کے اثبات سے کسی کو شرک کا خطرہ نظر آتا ہے تو یہ اس کی اپنی نظر کا قصور ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ مدعیان اسلام کو سچی ہدایت نصیب کرے، آمین۔

بَابُ ۲۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ
۲۳۳۵ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
نُحَيْلٌ حَدَّثَنَا مَعْبُودٌ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ سَلَمَةَ
قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا نَصِلِي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَقُولُ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ
وَلَكِنْ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ لِلنَّبِيِّ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

اللہ تعالیٰ سلامت رکھنے والا اور ایمان دینے والا ہے۔
شیخ بن سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے
تو کہا کرتے کہ سلام ہو اللہ پر چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے، بلکہ تم یوں کہا
کو۔ تمام ازبانی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں اور بدنی و مالی
عبادتیں بھی۔ اسے نبی آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور
اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہمارے اوپر اور اللہ کے نیک
بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ
اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور
رسول ہیں۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى مَدِيكَ النَّاسِ فِيهِ ابْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۲۳۶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّهُ بَرَزَنِي يُرْسِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْفِيلَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِمِيزَانٍ ثَقَلُ يَتَسَوَّلُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنُ مُلْكُ الْأَرْضِ وَقَالَ شُعَيْبٌ وَالتَّزْبِيدُ وَأَبْنُ مُسَايِدَةَ وَاسْتَحْقُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَكْمَةَ.

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعَزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ لِلَّهِ الْحُكْمُ وَلِرَسُولِهِ وَمَنْ خَلَفَ بِحَدِيثِ اللَّهِ وَصِفَاتِهِ وَقَالَ النَّسَّي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ جَهَنَّمُ قَطُ قَطُ وَعِدَّتِكَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ إِخْرَ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ رَبِّ أَصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ لَا وَعِدَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ ذَلِكَ وَعَشْرَةُ امْتَالِهِ وَكَالِ الْيَتِيمِ وَعِدَّتِكَ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ.

۲۲۳۷ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ تَابِعًا لِبَنِي أَبِي حَتْمَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمَعْلَمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ أَعْدُوَّ بَعْدَكَ النَّبِيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْجَنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ.

حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمرؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لیگا اور آسمان کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا کہ حقیقی بادشاہ میں ہوں، دنیا کے بادشاہ کہاں ہیں؟ شعیب اور زبیدی اور ابن مسافر اور اسحاق بن یحییٰ نے نہ ہری کے، انہوں نے ابو سلمہ سے اسے روایت کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔ پاکی ہے تمہارے رب کو عزت دے دے، ان کی باتوں سے (سورہ الفلق، آیت ۱۸۰) نیز فرمایا، اور عزت تو اللہ اور اس رسول کے لئے ہے (سورہ المنافقون آیت ۸) اور اللہ کی عزت اس کی صفات کی قسم کھائے حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جہنم کے کی کبریٰ عزت کی قسم میں میں حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا جو جہنمیوں میں سے جنت میں داخل ہونے والا آخری ہوگا، وہ کہے گا کہ رب! میرا جہنم کی طرف سے پھیر دے، تیری عزت کی قسم میں اس کے سوا کوئی اللہ سوال نہیں کروں گا۔ حضرت ابو سعید صدیقی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرے لئے یہ ہے اللہ کی گناہیہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ تیری برکت ہے نیاز نہیں ہوں۔

یحییٰ بن یعمر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے میں تیری عزت کی پناہ پکڑتا ہوں، تو وہ ہے کہ تیرے سوا کوئی مسمود نہیں۔ تجھے موت نہیں ہے جبکہ جن و انس سب مرجاؤں گے۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ خلیفہ: یزید بن زبیر، سعید، قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے: معمر بن ان کے والد، قتادہ، حضرت انس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ برابر جہنم میں ڈالے جا رہے ہوں گے اور وہ کہے گی کہ کیا مزید اور میں؟ یہاں تک کہ پروردگار عالم اس میں اپنا قدم رکھ دے گا تو اس کے بعض حصے سمٹ کر دوسرے بعض سے مل جائیں گے۔ پھر وہ کہے گی کہ تیری عزت اور کرم کی قسم، بس، اور جنت میں بالآخر جگہ باقی رہ جائے گی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے مخلوق پیدا کرے گا اور اس کے ساتھ اس باقی جگہ کو آباد کرے گا۔

آسمانوں اور زمین کو اللہ تعالیٰ نے ہی پیدا کیا ہے۔

طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت یوں دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں، تیری آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے، تعریفیں سب تیرے لئے ہیں، تو آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور جو ان کے درمیان ہے، سب تعریفیں تیرے لئے ہیں، تو آسمان اور زمین کا لادہ ہے، تیری بات سچی ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیرا دیدار حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے لئے گمراہیوں سے بچاؤ دیا، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کیا، تیری طرف میں رجوع ہوا، تیری مدد کے ساتھ دشمنوں سے لڑا، تیرے حکم سے میں نے فیصلے کئے، پس میری مغفرت فرمادے جو میں نے پہلے کیا یا بعد میں کروں یا پچھپا کر کیا یا علانیہ کیا۔ تو میرا معبود ہے، میرے لئے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، ثابت بن محمد نے سفیان سے اسی طرح روایت کی، نیز آپ نے کہا تو سب اہل فتنہ کی بات سچی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی سننے دیکھنے والا ہے۔

۲۲۳۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَرْجُ بْنُ سَدَنَّا شَعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النَّسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُلْقَى فِي النَّارِ وَقَالَ ابْنُ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النَّسِ بْنِ وَ عَنْ مُعْمَرٍ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النَّسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ يُلْقَى فِيهَا وَ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ فِيهِ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَدَامَهُ فَيَنْزِلُ بِبَعْضِهَا إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ يَقُولُ هَذَا قَدْ بَعَثْتُكَ وَ كَرَّمْتُكَ وَ لَا تَزَالُ الْجَنَّةُ تُقَصِّلُ حَتَّى يَنْشِئَ اللَّهُ لَهَا خَلْقًا فَيَسْكُنُهُمْ فَيُصَلُّ الْجَنَّةَ.

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ بِالْحَقِّ.

۲۲۳۹ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعُو مِنَ اللَّيْلِ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيُّمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ قَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْكَمْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أُنَبِّتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاعْظِمْنِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَاسْرُرْنِي وَاعْلَمْتُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا غَيْرُكَ.

حَدَّثَنَا قَابُوسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا وَقَالَ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا

بَصِيرًا وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ تَمِيمٍ عَنْ
عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
وَسِعَ سَمْعُهُ الْأَصْوَاتَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَمِعَ اللَّهُ
قَوْلَ الْيَتِيمِ فَجَادَكَ فِي ذَوِّهَا.

۲۲۳۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي
مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي سَفَرٍ فَكُنَّا إِذَا أَعْلَوْنَا كُنَّا نَقُولُ ارْجِعُوا عَلَيَّ
أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونِ أَصَوْرَكُمْ وَلَا غَائِبًا
تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا قَدِ ابْتِغَاءً لِي عَلَيَّ وَأَنَا
أَقُولُ فِي نَفْسِي لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ
يَا عَبْدَ اللَّهِ بَنِي قَيْسٍ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا كُنُوزٌ مِّنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ أَوْ
كَأَلَا أَدُلُّكَ بِهِ.

۲۲۳۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْخَدَّارِ
سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ
قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
عَلِمَنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلْ اللَّهُمَّ
إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ
إِلَّا أَنْتَ فَاعْفِرْ لِي مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً إِنَّكَ أَنْتَ
الْعَفُورُ الرَّحِيمُ.

۲۲۳۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي شَاهِبٍ حَدَّثَنَا
عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَادَانِي
قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ خَوَمِكَ وَمَا رَدُّوا
عَلَيْكَ.

اعمش، تميم، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا۔ شکر ہے خدا کا جو
تمام آوازوں کا سننے والا ہے، پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل فرمائی کہ بیشک اللہ نے سنی اُس کی
بات جو تم سے اپنے شوہر کے معاملہ میں بھگڑتی ہے (سورہ
المجادلہ، آیت پہلی)۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ
عنه نے فرمایا کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ
تھے۔ پس جب ہم بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے۔ چنانچہ آپ نے
فرمایا کہ اپنی جانوں پر نرمی کرو کیونکہ تم کسی ہرے یا غائب کو نہیں
پکار رہے بلکہ اُس کو پکار رہے ہو جو مستند دیکھتا اور قریب ہے۔
پھر آپ میرے پاس تشریف لائے اور اُس وقت میں دل میں
لاحول ولا قوۃ کہہ رہا تھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے
عبداللہ بن قیس! لاحول ولا قوۃ کہو کیونکہ یہ جنت کے غزائوں
میں سے ایک غزانہ ہے یا یہ فرمایا کہ کیا میں نہیں ایسی چیز
نہ بتاؤں؟

ابو الخیر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے
سنا کہ حضرت ابوبکر صدیق نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
گزارش کی کہ یا رسول اللہ! مجھے ایسی دعا سکھائیے جسے میں
نمازیں پڑھا کروں۔ فرمایا کہ یوں کہہ کر دو۔ اے اللہ!
میں نے اپنی جان پر بڑا ظلم کیا اور تیرے سوا کوئی مگنا ہوں کو
معاف نہیں کر سکتا۔ پس مجھے بخش دے کیونکہ مغفرت
نیری طرف سے ہے۔ بے شک تو بخشنے والا مہربان
ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت جبریل نے مجھے
آواز دے کر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے سن لیا جو آپ
نے اپنی قوم سے فرمایا اور جو انہوں نے آپ کو جواب
دیا۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى قُلْ هُوَ الْقَادِرُ

۲۲۴۳۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ بَنُ الْمُثَنَّى بِحَدَّثَنَا
مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي
الْمَوَالِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ
يُحَدِّثُ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ يَقُولُ أَخْبَرَ فِي أَبِي
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيُّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُ أَصْحَابَهُ إِلَّا سَخَّارَةً فِي الْأُمُورِ
كُلِّهَا كَمَا يَعْلَمُ الشُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ إِذَا
هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَبْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ
غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ
بِعِلْمِكَ وَأَسْتَعِذُّ بِكَ بِعَدْلِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ
فَضْلِكَ فَإِنَّكَ تَفْدِي وَكَأَقْدَارُ وَتَعْلَمُ وَكَأَ
أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ
تَعْلَمُ هَذَا الْأَمْرَ فَتُسَمِّهِ بِعَيْنِهِ خَيْرًا لِي
فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآخِرِهِ قَالَ أَوْ فِي دِينِي وَ
مَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَافْدِرْ لِي وَيَسِّرْهُ
لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ اللَّهُمَّ وَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنَّهُ
تُسِّرْ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ
قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآخِرِهِ فَاصْرِفْنِي عَنْهُ
وَافْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ يَهْدِنِي بِهِ .

بَابُ مَقْلَبِ الْقُلُوبِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى
وَلْيَقْلِبْ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ .

۲۲۴۳۴ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلِيمَانَ عَنْ ابْنِ
النَّبَرِّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَحْلِفُ لَا وَمَقْلَبِ الْقُلُوبِ .

بَابُ أَنَّ لِلَّهِ مِائَةَ أَسْمَاءٍ إِلَّا وَاحِدًا
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذُو الْجَلَالِ الْعَظَمَةِ

اللہ تعالیٰ ہی قدرت والا ہے۔

عبداللہ بن حسن کا بیان ہے کہ مجھے حضرت جابر بن
عبداللہ سلمی رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اپنے اصحاب کو ہر کام میں اسی طرح استخارہ سکھاتے
جیسے قرآن کریم کی سورت سکھایا کرتے تھے۔ فرمایا
کرتے کہ جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو
رکعت نماز پڑھے اور پھر کہے کہ اے اللہ! میں تیرے علم
کے ساتھ خیریت چاہتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعے
طاقت مانگتا ہوں اور تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو
قدرت والا ہے اور مجھے کوئی قدرت حاصل نہیں اور تو سب
کچھ جانتا ہے جبکہ میں کچھ بھی نہیں جانتا اور تو تمام کچھ باتوں کا خوب
جانتے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام، اس کام کا نام
لے، فی الحال اور انجام کا میرے لئے بہتر ہے۔ راوی کا بیان ہے
کہ یہ فرمایا۔ میرے دین میں، پھر دنیا میں اور انجام کا بہتر ہو تو
اسے میرے لئے مفید فرما دے اور اسے میرے لئے آسان
کر دے اور پھر اس میں مجھے برکت عطا فرما اور اگر تیرے علم میں
یہ کام میرے لئے بُرا ہے، میرے دین میں، میری دنیا میں اور انجام
کا یہ فرمایا کہ فی الحال اور انجام کا تو مجھے اس سے دور رکھ
اور میرے لئے بھلائی مقرر فرما دے خواہ وہ کہیں ہو اور پھر
مجھے اس کے ساتھ رہائی کر دے۔

دلوں کا پھیرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

اور تم پھیرتے ان کے دلوں اور آنکھوں کو (سورۃ الانعام، آیت ۱۱۰)۔

سالم بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یوں
قسم کھایا کرتے کہ قسم ہے دلوں کے پھیرنے والے
کی۔

اللہ تعالیٰ کے سنانے نام ہیں۔

ابن عباس کا قول ہے۔ ذو الجلال عظمت والا۔ اَبَرُّ

لطف فرماتے والا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے خلائق کے نام ہیں یعنی سو سے ایک کم جس نے انہیں یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوا۔ اخصیئنا سے مراد ہے کہ انہیں یاد کیا۔

اسمائے النہیہ کے ساتھ سوال کرنا اور پناہ مانگنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جانے لگے تو اپنے کسی کپڑے کے سرے سے اُسے تین دفعہ بھائے اور کہے۔ اے رب! میں تیرے نام کے ساتھ اس پر اپنی کروٹ رکھتا ہوں۔ اگر تو میری جان کو روک لے تو اس کی مغفرت فرما دینا اور اگر اسے بھیج دے تو اس کی حفاظت کرنا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔ اسی طرح بیچی اور بشری مفضل، عبید اللہ، سعید ان کے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور اصفیہ کے ساتھ زہیر اور ابو حمزہ اور اسماعیل بن زکریا، عبید اللہ، سعید ان کے والد ماجد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ ابن عجلان، سعید، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تعلق عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کو روایت کیا ہے۔ اسی طرح محمد بن عبد الرحمن اور اسامہ بن حفص نے روایت کی ہے۔

ربیع بن حراش کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر جانے لگتے تو کہتے۔ اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ مرتا اور جیتا (سوٹا اور جاگتا) ہوں اور جب بیدار ہوتے تو کہتے۔ سب

الْبِرِّ الْاَطْيَبُ ۲۲۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنَّهُ بَرْنَا شَيْئًا حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مَنْ إِلاَّ وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ مَنْصِبْنَاهُ حِظْمَانًا

بِاسْمِ الشَّوَالِ بِأَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى لَا سِتْعَاذَةَ بِهِ

۲۲۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمْ فِرَاشُهُ فَيَتَنَفَّضُهُ بِشَيْئَةٍ ثَوْبَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّ وَتَسْعَةً جَنِيكَ وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكَتَ نَفْسِي فَاسْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلَتْهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ تَابِعَهُ يَحْيَى وَبِشْرُ بْنُ الْمُقْبِلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ زُهَيْرٌ وَأَبُو هَمْرَةَ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ نَكْرِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالْذَّرَّاءُ وَرُذَيْفٌ وَأَسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ

۲۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حَنْبَلَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّى إِلَيَّ فِرَاشِهِ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَسْأَلُكَ وَأَمْرُكَ

فَلَاذًا أَصْبَحَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ.

۲۲۴۸ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَقِيقٍ حَدَّثَنَا

شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حَدَّادٍ عَنْ

عَنْ حُرَيْثَةَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ يَا مُمُوكَ نَمُوتِ وَتَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ.

۲۲۴۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

بَرْبَرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْنَا فَإِنَّهُ إِنْ تَغَدَّى بَيْنَهُمَا وَلَدَا فِي ذَلِكَ لَوْ يَصْرِفُهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا.

۲۲۵۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا

فَضِيلٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أُرْسِلُ كُلَّ لَيْلٍ الْمَعْلَمَةِ قَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ كُلُّ لَيْلٍ الْمَعْلَمَةِ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ مَسْئَلَتَكَ تَكُنْ وَإِذَا أَرْمَيْتَ بِالْبَعْرَازِ فَخَرِّقْ نَكْلًا.

۲۲۵۱ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا

أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِرَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ إِنَّ هُنَا أَقْوَامًا لَحَبِثَتْ أَعْقَابُهُمْ بِشِرْكٍ يَا تُورِثُ الْبُلْخَانَ لَا تَدْرِي يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَمْ لَا قَالَ ذَكُرُوا أَنْتُمْ اسْمَ اللَّهِ وَكَلُّوا

تعریفیں خدا کے لئے ہیں جس نے ہمیں مرجانے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف مجرّوٰں کا ہے۔

خرشہ بن حرّ کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو جب اپنی خواہگاہ میں جانے لگتے تو کہتے تیرے نام

کے ساتھ ہم مرتے اور جیتے ہیں اور جب بیدار ہوتے تو کہتے۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مرتے کے بعد ہمیں زندہ کر دیا اور اسی کی طرف جمع ہونا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی جب اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے اور کہے اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھنا اور اس کو بھی شیطان سے دور رکھنا جو تو ہمیں عطا فرمائے پس اگر اس صحبت سے اُن کی قسمت میں اولاد ہے تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

ہمام کا بیان ہے کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اور عرض گزار ہوا کہ میں نے اپنا سکھایا ہوا کتا شکار کے پیچھے بھیجا۔ فرمایا کہ جب تم نے اپنا سکھایا ہو کتا شکار کے پیچھے بھیجا اور اُس پر اللہ کا نام لیا، پھر اس نے ٹھہرا لیا تو اسے کھا لو اور جب تم نے معروض مانا اور اس کا جسم پھٹ گیا تو کھا لو۔

مزودہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہاں ایسے لوگ بھی ہیں جو نے مسلمان ہوئے ہیں اور اُن کا زمانہ شرک قریب ہے۔ وہ ہمارے پاس گوشت لے کر لاتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ اس پر انہوں نے اللہ کا نام لیا یا نہ لیا۔ فرمایا کہ تم اللہ کا نام لے۔ کیا لیا کہ وہ اسی طرح محمد بن عبد الرحمن

اور درودِ اوددی اور اسامہ بن حفص نے روایت کی ہے۔

فتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو میندھوں کی قربانی پیش کی اور اُن پر بسم اللہ اللہ اکبر کہا۔

اسود بن قیس نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ عید الاضحیٰ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے نماز پڑھائی، پھر خطبہ دیا اور فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے اسے چاہیے کہ اُس کی جگہ دوسری قربانی کرے اور جس نے قربانی ذبح نہیں کی تو اسے چاہیے کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بالوں کی قسم نہ کھایا کرو اور اگر کسی نے قسم کھائی ہے تو اسے چاہیے کہ اللہ کی قسم کھائے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور اسما کا ذکر عجب کا بیان ہے کہ یہ معبود کی ذات ہے، انہوں نے ذات کا اللہ کے نام کے ساتھ ذکر کیا۔

مروان بن اسحاق بن اسید بن جابر ثقفی کا بیان ہے جو حضرت ابو ہریرہ کے ساتھیوں سے تھے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کو روانہ فرمایا جن میں حضرت حبیب انصاری بھی تھے۔ زہری کا بیان ہے کہ مجھے عبید اللہ بن عیاض نے بتایا اور انہیں حادث کی بیٹی نے کہ جب لوگ جمع ہو گئے تو انہوں نے مجھ سے پاکی حاصل کرنے کے لئے استرا مانگا۔ جب وہ حرم سے انہیں قتل کرنے کے لئے نکلے تو حضرت حبیب انصاری نے کہا:۔

تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالْأَرَاؤِدِيُّ وَ
أَسَامَةُ بْنُ حَنْشَلٍ.

۲۲۵۲. حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا
هشامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ يُسَيِّئِي وَيُكَتِبُ.

۲۲۵۳. حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جَنْدَبٍ أَنَّهُ
شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ
صَلَّى ثَمَّ خَطَبَ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ
فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ
بِاسْمِ اللَّهِ.

۲۲۵۴. حَدَّثَنَا أَبُو عَيْنٍ حَدَّثَنَا دُرَّ قَاتُ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْلِبُوا بِأَبَايَكُمْ
وَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ.

بَابُ ۱۲۴ مَا يَذْكُرُ فِي الذَّاتِ وَالذُّخْرِ وَ
أَسْمَاءِ اللَّهِ وَقَالَ حَبِيبٌ وَذَلِكَ فِي ذَاتِ
الِإِلَهِ فَذَكَرَ الذَّاتِ بِاسْمِهِ تَعَالَى

۲۲۵۵. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَنْ مَرْوَانَ ابْنِ سُوَيْدٍ عَنْ
أَسِيدِ بْنِ جَابِرٍ الثَّقَفِيِّ حَلِيفِ ابْنِ زُهْرَةَ
وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَاهُ رِيْدَةَ
قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَشْرَةً مِنْهُمْ حَبِيبَ الْأَنْصَارِيِّ فَخَبَرَنِي عُبَيْدُ
اللَّهِ بْنُ عِيَّازٍ أَنَّ ابْنَةَ الْخَرِثِ أَخْبَرَتْ أَنَّهُمْ
جَاءُوا اجْتَمَعُوا اسْتَحَارَ مِنْهُمْ مُوسَى يَسْتَحْدِثُهَا
فَلَمَّا خَرَجُوا مِنْ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ قَالَ حَبِيبُ
الْأَنْصَارِيِّ ه

وَلَسْتُ أَبَالِي حِينَ أَقْتُلُ مُسْلِمًا

ہو ہاؤں قتلِ صدق و مفا پر تو کب الم

جادوں پکھاڑا راو خدا میں تو کیسے ہر دم
ہے میری جاں سپرد بہ یزدان ذی اکرم
برکت سے بھرے جو اعضائی کف و کم
پس ہمارے کے بیٹے نے انہیں شہید کر دیا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہ اپنے اصحاب کو بتا دیا تھا جس روز انہوں نے جام شہادت نوش کیا۔
اللہ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے۔

تو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے اور جو تیری مرضی ہے وہ میں
نہیں جانتا۔

شیخین نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیر تمند
اور کوئی نہیں، اسی لئے اس نے بے حیائی کے کاموں کو حرام فرمایا
سے خدا ایسا کوئی نہیں جس کو خدا سے زیادہ اپنی تعریف
پیاری ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو
اس نے اپنی کتاب میں لکھا: وہ اپنی ذات کے متعلق کھتا ہے،
جو اس کے پاس عرش بند رکھی ہوئی ہے کہ میرے غضب پر
میری رحمت غالب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے
کے گمان کے ساتھ رہتا ہوں اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں
اس کے ساتھ رہتا ہوں پس اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو میں اس
میرا ذکر کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے جمع کے اندر یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر
جمع کے اندر اسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ بالشت بھر میرے قریب ہوتا
ہے تو میں گریہ کر اس سے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ گریہ میرے قریب ہوتا
ہے تو میں دلوں ہاتھوں کے پیلاؤ کے برابر اس سے قریب ہو جاتا
ہوں اور اگر وہ چل کر میری طرف آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کی طرف جاتا ہوں۔
خدا کی ذات کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی

ہے۔

عَلَىٰ آتِي شَيْءٍ كَانَ يَلَهُ مَصْرَعِي
وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ تَشَاءُ
يُبَارِكُ عَلَىٰ أَصْلَابِ شَيْءٍ مِّنْ دَعِ
فَقَتْلَهُ بِنِ الْحَايَةِ فَتَشَبَّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ خَبَرَهُ يَوْمَ أُصَيْبُوا۔

بَابُ ۱۳۶ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَيُحَذِّرُكُمْ اللَّهُ نَفْسَهُ
وَقَوْلُ اللَّهِ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا
فِي نَفْسِكَ۔

۲۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ
أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَذَرَ الْفَرَاخِشِ
وَمَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ۔

۲۲۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي حَنْزَلَةَ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ
كَتَبَ فِي كِتَابِهِ هُوَ يَكْتُبُ عَلَى نَفْسِهِ وَهُوَ وَضَعُ
عِنْدَكَ عَلَى الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي۔

۲۲۵۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا
أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا
مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُ
فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأَ ذَكَرْتُ فِي مَلَأَ خَيْرٍ
مِّنْهُم وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ
ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا
قَدْ أَتَانِي يَمْحُو أَيْدِيَهُ هَرَوْلَةً۔

بَابُ ۱۳۷ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ
إِلَّا وَجْهَهُ۔

عمر بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ محبوب! تم فرمادو کہ وہ طاقت رکھتا ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے ادھر سے (سورۃ الانعام آیت ۶۵) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرض گزار ہوئے کہ میں میرے وجہ کریم کی پناہ پکڑتا ہوں۔ پھر جب فرمایا: یا تمہارے پیروں کے نیچے سے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرض گزار ہوئے کہ میں میرے وجہ کریم کی پناہ پکڑتا ہوں۔ جب فرمایا: یا تمہارے فرسے بنا کر، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی کہ یہ سب سے آسان ہے۔

نہدائی آنکھ سے مراد اس کا علم ہے۔
کہ ہماری نگاہ کے روبرو ہستی (سورۃ الفجر آیت ۱)۔

نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور دجال کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم پر پوشیدہ نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کا نا نہیں ہے اور اپنے دست مبارک سے اپنی چشم پاک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ دجال دہائی آنکھ سے کا نا ہے گویا اس کی آنکھ پکے ہوئے انگوٹھ کی طرح ہے۔

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا مگر اس نے اپنی قوم کو کانے کذاب سے ڈرایا کہ وہ کا نا ہے اور تمہارا رب کا نا نہیں نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔

ف: دجال کا ذکر ان دو محدثوں کے علاوہ اور بھی بخاری شریف کی متعدد احادیث کے اندر موجود ہے۔ دجال کا فتنہ بہت ہی بڑا فتنہ ہو گا جس کے شر سے اللہ تعالیٰ اپنے اس گناہگار بندے اور تمام مسلمانوں کو محفوظ رکھے، آمین۔ حقیقی دجال تو وہ ہے جس کے مقابلے میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت کیلئے حضرت امام مدنی رضی اللہ عنہ کو تلاش کریں گے اور جس کو قتل کرنے کیلئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زہل ہو گا جس کو مسلمان پر زندہ موجود ہیں۔ اُس کے علاوہ اُس سے پہلے تیس چھوٹے دجال بھی ہوں گے جن میں سے ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی (المتوفی ۱۹۰۸ء) جو نبوت کا برٹش گریفٹ کے ایما پر دعویٰ کر کے تیس دجالوں میں شامل ہو گئے تھے۔

۲۲۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ كُلُّهُوَ الْفَارُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا بَاقٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ فَقَالَ أَوْ مِنْ شَيْءٍ أَنْجِدْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ قَالَ أَوْ يَكْسُكُمْ شَيْعًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْيُسْرُ.

۲۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ تَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَكَرَ الدَّجَالَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَى عَلَيْكَ إِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَدَ وَأَشَارَ بِبِيَدِهِ إِلَى عَيْنِهِ وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَعْوَدُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عَيْنٌ طَائِفَةٌ.

۲۲۶۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ النَّسَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ قَوْمَهُ الْأَعْوَدَ الْكُذَّابَ إِنَّهُ أَعْوَدُ وَإِنْ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَدَ مَا مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَأَنَّهُ

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ایسے لوگوں کے شر سے محفوظ و مامون فرمائے، آمین۔
ف : دِیَالِ عَلَیْہِ السَّلَامُ کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نشانی بیان فرمادی کہ وہ ایک آنکھ سے کانابہ، اس نشانی کے باعث کسی عام آدمی کو بھی دِیَالِ کے پہنچانے میں دقت پیش نہیں آئے گی چہ جائیکہ کوئی شخص یہ خیال کرے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی حتمی پہچان نہیں سنی اور ابن صیاد وغیرہ پر دِیَالِ ہونے کا شبہ کرنے رہے تھے، جیسا کہ بناب موردی صاحب نے رسائل و رسائل، جلد اول اور رسائل و مسائل، جلد سوم اپنی تحقیق کی گاڑی کو بے خبری کے گڑھے میں پھینک دیا ہے۔ احادیث میں مذکور ان واقعات کی نوعیت ہی اور ہے اور محدثین کرام کی توجہات سے صرف نظر کرنے کے باعث محدثوں ان رموز کو سمجھنے سے قاصر رہ گئے درنہ دِیَالِ کو تو عام آدمی بھی پہچان سکتا ہے گا کہ وہ کانابہ اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کا فر لکھا ہوا ہوگا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

پیدا کرنے والا، درست کرنے والا اور صورت بنانے والا صرف خدا ہے۔

ابن حجر نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب غزوہ بنی مصطلق سے ہمیں لونڈیاں حاصل ہوئیں تو چاہا کہ ان کے ساتھ صحبت کریں لیکن حمل نہ ٹھہریں۔ چنانچہ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ اُس نے قیامت تک کس کو پیدا کرنا ہے۔ مجاہد، قزعر نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی فرد نہیں مگر اس کا عاقل اللہ ہے۔

خدا کے ہاتھ سے مراد اُس کا دست قدرت ہے۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے بعد اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو اکٹھا کرے گا پس وہ کہیں گے کہ کیوں دہم کسی ایسے شخص کو تلاش کریں جو ہمارے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کرے میں اس عمامے سے نجات دلائے پس وہ حضرت آدم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ اے حضرت آدم! کیا آپ دونوں کو دیکھتے نہیں جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا

بَابُ ۱۳۹ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ۔

۲۲۶۲۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ حَدَّثَنَا عَمَّانُ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا مَوْسَى هُوَ ابْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ أَنَّهُمْ أَصَابُوا سَبَايَا كَارِذُوا أَن يَسْتَمْتِعُوا بِهِمْ وَلَا يَحْمِلُنْ فَسَالُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَتَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَن لَا تَتَعَلَّوْا حَيَاتِ اللَّهِ قَدْ كُتِبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ قَزَعَةَ سَمِعَتْ أَبَا سَعِيدٍ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ نَفْسٌ تَخْلُقُ إِلَّا اللَّهُ خَالِقُهَا۔

بَابُ ۱۴۰ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لِمَا خَلَقْتُ بِيَدِي۔

۲۲۶۳۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْمَعُ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كَذَلِكَ فَيَقُولُونَ لَوْ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا أَفِيَانُشُونَ

أَدَمَ فَيَقُولُونَ يَا أَدَمُ مَا تَرَى النَّاسَ خَلَاقًا
 اللَّهُ بَيِّنٌ ۖ وَاسْتَجِدْكَ مَلَائِكَتَهُ وَعَلَّمَكَ
 أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ شَفَعْنَا لَكَ إِلَىٰ رَبِّنَا حَتَّىٰ يَرْجِعَنَا
 مِنْ مَكَانِنَاهُ هَذَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكَ وَيَذْكُرُ
 لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ وَلَكِنْ أَنتُوا نَوَاحِيًا ۖ
 أَقُولُ رَسُولٌ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَىٰ أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ
 نَوَاحِيًا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي
 أَصَابَ وَلَكِنْ أَنتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ فَيَأْتُونَ
 إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ لَهُمْ
 خَطَايَاهُمُ الَّتِي أَصَابَهَا وَلَكِنْ أَنتُوا مُوسَىٰ عَبْدًا
 أَنَا اللَّهُ التَّوْرَةَ وَكَلَّمَهُ تَكَلِيمًا فَيَأْتُونَ
 مُوسَىٰ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ
 الَّتِي أَصَابَ وَلَكِنْ أَنتُوا عِيسَىٰ عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ
 وَكَلَّمَتْهُ وَرُوحَهُ فَيَأْتُونَ عِيسَىٰ فَيَقُولُ لَسْتُ
 هُنَاكُمْ وَلَكِنْ أَنتُوا مُحَمَّدًا أَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَبْدًا أُعْطِيَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَخَّرَ
 فَيَأْتُونِي فَأَنْطَلِقُ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَىٰ رَبِّي فَيُؤْذَنُ
 لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ لَهَا سَاجِدًا
 فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعَنِي ثُمَّ يَقَالَ لِي
 ارْفَعْ مُحَمَّدًا وَقُلْ يُسْمِعُ وَسَلْ تُعْطَىٰ وَاسْتَغْفِرْ
 تُشْفَعُ فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدِهَا ثُمَّ اسْتَغْفِرْ
 فَيَخُذُنِي حَذًّا فَأَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَرْجِعْ فَإِذَا
 رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ
 أَنْ يَدْعَنِي ثُمَّ يَقَالَ ارْفَعْ مُحَمَّدًا وَقُلْ يُسْمِعُ
 وَسَلْ تُعْطَىٰ وَاسْتَغْفِرْ تُشْفَعُ فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدِهَا
 عَلَيْهِ رُبِّي ثُمَّ اسْتَغْفِرْ فَيَخُذُنِي حَذًّا فَأَدْخِلُهُمُ
 الْجَنَّةَ ثُمَّ أَرْجِعْ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا
 فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعَنِي ثُمَّ يَقَالَ ارْفَعْ
 مُحَمَّدًا وَقُلْ يُسْمِعُ وَسَلْ تُعْطَىٰ وَاسْتَغْفِرْ تُشْفَعُ فَأَحْمَدُ

اور آپ نے فرشتوں نے مجھ کو یہاں تک پہنچا دیا کہ میں اس کا نام سکھا گیا ہوں کہ وہاں کے
 بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے اور میں اس جگہ سے نکلتا ہوں وہ فرمائیے کہ میں
 تمہارے اس کام میں آسکتا ہوں اور اپنی ایک غرض کو بیان کیجئے جو ان سے سرزد ہوئی
 ہوگی بلکہ حضرت نوح کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کے پہلے رسول میں جنہیں اہل
 زمین کی طرف مبعوث فرمایا گیا پس وہ حضرت نوح کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض
 کریں گے وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے اس کام کے لائق نہیں ہوں اور اپنی ایک غرض کا
 ذکر کریں جو ان سے سرزد ہوئی ہوگی بلکہ حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ جو اللہ کے پیل
 ہیں پس وہ حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے وہ فرمائیں گے کہ میں
 کام نہیں آسکتا اور اپنی غرض کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی ہوگی۔ بلکہ تم
 حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ وہ ایسے پیل ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے توحید پرست کی اور ان کے
 کلام فرمایا پس وہ حضرت موسیٰ کی خدمت میں حاضر ہو گئے وہ فرمائیں گے کہ مجھ سے تمہارا یہ
 مقصد پورا نہیں ہو گا اور اپنی کسی غرض کا ذکر کریں جو ان سے سرزد ہوئی ہوگی۔ بلکہ تم
 حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے اس کے رسول اس کا کلام اور اس کی طرف کی
 درج ہیں پس وہ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے وہ فرمائیں گے کہ تمہارا
 یہ کام مجھ سے نہیں ہو سکے گا بلکہ تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ وہ ایسے
 بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے سب سے اعلیٰ پھیلوں کے گناہ معاف فرمادیے پس وہ
 میرے پاس آئیں گے تو میں ہمارے اپنے رتبے کی اجازت طلب کروں گا چنانچہ مجھے اس کی
 اجازت مرحمت فرمادی جائے گی پس جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو اس کے حضور مجھ
 پر یہ ہو جاؤ گا پس مجھے مجھ سے میں رکھا جائیگا یعنی میرا اللہ تعالیٰ پہنچے گا پھر مجھ سے
 فرمایا جائے گا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ تمہاری بات سنی جائے گی مگر کہ تمہیں یہ یا مجھے
 شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول فرمائی جائیگی پس میں اپنے رب کی وہ حمدیں
 بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائیں گی پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لئے ایک حد مقرر
 فرمادی جائے گی پھر میں انہیں جنت میں داخل کر کے واپس لوٹوں گا چنانچہ جب اپنے رب کو
 دیکھوں گا تو مجھ پر یہ ہو جاؤ گا پس مجھے مجھ سے میں رکھ جائے گا جب تک اللہ تعالیٰ مجھے
 گا پھر مجھ سے کہا جائیگا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ تمہاری بات سنی جائے گی اور
 مگر کہ تمہیں یہ دیا جائیگا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی چنانچہ میں اپنے
 رب کی یہی تعریفیں بیان کروں گا جو مجھ سے میرے رب نے سکھائی ہوں گی پھر میں شفاعت
 کروں گا تو میرے لئے ایک حد مقرر فرمادی جائے گی پس جب میں انہیں جنت میں داخل
 کر کے واپس لوٹوں گا تو میرے رب کو دیکھوں گا کہ مجھ سے میں چلا جاؤ گا چنانچہ مجھے اس

وقت تک سجدے میں رکھے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر کھائے گا کھائے گا کھائے گا۔
 سرٹھاؤ کہو کہ تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو نہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ قبول
 کی جائے گی پس میں اپنے رب کی ایسی تعریفیں بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائیں گی،
 پھر شفاعت کروں گا تو میرے لئے ایک حد مقرر فرمادی جائے گی جب میں انہیں جنت
 میں داخل کر کے واپس لوٹوں گا تو عرض کروں گا کہ اے رب! جہنم میں کوئی باقی نہیں رہا
 مگر جس کو قرآن کریم نے مدد کا ہولہ ہے اور جس پر اس کے اندر ہمیشہ رہنا واجب ہے۔
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم سے وہ بھی نکل گئے گا جسے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا
 اور جس کے دل میں جو کہ برابر بھی بھلائی ہوگی پھر جہنم سے وہ نکلے گا جتنے اللہ والا
 کہا ہوگا اور ان کے دل میں دائرہ گنہ کے برابر بھی بھلائی ہوگی پھر جہنم سے وہ نکلے گا جس نے
 لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور اس کے دل میں ذرہ کے برابر بھی بھلائی ہوگی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ
 بھرا ہوا ہے اور شب و روز کا خرچ کرنا بھی اُسے کم نہیں
 کرتا۔ فرمایا کہ کیا تم نے دیکھا کہ آسمانوں اور زمین کو جب
 پیدا فرمایا تو اس وقت سے کتنا خرچ کیا ہے لیکن جو کچھ اُس کے
 دست قدرت میں ہے اُس کے اندر کوئی کمی واقع نہیں ہوئی اور
 فرمایا کہ اُس کا عرض پانی پر تھا اور وہ دوسرے ہاتھ میں میزان ہے
 نیچی اور اونچی کرتا ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
 قیامت کے روز اللہ تعالیٰ زمین کو مٹھی میں لے لیگا
 اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں، پھر فرمائے گا
 کہ بادشاہ میں ہوں۔ عمر بن حمزہ، سالم، حضرت ابن عمر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 سے اسی طرح روایت کی۔ ابو ایمان، شعیب، زہری،
 ابوسلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ
 زمین کو مٹھی میں لے گا۔

رَبِّیْ یَحْیِیْہَا مَدَامَا عَلَیْہِہَا اَشَقُّ اَشْفَعُ فَيَحْیِیْہَا حَتّٰی
 کَا دُخِلَہُمْ الْجَنَّةُ ثُمَّ اَرْجَعُ فَاَقُولُ یَا نَبِیَّ مَا بَقِیَ
 فِی النَّارِ اِلَّا مَنْ حَبَسَہُ الْقُرْآنُ وَوَجِبَ عَلَیْہِ
 الْخُلُودُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ
 مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلَہَ اِلَّا اللہُ وَکَانَ فِی
 قَلْبِہِ مِنَ الْخَیْرِ مَا یَزِنُ شَعِیرَةً ثُمَّ یَخْرُجُ
 مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلَہَ اِلَّا اللہُ وَکَانَ فِی قَلْبِہِ
 مِنَ الْخَیْرِ مَا یَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ
 مَنْ قَالَ لَا اِلَہَ اِلَّا اللہُ وَکَانَ فِی قَلْبِہِ مَا یَزِنُ
 مِنَ الْخَیْرِ ذَرَّةً۔

۲۲۶۴۔ حَدَّثَنَا ابُو الیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعِیْبُ
 حَدَّثَنَا ابُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْدَسِ عَنْ اَبِی ہُرَیْرَةَ
 اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَدُ
 اللہِ مَلْأٰی لَا یَغِیْضُہَا نَفَقَةٌ سِوَا ذَا النَّبْلِ
 وَانْتَهَارَ وَقَالَ اَرَاَیْتُمْ مَا اَنْفَعُ مِنْ ذَا خَلْقِ
 السَّمُوْتِ وَالْاَرْضِ فَاَنَا لَمْ یَخْصُ مَا فِیْ یَدِہِ
 وَقَالَ عَدَسُہُ عَلٰی الْمَاءِ وَیَبِیْدُ الْاَخْدَرِ
 الْمِیْزَانُ یُخْفِضُ وَیَرْفَعُ۔

۲۲۶۵۔ حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ

حَدَّثَنِیْ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللہِ عَنْ
 ثَاوِیْعِ بْنِ اَبْنِ عَمْرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
 وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ اللہَ یَقْبِضُ یَوْمَ الْقِیَمَةِ الْاَرْضَ
 وَتَكُوْنُ السَّمُوْتُ بِیَمِیْنِہِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ
 رَوَاهُ سَعِیْدٌ عَنْ مَالِکٍ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْدَةَ
 سَمِعْتُ سَلِیْمًا سَمِعْتُ اِبْنَ عَمْرٍ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی
 اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَوْ قَالَ ابُو الیَمَانِ اَخْبَرَنَا
 شُعِیْبُ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَنِیْ اَبُو سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا
 ہُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
 وَسَلَّمَ یَقْبِضُ اللہُ الْاَرْضَ۔

۲۲۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ سَعْبٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ حَدَّادٍ مَنصُورٌ وَسُكَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ يَهُودِيًّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يُمَسِّكُ السَّمُوتَ عَلَى أَصْبَعِهِ وَالْأَرْضَ عَلَى أَصْبَعِهِ وَالْجِبَالَ عَلَى أَصْبَعِهِ وَالشَّجَرَ عَلَى أَصْبَعِهِ وَالْخَلَائِقَ عَلَى أَصْبَعِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ فَصَحَّحَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَأَتْ نَوَاجِدُهُ تُعَرِّقُ مَا قَدَرُوا اللَّهُ حَقَّ قَدْرِهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعْبٍ وَنَادَوْهُ فُضِيلُ بْنُ عِيَّازٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَصَحَّحَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا وَتَصَدِّيقًا لَهُ

۲۲۶۷۔ حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّادٍ الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ اللَّهَ يُمَسِّكُ السَّمُوتَ عَلَى أَصْبَعِهِ وَالْأَرْضَ عَلَى أَصْبَعِهِ وَالشَّجَرَ وَالْخَلَائِقَ عَلَى أَصْبَعِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ فَصَحَّحَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَأَتْ نَوَاجِدُهُ تُعَرِّقُ مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ

بَابُ ۱۲۵ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ وَكَأَنَّ عُبَيْدَةَ بْنَ عَمْرِو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ لَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ

عبیدہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا۔ اے محمد! بیشک اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمینوں کو ایک انگلی پر، پہاڑوں کو ایک انگلی پر، درختوں کو ایک انگلی پر اور ساری مخلوق کو ایک انگلی پر سنبھال کر رکھے گا کہ بادشاہ میں ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے۔ یہاں تک کہ دندان مبارک نظر آنے لگے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ اور انہوں نے اللہ کی قدرت کی جیسا اس کا حق تھا (سورۃ الزمر آیت ۶۷)۔ یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ اصفیٰ کے ساتھ فضیل بن عیاض، منصور، ابراہیم، عبیدہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تعجب سے ہنس پڑے اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے۔

علقمہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اہل کتاب میں سے ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہا۔ اے ابوالقاسم! اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمینوں کو ایک انگلی پر، اور ساری مخلوق کو ایک انگلی پر سنبھال کر رکھے گا۔ بادشاہ میں ہوں، بادشاہ میں ہوں۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہنس پڑے، یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہو گئے، پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ اور انہوں نے اللہ کی قدرت کی جیسا کہ اس کا حق تھا (سورۃ الزمر آیت ۶۷)۔

خدا سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں۔

یہ حضور کا ارشاد گرامی ہے اور عبیدہ اللہ بن عمرو نے عبدالملک سے نقل کیا ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند نہیں ہے۔

۲۲۶۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ ذَرَّادٍ كَاتِبِ الْمَغِيرَةِ عَنِ الْمَغِيرَةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوَرَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَةٍ لَضَرْبَتْهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ وَاللَّهِ لَأَنَا أَعْيُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَتَعْيُ مِنِّي وَمِنْ أَجْلِ عَدَاوَةِ اللَّهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَكَأَحَدٍ أَحَبَّ إِلَيَّ الْعُدُوءُ مِنَ اللَّهِ وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ الْمُبَشِّرِينَ وَالْمُنْذِرِينَ وَكَأَحَدٍ أَحَبَّ إِلَيَّ الْمُدَّةُ مِنَ اللَّهِ وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَ اللَّهُ الْجَنَّةَ.

۲۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ أَمَلًا مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا السُّورَةُ سَمَّاهَا.

۲۲۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ أَمَلًا مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا السُّورَةُ سَمَّاهَا.

۲۲۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ أَمَلًا مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا السُّورَةُ سَمَّاهَا.

دراود کاتب مغیرہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ نے کہا کہ اگر میں کسی کو اپنی بیوی کے پاس دیکھ لوں تو تلوار کی دھار سے اس کا کام تمام کر دوں جب یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی تو فرمایا تم سعد کی غیرت پر تعجب کرتے ہو حالانکہ میں ان سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے۔ اسی غیرت کے باعث اللہ تعالیٰ نے بے حیائی کے کاموں کو حرام فرمایا ہے خواہ بے حیائی ظاہر ہو یا پوشیدہ اور اللہ تعالیٰ کو عذر سے زیادہ اور کوئی چیز پیاری نہیں، اسی لئے اس نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔

خدا کی گواہی سب سے بڑی ہے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے نام لے کر فرمایا کہ تم فرماؤ کہ اللہ کی گواہی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کو شئی کہا ہے اور یہ اللہ کی صفات میں سے ایک صفت ہے نیز ارشاد رہا ہے کہ خدا کی ذات کے علاوہ ہر چیز فانی ہے۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا۔ کیا تمہیں قرآن کریم سے کچھ یاد ہے؟ اس نے عرض کی کہ ہاں فلاں فلاں سورتیں اور ان کے نام عرض کئے۔

خدا عرش عظیم کا رب ہے۔

اور اس کا عرش پانی پر تھا۔ ابو العالیہ کا قول ہے کہ اشتوئی الی السما سے مراد ہے کہ وہ بلند ہوا۔ فسواھن انہیں پیدا فرمایا۔ مجاہد کا قول ہے کہ اشتوئی سے مراد ہے عرش پر بلند ہوا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ انجیدہ نو الکرم کا اور انودود الحدید کا ہم معنی ہے۔ حبیہ مجیدہ جو کہا جاتا ہے یہ فعیل کے وزن پر

مَا جُدَّ سَہِیْہِ اُوْر غَمُوْدُ مُشْتَقٌ ہِیْ خَمِیْدٌ اے۔

صفوان بن محرز کا بیان ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا کہ نبی کریم کے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ اسے نبی کریم! بشارت قبول کرو۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے بشارت تو دی ہاں بھی دیکھئے۔ پھر کچھ یمن کے لوگ آئے۔ تو آپ نے فرمایا کہ اے اہل یمن! بشارت قبول کرو جبکہ نبی کریم نے اسے قبول نہیں کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے قبول کیا، ہم آپ کی خدمت میں دین کی سمجھ حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں اور یہ کہ اس دنیا سے پہلے کیا تھا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی تھا اور اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی اور اس کا عرش پانی پر تھا۔ پھر اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور لوح محفوظ میں ہر چیز کو لکھ دیا۔ پھر میرے پاس ایک آدمی آکر کہنے لگا کہ اے عمران! اپنی اونٹنی کی خبر لو کہ وہ بھاگ گئی ہے۔ پس میں اس کی تلاش میں چلا گیا تو وہ سراسر آب سے پرے جا پہنچی تھی۔ خدا کی قسم میں تو یہی چاہتا تھا کہ خواہ وہ چلی گئی ہے لیکن آپ کے پاس سے کھڑا نہ ہوں۔

ہمام نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے، شرب و روزی بخشش اسے کم نہیں کرتی۔ کیا تم نے دیکھا کہ جب سے آسمان اور زمین پیدا ہوئے کتنا خرچ کیا جا چکا لیکن جو کچھ اس کے قبضے میں ہے اس میں سے ذرا بھی کم نہیں ہوا اور اس کا عرش پانی پر تھا اور اس کے دوسرے ہاتھ میں فیض ہے، جس سے بلند اور پست کرتا رہتا ہے۔

ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی

ہے کہ حضرت زید بن حارثہ نکایت کرنے حاضر بارگاہ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ سے ڈرو اور اپنی بیوی کو روک

كَأَنَّهُ قَعِيلٌ مِّنْ مَّاجِدٍ مَّحْمُودٌ مِّنْ حَمِیْدٍ۔

۲۲۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَزْمَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَاوِیْرِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبَشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ كَالْوَابِشْرِ تَنَا فَا عَطَيْنَا فَا حَلَّ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبَشْرَى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ إِذْ لَمْ يَقْبَلُوا بَنُو تَمِيمٍ فَسَالُوا أَقْبَلْنَا جَنَّتْنَا لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّينِ وَلِنَسْأَلَكَ عَنْ أَوَّلِ هَذَا الْأَمْرِ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ فَوُخِّلَتْ السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ وَكُتِبَ فِي الدِّكْرِ كُلِّ شَيْءٍ فَوُخِّلَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ أَدْرِيكَ نَأْتِيكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُهَا فَإِذَا السَّرَابُ يَنْقَطِعُ دُونَهَا وَآيَمُ اللَّهُ كَوَدُّتُ أَتُهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ أَكُنْ۔

۲۲۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ يَمِيزَ اللَّهُ مَلَأَى لَا يَغِيضُهَا لَفَقَةً سَحَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مِنْهُ خَلْقَ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ حَيَاتًا لَمْ يَنْقُصْ مَا فِي بَيْمَنِيهِ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبَيِّدُهُ الْآخِرَى الْكَيْفُ أَوْ الْقَبْضُ يَرْفَعُ وَيُخْفِضُ۔

۲۲۶۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي

بَكْرٍ الْمُقَدَّحِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ النَّسِّ قَالِ جَاءَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ يَشْكُوا

كَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
اَتَّقِ اللَّهَ وَأَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ فَتَأْتِ
عَائِشَةُ لَوْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا لَكُم هَذَا قَالَ فَكَانَتْ
زَيْنَبُ تَفْخَرُ عَلَى أَسْرَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَقُولُ سَوَّيْتُكَ أَهْلًا لِيَكُنْ زَوْجِي بَيَانُ
اللَّهُ تَعَالَى مِنْ خَوْفِ سَبْعِ سَمُوتٍ وَعَنْ ثَابِتٍ
وَتُحْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتُخْشَى
النَّاسَ تَزَلَّتْ فِي شَانِ زَيْنَبَ وَزَيْنَبُ ابْنِ
حَارِثَةَ .

۲۲۴۳ - حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا
عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ
يَقُولُ تَزَلَّتْ آيَةُ الْحِجَابِ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ
جَحْشٍ وَأَطْعَمَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْزًا قُلُوحًا
وَكَانَتْ تَفْخَرُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنَّ اللَّهَ أَنْكَرُ حَتَّى فِي
الشَّهَاءِ .

۲۲۴۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَمَافِقُ
الْخَلْقِ كَتَبَ عَذَابَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنَّ رَجْعَتِي سَبَقَتْ
عَظْمِي .

۲۲۴۵ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا
عُمَرُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ
عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَمَنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا
عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجِرًا فِي سَبِيلِ
اللَّهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ النَّبِيِّ وَلِدًا فِيهَا قَالُوا

کر رکھو حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قرآن کریم میں سے کچھ بھی چھپانے والے ہوتے تو اس آیت کو
چھپاتے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت زینب اسی لئے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات سے غریبہ کہا کرتیں کہ آپ کا
نکاح آپ کے گھروالوں نے کیا اور میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے
سات آسمانوں کے اوپر کیا۔ ثابیت کا بیان ہے کہ آیت تم اپنے
دل میں چھپاتے تھے وہ جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا
اور تمہیں لوگوں کے طعنے کا اندیشہ تھا۔ سورہ
الاحزاب (آیت ۷۷) حضرت زینب اور حضرت زید بن حارثہ
کے حق میں نازل ہوئی۔

عیسیٰ بن طہمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک
رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پردے کی آیت حضرت زینب
بنت جحش کے حق میں نازل ہوئی اور ان کے دل میں آپ
نے روٹی اور گوشت کھلایا اور یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی باقی ازواج مطہرات پر فخر کیا کرتی تھیں
اور کہا کرتی تھیں کہ میرا نکاح آسمان پر ہوا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ
نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو عرش کے اوپر اپنے پاس کھ
کر رکھ لیا ہے شک میری رحمت میرے غضب سے
بڑھ گئی ہے۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
جو ایمان لایا اللہ اور اس کے رسول پر اور نماز قائم کی
اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے
کہ اسے جنت میں داخل کر دے! اور جو نے ہجرت کی یا اپنی
اُس جگہ میں بیٹھا یہاں پیدا ہوا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ
یا رسول اللہ! کیا یہ بات ہم لوگوں کو بتادیں؟ آپ نے فرمایا

کہ جنت میں تلو درجے ہیں، جو اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کر رکھے ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو کیونکہ یہ جنت کا درمیانی اور سب سے اونچا حصہ ہے اور اس سے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی ہر سی ٹکٹی ہیں۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے جب سورج غروب ہو گیا تو فرمایا: اے ابو ذر! کیا تم جانتے ہو کہ یہ کہاں جاتا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ جاکر جہد کی اجازت طلب کرتا ہے تو اسے اجازت مل جاتی ہے۔ گویا اس سے کہا جاتا ہے کہ جہاں سے آیا ہے وہاں چلا جا تو وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ”یہ اس کی منزل ہے“ حضرت عبداللہ بن مسعود کی قرأت میں۔

موسیٰ، ابراہیم، ابن شہاب، عبید بن سباق نے

حضرت زید بن ثابت سے روایت کی ہے، عبدالرحمن بن خالد ابن شہاب ابن سباق نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو بکر نے انہیں بلا بھیجا، پس میں نے قرآن کریم کو تلاش کیا، یہاں تک کہ مجھے سورۃ التوبہ کی آخری آیت صرف حضرت ابو خزیمہ انصاری کے پاس ملی اور ان کے سوا کسی دوسرے کے پاس میں نے اُسے نہ پایا، یعنی کہ ”لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ“ سے آخر سورۃ التوبہ تک۔

بھیجی بن حیر، بٹھ نے یوش سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا کہ صرف حضرت ابو خزیمہ انصاری کے پاس ملی۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَدْعِي النَّاسَ بِذَلِكَ قَالَ
إِنْ فِي الْجَنَّةِ مِائَةٌ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللَّهُ
لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ كُلُّ دَرَجَتَيْنِ مَا
بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَإِذَا
سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَيَسْأَلُوهُ الْفَرْدُ دَرَجَتَيْنِ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ
الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ وَخَوْفُهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ
وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ.

۲۲۴۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا
أَبُو مَعْرُوبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ
الشَّيْخِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ
الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَالِسٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ
هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ قَالَ قُلْتُ
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ
لَتَسْتَأْذِنَ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا
قَدْ قِيلَ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلِعِي
مِنْ مَغْرِبِهَا ثُمَّ تَدْرَأُ ذَلِكَ مُسْتَقَرًّا لَهَا فِي
قِرَاءَةِ عِبَادَةِ اللَّهِ.

۲۲۴۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ

حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الشَّتَّاقِ أَنَّ زَيْدَ
ابْنَ ثَابِتٍ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنِ ابْنِ الشَّتَّاقِ أَنَّ
زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ قَالَ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ
فَتَبَعْتُ الْقُرْآنَ حَتَّى وَجَدْتُ الْخُرُوجَ سُورَةَ التَّوْبَةِ
مَعَ أَبِي حَزِيمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمَّا جَدَّهَا مَعَ أَحِبِّ
غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ حَتَّى
خَاطَبَكُمْ بِرَأْيِهِ.

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكِينٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
يُوشَ بْنِ يَحْدَا وَقَالَ مَعَ أَبِي حَزِيمَةَ الْأَنْصَارِيِّ.

۲۲۷۸۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ عِنْدَ الصُّكُوبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ.

۲۲۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَعْلَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَإِذَا آتَا بِمُوسَى أَخَذَ بِقَاتِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ وَقَالَ الْمَاجِشُونَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَكُونُ أَوَّلُ مَنْ يُحْيَا فَإِذَا مَوْتِي أَخَذَ بِالْعَرْشِ.

بَابُ ۱۲۵، قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى تَعْرِجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ

إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَقَالَ أَبُو بَسْمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا خِيَةَ اعْلَمَ لِي عِلْمَ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يُزَعَّمُ أَنَّهُ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ وَقَالَ نَحْنُ هَذَا الْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ يَقُولُ ذِي الْمَعَارِجِ الْمَلَائِكَةُ تَعْرِجُ إِلَى اللَّهِ.

۲۲۸۰۔ حَدَّثَنَا إِسْعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَخَفَتُونَ

ابو العالیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکلیف کے وقت یوں کہا کرتے تھے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو علم و حکمت والا ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو عرش عظیم کا رب ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو آسمانوں، زمین اور عزت والے عرش کا رب ہے۔

یحییٰ بن عمارہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز سب بیہوش ہو جائیں گے۔ جب میں ہوش میں آؤں گا تو دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کے پایوں میں سے ایک پایہ پکڑے کھڑے ہوں گے۔ ماجشون، عبد اللہ بن فضل، ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے پہلے مجھے ہوش میں لا کر اٹھایا جائے گا تو میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کو پکڑے کھڑے ہیں۔

فرشتوں اور روح کا اسی کی طرف چڑھنا۔

ارشاد ربانی ہے۔ اسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام (سورہ خاطر، آیت ۱۰) ابو حمزہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابو ذر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت ہونے کی خبر سنی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ اس شخص کے بارے میں مجھے معلومات تو لا کر دو جس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس کے پاس آسمان سے خبر آتی ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ نیک کام پاکیزہ کلمے کو اٹھا لینا ہے۔ فری المعارج کی بارے میں کہا جاتا ہے کہ فرشتے ہیں جو آسمان کی طرف چڑھتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات اور دن کے فرشتے تمہارے پاس بادی بادی آتے ہیں اور نماز عصر اور

نماز فجر کے وقت اُن کا اجتماع ہوتا ہے۔ پھر جن فرشتوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری ہوئی ہے وہ آسمان کی طرف چڑھتے ہیں تو وہ سب کچھ جانتے ہوئے اُن سے پوچھتا اور فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ جب ہم نے انہیں چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم اُن کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ خالد بن محمد، سلیمان، عبداللہ بن دینار، ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک کھجور کے برابر بھی پاک روزی خیرات کی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک نہیں پہنچی مگر پاکیزہ روزی تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دایں ہاتھ سے قبول فرماتا ہے اور پھر اُس کی کربھالے کے لئے اُسکی پرورش کرتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے پچھڑے کی پرورش کرے، یہاں تک کہ وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے۔ ورنہ عبداللہ بن دینار، سعید بن مسافر نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک نہیں پہنچی مگر پاکیزہ روزی۔

ابوالعالیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دُکھ درد کے وقت یوں دعا کیا کرتے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو عظمت اور حکم والا ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو عرش عظیم کا رب ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو آسمانوں اور عرش والے عرش کا رب ہے۔

قبیصہ، سفیان، اُن کے والد، ابن ابی نعیم یا ابونعیم راس میں قبیصہ کو شک ہے، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تھوڑا سا سونا بھیجا تو آپ نے وہ چار آدمیوں میں تقسیم فرمادیا۔ اسحاق بن نصر، عبدالرزاق، سفیان، اُن کے والد، ابونعیم، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی نے میں سے مٹی میں تھوڑا سا سونا بھیجا تو آپ نے اُسے افرع بن حابس خطلی، جو بنی مجاشع کا ایک فرد تھا اور عبیدہ بن بدہ فراری

فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَخْفَعُونَ فِي صَلَوةِ الْعَصْرِ وَصَلَوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرِجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ فَيَقُولُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يَصَلُّونَ وَاتَّخَذْنَاهُمْ وَهُمْ يَصَلُّونَ وَقَالَ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدَلٍ تَمَرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللَّهِ إِلَّا الْطَّيِّبُ فَإِنَّ اللَّهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلَوْهَ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ وَرَوَاهُ وَرَقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللَّهِ إِلَّا الْطَّيِّبُ.

۲۲۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا بَزْدٌ عَنْ زُرَّارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوهُمْ بِعِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ.

۲۲۸۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ أَوْ ابْنِ نَعْمٍ أَنَّ قَبِيصَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ بَعَثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدُهَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةٍ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ

عَلَيْهِ وَهُوَ يَأْتِيهِمْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ هَيْبَةٍ فِي تَرْبَتِهَا فَتَسْمَعُهَا بَيْنَ الْأَقْدَرِ بْنِ حَارِيسِ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي مُجَاشِعٍ وَبَيْنَ عَيْدَةَ بْنِ بَدْرٍ الْقَزَارِيِّ وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عِلَاقَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي كَلَابٍ وَبَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ الطَّالِيِّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي نَبَهَانَ فَتَغْضَبُ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ فَتَقَاتِلُوا يُعْطِيهِ صَنَادِيدُ أَهْلِ تَحِيٍّ وَيَدْعُوْنَ أَهْلَ دَعَا قَالُوا إِنَّمَا أَتَا لِقَائِهِمْ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاقِي الْجَبِينِ كَثُ الدَّحِيَّةِ مُشْرِفُ الْوَجْهَتَيْنِ خَلُوقِ الرَّاسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللَّهَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ يُطِيعُ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتُهُ فَيَأْتِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُ فِي فَسَالٍ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَتَلَهُ أَسَاهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَتَمَنَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ أَهْلَ قَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ ضُرُوبِي هَذَا أَقْوَمًا يَعْرِوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَا جَرَهُمْ يَمْرُؤُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرْدُوقِ الشَّهْرِ مِنَ التَّمِيَّتِ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدْعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لِيُنْ أَدْرَكَتْ لَهُمْ لَا قَتَلَتْهُمْ قَتْلَ عَادٍ

اور علیؑ پر ملازمت عامری، جو بنی کلاب سے تھا اور زید الخیل طالی، جو بنی نہمان سے تھا۔ ان چاروں کے درمیان تقسیم فرمادیا۔ اس پر قریش اور انصار کو ناراضگی ہوئی اور انہوں نے کہا کہ اہل نجد کے سرداروں کو مال عطا کیا اور ہمیں نظر انداز فرمادیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں تو ان کے دلوں کو مانوس کرتا ہوں چنانچہ ایک شخص آیا جس کی آنکھیں اندر کودھنسی ہوئی تھیں، پیشانی اٹھری ہوئی سردار صحنی تھی، گال پھولے ہوئے اور سر منڈا ہوا تھا اور اس نے کہا اے محمد! اللہ سے ڈرو پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والا کون ہے اگر میں اس کی نافرمانی کرتا ہوں حالانکہ اس نے مجھے زمین والوں پر امین بنایا ہے اور تم مجھے امین نہیں مانتے۔ پس قوم میں سے ایک آدمی نے اس کو قتل کرنے کی اجازت مانگی۔ میرے خیال میں غالباً وہ حضرت خالد بن ولیدؓ تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع فرمادیا جب وہ چلا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے ایسی قوم پیدا ہوگی کہ وہ لوگ قرآن مجید پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکامہ سے نکل جاتا ہے وہ بت پرستوں کو چھوڑ کر مسلمانوں کو قتل کریں گے۔ اگر میں انہیں پاؤں تو عباد قوم کی طرح انہیں قتل کر دوں حالانکہ تعالیٰ اس بد بخت فریق کے شر سے تمام مسلمانوں کو محفوظ و مامون رکھے (امین)

۲۲۸۳۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ

بَابُ ۵۱ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَجُودَ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاطِرَةٌ

ابراہیم نخعی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد دریافت کیا۔ اور سورج چلتا ہے اپنے ایک مستقر کے لئے (سورہ یسین، آیت ۳۸) کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس کا مستقر عرش کے نیچے ہے۔

اس روز گننے ہی چہرے ترفندازہ ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔

عطاء ربین بزمیدلیٹی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت میں اپنے رب کو دیکھیں گے؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا جو شخص ذات کو نہیں چاند کے دیکھنے میں کوئی متکلیف ہوتی ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ فرمایا کہ کیا نہیں سو درج کے دیکھنے میں کوئی متکلیف ہوتی ہے جبکہ اُس کے اوپر بادل نہ ہو؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ فرمایا تو اسی طرح خم دیکھو گے جبکہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع فرمائے گا اور کہے گا کہ جو جس کی امانت کرتا تھا اُس کے پیچھے ہو جائے چنانچہ جو سو درج کی لوہا کرتا

مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعْ مَنْ كَانَ
يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسُ وَتَتَّبِعْ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ
القَمَرَ الْقَمَرُ وَيَتَّبِعْ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطُّوْأَغِيَّتَ
الطُّوْأَغِيَّتَ وَتَتَّبِقْ هَذِهِ الْأُمَمُ قَوْمٌ يَشَاءُ عَمُومًا
أَوْ مَنَافِقُومًا شَكَ ابْرَاهِيمُ فَيَأْتِيهِمْ اللَّهُ
فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ هَذَا امْكَانَتُنَا حَتَّى
يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَنَا رَبُّنَا عَرَفْنَا فَيَأْتِيهِمْ
اللَّهُ فِي صُورَتِهِ الَّتِي يَعْبُرُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ
فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُونَ وَبِضْرَبِ
الضَّرَاطِ بَيْنَ ظَهْرِي جَهَنَّمَ فَكُونُ أَنَا وَاقِفِي
أَقْلَ مَنْ يُخَيِّزُهَا فَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ
وَدَعَا الرُّسُلُ يَوْمَئِذٍ اللَّهُ سَلَامٌ وَسَلَامٌ
وَفِي جَهَنَّمَ كَلَامٌ لِيَبْ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ
هَلْ رَأَيْتُمُ السَّعْدَانِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ قَالُوا فَاتَّكُمَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ عَزِيزٌ
أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا قَدْ عَظِمَ بِهِ إِلَّا اللَّهُ تَخَطَّفَ
النَّاسُ بِأَعْمَالِهِمْ فَيَمُوتُ الْمُؤْتَقُ بِقِيٍّ بِعَمَلِهِ
وَالْمُؤْتَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمْ الْمُخْرَجُ إِلَى الْمُجَازَى
أَوْ تَحْوَهُ ثُمَّ يَجْعَلُ حَتَّى إِذَا خَرَجَ اللَّهُ مِنْ

الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَآرَادَ أَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ
مَنْ آرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا
مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا مِمَّنْ
آرَادَ اللَّهُ أَنْ يَرْحِمَهُ مِمَّنْ يُشْرِكُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ فَيَعْرِفُونَهُمْ فِي النَّارِ بِأَثَرِ السُّجُودِ تَأْكُلُ
النَّارُ ابْنَ آدَمَ إِلَّا أَثَرُ السُّجُودِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ
أَنْ تَأْكُلَ أَثَرُ السُّجُودِ فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ
قِيًّا مَحْشُورًا فَيَصْبُغُ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَلَةِ
فَيَذَبُونَ تَحْتَهُ كَمَا تَنْبَتُ الْحَبَّةُ فِي جَمِيلِ
السَّيْلِ شَرِيفٌ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ

تھا وہ سورج کے پیچھے ہو جائے گا اور جو چاند کی پوجا کرتا تھا وہ چاند
کے پیچھے ہو جائے گا اور جو بتوں کو پوجتا تھا وہ بتوں کے پیچھے ہو جائے
گا اور یہ امت باقی رہ جائے گی جس میں اس کی شفاعت کرنے والے
یا اس کے منافق بھی ہوں گے اس میں ابراہیم رادی کو شک ہے۔ پس
اللہ تعالیٰ ان کے پاس آکر فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں پس وہ کہیں
گے کہ ہم اسی جگہ رہیں گے جب تک تمہارا رب نہ آجائے کیونکہ جب ہمارا رب
آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے سامنے ایسی
صورت میں آئے گا جس کو وہ جانیں۔ پس فرمائے گا کہ میں تمہارا رب
ہوں۔ وہ عرض کریں گے کہ تو ہی ہمارا رب ہے اور اس کے پیچھے ہو جائیں
گے پھر جہنم کی پشت پر پل رکھا جائے گا تو میں اور میری امت سب
پہلے اس کے اوپر سے گزریں گے اور اس روز رسولوں کے سوا کوئی مکلام
نہیں کر سکے گا اور رسولوں کا پکارنا بھی اس روز یہی ہوگا۔ اے رب!
بجائے ابراہیم اور جہنم میں سعدان کے کانٹوں جیسے انکڑے ہو گئے۔ کیا تم نے
سعدان دیکھا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہاں یا رسول اللہ! فرمایا تو وہ سعدان
کے کانٹوں جیسے ہو گئے جبکہ وہ کتنے بڑے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے سوا
کوئی نہیں جانتا۔ وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق آپکے دیں گے۔
چنانچہ بعض ان میں سے وہ ہو گئے جو ہلاک کر دیئے جائیں گے اور اپنے
عمل کے ساتھ باقی رہیں گے یا فرمایا کہ اپنے عمل کے ساتھ بندھے ہوئے
ہو گئے۔ بعض کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے یا جسم بدل جائیں گے یا

اور کوئی ایسی ہی حالت ہوگی۔ پھر حق فرمائے گا یہاں تک کہ بندوں کے فیصلے
سے فارغ ہو جائے گا اور جہنم سے اپنی رحمت کے ساتھ جس کو نکالنا چاہے گا
اسے نکالے گا چنانچہ فرشتوں سے فرمائے گا کہ اس شخص کو جہنم سے نکال دو جو
اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تھا۔ یہ وہ ہو گئے جن پر اللہ تعالیٰ
رحم فرمانا چاہے گا اور یہ ان سے ہو گئے جو یہ گواہی دیتے ہو گئے کہ نہیں
کوئی معبود مگر اللہ۔ پس وہ جہنم سے انہیں بحدے کی نشانیوں سے پہچان
لیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر حرام فرمایا ہے کہ بحدے کی جگہوں کو
کھائے۔ پس وہ جہنم سے جڑ بھٹے ہوئے نکالے جائیں گے تو پراپ حیات
والا ملے گا تو وہ اس طرح ترونا زہنگ آئیں گے جیسے سیلابی جگہ میں درخت
اگتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلے سے فارغ ہو جائے گا اور مرت

وَيَبْقَى رَجُلٌ مُّقْبِلٌ يَبْجِيهِ عَلَى النَّارِ هُوَ الْخَيْرُ
 أَهْلُ النَّارِ دُخُلُوا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ اضْرِبْ
 وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَإِنَّكَ قَدْ قَسَبْتَنِي رِيحَهَا وَ
 أَخْرَقْتَنِي ذُكَاؤُهَا فَيَسْأَلُ اللَّهُ بِمَا شَاءَ أَنْ
 يَدْعُوهُ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ
 ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِي
 لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ وَيُعْطِي رَبُّهُ مِنْ عَهْدٍ وَ
 مَوَاقِفٍ مَا شَاءَ فَيَدْعُوهُ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ
 فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَأَاهَا سَكَتَ مَا شَاءَ
 اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ أَيْ رَبِّ قَدْ مَنَنْتَ
 عَلَيَّ بِبَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللَّهُ أَلَسْتُ قَدْ أُعْطِيتَ
 عَهْدِي وَكَوْنِي تَقُولُ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَ الَّذِي
 أُعْطِيتَ أَبَدًا وَتَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَعْدَدْتُكَ
 فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ وَدَعَا اللَّهُ حَتَّى يَقُولَ هَلْ
 عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ
 فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِي لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ وَيُعْطِي
 مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَكَوْنِي تَقُولُ فَيَقْدِمُهُ إِلَى بَابِ
 الْجَنَّةِ فَإِذَا أَقَامَ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ انْفَلَقَتْ لَهُ
 الْجَنَّةُ فَدَاخِلٌ مَا فِيهَا مِنَ الْخَبْرَةِ وَالشُّرُورِ
 فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ أَيْ
 رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللَّهُ أَلَسْتُ قَدْ أُعْطِيتَ
 عَهْدِي وَكَوْنِي تَقُولُ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ مَا أُعْطِيتَ
 فَيَقُولُ وَتَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَعْدَدْتُكَ فَيَقُولُ
 أَيْ رَبِّ لَا أَكُونَنَّ أَشَقِي خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو
 حَتَّى يَضْحَكَ اللَّهُ مِنْهُ فَإِذَا اضْجَحَّ مِنْهُ
 قَالَ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِذَا دَخَلَ قَالَ اللَّهُ
 لَكَ تَمَنُّهُ فَسَأَلَ رَبَّهُ وَتَمَنَّى حَتَّى إِذَا قَالَ اللَّهُ
 لَمَّا كَرِهَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا حَتَّى انْقَطَعَتْ
 بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللَّهُ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ

ایک آدمی باقی رہ جائے گا۔ اُس کا منہ جہنم کی طرف ہوگا۔ وہ جہنم سے نکلے اور
 جنت میں جانے کے لحاظ سے آخری ہوگا۔ وہ عرض کریگا کہ اے رب! میرا منہ
 جہنم کی طرف سے پھیر دے کہوں کہ اس کی بدولت مجھے قریب رکھا ہے اور اس کی
 پیش نے مجھے مجلس دیا ہے پس وہ اللہ تعالیٰ سے جس طرح دعا کرنا چاہے
 گا کریگا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اگر تجھے یہ چیز عطا فرمادی جائے تو اس
 کے سوا کچھ اور تو نہیں مانگے گا، وہ عرض کریگا کہ تیری عزت کی قسم میں اور
 کچھ نہیں مانگوں گا پس وہ جس طرح چاہے گا اللہ تعالیٰ سے کچھ عطا فرمائے
 کریگا۔ پس اللہ تعالیٰ اس کے منہ کو جہنم کی طرف سے پھیرے گا جب وہ
 جنت کی طرف منہ کریگا افسوس سے دیکھے گا تو اتنی دیر خاموش رہے گا جب
 تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر عرض کریگا اے رب! مجھے جنت کے دروازے
 تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تو نے ہم سے یہ کچھ عہد سہما نہیں
 کیا تھا کہ اب اس کے سوا کبھی بھی کوئی اور چیز نہیں مانگوں گا، وہ عرض کریگا
 کہ تیری عزت کی قسم میں اس کے سوا کوئی اور چیز نہیں مانگوں گا اور جو چاہے گا
 عہد سہما کریگا پس اسے جنت کے دروازے تک پہنچا دیا جائے گا۔
 پس جب وہ جنت کے دروازے پر پہنچا ہوگا اور اس کی طرف توجہ کریگا اور
 جو اس کے اندر آسائش و مسرت ہے اسے دیکھے گا تو اتنی دیر خاموش
 رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے اور پھر عرض کریگا۔ اے رب! مجھے جنت
 میں داخل کر دے پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تو نے ہمارے ساتھ یہ کچھ عہد
 سہما نہیں کیا ہے کہ جو کچھ تجھے دیا اُس کے سوا کچھ اور نہیں مانگے گا،
 پھر فرمائے گا کہ ابن آدم پر افسوس ہے، یہ کتنا عہد شکن ہے۔ وہ عرض کرے گا
 کہ اے رب! میں تیری مخلوق میں سب سے بد بخت نہیں رہنا چاہتا جب
 وہ برابر دعا کرتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ ہنس پڑے گا جب وہ اُس کی بات
 پر ہنسے گا تو فرمائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا جب وہ داخل ہو جائے گا
 تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ کچھ ادا آؤ کہ پس وہ اپنے رب سے تمنا
 کرتا جائے گا یہاں تک کہ خود اللہ تعالیٰ اسے یاد دلانا جائے گا کہ فلاں اور
 فلاں۔ آخر کار اُس کی تمام آرزوئیں پوری ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے
 گا کہ تجھے یہ دیا ادا تنا ہی ادا۔ عطا میں یہ بڑا بیان ہے کہ
 حضرت ابو سعید خدری بھی حضرت ابو ہریرہ کے پاس
 تھے اور جب یہ حدیث بیان کر رہے تھے تو انہوں نے

کسی بات کا انکار نہیں کیا، یہاں تک کہ جب حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اُس سے فرمائے گا کہ تجھے یہ دیا اور اتنا ہی اور تو حضرت ابو سعید خدری نے کہا کہ اس کے ساتھ اور دس گنا، اسے ابو ہریرہ! حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ مجھے تو یہی یاد ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تجھے یہ دیا اور اتنا ہی اور حضرت ابو سعید خدری نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ابھی طرح یاد ہے کہ تجھے یہ دیا اور اس کا دس گنا حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ جنتیوں کے اندر یہ آدمی جنت میں داخل ہونے کے لحاظ سے آخری ہو گا۔

عطا بن یسار کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا قیامت میں ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا کہ جب طلحہ صاف ہونے لگا تو کیا نہیں سوچا اور چاند کو دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ نہیں فرمایا کہ اُس کے دیکھنے میں نہیں تکلیف محسوس نہیں ہوگی مگر جتنی آج ان دونوں کے دیکھنے میں محسوس ہوتی ہے پھر ایک پکارنے والا پکاسے گا کہ ہر قوم اس کے پاس چلی جائے جس کی وہ عبادت کرتے تھے۔ پس صلیب کے بھاری صلیب کے پاس چلے جائیں گے اور بت پرست اپنے بتوں کے پاس چلے جائیں گے اور جو بھی جی کو معبود مانتے تھے وہ اپنے معبودوں کے پاس چلے جائیں گے۔ یہاں تک کہ صرف وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے خواہ وہ نیک ہوں یا بد اور اہل کتاب کے باقی ماندہ لوگ، پھر جہنم کے سامنے پیش کردی جائے گی جو سب معلوم ہوگی۔ پس یہود سے کہا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ کے بیٹے حضرت عزیٰر کی عبادت کیا کرتے تھے، پس اُن سے کہا جائے گا کہ تم نے جھوٹ بولا، اللہ تعالیٰ کے لئے تو یہی ہے نہ اولاد۔ اچھا تم چاہتے کیا ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم پانی پینا چاہتے ہیں، اُن سے کہا جائے گا کہ پانی تو چہاں ہے؟ ہم میں جاگزیں گے۔ پھر نصاریٰ سے کہا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے حضرت مسیح کی عبادت کیا کرتے تھے اُن سے کہا جائے گا کہ تم نے غلط بیانی کی کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے تو یہی ہے نہ اولاد پھر تم چاہتے کیا ہو؟ وہ کہیں گے

قَالَ عَطَاءُ ابْنُ يَزِيدَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ مَعَ ابْنِ هُرَيْرَةَ لَا يَزِدُّ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثِهِ شَيْئًا حَتَّى إِذَا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ ذَلِكَ لَكَ دُمُثْلَهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ وَعَشْرَةٌ أَمْثَلَهُ مَعَهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا حَفِظْتُ إِلَّا قَوْلَهُ ذَلِكَ لَكَ دُمُثْلَهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ أَشْهَدُ أَنِّي حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ ذَلِكَ لَكَ وَعَشْرَةٌ أَمْثَلَهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَخْرَأَ أَهْلَ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةِ. ۲۲۸۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ هَلْ تَضَارُونَ فِي رُؤْيَا الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِذَا كَانَتْ صَاحُوا قُلْنَا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تَضَارُونَ فِي رُؤْيَا رَبِّكُمْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا كَمَا تَضَارُونَ فِي رُؤْيَا هَمَّا تَمُتُّ يَتَأَدَّى مَتَادٍ لِيَذْهَبَ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ فَيَذْهَبُ أَصْحَابُ الصَّلِيبِ مَعَ صَلِيبِهِمْ وَأَصْحَابُ الْأَوْثَانِ مَعَ أَوْثَانِهِمْ وَأَصْحَابُ كُلِّ إِلَهَةٍ مَعَ إِلَهَتِهِمْ حَتَّى يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَنِي آدَمَ وَغَيْرِهِمْ عَنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ تُعْرَضُ كَأَنَّهَُا سَرَابٌ فَيَقَالُ لِلْيَهُودِ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ عَزْرِيئِيلَ بْنَ اللَّهِ فَيَقَالُ كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ إِلَهُ مَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا فَمَا تَرِيدُونَ قَالُوا تَرِيدُونَ أَنْ تُسْقِنَا فَيَقَالُ اشْرَبُوا أَفَبِتَسَاقُطُونَ فِي جَهَنَّمَ ثُمَّ يَقَالُ لِلنَّصَارَى مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ

فَيَقُولُونَ كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ابْنَ اللَّهِ قِيلَ لَكُمْ لَمْ يَكُنْ يَنْهَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا فَمَا كُنْتُمْ تَدْعُونَ
فَيَقُولُونَ نُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ بِمَا نَقُولُ أَلَمْ نَشْرِبْ
فَيَكْتُمُونَ حَتَّى يَخْرُجُوا مِنْ كَانٍ يَعْزِبُ اللَّهُ
مَنْ يَشَاءُ مِنْ بَنِي آدَمَ وَمَا يَخْبِتُونَ مِنْهُ فَمَنْ
ذَهَبَ النَّاسُ فَيَقُولُونَ مَا رَأَيْنَاهُمْ هَاهُنَا خُذُوا
أَحْوَابَكُمْ مِنَ الْيَوْمِ وَأَنَا سَمِعْتُ مَنَّادِيًا
يُنَادِي بِلِيْلَحَقِ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ
وَلَمَّا تَنَظَّرْتُمْ رَبَّنَا قَالَ قِيَامِيهِمْ الْحَيَاتُ فِي
صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا أَقُولُ
مَتَى فَيَقُولُونَ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا
فَلَا يَكْلَمُهَا إِلَّا الْأَنْبِيَاءُ فَيَقُولُ هَلْ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَهُ آيَةٌ تَعْرِضُونَ فَيَقُولُونَ السَّاعِي
فَيَكْتُمُ عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لِكُلِّ مَوْمِنٍ
وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلَّهِ رِيَاءً وَسُوءَةً فَيَذَرُهَا
كَيْمَا يَسْجُدَ فَيَعُوذُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا ثُمَّ
يُؤْتَى بِالْجَسْرِ فَيَجْعَلُ بَيْنَ ظَهْرِي جَهَنَّمَ فَلَمَّا
يَأْرَسُولُ اللَّهِ وَمَا الْجَسْرُ قَالَ مَذْحَضَةٌ مَزْلَّةٌ
عَلَيْهِ خِيَلٌ طَيِّفٌ وَكَلَالِيْنٌ وَحَسَدٌ مُتَلَمِّعٌ
تَهَا شَوْكَةٌ عَقِيْنَاءُ تَكُونُ بِجَدِّ يُقَالُ لَهَا
السَّعْدَانُ الْمُؤْمِنُونَ عَلَيْهَا كَالطَّرْفِ وَكَالْبَرْقِ
وَكَالزَّيْفِ وَكَالْجَاوِيْدِ الْخَيْلِ وَالزَّكَابِ فَتَأْخِزُ
مُسْلِمًا وَنَاصِرًا فَتُخَادَشُ وَمُكَادَشُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ
حَتَّى يَمُتَ أَخْرَهُهُ لِيَسْعَبُ سَعَبًا فَمَا أَنْتُمْ بِأَشَدَّ
لِي مِنْ أَسَدَةٍ فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
يَوْمَئِذٍ لِلْحَيَاتِ وَإِذَا رَأَوْا أَتَاهُمْ دَرَجَاتُ الْجَوَارِي فِي
أَخْوَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخَوَانَنَا كَانُوا يَصَلُّونَ
مَعَنَا وَيَتَّبِعُونَ مَعَنَا وَيَعْمَلُونَ مَعَنَا فَيَقُولُ
اللَّهُ تَعَالَى إِذْ هَبُوا خَسَنَ وَقَدْ تَمَّ فِي قَلْبِهِ

کہ ہم باقی پینا چاہتے ہیں پس ان سے کہا اے لوگو کہ یہی وہ بھی جہنم میں جا
گریں گے، یہاں تک کہ صرحت وہی باقی رہ جائیں گے جو اللہ کی عبادت کرتے تھے
خواہ ایک ہوں یا بد چننا پھر ان سے کہا اے لوگو کہ جو لوگ چلے گئے ہیں تو انہیں کس چیز
نے روک رکھا ہے؟ وہ کہیں گے کہ ہم تو ان سے اس وقت جدا ہو گئے تھے جب کہ میں
اس بات کی آج سے زیادہ ضرورت محسوس کرتا تھا کہ انہیں ایک نذر کرنے والے کی نذر کی ہے
کہ ہر قوم اس سے چلے جس کی وہ عبادت کرتے تھے تو ہم اپنے رب کا انتظار کر رہے ہیں
پس ان کے پاس اللہ تعالیٰ ایسی صورت میں آئے گا جو انہوں نے پہلی مرتبہ دیکھی ہوگی
اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں پس وہ کہیں گے کہ تو ہمارا رب ہے پس اس سے
گفتگو نہیں کریں گے مگر انہیں اندازہ ہو جائے گا کہ تمہارے اور ان کے درمیان کوئی نشانی
ہے جس سے تم پہچان لو، وہ عرض کریں گے کہ پٹلی ہے وہ اپنی پٹلی کھول دے گا تو
ہر قوم اس کے لئے سجدہ کریں گا اور وہ باقی رہ جائیں گے جو اللہ کے لئے سجدہ کرتے
اور شہادت کی عرض سے سجدہ کرتے تھے کیونکہ ان کی بیٹھ تختوں کی طرح ہو جائیں گی۔
پھر ان کو لاکھوں کی پشت پر رکھ دیا جائے گا۔ ہم عرض گزارا ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ
کیا ہے؟ فرمایا کہ وہ پھسلے اور گرنے کی جگہ ہے اس پر گناہے، انکڑے اور چوڑے
گو کہ وہ ہیں جو جہنم کے ٹپے کاٹوں کی طرح ہیں جنہیں سعدان کہا جاتا ہے۔ مومن
انکڑے اور چوڑے ٹپے چھپکنے کی طرح، بجلی کی طرح، ہوا کی طرح تیز رفتاری سے گھومنے کی طرح
اور سواروں کی طرح گز رہائیں گے۔ چنانچہ بعض تو بخیر و عافیت گز رہائیں گے وہ
بعض کٹ کٹ کر پھل پھل کر جہنم میں گز رہائیں گے، یہاں تک کہ آخری شخص گھسٹ گھسٹا کر
نکلے گا۔ ان پر اس طرح واقع ہوئے کہ بعد از اپنی شدت کے ساتھ جہنم سے مطالبہ نہیں کرتے
جتنی شدت کے ساتھ تمہارے لئے مومن اس روز اللہ تعالیٰ سے مطالبہ کریں گے
اور جو وہ دیکھیں گے کہ ہم نعمات پائے تو اپنے بھائیوں کے متعلق عرض کریں گے۔
لے رب! ہمارے یہ بھائی ہمارے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے، ہمارے ساتھ
روئے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ عمل کیا کرتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ
مبارک اور جس کے دل میں دینا دے کے برابر بھی ایمان پاؤ تو اسے نکال لو اور اللہ تعالیٰ
انکی صورتوں کو آگ پر جڑا کر دیگا پس وہ انکے پاس آئیں گے جبکہ بعض قدموں
تک اور بعض پٹریوں تک آگ میں ڈبے ہوئے ہوں گے۔ چنانچہ جو وہ پہچانیں
گے انہیں نکال لیں گے۔ پھر وہ اس لوٹیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس کے دل
میں نصف دینا دے کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے نکال لو پس جس کو پہچانیں گے
اُسے نکال دیں گے۔ پھر وہ اس لوٹیں گے تو فرمائے گا کہ جس کے دل میں ذرے کے

بڑا بڑی ایمان پاؤں کے بھی نکال دیو چنا بچہ جس کو بچا نہیں گئے اسے نکال دیں گے
حضرت ابو سعید خدی نے فرمایا کہ اگر تم مجھے سچا نہیں سمجھتے تو یہ آیت پڑھ لو۔
اللہ ایک رہ بھر علم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دگنی کو تاسے (رسودہ
النسارہ آیت ۱۰)۔ پھر انہوں نے کرام افریث اور مومن شفاعت کریں گے تو اللہ تعالیٰ
فرشتے کا کلاب میری شفاعت پائی رہی چنانچہ ہم سے ایک مٹی بھر کر نکال لے گا
پس وہ ایسے لوگ نکلیں گے جو مٹی بھر کر کوئلہ ہو گئے ہونگے تو وہ ایسی مٹی میں لے جائیں
گے جو جنت کے ایک سرسے پر ہے اور جسے اب حیات کہتے ہیں چنانچہ وہ اس طرح
نزد تازہ ہو کر نکلیں گے جیسے سیلابی جگہ سے لے لگتے ہیں جن کو تم نے کسی پتھر یا درخت
کے پاس دیکھا ہو گا۔ پس جو ان میں سے سوچ کی طرف ہونگے وہ میرا درجہ سائے میں
ہوتا ہے وہ سفید رہتا ہے۔ گویا وہ چمکتے ہوئے موتیوں کی طرح نکلیں گے۔ پھر ان کی
گردنوں میں مہر کی نگاہی جائیں گی تو وہ سب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پس اہل
جنت کہیں گے کہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے آزاد کیا ہے بغیر اس عمل کے اور بغیر کوئی نیکی
مگے جیسے پہلے ان سے کہاتے گا کہ تمہارے لئے یہ ہے جو تم نے دیکھا اور یہی کے برابر
اور اتنا وہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ قیامت کے روز مومن
روک لئے جائیں گے تو اس کے باعث وہ غلین ہونگے تو کہیں گے کہ ہم اپنے رب کی بارگاہ
میں شفاعت کی تو وہ تلاش کریں تاکہ وہ ہمیں اس جگہ سے نجات دلائے۔ پس وہ حضرت آدم
کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ آپ وہ حضرت آدم ہیں جو تمام انسانوں کے باپ
ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور آپ کو اپنی جنت میں آباد
کیا اور اپنے فرشتوں کے آپ کے لئے مسجد کروایا اور آپ کو ہر ایک چیز کا نام سکھا یا اور آپ

اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کر کے ہمیں اس جگہ سے نجات دلائیں۔ وہ
فرمائیں گے کہ میں تمہارے اس کام کے لائق نہیں ہوں، پھر اپنی ایک غرض کا ذکر کریں
گے جو ان سے سرزد ہوئی ہوگی کہ اس درخت سے کھا بیٹھے جس سے انہیں منع فرمایا
گیا تھا بلکہ تم حضرت نوح کے پاس جاؤ کہ وہ پہلے ہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے
زین والوں کے لئے مبعوث فرمایا۔ پس وہ حضرت نوح کی خدمت میں حاضر ہو جائیں
گے تو وہ فرمائیں گے کہ مجھ سے تمہارا یہ کام نہیں ہو سکے گا اور اپنی ایک غرض کا ذکر
کریں گے جو ان سے ہوئی ہوگی کہ اپنے رب سے بغیر علم کے سوال کر بیٹھے۔ بلکہ تم
حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔ چنانچہ وہ حضرت ابراہیم
کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ مجھ سے تمہارا یہ کام نہیں نکلیں
گا اور اپنے تین ایسے کلمات کا ذکر کریں گے جو بظاہر واقعات کے مطابق نہ تھے۔

مَثَقَالِ دِينَارٍ مِّنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ وَيَحْتَرِمُ
اللَّهُ صُورَهُمْ عَلَى النَّارِ فَيَأْتُوْنَهُمْ وَبَعْضُهُمْ قَدْ
غَابَ فِي النَّارِ إِلَى قَدَامِهِ وَإِلَى أَنْصَافِ سَاقِيهِ
فَيَخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا ثُمَّ يَعُوْدُ وَنْ فَيَسْأَلُ
أَذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدَ شَعْرًا فِي قَلْبِهِ مَثَقَالِ يَسْفِرٍ
دِينَارٍ فَأَخْرِجُوْهُ فَيَخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا ثُمَّ
يَعُوْدُ وَنْ فَيَسْأَلُ أَذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدَ شَعْرًا فِي
قَلْبِهِ مَثَقَالِ ذَرَّةٍ مِّنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوْهُ
فَيَخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا قَالَ أَبُو سَعِيْدٍ يَا نَّ
كَمْ نَصَبًا قُوْنِي فَأَخْرَجُوْا إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ
قَدْرَةٍ وَإِنَّ تِلْكَ حَسَنَةٌ يُضَاعَفُهَا فَيَشْفَعُ
الْيَدِيْوْنَ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ فَيَقُوْلُ
الْحَبَّاءُ رَبِّ قَبِيْذٍ شَفَاعَتِيْ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِّنَ
النَّارِ فَيَخْرِجُ أَهْوَاءًا قَدْ امْتَحَسَتْ وَأَقْبَلُوْنَ
فِي نَهْرٍ بِأَهْوَاءِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ مَاءُ الْحَيَاةِ
فَيَسْبِغُوْنَ فِي حَاقَتِيْهِ كَمَا تَنْبُتُ الْيُحْبَةُ
فِي حَبِيْلِ السَّيْلِ قَدْ رَأَيْتُمُوهَا إِلَى جَانِبِ
الطَّحْرَةِ إِلَى جَانِبِ الشَّجَرَةِ كَمَا كَانَ إِلَى الشَّمْسِ
مِنْهَا كَانَ أَخْضَرَ وَمَا كَانَ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ كَانَ
أَبْيَضَ فَيَخْرِجُوْنَ كَأَنَّهُمُ اللَّوْلُوْا فَيُعْمَلُ فِي
رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِيْمُ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ أَهْلُ
الْجَنَّةِ هَؤُلَاءِ عَتَقَآءُ الرَّحْمٰنِ ادْخُلُوْا الْجَنَّةَ
بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَلَا خَيْرَ قَدْ مَوَّهَ فَيُعْمَلُ
لَهُمْ لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ قَوْمِلَهُ مَعَهُ وَقَالَ حَتَّابُ
بْنِ مَرْهَالٍ حَدَّثَنَا هَتَامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ
عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يُجْبِسُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حَتَّى يَهْتَوِيَ بِذَلِكَ
فَيَقُوْلُوْنَ لِمَا اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّكَ فَيُرِيْجُنَا
مِنْ مَكَانِنَا فَيَكُوْنُ آدَمُ فَيَقُوْلُوْنَ أَنْتَ آدَمُ

أَبُو النَّبَاتِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ
وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَعَلَمَكَ أَسْمَاءُ كُلِّ شَيْءٍ
لَمْ تَشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا
هَذَا أَقَالَ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ قَالُوا وَيَذْكُرُ
خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ أَكْلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَ
قَدْ نَبِيَّ عَنْهَا وَلَكِنْ أَنَا نُوْحًا أَقَالَ نَبِيَّ نَعْتَهُ
اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ نُوْحًا فَيَقُولُ
لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ
سُؤَالَهُ رَبِّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَكِنْ أَنَا إِبْرَاهِيمَ
خَلِيلَ الرَّحْمَنِ قَالُوا فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ
إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ثَلَاثَ كَلِمَاتٍ
كَذَّبَهُنَّ وَلَكِنْ أَنَا مُوسَى عَبْدًا اتَّاهَ اللَّهُ
التَّوْرَةَ وَكَلَّمَهُ وَقَرَّبَهُ نَحْيَا قَالُوا فَيَأْتُونَ
مُوسَى فَيَقُولُ إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ
خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ قَتْلَهُ الْقَتْلَى وَلَكِنْ
أَنَا عِيسَى عَبْدًا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَأُوحِيَ إِلَيَّ
كَلِمَاتُهُ قَالُوا فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ لَسْتُ
هُنَاكُمْ وَلَكِنْ أَنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَبْدًا غَفَرَ اللَّهُ لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا
تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي فَاسْتَأْذِنَ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ
فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا
فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي فَيَقُولُ ارْفَعْ
مُحَمَّدُ وَكُلْ يَسْمَعُ وَاشْفَعْ لَشَفْعٍ وَسَلْ تُعْطَى
قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَتُنِي عَلَى رَبِّي يَنْتَاجُ وَ
يَحْيِي بِيَعْلَمُنِيهِ فَيَحْدِثُ لِي حَدًّا فَأَخْبُرُ بِهِ
فَادْخُلُوا الْجَنَّةَ قَالُوا قَتَادَةُ وَسَمْعَةُ أَيْضًا
يَقُولُ فَأَخْبُرُ فَأَخْبِرُ جُرْهُمَ مِنَ النَّارِ وَادْخُلُوا
الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ فَاسْتَأْذِنَ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ
فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا

بلکہ حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ کہ وہ ایسے بندے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے توبہ میں
دی اکلام فرمایا اور اپنا عاصم قرب مرحمت فرمایا چنانچہ وہ حضرت موسیٰ کی
خدمت میں حاضر ہو جائیں گے توبہ فرمائیں گے کہ تمہاری یہ بگڑی مجھ سے نہیں
بنائے جائے گی اور اپنی ایک لغزش کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی ہوگی
کہ ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا بلکہ حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ کیونکہ اللہ کے بندے
اور اس کے رسول ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف کی روح اور اس کا ایک کلمہ ہیں۔
چنانچہ وہ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ
تمہارا یہ مقصد میرے ذریعے پورا نہیں ہوگا بلکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس جاؤ کیونکہ وہ ایسے بندے ہیں کہ جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے
ان کے انگوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمادیئے تھے۔ پس وہ میرے پاس
آئیں گے۔ پس میں اپنے رب سے اس کے گھرمیں داخل ہونے کی اجازت طلب
کروں گا۔ پس مجھے اجازت مل جائے گی۔ جب میں اسے دیکھوں گا تو اس کے
حضور سجدے میں کہ جاؤں گا۔ پس وہ مجھے جب تک چاہے گا سجدے میں
رکھے گا۔ پھر فرمائے گا کہ اے محمد! سر اٹھاؤ، کیونکہ تمہاری سنی جائے گی، شفاعت
کریں کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا۔ پس میں
اپنا سر اٹھا کر اپنے رب کی ایسی حمد و ثنائیاں کروں گا جو مجھے سکھائی جائے
گی۔ پس میرے لئے ایک حمد مقرر فرمادی جائے گی تو میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر
جنت میں داخل کروں گا۔ پھر میں دوبارہ اپنے رب سے اس کے گھرمیں داخل
ہونے کی اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت عطا فرمادی جائے گی۔ جب میں
اسے دیکھوں گا تو اس کے حضور سجدہ دینا ہو جاؤں گا۔ پس اللہ تعالیٰ جب
تک چاہے گا مجھے سجدے میں رکھے گا۔ پھر فرمائے گا کہ اے محمد! سر اٹھاؤ
اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، شفاعت کریں کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی
مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا۔ پس میں اپنے رب کی ایسی حمد و ثنائیاں کروں گا
جو مجھے سکھائی جائے گی۔ پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لئے ایک حمد مقرر
فرمادی جائے گی۔ پس میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا
قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے ان سے سنا کہ پھر میں نکالوں گا تو میں انہیں
جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ پھر میں دوسری مرتبہ لوگوں کا
اور اپنے رب سے اس کے گھرمیں داخل ہونے کی اجازت
طلب کروں گا۔ پس مجھے اجازت دے دی جائے گی۔ چنانچہ

جب میں اُسے دیکھوں گا تو اُس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو مجھے اللہ تعالیٰ سجدے میں رکھے گا جب تک وہ چاہے گا۔ پھر فرمائے گا کہ اے محمد! اپنا سراٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری شعی جلتے گی۔ شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا۔ پس میں اپنا سر اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد و ثناء بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے گی۔ پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لئے ایک حد مقرر فرمادی جائے گی تو میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا۔ حضرت قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نکالوں گا تو انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ جہنم میں صرف وہی رہ جائیں گے جن کو قرآن کریم نے روک رکھا ہوگا یعنی جن کا ہمیشہ جہنم میں رہنا وادھا ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: "قَرِيبٌ مِّنْكُمْ رَبُّكُمْ" رب تمہیں ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری تعریف کریں" (سورہ بنی اسرائیل، آیت ۷۹) یہ وہ مقام ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ہی سے وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

ابن شمار نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا اور انہیں ایک خیمے میں جمع کر کے فرمایا کہ صبر سے کام لو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے جا کر ملو کیونکہ میں تمہیں حوض پر ملوں گا۔

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد پڑھتے تو یوں عرض گزار ہوتے: اے اللہ

فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي ثُمَّ يَقُولُ اذْفَعْ مُحَمَّدًا وَقُلْ يَسْمَعُ وَاسْتَفْعُ لِنَشْفَعُ وَنَسَلُ تُعْطَى قَالَ فَارْفَعْ رَأْسِي فَأُثْبِتِي عَلَيَّ رَقِي بِتَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ قَالَ ثُمَّ اسْتَفْعُ فَيَحْدِثُنِي حَدًّا فَإِذَا خَرَجَ فَأَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ قَالَ فَتَادُهُ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فَالْخُرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوذُ الْخَالِثَةَ فَاسْتَأْذِنُ عَلَى رَقِي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي ثُمَّ يَقُولُ اذْفَعْ مُحَمَّدًا وَقُلْ يَسْمَعُ وَاسْتَفْعُ لِنَشْفَعُ وَنَسَلُ تُعْطَى قَالَ فَارْفَعْ رَأْسِي فَأُثْبِتِي عَلَيَّ رَقِي بِتَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ قَالَ ثُمَّ اسْتَفْعُ فَيَحْدِثُنِي حَدًّا فَإِذَا خَرَجَ فَأَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ قَالَ فَتَادُهُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ فَالْخُرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ حَتَّى مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ أَوْ دَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ قَالَ ثُمَّ تَرَاهُ فِي الْآيَةِ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا قَالَ هَذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي وَعَدَاكَ نَبِيُّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۲۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ ابْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي عَتِي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْسَلُ إِلَى الْكُتُبِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ وَقَالَ لَهُمْ أَصْبِرُوا حَتَّى تَلْقُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنِّي عَلَى الْحَوْضِ.

۲۲۹۰۔ حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سَلِيمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

ہمارے رب! سب تعریفیں تیرے لئے ہیں، تو آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور سب تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے اندر ہے، سب کا رب ہے۔ تو سچا ہے، تیری بات سچی ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے تیرا دیدار حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے، اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے حضور گردن جھکا دی اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری مدد کے ساتھ جھگڑا اور تیرے حکم سے میں نے فیصلہ کیا، پس جو میں نے پہلے کیا، بعد میں کروں، چھپا کر کیا یا علانیہ کیا اسے معاف فرمائے جو کہ تو مجھ سے بہتر جانتا ہے، نہیں ہے کوئی معبود مگر تو۔ ابوالزبیر نے طاؤس سے جو روایت کی اس میں قیام کی جگہ قیام ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ ہر چیز کو قائم رکھنے والے کو انقیات کہتے ہیں جعفر نے القیام پڑھا ہے اور دونوں لفظ ہی تعریف میں ہیں۔

غیشم نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی ایک بھی نہیں مگر عنقریب وہ اپنے رب سے گفتگو کرے گا جبکہ اس کے اور خدا کے درمیان میں کوئی ترجمان یا پردہ حامل نہیں ہوگا۔

ابوبکر بن عبد اللہ بن قیس نے اپنے والد ماجد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو جہنیں چاندی کی ہیں اور ان کے برتن اور ان کی ہر ایک چیز بھی جبکہ دو جہنیں سونے کی ہیں۔ ان کے برتن اور جو کچھ ان کے اندر ہے وہ بھی سونے کا ہے۔ ان لوگوں کے اور ان کے رب کے درمیان جنت عدن میں کربائی کی چادر کے سوا اور کچھ نہ ہوگا جو اس کے چہرے پر ہوگی۔

ابو وائل نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَدِيمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ تَوْرُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلَقَدْ أَذْكَ الْحَقُّ وَالْحَقُّ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسَلْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ خَاصَمْتُ وَبِكَ حَاكَمْتُ فَاعْفُ عَنِّي مَا فَعَلْتُ وَمَا أَفْعَلْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ قِيَامٌ وَقَالَ جَاهِدُ الْقِيَوْمَ الْقَائِمَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَأَ عَمْرُ الْقِيَامَ وَكَلَاهُمَا مَذْحَرٌ.

۲۲۹۱- حَدَّثَنَا يَرْسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ يَحْيَى مِمَّا عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيَكَلِمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ

۲۲۹۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ أَبِي عَمْرٍانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَنَّتَانِ مِنْ فَضَّةٍ أُنِيتَ لهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ أُنِيتَ لهُمَا وَمَا فِيهِمَا بَيْنَ الْقَوْمِ زَبَبِينَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رَدَّ أَعْيُنَهُمْ عَلَى وجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ.

۲۲۹۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی مسلمان کا مال جھوٹی قسم کے ذریعے ہضم کیا تو اللہ تعالیٰ سے وہ اس حالت میں ملے گا کہ اس پر وہ غضبناک ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے فرمان کی تائید میں قرآن مجید سے یہ آیت پڑھی۔ وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ ان سے بات نہیں کرے گا۔ (سورہ آل عمران آیت ۷۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ تین آدمی ایسے ہیں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر فرمائے گا۔ ایک وہ آدمی جو اپنے سامان کے بارے میں قسم کھائے کہ مجھے اس سے زیادہ قیمت مل رہی تھی جو تم نے دی ہے اور ہو وہ جھوٹا۔ دوسرا وہ جو عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائے تاکہ کسی مسلمان کا مال ہٹ کر سکے اور تیسرا وہ آدمی جو زائد پانی کو روک رکھے پس اللہ تبارک و تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ آج میں تجھ سے اپنے فضل کو روکتا ہوں جیسے تو نے زائد از ضرورت چیز کو روکا جو تیرے ہاتھوں کی بنائی۔ دئی نہ تھی۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اسی وقت سے زمانہ اسی حالت پر گھوم رہا ہے کہ سال کے بارہ مہینے ہوتے ہیں کہ ان میں سے چار حرمت والے ہیں یعنی نین متواتر ہیں یعنی ذوالعقدہ، ذوالحجہ اور محرم جبکہ مضر کا رجب ہے جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان ہے بتاؤ یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپ خاموش ہو گئے اور ہم یہ سمجھے کہ آپ اس کا کوئی اور نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ کونسا شہر

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَعْيَنَ وَجَامِعُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بَيِّنِينَ كَاذِبَتْنِي اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ تَقَرَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ يَجَلُ ذِكْرُهُ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بَعْدَ اللَّهِ وَآيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ الْآيَةَ.

۲۲۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفِيْنُ عَنْ عَمْرِو عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ رَجُلٌ خَلَفَ عَلَى سَيْلَعَةٍ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا أَكْثَرُ مِمَّا أُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْطَعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ مِنْهُمْ فَضَّلَ مَا فِي قَوْلِ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَوْ تَعَمَلُ يَدَاكَ.

۲۲۹۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا الثَّوْبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّوْمَانُ قَدِ اسْتَدَارَا كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثُ مَنَاسِكَاتٍ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمَحَرَّمُ وَرَجَبُ مُصَرِّبٍ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشُعْبَانَ أَيْ شَهْرٍ هَذَا أَقَلُّنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ لَيَسْمِيَهُ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ أَيْ بَلَدٍ هَذَا

قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ
سَيَسْتَمِيعُهُ بِخَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ الْبَدَنُ
قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْتَمِيعُهُ
بِخَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ الْمَحْزَرِ
قُلْنَا بَلَى قَالَ فَنَازِلُ مَاءٍ صَاحِبُكُمْ وَ
أَمْوَالُكُمْ قَالَ فَحَمْدُ وَأَحْسِبُهُ قَالُوا
أَعْرَاضُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحَرَمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا
فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي لَمَمٍ كَرِهْتُمْ هَذَا أَوْ سَتَلْقَوْنَ
رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا أَفَلَا تَرْجِعُونَ
بَعْدِي ضَلَالًا لَا يَضُرُّكُمْ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ رَوَاتُ
بَعْضٍ أَلَا لِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْعَاقِبُ
فَلَعَلَّ بَعْضٌ مَن يَبْلُغُهُ أَن يَكُونَ
أَوْعَى مَن بَعْضٌ مَن سَمِعَهُ فَكَانَ فَحَمْدُ
إِذَا ذُكِرَ قَالَ صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَغَتْ
أَلَا هَلْ بَلَغَتْ

بَابُ ۲۵ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ
رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ

۲۲۹۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ
أَسَامَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ لَبْعَضٍ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِيْنَ فَا رَسَلْتُ إِلَيْهِ أَنْ
يَأْتِيَهَا مَا رَسَلْتُ إِنَّ اللَّهَ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أُعْطِيَ
وَكُلُّهُ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَضْرِبْ وَلْتَحْسِبْ
فَا رَسَلْتُ إِلَيْهِ فَا قَسَمْتُ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُمْتُ مَعَهُ وَ
مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبِي بْنُ كَعْبٍ وَعَبَادَةُ بْنُ
الصَّامِتِ فَلَمَّا دَخَلْنَا أَوْكُوا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں
پھر آپ خاموش ہو گئے، یہاں تک کہ ہم سمجھنے لگے کہ عنقریب
اس کا کوئی اور نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کہ یہ مکہ مکرمہ نہیں ہے۔
ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ کونسا دن ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے
کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں پس آپ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ
ہم نے گمان کیا کہ عنقریب اس کا کوئی اور نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کیا یہ
عید الاضحی کا دن نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تمہارے
خون اور تمہارے مال محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تمہاری
تمہاری عورتیں تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے امی ن گ، اہل غمر میں اس ٹیپنے
کے اندر حرمت ہے اور عنقریب تم اپنے رب سے ملو گے تو وہ تم سے تمہارے
اعمال کے بارے میں پوچھے گا خبردار امیرے بعد گمراہی کی طرف نہ
لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو۔ چاہئے کہ حاضرین اس
پیغام کو ان لوگوں تک پہنچادیں جو یہاں موجود نہیں۔ ممکن ہے جس
تک بات پہنچائی جائے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے
والا ہو۔ محمد بن سیرین جب اسے بیان کرتے تو کہتے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا پھر فرمایا کیا میں نے یہ پیغام تمہارے تک پہنچا
دیا کیا میں نے پہنچا دیا؟

ارشادِ ربانی ہے: اللہ کی رحمت نیکی کرنے
والوں سے قریب ہے۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما
نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا راکہ
قریب المرگ تھا تو اس نے آپ کو بلانے کے لئے پیغام بھیجا
آپ نے یہ کہہ بھیجا کہ اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ جو اس نے لیا اور جو
اس نے دیا اور ہر ایک کی ایک مدت مقرر ہے، لہذا میرے
سے کام و اور ثواب کی امید رکھو۔ اس نے آپ کی طرف
دو بار وہ پیغام بھیجا اور قسم دی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اللہ کھڑے ہوئے اور میں بھی آپ کے ساتھ کھڑا ہوا
اور حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابی بن کعب اور حضرت
عبادہ بن صامت بھی تھے۔ جب ہم اندر داخل ہوئے تو

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيحُ وَنَفْسُهُ تَقْلُقُ فِي
صَدْرِهِ حَسْبَتْهُ قَالَ كَأَنَّهُ أَشْنَتْ فَبَكَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ
عُبَادَةَ أَتَيْتُكَ فَقَالَ إِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ
الرَّحِمَاءَ.

۲۲۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ
صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الْأَعْدَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَصَمَتِ
الْجَنَّةُ وَالنَّارُ إِلَى رَبِّهِمَا فَقَالَتِ الْجَنَّةُ يَا رَبِّ
مَا لَهَا لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا الضُّعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطَتُمْ
وَقَالَتِ النَّارُ يَعْزِي أَوْثَرْتُ يَا لِمَتِكَ كَبِيرِينَ
فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحِيْقِي وَقَالَ لِلنَّارِ
أَنْتِ عَذَابِي أَصِيبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ وَلَيْكَلْ
وَاحِدًا مِنْكُمْ مَا يَلُوقُهَا كَالْقَامَةِ الْجَنَّةُ قَالَتْ
اللَّهُ لَا يَظْلِمُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَإِنَّهُ يَنْشِئُ
لِلنَّارِ مَنْ يَشَاءُ فَيُلْقُونَ فِيهَا فَيَقُولُ هَلْ
مِنْ مَزِيدٍ ثَلَاثًا حَتَّى يَضَعُ فِيهَا قَدَمًا
فَتَمْتَلِئُ وَيُرَدُّ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ
وَيَقُولُ قَطْ قَطْ قَطْ

۲۲۹۸ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرَ حَدَّثَنَا
هِشَامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَصِيبَنَّ أَقْوَامًا سَفَعُ مِنَ
النَّارِ يَدُ نُوبٍ أَصَابُوهَا عُقُوبًا فَقَبِلُوا خَلَامَ
اللَّهِ الْجَنَّةُ بِبَعْضِ رَحْمَتِهِ يَقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّونَ
وَقَالَ هُمَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا

بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا گیا اور
اس کا سانس سینے میں پھڑپھڑا رہا تھا یہ خیال میں یہ فرمایا
کہ جیسے پانی مشک اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے تو
حضرت سعد بن عبادہ نے کہا کہ کیا آپ روتے ہیں؟ آپ نے
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رحم دل بندوں پر رحم فرماتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جنت اور دوزخ نے اپنے پروردگار کی بارگاہ
جھگڑا کیا۔ جنت نے کہا کہ اے رب! مجھے کیا ہوا کہ
میرے اندر کمزور اور گرسے ہوئے لوگ ہی داخل ہوں
گے اور جہنم نے کہا کہ مجھے تکبر کرنے والوں کے لئے
ہی مخصوص کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جنت سے فرمائے گا
کہ تو میری رحمت ہے اور جہنم سے فرمائے گا کہ تو میرا
عذاب ہے کہ میرے ذریعے جس کو چاہوں عذاب دوں گا اور تم دونوں
میں سے ہر ایک کو بھر دیا جائے گا۔ جہاں تک جنت کا
تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر بھی ظلم نہیں
کرے گا اور دوزخ کے لئے جس کو چاہے پیدا فرمائے
گا تو وہ اس میں ڈالے جائیں گے جہنم کے گی کہ مزید اور ہیں؟ تین
مرتبہ کہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے اندر اپنا قدم رکھے گا تو
وہ بھر جائے گی اور اس کے بعض حصے دوسرے حصے سے مل جائیں گے
تو پھر وہ کہے گی، بس، بس، بس،

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ کچھ لوگ اپنے کئے ہوئے گناہوں کے
باعث جہنم میں عذاب پاتے ہوئے مجلس جائیں گے پھر
اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے فضل سے انہیں جنت میں
داخل کر دے گا تو جنتی انہیں اہل جہنم کہیں گے۔ ہتمام
قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کی ہے۔

ارشاد ربانی ہے کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو ہلنے
سے روکا ہوا ہے۔

۲۲۹۹۔ حَدَّثَنَا مُؤْمِنٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ جَاءَ جِبْرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يَصْبِغُ السَّمَاءَ عَلَى إِصْبِغٍ
وَالْأَرْضَ عَلَى إِصْبِغٍ وَالْجِبَالَ عَلَى إِصْبِغٍ وَالشَّجَرَ
وَالْأَنْهَارَ عَلَى إِصْبِغٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى إِصْبِغٍ
ثُمَّ يَقُولُ بِيَدِهِ أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا قَدَرُوا
اللَّهَ حَقَّ قَدَرِهِ .

باجہ ۱۵ ملجاء فی تخلیق السموات و
الأرض وغيرهما من المخلوقات وهو
فعل الرب تبارك وتعالى وأمره فالرب
بصفات، وفعله وأمره وهو الخالق
هو المكون غير مخلوق وما كان يفعله
وأمره وتخلقه وتكوينه فهو مفعول
مخلوق مكنون .

۲۳۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي ثَمَرَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَشَّرَنِي
بَيْتَ مَيْمُونَةَ لَيْلَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عِنْدَهَا لَا تَنْظُرُ كَيْفَ صَلَوةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَخَدَّتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ
فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ أَوْبَعَضَهُ قَعْدًا نَظَرَ
إِلَى السَّمَاءِ فَقَدَّرَ أَنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَ
الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ لَا دُولِي إِلَّا الْبَابُ ثُمَّ تَامَ
فَتَوَضَّأَ وَأَسَنَّ ثُمَّ صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً
ثُمَّ أَذَّنَ بِإِلَالٍ بِالصَّلَوةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ
خَرَجَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ الصُّبْحَ .

علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ ایک
یہودی عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہو کر کہنے لگا۔ اے محمد! اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک
انگلی پر، زمین کو ایک انگلی پر، پہاڑوں کو ایک انگلی پر،
درختوں اور دیاؤں کو ایک انگلی پر اور باقی ساری مخلوق
کو ایک انگلی پر رکھے گا۔ پھر اپنے ہاتھ سے فرمائے
گا۔ کہ بادشاہ ہیں ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہنس پڑے اور فرمایا۔ اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا
اس کا حق تھا۔ (سورہ الزمر، آیت ۶۷)

آسمانوں و زمین کی پیدائش کے بارے میں۔

ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہے اور پاس کا فعل و امر ہے پس
وہ رب اپنی صفات، فعل اور امر کے ساتھ بنائے والا اور غیر مخلوق
ہے اور جو اس کے فعل، امر، پیدا کرنے اور بنانے سے
معروض وجود میں آئے وہ مفعول، مخلوق اور بنایا
ہوا ہے۔

کریب کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
نے فرمایا کہ میں نے حضرت ميمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس
رات گزاری اور بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس

تھے میں نے سوچا کہ دیکھوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم رات کو کس طرح نماز پڑھتے ہیں چنانچہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر اپنی زوجہ مطہرہ سے
بائیں کیں، پھر سو گئے رجب رات کا تہائی یا کچھ حقہ
باقی رہا تو آپ نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ آیت
پڑھی۔ بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں.....
(سورہ آل عمران آیت ۱۹۰) پھر کھڑے ہوئے، وضو کیا
مساک کی اور گیارہ رکعت نماز پڑھی پھر حضرت بلال نے
نماز کے لئے اذان پڑھ دی تو اپنے در رکعت نماز پڑھی، پھر باہر
نکلے اور لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔

٢٣٠٣ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا
عُمَرُ بْنُ ذَرِّ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَا جُبَيْرُ لِمَ مَنَعَكَ أَنْ تُزَوِّرَنَا
الْكَثْرَةَ مَا تُزَوِّرُنَا فَتُزَلَّتْ وَمَا تَنْزِلُ إِلَّا
بِمُؤَدِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا
إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ هَذَا كَانَ الْجَوَابُ لِمُحَمَّدٍ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۳۰۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ كُنْتُ أَمْتِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي حَرْبٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ مَتَكِّيٌّ عَلَى
عِصِيٍّ فَمَرَّ بِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ
لِبَعْضٍ سَلُّوهُ عَنِ الرُّوحِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا
تَسَلُّوهُ عَنِ الرُّوحِ فَسَأَلُوهُ فَقَامَ مُتَوَكِّئًا
عَلَى عِصِيٍّ وَأَنَا خَلْفُهُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُوسَى
إِلَيْهِ فَقَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ
مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا
فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ قَدْ قُلْنَا لَكُمْ لَا تَسَأَلُوهُ.
۲۳۰۵ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكْفُلُ
اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجِهَادَ
فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَاتِهِ بِأَنْ يُدْخِلَهُ
الْجَنَّةَ أَوْ يُرْجِعَهُ إِلَى مَسْكِنِهِ الَّذِي خَرَجَ
مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ.

۲۳۰۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ جَلَّ
رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ
يُقَاتِلُ جَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ شُجَاعَةً وَيُقَاتِلُ رِبَاءً
فَأَيُّ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِيَكُونَ
كَلِمَةً لِلَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ
۲۳۰۷ - حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ جُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ كَيْسٍ عَنْ
الْمُعْتَمِدِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُوجَاب دیا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ میں رسول صلی اللہ علیہ
وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ کے ایک کھیت میں چل رہا تھا اور آپ ایک
کھجور کی لکڑی کا سہارا لے رہے تھے پس یہودیوں کے کچھ افراد کے
پاس سے آپ کا گزر ہوا تو ان میں سے بعض ایک دوسرے سے
کہنے لگے کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو جبکہ دوسرے
بعض نے کہا کہ ان سے روح کے بارے میں نہ پوچھو۔ پس
انہوں نے سوال کر ہی یا اور آپ اس وقت لکڑی پر ٹیک لگا کر ٹھہرے ہوئے
اور میں آپ کے پیچھے تھا پس میں جان گیا کہ آپ پر وحی کا نزول ہو رہا ہے۔
چنانچہ آپ نے فرمایا اور تم سے معاف کے بارے میں پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ روح
میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور میں علم نہ ملا مگر تھوڑا سا سورہ بنی
اسرائیل آیت ۸۵ چنانچہ دوسرے بعض ان سے کہنے لگے کہ کیا ہم نے
حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور نہیں نکالا ہو
اس کو مگر اللہ کی راہ میں جہاد کرنے اور اس کے کلمات کی
تصدیق کرنے تو اللہ تعالیٰ ضامن ہے کہ اس کو جنت میں
داخل کرے یا اسے اس کے اسی گھر واپس پہنچا دے
جس سے وہ راہ خدا میں نکلا تھا نیز اجر اور مال غنیمت
ساتھ لے ہوئے۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے فرمایا کہ ایک
آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار
ہوا کہ ایک آدمی اسلام کی طرف نداری میں لڑتا ہے دوسرا اپنی
ہمدردی دکھانے کے لئے اور تیسرا محض دکھاوے کے لئے لڑتا ہے
پس ان میں سے اللہ کی راہ میں لڑنے والا کون ہے؟ فرمایا کہ جو اللہ
کے کلمے کی سرمدی کے لئے لڑتا ہے وہ اللہ کی راہ میں لڑنے والا ہے۔
ارشاد خداوندی۔ بیشک ہمارا کسی چیز سے فرمانا۔

قیس بن ابوعازم کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو
فرماتے ہوئے سنا۔ میری امت کا ایک گروہ لوگوں پر

ہمیشہ غالب رہے گا۔ یہاں تک کہ اللہ کا حکم دیتا ہے
کا روز آجائے گا۔

حضرت معاویہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ اللہ
کے حکم پر قائم رہے گا۔ جھٹلانے والا انہیں کوئی نقصان نہیں
پہنچا سکے گا اور وہ ان کا مخالف، یہاں تک کہ قیامت آ
جائے اور وہ اسی حالت میں رہیں گے۔ مالک بن
یخامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت معاذ بن جبل سے سنا
کہ وہ شام میں ہوں گے۔ پس حضرت معاویہ نے فرمایا کہ یہ
مالک کا گمان ہے کہ اس نے حضرت معاذ بن جبل کو فرماتے ہوئے
سنا کہ وہ شام میں ہوں گے۔

نافع بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کعبہ کے پاس کھڑے ہوئے جبکہ وہ
اپنے اصحاب میں تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اگر تو مجھ
پر ٹکراؤ (دکری کا) مانگے تو نہیں دوں گا اور تو زیادتی نہیں کرے گا
مگر اگر تیرے متعلق حکم جاری کرے گا اور اگر تو نے اسلام سے
پھیر بھری تو اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کر دے گا۔

علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود نے فرمایا۔ کہ میں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ کے ایک کھیت میں
چل رہا تھا اور آپ ایک بکری کا سہارا لے رہے تھے جو آپ
کے پاس تھی۔ ہم بیویوں کے کچھ افراد کے پاس سے گزرے تو
وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ان سے روح کے بارے
میں پوچھو۔ بعض کہنے لگے کہ نہ پوچھو کہ کہیں ایسا جواب دیں جو
تمہیں ناپسند ہو۔ بعض نے کہا کہ ہم تو ان سے ضرور پوچھیں
گے۔ پس ان میں سے ایک آدمی آپ کے سامنے آکھڑا ہوا
اور کہا۔ اے ابوالقاسم! روح کیا چیز ہے؟ چنانچہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم خاموش رہے تو میں جان گیا کہ آپ پر وحی ہو رہی
ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اور تم سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں تم فرماؤ کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي قَوْمٌ ظَاهِرِينَ
عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَهُمُ امْرَأَتُهُ.

۲۳۰۸ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ
أَنَّهُ سَمِعَ مُنَوِّبًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ
قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ مَا يَضُرُّهُمْ مَنْ كَذَّبَهُمْ وَلَا
مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ
فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يَخَامَرَ سَمِعْتُ مُعَاذَ يَقُولُ
وَهُوَ بِالشَّامِ فَقَالَ مُعَوِّبٌ هَذَا مَالِكٌ يُزَعِّمُ
أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذَ يَقُولُ وَهُوَ بِالشَّامِ.

۲۳۰۹ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَسَارِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَسَنِ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ
جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُسَيِّمَةٍ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ
لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أُعْطَيْتُكَهَا وَلَكِنْ
تَعَدُّ وَأَمَرَ اللَّهُ فِيكَ وَلَكِنْ أَذْبَرْتَ لِيْغْفِرَنَّكَ
اللَّهُ.

۲۳۱۰ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ

عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعَشِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْتَةَ
عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَأُمِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ حُرُثِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَحَّأُ
عَلَى عِصْبٍ مَعَهُ فَمَرَرْنَا عَلَى نَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ
بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ
لَا تَسْأَلُوهُ أَنْ يَخْبِي فِيهِ شَيْءٌ تَكْذِبُونَهُ فَقَالَ
بَعْضُهُمْ لَتَسْأَلَنَّهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ
يَا أَبَا الْقَاسِمِ مَا الرُّوحُ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَقَالَ
وَلَيْسَ لَوْ أَنَّكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي

وَمَا أَوْثَقُوا مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا قَالَ الْأَعْمَشُ
هَكَذَا فِي قَدْرِ آيَتِنَا .

۱۲۶۱ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قُلْ لَوْ كَانَ
الْبَحْرُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ لَكِلَيْتُ رَبِّي لَنُفِذَ الْبَحْرَ قَبْلَ
أَنْ تَنْفَذَكَ كَلَيْتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا
وَأَنْ مَابِ فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَضْلَمَ كَ
الْبَحْرِ يَمْدًا مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ
مَنْفُذَاتٍ كَلَيْتُ اللَّهُ إِنْ رَبُّكُمْ اللَّهُ الَّذِي
خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ
اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ
يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ
مَسْبُحَاتٌ بِأَمْرِ الْآلَةِ الْخَلْقِ وَالْأَمْرِ تَبَارَكَ
اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ .

۲۳۱۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
تَكْفُلُ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُ مِنْ
بَيْتِهِ إِلَّا نِيْجًا فِي سَبِيلِهِ وَنَصْرًا يَنْقُ
كَلِمَتِهِ أَنْ يَدْخُلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْدَّكَ إِلَى مَسْكَنِهِ
بِمَنْ أَلٍ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ .

۱۲۶۲ فِي الْمَشِيَّةِ وَالْإِرَادَةِ وَمَا
تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى
تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَلَا تَقُولُ لِي شَيْءٌ
إِنِّي فَاعِلٌ ذَلِكَ غَدًا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ إِنَّكَ
لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي
مَنْ يَشَاءُ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ
نَزَلَتْ فِي أَبِي طَالِبٍ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمْ الْيُسْرَ وَلَا
يُرِيدُ بِكُمْ الْعُسْرَ .

۲۳۱۲ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور ہمیں علم نہیں ملا مگر حضورؐ
(سورہ بنی اسرائیل آیت ۸۵) اعمش نے کہا کہ ہماری قرأت میں سی طرح ہے۔
خدا کے کلمے بیان نہیں ہو سکتے۔ تم فرما دو کہ اگر سمندر میرے رب کی
باتوں کے لیے سیاہی ہو جائے تو ضرور سمندر ختم ہو جائے گا اور میرے رب کی
باتیں ختم نہ ہوں گی اگرچہ ہم دیا ہی وراس کی مدد کو آئیں (سورہ الکہف
آیت ۱۸) نیز فرمایا اور اگر زمین میں جتنے درخت ہیں سب غلے بن جائیں اور
سمندر اس کی سیاہی ہو اس کے پیچھے سات سمندر اور تو اس کی باتیں ختم نہ
ہوں گی (سورہ نعام آیت ۶۴) نیز فرمایا۔ بیشک تمہارا رب شہ ہے جس
نے آسمان زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استواء ہوا جیسا اس کی شان کے
لائق ہے۔ بات دن کو ایک سرے سے ڈھانپتا ہے کہ جلد اس کے پیچھے لگا
آتا ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا۔ سب اس کے حکم کے دیے ہوئے ہیں
سن لو کہ اس کے ہاتھ میں ہے پیدا کرنا اور حکم دینا۔ بڑی برکت واللہ اعلم
رب سائے جہان کا (سورہ الاعراف، آیت ۵۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اللہ کی راہ
میں جہاد کیا اور نہیں نکالتی اسے کوئی چیز مگر راہ خدا کا
جہاد اور اس کے کلمے کی تصدیق تو اللہ تعالیٰ ضمان ہے
کہ اسے جنت میں داخل کرے یا اجر اور مال
غنیمت دے کر اسے اس کے گھر کی طرف
لوٹائے۔

خدا کی مشیت اور ارادہ۔ ارشاد باری ہے۔ اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ
چاہے اللہ (سورہ النکیر آیت ۲۹) نیز فرمایا۔ تو جسے چاہے سلطنت دے۔
(سورہ العنکبوت، آیت ۲۷) نیز فرمایا۔ اور ہرگز کسی بات کے لئے نہ کہہ دینا کہیں کل
نہ کر دوں گا مگر کہ اللہ چاہے (سورہ الکہف آیت ۲۳) نیز فرمایا۔ بیشک میں نہیں کہ
تم اپنے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کر دو، ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے
(سورہ القصص آیت ۲۷) سعید بن مسیب نے اپنے والد ماجد سے نقل کیا ہے کہ یہ
آیت ابوطالب کے بارے میں نازل ہوئی۔ نیز اللہ تعالیٰ تم پر آسانی چاہتا ہے
اور دشواری نہیں چاہتا۔ (سورہ البقرہ، آیت ۱۸۵)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو عزم کے ساتھ کرو اور تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اگر تو چاہے تو عطا فرمائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں ہے۔

حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ انہیں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ نماز کیوں نہیں پڑھتے ہو؟ حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا:۔ یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں، جب وہ چاہے ہمیں اٹھا دیتا ہے۔ تو ہم اٹھ بیٹھتے ہیں۔ جب میں نے یہ کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹ گئے اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر میں نے سنا جبکہ آپ پیٹھ پھیر کر جا رہے تھے کہ اپنی ران پر ہاتھ مار کر فرماتے ہیں کہ:۔ ”اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو ہے“ (سورہ الکہف، آیت ۵۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مومن کی مثال کھیتی کے نرم پودوں جیسی ہے کہ جب ہوا لگتی ہے تو اس کے پتوں کو ایک طرف جھکا دیتی ہے اور جب بند ہو جاتی ہے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح مومن بلاؤں کے باوجود محفوظ رکھا جاتا ہے اور کافر کی مثال صنوبر کے سخت اور سیدھے درخت جیسی ہے جسے جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو جڑ سے اکھاڑ پھینکتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جبکہ آپ منبر پر کھڑے تھے کہ پہلی امتوں کے مقابلے میں ہماری زندگی ایسی ہے جیسے نماز عصر سے غروب

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ النَّسِی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَوْتُمْ اللَّهَ فَأَعِزُّوْا فِي الدَّعَاءِ وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنْ شِئْتَ كَأَعِطِي فَإِنَّ اللَّهَ لَا مُسْتَكْرَهَ لَهُ .

۲۳۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هَمْدَانَ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَهُ وَكَاطَمَتَهُ بَدَنَتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ كَيْفَ قَالَ لَهُمْ أَلَا تَصَلُّونَ قَالَ عَلِيُّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَنفُسُنَا بِيَدِ اللَّهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بِحَكْمَانِ أَنْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُلْتُ ذَلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يُضْرِبُ خِذَّةً وَيَقُولُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرُ شَيْءٍ جَدَلًا .

۲۳۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا قُلَيْبٌ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ خَامَةِ الزَّرْعِ رَعِيفِي وَرُكَّتِي مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيحُ تَكْنِهُهَا حَتَّى إِذَا اسْكَنْتِ رِيحًا أَعْتَدَتْ وَكَذَلِكَ الْمُؤْمِنُ يَكْفِيهِ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْآرَاءِ زَوْصَاءٍ مُعْتَدِلَةٍ حَتَّى يَقْصِمَهَا اللَّهُ إِذَا شَاءَ .

۲۳۱۵۔ حَدَّثَنَا الْحَكُمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمَذْبَرِ إِنَّمَا

آفتاب تک کا وقت۔ نوریت والوں کو نوریت عطا فرمائی گئی تو انہوں نے دوپہر تک اس پر عمل کیا اور تھک گئے۔ پس انہیں ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر انجیل والوں کو انجیل دی گئی تو انہوں نے نماز عصر تک اس پر عمل کیا اور تھک گئے۔ پس انہیں بھی ایک ایک قیراط دیا گیا پھر قرآن مجید عطا فرمایا گیا اور تم نے غروب آفتاب تک اس کے مطابق عمل کیا۔ پس تمہیں دو دو قیراط دے گئے۔ چنانچہ اہل نوریت نے کہا کہ اے ہمارے رب! انہوں نے کام تو بہت سمجھوٹا کیا اور مزدوری بہت زیادہ پائی۔ فرمایا کیا میں نے تمہاری مزدوری دینے میں کوئی کمی کی ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ نہیں فرمایا تو یہ میرا فضل ہے کہ جس کو چاہوں دیتا ہوں۔

ابو ادیس کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔ میں نے ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے فرمایا کہ میں اس بات پر تمہاری بیعت لیتا ہوں۔ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اپنے دل سے بات بنا کر کسی پر بہتان نہیں لگاؤ گے اور نیک کاموں میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔ جو تم میں یہ عہد پورا کرے گا اس کا اجر اللہ کے فیمے ہے اور جو ان میں سے کوئی برائی کر بیٹھے، پھر اس پر دنیا میں پکڑا جائے تو وہ اس کے لئے کفارہ اور پاکی ہے اور جس کی اللہ تعالیٰ پرہ پوشی فرمائے تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے کہ چاہے اسے عذاب دے اور چاہے تو اسے معاف فرمادے۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ اللہ کے نبی حضرت سیدنا علیہ السلام کی ساتھ بیویاں تھیں انہوں نے فرمایا کہ آج رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس جاؤں گا تو ان میں سے ہر ایک حاملہ ہو کر ایک ایک شہسوار جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے۔ پس وہ اپنی بیویوں کے پاس گئے اور ان

بَقَاءُكُمْ فِيمَا سَلَفَتْ قَبْلَكُمْ مِّنَ الْأَهْمِ كَمَا بَيْنَ صَلَوةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ أُعْطِيَ أَهْلُ التَّوَرَةِ التَّوَرَةَ فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُعْطِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى صَلَوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُعْطِيَ الْقُرْآنَ فَعَمِلُوا بِهِ حَتَّى غُرُوبِ الشَّمْسِ فَأُعْطِيَ كُلُّهُمْ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ قَالَ أَهْلُ التَّوَرَةِ رَبَّنَا هَؤُلَاءِ أَقَلُّ عَمَلًا وَأَكْثَرُ أَجْرًا قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ أَجْرِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ قَالُوا لَا فَقَالَ فَذَلِكَ فَضْلِي أُفْتِيهِ مَنِ أَسَاءَ.

۲۳۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْمُسْنِدِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ أَبَايَعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تَشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْ لَا ذَكْرًا وَلَا نِسَاءً يَهْتَانُ لَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَنْجِلَكُمْ وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ مِّنْ وَفِي مَنِّكُمْ فَتَاجِرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَاخْذِيهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ نَقَارٌ وَظُهُورٌ وَمَنْ سَكَرَهُ اللَّهُ فَذَلِكَ إِلَيَّ اللَّهُ إِنْ سَاءَ عَذَابُهُ وَإِنْ سَاءَ عَقَرُ لَهُ.

۲۳۱۷۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ سَلِمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ لَهُ نِسْتُونَ امْرَأَةً فَقَالَ لَا طَوْفَ لَكَ إِلَيْكَ عَلَى نِسَائِي فَخَلَعْنَ كُلَّ امْرَأَةٍ وَلَتِلْذَن فَارِسَائِي فَأَتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

میں سے کسی نے بھی بچہ نہ جنا سوائے ایک کے جس نے نامکمل بچہ جنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حضرت سلیمان ان شاء اللہ تعالیٰ کہہ بیٹے تو ان کی ہر بیوی ضرور حاملہ ہوتی اور مڑکا جنتی تاکہ وہ سارے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عربی کے پاس اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا۔ گھبرانے کی بات نہیں تمہارے گناہوں سے پاکی ہو رہی ہے انشاء اللہ۔ راوی کا بیان ہے کہ اعرابی نے کہا۔ گناہوں سے پاکی؟ بلکہ یہ تو بوڑھے آدمی پر اتنا زور دکھا رہا ہے کہ اسے قبر میں پہنچا کر چھوڑے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھا تو ایسا ہی ہو جائے گا۔

عبد اللہ بن ابوقحادہ نے حضرت قتادہ سے روایت کی ہے جبکہ سب کی نماز فجر قضا ہو گئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک جب چاہتا ہے اللہ تعالیٰ تمہاری روجوں کو قبض فرما لیتا ہے اور جب چاہتا ہے انہیں لوٹا دیتا ہے پھر جب لوگ اپنے ضروری کاموں سے فارغ ہو گئے تو دھوکے، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو کر سفید ہو گیا تو آپ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔

یحییٰ بن قزعم، ابراہیم، ابن شہاب، ابوسلمہ اور اعرج سے روایت کرتے ہیں۔ اسمعیل ان کے بھائی، سلیمان، محمد ابوعتیق، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبد الرحمن اور سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا۔ ایک مسلمان اور یہودی کے درمیان تو تو میں میں ہو گئی۔ پس مسلمان نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں سے ساز کیا اور قسم ہے اس کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے۔ یہودی نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہانوں سے چن لیا۔ اس پر مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو طمانچہ مار دیا۔ چنانچہ

كَطَافَ عَلَى نِسَائِهِمَا وَلَدَاتٍ مِنْهُنَّ إِسْلَ
امْرَأَةً وَلَدَتْ بَشَقَ غُلَامٍ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَكَّانَ سَكِيمَانِ اسْتَشْنِي
لَحَمَلَتِ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ فَوَلَدَتْ فَارِسًا
يَقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

۲۳۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَدَّادٍ شَاعِبُ الدُّوَقَابِ
الْقُفَيْفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَدَّادِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ
أَبِي عَتَّابٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَجُودُ فَكَانَ لَابَأْسَ عَلَيْكَ
ظُهُورًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ ظُهُورُ بَلْ
هِيَ حَتَّى تَقُورَ عَلَى شَيْءٍ كَيْبَرٍ يُزْفِرُهُ الْقُبُورُ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَعَمْ إِذْنُ

۲۳۱۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ
عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ
أَبِيهِ جَدِّ بْنِ مَوَّاعٍ عَنِ الصَّلَوِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ اللَّهُ قَبِضَ أَرْدَا أَحْكُمْ
جَدِّ بْنِ مَوَّاعٍ عَنْ شَاءَ فَقَبِضُوا حَوَاجِمَهُمْ
وَكُفُّوا إِلَى أَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَبْيَضَتْ
فَقَامَ فَصَلَّى.

۲۳۲۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا
ابْرَاهِيمُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالْأَعْرَجِ
وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتَّابٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اسْتَبَتْ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلًا
مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا
عَلَى الْعَالَمِينَ فِي قَسَمٍ لَيْسَ بِهِ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ
وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ فَزَعَرَ
الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ الْيَهُودِيُّ فَذَاهَبَ

یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور آپ کو بتایا کہ اس مسلمان نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حضرت موسیٰ پر ترجیح نہ دو کیونکہ لوگ جب قیامت میں بیہوش ہو جائیں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کا ایک کونہ پھرتے ہوئے ہوں گے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ بیہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا ایسے تھے جن کو اللہ نے متنبہ فرمادیا۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر دجال میرے مدینہ منورہ کی طرف آئے گا تو فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتے ہوئے پائے گا۔ پس انشاء اللہ تعالیٰ دجال اور طاعون اس کے نزدیک نہیں آنے پائیں گے۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کی ایک مقبول دعا ہوتی ہے۔ پس میں نے چاہا کہ اپنی دعا کو محفوظ رکھ چھوڑ دوں تاکہ قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کروں۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو یا ہزیبا تھا کہ اپنے آپ کو ایک کنوئیں پر دیکھا۔ پس جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا اتنا میں نے اس سے پانی کھینچا۔ پھر وہ مجھ سے ابن ابوقحافہ نے لے لیا اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کے پانی نکالنے میں کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر اسے عمر نے لے لیا تو وہ چرس بن گیا۔ چنانچہ میں نے لوگوں میں سے کوئی جوان مرد نہیں دیکھا جو اس طرح نکالتا ہو، یہاں تک کہ لوگ اپنے مریضوں کو پانی پلا کر باندھنے کی جگہ لے گئے۔

ابو بردہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ

الیمودنیٰ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَاتَّخَذَہٗ بِاَلَدَیْہِیْ کَانَ مِنْ اَمْرِہٖ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَا تَخْتَارُوْنِیْ عَلٰی مُوسٰی فَاِنَّ النَّاسَ یَصْحَقُوْنَ یَوْمَ الْقِیَمَةِ فَاَکُوْنُ اَوَّلُ مَنْ یَّفِیْقُ فَاِذَا مُوسٰی بِاِلْطَاشٍ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ اَکَانَ فِیْمَنْ صَبَحَ فَاَکَانَ قَبْلِیْ اَوْ کَانَ مَعِیْ اَسْتَعِثْنِیْ اللّٰهُ۔

۲۳۲۱۔ حَدَّثَنَا اُمُّ حَنْظَلَةَ بِنْتُ اَبِی عَیْسَی أَخْبَرَنَا یَزِیْدُ بْنُ ہَارُوْنَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم الْمَدِیْنَةُ یَا نَبِیَّہَا الدَّجَالُ فِیْہَا الْمَلِکُ یَحْرُسُوْنَہَا فَلَا یَقْرُبُہَا الدَّجَالُ وَلَا الطَّاعُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔

۲۳۲۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الزُّہْرِیِّ حَدَّثَنِیْ اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّ اَبَا ہُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لِّکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ فَاُرِیْدُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ اُخْتَبِیْ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِّاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیَمَةِ۔

۲۳۲۳۔ حَدَّثَنَا یَسْرَةُ بْنُ صَفْوَانَ ابْنُ

حَسْبِلِ الدَّجْمِیُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ الزُّہْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَدِّیِّ عَنْ اَبِی ہُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بَیِّنًا اَنَا اَمْرٌ رَّأِیْتُہِیْ عَلٰی قَلْبِیْ فَتَرَعْتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ اَنْزِعَ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِی قَحَافَةَ فَتَرَعْتُ نُبُوًّا اَوْ ذُنُوْبِیْنَ وَفِیْ نَزْعِہَا ضَعْفٌ وَاللّٰهُ یَغْفِرُ لَہٗ ثُمَّ اَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ عَزْمًا فَلَمَّا رَعَبَتْہَا مِنَ النَّاسِ یَفِرُّنِیْ قَرِیْبًا حَتّٰی ضَرَبَ النَّاسُ حَوْلَہٗ یُعْطِنَ۔

۲۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا

اشعری نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی سائل آتا اور کچھ فرماتے کہ جب کوئی سائل آپ کی بارگاہ میں حاضر ہونا یا کوئی ضرورت مند آتا تو فرماتے کہ سفارس کرو کیونکہ تمہیں اجر ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان پر جو چاہے جاری کرنے لگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے؛ اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما، اگر تو چاہے تو مجھے روزی عطا فرما، بلکہ اس سے عزم کے ساتھ سوال کرے کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اس پر جبر کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

عبد الرحمن بن عبد اللہ بن غلبہ بن مسعود نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ اور حزن قیس بن حصن خزاری اس بات میں اختلاف کر رہے تھے کہ کیا حضرت موسیٰ کے صاحب حضرت خضر تھے۔ پس ان کے پاس سے حضرت ابی بن کعب انصاری گزرے تو حضرت ابن عباس نے انہیں بلا کر کہا کہ میرا اور ان کا حضرت موسیٰ کے ساتھی کے بارے میں اختلاف ہے جس کے پاس جانے کا انہوں نے راستہ پوچھا تھا تو کیا آپ نے ان کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ فرمایا کہ ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس ایک آدمی نے آکر کہا کہ کیا آپ کے علم میں کوئی ایسا بھی آدمی ہے جو آپ سے زیادہ علم والا ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں پس حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی گئی کہ کیوں نہیں، ہمارا بندہ خضر ایسا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے ان سے ملنے کے لئے راستہ پوچھا، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے پھلی کو نشانی بنا دیا اور ان سے فرمایا کہ جب تم پھلی کو گم کر دو تو واپس ہو جانا کیونکہ وہیں تم اس سے مل سکو گے۔ پس حضرت موسیٰ سمندر میں پھلی کے نشان کو دیکھتے ہوئے لوٹے۔ پس حضرت

أَبُو سَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ السَّائِلُ وَرُبَّمَا قَالَ جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوا فَلْتَوْجَبُوا يَقْضِي اللَّهُ عَلَيَّ لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ.

۲۳۲۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ مِمَّنْ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ الرَّحْمَنُ إِنْ شِئْتَ ارْزُقْنِي إِنْ شِئْتَ وَكَيْفَ زَوْجُكَ مُسْتَلْتَهُ أَتَمَّا يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ لَا مَكْرَهَ لَهُ.

۲۳۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَنْ وَحْدَةَ ابْنِ الْأَوْثَارِ عَنْ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحَزْرَبِيُّ قَيْسُ بْنُ حِصْنٍ الْخَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَى أَهُوَ خَضِرٌ فَتَرِيهِمَا ابْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ فَذَاعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنَّمَا تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ

مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لِقَائِهِ هَلْ سَمِعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ قَالَ نَعَمْ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَدَأَ مُوسَى فِي مَلَايِكَةِ إِسْرَائِيلَ إِذَا جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمُ مِنْكَ فَقَالَ مُوسَى لَا فَأَوْحَى إِلَى مُوسَى بَلَى عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَى لِقَائِهِ فَبَعَلَ اللَّهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَتَدَاتِ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ مُوسَى يَتْبَعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ فَتَى

موسیٰ کے ساتھی نے ان سے کہا: کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ جب ہم پتھر کے پاس آئے تو ہم پھسل کر پھول گیا اور اسے یاد رکھنا مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اسی جگہ کی تو ہمیں تلاش ہے پس وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے واپس لوٹے اور انہوں نے حضرت خضر کو پایا پھر ان دونوں وہی قصہ بیان ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر کل انشاء اللہ تعالیٰ ہم بنی کنانہ کے اس ٹیلے پر اتریں گے جہاں قریش مکہ نے کفر پر قائم رہنے کی تم کھائی تھی۔ اس جگہ سے مراد ٹیلہ ہے۔

ابوالعباس کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف کا محاصرہ کیا لیکن ان پر فتح حاصل نہ ہوئی۔ پس آپ نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ کل ہم چلے جائیں گے۔ بعض مسلمانوں نے کہا کہ کیا ہم بغیر فتح کئے چلے جائیں۔ فرمایا تو کل جنگ کر لو۔ چنانچہ اگلے روز یہ بہت زخمی ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل انشاء اللہ تعالیٰ ہم چلے جائیں گے اس پر مسلمانوں کو بہت خوشی ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا۔

خدا کی اجازت کے بغیر کسی کی شفاعت نافع نہیں۔

اس کے پاس شفاعت کام نہیں جتنی مگر جس کے لئے وہ اذن فرمائے یہاں تک کہ جب اذن دے کر ان کے لوگوں کی گھبراہٹ دور فرمادی جاتی ہے تو ایک سرے سے کہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا بات فرمائی وہ کہتے ہیں کہ جو فرمایا حق فرمایا اور وہی ہے بلند بڑائی والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ نہیں کہتے کہ تمہارے رب نے کیا پیدا فرمایا نیز ارشاد ربانی ہے: ”وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بغیر“

مُؤْمِنِي لِمُؤْمِنِي آرَأَيْتَ إِذْ أَوْيَيْنَا إِلَى الصَّخَرَةِ فَإِنِّي تَسَيَّدَتِ الْحَوْتَ وَمَا النَّسَانِيَةُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَدْكُرَهُ قَالَ مُؤْمِنِي ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَأَرْتَدَّ عَلَيْنَا آثَارِهِمَا قَتَصِمًا فَوَجَدَا أَخْضَرًا وَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَضَى اللَّهُ.

۲۳۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ ابْنِ نَهْشَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَ غَدَاً إِنْ شَاءَ اللَّهُ يُخَيِّفُ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَامُوا عَلَى الْكُفْرِ يُرِيدُ الْمُحَقِّقَ.

۲۳۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْعَتَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَاصِرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَفْتَحْهَا فَقَالَ إِنَّا قَاتِلُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ يَقْبَلُ وَلَوْ نَفَعَهُمْ قَالَ فَأَعَدُّوا عَلَى الْقِتَالِ فَخَدُّوا فَأَصَابَتْهُمْ جِرَاحَاتٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَاتِلُونَ غَدَاً إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَكَانَ ذَلِكَ أَعْجَبَهُمْ فَتَبَسَّاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۳۲۹۔ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا تَشْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَكَ إِلَّا لِمَنْ أِذِنَ لَهُ حَتَّى إِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالَ الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ وَلَوْ يَقُولُ مَاذَا خَلَقَ رَبُّكُمْ وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَقَالَ مُسَرِّدٌ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ إِذَا تَكَلَّمَ اللَّهُ بِالْوَحْيِ سَمِعَ

أَهْلُ السَّمَوَاتِ شَيْئًا إِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ
وَسَكَنَ الصَّوْتُ عَرَفُوا أَنَّهُ الْحَقُّ وَنَادَوْا
مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَاتُوا الْحَقُّ وَيَذْكُرُ
عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُحْشَدُ
اللَّهُ الْعِبَادَ فَيُنَادِيهِمْ بِصَوْتٍ لَيْسَ مَعَهُ مَنْ
يَعُدُّ كَمَا يَسْمَعُهُ مَنْ قَرَّبَ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا
الدَّيَّانُ.

۲۳۲۹. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِذَا أَقْصَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَمَّتِ الْمَلَائِكَةُ
يَا جُنُودَهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَأَنَّهُ سُلَيْسَلَةٌ
عَلَى صَفْوَانٍ قَالَ عَلِيُّ وَقَالَ غَيْرُهُ صَفْوَانٌ
يَنْفُذُ هُمْ ذَلِكَ فَإِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا
مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالَ الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ
قَالَ عَلِيُّ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ
عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ
عَمْرُو وَسَمِعْتُ عِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ
عَلِيُّ قُلْتُ لِسُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَهُ قُلْتُ لِسُفْيَانَ إِنَّ الشَّائِنَ لَوَدَى
عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ
أَنَّهُ قَدْ أَفْزِعَ قَالَ سُفْيَانُ هَكَذَا أَقْدَأَ عَمْرُو
فَلَا أَدْرِي سَمِعَهُ هَكَذَا أَمْ لَا قَالَ سُفْيَانُ
وَهِيَ قِرَاءَتُنَا.

۲۳۳۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا
الْكَبَيْتُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو
سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِسْعَ حَكْمًا (سُورَةُ الْبَقَرَةِ، آيَةُ ۲۵۵) مَرْقُوعٌ فِي بَنِي إِسْرَافِيلَ
كَلَّمَ جِبْرَائِيلُ تَعَالَى وَجِي كَيْفَ يَبْلُغُ كَلَامَ فَرَمَاتِهِ وَأَمَّا سَمَانُونَ فَاِئْتِ اِسْ
سَمْتِ هِي تَوَانِ كَيْ دَلُونَ كَا خَوْفٍ دَر مِهْ جَاتَا هِي دَر آواز رَكْتَا جَاتِي هِي
يِهْ جَانِ كَر كَر وَهْ حَقِّ هِي دَر نِيَا كَتَمْتِ هِي كَر تَمَارِ رِبِّي كِيَا فَرَمَا؟ تَو
دُوسَرِي كَتَمْتِ هِي كَر حَقِّ فَرَمَا حَضْرَتِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ سَمِعْتُ
هِي كَر مِي نَبِي كَرِمْ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُو فَرَمَاتِ مِي سَا كَر اللّٰهُ تَعَالَى بِنَدُونِ
كُو اَلْكُفَّارِ كَر كُو اَلْكُفَّارِ اِسْمِ اِسْمِ وَانْ سِي پَكَارِ كَر دُورِ لِي هِي اِسی طَرَحِ
سَمِی كَر جِیسے نَزْدِیك لے كَر مِي بَادِشَاہ ہوں مِي جَزَا دِنِ دِنِ اَلَا ہوں
حَضْرَتِ ابُو ہُرَیْرَہ نے نَبِي كَرِمْ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَك پَنچا تے ہونے
رَوَايَتِ كَر ہے كَر آپے فَرَمَا جِبْرَائِيلُ تَعَالَى آسَمَانِ مِي كُو فَيُصَلُّ فَرَمَاتَا
ہے تَو فَرِشْتِ پَر وِل كُو بَارِنَا شَرْعِ كَر دیتے ہيں، عَجْزِ دِنِ بَارِ سِي جِیسَا كَر فَرَمَا
ہے كَر وَہ تَحْمِیْرِ زَنْجِیْرِ ہيں حَضْرَتِ عَلِي اور كُو دِیگر حَضْرَتِ نے
صَفْوَانِ كَر ہا ہے پھِر وَہ اِسے فَرِشْتِ مِي جَارِي كَر تَا ہے چَنّا جِبْر
ان كَر دَلُونَ كَا خَوْفِ جَاتَا رَهْتَا ہے تَو كَتَمْتِ هِي تَمَارِ رِبِّي كِيَا فَرَمَا؟
دُوسَرِي كَتَمْتِ هِي كَر حَقِّ فَرَمَا اور وَہ بَلَنْد ہے بَرَا اَلَا عَلِي
سُفْيَانِ، عَمْرُو، عِكْرِمَہ نے حَضْرَتِ ابُو ہُرَیْرَہ سے اِسے رَوَايَتِ كِيَا
ہے — سُفْيَانِ، عَمْرُو، عِكْرِمَہ، حَضْرَتِ ابُو ہُرَیْرَہ سے رَوَايَتِ كِي
— عَلِي نے سُفْيَانِ سے كَمَا كَر كِيَا عِكْرِمَہ نے حَضْرَتِ ابُو ہُرَیْرَہ سے
سنا ہے؟ جَوَابِ دِيَا كَر ہاں۔ مِي نے سُفْيَانِ سے كَمَا كَر اَبُو ہُرَیْرَہ
یوں مَرْفُوعًا رَوَايَتِ كَر تَا ہے كَر عَمْرُو بنِ دِينَار، عِكْرِمَہ
حَضْرَتِ ابُو ہُرَیْرَہ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْہُ اور اَنسِیوں
نے فَرِزَعِ پَر لُحَا ہے۔ سُفْيَانِ كَا بَيَانِ ہے كَر عَمْرُو بنِ دِينَار
نے جِی اِسی طَرَحِ پَر لُحَا ہے۔ لِيكِنِ يِهْ جَحْجَحِ مَعْلُومِ
نہيں ہے كَر اَنسِیوں نے اِسی طَرَحِ سنا ہے يَا نہيں سُفْيَانِ كَا
بَيَانِ ہے كَر ہَمَارِي قُرْآنِ تَو يِہی ہے۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اتنی توجہ سے اور
کسی چیز کو نہیں سنتا جتنی توجہ سے نبی کریم صلی اللہ

تعلیٰ علیہ وسلم کے قرآن کریم پڑھنے کو سنتا ہے۔
حضرت ابو ہریرہؓ کے ایک بھائی نے کہا کہ اس سے مراد
آواز سے قرآن کریم پڑھنا ہے۔

ابوصالح نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آدم! وہ عرض کریں گے کہ میں
حاضر و مستعد ہوں۔ پھر انہیں ایک آواز آئے گی کہ
اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی اولاد سے دوزخ
میں بھجنے کے لئے نکال دیجیے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ
اتنا رشک مجھے کسی عورت پر نہیں آیا جتنا حضرت خدیجہ پر آیا کیونکہ
ان کے رب نے حضور کو حکم فرمایا کہ انہیں جنت والے ایک
گھر کی بشارت دی جائے۔

خدا کا کلام فرمانا حضرت جبریل سے اور فرشتوں کو ندا کرنا
معمول ہے کہ اِنَّكَ تَتْلٰى الْقُرْآنَ سے یہ مراد ہے کہ قرآن تم پر
ڈالاجاتا ہے اور تَتْلٰى اَنْتَ سے یہ مراد ہے کہ تم ان سے لیتے ہو
اور یہ بھی اسی کی طرح ہے۔ پھر سیکھ لئے آدم نے اپنے رب کو کچھ کلمے
سورۃ البقرہ، آیت ۳۴

ابوصالح نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک جب اللہ تبارک و
تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل کو آواز دیتا ہے
کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے لہذا تم بھی اس سے محبت
کرد۔ چنانچہ حضرت جبریل بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر
حضرت جبریل آسمانوں میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے
سے محبت کرتا ہے۔ پس تم بھی اس سے محبت کرد۔ چنانچہ
آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور زمین والوں کے
دلوں میں اس کی مقبولیت ڈال دی جاتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے

مَا اٰذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَّا اٰذِنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَتَخَفَتُ بِالْقُرْآنِ وَقَالَ صَاحِبُكَ لَمْ يُرِدْ
اَنْ يَّجْهَدِيْهِ

۲۳۳۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ
حَدَّثَنَا ابْنُ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ يَا اَدَمُ قُلْ لِّقَوْلِكَ
وَسَعْدِيكَ فَيُنَادِي بِصَوْتٍ اِنَّ اللّٰهَ يَا مَرْءُ
اَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثًا اِلَى النَّارِ

۲۳۳۲۔ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ بْنُ إِسْلَاحٍ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَالِشَةَ
قَالَتْ مَا عُرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا عُرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ
وَلَقَدْ اَمَرَهُ رَبُّهُ اَنْ يُبَشِّرَ بِهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ

بَابُ ۱۲۲ كَلَامُ الرَّبِّ مَعَ جِبْرِيلَ وَ
نِدَاءُ اللّٰهِ الْمَلَائِكَةَ وَكَالِ مَعْمَرٍ وَذَلِكَ
لِتُتْلٰى الْقُرْآنَ اَنْ اَيُّ يُلْقٰى عَلَيْكَ وَتَلْقَاهُ اَنْتَ
اَيُّ تَاْخُذُكَ عَنْهُمْ وَمِثْلُهُ تَتْلٰى اَدَمُ مِنْ
رَبِّهِ كَلِمَاتٍ

۲۳۳۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ
تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا احَبَّ عَبْدًا اَنَادَى جِبْرِيلُ اِنَّ
اللّٰهَ قَدْ احَبَّ فَلَانَ فَاجِبْنَهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ
يُنَادِي جِبْرِيلُ فِي السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ احَبَّ
فَلَانَ فَاجِبُوْهُ فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ وَيُوضَعُ
لَهُ الْقَبُوْلُ فِي اَهْلِ الْاَرْضِ

۲۳۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ
بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَصَلَاةِ
الْفَجْرِ ثُمَّ يُعَذِّبُ الَّذِينَ بَاثُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ
وَهُوَ أَعْلَمُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَتَوَلَّوْنَ
تَرَكَنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ ذَاتِئْتَنَا هُمْ وَهُمْ
يُصَلُّونَ

۲۳۳۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
عُذْرَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ عَنِ الْمَعْرُورِ
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَبَشَّرَنِي أَنَّكَ مَنَّمَا
لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ سَرَقَ
وَإِنْ زَنَى قَالَ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى

بَابُ ۱۲۶ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى أَنْزَلْنَا
بِعِلْمِهِ وَالْمَلَكُ الْكَاشِفُ قَالَ لُجْجَاهُ
يُنَزِّلُ الْأَمْزِجِيَّ مَنَ بَيْنَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ
وَالْأَرْضِ السَّابِعَةِ

۲۳۳۶. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوِيِّ
حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ
عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا فُلَانُ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللَّهُمَّ أَسَلْتُ
نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجْهِي إِلَيْكَ وَقَوَضْتُ أَمْرِي
إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ
لَا مَلْجَأَ وَلَا مَخْرَجَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمَنْتُ بِكَ يَا
اللَّهُ إِنِّي أَنْزَلْتُ وَبَيْنَيْكَ الَّذِي أَرْسَلْتُ فَإِنَّكَ
إِنْ مِتَّ فِي لَيْلَتِكَ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ
أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ أَحَدًا

۲۳۳۷. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

تمہارے پاس باری باری آتے ہیں اور نماز عصر و نماز
فجر کے وقت ان کا اجتماع ہوتا ہے۔ پھر وہ اوپر چڑھ
جاتے ہیں جنہوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری تھی
پس جانتے ہوئے وہ ان سے پوچھتا ہے کہ تم نے
میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ عرض کریں گے
کہ ہم نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے چھوڑا اور جب ہم ان کے پاس
گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

معمر بن سويد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر
سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: —
میرے پاس جبریل آئے اور مجھے بشارت دی کہ جو اس
حال میں سرا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں
کرتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوا میں نے کہا کہ خواہ اس کی چوری
یا زنا کیا؟ کہا کہ خواہ اس نے چوری کی یا زنا کیا۔

اللہ تعالیٰ اپنے علم سے نازل کرتا ہے۔ اور
فرشتے گواہ ہیں۔

مجاہد کا قول ہے کہ یُنَزِّلُ الْأَمْزِجِيَّ مَنَ سے مراد ساتوں
آسمانوں اور ساتوں زمینوں میں نازل کرتا ہے۔

ابو اسحاق ہمدانی نے حضرت براء بن عازب سے روایت کی ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فلال! جب

تم اپنے بستر پر جانے لگو تو یوں کہا کرو: اے اللہ!
میں نے اپنی جان تجھے سونپ دی ہے اور میں نے اپنا
رخ تیری طرف کر لیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اور
اپنی پیٹھ تیرے فضل و کرم کے ساتھ لگا دی، تیرے شوق
اور تیرے ڈر سے، کوئی ٹھکانا اور جائے نجات نہیں مگر
تیری طرف میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی
اور تیرے اس نبی پر جو تو نے بھیجا پس اگر تم اس بات میں ہرجاؤ تو
فطرت اسلام پر مردے اور اگر تم صبح کو اٹھے تو اب کے ساتھ اٹھو گے۔

اسمعیل بن ابوالخالد نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے
روایت کی ہے کہ جنگ خندق کے روز رسول اللہ

ابن ابی اوفیٰ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعِ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ وَزَلْزِلْ بِهِمْ نَزَادَ الْحُمَيْدِيِّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۳۸. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافُ بِهَا قَالِ أَنْزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَابِعًا مَكَتًا فَكَانَ إِذَا رَفَعَ صَوْتَهُ سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ فَسَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلْنَا وَمَنْ جَاءَ بِهِ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافُ بِهَا لَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ حَتَّى يَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ وَلَا تَخَافُ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا يَسْمَعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا أَسْمِعْهُمْ وَلَا تَجْهَرُ حَتَّى يَأْخُذَ وَاعْنِكَ الْقُرْآنَ

بَابُ ۱۲۶ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ لِقَوْلٍ فَلِصْلٍ حَقٌّ وَمَا هُوَ إِلَّا هُزْلٌ بِاللُّعُوبِ

۲۳۳۹. حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يُؤْذِنُنِي ابْنُ آدَمَ لَيْسَبُ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ قَلْبُ اللَّيْلِ وَاللَّهَارِ

۲۳۴۰. حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الصُّومُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدَارُ شَهْوَتَهُ وَأَكْلُهُ وَشُرْبُهُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا کی :- اے اللہ! کتاب کے اتارنے والے، جلد حساب لینے والے! لشکروں کو شکست دے اور ان کے قدم اکھاڑ دے۔ اضافے کے ساتھ حمیدی، سفیان، ابن ابی خالد جعفر، عبد اللہ بن ابی اوفیٰ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔

سید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے آیت :- اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ سورہ بنی اسرائیل، آیت (۱۱۰) کے بارے میں فرمایا کہ یہ اس وقت نازل ہوئی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں پوشیدہ رہتے تھے تو جب آپ آواز بلند کرتے اور مشرکین سنتے تو قرآن کریم کو برا بھلا کہتے اور اس کے نازل کرنے والے نیز لانے والے کو بھی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو اور بالکل آہستہ یعنی نماز اتنی بلند آواز سے نہ پڑھو کہ مشرکین سنیں اور نہ اتنی آہستہ کہ تمہارے ساتھی بھی نہ سن سکیں وراس کا درمیانی راستہ اختیار کر لو۔ ان کو سناؤ لیکن بلند آواز سے نہیں یہاں تک کہ یہ تم سے قرآن مجید کی پسند

”وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا کلام بدل دیں (سورۃ الفتح، آیت ۱)“

لِقَوْلٍ فَلِصْلٍ حَقٌّ اور وَمَا هُوَ إِلَّا هُزْلٌ یعنی کھیل کود کی چیز نہیں۔

سید بن جبیر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :- ابن آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے کہ وہ زمانے کو گالی دیتا ہے اور زمانہ میں ہوں، معاملہ میرے ہاتھ میں ہے، رات اور دن کو میں بدلتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور اس کا بدلہ خود میں دوں گا۔ وہ شہوت اور اپنے کھانے پینے کو میری وجہ سے چھوڑتا ہے اور

روزہ ڈھال ہے اور روزہ دار کے لئے دُشخوشتیاں ہیں۔ ایک خوشی افطار کے وقت اور ایک جب اپنے رب سے ملاقات کئے گا اور روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دفعہ حضرت ایوب بچے کے کنارے تھے کہ ان پر سونے کی ٹیڑیاں گرنے لگیں۔ وہ انہیں اپنے کپڑے میں جمع کرنے لگے تو ان کے رب نے آواز دی: اے ایوب! جو چیز تم دیکھ رہے ہو کیا میں نے تجھے اس سے بے نیاز نہیں کر دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے: اے رب! کیوں نہیں، لیکن میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہوں۔

ابو عبد اللہ اعز نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات میں پہلے آسمان کی طرف نزول فرماتا ہے جبکہ آخری تہائی رات باقی رہ جائے پھر فرماتا ہے کہ ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کروں ہے کوئی مجھ سے مانگنے والا کہ میں اسے عطا کروں اور ہے کوئی مجھ سے بخشش چاہنے والا کہ میں اسے بخش دوں۔

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم سب سے آخری ہیں اور قیامت کے روز سب پر سبقت دے جانے والے ہیں۔ اور اسی سند کے ساتھ یہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم خروج کرو، میں تم پر خروج کروں گا۔

ابو زرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا یہ حضرت خدیجہ جو آپ کی طرف برتن میں کھانے کی چیز یا پینے کی چیز لے کر آرہی ہیں، انہیں ان کے رب کی طرف سے سلام کہہ دیجئے اور انہیں موتی کے ایک محل کی بشارت دیجئے جس میں نہ ذرا شور و غل ہوگا اور نہ کسی قسم کی کوئی تکلیف۔

مِنْ أَجْلِي وَالصُّوْمُ جُنَّةٌ لِلصَّائِمِ فَرَحَتَانِ فَرَحَةٌ حِينَ يَفْطِرُ وَفَرَحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ وَلَخُلُوفٌ فِيهِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ.

۲۳۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيَّعَ مَا آيُوبُ يَعْتَمِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَحْتَبِي فِي ثَوْبِهِ فَنَادَى رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَدْرِي قَالَ بَلَى يَا رَبِّ وَلَكِنْ لَأَغْنِيَنِي عَنْ بَرَكَاتِكَ.

۲۳۴۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَإِسْتَجِبْ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأَعْطِهِ مَنْ يَسْتَعِظُنِي فَأَعِظْهُ.

۲۳۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْدَبَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ اللَّهُ أَفْنَعُ أَفْنَعُ عَلَيْكَ.

۲۳۴۴۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فَصِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ هَذِهِ خَدِيجَةٌ أَتَتْكَ بِإِنَاءٍ فِيهِ طَعَامٌ أَفْإِنَاءٌ فِيهِ شَرَابٌ فَأَخْرِجْهَا مِنْ رَيْبِهَا السَّلَامَ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ.

۲۳۳۵ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مَتِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا تُحِيطُونَ بِشَيْءٍ وَلَا أَدْرَأُ بِمِيعَتٍ وَلَا خَطَرٍ عَلَى قَلْبٍ بِشِيرٍ.

۲۳۳۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَدَّادٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا سُكَيْمُ بْنُ الْأَحْوَلِ أَنَّ طَاوْسًا أَخْبَرَ أَنَّ سَمْعَةَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَحْوُلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ جَدًّا مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ تَوَرَّاتُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسَلَمْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أُنَبِّئُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاعْفُ عَنِّي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ.

۲۳۳۷ - حَدَّثَنَا حُجَّاءُ بْنُ مَنَهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْمُبَرِّقِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْإِزْمِئَلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَتْ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَابْرَأْهَا اللَّهُ فَمَا قَالُوا وَكُلُّ حَدِيثِي طَائِفَةٌ مِنَ الْحَدِيثِ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ

ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال آیا۔

طاووس کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد پڑھتے تو یوں عرض گزار ہوتے۔ اے اللہ تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور سب تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور سب تعریفیں تیرے لئے ہیں تو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور اس کا کہ جو ان کے اندر ہے۔ تو سچا ہے، تیرا وعدہ سچا ہے اور تیری بات سچی ہے۔ تیرا دیدار حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے، انبیاء حق ہیں درخت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے حضور گردن جھکا دی اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع ہوا اور تیری مدد کے سہارے جھکنا اور تیرے حکم سے فیصلہ کیا پس بخش دے جو کام میں نے پہلے کئے یا بعد میں کروں یا جو چھپا کر کئے یا علانیہ کئے۔ تو میرا معبود ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر تو۔

زہری کا بیان ہے کہ میں نے عروہ بن زہیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ سے حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس واقعہ سے سنا جب ان کے متعلق انفرادی طور پر لوگوں نے کچھ کہا اور ان کے الزام سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بری فرمایا تو ان چاروں نے مجھ سے اس حدیث کا ایک ایک حصہ بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ لیکن خدا کی قسم میں یہ گمان بھی نہیں کر سکتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میری برأت میں وحی نازل فرمائے گا جس کی تلاوت کی جائے گی کیونکہ اپنے دل کے اندر میں خود کو اس

سے بہت گھٹیا سمجھتی تھی کہ میرے معاملے میں اللہ تعالیٰ کلام فرمائے جس کی تلاوت کی جائے۔ ہاں یہ مجھے امید تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی میں خواب دکھا کر اللہ تعالیٰ میری برأت ظاہر فرمادے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں ۵.... (سورۃ النور، آیت ۱۱ تا ۲۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ برے کام کا ارادہ کرے تو اس کی برائی نہ بکھو جب تک اسے کرنے لے اور جب اسے کرے تو اس کے برابر ہی بکھو اور اگر میری وجہ سے اسے ترک کر دے تو اس کے لئے ایک نیکی کچھ دو اور جب وہ نیکی کرنے کا ارادہ کرے اور ابھی وہ کی نہ ہو تب بھی اس کے لئے ایک نیکی کچھ دو اور اگر وہ اسے کرے تو اس کے لئے دس گنا سے سات سو گنا تک بکھو۔

سید بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کرنے سے فارغ ہوا تو صلہ رحمی سامنے آکھڑی ہوئی۔ فرمان ہوا کہ ٹھہر۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ یہ قطع رحمی سے تیری پناہ پکڑنے کا مقام ہے۔ فرمایا، کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں اس سے ملوں جو تجھے ملائے اور میں اس سے تعلق توڑ لوں جو تجھے توڑے۔ عرض گزار ہوئی کہ اے رب! کیوں نہیں۔ فرمایا تو تیرے لئے یہی ہے۔ پھر حضرت ابوہریرہ نے یہ آیت پڑھی۔ تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو (سورۃ محمد، آیت ۲۲)

عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بارش ہوئی تو آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ

أَهْلَكَ أَنْ اللَّهَ يُنْزِلُ فِي بَرَاءَتِي وَحْيًا يَتْلُو لِسَانِي فِي لَفْظِي كَانَ أَحَقُّ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِي بَرَاءَتِي وَلِيَكُنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَدْرِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوَمُّ رُؤْيَا بَرِيئِي اللَّهُ بِهَا فَانْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِآيَاتِكِ الْعَشْرَ لَا يَت.

۲۳۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُعَيْشَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْجَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ إِذَا أَرَادَ عَبْدِي أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ حَتَّى يَعْمَلَ مَا كَانَ يَعْمَلُهَا فَالْتَبُوهَا بِمِثْلِهَا وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجَلِي فَالْتَبُوهَا لَهُ حَسَنَةً وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَالْتَبُوهَا لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَالْتَبُوهَا لَهُ بِعَشْرِ امِّثَالِهَا إِلَى سَبْعِينَ مِثْقَلًا.

۲۳۴۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ

الْبَشَرُ فَلَمَّا فَدَرَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَ مَهْ قَالَتْ هَذَا امْتَقَامُ الْعَائِدِ بِكَ مِنَ الْقَوَاطِعِ فَقَالَ لَا تَرْضَيْنِ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكَ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكَ قَالَتْ بَلَى يَا رَبِّ وَكَأَلْ فَبَدَّلَكَ لَكَ ثُمَّ قَالَ أَبَوْهُمُ يَدْرُكُ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ.

۲۳۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سَفِينُ عَنْ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ مَطَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے فرمایا: میرے کتنے ہی بندے منکر اور کتنے ہی ماننے والے ہو گئے۔

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میرا بندہ مجھ سے ملنا پسند کرنا ہے تو میں اس سے ملنا پسند کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ملنا ناپسند کرتا ہے تو میں اس سے ملنا ناپسند کرتا ہوں۔

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے گمان کے نزدیک رہتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے کہا جس نے کوئی نیکی نہیں کی تھی کہ جب وہ مر جائے تو اسے جلا دیا جائے پھر اس کی آدھی راکھ خشکی میں اور آدھی سمندر میں بہا دی جائے۔ کیونکہ خدا کی قسم، اگر اللہ تعالیٰ نے اس پر قابو پایا تو ضرور اسے اتنا عذاب دے گا جتنا ساری دنیا میں کسی کو عذاب نہ دیا ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ نے سمندر کو حکم دیا تو اس نے سائے اس کے ذریعے اکٹھے کر دئے اور خشکی کو حکم دیا تو جو اس کے اندر تھے اسے جمع کر دئے پھر فرمایا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ کہا کہ تو بھی طرح جانتا ہے تجھ سے ڈرتے ہوئے ہیں اسے بخش دیا گیا۔

حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی نے گناہ کیا (راوی نے بھی کہا کہ اس سے گناہ سرزد ہوا) پس عرض گزار ہوا کہ لے رہا ہوں گناہ کو پیٹھا (کہی یہ کہا کہ مجھ سے گناہ ہو گیا) پس مجھے بخش دے۔ چنانچہ اس کے رب نے فرمایا کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رستم جو گناہوں کو معاف کرتا اور ان کے باعث مواخذہ کرتا ہے، لہذا میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ اس کے بعد جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ رہا، پھر اس نے گناہ کیا (یا اس سے گناہ سرزد ہو گیا) تو کہا۔

فَقَالَ قَالَ اللَّهُ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي كَاذِبٌ فِي دُؤْمِينَ فِي

۲۳۵۱ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْدَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ إِذَا أَحْبَبْتُ عَبْدِي لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَإِذَا كَرِهْتُ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ.

۲۳۵۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْدَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي.

۲۳۵۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْدَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ وَادْرُوهُ بِصَفَةِ فِي السِّرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَيُنْزِلَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِ لِيُعَذِّبَهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَأَمَرَ اللَّهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لِمَنْ فَحَلَّتْ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَخَفَرَهُ.

۲۳۵۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ وَرُبَّمَا قَالَ أَصَبْتُ فَأَغْفِرْ لِي فَقَالَ رَبُّهُ أَعْلِمُ عَبْدِي أَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ

عَفَرْتُ لِعَبْدِي ثَقَمَكَ مَا شَاءَ اللَّهُ شَرَّ
أَصَابَ ذَنْبًا أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ
أَوْ أَصَبْتُ الْخَرَفَ غَيْرُهُ فَقَالَ أَعْلِمَ عَبْدِي
أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ
لِعَبْدِي ثَقَمَكَ مَا شَاءَ اللَّهُ شَرَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا
وَأَصَبْتُ أَصَابَ ذَنْبًا قَالَ قَالَ رَبِّ أَصَبْتُ
أَوْ أَذْنَبْتُ الْخَرَفَ غَيْرُهُ فِي كَقَالَ أَعْلِمَ عَبْدِي
لَا لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ
لِعَبْدِي ثَقَمَكَ فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ

۳۳۵۵ . حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ
حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا كَثَدًا عَنْ
عُقَيْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَازِزِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا جَمِنَ
سَلَفَ أَوْ فِيمَنْ كَانَ كَمَلَكُمْ قَالَ كَلِمَةً يَخْفَى
أَعْطَاكَ اللَّهُ مَا لَا وَوَلَدًا فَخَلَّتْ حَضْرَتُ الْوَلَدِ
قَالَ لِبَيْتِهِ أَيْ أَبِ كُنْتُ لَكُمْ قَالُوا خَيْرَ أَبٍ
قَالَ فَإِنَّ لَمْ يَبْتَدِرْ أَوْ لَمْ يَبْتَدِرْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا
وَأَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَغْفِرُ لَهُ فَإِنْ ظَنَرُوا إِذَا
مُتَّ فَإِنْ ظَنَرُوا فِي حَتَّى إِذَا صُرْتُ لِحَمَا فَانْحَقُوا

أَوْ قَالَ فَإِنْ سَحَرْتُ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ رِيَابِ عَاصِيفٍ
فَإِذْ رُوِيَ فِيهَا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالُوا مَوَاتِيَهُمْ عَلَى ذَلِكَ وَرَبِّي فَعَلُوا
لَهُمْ أَذْرَوْهُ فِي يَوْمٍ عَاصِيفٍ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
كُنْ فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ قَائِمٌ قَالَ اللَّهُ أَيْ عَبْدِي
مَا جَمَلَكَ عَلَى أَنْ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ وَمَا
فَعَلْتَ أَوْ فَعَلْتُ مِنْكَ قَالَ قَالُوا تَلَاوَا
أَنْ رَجَمَهُ عِنْدَهَا وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى فَمَا
تَلَاوَا غَيْرَهَا فَخَدَّشَتْ بِهِ أَبَا عَثْمَانَ فَقَالَ
سَمِعْتُ هَذَا مِنْ سَلْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ فِيهِ

اے رب! میں گناہ کر بیٹھا یا مجھ سے گناہ ہو گیا دوبارہ
میں پس مجھے بخش دے۔ فرمایا کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا
رب ہے جو گناہ معاف کرتا اعدان کے باعث مواخذہ
کرتا ہے، پس میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ پھر وہ
بھڑا رہا جب تک شر نہ چاہا۔ پھر اس نے گناہ کیا اور کبھی یہ کہا کہ
مجھ سے گناہ ہو گیا راوی کا بیان ہے کہ وہ عرض گزار ہوا۔ اے
رب! مجھ سے گناہ ہو گیا یا میں پھر گناہ کر بیٹھا، پس مجھے بخش دیجئے پھر
فرمایا کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا اور ان کے
سبب پکڑتا ہے۔ لہذا میں نے اپنے بندے کو تیسری دفعہ بھی بخش دیا پس

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کا ذکر کیا اور ایک بات
کہی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال و اولاد سے خوب نوازا تھا۔ جب
اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ
میں تمہارا کیسا باپ ہوں؟ انہوں نے کہا کہ آپ اچھے باپ ہیں۔ کہا
میں نے اللہ کے پاس کوئی نیکی نہیں بھیجی یا میں نے اللہ کے پاس کوئی
نیکی جمع نہیں کرائی۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے اگر اس پر قدرت پائی تو عذاب سے

کا پس دیکھو! جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، یہاں تک کہ جب
میرے کوٹے ہو جائیں تو انہیں پیسے بنا دو جس روز تیز ہوا چلے تو
مجھے اس میں اڑا دینا۔ نبی کریم نے فرمایا کہ اس نے اس بات کا ان

سے پکا وعدہ لیا اور قسم ہے پروردگار کی، انہوں نے ایسا ہی
کیا اور تیز ہوا کے روز اسے اڑا دیا۔ چنانچہ اللہ عزوجل
نے فرمایا کہ ہو جا، تو وہ آدمی سامنے اکھڑا ہوا۔ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا اے میرے بندے! تجھے ایسا کرنے پر کس بات
نے آمادہ کیا؟ عرض کی کہ تیرے خوف اور ڈرنے۔ فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ تلافی کی کہ اس پر رحم فرما دیا۔ راوی
نے دوسری دفعہ کہا۔ فَمَا تَلَاوَاهُ غَيْرَهَا کہا میں (سیلمان) نے
یہ حدیث ابو عثمان سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ میں
نے بھی اسی طرح حضرت سیلمان فارسی سے سنی ہے
ماسوائے اس کے کہ وہ اس راوی نے ابیہ

کا امانہ کرتے تھے یا جو کچھ بیان فرمایا —
موسیٰ نے معتمر سے نقل کیا کہ انہوں نے یَسْتَبِشُّوْا کہا اور خلیفہ نے
معتمر سے دایت کی کہ انہوں نے کم یَسْتَبِشُّوْا کہا۔ قتادہ نے اس کی تفسیر
میں کہا کہ جمع نہیں کروائی۔

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کا انبیائے کرام وغیرہ
سے کلام فرمانا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے روز میری
شفاعت قبول فرمائی جائے گی۔ میں عرض کروں گا کہ اے
رب! جس کے دل میں رائی کے برابر ایمان ہو اسے بھی
جنت میں داخل فرما دے۔ پس وہ داخل ہو جائیں گے۔
پھر میں عرض کروں گا کہ اسے بھی جنت میں داخل کر جس
کے دل میں ذرا بھی ایمان ہے۔ حضرت انس کا بیان
ہے کہ گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا
ہوں۔

حماد بن زید نے عبد بن ہلال عنزی سے دایت کی کہ اہل بصرہ سے ہم
کچھ لوگ جمع ہو کر حضرت انس بن مالک کی خدمت میں گئے اور اپنے
ساتھ ثابت کو بھی لے گئے تاکہ وہ ہمیں سنائے کہ اسے حدیث شفاعت کا
مطالبہ کریں جب ہم ان کی خدمت میں گئے تو وہ اپنے مکان میں
چاشت کی غار پر ٹھہرے تھے پس ہم نے اجازت طلب کی تو وہیں جاز
فرمائی گئی اور وہ اپنے بستر پر بیٹھے تھے ہم نے ثابت سے کہا کہ حدیث
شفاعت سے پہلے ان سے کسی درجہ کے بارے میں نہ پوچھنا۔ پس انہوں نے
کہا کہ اے ابو حمزہ! اہل بصرہ سے آپ کے یہ بھائی آپ کے حدیث شفاعت
پوچھنے آئے ہیں۔ فرمایا کہ ہمیں محمد مصطفیٰ نے بتاتے ہوئے فرمایا۔ قیامت کے
روز لوگ ربی کی موجوں کے مانند بے قرار ہوں گے تو وہ حضرت آدم کی
خدمت میں فرما کر عرض کریں گے کہ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفا
یہیجئے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں اس کام کے لائق نہیں ہوں تمہیں چاہیے کہ
حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کے خلیل ہیں پس وہ حضرت
ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے وہ فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل

أَذْرُونِي فِي الْبَحْرِ أَوْ كَمَا حَدَّثَكَ .

حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَقَالَ لَهُ
يَسْتَبِشُّوْا قَالَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَقَالَ
لَمْ يَسْتَبِشُّوْا قَتَادَةُ لَمْ يَدَاخِرْ .
بَابُ كَلَامِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
مَعَ الْأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ .

۲۳۵۶ . حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا
أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَمْرٍاءَ
عَنِ حَمِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّسَّاءَ قَالَتْ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا كَانَ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَفَعْتُ قُلْتُ يَا رَبِّ ادْخِلْ
الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ خَرْدَلَةٌ فَيَدْخُلُونَ
فَقُلْتُ ادْخِلْ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَذْنٌ
شَوْءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ كَأَنِّي أَنْظِرُ إِلَى أَصَابِرِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۳۵۷ . حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْبُدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنْزِيُّ
قَالَ اجْتَمَعْنَا نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَذَهَبْنَا
إِلَى الْكَسِّ بْنِ مَالِكٍ وَذَهَبْنَا مَعَهُ إِلَى

إِلَيْهِ لِيَسْأَلَهُ لَنَا عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَإِذَا هُوَ
فِي قَصْرِهِ فَوَاقَفْتَاهُ بِصُلْبِي الصُّخْرِي فَاسْتَأْذَنَّا
فَأَذِنَ لَنَا وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى فِرَاشِهِ فَقُلْنَا لَنَا نَيْثُ
لَا نَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ أَوَّلَ مِنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ
فَقَالَ يَا أَبَا حَمْرَةَ هُوَ لَا يَخَوَانُكَ مِنْ أَهْلِ
الْبَصْرَةِ جَاءَ مَوْلَاكَ لِيَسْأَلُوكَ عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ
فَقَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَا بَرَّ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي
بَعْضٍ فَيَأْتُونَ أَدْمَ فَيَقُولُونَ اشْفَعْنَا إِلَى رَبِّكَ
فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَذِّبْتُ بِأَهْلِيهَا فَإِنَّهُ

حَلِيلُ الرَّحْمَنِ فَيَا تَوْنِ ابْرَاهِيمَ قِيْلَ لَسْتُ
لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسَى فَإِنَّهُ كَلَّمَ اللَّهَ
فَيَا تَوْنِ مُوسَى قِيْلَ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ
بِعِيسَى فَإِنَّهُ دُوسُ اللَّهِ وَكَلَّمَتْهُ فَيَا تَوْنِ عِيسَى
قِيْلَ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَا تَوْنِي فَأَقُولُ أَنَا لَهَا فَاسْتَأْذِنَ
عَلَى رَبِّهِ فَيَوَدُّنِي وَيُؤَيِّدُونِي فَحَامِدًا أَحْمَدًا بِهَا
لَا تَحْضُرُنِي إِلَّا ذَا أَحْمَدَ لَا يَتْلُكَ الْحَامِدُ وَلَا آخِرُ
لَهُ سَاجِدًا أَفِيْقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَكُلُّ
يُسْمِعُ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاسْتَغْفِرْ تَشْفَعُ فَأَقُولُ
يَا رَبِّ أُمِّتِي أُمِّتِي فَيَقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ وَبِهَا
مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَبْعَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ
فَاَنْطَلِقْ فَيَا فَعَلْ ثُمَّ اعْوُذْ فَأَحْمَدُ بِتِلْكَ الْحَامِدِ
ثُمَّ آخِرُ لَهُ سَاجِدًا أَفِيْقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ
وَقُلْ يُسْمِعُ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاسْتَغْفِرْ تَشْفَعُ
فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمِّتِي أُمِّتِي فَيَقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ
مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلٍ
مِنْ إِيْمَانٍ فَاَنْطَلِقْ فَيَا فَعَلْ ثُمَّ اعْوُذْ فَأَحْمَدُ
بِتِلْكَ الْحَامِدِ ثُمَّ آخِرُ لَهُ سَاجِدًا أَفِيْقَالُ يَا مُحَمَّدُ
ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمِعُ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاسْتَغْفِرْ
تَشْفَعُ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمِّتِي أُمِّتِي فَيَقُولُ انْطَلِقْ
فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَذْنَى أَذْنَى أَوْ خَرْدَلٍ
حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ
فَاَنْطَلِقْ فَيَا فَعَلْ فَلَمَّا أَخْرَجْنَا مِنْ عِنْدِ النَّاسِ
قُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِنَا لَوْ سَرَرْنَا بِالْحَسَنِ وَهُوَ
مُتَوَارٍ فِي مَنْزِلِ أُمِّي خَلِيفَةً وَحَدَّثْنَا بِهِ سَا
حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَأَيَّدْنَاهُ فَسَمِعْنَا عَلَيْهِ
فَإِذْ لَنَا قُلْنَا لَهُ يَا أَبَا سَعِيدٍ جِئْنَاكَ
مِنْ عِنْدِ أَخِيكَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَكَمْ تَرْمِثُ

نہیں ہوں تمہیں چاہئے کہ حضرت موسیٰ کے پاس چلے جاؤ کیونکہ وہ حکیم
اللہ ہیں پس وہ حضرت موسیٰ کی خدمت میں جائیں گے وہ فرمائیں گے کہ
میں اس کام کا نہیں ہوں لیکن تمہیں حضرت عیسیٰ کے پاس جانا چاہئے
کیونکہ وہ روح اللہ اور اس کا کلمہ ہیں پس وہ حضرت عیسیٰ کے حضور جائیں
گے وہ فرمائیں گے کہ میں اس کام کے قابل نہیں مگر تمہیں محمد مصطفیٰ کے
پاس جانا چاہئے پس وہ میری خدمت میں حاضر ہو جائیں گے تو میں کہوں گا
کہ یہ تو میرا کام ہے پس میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت
مل جائے گی اور مجھے ایسی حمدوں کا ام کیا جائے گا جن کے ساتھ میں حمد ثنا
کروں گا اور مجھے وہ اب یاد نہیں ہیں پس میں ان حمد کے ساتھ اس کی
حمد کروں گا اور اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس مجھ سے کہا جائے
گا کہ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی اے مالک کہ تمہیں
دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی میں
عرض کروں گا۔ اے رب! میری امت میری امت پس فرمایا جائے گا۔
کہ جاؤ اور جہنم سے اسے نکال دو جس کے دل میں جو کے برابر بھی ایمان ہو۔
پس میں جا کر یہی کروں گا پھر واپس کران محمد کے ساتھ اس کی حمد ثنا
بیان کروں گا اور اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا پس کہا جائے گا کہ
اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی اور مالک کہ تمہیں دیا
جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی میں عرض
کروں گا کہ اے رب! میری امت میری امت پس فرمایا جائے گا کہ جاؤ اور
جہنم سے اسے بھی نکال دو جس کے دل میں دس کے برابر یا رانی کے برابر بھی ایمان
ہو پس میں جا کر ایسا ہی کروں گا پھر واپس کران محمد کے ساتھ اس کی حمد ثنا
بیان کروں گا اور پھر اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا پس فرمایا جائے گا کہ اے
محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گا اور مالک کہ تمہیں دیا جائے گا اور
شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گا میں عرض کروں گا۔ اے رب! میری امت
میری امت پس فرمایا جائے گا کہ جاؤ اور اسے بھی جہنم سے نکال دو جس کے دل میں
رانی کے دس کے برابر بھی ایمان ہو پس میں جا کر ایسا ہی کروں گا۔ جب ہم
حضرت انس کے پاس سے باہر نکلے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ کاش ہم
ام حسن بصری کے پاس سے گزرے جو اب خلیفہ کے مکان میں دپوش ہیں کیونکہ وہ ان
سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں جو ہم سے حضرت انس بن مالک نے بیان کی ہے چنانچہ ہم

ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جب ہم نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے ہمیں مبارک
 دے دی ہم ان کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ اے ابوسعید! ہم آپ کی خدمت میں
 آپ کے بھائی حضرت انس بن مالک کے پاس آئے ہیں کیونکہ شفاعت کے بارے میں جو
 حدیث انہوں نے بیان کی کئی دوسرے کو ہم نے بیان کرتے ہوئے نہیں دیکھا انہوں
 نے فرمایا کہ میان کرو پس ہم نے ان سے حدیث بیان کی اور اسی مقام پر اگر ختم کر
 دی۔ فرمایا کہ میان کرو ہم عرض گزار ہوئے کہ ہمیں اس سے زیادہ کچھ نہیں بتایا۔
 فرمایا کہ بیس سال کا عرصہ ہوا جبکہ مجھ سے انہوں نے یہ حدیث بیان کی تھی۔
 مجھے نہیں معلوم کہ وہ بھول گئے یا ناپسند فرمایا کہ لوگ پھر دوسرے کچھ نہیں گئے۔
 ہم عرض گزار ہوئے کہ اے ابوسعید! بیان فرمائیے پس وہ ہنس پڑے اور فرمایا
 کہ افسانہ جلد باز پیدا کیا گیا ہے میں نے اس کا ذکر اسی لئے کیا کہ میرا ارادہ تھا کہ
 آپ لوگوں سے یہ حدیث بیان کروں جیسے انہوں نے مجھ سے بیان کی تھی حضور
 نے فرمایا کہ پھر میں جو حقیقی دفعہ واپس لوٹوں گا اور اسی طرح محدثان بیان کر دیں
 پھر اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا پس فرمائے گا۔ اے محمد! مینا سر اٹھاؤ
 اور کہو کہ تمہاری سنی جانے گی اور مانگو کہ تمہیں یا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنتیوں
 میں سب سے آخری وہ ہوگا جو آخر میں جنت کے اندر
 داخل ہوگا اور جہنم سے نکلنے والوں میں سب سے آخری ہوگا
 جو نکلتا ہو نکلے گا پس اس کا رب اس سے فرمائے گا کہ جنت میں

داخل ہو جا۔ وہ عرض کرے گا کہ اے رب! جنت تو بھری ہوئی
 ہے! اللہ تعالیٰ تین دفعہ اس سے یہی فرمائے گا اور وہ ہر دفعہ یہی
 جواب دے گا کہ جنت بھری ہوئی ہے پھر اس سے فرمایا جائے گا کہ تیرے
 لئے دنیا سے دس گنا جگہ ہے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے ایسا کوئی نہیں
 مگر غنیمت ہے۔ اپنے رب سے کلام کرے گا جبکہ رب کے اور
 اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جب وہ دائیں جانب
 دیکھے گا تو نہیں کچھ نظر آئے گا مگر وہی عمل جو آگے بھیجے اور
 جب سامنے نظر کرے گا تو نہیں دیکھے گا مگر جہنم جو اس کے سامنے

مَا حَدَّثَنَا فِي الشَّفَاعَةِ فَقَالَ هِيَ مَحْكُوتَةٌ
 بِالْحَدِيثِ فَإِنَّهُ لَمْ يَأْتِ إِلَى هَذَا الْمَوْضِعِ فَقَالَ هِيَ
 فَقُلْتُ لَمْ يَزِدْنَا عَلَى هَذَا فَقَالَ لَقَدْ حَدَّثَنِي
 وَهُوَ جَمِيعٌ مِمَّا عَشَرِينَ مِنْ سِتَّةٍ فَلَا أَدْرِي
 أَلَيْسَ أَمْ كَرِهَ أَنْ يَكُونُوا أَفْقَلَنَا يَا أَبَا سَعِيدٍ
 تَحَدَّثْنَا فَضِيحَكَ وَقَالَ خَلِّقِ الْإِنْسَانَ مَجْجُولًا
 مَا ذَكَرْتَهُ إِلَّا فَإِنَّا أَرِيدُ أَنْ أَحَدًا تَكُونُ حَدَّثَنِي
 كَمَا حَدَّثَكُم بِهِ قَالَ ثُمَّ أَعُوذُ الرَّابِعَةَ فَاحْمَدُ
 بِسْمِكَ ثُمَّ أَحَدُ لَهُ سِيَاحِدًا فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ
 رَأْسَكَ وَقُلْ يَسْمَعُ وَاسْلُ تَعْطُ وَاشْفَعْ
 تَشْفَعُ فَاَقُولُ يَكُوتِ الشَّدَانُ تِي فَيَمْنُنُ قَالَ لَا
 إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَقُولُ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكِبَرِيَّائِي
 وَعَظَمَتِي لَا أُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا
 اللَّهُ

۲۳۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ إِسْرَءِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ
 عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدَ
 أَهْلِ الْجَنَّةِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَالْأَخْرَافُ لِلْمَنَارِ

خَرَدُ جَاءَ مِنَ النَّارِ رَجُلٌ يَخْذُرُ حَبْرًا فَيَقُولُ لِي
 رَبِّهِ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ رَبِّ الْجَنَّةِ مَلَأَى فَيَقُولُ
 لِي ذَلِكَ ثَلَاثُ مَرَّاتٍ فَكُلْ ذَلِكَ يُعِينُكَ عَلَى الْجَنَّةِ
 مَلَأَى فَيَقُولُ إِنَّ لَكَ مِثْلَ الدَّنَابِ عَشْرَ مَرَّاتٍ
 ۲۳۵۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى

بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ عِدِيِّ بْنِ
 حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَا مِنْكُمْ إِلَّا سَيِّئَةٌ رُبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ
 تَرْجَمَانٌ فَيَنْظُرُ أَيُّهُمَا مِنْهُ وَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ
 مِنْ عَمَلِهِ وَيَنْظُرُ أَشَأْمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ

قسم ہے میں ضرور دونوں سے انہیں بھی نکال دوں گا جنہوں نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا ہے۔

ہوگی۔ پس جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی خیرات ہو سکے۔ اعمش، عمرو بن مرہ نے خیمہ سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ اگرچہ ایک اچھا لفظ کہہ کر۔

عبیدہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا یہودیوں کے ایک عالم نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر کہا۔ جب قیامت کا روز ہوگا تو اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور مٹی کو ایک انگلی پر اور باقی ساری مخلوق کو ایک انگلی پر لے گا اور انہیں ہلا کر فرمائے گا۔ بادشاہ میں ہوں، بادشاہ میں ہوں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منستے ہوئے دیکھا، اس کی بات سے مستجب ہوتے اور تصدیق کرتے ہوئے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا، سورہ الزمر آیت ۶۷۔

صفوان بن محرز کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر سے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سرگوشی کے بارے میں کس طرح فرماتے ہوئے سنا ہے؟ فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی اپنے رب کے قریب ہوگا، تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنا پردہ ڈال دے گا اور فرمائے گا کہ کیا تو نے فلاں فلاں کام کئے؟ وہ عرض کرے گا کہ ہاں۔ پھر فرمائے گا کہ فلاں فلاں کام بھی تو نے کئے؟ وہ عرض کرے گا کہ ہاں۔ اسی طرح اس سے اقرار کروانے کے بعد فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے اوپر پردہ ڈالا اور آج میں تجھے بخش دیتا ہوں۔ آدم، شیبان، تنادہ، صفوان حضرت ابن عمر نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام فرمایا۔ حمید بن عبدالرحمن نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت آدم اور حضرت

وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا يَرَى إِلَّا التَّارَ تَلَفَتْ أَوَّحُهُمْ مَا تَقْوُوا التَّارَ وَلَوْ يَشَى تَمَرَةً قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةٍ عَنْ خَيْثَمَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ.

۲۳۶۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي هَرِيرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ جَعَلَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ عَلَى إصْبَعٍ وَالْأَرْضِينَ عَلَى إصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالْأَنْبِيَاءَ عَلَى إصْبَعٍ وَالتَّحْلَاتِ عَلَى إصْبَعٍ ثُمَّ يَهْتَرُهُنَّ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ حَتَّى بَدَأَتْ تَوَاجِدُهُ تَجَبُّاً وَتَضِدُّهُ يَفْقَهُونَ لَهُ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَدْرُونَ اللَّهَ حَتَّى قَدَرُوا إِلَى قَوْلِهِ لِيُشْرِكُونَ.

۲۳۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عَمْرٍو كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي التَّجْوِي قَالَ يَدُ بُو أَحَدُكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَفَّهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ أَعْمِلْتَ كَذَا أَوْ كَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ وَيَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا أَوْ كَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقْرَأُ ثُمَّ يَقُولُ إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَعْفُو هَذَا الْيَوْمَ وَقَالَ أَدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ قَوْلِهِ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا. ۲۳۶۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا

حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَلَجَ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجْتَ دُرِّيَّتَكَ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَاتِهِ وَكَلَامِهِ ثُمَّ تَلَوُا مِثْقَالَ مَرْقَدٍ قَدْرًا رَعَى قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ فَجَعَلَ آدَمُ مُوسَى -

۲۳۶۳. حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَقُولُونَ لَوْ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَبَرِّحْنَا مِنْكَ إِنَّا هَذَا أَفْيَاؤُنَ آدَمُ فَيَقُولُونَ لَهُ أَنْتَ آدَمُ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَاسْتَعَدَّكَ الْمَلَائِكَةُ وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ فَاسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يَبْرِحَنَا فَيَقُولُ لَهُمْ لَسْتُ هُنَاكُمْ قَدِ انْتَهَكْتُمْ حَظِيَّتِي الَّتِي أَصَابَ -

۲۳۶۴. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ شَرِيكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لَيْلَةَ أُسْرَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَيِّدِ الْكُفَّةِ إِنَّهُ جَاءَهُ ثَلَاثَةٌ لَمْ يَرَقُبْ أَنْ يُؤْخَذَ إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ أَوَلَهُمْ أَيْتُهُمْ هُوَ فَتَالَ

أَدَسَطْتُمْ هُوَ خَيْرُكُمْ فَقَالَ آخِرُهُمْ خُذُوا خَيْرَكُمْ فَكَانَتْ يَلُوكَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَرَهُمْ حَتَّى أَتَوْهُ لَيْلَةَ أُخْرَى فَيَجِئُ بِرَأْيِ قَلْبِهِ وَتَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَتَنَامُ قَلْبُهُ وَكَذَا يَلُوكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ فَلَمْ يَكِلْهُمُ اللَّهُ حَتَّى احْتَلَكُوا فَوَضَعُوهُ عِنْدَ بَابِ مَزْمٍ فَتَوَلَّاهُ مِنْهُمْ جَبْرِئِيلُ فَشَقَّ جَبْرِئِيلُ مَا بَيْنَ مَخْرَجِهِ إِلَى لَيْتِهِ حَتَّى فَارَّعَ مِنْ مَدْرَةٍ وَجَوْفِهِ فَعَسَلَهُ مِنْ مَاءٍ زَمْرَةٍ

موسی کے درمیان مباحثہ ہوا۔ پس حضرت موسیٰ نے کہا کہ آپ وہی حضرت آدم ہیں جنہوں نے اپنی اولاد کو جنت سے نکالا۔ حضرت آدم نے کہا کہ آپ ہی حضرت موسیٰ ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کے لئے چنا۔ پھر آپ مجھے ایسے کام پر ملامت کرتے ہیں جو میری پیدائش سے بھی پہلے میرے لئے مقدر فرما دیا گیا تھا۔ پس حضرت آدم ہی حضرت موسیٰ پر غالب رہے۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اہل ایمان قیامت کے روز جمع ہو کر کہیں گے کہ کاش! ہم اپنے رب کی بارگاہ میں شفاعت کرواتے تاکہ اس جگہ سے ہمیں نجات ملے۔ پس وہ حضرت آدم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ حضرت آدم ہیں! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور فرشتوں سے آپ کے لئے سجدہ کروایا اور آپ کو تمام چیزوں کے نام سکھائے۔ پس آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمادیں تاکہ ہمیں نجات ملے وہ فرمائیں گے کہ مجھ سے تمہارا یہ کام نہیں ملے گا۔ پھر ان سے اپنی ایک لغزش ۲ شریک بن، لک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس رات رسول اللہ کو خانہ کعبہ سے معراج کروائی گئی تو آپ کی طرف وحی آنے سے پہلے تین افراد حاضر بارگاہ ہوئے اور آپ مسجد حرام میں سرے ہوئے تھے ان میں سے

ایک نے کہا کہ وہ کون سے ہیں؟ درمیان والے نے کہا کہ وہ ان میں بہتر ہیں۔ آخری نے کہا کہ ان کے بہتر فرد کو لے لو۔ اس رات یہی کچھ ہوا، یہاں تک کہ وہ دوسری رات آئے جس کے اندر کہ دل ان کو دیکھ رہا تھا اور آنکھیں سو ہی تھیں اور آپ کا دل نہیں سو رہا تھا اور اسی طرح تمام انبیاء کرام کی آنکھیں سوتی تھیں لیکن دل نہیں سوتا تھا۔ ان فرشتوں نے آپ سے کوئی بات نہیں کی، یہاں تک کہ آپ کو اٹھا کر چاہ زمزم کے پاس لے گئے اور وہاں رکھ دیا۔ ان میں سے حضرت جبرئیل نے یہ کام سنبھالا کہ نگلے سے دل کے نیچے تک سیدہ مبارک کو چاک کر دیا، یہاں تک کہ سیدہ مبارک اور شکم طہر کو غالی کر دیا۔ پھر اپنے ہاتھ سے آب زمزم کے ساتھ اسے دھویا ایمان تک کہ شکم مبارک کو صاف کر دیا پھر سونے کا ایک ٹھٹھا لایا

يَمِيدُ حَتَّىٰ أَتْنِي جُوفُهُ شِقَاقِي يَطْسِتُ مِن
 ذَهَبٍ فِيهِ تَوْرٌ مِّنْ ذَهَبٍ يَخْشَوْنَ إِيْمَانًا وَ
 حِكْمَةً يَخْشَاهُمْ صَدْرَهُ وَلَعَادِيدُهُ لَا يَغْنَىٰ عُدُوِّي
 حَلِيفُ ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ عَدَّ جَرِيهَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا
 فَهَرَبَ بِأَبَا مِّنْ أَبَوَيْهَا فَنَادَاهُ أَهْلُ السَّمَاءِ
 مِنْ هَذَا فَقَالَ جِبْرِيلُ قَالُوا وَمَنْ مَعَكَ قَالَ
 مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ وَقَدْ بُعِثَ قَالَ نَعَمْ قَالُوا فَمَنْ حَبَّ
 بِهِ وَأَهْلًا فَيَسْكُنُ بِشَرِيهِ أَهْلُ السَّمَاءِ لَا يَعْزَمُ
 أَهْلُ السَّمَاءِ بِمَا يُرِيدُ اللَّهُ بِهِ فِي الْأَرْضِ حَقٌّ
 يُعْلِمُهُمْ خَوْجِدُ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا أَدَمَ فَقَالَ لَهُ
 جِبْرِيلُ هَذَا أَبُوكَ فِيمَ عَلَيْهِ سَلَمٌ عَلَيْهِ وَرَدَّ عَلَيْهِ أَدَمَ
 وَقَالَ مَرَحَبًا وَأَهْلًا يَا بَنِي نَحْشَ الْإِنْسِ أَنْتَ
 فَإِذَا هُوَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا بَيْنَ هَرْدَيْنِ يَطْرِدَانِ
 فَقَالَ مَا هَذَانِ التَّهْرَانِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَانِ
 الذَّنْبُ وَالْفُرَاتُ عُنْصُرُهُمَا ثُمَّ مَضَىٰ فِي السَّمَاءِ
 فَإِذَا هُوَ بِهَرْدٍ أَحَدٍ عَلَيْهِ قُمْصَرٌ مِّنْ تَوْرٍ وَ
 زَبْرَجِدٍ فَضَرَبَ يَدَهُ فَإِذَا هُوَ مِسْكٌ قَالَ مَا
 هَذَا مَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا الْكُوْتَرُ الَّذِي خَبَأَ لَكَ
 رَبُّكَ ثُمَّ عَدَّ جَرِيهَ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَتِ
 الْمَلَائِكَةُ لَهُ مِثْلُ مَا قَالَتْ لَهُ الْأُولَىٰ مِنْ هَذَا
 قَالَ جِبْرِيلُ قَالُوا وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ
 نَعَمْ قَالُوا مَرَحَبًا بِهِ وَأَهْلًا ثُمَّ عَدَّ جَرِيهَ إِلَى
 السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ وَقَالُوا لَهُ مِثْلُ مَا قَالَتِ
 الْأُولَىٰ وَالثَّانِيَةِ ثُمَّ عَدَّ جَرِيهَ إِلَى الدَّرَاجَةِ الْخَامِسَةِ
 لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ عَدَّ جَرِيهَ إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ
 فَقَالُوا مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ عَدَّ جَرِيهَ إِلَى السَّمَاءِ
 السَّابِعَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ كُلِّ سَمَاءٍ فِيهَا

گیا اس میں سنہری نور تھی جو ایمان و حکمت سے بھر ہوا تھا اور اس
 کے ساتھ سینہ مبارک در حلق کی رنگوں کو بھر دیا اور پھر برابر کر دیا۔
 پھر آپ کو لے کر آسمان دنیا کی طرف چڑھے پس اس کا ایک دروازہ
 کھٹکھٹایا۔ آسمان والے پکارے کہ کون ہے؟ کہا کہ جبرئیل ہے۔
 انہوں نے پوچھا کہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جواب یا کہ میرے ساتھ محمد
 مصطفیٰ ہیں۔ پوچھا کیا یہ بلائے گئے ہیں۔ کہا ہاں انہوں نے کہا کہ خوب
 آئے خوش آمدید۔ آسمان والوں نے اس کی خوشی منائی اور آسمان والوں
 کو کسی بات کا علم نہیں ہوتا جو اللہ تعالیٰ زمین میں کرنا چاہتا جب تک
 انہیں بتایا نہ جائے پس پہلے آسمان پر آپ نے حضرت آدم کو پایا تو حضرت
 جبرئیل نے آپ کے کہا کہ یہ آپ کے باپ ہیں، انہیں سلام کر لیجئے پس حضرت
 آدم نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ آپ کا انا مبارک ہو اے میرے بیٹے۔
 آپ اچھے بیٹے ہیں۔ آسمان دنیا پر دو نہریں بہتی ہیں آپ نے فرمایا اے
 جبرئیل یہ نہریں کیسی ہیں۔ جواب یا کہ یہ نیل و فرات کا منبج ہے
 پھر آگے چلے تو آسمان میں ایک در نہر تھی جس پر موتی اور زبرجد کمانات
 بنے ہوئے تھے اس پر ہاتھ مارا تو وہ مشک تھی فرمایا کہ اے جبرئیل
 یہ کیا ہے؟ جواب یا کہ یہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کے لئے رکھ چھوڑی
 ہے۔ پھر دوسرے آسمان کی طرف چڑھے فرشتوں نے اسی طرح کہا جیسے پہلے
 آسمان پر کہا تھا کہ کون ہے؟ کہا کہ جبرئیل ہے پوچھا کہ آپ کے
 ساتھ کون ہے؟ جواب یا کہ محمد مصطفیٰ ہیں انہوں نے پوچھا کیا
 انہیں بلا یا گیا ہے؟ کہا کہ ہاں انہوں نے کہا خوش آمدید۔ پھر
 تیسرے آسمان کی طرف چڑھے اور فرشتوں نے اسی طرح کہا جیسے پہلے اور
 دوسرے آسمان پر کہا تھا۔ پھر چوتھے کی طرف چڑھے اور فرشتوں نے اسی
 طرح کہا۔ پھر پانچویں آسمان کی طرف چڑھے اور وہاں بھی اسی طرح کہا گیا۔ پھر
 چھٹے آسمان کی طرف چڑھے اور یہاں بھی حسب سابق سوال جواب ہوئے پھر
 ساتویں آسمان کی طرف چڑھے اور وہاں بھی اسی طرح کہا گیا ہر آسمان پر دنیا کے
 کرام سے ملاقات ہوئی جن کے نام بتائے اور مجھے ان میں سے نیم یاد ہے
 کہ حضرت آدم و اس کے آسمان میں، حضرت ہارون چوتھے میں پانچویں آسمان
 والے کا مجھے نام یاد نہیں ہا۔ چھٹے پر حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ ساتویں میں
 اللہ تعالیٰ سے کلام کرنے کی فضیلت باعث حضرت موسیٰ عرض گزار ہوئے کہ

اے رب! مجھے گمان نہ تھا کہ مجھ سے اوپر کسی کو پہنچایا جائے گا۔ پھر مجھے اس سے اوپر لے جایا گیا جس کے بارے میں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا، یہاں تک کہ سترہ سال کا مقام آگیا۔ پھر اشراف العزت سے نزدیک ہوا، پھر اور قریب ہوئے یہاں تک کہ اس سے دوکان کا فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی کم پھر اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو چاہی ہی فرمائی اور اس میں آپ کی امت پر رات دن میں روزانہ پچاس نمازوں کی وحی فرمائی گئی پھر نیچے ترے یہاں تک کہ حضرت موسیٰ تک پہنچے تو حضرت موسیٰ نے آپ کو روک کر کہا، اے محمد! آپ کے رب نے آپ سے کیا عہد لیا ہے؟ فرمایا کہ مجھ سے روزانہ پچاس نمازوں کا عہد لیا گیا ہے۔ کہا کہ آپ کی امت سے یہ نہیں ہو سکے گا، لہذا واپس جائیے اور اس میں اپنے رب سے کمی کروائیے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل کی طرف دیکھا تو گویا آپ ان سے مشورہ فرما رہے تھے حضرت جبریل نے اشارہ کیا کہ اگر آپ چاہیں تو ضرور ایسا ہی کریں۔ پھر آپ کو اوپر لے گئے یعنی پہلی جگہ پر اور عرض گزار ہوئے کہ اے رب! کمی فرما کیونکہ میری امت اتنی طاقت نہیں رکھتی پس اس نمازوں کی کمی فرمادی گئی۔ پھر حضرت موسیٰ کے پاس واپس لوٹے تو انہوں نے آپ کو روک لیا۔ پس برابر حضرت موسیٰ آپ کو بارگاہ الہیہ کی طرف لوٹاتے رہے یہاں تک کہ تعداد پانچ نمازوں تک آپ پہنچی۔ پانچ نمازوں پر بھی حضرت موسیٰ نے

آپ کو روکا اور کہا کہ اے محمد! میں اپنی قوم نبی اسرائیل کو اس سے کم نمازوں پر آزمایا چکا ہوں تو وہ کمزور پڑ گئے اور چھوڑ بیٹھے تھے، جبکہ آپ کی امت تو جسمانی قلبی، بدنی، نظری اور سمعی لحاظ سے بہت کمزور ہے لہذا واپس جا کر اپنے رب سے اور کمی کروائیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر دفعہ حضرت جبریل کی طرف مشورے کی غرض سے دیکھتے تھے اور حضرت جبریل اس کو ناپسند نہیں فرماتے تھے۔ پس پانچویں دفعہ بھی آپ کو اوپر لے گئے۔ عرض گزار ہوئے کہ اے رب! میری امت جسمانی، قلبی، سمعی اور بدنی لحاظ سے کمزور ہے، لہذا ہمارے

انبیاء قد سماہم فَاَوْعَيْتُ مِنْهُمْ اِدْرَیْسَ فِي الثَّانِيَةِ وَهَارُونَ فِي الثَّالِثَةِ وَاخْرَ فِي الْخَامِسَةِ لَمْ اَحْفَظْ اسْمَهُ اِبْرَاهِيْمَ فِي السَّادِسَةِ وَمُوسٰی فِي السَّابِعَةِ يَتَفَضَّلُ كُلَّ يَوْمٍ فَقَالَ مُوسٰی رَبِّ لَمَّا طُنَّ اَنْ يَرْفَعَ عَلَيَّ اَحَدًا ثُمَّ عَلَا بِهِ طَوَقٌ ذَلِكْ بِمَا لَا يَغْلِبُهُ اِلَّا اللّٰهُ حَتّٰی جَاءَ سِدْرَةٌ اُمْتَمَّتْ لِيْ قَدَنَا الْجَبَّارُ رَبُّ الْعِزَّةِ فَتَدَلَّتْ حَتّٰی كَانَ مِنْهُ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی فَاَوْحٰی اللّٰهُ فِیْمَا اَوْحٰی اِلَیْهِ خَمْسِيْنَ صَلَاةً عَلٰی اُمَّتِكَ كُلَّ يَوْمٍ وَلَیْلَةٍ ثُمَّ هَبَطَ حَتّٰی بَلَغَ مُوسٰی فَاخْتَبَسَهُ مُوسٰی فَقَالَ يٰ اَحْمَدُ مَا ذَا عَهْدُ اِلَيْكَ رَبُّكَ قَالَ عَهْدُ اِلٰی خَمْسِيْنَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ وَلَیْلَةٍ قَالَ اِنْ اُمَّتِكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكْ فَارْجِعْ فَلَیْخَفِفُ عَنْكَ رَبُّكَ وَغَنَّا لَكَ فَالتَفَتَ الشَّيْءُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی جِبْرِیْلَ کَاَنَّهُ یَسْتَشِیْرُهُ فِیْ ذَلِكْ فَاکْشَارَ اِلَیْهِ جِبْرِیْلُ اَنْ تَعْمُرَ اِنْ شِئْتَ فَعَلَا بِهٖ اِلٰی الْجَبَّارِ فَقَالَ وَهُوَ مَكَانُهُ یَا نَبِیُّ خَفِفْ عَنَّا فَاِنْ اُمَّتِیْ لَا تَسْتَطِيعُ هَذَا فَوَضَعَ عَنْهُ عَشْرَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی مُوسٰی فَاخْتَبَسَهُ فَلَمْ یَزَلْ یُذَرِّدُهُ مُوسٰی اِلٰی نَبِیِّهِ حَتّٰی صَارَتْ اِلٰی خَمْسِ صَلَوَاتٍ ثُمَّ اخْتَبَسَهُ مُوسٰی عِنْدَ الْخَمْسِ فَقَالَ یٰ اَحْمَدُ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاوَدْتُ بَنِيْ اِسْرَآئِیْلَ قَوِّیْ عَلٰی اَدْنٰی مِنْ هَذَا فَضَعُفُوا تَرَكُوْهُ فَاَمَّتْكَ اَضْعَفُ اَجْسَادٍ وَّقُلُوْبًا وَاَبْدَانًا وَاَبْصَارًا وَاَسْمَاعًا فَارْجِعْ فَلَیْخَفِفُ عَنْكَ رَبُّكَ كُلَّ ذَلِكْ یَلْتَفِتُ الشَّيْءُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی جِبْرِیْلَ لَیْشِیْرَ عَلَيْهِ وَلَا یَكْدُرُهُ ذَلِكْ جِبْرِیْلُ فَرَفَعَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ فَقَالَ یَا رَبِّ اِنْ اُمَّتِیْ ضَعْفَاءُ

اجْسَادُهُمْ وَفُلُوكُمْ وَأَسْمَاعُهُمْ وَأَبْدَانُهُمْ
تَخَفَّفَ عَنْكَ قَالَ الْجَبَّارُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ لَبَّيْكَ وَ
سَعْدَايَكَ قَالَ إِنَّهُ لَا يَبْدُلُ الْقَوْلَ لَدَايَ كَمَا
فَرَمْتُ عَلَيْكَ فِي أَوَّلِ الْكِتَابِ قَالَ فَكُلُّ حَسَنَةٍ
بِعَشْرٍ أَمْثَالِهَا فَهِيَ تَحْمِسُونَ فِي أَقَمِ الْكِتَابِ وَهِيَ
خَمْسٌ عَلَيْكَ فَدَرَجَةٌ إِلَى مُوسَى فَقَالَ كَيْفَ
فَعَلْتُ فَقَالَ خَفَّفَ عَنَّا أَعْطَانَا بِكُلِّ حَسَنَةٍ
عَشْرًا أَمْثَالِهَا قَالَ مُوسَى قَدْ وَاللَّهِ رَأَوْتُ
بَنِي إِسْرَءِيلَ عَلَى أَدْنَى مِنْ ذَلِكَ فَتَرَكُوهُ
أَرْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَلْيَخَفَّفْ عَنْكَ أَيْضًا قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُوسَى
قَدْ وَاللَّهِ اسْتَحْبَبْتُ مِنْ رَبِّي مِمَّا اخْتَلَفْتُ
إِلَيْهِ قَالَ فَاهْبِطْ بِأَسْمِ اللَّهِ قَالَ وَاسْتَيْقِظْ
وَهُوَ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ .

باب ۱۳۶۹ کلام التبت مع اهل الجنة .
۲۳۶۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلْمَانَ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَيْبِ بْنِ أَسْلَمَ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ
يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ
لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَايَكَ وَالْخَيْرُ فَيَنْدُبُكَ فَيَقُولُ
هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبِّ
وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ نَحْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ
فَيَقُولُ إِلَّا أُعْطِيْتُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُونَ
يَا رَبِّ وَآيُ شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ اجْلُ
عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا اسْخَاطَ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا .

۲۳۶۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَانَ حَدَّثَنَا
فُلَيْمٌ حَدَّثَنَا إِهْلَالَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي
هَرِيرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

لئے اور کی فرما - اللہ تعالیٰ نے فرمایا - اے محمد! عرض
گزار ہوئے کہ میں حاضر و مستعد ہوں - فرمایا کہ میرے نزدیک
بات بدلا نہیں کرتی جیسا کہ میں نے تم پر ام الكتاب میں فرض فرمایا
پس یہ ثواب کے لحاظ سے کوح محفوظ میں پچاس ہیں اور پڑھنے
کے لئے تم پر پانچ فرض ہیں - پس آپ حضرت موسیٰ
کی طرف ہوئے - کہا کہ آپ نے کیا کیا؟ کہا کہ ہمارے لئے
یہ کمی فرمائی گئی کہ ہمیں ہر نیکی کا ثواب دس گنا عطا فرمایا
گیا - حضرت موسیٰ نے کہا کہ خدا کی قسم، میں اس سے کم نمازوں
پر بنی اسرائیل کو آزما چکا ہوں پھر بھی وہ چھوڑ بیٹھے تھے لہذا
اپنے رب کی طرف چاہئے اور مزید کمی کروائیے - رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے موسیٰ! خدا کی قسم! مجھے اپنے رب کے
حنور بار بار جانے کے باعث اب شرم آتی ہے - کہا تو اللہ
کا نام لے کر اتر جائیے - راوی کا بیان ہے کہ جب آپ بیدار
ہوئے تو مسجد حرام میں تھے -

اللہ تعالیٰ کا اہل جنت سے کلام فرمانا -

عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے
گا کہ اے اہل جنت! وہ عرض کریں گے کہ ہم اپنے رب کے لئے
حاضر و مستعد ہیں اور ہر بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے - وہ فرمائے
گا کہ کیا تم راضی ہو؟ وہ عرض کریں گے کہ اے رب! ہمیں کیا ہوا
ہے جو ہم راضی نہ ہو حالانکہ ہمیں اتنا کچھ عطا فرمایا جو اپنی مخلوق
میں سے کسی کو نہیں دیا - فرمائے گا کہ کیا میں تمہیں اس سے
زیادہ نہ دوں؟ عرض کریں گے کہ اے رب! وہ کیا
چیز ہے جو اس سے افضل ہے؟ فرمائے گا کہ میں نے اپنی رضا
مندى تمہارے لئے حلال کی، لہذا اس کے بعد اب کبھی تم سے
ناراض نہیں ہوں گا -

عطاء بن یسار نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز گفتگو فرما رہے تھے تو اس وقت آپ کی
خدمت میں ایک دیہاتی بھی موجود تھا کہ اہل جنت میں سے

ایک آدمی اپنے رب سے کھیتی باڑی کرنے کی اجازت مانگے گا اس سے فرمایا جائے گا کہ کیا میں نے تجھے تیری مرضی کی ہر چیز نہیں دی! عرض کرے گا کہ کیوں نہیں، لیکن میں کھیتی باڑی کرنا پسند کرتا ہوں پس وہ جلد ہی کام کرنا شروع کر دے گا اور چشم زدن میں کھیتی کا اگن بڑھنا اور کٹنا شروع ہو جائے گا اور غلے کے پہاڑوں کی طرح انبار لگ جائیں گے! اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے ابن آدم! اسے کیونکہ کوئی چیز تجھے شکم سیر نہیں کرتی دیہاتی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم تو ایسا کسی کو نہیں پاتے سوائے قرشیوں اور انصاریوں کے کیونکہ یہی کھیتی باڑی کرتے ہیں جبکہ ہم زراعت پیشہ نہیں ہیں۔ پس اس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بڑھے۔

اللہ تعالیٰ حکم کے فیصلے میں کو یاد کرتا ہے اور اگلے اسے دعا عجزی اور اس کے احکام کی تبلیغ کر کے یاد کرتے ہیں! ارشاد بانی۔ تم مجھے یاد کرو میں تمہارا چچا کہوں گا، ”سورہ البقرہ، آیت ۱۵۲“ نیز فرمایا۔ ”اور انہیں صبح کی خبر پڑھ کر سناؤ، جب اس نے اپنی قوم سے کہا، اے میری قوم! اگر تم پر شاق گزرا ہے میرا کھڑا ہونا اور اللہ تعالیٰ کی نشانیاں یاد دلانا تو میں نے اللہ پر بھروسہ کیا تو مل کر کام کرو اور اپنے بھٹے معبودوں سمیت اپنا کام پکا کر لو، پھر تمہارے کام میں تمہارے لئے کوئی انجمن نہ بنے پھر جو ہو سکے میرا کرو اور مہلت نہ دو پھر اگر تم منہ پھیر دو تو میں تم سے پھر جرت نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو نہیں مگر اللہ پر اور مجھے حکم ہے

کہ ہر مسلمانوں سے ہوں (سورہ یونس، آیت ۷۲)“ غلے سے تکلیف اور تنگی مراد ہے مجاہد کا قول ہے: اَقْضُوا اِلٰی جَوْتَمَاسِ مَلُوں میں ہو۔ جیسے کہا جاتا ہے کہ جو چاہے کرے۔ مجاہد کا قول ہے کہ اے محبوب! اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دو کہ وہ اللہ کا کلام سنے، ”سورہ التوبہ، آیت ۱۷“ اگر کوئی آدمی اسے سنے جو تم فرماتے ہو اور جو تم پر اتارا گیا، پس وہ امن میں ہے یہاں تک کہ اللہ کا کلام سنے اور اپنی رہائش گاہ چھوٹ جائے جہاں سے آیا تھا۔ اللہ العزیز ہم سے قرآن مجید مراد ہے۔ ہونا با دنیا میں حق پہننا اور اس کے مطابق ارشاد الہی ہے۔ خدا کا شریک نہ ٹھہراؤ۔

ارشاد در بانی ہے: ”اور اس کے ہمسر ٹھہراتے ہو وہ ہے سائے جہان کا رب“ سورہ فتح، آیت ۱۰ نیز ارشاد فرمایا: ”اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی

یَوْمًا يُجْعَلُ ثَوْدٌ وَعِنْدًا دَجَلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ اَنْ دَجَلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَاذَنَ نَبِيَّ فِي الرَّبْعِ فَقَالَ لَهُ اَوْلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰى وَالْحَقِّيْ اُحِبُّ اَنْ اُذْرِعَ فَاَسْرِعَ وَبَدَا رَفْتًا دَرَّ الْقَطْرُ نَبَاتُهُ وَاسْتَوَاؤُهُ وَاسْتِخْصَادُهُ وَتَكْوِيْرُهُ لَشَالِ الْبَحَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى ذُوْنِكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّهٗ لَا يَشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ الْاَعْدَاۤى يٰ اَدَسُوْلُ اللّٰهُ لَا يَجْعَلُ هٰذَا اِلَّا كَفَرَشِيًّا اَوْ اَنْصَارِيًّا فَاَمَّا نَهْمُ اَصْحَابِ زُرْعٍ فَاَمَّا مَخْنُ فَلَسْنَا بِاَصْحَابِ زُرْعٍ فَهَوَّكَ نَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَاب ۱۲ ذِكْرُ اللّٰهِ بِالْاَمْرِ وَذِكْرُ الْعِبَادِ بِالْاَدْعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالرَّسَالَةِ وَالْاِبْلَاقِ لِقَوْلِ تَعَالٰى فَاذْكُرُوْنِىْ اَذْكُرْكُمْ وَاَنْتُمْ عَلٰىكُمْ نَبَاؤُنَّ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِىْ وَتَذٰكِرِىْ بَايَاتِ اللّٰهِ فَعَلٰى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْعَلْ اَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَكُمْ لٰكِنْ اَمْرَكُمْ عَلَيْكُمْ غَمَّةٌ ثُمَّ اَقْضُوا اِلٰى وَلَا تُنْظَرُوْنَ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُمْ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اُخْرِىْ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ غَمَّةٌ هُمُ وَضِيْعٌ قَالَ

فَجَاهِدْ اَقْضُوا اِلٰى مَا فِىْ اَنْفُسِكُمْ يُعَالَ اُخْرِىْ اَقْضِ وَقَالَ فَجَاهِدْ اِنْ اَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجْرُهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ اِنَّهُ يٰتِيْهِ فَيَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ وَمَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ فَهُوَ اَمِيْنٌ حَتّٰى يٰتِيْهِ فَيَسْمَعُ كَلَامَ اللّٰهِ وَحَتّٰى يَبْلُغَ مَا مَنَنْتَ عَلَيْهِ جَاءَكَ الشَّيْءُ الْعَظِيْمُ الْقُرْآنُ مَوْكِبًا حَقًّا فِى الدُّنْيَا وَعَمَلًا بِهِ.

بَاب ۱۲ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا اَوْ قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ تَجْعَلُوْنَ لَهُ اَنْدَادًا اِذْ لَكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ وَقَوْلِهِ وَالَّذِيْنَ

لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَكُونَ
وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْ قَبْلِكَ كَانُوا لِيُجْحَبُوا
عَمَّا كُنْتُمْ تَدْعُونَ مِنَ الْخَيْرِ مِنْ رَبِّ اللَّهِ فَأَعْبُدُوا
وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَقَالَ عِزْرَمَةُ وَمَا يَدْعُونَ
أَكْثَرُهُمْ بِأَلِهَةٍ إِلَّا هُوَ مُشْرِكُونَ وَلَكِنْ سَأَلْتَهُمْ
مَنْ خَلَقَهُمْ وَمَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ لِيَقُولُوا
اللَّهُ فَذَلِكَ إِيمَانُهُمْ وَهُمْ يَخِشُونَهُ وَنَافِثَةٌ
ذُكِرَ فِي خَلْقِ أَفْعَالِ الْعِبَادِ وَالْكَسْبِ بِهَمْ لِقَوْلِهِ تَعَالَى
وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدْ رَكَعًا فَتَنَزَّلُ الْأَسْبَابُ
مَاءً تَنْزِيلًا الْمَلَكُ الْأَمْرُ بِالْحَقِّ وَالْحَقُّ بِالْعَدْلِ
لَيْسَ أَلِ الصَّادِقِينَ عَنْ صِدْقِهِمُ الْمُبْتَغِينَ
الْمُؤَكَّدِينَ مِنَ الرُّسُلِ وَإِنْ لَمْ يَحْفَظُوا عِنْدَنَا
وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ الْقُرْآنُ وَصَدَّقَ بِهِ
الْمُؤْمِنُونَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ هَذَا الَّذِي
أَعْطَيْتَنِي عَمِلْتُ بِهِ مَا فِيهِ -

۲۳۶۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
شَرَحْبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَى الدَّانِبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ
إِنْ تَجَمَّلَ بِلَهْ نِدَاءٍ أَوْ هُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ إِنْ ذَلِكَ
بِعَظِيمٍ قُلْتُ كَمْ أَحَى قَالَ كَمْ أَنْ تَفْعَلَ وَلَكَ
تَحَاتُّ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ كَمْ أَحَى قَالَ كَمْ
أَنْ تَذُنِي بِحَلِيلَتِكَ جَارِكَ -

۲۳۶۱ - قَالَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَمَا صُكِّنَتْكُمْ
كُسْتَبْرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا
أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ
لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ

۲۳۶۸ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ
حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ مَجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْصَرٍ عَنْ

دوسے مہمو کو نہیں پوجتے، (سورہ الفرقان آیت) نیز ارشاد ہوا: اور
بیشک وحی کی گئی تمہاری طرف اور تم سے اگلے لوگوں کی طرف کہ اے سننے
والے اگر تو نے اللہ کا شریک کیا تو ضرور تیرا سب کیا دھرا کارت جائے گا
اور ضرور تو نقصان میں رہے گا۔ بلکہ بشری کی عبادت کرو اور شکر کرنے
والوں سے ہو (سورہ الزمر ۶۶)۔ عکرمہ کا قول ہے: اور ان میں
اکثر وہ ہیں کہ اللہ پر یقین نہیں لائے مگر شرک کرتے ہوئے، (سورہ یوسف آیت)
اگر ان سے پوچھیے کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے اور آسمانوں اور زمین کو کس
نے پیدا کیا تو ضرور کہیں گے کہ اللہ نے۔ یہ ان کا عقیدہ ہے کہ دوسروں کی پوجا
کرتے ہیں۔ ہندو کے افعال اور کسب مخلوق ہونا جو مذکور ہے، وہ اس ارشاد الہی
کے باعث ہے: اور اس نے ہر چیز پیدا کی ہے چھپک اندازے پر یہ کہی (سورہ الفرقان
آیت) مجاہد کا قول ہے تَنْزِيلُ الْمَلَكُ الْأَمْرُ بِالْحَقِّ رِسَالَتُ اللَّهِ وَرِسَالَتُ
كَرَّ لَيْسَ أَلِ الصَّادِقِينَ عَنْ صِدْقِهِمْ احکام پہنچانے والے رسولوں سے
وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ہمارے پاس۔ وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ الْقُرْآنُ مجید
لے کر۔ وَصَدَّقَ بِهِ ایمان لانے والا قیامت کے روز کہے گا کہ یہ مجھے عطا
فرمایا گیا جس کے مطابق میں نے عمل کیا۔

عمر بن شریحیل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا کہ کونسا گناہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے؟ فرمایا
کہ توفد کی برابری کرنے والا کسی کو ٹھہرائے حالانکہ

مجھے پیدا کیا ہے میں عرض گزار ہوا کہ یہ گناہ تو واقعی بہت بڑا
ہے لیکن پھر کونسا ہے؟ فرمایا پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو قتل کرے کہ
وہ تیرے ساتھ کھائے گی میں عرض گزار ہوا کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا پھر
یہ کہ تو اپنے مہمان کی بیوی سے بدکاری کرے۔

کافروں کا خدا کے متعلق گمان

اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی میں تمہارے
کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں لیکن تم تو یہ سمجھے بیٹھے
تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا (سورہ نجم سجدہ آیت ۱۲۲)

ابو عمر کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ دو
ثقفی اور ایک قرشی یا دو قرشی اور ایک ثقفی بیت اللہ کے

پاس جمع ہوئے، جن میں سے ہر ایک کے پیٹ پر چربی چڑھی ہوئی تھی اور دل میں سوچہ بوجھ کی قلت تھی ان میں سے ایک نے کہا کہ تمہارے خیال میں کیا اللہ تعالیٰ ہماری باتوں کو سنتا ہے؟ دوسرے نے کہا کہ اگر ہم بلند آواز سے باتیں کریں تو سنتا ہے اور آہستہ بولیں تو نہیں سنتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں (سورہ نجم سجدہ آیت ۲۲) اللہ تعالیٰ ہر روز اپنی شان کا اظہار فرماتا ہے۔

ارشاد ربانی ہے: ”جب ان کے رب کے پاس سے انہیں کوئی نئی نصیحت آتی ہے۔ (سورہ الانبیاء آیت ۲) نیز فرمایا: ”شاید اس کے بعد اللہ کوئی نیا حکم بھیجے۔“ (سورہ الطلاق، آیت پہلی) اس کی نئی بات مخلوق کی نئی بات کے مشابہ نہیں جیسا کہ فرمایا: ”اس جیسا کوئی نہیں اور وہی سنتا دیکھتا ہے“ (سورہ الشوریٰ آیت ۱۱) ابن مسعود نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے نیا حکم دیتا ہے اور اس کے نئے حکموں میں سے ایک یہ ہے کہ تم نماز میں کلام نہ کیا کرو۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”تم اہل کتاب سے ان کی کتابوں کے بارے میں کیسے پوچھتے ہو جبکہ تمہارے پاس اللہ کی کتاب موجود ہے جو اللہ کی تمام کتابوں سے بلحاظ زمانہ نئی ہے جس کو تم پڑھتے ہو، یہ خالص اور ملاوٹ سے پاک ہے۔“

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”اے مسلمانو! تم اہل کتاب سے ان کی کتاب کی کوئی بات کیسے پوچھتے ہو، حالانکہ تمہاری کتاب جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی پر نازل فرمائی، وہ اللہ کی خبروں میں سب سے نئی ہے۔ خالص اور ملاوٹ سے پاک ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں بتا دیا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتابوں میں تبدیلی کر دی۔ ان میں تغیر و تبدل کر

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ اجْتَمَعُوا عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثِينَ وَ
قُرْبَىٰ أَوْ قَرِيبًا وَكَفَيْكُمْ كَثِيرًا فَكُنْتُمْ بِطَوَائِفِهِمْ
قَلِيلًا فَنُفِثَ فُلُوسُهُمْ فَقَالَ أَحَدُكُمْ أَتَرَوْنَ
أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ قَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ إِنْ
جَهَرَ نَاقًا لَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا وَقَالَ الْآخَرُ
إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَإِنَّهُ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا
فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَعِزُّونَ أَنْ يَشْهَدَ
عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ الْآيَةُ
بِأَنَّكَ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى كُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي
شَأْنٍ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرٍ مِنْ رَبِّهِمْ
مُحْدَثٌ وَقَوْلُهُ تَعَالَى لَعَلَّ اللَّهَ يُخْدِتُ
بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا وَأَنْ حَدَّثَهُ لَا يَشِبُّهُ حَدَّثَ
الْمَخْلُوقِينَ يَقُولُ تَعَالَى لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَ
هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُحْدِثُ
مِنْ أَمْرِهِ مَا لَيْشَاءُ وَلَرَأَى هَذَا أَحَدًا أَنْ لَا
تُكَلِّمُوا فِي الصَّلَاةِ.

۲۳۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَازِمٍ أَنَّ اللَّهَ حَدَّثَنَا
حَاتِمُ بْنُ دُرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ
كِتَابِهِمْ وَعِنْدَكُمْ كِتَابُ اللَّهِ أَقْرَبُ الْكِتَابِ عِلْمًا
بِاللَّهِ تَقَرُّوْنَ عَنْهُ خُضًّا لَيْشَبُ.

۲۳۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ
كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَكُنَّا بَكُمْ
الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَخَذْتُ الْأَحْبَارَ بِاللَّهِ خُضًّا لَيْشَبُ وَقَدْ
حَدَّثَكُمْ اللَّهُ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ بَدَّلُوا مِنْ

کے پھر اپنے ہاتھوں سے لکھ کر کہتے کہ یہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اس کے ذریعے ذلیل قیمت کمائیں۔ کیا تمہیں اس سے منع نہیں فرمایا ان باتوں کو ان سے پوچھنے سے جن کا تمہارے پاس علم آگیا۔ حالانکہ خدا کی قسم ہم نے ان میں سے نہیں دیکھا کہ تم سے اس کے متعلق کسی نے پوچھا ہو جو تم پر نازل ہوئی۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ ہے۔

۱۲۔ تم اپنی زبان کو حرکت نہ دو (سورہ الیقینہ آیت ۱۶) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نزول وحی کے وقت ایسا کرنا۔ ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب تک وہ مجھے یاد کرے اور اس کے ہرٹھ میری یاد میں حرکت کریں۔

۲۳۴۱۔ حدیثنا قتیبہ بن سعید حدیثنا ابو عوانہ عن موسیٰ بن ابی عایشہ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس فی قولہ تعالیٰ لا تحرك به لسانك وفعل النبي صلى الله عليه وسلم حيث ينزل عليه الوحي وقال ابو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الله تعالى انا مع عبدي حيثما ذكرني وتحركت في شفعاہ۔ حدیثنا قتیبہ بن سعید حدیثنا ابو عوانہ عن موسیٰ بن ابی عایشہ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس فی قولہ تعالیٰ لا تحرك به لسانك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يعاير من التنزيل شدة وكان يحرك شفتيه فقال لي ابن عباس احركهما لك كما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحركهما فقال سعید انا احركهما كما كان ابن عباس يحركهما فحرك شفتيه فانزل الله عز وجل لا تحرك به لسانك لتعجل به ان عليك جمعة وقرانه قال جمعة في صدرك شقة فقرء وذا فاذا قرأناه فاتبع قرآنه قال فاستمع له وانصت ثم ان علينا ان نقرأه قال فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا انا جبريل عليه وسلم استمع فاذا اطلق جبريل قرأه النبي صلى الله عليه وسلم كما اقرأه۔ باب ۱۶ قول الله تعالى واسر واقولكم اواجروا ايم الله عليه بذات الصدور۔

۱۶۔ اور تم اپنی بات آہستہ کہو یا آواز سے وہ تو دلوں کی بات بھی

أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ
يَتَخَفَتُونَ يَتَسَاءَرُونَ

۲۳۷۲ - حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ عَمْرٍو وَبْنُ زُرَّارَةَ عَنْ
هَشِيمٍ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَجْهَرُ
بِصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافُ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ
كَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ
فَإِذَا سَمِعَهُ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَ
وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ أَيْ يَقْرَأُ آيَاتِ
فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَلَا تَخَافُ
بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تَسْمِعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ
ذَلِكَ سَبِيلًا

۲۳۷۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةٌ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا
تَخَافُ بِهَا فِي الدُّعَاءِ

۲۳۷۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ
أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِثْلُ مَنْ لَعَنَ عَنَ الْقُرْآنِ
وَنَزَلَ عَلَيْهِ وَلَا يَجْهَرُ بِهِ

بَابُ ۱۲ قول النبي صلى الله عليه وسلم
رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ أَسَاءَ
الَلَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَرَجُلٌ يَقُولُ نُوَاقِيتُ وَمِثْلَ
مَا أُوْتِيَ هَذَا أَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ فَبَيْنَ اللَّهِ
أَنْ يَأْتِيَهُ بِالْكِتَابِ هُوَ فَعَلَهُ وَتَالِ وَمِنْ
أَيِّهِ خَلَقَ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَالْخِلَافُ السَّنَةِ كَوُ

جانتا ہے۔ کیا وہ نہ جانے جس نے پیدا کیا اور وہی ہے ہر بار بھی
کو جاننے والا خرد۔ (سورہ المدک آیت) یَتَخَفَتُونَ آہستہ باتیں کرنا۔
سعيد بن جبر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
ارشاد فرمایا: ”اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو اور نہ بالکل
آہستہ“ کے بارے میں فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں چھپے رہتے
تھے تو جب آپ اپنے اصحاب کے ساتھ بلند آواز سے قرآن پڑھتے
پڑھتے اور مشرکین اسے سنتے تو قرآن مجید
کے لئے برا بھلا کہتے اور جس نے اسے نازل کیا اور
جو نے لکھا تو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرمایا کہ اپنی نماز زیادہ آواز سے نہ پڑھو یعنی
اپنی قرأت کہ مشرکین سنیں اور قرآن مجید کو برا بھلا کہیں اور
اتنا آہستہ بھی نہ پڑھو کہ تمہارے اصحاب بھی نہ سن سکیں بلکہ اس
کے درمیان میں راستہ تلاش کرو۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آیت ”وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ“ اور اپنی
نماز نہ بہت بلند آواز سے پڑھو اور نہ بالکل آہستہ ”یَدْعَا
کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
وہ شخص ہم میں سے نہیں جو قرآن مجید کو خوش الحانی سے
نہیں پڑھتا۔ دوسرے نے اتنا اضافہ کیا ہے کہ جو
آواز سے نہیں پڑھتا۔

نبی کی توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔
حضرت نے فرمایا کہ ایک آدمی کو قرآن مجید دیا گیا تو وہ شبے روز اس
ساتھ قیام کرتا ہے دوسرا شخص اسے دیکھ کر کہتا ہے اگر مجھے یہ چیز دی جاتی
تو میں بھی سا کرتا جیسا کہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمادیا کہ اس کا
کتاب کے ساتھ قیام کرنا اس کا فعل ہے اور فرمایا: ”اور اس کی نشانیوں
ہے آسمانوں و زمین کی پیدائش اور تمہاری بانوں و رگوں کا اختلاف“

رسوہ (الروم آیت ۲۱) نیز فرمایا: اور بھلے کام کرو اس امید پر کہ تمہیں چھٹکارا
حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: حد نہیں مگر وہ شخصوں پر ایک دہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے
قرآن کریم دیا اور وہ شب و روز اس کی تلاوت کرتا ہے دوسرا کتاب ہے
کہ اگر مجھ بھی یہ سعادت ملے تو میں بھی اسی طرح کرتا جیسے یہ کرتا
ہے دوسرا دہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ ان مقامات
پر غرض کرتا ہے جہاں غرض کرنے کا حق ہے تو دوسرا آدمی دیکھو کہ کتنا
ہے اگر مجھ بھی اسی طرح مال دیا جاتا جیسے اسے دیا گیا ہے تو میں بھی اسے اسی
طرح غرض کرتا جیسے یہ کرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: حد نہیں مگر وہ شخصوں میں ایک دہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے
قرآن مجید دیا پس وہ شب و روز اس کی تلاوت کرتا ہے دوسرا دہ
دہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ شب و روز اسے
راہ خدا میں غرض کرے۔ میں نے سفیان سے کئی دفعہ سنا
لیکن انہوں نے انجیز کے لفظ کا ذکر نہیں کیا حالانکہ
یہ ان کی صحیح حدیثوں سے ہے۔

حضور نے اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچا دئے تھے۔

یہ رسول اپنی دو جو کچھ اتار گیا تم پر تمہارے رب کی طرف سے اور
ایسا دیکھو تو تم نے اس کا کوئی پیغام نہیں پہنچایا (سورہ المائدہ آیت ۱۰۸)

زہری کا قول ہے: اللہ تعالیٰ پر پیغام کا بھیجنا ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر پہنچانا اور ہم پر تسلیم کر لے۔ نیز فرمایا: کہ انہوں نے اپنے رب
پیغام پہنچا دئے: سورہ الجن، آیت ۲۸ یہ بھی فرمایا: تمہیں اپنے رب کی
رسالتیں پہنچانا، (سورہ الاعراف آیت ۶۲) کعب بن مالک نے کہا
جبکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا: اور اللہ رسول تمہارے عمل کو دیکھتے ہیں، حضرت عائشہ
نے فرمایا کہ جب تمہیں کسی کا عمل چھال گئے تو کہو کہ عمل کے جاؤ اللہ اور اس
کا رسول اور مسلمان تمہارے عمل کو دیکھتے ہیں اور کوئی تمہیں دھوکا نہ
دے جائے عجم کا قول ہے کہ ذلک الکتاب سے یہ قرآن مجید مراد ہے۔
ہُدًى لِلْمُتَّقِينَ بیان اور دلالت کے لحاظ سے جیسے اللہ تعالیٰ نے

وَالْوَالِدَيْنِ وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ
۲۳۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْأَسِدُوا
فِي الثَّغَنَيْنِ رَجُلًا أَتَاهُ اللَّهُ الْفَقْرُ أَنْ فَهُوَ يَسْأَلُ
أَنَاءَ اللَّيْلِ وَأَنَاءَ النَّهَارِ فَهُوَ يَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلُ
مَا أُوتِيَ هَذِهِ الْفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ وَرَجُلٌ أَتَاهُ اللَّهُ
مَالًا فَهُوَ يَفْقَهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلُ
مَا أُوتِيَ عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ مَا يَفْعَلُ۔

۲۳۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ
رَجُلٌ أَتَاهُ اللَّهُ الْفَقْرُ أَنْ فَهُوَ يَسْأَلُ أَنَاءَ اللَّيْلِ وَأَنَاءَ
النَّهَارِ وَرَجُلٌ أَتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يَفْقَهُ أَثَاءَ
اللَّيْلِ وَأَثَاءَ النَّهَارِ سَمِعْتُ سُفْيَانَ مِرَارًا الْمَأْمُومَةَ
يَذْكُرُ الْخَيْرَ وَهُوَ مِنْ صَحْبِهِ حَدِيثُهُ۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ
بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا
بَلَغْتَ رِسَالَتَهُ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ مِنْ اللَّهِ الْوَسَالَةُ

وَعَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَلَاغُ وَ
عَلَيْنَا التَّسْلِيمُ وَقَالَ لِيَعْلَمَ أَنْ قَدْ أَبْلَغُوا
رَسُولُ رَبِّهِمْ وَقَالَ أَبْلَغَكُمْ رَسُولُ رَبِّي وَقَالَ
كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَ
قَالَتْ عَائِشَةُ إِذَا أَعْجَبَكَ حَسَنُ عَمَلٍ أَمْرِي
فَعَلِ الْعَمَلُ وَأَسِيرِي اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَ
الْمُؤْمِنُونَ وَلَا يَسْتَخَفُّكَ أَحَدٌ وَقَالَ مَعْمَرٌ
ذَلِكَ الْكِتَابُ هَذَا الْغَرُّ أَنْ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ
بَيَانٌ وَجَلَالَةٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى ذَلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ

فرمایا۔ ذَلِیْکُمْ حُکْمُ اللّٰہِ یہ اللہ کا حکم ہے۔ لَا رِیْبَ کوئی شک نہیں۔
تِلْکَ اٰیٰتُ قرآن مجید کی یہ نشانیاں! اور اس طرح حتیٰ اِذَا کُنْتُمْ فِی
الْفُلْکِ وَجَوْنٌ بِیْہِمْ یہاں بِہِمْ کے معنی میں ہے۔ حضرت انس کا بیان ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مامول حرام بن لیحان کو ان کی قوم
کی طرف بھیجا! انہوں نے کہا کہ کیا مجھے امان دیتے ہو کہ میں رسول اللہ
کا پیغام تم تک پہنچا دوں۔ پس یہ ان سے گفتگو کرنے لگے۔

فضل بن یقظوب، عبد اللہ بن جعفر رقی، معتمر بن سلیمان، سعید
بن عبید اللہ ثقفی، بکر بن عبد اللہ مزنی اور زیاد بن جہیر بن حنیہ
جہیر بن ثئیہ سے روایت کی کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے
رب کی رسالت کے متعلق بتایا کہ ہم میں سے جو قتل
کیا گیا وہ جنت میں گیا۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا ہر جو تم
سے یہ کہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کو
چھپایا۔ مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ عنہا نے فرمایا کہ جو تمہیں بتائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے وحی میں سے کچھ چھپایا تو اس کی تصدیق
نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَلَمْ

رسول! پہنچا دو جو کچھ اتارا گیا تم پر تمہارے
رب کی طرف سے اور ایسا نہ کیا تو تم نے
اس کا کوئی پیغام نہیں پہنچایا۔

(سورہ المائدہ، آیت ۶۷)

عمر بن شریل کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے
فرمایا ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کونسا گناہ اللہ
تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ تو اللہ
کا کسی کو شریک بٹھائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے عرض
کی کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس سے قتل
کے کہ وہ تجھے ساتھ کھائے۔ عرض گزار ہوا کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ تو

ہَذَا حُکْمُ اللّٰہِ لَا رِیْبَ لَا شَکَّ تِلْکَ اٰیٰتُ
یَعْنِیْ ہٰذِہٖ اَعْلَامُ الْقُرْآنِ وَمِثْلُہٗ حَتّٰی اِذَا
کُنْتُمْ فِی الْفُلْکِ وَجَوْنٌ بِیْہِمْ یَعْنِیْ بِکُمْ وَقَالَ
النَّبِیُّ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ خَالَہٗ
حَدَّثَنَا اِلٰی قَوْمِہٖ وَقَالَ اِنَّ یُنُوْنِیْ اُبْلِغُ رِسَالَہٗ
رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فَعَلَّ یَحْدِثُہُمْ
۲۳۷۷۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ یَعْقُوْبٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِیُّ حَدَّثَنَا الْمُحْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ
حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُبَیْدٍ اللّٰہِ الثَّقَفِیُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ
عَبْدِ اللّٰہِ الْمَزْنِیُّ وَزِیَادُ بْنُ جُبَیْرٍ حِیَۃً عَنْ
جُبَیْرٍ حِیَۃً قَالَ الْمُغِیْرَةُ اَخْبَرَنَا نَبِیُّنَا صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ عَنْ رِسَالَتِہٖ رِیْبًا اَنْہٗ مَنْ قَتَلَ
مِنَّا صَادَرَ اِلٰی الْجَنَّةِ۔

۲۳۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا
سُفَیْنٌ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ
عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَنْ اَحَدَتْکَ اَنْ مُحَمَّدًا اَصَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کُتِبَ شَہِدًا وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُو
عَامِرٍ الْقَدْحِیُّ حَدَّثَنَا شُعْبَہُ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ
اَبِی حَالِیْدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ
قَالَتْ مَنْ اَحَدَتْکَ اَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ
کُتِبَ شَہِدًا مِنَ الْوَحْیِ فَلَا تُصَدِّقْہٗ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی
یَقُوْلُ یٰۤاٰیُّہَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اَنْزَلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ
وَ اِنْ لَمْ تَفْعَلْ کَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ۔

۲۳۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا
جَوْرِیٌّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ
شَرْحَبِیْلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اِنِّی الدَّیْبُ الْکَبْرِیُّ عِنْدَ اللّٰہِ قَالَ اَنْ تَدْعُوْا لِلّٰہِ یَدًا وَاَوْ
ہُوَ خَلَقَکَ قَالَ نَعْرَ اِنِّی قَالَ کُنْ اَنْ تَفْعَلَ وَلَدَکَ
مَخَافَۃً اَنْ یُظْعَمَ مَعَکَ قَالَ نَعْرَ اِنِّی قَالَ اَنْ تَرٰ اِنِّی

اپنے ہمسائے کی بیوی سے نہ ناکے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ وحی نازل فرمائی: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کئی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مانتے اور بدکاری نہیں کرتے؟ کلام الہی کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔

یہ تم فرماؤ کہ توریت لاکر پڑھو اگر تم سچے ہو (سورہ آل عمران آیت ۹۳)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل توریت کو توریت عطا فرمائی گئی تو انہوں نے اس کے مطابق عمل کیا۔ اہل انجیل کو انجیل عطا فرمائی گئی تو انہوں نے اس پر عمل کیا اور تمہیں قرآن مجید دیا گیا ہے تو تم اس کے مطابق عمل کرو۔ ابورزین کا قول ہے کہ یتلونہ سے یہ مراد ہے کہ اس کی اتباع کرو اور اس کے مطابق عمل کرو جیسے عمل کرنے کا حق ہے۔ کہا گیا ہے کہ تینوں سے اچھی طرح پڑھنا مراد ہے یعنی قرآن کریم کو حسن قرات کے ساتھ پڑھنا۔ یہ مسلمانوں سے مراد ہے کہ اس کا ذائقہ اور نفع وہی پائیں گے جو اس پر ایمان لائے اور اسے حق کے ساتھ نہیں سمجھتے گا مگر اس پر یقین رکھنے والا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ان کی مثال جن پر توریت رکھی گئی تھی۔ پھر انہوں نے اس کی حکم برداری نہ کی تھی جیسی مثال ہے جو پیچھے پرکتا پیل ٹھٹھے۔ کیا ہی بُری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے اللہ کی آیتیں جھٹلائی ہیں اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دیتا سورہ المجہ آیت ۵) اور نبی کریم نے اسلام اور ایمان کو عمل کا نام دیا حضرت ابوبکرؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم نے حضرت بلال سے فرمایا کہ مجھے وہ امید افزا عمل بتاؤ جو تم نے حالت اسلام میں کیا ہو؟ عرض گزار مجھے کبیرؓ نزدیک تو میں نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا جو امید افزا ہو ہاں میں نے م حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گزشتہ امتوں کے مقابلے میں تمہارا دور ایسا ہے جیسے نماز عصر غروبِ ثنات تک۔ اہل توریت کو توریت دی گئی تو انہوں نے اس پر عمل کیا، یہاں تک کہ نصف دن گزر گیا تو وہ عاجز آ گئے پس انہیں ایک قیراط عطا فرمایا گیا۔ پھر بل نعل کو انجیل دی گئی تو انہوں نے نماز عصر تک اس کے مطابق عمل کیا اور عا جز آ گئے۔ پس انہیں بھی ایک ایک قیراط عطا فرمایا گیا۔ پھر تیس قرآن مجید دیا گیا تو تم نے اس کے مطابق عمل کیا، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا پس تمہیں دو

حویلہ جاہک فانزلک اللہ تصدیقہا والذین لا یدعون مع اللہ إلہا الا الخرد ولا یقتلون النفس الی الی حکم اللہ الا بالحق ولا یدنون ومن یفعل ذلک الایۃ۔
باب ۳۷ قول اللہ تعالیٰ قل فأتوا بالشوریۃ خاتلوها وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم
**أُعْطِیَ أَهْلُ التَّوْرَةِ التَّوْرَةُ فَحَمَلُوا بِهَا وَأُعْطِیَ أَهْلُ الْإِنْجِیلِ الْإِنْجِیلَ فَحَمَلُوا بِهِ وَأُعْطِیَتْهُمُ الْقُرْآنُ فَحَمَلُوا بِهِ وَقَالَ أَبُو زُرَّیْرٍ یتْلُونَهُ یتَّبِعُونَهُ وَیَعْمَلُونَ بِهِ حَتَّى عَلَی یَتْلُو یَقْرَأُ حَسَنُ التَّلَاوَةِ حَسَنُ الْقِرَاءَةِ لِلْقُرْآنِ لَا یَسْئَلُ لَاحِظًا طَعْمًا وَتَفَعُّهُ إِلَّا مَنْ أَمِنَ بِالْقُرْآنِ وَلَا یَحْمِلُهُ بِحَقِّهِ إِلَّا الْمُؤْمِنُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى مَثَلُ الَّذِینَ حَمَلُوا التَّوْرَةَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوهَا کَمَثَلِ الْإِسْزَارِ یَحْمِلُ أَثْقَالًا بَلِّسَ مِثْلُ الْقَوْمِ الَّذِینَ کَذَبُوا بِآیَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ لَکَرِہْدَی الْقَوْمِ الظَّالِمِینَ وَسَمِعَ النَّبِیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الْإِسْلَامَ وَالْإِیْمَانَ عَمَلًا قَالَ أَبُو هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لَمَّا لَیْلَی أَخْبَرَنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمَلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ مَا عَمَلْتُ عَمَلًا أَرْجَى مِنِّي إِتَانِي لَمَّا أَنْظَرْتُكَ الْأَصْلِيَّتُ وَسُئِلْتُ أَمَّا الْعَمَلُ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ الْجِهَادُ ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُورٌ۔
باب ۳۸ سَخَدَانْتَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ
أَخْبَرَنَا یُوْسُفُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي عُثْمَرَ
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قَالَ إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فَمِمَّنْ سَلَفَ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَوةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ أَوْ فِي أَهْلِ التَّوْرَةِ التَّوْرَةَ فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى انْقَضَتْ لَهَا رُتْعَةٌ عَجَزُوا فَأَعْطُوا قِیرَاطًا وَفِي أَهْلِ الْإِنْجِیلِ الْإِنْجِیلَ فَعَمِلُوا بِهِ حَتَّى صَلَبَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ عَجَزُوا فَأَعْطُوا قِیرَاطًا قِیرَاطًا**

ثُمَّ أَفْتَدَيْتُمُ الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ
فَأَعْمَيْتُمْ قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابِ
هَؤُلَاءِ أَهْلُ مُنَاعِمٍ وَأَكْثَرُ أَجْرٍ أَلَمْ يَكُنْ اللَّهُ هَلْ
ظَلَمْتُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالَ الْوَاقِلُ فَهُوَ فَصْلِي
أَوْتِيهِ مَنْ أَشَاءُ.

بَابُ ٣٢ وَسَيِّدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الصَّلَاةُ عَمَلًا وَقَالَ لِأَصْلُوهُ لِمَنْ
لَمْ يُمْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

٢٣٨١ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَفْضَلُ مَا أَلْفَعْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ .

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا هَلُوعًا ضَبُورًا

٢٣٨٢. حَدَّثَنَا أَبُو الشَّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

بَنُ حَازِمٍ عَنِ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ
 قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالٌ فَأَعْطَى قِيَمًا
 وَصَنَعَ آخِرِينَ فَبَلَغَهُ أَنَّهُمْ عَدُّوا فَقَالَ إِنِّي أُعْطِيَ
 الرَّجُلَ وَأَدْعَى الرَّجُلَ وَالَّذِي أَدْعَى أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ
 الَّذِي أُعْطِيَ أُعْطِيَ أَقْوَامًا يَمَانِي فُلُوبِهِمْ مِنَ الْخَيْرِ
 وَالرَّهْلَةِ وَأَكَلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ
 مِنَ الْوَحْيِ وَالْخَيْرِ مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَقَالَ
 عَمْرُو مَا أَحَبُّ إِلَيَّ بِكَلِمَةٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَضَرَ النَّعَمَ

بَابُ ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دَوِّ قِرَاطِ عَظَا فرمائے گئے۔ اس پر اہل کتاب نے کہا۔ کہ انہوں نے کام تو ہم سے بہت کم کیا ہے۔ اور مزدوری بہت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میں نے تمہارے حق میں کوئی کمی کی ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا تو یہ میرا فضل ہے جس کو چاہوں دوں۔

حضور نے نماز کو عمل فرمایا۔

حضور نے فرمایا کہ اس کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے۔

سیمان، شعبہ، ولید، عباد بن یعقوب اسدی، عباد بن عوام، شیبانی، ولید بن عیزار، ابو عمر و شیبانی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا کہ وقت پر نماز پڑھنا والدین کے ساتھ نیکی کرنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

انسان کی سرشت ”میشک آدمی بنایا گیا ہے بڑا بے
عبر ارحمیں۔ جب اسے برائی پہنچے تو سخت گھبرائے والا اور جب
بھلائی پہنچے تو روک رکھنے والا۔“ سورہ المعارج آیت ۱۹ تا ۲۱
امام حسن بھری کا بیان ہے کہ حضرت عمرو بن ثعلب

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مال آیا تو بعض لوگوں کو آپ نے عطا فرمایا اور بعض لوگوں کو نہ دیا۔ چنانچہ آپ کو یہ خبر پہنچی کہ انہیں یہ بات گوارہ گزری ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک آدمی کو دیا اور دوسرے کو نہ دیا تو جس کو مال نہ دیا وہ مجھے اُس سے زیادہ پیارا ہے جس کو مال دیا ہے۔ میں نے اُن لوگوں کو مال دیا جس کے دلوں میں بہہ چینی اور اضطراب ہے اور جن بعض لوگوں کو نظر انداز کرتا ہوں تو اُس بے نیازی اور بھلائی کے باعث جو اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں میں ڈال دی ہے اور اُن میں سے عمر دین تغلب بھی ہیں حضرت عمرؓ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ اگر اس کلمے کی نسبت مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پاس سرخ اونٹ ہوتے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنے رب سے

ذکر اور روایت کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کی کہ ان کے رب نے فرمایا جب بندہ بالشت بھر میرے قریب آتا ہے تو میں ایک گز اس کی طرف بڑھ جاتا ہوں اور جب وہ گز بھر میرے نزدیک آتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔

حضرت انس بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد بار فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ جب بندہ بالشت بھر مجھ سے قریب ہوتا ہے تو میں گز بھر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ گز بھر میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر نزدیک ہو جاتا ہوں۔ معتم کا بیان ہے کہ میں نے اسے اپنے والد ماجد سے سنا، انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے اپنے رب تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں۔

محمد بن زیاد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب سے روایت کرتے کہ اس نے فرمایا۔ ہر عمل کے لئے کفارہ ہوتا ہے لیکن روزہ میرے لئے ہے اور اس کا بدلہ میں خود دوں گا اور روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

ابوالعابد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب سے روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ کسی شخص کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں حضرت یونس بن متى سے بہتر ہوں اور انہیں ان کے والد ماجد کی طرف منسوب کیا۔

معاویہ بن قرہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل حنفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے روز دیکھا کہ آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر سورۃ الفتح کی تلاوت کر رہے تھے یا سورۃ الفتح سے بڑھ کر رہے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ بار بار الفاظ کی

وَرَوَاتِهِ عَنْ رَبِّهِ

۲۳۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ الرَّهْدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ إِلَى شَيْءٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَإِذَا أَتَانِي مَشِيًا أَتَيْتُهُ هَرَّةً وَلَهُ

۲۳۸۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنِ النَّبِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رُبَّمَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ مِنِّي شَيْئًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا أَوْ بَوْعًا وَقَالَ مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي سَمِعْتُ النَّسَّاعِينَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۲۳۸۵۔ حَدَّثَنَا إِدْمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ لَيْكُنْ عَمَلُ الْكَفَّارَةِ وَالصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ وَلَيُخْلُوفُ فِيهِ الصَّابِرُ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ

۲۳۸۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غَمْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنَّهُ خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ

۲۳۸۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شَرِيحٍ أَخْبَرَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعْوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَقِّلٍ الْمِزَنِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْعُمْرِ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ

تکراہ کرتے تھے جسے بیان ہے کہ پھر معاویہ نے حضرت ابن مغفل کی قرأت میں تلاوت کر کے سنائی پھر فرمایا کہ اگر مجھے یہ ڈرنے ہوتا کہ تمہارے پاس لوگ جمع ہو جاتیں گے تو میں اسی طرح پڑھ کر سناتا جیسے حضرت ابن مغفل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھنا سنایا تھا۔ میں نے معاویہ سے کہا کہ وہ کس طرح تکراہ کرتے تھے؟ فرمایا کہ اے ابن مغفل! تین مرتبہ پڑھتے تھے۔

توریت اور اللہ کی دوسری کتابوں کی عربی و عبرانی میں تفسیر کا جواز۔

ارشاد درباری ہے: "توریت لاکر پڑھو اگر تم چاہے ہو"۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابوسفیان بن حرب نے بتایا کہ ہرقل نے اپنے ترجمان کو بلوایا، پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گرامی نامہ منگو کر پڑھا۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا امر بان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد کی جانب سے ہرقل کے لئے ہے۔ اور اسے اہل کتاب! ایک بات کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اہل کتاب توریت کو عبرانی زبان میں پڑھا کرتے تھے اور مسلمانوں کے لئے اس کی عربی میں تفسیر بیان کیا کرتے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل کتاب کی تصدیق کرو اور نہ تکذیب، بلکہ یوں کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر جو اس نے نازل فرمایا۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہودیوں کے ایک مرد اور ایک عورت کو لایا گیا جنہوں نے زنا کیا تھا۔ آپ نے یہودیوں سے فرمایا کہ تم ان کے ساتھ کیا کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم ایسے لوگوں کا مزہ کالا کرتے اور انہیں ذلیل کیا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ توریت لاکر پڑھو۔ اگر تم چاہے ہو۔ وہ نے آئے اور ایک آدمی سے جسے وہ پسند کرتے تھے کہا کہ اے عورت! تم پر مودہ پڑھو، لگا اور اصل مقام پر گریس کر گیا، بلکہ اس پر اپنا ہاتھ رکھ لیا آپ نے

يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ أَوْ مِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ قَالَ فَرَجَعَ فِيهَا قَالَ ثُمَّ قَرَأَ مَعُودِيَّةً يَحْكِي قِرَاءَةَ ابْنِ مَعْقِلٍ قَالَ لَوْلَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَيْكُمْ لَرَجَعْتُ كَمَا رَجَعَ ابْنُ مَعْقِلٍ يَحْكِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعْلَتُ يَلْعُوبِيَّةً كَيْفَ كَانَ تَرْجِيْعُهُ قَالَ أَلَا تَلْتُمُ مَتَانِيَّةً ۝ ۸ بِأَنَّ مَا يَجُوزُ مِنْ نَفْسِ بَرِّ التَّوْرَةِ وَغَيْرِهَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ بِالْعَرَبِيَّةِ وَغَيْرِهَا يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى فَاتْلُوهُ فَاتْلُوهَُا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَنِي أَبُو سَعْفَانَ ابْنُ حَرْبٍ أَنَّ هِرَقْلَ دَعَا تَرْجُمَانَهُ شُعْرَةَ عَابِدَ كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مِثْلِ عَبْدِ اللَّهِ وَتَسْوَلُهُ إِلَى هِرَقْلٍ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَا يَأْتِي ۝

۲۳۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَمَّانُ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ التَّوْرَةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْدُقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَلِّمُوهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ الْآيَةُ ۝ ۲۳۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ تَائِفٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أُنْزِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَأَمْرًا مِنَ الْيَهُودِ قَدْ زَنَى فَقَالَ لِلْيَهُودِ مَا تَصْنَعُونَ بِمَا فَعَلُوا لَسْتُمْ وَجُوهَهُمَا وَنَحْيُيَهُمَا قَالَ فَاتْلُوا التَّوْرَةَ فَاتْلُوهَُا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ فَجَاءُوا فَقَالُوا الْوَجُلُ مَنْ يَرْضُونَا يَا عَوْرًا قَدْ أَفْقَرَا حَتَّى أَتَيْنَا إِلَى

فرمایا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ جب اس نے اپنا ہاتھ اٹھا یا تو اس کے نیچے آیت رحمت نازل ہوئی، واضح ہو کہ یہ آیت نازل ہوئی کہ اس کے ہاتھ اٹھانے کے لئے رحمت کا حکم ہے جبکہ اس حکم کو پس میں چھپاتے تھے۔ پس آپ نے حکم فرمایا تو ان دونوں کو سنسا کر دیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ مرد اس عورت پر جھک جاتا تھا۔

حضور کا ارشاد ہے کہ قرآن کا ماہر نیک بزرگوں کے ساتھ ہو گا اور قرآن مجید کو اپنی آواز سے زینت دو۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ اتنی توجہ سے کسی اور چیز کو نہیں سنتا جتنی توجہ سے اپنے نبی کے خوشگفتاری اور بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنے کو سنتا ہے۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ نے حدیث عائشہ کے بارے میں بتایا کہ ان پر انفرادی ذروں نے جو الزام لگا یا تھا اور ہر ایک نے حدیث کا ایک حصہ بیان کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے بستر پر لیٹ گئی اور میں ابھی طرح جانتی تھی کہ میں اس الزام سے بری ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے بری فرما دے گا۔ لیکن عبد کی قسم یہ تو میں گمان بھی نہیں کر سکتی تھی کہ میرے متعلق وحی نازل ہوگی جس کی میری شان میں تلاوت کی جائے گی۔ کیونکہ میں اپنے آپ کو اس سے بہت گھٹیا سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے معاملے میں ایسا کلام فرمائے جس کی تلاوت کی جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان الذین جاعلوا بآزادک۔ وحی نازل فرمائی، یعنی سورۃ النور کی آیت ۲۰ تا ۲۱۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء میں سورۃ التین والزلزلات پڑھ دے تھے۔ پس میں نے قرآن کریم پڑھنے میں کوئی آواز آپ سے بہتر نہیں سنی۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں چھپ کر رہا کرتے تھے

مَوْضِعَ مِنْهَا فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ قَالَ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَهَا فَإِذَا فِيهِ آيَةُ الرَّجْمِ تَلَوْنِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ عَلَيْنَا الرِّجْعَ وَلَكِنَّا كَاتِمَةٌ بَيْنَنَا قَامَ بِهِمَا فَرَجَعَا فَرَأَيْتُهُمَا يَجَالِي عَلَيْهِمَا الْحِجَارَةُ۔

ماہر ۱۲۸۳ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم الماہر بالقرآن مع الذکر ام البررة وریو القدران بأصواتکم۔

۲۳۹۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَذِنَ اللَّهُ لشيءٍ مِمَّا أَذِنَ لِنَبِيِّ حَسَنِ الصَّبُوتِ بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ۔

۲۳۹۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْزَبُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ حِينَ قَالَتْ لَهَا أَهْلُ الْاُفْكَ مَا قَالُوا دُكِّلَ حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ قَا ضَطَّجَعْتُ نَلِي فَرِيئِي وَأَنَا حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ فَإِنَّ اللَّهَ يُبَرِّئُنِي وَلَكِنَّ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ يُنْزِلُ فِي شَأْنِي وَحْيًا يَتْلُو وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحَقَّ

مَنْ أَنْ يَحْكُمَ اللَّهُ فِي بَأْمَرِي تَلِي وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِآيَاتِ الْاُفْكَ الْعَشْرَ الْاَيَاتِ كُلَّهَا

۲۳۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو يُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَسْعُودُ عَنْ عِدَّتِي بِنِ كَابِتِ اسْرَاةٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ وَالشُّنَيْنِ وَالزُّبُورِ فَمَا يَمِيعُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا أَوْ قَرَأَ آءَةً فِيهِ

۲۳۹۳۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ وَمَالٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ

اند جب آپ بلند آواز سے قرأت پڑھتے اور مشرکین
سُننے تو وہ قرآن مجید کو اور اس کے لائے واسے کو
بڑھلا کہا کرتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا کہ اپنی نماز نہ بہت آواز سے
پڑھو اور نہ ہا سکل آہستہ۔

عبدالرحمن بن ابوسعید کو ان کے والد ماجد نے بتایا کہ
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا۔ میں دیکھتا
ہوں کہ تمہیں بکریاں اہل جنگل بہت پسند ہیں۔ پس جب تم اپنی
بکریوں کے ساتھ ہو یا کسی جنگل میں ہو اور نماز کے لئے اذان
کو تو خوب بلند آواز سے کو کہو نہ مؤذن کی آواز کو کوئی
جھن یا انسان نہیں سُنے گا مگر قیامت کے روز اس کی
گواہی دے گا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا کہ یہ بات میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے سنی ہے۔

عَبَّاسٌ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُتَوَارٍ بِأَيْمَكَةٍ وَكَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَإِذَا سَمِعَ
الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ جَاءَ فَقَالَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ لِيُنَبِّئَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرُ
بِصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافُتَ بِهَا.

۲۳۹۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
إِبْنِ صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ
الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهُ إِنِّي أَرَاكَ تَجْهَرُ فِي الْعَنَمِ وَالْبَادِيَةِ
فَإِذَا كُنْتُ فِي غَيْمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَإِذَا نَتِ لِلصَّلَاةِ
فَإِذَا رَفَعْتَ صَوْتَكَ بِالتَّذَاتِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ قَدَى صَوْتِ
الْمُؤَذِّنِ جَهْرًا وَلَا إِسْرًا وَلَا تَسْمَعُ إِلَّا كَمَا تَسْمَعُ هَذَا لَيْتَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

فت : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تلقین فرمائی ہے کہ مؤذن خوب بلند آواز سے اذان کہے اور اس کا فائدہ یہ بتایا ہے
کہ جہاں تک اس کی آواز جائے گی وہاں تک کہ جن و انس قیامت کے روز اس بات کی گواہی دیں گے۔ دوسری احادیث میں یہ بھی
ہے کہ وہاں تک کہ ہر چیز گواہی دے گی۔ معلوم ہوا کہ جو ذکر اذکار بلند آواز سے کیے جاتے ہیں ان کا یہ بھی فائدہ ہے کہ اس
کے ذریعے گواہوں کی تعداد میں بڑا اضافہ ہوتا ہے جو قیامت کے روز ذکر کے بارے میں شہادت دیں گے۔ دوسری جانب
یہ بھی ملحوظ رہنا چاہیے کہ جہری ذکر دکھاوے کے لیے نہ ہو اور اس کے باعث کسی کی ناز میں خلل نہ آئے۔ غرضیکہ موقع و محل کو دیکھ
لینا چاہیے جن کے لحاظ سے بعض اوقات بلند آواز سے ذکر کرنا بڑا دو فضیلت رکھتا ہے اور بعض مواقع پر ذکر کرنے میں زیادہ
فضیلت ہوتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کلمات سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد
ہے کہ یہ دونوں جملے اللہ تعالیٰ کو بہت پیارے، ادا کرنے میں زبان پر بہت اچھے اور میزان میں اجر و ثواب کے لحاظ سے بہت
جاری ہوں گے۔ یہ ترغیب دی ہے تاکہ اہل اسلام ان فیض کثرت سے پڑھا کریں۔

معلوم ہونا چاہیے کہ مسلمانوں کے لیے سب سے ضروری عقائد کی اصلاح ہے جیسا کہ قرآن و حدیث کے تحت اکابر اہل سنت نے
بیان فرماتے۔ اس کے بعد فرائض و واجبات اور سنن کی پابندی کرنا نیز حرام مکروہ کاموں سے بچنا ضروری ہے اور بدعتوں سے دور
و نفور رہنا چاہیے۔ ان تمام باتوں کا اکابر اہل سنت کی تعانیف سے علم حاصل کرنا چاہیے۔ اس کے بعد جہاں تک ہر کے قرآن مجید کی
تلاوت، کلمہ طیبہ اور درود شریف کا ورد ہونا چاہیے نیز مسنون اور اذکار و وظائف سے جتنا ہر کے کرے کہ محنت کم اور اجر بہت زیادہ
ہے لیکن اگر ایک بھی عقیدہ غلط اپنایا ہو یا فرائض و واجبات کی پابندی نہ کی یا حرام کاموں سے اجتناب نہ کیا تو اراد و وظائف

کا کما حقہ فائدہ حاصل نہ ہو سکے گا۔

۲۳۹۵۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أُوتَيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ.

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَادْعُوهُ

تَكْتَرِمَنِ الْقُرْآنَ :

۲۳۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ الْمُسَوِّدَ بْنَ عَمْرٍوَةَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْقَائِ حَدَّثَاكَ أَنَّهُمَا سَمِعَا عَمْرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْقُرْآنِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أَسْأَلُ رُكْعًا فِي الصَّلَاةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَبِثْتُ بِرَدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ يَقْرَأُ قَالَ أَقْرَأُ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كَذَبْتَ أَقْرَأُ بِهَا عَلَى غَيْرِ مَا قَرَأْتَ فَأَنْطَلَقْتُ بِهِ أَقْوَدُ كَالِإِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا فَقَالَ أَرْسَلَهُ أَقْرَأُ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ أَنْزَلْتُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ الَّتِي أَقْرَأُ فَقَالَ كَذَلِكَ أَنْزَلْتُ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنُ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَادْعُوهُ مَا تَكْتَرِمُنَّ.

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَقَدْ يَسْتَكْرِئُ

منصور نے اپنی والدہ ماجدہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید پڑھا کرتے تو آپ کا سر مبارک میری گود میں ہوتا اور میں حائضہ ہوتی تھی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ قرآن مجید سے جتنا تمہیں آسان ہو پڑھو۔

عروہ بن زبیر نے حضرت مسور بن مخزومہ اور حضرت عبد الرحمن بن عبد القادی سے روایت کی کہ ان دونوں حضرات نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ہشام بن حکم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں سورۃ الفرقان پڑھتے ہوئے سنا۔ جب میں نے ان کی قرأت سنی تو وہ کہتے ہی ایسے حروف کے ساتھ پڑھ رہے تھے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں پڑھائے تھے قریب تھا کہ میں نمازیں ہی اُن پر حملہ کر دیتا لیکن میں نے صبر کیا، یہاں تک کہ انہوں نے سلام پھیر دیا۔ میں نے اُن کی چادر اُن کے گلے میں ڈال کر کہا کہ جو سورت میں نے آپ کو پڑھتے ہوئے سنا ہے آپ کے کس سے پڑھی ہے، کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے میں نے کہا کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں جس طرح آپ پڑھ رہے ہیں مجھے تو اس سے الگ انداز پر پڑھائی ہے پس میں انہیں کہیں جاتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لے چلا۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں نے انہیں سورۃ الفرقان ایسے انداز پر پڑھتے ہوئے سنا ہے جس طرح آپ نے مجھے نہیں پڑھائی۔ ارشاد فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو۔ اسے ہشام! پڑھو۔ چنانچہ انہوں نے اُسی طرح پڑھی جیسے میں نے اُن سے سنی تھی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر! پڑھو۔ پس میں نے اُسی طرح پڑھی جیسے مجھے پڑھائی تھی۔ فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے بیشک یہ قرآن مجید سات طریقوں پر نازل ہوا ہے پس اُسی طریقے سے پڑھو جس کے لئے جو طریقہ آسان ہو۔

ارشاد ربانی ہے۔ بیشک ہم نے فیوض حاصل

الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ وَقَالَ التَّوْحِيدُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ
وَسَمِعَ كُلُّ مَيْسَرَةٍ لَهَا خَلْقٌ لَهُ يَقُولُ مَيْسَرَةٌ مَيْسَرَةٌ
وَقَالَ عَجَابٌ يَسْرُنَا الْقُرْآنَ بِلِسَانِكَ هَوَاتِ
قَدَاءُكَ عَلَيْكَ وَقَالَ مَطَرُ الْوَرَقِ وَلَقَدْ
يَسْرُنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مَذَكِرٍ قَالَ هَلْ
مِنْ طَالِبٍ عَلَيْهِ فَيَعَانِ عَلَيْهِ -

۲۳۹۷ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
قَالَ يَزِيدُ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِيمَا يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ قَالَ
كُلُّ مَيْسَرَةٍ لَهَا خَلْقٌ لَهُ -

۲۳۹۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدْرُ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ وَابْنِ الْأَعْتَمِشِ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ
عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِيسَى بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي جَنَازَةٍ فَلَخَذَ عَوْدًا
فَجَعَلَ يَنْكُثُ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا
كُتِبَ مَعَهُ مِنْ السَّارِ أَوْ مِنْ الْجَنَّةِ قَالُوا لَا تَنْكُثُ قَالَ
اعْمَلُوا كَمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ فَمَا مَنَ أُعْطِيَ وَاشْتَقَى الْآيَةَ -

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى بَلْ هُوَ قُرْآنٌ
بَحِيدٌ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ وَالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ
قَالَ قَتَادَةُ لَكُنْتُ لَيْسْتُ بِمُسْطَرِدٍّ وَلَا يَحْفَظُونَ فِي أَمْرِ

الْكِتَابِ جُمْلَةً الْكِتَابِ وَأَصْلُهُ مَا يَلْفِظُ مَا يَكْتُمُ مِنْ أَمْرٍ
شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ عَلَيْهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَكْتُمُ الْخَيْرَ وَ
الشَّرَّ يَحْفَظُونَ يَزِيلُونَ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَزِيلُ لَفْظَ كِتَابٍ
مَنْ كُتِبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَكِنَّهُمْ يَحْفَظُونَ يَتَأَوَّلُونَ
عَلَى غَيْرِ تَأْوِيلِهِ دِرَاسَتُهُمْ تِلَاوَتُهُمْ وَإِعْيَةُ حَافِظَتُهُ
وَتَعْيُهُمْ تَحْفَظُهَا وَادَّحَى إِلَى هَذَا الْقُرْآنِ لَا يُذَكِّرُكُمْ
بِهِ يَحْفَظُ أَهْلُ مَكَّةَ وَمَنْ بَكَرَ هَذَا الْقُرْآنَ فَهُوَ لَدَى
تَذَكُّرٍ وَقَالَ ابْنُ خَلْفَةَ بْنِ حَتَّابٍ حَدَّثَنَا مَعْشَرٌ
سَمِعْتُ ابْنَ قَتَادَةَ عَنْ ابْنِ رَافِعٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ

کرنے کے لئے قرآن کریم کو آسان کر دیا ہے -
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک کے لئے وہ کام آسان کر دیا جاتا ہے
جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے میسرہ و آسانی میں کیا کرنا۔ یَسْرُنَا الْقُرْآنُ تمہاری
زبان میں اس کا پڑھنا تم پر آسان کر دیا۔ مطر الورق کا قول ہے کہ وَلَقَدْ
يَسْرُنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مَذَكِرٍ عن مدکر۔ کیا کوئی معلم کا طلب
کرنے والا ہے کہ اس کی مدد فرمائی جائے؟

مطرح بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوں۔ یا رسول اللہ! پھر عمل کرنے والے کس
لئے عمل کریں؟ فرمایا کہ ہر ایک کے لئے وہ کام آسان کر دیا جاتا ہے
جس کے لئے اسے پیدا فرمایا گیا ہے۔

ابو عبد الرحمن نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ میں شریک تھے تو آپ نے ایک
لکڑی لی اور اس کے ساتھ ذہین کر دینے لگے پھر فرمایا کہ تم میں سے کوئی
ایک بھی نہیں ملے گا اس کا ٹھکانا دوزخ یا جنت میں لکھا جا چکا ہے۔ لوگ
عرض گزار ہوئے۔ ہم اسی پر بھروسہ نہ کر سکتے ہیں؟ فرمایا کہ عمل کرو کیونکہ
ہر ایک کے لئے وہ کام آسان کر دیا گیا ہے جس کے لئے اسے پیدا فرمایا
گیا ہے۔ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی (سورہ ایل، آیت ۵)۔

ارشاد خداوندی ہے۔ بلکہ وہ بزرگی والا
قرآن نور محفوظ میں ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔ طور کی قسم اور لَوْحٍ مَحْفُوظٍ کی (سورہ الطور، آیت ۲۱۱)۔ قَتَادَةُ
کا قول ہے کہ لکھی ہوئی مَسْطُورُونَ لکھتے ہیں۔ اُمُّ الْكِتَابِ تمام کتابوں کا مجموعہ
یا اصل۔ مَا يَلْفِظُ جَوَابَاتِ کرے گا وہ نوٹ کر لی جلتی گی۔ ابن عباس کا قول
ہے۔ بھلائی اور برائی لکھی گئی ہوئی ہے۔ تَحْفَظُونَ دُرُود کرتے ہیں اور ایسا کوئی
جی نہیں جو اللہ کی کسی کتاب کا ایک لفظ بھی زائل کرے بلکہ وہ اس میں ایسی
تاریکیاں کرتے ہیں کہ منشا بدل دیتے ہیں۔ وَدَا سَتَمُّنَّ أَنْ كَاتِلَاتُ كَرْنَا۔ وَابْنُ
مَعْرُوفٍ رکھنے والی تعینات اس کی حفاظت کرتی ہے۔ اور میری طرف یہ قرآن
دیکھا گیا ہے تاکہ میں اہل مکہ کو اس کے ذریعے ڈرنا ڈول دیکھ سکے پس تو
ہ اس کے لئے ڈرنے والا ہے۔ اور مجھ سے عظیم بن حیاط، معمر، ان کے والد
قَتَادَةُ، ابو رافع حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَأْقِضَ اللَّهُ الْحَقَّ
كَتَبْتُ كِتَابًا عِنْدَهُ غَلَبْتُ أَوْ قَالَ سَبَقْتُ رَحْمَتِي
غَضِبْتَنِي فَمِنْ عِنْدِهِ فَوْقَ الْعَرْشِ .

٢٣٩٩. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَبَا رَافِعٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُقُولُ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ
اللَّهَ لَكَبَّارٌ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ إِنَّ رَحْمَتِي سَبْعُونَ
غَضَبِي فَهُوَ مَكْتُوبٌ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ .

بِأَنَّ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَ
مَا تَعْمَلُونَ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ وَيُقَالُ
لِلْمُصَوِّرِينَ أَحْيَاوَمَا خَلَقْتُمْ إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي
خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى
عَلَى الْعَرْشِ يُعْشَى اللَّيْلَ التَّهَارِ يُطْلَبُهُ حَشِيئًا وَ
الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَسُجَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ
الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ ابْنُ
عَبْدِئِيلَةَ بَيَّنَّ اللَّهُ الْخَلْقَ مِنَ الْأَمْرِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى
أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ وَسَيِّئُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ عَمَلًا قَالَ أَبُو ذَرٍّ وَابْنُ وَهْبٍ رَأَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ الْأَعْمَالِ أَفْضَلَ

قَالَ اِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ وَقَالَ جَزَاءُ
بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ وَقَالَ وَفِي عَبْدِ الْقَيْسِ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْتَابًا بِجَمَلٍ مِنَ الْأَمْرِ إِنَّ
عَمَلَنَا بِهَا مَحَلُّهَا الْجَنَّةُ فَأَمْرُهُمْ بِالْإِسْلَامِ وَ
الشَّهَادَةِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ فَجَعَلَ
ذَلِكَ كُلَّهُ عَمَلًا

٢٣٠٠ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَيْبَةَ وَالْقَسِيمِ
الْتَّمِي عَنْ نَهْدَمٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ هَذَا الْحَجِّي مِنْ جَرِيمِ

ادھر اشعریوں کے درمیان دوستی اور بھائی چارہ تھا۔ پس ہم حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے پاس تھے کہ ان کے حضور کھانا پیش کیا گیا، جس میں مرغی کا گوشت

وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيَّيْنِ وَدُورَخَاءَ فَكُنَّا عِنْدَ إِبْنِ مَوْسَى
الْأَشْعَرِيِّ فَقَرَّبَ إِلَيْنَا الطَّعَامَ فِيهِ لَحْمٌ دَجَالٍ
وَعِنْدَكَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ كَكَاتَهُ مِنَ الْمَوَالِي
فَدَعَا إِلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَدْ رَأَيْتُهُ
خَلَفْتُ لَا أَكُلُهُ فَقَالَ هَلْكَ دَلَّاحِدٌ تَكَ عَنْ
ذَلِكَ إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي لَهْرِ مِنَ الْأَشْعَرِيَّيْنِ نَسَقِمْلُهُ قَالَ وَاللَّهِ لَا
أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَهَبٍ إِبِلٍ فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ أَيْنَ النَّفَرُ
الْأَشْعَرِيُّونَ فَأَمَرَنَا بِخَمْسِ ذُودٍ غَرَّ الدُّارِ ثُمَّ
انْطَلَقْنَا فَلَمَّا مَا صَنَعْنَا خَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَكَ مَا يَحْمِلُنَا
ثُمَّ حَمَلْنَا تَخَفْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَمِينَهُ وَاللَّهِ لَا نَقْدِرُ أَبَدًا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ
فَقَالَ لَسْتُ أَنَا أَحْمِلُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ إِنِّي وَاللَّهِ
لَا أَخْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَإِذَا رَأَيْتُمْ خَيْرًا خَيْرًا فَمِنْهَا إِلَّا
أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَتَحَلَّلْتُمَا

۲۴۰۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو
عَاصِمٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ
الضَّبْعِيُّ قُلْتُ لَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ قَدِيمٌ وَحَدَّثَ
عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ مُضَرٍ وَإِنَّا لَا
نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرٍ حَرَّمَ قَوْمُنَا جَمْلَ مَنَ
الْأَمْوَالِ عَمَلْنَا بِهِ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدَّعُوا إِلَيْهَا
مَنْ وَرَاءَ نَا قَالَ أَمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَكُنْتُمْ عَنْ أَرْبَعٍ
أَمُرُكُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَهَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ
يَا اللَّهُ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَ
إِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَتَعْطَاؤُ مِنَ الْمَعْتَمِ النَّحْسِ وَأَنْهَاكُمْ
عَنْ أَرْبَعٍ لَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَاءِ وَالتَّغْيِيرِ وَالظُّرُوفِ

بھی تھا۔ اُن کے پاس بنی تیمیم اللہ کا ایک آدمی بھی تھا جو اُتر کر وہ غلام معلوم
ہو کر تھا۔ انہوں نے اُسے بھی بلایا تو اُس نے کہا کہ میں نے اسے کچھ کھانے ہوئے
دیکھا ہے تو مجھے اس سے نفرت ہو گئی ہے، پس میں نے اسے نہ کھانے کی قسم کھائی
آپ نے فرمایا کہ وہ میں تمہیں اس کے بارے میں حدیث سناتا ہوں۔ میں نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شعرلوں کی ایک جماعت کے ساتھ سواریاں لگانے کے
لئے حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا، خدا کی قسم میں سواریاں نہیں دے گا اور میرے پاس
سواریاں ہیں بھی نہیں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں غنیمت کے
اونٹ پیش کئے گئے تو فرمایا کہ شعرلوں کی حضرات کہاں ہیں؟ پس آپ نے ہمیں پانچ
سوئے تھے اور عمدہ اونٹ دینے کا حکم فرمایا، جب ہم چلے گئے تو ہم نے کہا کہ ہم نے
اچھا نہیں کیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو قسم کھا بیٹھے تھے کہ ہمیں
سواریاں نہیں دیئے اور دینے کے لئے لکے پاس سواریاں تھیں بھی نہیں پھر آپ نے
ہمیں سواریاں عطا فرمادیں، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی قسم بھلا
دی ہے خدا کی قسم، یوں تو ہم کبھی فلاح نہیں پائیں گے پس ہم آپ کی خدمت میں
واپس لوٹے وہ عرض گرا کہ ہوسے تو فرمایا، میں نے نہیں سواریاں نہیں دیں بلکہ اللہ
نے دی ہیں، خدا کی قسم میں کوئی قسم نہیں کھانا کہ جب بھلائی اس کے علاوہ دوسری
صورت میں دیکھتا ہوں تو بھلائی والے پہلو کو اختیار کر کے قسم
کا نفاذہ ادا کر دیتا ہوں۔

ابو جمرہ ضبعی کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
کی خدمت میں عرض گزار ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ عبد القیس کا وفد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا ہوا تھا۔ وہ عرض گزار
ہوئے کہ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے مشرکین حاکم ہیں اور ہم
صرف حرمت والے زمینوں میں ہی آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں۔
پس ہمیں ایسے جامع کلام بتا دیجئے جس پر عمل کر کے ہم جنت میں داخل
ہو جائیں اور جو ہمارے پیچھے ہیں انہیں بھی اُن کاموں کی دعوت دیں۔
آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے
منہ کرنا ہوں، میں تمہیں اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہوں اور کیا تم
جانتے ہو کہ ایمان کیا ہے؟ اللہ کی گواہی دینا کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔
اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور مال غنیمت سے باخواس حصہ دار کرنا نیز
چار چیزوں سے منع کرنا ہوں کہ نہ پیئادہ کی تو مٹی میں لکڑی کے کریدے ہوئے

الْمَذْكُوتَةِ وَالْحَنَمَةِ

۲۴۰۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
الْكَثِيبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ
أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَ
يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ .

نفع بن عمر رضی اللہ عنہ اور سہیل لکھی برتن ہیں۔
نعم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا
جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنائیں ان
میں جان ڈالو۔

۲۴۰۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الشَّعْثَانِ حَدَّثَنَا حَادُّ بْنُ
زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ مَرْقَانَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ
يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَسُوا مَا خَلَقْتُمْ .

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے روز
عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنائی ہیں
ان کے اندر جان ڈالو۔

۲۴۰۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ
فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أَظْلَمُ مِنْ ذَهَبٍ يَخْلُقُ
لِخَلْقٍ فَيُخْلَقُوا أَفْدَةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ شَعِيرَةً .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے۔ اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو میرے پیدا کرنے کی طرح
پیدا کرنے میں پڑے بھلا وہ ایک ذرہ تو بنائیں۔ وہ کوئی ایک دانہ
یا جو کا دانہ ہی بنا کر دکھا دیں۔

بِأَسْمَاءِ قِرَاءَةِ الْفَاجِرِ وَالْمُتَافِقِ وَأَصْوَاتِهِمْ
وَتِلَاوَتِهِمْ لَا تُجَاوِزُ حُجْرَتَهُمْ .

بدکار اور منافق کی قرأت نیران کی آواز اور ان
کی تلاوت ان کے خلق سے نیچے نہیں اُترتی۔

۲۴۰۵ - حَدَّثَنَا هُدَّابَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا
هَتَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ عَنْ أَبِي مُوسَى
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ
الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْأُخْرُجَةِ طَعْمَهَا طَيِّبٌ
وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَالَّذِي لَا يَقْرَأُ كَالْثَمَرَةِ طَعْمُهَا
طَيِّبٌ وَلَا رِيحُهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ
الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا
مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ
الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحُهَا .

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُس مومن کی مثال جو قرآن کریم
پڑھے نادرنگی جیسی ہے جس کا ذائقہ اچھا اور خوشبو بھی اچھی ہے
اور جو قرآن مجید نہ پڑھے اُس کی مثال کھجور جیسی ہے کہ اُس کا
ذائقہ تو اچھا لیکن خوشبو نہیں ہوتی۔ فاجر کی مثال جو قرآن کریم
پڑھے دسمان جیسی ہے کہ اُس کی خوشبو اچھی لیکن ذائقہ کڑوا
ہے اور اُس فاجر کی مثال جو قرآن مجید نہ پڑھے اندرائش
(تو نہ) جیسی ہے کہ ذائقہ کڑوا اور خوشبو بھی نہیں۔

۲۴۰۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا
مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ وَحْدَانَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ
حَدَّثَنَا عَبَسَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَرَّابٍ

یحییٰ بن عروہ بن زبیر نے عروہ بن زبیر سے سنا کہ
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ
کچھ آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ
بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتِ عَائِشَةُ سَأَلَ أَنَسُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُفَّانِ فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَسُوءُ
بِشْئٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ
بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطِفُهَا
الْجَنِّي فَيَقْرُأُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ كَقِرَّةِ الدَّجَانَةِ
فَيُخَلِّطُونَ فِيهِ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ .

٤٨٠ هـ. محمد ثنا أبو الثعلبان حدثنا شاذان بن
 بن ميمون سمعت محمد بن سيرين يحدث عن
 محمد بن سيرين عن أبي سعيد الخدري عن النبي
 صلى الله عليه وسلم قال يخرج ناس من قبل
 المشرق ولقمة القرآن لا يجاوز تراقيهم يوفون
 من الدين كما يمرق السم من الزمعة ثم لا
 يعودون فيه حتى يعود السم إلى فوق قيل ما
 سببهم قال سببهم الخلق أقال التسيب
 باب قول الله تعالى ونضع الموازين
 القسط وإن أعمال بني آدم وقولهم يؤمنون
 وقال مجاهد القسط السعد بالذو مئة و
 يقال القسط مصدرا المقسط وهو العادل
 وأما القاسط فهو الجائر

٢٣٠٨ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ عَنْ أَبِي
زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ جَبِيئَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ
خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ .

کا ہمنوں کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ وہ کچھ بھی نہیں
ہیں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ بعض
ایسی باتیں بناتے ہیں کہ سچ ثابت ہوتی ہیں، پس نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بات جو سچ ثابت
ہوتی ہے اُسے جنت نے اُچکا ہوتا ہے اور پھر وہ
کاہن کے کان میں یوں ڈالتا ہے جیسے مرغی گٹ گٹ کرتی
ہے اور پھر وہ سو سے زیادہ جھوٹ اُس کے سامنے ملا
لیتا ہے۔

محبذا ان سچے لوگوں نے حضرت علیؑ کو سید محمدؐ کی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - مشرق کی جانب سے کچھ لوگ نکلیں گے کہ وہ قرآن مجید پڑھیں گے مگر وہ اُن کے گھلوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پاد نکل جاتا ہے اور پھر وہ دین میں واپس نہیں آئیں گے جب تک زہر اپنی جگہ پر واپس نہ لوٹ آئے۔ دریافت کیا گیا کہ اُن کی نشانی کیسے با فرمایا کہ ان کی نشانی سر منڈانا ہے یا فرمایا کہ سر منڈائے رکھنا۔

ارشادِ ربانی ہے۔ اور ہم فیامت کے لئے
عدل کی ترانہ اور کہیں گے۔
جس میں انسانوں کے اعمال و اوقول کو لئے جائیں گے۔ مجاہد کافول ہے۔ انفس
مذبی زبان میں عدل کو کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ انفس المفسط کا
مصدقہ ہے۔ یعنی عادل اور انفا مفسط ظالم کو کہتے ہیں۔

ابو ذر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دو کلمے اللہ تعالیٰ کو بہت پیارے، زبان پر بہت ہلکے اور میزان میں بہت بھاری ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ اللہ پاک سے اللہ ابنی حمد کے ساتھ۔ اللہ پاک ہے عظمت

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّلَاثُونَ وَبِهِ كَمُلَ الْكِتَابُ الْحَمْدُ لِلَّهِ أَوَّلًا وَآخِرًا

اس ناچیز نے ۲۴ شوال المعظم ۱۳۸۷ھ بمطابق ۵ ستمبر ۱۹۸۸ء بروز جمعہ المبارک بعد نماز عصر بخاری شریف کا ترجمہ شروع کیا تھا اور ۲۶ رزی الحجۃ ۱۳۸۷ھ بمطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو بروز یک شنبہ صبح نو بجے اس سے فارغ ہو گیا تھا۔ حقیر کے ترجمے کے ساتھ بخاری شریف پہلی دفعہ ۱۳۸۷ھ/۱۹۸۸ء میں فرید بک شاہ لاہور کی معرفت منظر عام پر آئی۔ اس ترجمے کے اندر کچھ بیوند بھی لگا ہوا تھا یعنی ابتدائی چند پاروں کا ترجمہ راقم المحررت کا نہیں تھا۔ وہ ترجمہ اب نکال دیا گیا ہے اور بخاری شریف کا موجودہ ایڈیشن جو حواشی کے ساتھ منظر عام پر آ رہا ہے، اس میں اب کوئی بیوند نہیں بلکہ اقل سے آخر تک سارا ترجمہ اسی ناچیز کا ہے۔ شدید علالت اور بے مدد مجبوری کے باوجود بعض امدادیں پر توشی بکھنے کی سعادت بھی حاصل ہو گئی ہے۔ خدا نے ذوالمنن اپنے حقیر بندے کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ اسے میرے لیے کھارہ سیات توشہ آخرت اور ذریعہ نجات بنائے۔

گدائے در ادبیاء: عبد الحکیم خاں اختر
مجددی منطہری شاہجہان پوری
لاہور چھاپہ دانی

۱۹ شعبان المعظم ۱۴۱۱ھ
مطابق ۲ مارچ ۱۹۹۱ء



جدول۔ بخاری شریف مترجم، جلد سوم!

(پاروں کے لحاظ سے)

میزان احادیث	تفصیل احادیث	میزان ابواب	تفصیل ابواب	نمبر پارہ
۲۲۸	۱ تا ۲۲۸	۱۵۰	۱ تا ۱۵۰	۲۱ پارہ
۲۱۰	۲۲۹ تا ۴۳۸	۱۳۸	۱۵۱ تا ۲۸۸	۲۲ "
۲۵۲	۴۳۹ تا ۶۹۲	۱۴۲	۲۸۹ تا ۴۳۲	۲۳ "
۲۷۲	۶۹۳ تا ۹۶۲	۱۶۰	۴۳۳ تا ۵۹۲	۲۴ "
۲۳۰	۹۶۳ تا ۱۱۹۲	۱۲۰	۵۹۳ تا ۷۱۲	۲۵ "
۲۴۲	۱۱۹۳ تا ۱۴۳۶	۱۳۶	۷۱۳ تا ۸۴۸	۲۶ "
۲۷۰	۱۴۳۷ تا ۱۷۰۶	۱۱۲	۸۴۹ تا ۹۶۲	۲۷ "
۲۲۲	۱۷۰۷ تا ۱۹۳۰	۱۴۳	۹۶۳ تا ۱۱۰۵	۲۸ "
۲۵۰	۱۹۳۱ تا ۲۱۶۰	۱۱۳	۱۱۰۶ تا ۱۲۱۸	۲۹ "
۲۲۸	۲۱۶۱ تا ۲۴۰۸	۷۱	۱۲۱۹ تا ۱۲۸۹	۳۰ "
۲۴۰۸		۱۲۸۹		میزان

قطرہ تاریخ طباعت

از سید غلام مصطفیٰ صاحب قدسی راسخاں عاویہ نقشبندیہ مجددیہ، والدین، لاہور چھاپنی



کیسے در محبوب کے بنتے ہیں گدا دیکھ
الفاظ نور بیز تو کوثر میں ڈھلے ہیں
ایمان کے بے نور سے یہ ترجمہ روشن
عشق نبی کی چاندنی سے ہے یہ منور!
اس دشت میں رہواری قلم گر ہے چلانا
اللہ غنی کتنے مبارک تھے اہتمام
دربار مصطفیٰ میں رہا با و منو ہو کر
یہ حفیظ مراتب کا سلیقہ ہے دیدنی
بے شربت آداب میں ایمان کی چاشنی
تاریخ طباعت کے لیے میرے اٹھے ہاتھ

اس بیل گلزارِ مدینہ کی نوا دیکھ
فقروں میں کمکش کی گہر بار منیا دیکھ
دنیا میں ہی چلتی ہوئی جنت کی ہوا دیکھ
اندازِ بیاں میں ہے بھرا لطفِ خدا دیکھ
اسے زہرِ درواو حرم یہ قبلہ نما دیکھ
ہوتا رہا یہ ساتھ جن کے فرض ادا دیکھ
رخ سونے حرم کر کے ہی یہ لفظ لکھا دیکھ
اس ترجمے سے آج معطر ہے فضا دیکھ
ہر لفظ محبت کے ہے سانچے میں ڈھلا دیکھ
ہاتھ نے کہا ہو گئی مقبول دعا دیکھ

دوبا ہوا جو عشق نبی میں ہے حرف حرف
قدسی ہر ایک لفظ میں عرفانِ رضا دیکھ

۱۴۰۲ھ

